بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد کو پہنچے

جہانِ امام ربّانی

مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

قسط یازدہم

زیر سرپرستی : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظرِ ثانی

محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التوبۃ ۸۸)

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد کو پہنچے

جہانِ امامِ ربّانی

گوہر قلم

مجدّد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

اقلیم یازدہم

زیرِ سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد
مولانا جاوید اقبال مظہری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظرِ ثانی
محمد عالم مختار حق

امامِ ربّانی فاؤنڈیشن کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

(جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام .... جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرتبین .... صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
مولانا جاوید اقبال مظہری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
نظر ثانی .... محمد عالم مختار حق
اقلیم .... یازدہم (کامل سیٹ ۱۲؍مجلدات)
تصحیح .... مفتی محمد جان نعیمی، ابوالسرور محمد مسرور احمد، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، کمانڈر (ر) محمد ظفر،
ڈاکٹر صفی الدین مسعودی، مولانا علی انور بگھیو، محمد عبدالستار طاہر مسعودی
حروف ساز .... سید شعیب افتخار مسعودی، قاری محمد شریف کمبوہ
طابع .... جاوید اقبال مظہری
مطبع .... برکت پریس، کراچی
طباعت .... ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء
اشاعت .... اول (بارہ سو)
ناشر .... امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی
ہدیہ ....

ناشر

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

فلیٹ نمبر اے-۵، پلاٹ نمبر سی-۷، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز ۷، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، فون ۰۱۲-۵۸۴۰۳۹۵
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

ملنے کے پتے

☆ ادارۂ مسعودیہ......۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی فون ۶۶۱۴۷۴۷۔۰۲۱

☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز......ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔اے۔ جناح روڈ، کراچی فون ۲۲۱۳۹۷۴۳۔۰۲۱

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز......اردو بازار، کراچی فون ۲۶۳۰۴۱۱۔۰۲۱

☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل......پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی فون ۴۹۲۶۱۱۰۔۰۲۱

☆ مکتبہ نبویہ......گنج بخش روڈ، لاہور

☆ فرید بک اسٹال......۳۸۔اردو بازار، لاہور فون ۷۲۲۴۸۹۹۔۰۴۲

☆ مکتبہ جامعہ نقشبندیہ بستان العلوم......کڈہالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆ Khalifa Muhammad Sadique, Roza Shareef, Sirhind,
District融egharh, Pin code-140406 (INDIA) Ph. 01763-30144.

☆ Dr. Mufti Muhammad Mukarram Ahmad, Nusratul Islam
Educational Society, Masjid Fatehpuri, Delhi-6,(INDIA)

☆ Mr. Masood Ahmad Ashrafi, Chairman, Global Islamic Mission,
335, Walnut Street # 2, Yonkers, New York-10701(U.S.A)

☆ Mr. Munir Hussain Masoodi, 46-Holly Lane Smethwich,
West Midlnds B67 7JD. (U.K)

☆ Hafiz Muhammad Qamaruddin Rizvi,Maktaba-i-Razvia
423-Matia Mahal, Jama Masjid Delhi-110006. (INDIA)
Ph. 23264524

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتساب

☆☆

فرزند جلیل و جانشین امام ربانی
خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے نام

☆...... جو سولہ برس کی عمر میں علوم عقلیہ و نقلیہ سے فارغ ہوئے

☆...... جو حضرت مجدد الف ثانی کے معارف کا مجموعہ تھے

☆...... جن کو حضرت مجدد الف ثانی نے ''محمدی المشرب'' فرمایا

☆...... جن کو حضرت مجدد الف ثانی نے 'ثلۃ من الاولین'' سابقین کے گروہ میں شامل کیا

☆...... جن کو حضرت مجدد الف ثانی نے محرمان اسرار میں شامل کیا اور خطا و غلطی سے محفوظ قرار دیا

☆...... جن سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ فرمایا اور ''عروۃ الوثقیٰ'' کا خطاب عطا فرمایا

☆...... جو حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین سے سرفراز ہوئے اور فتوحات جلیلہ سے نوازے گئے

☆...... سفر حج میں جن کا عرب و عجم میں شاندار استقبال کیا گیا اور عدیم المثال پذیرائی ہوئی

☆...... شاہجہاں بادشاہ اور اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ جن کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے

☆......شاہجہاں بادشاہ کی شہزادیاں روشن آراء اور گوہر آراء جن سے بیعت ہوئیں

☆......جن کے حکم سے شاہجہاں بادشاہ نے سکوں پر کلمہ طیبہ لکھوایا

☆......جن کی خدمت میں سلطان روم اور شاہ توران نے ہدایا اور تحائف بھیجے

☆......شاہ بدخشاں اور شاہ کاشغر جن سے بیعت ہوئے

☆......شاہ چین کی درخواست پر جن کے خلیفہ خواجہ ازغون چین گئے، اسلام پھیلایا، بکثرت مسلمان مرید ہوئے اور ایک ہزار خلفاء ہوئے

☆......جن کی اجازت اور خوابی اشارے پر شاہجہاں بادشاہ نے لال قلعہ دہلی اور جامع مسجد دہلی تعمیر کرائی

☆......جن کے عرب وعجم میں بکثرت مریدین وخلفاء ہوئے اور جن کا فیض عرب وعجم میں اب تک جاری ہے

(مرتبین)

☆......☆......☆

السیاسة مع کلمات مفتی العالم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہان امام ربانی

اقلیم یازدہم

نشانِ عزم و ایثار و عزیمت
مجدد تو امامِ عارفاں ہیں
(حفیظ نقشبندی)

٨

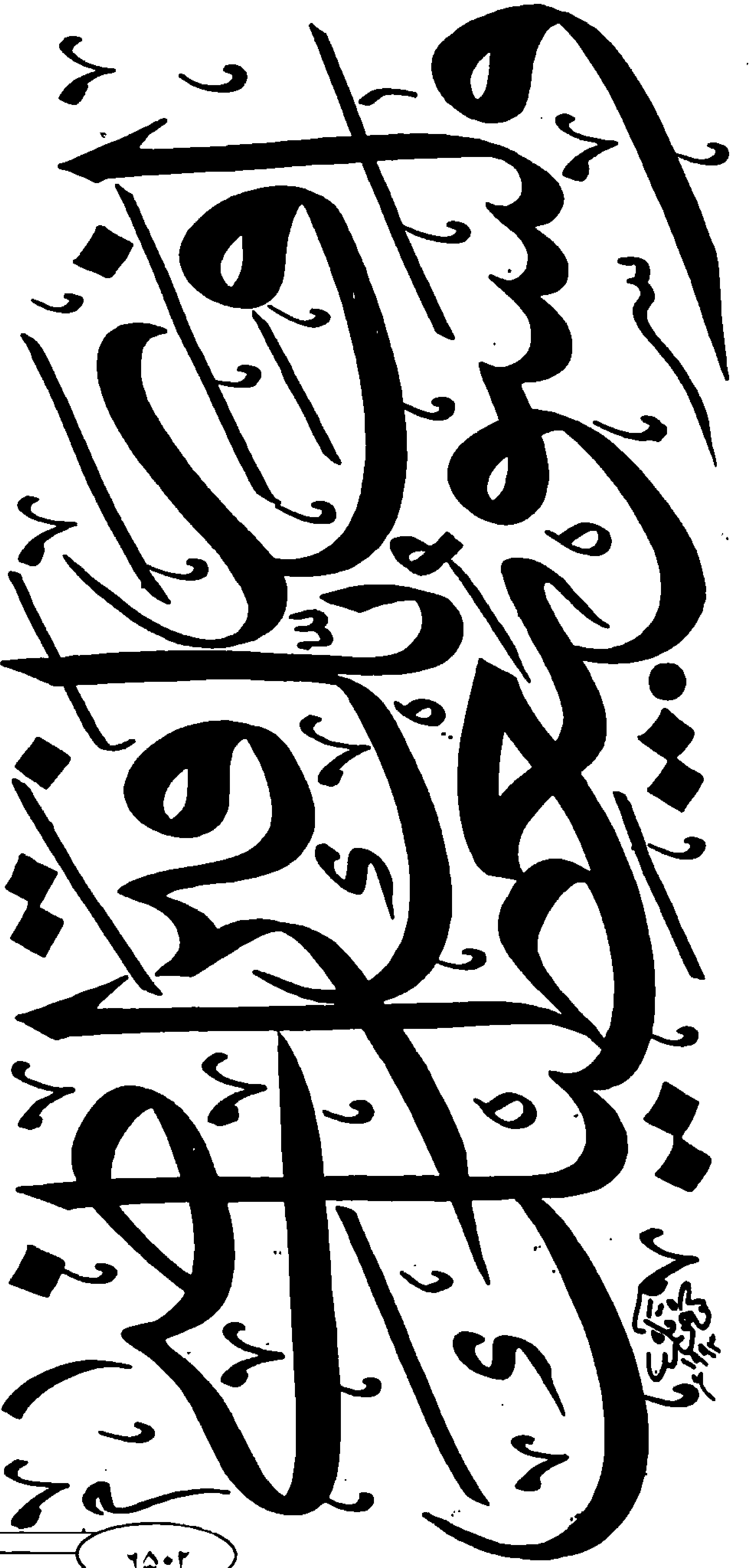

٦٥٠٣

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم یازدہم

☆☆

نعت شریف	امام احمد رضا محدث بریلوی	۱۳
مناقب	ابوالبیان پسروری، سید یونس جمشید پوری، طارق سلطانپوری، محمد حفیظ نقشبندی، سید شبیر حسین شاہ	۱۷
ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۲۹
تاثرات	ڈاکٹر سید محمد عارف، ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی، عبدالحی لکھنوی، محمد عظیم نقشبندی	۳۷

کشورِ اول

تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۴۵
امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	۶۵
شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	۹۹
ایک مردِ حق آگاہ	ڈاکٹر عبدالوارث خاں	۱۰۹
شجرۂ مصافحہ		۱۳۲
حقیقۃ محمدیہ، حقیقۃ احمدیہ اور حقیقۃ کعبہ مکتوبات کی روشنی میں	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	۱۳۳
علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	۱۵۱

۶۵۰۳

✡……مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت — صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد — ۲۰۱

✡……مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والی یمن امام اسماعیل — خواجہ محمد سعید — ۲۰۵

✡……شیخ محمد ناظم عادل قبرصی — مرتبین — ۲۱۹

✡……مولانا نورالدین نورانی نقشبندی — پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی — ۲۲۷

✡……توضیحات — پروفیسر سید کبیر احمد مظہر — ۲۳۷

کشورِ دوم

✡……محفل تشکر بسلسلہء اجراء جہان امام ربانی، کراچی (یکم ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء) — ۲۶۹

☆……ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۲۷۰

☆……تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن — مولانا جاوید اقبال مظہری — ۲۷۱

☆……خطبہء صدارت — ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد — ۲۷۶

☆……روئداد — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۲۸۴

✡……قومی جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور (۱۴/ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء) — ۲۹۱

☆……خطبہء صدارت — ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد — ۲۹۳

☆……روئداد — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۲۹۸

☆……اظہار خیال — پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد — ۳۰۶

✡……حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی (۳۱/مارچ ۲۰۰۶ء) — ۳۰۹

☆……روئداد — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۳۱۱

کشورِ سوم

......آئینہء مجدد — شہزاد احمد مسعودی ۳۱۹

......ماخذ و مراجع جہان امام ربانی (اردو، عربی، فارسی، انگریزی) — صوفی محمد عبدالستار طاہر، کمانڈر محمد ظفر
شاہد احمد، صبا مسعودی، حنا مسعودی ۳۲۷

کشورِ چہارم

......اشاریہء رجال جہان امام ربانی — مولانا شجاع الرحمٰن، مولانا احمد صادق،
مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی، مولانا نصیر احمد
مولوی غلام جیلانی، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ،
حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد ۳۹۱

......اشاریہء کتب جہان امام ربانی — پروفیسر قاری محمد رفیق، صوفی عبدالستار طاہر مسعودی،
سید زبیر حسین جیلانی، حاجی امجد افضل، حاجی محمود،
محمد شریف اعوان، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد،
مولانا احمد صادق، مولانا غلام نبی، مدثر چوہدری،
محمد عثمان، حافظ محمد سعید، حافظ محمد انس، محمد سجاد،
محمد اشفاق، اسامہ امجد، حافظ شرافت، محمد عاطف،
عامر اسلم، محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد،
بشریٰ، صبا مسعودی، حنا مسعودی ۶۱۷

......اشاریہء اماکن جہان امام ربانی — محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی،
حنا مسعودی، سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر،
شاہد احمد، بشریٰ ۷۲۳

کشورِ پنجم

......جہان امام ربانی (منظوم) پروفیسر محمد حسین آسی ۷۷۵

......جام جم

(جہان تبریک وتشکر) ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۷۷۷

......فہارس جہان امام ربانی

(اقلیم اول تا یازدہم) ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۸۶۳

......اختتامیہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۹۰۳

......آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی (منظوم) پروفیسر محمد حسین آسی ۹۲۴

......مرقعاتِ کتب حکیم عبدالحی لکھنوی وابوالحسن علی ندوی ۹۲۹

......مرقعات ۹۵۱

......مناجات شیخ خالد کردی، مولوی وکیل احمد سکندر پوری ۹۷۸

☆......☆......☆

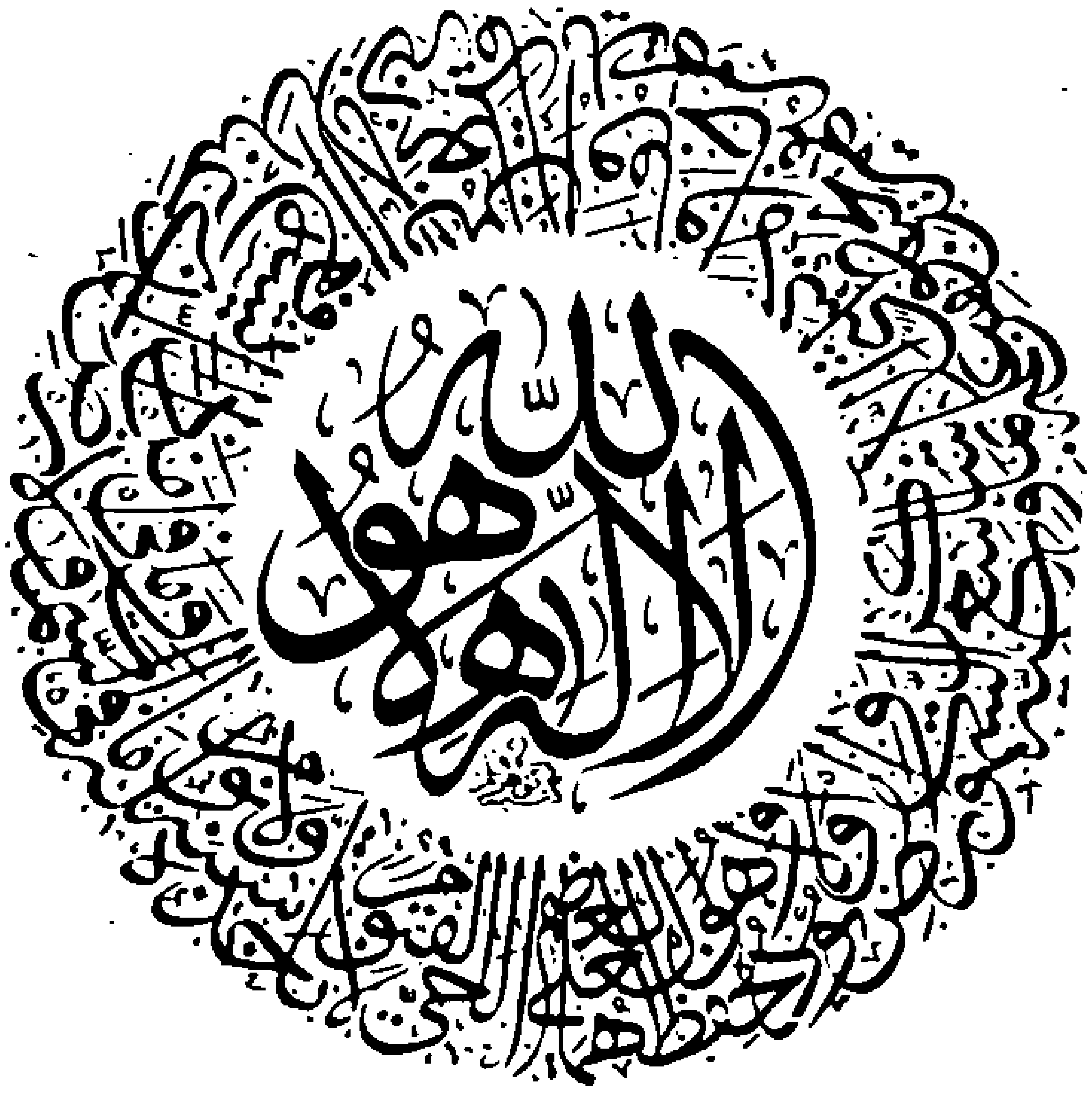

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نعتِ رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

☆☆

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں
ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں

ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں
چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں
روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

ماتم گھر میں ، ایک نظر میں
شادی ، شادی رچاتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم ، آپ بگاڑیں
کون بنائے ؛ بناتے یہ ہیں

لاکھوں بَلائیں ، کروروں دشمن
کون بچائے ؛ بچاتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
"آ آ" کہہ کے بُلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لُطف وہاں فرماتے یہ ہیں

اُس کے نائب ، ان کے صاحب
حق سے خلق ، ملاتے یہ ہیں

شافع ، نافع ، رافع ، دافع
کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

اُن کے نام کے صدقے جس سے
جیتے ہم ہیں ، جِلاتے یہ ہیں

اُس کی بخشش اِن کا صدقہ
دیتا وہ ہے ، دلاتے یہ ہیں

اِن کے ہاتھ میں ہر کُنجی ہے
مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ
ساری کثرت پاتے یہ ہیں

خود سجدے میں گر کر اپنی
گرتی اُمت اُٹھاتے یہ ہیں

اپنے بھرم سے ، ہم ہلکوں کا
پلّہ بھاری بناتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا ، میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں ، پلاتے یہ ہیں

جن کے چھپّر تک نہیں، اُن کے
موتی محل سجواتے یہ ہیں

ٹوپی جن کے ، نہ جوتی اُن کو
تاج و براق ، دلاتے یہ ہیں

کہہ دو رضا سے خوش ہو ،خوش رہ
مژدہ رضا کا سُناتے یہ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مجدد الف ثانی

از بندہ ابو البیان محمد داؤد پسروری مصنف سیرت

ہوئے دنیا میں کالمتروک جب احکامِ قرآنی
زبانوں ہی پہ باقی رہ گیا نامِ مسلمانی
ہزاروں بدعتیں پیدا ہوئیں آئینِ مذہب میں
مقولے این و آں کے بن گئے الہامِ ربانی
ہر اِک نافہم نے دعویٰ کیا فہمِ معارف کا
ہر اِک جاہل نے برپا کر دیا شورِ ہمہ دانی
غرض جب چھا گئی ہر سمت تاریکی ضلالت کی
مکدر ہو گئی حسنِ صداقت کی درخشانی
ہوا اُسوقت یکسر اقتضا الطافِ سرمد کا
کہ ہو دینِ متین کی پھر سے تجدید و نگہبانی

مجددِ الفِ ثانی کے ہوئے پیدا زمانے میں
شبِ تاریک میں بدرُ الدجیٰ کی جیسے تابانی
شرف اِس کا ملا سرہند کی خاکِ مقدس کو
کہ ہو دِن رات اُس پر بارشِ انوارِ یزدانی
یہی ہے مستقر اورنگِ سلطانِ ولایت کا
یہی لاریب ہے سرچشمۂ فیضانِ روحانی
دِیا اِس سرزمین کو حق نے کیسا رُتبۂ والا
کہ ہر ذرّہ بنا آئینۂ اسرارِ عرفانی
حقائق منکشف اِسمیں ہوئے شرع و طریقت کے
ملی منشورِ ایمان کو یہیں فرخندہ عنوانی
اِسی کی زینتِ آغوش ہے وہ دُرگہِ عالی
ہوئی جو مرجعِ تاتاری و رومی و ایرانی
مجددِ الفِ ثانی جس میں محوِ استراحت ہیں
نہیں ہے انفُس و آفاق میں جنکا کوئی ثانی

ترا پا مسندِ الفقرُ فخری جلوہ گستر ہے
سرِ اقدس پہ زیبندہ فخر تاجِ سلطانی
دبستانِ حقیقت میں مؤدب عقلِ کل[له] کے ہیں
گلستانِ طریقت میں وہی ہیں سروِ بستانی
نہیں ہے دور انکے فیض سے اے بوالبیان ہرگز
کہ پیدا بے تکلف ہو تری مشکل سے آسانی

[له] علمائے ربانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نذرانہٴ عقیدت

سید یونس علی ثمر ماچوی جمشید پوری

☆☆

کتابوں میں لکھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا
مجدد اور الف ثانی کے بارے میں سنا ہوگا
یہی عبدالاحد کی گود کے نازوں کے پالے ہیں
یہ صابر قادری ، چشتی گھرانے کے اجالے ہیں
ہیں ثانی پیر خواجہ باقی باللہ کے مریدوں میں
مقام ان کو بہت اعلیٰ ملا اللہ کے ولیوں میں
گزاری آپ نے ہر سانس سجدوں میں عبادت میں
محمد کی اطاعت اور تبلیغ و ہدایت میں
ہے بدرالدین بھی ان کا لقب اور نام احمد ہے
ازل سے دل میں ان کے دولت عشق محمد ہے
انہیں سے دین کے سورج نے شان روشنی پائی
انہیں سے گلشن اسلام نے تازگی پائی
نوازا شیخ رکن الدین نے تاج خلافت سے
بلندی آپ نے پائی ولی اللہ کی نسبت سے
انھیں خرقہ خلافت کا ملا نوسواناسی میں
انہیں کا عشق رہتا ہے ہمارے دل کی بستی میں

سمجھ میں کچھ نہیں آتا قلم سے ان کو کیا کہیے
انھیں فاروق کہیے پیکر صدق و صفا کہیے
انھیں کو غوث الاعظم کی نظر کا نور کہیے
چراغ معرفت سے قلب کو پرنور بھی کہیے
بہار گلشن اسلام حق کا پاسباں کہیے
زمین کو ناز ہے جن پر انھیں وہ آسماں کہیے
ہیں شیخ احمد مجدد اور الف ثانی لقب پایا
مقدر کے سکندر ہیں یہ فاروقی نسب پایا
ولادت آپ کی نوسواکھتر ہجری پائی ہے
انھیں کے نام پر دیوانہ یہ ساری خدائی ہے
ولادت جب ہوئی والد نے ان کو خواب میں دیکھا
میرے گھر جلوہ گر صل علیٰ آقاؤں کے آقا
شہنشاہ دوعالم ہادی اعظم زباں کھولے
اذاں دی آپ کے کانوں میں اور تکبیر بھی بولے
خلیفہ شیخ عبدالعزیز نے یہ خواب دیکھے تھے
ملائک بھی فضائل آپ کے اب پیش ہیں کرتے
خدا کے لاڈلوں سے فیض روحانی بھی پایا ہے
لقب بے شک مجدد اور الف ثانی بھی پایا ہے
ثمر چمکے گا محشر تک یہ فاروقی نگینہ ہے
قسم اللہ کی یہ فیض سرکار مدینہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نور اللہ مرقدہ

مزار شریف، سرہند شریف، مشرقی پنجاب، بھارت

وصال: ۲۹؍صفر المظفر ۱۰۳۴ھ

''شہباز طریقت''	''فیضان النبی''	''آواز حق، حرارت ایمان''	''صدق و یقین و جسارت''
۱۰۳۴ھ	۱۰۳۴ھ	۱۰۳۴ھ	۱۰۳۴ھ

قطعہ تاریخ (سال وصال)

اس کا جاہ و مرتبہ اس کا حشم   انقلاب وقت سے ہوگا نہ کم
وہ طریقت کے حقائق کا علیم   شرع کا دانائے اسرار حکم
رب معطی نے عطا اس کو کیا   علم کا اجلال ، عرفاں کا حشم
وہ سراپا غیرتِ دین نبی   پاسبان عزت شاہِ اُمم
مصطفیٰ کا ایسا باعظمت فقیر   جس کے آگے گردنِ شاہاں ہے خم
قول بھی کردار بھی باطل شکن   حق نُما اس کی زباں اس کا قلم

آندھیاں طاغوت کی چلتی رہیں   اس نے گل ہونے نہ دی شمع حرم
تندیء طوفان باطل تھی مگر   سربلند اس نے رکھا حق کا علم
وہ جہاد و ابتلا میں سرخرو   کاروانِ حق کا میر محترم
دو تواریخ وصال اس کی کہیں
''جاں نثارِ مصطفیٰ'' ''فیض العجم''

..................سنہ ۱۰۳۴ھ.................سنہ ۱۰۳۴ھ..................

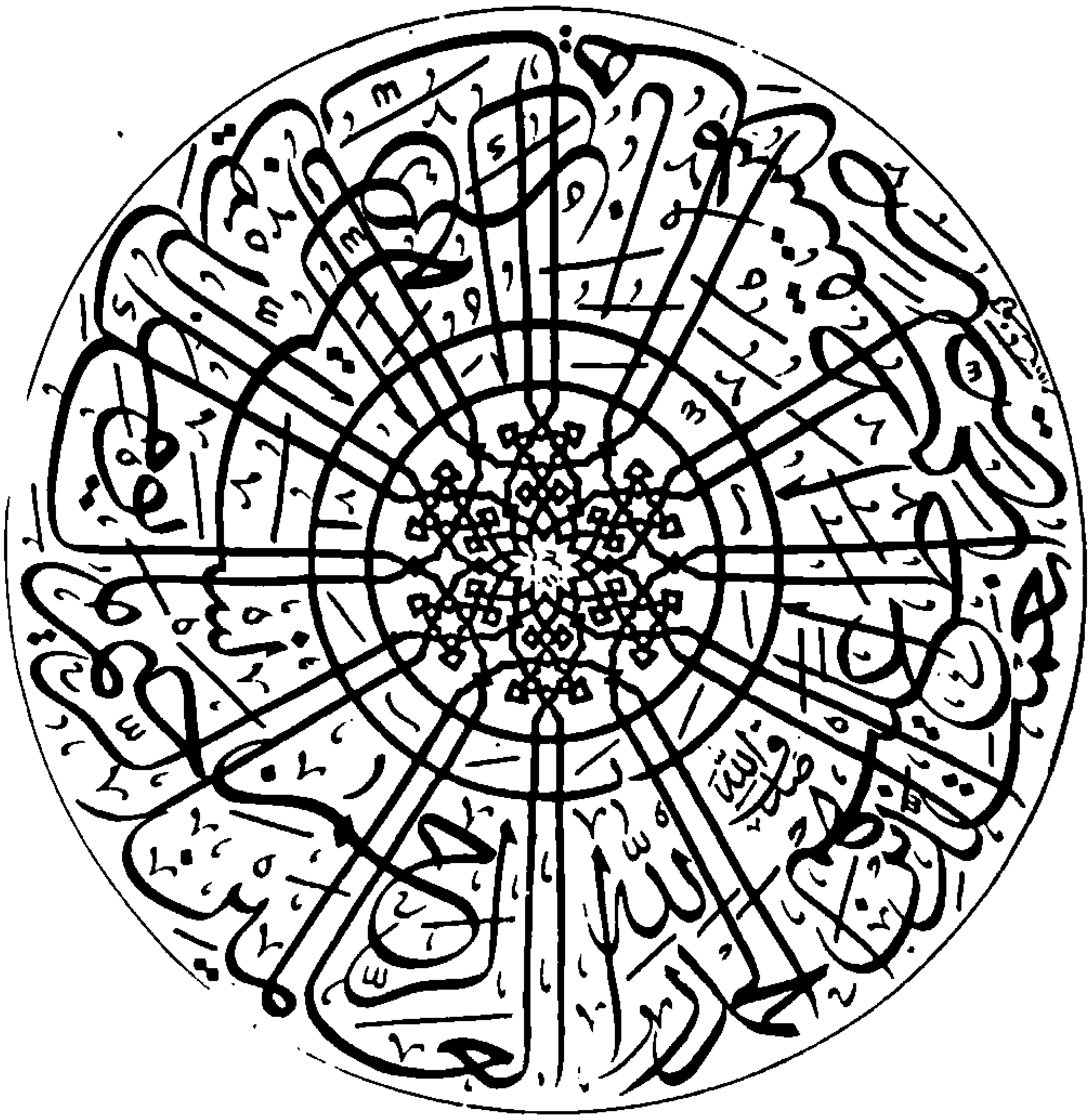

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

ولایت کا میرِ کارواں

محمد حفیظ نقشبندی

☆

ولایت کے وہ میرِ کارواں ہیں   مجدد قصرِ حق کے پاسباں ہیں
سپاہ حق کے سالارِ اولوالعزم   وہ حزبِ مصطفیٰ کے ترجماں ہیں
نشانِ عزم و ایثار و عزیمت   مجدد تو امامِ عارفاں ہیں
کبھی خاطر میں شاہوں کو نہ لائے   وہ باخلاص مردِ حق زباں ہیں
وہ مقبول نگاہِ باقی باللہ   وہ فخرِ اولیاء و خواجگاں ہیں
جسور و باحمیت ، داعیِ حق   کہاں اقبالؔ سے اب نکتہ داں ہیں
یہ ہے فیضِ مجدد الفِ ثانی   جہاں میں نقشبندی کامراں ہیں
ملے دیدار حفیظِ بے نوا کو
سوالی کب سے اس کے قلب و جاں ہیں

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حامیِ دینِ مصطفیٰ، ماحیِ دینِ الٰہی

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

☆☆

صاحبِ تجدید دینِ احمد مختار آپ
ماحیِ دینِ الٰہی، ناہیِ اشرار آپ
علم و عرفاں کے خزانے ہیں مکاتیب آپ کے
اکبری فتنہ کے آگے چمکتی تلوار آپ
داعیِ علمِ شریعت، ہادیِ راہِ وفا!
سُنتِ عربی نبی کے ہند میں انصار آپ
آسمانی دینِ آخر کے مجدد آپ ہیں
"صاحبِ لولاک" کے دیں کے بڑے غم خوار آپ
گر نہ کرتے آپ باطل کا تعاقب دم بدم
دین ہوجاتا مسخ، کیسے ہوتے ابرار آپ
یہ سعادت حق نے دی کہ آپ نے تحریک کی
ہند میں اسلام کے احیا کے ہیں معمار آپ
بالـلسان والقلم رد کردیا اوہام کا
"دینِ الفی" کے لیے ثابت ہوئے ہیں نار آپ

سُنّت و شرع ملائی جارہی تھی کفر میں
ہیں شریعت احمدی کے حامیٔ بیدار آپ
علم وایماں سے بھرا ہے آپ نے ہر مکتوب کو
صاحبِ اسرار اور حق کے علمبردار آپ
ہر قلم نے اور زباں نے، ہر نفس نے مانا ہے
الف ثانی آپ ہیں، اور سید و سردار آپ
دینِ آخر جس گھڑی تھا پنجۂ اغیار میں
تو نے ہی کی تھی حمایت' دیں کو تھے درکار آپ
تو نے ہی کی تھی حمایت
فیضیؔ، ابوالفضل نے اکبر کو گم راہ کردیا
گمرہان دہرکو ہیں گویا اک للکار آپ
لگ گئے تن من سے' دھن سے دینِ احمد کے لیے
ہے محبت دین سے' امت کے کھیون ہار آپ
تھی اِدھر تیری فقیری، اور جہانگیری اُدھر
حق سُنا حق کہہ دیا، حق کے بنے سالار آپ
سچ کہا اقبال نے: ''گردن ترِی نہ جُھک سکی''
کفر و باطل کے لیے جرّار آپ' کرّار آپ
فتنۂ بے پَر اُٹھا ناکام کرنے کو ترِے
رہنمائے اہلِ سُنّت کا حسیں کردار آپ

کی نہ پروا آپ نے دُنیا کے لَوم ولائم کی
کردیا اکبر کو خائب، تھے ہی باکردار آپ
شاہِ ختم الرُسل کے دِیں کے محافظ آپ ہیں
واہ وا خدمت گار آپ، واہ کیسے ہونہار آپ
مَیں ترِے اَوصاف لکھوں یہ بھلا ممکن کہاں
آپ ہیں حضرت مجدد، مطلعِ انوار آپ
یہ مگر ممکن ہے زاہدؔ سے کہے تجھ کو ولی
جبکہ کُل ولیوں کے ہندوستان میں سردار آپ

☆……☆……☆

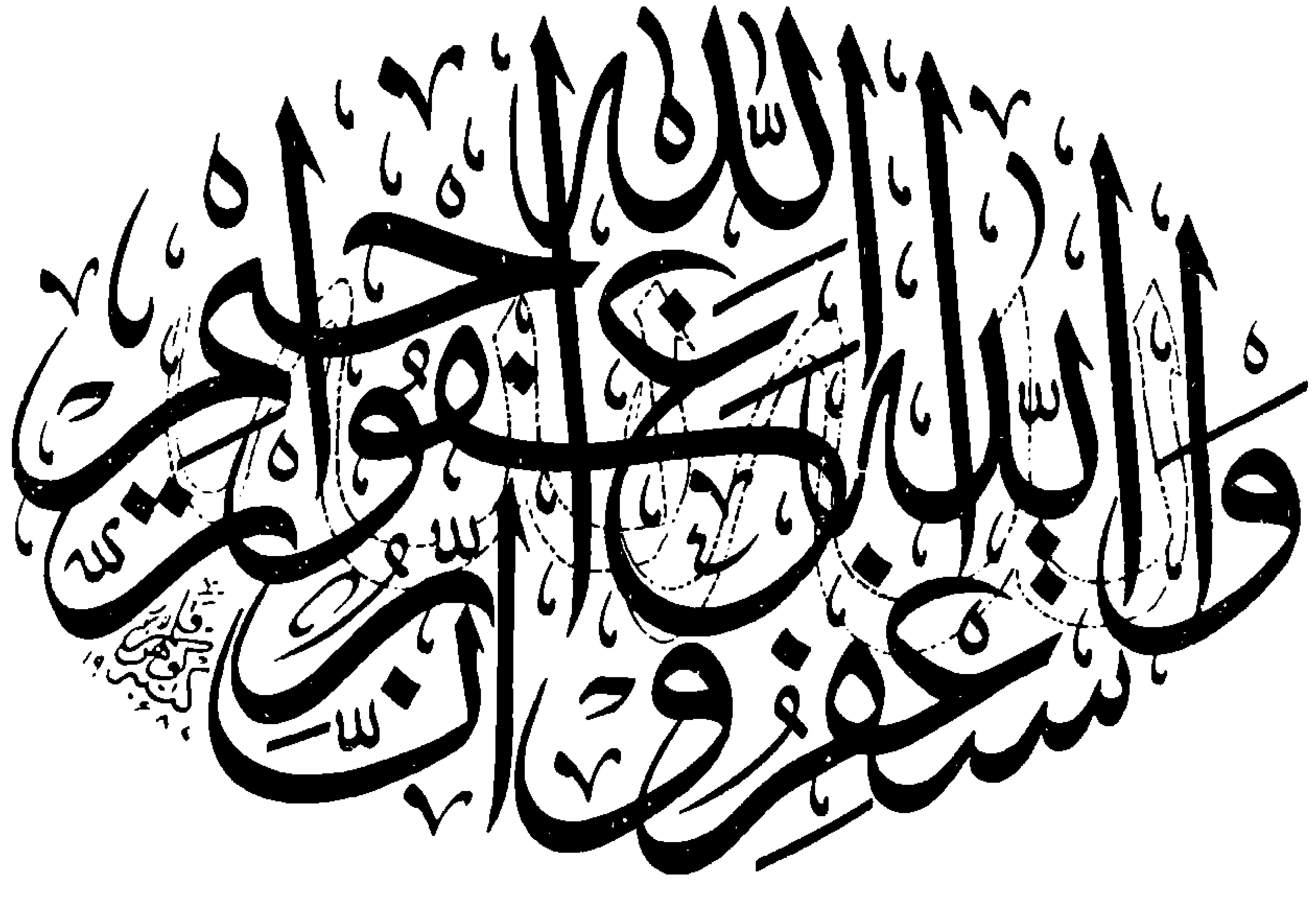
واستغفروا الله إن الله غفور رحيم

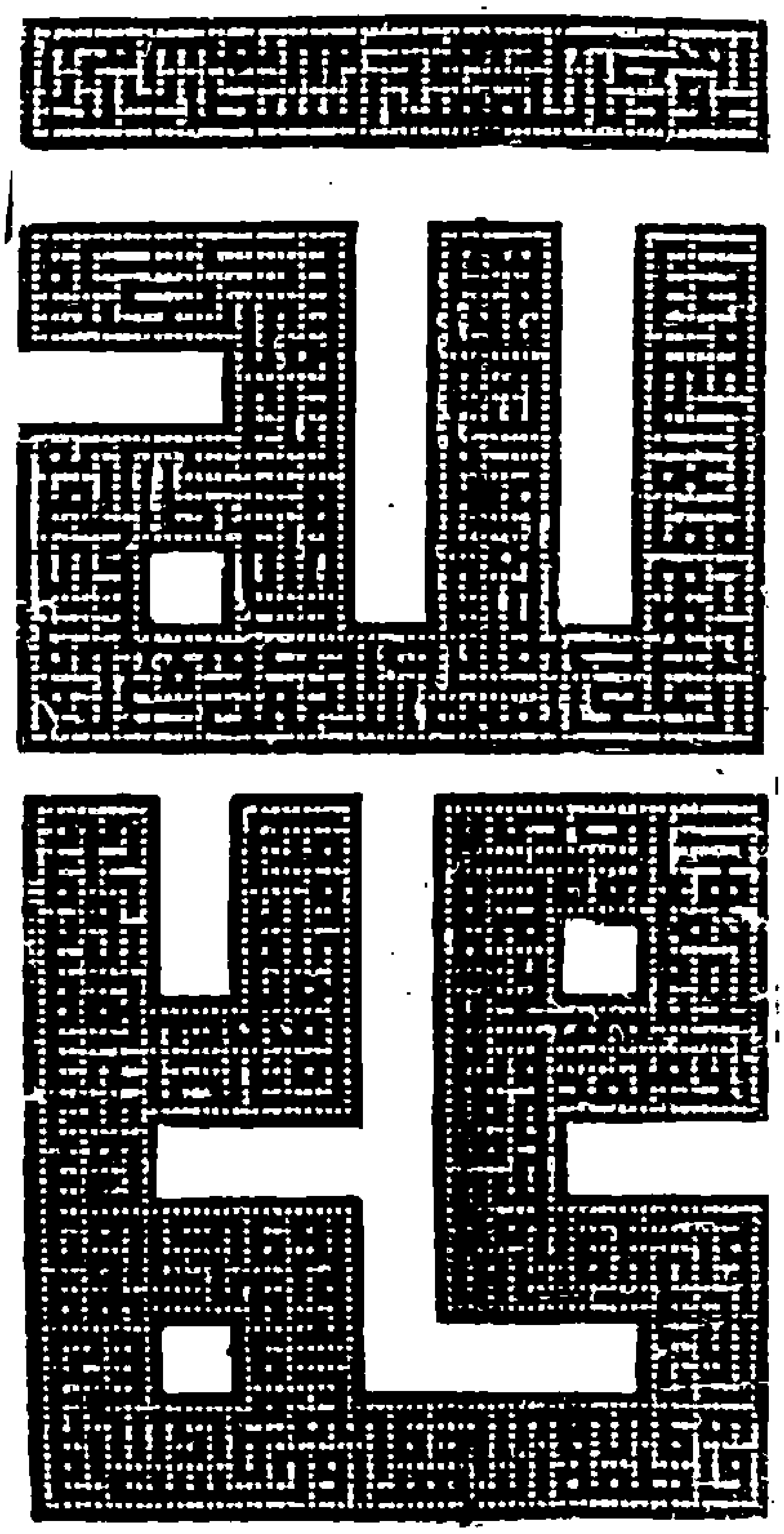

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

الحمد للہ! حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی، امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی نے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی گیارہ ضخیم جلدوں کا عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا تیار کرلیا، جس کی چھے جلدیں ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئیں اور مزید پانچ جلدیں ۲۰۰۶-۷ء میں شائع ہورہی ہیں، پیش نظر جلد اسی سلسلے کی گیارہویں اور آخری جلد ہے۔ جبکہ مرقعات پر مبنی ایک اور جلد ''نورٌ علیٰ نور'' کے نام سے الگ شائع ہوئی۔ اس طرح بحمد اللہ تعالیٰ بارہ جلدیں ہوگئیں۔

اس جلد میں شامل مقالات و مضامین کی اہمیت اپنی جگہ مگر ''اشاریات'' کی افادیت سے انکار ممکن نہیں...... اشاریہ کسی بھی دستاویز کے بارے میں بنیادی مأخذ کی حیثیت رکھتا ہے جس کے ذریعہ مصنف و محقق کو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم ہوجاتی ہیں اور اپنے موضوع سے متعلق معلومات ایک ہی جگہ بآسانی مل جاتی ہیں...... اس اہم کام کی طرف اردو میں انتہائی کم توجہ دی گئی، تاہم اس کی افادیت اور آئندہ کام کرنے والے محققین کی آسانی کے لیے جہان امام ربانی کی اشاریہ سازی کی طرف بھرپور توجہ دی گئی اور درج ذیل اشاریہ تیار کیے گئے۔

۱...... اشاریہء رجال

۲...... اشاریہء کتب

۳...... اشاریہء اماکن

اتنی بڑی کتاب کا اشاریہ مرتب کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخلصین کی ایک جماعت نے مل کر یہ کارنامہ انجام دیا جن کے اسمائے گرامی ہر اشاریہ کے شروع میں درج کردیے گئے ہیں...... اشاریہ کی ترتیب و تدوین اور کمپوزنگ کا کام کمانڈر (ر) محمد ظفر نے نہایت محنت سے

اپنی نگرانی میں کرایا...... بعض اشاریہ نامکمل ہیں جس کا سبب مقالات میں حواشی کا نامکمل ہونا تھا...... حسب سابق مولانا محمد عالم مختار حق نے علالت کے باوجود متعدد مقالات و مضامین کو ملاحظہ فرما کر مفید مشوروں سے نوازا...... رب کریم ہر دو حضرات کو جزائے خیر سے نوازے (آمین)...... محققین کے لیے ایک اہم کام صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی کر رہے ہیں، وہ مندرجہ ذیل عنوان پر ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کا موضوعاتی جائزہ'' ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب ۲۰۰۷ء میں شائع ہو جائے گی۔

جہان امام ربانی کی گیارہویں اور آخری جلد آپ کے سامنے ہے...... بعض قارئین نے صرف یہی جلد ملاحظہ کی ہو تو ان کو تشنگی محسوس ہوگی اس لیے قارئین کی سہولت کے لیے اقلیم اول تا دہم کی تفصیل یہاں پیش کی جاتی ہے جبکہ اقلیم یازدہم کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے، نیز اقلیم اول تا یازدہم کی جامع فہرست مع صفحات نمبر اسی جلد کے آخر میں بھی شامل ہے۔

''جہان امام ربانی'' کی اقلیم یازدہم آپ کے پیش نظر ہے اس میں حسب سابق شروع میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تاثرات کے علاوہ پانچ کشور ہیں...... جن کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے...... نئے قارئین کی آگاہی کے لیے سابقہ دس جلدوں کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں......

اس سے قبل پیش گئی اقلیم اول میں تقدیم، ابتدائیہ اور افتتاحیہ کے بعد کشور اول میں حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، مناقب، احادیث مبارکہ، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں متقدمین و متاخرین علماء و صوفیہ کے تاثرات اور مثنوی در شان حضرت مجدد الف ثانی شامل ہیں...... کشور دوم میں تصوف...... کشور سوم میں اکابر نقشبندیہ پر مقالات ہیں...... کشور چہارم میں حضرت خواجہ باقی باللہ کی حیات اور ان کے تاثرات پر مقالات ہیں...... کشور پنجم میں سرہند شریف کا تعارف، حضرت مجدد کے حالات زندگی، آپ کے امتیازات، خانقاہ شریف کا علمی ماحول، آپ کے لباس و حلیہ شریف کے علاوہ نگارخانہ (بعض مقالہ نگاروں کا مختصر تعارف) اور مرقعات شامل ہیں......

اقلیم دوم میں نعت و مناقب اور ابتدائیہ و تاثرات کے بعد کشور اول میں ماہ و سال، مکتوبات کی تخریج احادیث، فقہی خدمات، عربی زبان و ادب میں خدمات پر مقالات ہیں...... کشور دوم میں سنت، بدعت، ذکر الٰہی، مسلک امام ربانی اور آپ کے معمولات شامل ہیں...... کشور سوم میں علم لدنی، جذبہ و سلوک،

تعلیمات تصوف، تزکیہ نفس، صحو وسکر، علم النفسیات، علم الکائنات پر مقالات ہیں...... کشور چہارم میں ''مجدد الف ثانی'' اور'' منصب قیومت'' پر مقالات ہیں جبکہ کشور پنجم عرفان کے مجتہد اعظم، نظریہ وحدۃ الشہود، وحدۃ الوجود، ابن عربی اور امام ربانی کے نظریات کا تقابل اور نگار خانہ ومرقعات پر مشتمل ہے......

اقلیم سوم میں نعت ومناقب اور ابتدائیہ وتاثرات کے بعد کشور اول میں تعارف شیخ احمد سرہندی (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور) مجدد نامہ، مقامات مجدد، مقام مجدد، مقامات روحانی کی جھلکیاں، ملی اور دینی خدمات پر مقالات ہیں...... کشور دوم میں اثبات نبوت، حضرت مجدد کی اصلاحی وتجدیدی تحریک، عقیدہ ختم نبوت اور وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر مقالات ہیں...... کشور سوم میں امام ربانی کا رسالہ رد روافض، تقلید ائمہ مجتہدین اور رفع سبابہ پر مقالات ہیں...... کشور چہارم میں حضرت مجدد کا طریقہ ایصال ثواب، عقائد ومعمولات، تعلیمات ومسلک، طریقہء نماز وطہارت اور انداز تعلیم وتبلیغ پر مقالات ہیں جبکہ کشور پنجم، علم وعلماء حضرت مجدد کی نظر میں، حضرت مجدد کے تعلیمی افکار، ارشادات، ملفوظات، کرامات امام ربانی اور نگار خانہ ومرقعات پر مشتمل ہے......

اقلیم چہارم میں نعت ومناقب اور ابتدائیہ وتاثرات کے بعد کشور اول میں آفتاب شرف، تعارف امام ربانی، حضرت مجدد مطلع تاریخ پر اور اکبر وجہانگیر اور حضرت مجدد کے حوالے سے مقالات ہیں...... کشور دوم میں برصغیر میں حق وباطل کے معرکے اور دوقومی نظریہ پر مقالات ہیں...... کشور سوم میں خاندان مجددیہ کا زریں کردار، سلسلہء مجددیہ کا نقطہء آغاز، حضرت مجدد اور محمد علی جناح، سرمایہ ملت کا نگہبان اور امام ربانی دانشوروں کی نظر میں شامل ہیں...... کشور چہارم میں سفر آخرت، اشک باری، تاریخ ہائے وصال، سلسلہ مجددیہ کے حضرات قدسیہ، مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، سرمایہ ملت کا نگہبان، خواجہ محمد معصوم مقامات آدمیہ کی روشنی میں، خواجہ محمد معصوم اور اورنگ زیب کے تعلقات، مکتوبات معصومیہ اور مکتوبات سیفیہ بادشاہ، شہزادوں شہزدادی کے نام، خلفاء مجدد الف ثانی، حضرت مجدد اور علماء عصر اور علماء عصر سے اختلافات کا جائزہ شامل ہیں جبکہ کشور پنجم، حالات مرزا مظہر جان جاناں، شاہ غلام علی دہلوی، ملفوظات شاہ غلام علی، مولانا شیخ خالد کردی اور نگار خانہ ومرقعات پر مشتمل ہے......

اقلیم پنجم میں نعت ومناقب اور ابتدائیہ وتاثرات کے بعد کشور اول میں امام ربانی کا تعارف، تصانیف

کا تحقیقی جائزہ، مکتوبات کی فہم و تفہیم اور حضرات مجددیہ، مکتوبات کا تحقیقی جائزہ، مکتوبات کا عربی ترجمہ، مقدمہ شرح مکتوبات، مکتوبات کا ایک مترجم قاضی عالم الدین نقشبندی شامل ہیں...... کشور دوم میں زبدۃ المقامات اور حضرات القدس کا جائزہ، سلسلہ مجددیہ کا ایک ترک مصنف، مارکسی مؤرخین، حضرت مجدد کے دفاع میں لکھی گئی کتب اور اقوال پر مبنی کتب پر مقالات شامل ہیں...... کشور سوم میں افکار مجدد کا ایک مأخذ، حضرت مجدد مغرب میں اور دو عربی کتب ''الاجابة الربانیه'' اور'' الاشارات السنیه'' کا تعارف شامل ہیں...... کشور چہارم میں حضرت مجدد اور امام احمد رضا، امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ، امام ربانی اور امام اہل سنت، حضرت مجدد اور ڈاکٹر اقبال، فلسفہ اقبال پر اثرات مجدد اور تصانیف اقبال میں ذکر مجدد شامل ہیں جبکہ کشور پنجم، حضرت مجدد اور غوث اعظم اور حضرت مجدد اور امام اعظم کے حوالے سے مقالات کے علاوہ نگارخانہ و مرقعات پر مشتمل ہے......

اقلیم ششم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تاثرات کے بعد کشور اول میں تعارف حضرت مجدد الف ثانی، دنیائے عرب کے نقشبندی مشائخ و علماء، تیرہویں صدی کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، متحدہ امریکہ، ترکی اور کُردستان کے مشائخ نقشبندیہ اور حافظ عمر ضیاء الدین داغستانی و شیخ محمد معصوم ضیائے نقشبندی کے حالات ہیں...... کشور دوم میں افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ اور افغانستان کے مشائخ نقشبندیہ، شاہان کابل و افغانستان سرہند میں، دہلی کے مشائخ نقشبندیہ، مولانا غلام محی الدین گھوسوی اور مولانا شاہ آل محی الدین ہادی کے حالات ہیں...... کشور سوم میں سندھ کے اولیاء و صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ کا ذکر ہے...... کشور چہارم میں بلوچستان، پنجاب اور کشمیر کے مشائخ کے تذکروں کے ساتھ ساتھ مولانا محمد حسین پسروری کے حالات بھی شامل ہیں...... کشور پنجم میں سرحد کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ، خانقاہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف، حضرت زندہ پیر گھمکول شریف پر مقالات کے علاوہ نگارخانہ، آئینہ جمال، کتابیات اور مناجات پیش کیے گئے ہیں......

اقلیم ہفتم میں نعت و مناقب اور ابتدائیہ و تاثرات کے بعد کشور اول میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حالات، خواجہ بہاء الدین نقشبند کے حالات و واقعات، تصوف کی ضرورت و اہمیت، تبلیغ دین اور اشاعت تصوف میں خواجہ بہاء الدین نقشبند کا کردار اور ان کے ارشادات و کرامات کا ذکر ہے...... کشور دوم میں خواجہ باقی باللہ، تعارف امام ربانی، امام ربانی اور فیضان کمالات نبوت ہیں......

کشور سوم میں تفسیر مظہری اور تفسیر روح البیان میں معارف و اذکار امام ربانی کے حوالے سے مقالات ہیں...... کشور چہارم میں تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی)، تخریج احادیثِ مکتوبات، جبکہ کشور پنجم، حضرت مجدد اور ترویج شریعت، شریعت طریقت حقیقت حضرت مجدد کی نظر میں، امام ربانی اور تنفیذ شریعت اور مرقعات و مختصر تعارف جہان امام ربانی اقلیم ہشتم پر مشتمل ہیں......

اقلیم ہشتم میں نعت و مناقب اور ابتدائیہ و تاثرات کے بعد کشور اول میں امام ربانی مجدد الف ثانی (حالات)، حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام، مسئلہ اشارۂ سبابہ، حضرت مجدد پر اعتراضات اور ان کے جوابات...... کشور دوم میں قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی، تاریخ مکتوبات امام ربانی، جواہر مکتوبات مقدسہ، نرمی و آسانی مکتوبات کی روشنی میں، مسلک اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی، احمد بن عبد الاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت...... کشور سوم میں امام ربانی کا سلسلہ نسب، حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ، حضرت مجدد کے سلسلہ ہائے طریقت، حضرت مجدد کے اربعہ سلاسل طریقت اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے ماہ و سال...... کشور چہارم میں شیخ احمد سرہندی اور مستشرقین، عہد حاضر اور حضرت مجدد پر کام کی رفتار، دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور ان کا مقابلہ اور حضرت مجدد اور ذرائع ابلاغ شامل ہیں جبکہ کشور پنجم، حضرت مجدد کا کارنامہ، طالبان علم کے لیے مینارۂ نور، حضرت مجدد کا حسن ادب، مجدد الف ثانی کا پیغام، مرقعات اور مختصر تعارف جہان امام ربانی اقلیم نہم پر مشتمل ہے......

اقلیم نہم میں نعت و مناقب اور ابتدائیہ و تاثرات کے بعد میں کشور اول میں شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (عربی/اردو)، الجنات الثمانیہ، (سوانح مجدد الف ثانی پر نادر عربی مخطوطہ)، حضرت مجدد لاہور میں، لاہور سے حضرت امام ربانی کی نسبت...... کشور دوم میں فکر مجدد الف ثانی میں خلفائے راشدین کا مقام، شیخ احمد سرہندی اور اہل حکومت میں شریعت کی ترویج، شیخ احمد سرہندی اصلاحی و تجدیدی خدمات کی روشنی میں...... کشور سوم میں مجدد الف ثانی کی عربی نگارشات اور کار تجدید میں ان کی اہمیت، مجدد الف ثانی کی علم پروری اور علماء نوازی، امام احمد رضا پر حضرت مجدد کے اثرات، خدمت خلق اور صوفیائے نقشبند...... کشور چہارم میں حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین، شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبد الحق دہلوی، شیخ عبد الحق دہلوی کے ایک معاصر مجدد الف ثانی شامل ہیں جبکہ کشور پنجم، خاندان مجددیہ اور فارسی ادب، خاندان مجددیہ سے قائداعظم کے اجداد کی عقیدت، نگار خانہ اور

مختصر تعارف جہان امام ربانی اقلیم دہم پر مشتمل ہے......

اقلیم دہم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تاثرات کے بعد کشور اول میں شیخ احمد سرہندی، مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی، شیخ احمد فاروقی سرہندی اور مقام مجدد الف ثانی کے عنوان سے آپ کے حالات پر مقالات ہیں...... کشور دوم میں شیخ احمد سرہندی کی تحریک احیائے دین، اعلیٰ عربی زبان وادب کی مثال مکتوبات امام ربانی، مکتوبات خواجہ محمد ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی) خواجہ محمد معصوم حرمین شریفین میں اور شاہجہاں واورنگ زیب کے مرشد کریم کے عنوان سے مقالات ہیں...... کشور سوم میں نقشبندیہ سلسلہ تصوف، قادری شہرت پانے والے مشائخ نقشبندیہ، ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی، مرزا مظہر جان جاناں، تصوف، ادیان و مذاہب کے درمیان وسیلہ اور ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں کے عنوانات ہیں...... کشور چہارم میں بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات و خدمات کا ذکر ہے جن میں شاہ امان اللہ نقشبندی افغانی، خواجہ فیض محمد شاہ قندھاری، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سرحد، خواجہ غلام حسن نقشبندی مجددی (سواگ شریف)، خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی، خواجہ رکن الدین صدیق نقشبندی، شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پوٹھوہار، بلوچستان میں نقشبندی خانقاہیں، علامہ محمد نور بخش توکلی، مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی، مولانا سید محمد یوسف نقشبندی، حافظ محمد رانجھا نقشبندی مجددی، خواجہ محمد نامدار، صوفی محمد علی، خواجہ سید امین، خواجہ محمد سعید نقشبندی المعروف پیر مٹھا، مولانا غلام محی الدین قصوری، خواجہ محمد فضل علی مجددی، خواجہ محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی، علامہ سید حبیب احمد حبیب نقشبندی، حضرت کرماں والے، پروفیسر محمد حسین آسی اور سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات کی اشاعت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی خدمات، شامل ہیں...... کشور پنجم میں پہلے مرقعات علمی ہیں جس میں اکابر مشائخ نقشبندیہ، اکابر مجددیہ، حضرت مجدد الف ثانی کی تصانیف، حضرت مجدد الف ثانی پر تصانیف، صاحبزادگان، خلفاء و دیگر مشائخ کی تصانیف اور دیگر تصانیف کے سرورق شامل ہیں اس کے بعد مرقع جرائد نقشبندیہ، نقشبندیہ ماٰخذ و مراجع، نگارخانہ اور مختصر تعارف جہان امام ربانی اقلیم یازدہم شامل ہیں......

اب اقلیم یازدہم آپ کے پیش نظر ہے اور حسب سابق وہی گزارش کی جاتی ہے کہ دوران مطالعہ جو بھی فروگزاشت نظر سے گزرے تو برائے کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کر لی جائے...... ماشاء اللہ دنیا بھر سے مقالات کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے لیکن ''جہان امام ربانی'' کا یہ

عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا بارہ جلدوں پر ختم کیا جا رہا ہے جس میں گیارہ جلدیں مقالات و مضامین کی ہیں اور بارہویں جلد مرقعات جہان امام ربانی کے حوالے سے ہے جسے ''نورٌ علیٰ نور'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے...... جو مقالات تدوین کے بعد موصول ہوئے یا بعد میں آئیں گے، خیال ہے کہ انھیں ''باقیات جہان امام ربانی'' کے نام سے ایک اور جلد بنا کر شائع کیا جائے یا پھر اور کسی صورت شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی...... ان شاء اللہ تعالیٰ

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحرِ بے کراں کے لیے

۱۸؍ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ
۸؍جنوری ۲۰۰۷ء

احقر
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
(کراچی، پاکستان)

☆......☆......☆

علم الانسان ما لم یعلم

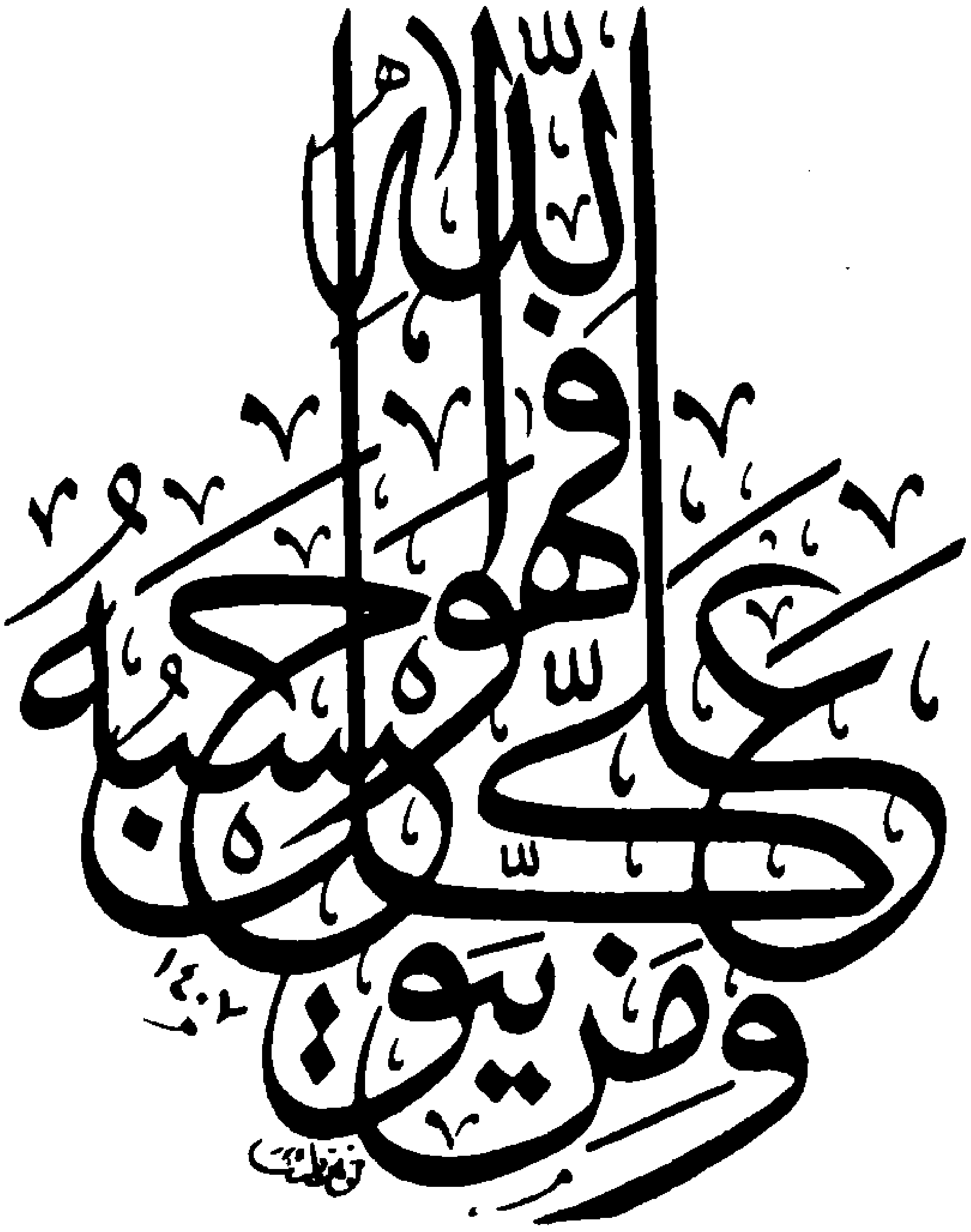
ومن يتوكل على الله فهو حسبه
١٤٠٢

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تأثرات

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف

(اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، پاکستان)

☆☆

مغل بادشاہ جلال الدین اکبر نے ہندوستان پر ایک طویل عرصے تک حکومت کی۔ دنیاوی اعتبار سے کچھ بھی کہا جائے لیکن دینی اعتبار سے اس کے دور کا آخری حصہ انتہائی تاریک ہی کہا جائے گا۔ جب اسے شعائر اسلام اور دین اسلام سے بوجوہ ایسی کد ہوئی کہ اس نے اس کے مدمقابل خرافات کا مجموعہ ''دین الٰہی'' کے نام سے رائج کیا۔ خوشامد اور جاہ پرست علماء سوء نے اس کی تائید و توجیہ بھی کی بلکہ غلاظت کے اس ڈھیر میں اپنے ہاتھ بھی سانے، نیز عوام پر اس کے ایسے برے اثرات مرتب ہوئے کہ اکثریت روح اسلام سے بیگانہ ہوگئی...... ایسے میں شہر سرہند کے حضرت شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے مکتوبات گرامی اور اپنی سیرت و کردار کے ذریعے اپنے محبین اور معتقدین میں اسلام کے احیاء کی وہ بے مثال تحریک شروع کی کہ برصغیر اور اس سے باہر مشرق وسطیٰ کے ممالک خصوصاً اور دنیا کے تمام ممالک میں عموماً اسلام کی صحیح روح بیدار ہوئی اور آپ علماء، فقہاء اور خلق خدا کی نظر میں بجا طور پر مجدد الف ثانی قرار پائے۔

بجا کہے جسے عالم، اسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

حقیقت یہ ہے کہ اکبر نے الحاد و بے دینی کا جو طوفان برپا کیا تھا، اگر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اپنی تجدیدی مہم کا آغاز نہ فرماتے تو برصغیر میں حالات و آثار ایسے نظر آتے تھے کہ معاذ اللہ اسلام کا وجود ہی ہندوستان سے مٹ گیا ہوتا...... اکبر نے علماء حق کو قتل کروایا، مقابر و مساجد کو مسمار کرایا، مدرسوں کو ویران کردیا...... جہانگیر کے دور کا آغاز بھی بدعات و مشرکانہ رسومات کے سیلاب میں بہہ رہا تھا......

دور جہانگیری میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں لیکن ان کی بے مثال سیرت وکردار اور ان کے پاکیزہ افکار وخیالات نے آہستہ آہستہ ایسا انقلاب برپا کیا جس کی مثال نہیں ملتی...... وہی بادشاہ جہانگیر جو بدترین مخالف تھا، بالآخر آپ کی عظمت کا قائل ہوا اور پھر اس کے بعد آنے والے مغل بادشاہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اخلاف کے مرید اور معتقد ہوئے یہاں تک کہ عالمگیر نے ان کے زیر اثر ایک مثالی دینی حکومت قایم کرنے کی کوشش کی...... حضرت علیہ الرحمۃ کے خلفاء نے برصغیر اور بیرونی دنیا میں اسلامی اور دینی شعائر کو زندہ کیا اور اسلام کی روشنی سے نہ صرف برصغیر بلکہ پورا عالم جگمگا اٹھا...... یہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ہی کا فیض ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا نہ صرف وجود برقرار رہا بلکہ لوگ کثرت سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور آنے والے قائدین اور مصلحین کو ان کی رہنمائی کا موقع ملا، ورنہ اسلام ہی باقی نہ رہتا تو یہ کاوشیں کون کرتا؟ کون کسی کی رہنمائی کرتا؟ تحریک پاکستان اور پاکستان کا وجود بھی اسی انقلاب کا مرہون منت ہے...... حقیقت یہ ہے کہ حضرت مجدد اگر یہ دعویٰ فرماتے کہ ہندوستان میں ان کے بعد آنے والے ہر مصلح، عالم اور ولی کی گردن پر ان کا قدم ہے تو بے جا نہ ہوتا بے شک ہر عالم حق اور شیخ طریقت پر آپ کا احسان مسلم ہے، تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے۔

اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ برصغیر پاک و ہند میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، ڈاکٹر محمد اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح جیسے اکابر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے افکار کے خوشہ چینوں میں ہیں۔ موجودہ دور میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی نگرانی میں حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت، افکار وخیالات پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' جیسے وقیع دائرۃ المعارف کی تدوین کا کام مکمل ہوا...... آپ نے اپنی تصنیفی زندگی کا آغاز بھی ۱۹۶۰ء کی دہائی میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی سیرت وکردار پر ایک تحقیقی مقالہ سے کیا تھا جو معارف اعظم گڑھ میں قسط وار شائع ہوتا رہا، جو بعد ازاں کتابی صورت میں منظر عام پر آیا... آپ کی قلمی کاوشوں کا رخ ایک طویل عرصے مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی شخصیت وکردار کی طرف رہا، سیکڑوں مقالات اور بیسیوں کتب تحریر کیں اور اعلیٰ حضرت کے عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو زندہ کیا اور اب حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر بارہ جلدوں پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا ان کی نگرانی میں مرتب کیا گیا ہے۔ آپ کی تحریروں نے عالم اسلام میں پذیرائی حاصل کر کے چراغ مصطفوی کی نورانیت کو فروغ عطا کیا ہے...... آپ نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان

دین خصوصاً حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے مکتوب نگاری کی انقلاب آفریں روش کو اپنایا، ہزاروں ایمان افروز خطوط اپنے محبین، مخلصین اور مریدین کو لکھے...... آپ کی تحریروں نے آج بھی عالمِ اسلام کو متاثر کیا ہے اور آپ کی یہ دلکش اور مؤثر تحریریں صدیوں اذہان اور قلوب انسانی کو متاثر کرتی رہیں گی...... آپ کی تحریروں نے نہ صرف برصغیر اور عالمِ اسلام بلکہ عالمی سطح پر دلوں کو عشقِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے گرمایا ہے، بھٹکے ہوؤں کو دین کی حقیقی روح سے روشناس کرایا ہے...... حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر تیرہ جلدوں میں نادر و نایاب ذخیرہ جمع کر کے گویا حضرت مجدد سرہندی کی تجدیدی تحریک کو حیات تازہ عطا کی ہے...... اللہ تعالیٰ انھیں تادیر سلامت رکھے کہ ان کا وجودِ مسعود عالمِ اسلام کے لیے ایک نعمت ہے......

ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مارہروی

(استاد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی و مسند نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف، بھارت)

☆☆

ہم قادری، چشتی، نقشبندی، اور سہروردی بعد میں ہیں اس سے پہلے ہم سب سُنی ہیں اور اس رشتے سے ہم سب ایک ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات نقشبندیوں ہی کے لیے نہیں بلکہ چشتیوں اور قادریوں کے لیے بھی قابلِ احترام ہے، حضرت مجدد نقشبندیوں سے پہلے قادریوں اور چشتیوں کے ہیں کہ وہ سب سے پہلے اپنے والد ماجد سے ان سلاسل میں بیعت ہوئے پھر بعد میں خواجہ باقی باللہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے...... انھوں نے کہا کہ اولیاء کرام کی طرح حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے پاس اللہ کا رنگ تھا جو انھوں نے جہانگیر بادشاہ پر چڑھا دیا تو انقلاب آ گیا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی جو چودھویں صدی کے مجدد ہیں اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی میں یہ قدرے مشترک ہے کہ دونوں عظمت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے اپنے سینے ٹھوک کر کھڑے ہو گئے اور دشمنانِ اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا......

الشيخ احمد بن عبدالاحد السرهندى

الشيخ الاجل، الامام العارف، بحر الحقائق و الاسرار و المعارف، محى السنن النبوية، ناصر الشريعة البيضاء السنية، مشيد مبانى الطريقة، مجدد معالم الحقيقة، برهان العارفين و المحققين، وحجة الاولياء المتقين، مفتخر الاعصر والدهور، و معتمد الفارغين اليه فى جل الامور، آية من آيات الله العظام، ونادرة من نوادر الايام، الذى اختبيد ا لعلم لما زلت بهه القدم، وكاد ان يهوى فى مهاوى العدم، حتى جاء مجدد الالف الثانى، و برهاناً ساطعا على اشرفية النوع الانسانى،

(عبدالحى، لكهنوى، نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، ج ٢،
مطبوعه دار ابن حزم، بيروت، ١٩٩٩ء، ص ٣٧٩)

محمد عظیم نقشبندی مجددی

(مدرس اسلامیہ اسکول، لاہور)

(۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء)

☆

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کچھ ایسے نہیں کہ جو زمانے کی آنکھ سے پوشیدہ ہوں بلکہ ایک عالم آں حضرت کے فیض و برکات کا خوشہ چیں ہے اور ایک جہاں حضور کے فضائل و کمالات کا مداح ہے۔ یہاں مجھے ایک بات یاد آ گئی یعنی ایک دن مجھے مولانا شرف الدین صاحب مرحوم فیروز پوری خلیفہ حضرت خواجہ الٰہ بخش علیہما الرحمۃ کی زیارت کا اتفاق ہوا۔ آپ نے اپنا سفر حج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حج کے موقع پر مجھے ایک شامی قافلے سے اتفاق سے ملاقات ہوئی۔ ان میں سے ایک بزرگ نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے سکونت کے متعلق دریافت کیا تو میں نے جواب دیا کہ میں ''ہندی'' ہوں۔ اس پر انھوں نے کہا کہ اس ہند کے رہنے والے ہو جہاں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز گزرے ہیں؟۔ میں نے جواب دیا، ہاں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اس شامی قافلے کے بزرگ کو سرزمین ہند کی واقفیت بھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود پاک کی شہرت سے حاصل ہوئی تھی۔ سبحان اللہ! کیا عالی شان ہے آپ کی۔

(محمد عظیم نقشبندی مجددی: ذکر مجدد، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء، ص ۵)

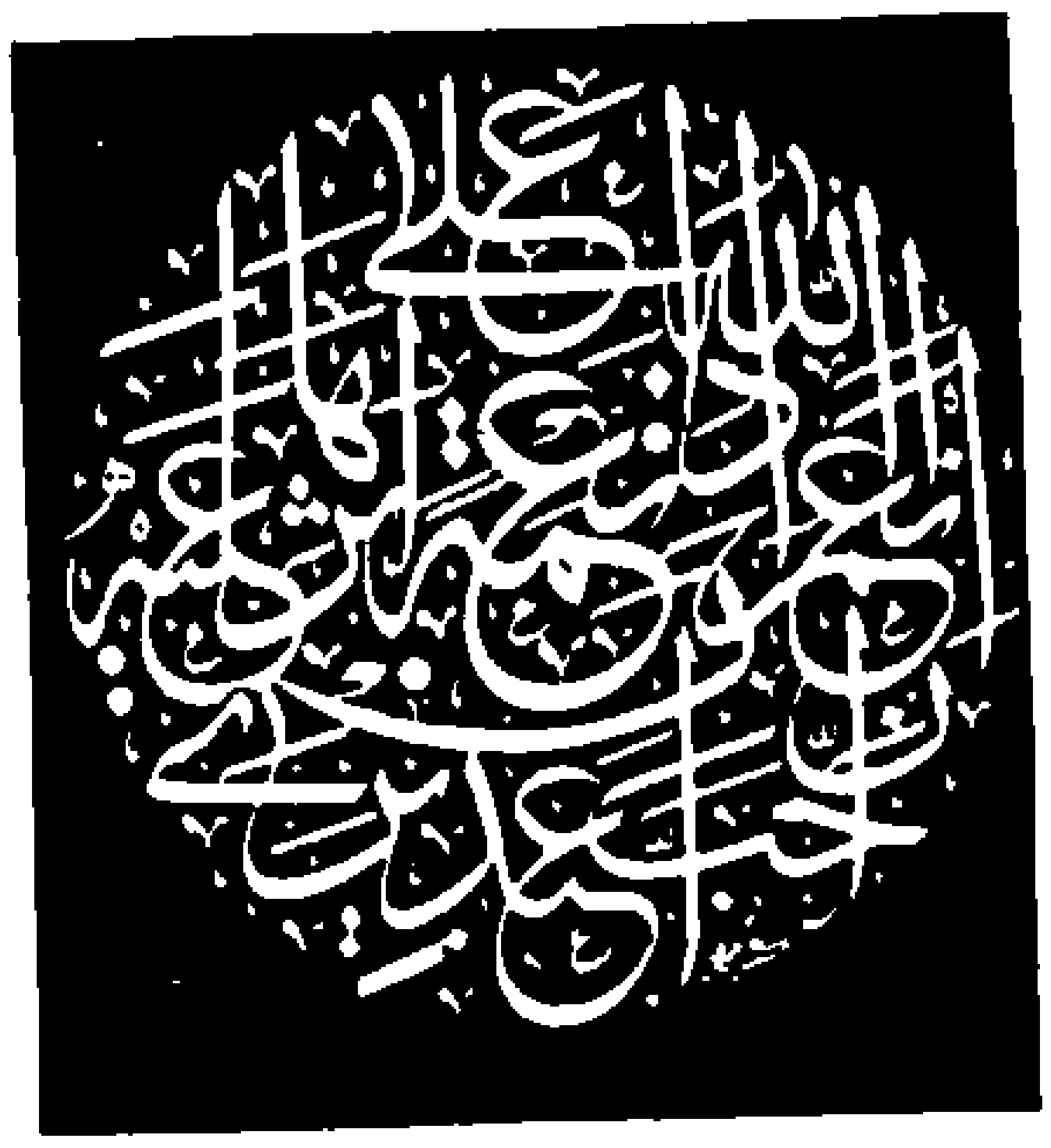

الله نور السموات والارض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشورِ اول

سچ کہا اقبال نے ”گردن تری نہ جھک سکی“
حق سُنا ، حق کہہ دیا ، حق کے بنے سالار آپ
(شبیر حسین زاہد)

۶۵۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شیخ مجدد کے حضور

غلام مصطفیٰ مجددی (ایم۔اے)

☆☆

دل و جاں میں سدا جلوہ نما شیخ مجدد ہیں
بحمداللہ! میرا آسرا شیخ مجدد ہیں
خدا نے مسندِ تجدیدِ دیں جن کے حوالے کی
جہان الف ثانی کی ضیاء شیخ مجدد ہیں
بہار زندگی جن کے تصدق سے ہوئی تازہ
گلستانِ محبت کی صبا شیخ مجدد ہیں
خدا کی حجت کامل ، نبی کے مظہر اکمل
صحابہ کا ظہور دلربا شیخ مجدد ہیں
ہویدا جن کے چہرے سے ہوا جلال فاروقی
گلِ باغِ عتیق و مرتضیٰ شیخ مجدد ہیں
شب دیجور کے دامن سے نکلی صبح آزادی
دو قومی نظریے کے پیشوا شیخ مجدد ہیں
شہانِ دہر کیوں نازاں نہ ہوں ان کی غلامی پر
تعالیٰ اللہ! غلام مصطفیٰ شیخ مجدد ہیں

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تجلیاتِ امامِ ربانی

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
(ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی)

☆☆

برصغیر پاک وہند میں بہت سے مفکرین ومجددین ہوے جن میں چار نہایت ممتاز ہیں:

۱......شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی	(م۔ ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء)
۲......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	(م۔ ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء)
۳......حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	(م۔ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)
۴......ڈاکٹر محمد اقبال سیالکوٹی	(م۔ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء)

ان چاروں مفکرین میں بعض حیثیات سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نمایاں نظر آتے ہیں۔ مختلف محققین نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے اس امتیاز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے لکھا ہے:

> ''شیخ احمد جو شاہ ولی اللہ اور اقبال سے پہلے اسلامی ہند کے نہایت طاقتور مفکر گزرے ہیں، نہ صرف ہندوستان بلکہ عالم اسلام کے علماء وصوفیہ میں اعلیٰ ترین مقام کے مالک ہیں (ترجمہ انگریزی)''[۱]

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی علمی اور روحانی فضیلت کو پاک وہند کے اکثر علماء وصوفیہ نے سراہا ہے اور اپنی تصانیف میں جابجا آپ کی کتابوں سے حوالے دیے ہیں۔ چودھویں صدی کے جلیل القدر عالم وفقیہ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصانیف میں آپ کے اقوال وارشادات سے استدلال فرمایا ہے۔[۲] اسی طرح ان کے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۲ء) نے بھی استدلال کیا ہے۔[۳] اور دوسرے صاحبزادے مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا

خاں علیہ الرحمۃ نے مولانا عبدالغفار رامپوری کی کتاب "**آثار المبتدعین لا ھدام حبل اللّٰہ المتین**" کا تعاقب کرتے ہوئے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا دفاع کیا ہے۔[۴]

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے بارے میں بعض حضرات نے جو یہ لکھا ہے کہ آپ نے خود دعویٰ تجدید فرمایا[۵] صحیح نہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق بھی بعض لوگوں نے اسی قسم کا اظہار خیال کیا ہے، جو صحیح نہیں۔[۶] حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے عہد مبارک میں سیالکوٹ کے ایک جلیل القدر عالم مُلا عبدالحکیم سیالکوٹی (م۔ ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۷ء) نے حضرت مجدد کے نام ایک مکتوب میں اس لقب سے نوازا[۷] پھر یہ لقب زبان زد خاص و عام ہوگیا، حتیٰ کہ آپ کے نام نامی پر غالب آ گیا۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا سلسلہء نسب:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا سلسلہ نسب ۲۹ واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ حضرت مجدد کے چودھویں جد سلطان شہاب الدین المعروف فرخ علی شاہ کابلی والیِ کابل تھے۔[۸] پانچویں جد حضرت امام رفیع الدین، شیخ جلال الدین بخاری (م۔ ۷۸۵ھ/ ۱۳۸۳ء) کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے اور سہرند (سرہند) آباد کیا۔[۹] اسی شہر میں ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد کی ولادت ہوئی۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے والد گرامی کا اسم گرامی شیخ عبدالاحد (م۔ ۱۰۰۷ھ/ ۱۵۹۸ء) تھا۔ شیخ عبدالقدوس گنگوہی (م۔ ۹۴۴ھ/ ۱۵۳۷ء) کے صاحبزادے شیخ رکن الدین (م۔ ۹۸۳ھ/ ۱۵۷۵ء) سے آپ کو سلسلہ قادریہ چشتیہ میں اجازت و خلافت حاصل تھی۔[۱۰] حضرت شیخ عبدالاحد جلیل القدر عالم و عارف تھے۔

تحصیل علم:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے بیشتر علوم اپنے والد سے حاصل کیے۔ ان کے علاوہ مولانا کمال الدین کشمیری، مولانا یعقوب کشمیری اور قاضی بہلول بدخشی وغیرہ سے علوم معقولہ و منقولہ کی تحصیل فرمائی۔[۱۱] اسارتِ قلعہ گوالیار کے زمانے (۱۰۲۸ھ۔ ۱۰۲۹ھ) میں قرآن کریم حفظ کیا۔[۱۲] تحصیل علم سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً ۹۹۸ھ میں دارالسلطنت اکبرآباد (آگرہ) تشریف لائے اور یہاں دربار اکبری کی دو اہم شخصیتوں یعنی ابوالفضل اور فیضی کے ساتھ صحبتیں رہیں۔ فیضی کی تفسیر "سواطع الالہام"

(۱۰۰۲ھ/۱۵۹۳ء) میں ایک جگہ آپ نے اس کی مدد بھی کی۔[۱۳] لیکن بعد میں ان دونوں بھائیوں کی بے راہ روی کی وجہ سے آپ نے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اپنے والد ماجد شیخ عبدالاحد علیہ الرحمۃ کے ہمراہ اکبر آباد سے واپس سرہند روانہ ہوگئے راستے میں تھانیسر کے شیخ سلطان کی لڑکی سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا عقد ہوگیا۔ شیخ سلطان متقی و متدین اور اکبر بادشاہ کے مقربین میں سے تھے[۱۴] اس طرح اہل خانہ کا شاہی دربار سے ایک گونہ تعلق ہوگیا اور تبلیغ وارشاد کی ایک نئی راہ کھل گئی۔

سلسلہء طریقت:

حضرت مجدد کا سلسلہء طریقت متعدد واسطوں سے حضور علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں ۲۱/ واسطوں سے اور سلسلہ قادریہ میں ۲۵/ واسطوں سے اور سلسلہ چشتیہ میں ۲۷/ واسطوں سے۔[۱۵] سلسلہ چشتیہ میں والد ماجد شیخ عبدالاحد علیہ الرحمۃ سے بیعت تھے اور اجازت و خلافت حاصل تھی۔ سلسلہ قادریہ میں شاہ کمال کیتھلی سے خرقہ خلافت حاصل تھا۔[۱۶] ۱۰۰۸ھ میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ (م ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء) سے مستفیض ہو کر سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت و خلافت حاصل کی۔[۱۷] اور آسمان علم و عرفان پر آفتاب بن کر چمکے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی نظر میں جو حضرت مجدد الف ثانی کا مقام و مرتبہ تھا وہ ''زبدۃ المقامات'' [۱۸] حضرات القدس اور ''مجمع الاولیاء'' وغیرہ معاصر کتب تاریخ و سیر سے واضح ہوتا ہے۔

اصلاحی کوششوں کا آغاز:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی اصلاحی کوششوں کا آغاز اکبر بادشاہ کے عہد حکومت سے ہوا اور جہانگیر بادشاہ کے عہد حکومت میں یہ کوششیں بار آور ہوئیں۔ اسی عہد میں آپ کا وصال ہوا آپ کی اصلاحی کوششوں کا جائزہ لینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تاریخی پس منظر پیش کر دیا جائے تاکہ ان کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکے۔[۱۹] پہلے دور میں اکبر مخلص مسلمان کی حیثیت سے سامنے آتا ہے۔ دوسرے دور میں فتح پور سیکری میں عبادت خانے کی تعمیر ہوتی ہے جہاں علمائے اسلام مباحث علمیہ میں مصروف نظر آتے ہیں، رفتہ رفتہ یہاں عیسائی پادریوں اور ارباب عقل کا عمل دخل ہو جاتا ہے اور بات بگڑنے لگتی ہے۔ دوسرا دور تیسرے دور کا نقطہء آغاز ہے۔ تیسرے دور میں دین الٰہی کا آغاز ہوا اور وہ کچھ ہوا جو ناگفتنی ہے۔ ہر وہ کام کیا جانے لگا جو اسلام کے سراسر منافی ہے[۲۰] مثلاً:

☆......کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' کی جگہ ''اکبر خلیفۃ اللہ'' پڑھا جانے لگا۔

☆......گائے کی قربانی پر پابندی لگادی گئی۔

☆......خنزیر اور کتوں کا احترام ہونے لگا۔

☆......شراب اور جوا عام ہوگیا۔

☆......اکبر نے علماء کو بالجبر شراب پلائی۔

☆......عورتوں کی بے حجابی عام ہوگئی۔

☆......پردہ پر پابندی لگادی گئی۔

☆......زمین بوس کے نام سے سجدہ کا آغاز کیا گیا۔

☆......عالم و عامی سب بادشاہ کے آگے سجدہ ریز ہونے لگے۔

☆......بعض مساجد ڈھادی گئیں اور مدارس عربیہ مسمار کردیے گئے۔

☆......داڑھیاں منڈوادی گئیں۔

☆......شعائر اسلام کا برسر عام مذاق اڑایا جانے لگا۔

اس ساری خرابی میں بعض علمائے دین کی باہمی چپقلش، دنیا سے محبت، مختلف ادیان کے علماء کی اکبر سے ملاقات، اکبر کی جہالت و بے علمی، ہندو عورتوں کی حرم شاہی میں شمولیت اور ہندو سیاست کا بڑا دخل تھا۔

عہد اکبر کا تاریخ میں ذکر:

۱......عہد اکبری کے ایک بے باک ونڈر مورخ ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی کتاب ''منتخب التواریخ'' میں عہد اکبری کے چشم دید پوست کندہ حالات لکھے ہیں۔

۲......عہد اکبری کے مشہور شاعر ملا شبری سیالکوٹی نے تو اپنے فارسی قطعہ میں اکبر کے دعویٰ نبوت اور دعوی الٰہیت کا ذکر کیا ہے۔

بادشاہ امسال دعوی نبوت کردہ است
گر خدا خواہد پس از سالے خدا خواہد شدن[21]

۳......عہد اکبری کے مؤرخ نظام الدین احمد نے ''طبقات اکبری''[22] (۱۰۰۱ھ) میں اس محضر نامہ کا ذکر

کیا ہے۔[۲۳] جو اکبر کے دعویٰ نبوت کی تمہید ثابت ہوا۔ لیکن نظام الدین احمد نے بڑی احتیاط سے قلم اٹھایا ہے ایک جابر و قاہر بادشاہ کے ہوتے کھل کر لکھنا کوئی آسان کام نہ تھا۔

۴...... ابوالفضل کی ''آئین اکبری'' [۲۴] سے اکبر کی بے راہ روی سے متعلق بہت سی باتوں کا بالواسطہ علم ہوتا ہے۔ ابوالفضل کا انداز مؤرخانہ نہیں، خوشامدانہ ہے۔[۲۵] ابوالفضل نے ''اکبر نامہ''[۲۶] میں بھی یہی طرز اختیار کیا ہے مگر پھر بھی بہت سے سربستہ راز معلوم ہو جاتے ہیں۔

۵...... عہد جہانگیر کے مؤرخ محمد قاسم ہندو شاہ استر آبادی نے اپنی ''تاریخ فرشتہ'' [۲۷] میں (۱۶۰۶ء تا ۱۶۱۱ء) اکبر کے بعض چشم دید حالات لکھے ہیں مگر حالات کے دباؤ کی وجہ سے اس نے بہت سی باتوں کو چھپایا ہے۔

۶...... اس عہد کی ایک اور کتاب ''خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد'' (۱۰۳۵ھ۔ ۱۰۳۷ھ) میں شیخ آدم بنوری علیہ الرحمۃ نے بہت سی گمراہیوں اور برائیوں کا ذکر کیا ہے۔

۷...... اسی عہد کے ایک مؤرخ معتمد خان نے ''جہانگیر نامہ''[۲۸] میں اکبر کے بعض حالات لکھے ہیں جن کی عہد اکبری کے مؤرخوں کے بیانات سے تصدیق ہوتی ہے، بالواسطہ بھی اور بلا واسطہ بھی۔

۸...... عہد عالمگیری کے مؤرخ محمد ہاشم خافی خان نے اپنی تاریخ ''منتخب اللباب'' (حصہ اول) میں بعض ایسے حالات لکھے ہیں جن سے بالواسطہ اکبر کی بے راہ روی کا علم ہوتا ہے، مگر اس نے بعض مقامات پر اکبر کا دفاع کیا ہے۔ اس میں جہانگیر کی شراب سے توبہ شاہجہان کی شراب نوشی اور پھر توبہ کا ذکر ہے۔

۹...... عہد شاہجہانی کے صاحب ''دبستانِ مذاہب''[۲۹] نے بھی ایسے ہی حقائق لکھے ہیں، جن سے آخری دور میں اکبر کی بے راہ روی کا اندازہ ہوتا ہے۔ صاحب ''دبستانِ مذاہب'' ایک ایسا مؤرخ نظر آتا ہے جس نے ہر قدم پر مؤرخانہ احتیاط کو قایم رکھا ہے۔ اس نے اپنی کتاب میں اٹھائیس سے زیادہ مذاہب و ادیان کا ذکر کیا ہے پھر بھی یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ لکھنے والے کا تعلق کس مذہب سے ہے۔ بعض حضرات نے اس کا نام محسن خانی بتایا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ پارسی تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰...... عہد شاہجہانی کے اطالوی سیاح نکولس مینوکی [۳۰] نے دین الٰہی کی اختراعات کا ذکر کیا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اکبر نے سکندرہ میں ایک باغ کے اندر اپنا مقبرہ بنوایا تھا۔ باغ کے دروازہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے اور حضرت مریم کی تصاویر تھیں۔ اورنگ زیب نے اپنے عہد حکومت میں ان

کو ختم کروایا اوران پر سفیدی پھروادی۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب شیواجی سے برسرپیکار تھا تو باغی اس مقبرے میں گھس آئے تمام طلائی سامان اور جواہرات لوٹ لیے قبر کھود کر اکبر کی ہڈیاں نکالیں اور ان کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ ۳۱

۱۱...... پروفیسر محمد مجیب ۳۲ اور پروفیسر محمد اسلم ۳۳ نے اپنی تصانیف میں عہد اکبری کی بہت سی بدعات اور گمراہیوں کا ذکر کیا ہے، جن کی دسترس میں، معاصر تاریخیں نہ ہوں وہ ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔

جن مقاصد کے حصول کے لیے اکبر نے جدوجہد کی۔ بقول کے ایم پانیکر ۳۴ وہ تین اہم مقاصد یہ تھے:

☆...... قومی حکومت کا قیام
☆...... ہندوؤں سے مفاہمت
☆...... متحدہ ہندوستان

یہ تینوں مقاصد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مقاصد جلیلہ کی ضد تھے۔

حضرت مجدد کی تین مقاصد کے لیے جدوجہد:

☆...... اسلامی حکومت کا قیام
☆...... ہندوؤں سے عدم مفاہمت
☆...... اسلامی ہند کی تعمیر

انہیں مقاصد کے لیے چودھویں صدی ہجری میں امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بھرپور جدوجہد کی۔ ۳۵

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ان مقاصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل شعبوں میں جدوجہد کی اور اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔

☆...... شریعت وطریقت
☆...... سیاست وحکومت
☆...... معاشرت ومعیشت

۱...... عوام وخواص شریعت سے بیگانہ ہوتے جارہے تھے آپ نے اپنے علمی مکالمات اور مکتوبات کے

ذریعے آشنائے شریعت کیا۔[۳۶] بیشتر صوفیہ طریقت کی حقیقت سے ناواقفیت کی بنا پر گمراہ ہو رہے تھے، آپ نے ان کو طریقت کا واقف کار بنایا۔[۳۷] نظریہ وحدۃ الوجود کی غلط تعبیرات کی بنا پر ایک عالم گمراہ ہو رہا تھا، آپ نے اس نظریہ کی لاج رکھی اور اس کے ساتھ نظریہ وحدۃ الشہود پیش کیا، جو دل و دماغ سے قریب تھا[۳۸] یہی نظریہ تھا جس نے فکر اقبال میں ایک انقلاب پیدا کیا اور ایک نئی روح پھونکی۔[۳۹] حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نہ ہوتے تو اقبال نہ ہوتے۔ حضرت مجدد، اقبال کی آرزو تنا تھے۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے تیرا فیض ہو عام اے ساقی

۲..... سیاست و حکومت میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے جو اہم کارنامہ انجام دیا وہ اکبر کے ایک قومی نظریے کے خلاف دو قومی نظریہ کا اعلان تھا۔ اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے اکبر نے ''دینِ الٰہی'' کے نام سے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ اس دین کا مقصد وحید یہی تھا کہ ہندو اور مسلمانوں کو ملا کر ایک نئی قوم تیار کی جائے، اسی نہج پر چودھویں صدی ہجری میں مسٹر گاندھی نے کام کیا، بہرکیف حضرت مجدد نے اس کے خلاف مؤثر جدوجہد کی اور یہ دین اپنی موت مر گیا اور رفتہ رفتہ اس کے اثرات بھی زائل ہو گئے۔۔ چنانچہ پاکستان ہسٹری بورڈ کی تالیف ''اے شارٹ ہسٹری آف ہندو پاکستان'' کے مؤلف نے لکھا ہے:

> ''جہانگیر کی تخت نشینی کے بعد دین الٰہی اپنی موت مر گیا۔ بہرکیف اس الحاد و ارتداد کے خلاف جو زوردار آواز اُٹھائی گئی وہ شیخ احمد کی آواز تھی، جن کو حضرت مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے''[۴۰]

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اکبر کے ایک قومی نظریہ کے خلاف دو قومی نظریہ پیش کیا اور یہ بتایا کہ کفر و اسلام دو علیحدہ حقیقتیں ہیں جو کسی طرح یکجا نہیں ہو سکتیں۔ اس سلسلے میں آپ نے بہت سے مکتوبات تحریر فرمائے۔[۴۱] آپ کی کوششیں دور جہانگیر میں بارآور ہوئیں اور جہانگیر نے امور مذہب و سیاست میں مشورہ کے لیے علماء کا ایک کمیشن مقرر کیا۔[۴۲]

اس کے بعد دور شاہجہانی میں حضرت مجدد کی مساعی نے اپنا رنگ دکھایا۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے دور عالمگیری کو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی مساعی کا نقطۂ عروج قرار دیا ہے۔[۴۳] اور اس میں کوئی شک نہیں ہے، حضرت مجدد کی سیاسی تعلیمات کے اثرات آنے والی چار صدیوں پر بہت گہرے پڑے۔ ڈاکٹر اشتیاق

حسین قریشی نے لکھا ہے کہ:

> "شیخ کے اثرات مغرب میں افغانستان، وسط ایشیاء اور سلطنت عثمانیہ تک اور مشرق میں ملایا اور انڈونیشیا تک پھیل گئے"[۴۴]

چودھویں صدی ہجری میں امام احمد رضا خاں بریلوی اور ڈاکٹر محمد اقبال[۴۵] نے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے دو قومی نظریہ کے احیاء کے لیے سخت جدوجہد کی۔ اس صدی میں دوسرے علماء نے بھی کوششیں کیں مگر ان کی کوششیں مصلحتوں کا شکار ہو کر ایسے نشیب و فراز سے گزریں کہ مؤرخ کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ یہ کوششیں خالص اسلام کے لیے تھیں یا مطلق آزادی کے لیے۔ بہر کیف گیارہویں صدی ہجری میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ہی وہ بطل جلیل نظر آتے ہیں جنہوں نے اسلام اور نظام مصطفیٰ کا نعرہ لگا کر خوابیدہ قوم کو بیدار کیا اور ایک نئی روح پھونک دی۔ ڈاکٹر حفیظ ملک نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

> "فی الحقیقت آنے والی نسل کو شیخ احمد نے بے حد متاثر کیا۔ ان کا نعرہ تھا "چلو چلو محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی طرف چلو" مذہبی اور سیاسی حیثیتوں سے یہ نعرہ نہایت ہی دوررس نتائج کا حامل ہوا، ان کی تعلیمات نے معاصر فکر کو مسلم بیادی طور پر متاثر کیا اور ہندوستان میں مسلم حکومت کو لادینی بنانے کی مخالفت کی"[۴۶]

۳…… ہندوستانی مسلم معاشرے اور معیشت کی اصلاح کے لیے بھی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے بھرپور کوشش کی۔ آپ کے مکتوبات شریف اور دوسری تصنیفات کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔[۴۷]

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی جدوجہد کے مختلف ادوار:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مذہب و سیاست اور معاشرت کی اصلاح کے لیے جو جدوجہد فرمائی اس کو مختلف ادوار پر تقسیم کیا جا سکتا ہے مثلاً

☆…… دور اکبری ۱۰۰۰ھ/ ۱۵۹۱ء تا ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء
☆…… دور جہانگیری ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء تا ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء
☆…… قید جہانگیری سے پہلے ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء تا ۱۰۲۷ھ/ ۱۶۱۸ء
☆…… قید جہانگیری کے بعد ۱۰۲۷ھ/ ۱۶۱۸ء تا ۱۰۲۸ھ/ ۱۶۱۹ء

☆…… جہانگیر کے لشکر میں ۱۰۲۸ھ/ ۱۶۱۹ء تا ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ء

☆…… جہانگیر کے لشکر سے رہا ہونے کے بعد ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۳ء

اکبر کا آخری دور حکومت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی اصلاحی اور تبلیغی مساعی کا نقطہ آغاز ہے۔ جہانگیری دور میں یہ مساعی تیز کر دی گئیں۔ پھر اسی دور میں گوالیار میں آپ کی نظر بندی نے آپ کی اصلاحی کوششوں کے اثرات کو عوام اور حکومت وقت میں دیرپا اور مستحکم بنا دیا۔ حضرت مجدد کی اسیری (۱۰۲۷ھ۔ ۱۰۲۸ھ) اسلامی نظام حکومت کے لیے رحمت بن گئی اور پُر خار وادیاں صاف ہو گئیں۔ ۴۸

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اپنی اسارت (اسیری) کے تینوں ادوار میں منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں نظر آتے ہیں۔ یعنی

☆…… دور نظر بندی (۱۰۲۷ھ تا ۱۰۲۸ھ) جبکہ آپ ایک سال قلعہ گوالیار میں قید رہے۔

☆…… دور پابندی (۱۰۳۳ھ تا ۱۰۳۴ھ) جب آپ تقریباً پانچ سال جہانگیر کے لشکر میں رہے۔

☆…… دور زباں بندی (۱۰۳۳ھ تا ۱۰۳۴ھ) جب آپ تقریباً چھ ماہ اپنی خانقاہ (سرہند شریف) میں خلوت گزیں رہے اور آخر میں اسی خلوت گزینی میں ۲۹ ؍صفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو وصال فرمایا۔ ۴۹
اناللہ وانا الیہ راجعون

حضرت مجدد کی جانبازی اور اصلاحات:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسلام کے لیے اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیا۔ عزیمت پسندی کی ایسی شاندار مثال پیش کی جس سے مردہ دل زندہ ہو گئے اور ایک عظیم انقلاب آ گیا۔

☆…… بادشاہ کے حضور سجدہ تعظیمی (زمیں بوس) موقوف کر دیا گیا۔

☆…… گائے کی قربانی عام ہو گئی اور سب سے پہلے خود جہانگیر نے قلعہ کانگڑا میں حضرت مجدد کی موجودگی میں گائے ذبح کرائی۔ ۵۰

☆…… شراب پر پابندی لگا دی گئی ۵۱ اور بے شمار اصلاحات ہوئیں۔

بلاشبہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی انتھک جدوجہد سے مذہبی سطح پر اسلام، سنیت اور حنفیت کو فروغ ہوا۔ سیاسی سطح پر اسلامی حکومت کا قیام ممکن ہوا۔ روحانی سطح پر تصور وحدۃ الوجود کی غلط تعبیرات سے جو ہلاکت پھیل رہی تھی تصور وحدۃ الشہود نے اس کا موثر دفاع کیا اور ناقابل فہم کو عام لوگوں کے لیے قابل فہم

بنا دیا گیا۔ اس طرح ہر سطح پر فکرِ مسلم کی اصلاح کر کے ایک عظیم انقلاب برپا کیا گیا، اسی لیے اقبال نے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے برملا کہا:

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

اکبری حکومت جس روش پر جارہی تھی اس سے یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ مسلمانوں کا مستقبل کیا ہوتا، شاید اسلامی حکومت کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔ [۵۲]

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے جس سیاسی گھٹن اور قاہرانہ اقتدار کے ہوتے ہوئے شاہانِ وقت پر تنقید کی، وہ انہیں کا حصہ تھا، اس نازک دور میں حکومت یا سربراہانِ حکومت پر تنقید کرنا اتنا آسان نہ تھا جتنا آج آسان ہے۔ ذرا ذرا سی باتوں پر تختہ دار پر چڑھا دیا جاتا تھا بلکہ اکبر کے متعلق مؤرخین نے لکھا ہے کہ اپنے مخالفین کو اپنے ہاتھ سے زہر دے کر تڑپا تڑپا کر مار دیا کرتا تھا۔ [۵۳] ایسے خطرناک حالات میں جان جوکھوں میں ڈال کر اسلام کے لیے قدم بڑھانا کوئی آسان کام نہ تھا، بہت اہم کام تھا، بہت مشکل کام تھا۔ پاک و ہند کے مصلحین میں یہ فخر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو حاصل ہے کہ انھوں اسلام کی خاطر اپنا عیش و آرام، مال و دولت، آل و اولاد اور جان تک کی بازی لگا دی۔ مومنانہ بصیرت کے ساتھ سرگرم عمل ہوئے اور چند برسوں میں وہ انقلاب آگیا جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اصلاحی اور تجدیدی کارناموں پر بعض حضرات نے تنقید بھی کی ہے[۵۴] مگر یہ غلط فہمی اور معاصر تاریخ پر ڈھیلی گرفت کا نتیجہ ہے۔ حضرت زید ابوالحسن فاروقی دہلوی نے حال ہی میں ایک کتاب ''حضرت مجدد اور ان کے ناقدین'' دہلی سے شائع کی ہے اس سلسلے میں اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔

حضرت مجدد کی باقیات صالحات (اولاد امجاد):

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی باقیاتِ صالحات میں اولاد امجاد، تصانیف اور خلفاء یادگار ہیں۔ اولاد میں سات صاحبزادے ہوئے جن میں پانچ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی حیات ہی میں انتقال کر گئے، باقی دو صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ (م ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۶۰ء) اور حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ (م ۱۰۷۹ھ/ ۱۶۶۸ء) نے بڑا نام پیدا کیا اور اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے ان دونوں صاحبزادگان سے گہرے مراسم تھے۔ [۵۵] بلکہ حضرت عالمگیر، خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔ [۵۶]

ایک اور موقع پر خواجہ موصوف نے عالمگیر کی درخواست پر اپنے صاحبزادے خواجہ سیف الدین (م ۱۰۹۶ھ/ ۱۶۸۴ء) کو عالمگیر کے اصلاح باطن کے لیے لال قلعہ، دہلی بھیجا جہاں انھوں نے قیام فرما کر عالمگیر کی روحانی تربیت فرمائی۔ ۵۷

حضرت اورنگزیب عالمگیر نے پورے عالم اسلام پر احسان کیا ہے کہ انھوں نے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کیا اور دو لاکھ کے خرچ سے ''فتاویٰ عالمگیری'' مرتب کرائی جو آج بھی فقہ حنفیہ کا عظیم مأخذ ہے۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور ان کے اخلاف کا عالم اسلام پر احسان ہے...... خاندان مجددیہ اور عالمگیر کے تعلقات پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے لکھا ہے کہ:

> ''تاریخی حیثیت سے اورنگ زیب عالمگیر اور حضرت مجدد کے خاندان کے درمیان حتمی طور پر روابط تھے اور یہ حقیقت قابل توجہ ہے کہ قریباً وہ تمام اقدامات جو اورنگ زیب کی مذہبی پالیسی سے متعلق تھے حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں ان سب اقدامات کی پرزور تبلیغ فرمائی تھی'' ۵۸

حضرت مجدد کی تصنیفات:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی تصنیفات میں ان کے فارسی مکتوبات شریف زیادہ مشہور ہوئے یہ تین جلدوں پر مشتمل ہیں اور علوم و معارف کا خزینہ ہیں۔ ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء میں ان کا عربی ترجمہ مکہ مکرمہ سے شائع ہوا۔ اب حال ہی میں بیروت سے شائع ہوا ہے۔ فارسی اور اردو ترجمہ کے متعدد اڈیشن پاکستان، ہندوستان اور ترکی سے شائع ہو چکے ہیں۔

مکتوبات شریف کے علاوہ مندرجہ ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں:

☆......اثبات النبوۃ

☆......مبداء و معاد

☆......مکاشفات غیبیہ

☆......معارف لدنیہ

☆......رد الرفضہ

- ☆......شرح رباعیات خواجہ بیرنگ
- ☆......رسالہ تعین ولاتعین
- ☆......رسالہ مقصود الصالحین
- ☆......رسالہ درمسئلہ وحدۃ الوجود
- ☆......آداب المریدین
- ☆......رسالہ جذب وسلوک
- ☆......رسالہ علم حدیث وغیرہ وغیرہ

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی بیشتر نگارشات کی حیثیت خالص تخلیقی ہے۔ ایسی تخلیق بقول اقبال جس کا انگریزی میں ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور انگریزی زبان باین ہمہ وسعت و ہمہ گیری ایسے الفاظ سے خالی ہے جو افکار مجددیہ کی ترجمانی کر سکیں۔ **[۵۹]**

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خلفا:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خلفاء کی تعد بھی کم نہیں، خلفاء میں صاحبزادگان کے علاوہ یہ حضرات زیادہ مشہور ہیں:

- ☆......خواجہ محمد ہاشم کشمی
- ☆......خواجہ میر محمد نعمان برہان پوری
- ☆......مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی
- ☆......شیخ محمد طاہر لاہوری
- ☆......شیخ آدم بنوری
- ☆......شیخ بدرالدین سرہندی وغیرہ وغیرہ

☆......☆......☆

حواشی:

۱......ایس ایم اکرام: مسلم سویلزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۱ء، ص ۲۷۰

۲......(الف) احمد رضا خاں: انوار الاقمار من یم صلوٰۃ الاسرار، (۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۷ء) مطبوعہ بریلی، ص ۳۸

(ب) احمد رضا خاں: الھاد الکاف فی حکم الضعاف (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء) مطبوعہ لاہور، ص ۱۲۶

(ج) احمد رضا خاں: الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ کلکتہ ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء، ص ۴۸، ۵۱، ۵۲

۳…… حامد رضا خاں: سلامۃ اللہ لاھل السنۃ من سبیل العناد فی الفتنہ (۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء) مطبوعہ بریلی، ص ۵۷

۴…… مصطفیٰ رضا خاں: مقتل کذب وکید، مطبوعہ بریلی ۱۳۳۲ھ، ص ۵۵۔۵۶

۵…… نظامی بدایونی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے (ملاحظہ ہو قاموس المشاہیر، جلد اول، مطبوعہ بدایون، ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء، ص ۶۷، اسی طرح فیض عالم صدیقی نے بھی یہی بات لکھی ہے (ملاحظہ ہو اختلاف امت کا المیہ، حصہ دوم، جہلم ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، ص ۴۸۰)

۶…… مولوی حسین احمد دیوبندی نے، یہ الزام لگایا ہے اور امام احمد رضا کو دجال المجد دین لکھا ہے (الشہاب الثاقب، ص ۴۲) حالانکہ علمائے حرمین شریفین میں شیخ موسیٰ علی شامی دردیری مدنی نے آپ کو "المجد دلھذہ الامۃ" تحریر فرمایا ہے (الفیوضات الملکیہ، ص ۴۶۲) اور حافظ الکتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے 'بل اقول **لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذ القرن لکان حقہ و صدقا** (حسام الحرمین، ص ۱۴۰، ۱۴۱)

۷…… وکیل احمد سکندر پوری: ہدیہ مجددیہ، مطبوعہ دہلی ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء، ص ۹۸

۸…… شاہ محمد فضل اللہ: عمدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء، ص ۹۹

۹…… محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور، ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء، ص ۸۹، ۹۱

۱۰…… محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص ۹۶، ۱۰۳

۱۱…… محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص ۱۲۸

۱۲…… مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، دفتر سوم، مکتوب ۴۳

۱۳…… محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص ۱۳۲

۱۴…… محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص ۱۵۹

۱۵…… مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، دفتر سوم، مطبوعہ امرتسر ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء، مکتوب ۸۷

۱۶…… محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، ص ۱۳۵

۱۷…… (۱) آدم بنوری: خلاصۃ المعارف، مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن (۱۰۳۵ھ/۱۰۳۷ھ) ورق ۳

(ب) محمد حسین مرادآبادی: انوارالعارفین (۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء) مطبوعہ لکھنو (۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء) ص ۴۴۸، ۴۴۹

۱۸...... محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۸۹ء، ص ۲۱۸، ۲۱۹

۱۹...... عہد اکبری کو مندرجہ ذیل ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

پہلا دور...... ۹۶۳ھ...... ۱۵۵۶ء تا ۹۸۳ھ/ ۱۵۷۵ء
دوسرا دور...... ۹۸۴ھ/ ۱۵۷۵ء تا ۹۸۹ھ/ ۱۵۷۸ء
تیسرا دور...... ۹۹۰ھ/ ۱۵۸۲ء تا ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء

۲۰...... ملاحظہ فرمائیں منتخب التواریخ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء، ص ۲۶۱، ۳۲۲، ۴۶۶، ۴۷۱، ۴۹۹، ۵۲۹ وغیرہ

۲۱...... (ا) ہاشمی فرید آبادی: تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، مطبوعہ کراچی، ص ۴۶۹، بحوالہ منتخب التواریخ، جلد سوم، ص ۲۵۳

(ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اکبر بادشاہ کے انتقال کے بعد شیخ فرید بخاری کے نام جو تعزیتی خط ارسال فرمایا ہے اس سے اکبر کے دعوئ نبوت کی تصدیق ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

عبدالحق مجموعہ مکاتیب والرسائل، مطبوعہ دہلی ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۱۳ء، ص ۱۴۳، ۱۴۷ (مسعود)

۲۲...... طبقات اکبری، مطبوعہ لکھنو ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۰ء

۲۳...... ایضاً، ص ۳۴۳، ۳۴۴

۲۴...... آئین اکبری، مطبوعہ حیدرآباد دکن (۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء)

۲۵...... مورلینڈ نے ابوالفضل کی خوشامد و چاپلوسی کا ذکر کیا ہے (ملاحظہ فرمائیں: اے شارٹ ہسٹری آف انڈیا، مطبوعہ لندن، ۱۹۵۷ء، ص ۲۱۲)

۲۶...... اکبرنامہ ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء

۲۷...... تاریخ فرشتہ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء

۲۷...... جہانگیرنامہ، مطبوعہ لکھنو ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء

۲۹...... دبستان مذاہب، مطبوعہ بمبئی ۱۲۴۲ھ/ ۱۸۲۶ء

نوٹ: (دبستان مذاہب کا جو اردو ترجمہ ادارۂ ثقافت اسلامیہ، لاہور نے ۲۰۰۲ء میں شائع کیا ہے اس میں مصنف کا نام ''کیخسر و اسفندیار'' بتایا گیا ہے، محمد عالم مختار حق)

۳۰......نکولس مینوکی ۱۸۵۶ء میں تقریباً سترہ سال کی عمر میں آگرے پہنچا اور شہزادہ دارا شکوہ کے ہاں توپخانے میں بھرتی ہوگیا۔ ۱۶۵۸ء میں دارا شکوہ اور اورنگزیب کے مابین جنگ میں دارا شکوہ کی طرف سے لڑا، دارا کے قتل کے بعد واپس اٹلی چلا گیا۔ (مسعود)

۳۱......نکولس مینوکی: فسانہ سلطنت مغلیہ، مترجمہ سید مظفر علی، مطبوعہ آگرہ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء، ص ۱۲۲

۳۲......محمد مجیب: انڈین مسلم، مطبوعہ لندن ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء

۳۳......محمد اسلم: دین الٰہی اور اس کا پس منظر، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء

۳۴......کے ایم پانیکر: اے سروے آف انڈین ہسٹری، مطبوعہ بمبئی ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء، ص ۱۵۵

۳۵......(ا) محمد مسعود: فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

(ب) محمد جلال الدین: خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مطبوعہ ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

(ج) محمد مسعود احمد: تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۳۶......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوبات ۴۳، ۴۸، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۱۵۲، ۱۹۱، ۱۹۴ وغیرہ

۳۷......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۸۴، نیز ملاحظہ کریں، تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ لکھنؤ، ص ۱۰۴، ۱۱۰ تا ۱۱۴

۳۸......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۹۱......دفتر دوم ۴۴

۳۹......فکر اقبال پر تعلیمات مجددیہ نے جو اثرات مرتب کیے وہ اقبالیات کی ایک اہم کڑی ہے، جس کی طرف محققین نے ابھی تک کما حقہ توجہ نہیں دی۔ اس سلسلہ میں راقم نے مندرجہ ذیل تین مقالات قلمبند کیے اور دلائل و براہین سے حضرت مجدد سے اقبال کی عقیدت اور افکار اقبال پر افکار مجددیہ کے اثرات کو بیان کیا، اور یہ ثابت کیا کہ اقبال کے تصور خودی میں سب سے بڑا محرک حضرت مجدد کا نظریہ وحدۃ الشہود ہے۔ (۱) علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی اپریل ۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ (۲) اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی جولائی ۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ (۳) شریعت و طریقت افکار اقبال کی روشنی میں، مطبوعہ اقبال ریویو، کراچی جنوری ۱۹۶۵ء/۱۳۸۵ھ۔ عرصہ ہوا یہ تینوں مقالات کتابی صورت میں بعنوان ''حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ اقبال'' مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ سے شائع کردیے ہیں۔ اس کا ایک اردو اڈیشن اور اس کا انگریزی ترجمہ کراچی سے ادارۂ مسعودیہ نے شائع کیا ہے۔ (مسعود)

۴۰......اے شارٹ ہسٹری آف ہندو پاکستان، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، ص ۲۹۸

۴۱..... مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۶۵، ۸۱، ۱۶۳

۴۲..... مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۵۳، بنام شیخ فرید بخاری

۴۳..... اشتیاق حسین قریشی: مقدمہ ہسٹری آف فریڈم موومنٹ، جلد اول، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۷ء، ص ۲۰

۴۴..... اشتیاق حسین: مسلم کمیونٹی آف انڈو پاکستان، ص ۱۵۲

۴۵..... کلیات اقبال کے نام سے اقبال کے فارسی کلام کا مجموعہ ایران سے شائع ہوا ہے جس کا دیباچہ احمد سروش نے لکھا ہے، انھوں نے برصغیر پاک۔ و ہند کو صرف ہند کے نام سے یاد کیا ہے اسلام اور ہندوازم کا ایک قرار دیا ہے اور ہندو ازم کو دین حق سے تعبیر کیا ہے (معاذ اللہ) مسٹر گاندھی کو گاندھی بزرگ کے نام سے یاد کیا ہے اور اس کے آگے سر نیاز خم کیا ہے۔ ص شش۔ یہ بات سخت حیرت ناک ہے کہ کلام اقبال پر دیباچہ لکھنے والا فکر اقبال سے اتنا دور ہے (مسعود)

۴۶..... ڈاکٹر حفیظ ملک: مسلم نیشنلزم ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ واشنگٹن ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء، ص ۵۵

۴۷..... مکتوبات امام ربانی: دفتر اول، مکتوب ۱۶۳، ۱۹۱

۴۸..... حضرت مجدد کی اسیری پر بحث کرتے ہوئے بعض حضرات نے مہابت خاں کی بغاوت کا اصل محرک اسی اسیری کو قرار دیا ہے مثلاً

(۱) ایس ایف محمود، اے شارٹ ہسٹری آف اسلام، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، باب ۱۳، ص ۵۳۴

(۲) ڈاکٹر غلام جیلانی برق: فلسفیان اسلام، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء، ص ۲۷۷

(۳) جی الانا: آور فریڈم فائٹرس، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء، ص ۲۸ وغیرہ

تاریخی اعتبار سے یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ حضرت مجدد کی اسارت اور مہابت خان کی بغاوت میں کئی سال کا تفاوت ہے۔ صاحب ''روضۃ القیومیہ'' (مخطوطہ، مکتوبہ ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء، مدینہ منورہ) ابو الفیض کمال الدین محمد احسان نے بہت سی غیر مؤرخانہ باتیں لکھ دی ہیں، یہ بات بھی وہیں سے لی گئی ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ مہابت خاں حضرت مجدد کا معتقد تھا اور ممکن ہے کہ حضرت مجدد کی اسارت کا جذبہ کئی سال بعد جوش میں آیا ہو، جو خود جہانگیر کی اسارت پر منتج ہوا۔ (مسعود)

۴۹ بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، مطبوعہ سیالکوٹ ۱۳۶۶ھ/۱۹۷۶ء، ص ۱۸

۵۰ تزک جہانگیری، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء، ص ۶۹۸

۵۱ ...... (ا) بدرالدین سرہندی، مجمع الاولیاء، مخطوطہ لندن ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء، ورق ۴۳۳

(ب) تزک جہانگیری، ص ۶۵۶، ۶۹۶

۵۲ ...... یہ بات کتنی تکلیف دہ اور المناک ہے کہ چودھویں صدی ہجری میں بعض علماء اسلام نے وہ انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی جو مطلوب و مقصود اکبر تھا جس کے لیے حضرت مجدد نے عمر عزیز قربان کر دی۔ امام احمد رضا خاں بریلوی نے علماء کی لاج رکھ لی اور پوری قوت سے اس مشن کے لیے کام کیا جو حضرت مجدد کا مطلوب و مقصود تھا اور بالآخر پاکستان معرض وجود میں آیا۔ (مسعود)

(میاں عبدالرشید: اسلام ان انڈو پاک سن کونٹینٹ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء، ص ۶۷)

۵۳ ...... نکولس مینوکی: فسانۂ سلطنت مغلیہ، مترجمہ سید مظفر علی، مطبوعہ آگرہ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء، ص ۱۳۰

۵۴ ...... ملاحظہ فرمائیں: (ا) سید معین الحق: معاشرتی اور علمی تاریخ، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ھ/۱۹۷۲ء، ص ۳۱۹

(ب) فیض عالم صدیقی: اختلاف امت کا المیہ، حصہ دوم ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء، ص ۴۸۳

نوٹ: (ا) ڈاکٹر شیخ محمد اکرام نے اپنی تصنیف ''رود کوثر'' میں غیر مؤرخانہ باتیں لکھی ہیں، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے جن کا مؤرخانہ تعاقب کرتے ہوئے ایک محققانہ کتاب ''حضرت مجدد الف ثانی ...... ایک تحقیقی جائزہ'' (کراچی ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء) پیش کی۔

(۲) ایک بزرگ نے حضرت مجدد کی تعلیمات کو افیون سے تعبیر کیا ہے اور یہ خیال نہیں فرمایا کہ جو کام وہ تیس برس میں نہ کر سکے حضرت مجدد نے وہ کام چند برسوں میں کر دیے اور آنے والی صدیوں کو اتنا متاثر کیا کہ ہر مصلح کسی نہ کسی انداز میں متاثر نظر آتا ہے۔

(۳) ہبر یونیورسٹی یروشلم میں اسلامک کلچر کے لیکچرر، ڈاکٹر یوحنا فریڈمین نے انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز میکگل یونیورسٹی (کینڈا) سے حضرت مجدد پر ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ انھوں نے شیخ احمد سرہندی کے عنوان سے انگریزی میں مقالہ پیش کیا جو ۱۹۷۱ء میں لندن میں طبع ہوا اس کی قیمت تقریباً دس ڈالر ہے۔ محترم بشیر احمد خاں کی عنایت سے لندن سے راقم کو یہ مقالہ موصول ہوا۔

اس مقالے میں فریڈمین نے حضرت مجدد کے بارے میں منفی انداز فکر اختیار کیا ہے۔ اکبری پالیسی کے خلاف حضرت مجدد کی مساعی، پھر جہانگیر، شاہجہاں اور آخر میں اورنگ زیب عالمگیر پر آپ کے اور آپ کی تعلیمات کے اثرات کو زیر بحث لایا گیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی غیر مؤرخانہ کوشش کی ہے کہ دوسرے مؤرخین نے اس بارے

میں جو مثبت انداز فکر اختیار کیا ہے، صحیح نہیں۔ سترہویں صدی عیسوی میں حضرت مجدد کے خلاف جو کچھ لکھا گیا فریڈ مین نے اس کو بھی ابھارا ہے اور یہ بتایا ہے کہ حضرت مجدد کو عالمی، سیاسی اور روحانی پیشوا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے، یہ خیال بیسویں صدی عیسوی کی پیداوار ہے۔ راقم کے خیال میں بنیادی طور پر یہ مقالہ ان اثرات کو زائل کرنے کے لیے لکھا گیا ہے جو گزشتہ تیس برسوں میں حضرت مجدد پر شاندار کام کے نتیجے میں مرتب ہوئے، کینڈا میکگل یونیورسٹی میں اسی قسم کے کام ہوتے ہیں (مسعود)

٥٥......ملاحظہ فرمائیں:

(ا) مکتوبات سعیدیہ، مطبوعہ لاہور ١٣٨٥ھ/ ١٩٦٥ء

(ب) مکتوبات معصومیہ، مفبوعہ لکھنو ١٣٨٠ھ/ ١٩٦٠ء

٥٦......محمد امین: مقامات احمدیہ و ملفوظات معصومیہ، ص ١٠٨

٥٧......(ا) مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب ٢٢٧

(ب) مستعد خاں: مآثر عالمگیری، مطبوعہ کلکتہ ١٢٨٧ھ/ ١٨٧٠ء، ص ٨٤

٥٨......محمد اکرام: ہسٹری آف مسلم سویلزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان، مطبوعہ لاہور ١٣٨١ھ/ ١٩٦١ء، ص ٢٧١

٥٩......تشکیل جدید الٰہیات، مطبوعہ لاہور ١٣٧٨ھ/ ١٩٥٨ء، ص ٢٩٨۔٢٩٩

☆......☆......☆

الحسد یأکل الحسنات
کما تأکل النار الحطب

ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی

(وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ)

☆

سترہویں صدی عیسوی سے اب تک کسی صوفی کے مکتوبات کا مجموعہ، مکتوبات کی تعداد، صوفیانہ نظریات کی وضاحت اور اپنے نکتہ نظر کی فصاحت و بلاغت کے حوالے سے مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۶۰۳ء تک خواجہ باقی باللہ کو لکھے گئے مکتوبات اور چند دیگر مکتوب آپ نے اکبر کے دور میں تحریر کیے، زیادہ تر مکتوبات جہانگیر کے دور میں لکھے گئے۔ شیخ نظام تھانیسری کو لکھے گئے خطوط میں آپ نے وحدۃ الوجود سے اس اختلاف کا اعادہ کیا جو خواجہ باقی باللہ کے دور میں شروع ہوا تھا ان مکتوبات سے آپ کے پیش کردہ نظریہ وحدۃ الشہود کی روحانی فوقیت و بلندی کا اظہار ہوتا ہے۔

جہانگیری دور کی اہم شخصیات کو لکھے گئے مکتوبات زیادہ تر جلد اول میں شامل ہیں۔ یقیناً آپ کی یہ سوچ رہی کہ ان خطوط کے ذریعے آپ جہانگیر کو آمادہ کر لیں گے کہ وہ اکبر دور کی پالیسیوں کو ترک کر کے سُنّی نظام کو رائج کرے۔ مکتوبات کی ایک بہت بڑی تعداد شیخ فرید بخاری (نواب مرتضیٰ خان) اور مرزا خانِ خاناں عبدالرحیم کے نام ہے۔

جلد اول، حضرت مجدد الف ثانی کے مرید یار محمد جدید البدخشی التلقانی نے مرتب کی ان مکتوبات کی ترتیب و تعداد خود حضرت مجدد الف ثانی نے تجویز کی۔ ان کی تعداد آپ نے ۳۱۳ر اس لیے مقرر کی کہ اللہ تعالیٰ کے صحیفے لانے والے رسولوں کی تعداد ۳۱۳ تھی، نیز بدر و حنین میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد بھی ۳۱۳ تھی۔ جلد کے عنوان ''دُرّ المعرفت'' کے حروف سے اس کی تاریخ تدوین ۱۰۲۵ھ/ ۷-۱۶۱۶ء اخذ ہوتی ہے۔ تاہم متعدد مکتوبات کا مضمون (بالخصوص مکتوب نمبر ۱۱ جس میں آپ نے اپنے روحانی مکاشفات کا ذکر کیا ہے) ۱۰۲۵ھ سے بہت پہلے ہی منظر عالم پر تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مریدین نے مطالعہ کی غرض سے آپ کے مکتوبات کی نقول حاصل کی تھیں اور یہی نقول مختلف صوفیہ (جن میں آپ کے مخالفین و معاندین بھی شامل تھے) میں گردش کرتی رہیں۔

جلد دوم آپ کے ایک اہم خلیفہ شیخ عبدالحیٔ بن خواجہ چکر حصاری نے تدوین کی۔ اس میں ۹۹ر اسمائے حسنہ کی مطابقت سے ۹۹ر مکتوبات شامل کیے گئے جو ۱۰۲۵ھ سے ۱۰۲۸ھ کے درمیان لکھے

گئے۔ جلد کے عنوان ''نور الخلائق'' کے حروف سے اس کی تاریخ تدوین ۱۰۲۸؁ھ/ ۱۹۔ ۱۶۱۸؁ء اخذ ہوتی ہے۔

جلد سوم میں ۱۲۴/ مکتوبات ہیں۔ ابتدائی ۳۰/ مکتوب شیخ محمد نعمان بن شمس الدین نے مرتب کیے لیکن اس جلد کی تکمیل حضرت مجدد کے اہم خلیفہ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے کی۔ عنوان ''معرفۃ الخلائق'' سے تاریخ تدوین ۱۰۳۱؁ھ/ ۲-۱۶۲۱؁ء اخذ ہوتی ہے اس میں ۱۰۲۸؁ھ سے ۱۰۳۱؁ھ تک لکھے گئے مکتوبات شامل ہیں۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی تمام تحریروں کے مسودے کا ایک نادر نسخہ (۱۰۷۹؁ھ) تاشقند کی Oriental Tristitute Library میں دستیاب ہے۔

مکتوبات کی تینوں جلدیں سترہویں صدی سے اب تک ہندوستان کے مختلف شہروں دہلی، لکھنؤ، امرتسر وغیرہ سے متعدد بار شائع ہو چکی ہیں اور ان کا ترجمہ عربی، ترک اور اردو زبان میں چھپ چکا ہے۔

جلد اول میں حضرت مجدد کی وحدۃ الوجود سے وحدۃ الشہود کی طرف روحانی سفر کی منازل کا اشارہ ملتا ہے نیز ان سے آپ کے کٹر سُنّی رجحان کا اندازہ ہوتا ہے جس کے تحت آپ کی شدید خواہش تھی کہ اکبری ہندوانہ پالیسیوں کو سُنّی نظام سے تبدیل کر دیا جائے۔

جلد دوم میں نظریہ وحدۃ الشہود کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے اور مخالفین و موافقین کے اعتراضات و سوالات کا تفصیلی جواب ملتا ہے۔ جلد دوم کے مکتوب ۴/ میں آپ نے اپنے مجدد ہزارۂ دوم ہونے کا واشگاف اعلان کیا ہے۔ جلد سوم میں زیادہ تر وہ مکتوب شامل ہیں جو آپ نے قید خانے سے رہائی ملنے کے بعد تحریر کیے تھے۔ ان میں آپ کے روحانی مکاشفات اور مقامات کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان ہی میں ایک مکتوب میں آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم کو مقام قیومیت پر فائز ہونے کا اعلان ہے۔

(ترجمہ: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی)

المکتبۃ تحت ظلال السیوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بانی سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت احمد سرہندی

ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی

☆☆

نام ونسب:

اسم گرامی احمد کنیت ابو البرکات، لقب بدر الدین اور خطاب امام ربانی مجدد الف ثانی۔ آپ نسباً فاروقی ہیں شجرۂ نسب یہ ہے:

شیخ احمد مجدد الف ثانی بن مخدوم عبد الاحد بن زین العابدین بن عبد الحی بن محمد بن حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بن نصیر الدین بن سلمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد اللہ بن شعیب بن احمد یوسف بن شہاب الدین علی فرخ شاہ بن نصیر الدین بن محمود بن سلیمان بن مسعود بن عبد اللہ الواعظ الاصغر بن عبد اللہ الواعظ الاکبر بن ابوالفتح بن بن اسحاق بن ابراہیم بن ناصر بن عبد اللہ بن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۸۸)

پندرہویں پشت میں جد امجد شہاب الدین علی فرخ شاہ کابلی کابل کے حکمراں، صاحب اقتدار بزرگ گزرے ہیں جو حضرت شیخ کبیر بابا فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ کے بھی مورث اعلیٰ ہیں۔

وطن مالوف سرہند:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے چھٹے جد امجد امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ ہیں۔ جو علم ظاہر و باطن کے جامع تھے۔ آپ نے حضرت جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں علیہ الرحمۃ سے خلافت حاصل کی تھی آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان میں سکونت اختیار کی اور شہر سرہند کی بنیاد رکھی۔ جس کی کیفیت اس طرح بیان کی جاتی ہے۔

سرہند ایک وحشتناک جنگل تھا جس میں درندے رہا کرتے تھے۔ جسے ''سہرند'' کہتے تھے ہندی میں سہہ بمعنی شیر، رند بمعنی جنگل یعنی شیر کا جنگل جس کے گردونواح میں کوئی شہر نہ تھا۔ چوبیس میل کے فاصلہ پر صرف ایک شہر سامانہ تھا۔ اس اطراف کے لوگ اپنا روپیہ جمع کرنے سامانہ جایا کرتے تھے، جنہیں کافی دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ چنانچہ اطراف کے باشندے اُچہ گئے اور حضرت مخدوم جہانیاں (جو سلطان فیروز شاہ تغلق کے مرشد تھے) سے عرض کی آپ سلطان دہلی سے کہیں کہ اس مقام پر ایک شہر آباد کرے۔ حضرت مخدوم دہلی تشریف لے گئے۔ سلطان نے پہلی ہی ملاقات میں اس مقام پر ایک شہر تعمیر کرنے کی اجازت دیدی۔ امام رفیع الدین کا بڑا بھائی خواجہ فتح اللہ جو بادشاہ کا وزیر تھا اس کام کو انجام دینے کے لیے مقرر ہوا۔ خواجہ موصوف دو ہزار آدمیوں کو لے کر وہاں عمارت کے کام میں مشغول ہوئے ٧٦٠ھ میں قلعہ کی بنا اس ٹیلے پر رکھی جہاں پہلے جنگل تھا۔ مگر روزانہ جتنی تعمیر ہوتی دوسرے دن صبح کو گری ہوئی نظر آتی۔ جب اس امر کی اطلاع بادشاہ کو ہوئی تو اس نے اس کا علاج سید مخدوم جہانیاں کے سپرد کیا۔ حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ نے اپنے خلیفہ وامام نماز شیخ رفیع الدین کو حکم دیا کہ تم اپنے ہاتھ سے قلعہ کی بنیاد رکھو اور اس میں سکونت اختیار کرو۔ کیونکہ وہاں کی ولایت تم سے متعلق ہے۔ چنانچہ شیخ رفیع الدین وہاں پہنچے اور مکاشفہ سے معلوم کیا کہ شاہی کارندوں نے جبراً ایک ولی اللہ کو مزدوروں میں شامل کر لیا ہے اور وہ رات کو توجہ ڈال کر دیوار گرا دیتے ہیں۔ آپ نے اس مرد خدا کو مزدوری سے روک دیا اور خود اپنے ہاتھ سے قلعہ کی بنیاد رکھی۔ اس طرح قلعہ وشہر کی تعمیر آپ کی نگرانی میں انجام کو پہنچی اور وہیں سکونت اختیار کی۔

(تذکرہ مشائخ نقشبند، ص۸۹۔۸۸)

امام رفیع الدین کی اولاد اس خطہ میں علم ومعرفت اور روحانیت وطریقت کی جوت جگاتی رہی۔ حضرت مجدد کے والد گرامی حضرت مخدوم عبد الاحد حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ سے سلسلہ چشت میں مرید تھے اور سلسلہ قادریہ کی بھی خلافت واجازت حاصل تھی۔ بڑے بافیض اور صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ علوم ظاہری میں بھی کمال رکھتے تھے معقولات ومنقولات کے طلبہ آپ سے تحصیل علم کرتے۔ کنوز الحقائق اور اسرار التشہد آپ کی تالیف ہیں۔

مخدوم عبد الاحد کا خواب:

ایک شب شیخ عبد الاحد نے خواب دیکھا کہ ساری دنیا تاریک ہے سور بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر

رہے ہیں یکایک آپ کے سینہ سے ایک نور نکلا جس سے ایک تخت ظاہر ہوا جس پر ایک باوقار شخص بیٹھا ہوا ہے اس کے روبرو تمام ظالم اور بے دین بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیے جا رہے ہیں اور کوئی کہنے والا بآواز بلند کہہ رہا ہے "**جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا**"

صبح ہوئی تو اپنے زمانہ کے مرشد کامل قطب دوراں حضرت شاہ کمال علیہ الرحمۃ سے تعبیر دریافت کی، شاہ صاحب نے فرمایا:

> ''تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس سے الحاد و معصیت کا خاتمہ ہوگا'' (الخطبۃ الصوفیہ، ص۲)

ولادت:

اس خواب کی تعبیر یہ تھی کہ شب جمعہ ۱۴ رشوال المکرم ۹۷۱ھ مطابق ۴ رجون ۱۵۶۴ء کو سرہند میں حضرت احمد کی ولادت ہوئی، بچپن ہی سے ذکاوت وسعادت کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے۔ ایام شیر خوارگی میں ایک بار سخت علیل ہوئے والدہ ماجدہ شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں لے گئیں۔ شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک آپ کے منہ میں دیدی۔ جسے وہ دیر تک چوستے رہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا خاطر جمع رکھو یہ لڑکا بڑی عمر کا ہوگا اور عالم باعمل اور عارف کامل ہوگا۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص۱۹۰)

تعلیم:

سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا پھر مروجہ علوم کی کتابیں اپنے والد گرامی اور سرہند شریف کے بعض نامور علماء سے پڑھیں۔ تحصیل علم کے ابتدائی دور ہی سے خداداد ذہانت واستعداد کے جوہر کھلنے لگے۔ دقیق اور پیچیدہ مضامین کے اخذ کر لینے اور اپنے الفاظ میں بیان کرنے میں کمال حاصل کر لیا پھر سیالکوٹ آئے جہاں جامع معقولات حضرت مولانا کمال کشمیری، استاذ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی سے معقولات وکلام کی منتہی کتابیں پڑھیں بعض کتب حدیث حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیری سے پڑھیں۔ جو وقت کے بڑے محدث تھے۔ مولانا قاضی بہلول بدخشی سے امام واحدی کی تفسیر بسیط، تفسیر بیضاوی، منہاج الوصول، الغایۃ القصوی، صحیح بخاری، الادب المفرد، ثلثیات، مشکوٰۃ المصابیح، شمائل ترمذی، قصیدہ بردہ وغیرہ تحقیق کے ساتھ پڑھیں۔

سترہ سال کی عمر میں تمام علوم ظاہری کی تکمیل کر لی فراغت کے بعد درس وتدریس کا کام شروع

کیا۔ اور عربی اور فارسی زبان میں کچھ رسائل بھی تحریر کیے۔ جن میں رسالہ تہلیلیہ اور رسالہ رد مذاہب شیعہ مشہور ہیں۔

قیام آگرہ:

اسی دور میں اکبر آباد تشریف لے گئے۔ جو شہنشاہ اکبر کا دارالحکومت اور علم و فن کا مرکز تھا جہاں ابوالفضل اور فیضی سے تعلقات قایم ہوے۔ اپنے منصب اور علمی وجاہت کے باوجود دونوں بھائی آپ کی عالمانہ شان کے معترف تھے۔ محمد ہاشم کشمی لکھتے ہیں:

> ''چونکہ ابوالفضل اہل علم کی قدر کرتا تھا اور اہل علم کو بھی بعض مجبوریوں کی بنا پر اس سے ملنا پڑتا تھا اس لیے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کئی بار اس کی مجلس میں آئے گئے چونکہ او وہ بھی آپ کی خوبیوں سے واقف تھا اس لیے وہ آپ کا پاس و لحاظ کرتا تھا'' (زبدۃ المقامات، ص ۱۳۱)

زبدۃ المقامات ہی میں ہے:

> ''ایک مرتبہ حضرت مجدد ابوالفضل کے پاس گئے اس نے اپنے ہم نشینوں سے فلسفیوں اور ان کے علوم کی تعریف شروع کی اور اتنا مبالغہ کیا جس سے علمائے اسلام کی توہین مفہوم ہوتی تھی حضرت شیخ تاب نہ لا سکے اور فرمایا ''امام غزالی قدس سرہ نے رسالہ منقذ عن الضلال میں لکھا ہے کہ جن علوم کی ایجاد کا فلسفی دعوی کرتے ہیں ان میں سے جو کام کے ہیں مثلاً ہیئت اور نجوم و طب وہ انھوں نے قدیم انبیاء کی کتابوں اور ان کے کلام سے چرائے ہیں مگر ان کی اپنی ایجاد ریاضی وغیرہ ہیں وہ کسی دینی کام کے نہیں'' ابوالفضل یہ سن کر جوش میں آ گیا اور کہنے لگا غزالی نے نامعقول بات کہی ہے۔ حضرت فوراً کھڑے ہو گئے اور فرمایا اگر اہل علم کی صحبت کا شوق ہے تو اس طرح بے ادبی کے الفاظ نہ نکالنے چاہییں اور مجلس سے باہر چلے گئے کئی دن تک ابوالفضل کے پاس نہ گئے یہاں تک کہ اس نے اپنی گستاخی پر

معذرت کی'' (ایضاً، ۱۳۲)

ابوالفضل کا حقیقی بھائی ابوالفیض فیضی جو بلند پایہ شاعر اور عالم تھا، نے قرآن مجید کی غیر منقوط تفسیر سواطع الالہام لکھی ہے ایک بار حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اس کے مکان پر تشریف لے گئے اس وقت وہ تفسیر لکھ رہا تھا۔ آپ کو دیکھ کر خوش ہوا اور کہا آپ اچھے وقت آئے اس وقت میں تفسیر کے لیے ایسی بات لکھنا چاہتا ہوں جس کے لیے غیر منقوط الفاظ نہیں ملتے۔ بہت دماغ سوزی کی لیکن خاطر خواہ عبارت نہیں لکھ سکا آپ نے اسی وقت اس مقام کی تفسیر اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ غیر منقوط الفاظ میں تحریر کر دی کہ فیضی حیران رہ گیا۔ (ایضاً، ص ۱۳۲)

اکبر آباد کے دوران قیام جہاں تشنگان علوم و معارف نے حضرت مجدد سے فیض پایا وہیں ان کو اپنی معلومات بڑھانے اور علمی و فکری مسائل پر مختلف نقطہ ہائے نظر جاننے کا موقع ملا۔ لیکن آپ کا زاویہ نگاہ ابوالفضل اور فیضی سے بالکل مختلف رہا۔

شادی:

آگرہ کا قیام جب دراز ہوا تو والد ماجد باوجود کبر سنی کے سرہند سے آگرہ آئے اور فرزند بلند اختر کو ساتھ لے کر وطن لوٹے اثنائے راہ تھانیسر میں وقت کے جید عالم حاکم تھانیسر شاہ سلطان تھانیسری نے اپنا مہمان بنایا اور اپنی دختر نیک اختر سے حضرت مجدد کا عقد فرمایا مخدوم عبدالواحد اپنے صاحبزادے اور بہو کو لے کر سرہند آ گئے۔ سرہند سے واپسی کے بعد والد ماجد کی زندگی درس و تدریس علم باطن کی تحصیل اور طریقت کی تربیت میں مصروف رہے۔

بیعت وخلافت:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے والد ماجد سے سلسلہ چشتیہ قادریہ میں بیعت کی تھی اور دونوں سلسلوں میں رسوم طریقت کی تربیت حاصل کی۔ پھر اپنے استاذ مولانا شیخ یعقوب صرفی سے سلسلہء کبرویہ کا طریق بھی حاصل کیا۔ چشتیہ و قادریہ، کبرویہ کے طریقوں سے معرفت وسلوک کے مراحل طے کرنے کے باوجود طریقہء نقشبندیہ کا شوق دل میں باقی تھا۔

۲۷ رجمادی الاول ۱۰۰۷ھ میں جب والد گرامی کا انتقال ہوگیا، حج و زیارت کے شوق میں سرہند سے نکلے جب دہلی پہنچے ملا حسن کشمیری سے ملاقات ہوئی اور ان سے شیخ اجل، قطب الاقطاب شیخ

رضی الدین ابوالمؤید عبد الباقی بن عبد السلام بدخشی مشہور بہ باقی باللہ دہلوی علیہ الرحمۃ ۹۷۱ھ/۱۵۶۰ء تا۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ء کے فیض باطنی وروحانی کا علم ہوا۔

شوق ملاقات حد سے بڑھا اور آپ حضرت باقی باللہ کی خدمت میں پہنچے حضرت شیخ گویا آپ کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ بڑی شفقت واحترام کے ساتھ آپ کی پذیرائی فرمائی یہ خداوندی انعام تھا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ اپنی عادت کے برخلاف حضرت مجدد سے بہت زیادہ نرمی اور بشاشت سے پیش آئے۔ یہاں مطلوب خود طالب بن گیا تھا۔ چنانچہ حضرت شیخ نے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت کی اور اپنے مرید خاص کی تربیت میں مصروف ہوگئے۔ حضرت مجدد پہلے ہی سے علوم ظاہری کے ساتھ علوم باطنی میں کمال حاصل کر چکے تھے۔ آئینۂ دل شفاف ہو چکا تھا۔ حضرت شیخ طریقت کی نگاہ کیمیا اثر دل میں نفوذ کرتی چلی گئی اور طریقت نقشبندیہ کے مدارج ومراحل طے کرنے لگے چند ماہ میں سلوک ومعرفت کے مقام بلند پر فائز ہوگئے۔

حضرت باقی باللہ نے ہندوستان وارد ہونے سے پہلے استخارہ کیا تھا جس سے انھیں معلوم ہوا کہ ایک خوبصورت شیریں مقال طوطی ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا خواجہ صاحب اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالتے ہیں اور وہ اپنی منقار سے ان کے منہ میں شکر دے رہا ہے۔ حضرت خواجہ نے اپنے مرشد سے یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے ارشاد فرمایا طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے ہندوستان میں تمہاری تربیت سے کوئی ایسا شخص تیار ہوگا جس سے ایک عالم روشن ہوگا اور تم کو بھی اس سے حصہ ملے گا۔ (زبدۃ المقامات۔ ص ۱۴۰)

دوڈھائی ماہ کی تعلیم وتربیت کے بعد جب حضرت شیخ سرہند کے لیے روانہ ہوئے تو مرشد برحق نے ارشاد فرمایا:

> ”تمہیں نسبت نقشبندیہ کامل طور پر حاصل ہوگئی اب قرب الٰہی میں ترقی کی امید ہے“

دوسری مرتبہ جب مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خلافت سے سرفراز کیے گئے اور چند طالبان حق کی تربیت آپ کے سپرد ہوئی تیسری بار جب حاضری کا شرف حاصل ہوا تو حضرت مرشد نے چند قدم چل کر آپ کا استقبال کیا بڑی بڑی بشارتیں سنائیں اور اپنے حلقۂ توجہ میں آپ کو سرحلقہ بنایا بوقت رخصت فرمایا:

> ''جسمانی ضعف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب میری حیات کم رہ گئی ہے''

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے اپنے مقتدر مرید وخلیفہ کے بارے میں اپنے ایک مخلص کو تحریر فرمایا:

> ''شیخ احمد نے جو سرہند کے باشندے کثیر العلوم اور قوی العمل بزرگ ہیں فقیر کے ساتھ چند دن نشست و برخاست کی فقیر کے مشاہدہ میں ان کے عجیب کمالات واوصاف آئے امید ہے کہ وہ ایک ایسا چراغ ہوں گے جس سے ایک عالم منور ہوجائے گا ان کے احوال کاملہ پر میرا یقین استوار ہے'' (ایضاً، ص ۱۴۵)

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے میر محمد نعمان سے حضرت مجدد کے بارے میں ارشاد فرمایا:

> ''یہاں شیخ احمد ایسے آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اس کے ضمن میں گم ہیں کامل اولیاء متقدمین میں سے خال خال ہی ان کے مثل ہوئے ہوں گے'' (زبدۃ المقامات بحوالہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۹۷)

مسند ارشاد:

علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل کے بعد جب سرہند واپس تشریف لائے تو ہر چند کہ شیخ طریقت نے کمالات باطنی کی سند عطا فرمادی تھی لیکن بیعت وارشاد کا کام شروع نہیں کیا۔ بلکہ ہمہ تن اپنی روحانی ترقی و تکمیل کی جانب متوجہ ہوگئے۔ بالآخر وہ وقت آگیا کہ آپ کا فیض عام ہوا ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''جب حضرت خواجہ نے مجھے کامل و مکمل سمجھ کر تعلیم وطریقہ کی اجازت دے دی اور طالبوں کی ایک جماعت میرے سپرد کردی اس وقت مجھے اپنے کمال و تکمیل میں کچھ تردد تھا، فرمایا یہ تردد کا محل نہیں کیونکہ مشائخ عظام نے ان مقامات کو کمال و تکمیل کا مقام بتایا ہے اگر اس مقام میں کچھ تردد ہوجائے تو ان مشائخ کی کمالیت میں شک لازم آئے گا میں نے حسب الارشاد طریقت کی تعلیم شروع کردی اور

> طالبوں کے کام میں توجہات مبذول کیں۔ مریدوں میں بڑے اثر محسوس ہوئے۔۔۔۔۔ کچھ مدت اس کام میں سرگرم رہا آخر کار پھر اپنے ناقص ہونے کا علم پیدا ہوا اور ظاہر کیا گیا تجلی ذات برحق جس کو اکابر مشائخ نے نہایت بتایا ہے اس راہ میں پیدا نہیں ہوئی اور یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کیا ہیں لہٰذا اس قسم کے کمالات کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس وقت اپنے ناقص ہونے کا علم دلائل قاطع سے ثابت ہو گیا جو طالب میرے پاس جمع تھے سب نے اپنا نقص بیان کیا اور ان کو رخصت کر دیا لیکن طالب اس بات کو کسر نفسی سمجھتے ہوئے اپنے عقیدے سے نہ پھرے کچھ مدت کے بعد حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل احوال منتظرہ عطا فرمادیے'' (دفتر اول، مکتوب ۲۹۰)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مسند بیعت و ارشاد آراستہ فرمائی اور آپ کا آستانہ فیض طالبان طریقت و معرفت کا مرکز بن گیا ہر وقت ارادت کیشوں کی اصلاح و تربیت کا کام ہونے لگا۔

شیخ طریقت کے ایما و اشارہ پر حضرت مجدد نے لاہور کا سفر کیا جو ان دنوں علماء و صلحا کا بہت بڑا علمی و روحانی مرکز تھا جہاں ایک جم غفیر نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ لاہور میں حضرت شیخ کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہزاروں افراد حلقہ بگوش ارادت ہوئے جن میں اکابر علماء لاہور بھی شامل تھے آپ لاہور میں تھے کہ حضرت باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے وصال (۳ر نومبر ۱۶۰۳ء) کی خبر ملی اور اضطراب و غم سے نڈھال دہلی آئے۔ مرشد کے مزار پر حاضری دی پس ماندگان سے تعزیت کی اور کچھ دنوں قیام فرما کر سرہند تشریف لائے۔

ترویج سلسلہ:

۱۰۲۶ھ میں تبلیغ و ہدایت کے لیے آپ نے اپنے کافی خلفاء و مریدین کو مختلف مقامات پر روانہ کیا۔ مولانا محمد قاسم کی قیادت میں ستر افراد ترکستان بھیجے گئے۔ مولانا فرخ حسین کی امارت میں چالیس اشخاص عرب، یمن، شام و روم کی طرف روانہ کیے گئے۔ مولانا محمد صادق کابل کے ماتحت دس کامل حضرات کو کاشغر

کی طرف بھیجا گیا مولانا شیخ احمد برکی کی قیادت میں تیس کاملین کو توران، بدخشاں اور خراسان کی طرف روانہ کیا گیا۔ ارشاد و ہدایت کے ان وفود کو ہر جگہ بڑی کامیابی حاصل ہوئی اور لاکھوں انسانوں نے فیض پایا۔ (روضۃ القیومیہ، ص ۲۷، ۱۶۶)

بلاد اسلامیہ سے بڑے بڑے نامی گرامی علماء سرہند حاضر ہو کر فیضیاب ہوئے جن میں مولانا عبدالحی شادمانی، مولانا صالح کولابی، شیخ محمد برسی، مولانا یار محمد، مولانا یوسف، شیخ طاہر بدخشی قابل ذکر ہیں۔ جن میں سے اکثر نے سند خلافت و اجازت حاصل کی اور دعوت و ارشاد کے لیے اپنے اپنے وطن آئے۔

۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء میں بادشاہ اکبر کی وفات ہوئی اور اس کی جگہ نور الدین جہانگیر تخت مغلیہ پر بیٹھا، اکبر کی طرح وہ ملحد و بے دین نہ تھا اور نہ اسے دینی قائد و رہنما بننے کا خبط تھا وہ صحیح العقیدہ مسلمان تھا لیکن اکبری دور کی گمراہیاں اور گمراہ گر لوگوں کا اثر و نفوذ دور جہانگیری میں بھی باقی تھا۔ جو مسلم معاشرے کے لیے خطرناک تھا۔ اس سلسلہ میں بعض شیعہ امراء کا اقتدار و نفوذ بھی ایمان و عقیدہ کے لیے خطرہ بنا ہوا تھا۔ شیعی عقائد کی تردید میں رسالہ رد روافض تحریر کیا امراء و سلاطین کی مجلسوں میں بھی شیعہ علماء سے بحثیں کیں۔

عہد جہانگیری میں کئی مشکلیں تھیں، لیکن ان برگزیدہ ہستیوں کے لیے مشکلوں کو خاطر میں لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دربار میں ان کے مخالف امراء برسر اقتدار تھے۔ شیخ نے عوام سے رشتہ جوڑا اور اپنی روحانی عظمت، علم و فضل، قوت تحریر و تقریر اور انتظامی قابلیت سے سلسلۂ نقشبندیہ کو ملک میں بے انتہا وسعت دی۔ ہم خیال امراء کو ترویج شریعت کی مسلسل تلقین کرتے رہے۔

سلسلۂ نقشبندیہ کی بڑی باقاعدگی سے تنظیم کی ملک کے تمام بڑے مرکزوں میں منتخب خلفاء پھیلے ہوئے تھے۔ جو آپ کے خیالات کی ترویج کرتے وہ اپنے مریدوں کی جس طرح خبر گیری کیا کرتے تھے اس کا اندازہ دو مثالوں سے ہو سکتا ہے۔ ان کے ایک بنگالی خلیفہ تھے حمید دانشمند، وہ وطن واپس گئے تو دیر تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے پہلے تو انھیں محبت بھرے خط لکھے جب خاطر خواہ جواب نہ آیا تو اپنے پٹنہ کے ایک خلیفہ شیخ عبدالحئ شادمانی کو ان کے پاس بنگال بھیجا تا کہ ان کے احوال سے آگہی ہو اور جماعت سے ان کا ربط رہے۔ جہاں تک مریدوں کی انفرادی تعلیم و تربیت کا تعلق ہے خواجہ بدرالدین سرہندی کا تفصیلی بیان پڑھنے کے قابل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ

”ہر روز کم و بیش دس مرتبہ حضرت میرے احوال باطنی کو دریافت

فرماتے تھے با خود اندازہ لگاتے اور مسلسل بہتر صورتحال پیدا کرنے کی کوشش کرتے'' (حضرات القدس، ص ۱۲۹)

تربیت وارشاد:

مریدوں کی تربیت اخلاق اور تہذیب نفس کے لیے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے جو بلیغ اور مؤثر پیرایہء بیان اختیار فرمایا اس کی عمدہ مثالیں مکتوبات میں جا بجا ملتی ہیں۔ ذیل میں ایک نوجوان مرید کے نام لکھے گئے خط کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

> ''اے فرزند! دنیا ابتلاء و آزمائش کی جگہ ہے اس کے ظاہر کو طرح طرح کی ملمع کاریوں سے مزین کیا گیا ہے خیال وہمی خال وحظ اور زلف و خد سے آراستہ ہے۔ دیکھنے میں شیریں اور تر و تازہ لیکن حقیقت میں یہ دنیا ایک مردار ہے۔ عطر لگایا ہوا گندگیوں کا ڈھیر ہے۔ مکھیوں اور کیڑوں سے بھرا ہوا ایک سراب ہے، آب نما اور ایک مٹھاس ہے زہر بھی اس کا باطن ظاہر کے برعکس خراب وابتر ہے۔ اور مزہ یہ ہے کہ ان گندگیوں کے باوجود اس کا معاملہ اپنے چاہنے والوں کے ساتھ نہایت برا ہے۔ اس کا فریفتہ دیوانہ و مسحور ہے اور اس کا گرفتار فریب خوردہ و مجنون، جو بھی اس کے ظاہر پر فریفتہ ہوا ابدی نقصان اس کے پلے پڑا اور جو بھی اس کی حلاوت وطراوت پر مائل ہوا ندامت سرمدی اس کے حصہ میں آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا اور آخرت سوکنیں ہیں اگر ایک راضی ہوئی تو دوسری ناخوش۔ لہٰذا جس نے دنیا کو راضی کیا آخرت اس سے ناراض ہوئی آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔
>
> اے فرزند! دنیا کیا ہے؟ جو چیز بھی تمہیں اللہ سے غافل کر دے وہ دنیا ہے۔ زن و فرزند، مال و متاع، جاہ و ریاست، لہو ولعب اور لایعنی باتوں میں مشغول سب داخل دنیا ہیں۔ وہ علوم وفنون بھی جو آخرت

میں کام آنے والے نہیں دنیا میں داخل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندے سے اللہ تعالیٰ کے اعراض کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی غیر مفید چیزوں میں مشغول ہو۔ موسم عنفوان جوانی کا ہے۔ دنیا کے اسباب میسر ہیں اور نامناسب دوستوں کی کثرت ہے۔ کام یہ ہے کہ فضول مباحات سے بچا جائے اور بقدر ضرورت پر اکتفا کی جائے اور مباحات کا بقدر ضرورت استعمال بھی جمعیت خاطر کی نیت سے ہونا چاہیے تاکہ وظائف بندگی ادا کرنے میں شورش پیدا نہ ہو۔ مثلاً کھانے کی غرض یہ ہے کہ ادائے طاعت پر قوت و قدرت نصیب ہو اور لباس کا مقصد یہ ہے کہ اس سے ستر عورت اور سردی گرمی کے دفعیہ کا کام لیا جائے اسی قیاس پر تمام مباحات کو سمجھنا چاہیے۔

کام کا وقت موسم جوانی ہے۔ جوانمرد وہ ہے جو اس وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور فرصت کو غنیمت سمجھے یہ بالکل ممکن ہے کہ اسے بڑھاپے تک زندگی ہی نہ ملے اور اگر بفرض بڑھاپے تک پہنچ گیا تو اطمینان میسر نہ ہو اور یہ بھی ہے کہ ضعف اور سستی کی وجہ سے کام نہ کر سکے۔ موسم فرصت میں اور زمانہ قوت و استطاعت پھر کس عذر کی بنا پر آج کو کل پر ٹالا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''هلک المسفون'' یعنی ادائے طاعت میں تاخیر کرنے والے ہلاک ہوئے۔ ہاں اگر مہمات اور معاملات دنیا کو کل پر چھوڑ دیں اور آج کو اعمال آخرت میں مشغول رکھیں تو کیا کہنا۔

اے فرزند! انسان جو خلاصہ موجودات ہے اس کی تخلیق کا مقصد لہو ولعب ہے اور نہ کھانا اور سونا، بلکہ اس کی تخلیق کا مقصد اللہ کی بندگی اور تواضع، انکسار، عجز وافتقار اور بارگاہ الٰہی میں ہمیشہ تضرع ہے۔

اللہ کی بندگی و عبادت سے مراد وہ عبادتیں ہیں جن کی تعلیم شریعت محمدی نے دی ہے ان عبادتوں کی منفعتیں اور مصلحتیں خود بندوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس لیے اوامر کی تعمیل اور نواہی سے پرہیز جان و دل کی جذبہ ٔ احسان مندی اور کامل اطاعت و انقیاد کے ساتھ ہونا چاہیے اور اپنی پوری کوشش صرف کردینی چاہیے۔

بندوں کے حقوق ادا کرنے میں بھی سعی بلیغ کرو تاکہ کسی کا حق تمہارے ذمہ باقی نہ رہ جائے۔ یہاں دنیا میں ان کا ادا کرنا آسان ہے کل قیامت میں یہ آسانی باقی نہیں رہے گی۔ وہاں کی جوابدہی مشکل اور ناقابل علاج ہے۔ احکام شرعیہ علمائے آخرت سے پوچھنے چاہییں ان کی باتوں میں تاثیر ہی دوسری ہے ممکن ہے کہ ان کی برکت توفیق عمل دیدے۔

ان علماء نے دنیا سے جنہوں نے علم کو مال اور جاہ و مرتبہ کے حصول کا ذریعہ و وسیلہ بنالیا ہے دور رہنا چاہیے۔

اے فرزند! یہ مسئلے اور نصیحتیں تمہیں پہلے سے معلوم ہوں گی لیکن مقصود عمل ہے نہ کہ صرف علم، جب بیمار اپنے مرض کی دوا جانتا ہے وہ جب تک اسے استعمال نہ کرے صحت یاب نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سخت ترین عذاب اس عالم پر ہوگا جس نے علم کے مطابق عمل نہیں کیا'' (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، ص ۷۳)

سلسلہ ٔ نقشبندیہ:

دسویں صدی ہجری میں اشراقیت، رواقیت، مانویت اور ویدانت ازم کی آمیزش سے ایک عجیب قسم کا فسلفیانہ تصوف پیدا ہوگیا تھا جسے اسلام کے نظام اعتقادی و اخلاقی میں داخل کرلیا گیا تھا، طریقت، حقیقت

شرع اسلامی سے الگ تھی۔ باطن کا کوچہ ظاہر سے جدا تھا جس کے اثر سے مسلم سوسائٹی میں اکثر صوفیہ پیدا ہو گئے تھے جو دین کی روح سے عاری اور دین و شریعت سے غافل ہو کر ہوائے نفس میں گرفتار عوام کے عقائد و افکار میں فساد پیدا کر رہے تھے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے جب بیعت و ارشاد کی بساط آراستہ کی تو ان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ مروجہ فلسفیانہ تصوف اور غیر شرعی صوفیت کا انسداد تھا۔ چنانچہ آپ نے طریقت و حقیقت کی اصل روح سے اپنے حلقہ بگوشوں کو آشنا کیا۔ جو کتاب و سنت سے عبارت ہے اور جسے سلف صالحین نے اپنے اعمال و کردار کا لازمی عنصر بنا کر مشیخت کا معیار قایم کیا تھا۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے انہی کے نقش قدم پر چل کر اپنے مکتب ارشاد کا جو لائحہ عمل تیار کیا وہ کتاب و سنت سے مستعار تھا اور جس میں طریقت و سلوک کو شریعت کے احتساب سے بے نیاز نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ ہر سالک و مرید کے لیے ضروری تھا کہ وہ دین و شریعت کے سانچے میں ڈھلا رہے اور اس کا کردار و گفتار منہاج شریعت سے جدا نہ ہو اور وہ شریعت کی عظمت و توقیر کا ہر آن پاس و لحاظ رکھے۔

جواہر مجددیہ کے مصنف رقمطراز ہیں:

> ''اس طریقہ کے تمامی اصول اور فروع میں اتباع سنت سنیہ اور اجتناب بدعت نامرضیہ بدرجہ کمال ہے''

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ایک متبحر عالم اور کتاب و سنت کے رمز شناس تھے اس لیے تاویل و تشریح اور مخالف اقوال و احوال سے علیحدہ رہ کر تصوف کو احکام شرعی کی حدود میں لائے جس سے تصوف کی بنیادیں زیادہ مستحکم ہوئیں اور شریعت و طریقت کے اختلافات بھی کم ہوئے۔

آپ نے شیخ اکبر ابن العربی کے نظریہ وحدۃ الوجود کی نئی توجیہ اور وحدۃ الشہود کا نظریہ قایم کر کے مسلمان صوفیہ اور علماء کے اختلافات دور کر دیئے۔ وحدۃ الوجود کی بعض غلط ترجمانیوں سے جو برائیاں پھیل رہی تھیں ان کا آپ کو بھرپور احساس تھا چنانچہ اس گتھی کو سلجھایا فرماتے ہیں:

> ''مقام وحدۃ الوجود سالک کو ابتدائے سلوک میں پیش آتا ہے جس سے اس کو گزر جانا چاہیے اور جو شخص اس سے بالاتر مقام پر عروج کرتا ہے اس پر مقام وحدۃ الشہود منکشف ہوتا ہے جو شرع کے عین مطابق ہے''

سلسلہء نقشبندیہ مجددیہ کے کامیاب طریقہ اشاعت اور اس سلسلہ کے مشائخ کبیر کے خلفاء کی کثرت کا ایک مبارک نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے سارے حصوں میں اہل ذوق اس سے منسلک ہو گئے اور اس روحانی یکسانیت و تنظیم سے ایک مستقل سلسلہ وجود میں آیا جسے سلسلہء مجددیہ کہا جاتا ہے۔

صدمات:

حضرت مجدد کو ۱۶۱۶ء میں مسلسل کئی اندوہناک حادثات سے دوچار ہونا پڑا۔ سرہند میں طاعون زوروں پر تھا جس میں بڑے صاحبزادے مولانا محمد صادق (جو مشکل کتب کا درس دیا کرتے تھے) دو کمسن بچے محمد فرح اور محمد عیسیٰ ایک لڑکی ام کلثوم اور دوسرے افراد خاندان نے انتقال کیا۔ چند دنوں میں ایسے جانکاہ حادثات پیش آئے جو کسی بڑے سے بڑے حوصلہ مند انسان کی ہمت توڑ دینے اور اس کی ذہنی قوت کو متاثر کر دینے کے لیے کافی ہوتے ہیں مگر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پورے حوصلہ و عزم کے ساتھ صبر و شکر کا کوہ گراں بن کر جمے رہے۔

حضرت مجدد کی مخالفت:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے عہد اکبری کی گمراہیوں اور اس کے اثرات بد کو جو دور جہانگیری میں بھی اپنا رنگ دکھا رہے تھے انسداد کا ارادہ فرمایا اپنے مرید شیخ بدیع الدین کو آگرہ بھیجا (جو ان دنوں مغلوں کا پایہء تخت تھا) شیخ بدیع الدین نے جوش و جذبہ کے ساتھ منکرات کی تردید کی اور معروف کا حکم دیا ان میں مصلحت اور احتیاط کی کمی تھی ان کے طرز عمل سے اصلاح تو کم ہاں ان کے خلاف بدظنی عام طور پر پھیلنے لگی ایک خط میں حضرت شیخ نے لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

> ''بعض طلبہ نے کثرت امتداد کی وجہ سے ترک وخان ومان کر دیا ہے ان کے گھر والے اس بات پر مجھے سخت آزار دے رہے ہیں بعض لوگ جو دوسرے سلاسل سے متعلق تھے طریقہء عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہو کر مسرور ہیں، کس کا اثر یہ ہے کہ آگرہ کے ایک شیخ نے میری اور مرشد برحق کی مخالفت شروع کر دی ہے اس کے مرید حضرت کو اور مخدوم باقی باللہ کو اور دوسرے بزرگوں کو گالیاں دیتے ہیں''
>
> (زبدۃ المقامات)

شیخ بدیع الدین کے پرتشدد طریقہء کار سے جو شور و شر پیدا ہوا اس کا اثر ان کے مرشد کریم کو بھی پہنچا اور لوگوں نے ان کے مضامین پر اعتراضات کیے اور مکتوبات دفتر اول کے مکتوب یازدہم کے مندرجات پر شدت کے ساتھ حرف گیری کی گئی جس میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے عروج روحانی کا ذکر کیا ہے لوگوں نے کہنا شروع کیا شیخ احمد تو اپنے کو صدیق اکبر سے افضل سمجھتے ہیں شیخ نے ان کے اعتراض کے جواب میں لکھا۔

> ''وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت صدیق سے افضل جانے اس کا حال دو امر سے خالی نہیں یا تو وہ زندیق محض ہے یا جاہل۔ وہ شخص جو حضرت امیر کو حضرت صدیق سے افضل کہے اہل سنت وجماعت کے گروہ سے نکل جاتا ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اپنے آپ کو افضل مانے''

اس جواب پر بھی لوگ مطمئن نہ ہوئے آگرہ کے علماء سوء نے جہانگیر بادشاہ کو یہ اطلاع دی کہ سرہند کا ایک شیخ زادہ اپنے کو صدیق اکبر سے افضل سمجھتا ہے اور ایسے دعوے کرتا ہے جس سے کفر لازم آتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مجدد کی خلائق میں یہ مقبولیت اور اس سے حکومت کو پہنچنے والے خطرات سے بھی آگاہ کیا گیا۔ مخالفین کی سازش کارگر ثابت نہ ہوئی اور مسئلہ کو اس طرح سیاسی رنگ دیا گیا کہ جہانگیر نے حاکم سرہند کی معرفت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو دربار میں طلب کیا۔

شیخ دربار جہانگیری میں:

آگرہ میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو دربار شاہی میں حاضر کیا گیا جہانگیر بادشاہ نے دریافت کیا ہم نے سنا ہے آپ نے لکھا ہے کہ میرا مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بلند تر ہے؟ آپ نے متذکرہ بالا جواب دیا اور ایک مثال بیان کی کہ ادنیٰ آدمی کو خدمت کے لیے بلائیں اور اس سے ازراہ نوازش اسرار کی باتیں کریں تو لامحالہ پنج ہزاری امراء کے مقام کو طے کر کے پیشی تک پہنچ جائے پھر اپنے مقام پر جا کر کھڑا ہو جائے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا مرتبہ امراء کے پنج ہزاری منصب سے زیادہ ہو جائے اس جواب سے بادشاہ مطمئن ہو گیا اور اس کا عتاب جاتا رہا۔

اسی دوران ایک درباری نے بادشاہ سے کہا کہ اس شیخ کا حال دیکھیے کہ حضور ظل اللہ اور خلیفۃ اللہ ہیں

اس نے سجدہ نہیں کیا بلکہ معمولی تواضع بھی بجا نہیں لایا بادشاہ خفا ہوا اور قلعہ گوالیار حضرت کو قید کرنے کا حکم دیا۔

اس واقعہ سے قبل شاہزادہ شاہجہاں نے جو آپ سے عقیدت رکھتا تھا چند علماء کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور پیام دیا سجدۂ تحیۃ سلاطین کے لیے آیا ہے اگر آپ سجدہ کریں تو کوئی گزند آپ کو نہ پہنچے گا میں ذمہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ مسئلۂ ضعیف حکم رخصت ہے اور مسئلہ قوی عزیمت یہ ہے کہ غیر حق کو سجدہ نہ کریں۔ (حضرات القدس، دفتر دوم، ص ۹۰، ۸۹)

اسیری:

بالآخر ربیع الثانی سنہ ۱۰۱۸ھ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو قلعہ گوالیار میں اسیر کر دیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ جائیداد بھی ضبط کی گئی اور ان کے خاندان کو حویلی سرائے جاہ و باغ، کتب و اشیاء و دیگر سے محروم ہونا پڑا لیکن اس پیکر تسلیم صبر و رضا پر ذرہ برابر اثر نہ ہوا۔

قید خانہ میں ان حالات کو آپ جس نظر سے دیکھتے تھے اس کا تفصیلی اظہار میر محمد نعمان کے ایک خط میں کیا ہے۔

> ''جب تک قید خانہ کے قفس میں قید نہ ہوا تھا تب تک ایمان شہودی کے تنگ کوچہ سے کلی طور پر نہ نکلا اور ظلال و خیال و مثال کے کوچوں میں سرگرداں رہا۔ ایمان بالغیب کی شاہراہ میں مطلق العنان ہو کر نہ دوڑا اور حضور سے غیب کے ساتھ اور عین سے علم کے ساتھ اور شہود سے استدلال کے ساتھ کامل طور پر نہ ملا اور ذوق کامل اور وجدان بالغ کے ساتھ دوسروں کے عیب کو ہنر معلوم نہ کیا لوگوں کے بلا و جفا کے حسن سے محظوظ نہ ہوا اور کلی طور پر اپنے ارادہ و اختیار کو ترک نہ کیا۔ آفاقی اور انفسی تعلقات کے رشتہ کو کامل طور پر نہ توڑا تضرع اور التجا و انابت و استغنا اور ذلت و انکساری حقیقت میں حاصل نہ ہوئی اور حق تعالیٰ کے استغنا کی رفیع الشان بارگاہ کو جس کے گرد عظمت و کبریائی کے پردے تنے ہوئے ہیں مشاہدہ نہ کیا''

گوالیار کی نظر بندی اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتوں اور دینی مصالح پر مبنی تھی اور ترقیات باطنی اور مقبولیت و محبوبیت کے اضافہ کا سبب تھی۔

رہائی:

شہنشاہ جہانگیر نے ایک سال بعد حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو زندان گوالیار سے آزاد کر دیا وہ لکھتا ہے شیخ جسے میں نے زندان میں محبوس کیا تھا روبرو بلا کر آزاد کر دیا خلعت اور ہزار روپیہ خرچ عطا کر کے جانے یا رہنے کا اختیار دے دیا۔ (تزک جہانگیری)

فوج شاہی میں:

قلعہ گوالیار سے رہائی پانے کے بعد حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سرہند گئے وہاں اعزہ واقربا سے ملاقات کے بعد لشکر شاہی میں رہنے کا فیصلہ کیا تاکہ شاہی لشکر کے اندر اور یہ لشکر جہاں بھی جائے گا وہاں کے عوام وخواص میں ارشاد و ہدایت کا موقع ہاتھ آئے گا چنانچہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''اس طرح کے احوال لائق حمد ہیں عجیب وغریب صحبتیں گزر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عنایات سے ان گفتگوؤں سے اور امور دینیہ اور اصول اسلامیہ میں سرمو سستی و مداہنت دخل نہیں پاتی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان محفلوں میں وہی باتیں بیان ہوتی ہیں جو خاص خلوتوں اور مجلسوں میں بیان ہوا کرتی ہیں'' (مکتوبات سوم، مکتوب ۱۰۶)

وفات:

۱۰۳۲ھ میں قیام اجمیر شریف کے دوران فرمایا سفر آخرت کے دن قریب ہیں سرہند آئے تو تمام دنیاوی تعلقات سے انقطاع کر لیا اور عزلت نشین ہو گئے مخدوم زادوں اور چند خادموں کے سوا کسی کو ملنے کی اجازت نہ تھی صرف نماز پنجگانہ اور جمعہ کے لیے باہر آتے سارا وقت ذکر وفکر اور عبادت میں بسر ہوتا کئی مہینے اسی حالت میں گذرے ۱۲ر محرم کو فرمایا:

> ''مجھے بتایا گیا ہے ۴۵ر دن کے اندر اس عالم میں سے دوسرے عالم

کا سفر کرایا جائے گا''

۲۲ رصفر المظفر کو اعزہ وخدام سے فرمایا کہ آج چالیس روز پورے ہوگئے دیکھنا چاہیے کہ اب کیا پیش آتا ہے ۲۳ رصفر کو اپنے تمام کپڑے خدام میں تقسیم کردیے سرد ہوا کا اثر ہوا اور شدید بیماری میں مبتلا ہوے مرض کی شدت کے باوجود معمولات میں فرق نہ آیا آداب شریعت وطریقت سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمایا وصال سے کچھ دیر پہلے غیبت واستغراق کا غلبہ ہوا فرزندوں نے پوچھا یہ حالت کس وجہ سے ہے جواب دیا استغراق کی وجہ سے بعض حقائق ومعاملات درپیش ہیں اسی حالت میں یہ وصیت فرمائی۔

> ''سنت کو دانتوں سے پکڑنا چاہیے صاحب شریعت علیہ السلام نے ''الدین النصیحۃ'' کے مطابق امت کی خیر خواہی اور نیک صلاح کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ دین کی معتبر کتابوں سے متابعت کامل کا راستہ حاصل کرنا اور اس پر کابند ہونا چاہیے میری تجہیز وتکفین میں سنت پر پورا عمل کیا جائے کوئی سنت ترک نہ کی جائے''

۲۸ رصفر المظفر ۱۰۳۴ھ سہ شنبہ بوقت چاشت جان جان آفریں کے سپرد فرمائی اس وقت عمر شریف ۶۳ رسال تھی۔ نماز جنازہ فرزند کلاں خواجہ محمد سعید نے پڑھائی اور جسد مبارک حویلی کے صحن میں سپرد خاک کردیا گیا۔

شمائل وخصائل

حلیہ مبارک:

قد متوسط، چہرہ انور وجیہ، رنگ گندمی مائل بہ سفیدی، پیشانی کشادہ، داڑھی گھنی، آنکھیں بڑی بڑی، صورت انوار ولایت سے روشن، چہرۂ مبارک پر جس کی نظر پڑتی کہتا **تبارک اللہ احسن الخالقین**۔

عام اخلاق:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ انتہائی حلیم، کریم النفس، مدبر، ذہین، ذکی واقع ہوے تھے۔ کلام نہایت شیریں اور شائستہ ہوتا، طبیعت غیور وخوددار تھی۔ بادشاہ جہانگیر سے تعلقات کے باوجود کسی جاگیر، منصب یا مستقل آمدنی کی خواہش ظاہر نہ کی۔ اخلاق وتواضع اور خلق خدا پر شفقت ورضا وتسلیم کی خوانتہائی درجہ پر پہنچی

ہوئی تھی آپ کو اور اعزہ کو ظالم حاکموں سے بڑی ایذائیں پہنچیں لیکن تسلیم و رضا سے کام لیا اور کبھی حرف شکایت زباں پر نہ لائے۔ کوئی ملاقات کے لیے آتا تو تعظیماً کھڑے ہوجاتے اور مجلس میں جگہ دیتے اور اس کے ذوق کے مطابق گفتگو فرماتے سلام میں ہمیشہ سبقت کرتے تھے۔ اہل حقوق کی حد درجہ رعایت فرماتے۔

لباس:

آپ کا لباس انتہائی سادہ ہوتا ایک کرتا جس کے دونوں کاندھوں پر چاک ہوتا تھا اس کے اوپر عبا، لیکن گرمیوں میں صرف کرتا ہی ہوتا، دستار سر پر لپیٹ لیتے جیسا کہ سنت ہے۔ اور شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان پیٹھ پر رہتا، جب نیا لباس تبدیل کرتے، پرانا کسی خادم، عزیز یا مہمان کو دے دیتے۔

اتباع سنت:

زندگی کا ہر عمل سنت کی اتباع میں ہوتا وہ اپنے علمی و روحانی کمالات کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا فیض سمجھتے تھے فرماتے تھے:

> ''ہمارا ہر عمل اور کوشش بھی کیا چیز ہے جو کچھ بھی ہے وہ فضل خداوندی ہے لیکن اس کا کوئی ذریعہ کہا جاسکتا ہے تو وہ سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے ہے جس پر مدار کار سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی عطا فرمایا ہے اسی پیروی اور اتباع کی وجہ سے عطا فرمایا ہے'' (حضرات القدس)

سنت کے آداب اور اس کی باریک باتوں میں سے کسی چھوٹی سی چھوٹی چیز کو بھی ترک نہ کرتے تھے۔ ایک بار کسی خادم سے فرمایا فلاں جگہ لنگیاں رکھی ہوئی ہیں جا کر کچھ لے آؤ۔ وہ گیا اور چھ عدد لے آیا۔ آپ نے تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہمارے صوفی کو ابھی تک یہ خبر نہیں کہ جفت کے مقابلہ میں طاق کو بہتر قرار دیا گیا ہے اس کی رعایت مسنون ہے **اللّٰہ وتر ویحب الوتر** میں تو منہ دھوتے وقت بھی اس بات کا خیال رکھتا ہوں کہ پہلے داہنے رخسار پر پانی پڑے کیوں کہ داہنی جانب کو مقدم رکھنا بھی مسنون ہے۔

(مکتوبات، ج ۱، ص ۴۵۶، مکتوب ۳۱۳)

لباس وضع قطع، رفتار و گفتار، خورد و نوش، آداب مجلس، نشست و برخاست، رنج و راحت غرض کہ

شعبہ ہائے زندگی کی معمولی سے معمولی چیزوں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا التزام کرتے۔

عبادت وریاضت:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

> ''یہ دنیا دار العمل ہے اور مزرع آخرت۔ حضور باطن کو آداب و اعمال ظاہری کے ساتھ جمع رکھنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک باوجود محبوبیت اور علوئے مرتبت کے کثرت عبادت سے متورم ہوجاتے تھے'' (حضرات القدس)

آپ کی پوری زندگی عبادت وریاضت کے معمولات سے عبارت ہے۔ فرض نمازیں باجماعت ادا فرماتے، نوافل واذکار کا خاص اہتمام رکھتے۔ جس کا اندازہ حضرت کے معمولات شب وروز سے بخوبی ہوتا ہے۔ نصف شب سے تہجد کے لیے بیدار ہوجاتے ہر دو رکعت کے بعد توبہ واستغفار اور درود شریف اور دعاؤں کے بعد مراقبہ فرماتے تھے۔ یہ سلسلہ فجر تک جاری رہتا فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اشراق تک اپنے متوسلین کے ساتھ مراقبہ میں بیٹھتے تھے۔ بعد اشراق دیگر مشاغل میں مصروف ہوتے۔ نماز چاشت کے بعد کچھ غذا تناول فرماتے جو فقراء حاضر خانقاہ ہوتے وہ بھی کھانے میں شریک ہوتے یا ان کو کھانا تقسیم کردیا جاتا۔ کھانے کے بعد قیلولہ فرماتے پھر زوال کے بعد ظہر کی سنتیں اور فرض وغیرہ سے فراغت پاکر متوسلین حاضر خدمت ہوتے اور فیوض وبرکات سے مالا مال ہوتے یہ سلسلہ نماز عصر تک جاری رہتا اذان عصر کے بعد تحیۃ الوضو اور عصر کی نوافل پڑھتے پھر جماعت سے فراغت پاکر تلقین کا سلسلہ جاری کرتے نماز مغرب کے بعد نوافل کا طویل سلسلہ عشاء کے قریب تک جاری رہتا۔ نماز عشاء کے بعد آرام فرمانے کا وقت تھا رات دن کے نوافل میں پورا قرآن ختم کرلیتے۔ اسی اثناء میں تصانیف، مکاتیب اور درس وتدریس، وعظ وتلقین کا سلسلہ جاری رہتا۔ سفر میں بھی معمولات پر پابندی کی کوشش کی جاتی۔

(حضرات القدس، ص۸۲)

ضیافت:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے یہاں روزانہ بے شمار علماء حفاظ، صوفیاء اور مہمان رہتے، جن کی تعداد اکثر دنوں میں سو تک پہنچ جاتی، خاص طور پر رمضان میں یہ تعداد کافی ہوجاتی ان تمام لوگوں کو حضرت کے مطبخ

سے کھانا دیا جاتا۔

اولاد:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے یہاں سات فرزند پیدا ہوئے جن میں چار کا وصال حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی زندگی ہی میں ہو گیا۔ شیخ محمد فرخ، شیخ محمد عیسیٰ، شیخ محمد اشرف ایام طفولیت ہی میں داغ مفارقت دے گئے۔

۱......خواجہ محمد صادق: تکمیل علم کے بعد درس و تدریس میں مصروف ہوئے اور ۲۵/ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (۱۰۲۵ھ)

۲......خواجہ محمد سعید: ۱۰۰۵ھ تا ۱۰۷۰ھ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سے خلافت لے کر ان کے کار ارشاد کو آگے بڑھانے میں حصہ لیا۔

۳......خواجہ محمد معصوم: (۱۱/ شوال المکرّم ۱۰۰۷ھ ۹/ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ) علوم اسلامیہ کے ماہر اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خلیفہ و جانشین ہوئے۔ جن کی مساعی جمیلہ سے سلسلۂ مجددیہ کو ہند و بیرون ہند میں بڑا فروغ و استحکام حاصل ہوا۔

چراغِ ہفت کشور خواجہ معصوم
منور از فروغش ہند تا روم

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر آپ ہی سے بیعت تھے جن کی روحانی تربیت آپ کے فرزند خواجہ سیف الدین نے کی تھی۔

خلفاء:

تلقین و ہدایت کے اس روشن مینار سے دلوں کی دنیا منور کرنے والے اہل ارادت کا کوئی شمار نہیں۔ اسی طرح آپ کی روحانی تربیت سے فیض یاب ہو کر کامل شیخ طریقت بننے والے اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہونے والوں کی صحیح تعداد کا تعین ازبس دشوار ہے۔ خلفاء کی کثرت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ہندوستان ہی نہیں، ترکستان و افغانستان، روم و شام، عرب و عجم ہر جگہ خلفائے عظام سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ کی اشاعت میں مصروف تھے۔

چند اہم خلفاء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱......خواجہ سید آدم بنوری
۲......خواجہ محمد معصوم
۳......شیخ محمد طاہر لاہوری
۴......خواجہ میر محمد نعمان
۵......خواجہ ہاشم کشمی
۶......شیخ بدیع الدین سہارنپوری
۷......مولانا بدرالدین سرہندی
۸......شیخ عبدالاحد عرف گل شاہ
۹......مولانا محمد صدیق کشمی
۱۰......شیخ حمید بنگالی
۱۱......شیخ عبدالحی حصاری
۱۲......شیخ نور محمد پٹنی
۱۳......مولانا احمد برکی
۱۴......مولانا امان اللہ لاہوری
۱۵......شیخ حسن برکی
۱۶......حاجی خضر خاں افغانی
۱۷......میر صغیر احمد رومی
۱۸......مولانا طاہر بدخشی
۱۹......شیخ عبدالہادی فاروقی
۲۰......مولانا فرخ حسینی ہروی
۲۱......شیخ محمد صادق کابلی
۲۲......مولانا یوسف سمرقندی

تالیفات وتصنیفات:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ایک بلند پایہ ممتاز عالم تھے انھوں نے دین وشریعت کی حمایت اور احیائے دین کے مصالح کو مدنظر رکھتے ہوے چند بیش قیمت تصانیف بھی یادگار چھوڑیں جن کی افادیت وتاثیر آج بھی قایم ہے۔ یہ مصنفات طالب حق اور اہل بصیرت کے لیے گراں قدر سرمایہ اور تلقین وہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ آپ کی مصنفات ومؤلفات کی فہرست یہ ہے:

۱......رسالہ تہلیلیہ
۲......رسالہ اثبات نبوت
۳......رسالہ رد روافض
۴......رسالہ معارف لدنیہ
۵......شرح شرح رباعیات باقی باللہ
۶......مبداء ومعاد
۷......مکاشفات غیبیہ (مکتوبات امام ربانی، دفتر ۳)

دفتر اول کی ابتدا ان مکاتیب سے ہوتی ہے جن کو آپ نے حضرت باقی باللہ کو تحریر کیے۔ اس دفتر میں ۳۱۳ مکاتیب ہیں۔ جن کو خواجہ یار محمد جدید بدخشی طالقانی نے جمع کیا جس کا تاریخی نام درالمعرفت رکھا۔

دفتر دوم خواجہ عبدالحی حصاری نے مرتب کیا جس میں ۹۹؍ مکاتیب ہیں جس کا تاریخی نام نورالخلائق (۱۰۲۸ھ) رکھا سنہ ۱۰۳۳ھ میں ترتیب دیا۔

تیسرا دفتر خواجہ محمد ہاشم کشمی نے ترتیب دیا جو ایک سو چودہ خطوط پر مشتمل ہے جس کا نام بحرالمعارف رکھا۔

اصلاح وتجدید:

ہندوستان میں مسلم حکومت کے دور اول سے لے کر بادشاہ ہمایوں تک جتنے بھی امراء و سلاطین گزرے وہ سچے مسلمان اور راسخ العقیدہ سنی تھے۔ دین حق کے حامی اور اہل اسلام کے خیر خواہ تھے۔ خود اکبر بادشاہ اپنے ابتدائی عہد حکومت میں سچا مسلمان اور پکا سنی تھا۔ سفر وحضر میں جماعت سے پنجگانہ نماز ادا کرتا، رمضان کے روزے رکھتا، اولیاء اللہ، علماء و مشائخ سے عقیدت واحترام کا سلوک کرتا، ان کی بارگاہوں میں ادب واحترام کے ساتھ حاضری دیتا۔ اس کے درباری امراء وعلماء بھی دین حق کے حامی اور مخلص تھے۔ مگر جب سلطنت کو وسعت و استحکام حاصل ہونے لگا اس کے مذہب پر سیاست غالب آنے لگی۔ رانی جودھا بائی اور دوسری راجکماریوں سے شادی کر کے اس نے ہندو راجاؤں سے رشتہ قرابت قایم کیا تو اسے ہندو مذہب اور اس کے فلسفہ ورسوم کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تو وہ جہالت کی بنا پر ہندو مذہب اور اس کے اعمال اور رسوم میں گہری دلچسپی لینے لگا۔ اس طرح اس کی راسخ العقیدگی صلح کلیت میں بدل گئی۔ اور وہ ہندو مذہب کے علاوہ دیگر ادیان باطل وملل کے افکار وعقائد کی معلومات فراہم کرنے کا شائق ہوگیا۔ اور اس نے اپنے دربار میں ہر مذہب وملت کے علماء وعقلاء کو جمع کر لیا، اور ان کے درمیان مختلف دینی ومذہبی موضوعات پر مناظرے کراتا۔ بحث ومناظرے کے دوران قسم قسم کی نکتہ آفرینیاں اور بے لاگ تبصرے کیے جاتے۔ مناظرے میں موشگافیوں اور عقلی دلائل کی گرم بازاریوں نے اکبر کے ذہن میں تشکیک کا مرض پیدا کر دیا۔ اسلامی عقائد وافکار کی بندشوں سے آزاد ہونے لگا۔ بین المذاہب والمسالک بحث ومناظرہ کے شوق نے اسے اس نتیجہ پر پہنچا دیا کہ تمام مذاہب کی صداقتوں کو یکجا کیا جائے۔ چنانچہ اس نے چالیس ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جس میں اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی خوبیاں جمع کی جانے لگیں۔

ادھر ٹوڈرمل، بیربل، دیوی برہمن ـــ جیسے ہندو امراء واعیان سلطنت اور مفاد پرست تشکیک زدہ ملا مبارک اور اس کے بیٹے ابوالفضل فیضی اور شریف آملی جیسے دیگر خوشامدی علماء وامرائے دربار نے اکبر

کے ذہن و دماغ کو اسلام سے منحرف کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ بادشاہ اور حکومت کو قانون شرع کی پابندیوں سے آزاد کرنے کی بتدریج جدوجہد شروع ہوئی۔

سب سے پہلے ملا مبارک ناگوری نے ایک محضر کے ذریعہ بادشاہ کو امام عادل اور مجتہد کا درجہ دیا جس کی رو سے بادشاہ کسی فقہی مسلک کا پابند نہیں رہا۔ وہ خود امور دینی میں اپنی رائے سے فیصلے کرنے کا مجاز قرار دیا گیا اور اس کے حکم کو تسلیم کرنا: وراس پر عمل پیرا ہونا لازمی قرار دیا گیا۔ یہ پہلی منزل تھی جہاں تقلید سے کنارہ کش کر کے اکبر کو اجتہاد کے درجہ پر پہنچا دیا گیا۔ پھر تھوڑے ہی دنوں بعد اعلانیہ ائمہ مجتہدین کی توہین وتحقیر ہونے لگی۔ دین کا بھرم اٹھ گیا ابوالفضل اس قدر جری ہو گیا کہ بحث ومباحثہ کے دوران ائمہ کا قول نقل کیا جاتا تو وہ کہتا فلاں حلوائی، فلاں کفش دوز اور فلاں چمڑے والے کے قول سے تم مجھ پر حجت قایم کرتے ہو۔

بادشاہ عادل اور مجتہد قرار دیے جانے کے بعد اس کے دماغ میں فرعونیت سمائی اور جگت گرو بننے کا شوق پیدا ہوا اس نے ایک نیا دین ایجاد کر لیا۔ ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں۔

> ''بادشاہ نے یہ خیال پیدا کر لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کل مدت ایک ہزار سال تھی جو پوری ہو گئی۔ بادشاہ کے دل میں اس کے بعد ان منصوبوں کے اظہار واعلان میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی۔ جو اپنے دل میں انھوں نے طے کیے تھے ادھر ایسے علماء جن کا کچھ رعب وداب تھا ان سے بھی بساط خالی ہو چکی تھی پھر کیا تھا اس کے بعد تو بادشاہ خوب کھل کر کھیلے اور اسلامی احکام وارکان کے ہدم و بربادی ان کی جگہ نت نئے اپنے ساختہ پرداختہ قوانین کی ترویج میں مشغول ہوے۔ جس کے بعد عقائد کی بربادی کا بازار گرم ہوا''
>
> (منتخب التوایخ، ص ۳۰۱)

الف ثانی کے اس نظریہ کو سکھوں کے ذریعہ عام کیا گیا اور عالم نما جاہلوں نے کہا اس صاحب زماں کا وقت آگیا ہے جو ہندو اور مسلمانوں کے بہتر فرقوں کے اختلاف کو مٹانے والا ہوگا اور وہ صاحب زماں بادشاہ اکبر ہے۔ اکبر نے ہندومت، جین مت، عیسائیت اور مجوسیت کے افکار وعقائد، اعمال ورسوم کا ایک مجموعہ مرتب کیا جسے ''دین الٰہی'' کا نام دیا گیا۔ اور اس باطل دھرم کا کلمہ لاالہ اللہ اکبر خلیفۃ اللہ تھا۔

دین الٰہی کا غالب عنصر ہندو دھرم کے افکار و اعمال تھے کہنے کو تو اس نئے دین میں سارے مذاہب کی خوبیاں جمع کر دی گئی تھیں مگر اسلام کے علی الرغم ایسے افکار و عقائد اور رسوم و اعمال کا مجموعہ تھا جو اسلام کے بنیادی عقائد کے سراسر خلاف تھا اسلام کے علاوہ تمام ادیان کی پذیرائی کی جاتی اور کھلے عام اسلام کے عقائد و شعار کا مذاق اڑایا جاتا تھا جس کا اندازہ دین الٰہی کے پیروؤں کے اعمال و افکار سے ہوتا ہے۔

۱......آفتاب کی عبادت دن میں چار بار کی جاتی
۲......صبح کو اکبر کا درشن اور اسے سجدہ کیا جاتا
۳......شراب اور جوا حلال گاؤکشی حرام
۴......دختر عم و خال سے نکاح جائز
۵......لاشیں جلائی جائیں اگر دفن کی جائیں تو پاؤں قبلہ کی طرف ہوں
۶......مردوں کے لیے سونا اور ریشم حلال
۷......خنزیر اور کتوں کا احترام ناگزیر
۸......آگ کا احترام
۹......دیوالی، دسہرہ، راکھی، پونم، شیوراتری خاص تہوار تھے
۱۰......متعہ حلال
۱۱......عقیدۂ تناسخ

اکبری دور میں اسلام اور اہل اسلام کی زبوں حالی کا عالم کیا تھا حضرت مجدد علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

> ''مسلمانوں پر پچھلے دور میں کیا کچھ گزر گیا اسلام کی زبوں حالی پہلے زمانہ میں اس سے آگے نہ گئی تھی کہ مسلمان اپنے دین پر رہیں اور کفار اپنے دین پر، لیکن گزشتہ دور اکبری میں کھلے بندوں اور اسلامی سلطنت میں کفر کے قوانین غالب اور نافذ تھے۔ بحال یہ کہ مسلمان اسلامی قوانین کے اظہار سے عاجز تھے اگر ظاہر کرتے تو قتل کر دیے جاتے'' (مکتوب ۶۵)

اکبری دور کے بعد بھی اس کے اثرات بد کا تذکرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''اسلام اتنا کمزور ہوگیا ہے کہ ہندوستان کے کفار بے کھٹکے مسجدوں کو گرا رہے ہیں اور ان کی جگہ اپنے مندر بنا رہے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی شبستان میں جو آگ لگی تھی اس کی شعلہ فشانیاں کس حد کو پہنچی ہوئی تھیں'' (مکتوبات اول، ص ۱۶۳)

حضرت مجدد کی اصلاحی سرگرمیاں:

اکبر کی موت کے بعد ۱۰۱۴ھ میدان عمل میں اس وقت اترے جب آپ کی عمر چالیس سال ہو چکی تھی اور علم ظاہر و باطن میں کمال پیدا کر لیا تھا چونکہ اس وقت بے دینی دربار ہی میں پیدا ہوئی تھی اور اسے شاہی سرپرستی حاصل تھی اس لیے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے جہانگیری عہد کے امراء و اعیان سلطنت ہی کو دین حق کی طرف مائل کرنے اور اکبری عہد کی بدعات و خرافات کے دور کرنے اور اسلام کے نقصانات کی تلافی کے لیے آمادہ کیا اور اس مقصد کے لیے تمام نامور امراء کو خطوط لکھے ان تمام مکاتیب کا صرف ایک مقصد تھا کہ جس طرح ممکن ہو اس نقصان کی تلافی ہونی چاہیے جو اسلام کو عہد اکبری میں پہنچا ہے۔ لالہ بیگ کو لکھتے ہیں:

> ''اللہ ہم میں اور آپ میں اسلام کی حمیت زیادہ کرے تقریباً ایک قرن سے اسلام پر ایسی غربت چھا گئی ہے کہ کفار اسلامی علاقوں میں کفر کے احکام جاری کرنے ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کوشش میں ہیں کہ اسلام کے احکام پوری طرح زائل ہو جائیں۔ اسلام اور مسلمان کا نام تک باقی نہ رہے۔ اگر کوئی مسلمان اسلامی شعار کو ظاہر کرتا ہے تو اس کو قتل کرا دیا جاتا ہے'' (دفتر اول، مکتوب ۲۹)

شیخ فرید بخاری کے نام لکھے گئے مکتوبات کے بعض اقتباسات:

> ''آج جب کہ مانع دولت اسلام کے زائل ہونے کی نوید اور بادشاہ اسلام کے جلوس کی بشارت ہر خاص و عام کے کان تک پہنچی ہے اہل اسلام نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ بادشاہ کے مددگار اور معاون رہیں گے اور ترویج شریعت اور تقویت ملت میں ان کا ساتھ دیں

گے۔ ان کی مدد کریں گے چاہے زبان سے ہو چاہے ہاتھ سے، سب سے اول مسائل شرعیہ کی مدد ہے تا کہ کتاب و سنت و اجماع امت کے موافق عقائد باطلہ کا اظہار ہو۔ کوئی بدعتی اور گمراہ بیچ میں آکر راستہ نہ کاٹے اور کام کو نہ بگاڑے''

''اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامل قدرت اور بادشاہ کا قرب عطا کیا ہے اس لیے آپ کی ذات سیادت پناہ سے امید ہے کہ ظاہر و باطن میں برابر شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی ترویج کے لیے کوشش کریں گے اور مسلمانوں کو ذلت و پستی سے نکالیں گے''

(دفتر اول، مکتوب ۴۷)

خان جہاں کو تحریر فرمایا:

''آپ سے التماس ہے کہ جب اس خاندان نقشبندیہ کے اکابر کی محبت کی برکت سے جو آپ کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات میں تاثیر رکھی ہے اور آپ کے اقران میں آپ کی عزت ہے تو آپ کوشش کریں تا کہ کم از کم یہ صورت نکل آئے کہ کفر کے وہ بڑے احکام جو مسلمانوں میں رائج ہو گئے ہیں ختم ہو جائیں۔ اور منکرات سے مسلمانوں کو نجات ملے اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے اجر دے۔ پہلی حکومت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت اور دشمنی مفہوم ہوئی تھی اس حکومت میں بھی پہلی حکومت کی کیفیت نہ پیدا ہو جائے اور عرصہ حیات مسلمانوں پر تنگ ہو جائے'' (مکتوبات اول، ۶۵)

علمائے سوء:

ملا مبارک، ابوالفضل فیضی، شریف آملی جیسے دنیادار علماء نے اپنی عقلیت پرستی اور حیلہ طرازی سے اکبر کو مہدی صاحب زماں اور امام مجتہد حتیٰ کہ اسے انسان کامل خلیفۃ الزماں قرار دے دیا اور اسے اسلام سے

برگشتہ کر کے لادینیت کا دروازہ کھول دیا، یہی علماء سوء درحقیقت دین الٰہی کے موسس اور بانی تھے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اس حقیقت سے بخوبی آشنا تھے کہ علمائے سوء اگر بادشاہ جہانگیر کے دربار میں داخل ہوئے تو اکبری دور کی لادینیت پوری قوت کے ساتھ ہندوستان کے طول وعرض میں پھیل جائے گی اس فتنے کو روکنے کا سب سے مؤثر ذریعہ یہی ہے کہ دربار شاہی کو خود غرض دنیادار، دین فروش علماء سے پاک کیا جائے۔

میر صدر جہاں کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

> ''سننے میں آیا ہے کہ بادشاہ اسلام اسلامی حسن اعتقاد کی بنیاد پر علماء کے طلبگار ہو گئے ہیں یہ اللہ کا کرم ہے آپ کو معلوم ہے کہ جو پچھلے دور میں خرابی پیدا ہوئی تھی علماء سوء کی وجہ سے ہوئی تھی۔ لہٰذا علماء کے انتخاب میں آپ خوب چھان بین کریں، علماء سوء دین کے ڈاکو ہیں ان کا مقصد عزت ومنزلت اور ریاست ہے اللہ تعالیٰ ان کے فتنہ سے بچائے'' (مکتوبات اول، ص ۱۹۴)

اب جبکہ حکومت پلٹ گئی اور اہل ہبل کے عناد کا زور ٹوٹ گیا ہے تو تمام مقتدایان اسلام پر چاہے وزرائے عظام ہوں یا علمائے کرام ہوں لازم ہے کہ اپنی تمام کوشش شریعت کی ترویج و اشاعت پر لگا دیں۔ اور اسلام کے منہدم ارکان کو قایم کریں، تغافل میں کچھ فائدہ نہیں ہے، مسلمانوں کے دل مضطرب ہیں، ان کی پچھلے دور کی مصیبتیں یاد ہیں، کہیں یہ نہ ہو کہ تلافی مافات کی صورت بھی ہاتھ سے نکل جائے اور اسلام کی غربت میں مزید اضافہ ہو۔

شیخ فرید بخاری کو لکھتے ہیں:

> ''پچھلے دور میں مسلمانوں پر جو بھی مصیبت آئی وہ اسی جماعت کی وجہ سے آئی بادشاہوں کو انھوں نے ہی بہکایا ہے وہ بہتر فرقے جنہوں نے گمراہی اختیار کی ان کے مقتدی یہی علمائے سوء تھے۔ اگر علمائے سوء کے علاوہ کسی نے راہ ضلالت اختیار کی ہے تو اس کی ضلالت دوسروں تک بہت کم متعدی ہوئی ہے اور اس زمانے کے اکثر صوفی نما جاہل علمائے سوء کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ ان کا فساد بھی متعدی

ہے'' (مکتوب ۴۷)

مکار صوفی:

عہد اکبری میں تصوف وطریقت کے جو افکار و رسوم ہوا پرست صوفیوں نے وضع کر لیے تھے جس میں فلسفہ یونان، حکمت اشراق، عجمی و ہندی تصورات کی ایسی آمیزش کر لی گئی تھی جس سے اسلامی تصوف کا کوئی واسطہ نہ تھا۔ جاہل صوفیہ نے شریعت وطریقت کو الگ الگ خانوں میں بانٹ کر ایک ایسا نظام رائج کر دیا تھا جہاں دینی احکام اور شرعی نزاکتں کا دور دور تک گزر نہ تھا، نام نہاد روحانیوں کا مسلک دین حق کے لیے سم قاتل تھا۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس جانب خاص توجہ فرمائی اور شریعت کی برتری کا احساس دلایا اور اس زندیقی نظریہ تصوف وسلوک کی خامیوں سے لوگوں کو روشناس کر کے صحیح اسلامی فکر اور اسلامی تصوف کی راہ دکھائی۔ جو شریعت سے ماوراء نہیں بلکہ شریعت کی سراسر پابندی سے عبارت ہے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اپنے وقت کی گمراہیوں کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں:

> ''اس وقت عالم میں بدعات کا اس کثرت سے ظہور ہے کہ معلوم ہوتا ہے ظلمات کا دریا امنڈ رہا ہے اور سنت کا نور اس مواج دریا میں اس کے مقابلہ میں اس طرح ٹمٹما رہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے رات کے اندھیرے میں کہیں کہیں جگنو اپنی چمک دکھا رہے ہیں''

(مکتوبات دوم، ۲۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنی حکمت وبصیرت سے معلوم کیا کہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ صوفیہ طریقت وحقیقت کو شریعت سے۔ بالاتر سمجھتے اور حقیقت کے نام پر گمراہی اور باطنی مسلک رائج کر رہے ہیں آپ نے ان مفاسد کا رد فرمایا لکھتے ہیں:

> ''منازل سلوک طے کرنے اور مقامات جذب قطع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ حاصل اور مقصد تمام سیر وسلوک کا یہ ہے کہ مقام اخلاص حاصل ہو جائے جو کہ تمام آفاقی اور انفسی معبودوں کی فنا پر منحصر ہے۔ شریعت کے تین اجزاء ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص۔ طریقت اور حقیقت اخلاص کے خادم ہیں۔ یعنی طریقت وحقیقت کے جتنے منازل طے

> ہوں گے اسی قدر اخلاص میں قدم راسخ تر ہوتا جائے گا۔ اخروٹ اور کشمش جیسی معمولی اشیاء پر اکتفاء کیے ہوئے ہے نہ وہ شریعت کے کمالات کو سمجھا ہے اور نہ طریقت وحقیقت کی تہ تک پہنچا ہے وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ شریعت چھلکا ہے اور حقیقت گودا۔ اس کو اصل کاز کی خبر تک نہیں ہے وہ صوفیہ کی لایعنی باتوں پر فریفتہ اور احوال و مقامات پر مفتون ہو گیا۔ ہے ایسے لوگوں کو اللہ سیدھی راہ پر لگائے''
>
> (مکتوبات اول، ۴۰)

بے عمل صوفیوں کی اس باطل لغزش سے باز رہنے کی تاکید فرمائی جس سے لوگ شرعی فرائض وواجبات سے غافل ہو جاتے تھے۔

> ''ضرورت دو باتوں کی ہے اللہ کے سوا کسی سے تعلق نہ رہے اور ان اعمال کو پردے کا راز بنایا جائے جس کا تعلق بدن سے ہے اور شریعت نے ان کا حکم دیا ہے۔ جو شخص بغیر اعمال بدنیہ کے قلب کی سلامتی کا دعوٰی کرے اس کا دعوٰی غلط ہے۔ جس طرح دنیاوی زندگی میں بغیر جسم کے روح نہیں ہوتی بلکہ اس کا خیال تک نہیں کیا جا سکتا اسی طرح احوال قلبیہ کا ظہور بغیر بدنی اعمال کے محال ہے۔ اس زمانہ کے اکثر ملحد اس قسم کا دعوٰی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں ان کے برے اعمال سے بچالے'' (مکتوبات اول، ۳۹)

شیخ بدیع الدین کو لکھتے ہیں:

صوفیاء خام کی بے عملیوں کی تردید اس طرح فرماتے ہیں:

> ''یہ لوگ یہ بات بھی کہتے ہیں کہ پیر اس مقصد سے عبادت نہیں کرتا کہ وہ عبادت کا محتاج ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے متبعین اس کو دیکھ کر عبادت کریں'' (مکتوبات دفتر اول، ۲۷۶)

> ''خام صوفی ذکر و فکر کو اہم سمجھ بیٹھے ہیں فرائض وسنن کی بجا آوری میں

تساہل سے کام لیتے ہیں اور مغیبات اور ریاضات کو اختیار کر کے جمعہ و جماعت کو چھوڑتے ہیں۔ وہ سمجھتے نہیں کہ ایک فرض کو جماعت سے ادا کرنا ان کے ہزاروں چلوں سے بہتر ہے۔ ہاں جو ذکر وفکر آداب شرعیہ کے ساتھ کیا جائے وہ بہتر اور شایان اہتمام رہتا ہے''

(ایضاً: ۲۶۰)

آپ نے شیخ نظام تھانیسری کو تحریر فرمایا:

''معتبر افراد سے معلوم ہوا کہ آپ کے بعض خلفاء کو ان کے مرید سجدہ کرتے ہیں وہ زمین بوسی پر اکتفا نہیں کرتے۔ اس فعل کی قباحت اظہر من الشمس ہے آپ ان کو تاکید کے ساتھ منع کریں اس فعل سے بچنا ہر ایک کو لازم ہے اور خاص کر ایسے شخص کو جو خلق کا مقتدا ہو۔ آپ کی مبارک مجلس میں تصوف کی کتابیں پڑھی جاتی ہیں چاہیے کہ فقہ کی کتابیں پڑھی جائیں فقہ کی کتابوں کا نہ پڑھنا احتمال ضرر رکھتا ہے'' (ایضاً: ۲۲۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنی تجدیدی سرگرمیوں سے ایک طرف تو حکومت کو کفر کی گود میں جانے سے روکا اور اکبری دور کی دینی وسماجی گمراہیوں کو ختم کر کے اس عظیم فتنہ کے سیلاب کو روکا جو ہندوستان سے دین حق کو بہالے جانے کے لیے موجیں مار رہا تھا دوسری جانب تصوف کے چشمۂ صافی کو ان آلائشوں سے جو فلسفیانہ اور راہبانہ گمراہیوں سے آلودہ ہو چکا تھا پاک کر کے اسلام کا اصلی اور صحیح تصوف پیش کیا اور عوام میں پھیلی ہوئی غیر اسلامی رسوم کا خاتمہ کیا اور سلسلۂ بیعت وارشاد کے ذریعے اتباع شریعت کی ایک ایسی تحریک پھیلائی جس کے ہزاروں کارکنوں نے ہند و بیرون ہند عوام کے اخلاق کو اعتقاد کی اصلاح کی۔

تیسرا اہم کارنامہ یہ ہے کہ علمائے سوء کی فتنہ طرازیوں اور ان کی گمراہیوں سے لوگوں کو بچنے کی تلقین کی اور ان کے مکر و حیلہ کا پردہ فاش کیا۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی تحریریں گنجینۂ اسرار و معارف ہیں اور ان کا ایک ایک لفظ ان کے سوز نہانی اور جذبۂ ایمانی کا اظہار کرتا ہے۔

رسالت محمدی:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا اصل تجدیدی کارنامہ جس کے جلو میں سارے تجدیدی کارنامے انجام پاتے ہیں وہ نبوت محمدی اور اس کی ابدیت وضرورت پر امت مسلمہ میں اعتقاد واعتماد بحال کرنے اور مستحکم کرنے کا انقلابی کارنامہ ہے اس تجدیدی اقدام سے ان تمام فتنوں کا انسداد ہوتا ہے جو اس وقت عالم اسلام میں منہ پھیلائے اسلام کی حقانیت وصداقت کو نگلنا چاہتے تھے۔ ایران کی نقطوی تحریک نے نبوت محمدی کی بقاودوام کے خلاف بغاوت کی اور اعلان کیا کہ نبوت محمدی کا ایک ہزار سالہ دور ختم ہوا اور اب دینی راہنمائی اور زندگی کی تشکیل جدید کا وہ دور شروع ہونے والا ہے جس کی بنیاد عقلیت اور فلسفہ پر ہوگی۔ اسی فلسفہ سے متاثر ہو کر اکبر نے دین الٰہی کا اختراع کیا۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

> ''اس زمانے میں یہ بات میں نے دیکھی کہ خود نبوت ہی کے متعلق اور پھر کسی فرد واحد کے لیے نبوت کے اثبات کے سلسلہ میں لوگوں کے اعتقاد میں فتور آ چلا ہے۔ یہ خرابی اتنی بڑھ گئی ہے کہ اسلام کے وہ علماء جو شریعت کی پیروی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری میں جو ثابت قدم تھے قتل کر دیے گئے اور یہ حالت ہوگئی کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مکرم نام کو چھوڑا جارہا ہے جس کا نام آپ کے نام مبارک کے نام پر ہوتا ہے اس کو بدل دیتے ہیں''

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی یہ تحریر دسویں صدی کے اواخر کی ہے جب کہ اکبر اس منحوس جماعت کی سرپرستی کرر ہا تھا اور اس نے مختلف مذاہب کے ان افراد کو عبادت خانے میں جمع کیا تھا جنہوں نے اکبر کو خلیفۃ الزماں انسان کامل اور مظاہر حق کا مظہر اتم قرار دے کر معبودیت کے دائرہ میں شامل کیا تھا اور اس کے لیے ۔۔۔ تجویز کیا تھا اور رسالت محمدی اور شریعت مبارکہ کا برملا تمسخر اڑایا جارہا تھا۔

ارشاداتِ عالیہ:

☆...... فرائض کے مقابل نوافل کا کچھ اعتبار نہیں۔ فرائض میں سے ایک فرض کا ایک وقت میں ادا کرنا ہزار سال کے نوافل کے ادا کرنے سے بہتر ہے۔ اگرچہ خالص نیت سے ادا ہوں اور خواہ کوئی نوافل ہوں

نماز، زکوٰۃ، روزہ، ذکر و فکر اور ان کے مثل۔

☆...... مکلفین کے لیے پہلی ضروری بات یہ ہے کہ وہ اپنے عقیدوں کو علماء اہل سنت و جماعت کی رایوں کے موافق درست کرلیں۔ کیونکہ نجات اخروی ان بزرگواروں کی صواب نما رایوں کی پیروی سے وابستہ ہے اور فرقہ ناجیہ یہی بزرگوار اور ان کے پیرو ہیں۔

☆...... موت کے آنے سے پہلے اپنا کام کرنا چاہیے اور یا شوق کہتے ہوئے مرنا چاہیے۔ اول اعتقاد کی درستی سے چارہ نہیں اور جو کچھ بطریق ضرورت و تواتر دین سے معلوم ہے اس کی تصدیق ضروری ہے دوم جاننا اور عمل کرنا اس پر جو فقہ سے متعلق ہے ضروری ہے۔ سوم سلوک طریق صوفیہ بھی درکار ہے نہ اس لیے کہ غیبی صورتوں اور شکلوں کا مشاہدہ کریں اور انوار و رنگ دیکھیں۔

☆...... صوفیوں کے اعتقادات آخر کار یعنی منازل سلوک کے پورا ہونے اور ولایت کے درجوں کی نہایت کو پہنچنے کے بعد وہی ہیں جو علمائے حق کے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ علماء کو نقل یا استدلال سے حاصل ہوئے ہیں اور صوفیوں کو کشف یا الہام سے۔

☆...... منازل سلوک کے قطع کرنے سے مراد مقامات عشرہ کا طے کرنا ہے اور مقامات عشرہ کا طے کرنا تجلیات ثلثہ سے وابستہ ہے۔ یعنی تجلی افعال، تجلی صفات اور تجلی ذات۔ ان مقامات میں سے سوائے مقام رضا کے سب افعال و تجلی صفات سے وابستہ ہیں۔

☆...... طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کی توجہ تمام طرفوں سے پھیر کر اپنے پیر کی طرف کرے۔ مرید ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑے یا پیر کے سایہ پر پڑے اور پیر کے مصلّی پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو کی جگہ میں وضو نہ کرے اور اس کے برتنوں کا استعمال نہ کرے اور اس کے سامنے پانی نہ پیے اور کھانا نہ کھائے۔

☆...... ذکر سے مراد غفلت کا دور کرنا ہے جس طرح ہو سکے نہ یہ کہ ذکر کلمہ نفی و اثبات کی تکرار یا اسم ذات کے تکرار میں منحصر ہے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ: ص ۳۳۴ تا ۲۴۶)

(ماخوذ از: ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی: تذکرہ مشائخ عظام، شائع کردہ المجمع الاسلامی، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، ص ۳۷۵۔۴۰۱)

☆......☆......☆

بسم الله الرحمن الرحيم

الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذى

انقض ظهرك ورفعنا لك ذكرك فان مع العسر يسرًا

ان مع العسر يسرا فاذا فرغت فانصب والى

ربك فارغب

خط دیوانی

کتبہ گوہر قلم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

شیخ احمد سرہندی، حالات و نظریات

پروفیسر ڈاکٹر اطہر عباس رضوی
(ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی، کینبرا، آسٹریلیا)

ملخصہ و مترجمہ
ڈاکٹر صفی الدین مسعودی

☆☆

شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نسباً دوسرے خلیفہء راشد حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد میں فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمۃ بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ کے جد امجد تھے۔ آپ کے والد ماجد شیخ عبد الاحد علیہ الرحمۃ نے شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ اس کے بعد ان کے صاحبزادے شیخ رکن الدین علیہ الرحمۃ سے چشتیہ سلسلہ میں بیعت کی۔ شیخ عبد الاحد نے شیخ جلال تھانیسری سے بھی فیض حاصل کیا اور سلسلہء قادریہ میں سلوک کی منازل طے کیں۔

۱۴رشوال ۹۷۱ھ/ ۲۶رمئی ۱۵۶۴ء میں شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کی پیدائش ہوئی۔ آپ کے والد ماجد شیخ عبد الاحد علیہ الرحمۃ وحدۃ الوجود کے بلند پایہ عالم تھے اور سرہند میں آپ کی خانقاہ سے فیض جاری و ساری تھا[1]۔ شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی، سلسلہ چشتیہ اور قادریہ میں آپ سے بیعت ہوے[2]۔ علوم نقلیہ و علوم عقلیہ کی تلاش میں آپ نے متعدد ممتاز علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا، مولانا کمال کشمیری علیہ الرحمۃ سے تحصیل علم کے لیے آپ سیالکوٹ گئے۔ آپ کے علم حدیث کے استادوں میں شیخ یعقوب کشمیری[3] علیہ الرحمۃ بھی تھے جو شیخ حسین خوارزمی علیہ الرحمۃ اور ابن حجر عسقلانی[4] علیہ الرحمۃ جیسے فضلا کے شاگرد تھے۔ شیخ یعقوب علیہ الرحمۃ ہمایوں بادشاہ کے دوستوں میں تھے اور اکبر بادشاہ کے دور حکومت کی ابتداء ہی سے دربار سے وابستہ رہے۔

۱۷ برس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی شیخ احمد سرہندی نے حدیث اور فقہ میں کمال حاصل کر لیا تھا[5-6]۔ جہاں تک ابوالفضل اور فیضی سے آپ کے مراسم کا تعلق ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شیخ احمد سرہندی شیخ یعقوب علیہ الرحمۃ کی معیت میں فتح پور سیکری گئے ہوں جہاں شیخ یعقوب علیہ الرحمۃ نے انہیں اپنے دوستوں ابوالفضل اور فیضی سے متعارف کرایا ہو ممکن ہے کہ ابوالفضل اور اس کے رفقاء نے فلسفیوں کی تعریف و توصیف کی ہو جس پر شیخ احمد کو صدمہ ہوا ہو اور انھوں نے امام غزالی علیہ الرحمۃ کی اس تحریر کا حوالہ دیا ہو کہ

''علم ریاضی کو مذہب میں فائدہ نہیں''[7]

اس پر ابوالفضل نے امام غزالی کو ''نامعقول'' کہا جس پر شیخ احمد علیہ الرحمۃ سخت ناراض ہو گئے۔ بالآخر ابوالفضل نے شیخ احمد سے معافی مانگی اور انہیں اپنے یہاں مدعو کیا[8]۔ قرین قیاس ہے کہ اس ملاقات کے بعد شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے ابوالفضل سے علیحدگی اختیار کر لی۔ ایک جدید مؤرخ کا یہ دعویٰ کہ شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے غیر معینہ مدت تک فتح پور سیکری یا آگرہ میں قیام کیا اور ابوالفضل کو اس کے علمی کام میں معاونت کی[9]، شواہد سے عاری ہے۔ البتہ شیخ محمد ہاشم نے یہ لکھا ہے کہ صنعت غیر منقوط میں قرآن کریم کے ترجمہ میں شیخ احمد نے ایک مقام پر فیضی کی مدد کی[10]۔

حضرات القدس میں لکھا ہے[11] کہ فیضی کی سواطع الالہام کا قابل ذکر حصہ شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا، جیسا کہ راقم نے ایک جگہ تحریر کیا ہے[12] کسی ایک جگہ مدد تو قرین قیاس ہے مگر یہ دعویٰ کہ قابل ذکر حصہ شیخ احمد نے تحریر کیا ہے خارج از امکان ہے۔

شیخ احمد علیہ الرحمۃ، اکبر کے دربار میں پیغمبری، معجزات اور دیگر متنازعہ دینی عقائد پر ہونے والے آزادانہ مباحثوں سے سخت نالاں تھے۔ آپ نے خود کو اہل سنت کے عقائد کی سربلندی کے لیے وقف کر دیا تھا، آپ نے نبوت سے متعلق اہل سنت کے عقائد کی تشریح کے لیے رسالہ ''اثبات النبوۃ'' تحریر کیا۔ ۹۹۵ھ/۱۵۸۷ء میں آپ نے خود ایران کے شیعہ علماء کے خط کے جواب میں رسالہ ''رد الرفضہ'' تحریر کیا۔

اگست ۱۵۸۵ء میں شاہی قافلے کے آگرہ سے چلے جانے کے بعد شیخ احمد علیہ الرحمۃ آگرہ میں ہی رہے۔ یہاں آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کی طرف اپنا باطنی رجحان ظاہر کیا۔ اور خواجہ عبید اللہ کابلی علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں پر توبہ کی۔ آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ آگرہ سے سرہند تشریف لے گئے جہاں شیخ کمال کیتھلی

علیہ الرحمۃ کے پوتے شاہ سکندر علیہ الرحمۃ نے آپ کو شیخ کمال علیہ الرحمۃ کا خرقہ قادریہ عطا کیا۔

چشتیہ سلسلے میں ہونے کے باوجود شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے "سماع" سے گریز کیا۔ آپ نے والد ماجد کے مریدین کی تربیت بھی کی اور خود بھی بہت سے لوگوں کو بیعت کیا تاہم روحانی شیفتگی کے حصول کے لیے حج بیت اللہ کی شدید خواہش رکھتے تھے۔ لیکن والد کی ضعیف العمری کی بنا پر ۱۳ر فروری ۱۵۹۹ء/ ۱۷ر رجب المرجب ۱۰۰۷ھ کو ان کی وفات تک سرہند ہی میں رہے[۱۳]۔

اوائل ۱۰۰۸ھ میں مکہ مکرمہ کے لیے عازم سفر ہوئے راستے میں دہلی میں آپ کے دوست مولانا حسن کشمیری علیہ الرحمۃ نے آپ کو خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے ملاقات کا مشورہ دیا۔ ربیع الثانی ۱۰۰۸ھ/ نومبر ۱۵۹۹ء میں آپ کی ملاقات خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے ہوئی[۱۴]۔ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے آپ کو کچھ عرصے اپنی خانقاہ میں رہنے کی دعوت دی بالآخر شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہونے کی استدعا کی، اسی دن آپ کو معرفت اسم ذات حاصل ہوگئی۔ چند ہی دنوں میں آپ نے سلوک کے تمام مدارج طے کرتے ہوئے فنا اور فناء الفناء کے مقامات طے کر لیے، تین ماہ کے عرصے میں آپ نے وہ منازل طے کر لیں جو دیگر صوفیہ کئی برسوں میں بھی طے نہ کر پائے۔ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کو وطن واپسی کی اجازت دی اور اپنے چند مریدین بھی آپ کے ساتھ کر دیے، سال بھر بعد آپ نے دہلی میں خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے دوبارہ ملاقات کی۔

مکتوبات شیخ احمد کی جلد اول میں خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام آپ کے ۲۵ خطوط ہیں۔ ان مکتوبات سے شیخ احمد علیہ الرحمۃ کا تصور وحدۃ الوجود سے شیخ علاء الدولہ سمنانی علیہ الرحمۃ کے تصور "وحدۃ الشہود" کی طرف واضح ارتقاء محسوس و معلوم ہوتا ہے۔ شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے واضح کیا ہے کہ "وحدۃ الشہود" کو "وحدۃ الوجود" پر فوقیت ہے۔ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی وفات سے قبل شیخ احمد علیہ الرحمۃ تیسری بار دہلی حاضر ہوئے جہاں ان کے پیر نے ان کا والہانہ استقبال کیا۔ کیونکہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کو اپنی زندگی کی امید نہیں رہی تھی اس لیے انھوں نے شیخ احمد علیہ الرحمۃ کو اپنا جانشین مقرر کیا اور ان سے اپنے دو بیٹوں اور ان کی والدات کو روحانی فیض عطا کرنے کی درخواست کی۔ (چنانچہ آپ نے صاحبزادگان اور ان کی والدات پر توجہ ڈالی) شیخ احمد علیہ الرحمۃ دہلی سے سرہند واپس تشریف لائے اور چند ماہ لاہور میں بھی مقیم رہے۔

خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ اپنے شیخ کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوئے تاہم ایک اہم وجہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے دیگر تین اہم خلفاء کے مقابلے میں سجادہ نشینی کے دعوے کا معاملہ بھی تھا۔ شیخ اللہ داد علیہ الرحمۃ اور شیخ تاج الدین علیہ الرحمۃ کے مکہ مکرمہ ہجرت کر جانے اور خواجہ حسام الدین علیہ الرحمۃ کی عدم دلچسپی کے باعث شیخ احمد علیہ الرحمۃ کو اپنی برتری ثابت کرنے کا موقع ملا، اس کے بعد شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے پورے ہندوستان پر اپنی روحانی برتری کا اعلان کیا اور ''مجدد الف ثانی'' کی حیثیت سے تمام عالم اسلام کے عظیم ترین روحانی پیشوا ہوئے۔

۱۲ر جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ/ ۱۵ر اکتوبر ۱۶۰۵ء کو اکبر کی بے وقت موت سے شیخ احمد علیہ الرحمۃ کو ہندوستان میں خالص اسلام کے نفاذ کی امید ہوئی۔ ان کی بصیرت نے یہ محسوس کیا کہ وہ امراء جو خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی حیات میں سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک ہوئے ان کے ذریعے یہ انقلاب ممکن ہوگا۔

شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے اپنی تحریروں میں بیان کیے گئے روحانی مکاشفات اور تصورات میں پائے جانے والے تضادات کی خود نشاندہی کی ہے اور اسے وقت اور حالات کے تقاضا اور نتیجہ قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق دراصل یہ تضاد ہی نہیں بلکہ یہ ویسا ہی فرق ہے جیسے مختلف حالات کے تقاضوں کے مطابق شریعت کے مختلف فقہوں میں فرق ہوتا ہے[۱۵]۔ شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ جیسے عالم اور صوفی نے ان تضادات پر شیخ احمد علیہ الرحمۃ سے استفسار کیے ہیں[۱۶]۔ تاہم یہ استفسارات آپ کے مکاشفات کی تفصیلی جزئیات اور ''وحدۃ الشہود'' کے تصورات تک محدود رہے بنیادی طور پر آپ کے نظریات اور عقائد غیر متزلزل رہے۔

علماء اور صوفیاء کے درمیان نظریاتی اختلاف کے معاملے میں شیخ احمد علیہ الرحمۃ علماء کو صحیح مانتے تھے[۱۷]۔ تاہم شیخ احمد علیہ الرحمۃ کا یہ دعویٰ تھا کہ علماء کے ظاہری علم کے مقابلے میں صوفیاء کے باطنی علم کو فوقیت حاصل ہے۔ انھوں نے اساتذہ کی درجہ بندی کی جس کے مطابق مرشدین طریقت، علماء سے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔ علماء دین، دنیاوی علوم کے اساتذہ سے برتر ہیں۔ ظاہری علم پڑھانے والوں میں فقہ اور کلام کے اساتذہ کا درجہ صرف و نحو کے اساتذہ سے برتر ہے جب کہ صرف و نحو کے اساتذہ فلسفہ کے اساتذہ سے برتر ہیں[۱۸]۔

شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے یہ واضح کیا کہ کوئی صوفی یا ولی اپنے پیغمبر کی تعلیمات پر عمل کیے بغیر روحانیت کے اعلیٰ درجات طے نہیں کر سکتا، ان کے مطابق کمال ولایت، کمال نبوت کے سمندر کے سامنے ایک

قطرے کی مانند ہے۔ پیغمبر، فرشتوں سے بھی افضل ہیں اور ولایت کسی بھی لحاظ سے پیغمبری سے برتر نہیں ہوسکتی [۱۹]۔

شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے روحانیت کے تین درجات بیان کیے۔ ولایت، شہادت، صدیقیت۔ ولایت ایک صوفی کی ترقی کا ابتدائی درجہ ہے جس میں وہ سکر کی کیفیت میں ہوتا ہے اور صحو سکر کے ماتحت ہوتا ہے۔

دوسرا درجہ شہادت کا ہے جس میں صحو سکر پر حاوی ہوجاتا ہے سب سے بلند درجہ صدیقیت ہے جس کے اوپر صرف نبوت کا درجہ ہے۔ صدیقیت اور نبوت میں سکر کا کوئی دخل نہیں لہٰذا ان درجات میں ہونے والے روحانی مکاشفات و معاملات شریعت کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ صدیق کو تمام علوم ‘‘الہام’’ کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں جبکہ پیغمبر کو فرشتے کے ذریعے وحی سے۔ صدیق مقام نبوت کی اتباع کی بنا پر ہے جبکہ نبی کا علم حتمی اور امت کے لیے شریعت کا حکم رکھتا ہے [۲۰]۔

شیخ احمد علیہ الرحمۃ کو یقین تھا کہ وہ درجۂ ولایت سے گزر چکے ہیں اور درجۂ شہادت پر قایم ہوچکے ہیں جبکہ درجۂ صدیقیت کا نقطۂ آغاز ہے۔ یہ روحانی ترقیاں انہیں سلسلۂ نقشبندیہ کے امتیاز کی بنا پر حاصل ہوئیں جس میں صوفیانہ روایات شجرہ، دستار اور مراقبہ سے زیادہ صحبت شیخ اہم ہوتی ہے [۲۱،۲۲]۔

شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے مطابق سلسلۂ نقشبندیہ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ اس سلسلہ میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے روحانی فیوض و برکات جاری ہیں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا سلسلہ والد کی طرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور والدہ کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، آپ کی والدہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ پس سلسلۂ نقشبندیہ میں طریقت علی کرم اللہ وجہہ جس کی بنیاد علوم کی کثرت پر ہے اور طریقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس کی بنیاد عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے کا امتزاج موجود ہے۔

شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے مطابق سلسلہ نقشبندیہ کو اس لیے بھی یہ امتیاز حاصل ہے کیونکہ اس میں نظریہ ‘‘وحدۃ الوجود’’ کی تشریح تنزیہ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اور ‘‘وحدۃ الوجود’’ سے ‘‘وحدۃ الشہود’’ کی جانب عروج حاصل ہوتا ہے۔ ان کے مطابق ‘‘ہمہ اوست’’ اور ‘‘ہمہ از اوست’’ کے لفظی معنی مختلف ہیں لیکن حقیقی مفہوم ایک ہی ہے۔ صوفیاء جب ہمہ اوست کا نعرہ لگاتے ہیں تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے جلوؤں کے اظہار کی

مختلف شکلیں ہیں لیکن اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اظہار کی یہ صورتیں خود اللہ تعالیٰ ہیں۔ یہی مفہوم علماء کے ''ہمہ اوست'' کا ہے۔ اس معاملے میں شیخ احمد علیہ الرحمۃ، علماء کے ہم خیال ہیں جن کے نظریے کی بنیاد تنزیہ پر ہے[۲۳]۔

تصوف میں شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے نظریہ ''وحدۃ الوجود'' کی ترویج سے یہ خیال راسخ ہو گیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے ہزار سال کے مجدد کے طور پر فائز کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں لیکن سنی روایات کے مطابق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہر صدی میں خالص سنت کو زندہ کرنے کے لیے ایک مجدد بھیجے گا، جن میں سب سے آخری حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے[۲۴]۔

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو انتہائی اہم فرائض انجام دینے تھے۔ یہ پہلے ہزار ہجری سال کا اختتام تھا اور اکبر کا دور حکومت جب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے روحانیت کو ایک نیا رخ دیا۔ اپنے بڑے صاحبزادے محمد صادق کو ایک مکتوب میں آپ نے لکھا کہ:

> ''خاتم النبیین کی تشریف آوری سے پہلے دو عالم کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً مختلف انبیاء بھیجے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس امت کے علماء کو وہی رتبہ دیا جو بنی اسرائیل کے انبیاء کا تھا لہٰذا ہر صدی کے اختتام پر شریعت کو زندہ کرنے کے لیے ایک مجدد بھیجا گیا۔ اسی طرح ظہور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر ہزار سال کے آخر میں ایک جلیل القدر پیغمبر بھیجا گیا''

شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے مطابق پچھلے ایک ہزار سال کے دوران کوئی عالم اور صوفی ایسا نہیں تھا جس نے روحانی اور دیگر شرعی علوم کی اتنی ترویج کی ہو جتنی انھوں نے خود کی۔ اس بات سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ شیخ احمد کو یہ یقین تھا کہ وہی دوسرے ہزار ہجری سال کے مجدد ہیں[۲۵]۔

اپنے خلیفہ میر محمد نعمان کے نام ایک مکتوب میں آپ نے لکھا کہ:

دوسرے ہزار سال میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ مجدد ہزارہ دوم کے ذریعے ہی ممکن ہے[۲۶] اور اقطاب، اوتاد، ابدال اور نقبا بھی اسی مجدد سے فیض حاصل کرتے ہیں''[۲۷]

شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے اپنے خلیفہ شیخ محمد ہاشم کشمی کو مطلع کیا کہ وقت کے جلیل القدر عالم اور روحانی بزرگ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے انہیں (شیخ احمد کو) ''مجدد الالف الثانی'' کے طور پر مخاطب کیا۲۸۔

شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے مجدد ہزارۂ دوم ہونے کے اعلان سے اس دور کے علماء اور درباری عہدیداروں میں کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ جہانگیر نے اپنے دور حکومت کے چودھویں سال (۱۶۱۹ء) آپ کو اپنے دربار میں طلب کیا اور خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام مکتوب میں آپ نے جن روحانی مدارج کا تذکرہ کیا تھا ان کی وضاحت طلب کی۲۹۔ شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے تمام الزامات کا تسلی بخش جواب دیا تاہم جہانگیر کے مطابق آپ کے جوابات اطمینان بخش نہیں تھے اور اس نے عوامی اضطراب کو مدھم کرنے کے لیے انی رائے سنگھ دالان کی تحویل میں دے کر آپ کو قلعہ گوالیار میں قید کرا دیا۳۰۔ آپ کی اسیری نے آپ کے خاندان اور خلفاء کو بے چین کر دیا اگرچہ آپ نے بڑے صبر و استقامت کا ثبوت دیا۔ جہانگیر نے اپنے دور حکومت کے پندرہویں برس شیخ احمد علیہ الرحمۃ کو خلعت اور ہزار اشرفیاں دے کر رہا کر دیا۔ جہانگیر نے آپ کو شاہی دربار میں رہنے یا واپس سرہند جانے کا اختیار دیا بقول جہانگیر آپ نے اپنی اسیری کو نعمت قرار دیا اور شاہی قافلہ میں رہنا پسند کیا۳۱۔ (جہانگیر کا یہ قول کہ شیخ احمد سرہندی نے قافلہ میں رہنا پسند کیا، مکتوبات شریف سے ثابت نہیں ہوتا) ایک روایت کے مطابق شیخ احمد علیہ الرحمۃ نے اپنی اسیری کو رحمت قرار دیا کیونکہ اس دوران انھوں نے پورا قرآن کریم حفظ کر لیا۳۲۔ تقریباً تین برس تک شیخ احمد علیہ الرحمۃ شاہی دربار میں رہے اس دوران ان کا وقت تبلیغ و ارشاد اور وعظ و نصیحت میں گزرا، ایسی محافل میں بسا اوقات جہانگیر بادشاہ بھی شریک ہوتا تھا۔ شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے مریدین اور خلفاء اس بات پر مسرور تھے کہ پورا شاہی قافلہ ہی خانقاہ میں تبدیل ہو گیا تھا۳۳۔ شاہی دربار میں بے راہ روی کا قلع قمع ہو گیا اور نظام اہل سنت کی ترویج ہو سکی۔

اپنے دور حکومت کے اٹھارہویں برس (۱۶۲۳ء) جہانگیر نے اپنی پچپن ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے وزن کے برابر سونا اور جواہرات لوگوں میں تقسیم کیے جن میں شیخ احمد علیہ الرحمۃ بھی شامل تھے۳۴۔ (اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہانگیر کی نظر میں آپ کی عزت و وقار تھا۔ شیخ احمد علیہ الرحمۃ وصال سے تقریبا چھے ماہ قبل ۱۰۳۳ھ/ ۱۶۲۳ء میں شاہی دربار سے سرہند تشریف لے گئے اور خلوت گزیں ہو گئے) ۲۸،

صفر المظفر ۱۰۳۴ھ/ ۱۰ر دسمبر ۱۶۲۴ء شیخ احمد کا وصال ہو گیا [۳۵]۔

☆ ☆ ☆

ماخذ و مراجع:

۱ زبدۃ المقامات، ص ۸۸_۱۶۸، حضرات القدس، دفتر دوم، ص ۲۷_۳۱

۲ مولانا کمال کا تعلق کشمیر کے ایک مشہور اہل علم خاندان سے ہے ان کے بھائی ملا جمال سیالکوٹ میں فاضل استاد تھے۔ شیخ کمال کشمیری سلسلہ نقشبندیہ میں عبد الحکیم سیالکوٹی کی وساطت سے داخل ہوئے۔ شیخ کمال نے ۱۰۱۷ھ/ ۹_۱۶۰۸ء میں وصال فرمایا اور سیالکوٹ میں مدفون ہوئے (واقعات کشمیر، ص ۱۱۹_۱۲۵)

۳ سید اطہر عباس رضوی: ہسٹری آف صوفی ازم ان انڈیا، ج۔ اول، ص ۲۹۷_۲۹۸
ریلیجس اینڈ انٹلیکچول ہسٹری آف مسلمز، ص ۱۸۹_۱۹۰

۴ زبدۃ المقامات، ص ۱۲۷_۱۲۸

۵ حضرات القدس، دفتر دوم، ص ۳۲

۶ زبدۃ المقامات، ص ۱۲۱

۷ المنقذ من الضلال، بیروت ۱۹۵۹ء، ص ۱۸، ۲۰_۲۷

۸ زبدۃ المقامات، ص ۱۳۱_۱۳۲

۹ یوحنا فریڈمین: شیخ احمد سرہندی، میکگل یونیورسٹی ۱۹۷۱ء، ص ۱۳

۱۰ زبدۃ المقامات، ص ۱۳۲

۱۱ حضرات القدس، دفتر دوم، ص ۳۳

۱۲ سید اطہر عباس رضوی: مسلم ریوائیولسٹ موومنٹ، ص ۲۵۷

۱۳ زبدۃ المقامات، ص ۱۳۷

۱۴ احمد سرہندی: مبداء و معاد، کانپور ۱۳۵۹ھ ۱۹۰۲ء، ص ۶

۱۵ مبداء و معاد، ص ۵۵۰

۱۶ مکتوبات شیخ عبد الحق بنام شیخ احمد سرہندی

۱۷ مبداء و معاد، ص ۳۱

۱۸ ایضاً، ص ۳۷۔ ۳۸

۱۹ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب ۲۶۵، ۲۹۱

۲۰ معارف لدنیہ، مخطوطہ تاشقند، ورق۔ (b-۶۵)

۲۱ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب ۲۹۵

۲۲ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، مکتوب ۱۸

۲۳ شرح رباعیات، مخطوطہ تاشقند، اوراق ab ۷۲

۲۴ سنن ابی داؤد، جلد دوم قاہرہ، ۱۹۵ء، ص ۵۱۸

۲۵ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب ۲۳۴

۲۶ ایضاً، جلد اول، مکتوب ۲۶۱

۲۷ ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۴

۲۸ زبدۃ المقامات، ص ۱۷۶، مسلم ریوائیولسٹ موومنٹ، ص ۲۶۵

۲۹ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب ۱۱

۳۰ مسلم ریوائیولسٹ موومنٹ، ص ۲۸۶، ۲۹۶

۳۱ تزک جہانگیری، ص ۳۵۸، مسلم ریوائیولسٹ موومنٹ، ص ۲۹۶

۳۲ معارج الولایت، مخطوطہ اوراق، ab ۵۸۷

۳۳ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب ۴۳، ۷۲، ۱۰۶، مسلم ریوائیولسٹ موومنٹ، ص ۳۵۴، ۳۵۶

۳۴ تزک جہانگیری، ص ۳۷۵

۳۵ زبدۃ المقامات، ص ۲۶۵، ۲۹۲، حضرات القدس، ص ۲۱۲، ۲۱۹

☆ ☆ ☆

وقل رب اغفر وارحم وأنت خير الراحمين

المجتبين من الأنبياء عليهم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک مردِ حق آگاہ

(مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ۔۔۔۔ حیات و خدمات)

ڈاکٹر عبدالوارث خاں

(جامعہ ملیہ، نئی دہلی)

☆☆

زندگی کی راہ پانے کے لیے انسان ہمیشہ خدا کی رہنمائی کا محتاج رہا ہے۔ انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل کیں، لیکن انسانوں کی فطرت ہے کہ وہ زندگی کے تمام معاملات میں کوئی ان کے ساتھ شریک ہو کر اپنے قول و عمل سے ان کی تربیت و رہنمائی کرے اور ان کے اندر اتباع حق کا جذبہ پیدا کرے۔ انسانوں کی اس ضرورت کی تکمیل کے لیے خدا نے کتاب کے ساتھ رسول بھی بھیجے جنہوں نے لوگوں کے سامنے کتاب اللہ کے مفہوم کو واضح کیا اور انسانوں کی رہنمائی کی۔ ہندوستان بھی ان نفوس قدسیہ سے محروم نہ رہا۔

شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ اپنے فرزند جلیل خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''یہاں تک کہ سرزمین ہند میں بھی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور صانع جل شانہٗ کی طرف دعوت فرمائی ہے اور ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء کے انوار شرک کے اندھیروں میں مشعلوں کی طرح روشن ہیں''[۱]

ہندوستان کی سرزمین صوفیائے کرام اور بزرگان دین کی دعوتی سرگرمیوں کا بھی مرکز رہی ہے۔ ملک کا کوئی حصہ ایسا باقی نہیں ہے جہاں کسی نہ کسی سلسلے کے صوفی درویش نہ پہنچے ہوں۔ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور

سہروردیہ سلسلوں کے مشائخ و دیگر بزرگوں نے اس ملک کو اپنی دینی و تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور بندگان خدا کے اندر مذہب اسلام کی شمع روشن کی اور مسلمانوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دیا۔ ان بزرگوں میں امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کا نام بہت نمایاں ہے۔ آپ کی ذات گرامی عالم اسلام اور بالخصوص ہندوستان کے لیے باعثِ افتخار ہے۔

تعارف:

آپ کا نام احمد، لقب صدر الدین اور کنیت ابوالبرکات ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۹۷۱ھ/ ۱۵۶۴ء میں مشرقی پنجاب کے قصبہ سرہند میں ہوئی۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے لکھا ہے کہ خرد سالی میں آپ علیل ہوگئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری کے پاس لے گئیں اور دعا کی درخواست کی۔ شاہ کمال نے فرمایا:

> ''پریشان خاطر نہ ہو یہ بچہ عمر پائے گا اور خلق خدا اس سے فیض یاب ہوگی''۲۰

آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور کم عمری میں حافظ قرآن ہوگئے۔ تفسیر، فقہ اور دوسرے علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم علامہ کمال الدین کشمیری، شیخ یعقوب صرفی اور قاضی بہلول بدخشانی وغیرہ سے حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد شیخ عبدالاحد کو شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے بیعت کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے آپ نے چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ سلسلہ کی خلافت شیخ رکن الدین سے حاصل کی۔

سفینۃ الاولیاء میں داراشکوہ کا بیان ہے کہ:

> ''شیخ احمد کابلی قدس سرہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا وطن سرہند ہے، سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں اور قادریہ و چشتیہ مشائخ سے بھی اجازتِ ارشاد حاصل ہے، وہ صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے، اواخر احوال میں آپ پر بعض لوگوں نے تہمت لگائی کہ وہ اپنے مرتبے کو خلفائے راشدین کے مرتبہ سے زیادہ سمجھتے ہیں لیکن یہ

بات خالص افتراء ہے''[۳]

آپ نے آگرہ میں فیضی کی تفسیر ''سواطع الالہام'' میں تعاون دیا۔ شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ اور شاگرد مولانا بدرالدین سرہندی نے ''حضرات القدس'' میں لکھا ہے:

> ''آپ نے تفسیر غیر منقوطہ کی تحریر میں فیضی کو بڑی مدد دی اور تفسیر کا ایک حصہ لکھ کر دیا تھا''[۴]

لیکن شیخ احمد سرہندی نے ابوالفضل اور فیضی کے گمراہ کن افکار وخیالات پر بے باک تنقید کی اور اختلافات کی وجہ سے علیحدگی اختیار کرلی۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی زبدۃ المقامات میں لکھتے ہیں:

> ''ابوالفضل نے امام غزالی علیہ الرحمۃ کی شان میں گستاخی کی جس کی وجہ سے آپ نے اس سے یہ کہہ کر علیحدگی اختیار کرلی کہ اگر ہم جیسے اہل علم سے تم کو ملنے کا شوق ہے تو ایسے دور از ادب الفاظ سے اپنی زبان کو روکو''[۵]

فیضی سے اختلاف کے بعد آپ سرہند چلے گئے مولانا احسان اللہ گورکھپوری، سوانح عمری حضرت مجدد الف ثانی سرہندی علیہ الرحمۃ میں لکھتے ہیں:

> ''حضرت مجدد عرصے تک اکبر آباد میں رہے آپ کے والد مخدوم عبدالاحد آئے اور اپنے ساتھ سرہند واپس لے گئے۔ واپسی پر شیخ سلطان کی لڑکی سے حضرت مجدد کا عقد ہوا کہا جاتا ہے کہ اس عقد کی بابت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شیخ سلطان کو خواب میں علم ہوا تھا۔ اس عقد سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی مالی حالت اچھی ہوگئی اور ایک نئی حویلی آپ نے اپنے لیے سرہند میں بنوائی''[۶]

حضرت خواجہ باقی باللہ سے بیعت اور روحانی ارتقاء:

شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے دوران سفر حج ہندوستان میں نقشبندیہ سلسلہ کے بانی خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے دہلی میں ملاقات کی اور بیعت ہوکر نقشبندیہ سلسلہ اختیار کیا رودِ کوثر میں شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

''حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنی تمام عمر میں تین بزرگوں سے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے ایک ان کے والد بزرگوار تھے دوسرے خواجہ باقی باللہ قدس سرہ تیسرے شیخ یعقوب صرفی کشمیری۔ موخر الذکر کا بھی ان کی علمی و روحانی زندگی میں ایک اہم مقام ہے''۷

شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ اپنے مرشد سے ملاقات کی تفصیل بیان کرتے ہیں:

''آپ والد کی وفات کے بعد حج کے ارادے سے گھر سے نکلے راستے میں دہلی تھی جب آپ وہاں پہنچے تو مولانا حسن کشمیری کے ایک شاگرد جو آپ کے دوستوں اور حضرت خواجہ کے مخلصوں میں سے تھے آپ سے حضرت خواجہ سے مسرت کا اظہار کرکے ملاقات کی تحریک کی اور آپ کے ہمراہ حضرت خواجہ کی خدمت عالیہ میں اواخر ربیع الثانی ۱۰۰۸ھ نومبر ۱۵۹۹ء کے وسط میں پہنچے۔ حضرت خواجہ صاحب نے آپ سے خلاف عادت خانقاہ شریف میں چند دن قیام کرنے کے لیے کہا آپ نے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ کیا لیکن رفتہ رفتہ دو ڈھائی مہینے کی نوبت پہنچ گئی اور رجب کا مہینہ آ گیا''۸

تیسری ملاقات میں مرشد خواجہ باقی باللہ (م۔ ۱۰۱۲ھ) نے آپ کو خلعت وخلافت عطا فرما کر اپنے فرزندوں کو تعلیم و تربیت کے لیے آپ کے سپرد کر دیا حالاں کہ شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے پہلی ہی ملاقات میں محسوس کر لیا تھا کہ یہ باکمال صحبت بلندیوں تک لے جائے گی چنانچہ آپ نے اپنے خلیفہ خواجہ محمد ہاشم کشمی سے فرمایا:

''جس روز سے فقیر نے اپنے خواجہ قدس سرہ کی خدمت عالیہ میں تعلیم طریقت حاصل کرنی شروع کی اسی روز مجھے یقین ہو گیا تھا کہ عنقریب اللہ سبحانہ وتعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مجھ کو راہ طریقت کی معراج تک پہنچا دے گا ہر چند کہ اپنے اعمال و احوال پر نظر جاتی تو اس یقین کی نفی کرتا مگر چین نہیں آتا اور زبان پر اکثر یہ شعر رہتا:

ازیں نورے کہ از تو بردلم تافت
یقیں دانم کہ آخر خواہمت یافت[۹]

شیخ احمد سرہندی اپنے مرشد خواجہ باقی باللہ کے فیض روحانی کا تذکرہ کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

> ''اس فقیر کو یقین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعد اس قسم کی صحبت اور تربیت وارشاد ہرگز کہیں نہیں دیکھی گئی ہوگی فقیر اس نعمت پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف نہیں ہوا لیکن اس صحبت کی سعادت سے محروم بھی نہیں رہا''[۱۰]

جس طرح حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کو پہچانا اسی طرح حضرت خواجہ باقی باللہ نے شیخ مجدد کو پہچانا لہٰذا خواجہ باقی باللہ نے کابل سے دہلی جاتے وقت راستے میں سرہند سے گزرنے کے دوران جو مشاہدہ کیا اس کا ذکر شیخ احمد سرہندی سے اس طرح فرمایا:

> ''فقیر نے دیکھا کہ ایک بڑا چراغ روشن کیا گیا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روشنی بڑھتی گئی لوگ ہزاروں چراغ اس سے روشن کر رہے ہیں حتیٰ کہ میں سرہند کے قریب پہنچا تو وہاں کے دشت و در کو چراغوں سے منور پایا یہ اشارہ بھی تمہاری ہی طرف تھا''[۱۱]

ایک دوسری جگہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے آپ کے بارے میں یہ پیشین گوئی فرمائی:

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آگے چل کر ایک ایسا روشن چراغ بن جائیں گے جس سے جہان روشن ہوں گے۔ الحمد للہ! ان کے احوال کامل کو دیکھ کر مجھے اس بات کا یقین ہوگیا ہے''[۱۲]

ایک دوسری جگہ اس سے بھی بڑی بات خواجہ باقی باللہ فرماتے ہیں:

''میاں شیخ احمد! ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے بہت سے تارے ان کی روشنی میں گم ہیں''[۱۳]

مکتوبات ایک تعارف:

صوفیہ و مشائخ نے بیعت و ارشاد کے ساتھ ساتھ لوگوں کی رہنمائی کے لیے ملفوظات بھی لکھوائے۔ اسلامی شریعت سے روشناس کرانے کے لیے ہدایات بھی قلم بند کرائیں اور جن لوگوں سے دوری کی وجہ سے

ملاقات ممکن نہ تھی انھیں خطوط بھیج کر اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین بھی فرمائی۔ مکتوبات کے حوالے سے صوفیاء کرام اور بزرگوں میں شیخ احمد سرہندی بہت مشہور ہیں۔ یہ مکتوبات دراصل فارسی زبان میں ہیں مگر ان کی سماجی افادیت کے پیش نظر دوسری زبانوں میں منتقل کیا گیا ہے۔

شیخ اکرام نے اپنی کتاب رودِ کوثر میں ان مکتوبات کے متعلق تفصیلات پیش کی ہیں وہ لکھتے ہیں:

> ''مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی زندگی ہی میں مرتب ہو گئے تھے ان کی تین جلدیں ہیں۔
>
> دفتر اول: جسے درالمعرفت بھی کہتے ہیں، ۳۱۳ خطوط پر مشتمل ہے۔ اسے خواجہ یار محمد بدخشی نے ۱۶۱۶ء میں یعنی محبوسی سے تین سال قبل ترتیب دیا ہے۔ یہ مجموعہ سب سے مفصل ہے۔
>
> دفتر دوم: جس کا تاریخی نام نورالخلائق ہے ۱۶۱۹ء میں یعنی واقعہ قید سے ذرا پہلے مرتب ہوا جسے خواجہ عبدالحی نے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے ایما پر جمع کیا۔ ان میں صرف ۹۹ خطوط ہیں، لیکن ان میں بعض بڑے طویل اور مفصل ہیں۔
>
> دفتر سوم: جو معرفت الحقائق کے نام سے مشہور ہے جس کی ترتیب میر محمد نعمان نے شروع کی لیکن انھوں نے صرف تیس کے قریب مکاتیب جمع کیے تھے باقی کو خواجہ محمد ہاشم کشمی برہانپوری نے ۱۶۲۲ء میں نقل کیا ہے۔''[۱۴۰]

مکتوبات امام ربانی نے ہر دور میں لوگوں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا کام کیا ہے۔ تاج الفحول نمبر میں

ہے:

> ''امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات جس میں دریافت طلب امور کا شریعت حقہ کی روشنی میں تفصیلی جواب دیا گیا ہے دو ضخیم جلدوں میں ہیں یہ مکتوبات کئی حصوں پر مشتمل ہیں جن میں مختلف دینی امور سے متعلق سیکڑوں خطوط ہیں۔ ان خطوط کی علمی

وادبی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ زبان وادب کے طالب علم اور متلاشیان دین ہر دور میں اس سے استفادہ کرتے رہیں گے''۱۵

شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات کے ذریعہ جس طرح بندگان خدا کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ صوفی عبدالستار طاہر لکھتے ہیں:

> ''دور اکبری وجہانگیری میں ہزاروں کی اصلاح ہوئی وہ مومن صادق بنے۔ ہزاروں لوگ قشقہ ودیر سے تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے اور آج تک اس کا فیض جاری وساری ہے''۱۶

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں:

> ''تصوف اسلام کے ذخیروں میں سب سے زیادہ اثر میرے اوپر دو ہی کتابوں کا پڑا ہے۔ نمبر اول پر مثنوی ہے جس نے دہریت والحاد سے کھینچ کر مجھے اسلام کی راہ دکھائی اس اجمال کے بعد ضرورت تفصیل کی تھی یعنی اسلام کے اندر عقائد واعمال میں متعین راہ کون سی اختیار کی جائے۔ اس باب میں شمع ہدایت کا کام مکتوبات ہی نے دیا''۱۷

ان مکتوبات میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے نام نہاد صوفیاء کے گمراہ کن افکار وخیالات اور خلاف سنت طریقوں ورسم ورواج، درباری علماء سو کی ذاتی مفاد پر مبنی اسلام مخالف دشمنی جس کے نتیجے میں امراء اور خاص کر عہد اکبری وجہانگیری کی (ابتدائی حصہ میں) مخالفت، مذہب سے بیزاری اور اہل سنت والجماعت کے خلاف محاذ آرائی کا بڑا خوش اسلوبی سے احاطہ کیا ہے، خاص کر دین الٰہی کا وہ فتنہ جو درباری علماء کی ذہنی اختراع اور سلطان کو خوش کرنے کی مذموم کوشش تھی۔ آپ نے ان مکتوبات کے ذریعہ ملت اسلامیہ کا جس طرح تحفظ کیا ہے اس کے پیش نظر ان مکتوبات کی دینی وسماجی اہمیت سے ملت اسلامیہ کو عموماً اور صوفیائے کرام کو خصوصاً متعارف کرایا جائے۔

اکبری عہد حکومت اور شیخ احمد سرہندی کی اصلاحی کوششیں:

مغل فرماں روا اکبر نے اپنے درباری علمائے سوء کے مشورے سے ایک نئے مذہب دین الٰہی کی

بنیاد رکھی تو شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے حالات کا جائزہ لیا اور اس ملحدانہ تحریک کے مقابلے کے لیے وسیع پیمانے پر تحریک چلائی۔ اصلاح معاشرہ اور اشاعت اسلام کے لیے اپنے خلفاء و مریدین کو ملک کے مختلف علاقوں میں بھیجا۔ اعیان مملکت، فوج کے اعلیٰ افسروں اور ریاست کے امراء و گورنروں کو خطوط کے ذریعہ احیائے اسلام اور نفاذ شریعت کی دعوت دی اور بدعات و خرافات کے خاتمہ کے لیے علماء و مشائخ کو لکھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد اپنی کتاب تذکرہ میں شیخ مجدد کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''شہنشاہ اکبر کے عہد کے اختتام اور عہد جہانگیری کے اوائل میں کیا ہندوستان علما، و مشائخ حق سے بالکل خالی ہو گیا تھا؟ کیسے کیسے اکابر موجود تھے؟ لیکن مفاسد وقت کی اصلاح و تجدید کا معاملہ کسی سے بھی بن نہ آیا صرف مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کا وجود گرامی ہی'' تن تنہا'' اس کاروبار کا کفیل ہوا''[۱۸]

حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے مغل بادشاہ اکبر کے عہد میں اپنی تحریری اور تبلیغی کوششوں کا آغاز کیا۔ یہ ظلم و ستم کا دور تھا کسی کی مجال نہ تھی کہ اسلام اور اسلامی شعائر کے متعلق کچھ کہہ سکے۔ ایک اطالوی سیاح ''مینوکی'' نے لکھا ہے:

> ''میں نے دیکھا ایک سڑک کے دونوں طرف درختوں پر مقتولوں کی گردنیں لٹکی ہوئی ہیں''[۱۹]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے خسر شیخ سلطان بھی اسی زمانہ میں شہید کیے گئے ایک مکتوب میں ان ناگفتہ بہ حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ''بعض تکلیفیں لوگوں کی طرف سے اس فقیر پر گزریں اور انھوں نے بہت ظلم و ستم کیے اور فقیر سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں کو ناحق طور پر ان لوگوں نے برباد اور جلاوطن کر دیا''[۲۰]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ان ایذا رسانیوں کے باوجود مسلسل جد و جُہد فرماتے رہے اپنی دعوتی سرگرمیوں میں حائل ان مشکلات کا آپ نے جس اولوالعزمی سے مقابلہ کیا ہے اس سے آپ کی ہمت مردانہ اور جرأت مومنانہ کا پتا چلتا ہے۔ اس وقت آپ کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ اس الحاد کا تھا جو دین

الٰہی کے نام سے ہندوستان میں فروغ پا رہا تھا۔

عہد اکبری میں دین الٰہی کے نام پر اسلام کی تصویر کو مسخ کرنے کی مذموم کوشش جاری تھی اور شعائر اسلام کو ختم کرنے کی منصوبہ بند جدوجہد ہو رہی تھی۔ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ اکبر خلیفۃ اللہ پڑھا جانے لگا، گائے کی قربانی پر پابندی لگا دی گئی، خنزیر ناپاک ونجس نہ رہا، شراب وجوا عام ہو گیا، پردہ پر پابندی لگا کر عورتوں کو بے حجاب کر دیا گیا، سجدۂ تعظیمی کو لازمی قرار دیا گیا، مساجد شہید اور مدارس بند کر دیے گئے اس سلسلے میں روضۃ القیومیہ کے مصنف خواجہ محمد احسان مجددی رقم طراز ہیں:

> ''اکبر نے اسلام سے منحرف ہونے کے بعد چہل تن مجلس قایم کی۔ یہ مجلس ہر مسئلہ کو اپنی ناقص عقلوں کی سان پر چڑھاتی اگر کوئی مسئلہ ان کی عقل میں آتا تو اسے دین الٰہی کا حصہ بنا لیا جاتا ورنہ بازیچۂ اطفال قرار دے دیا جاتا، غسل جنابت ساقط کر دیا گیا، انسان کی منی کو خلاصۂ انسانیت قرار دیا گیا، تجہیز وتکفین کو ایک فرسودہ رسم قرار دیا گیا، ساری مملکت میں شراب نوشی کی عام اجازت دے دی گئی۔ ملا عبد القادر بدایونی نے ایسے علماء وقاضیوں کے نام لکھے ہیں جو کثرت شراب نوشی سے مر گئے تھے۔ نکاح کے معاملے میں یہ نعرہ عام تھا ''خدا یکے وزن یکے'' شیطان پورہ کی تعمیر کی گئی، جس میں زنا کی اجازت عام تھی، سود حلال کر دیا گیا، ایک درباری عالم قاضی عبد السمیع نے رشوت لینا فرض قرار دے ڈالا، داڑھی منڈانے کا عام رواج ہو گیا''۲۱

اکبر نے مذہب اسلام، اسلامی تعلیمات اور شعائر اسلام کو فرسودہ قرار دے کر اسلام اور مسلمانوں کی اپنی جداگانہ شناخت کو ختم کر کے ایک ہی لڑی میں پرونے کے لیے تمام مذاہب کی تعلیمات کو ملا کر ایک نئے مذہب دین الٰہی کی بنیاد رکھی تاکہ وحدت ادیان کے نظریہ کو مستحکم کیا جا سکے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ وحدت ادیان کا تصور صرف سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کے سوا کچھ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کافر اور مسلمان اپنی جداگانہ شناخت رکھتے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد

ہیں اور اجتماع ضدین محال ہے کیونکہ ایک کا قریب ہونا اور قایم کرنا دوسرے سے دور ہونے کا سبب بنے گا ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

> ''حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں اہل کفر کو اپنا اور اپنے پیغمبر کا دشمن قرار دیا ہے اس لیے خدا اور اس کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد اور محبت بڑا گناہ ہے''۲۲

ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ مسلمان ایک مسلمان بادشاہ کے عہد حکومت میں احکام اسلام جاری کرنے سے عاجز اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے قاصر تھے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ ایک امیر لو اپنے مکتوب میں بادشاہ کی اصلاح کے لیے زبانی جہاد کی تلقین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''سبحان اللہ وبحمدہ! کہا گیا ہے شریعت زیر شمشیر ہے اور شریعت کی رونق وصفا بادشاہوں کے دم سے لیکن یہاں معاملہ برعکس ہو گیا ہے۔ افسوس صد افسوس۔ آج تمہارے وجود کو ہم غنیمت سمجھتے ہیں اور سوائے تمہارے کوئی مرد میدان اس میدان میں ہم کو نظر نہیں آتا۔ حق تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت کے طفیل آپ کا حامی ومددگار رہو۔ حدیث پاک میں ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک اس کو دیوانہ نہ کہا جائے۔ اس وقت دیوانگی جس کی بنیاد اسلامی غیرت وحمیت پر ہوتی ہے آپ ہی کی فطرت میں نظر آتی ہے۔ یہ زبانی جہاد جس کا موقع تمہیں آج میسر ہے بہت بڑا جہاد ہے۔ اس کو غنیمت جانو اور زیادہ سے زیادہ جہا کے طالب رہو۔ یہ زبانی جہاد تلوار کے جہاد سے افضل ہے۔ ہم جیسے بے دست وپا (جس کی بادشاہ تک رسائی نہیں) اس نعمت سے محروم ہیں۔ ہم نے تم کو اس خزانے کا پتا دے دیا ہے اگرچہ ہمارا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکا تو شاید تم ہی اس کو پالو''۲۳

عہد جہانگیری میں سلطنت کو راہ راست پر لانے کے لیے آپ کی جدوجہد:

اکبر بادشاہ کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا تو امام ربانی علیہ الرحمۃ نے احیائے اسلام کے اپنے مشن کو اور تیز کر دیا اور دربار کے مقربین وحکومت کے اہم اراکین وعمائدین مثلاً شیخ فرید بخاری، جبار خاں، حکیم فتح اللہ اور خان خاناں وغیرہ کو مکتوبات اور ملاقاتوں کے ذریعہ بادشاہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ دربار جہانگیری کے ایک مقرب شیخ فرید تجاری کے نام ایک مکتوب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ''بادشاہ کی عالم سے وہی نسبت ہے جو دل کو بدن سے ہے اگر دل صحیح وصالح ہے تو بدن بھی صحیح وسالم ہوگا اور اگر وہ فاسد ہے تو بدن بھی فاسد ہوگا۔ بادشاہ کا صلاح عالم کا صلاح ہے اور اس کا فساد عالم کا فساد ہے۔ آج جبکہ اسلام کے غلبہ واقبال سے جو چیز مانع تھی، اس کے دور ہو جانے اور بادشاہ اسلام کے سریر آرائے سلطنت ہونے کا مژدہ خاص وعام کے کانوں تک پہنچا ہے۔ اہل اسلام نے اپنی ذمہ داری سمجھی کہ وہ بادشاہ کے مدد ومعاون بنیں اور شریعت کی ترویج اور ملت کی تقویت کا راستہ دکھائیں۔ یہ امداد وتقویت خواہ زبان سے میسر آئے خواہ ہاتھ سے جس قسم کی بھی ہو اس سے دریغ نہ کریں۔ سب سے بڑھ کر مدد یہ ہے کہ کتاب وسنت اور اجماع امت کے طریقہ پر شرعی مسائل کو بیان کریں اور عقائد کلامیہ کو ظاہر کریں تاکہ کوئی بدعتی اور گمراہ درمیان میں آکر بادشاہ کو راستہ سے نہ بہکا دے اور کام خراب نہ کر دے۔ امید ہے کہ جب حق تعالیٰ نے آپ کو بادشاہ کا قرب پورے طور پر بخشا ہے تو خلوت وجلوت میں اور پوشیدہ وعلانیہ شریعت محمدی کو رواج دینے میں آپ پوری کوشش کریں گے اور مسلمانوں کو ذلت وخواری سے نکالیں گے''[۲۴]

مفتی صدر جہاں جو جہانگیر کے بچپن میں تعلیم کے نگراں بھی رہے اور عہد اکبری میں منصب صدارت

ہیں اور اجتماع ضدین محال ہے کیونکہ ایک کا قریب ہونا اور قایم کرنا دوسرے سے دور ہونے کا سبب بنے گا ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

> ''حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں اہل کفر کو اپنا اور اپنے پیغمبر کا دشمن قرار دیا ہے اس لیے خدا اور اس کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد اور محبت بڑا گناہ ہے''[۲۲]

ایسے حالات پیدا ہوگئے تھے کہ مسلمان ایک مسلمان بادشاہ کے عہد حکومت میں احکام اسلام جاری کرنے سے عاجز اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے قاصر تھے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ ایک امیر لو اپنے مکتوب میں بادشاہ کی اصلاح کے لیے زبانی جہاد کی تلقین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''سبحان اللہ وبحمدہ! کہا گیا ہے شریعت زیر شمشیر ہے اور شریعت کی رونق وصفا بادشاہوں کے دم سے لیکن یہاں معاملہ برعکس ہوگیا ہے۔ افسوس صد افسوس۔ آج تمہارے وجود کو ہم غنیمت سمجھتے ہیں اور سوائے تمہارے کوئی مرد میدان اس میدان میں ہم کو نظر نہیں آتا۔ حق تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت کے طفیل آپ کا حامی ومددگار رہو۔ حدیث پاک میں ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک اس کو دیوانہ نہ کہا جائے۔ اس وقت دیوانگی جس کی بنیاد اسلامی غیرت وحمیت پر ہوتی ہے آپ ہی کی فطرت میں نظر آتی ہے۔ یہ زبانی جہاد جس کا موقع تمہیں آج میسر ہے بہت بڑا جہاد ہے۔ اس کو غنیمت جانو اور زیادہ سے زیادہ جہا کے طالب رہو۔ یہ زبانی جہاد تلوار کے جہاد سے افضل ہے۔ ہم جیسے بے دست وپا (جس کی بادشاہ تک رسائی نہیں) اس نعمت سے محروم ہیں۔ ہم نے تم کو اس خزانے کا پتا دے دیا ہے اگرچہ ہمارا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکا تو شاید تم ہی اس کو پالو''[۲۳]

عہد جہانگیری میں سلطنت کو راہ راست پر لانے کے لیے آپ کی جدوجہد:

اکبر بادشاہ کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا تو امام ربانی علیہ الرحمۃ نے احیائے اسلام کے اپنے مشن کو اور تیز کر دیا اور دربار کے مقربین وحکومت کے اہم اراکین وعمائدین مثلاً شیخ فرید بخاری، جبار خاں، حکیم فتح اللہ اور خان خاناں وغیرہ کو مکتوبات اور ملاقاتوں کے ذریعہ بادشاہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ دربار جہانگیری کے ایک مقرب شیخ فرید تجاری کے نام ایک مکتوب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ”بادشاہ کی عالم سے وہی نسبت ہے جو دل کو بدن سے ہے اگر دل صحیح وصالح ہے تو بدن بھی صحیح وسالم ہوگا اور اگر وہ فاسد ہے تو بدن بھی فاسد ہوگا۔ بادشاہ کا صلاح عالم کا صلاح ہے اور اس کا فساد عالم کا فساد ہے۔ آج جبکہ اسلام کے غلبہ واقبال سے جو چیز مانع تھی، اس کے دور ہو جانے اور بادشاہ اسلام کے سریر آرائے سلطنت ہونے کا مژدہ خاص وعام کے کانوں تک پہنچا ہے۔ اہل اسلام نے اپنی ذمہ داری سمجھی کہ وہ بادشاہ کے مدد ومعاون بنیں اور شریعت کی ترویج اور ملت کی تقویت کا راستہ دکھائیں۔ یہ امداد وتقویت خواہ زبان سے میسر آئے خواہ ہاتھ سے جس قسم کی بھی ہو اس سے دریغ نہ کریں۔ سب سے بڑھ کر مدد یہ ہے کہ کتاب وسنت اور اجماع امت کے طریقہ پر شرعی مسائل کو بیان کریں اور عقائد کلامیہ کو ظاہر کریں تا کہ کوئی بدعتی اور گمراہ درمیان میں آ کر بادشاہ کو راستہ سے نہ بہکا دے اور کام خراب نہ کر دے۔ امید ہے کہ جب حق تعالیٰ نے آپ کو بادشاہ کا قرب پورے طور پر بخشا ہے تو خلوت وجلوت میں اور پوشیدہ وعلانیہ شریعت محمدی کو رواج دینے میں آپ پوری کوشش کریں گے اور مسلمانوں کو ذلت وخواری سے نکالیں گے“[۲۴]

مفتی صدر جہاں جو جہانگیر کے بچپن میں تعلیم کے نگراں بھی رہے اور عہد اکبری میں منصب صدارت

پر بھی فائز تھے ان کو ایک مکتوب میں حضرت امام ربانی بادشاہ کی اصلاح اور اس کو علمائے سوء سے بچانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''سننے میں آیا ہے کہ بادشاہ اسلام، اسلامی حسن استعداد کی بنا پر علماء کے طلب گار ہوئے ہیں، یہ اللہ کا کرم ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے دور میں جو خرابی پیدا ہوئی تھی علمائے سوء کی وجہ سے ہوئی تھی۔ لہٰذا علماء کے انتخاب میں آپ خوب چھان بین کریں۔ علماء سوء دین کے ڈاکو ہیں ان کا مقصد عزت ومنزلت اور ریاست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فتنہ سے بچائے''۲۵

میر صدر جہاں کو لکھا:

> ''اب جبکہ حکومت پلٹ گئی ہے اور اہل ملل کے عناد کا زور ٹوٹ گیا ہے تو تمام مقتدایان اسلام پر چاہے وہ وزرائے عظام ہوں یا علمائے کرام لازم ہے کہ اپنی تمام کوشش شریعت کی ترویج پر لگا دیں اور اسلام کے منہدم ارکان کو قایم کریں۔ تغافل میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ مسلمانوں کے دل مضطرب ہیں ان کے پچھلے دور کی مصیبتیں یاد ہیں کہیں یہ نہ ہو کہ تلافی مافات کی صورت ہاتھ سے نکل جائے اور اسلام کی غربت میں مزید اضافہ ہو۔ جب بادشاہ کو طریقہ نبویہ کی اشاعت کا خیال نہ ہو اور بادشاہ کے مقربین اپنے کو اس کام سے بچائیں اور چندروزہ حیات کی فکر میں رہیں تو اہل اسلام کا معاملہ کیوں کر نہ خراب ہو''۲۶

خان اعظم کو لکھا:

> ''آپ سے التماس ہے کہ جب اس خاندان (نقشبندیہ) کے اکابر کی محبت کی برکت سے جو آپ کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات میں تاثیر رکھی ہے اور آپ کے اقران میں آپ کی مسلمانی کی

> عزت ہے تو آپ کوشش کریں تا کہ کم از کم یہ صورت نکل آئے کہ کفر کے وہ بڑے احکام جو مسلمانوں میں رائج ہو گئے ہیں ختم ہو جائیں اور منکرات سے مسلمانوں کو نجات ملے۔ اللہ آپ کو ہمارے اور سب مسلمانوں کی طرف سے اجر دے''۲۷

ایک مرتبہ جہانگیر اہل تشیع و بدعت اور درباری علماء کے اکسانے سے شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ سے بدظن ہو گیا اور سجدۂ تعظیمی و آداب شاہی سے انکار کے نتیجے میں قید کا حکم صادر کر دیا۔ مگر جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا اور آپ کو گوالیار کے قلعے سے رہائی دلا کر خلعت و عطیات سے نوازا اور فوجی چھاؤنی میں رہنے کی اجازت دیدی۔ آپ کی موجودگی سے فوج اور محل دونوں میں اچھے اثرات رونما ہوئے اور آپ نے جہانگیر کو بہت سی بدعات کے خاتمہ پر راضی کر لیا جنہیں اکبر نے ایجاد کیا تھا۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فوج میں قیام کے متعلق خواجہ حسام الدین کو تحریر فرماتے ہیں:

> ''برخورداران اور رفقاء میں سے جو بھی ساتھ ہے ان سب کو وابستگی حاصل ہے اور ان کے احوال میں ترقی ہے ان کے واسطے یہ چھاؤنی گویا کہ خانقاہ بن گئی ہے''۲۸

ایک دوسرے مکتوب میں ایک شاہی مجلس کا حال لکھتے ہیں:

> ''فرزندان گرامی کا صحیفۂ شریفہ پہنچا اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ صحت و عافیت سے ہے ایک تازہ معاملہ جو آج ظاہر ہوا ہے لکھتا ہوں، اچھی طرح سماعت کریں۔ آج شنبہ کی رات کو بادشاہی مجلس میں گیا تھا ایک پہر رات گزرے وہاں سے واپس آیا اور تین سی پارہ قرآن مجید حافظ سے سنا۔ دو پہر سے زیادہ رات گزر چکی تھی کہ نیند میسر ہوئی''۲۹

مسلک اہل سنت والجماعت کی پیروی کی ترغیب:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی کوششیں صرف مسلمانوں کے با اثر طبقے کو اپنے فرائض یاد دلانے اور امراء کے خیالات کی اصلاح تک محدود نہ تھیں انھوں نے عامۃ المسلمین بلکہ جمہور علماء اور صوفیہ کے خیالات کی بھی اصلاح کی۔ آپ کا مسلک اہل سنت والجماعت کا وہ قدیم مسلک ہے جس پر صدیوں سے

علماء ومشائخ چلتے رہے ہیں آپ نے تمام مسلمانوں کے لیے ان کی پیروی کو لازم قرار دیا۔ شیخ فرید بخاری کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

> ''اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں کے صراط مستقیم سے رائی کے دانے کے برابر بھی ہٹ گیا ہے تو اس کی صحبت زہر قاتل جاننا چاہیے اور اس کی مجالست کو سانپ کا زہر سمجھنا چاہیے''۳۰

ایک دوسرا مکتوب پندرہ نات کا خان جہاں کو تحریر فرمایا اور اس کے آخر میں لکھا:

> ''وہ نعمت جو اللہ نے آپ صاحبان کو دی ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ بھی اس کو نہ سمجھے ہوں، یہ ہے کہ بادشاہ وقت سات پشت سے مسلمان اہل سنت والجماعت اور حنفی مذہب ہے۔ اگرچہ کچھ سالوں سے اس زمانے میں کہ قرب قیامت اور عہد نبوت سے بُعد کا زمانہ ہے بعض ایسے طلب گارانِ علم نے (علماء) جو کہ بد باطن، لالچی اور امراء وسلاطین کا قرب چاہنے والے ہیں، دین متین میں شکوک وشبہات پیدا کیے اور سادہ لولوگوں کو بھٹکایا ہے۔ ایسا بادشاہ جبکہ آپ کی بات سنتا اور قبول کرتا ہے تو آپ اسلام کی حق بات، موافق اہل سنت والجماعت، بادشاہ کے کان تک پہنچائیں کم یا زیادہ، اشارتاً یا صراحتاً''۳۱

بدعت کی مخالفت اور سنت کا احیاء:

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے بدعت کے خلاف جس زور سے علم جہاد بلند کیا اور جس اعتماد وقوت اور علمی استدلال کے ساتھ اس کا انکار کیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ بدعات کی ظلمتوں اور تاریکیوں کے تسلط کا ذکر کرتے ہوئے آپ ایک مکتوب میں مخدوم زادہ خواجہ محمد عبداللہ کو لکھتے ہیں:

> ''اس وقت عالم میں بدعات کا اس کثرت سے ظہور ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ظلمات کا دریا امنڈ آیا ہے، اور سنت کا نور اس موج دریا میں اس کے مقابلہ میں اس طرح ٹمٹما رہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ رات

کے اندھیرے میں کہیں کہیں جگنو اپنی چمک دکھا رہے ہیں'' ۳۲

مخدوم زادہ خواجہ محمد عبداللہ کو سنت نبویہ کی ترویج و اشاعت کی تحریص اور بدعات کے انسداد کی ترغیب دیتے ہوئے اسی مکتوب میں آپ آگے لکھتے ہیں:

> ''یہ وہ وقت ہے کہ حضرت خیر البشر کی بعثت پر ہزار سال گزر چکے ہیں اور علامات قیامت ظاہر ہونا شروع ہوگئی ہیں، عہد نبوت کے بُعد کی وجہ سے سنت مستور اور چونکہ زمانہ کذب و دروغ کا ہے بدعت رائج اور مقبول ہو رہی ہے، کسی شہباز کی ضرورت ہے جو سنت کی نصرت اور حمایت کرے اور بدعت کو پسپا اور مغلوب کرے۔ بدعت کی ترویج، دین کی تخریب کے مترادف ہے اور مبتدع کی تعظیم قصر اسلام کے منہدم کرنے کے ہم معنی۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو کسی بدعت والے کی توقیر کرے گا اس نے اسلام کو منہدم کرنے کے کام میں حصہ لیا۔ پورے عزم و ہمت کے ساتھ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ سنتوں میں سے کسی سنت کو رواج دیا جائے اور بدعتوں میں سے کسی بدعت کا ازالہ کیا جائے۔ یہ کام ہر وقت ضروری تھا، لیکن ضعف اسلام کے اس زمانہ میں کہ مراسم اسلام کا قیام، سنت کی تشریح اور بدعت کی تخریب کے ساتھ وابستہ ہوگیا ہے اور بھی ضروری ہے'' ۳۳

شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے نزدیک تمام مفاسد کا علاج اتباع سنت ہی میں ہے۔ آپ نے اپنے ایک مکتوب میں شیخ حسن برکی کو تحریر فرمایا:

> ''اللہ آپ کو استقامت دے اور مقاصد عالیہ کی نہایت تک پہنچائے آپ نے رفع بدعت کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے، ٹھیک ہے۔ یہ ایک بڑی نعمت ہے جو بدعات کے اس دور میں کسی خوش نصیب ہی کو ملتی ہے کہ وہ کسی بدعت کو مٹائے اور کسی سنت کو رائج کرے۔ صحاح کی

> حدیث ہے کہ جو شخص کسی ایسی سنت کا احیاء کرے کہ اس پر عمل نہ کیا جاتا ہو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اس مبارک ارشاد سے اس کام کی عظمت کا اندازہ لگانا چاہیے۔ البتہ اس بات کا خیال رہے کہ اس کی وجہ سے کوئی فتنہ پیدا نہ ہو اور کہیں ایک بھائی بہت سی برائیوں کا سبب نہ بنے کیونکہ یہ آخر زمانہ اور اسلام کی کمزوری کا دور ہے'' ۳۴

سنت پر عمل کی فضیلت بیان کرتے ہوئے صوفی قربان کو لکھتے ہیں:

> ''فضیلت تمام تر سنت کی پیروی سے وابستہ اور امتیاز واعزاز شریعت پر عمل کرنے سے مربوط ہے، مثلاً دوپہر کو سونا جو اتباع سنت کی نیت سے ہو واقعہو کروڑوں شب بیداریوں سے افضل اور زکوۃ کا ایک پیسہ ادا کرنا سونے کے پہاڑ خرچ کر دینے سے جو اپنی طرف سے ہو افضل ہے'' ۳۵

مرتبہءرسالت اور اثباتِ نبوت:

شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے احیائے سنت کی تحریک کے ساتھ ساتھ مرتبہ رسالت اور اثبات نبوت کے سلسلے میں جو بھی کوششیں کیں اور فلسفیوں کے ان گمراہ کن خیالات کے خلاف آواز بلند کی جنہوں نے لوگوں کے اندر نبوت ورسالت کے تعلق سے شکوک وشبہات پیدا کر دیے تھے اس کے لیے ایک رسالہ ''اثباۃ النبوۃ'' لکھا جس میں تمہیدی عبارت کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ''اس زمانے میں یہ بات میں نے دیکھی ہے کہ خود نبوت ہی کے متعلق اور پھر کسی فرد واحد کے لیے نبوت کے اثباۃ کے سلسلے مین لوگوں کے اعتقاد میں فتور آ چلا ہے۔ یہ خرابی اتنی بڑھ گئی ہے کہ اسلام کے وہ علماء جو شریعت کی پیروی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری میں ثابت قدم تھے قتل کر دیے گئے اور یہ حالت ہوگئی کہ حضرت خاتم الانبیاء کے مکرم نام کو چھوڑا جا رہا ہے، جس کا نام آپ

کے مبارک نام پر ہوتا ہے اس کو بدل دیتے ہیں۔ ذبح بقر سے روکا جاتا ہے حالانکہ وہ ہندوستان میں اسلام کے بڑے شعائر میں سے ہے۔ مسجدوں و مقبروں کو توڑا جارہا ہے، کفار کے معابد اور ان کے رسم ورواج کی تعظیم کی جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ اسلام کے شعائر اور اعلام کو مٹا کر کافروں کے رسوم ورواج اور ان کے باطل ادیان کو رائج کیا جارہا ہے تاکہ اسلام کا نشان تک مٹ جائے۔

میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ شک و انکار کا دائرہ پھیلتا چلا جارہا ہے خود اطباء (علماء) بیمار ہو چلے ہیں اور اللہ کی مخلوق ہلاکت تک پہنچ گئی ہے۔ میں نے ایک ایک عقیدہ کو ٹٹولا ہے اور ان سے ان کے شبہات دریافت کیے ہیں ان کے دلی خیالات اور اعتقادات کی جانچ پرتال کی تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس ساری خرابی کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد سے یہ زمانہ دور جاپڑا ہے اور حکمائے ہند اور فلسفہ کی کتابوں سے شغف بڑھ گیا ہے''

مخالفین کے نقطۂ نظر کی توضیح اور ان کے بعض اعتراضات کا جواب دے کر آپ لکھتے ہیں:

> ''میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور میرے سینے میں جم گئی کہ میں ان کے لیے ایسی تقریر کروں، جو ان کے شکوک دور کردے، اور ان کے لیے ایسی بات لکھوں، جو ان کے شبہہ کو زائل کردے''[۳۶]

اہل تشیع کی مخالفت:

جہانگیر نے ابتداء میں اپنے والد کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے علماء اہل سنت کو تکلیفیں دیں اور اس کے برخلاف اہلِ تشیع کو اپنے قریب کر کے اعزازات سے نوازا۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے اہل تشیع کی پر زور مخالفت کی اور ان کے خیالات کی تردید میں باقاعدہ ایک رسالہ ''رد روافض'' لکھا۔ اس سلسلے میں رودِ کوثر کے مصنف شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

''جن نئے فرقوں سے قومی نظام میں خلل کا اندیشہ تھا ان کی ہر طرح

مخالفت کی۔ اس زمانہ میں صفویوں کی وجہ سے شیعیت ایران میں عروج پر آئی اور چونکہ ایران سے عہد مغلیہ میں گہرے روابط قایم تھے، ہندوستان میں بھی شیعہ اثرات بڑھنے لگے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے انہیں روکنے کے لیے زبان وقلم سے کام لیا۔ امراء وسلاطین کی محفلوں میں اس کی مخالفت کی اور شیعہ خیالات کی تردید میں ایک پُرزور رسالہ لکھا۔ جب کہیں شیعہ طریقوں کو فروغ پاتا دیکھتے ذمہ دار حضرات کو ان کے خطرات سے آگاہ کرتے‘‘[۳۷]

’’رسالہ ردروافض‘‘ کے متعلق شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

> ’’یہ رسالہ اصل میں اس رسالے کا جواب ہے جو علمائے شیعہ نے علمائے ماوراء النہر کو اس وقت بھیجا جب عبداللہ خاں ازبک نے ۱۵۸۸ء میں مشہد کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ لیکن اس کی تصنیف کی فوری وجہ یہ تھی کہ ہندوستان میں شیعہ علمائے مشہد کے مضامین دہراتے اور امراء وسلاطین کی مجلسوں میں انھیں بڑے فخر سے بیان کرتے۔ لیکن انھیں خیال ہوا کہ اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ سپرد قلم ہونا چاہیے تاکہ عوام الناس میں بھی غلط فہمیوں کی گنجائش نہ رہے‘‘[۳۸]

تصوف کی اصلاح:

شیخ مجدد علیہ الرحمۃ کی اہم اسلامی خدمت یہ ہے کہ آپ نے اس سلسلے کے ذریعہ تصوف کی اشاعت کی جو ہندوستانی طریقوں میں شریعت سے قریب ترین ہے اور تصوف کے اندر جو غیر اسلامی چیزیں رائج ہوگئی تھیں ان کی اصلاح کی۔ ’’جواہر مجددیہ‘‘ کے مصنف اس طرح لکھتے ہیں:

> ’’اس طریقے کے تمام اصول اور فروع میں اتباع سنت اور اجتناب بدعت بدرجہ کمال ہے یعنی اصحاب کبار کا سا لباس مشروط ہے انہی کی سی معاشرت، ویسے ہی کم ریاضتیں اور فیضان کثیر اور کمالاتِ ولایت کے علاوہ کمالاتِ نبوت کی بھی تعلیم ہے۔ نہ اس میں چلہ کشی کی

> ضرورت ہے، نہ ذکر بالجہر کی اجازت ہے، نہ سماع بالمزامیر ہے، نہ قبروں پر روشنی، نہ غلاف وچادر اندازی نہ ہجوم عورات، نہ سجدۂ تعظیمی نہ سر جھکانا۔ نہ بوسہ دینا نہ توحید وجودی ودعوائے انا الحق وہمہ اوست، نہ مریدوں کو پیروں کی قدم بوسی کا حکم، نہ مرید عورتوں کی ان کے پیروں سے بے پردگی''۳۹

شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ تصوف کی اصلاح کے ضمن میں شیخ نظام تھانیسری کو سجدۂ تعظیمی کی ممانعت کے تعلق سے لکھتے ہیں:

> ''معتبر افراد سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے بعض خلفاء کو ان کے مرید سجدہ کرتے ہیں وہ زمین بوسی پر اکتفاء نہیں کرتے۔ اس فعل کی قباحت اظہر من الشمس ہے۔ آپ ان کو تاکید کے ساتھ منع کریں ایسے فعل سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے اور خاص کر ایسے شخص کو جو خلق کا مقتدا ہو''۴۰

شیخ مجدد نے تصوف کی صحیح اسلامی شکل سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے ایک ''رسالہ معارف لدنیہ'' لکھا اور تصوف میں شریعت کی مخالف باتوں کی تردید کی۔ اس رسالہ کے متعلق شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

> ''رسالہ معارف لدنیہ میں زیادہ تر معرفت الٰہی کے مختلف پہلوؤں کا بیان ہے۔ شریعت وطریقت کی ہم آہنگی پر زور دیا ہے اور ان نام نہاد صوفیہ کی مذمت کی ہے جو شریعت کے مخالف باتیں کہتے ہیں''۴۱

اس طرح شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کی تجدیدی تحریک کامیاب ہوئی اور ہندوستان میں اسلامی معاشرہ از سر نو زندہ ہوا۔ شیخ محمد اکرام نے رود کوثر میں لکھا ہے کہ:

> ''شرع کی ترویج، طریقہ نقشبندیہ کی اشاعت، شریعت اور طریقت کی تطبیق اور بدعت کی مخالفت کے علاوہ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے جو اہم کام کیا وہ اسلام کا عام احیاء تھا۔ اس زمانے میں جب ایک طرف اکبر کے ''صلح کل'' طریقے نے اسلام کو اس حمایت سے محروم کر دیا تھا

> جو اسلامی حکومت کی ابتداء سے اسے حاصل تھی اور دوسری طرف ''ہندو احیائیت'' نے مسلمانوں کے لیے طرح طرح کی مشکلات پیدا کردی تھیں۔ آپ نے شعائر اسلام کے احترام پر زور دیا۔ امراء وارا کین سلطنت کو اس کی تلقین کی۔ خود اپنی زندگی میں اسلامی نقطہ نظر کے احترام کی بڑی جرأت مندانہ مثال قایم کی۔ آپ نے جہانگیر کے سامنے سجدہ نہ کر کے عملی مخالفت کی۔ آپ کی اس نیک مثال نے لوگوں کو جرأت دلائی جو دبے بیٹھے تھے وہ دلیر ہو گئے۔ حکمراں طبقے میں جو اسلام پسند گروہ تھا اسے تقویت ملی اور جو غیر اسلامی آداب و رسوم دربار شاہی میں عجمی ملوکیت کی تقلید میں یا ہندو اثرات کی وجہ سے رائج ہو گئی تھیں ان کے ازالے کا سامان ہوا اور شعائر اسلامی کے احترام کا پھر سے خیال کیا جانے لگا''[۴۲]

آپ کی وفات ۶۳ سال کی عمر میں ۲۹ رصفر ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء میں ہوئی۔ آپ کے بیٹے خواجہ محمد سعید نے نماز جنازہ پڑھائی اور سرہند میں آپ کی تدفین ہوئی۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

☆......☆......☆

حواشی:

۱......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۵۹، بنام فرزند جلیل خواجہ محمد سعید

۲......زبدۃ المقامات، ص ۱۹۹، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۲۳

۳......سفینۃ الاولیاء، محررہ ۱۰۶۰ھ، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۱۲۴

۴......حضرات القدس، ص ۱۱، بحوالہ رود کوثر، ص ۲۲۸

۵......زبدۃ المقامات، ص ۲۰۳، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۲۵

۶......سوانح عمری حضرت مجدد الف ثانی سرہندی، ص ۷۰، بحوالہ رودکوثر، ص ۲۳۶

۷......رودکوثر، ص ۲۲۶

۸......مبداء و معاد، ص ۶۷، بحوالہ رودکوثر، ص ۲۴۸

۹......زبدۃ المقامات، ص ۱۴۵

۱۰......مبداء و معاد، ص ۶۷

۱۱......زبدۃ المقامات، ص ق ۱۴

۱۲......زبدۃ المقامات، ص ۱۴۵

۱۳......جواہر مجددیہ، ص ۱۲۰

۱۴......رودکوثر، ص ۳۲۷

۱۵......ماہنامہ مظہر حق بدایوں، تاج الفحول نمبر، ص ۴۸۱

۱۶......مکتوبات مسعودی، ص ۲

۱۷......رودکوثر، ص ۳۲۷

۱۸......تذکرہ ابوالکلام آزاد، ص ۲۳۸، بحوالہ رودکوثر، ص ۲۷۷

۱۹......فسانۂ سلطنت مغلیہ، آگرہ ۱۹۲۰، مینوکی

۲۰......مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب ۱، بنام مرشد کریم خواجہ باقی باللہ

۲۱......روضۃ القیومیہ، جلد اول، ص ۲۲۴

۲۲......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، حصہ اول، ص ۲۷۱

۲۳......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب ۶۵

۲۴......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۴۷، بحوالہ دعوت و عزیمت حصہ چہارم، ص ۳۰۵

۲۵......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول. مکتوب ۱۹۴، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۱۰۲

۲۶......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۱۹۵، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۱۰۲

۲۷......مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۶۵، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۱۰۱

۲۸......مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۲۷، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۱۶۸

۲۹..... مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۷۸، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۱۶۸

۳۰..... مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۲۱۳، بنام مرتضی خاں شیخ فرید بخاری

۳۱..... مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۶۷، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۹۸

۳۲..... مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۲۳، بحوالہ دعوت وعزیمت، حصہ چہارم، ص ۲۴۵

۳۳..... مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۲۳، بحوالہ دعوت وعزیمت، حصہ چہارم، ص ۲۵۸

۳۴..... مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۵، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۵۳

۳۵..... مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۱۱۴، بحوالہ دعوت وعزیمت، حصہ چہارم، ص ۲۴۸

۳۶..... رسالہ اثبات النبوۃ، شیخ احمد سرہندی، بحوالہ رود کوثر، ص ۲۳۲

۳۷..... رود کوثر، شیخ محمد اکرام، ص ۲۸۷

۳۸..... رود کوثر، شیخ محمد اکرام، ص ۲۴۳

۳۹..... جواہر مجددیہ، ص ۲۴، بحوالہ رود کوثر، ص ۲۸۵

۴۰..... مکتوبات، دفتر اول مکتوب ۲۹، بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ص ۹۴

۴۱..... رود کوثر، شیخ محمد اکرام، ص ۲۵۷

۴۲..... رود کوثر، ص ۲۸۷-۲۸۸

مآخذ و مراجع:

۱..... زبدۃ المقامات، خواجہ محمد ہاشم کشمی، مطبوعہ کانپور ۱۸۸۹ء

۲..... جواہر مجددیہ، خواجہ احمد حسین خاں، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

۳..... خزینۃ الاصفیاء، سرور مفتی غلام، کانپور ۱۸۹۴ء

۴..... ماہنامہ مظہر حق بدایونی، تاج الفحول نمبر، مارچ ۱۹۹۸ء

۵..... مکتوبات مسعودی، صوفی عبدالستار طاہر، کراچی ۲۰۰۵ء

۶..... مبداء ومعاد، احمد سرہندی، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۶ء

۷..... مکتوبات امام ربانی، احمد سرہندی، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۲ء

۸..... سوانح عمری حضرت مجدد الف ثانی سرہندی، علامہ ابوالفضل محمد احسان عباسی گورکھپوری، مطبوعہ ہمدرد کامرڈ پریس

دہلی ۱۹۲۶ء

۹......رودکوثر، شیخ محمد اکرام، مطبوعہ تاج پرنٹرز نئی دہلی ۱۹۹۹ء

۱۰......حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ابوالحسن زید فاروقی، مطبوعہ دہلی ۱۹۹۹ء

۱۱......تصوف اور شریعت (مجدد الف ثانی کے افکار کا مطالعہ) ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری، مترجم مفتی محمد مشتاق تجاری، مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۲۰۰۴ء

۱۲......تاریخ دعوت و عزیمت، حصہ چہارم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مطبوعہ تحقیقات و نشریات اسلام لکھنو ۱۹۸۰ء

۱۳...... Contribution of Shaikh Ahmed Sirhindi to Islamic Thought Edited by Abdul Ali and Zafarul Islam-Published by the Institute of Islamic Studies A.M.U.Aligarh -2005

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شجرۂ مصافحہ

☆☆

شجرۂ مبارکہ مصافحہ نمودن حضرت امام ربانی قیوم صمدانی پیر دستگیر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

☆☆

آں جناب مصافحہ با حضرت حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی مشہور بہ حاجی رمزی کردہ اند اوشاں با حافظ سلطان اودھی کہ یک صد و دو سال عمر یافتہ مصافحہ کردہ واوشاں بحضرت شیخ محمود اسفرائینی واوشاں با حضرت شیخ سعید معمر چشتی واوشاں با جناب مقدس مطہر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(عکس مخطوطہ عطا کردہ: پروفیسر امین اللہ علوی، ڑکارپور، سندھ، پاکستان)

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حقیقتِ محمدیہ، حقیقتِ احمدیہ اور حقیقتِ کعبہ مکتوباتِ امام ربانی کی روشنی میں

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

☆☆

روحانیت کی دنیا میں جتنے بلند مدارج اور مراتب ہیں ان سب میں اعلیٰ اور ارفع مرتبہ حقیقتِ احمدیہ، حقیقتِ محمدیہ اور حقیقتِ کعبہ کا ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ روحانیت کا منتہائے کمال اور معراج یہی مقامات ہیں رب کائنات نے اپنے خصوصی کرم سے اپنے ایک خاص بندے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہاں اور روحانیت کے دیگر بلند ترین مقامات عطا فرمائے وہاں روحانیت کی ان معراجوں سے بھی آپکو مشرف فرمایا۔

آیئے حضرت امام ربانی کے مکتوبات کی روشنی میں ہی دیکھیں کہ حقیقتِ محمدیہ، حقیقتِ احمدیہ اور حقیقتِ کعبہ کسے کہتے ہیں؟ اس کے کیا معنی ہیں؟ اس کی کیا حقیقت ہے؟ اور عالم مکاشفہ اور مشاہدہ میں اسکا کیا مقام ہے؟

لیکن چونکہ اس کی تعریف اور تشریح میں حضرت امام ربانی نے جابجا تصوف کی اصطلاحات استعمال فرمائی ہیں لہٰذا جب تک ان اصطلاحات کے بارے میں علم نہ ہو تو آپ کی عبارت کا مفہوم سمجھ نہیں آ سکتا لہٰذا بطور تمہید اولاً چند اصطلاحات تصوف کی تشریح پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد حضرت امام ربانی کے ارشادات پیش کروں گا تاکہ ان اہم مقامات کا مفہوم صحیح سمجھ میں آ جائے۔

لاتعین:۔

اللہ تعالیٰ کی خالص ذات جس میں کسی اسم نعت اور وصف کا کوئی دخل نہ ہو صرف اور صرف اس کی ذات ''من حیث ہو'' یہ مقام لاتعین کہلاتا ہے اسی کو غیب ہویت، غیب الغیب، ذات بحت اور مرتبہ ہویت کے الفاظ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ امام ربانی نے اس کے لیے لاتعین کا لفظ اختیار فرمایا ہے۔

تنزلات:۔

جب اس کی ذات نے مرتبہ لاتعین اور وراء الوراٗ سے نزول فرما کر باغ کائنات کی گلشن آرائی فرمائی تو اسکو صوفیہ ''تنزلات'' کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

تعینات:۔

اس کی ذات نے جن مراتب اور جن منزلوں سے نزول فرمایا انہیں صوفیہ کی زبان میں تعینات (جمع تعین) تجلیات (جمع تجلی) اور اعتبارات (جمع اعتبار) کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔

تعین اول:۔

حق تعالیٰ نے غیب ہویت یعنی لاتعین سے جس چیز پر سب سے پہلے تجلی فرمائی اسکو تعین اول کہتے ہیں اسی کو تجلی اول، وحدۃ الحقیقہ، حجاب عظمت وغیرہ کے الفاظ سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

تعین ثانی:۔

تعین اول کے بعد جس چیز پر تجلی فرمائی اسکے لیے صوفیہ تعین ثانی، تجلی ثانی، حضرت الوھیت، حقیقتِ انسانی حضر اسمآء الصفات وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

ظل:۔

کسی بھی چیز کی ایک اصل ہوتی ہے اور ایک اسکا سایہ ہوتا ہے ظل سے سایہ مراد ہے اس کی جمع ظلال ہے۔

حقیقتِ محمدیہ

ان تمہیدی کلمات کے بعد آیئے اب دیکھتے ہیں کہ مکتوبات شریف میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت محمدیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

> ''حقیقت محمدیہ علیہ وعلی وآلہ الصلاۃ والسلام جو کہ حقیقت الحقائق ہے مراتب ظلال کے طے کرنے کے بعد اس فقیر پر آخر کار کچھ اس طرح سے منکشف ہوئی کہ وہ تعین اور ظہور بھی ہے جو کہ تمام ظہورات کا مبداء اور تمام مخلوقات کی پیدائش کا منشاء ہے مشہور حدیث قدسی میں آیا ہے۔ ''**کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق**''(میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے محبوب رکھا کہ میں پہچانا جاؤں پھر میں نے مخلوق کو پیدا کیا) سب سے پہلی چیز جو اس مخفی خزانے سے ظہور کے تحت پر جلوہ گر ہوئی، وہ محبت تھی جو کہ مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی اگر یہ محبت نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا اور عالم عدم میں مستقل طور پر اپنا ٹھکانہ رکھتا۔ حدیث قدسی ''**لولاک لما خلقت الافلاک**''(اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا) جو کہ خاتم الرسل کی شان میں واقع ہوئی ہے اس کا راز اس جگہ سے معلوم کرنا چاہیے اور ''**لولاک لما اظہرت الربوبیہ**''(اگر تو نہ ہوتا تو ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا) کی حقیقت کو اس مقام پر تلاش کرنا چاہیے'' (مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوبات ۱۲۲)

یہ بات تو تمام فلاسفر مناطقہ اور صوفیہ کہتے چلے آئے ہیں کہ کہیں حضور اکرم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''**اول ماخلق اللہ نوری**''(کہ اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا) اور کہیں فرمایا ''**اول ماخلق اللہ القلم**'' (کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا) اور کہیں کہا ''**اول ماخلق اللہ العقل**''(کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا) تو ان تینوں احادیث میں تطبیق اس طرح سے ہو گی کہ قلم اور عقل سے مراد بھی نور مصطفےٰ ہے اور یہ سب اسی نور کے نام ہیں۔ لہٰذا اس ذات وحدہ، لاشریک نے مرتبہ لاتعین اور غیب ہویت سے سب سے پہلے جو تجلی فرمائی اور جس چیز کو سب سے پہلے وجود عطا فرمایا وہ 'تعین اول' ظہور اول'' نور مصطفیٰ' ہے اسی کو حقیقت محمدیہ کہتے ہیں۔

لیکن مندرجہ بالا عبارت میں امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ایسی نئی بات فرمائی ہے جو اس سے پہلے کسی صوفی اور فلاسفر نے نہیں کی آپ کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث مبارکہ

کنت کنزا مخفیا (میں مخفی خزانہ تھا) مرتبہ لاتعین اور غیب ھویت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ جل جلالہ پہلے مرتبہ لاتعین میں تھی جب مقام تعین اول میں سب سے پہلے کسی چیز کو اس نے وجود عطا کیا وہ ''احببت'' ہے۔ جس کے معنی ہیں میں نے محبوب رکھا کہ میں پہچانا جاؤں لہٰذا اسکے مخفی خزانہ عدم سے جو سب سے پہلے چیز منصۂ ظہور و شہود پر آئی وہ محبت تھی اور وہ ہی محبت دراصل حقیقت محمدی ہے کیونکہ اسی محبت کی وجہ سے سب کچھ ظہور پذیر ہوا اور باقی مخلوقات کو وجود عطا ہوا اگر یہ محبت نہ ہوتی تو کسی کو کوئی وجود نہ ملتا یہی شان اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے لیے فرمائی ہے کہ اے محبوب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا بلکہ اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ کرتا لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ تعین اول اور ظہور اول جو محبت ہے وہ حقیقت میں نور مصطفیٰ ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا **اول ماخلق اللہ نوری** اور اسی کو حقیقت محمدیہ کہتے ہیں۔

حقیقت الحقائق:۔

اس حقیقت محمدیہ کو حضرت امام ربانی حقیقت الحقائق سے بھی تعبیر فرماتے ہیں کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ اس ساری کائنات میں اسکے بعد جو چیز بھی عدم سے وجود میں آئی ہے اور مرتبہ تعین میں آئی ہے ان سب حقیقتوں کی اصل بھی یہی حقیقت محمدی ہے کیونکہ اسی حقیقت کی وجہ سے دیگر اعیان واشیاء کے حقائق کو وجود ملا اور وہ اسی کے دم سے حقیقتیں بنیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل آپ یوں بیان فرماتے ہیں۔

> حقیقت محمدی علیہ افضل الصلوات والتسلیمات جو کہ ظہور اول اور حقیقۃ الحقائق ہے اس معنی کے لحاظ سے کہ دوسرے حقائق خواہ وہ انبیاء کے حقائق ہوں یا ملائکہ عظام علیہ وعلیھم الصلوۃ السلام اسکے لیے ظلال کی طرح ہیں اور وہ حقائق کی اصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اول ماخلق اللہ نوری** (سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **خلقت من نور اللہ والمومنون من نوری** (میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا اور مومن میرے نور سے پیدا ہوئے) تو لازماً آپ تمام حقائق اور خداند تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہونگے انکے وسیلہ کے

بغیر کسی کو بھی مطلوب تک پہنچنا محال ہوگا پس آپ انبیاء و مرسلین کے نبی ہیں اور آپ کا بھیجنا جہان والوں کے لیے رحمت ہے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم یہی وجہ ہے کہ اولوالعزم انبیاء باوجود اصالت (براہ راست فیض پہنچنے کے) انکی تبعیت (تابع ہونا) چاہتے تھے اور آپ کی امت میں داخل ہونے کے آرزو رکھتے تھے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

اس مقام پر ایک سوال نقل کر کے اسکا جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں

سوال:۔ یہ تعین بھی جو کہ تعین اول ہے اور حقیقت محمدی ہے علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام ممکن ہے یا واجب ہے حادث ہے یا قدیم ہے صاحب فصوص تعین اول کہ جسکو حقیقت محمدی کہا ہے اسکو انہوں نے وحدت سے تعبیر کیا ہے اور اسی طرح تعین ثانی کو جس کو واحدیت کہا ہے اعیان ثابتہ اور حقائق ممکنات کہا ہے اس مرتبہ میں ثابت کیا ہے اور وہ ہر دو تعین کو تعین وجوبی کہتے ہیں اور اسکو قدیم سمجھتے ہیں اور دوسرے تین تنزلات یعنی کہ روحی اور مثالی اور جسدی کو تعین امکانی تصور کرتے ہیں آپ کا اس بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

جواب:۔ اس فقیر کے نزدیک کوئی تعین بھی وجوبی نہیں وہ کونسا تعین ہوگا جو لاتعین کو متعین کرے یہ الفاظ حضرت شیخ محی الدین اور اس کے متبعین کے مذاق کے موافق ہیں اگر فقیر کی عبارت میں کہیں اس قسم کے الفاظ ہوں تو انکو صنعت مشاکلہ کے قبیلہ سے سمجھنا چاہیے بہر حال میں کہتا ہوں کہ وہ تعین تعین امکانی ہے، مخلوق اور حادث ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے اول ماخلق اللہ نوری 'سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور دوسری حدیث میں اس کی پیدائش کے وقت کا تعین بھی آیا ہے جیسا کہ فرمایا ''قبل خلق السموات بالفی عام'' (آسمانوں کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل) اور اس کی مثل اور روایات بھی ہیں اور جبکہ وہ مخلوق ہے اور مسبوق بالعدم ہے تو وہ ممکن اور حادث ہوگا۔ (مکتوبات دفتر سوم مکتوب ۱۲۲)

آپ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ممکن اسے کہتے ہیں جو مسبوق بالعدم ہو یعنی پہلے نہیں تھا بعد میں ہوا اور واجب وہ ہوتا ہے جو مسبوق بالعدم نہ ہو یعنی اس کے لیے پہلے عدم نہ ہو وہ ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے

اسے واجب کہتے ہیں اس تعریف کی روشنی میں یہ نور محمد یعنی حقیقت محمدیہ ممکن اور حارث قرار پائی ہے کیونکہ اسکے لیے خود سرکار نے فرمادیا ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسبوق بالعدم ہے یعنی پہلے نہیں تھا بعد میں آیا ہے لہٰذا یہ واجب نہیں بلکہ ممکن ہے بلکہ جتنے تعینات اور موجودات اللہ کے سوا ہیں وہ سب ممکن اور حادث ہیں۔

امکان حقیقت محمدیہ:۔

اب یہاں ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا تھا کہ نور محمد اور حقیقت محمدیہ اول خلق ہونے کے باعث اور غیب ہویت کی پہلی تجلی ہونے کے باعث دیگر مخلوقات بالخصوص انبیائے کرام سے بیشک فضیلت اور فوقیت رکھتی ہے لیکن ممکن ہونے میں تو سب برابر ہیں اور نفس امکان میں تو نور محمد اور دیگر انبیائے کرام و رسل عظام اور ملائکہ مقربین سب برابر ہیں۔ اس خدشہ اور سوال کا جواب اپنے ایک اور مکتوب گرامی میں دیتے ہوئے حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ اس نور محمد اور حقیقت محمدیہ کا امکان بھی نرالا اور بے مثل و بیمثال ہے نفس امکان اور ممکن ہونے میں بھی کوئی آپکا شریک اور ہم پلہ نہیں۔ کائنات ارضی و سماوی میں کسی کا ایسا امکان نہیں جیسا کہ حقیقت محمدیہ کا امکان ہے کیونکہ اس نور محمد کی تخلیق کے لیے اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اسکو اپنے نور سے بنایا ہے جبکہ اس کے علاوہ اور کسی ممکن کے لیے یہ نہیں فرمایا گیا لہٰذا انکے امکان جیسا کسی کا امکان نہیں اور آپکے امکان میں کوئی آپکا شریک و مماثل نہیں۔ اس مضمون کو آپ اپنے مکتوبات میں یوں بیان فرماتے ہیں:

> جاننا چاہیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہاں کے تمام افراد میں سے کسی کے ساتھ آپکی پیدائش اور آپکا وجود انور مشابہت اور مناسبت نہیں رکھتا کیونکہ حضور اکرم ﷺ باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔
>
> اور کتنی ہی باریک نظر سے صحیفہ ممکنات کا مطالعہ کیا جائے نبی کریم ﷺ کا وجود انور اس میں سے معلوم نہیں ہوتا اور چونکہ آنحضرت ﷺ اس

> عالم ممکنات میں سے نہیں ہیں بلکہ اس سے بلند اور ارفع سے پیدا ہوئے ہیں اس بنا پر آپ کے جسم شریف کا سایہ نہیں تھا اور نیز اس عالم شہادت میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے اور جب حضور علیہ السلام سے زیادہ لطیف کوئی چیز جہاں میں نہیں ہے تو آپ کے جسم مبارک کے لیے سایہ کس طرح متصور ہوسکتا ہے۔

(مکتوبات دفتر سوم مکتوب ۱۰۰)

مقام حقیقت محمدیہ:۔

حقیقت محمدیہ کا تصوف اور روحانیت میں کیا مقام ہے؟ اسکے بارے میں حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ چونکہ حقیقت محمدیہ حقیقۃ الحقائق ہے یعنی سارے حقائق کی اصل ہے اس لیے ممکنات میں سے کوئی حقیقت اس سے اوپر نہیں۔ اور نہ ہی ایک سالک اور عارف کے لیے اس مرتبہ سے اوپر کسی مرتبہ میں ترقی کا تصور کیا جاسکتا ہے کیونکہ ممکنات میں یہ سب سے افضل اور آخری مرتبہ ہے اس سے اوپر لاتعین کا مرتبہ ہے جہاں سے وجوب کی سرحد شروع ہوجاتی ہے جبکہ اس مرتبہ تک وصول ناممکن ہے آپ فرماتے ہیں کہ

> جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ظل سے اور تمام ظلال سے نجات میسر ہوئی تو معلوم ہوا کہ اس میں حقیقۃ الحقائق سے آگے ترقی نہیں ہوسکتی بلکہ جائز ہی نہیں کیونکہ اس مقام سے آگے قدم اٹھانا اور حقیقت وجوب میں قدم رکھنا ہے اور امکان سے باہر آنا ہے جبکہ یہ ایک خلق کے لیے شرعاً اور عقلاً محال ہے۔

(مکتوبات امام ربانی دفر سوم مکتوب ۱۲۲)

بلکہ ایک مکتوب میں تو اس کی اہمیت اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے تو حضرت خاتم الرسل ﷺ کی شریعت کی متابعت فرمائیں گے اور اپنے مقام سے عروج فرما کر تبیعت کے

طور پر حقیقت محمدی کے مقام پر بھیجیں گے اور حضور اکرم ﷺ کے دین کو تقویت دینگے (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۲۰۹)

حضرت امام ربانی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس عظیم مقام کا مشاہدہ کرایا اور اسکے کمالات سے آپکو بھی مستفیض فرمایا چنانچہ ایک مقام پر آپ تحریر فرماتے ہیں۔

اس مقام پر ملاحظہ کیا گیا کہ آیا یہ تعین اول حقیقت محمدی ہے یا نہیں تو معلوم ہوا کہ حقیقت محمدی وہ ہی ہے جو اوپر ذکر ہو چکی ہے۔۔ ۔۔۔۔

> اور وہ سیر جو اس شہر کے اوپر واقع ہے وہ کمالات نبوت کا آغاز ہے ان کمالات کا حاصل ہونا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ کمالات مقام نبوت سے ناشی اور پیدا ہوئے ہیں اور انبیا علیہم السلام کے کامل تابعداروں کو بھی ان کی تابعداری کے سبب ان کمالات سے کچھ حصہ مل جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اسکے حبیب ﷺ کے صدقہ اس سیر کو بھی انجام تک پہنچایا تو مشہود ہوا کہ اگر ایک قدم اور آگے بڑھایا تو عدم محض میں جا پڑے گا کیونکہ اسکے آگے عدم محض کے سواء کچھ نہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۲۶۰)

کعبہ:۔

حقیقت کعبہ سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم کعبہ کو سمجھیں کہ کعبہ کیا ہے اور کس چیز کا نام ہے؟ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں یہ جو اینٹ اور پتھروں سے بنی ہوئی عمارت ہے یہ کعبہ نہیں اس کی دلیل امام ربانی یہ دیتے ہیں کہ اگر بالفرض یہ عمارت نہ بھی ہو تو اسطرف رخ کر کے سجدہ کرنا اور نماز پڑھنا ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ کعبہ اس چیز کا نام نہیں بلکہ اس ہی مقام پر وہ کوئی اور شئے ہے۔ جس کے اظہار سے نطق و گویائی عاجز ہے بلکہ وہ ایک ایسی نورانیت ہے جو عقل کی حدوں سے بھی ماوراء ہے اور عقل و قیاس بھی اسکا ادراک نہیں کر سکتے حضرت امام ربانی اپنے الفاظ میں اسکو یوں بیان فرماتے ہیں۔

> جاننا چاہیے کہ صورت کعبہ اینٹ اور پتھر سے عبارت نہیں کیونکہ اگر بالفرض اینٹ اور پتھر درمیان میں نہ ہوں تو بھی کعبہ، کعبہ ہے اور

خلائق کا مسجود ہے بلکہ صورت کعبہ باوجود اسکے کہ عالم خلق ہے لیکن دوسری اشیاء کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ ایک مستور (پوشیدہ) امر ہے جو حس وخیال کے احاطہ سے باہر ہے وہ عالم محسوسات سے ہے اور کچھ بھی محسوس نہیں ہے وہ تمام اشیاء کا متوجہ الیہا ہے اور کوئی توجہ بھی نہیں وہ ایسی ہستی ہے جس نے نیستی کا لباس پہنا ہوا ہے وہ ایسی نیستی ہے جس نے ہستی کے لباس میں اپنے آپ کو ظاہر کیا ہوا ہے وہ جہت میں ہوتے ہوئے بھی بے جہت ہے اور سمت میں ہوتے ہوئے بے سمت ہے۔ مختصر یہ کہ یہ صورت حقیقت منش ایک عجیب چیز ہے کہ عقل اس کی تشخیص میں عاجز ہے اور عقلاء اس کے تعین میں حیران ہیں گویا وہ عالم بے چوں اور بے چگونی کا نمونہ ہے اور بے شبہی اور بے نمونی کا نشان اس میں پوشیدہ ہے ہاں اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مسجودیت کے لائق نہ ہوتا اور بہترین موجودات علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام شوق وآرزو سے اسکو اپنا قبلہ نہ بناتے فیہ آیات بینات (اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں) اس کی شان میں نص قطعی ہے من دخلہ کان آمنا (جو اس میں داخل ہوگیا امن میں آ گیا) اس کی شان میں قرآن کی مدح سرائی ہے۔ (دفتر سوم مکتوب ۱۲۴)

بیت اللہ:۔

اس مقام پر حضرت امام ربانی نے ایک بڑا نفیس نکتہ بیان فرمایا اور ذہن میں آنے والے ایک سوال کا جواب بھی دے دیا سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ولکن یسعنی قلب عبدی المومن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے قلب میں سما سکتا ہوں اس سے ثابت ہوا کہ بندہ مومن کا قلب بھی بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر ہے تو پھر اس بیت اللہ اور مکہ معظمہ کے بیت اللہ میں کیا فرق ہوا؟ اور جب قلب مومن بھی بیت اللہ ہے تو پھر اس کی طرف رخ کر کے سجدہ کیوں روا نہیں؟ بالخصوص ذات مصطفیٰ ﷺ جس کا قلب انوار الٰہی کی جلوہ گاہ ہے۔ امام ربانی نے اسکے جواب میں ایک اعلیٰ اور عقل سے ماوراء

حقیقت کو مجاز کے پردہ میں سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے کہ جس طرح ایک عام آدمی دکان، بازار، باغ، گلی کوچہ، محلہ ہر جگہ پر جا سکتا ہے اور وہاں موجود ہو سکتا ہے اور بیٹھ سکتا ہے لیکن آرام اور راحت وہ صرف اپنے گھر میں حاصل کرتا ہے کیونکہ گھر وہ کہلاتا ہے جہاں کوئی غیر نہیں ہوتا بلا تشبیہ و بلا تمثیل خانہ کعبہ بھی اللہ کا گھر ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بندہ مومن کے قلب میں بھی جلوہ گر ہوتا ہے لیکن خانہ کعبہ کیونکہ بیت اللہ ہے یعنی اس کا گھر ہے اس لیے اس میں اس کی جلوہ گری تمام اغیار سے ہٹ کر ہے تو چونکہ وہاں اسکے ساتھ کسی غیر کا کوئی دخل نہیں اس لیے وہ جگہ مخلوق کی سجدہ گاہ بنی سجدہ اسکے سوا کسی اور کو جائز نہیں لہٰذا جہاں کوئی اور ہوگا وہاں سجدہ جائز نہیں ہوگا جہاں صرف وہ ہوگا وہاں سجدہ ہوگا اور وہ صرف بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ ہے اب اس مفہوم کو خود امام ربانی کے الفاظ میں دیکھیے اور اسکا مزہ لیجیے۔ آپ فرماتے ہیں:

> ''وہ بیت اللہ ہی ہے جس میں صاحب خانہ جل شانہ کی بے کیفیت بودوباش ہے اور اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مجہول الکیفیت نسبت اور اتصال ہے **وللہ المثل الاعلی** (اور اللہ کے لیے بلند مثال ہے) عالم مجاز میں جو کہ حقیقت کا پل ہے بیت یعنی گھر کا لفظ شب باشی کی خبر دیتا ہے جو کہ صاحب خانہ کے آرام اور قرار کی جگہ ہے اہل دولت کے لیے اگرچہ بے شمار نشست گاہیں ہیں اور بیٹھنے اٹھنے کے لیے بہت سے مقامات ہیں لیکن گھر پھر بھی گھر ہے جو کہ اغیار کی مزاحمت سے بیگانہ اور دوست کے آرام کی جگہ ہے اگرچہ بحکم حدیث **ولکن یسعنی قلب عبدی المومن** (لیکن میں اپنے بندہ کے قلب میں سما سکتا ہوں) مومن بندہ کا قلب بے چونی ظہور کی گنجائش پیدا کرتا ہے لیکن گھر ہونے کی نسبت جو کہ بودوباش کی خبر دیتا ہے وہ اس میں کہاں پیدا ہوگی اور اغیار کی مزاحمت جو کہ گھر کے لوازمات سے ہے وہ یہاں کہاں سے آئیں گے۔ تو جب بیت میں غیر اور غیریت کو دخل نہ ہوگا تو اب وہ لازماً مخلوق کی سجدہ گاہ ہوگا کہ غیر کو سجدہ نہ ہو کیونکہ غیریت مسجودیت کے منافی ہوتی ہے۔ محمد رسول ﷺ نے اپنی طرف سجدہ تجویز

> نہیں فرمایا اور بیت اللہ شریف کی جانب شوق اور رغبت سے سجدہ کرتے تھے فرق کا راز اس جگہ سے معلوم کرو کہ ساجد اور مسجود میں کتنا بڑا فرق ہے''۔ (دفتر سوم مکتوب ۱۲۴)

حقیقتِ کعبہ:۔

صورت کعبہ کے معنی اور مفہوم کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد آپ حقیقت کعبہ کی دو لفظوں میں تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

> اے بھائی! جب آپ نے صورت کعبہ کے متعلق معلوم کرلیا تو اب کچھ حقیقت کعبہ کے متعلق بھی سنو۔ حقیقت کعبہ ذات بے چون واجب الوجود سے عبارت ہے کہ ظہور اور ظلیت کی گرد بھی وہاں تک راہ نہیں پاسکتی۔ (دفتر سوم مکتوب ۱۲۴)

یعنی حقیقت کعبہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی مراد ہے اپنے ایک اور مکتوب گرامی میں اس کی شرح اور تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

> ''دوسرا مرتبہ جو خالص نور ہے اور لاتعین سے متعین ہے اسکو بھی دوسروں کی طرح ذات محض اور احدیت مجردہ خیال نہ کریں کہ وہ بھی نورانیت خالص کے حجابوں میں سے ایک حجاب ہے ان للہ سبعین الف حجاب من نور و ظلمة (اللہ تعالیٰ کے نور وظلمت سے ستر ہزار پردے ہیں) اگر چہ تعین نہیں ہے لیکن مطلوب حقیقی کا حجاب ہے اگر چہ یہ آخری حجاب ہے اور اللہ تعالیٰ وراء الوراء ہے یہ نور چونکہ تعین کے دائرہ میں داخل نہیں لہٰذا عدم کی ظلمت سے منزہ اور مبرا ہے (وللہ المثل الاعلی) اس کی مثال نور آفتاب کی شعاعوں کی سی ہے جو کہ سورج کی ٹکیہ کے لیے حاجب ہیں (یعنی پردہ ہیں) اور وہ ٹکیہ آفتاب کے عین سے منتشر ہو کر اسکا حجاب ہوگی حدیث میں آیا ہے۔ حجابہ النور کہ اسکا حجاب نور ہے اور یہ بلند مرتبہ تجلیات

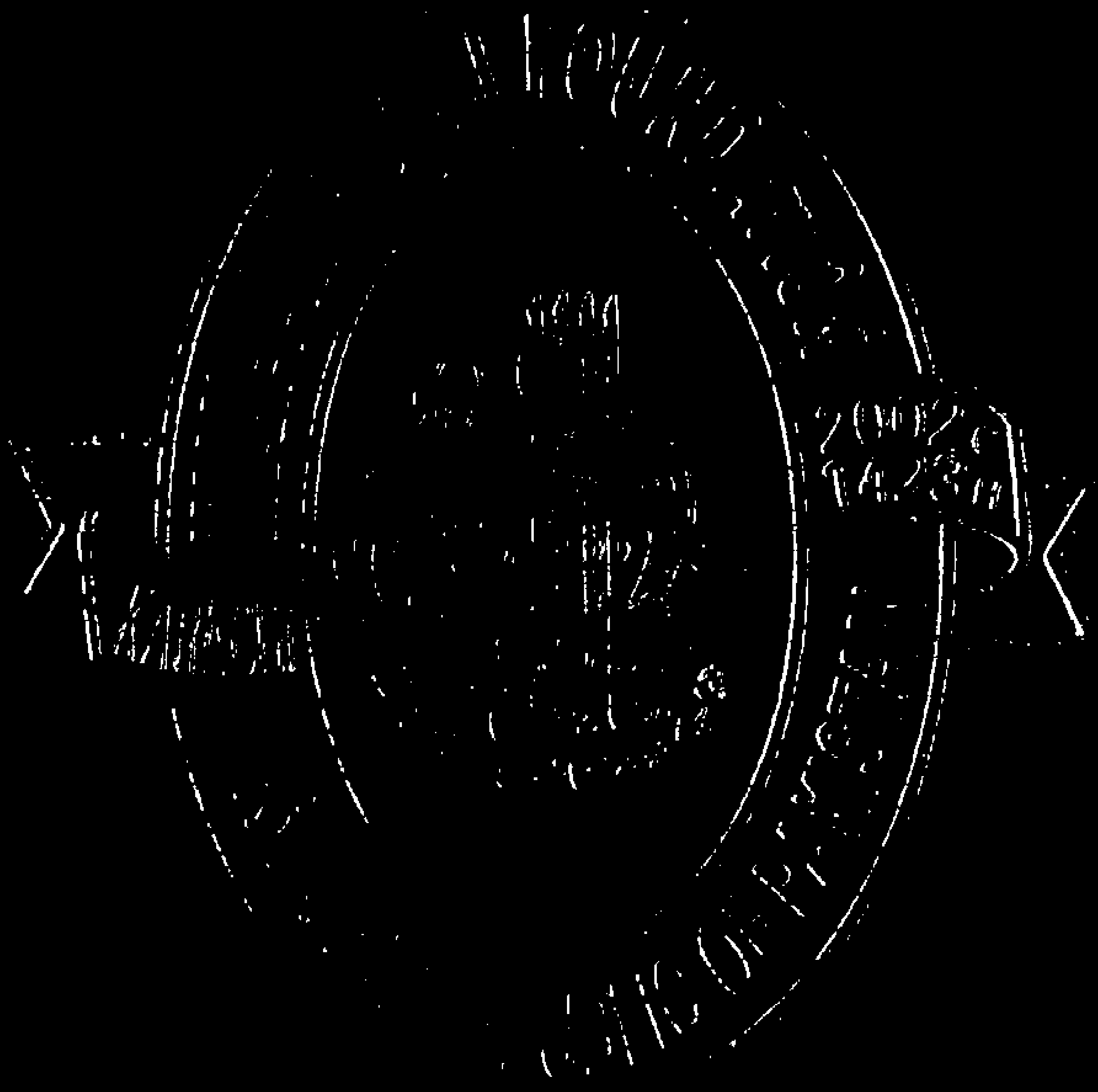
2002
1423

> ذاتیہ سے اوپر ہے پھر تجلیات فعل وصفت کے متعلق کیا کہوں کیونکہ تجلی تعین کی آمیزش کے بغیر متصور نہیں جبکہ یہ مقام تمام تعینات سے اوپر ہے لیکن ان تجلیات ذاتیہ کا منشاء وہ ہی خالص نور ہے اور تجلی اسکے واسطہ کے بغیر متصور نہیں ہوسکتی اگر وہ نہ ہوتو تجلی حاصل نہیں ہوتی اور حقیقت کعبہ ربانی میں سمجھتا ہوں کہ یہی نور ہے جو کہ سب کا مسجود ہے اور تمام تعینات کا اصل ہے اگر چہ تجلیات ذاتیہ کا ملجاء وماویٰ یہی نور تھا تو دوسروں کی مسجودیت سے اس کی کیا تعریف کروں۔ جاننا چاہیے کہ یہ نور دوسرے انوار کی طرح ہر گز نہیں کہ امکان کا شائبہ رکھ کر ممکن ہو یا جوہر وعرض کی جنس سے ہو وہ تو ایک ایسا مرتبہ ہے کہ نور کے علاوہ اس پر کسی چیز کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا اگر چہ وجوب وجود ہی کیوں نہ ہو کہ وجوب بھی اس سے نیچے ہے۔ (دفتر سوم مکتوب ۷۲)

حقیقت کعبہ کی جو آپ نے یہ تشریح فرمائی ہے اسکا نچوڑ یہ ہے کہ مقام لاتعین میں اللہ تعالیٰ کی جو حقیقی ذات ہے جو 'احدیت مجردہ' اور 'ذات محض' ہے۔ اس پر ستر ہزار نور کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ان نور کے پردوں میں سے جو آخری پردہ اس کی ذات وراء الوراء پر پڑا ہوا ہے اس نور کے پردہ کا نام حقیقت کعبہ ہے اور یہ نور چونکہ مقام لاتعین میں ہے لہٰذا تعینات کے اندر نہیں آئیگا البتہ تمام تعینات کی اصل اور تمام تجلیات ذاتیہ کا ملجاء وماوی یہی نور ہے۔

وصول حقیقت کعبہ:۔

حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا کمال فضل وکرم ہوتا ہے تو وہ ہزاروں میں سے کسی ایک عارف کو اس دولت کے وصول سے مشرف فرمادیتا ہے اور وہ عارف اس مقام پر پہنچ کر فنا وبقا سے اس مقام میں سرفراز ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ بقا اسکو اسی نور سے حاصل ہوتی ہے اور فوق الفوق سے اسکو وافر حصہ ملتا ہے اور وہ نور کے ساتھ نور سے گزرتا ہوا اصل نور تک پہنچ جاتا ہے۔

> آپ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل واحسان ہے وہ جس خاص بندہ پر چاہے اسی پر فرماتا ہے (دفتر سوم مکتوب ۷۶)

اس ارشاد سے پہلے اسی مکتوب گرامی میں آپ یہ بھی فرما چکے تھے کہ کعبہ ربانی کی حقیقت میں سمجھتا ہوں یہی نور ہے لہٰذا اس سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اس مقام سے واصل کر دیا تھا اور آپ اس عظیم دولت سے سرفراز فرما دیے گئے تھے۔

سوال:۔ البتہ یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے جس کو حضرت امام ربانی نقل فرما کے اس کا جواب بھی عطا فرما رہے ہیں سوال یہ ہے کہ جب آپ کے ارشاد کے مطابق ایک عارف کو یہ دولت نصیب ہوگی اور وہ اس مقام سے سرفراز کیا جائیگا تو اسکے حق میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے تمام حجابات کا اٹھنا متحقق ہو جائیگا کیونکہ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ آخری حجاب اس نور کو کہتے ہیں جبکہ ایسا ہونا یعنی حجابات کا اٹھ جانا ناممکن ہے کیونکہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے نور وظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں اگر وہ اٹھ جائیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے انوار ہر اس مخلوق کو جلا کر رکھ دینگے جہاں تک اس کی نظر جائیگی۔

جواب:۔ اسکا جواب دیتے ہوئے حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ اس جگہ تحقق بقا حجابات سے ہے جو کہ ایک دوسرے کے لیے اسباب ہیں نہ کہ حجابات کا دور ہونا اور ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ (دفتر سوم مکتوب ۷۲)

یعنی آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ حقیقت کعبہ کے مشاہدہ کا تحقق تو اس وقت ہوگا جب وہ حجاب نور باقی رہے اگر وہ اٹھ گیا تو پھر حقیقت کعبہ کا مشاہدہ تو نہیں ہوا لہٰذا اس مقام پر پہنچنے والوں کے لیے ان پردوں کا اٹھنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ حجابات اسباب ہیں اس آخری حجاب نور تک پہنچنے اور اسکے مشاہدہ کے لیے۔

سوال:۔ حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ پر آپ نے اپنی تصنیف مبداء و معاد میں بھی بحث فرمائی ہے وہاں آپ نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ جس طرح صورت کعبہ صورت محمدی کی مسجود ہے اسی طرح حقیقت کعبہ حقیقت محمدیہ کی مسجود ہے اس بات پر آپ کے ایک خلیفہ حضرت شیخ محمد طاہر نے اپنے خط کے ذریعہ آپ سے ایک سوال کیا کہ آپ کی اس عبارت سے تو حقیقت محمدیہ سے حقیقت کعبہ کی افضلیت ثابت ہو رہی ہے حالانکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ عالم کی تخلیق سے مقصود رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے اور حضرت آدم اور تمام کائنات آپکی طفیلی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر

نہ کرتا اس سے معلوم ہوا کہ آپ ساری کائنات سے افضل ہیں جبکہ آپ کے ارشاد سے حقیقت کعبہ کا آپ سے افضل ہونا ثابت ہو رہا ہے۔

جواب: ۔ اسکا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ حقیقت کعبہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی مراد ہے اور حقیقت کعبہ ذات واجب الوجود سے عبارت ہے اور وہ ہی سب کا مسجود ہے اور وہ ہی مسجودیت کے لائق ہے لہٰذا اسکو اگر حقیقت محمدیہ کا مسجود کہیں اور اس سے ذات باری تعالیٰ کی انفلیت ثابت ہو تو اس میں کونسا استحالہ اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی افضلیت میں کسی کو کیا شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہاں البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ضرور ہے کہ حقیقت محمدی عالم کے تمام افراد کے حقائق سے افضل ہے جبکہ کعبہ کی حقیقت اس عالم کی جنس سے ہے ہی نہیں لہٰذا اس کے حقیقت محمدیہ سے افضل ہونے میں کیا توقف ہو سکتا ہے۔

سوال: ۔ یہاں ایک اور ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپکے مندرجہ بالا جواب اور حقیقت کعبہ کی جو تشریح آپ نے فرمائی ہے اس سے جب ثابت ہو گیا کہ حقیقت کعبہ حقیقت محمدیہ سے افضل ہے تو پھر آپ کے اس ارشاد کا کیا مطلب کہ حقیقت محمدیہ جو حقیقت الحقائق ہے ممکنات کے حقائق میں سے کوئی حقیقت اس سے اوپر نہیں اور نہ ہی اس سے اوپر ترقی جائز ہے۔ (دفتر سوم مکتوب ۱۲۶)

جواب: ۔ اس سوال کا جواب ہمیں آپ کے ایک مکتوب گرامی کی اس عبارت سے بخوبی مل جاتا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ تک جو اس سے برتر ہے پہنچ کر اس سے متحد ہو جاتی ہے اور حقیقت محمدی اس جگہ حقیقت احمدی کا نام پاتی ہے۔ اس وقت حقیقۃ کعبہ اس حقیقت کے ظلال میں سے ایک ظل ہوتا ہے۔

اس جواب سے معلوم ہوا کہ حقیقت محمدی کی دو حیثیتیں ہیں ایک حقیقت کعبہ میں ضم ہو کر حقیقت احمدی بننے سے پہلے اور ایک اس کے بعد لہٰذا جو آپ نے فرمایا ہے کہ اس سے اوپر ممکنات کے حقائق میں سے کوئی حقیفت نہیں اور اس سے اوپر ترقی ممکن نہیں یہ اس وقت کے

لیے فرمایا ہے جب حقیقت محمدی حقیقت کعبہ میں ضم ہو کر حقیقت احمدی کا نام پالیتی ہے بلکہ اس وقت اسکا مقام یہ ہوتا ہے کہ حقیقت کعبہ بھی اسکے ظلال میں سے ایک ظل ہوتا ہے۔ اپنے ایک دوسرے مکتوب گرامی میں آپ نے اسی مفہوم کو اس انداز میں بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے رحلت فرمانے سے ہزار اور چند سال کے بعد ایک ایسا زمانہ آ رہا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرما کے حقیقت کعبہ کے مقام سے متحد ہو جائیگی اور اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائیگا اور اس وقت وہ ذات احد جل سلطانہ کا مظہر بن جائیگی اور دونوں اسم مبارک اپنے مسمی کے ساتھ متحقق ہو جائیں گے۔ (دفتر سوم مکتوب ۲۰۹)

حقیقت احمدی:۔

حقیقت محمدی حقیقت کعبہ سے متحد کیسے ہوتی ہے؟ حقیقت محمدی عروج کر کے حقیقت احمدی کس طرح بنتی ہے یہ عالم مکاشفہ کا ایک نازک ترین مقام ہے جس کی تشریح اور تفسیر کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں لیکن حضرت امام ربانی نے اس مشکل ترین مقام کو جس انداز سے بیان فرما کے سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے اور اس ضمن میں آپ نے آنحضرت ﷺ کے اسمائے گرامی محمد احمد کے بارے میں جو خوبصورت نکات بیان کر کے عظمت مصطفےٰ ﷺ کو جس طرح آشکارا فرمایا ہے وہ آپ جیسے عاشق رسول ہی کا کام تھا آپ فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ تمام مخلوقات کی طرح عالم خلق اور عالم امر سے مرکب ہیں اور وہ اسم الٰہی جو انکے عالم خلق کی تربیت کرنے والا ہے شان العلیم ہے اور وہ جو انکے عالم امر کی تربیت فرماتا ہے وہ معنی ہے جو اس شان کے وجود اعتباری کا مبداء ہے جیسے کہ گزر چکا ہے اور حقیقتِ محمدی شان العلیم سے مراد ہے اور حقیقت احمدی اس معنی سے کنایہ ہے جو اس شان کا مبداء ہے اور حقیقتِ کعبہ سبحانی بھی اس معنی سے مراد ہے اور وہ نبوت جو آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ السلام کی پیدائش سے پہلے آنحضرت ﷺ کو حاصل تھی اور جس مرتبہ کی نسبت خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ ''کنت نبیا و آدم بین

الماء والطین ”(میں نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے) وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے تھا اور اس اعتبار سے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو کلمۃ اللہ تھے اور عالم امر سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے تو آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی خوشخبری اسم احمد سے دی اور فرمایا ”**مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد** ”(خوشخبری دیتے ہوئے ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اسکا نام احمد ہوگا) اور وہ نبوت جو عنصری پیدائش سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف حقیقت محمدی کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ دونوں حقیقتوں کے اعتبار سے ہے اور اس مرتبہ میں آپکی تربیت کرنے والی وہ شان اور اس شان کا مبداء ہے یہی وجہ ہے کہ اس مرتبہ کی دعوت پہلے مرتبہ کی دعوت کی نسبت زیادہ اتم ہے کیونکہ اس مرتبہ میں آپکی دعوت عالم امر سے مخصوص تھی اور آپکی تربیت روحانیوں پر منحصر تھی (یعنی عالم امر اور عالم ارواح میں بھی ارواح کی تربیت حضور نے فرمائی) اور اس مرتبہ آپکی دعوت خلق وامر دونوں کو شامل ہے اور آپکی تربیت اجساد (اجسام) اور ارواح دونوں پر مشتمل ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اس جہاں میں آپکی عنصری پیدائش کو آپکی فلکی پیدائش پر غالب کیا ہوا تھا تا کہ مخلوقات کے ساتھ جن میں بشریت زیادہ غالب ہے وہ مناسبت جو افادہ اور استفادہ کا سبب ہے زیادہ پیدا ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنی بشریت کے ظاہر کرنے کے لیے بڑی تاکید سے امر فرمایا کہ ”**قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی** ”(اے محبوب کہہ دیجیے میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے) یہاں لفظ **مثلکم** کا لانا تاکید بشریت کے لیے ہے اور وجود عنصری سے رحلت کر جانے کے بعد حضور ﷺ کی روحانیت کی جانب غالب ہوگئی اور بشریت کی مناسبت گم ہوگئی اور دعوت کی نورانیت میں تفاوت پیدا ہوگیا۔ بعض اصحاب کرام نے فرمایا کہ ابھی ہم آنحضرت ﷺ کے دفن سے فارغ نہ ہوئے کہ ہم نے اپنے دلوں میں فرق محسوس کیا یہاں ایمان شہودی ایمان غیبی سے بدل گیا اور معاملہ آغوش سے گوش تک آ پہنچا اور دیکھنے سے سننے تک آ گیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جب ہزار سال گزرے جو بڑی لمبی مدت اور بڑا دراز زمانہ ہے تو روحانیت کی جانب اس طرح غالب ہوئی کہ بشریت کی تمام جانب کو اپنے رنگ میں رنگ دیا حتی کے عالم خلق نے عالم امر کا رنگ اختیار کر لیا پس ناچار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم خلق سے جس چیز نے اپنی حقیقت کی طرف رجوع کی تھی یعنی

حقیقتِ محمدی عروج کر کے حقیقتِ احمدی سے لاحق ہوگئی اور حقیقتِ محمدی حقیقتِ احمدی سے متحد ہوگئی اس جگہ حقیقت محمدی اور حقیقت احمدی سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلق وامر کا تعین امکانی ہے نہ کہ تعین وجوبی کہ تعین امکانی اسکا ظل ہے۔ کیونکہ تعین وجوبی کے عروج کے کچھ معنی نہیں اور اس تعین کے ساتھ متحد ہونا معقول نہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۲۰۹)

ایک اور مکتوب گرامی آنحضرت ﷺ کے ان دنوں اسماء گرامی میں پوشیدہ رازہائے سربستہ سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ہمارے پیغمبر ﷺ دونا موں سے موسوم ہیں اور دونوں اسم مبارک قرآن مجید میں لکھے ہوئے ہیں فرمایا **محمد رسول الله** (محمد اللہ کے رسول ہیں) اور عیسیٰ روح اللہ کی بشارت کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا **اسمه احمد** (ان کا نام احمد ہے) اور ان دونوں کی ولایت علیحدہ ہے ولایت محمدی اگرچہ پیغمبر ﷺ کی محبوبیت کے مقام سے پیدا ہوئی ہے لیکن اس جگہ خالص محبوبیت ثابت نہیں بلکہ اس محبیت کی کیفیت کی آمیزش بھی ہے اگرچہ وہ آمیزش اس کے اصل میں ثابت نہیں لیکن محبوبیت خالص کے مقام سے مانع ہے اور ولایت احمدی خالص محبوبیت سے پیدا ہوئی ہے جس میں محبیت کا شائبہ تک نہیں ہے اور یہ ولایت پہلی ولایت سے بلند تر ہے اور ایک منزل مطلوب سے نزدیک تر ہے اور محب کو زیادہ مرغوب ہے کیونکہ محبوب جتنا بھی محبوبیت میں مکمل ہوگا اس کی بے نیازی استغنا بھی کامل تر ہوگی اور محبت کی نگاہ میں زیادہ خوبصورت اور زیبا تر ہوگا اور محب کو اپنی طرف زیادہ کھینچے گا اور اسے زیادہ برگشتہ اور شیفتہ بنا دیگا۔

نہ تنہا آفتم زیبائی اوست
بلائے من ز ناپروائی اوست

بلا سے مراد عشق کا حد سے گزر جانا ہے جو کہ عاشق کو مطلوب ہے سبحان اللہ احمد عجیب مبارک نام ہے جو کلمہ مقدسہ احد سے مرکب ہے اور حرف میم کے حلقہ سے جو کہ اللہ تعالیٰ کے عالم بے چوں میں پوشیدہ اسرار میں سے ہے اور اس کی گنجائش نہیں رکھتا کہ عالم چوں میں اس پوشیدہ راز کو حلقہ میم کے بغیر تعبیر کیا جاسکے اور اگر اس کی گنجائش ہوتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے تعبیر فرماتے اور احد احد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حلقہ میم طوق عبدیت ہے کہ جس نے بندہ کو مولا سے الگ کر دیا ہے بس بندہ وہ ہی میم کا حلقہ ہے اور لفظ احد اس کی تعظیم کے لیے آیا ہے اور اس کے اختصاص کا اظہار کیا ہے۔

چوں نام ایں است نام آور چہ باشد

(ترجمہ) جب نام ایسا ہے تو نام والا کیسا ہوگا

ہزار سال کے بعد اسکو امور عظام کے تغیر میں ایک تاثیر ودیعت کی ہے اسی ولایت کا معاملہ اس ولایت تک کھینچا اور ولایتِ محمدی ولایتِ احمدی پر منتہی ہوگی اور کاروبار عبودیت کے طوق سے ایک طوق تک پہنچا اور پہلے طوق کی جگہ الف جو کہ اسکے رب سے اشارہ ہے تمکن ہوا یہاں تک کہ محمد، احمد ہوا وعلیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اس کا بیان یہ ہے کہ عبودیت کے دو طوق میم کے دو حلقوں سے عبارت ہیں کہ جو اسم مبارک محمد میں مندرج ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ دو طوق ان کے دو تعین کی طرف اشارہ ہو علیہ وسلم ﷺ ان دو تعینوں میں سے ایک تعین بشری ہے اور دوسرا تعین روحی ملکی ہے اور تعین جسدی میں اگرچہ موت آجانے کی وجہ سے سستی ونقص آجاتا ہے اور تعین روحی نے اور قوت حاصل کر لی لیکن اس تعین کا اثر باقی رہا تھا ہزار سال چاہیے تھا کہ اس کا اثر بھی زائل ہو اور اس تعین کا کوئی نشان نہ رہے اور جب ہزار سال ختم ہوا اور اس تعین کا اکثر حصہ نہ رہا اور ان دو طوق میں سے ایک طوق عبودیت کھینچ لیا گیا اور اس پر فنا اور زوال طاری ہوا اور الف الوھیت کہ اسکو بقا باللہ کے رنگ میں کہا جا سکتا ہے اس کی جگہ بیٹھا تو لازماً محمد، احمد ہوا اور ولایتِ احمدی نے ولایتِ محمدی میں انتقال فرمایا۔ پس محمد دو تعین سے عبارت ہے اور احمد ایک تعین سے کنایہ ہے اور بس۔ لہٰذا یہ نام حضرت مطلق سے زیادہ قریب ہو گیا اور عالم سے دور تر ہوگا۔ (دفتر سوم مکتوب ۹٦)

☆……☆……☆

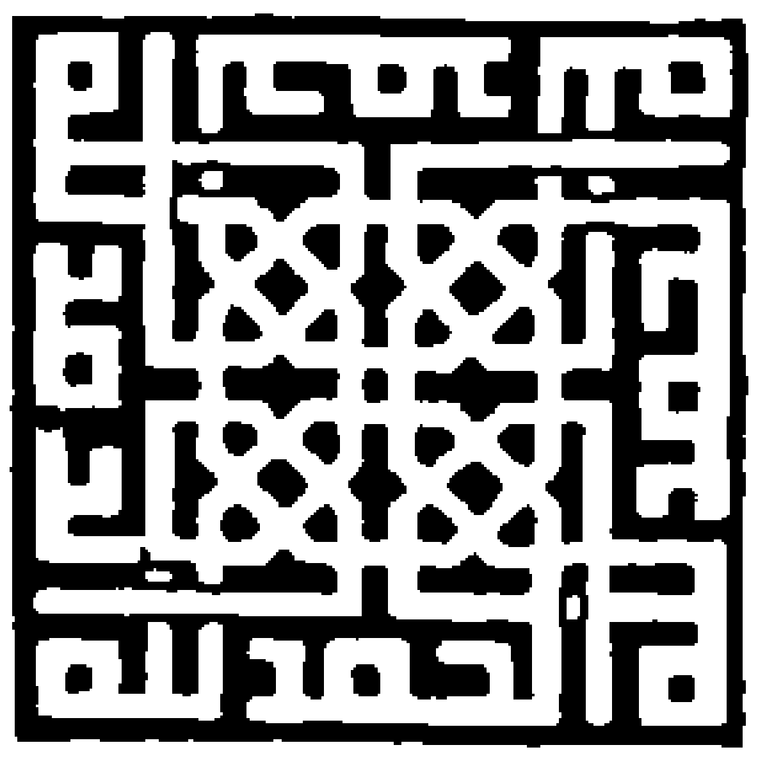

الحمد لله کوفی مربع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم

علم الکلام میں حضرت مجدد الف ثانی کے اجتہادات

پروفیسر غلام مصطفٰے مجددی نوری

(ایم۔ اے علوم اسلامیہ، پنجاب)

☆☆

پروفیسر غلام مصطفٰی مجددی نے اس موضوع پر بڑی تحقیق وتدقیق سے سیر حاصل مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ اُن کا تحقیقی مقالہ کمپوز شدہ ۲۰۰ صفحات پر مشتمل تھا جس کی اس جلد میں گنجایش نہ تھی اس لیے معذرت کے ساتھ اس مقالے کے اقتباسات پیش کیے جارہے ہیں۔ اصل مقالہ کتابی صورت میں شائع ہوگا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔ حق یہ ہے کہ اس موضوع پر وہی لکھ سکتا ہے جو کسی مرشد کامل کا فیض یافتہ ہو۔ پروفیسر موصوف نے اس مقالے میں ۲۵ ذیلی موضوعات پر اظہار خیال فرمایا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) قضائے مبرم وقضائے معلق (۲) وحدۃ الشہود (۳) اللہ نور السموات والارض
(۴) فرشتے ابر انسان (۵) ظلوماً جہولاً کی تفسیر (۶) کعبے کی صورت وحقیقت
(۷) سیر فی اللہ (۸) حقیقت محمدی (۹) فضیلت نبوت بر ولایت (۱۰) مقام عبدیت
(۱۱) شیونات و اعتبارات (۱۲) رویت حق تعالیٰ (۱۳) نظریۂ قیومیت
(۱۴) تصور تجدید الف ثانی (۱۵) عرفانِ خدا کے دو راستے (۱۶) عالم مثال
(۱۷) من عرف نفسہٗ (۱۸) تنزلات (۱۹) علم کون و مکان (۲۰) ولایت کے تین
درجات (۲۱) جہاد اکبر (۲۲) تخلیق آدم و فلسفۂ روح (۲۳) قلب صنوبری
(۲۴) شاہق الجبل واطفال مشرکین (۲۵) اقوال اولیاء کی توجیہات۔۔ (مرتبین)

تمام اہل اسلام کے لیے بالعموم اور اسلامیانِ ہند کے لیے بالخصوص حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ کی ذاتِ کمال علم وعرفان کا ایک لازوال سرچشمہ

ہے، جس کے توسل سے آج بھی لاکھوں تشنہ کام سیراب اور شاداب ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر آشوب عہد میں پیدا فرمایا جب شریعت اور طریقت کے بنیادی اصولوں پر علمائے سوء، صوفیائے خام اور شاہان برصغیر اپنے اپنے انداز میں تیر زنی اور انگشت نمائی کا ارتکاب کر رہے تھے اب ضرورت تھی ایسے عظیم القدر انسان کی جو علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کا بھی بحر زخار ہوتا اور اپنی جولانی موجوں سے دلوں اور ذہنوں کی بنجر زمین کو فکر و آگہی کی ہریالیوں سے مالا مال کر دیتا۔ حضرت علامہ بدرالدین سرہندی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں:

> ''حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہر صدی کے بعد قطبِ وقت کی صورت میں ظہور کرتا ہے اور ارشاد وہدایت فرماتا ہے لیکن قطب الاقطاب کی صورت میں ظاہر ہونے کے لیے ایک ہزار سال تک اس کی طینت کی تخمیر کی جاتی ہے، مادر زمانہ اس کو تینتیس قرن (990سال) اور دس سال تک اپنے شکم میں رکھتی ہے اور قضا وقدر کی دایہ اسے تین لاکھ اور سات ہزار دنوں تک تربیت دیتی ہے اور مشاطہ ازل بارہ ہزار ماہ تک اس کے ظاہر و باطن کو آراستہ اور مزین کرتی ہے اور اسکی ظاہری اور روحانی زینت کرتی ہے اور آخر کو اول سے ملاتی ہے اس لیے اس کا ظہور بھرپور اور زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے اور چونکہ یہ تجدید سراپا حقیقت ومعنی (روحانیت) کا ظہور و بروز ہے اس لیے وہ سب کے لیے ہے اور سب کو شامل ہے یہی وجہ ہے کہ کارخانہء رحمت اور خزانہء فضل واحسان آپ کے حوالے کیا گیا اور وہ جو وَمَا ارسلنک الارحمتہ للعالمین کا خطاب مستطاب اللہ پاک کی طرف سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا ہے تو ایک ہزار سال کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو اس احمد (مجدد الف ثانی قدس سرہٗ) پر ڈالا گیا۔ آپ کا ازلی نام عبدالرحمٰن ہے اور آپ زمانے کے لیے عجوبہ اور عطیاتِ الٰہی کا اعلیٰ نمونہ ہیں، (حضرات القدس ۲/ ۲۵ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ)۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے جہاں اپنی کوشش پیہم سے نظام اسلام کو نافذ کروایا وہاں علم الکلام اور عرفان التصوف کی صدیوں پرانی الجھنوں کو دور فرمایا اور جسمانی وروحانی طور پر امت محمدیہ کی قیادت کا حق ادا کر دیا، آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

> ”وہ علوم جو مقام فنافی اللہ اور بقاباللہ سے تعلق رکھتے ہیں، اللہ پاک نے محض اپنی عنایت سے مجھ پر منکشف فرمادیئے ہیں اور یہ بھی بتادیا ہے کہ ہر چیز کی خاص وجہ کیا ہے اور سیر فی اللہ کے کیا معنی ہیں، برقی تجلی کیا ہے، محمدی المشرب کون ہے، اسی طرح کی دوسری باتیں، اور ہر مقام میں اس کے لوازم اور ضروریات بتائی جاتی ہیں اور ان کو سیر کرائی جاتی ہے، بہت کم چیزیں ایسی ہوں گی جن کی نشاندہی اولیاء اللہ نے کی ہوگی اور وہ راستے میں چھوڑ دی گئی ہوں اور نہ دکھائی گئی ہوں، وہ شخص مقبول ہوگیا جس نے اسکو بلاچون وچرا تسلیم کرلیا۔ (بحوالہ حضرات القدس ۷۳/۲)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر ولایت کے تین درجات منکشف فرمائے گئے، یعنی ولایتِ صغریٰ، ولایتِ کبریٰ اور ولایتِ علیا، ان تینوں کی تفصیل آپ نے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرمائی ہے، (مکتوب ۲۶ دفتر ۱، مکتوب ۲۸۲ دفتر ۱، مکتوب ۳۰۲ دفتر ۱) اسی طرح آپ پر حقیقتِ قرآن، حقیقتِ کعبہ، حقیقتِ بیت المقدس کے اسرار منکشف فرمائے گئے اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ ایک ہزار سال کے بعد حقیقتِ احمدی کے ساتھ حقیقت محمدی متحد کردی گئی، اس کی تفصیل بھی آپ نے خود تحریر فرمائی ہے، (مکتوب ۷۷ دفتر ۳، مکتوب ۱۲۴ دفتر ۳، مکتوب ۷۲ دفتر ۲) آپ کو قلوب خمسہ کے اسرار وعلوم سے بھی نوازا گیا، مبداء معاد منہا ۱۲) آپ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سات درجہ متابعت سے نوازا گیا اور یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے، (مکتوب ۲۵ دفتر ۲) آپ پر تعین وجودی کہ جس کے متعلق آج تک کسی عارف نے لب کشائی نہیں کی تھی، ظاہر کیا گیا اور اس عالی مقام کے اسرار وبرکات سے آپ کو ممتاز کیا گیا، (مکتوب ۸۹ دفتر ۳) آپ کی بلند استعداد کا یہ عالم ہے کہ دیگر صوفیہ کے نزدیک جو حق الیقین ہے وہ آپ کے نزدیک عین الیقین ہے، نیز فرمایا، یہ معارف احاطہ ولایت سے خارج ہیں اور علمائے ظاہر کی طرح ارباب ولایت بھی ان کو سمجھنے سے قاصر وعاجز ہیں، یہ علوم انوار نبوت کی مشکوٰۃ سے ماخوذ ہیں کہ دوسرے

ہزار سال والی تجدید سے محض تبعیت اور وراثت کی وجہ سے تازہ ہوئے ہیں، (مکتوب ۴ دفتر ۲) آپ کو خزینہ دار رحمت کے بلند درجے پر فائز کیا گیا جیسا کہ دفتر اول کے مکتوب ۳۱۱ میں ہائے دوچشمی کی حقیقت کے سلسلے میں اشارہ فرمایا ہے آپ قیومیت کے وصفِ عظیم سے بھی متصف ہوئے (مکتوب ۱۱ دفتر ۲، مکتوب ۹۳ دفتر ۲، مکتوب ۸۰ دفتر ۳، مکتوب ۲۵۶ دفتر ۱) اس حقیقت کو مبداء و معاد کے ابتدائی حصے میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ الغرض جیسا وحشت ناک دور تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے تقاضوں کے مطابق کامل المعرفت انسان کو ہویدا کر دیا جو امم سابقہ والے اولوالعزم پیغمبر کا قائم مقام تھا اور جس نے علوم شرعیہ کو نظریہ استدلالیہ کے مطابق بدیہی اور کشفی بنایا اور نظریت سے ضرورت کی طرف قدم اٹھا کر پیاسی قوم کو راہنمائی عطا فرمائی۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

زیرِ نگاہ مضمون میں آپ کے لاتعداد کمالات میں سے صرف ایک کمال کو اجاگر کرنے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے اور وہ ہے آپ کا کمال اجتہاد، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم الکلام میں درجہ اجتہاد پر فائز فرمایا ہے، آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

> مجھے توسطِ حال میں ایک رات جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم علم الکلام کے ایک مجتہد ہو، اس وقت سے لے کر مسائل کلامیہ میں میری رائے خاص اور میرا علم مخصوص ہے، اکثر مسائل خلافیہ میں ماتریدیہ اور اشاعرہ کا خلاف ہے، شروع مسئلہ میں اشاعرہ حق بجانب معلوم ہوتے ہیں لیکن نور فراست سے دیکھا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ ماتریدیہ حق بجانب ہیں، میری رائے ماتریدیہ کی رائے کے موافق ہے، (مبداء و معاد منہا ۲۸) مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ علم الکلام کے ساتھ عرفان و سلوک کے بھی مجتہد اعظم ہوئے جیسا کہ حضرت علامہ اقبال نے اپنے ایک خطبہ یورپ میں ارشاد فرمایا ہے، (تشکیل جدید الٰہیات ص ۲۷۸ مطبوعہ لاہور) آپ کے صحیح مقام سے تو آپ کے شیخ کامل ہی آشنا تھے، انہوں نے آپ کے لیے کثیر العلم،

قوی العلم، چراغے شود کہ عالم بازوے روشن گردند'' کے مبارک الفاظ استعمال کیے ہیں، (رقعات باقی باللہ؃ ۶۵ بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین ص ۲۷ مطبوعہ دہلی)

قضائے مبرم اور قضائے معلق:

اللہ تعالیٰ کی قضا، قدر اور تقدیر کا معاملہ بہت ہی نازک ہے، جب تک قرآن وحدیث کا سہارا نصیب نہ ہو، انسانی تفکر وتدبر اسکی گہرائیوں کو نہیں پاسکتا، حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ امام تفتازانی نے تلویح میں لکھا ہے، قضا کا معنی حکم اور فعل ہے، حکم اس آیت سے ثابت ہے **وقضٰی ربُکَ الَّاتعبدو اِلَّا ایاہ**، تمہارے رب نے حکم دیا کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے، اور فعل اس آیت سے ثابت ہے، **فقضاھن سبع سمٰوٰت**، پس ان کو مکمل سات آسمان بنایا، (حاشیہ علی الخیالی ص ۲۸۸ مطبوعہ کوئٹہ) آپ مزید فرماتے ہیں: قضا کے تین مطلب ہیں:

☆......لغوی طور پر حکم اور فعل کا نام قضا ہے۔

☆......اشاعرہ کی اصطلاح میں جتنی اشیا نفس الامر میں واقع ہیں، ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو ارادہ ازل سے متعلق تھا، اسکا نام قضا ہے۔

☆......فلاسفہ کی اصطلاح میں تمام موجودات کے بارے میں خدا تعالیٰ کے علم ازلی کا نام قضا ہے۔ اور یہی علم تمام موجودات کے لیے فیض کا مبداء ہے۔ اسکو حکما اشیاء کے وجود اجمالی، وجود ظلی، لوح محفوظ اور جوہر عقل سے تعبیر کرتے ہیں، محقق طوسی نے لکھا ہے کہ عالم عقلی میں موجودات کا تخلیق کے طور پر اکٹھا ہونا قضا کہلاتا ہے اور خارج میں اپنے مواقع پر یکے بعد دیگرے واقع ہونا قدر ہے۔ قرآن پاک میں ہے، **وان من شیٔ الا عندنا خزآئنہٗ وما نزلہ الا بقدر معلوم** اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے، (سورۃ الحجر آیت ۲۱) امام تفتازانی نے بھی رقم کیا ہے کہ حکما کے نزدیک مخلوقات کا وجود قضا ہے (حاشیہ علی الخیالی ص ۲۸۸ مطبوعہ کوئٹہ) امام تفتازانی نے تقدیر کے متعلق لکھا ہے: ہر مخلوق کے حسن، قبح، نفع، ضرر، زمان یا مکان اور اس کے ثواب اور عقاب کی حد مقرر کا نام اسکی تقدیر ہے۔ (شرح عقائد نسفی ص ۶۳ مطبوعہ دہلی)۔

اگر کسی عقلِ نارسا کی طرف سے یہ اعتراض کیا جائے کہ تقدیر پر ایمان لانے سے یہ لازم آتا ہے کہ کافر اپنے کفر اور فاسق اپنے فسق میں مجبور ہے، اسکو ایمان و اطاعت کا مکلف ٹھہرانا کیونکر صحیح ہوگا، اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ کافر اور فاسق اپنے اختیار سے کفر اور فسق کا ارتکاب کریں گے اس لیے اس نے ان کے اختیار سے ان کے کفر اور فسق کا ارادہ کیا لہٰذا یہ جبر نہیں ہے اور نہ انہیں محال امر کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔ اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ تقدیر ثابت ہے اور اسکا معنیٰ ہے کہ ازل میں اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو مقدر کیا اور اسے علم تھا کہ یہ اشیاء ان اوقات میں اس طرح واقع ہوں گی تو اب وہ اشیاء اسکے علم ازلی کے مطابق واقع ہوتی ہیں۔ قدریہ تقدیر الٰہی کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو مقدر نہیں کیا اور نہ ہی اسکو پہلے سے ان کا علم تھا، ان کے واقع ہونے کے بعد اسکو علم حاصل ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قدریہ اس امت کے مجوس ہیں، قضا کی دو قسمیں ہیں، مبرم اور معلق قضائے مبرم اٹل ہے، اس میں تبدیلی ممکن نہیں جبکہ قضائے معلق تبدیل ہوسکتی ہے، دونوں قضاؤں کا قرآن پاک میں ثبوت ہے، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے قضا کا تیسرا درجہ بھی بیان کیا ہے، اور غالباً یہ آپ کے فکر رسا کا نتیجہ ہے، فرماتے ہیں:

> اے میرے سعادت مند بھائی! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ قضا دو قسم پر ہے، قضائے معلق اور قضائے مبرم، قضائے معلق میں تغیر و تبدل کا احتمال ہے اور قضائے مبرم میں تغیر و تبدل کی مجال نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **مایبدل القول لدی**، میرا قول کبھی تبدیل نہیں ہوتا، یہ قضائے مبرم کے بارے میں ہے، اور قضائے معلق کے بارے میں فرماتا ہے، **یمحوا اللہ مایشاء ویثبت وعندہٗ ام الکتاب**، جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے، میرے قبلہ حضرت گاہی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہٗ نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے مگر مجھے ہے، اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرف کروں، اس بات سے بہت تعجب کیا کرتے تھے اور بعید از فہم فرماتے تھے، یہ نقل بہت مدت تک

اس فقیر کے ذہن میں رہی یہاں تک کہ حضرتِ حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا، ایک دن ایک بلّیہ کے دفع کرنے کے درپے ہوا جس کسی دوست (طاہر بندگی) کے حق میں مقرر ہو چکی تھی، اس وقت بڑی التجا، عاجزی اور نیاز و خشوع کی تو معلوم ہوا کہ لوح محفوظ میں اس امر کی قضا کسی امر سے معلق اور کسی شرط سے مشروط نہیں ہے، اس بات سے بڑی یاس اور ناامیدی حاصل ہوئی اور حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہٗ کی بات یاد آئی، دوبارہ پھر ملتجی اور متضرع ہوا اور بڑی عجز و نیاز سے متوجہ ہوا، تب محض فضل و کرم سے اس فقیر پر ظاہر کیا گیا کہ قضائے معلق دو طرح پر ہے، ایک وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا لوحِ محفوظ میں ظاہر ہوا ہے اور فرشتوں کو اس پر اطلاع ہے اور دوسری وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا صرف خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور لوح محفوظ پر قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے اور قضائے معلق کی اس دوسری قسم میں بھی پہلی قسم کی طرح تبدیلی کا احتمال ہے، پھر معلوم ہوا کہ حضرت سید جیلانی قدس سرہٗ کی بات بھی اسی اخیر قسم [illegible] موقوف ہے جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے نہ اس قضا پر جو حقیقت میں مبرم ہے کیونکہ اس میں تصرف و تبدیلی عقلی اور شرعی طور پر محال ہے اور حق یہ ہے کہ جب کسی کو اس قضا کی حقیقت پر اطلاع ہی نہیں ہے تو پھر اس میں تصرف کیسے کر سکے، اس آفت و مصیبت کو [illegible] اس دوست پر پڑی تھی قسم اخیر میں پایا اور معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے اس بلیّہ کو دفع فرما دیا ہے، **الحمد للّٰہ ذٰلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً۔** (مکتوب ۲۱۷ دفتر ۱)

حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے قضا اور قدر کے حوالے سے غور و فکر سے کام لیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اسکا تیسرا درجہ بھی متعین ہے یعنی جو صورۃً مبرم ہے لیکن حقیقتاً معلق ہے اور اس میں تصرف کی

اجازت خاص الخاص محبوبانِ خدا کو نصیب ہوتی ...۔

وحدۃ الشہود کا نظریہ:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی جلوہ گری سے پہلے عرفان وتصوف کی دنیا میں حضرت شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہٗ کے نظریہ وحدۃ الوجود کا راج تھا، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اس نظریے کو مختصر الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے۔

> ''شیخ اکبر کہتے، وجود صرف اللہ تعالیٰ کا ہے، اسکی صفات کا ظہور ہوا۔ اس کی صفات میں سے ایک صفت علم ہے۔ اللہ کے علم میں تمام اشیاء کی تفصیل موجود ہے، اشیاء کی تفصیل کا نام ''اعیان ثابتہ'' ہے۔ اعیان ثابتہ کا عکس باہر پڑا اور ان کا ظہور ہوا۔ ممکنات کی جو شکلیں نظر آرہی ہیں وہ موہومی ہیں، حقیقت میں صرف ایک ہی ذات وحدہٗ لاشریک کی ہے۔ اور چونکہ یہ موہومی شکلیں خلاق عظیم جل جلالہ کی صفت ہیں اس لیے ان میں اتفاق ہے اور اتفاق بھی ایسا ہے کہ ان پر ثواب وعقاب کا ظہور ہوتا ہے۔ شیخ اکبر نے جب تمام اشیاء کو موہومی عکس قرار دے دیا تو ہمہ اوست کہنا ان کے لیے جائز ہوا (مکتوب ۸۹ دفتر ۳)

اس نظریہ وحدۃ الوجود یعنی ہمہ اوست کا مفہوم کچھ بھی ہو، اکبر وجہانگیر جیسے آزاد منش بادشاہوں کے دور میں شریعت سے بیزار صوفیوں نے اس کو غلط معانی کا لباس پہنا کر عوام الناس کو گمراہ کرنا شروع کر دیا، اول تو اسکو عوام الناس کے سامنے بیان کرنے کا مقصد ہی کیا تھا، یہ کوئی اسلام کا اعتقادی مسئلہ نہیں تھا جس پر انسان کی نجات کا دارومدار ہوتا ہے، حضرت علامہ غلام یحیٰی علیہ الرحمۃ ''کلمات الحق'' میں تحریر فرماتے ہیں ''وحدتِ الوجود اور وحدتِ الشہود کا مسئلہ دین کے ان ضروری مسائل سے نہیں ہے جن پر ایمان اور اسلام کا مدار ہو...... توحید وجودی حضرت شیخ اکبر علیہ الرحمۃ اور ان کے معاصرین وتبعین کے دور سے کچھ اس طرح اشاعت پذیر ہوئی، اس مسئلہ کے مبادی ومقاصد کی تحقیق میں کچھ اتنی کتابیں اور رسالے لکھے گئے اور اس دور میں اسکا رواج کچھ اس قدر بڑھ گیا کہ نادانوں کا ایک گروہ زمرۂ صوفیہ میں داخل ہو گیا ہے اور صرف

اس مسئلہ پر اعتقاد رکھنے کو ہی دین کا کمال تصور کرتا ہے اور ظاہر شریعت کو نا قابل اعتنا اور ظاہر رسمیں قرار دیتا ہے، شریعت کا اتباع تو امتِ محمدیہ کا سب سے بڑا کمال ہے اور سعادتِ سرمدی کی کامیابی اسی سے وابستہ ہے، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے دور میں تو گمراہی کا یہ سلسلہ اتنا دراز ہو گیا تھا کہ اسکورو کنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا، ملا عبدالقادر بدایونی کے بقول شیخ تاج الدین اکثر دربار اکبری میں باریاب ہوتے، رات بھر رہتے اور وجودی فلسفے پر تقریریں کرتے، خود ابوالفضل بھی اسی غلط تعبیر و تشریح سے متاثر نظر آتا ہے، وہ اس لیے کہ اس کے مقاصد پورے ہو رہے تھے، ابوالفضل کے خیالات خاص قسم کی ذہنی کیفیت کی غمازی کرتے ہیں کہ اے خدا! میں تیرے طالبوں کو ہر معبد میں دیکھتا ہوں، ہر زبان میں تیری ہی حمد کی جاتی ہے، ہر مذہب یہی تعلیم دیتا ہے کہ تو وحدہٗ لاشریک ہے، مسجد و مندر ہو یا گرجا، ہر جگہ تیری ہی عبادت کی جاتی ہے، کبھی میں تجھ کو گرجا میں تلاش کرتا ہوں اور کبھی مسجد میں، ہاں ایک معبد سے دوسرے معبد میں تلاش کرتا پھرتا ہوں، اے خدائے برتر! تیرے ہاں دین والحاد کا کوئی امتیاز نہیں وغیرہ، (سیرت مجدد الف ثانی ص ۱۰۰ مطبوعہ کراچی) اس ماحول میں فکر و عرفان اور علم و کلام کے اس عظیم مسئلے پر تفکر و تدبر کی شدید ضرورت تھی اور اس کام کے لیے وہی شخصیت مناسب تھی جسکو وحدۃ الوجود کا پورا پورا ادراک نصیب ہوتا، اللہ تعالیٰ نے یہ کمالِ فکر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کو عطا فرمایا، آپ تحریر فرماتے ہیں: ”مخدوما! اس فقیر کا مشرب خردسالی سے اہل توحید کا مسلک رہا ہے، فقیر کے والد (حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی علیہ الرحمۃ) کا مشرب بہ ظاہر اس پر تھا، مع حصول نگرانی بہ جانب مرتبہ بے کیفی مشہور ہے کہ فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ، فقیر کو از روئے علم اسی مشرب سے حظِ وافر اور لذتِ عظیم حاصل تھی اور حضرت خواجہ (باقی باللہ علیہ الرحمۃ) سے بیعت ہونے کے بعد توحید کے اسرار کا انکشاف مجھ پر ہوا، مجھ پر ان تمام حقائق کا انکشاف ہوا جن کو شیخ اکبر علیہ الرحمۃ نے نصوص میں بیان کیا ہے، بلکہ وہ اسرار بھی ظاہر ہوئے جن کو شیخ اکبر خاتم الولایت سے مخصوص سمجھتے ہیں۔ (مکتوب ۳۱ دفتر ۱)

آپ نے اپنی خداداد صلاحیت اور قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے صرف رضائے الٰہی کے لیے کشف و شہود کے سمندر میں غوطہ لگایا اور وحدۃ الشہود کے گوہرِ مراد سے فلاح یاب ہوئے، اس محنتِ دینی اور مشقتِ فکری کے نتیجے میں نہ مغرور ہوئے اور نہ بزرگانِ طریقت کے متعلق کوئی توہین آمیز رویہ اپنایا، خود تحریر فرماتے ہیں:

> ''مسئلہ وحدۃ الوجود میں کسی کی مخالفت سے مجھ کو کوئی اندیشہ نہیں، اندیشہ اس وقت ہوتا کہ مجھ کو اپنے کشف میں کچھ تذبذت ہوتا، جبکہ نور فجر کی طرح وضاحت کے ساتھ مجھ پر حقیقت واضح ہو چکی ہے تو پھر تذبذب کس بنا پر، اس مسئلہ کا تعلق اگر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسکی تصدیق وتنزیہ سے نہ ہوتا تو میں ہرگز اپنے کشوفات کا اظہار نہ کرتا اور حضراتِ مشائخ کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہ لاتا، میں ان حضرات کے انبارِ دولت کا ایک ادنیٰ ریزہ گیر اور ان کے خوانِ انعامات کا ایک کمترین خوشہ چین ہوں۔ (مکتوب ۴۲ دفتر ۲)

آپ کے نزدیک وحدۃ لشہود کی تعریف یہ ہے:

> ''اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود ہے، وہ قادر مطلق ہے، اس نے اپنی قدرت کاملہ سے عدم سے ممکن کو پیدا فرمایا، عدم پر شر وفساد اور ظلمت وخرابی کا ماڈی ہے، یہ عدمی حصہ بمنزلہ اصل اور مادہ کے ہے، اس عدمی حصہ پر اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا ظل و پرتو پڑا۔ جس اسم وصفت کا اصل پرتو پڑا وہ اس صفت سے متصف ہوا، اگر اسم الہادی کا پرتو پڑا ہے تو ہدایت پائی، اگر العلیم کا پرتو پڑا ہے تو علم سے مجلّی ہوا اور اگر المضل کا پرتو پڑا ہے تو ضلالت میں پڑا، اس طرح باقی صفات کی کیفیت ہے،

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے موقف کی تائید اور بھی نصوصِ قطعی سے حاصل ہے، آپ نے علمی اور فکری طور پر اپنے نظریے کو قرآن وحدیث سے مزین فرمایا ہے، اور طریقت کے اس اہم موضوع کو شریعت کے اصولوں کی طرف لوٹایا ہے تاکہ گمراہی کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے۔ آپ کی اس کاوش پیہم کی سب سے پہلے آپ کے مرشدِ کریم حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی علیہ الرحمۃ نے تصدیق فرمائی جو توحیدِ وجودی پر کاربند تھے اور اپنے رسالوں اور خطوں میں اسکو ظاہر فرماتے تھے۔ ان کے مخلص مرید حضرت میاں عبدالحق کا بیان ہے مرض الموت سے ایک ہفتہ پہلے انہوں نے فرمایا، مجھے عین الیقین سے معلوم ہو گیا ہے کہ توحید وجودی ایک تنگ کوچہ ہے اور شاہراہ اور ہے، اس سے پہلے بھی جانتا تھا مگر اب ایک قسم کا یقین حاصل ہو گیا ہے'' (مکتوبات مکتوب ۴۳ دفتر ۱)

اللہ نور السمٰوٰت والارض:

اللہ تعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کو فکر وسیع کی دولت سے مالا مال فرمایا جس کی بدولت آپ قرآن وحدیث کے بحرِ ناپیدا کنار سے انوکھے موتی تلاش کرتے رہے، قرآن مجید کی بہت مشہور آیت مبارکہ ہے:

> اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیھا مصباح ط المصباح فی زجاجۃ ط الزجاجۃ کانھا کوکب درّیٌّ یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتُونۃٍ لا شرقیّۃٍ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یُضِیٓئُ وَلَوْ لم تمسَہ نارٌ نورٌ علیٰ نُورٌ ، اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چراغدان ہو اور اس کے اندر چراغ ہو اور چراغ ایک شیشے میں ہو، وہ شیشہ گویا ایک چمکدار ستارہ ہے جو زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو، نہ شرقی ہو، نہ غربی اور اس کا تیل آگ کے بغیر ہی روشنی دیتا ہو اور بہت ہی روشن ہو۔ (سورۃ النور آیت ۳۵)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنی اجتہادی فکر وعرفان سے اسکی تفسیر کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ آیتِ کریمہ میں تمثیل کو اس واسطے اختیار کیا ہے تاکہ ان میں اس نور کے ظہور کو بلا واسطہ نہ سمجھ لیں اور ظلِ کو اصل سے مشتبہ نہ کریں اور نورِ ظل کو نورِ اصل سے مقتبس اور روشن ہوا ہوا خیال کریں لھدیٰ اللہ لنورہٖ من یشآء اللہ اپنے نور کی طرف جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، آیتِ کریمہ اللہ تعالیٰ کی مراد پر محمول ہے لیکن ہم اسکی تاویل کرتے ہیں جو ہم پر منکشف ہوئی ہے۔ یہ بیان اللہ تعالیٰ کی مدد اور حسنِ توفیق ہی سے ہے۔

قلب انسانی اور عرش رحمانی کا موازنہ:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے انسان کے قلب اور رحمان کے عرش کے درمیان اسرار و معارف سے لبریز موازنہ پیش کیا ہے جس کی نظیر آپ سے قبل کسی عارف باللہ کے کلام میں نہیں پائی جاتی، آپ کا یہ کلام بھی آپ کے اجتہادی فکر وعرفان کا منہ بولتا ثبوت ہے، آپ تحریر فرماتے ہیں: ''چونکہ قلب عالم صغیر کا عرش ہے اور عالم کبیر کے عرش کے مشابہ ہے جہاں کی تجلی میں ظلیت کی آمیزش نہیں، اس

لیے اس ظلیت کی آمیزش سے خالی تجلی کا ایک لمحہ اس قلب کا حصہ ہے اگر چہ آسمانوں اور زمینوں کو بھی اس تجلی کی چمک پہنچی ہے لیکن ظلال میں سے کسی ظل کے پردے میں ہے، سوائے قلب کے جو عرش کی ظلیت کی ملاوٹ سے پاک ہے اگر چہ ظہور چھوٹا بڑا ہونے کے اعتبار سے متفاوت ہے۔

بقدر آئینہ حسنِ تو می نماید او
(بقدر آئینہ پاتا ہے تیرا حسنِ ظہور)

پس ظلیت کی آمیزش سے خالی تجلی عرش مجید کے بعد کاملین کے قلب کا حصہ ہے، دوسروں کے لیے ظلیت دامن گیر ہے، جاننا چاہیے کہ ظہورِ عرشی اگر چہ ظلیت کی آمیزش سے پاک ہے لیکن وہاں صفات ذات کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور شیوں واعتبارات ذات میں ثابت ہیں اگر چہ صفات وشیون اس مرتبہ میں ذات کا حجاب نہیں ہیں لیکن دید ودانش میں مشارکت اور محبت وگرفتاری میں برابر شریک ہیں، احدیتِ مجردہ کی محبت کے گرفتار کسی امر کی شرکت پر راضی نہیں ہیں، **الا لله الدين الخالص**، دین خالص اللہ ہی کے لیے ہے، کے موافق دین خالص کو چاہتے ہیں، صفات کا شریک نہ کرنا انسان کی ہیئت وحدانی اور انسان کے جزءِ ارضی کے نصیب ہے، ان سب سے بڑھ کر ایک اور انسان کی ہیئت وجدانی ہے جس نے اس کی جزءِ ارضی کا رنگ اور اس کا حکم اختیار کرلیا ہے، غرض اس معاملہ میں عمدہ اور بہتر جزءِ ارضی ہے، دوسرے امور زایدہ تحسین وخوبی کی طرح ہیں، انسان میں دو چیزیں ایسی ہیں جو عرشِ مجید میں نہیں ہیں اور نہ ہی عالم کبیر کو ان کا کچھ حصہ ملا ہے انسان میں ایک جزءِ ارضی ہے جو عرش میں نہیں اور دوسری ہیئت وجدانی ہے جو عالم کبیر میں نہیں اور وہ شعور جو ہیئتِ وجدانی سے تعلق رکھتا ہے نورٌ علیٰ نورٌ ہے جو عالمِ صغیر کے ساتھ مخصوص ہے پس انسان ایک اعجوبہ ہے جس نے خلافت کی لیاقت پیدا کرلی ہے اور بار امانت اٹھالیا ہے، انسان کی عجیب وغریب خصوصیتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا معاملہ یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ حضرت احدیتِ مجردہ کے آئینہ بننے کی قابلیت پیدا کرلیتا ہے اور صفات وشیون کے ملنے کے بغیر ذاتِ احد کا مظہر بن جاتا ہے حالانکہ حضرتِ ذات تعالیٰ ہر وقت صفات وشیونات کی جامع ہے اور صفات وشیونات کسی وقت بھی ذات تعالیٰ سے الگ نہیں ہیں، اس کا بیان یہ ہے کہ جب انسان کامل ذات احدیت کے ماسوا کی گرفتاری سے آزاد ہوکر ذاتِ احدیت سے گرفتاری حاصل کرلیتا ہے اور صفات وشیونات سے کچھ بھی اس کے ملحوظ ومنظور اور

مقصود و مطلوب نہیں ہوتا تو المرء مع من اَحبَّ کے موافق اسکو حضرت احدیتِ مجردہ کے ساتھ ایک قسم کا مجہول الکیفیت اتصال پیدا ہو جاتا ہے اور وہ گرفتاری جو ذاتِ احدیت کے ساتھ اسکو حاصل ہوتی ہے ذاتِ بیچون کے ساتھ قربِ بیچون کی نسبت اس میں ثابت کر دیتی ہے، اس وقت انسان کامل ذاتِ احد کا اس قسم کا آئینہ بن جاتا ہے کہ اس میں صفات و شیونات کچھ مشہود اور مرئی نہیں ہوتیں بلکہ احدیتِ مجردہ اس میں ظاہر و جلوہ گر ہوتی ہے، سبحان اللہ العظیم وہ ذات جو صفات سے ہرگز جدا نہ تھی، اس انسان کامل کے آئینہ میں مجرد اور تنہا طور پر ظاہر اور متجلی ہوگئی اور حسنِ ذاتی حسنِ صفاتی سے الگ ہوگیا، حضرت ذات صفات و شیونات کی آمیزش کے بغیر انسان کے سوا اور کسی چیز میں جلوہ گر نہیں ہوتی، عالم کبیر میں عرش مجید حضرت ذات مستجمع الصفات کا مظہر ہے اور عالم صغیر میں انسان کامل ذاتِ احد کا مظہر ہے، جو اعتبارات سے مجرد ہے، اس قسم کا آئینہ اور مظہر بننا انسان کی نہایت عجوبہ باتوں میں سے ہے، **واللہ سبحانہٗ المعطی لامانع لما اعطاہ ولا معطی لما منعہ**، اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے جس کو وہ کچھ عطا کرے اسکو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے وہ روک لے اس کو کوئی دے نہیں سکتا۔ (مکتوب ۱۱ دفتر ۳)

فرشتے اور انسان میں امتیاز:

انسان ایک عجوبۂ روزگار ہے، خلاقِ عظیم نے ایسے ہی تو نہیں فرمایا، بے شک ہم نے انسان کو احسن التقویم بنایا ہے، پھر اسے خلافت ارضی کا سزاوار بنا کر جملہ مخلوقات پر تاجداری کا شرف عطا فرمایا۔

قطرہ ہے لیکن مثالِ بحر بے پایاں بھی ہے

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے فرشتے اور انسان کے مقام میں عجیب قسم کے معارف بیان فرمائے ہیں جو آپ کی اجتہادی فکر و عرفان کی گواہی دیتے ہیں اور آپ کی بیمثال باریک بینی کا خوبصورت نتیجہ ہیں، فرماتے ہیں

> ”فرشتے اصل کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ گرفتاری رکھتے ہیں، ظلیت کی آمیزش ان کے حق میں مفقود ہے، انسان بیچارہ اس جہان میں دائرہ ظلیت سے بمشکل قدم باہر نکال سکتا ہے اور انفسی و آفاقی آئینوں کے وسیلہ کے بغیر شہود دائمی

بمشکل حاصل کرسکتا ہے۔ اصل تک پہنچنے کے بعد اصل کے انوار کی شعاعوں کا پرتو اس کے قلب کے آئینہ میں جلوہ کر کے پھر اسکو عالم کی طرف لوٹا دیتے ہیں اور ناقصوں کی تربیت اس کے حوالے کرتے ہیں، اس رجوع میں اسکی اپنی بھی تربیت ہے اور دوسروں کی بھی، کیونکہ اصلی انوار کا وہ پرتو جو اس کی جزء کی طرح بنایا گیا ہے رجوع کی مدت میں دوسرے اجزاء کو بھی اپنے رنگ پر لے آتا ہے اور اپنے رنگ میں رنگ دیتا ہے جس طرح کہ دوسروں کو نقص سے کمال تک لے آتا ہے اور غیب سے شہادت کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور جب اسکی دعوت اور رجوع کی مدت تمام ہو جاتی ہے اور کتاب وقت مقررہ تک پہنچ جاتی ہے تو اسکو اپنے اصل کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور رفیق اعلیٰ کی ندا اس سے نکلتی ہے اور مختلف تعلقات سے آزاد ہو کر غیب سے شہادت کی طرف اسباب لے جاتا ہے اور گوش سے آغوش تک معاملہ آجاتا ہے، الموت جسر یوصل الجیب الی الجیب، موت ایک پل ہے جو یار کو یار سے ملاتا ہے، اس وقت صادق آتا ہے، جاننا چاہیے کہ فرشتہ اگرچہ اصل کا مشاہد ہے اور انسان کا شہود انفس کے آئینہ میں ہے لیکن اس دولت کو انسان میں جزء کی طرح بنایا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسکو بقا بخشا ہے اور اس کے ساتھ متحقق ہوا ہے برخلاف فرشتہ کے کہ اس دولت کو اس میں جزء کی طرح نہیں بنایا گیا، وہ باہر ہی سے نظارہ کرتا ہے اور بقا و تحقیق اس کے ساتھ حاصل نہیں کرتا، یہ انصباغ و تلون جو انسان کو اصلی رنگ سے میسر ہوا ہے فرشتہ نہیں رکھتا اور وہ خصوصیت جو خاکیوں کو حاصل ہے قدسیوں کو حاصل نہیں کیونکہ اندر سے باہر تک بہت فرق ہے اگرچہ اندرونی دولت جزء کی طرح ہوتی ہے اور بیرونی دولت کل کی طرح لیکن اندر اندر ہے اور باہر باہر، کلامنا اشارۃٌ

وبشارۃ، ہمارا کلام اشارت اور بشارت ہوتا ہے اس واسطے خواص بشر خواصِ ملک سے افضل ہوگئے اور ان کے ہوتے ہوئے خلافت کے مستحق بن گئے واللہ یختص برحمتہ من یشآءُ واللہ ذو الفضل العظیم۔

زمیں زادہ بر آسماں تاختہ
زمین و زماں راپس انداختہ

یہ دولت انسان کو جزءِ ارضی کے باعث میسر آئی ہے اور قلب کو جو عرش اللہ کہتے ہیں عنصرِ خاک ہی کی بدولت ہے جو کل کا جامع اور دائرہ امکان کا مرکز ہے، ہاں زمین کو اسکی پستی اور عاجزی کے باعث یہ رفعت وبلندی حاصل ہوئی ہے، اس فروتنی نے اسکو بلند کردیا ہے، مَنْ تواضع لِلّٰہ تعالیٰ رفعه اللہ تعالیٰ، جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو بلند کرتا ہے، جب انسان رجوع اور دعوت کی مدت کے تمام ہونے اور اصلی رنگ میں رنگے جانے کے بعد اصل کی طرف رجوع کرتا ہے اور جناب پاک کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس وقت جو خصوصیت اور انبساط اس کو میسر ہوتا ہے یقین نہیں کہ دوسروں کو بھی ہو اور قرب و مرتبہ جو اسکو حاصل ہوتا ہے کسی اور کو حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ اصل میں فانی ہوکر اسکے ساتھ بقا پیدا کرلیتا ہے اور اصل کے رنگ میں رنگا جاتا ہے، کسی اور کی کیا مجال ہے کہ اس کے ساتھ برابری کرے کیونکہ دوسروں کا انصباغ چونکہ درونی ہے اس لیے ذاتی حکم رکھتا ہے، شتان ما بینهما، ان دونوں میں بہت فرق ہے، یہ کمال انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ جن کو خواص بشر کہتے ہیں، مخصوص ہے اور جس کسی کو چاہیں ان کی وراثت اور تبعیت کے طور پر اس دولت سے مشرف کرتے ہیں، یہ دولت انبیاء علیہم السلام کے اصحاب کو ان کی صحبت کی برکت سے زیادہ تر حاصل تھی، اصحاب کرام کے سوا اور لوگ جن کو اس دولت سے مشرف فرماتے ہیں بہت کم بلکہ اس سے بھی کمتر ہیں،، (مکتوب ۱۲ دفتر ۲)

ظلوماً جھولا کی انوکھی تفسیر:

قرآن پاک کی دو مشہور آیات ایسی ہیں جن کی تفسیر میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے فکر وعرفان کی پرواز نقطہ کمال کو چھو رہی ہے، پہلے ان آیات مبارکہ کی تلاوت کیجیے:

ثم اور ثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لِنفسہٖ و منُهم مقتصدٌ و منهم سابقٌ بالخیرات باذن اللہ،
پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا، کوئی ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی اعتدال پر چلنے والا اور کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم سے خیرات میں سب سے بڑھنے والا ہے۔

انّا عرضنا الا مانة علی السموت والارض والجبال فابیْنَ انْ یحملنها وا شفقن منها وحملها الانسان انّهٗ کان ظلوما جهولا ٥
ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن انہوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھالیا، یہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے۔

''ان دونوں آیتوں کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن ہم تاویل بیان کرتے ہیں جو ہم پر ظاہر ہوگئی ہے، **ربنا لا تو اخذنا ان نسینا او اخطانا** ۔ اے پروردگار تو ہماری بھول چوک پر مواخذہ نہ فرمانا، جاننا چاہیے کہ ان اللہ خلق آدم علی صورته، اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ صورت سے پاک اور برتر ہے، پس آدم کا اسکی صورت پر پیدا ہونا اس طرح پر ہوسکتا ہے کہ اگر مرتبہ تنزیہ کی صورت عالم مثال میں فرض کی جائے تو بے شک یہ صورت جامع ہوگی جس پر انسان جامع موجود ہوا ہے، دوسری صورت کو یہ قابلیت حاصل نہیں کہ اس مرتبہ مقدسہ کی تمثال ہو سکے اور اس کا آئینہ بن سکے، یہی باعث ہے کہ انسان حق تعالیٰ کی خلافت کے لائق ہوا ہے کیونکہ خلیفہ جب شے کی صورت پر مخلوق نہ ہو اس شے کی خلافت کا مستحق نہیں ہوتا اس لیے کہ شے کا خلیفہ اسکا خلف اور قائم مقام ہوتا

ہے، چونکہ انسان رحمان کا خلیفہ بن گیا اس لیے بار امانت بھی اسی کو اٹھانا پڑا، **لایحمل عطایا الملک اِلاَّ مطایاہ**، بادشاہ کے عطیوں کو اسی کے اونٹ اٹھا سکتے ہیں۔ آسمان، زمین اور پہاڑ اتنی جامعیت کہاں سے لاتے تا کہ حق تعالیٰ کی صورت پر پیدا ہوتے اور اسکی خلافت کے لائق ہوکر بار امانت کو اٹھا سکتے، محسوس ہوتا ہے کہ بالفرض اگر اس بار امانت کو آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے حوالے بھی کرتے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے اور ان کا کچھ اثر باقی نہیں رہتا، وہ امانت اس فقیر کے خیال میں نیابت کے طور پر تمام اشیاء کی قیومیت ہے جو انسان کامل کے ساتھ مخصوص ہے، یعنی انسان کامل کا معاملہ یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اس کو خلافت کے حکم سے تمام اشیاء کا قیوم بنا دیئے ہیں، تمام مخلوق کو تمام ظاہری باطنی کمالات کا اضافہ اور بقا اسی کے ذریعے پہنچاتے ہیں، اگر فرشتہ ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ متوسل ہے اور اگر جن وانس ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ وسیلہ پکڑتا ہے، غرض یہ کہ حقیقت میں تمام اشیاء کی توجہ اس کی طرف ہوتی ہے اور سب اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں خواہ وہ اس امر کو جانیں یا نہ جانیں، فرمایا، **اِنَّہٗ کان ظلوماً جھُولا**، یعنی انسان اپنی جان پر یہاں تک ظلم کرتا ہے کہ اپنے وجود اور توابع وجود کا کوئی نام ونشان اور حکم واثر باقی نہیں چھوڑتا۔ واقعی جب تک اس طرح کا حکم نہ کرے بار امانت کے لائق نہیں ہو سکتا، **جھولا** یعنی اس قدر جاہل ہے کہ اسکو اپنے مطلوب کا علم وادراک نہیں بلکہ ادراک سے عاجز ہونا اور علم سے جاہل ہونا اس کا مقصود ہے، یہ عجز اور جہل اس مقام میں کمالِ معرفت ہے کیونکہ سب سے زیادہ جاہل اس مقام میں سب سے

زیادہ عارف ہوتا ہے اور جو سب سے زیادہ عارف ہوگا وہی بار امانت کے لائق ہوگا، یہ دونوں صفتیں گویا بار امانت کے اٹھا لینے کا باعث ہیں یہ عارف جو اشیاء کی قیومیت کے مرتبہ سے مشرف ہوا ہے وزیر کا حکم رکھتا ہے، جس کی طرف تمام مخلوقات کے ضروری کام اور معاملات راجع ہیں، انعام اگرچہ بادشاہ کی طرف سے ہیں لیکن وزیر کے ذریعے پہنچتے ہیں، اس دولت کے رئیس ابوالبشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ السلام ہیں، یہ مرتبہ اصلی طور پر اولوالعزم پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہے یا ان لوگوں کے ساتھ جن کو ان بزرگوں کی وراثت وتبعیت کے طور پر اس دولت سے مشرف فرمائیں۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک انسان عالم خلق اور عالم امر کے مجموعہ سے مراد ہے، عالمِ خلق کو انسان کی صورت اور ظاہر تصور کرتے ہیں اور عالم امر کو اسکا باطن اور حقیقت جانتے ہیں لہٰذا اتنی جامع مخلوق ہی حق تعالیٰ کی امانت وخلافت کی سزاوار ہوسکتی ہے اور تمام مخلوقات سے اشرف واعلیٰ کہلا سکتی ہے، اب حق تعالیٰ کی ذات وصفات کے لامتناہی عرفان کا عالم دیکھیے کہ اتنے اعلیٰ درجے کی مخلوق بھی ایسے حیرت زدہ ہے جیسے کوئی بچہ سمندر کے کنارے پر کھڑے ہوکر اسکی بیکرانیوں پر نقش حیرت بنا ہوا ہے۔

کعبہ کی صورت وحقیقت:

کعبہ مشرفہ، زاد اللہ شرفھا اللہ تعالیٰ کا مقدس ومطہر گھر ہے جس کی طرف چہرہ کر کے تمام اہل اسلام نماز پڑھتے ہیں، جس کا حج اور عمرہ عبادتوں کی جان ہے اور دیدار ریاضتوں کی شان ہے، جس کے طواف سے عشق ومستی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں، جو کائنات میں مرکز توحید ہے، محورِ مساوات ہے، ذریعہ اخوتِ اسلامی ہے، حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی، آپ نے فرمایا، مسجد حرام (یعنی کعبہ مشرفہ) (صحیح مسلم کتاب المساجد) قرآن پاک نے بھی فرمایا۔

اِنَّ اول بیت ……… وھدی للعلمین

یعنی بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کا راہنما، (آل عمران آیت ۹۶)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے کعبہ مشرفہ کے متعلق بہت ہی بلند افکار و اسرار کا اظہار فرمایا ہے جن کو پڑھ کر اسکی شان و عظمت اور جلالت و منزلت کا ادراک حاصل ہوتا ہے، آپ رقمطراز ہیں:

''جاننا چاہیے کہ صورتِ کعبہ پتھر اور مٹی سے مراد نہیں ہے کیونکہ بالفرض پتھر اور مٹی نہ بھی ہوں تو پھر بھی کعبہ کعبہ ہے، اور خلائق کا مسجود (الیہ) ہے، بلکہ صورت کعبہ باوجودیکہ عالم خلق میں سے ہے لیکن اور اشیاء کی خلق کی طرح نہیں ہے بلکہ ایک ایسا پوشیدہ امر ہے جو حس وخیال کے احاطہ سے باہر ہے، گو عالم محسوسات میں سے ہے لیکن کچھ بھی محسوس نہیں اور اگرچہ اشیاء کا متوجہ الیھا ہے لیکن کچھ بھی توجہ میں نہیں ہے، وہ ایک ہست ہے جس نے نیستی کا لباس پہنا ہے، اور ایک نیست ہے جو ہستی کے لباس میں ظاہر ہے، جہت میں ہو کر بے جہت ہے اور سمت میں ہو کر بے سمت ہے غرضیکہ یہ صورت حقیقت نما نہایت ہی عجیب ہے جس کی تشخیص میں عقل عاجز ہے اور عقلمند اس کے تعین میں حیران ہیں، گویا عالم بیچونی وبیچگونی کا نمونہ رکھتی ہے اور بے شبہی اور بے نمونی کا نشانہ اس میں پوشیدہ ہے، ہاں اگر ایسی نہ ہوتی تو مسجود (الیہ) ہونے کے لائق نہ ہوتی اور بہترین موجودات بڑے شوق سے اسکو اپنا قبلہ نہ بناتے، فیہ آیات ا بینات اس میں نشان ظاہر ہیں، اسکی شان میں نص قاطع ہیں اور من دخلہ کان امنا، جو اس میں آگیا وہ امن میں ہو گیا اس کے حق میں ہے۔ بیت اللہ ہے کہ صاحب خانہ جل شانہ کی بیوتیت خاص اسی میں ہے اور بیچون بے چگون کا مجہول الکیفیت اتصال ونسبت اسی کے ساتھ ہے واللہ

المثل الاعلی ، اعلیٰ مثال اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، عالم مجاز میں جو حقیقت کا پل ہے، بیت یعنی خانہ اور گھر اس بیوتیت کی خبر دیتا ہے کہ صاحب خانہ کے قرار و آرام کی جگہ ہے، اگر چہ دولتمندوں کی نشست گاہیں بہت ہیں اور نشست و برخاست کے مکان بے شمار ہیں لیکن یہ ایسا گھر ہے جو اغیار کی مزاحمت سے بیگانہ ہے اور معشوق حقیقی کا مکان اور آرام گاہ ہے اگر چہ حدیث قدسی ہے **ولکن یسعنی قلب عبدالمومن** ، لیکن میں اپنے مومن بندے کے دل میں سماتا ہوں ، کے موافق مومن بندے کا دل بیچونی ظہور کی گنجائش حاصل کرلیتا ہے لیکن بیتیت یعنی گھر ہونے کی نسبت جو بیوتیت کی خبر دیتی ہے کہاں حاصل کرسکتا ہے اور اغیار کی مزاحمت کو جو گھر کے لوازم سے ہے کس طرح دور کرسکتا ہے، چونکہ غیر و غیریت کا اس مقام میں دخل نہیں اس لیے خلائق کا مسجود ہے تاکہ غیر کو سجدہ نہ ہو کیونکہ غیریت مسجود ہونے کے منافی ہے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سجدہ تجویز نہ کیا لیکن بیت اللہ کی طرف بڑے شوق و رغبت کے ساتھ سجدہ کیا، اس بیان سے فرق محسوس کرلیں، ساجد اور مسجود کے درمیان بہت فرق ہے، میرے بھائی جب تو نے صورت کعبہ کا تھوڑا سا حال سن لیا تو اب حقیقت کعبہ کی نسبت بھی سن لے، حقیقت کعبہ اس بیچون واجب الوجود کی ذات سے مراد ہے جہاں تک ظہور اور طلب کی گرد بھی نہیں پہنچی اور مسجود اور معبود ہونے کے لائق ہے، اس حقیقت کو اگر حقیقت محمدی کی مسجود کہیں تو اس میں ڈر ہے اور اس سے اس کے افضل ہونے میں کیا حرج ہے، ہاں حقیقت محمدی جہان کے تمام افراد کی حقیقتوں سے افضل ہے لیکن کعبہ معظمہ کی حقیقت عالم کی قسم سے نہیں تاکہ اسکی طرف یہ نسبت کی جائے اور اس کے افضل ہونے میں توقف

کیا جائے، تعجب ہے ان دونوں صاحب دولتوں کی صورتوں کا فرق ساجد اور مسجود ہونے کے باعث ہے، صاحب ہنر عقلمندوں نے ان دونوں حقائق کا تفاوت معلوم نہیں کیا، اسی لیے اعراض وانکار کے مقام میں رہتے ہیں اور طعن وتشنیع کے لیے زبان دراز کی ہے، حق تعالیٰ ان کو انصاف دے تاکہ بے سوچے سمجھے ملامت نہ کریں، (مکتوب ۱۲۴ دفتر ۳)

سیر فی اللہ کے بارے میں:

سیر آفاقی کے بعد جو سیر واقع ہوتی ہے اسکو سیر انفسی کہتے ہیں اور اسی کو سیر فی اللہ قرار دیتے ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''صاحب مقام کا حال کیا ہے اور اس بات کے قائل کی مراد کیا ہے تو ہر شخص اپنی عقل ودانش کے مطابق کچھ کہتا ہے، اس بات کا کہنے والا کچھ مطلب نکالتا ہے اور سننے والا کچھ اور ہی سمجھتا ہے، یہ لوگ بلاتکلف سیر انفسی کو ''سیر فی اللہ'' کہتے ہیں اور بلاتردد کے اسکا نام ''بقا باللہ'' رکھتے ہیں اور اس مقام کو وصل واتصال سمجھتے ہیں، فقیر پر اس قسم کی باتیں نہایت شاق گزرتی ہیں اور ان کی تصحیح اور توجیہ کے لیے مشقت اور محنت کرنی پڑتی ہے، سیر آفاقی میں اوصاف رذیلہ سے تخلیہ حاصل ہوا ہے اور سیر انفسی میں اخلاقِ حمیدہ سے تجلیہ نصیب ہوا ہے چونکہ تخلیہ کو مقام فنا سے مناسبت ہے اس لیے تجلیہ کو بقا سے مناسبت ہوئی۔ ان کے نزدیک سیر انفسی کی نہایت نہیں ہے۔ اگر ابدی عمر ہو تب بھی کوئی اسکے اختتام کو نہیں پا سکتا کیونکہ حضرت محبوب جل شانہٗ کے شمائل واوصاف کی کوئی حد نہیں ہے لہذا سالک کے آئینے میں اسکے کمالات اور اوصاف میں سے کسی نہ کسی کمال اور وصف کا ظہور ہوتا رہے گا اور سالک اس سے متخلق اور متجلی ہوتا رہے گا۔

ذرہ گر بس نیک ور بس بد بود
گرچہ عمرے تگ زند درخود بود

مشائخ اس فنا و بقا کو جو سیر آفاقی و انفسی سے حاصل ہوئی ہے ولایت کا نام دیتے ہیں اور کمال کی نہایت اس مقام کو سمجھتے ہیں، اس کے بعد اگر سیر واقع ہو تو ان کے نزدیک وہ سیر رجوعی ہے جس کو سیر عن اللہ باللہ کہتے ہیں اور اسی طرح چوتھی سیر کو سیر فی الاشیاء باللہ کہتے ہیں اور اس کا تعلق بھی نزول سے ہے، ان دو سیروں کو برائے تکمیل وارشاد تجویز کرتے ہیں جیسا کہ پہلی دو سیروں کو حصول ولایت وکمال کے لیے کیا ہے، مشائخ کی ایک جماعت کہتی ہے کہ خبر میں وارد ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے ستر ہزار پردے نور اور ظلمت کے ہیں، سیر آفاقی میں ان تمام پردوں کا چاک کرنا شامل ہے، سات لطائف ہیں اور ہر لطیفہ کے دس ہزار پردے ہیں، جب سیر آفاقی پوری ہوتی ہے تو تمام پردے اٹھ جاتے ہیں، سالک کو سیر فی اللہ نصیب ہوتی ہے اور وصل کا مقام مل جاتا ہے، گویا ان کے نزدیک نسخہ جامعہ کے کمال و تکمیل کی یہ کیفیت ہے، اے اصحاب بینش! سنجیدگی سے کام لو اور توجہ سے سنو، اللہ تعالیٰ تم کو فہم اور راہ مستوی پر چلنے کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ بے کیف و بے مثل ہے، جس طرح وہ آفاق سے برتر ہے اسی طرح انفس سے بالاتر ہے، لہٰذا سیر الی اللہ اور سیر انفسی کو سیر فی اللہ کہنا کب درست ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ یہ دونوں سیر الی اللہ میں داخل ہیں اور سیر فی اللہ وہ سیر ہے جو بہت ہی زیادہ آفاق و انفس سے بعید ہے اور آگے اور بہت آگے ہے، عجب معاملہ ہے کہ یہ لوگ سیر انفسی کو سیر فی اللہ قرار دے کر کہتے ہیں کہ اس سیر کی کوئی انتہا نہیں اگر کوئی عمر ابدی پالے جب بھی اسکو طے نہ کر سکے جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے حالانکہ

انفس بھی آفاق کی طرح دائرہ امکان میں داخل ہے تو اسکے معنی یہ ہوئے کہ دائرہ امکان کا طے کرنا ممکن نہیں، اندریں صورت حرمان دائمی اور خسران ابدی کے سوا کیا نتیجہ نکلے گا، نہ فنا کا تحقق ہوگا اور نہ بقا کا تصور تو پھر وصل واتصال اور قرب وکمال کیسے نصیب ہوگا، سبحان اللہ! جب کہ مشائخ بزرگ پانی کے عوض سراب پر اکتفا کر بیٹھیں اور الی اللہ کو فی اللہ سمجھ لیں اور امکان کو وجوب تصور کریں اور مثل کو بے مثل قرار دیں تو پھر چھوٹوں اور پست ہمتوں سے کیا گلہ کیا جائے اور کیسی شکایت، چہ بلا شُد، آخر کس اعتبار سے انفس کو حق جلا وعلا سمجھ لیا ہے کہ اسکی سیر کو جبکہ اسکی حد ونہایت ہے، بے حد وبے انتہا لکھ گئے ہیں، سیر انفسی کے دوران آئینہ سالک میں جو کچھ نظر آیا ہے اسکو یہ لوگ عین اسما وصفات پروردگار قرار دے رہے ہیں حالانکہ وہ اسما وصفات کے ظلال میں سے ایک ظل کا ظہور ہے، میں کیا کروں اور باوجود علم اور واقفیت کے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوءِ ادب کسطرح برداشت کروں اور اس کی بادشاہت میں کس طرح کسی کو تریک کردوں، بے شک ان اکابر قدس اللہ اسرارہم کے مجھ پر حقوق ہیں کہ ان کی نیک تربیتوں کا پروردہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے حقوق ان کے حقوق سے بالاتر ہیں اور اسکی تربیت اوروں کی تربیت سے بہتر ہے، اس کے حسن تربیت کی بدولت اس ورطہ سے میں نے نجات پائی اور اسکی بادشاہت میں غیر کو اسکا شریک نہیں بنایا ہے، حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں اسکی ہدایت دی اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا، اللہ تعالیٰ بے مثل وبے کیف ہے اور ہر وہ شے جس پر مثلیت اور کیفیت کا دھبہ ہو اس سے مسلوب ہے، اس صورت میں آفاق وانفس کے لیے

آئینوں میں اس کے کیا گنجائش کیونکہ ان آئینوں میں جو بھی ظاہر ہو وہ مثل وکیف کے مظاہر کی طرح ہے لہٰذا آفاق وانفس کے ورا اسکو تلاش کرنا چاہیے، اس دائرہ امکان میں جس میں آفاق وانفس شامل ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے گنجائش نہیں ہے اسی طرح اس کے اسما وصفات کے لیے گنجائش نہیں ہے، جو کچھ دائرہ امکان میں ظاہر ہو رہا ہے وہ اسما وصفات کے ظلال وعکوس ہیں بلکہ ظلال وعکوس بھی اس سے بالاتر ہیں، یہاں تو صرف ان کا سراغ ہے اور قدرت کی کاریگری اور انتقاش ہے، بھلا ظہور کس کا اور تجلی کہاں کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح اسما وصفات بھی بے مثل و بے کیف ہیں، جب تک آناق وانفس سے نہ نکلو گے اللہ تعالیٰ کے اسما وصفات کی ظلیت کو نہ پاسکو گے، جبکہ آفاق وانفس میں ظلیت کو نہیں پاسکتے تو اسما وصفات تک وصول کیسا، عجب معاملہ ہے، اگر میں اپنے مکشوفات اور یقینی معلومات کی کوئی ایسی بات بیان کروں جو مشائخ کے مذاق اور ان کے کشوفات کے مطابق نہ ہو تو کون یقین کرے گا اور کون اسکو قبول کرے گا اور اگر میں وہ بات نہ کہوں اور اس کو چھپاؤں تو میں نے حق کو باطل کے ساتھ ملانا تجویز کرلیا اور جو بات اللہ تعالیٰ کے بارے میں نہ کہنے کی ہے اسکے کہنے کو جائز قرر دے دیا، لہٰذا میں مجبور ہوں کہ حق کا اظہار کروں اور جو اس کے شایان نہیں ہے اسکو سلب کروں، مجھکو اوروں کے خلاف کا نہ ڈر ہے نہ غم ...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکشاف ہوا کہ یہ تمام کھیل ظلال کا ہے اور یہ سب شبح ومثال میں گرفتاری کے اسباب ہیں، مطلوب تو ان سب سے وراء ہے اور مقصود ان کے سوا ہے، لہٰذا سب سے منہ موڑ کر رب العزت کی طرف فقیر متوجہ ہوا ہے اور کہتا ہے، **انی وجھت وجھی للذی**

فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین، اگر مولا تعالیٰ کی تقدیس اور تنزیہ کا معاملہ نہ ہوتا تو میں اکابر کے مکشوفات کے سامنے کب زبان ہلاتا، میں ان کی نعمتوں کے خرمنوں کا ایک ادنیٰ خوشہ چین ہوں، (مکتوب ۴۲، دفتر ۲)

حقیقت محمدی واجب نہیں:

آپ تحریر فرماتے ہیں:

"یعنی فقیر کے نزدیک کوئی تعین متعین نہیں ہے، وہ کونسا تعین ہے جو لا تعین ذات کو متعین بنائے (مکتوب ۱۲۲، دفتر ۳) پھر فرمایا، اگر فقیر کی عبارتوں میں اس قسم کے الفاظ ہوں تو ان کو صنعتِ مشاکلہ کے قبیل سے جاننا چاہیے، (کسی شے کا کسی دوسرے لفظ کے ساتھ اس کی مصاحبت کی وجہ سے ذکر کرنا مشاکلہ کہلاتا ہے)

حقیقت محمدی باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان کا واسطہ ہے، آنحضرت کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا (مکتوب ۱۲۲، دفتر ۳)

حقیقت محمدی جو حقیقت الحقائق ہے، اس حب کا تعین اور ظہور ہے جو ظہورات کا مبداء اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے، "میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں بس میں نے خلق کو پیدا کیا"، اول اول جو چیز اس پوشیدہ خزانہ سے میدان ظہور میں آئی یہی حب ہے جو مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی، اگر حب نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا اور عالم عدم میں راسخ اور مستقر نہ ہوتا، حدیث قدسی "اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا" کے راز کو جو حضرت خاتم الرسل ﷺ کی شان میں ہے اس جگہ ڈھونڈنا چاہیے، اور اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا کی حقیقت کو اس مقام میں طلب کرنا چاہیے، عالم کے ایجاد کے لیے

> پہلے جو اعتبار پیدا ہوا وہ حب ہے بعد ازاں اعتبار وجود جو ایجاد کا مقدمہ ہے کیونکہ حضرت ذات جل شانہٗ اس حب اور اس وجود کے اعتبارات کے بغیر عالم اور عالم کی ایجاد سے مستغنی ہے، بے شک وہ تمام جہانوں سے غنی ہے، آیتِ قرآنی اس پر نص قاطع ہے، جاننا چاہیے کہ تعینِ اول جو کہ تعین حبی ہے جب بڑی باریک نظر سے دیکھا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تعین کا مرکز حب ہے جو حقیقت محمدی ہے، (مکتوب ۱۲۲ دفتر ۳)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک پہلے دونوں تعینوں کو وجوبی کہنا غلط ہے کیونکہ جب حقیقۃ الحقائق (سب سے پہلی حقیقت) یعنی حقیقت محمدی مخلوق و حادث ہے تو دوسرے مابعد کے حقائق بھی مخلوق و حادث ہوں گے، تعین وجوبی ممکنات کی حقیقت نہیں ہوسکتا ممکن کی حقیقت بھی ممکن ہوگی نہ کہ واجب، آپ کے نزدیک حقیقت محمدی کا مخلوق ہونا حدیث نبوی اول ماخلق الله نوری سے ثابت ہے، اس طرح قبل خلق السمٰوٰت بالفی عام اور قبل خلق ادم باربعة عشر الف عامٍ وغیرہ کے الفاظ احادیث سے خلقت کا وقت متعین بھی ثابت ہوتا ہے جو حقیقت محمدی کے مخلوق اور حادث ہونے کی دلیل ہے، آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ''تعجب ہے کہ جناب شیخ اکبر قدس سرہ حقیقت محمدی کو اور تمام ممکنات کی حقائق کو جن کو وہ اعیان ثابتہ کہتے ہیں قدیم سمجھتے ہیں اور ان کو واجب قرار دیتے ہیں وہ کس بنا پر وجوب کا حکم تجویز کر کے ارشادات نبویہ کے خلاف جاتے ہیں، ممکن تو اپنے اجزاء سے اپنی صورت سے، اپنی حقیقت سے ممکن ہے، اس کی حقیقت کے واسطے تعین وجوبی کس بنا پر، ممکن ممکن ہی رہے گا، اس کا واجب سے کوئی اشتراک نہیں، صرف یہ نسبت ہے کہ وہ مخلوق ہے اور واجب تعالیٰ اسکا خالق ہے، (مکتوب ۱۲۲ دفتر ۳)

اس مکتوب کے خاتمہ حسنہ میں حضور اقدس ﷺ کے متعلق کمالِ محبت سے تحریر فرماتے ہیں:

''جاننا چاہیے کہ پیدائش محمدی تمام افراد انسان کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ افراد عالم میں سے کسی فرد کی پیدائش کے ساتھ نسبت نہیں رکھتی کیونکہ آنحضرت ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے جیسے کہ آپ نے فرمایا خلقت من نور اللہ، دوسروں کو یہ دولت میسر نہیں، اس دقیقہ کا بیان یہ ہے کہ حضرت واجب الوجود کی صفاتِ ثمانیہ حقیقہ اگرچہ دائرۂ وجوب میں داخل ہیں لیکن اس احتیاج کے باعث جو ان کو حضرتِ ذات تعالیٰ کے ساتھ ہے ان میں امکان کی بو پائی جاتی ہے اور جب صفات حقیقیہ قدیمہ میں امکان موجود ہے تو حضرت واجب الوجود کی صفات اضافیہ میں بطریق اولیٰ مکان ثابت ہوگا اور ان کا قدیم نہ ہونا ان کے امکان پر پختہ دلیل ہوگا، کشف صریح سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش اس امکان سے پیدا ہوئی جو صفات اضافیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے نہ کہ اس امکان سے جو تمام ممکنات عالم میں ثابت ہے، ممکناتِ عالم کے صحیفہ کو خواہ کتنا ہی باریک نظر سے مطالعہ کیا جائے لیکن وہاں آپ کا وجود مشہود نہیں ہوتا بلکہ ان کی خلقت و امکان کا منشا صفات اضافیہ کا وجود اور ان کا امکان محسوس ہوتا ہے، جب آپ کا وجود عالم ممکنات میں ہے ہی نہیں بلکہ اس عالم سے برتر ہے تو یہی وجہ ہے کہ ان کا سایہ نہ تھا نیز عالم شہادت میں ہر ایک شخص کا سایہ اس کے وجود کی نسبت زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جہان میں آپ سے زیادہ لطیف کوئی نہیں تو پھر آپ کا سایہ کیسے متصور ہوسکتا ہے، واضح ہو کہ یہ صفتِ علم صفاتِ حقیقہ میں سے ہے۔ اور موجود خارجی کے دائرے میں داخل ہے اور جب اس صفت کو اضافت عارض ہو جائے اور اس سے تقسیم ہو جائے جیسے علم اجمالی اور علم تفصیلی تو یہ قسمیں صفاتِ اضافیہ میں سے ہوں گی اور

ثبوت نفس الامری کے دائرہ میں داخل ہوں گی جو صفاتِ اضافیہ کا مقر و مقام ہے جیسے کہ گزر چکا ہے اور مشہود ہوتا ہے کہ علم جملی جو صفاتِ اضافیہ میں سے ہے وہی نور ہے جس نے عالم عنصری میں بہت سی پشتوں سے رحموں میں منتقل ہونے کے بعد بعض حکمتوں اور مصلحتوں کے بموجب صورت انسانی میں جو احسن تقویم ہے ظہور فرمایا ہے اور جسکا نام محمد اور احمد ہوا ہے،...... پس پیدائشِ محمدی باوجود حدوث کے قدم ذات کی طرف منسوب ہے اور اسکا امکان بھی وجوب ذات تک منتہیٰ ہے اور اسکا حسن حسنِ ذاتِ تعالیٰ ہے، جس میں حسن کے سوا کسی اور چیز کی آمیزش نہیں یہی وجہ ہے کہ اس کے ساتھ جمیل مطلق کی محبت کا تعلق ہے اور حق تعالیٰ کی محبوب ہے۔

(مکتوب ۱۰۰، دفتر ۳)

نبوت افضل ہے ولایت سے:

آپ تحریر فرماتے ہیں:

''کمالات ولایت، کمالات نبوت کے مقابلے میں کسی گنتی میں نہیں ہیں کاشکے از،) کے درمیان وہ نسبت ہی ہوتی جو قطرے کو دریا کے محیط کے ساتھ ہے مگر ایسا نہیں پس وہ فضیلت جو نبی کو نبوت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے وہ اس فضیلت سے کئی گنا زیادہ ہے جو ولایت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے، لہٰذا فضیلت مطلق انبیائے کرام کا حصہ ہے اور جزئی فضیلت. ملائکہ کرام کے لیے ہے، پس درست وہی ہے جو علمائے کرام نے فرمایا ہے، (مکتوب ۲۶۶ دفتر ۱)

ولایت، نبوت سے افضل ہے کہ قائلین ارباب سکر اور اولیائے غیر مرجوعین میں سے ہیں اور مقام نبوت کے کمالات سے بے خبر ہیں، مقام نبوت کو مقام ولایت کے ساتھ ایسی نسبت ہے جیسی غیر متناہی کو

متناہی کے ساتھ ہے، نبوت ہبوط کے مرتبہ میں کلی طور پر مخلوق کی طرف متوجہ ہے اور ولایت کو ہبوط کے مرتبہ میں مخلوق کی طرف پوری توجہ نہیں ہے بلکہ اسکا باطن حق کی طرف ہے اور اس کا ظاہر مخلوق کی طرف، اسکا راز یہ ہے کہ صاحب ولایت نے مقاماتِ عروج کو پوری طرح طے نہیں کیا اور نزول کرلیا ہے اس لیے لازمی طور پر اس کو فوق کی نگرانی ہر وقت دامن گیر ہے، اور کلی طور پر اسکی توجہ خلق کے ساتھ ہونے میں مانع ہے برخلاف۔ صاحب نبوت کے کہ اس نے عروج کے تمام مقامات طے کر کے ہبوط فرمایا ہے لہٰذا وہ پورے طور پر مخلوق کو حق جل سلطانہٗ کی طرف دعوت دینے میں متوجہ ہے، ولایتِ اولیا، اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف سراغ دیتی ہے اور ولایت انبیاء حق تعالیٰ کی اقربیت کا نشان بتاتی ہے، ولایت اولیا شہود کی طرف دلالت کرتی ہے اور ولایت انبیا اس مجہول کیفیت کی نسبت کا ثبوت دیتی ہے، ولایت اولیا اقربیت کو نہیں پہچانتی کہ کیا ہے اور جہالت کو نہیں جانتی کہ کہاں ہے اور ولایت انبیاء اقربیت کے باوجود قرب کو عین بُعد جانتی ہے اور شہود کو عین غیبت سمجھتی ہے، (البینات شرح مکتوبات مکتوب ۷۷، جلد۲)

مقام عبدیت کی بلندی:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے تصوف وعرفان کے تین گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ''اہل عبدیت، اہل ظلیت اور اہل وجودیت پھر اہل عبدیت کے متعلق فرماتے ہیں:

''اس عالی گروہ کو عبدیت کے مقام سے جو تمام مقاماتِ ولایت کی انتہا ہے کامل حصہ مل چکا ہے اور ان بزرگوں کے حال کی صحت پر اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوسکتی ہے کہ ان کے تمام کشف کتاب وسنت کے موافق اور ظاہر شریعت کے مطابق ہیں اور ان حضرات نے ظاہر شریعت سے سر مو مخالفت نہیں کی، (بحوالہ مکاتیب اقبال جلد ا ص ۳۹)

پھر آپ خود اپنے سفرِ عرفان کے متعلق لکھتے ہیں کہ پہلے پہل آپ توحید وجودی کے قائل تھے بعد ازاں مقام ظلیت میں قدم رکھا اور سارے عالم کو ظل محسوس کیا، اس مقام پر بہت سے مشائخ کو اقامت پذیر ملاحظہ کیا، یہ مقام اس قدر رنگین تھا کہ وہاں سے باہر نہ جانے کی آرزو نے گھیر لیا کیونکہ اس دوران اس مقام کو منتہائے کمال تصور کرتے تھے، دوسرے مشائخ کی موجودگی بھی اس تصور پر دلیل تھی، آخر حق تعالیٰ نے کمال مہربانی اور غریب نوازی سے اس مقام سے بھی عروج عطا فرمایا اور آپ کو مقام ''عبدیت'' پر پہنچا دیا، بب اس مقام کا کمال ظاہر ہوا اور اسکی بلندی ظاہر ہوئی تو گزشتہ مقامات سے تائب ہو کر استغفار کی، (ایضاً ص ۳۹) جناب ڈاکٹر برہان احمد فاروقی لکھتے ہیں، ''وہ مقام عبدیت پر فائز ہو جاتے ہیں جو اعلیٰ ترین مقام ہے، عبدیت پر پہنچ کر عالم اور خدا کی اثنینیت ان پر اظہر من الشمس ہو جاتی ہے، (نظریہ توحید ص ۸۹ مطبوعہ لاہور) گویا یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ رب رب ہے اور بندہ بندہ ہے، رب اور بندے میں کسی طرح بھی اتصال واتحاد ثابت نہیں، یہ آپ کا آخری عرفان ہے لہٰذا پہلے راستے کے معارف کو آپ کا عقیدہ تصور نہ کیا جائے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

> جب سالک اس مقام سے بلند چلا جاتا ہے اور سکر کے افراط سے آنکھ کھولتا ہے تو حضرت محمد ﷺ جو کہ حق تعالیٰ کے کمالات کے مظہر ہیں کو بھی بندہ پاتا ہے اور اسکا رسول جانتا ہے جیسے کہ ابتدا میں جانتا تھا، **النهاية هي الرجوع الى البداية**، نہایت یہی بدایت کی طرف رجوع کرنا ہے آپ نے سنا ہوگا، (مکتوب ۸۵ دفتر ۲)

حضرت علامہ اقبال جیسے اسکالر نے آپ کے نظریہ عبدیت پر ہی نظریہ خودی کی بنیاد رکھی ہے جناب ابوسعید نور الدین نے لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کے اس نظریۂ عبدیت سے انسانی خودی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے، اقبال ان کے نظریے سے متاثر ہوئے، اس تاثر کی بنا پر وہ ان کی طرف اشارہ کرکے التجا کرتے ہیں۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

شیونات و اعتبارات:

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ شیونات کی تعریف میں رقمطراز ہیں:

> اللہ تعالیٰ کی شیونات اسکی ذات کی فرع ہیں اور اسکی صفات ان شیونات پر ہی متفرع ہیں اور اس کے اسما جیسے خالق و رازق صفات پر متفرع ہیں اور اسکے افعال ان اسما پر متفرع ہیں اور تمام موجودات افعال کے نتائج ہیں اور ان ہی پر متفرع ہیں، پس معلوم ہوگیا کہ شیونات اور چیز ہیں اور صفات اور چیز اور شیونات خارج میں عین ذات ہیں جبکہ صفات خارج میں ذات پر زائد ہیں۔ (معارف لدنیہ، معرفت ۲۰)

وہ فیض جو حق تعالیٰ کی طرف سے سالک کو پہنچتا ہے دو قسم کا ہے، ایک قسم وہ ہے جس کا تعلق ایجاد (موجد کرنا) ابقا (باقی رکھنا) تخلیق (پیدا کرنا) ترزیق (رزق دینا) احیا (زندہ کرنا) اماتت (مارنا) وغیرھا کے ساتھ ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو ایمان، معرفت اور مراتب ولایت و نبوت کے تمام کمالات سے متعلق ہے، پہلی قسم کا فیض سب کو صفات کے ذریعے سے آتا ہے اور دوسری قسم کا فیض بعض کو صفات کے ذریعے سے اور بعض کو شیونات کے ذریعے سے آتا ہے، صفات و شیونات کے درمیان بہت باریک فرق ہے جو محمدی المشرب اولیا کے علاوہ کسی پر ظاہر نہیں ہوا اور نہ ہی کسی اور نے اس کی نسبت کلام کیا، اس بیان کو ہم ایک مثال سے واضح کرتے ہیں، مثلاً پانی بالطبع اوپر سے نیچے کو آتا ہے، یہ طبعی فعل اس میں حیات، علم، قدرت اور ارادہ کا اعتبار پیدا کرتا ہے کیونکہ صاحبانِ علم اپنے ثقل کے باعث بتقاضائے علم اوپر سے نیچے کو آتے ہیں اور فوق کی طرف توجہ نہیں کرتے اور علم حیات کے تابع ہے اور ارادہ علم کے تابع ہے، اس طرح قدرت بھی ثابت ہوگئی کیونکہ ارادہ میں احد المقدورین (دو

مقدوروں میں سے ایک کو اختیار کرنا) کی تخصیص ہے پس یہ اعتبارات جو پانی کی ذات میں ثابت کیے جاتے ہیں بمنزلہ شیونات کے ہیں، اگر ان اعتبارات کے باوجود پانی کی ذات میں صفاتِ زائدہ ثابت ہو جائیں تو وہ وجود زائد کے ساتھ صفات موجودہ کی طرح ہوں گی، پانی کو پہلے اعتبارات کے لحاظ سے حی، قائم، عالم، قادر اور مرید نہیں کہہ سکتے۔ ان اسموں کو ثابت کرنے کے لیے صفاتِ زائدہ کا ثابت کرنا ضروری ہے، لہٰذا جو کچھ مشائخ کی عبارات میں پانی کے متعلق مندرجہ بالا اسموں کے ثبوت میں واقع ہوا ہے ان کی بنیاد شیونات۔ وصفات میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے ہے اور اس طرح صفات کے وجود کی نفی کا حکم بھی اس فرق کے معلوم نہ ہونے پر محمول ہے، شیون وصفات میں دوسرا فرق یہ ہے کہ مقام شیون صاحبِ شان کا مواجہہ ہے، اور مقام صفات ایسا نہیں ہے (مکتوب ۲۸۷ دفتر ۱)

رویت اخروی کی تحقیق:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

''صورت جامعہ مثالیہ کی رویت حق تعالیٰ کی رویت نہیں ہے بلکہ اس کے کمالات کے مظاہر میں سے ایک مظہر کی رویت ہے جس نے عالم مثال میں حصول پیدا کیا ہے جیسا کہ کسی کا قول ہے،

میراہ المومنون بغیر کیفِ
وادراکِ وضرب من مثالِ

یعنی مومن خدا تعالیٰ کو بے کیف، بے تصور، بے شبہہ اور بے مثال دیکھیں گے، حق تعالیٰ کی رویت کو صورت کی رویت پر مقرر کرنا حق تعالیٰ کی رویت کی نفی کرنا ہے، نیز وہ صورت جو عالم مثال میں حاصل ہو اگر چہ جامع ہو لیکن عالم مثال ہی کے اندازہ پر ہوگی، عالم مثال

اگرچہ وسعت رکھتا ہے لیکن اس کے عوالم مخلوقہ میں سے ہے وہ جامعیت صورت جو اس میں ہے کیا گنجائش رکھتی ہے کہ تمام کمالاتِ وجوبیہ ذاتیہ کی جامع ہو سکے اور سب کو ضبط کر سکے تا کہ اس مرتبہ مقدسہ کا آئینہ بن سکے اور اسکی رویت حق تعالیٰ کی رویت ہو سکے، جب صفتِ علم جو صفاتِ وجوبیہ میں سے ہے اور تمام ذاتی صفات میں سے زیادہ جامع ہے، اس امر کی گنجائش نہیں رکھتی تو پھر عالم مثال جو ممکن و مخلوق ہے اس کی صورت تمام کمالاتِ وجوبیہ کی جامع کس طرح ہو سکتی ہے، اگر فرضاً اور تقدیراً اس کو جامع کہیں بھی تو اس مرتبہ مقدسہ کے (کمالات کے) ظلال میں سے ایک ظل ہوگا اور ظل کی رویت درحقیقت اسکی رویت نہیں ہے، مخبر صادق نے رویتِ آخرت کو چودھویں رات کے چاند کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور کوئی پوشیدگی نہیں چھوڑی، ظل کی رویت ایسی ہے جیسے طشتِ آب میں چاند کو دیکھیں جسکو بلند فطرت والے لوگ پسند نہیں کرتے ...... لیکن حق تعالیٰ کی رویت وہ ہے جو ان ظہورات اور صور سے ماوراء ہے اور بے کیف وبیچون کی قسم سے ہے، رویت آخرت پر ایمان لانا چاہیے اسکی کیفیت اور چند و چون میں مشغول نہ ہونا چاہیے، آخرت کے خلق اور وجود کو دنیا کے خلق اور وجود کے ساتھ کوئی نسبت نہیں تا کہ ایک کے احکام کو دوسرے پر قیاس کیا جائے، وہاں کی آنکھ جدا ہے اور فہم وادراک الگ ہے، اس کے لیے دوام ابدی ہے اور اس کے لیے دوام ابدی ہے اور اس کے لیے زوال وفنا' اس کے لیے سراسر نظافت و لطافت ہے اور اس کے لیے خبث کثافت، شیخ اکبر قدس سرہٗ خانہ علم کے باہر حق تعالیٰ کا ظہور ثابت نہیں کرتے اور مجال و مظاہر کے ماسوا مشاہدہ، ورویت اور شہود تجویز نہیں کرتے۔ (مکتوب ۷۹ دفتر ۳)

نظریہ قیومیت کا اعلان:

بے شک آپ نے امتثالاً لامر اللہ تبارک وتعالیٰ واما بنعمة ربک محدث، واظہاراً لشکرہٖ عمّ احسانہٗ لقولہ عزوجل ان شکرتم لازیدنکم، ان بعض احسانات اور انعامات کا ذکر فرمایا ہے جو پروردگار جل شانہٗ نے آپ پر کیے ہیں مثلاً خلت کا مقام آپ کو عنایت ہوا اور قیومیت کا درجہ آپ کو عطا ہوا، قیومیت کا درجہ کیا ہے اور اس مقام پر کس شان کا برگزیدہ بندہ اللہ کے فضل وکرم سے فائز ہوتا ہے، اس کے متعلق کتاب برکاۃ الاحمدیہ الباقیہ معروف بہ زبدۃ المقامات کی عبارت قلمی نقلی کی جاتی ہے:

> ''باید دانست کہ قیوم دریں عالم خلیفہ حق است جل وعلا ونائب مناب اوؔ اقطاب وابدال در دائرہ ظلالِ او مندرج اند وافراد واوتاد در محیط کمالِ او مندمج، افراد عالم ہمہ بہ وے روئے دارند وقبلہ توجہ جہانیاں اوستِ دانند تانہ دانند بلکہ قیام عالمیان بہ ذاتِ اوست چہ افرادِ عالم چوں کہ مظاہر اسما وصفات اند ذاتے درمیان شان کائن نیست ہمگی اعراض واوصاف را۔ ذات وجویر چارہ نیست تا قیام شان بہ آن بود، سنۃ اللہ جاری است کہ بعد از قرونِ متطاولہ عارفے رانصیبے از ذات ارزانی داشتہ، وے راذاتے عطامی فرمایند کہ بحکم نیابت وخلافت قیوم اشیاء می گردد، اشیائے بوئے قائم می باشند''۔

قیوم کے متعلق یہ بیان حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کے مکتوب شریف ۸۰ دفتر سوم کا خلاصہ سمجھنا چاہیے جسکو آپ کے زمانے سے اب تک ہزارہا جلیل القدر علما دیکھ چکے ہیں، ان کے لیے سرانقیاد خم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ تھا۔

تجدید الف ثانی کا تصور:

آپ سے پہلے کسی شخص نے ہزار سالہ تجدید پر گفتگو نہیں کی، یہ آپ کے فکر وعرفان کا اجتہادی کارنامہ ہے، آپ تحریر فرماتے ہیں:

> ''یہ علوم انوار نبوت کی مشکوۃ سے اقتباس کیے گئے ہیں جو الف ثانی کی تجدید کے بعد تبعیت ووراثت سے تازہ ہوئے ہیں اور تر وتازگی

کے ساتھ ظہور میں آئے ہیں، ان علوم ومعارف کا صاحب اس موجودہ الف کا مجدد ہے چنانچہ لوگ اس کے علوم ومعارف دیکھتے ہیں جو ذات وصفات وافعال اوولواحوال ومواجید اور تجلیات وظہورات کے متعلق ہیں ان پر پوشیدہ نہیں اور وہ جانتے ہیں کہ یہ علوم ومعارف علما کے علوم اور اولیاء کے معارف سے پرے کے ہیں بلکہ علما اور اولیا کے علوم ان علوم کی نسبت پوست ہیں اور یہ معارف اسکا مغز ہیں، اللہ پاک ہادی ہے اور معلوم رہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد گزرا ہے لیکن صدی کا مجدد اور ہے اور ہزار سال کا مجدد اور ہے، جتنا سو اور ہزار میں فرق ہے اتنا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ ان کے مجددوں میں بھی فرق ہے، مجدد وہ ہوتا ہے کہ اسکی مدت میں جو فیوض امتیوں کو پہنچتے ہیں اسی کی وساطت سے پہنچتے ہیں خواہ وہ اس وقت کے اقطاب اور اوتاد ہوں یا ابدال اور نجبا ہوں۔ (مکتوب ۴ دفتر ۲)

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

''میرے مخدوم! مجدد الف ہونا ایک کشفی اور الہامی امر ہے جو اس معاملے والے کے وجدان سے تعلق رکھتا ہے، کسی ایسے امر کا التزام نہیں کہ آثار وعلامات کے ساتھ آشنا وبیگانہ کو قائل کیا جاسکے، جو شخص آشنا اور ازلی سعادت سے بہرہ ور ہے وہ باطنی مناسبت کے ذریعے اہل اللہ کے اسرار قبول وبرکات کا مورد ہو جاتا ہے، جو بیگانہ اور بے سعادت ہے، باطنی نامناسبت کی وجہ سے ان اسرار کی تہ تک نہیں پہنچتا تو انکار کر دیتا ہے اور ان حضرات کے فیوض وبرکات سے محروم رہتا ہے، اگرچہ وہ ظاہر نہ کرے، غیر لوگ خارج از بحث ہیں، ہمیں ان کے انکار واقرار سے کوئی واسطہ نہیں، منکروں نے قرآن جیسا روشن معجزہ دیکھ کر بھی انکار کر دیا، اس کے باوجود جس شخص کو تیز نظری کی

قوت عطا کی گئی ہے اگر وہ حضرت عالی (مجدد الف ثانی قدس سرہٗ) کے اطوار و عادات میں اچھی طرح غور کرے اور جن فیوض و برکات، کمال و اکمال اور اعلام و اسرار سے وہ پیشوائے صالحین میں ممتاز ہیں، مشاہدہ کرے تو بلا تکلف ان کے (الف ثانی کے) مجدد ہونے کا اقرار کرے گا، (مکتوباتِ معصومیہ دفتر ۲ مکتوب ۲)

عرفانِ خدا کے دو راستے:

آپ تحریر فرماتے ہیں:

''ایک راہ وہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتی ہے، اقطاب و اوتاد اور بدلاء و نجباء اور عام اولیاء اس راہ سے واصل ہیں اور راہ سلوک اسی راہ کا نام ہے بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے اور اس راہ میں توسط و حیولیت ثابت ہے، اس راہ کے واصلین کے سردار اور منبع فیض حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، یہ عظیم الشان منصب انہی سے تعلق رکھتا ہے، اس راہ میں رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدم ان کے سر پر ہیں، اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم بھی اس مقام میں ان کے شریک کار ہیں، (معارف لدنیہ ص ٦٦)

جاننا چاہیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے کامل متبعین جب تبعیت کے طور پر مقام نبوت کے کمالات کو پوری طرح حاصل کر لیتے ہیں تو ان میں سے بعض کو منصب امامت پر فائز کر دیا جاتا ہے اور بعض کو ان کمالات کے مجرد حصول پر کفایت فرماتے ہیں، یہ دونوں قسم کے بزرگ نفس کمال کے حصول میں برابر ہیں، فرق صرف منصب پر فائز کرنے اور نہ کرنے کا ہے یا ان امور کا جو اس منصب سے تعلق رکھتے ہیں، کامل متبعین جب ولایت نبوت و کمالات کو تمام کر لیتے ہیں تو ان میں سے بعض کو منصب خلافت سے مشرف فرماتے ہیں اور بعض کو مجرد حصول پر اکتفا کرتے ہیں، یہ دونوں

منصب کمالات اصلیہ سے تعلق رکھتے ہیں کامل متبعین جب ولایت نبوت کے کمالات کو تمام کرلیتے ہیں تو ان میں سے بعض کو منصب خلافت سے مشرف فرماتے ہیں اور بعض کو مجرد حصول پر اکتفا کرتے ہیں، یہ دونوں منصب کمالاتِ اصلیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کمالات ظلیہ میں منصب امامت کے مناسب قطب الارشاد کا منصب ہے، اور منصبِ خلافت کے مناسب قطب مدار کا منصب، یعنی یہ نیچے والے دونوں مقام اوپر والے دونوں مقام کے ظل ہیں، شیخ ابن عربی علیہ الرحمۃ کے نزدیک قطب مدار ہی غوث ہوتا ہے جبکہ فقیر کا عقیدہ ہے کہ غوث قطب مدار سے الگ ہوتا ہے اور وہ اس کے فرائض میں معاون ہوتا ہے، قطب مدار بعض امور میں اس سے مدد لیتا ہے، ابدال کے مناسب مقرر کرنے میں بھی اسکا دخل ہے، قطب مدار کو اس کے اعوان وانصار کے اعتبار سے قطب الاقطاب بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی قطب حکمی ہیں۔ (مکتوب ٦١ دفتر ١)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے اس اجتہادی فکر وعرفان سے معلوم ہوا کہ قرب ولایت کے کمالات کے حصول پر خلافت کا منصب ملتا ہے اور قطب الارشاد اسکا ظل ہے گویا منصبِ امامت منصب خلافت سے بھی افضل ہے اور قطب الارشاد قطب الاقطاب سے اعلیٰ ہے اور آپ کے ایک اور مکتوب گرامی کے مطابق کمالاتِ فردیہ کا جامع ہے، عزیز الوجود اور نایاب ہوتا ہے، قرنوں اور زمانوں کے بعد ایسا گوہر یکتا ہاتھ آتا ہے اور عالم تیرہ وتاریک اسکی نورانیت سے منور ہو جاتا ہے، جو شخص اس بزرگ کا منکر ہے تو اگرچہ وہ ذکر الٰہی میں مشغول کیوں نہ رہے، رشد وہدایت کی حقیقت سے محروم رہے گا اور جو اس بزرگ سے محبت کرتے ہیں اگرچہ ذکر وفکر سے خالی ہوں لیکن اسکی محبت کے سبب انہیں رشد وہدایت کے نور سے حصہ مل جائے گا۔ (مکتوب ٢٦ دفتر ١)

عالم مثال کے متعلق اجتہادی رائے:

آپ تحریر فرماتے ہیں:

''میرے مخدوم! اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے جو کچھ اس فقیر

پر ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یہ سب آدم جو حضرت آدم علیہ السلام کے وجود سے پہلے گزرے ہیں، ان کا وجود عالم مثال میں ہوا ہے نہ عالم شہادت میں حضرت آدم علیہ السلام یہی ہیں جو عالم شہادت میں موجود ہوئے ہیں اور زمین میں خلافت پاکر مسجود ملائک ہوئے ہیں، حاصل کلام یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام چونکہ جامعیت کی صفت پر مخلوق ہوئے ہیں، اپنی حقیقت میں بہت سے لطائف اور اوصاف رکھتے ہیں، ان کے وجود سے بیشمار قرن پہلے ہر وقت ان کی صفات میں سے کوئی صفت یا ان کے لطائف میں سے کوئی لطیفہ حق تعالیٰ کی ایجاد سے عالم مثال میں موجود ہوا ہے اور آدم کی صورت میں ظاہر ہوا ہے اور اسی کے نام کا مسمیٰ ہوا ہے اور منتظر آدم کے کاروبار اس سے وقوع میں آئے ہیں حتی کہ توالد وتناسل بھی جو اس عالم مثال کے مناسب ہے ظاہر ہوا ہے اور اس عالم کے مناسب ظاہری باطنی کمالات بھی حاصل ہوئے ہیں اور ثواب وعذاب کا مستحق ہو کر بلکہ اس کے حق میں قیامت قائم ہو کر بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں گئے ہیں، بعد ازاں پھر کسی وقت اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کوئی صفت یا لطیفہ آدم علیہ السلام کا اس عالم میں ظاہر ہوا اور وہ کاروبار جو ظہور اول سے وجود میں آئے تھے، ظہور ثانی سے بھی وہی کاروبار ظاہر ہوئے، جب یہ دورہ بھی تمام ہو گیا، صفات ولطائف کا تیسرا ظہور حاصل ہوا، جب اس ظہور نے بھی اپنا دورہ ختم کیا تو چوتھا ظہور ثابت ہوا الی ماشاء اللہ، جب ان کے مثالیہ ظہورات کے دورے جو ان کے لطائف وصفات کے ساتھ تعلق رکھتے تھے تمام ہو گئے، آخر کار وہ نسخۂ جامعہ عالم شہادت میں حق تعالیٰ کی ایجاد سے وجود میں آیا اور فضل خداوندی سے معزز ومکرم ہوا۔

مَنْ عَرف نفسہ' کی اجتہادی تشریح:

حضرت امام ربانی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

“پاک ہے وہ ذات جس نے نور (روح) کو ظلمت (نفس) کے ساتھ جمع کیا اور لامکانی (روح) جو کہ جہت سے بری ہے، کو مکانی (نفس) جسکو جہت حاصل ہے، کا ساتھی بنایا ہے اور ظلمت کو نور کی نظر میں محبوب کردیا اور وہ نور اس ظلمت پر فریفتہ ہوگیا اور کمالِ محبت سے اسکے ساتھ مل گیا تاکہ اس تعلق سے اسکی روشنی زیادہ ہوجائے اور ظلمت کی ہمسائیگی سے اسکی صفائی کامل ہوجائے جس طرح کہ آئینہ کو جب صیقل کرنا اور اسکی لطافت کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اسکو مٹی سے آلودہ کرتے ہیں تاکہ مٹی کی ظلمت کی ہمسائیگی سے اسکی صفائی ظاہر ہوجائے اور مٹی کی کثافت کی وجہ سے اسکی روشنی زیادہ ہوجائے پس اس نور (روح) نے ظلمانی معشوق کے مشاہدہ میں غرق ہونے اور عنصری جسم سے تعلق ہونے کے باعث جو کچھ اسکو پہلے قدسی شہود سے حاصل تھا فراموش کردیا بلکہ اپنی ذات اور وجود کے متعلقات سے بھی بے خبر ہوگیا، پس وہ اسکی ہمنشینی سے اصحابِ مشئمہ یعنی بائیں ہاتھ والوں میں سے ہوگیا، اور اسکی صحبت میں اصحاب میمنہ یعنی دائیں ہاتھ والوں کے فضائل کو ضائع کردیا، پس اگر اسی استغراق کے تنگ کوچہ میں پڑا رہا اور اطلاق و آزادی کے میدان میں نہ پہنچا تو اس پر ہزار افسوس ہے کیونکہ اس کے وجود سے جو مقصود تھا حاصل نہ ہوا۔ (مکتوب ۲۲ دفتر ۱)

تنزلات کیا ہیں؟

تنزلات، تنزل کی جمع ہے جس کا لغوی معنیٰ ہے نیچے اترنا، اصطلاحی معنیٰ میں ذات کے ظہور کو تنزل کہا جاتا ہے، صوفیہ کرام کے نزدیک لغوی معنیٰ مراد نہیں بلکہ اصطلاحی معنیٰ مراد ہے، یعنی وجودِ مطلق نے اپنی

ذات وصفات کو قائم رکھتے ہوئے ظہور فرمایا ہے مگر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہے، اس تنزل اور ظہور کی وجہ سے اس میں کوئی تغیر وتبدل پیدا نہیں ہوا، حضرتِ شیخ اکبر علیہ الرحمۃ کے نزدیک وجود مطلق ہے اور مراتبِ وحدت میں لاتعین ہے۔ پھر اس نے جن مرتبوں سے علی الترتیب نزول فرما کر کائنات میں ظہور فرمایا ہے ان مرتبوں کو تنزلات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حسب موقع ان مرتبوں کو تعینات، تجلیات، اعتبارات اور تقیدات کے ناموں سے بھی تعبیر کیا گیا ہے، یہ جملہ تنزلات شہود میں واقع ہوئے ہیں نا کہ وجود میں، تنزلات وتعینات کے پانچ مرتبے ہیں، پہلے دو مرتبے علمی ہیں اور بعد کے تین مرتبے عینی یا خارجی ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ پہلے تنزل میں ذات کو اپنا شعور بحیثیت وجود محض حاصل ہوتا ہے اور شعورِ صفات اجمالی رہتا ہے۔ دوسرے تنول میں ذات کو اپنا شعور بحیثیت متصف بہ صفات ہوتا ہے۔ یہ صفاتِ تفصیلی کا مرتبہ ہے (یعنی صفات کے بالتفصیل واضح ہونے کا) یہ دونوں تنزلات بجائے واقع ہونے کے ذہنی یا محض منطقی تنزلات کے طور پر تصور کیے جاتے ہیں کیونکہ وہ غیر زمانی ہیں اور خود ذات وصفات کا امتیاز بھی صرف ذہنی ہے، اس کے بعد تنزلات عینی (یا تعیناتِ خارجی) شروع ہوتے ہیں، تیسرا تعین (تنزل) روحی ہے یعنی وحدت بصورت روح یا ارواح نزول کرتی ہے اور وہ اپنے آپ کو بہت سی ارواح میں تقسیم کر دیتی ہے مثلاً فرشتے وغیر ہا، چوتھا تنزل تعینِ مثالی ہے جس سے عالمِ مثال وجود میں آتا ہے، پانچواں تنزل تعین جسدی ہے، اس سے مظاہر یا اشیاء طبعی ظاہر ہوتی ہیں (تحقیق الحق فی کلمتہ الحق مترجم ص ۸۴) ان تنزلات کو حضراتِ خمسہ بھی کہا جاتا ہے، گویا پہلے مرتبے میں خود حق تعالیٰ نے اپنا آپ علم اجمالی کی صورت میں اور دوسرے مرتبے میں علم تفصیلی کی صورت میں ظاہر فرمایا ہے۔ اسی طرح تیسرے مرتبے میں عالم ارواح، چوتھے مرتبے میں عالم مثال اور پانچویں مرتبے میں عالم اجسام کی صورتوں میں ظاہر فرمایا ہے۔ آخری تین تنزلات کو تعینات خارجیہ بھی کہتے ہیں اور ان کو مرتبہ امکان میں ثابت کرتے ہیں۔ وجودی صوفیہ کے نزدیک تنزلات وتعینات کی بنیاد یہ ہے کہ وجود تو فقط ایک ہے، ہر دوسری چیز اس کا مظہر ہے لہٰذا خالق اور مخلوق، عالم اور معبود، ذات اور صفات میں اتحاد وعینیت پائی جاتی ہے۔

حضرتِ مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے مکمل تحقیق فرمانے کے بعد یہ نتیجہ رقم فرمایا ہے:

''پس عالم کو حق تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کی مناسبت نہیں، **ان اللہ لغنی عن عن العالمین**، بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز

ہے، حق تعالیٰ کو عالم عین کہنا اور اس کے ساتھ متحد جاننا بلکہ نسبت دینا بھی اس فقیر پر بہت گراں اور دشوار ہے۔ (مکتوب ۱ دفتر ۲)

''کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ تمام ماسوائے حق یعنی آسمانوں، زمینوں، عرش و کرسی، لوح و قلم اور عالم و آدم کی نفی کرتا ہے اور دوسرا حصہ معبود برحق کا اثبات کرتا ہے جو زمینوں اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے، حق تعالیٰ کے ماسوا جو کچھ آفاق و انفس میں ہے سب چونی و چندی کے داغ سے داغدار ہے۔ پس جو کچھ آفاق و انفس کے آئینوں میں جلدہ گر ہو بطریق اولیٰ چند و چون ہوگا جو نفی کے لائق ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ہمارے علم و وہم میں آسکے اور جو ہمارا مشہود و محسوس ہو سب چونی اور چگونی سے متصف اور حدوث و امکان کے عیب سے عیب ناک ہے کیونکہ ہمارا معلوم اور محسوس ہمارا تراشا ہوا ہے، وہ تنزیہ جس کا تعلق ہمارے علم سے ہے عین تشبیہ ہے اور وہ کمال جو ہمارے فہم میں اس کے عین نقص ہے۔ پس جو کچھ ہم پر متجلی اور مکشوف اور مشہود ہو وہ سب حق تعالیٰ کا غیر ہے۔ حق تعالیٰ اس اسے وراء الوراء ہے۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کیا تم ان چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تم اپنے ہاتھ سے بناتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اور تمہارے عملوں کو پیدا کیا ہے، ہمارا اپنا تراشا ہوا اور بنایا ہوا خواہ ہاتھ کے ذریعے ہو خواہ عقل و وہم کے ساتھ، سب حق تعالیٰ کا مخلوق ہے جو عبادت کے لائق نہیں، عبادت کے لائق وہی خدائے بیچون و بیچگون ہے جس کے دامن ادراک سے ہماری عقل و وہم کا ہاتھ کوتاہ ہے اور کشف و شہود کی آنکھ اس کی عظمت و جلال کے مشاہدے سے خیرہ و تباہ ہے۔ ایسے خدائے بیچون و بیچگون کے ساتھ غیب کے طریق کے سوا ایمان میسر نہیں ہوتا کیونکہ ایمان شہود حق تعالیٰ کے ساتھ ایمان نہیں ہے

> بلکہ تراشیدہ چیز کے ساتھ ہے کہ وہ بھی حق تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ میرے خیال میں جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا (کی حیات) میں دولتِ رویت سے مشرف ہوئے تو ان کے حق میں اگر ایمان شہودی ثابت کریں تو زیبا اور محمود ہے اور اپنی طرف سے بنانے اور تراشنے سے صاف آزاد ہے کیونکہ جس چیز کا اوروں کے لیے قیامت کا وعدہ ہے ان کو اسی جگہ میسر ہے۔ (مکتوبات ۹ دفتر ۲)

عالم کون ومکان کی حقیقت:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے نظریہ تخلیقِ عالم کی اصل قرآنِ پاک کی یہ نصِ قطعی ہے۔ فرمایا: صنع اللہ الذی اتقن کل شي اس اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر شے کو مضبوط کر دیا ہے۔ حضرت شیخ اکبر اور حضرت شیخ مجدد میں فرق یہ ہے کہ وہ ممکنات کے حقائق وجودات متنزلہ کو تصور کرتے ہیں اور یہ عدمات کو تصور کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا فرق ہے جو اربابِ بصیرت پر ہرگز پوشیدہ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

> ''جو کچھ فقیر پر ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ممکنات کی ماہیتیں مع ان کے کمالات وجودیہ کے جو ان میں منعکس ہو کر ان سے مل گئی ہیں، عدمات ہیں جیسے کہ مفصل گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق ظاہر کرتا ہے اور وہی راہِ راست کی ہدایت دیتا ہے۔ یہ علوم و معارف جن کی نسبت کسی اہل اللہ نے نہ ہی صراحت سے اور نہ ہی اشارہ سے گفتگو کی ہے بڑے اعلیٰ معارف ہیں اور اکمل علوم ہیں جو ہزار سال کے بعد ظہور میں آئے ہیں اور واجب تعالیٰ اور ممکنات کی حقیقت کو جیسے کہ ممکن اور لائق ہے بیان کیا ہے۔ جو نہ کتاب وسنت کی مخالفت رکھتے ہیں اور نہ ہی اہلِ حق کے اقوال کے مخالف ہیں۔ (مکتوب ۲۳۴، دفتر اول)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ممکناتِ عالم کی حقیقت عدم ہے لیکن وہ حق تعالیٰ کے اسماء وصفات کے کمالات وظہورات کا مظہر ہیں اور ان کے ساتھ ان کا قیام ہے اس لیے ان میں

اتقان واقع ہوا ہے جبکہ حضرتِ ذات کو عالم سے ذاتی استغنا ہے۔ اس درجہ بلند کے ساتھ عالم کا قیام کیسے ہوسکتا ہے اگرچہ اسماء وصفات کا قیام حضرتِ ذات کے ساتھ ہے۔

ما تماشا کنان کوتاہ دست
تو درختِ بلند بالائی

لیکن آپ کے نزدیک عارفِ اکمل کا معاملہ باقی ممکنات عالم سے جدا ہے اور اس کا حکم ممکناتِ عالم کے احکام سے الگ ہے۔ وہ محبتِ ذاتی کے ذریعے المرء مع من احب کے موافق اپنے اصل سے گزر کر اصل الاصل کے ساتھ معیت پیدا کر لیتا ہے اور اپنے آپ کو اصل الاصول میں فانی کر دیتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

> ''مرادوں کے سردار اور محبوبوں کے رئیس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ اس دعوت سے مقصود ذاتی اور مدعو اولیٰ آپ ہی ہیں اور دوسروں کو خواہ مراد ہوں یا مرید آپ ہی کی طفیل بلایا ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ مخلوق کو پیدا نہ کرتا اور نہ اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا چونکہ دوسرے سب ان کے طفیلی ہیں اور وہ اس دعوت کے مقصود اصلی ہیں اس لیے سب ان کے محتاج ہیں اور انہی کے ذریعے فیوض و برکات اخذ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر سب کو ان کی آل کہیں تو بجا ہے کیونکہ سب ان کے پیچھے چلنے والے ہیں اور ان کے وسیلے کے بغیر کمال حاصل نہیں کر سکتے۔ جب ان سب کا وجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے وسیلے کے بغیر متصور نہیں ہوسکتا تو دوسرے کمالات جو وجود کے تابع ہیں۔ ان کے وسیلہ کے بغیر کس طرح متصور ہو سکتے ہیں۔ ہاں رب العالمین کا محبوب ایسا ہی ہونا چاہیے (مکتوب ۱۲۱، دفتر ۳)

جہادِ اکبر کا مفہوم:

صوفیہ کرام کے کلام میں ایک حدیثِ مبارک کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر۔ ہم نے جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف رجوع کیا۔ صوفیہ کرام فرماتے

ہیں کہ اس سے مراد اپنے نفس کے ساتھ جہاد ہے جو ہر وقت احکام شرعیہ کے خلاف انسان کو اکساتا رہتا ہے۔ لیکن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے اجتہادی علم و عرفان سے ثابت کیا ہے کہ نفس مطمئنہ شرح صدر حاصل ہونے کے بعد جو ولایت کبریٰ کے لوازم سے ہے۔ اپنے مقام سے عروج فرما کر تخت صدر پر چڑھ جاتا ہے اور وہاں تمکین و سلطنت حاصل کر لیتا ہے اور ممالکِ قرب پر غلبہ پا لیتا ہے۔ یہ تخت صدر حقیقت میں ولایت کبریٰ عروج کے تمام مقامات سے برتر ہے۔ اس تخت پر چڑھنے والے کی نظر اَبطن بطون کی طرف نفوذ کرتی ہے اور غیب الغیب میں سرایت کر جاتی ہے۔ ہاں جو شخص بہت اونچے مقام پر چڑھ جائے اس کی نظر بھی بہت دور تک نفوذ کر جاتی ہے۔ اس مطمئنہ کو تمکین کے بعد عقل بھی اپنے مقام سے نکل کر اس سے مل جاتی ہے اور عقل معاد کا نام پاتی ہے اور دونوں اتفاق بلکہ اتحاد سے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس مطمئنہ کے لیے اب مخالفت کی گنجائش اور سرکشی کی مجال نہیں رہی اور وہ پورے طور پر مقصود کے حاصل کرنے کے درپے ہے۔ رضائے حق کے سوا اس کا کوئی ارادہ نہیں۔ اس کی عبادت و اطاعت کے سوا اس کا کچھ مطلب نہیں۔ سبحان اللہ وہ امارہ جو اول بدترین خلائق تھا۔ اطمینان پر حضرت سبحان کی رضا حاصل ہونے کے بعد عالم امر کے لطائف کا رئیس ہو گیا اور اپنے ہمسروں کا سردار بن گیا۔ مخبر صادق نے کیا سچ فرمایا ہے۔ **خیار کم فی الجاهلية خیار کم فی الاسلام اذا فقهوا،** جو لوگ جاہلیت میں تم سے اچھے تھے وہ اسلام میں بھی تم سے اچھے ہیں جب انہوں نے دین سمجھ لیا اس کے بعد اگر خلاف اور سرکشی کی صورت ہے تو اس کا منشاء اربع عناصر کی مختلف طبائع ہیں۔ جو قالب کے اجزاء ہیں یعنی اگر قوتِ غضبیہ ہے تو وہیں سے پیدا ہے۔ اگر شہویہ ہے تو وہیں سے ظاہر ہے۔ اگر خست و کمینہ پن ہے تو بھی وہیں سے ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ تمام حیوانات جن میں نفس امارہ نہیں ہے ان کو یہ اوصافِ رذیلہ پورے اور کامل طور پر حاصل ہیں۔ پس ہو سکتا ہے کہ مراد اس جہاد اکبر سے جہاد بالقلب ہو نہ کہ جہاد بالنفس، جیسے کہ کہا گیا ہے کیونکہ نفس اطمینان تک پہنچ چکا ہے اور راضی و مرضی ہو گیا ہے۔ پس خلاف و سرکشی کی صورت اس سے متصور نہ ہوگی۔ اجزائے قالب سے خلاف و سرکشی صورت سے مراد ترک اولیٰ امور مرفعہ کے ارتکاب اور ترک عزیمت کا ارادہ ہے نہ کہ اشیائے محرمہ کے ارتکاب اور ترک فرائض و واجبات کا ارادہ کہ یہ اس کے حق میں نصیب اعدا ہو چکا ہے۔ (مکتوب ۲۶۰، دفتر ۱)

تخلیقِ آدم اور فلسفۂ روح:

حضرت مجدد الف ثانی روح کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''روح بھی چونکہ عالم بیچونی سے ہے اس واسطے اس کے لیے بھی لامکان ہونا تحقق ہے لیکن اس کی بیچونی بمقابلہ وجوبِ ذاتِ حق عین چون ہے اور اس کا لامکان ہونا حقیقی لامکان کی لامکانیت کے سامنے عین مکانیت ہے گویا عالم ارواح اس عالم اور مرتبہ بیچونی کے مابین برزخ ہے۔ چونکہ روح میں دونوں رنگ پائے جاتے ہیں اس لیے عالم بیچون اسے بے چون جانتے ہیں لیکن اصلی بیچون کے مقابلہ میں عین چون ہے۔ یہ برزخ ہونے کی نسبت اسے اس کی اصلی فطرت کے اعتبار سے حاصل ہے لیکن جب اس کا تعلق ایک ہیکل اور قفسِ عنصری سے ہو جاتا ہے تو عام برزخیت سے نکل کر بالہام عالم چون میں اتر آتا ہے اس واسطے بیچونی کا رنگ اس سے جاتا رہتا ہے۔ اس کی مثال ہاروت و ماروت کی سی ہے۔'' (مبدء و معاد منھا ۱۳، مطبوعہ لاہور)

آپ تحریر فرماتے ہیں:

''ان اللہ خلق ادم علیٰ صورتہ، اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بیچون و بیچگون ہے۔ آدم علیہ السلام کی روح کو جو اس کا خلاصہ ہے ''بیچونی اور بیچگونی کی صورت پر پیدا کیا۔ بس جس طرح حق سبحانہٗ لامکانی ہے، روح بھی لامکانی ہے اور روح کو بدن کے ساتھ وہی نسبت ہے جو حق تعالیٰ کو عالم کے ساتھ ہے۔ نہ داخل ہے نہ خارج ہے نہ متصل ہے نہ منفصل ہے اور قیومیت سے زیادہ اور کوئی نسبت مفہوم نہیں ہوتی اور بدن کے ذرات میں سے ہر ذرہ کا قیوم روح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ عالم کا قیوم ہے۔ بدن کے لیے حق تعالیٰ کی قیومیت روح کی قیومیت کے سبب

سے ہے جو فیض وارد ہوتا ہے اس فیض کے وارد ہونے کا محل پہلے روح ہے اور پھر روح کے ذریعے وہ فیض بدن کو پہنچتا ہے اور چونکہ روح بیچونی اور بچگونی کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے اس لیے حقیقی بیچون وبچگون کی اس میں گنجائش ہوگئی۔ **لا یسعنی ارضی ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبد مومن** ، میں اپنی زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا لیکن مومن آدمی کے دل میں سما سکتا ہوں کیونکہ زمین و آسمان باوجود وسعت وفراخی کے چونکہ دائرہ امکان میں داخل ہیں اور چونی اور چگونی کے نشان سے داغدار ہیں۔ اس لیے لامکانی کی جو چندی اور چونی سے مقدس و پاک ہے گنجائش نہیں رکھتے۔ کیونکہ لامکانی مکان میں گنجائش نہیں رکھتا اور بیچون چون میں آرام نہیں پاتا پس ناچار مومن آدمی کے دل میں جو لامکانی ہے اور چندی اور چونی سے مبرا ہے گنجائش ثابت ہوگئی۔ مومن آدمی کے دل کی تخصیص اس لیے ہے کہ غیر مومن آدمی کا دل لامکانی کی بلندی سے نیچے اترا ہوا ہوتا ہے اور چندی و چونی میں گرفتار ہو کر اسی کا حکم حاصل کیے ہوتا ہے۔ پس نزول اور گرفتاری کے باعث چونکہ دائرہ امکان میں داخل ہو گیا ہے اور چونی کا حکم حاصل کر لیا ہے اس لیے اس نے قابلیت کو ضائع کر دیا ہے۔ **اولئک کالانعام بل ھم اضل** ، یہ لوگ چارپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور مشائخ میں سے جس نے اپنے دل کی وسعت کی نسبت خبر دی ہے اس کی مراد قلب کی لامکانیت ہے کیونکہ مکان خواہ کتنا ہی وسیع ہو پھر بھی تنگ ہی ہے۔ عرش اپنی فراخی وعظمت کے باوجود چونکہ مکانی ہے اس لیے لامکانی کے مقابلے میں جو روح ہے دانہ رائی کا حکم رکھتا ہے بلکہ اس سے بھی کم معلوم ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ

جب یہ قلب انوار قدس کی تجلی کا محل ہے اور قدیم کے ساتھ بقا حاصل کر چکا ہے تو عرش و مافیہا کو اگر اس میں ڈال دیں تو محو و متلاشی ہو جائیں اور ان میں سے کچھ باقی نہ رہے جیسے کہ سید الطائفہ (حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ) نے اس مقام کے بارے میں فرمایا ہے۔ **ان المحدث اذاقورن بالقدیم لم یبق لہٗ اثر** کہ جب حادث قدیم کے ساتھ مل جائے تو اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ یہ ایسا یکتا لباس ہے جو خاص روح کے قد پر سیا ہوا ہے۔ ملائکہ کو بھی یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے کیونکہ وہ بھی دائرہ امکان میں داخل ہیں اور چون کے داغ سے موسوم ہیں۔ اسی واسطے انسان خلیفۂ رحمٰن بن گیا۔ ہاں شے کی صورت اس شے کا خلیفہ ہوتی ہے اور جب تک شے کی صورت پر مخلوق نہ ہو شے کی خلافت کے لائق نہیں ہوتا۔ اپنے اصلی امانت کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔ بادشاہ کے عطیوں کو اسی کے اونٹ اٹھا سکتے ہیں۔۔۔۔ اگر کسی عبارت میں ایسا لفظ واقع ہو جائے جس سے حق تعالیٰ کی شان میں ظرف یا مظروف ہونے کا وہم گزرتا ہو تو اس کو میدانِ عبارت کی تنگی پر محمول کرنا چاہیے اور کلام کی مراد کو اہل سنت و جماعت کی آراء کے موافق سمجھنا چاہیے'' (مکتوب ۲۸۷، دفتر ۱)

قلب صنوبری موردِ الہام ہے:

آپ تحریر فرماتے ہیں:

''جب بدن عنصری اپنی جائے قرار میں آ جاتا ہے تو لطائف ستہ کی جدائی اور ان کے عالم امر میں چلے جانے کے بعد اس جہان میں ان کا خلیفہ بلاشک وشبہہ یہی بدن رہ جاتا ہے اور یہی ان سب کے کام کرتا ہے۔ بعد ازاں اگر الہام ہوتا ہے تو گوشت کے اسی

ٹکڑے کو جو حقیقت جامعہ قلبیہ کا خلیفہ ہے اور اس حدیث نبوی ''**من اخلص لله اربعين صباحاً ظهرت منابيع الحكمة من قلبه على لسانه**'' یعنی جو شخص چالیس دن اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص سے کرتا ہے۔ حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔ میں قلب سے مراد واللہ اعلم یہی گوشت کا ٹکڑا ہے اور دوسری حدیثوں میں بھی یہی مراد مقرر ہے.... جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل کے واسطے اطمینان کی درخواست کی تو اس وقت آپ کی مراد اسی گوشت کے ٹکڑے سے تھی نہ کہ کسی اور چیز سے کیونکہ آپ کا حقیقی دل تو بلا شک و شبہ مطمئن تھا نیز آپ کا نفس بھی آپ کے حقیقی دل کی سیاست کی وجہ سے مطمئن تھا۔ (مبدء ومعاد منہا ۱۳)

شاہق الجبل اور اطفال اہل شرک:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے کشف صریح سے اس مسئلے کا یہ حل بیان فرمایا ہے!

''بہت مدت کے بعد خداوند تعالیٰ کی عنایت نے راہنمائی کی اور اس معما کو حل کر دیا اور منکشف فرمایا کہ یہ لوگ نہ بہشت میں رہیں گے نہ دوزخ میں بلکہ آخرت کے بعث و احیاء کے بعد ان کو مقام حساب میں کھڑا رکھ کر گناہوں کے اندازہ کے موافق ان کو عتاب و عذاب دیں گے اور حقوق پورے کر کے غیر مکلف حیوانوں کی طرح ان کو معدوم مطلق اور لاشے محض کر دیں گے۔ پس خلود کس کے لیے اور مخلد کون ہوگا۔ اس معرفت غریبہ کو جب انبیائے کرام علیہم السلام کے حضور پیش کیا گیا تو سب نے اس کی تصدیق فرمائی اور اس کو مقبول فرمایا۔ **والعلم عند الله سبحانه**' فقیر پر یہ بات بہت ناگوار گزرتی ہے کہ حق تعالیٰ باوجود اپنی کمال رافت و

رحمت کے بغیر اس بات کے کہ انبیاء کرام کے ذریعے ابلاغ مبین فرمائے، صرف عقل کے اعتبار پر جس میں غلطی اور خطاء کی مجال ہے اپنے بندے کو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈال دے اور ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار کرے جس طرح کی باوجود شرک کے اس کے لیے جنت میں ہمیشہ رہنے کا حکم کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کہ جنت و دوزخ کے درمیان واسطہ کے قائل نہ ہونے کے باعث امام اشعری کے مذہب سے لازم آتا ہے۔ پس حق وہی ہے جو مجھے الہام ہوا کہ قیامت کے دن محاسبہ کے بعد ان کو معدوم کیا جائے گا اور فقیر کے نزدیک دارالحرب کے مشرکین کے اطفال کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ بہشت میں داخل ہونا ایمان پر وابستہ ہے۔ خواہ ایمان اصالت کے طور پر ہو یا تبعیت کے طور پر، اگرچہ تبعیت دارالاسلام میں ہوتی ہے جیسے کہ اہل ذمہ کے لڑکوں کے لیے لیکن ان کے حق میں ایمان مطلق طور پر مفقود ہے پس بہشت میں ان کا داخل ہونا متصور نہیں ہوتا اور دوزخ میں داخل ہونا اور اس میں ہمیشہ رہنا تکلیف کے ثابت ہوتے کے بعد مشرک پر منحصر ہے اور یہ بھی ان کے حق میں مفقود ہے، پس ان کا حکم حیوانوں کا سا حکم ہے کہ بعث ونشور کے بعد حساب کے لیے کھڑا کریں گے اور ان سے حقوق پورے کر کے ان کو معدوم اور نیست ونابود کر دیں گے اور ان مشرکوں کے حق میں بھی جو پیغمبروں کی فترت کے زمانہ میں ہوئے ہیں اور جن کو کسی پیغمبر کو دعوت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوب ۲۵۹، دفتر ۱)

اقوال اولیاء کی توجیہات:

اقوال اور احوال کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے بکثرت اولیاء اللہ کے اقوال کی صحیح توجیہ بیان کردی یا قرآن وسنت کی روشنی میں ان کا اصل حکم ظاہر فرمادیا۔ صدیوں سے تشریح طلب اقوال کا صحیح رخ

پیش کرنا بھی آپ کے اجتہادی فکر وعرفان کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔

محترم قارئین! حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے مکتوبات اور رسائل علوم و معارف کا بحر زخار ہیں، چند جواہر پارے آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کردیئے جن کی چمک دمک سے آپ کے اجتہادی فکر وعرفان کی کرنیں ظاہر ہورہی ہیں۔ مولا کریم آپ کے فیوضات کو عام فرمائے اور آپ کے مزار پرانوار پر کھربوں رحمتوں کا نزول فرمائے آپ کی توجہات سے ہم جیسے تشنہ کاموں کو سیراب فرمائے۔

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
تیرے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی

☆……☆……☆

الحج اشھر معلومٰت فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج
وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ
وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی واتقون یاولی الالباب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت

(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

☆☆

مشائخ طریقت اور اہل اللہ کا شاہان وقت کی طرف توجہ نہ کرنا عزیمت کی نشانی ہے لیکن ان کی طرف متوجہ ہو کر ان کی زندگی میں انقلاب برپا کرنا یہ بہت بڑی بات ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جس پر بہت کم مشائخ کرام نے عمل کیا۔ مشائخ مجددیہ نقشبندیہ کا یہ خاص امتیاز ہے کہ شاہان وقت اور اعیان مملکت ان کے دامن سے وابستہ ہوئے اور سلطنتوں میں انقلابات آئے۔[1] بلکہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے عالم اسلام متاثر ہوا۔ حضرت خواجہ محمد احسان مجددی سرہندی[2] نے حق فرمایا:

> ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بزرگی کا شہرہ اور ارشاد کا غلغلہ جہاں اور اہل جہاں تک پہنچ گیا اور آنجناب کی تجدید کی نوبت ساتوں ولایتوں میں بجنے لگی اور قیومیت کی شہرت وخوشبو تمام جہاں میں پھیل گئی اور ان کی ولایت کے نعرہ کی گونج آسمانوں میں سنی جانے لگی،،[3]

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ و جانشین حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے ترویج اسلام اور اشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے لیے اپنے خلفاء ومریدین کو مختلف ملکوں اور شہروں میں بھیجا مثلاً کابل، بدخشاں، ترکستان، دشت قبچاق، کاشغر، ختا، روم، شام، یمن، خراسان، ماوراء النہر، تہران، اندراب، قہستان، طبرستان، بجستان، عرب، بحرین، مشرقی ہند وغیرہ۔ پھر ان

علاقوں کے بادشاہوں نے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے ارادت وعقیدت کا اظہار کیا اور بہت سے بیعت بھی ہوئے۔ چنانچہ شاہ روم بیعت ہوئے[4]۔ والیِ بلخ سلطان عبدالرحمٰن بیعت ہوئے[5]۔ بادشاہ بدخشاں نے غائبانہ بیعت کی[6]۔ سلاطین قبچاق، ترکستان غائبانہ بیعت ہوئے[7]۔ بادشاہ ایران شاہ سلیمان نے حاضر ہوکر توبہ کی[8]۔ شاہ کاشغر نے غائبانہ بیعت کی، والی یمن نے غائبانہ بیعت کی[9]۔ چین کے بادشاہ قآن چین کے دربار میں خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے اپنے خلیفہ خواجہ ارغون کو تین سو سالکین ومریدین کے ساتھ روانہ کیا، بادشاہ نے اس نورانی قافلہ کا شاندار استقبال کیا۔ لاکھوں کی فوج نے سلامی دی، پھر جب خواجہ ارغون نے شاہ چین کو اسلام کی دعوت دی تو اس کے ساتھ بہت سے درباری اور چینی مسلمان ہوگئے[10]۔ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی شان یہ تھی کہ آپ کے خلفاء کا استقبال بھی شاہان وقت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ والی مکہ یعنی شریف مکہ نے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے خلیفہ شیخ مراد کا استقبال کیا[11]۔ بندرگاہ یمن پر خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کا والی یمن کے اراکین سلطنت نے استقبال کیا[12]۔ والیِ یمن امام اسماعیل حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادے خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ کے بھی عقیدت مند تھے موصوف کے نام مکتوبات سعیدیہ میں عربی زبان میں ایک مکتوب شریف ملتا ہے۔[13]

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ جس وقت حج بیت اللہ کے سفر کے دوران مسقط پہنچے تو سلطان مسقط تمام اراکین سلطنت کے ساتھ خود حاضر ہوئے اور مرید ہوئے۔ اور مسقط کے ہزاروں مسلمان بیعت ہوئے[14]۔

خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ کی خدمت میں سلطانِ کاشغر حاضر ہوکر مرید ہوا[15]۔ شاہ بدخشاں حاضر ہوا[16]، بادشاہ توران قلی علی خان غائبانہ مرید ہوا[17]، ملائیشیا، انڈونیشیا کے سلاطین بھی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے۔ چنانچہ ملایا کی تاریخ میں شیخ پاہانگ Pahang نقشبندی مجددی، شیخ ریو (Riev) نقشبندی مجددی، ملایا اور انڈونیشیا کے بادشاہوں کے مشیر رہے۔ بیت المقدس میں بھی ایک نقشبندی خانقاہ موجود ہے جو بخاری خاندان نے ۱۶۱۶ء میں قایم کی تھی جب وہ بخارا (ازبکستان) سے بیت المقدس آئے تھے۔ اس نقشبندی مرکز کا نام The Naqshbandi Centre in Jeruselum تھا۔ ابھی حال ہی میں دنیا نے دیکھا کہ ایک نقشبندی مجددی تاجدار خوشی خوشی موت کو گلے لگا رہا ہے۔ مملکت عراق کے صدر صدام حسین (م۔ ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء) نقشبندی مجددی تھے اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے

عقیدت رکھتے تھے۔ مملکت عراق اور دیگر ممالک میں جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ پھیلا اس کا آنکھوں دیکھا حال شیخ خالد کردی نقشبندی مجددی کی زبانی سنیے:

> ''تمام مملکت روم، عرب اور حجاز و عراق اور بعض ممالک عجم اور سارا کردستان طریقۂ عالیہ نقشبندیہ کی تاثیرات وجذبات سے سرشار ہے اور شب و روز محافل ومجالس، مساجد و مدارس میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ' کے محاسن ومحامد کا ذکر اس طرح ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ہے کہ اس کا گمان نہیں ہوسکتا کہ کبھی کسی ملک میں اور کسی وقت گوشِ زمانہ نے ایسا زمزمہ سنا ہو یا چشم فلک نے ایسی رغبت یا ایسا اجتماع دیکھا ہو''

(ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت، حصہ چہارم، کراچی، ص ۳۶۹)

الغرض حضرات نقشبندیہ مجددیہ سے نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ سارا عالم متاثر ہوا۔ اس موضوع پر سیر حاصل لکھنے کی ضرورت ہے لیکن سردست ہم اس مقالہ میں ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت کا ذکر کریں گے۔

☆

ہندوستان کے شاہان وقت کا کسی نہ کسی شیخ طریقت سے تعلق رہا ہے۔ بادشاہوں کے ساتھ ساتھ اعیان مملکت بھی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عقیدت مند رہے۔ چنانچہ اکبری دربار کے مقربین ابوالفضل اور ابوالفیض فیضی خود چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے[18]۔ پھر جب تعلقات بڑھ گئے تو آپ بھی تشریف لے گئے لیکن ان دونوں کی بے راہ روی سے آخر میں تعلقات منقطع ہوگئے۔ اکبر بادشاہ اور جہانگیر بادشاہ کے اراکین سلطنت بھی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عقیدت مند و مرید تھے مثلاً خان جہاں لودھی، سکندر خاں لودھی، دریا خاں لودھی[19]، صدر جہاں، خان اعظم[20]، خان خاناں، تربیت خاں، اسلام خاں، قاسم خاں، جباری خاں، مہابت خاں. مرتضیٰ خاں[21] اور دلیر خاں آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوئے اور بہادر خاں آپ کے خلیفہ سے[22]۔ جہانگیر بادشاہ نے اگرچہ ابتداء میں شاہانہ جاہ وجلال سے ۱۰۲۸ھ/ ۱۶۱۸ء حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ[23]

کو اپنے دربار میں طلب کیا تھا جب جہانگیر بادشاہ کے دربار میں سوال و جواب ہو رہے تھے تو ایک ہندو راجہ بھی موجود تھا جو دربار شاہی میں آپ کی استقامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا بعد میں بہت سے اس کے ہمنوا مسلمان ہو گئے اور اس نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بڑی خدمت کی[۲۴]۔ انجام کار جہاں گیر بادشاہ آپ کا معتقد ہو گیا اور آپ کی خدمت میں خلعت اور اشرفیاں بھی نذر کیں[۲۵]۔ اور تقریباً ۱۰۲۹ھ/ ۱۶۱۹ء سے ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء تک چار پانچ سال تک اپنے ساتھ رکھا اور فرمائش کر کے آپ کے گھر کا کھانا بھی کھایا اور کھانے کی تعریف بھی کی یہاں تک کہ تھوڑا کھانا تبرکارات کو کھانے کے لیے رکھوا دیا۔[۲۶]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جہانگیر بادشاہ کے ساتھ لشکر میں بھی رہے اور قلعہ آگرہ کے دربار شاہی میں بھی رہے اور ہر موقع پر تبلیغ دین متین کا اہم فریضہ ادا کیا۔[۲۷] شاہجہان بادشاہ بھی آپ کا خاص عقیدت مند تھا۔ آپ کے وصال کے بعد سرہند شریف حاضر ہو کر ایصال ثواب کا بڑا اہتمام کیا۔[۲۸] جہانگیر بادشاہ بھی وصال کے بعد تعزیت کے لیے سرہند شریف حاضر ہوا[۲۹]۔ شاہ جہاں بادشاہ تخت نشینی کے بعد خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا۔[۳۰] شاہ جہاں بادشاہ کے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ تو آپ کے صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مرید تھے[۳۱]، ان کے وصال پر اورنگ زیب عالم گیر خود تعزیت کے لیے سرہند شریف حاضر ہوئے[۳۲]۔ اور آپ کے صاحبزادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ نے لال قلعہ دہلی میں قیام فرما کر اورنگ زیب عالمگیر کو منازل سلوک طے کرائے۔[۳۳] یہ وہی لال قلعہ ہے جس کی بنیاد شاہ جہاں بادشاہ نے حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے رکھوائی۔

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ جب حج بیت اللہ شریف کے لیے خلفاء و مریدین کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ سرہند شریف سے دہلی روانہ ہوئے[۳۴] تو شاہجہاں بادشاہ نے آپ کا استقبال کیا[۳۵]۔ اورنگ زیب عالم گیر اور ان کے شہزادے اور شہزادیاں حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت تھیں۔ چنانچہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ اور حضرت خواجہ محمد سیف الدین علیہ الرحمۃ کے مکتوبات کے مجموعوں میں اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ اور شہزادے اور شہزادیوں کے نام مکتوبات ملتے ہیں۔ جن کی تفصیل حضرت مسعود ملت نے ایک تحقیقی مقالے میں پیش کی ہے جو جہان امام ربانی مجدد الف ثانی (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء) کے چوتھی جلد میں شامل ہے۔ اس مقالے میں اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام حضرت خواجہ

محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چھ مکتوبات شریف ہیں۔ [۳۶] خواجہ محمد سیف الدین علیہ الرحمۃ کے سولہ مکتوبات شریفہ اورنگ زیب عالمگیر کے نام ہیں۔ [۳۷] اور آپ ہی کے پانچ مکتوبات شریفہ شہزادہ معظم کے نام ہیں[۳۸] اور گیارہ مکتوبات شریفہ شہزادی روشن آرا کے نام ملتے ہیں[۳۹]۔ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ جب علیل ہوئے تو اورنگ زیب عالمگیر نے تبدیلی آب وہوا کے لیے دہلی آنے کی دعوت دی[۴۰] خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ کا حاکم کابل شہزادہ معظم بہادر شاہ نے استقبال کیا[۴۱]۔ شاہ جہاں تخت نشینی کے بعد خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا[۴۲] وہ آپ سے اتنی عقیدت رکھتا تھا کہ دہلی کے لال قلعہ کی بنیاد بھی آپ سے رکھوائی[۴۳]۔ شاہ جہاں بادشاہ کے صاحبزادے اورنگ زیب عالم گیر حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوئے[۴۴] اورنگ زیب عالم گیر نے حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے علاوہ خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ[۴۵] اور خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کے نام بھی خطوط لکھے[۴۶]۔ شاہ جہاں کی بیٹیاں روشن آراء گوہر آراء بھی خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سے بیعت تھیں[۴۷]۔

شاہان مغلیہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے اولاد امجاد سے خاص عقیدت رکھتے تھے چنانچہ آپ کے پوتے خواجہ محمد نقشبند علیہ الرحمۃ کے انتقال پر اورنگزیب عالمگیر نے شہزادہ معظم کو تعزیت کے لیے بھیجا[۴۸]۔ خود اورنگزیب عالمگیر نے آپ کے دست حق پرست پر تجدید بیعت کی[۴۹]۔ اور آپ کے پوتے خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ کی خدمت میں مغل بادشاہ فرخ سیر نے تحائف وہدایا پیش کیے[۵۰]۔ اور اس سے قبل بہادر شاہ بھی اعلان شاہی کے بعد سرہند شریف حاضر ہوا اور اس خاندان کے شہزادوں کو تحفہ تحائف پیش کیے[۵۱]۔ سلطان ہند کا وزیر اعظم ملاقات کے لیے حاضر ہوا[۵۲]، شاہ شام[۵۳]، شاہ روم[۵۴]، اور والی کاشغر[۵۵] آپ سے ارادت و بیعت رکھتے تھے۔ الغرض سلاطین مغلیہ میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور آپ کے اولاد واحفاد کا بڑا اثر تھا۔

☆

شاہان افغانستان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے چنانچہ افغانستان کے بادشاہ امیر عبد الرحمٰن حضرت پیر فضل الرحمٰن مجددی کے جد امجد حضرت ضیائے معصوم مجددی کے عقیدت مند تھے اور ان کے بیٹے امیر حبیب اللہ خان (۱۹۰۱ء - ۱۹۱۹ء) جو افغانستان کے بادشاہ ہوئے حضرت ضیائے معصوم علیہ الرحمۃ کے

خاص مریدوں میں تھے[56]۔ آپ کے دامن سے وابستگی پر فخر کرتے تھے۔ امیر حبیب اللہ روضہ شریف پر بھی حاضر ہوئے[57]۔

۲۰۰۵ء میں جب فقیر کی سرہند شریف حاضری ہوئی تو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے قدموں میں شاہان افغانستان کے مزارات تھے۔ کبھی ایسا سننے میں نہ آیا کہ کوئی افغانی جنازہ دفن کے لیے ہندوستان آیا ہو۔ یہ ضرور سننے میں آیا کہ افغانی جنازہ تدفین کے لیے ہندوستان سے افغانستان گیا۔ لیکن روضہ شریف دربار عالیہ سرہند شریف کی یہ شان ہے کہ شاہان افغانستان کے جنازے تدفین کے لیے سرہند شریف آرہے ہیں[58]۔ اس سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی روحانی جذب وکشش کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آج بھی جانے والا شاہان افغانستان کے مقابر روضہ شریف کے احاطے میں دیکھ سکتا ہے۔ چند شاہان افغانستان کے نام پیش کرتا ہوں۔

۱ والی ریاست رام پور نواب کلب علی خان نے جو نقشبندی مجددی تھے روضہ شریف کے جنوب میں احمد شاہ ابدالی (۱۷۹۳ء - ۱۸۰۰ء) کے پوتے شاہ زمان شاہ (۱۷۴۷ء-۱۷۷۳ء) کا خوبصورت اور شاندار مقبرہ تعمیر کرایا۔

۲ شاہ شجاع (۱۸۰۳ء-۱۸۰۹ء) جو سید عبدالرحیم المعروف میر لالہ شاہ نقشبندی مجددی کا مرید تھا یہاں مدفون ہوا۔

۳ شاہ زمان کے پوتے امیر محمد یعقوب خان (۱۷۸۹ء - ۱۸۸۰ء) کا مرقد سفید سنگ مرمر کا روضہ شریف میں واقع ہے۔

۴ افغانستان کے جرنیل عبدالرحمٰن خان کا مزار معصومی باغ سرہند میں واقع ہے۔

☆

ترکی میں شاہان سلطنت عثمانیہ مشائخ نقشبندیہ اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ مرمرا یونیورسٹی استانبول کے پروفیسر نجدت طوسون (Prof. Necdet Tosun) نے شاہان ترکیہ کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت کے سلسلے میں مختصر تفصیلات بھیجی ہیں جو پیش کی جارہی ہیں۔[59]

۱......سلطان بایزید دوئم (۸۸۶ھ- ۹۱۸ھ/ ۱۴۸۱ء- ۱۵۱۲ء) نے استانبول میں خانقاہ کی تعمیر میں

امیر احمد بخاری نقشبندی (م۔ ۹۲۰ھ/ ۱۵۰۶ء) کی مدد کی۔ امیر احمد بخاری عبد اللہ الٰہی کے مرید تھے جو خواجہ عبید اللہ احرار کے مرید تھے۔

۲...... قانونی سلطان سلیمان (۱۵۲۰ء۔ ۱۵۶۶ء) نے مکہ مکرمہ میں عبد الرحمٰن غباری نقشبندی (م۔ ۹۷۴ھ/ ۱۵۶۶ء) کی خانقاہ تعمیر کرائی۔

۳...... عبد اللطیف مخدومی جامی (م۔ ۹۶۳ھ/ ۱۵۶۶ء) یہ نقشبندی کبروی تھے انھوں نے قانونی سلطان سلیمان کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت فرمایا۔

۴...... سلطان عبد الحمید (۱۷۷۴ء۔ ۱۷۸۹ء) نے شیخ مصطفیٰ آفندی نقشبندی مجددی (م۔ ۱۱۵۷ھ/ ۱۷۸۵ء) کو ایک گاؤں نذر کیا۔

۵...... بایزید مصطفیٰ نقشبندی مجددی (م۔ ۱۲۰۰ھ/ ۱۷۸۵ء) سلطان مصطفیٰ سوئم کے زمانے میں عساکرِ عثمانیہ کے ساتھ جہاد پر گئے۔

۶...... سلطان محمود دوئم (۱۸۰۸ء۔ ۱۸۳۹ء) نے استانبول میں دو نقشبندی خانقاہوں کو بحال کرنے میں مدد دی۔

۷...... بزم عالم ولیدہ سلطان (والدہ سلطان محمود دوئم) شیخ محمد جان نقشبندی مجددی مکی کی مریدہ تھیں اور شیخ محمد جان شاہ غلام علی عبد اللہ دہلوی کے خلیفہ تھے۔

۸...... سلطان عبد المجید (۱۸۳۹ء۔ ۱۸۶۱ء) یہ شیخ مصطفیٰ عصمت نقشبندی خالدی (م۔ ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء) کے مرید تھے۔ آپ نے وصیت کی کہ مرنے کے بعد ہر جمعہ کو ان کی قبر پر دس نقشبندی صوفی حضرات ختم خواجگان پڑھتے رہیں۔

۹...... سلطان عبد العزیز (۱۸۶۱ء۔ ۱۸۷۶ء) نے شیخ سلیمان بخاری نقشبندی مجددی کا وظیفہ مقرر کیا جب وہ استانبول تشریف لائے۔

۱۰...... سلطان عبد الحمید (۱۸۷۶ء۔ ۱۹۰۹ء)، شیخ حسن خیالی آفندی نقشبندی مجددی کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے تھے۔

الغرض ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے بادشاہ و سلاطین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے۔ اور یہ سلسلہ عالیہ کا خاص امتیاز ہے کہ اس نے جہاں عوام و خواص کو متاثر کیا وہاں شاہان وقت پر بھی

اثر انداز ہوا۔

ہندوستان کی سرزمین میں پیدا ہونے والی کوئی ایسی شخصیت نظر نہیں آتی جس کو دنیا کے مختلف ممالک کے باشندوں میں یہ قبول عام حاصل ہوا ہو جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور ان کی اولاد و امجاد کو حاصل ہوا۔ ان کا فیض اور غلغلہ ہندوستان سے گزر کر افغانستان و ایران، روس و چین، شام و یمن سلطنت عثمانیہ میں پھیلا جو تین براعظمو، یورپ، ایشیا اور افریقہ پر پھیلی ہوئی تھی اور جس میں یہ ممالک شامل تھے۔ قبرص، یونان، بلغاریہ، سرویا، بوسنیا، ھنگری، رومیدیا، کریمیا، آرمیدیا، مصر و حجاز، لیبیا، فلسطین وغیرہ۔

دور جدید میں بھی روس، افغانستان، بوسنیا وغیرہ کی آزادی کی جنگوں میں حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے مجاہدین کا خون شامل ہے اور ترکی میں سلطنت عثمانیہ کے زمانے کے اثرات آج بھی نظر آرہے ہیں چنانچہ قبرص ہی کے شیخ ناظم قبرصی، نے یورپ و امریکہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا غلغلہ بپا کر رکھا ہے۔ کوئی فاضل محقق عالمی سطح پر سربراہان مملکت اور عوام و خواص پر حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے اثرات کا جائزہ لیں تو یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی اسلامی حکومتوں اور سربراہان مملکت کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ تعلیمات مجددیہ سے فیض حاصل کر کے اپنی اپنی حکومتوں کو مستحکم کریں اور اسلام کی خدمت کی سعادت حاصل کریں۔ اس میں شک نہیں یہ دور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات اور فیضان کا محتاج ہے۔ اسی لیے ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

☆……☆……☆

حواشی:

ا…… پروفیسر محمد اقبال مجددی نے روس و افغانستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پر تحقیق سے متعلق مندرجہ ذیل مآخذ کا ذکر کیا ہے۔

(۱) دین گارڈ: صوفی ازم ان سوویت یونین، لندن

(٢) شیخ محمد مرادکی: وقائع کاغان (۴ جلد) بیروت

(٣) محمد علی بیضون: ذیل علی دشھات

(۴) عبدالحی حبیبی: تاریخ افغانستان درعصر گانیان

(۵) عزیزالدین وکیلی: تیمورشاہ درانی

(٦) اعزازالدین وکیلی: ذرالزمان

(۷) ڈاکٹر ساجدہ سلطانہ علوی (کینیڈا) نے انگریزی میں ایک مقالہ قلم بند کیا ہے جس کا عنوان ہے

”وسط ایشیا میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا عروج..... مجددی مشائخ اور خلفاء کی نظر میں“

(سولہویں صدی سے لے کر اٹھارویں صدی عیسوی تک) یہ مقالہ غیر مطبوعہ ہے اور اس میں بہت مفید اور جدید معلومات ہیں۔

(۸) ایک اور مقالہ نگار Richard Foltz نے بھی مندرجہ ذیل عنوان پر انگریزی میں مقالہ لکھا ہے جو چھپ گیا ہے۔

”وسط ایشیائی نقشبندی حضرات کے شاہان مغلیہ سے تعلقات“ جے آئی ایس ۷، (۱۹۹٦ء) ص ٢٢٩-٢٣٩

(۹) ڈاکٹر آرتھر بوہیلر نے بھی انگریزی میں ایک مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے

”تیموری ہند میں نقشبندیہ حضرات..... وسط ایشیا کا ورثہ“ جے آئی ایس ۷، (۱۹۹٦ء) ص ٢٠٨، ٢٢٨ (ماہنامہ نور اسلام، گولڈن جوبلی نمبر ٢٠٠٦ء)

٢..... خواجہ محمد احسان مجددی مرید و خلیفہ خواجہ محمد زبیر بن خواجہ محمد ابو العلاء بن خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم بن شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ

٣..... خواجہ محمد احسان: روضۃ القیومیہ، ج ا، مطبوعہ لاہور ٢٠٠٢ء، ص ٢٩۵

۴..... ایضاً، ج ٢، ص ٨٦

۵..... ایضاً، ص ١١٦

٦..... ایضاً، ص ١١٨

۷..... ایضاً، ص ١٢٠

۸..... ایضاً، ص ١٢۵

۹۔ ایضاً، ص ۱۲۹

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۴۳

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۵۳

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۷۸

۱۳۔ مکتوبات سعیدیہ، مطبوعہ لاہور، مکتوب نمبر ۸۷، ص ۱۴۹

۱۴۔ روضۃ القیومیہ، ج ۳، ص ۸۲۔۸۳، لاہور ۲۰۰۲ء

۱۵۔ ایضاً، ص ۱۲۰

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۴۴

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۵۴

۱۸۔ ایضاً، ج ۱، ص ۱۲۷

۱۹۔ ایضاً، ص ۲۲۷

۲۰۔ ایضاً، ص ۱۹۵

۲۱۔ ایضاً، ص ۳۰۷

۲۲۔ ایضاً، ص ۳۱۵۔۳۱۶

۲۳۔ جہانگیر، تزک جہانگیری (اردو)، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۰ء، ص ۵۶۳

۲۴۔ روضۃ القیومیہ، ج ۱، ص ۳۔۵

۲۵۔ جہانگیر، تزک جہانگیری، مطبوعہ لکھنو، ص ۲۷۴۔۲۷۵

۲۶۔ بدرالدین سرہندی: مجمع الاولیاء (۱۰۴۳ھ)، مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن، نمبر ۱۴۵، ورق ۴۴۲

۲۷۔ مکتوبات امام ربانی: جلد سوم، مکتوب ۴۳

۲۸۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ، جلد اول، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء

(فاضل جلیل شیخ کامل میرک۔ شاہ علیہ الرحمۃ سے شاہجہاں بادشاہ نے دریافت کیا کہ سلطان روم کی خدمت میں ہندوستان کا کون سا ایسا تحفہ پیش کروں جس کی نظیر روم میں بھی نہ ہو۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ مکتوبات امام ربانی پیش کردیں کیونکہ یہ وہ پاکیزہ اعجوبہ ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں۔ (ترجمہ از عربی، رسالہ الجنات الثمانیہ مشمولہ

مخطوطہ مجموعہ، رسائل خواجہ عبد الاحد، ورق ۳۴، مخزونہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، لٹن لائبریری)

۲۹...... روضۃ القیومیہ، ج ۲، ص ۶۳

۳۰...... ایضاً، ج ۲، ص ۴۳

۳۱...... محمد امین نقشبندی: مقامات احمدیہ وملفوظات معصومیہ، ص ۱۰۸

۳۲...... روضۃ القیومیہ، ج ۲، ص ۲۷۹

۳۳...... مکتوبات معصومیہ، جلد ۳، مکتوب ۲۴۲

۳۴...... مکتوبات سعیدیہ، مطبوعہ لاہور، مکتوب ۸۷، ص ۱۴۹

۳۵...... زوار حسین شاہ: انوار معصومیہ، مطبوعہ کراچی ۱۴۰۱ھ، ص ۶۶

۳۶...... مکتوبات معصومیہ، مکتوب نمبر ۶، جلد ۳۔ مکتوب نمبر ۵، جلد ۲۔ مکتوب ۴۲، جلد ۱۔ مکتوب ۱۲۲، جلد ۳۔ مکتوب ۲۲۱، جلد ۳۔ مکتوب ۲۲۷، جلد ۳

۳۷...... خواجہ سیف الدین: مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدر آباد، سندھ، مکتوب ۲۶، ۶، ۲۳، ۲۰، ۵۳، ۵۶، ۵۷، ۵۹، ۶۰، ۶۷، ۷۲، ۷۴، ۷۶، ۸۰، ۱۲۱، ۱۶۵، ۱۸۶

۳۸...... خواجہ سیف الدین: مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدر آباد، سندھ، مکتوب ۵۲، ۵۳، ۵۸، ۶۹، ۱۷۶

۳۹...... خواجہ سیف الدین: مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدر آباد، سندھ، مکتوب، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۲۴، ۴۳، ۴۶، ۶۲، ۷۷

۴۰...... روضۃ القیومیہ، ج ۳، ص ۳۶

۴۱...... ایضاً، ج ۴، ص ۵۵

۴۲...... ایضاً، ج ۲، ص ۴۳

۴۳...... ایضاً، ص ۹۳

۴۴...... ایضاً، ص ۱۰۰

۴۵...... ایضاً، ص ۲۲

۴۶...... ایضاً، ص ۳۹

۴۷...... ایضاً، ص ۱۰۴۔ ۱۰۵

۴۸...... زوار حسین شاہ: انوار معصومیہ، کراچی ۱۴۰۱ھ، ص ۱۶۹

۴۹ ...... ایضاً، ص ۱۶۸

۵۰ ...... خواجہ محمد احسان: روضۃ القیومیہ، ج ۴، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء

۵۱ ...... ایضاً

۵۲ ...... ایضاً، ص ۱۷۱

۵۳ ...... ایضاً، ص ۱۱۹

۵۴ ...... خواجہ محمد احسان: روضۃ القیومیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء، ج ۴، ص ۱۲۱

۵۵ ...... ایضاً، ص ۱۷۷

۵۶ ...... ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر: تجلیات ضیائے معصوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء، ص ۴۴۔ ۵۱

۵۷ ...... محمد ظاہر شاہ بادشاہ (دور حکومت ۱۹۳۳ء۔ ۱۹۵۸ء) جو حضرت نور المشائخ فضل عمر مجددی کابلی (م۔ ۱۳۷۶ھ) کا مرید تھا۔ ۱۹۴۵ء۔ ۱۹۴۶ء میں روضہ شریف پر حاضر ہوا۔

۵۸ احمد شاہ ابدالی (۱۷۴۷ء۔ ۱۷۷۳ء) کے پوتے شاہ زمان شاہ (۱۷۹۳ء۔ ۱۸۰۰ء) دربار سرہند میں مدفون ہوئے۔

۵۹ ...... پروفیسر نجدت طوسون نے اپنے ایک تحقیقی مقالے (The Contribution of the Ottoman Naqshbandia to the Persian Language and Letrature) میں ان نقشبندی مجددی مصنفین کا ذکر کیا۔ ہے جنہوں نے ترکی میں فارسی زبان و ادب کی خدمت میں حصہ لیا۔ انھوں نے ان حضرات کا ذکر کیا:

(۱) شیخ نعمت اللہ بن احمد، صوفیہ (م۔ ۹۶۹ھ/ ۱۵۶۲ء)

(۲) میرک محمد نقشبندی تاشقندی (مابعد ۱۰۲۲ھ/ ۱۶۱۳ء)

(۳) محمد مراد بن عبدالحلیم نقشبندی (م۔ ۱۲۶۴ھ/ ۱۸۴۸ء)

(۴) علی بہجت قونوی (م۔ ۱۲۳۸ھ/ ۱۸۲۲ء)

(۵) عبداللہ الٰہی سماوی (م۔ ۸۹۶ھ/ ۱۴۹۱ء)

(۶) امیر احمد بخاری (م۔ ۹۲۲ھ/ ۱۵۱۶ء)

(۷) احمد بن محمود حزینی (م۔ ۱۰۰۲ھ/ ۱۵۹۳ء)

(۸) ابوعبداللہ محمد سمرقندی (م۔ ۱۱۱۶ھ/۱۷۰۴ء)

(۹) عبداللہ ندائی کاشغری (م۔ ۱۱۷۴ھ/ ۱۶۶۰ء)

(۱۰) خواجہ نشئت آفندی (م۔ ۱۲۲۲ھ/۱۸۰۷ء)

(۱۱) عبدالقادر برقی (م۔ ۱۹۲۳ء)

(**وضاحت**) راقم نے اس مقالے میں روضۃ القیومیہ سے استفادہ کیا ہے جس میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو معاصر کتب تاریخ میں نہیں ملتیں۔ لیکن چونکہ فاضل مصنف خواجہ محمد احسان مجددی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پڑپوتے قیوم رابعہ خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ کے مرید وخلیفہ تھے اس لیے ایسے مصنف سے غلط بیانی یا مبالغہ آرائی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس کے علاوہ تاریخ کی بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو مؤرخ لکھنا نہیں چاہتا یا حالات لکھنے کی اجازت نہیں دیتے اس لیے بہت سی سچ باتیں بھی تاریخ میں جگہ نہیں پاتیں۔ فاضل مصنف کو بہت سی باتیں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خاندان کے افراد سے بھی معلوم ہوئیں جو اکثر خاندان میں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں۔ ایسی باتوں کی اگرچہ معاصر تاریخ کتب سے تصدیق نہ بھی ہو تو قرائن سے قابل اعتبار سمجھی جاسکتی ہیں۔

☆……☆……☆

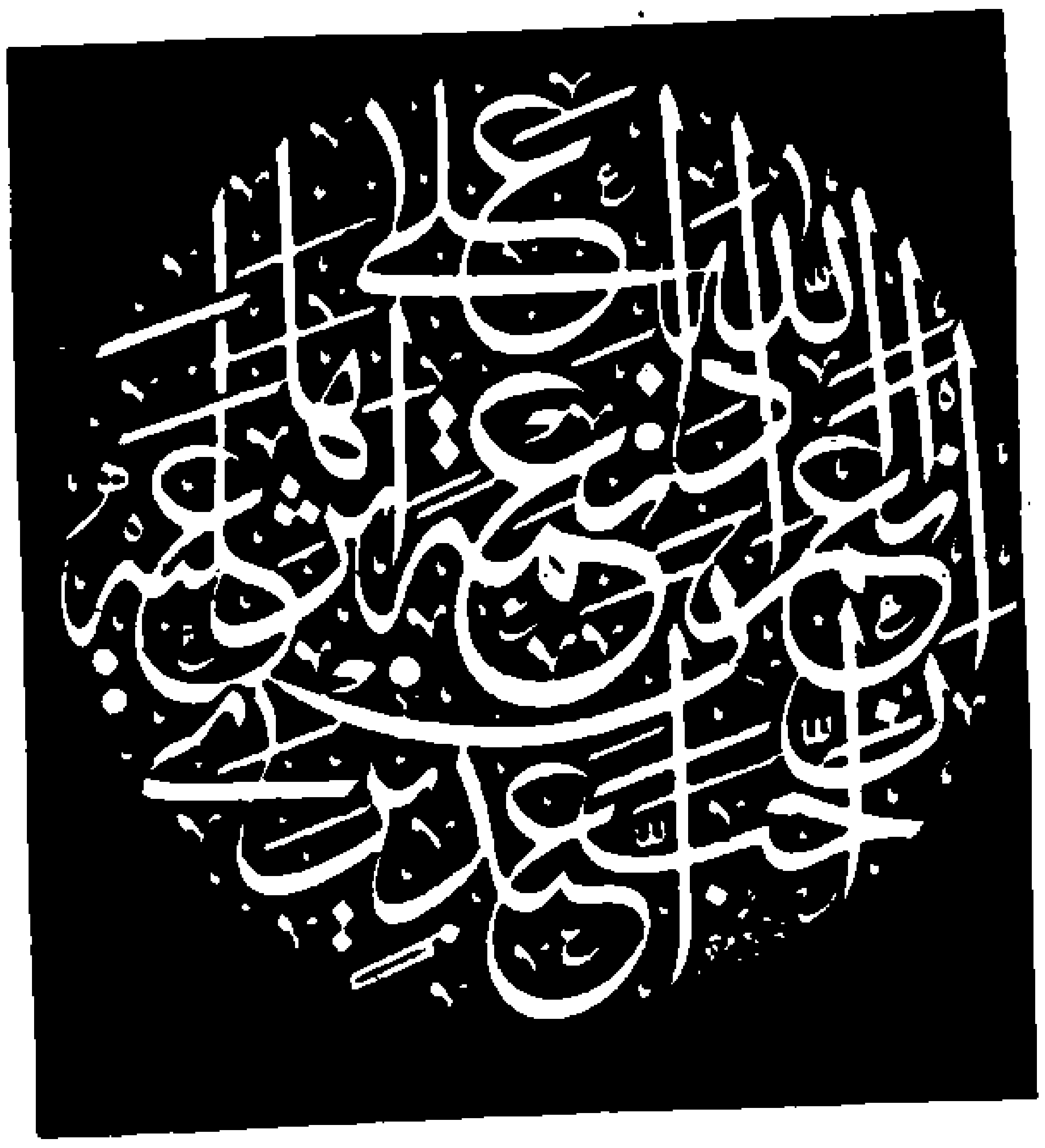

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوب گرامی

خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ

(م۔ ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۵۰ء)

بنام

والیٔ یمن امام اسماعیل

مکتوب ہشتاد و ہفتم بنام امام اسماعیل والی یمن در بیان بعض فضائل اعمال و مناقب اہل بیت نبوت۔

الحمد لله العزيز الغفار، والصلوٰة والسلام على رسوله سيد الابرار، وعلى آله الاطهار وصحبه الاخيار، نخص بالسلام والتحية الحضرة التي اتصل نسبها بالنبوة الطاهرة والامامة الباهرة، والسفرة التي تمسكت بالعروة الوثقى من الولاية والخلافة القاهرة من شيخ انف الزمان باوامره النافذة، وانقمعت اعلام العدالة والاحسان باحكامه الجارية ؎

خليفة ملك الآفاق سطوته　　والحق كان مداره آية مسلكا
يحوم حول ذراه العالمون كما　　ترى الحجيج ببيت الله معتركا

اعني امير المؤمنين وامام المسلمين ناصر الشريعة القويمة سالك الطريقة المستقيمة، نتيجة النبي الامي سيد الانام عليه الصلوٰة والسلام، صفوة اهل البيت الكرام، سيدنا ومولانا المتوكل على الله الجليل المبين الامام اسماعيل بن امير المؤمنين، لازالت رايات معدلته منشورة، واعساكر سلطنته مظفرة منصورة. اما بعد فلما من الله تعالى علينا باحراز السعادة العظمى والفوز بالنعمة القصوى من طواف الكعبة المعظمة المكرمة وزيارة الروضة المطهرة المنورة التي هي روضة من رياض الجنة، زادهما الله سبحانه تشريفا وتكريما وقضينا الوطر من اداء المناسك العظام في المشاعر الكرام مع اعترافنا بالعجز والقصور عن ايفاء الحق المامور، ورجعنا امتثالا للحديث المأثور برواية ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت قال صلى الله عليه وسلم اذا قضى احدكم حجته فليعجل الرجوع الى اهله فانه اعظم لاجره۔ اخرجه الحاكم والبيهقي۔ ووصلنا الى الهند والديار المعمورة المكرمة ببشارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم على ما رواه ابو هريرة رضي الله عنه،

أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ، مَشْمُولَةً عَلَى أَنْوَاعِ أَفْضَالِكُمْ وَإِكْرَامِكُمْ مَقْرُونَةً بِحَمَاسَتِكُمْ وَحِمَايَتِكُمْ. وَأَلْفَيْنَا أَهْلَهَا بَلْ كُلَّ عَاكِفٍ وَبَادٍ وَمُقِيمٍ وَوَارِدٍ فِيهَا شَاكِرِينَ عَلَى إِحْسَانِكُمْ وَإِنْعَامِكُمْ، وَحَامِدِينَ عَلَى مَكَارِمِ أَخْلَاقِكُمُ الْحَسَنَةِ الْمَوْرُوثَةِ مِنْ جَدِّكُمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَشْغُوفِينَ بِحُبِّكُمْ. إِذْ قَدْ وَرَدَ فِي الحديث الْمَرْفُوعِ بِرِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ النَّاسِ إِلَيْهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَكَيْفَ لَا وَقَدْ أَحْرَزْتُمْ مَجَامِعَ الْكَمَالَاتِ بِحَذَافِيرِهَا، وَفزتم بمحاسن الْأَوْصَافِ بِأَسْرِهَا. مِنْهَا بَذْلُ النَّدَى وَكَفُّ الْأَذَى وَتَعْجِيلُ الثَّوَابِ وَتَأْخِيرُ الْعِقَابِ وَتَقْدِيمُ الْعَدَالَةِ الَّتِي يَفُوزُ صَاحِبُهَا بِالْبِشَارَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. تَشَوَّقْنَا إِلَى زِيَارَتِكُمُ الشَّرِيفَةِ، وَتَقْبِيلِ أَيْدِيكُمُ الْمُنِيفَةِ عَلَى أَنَّ مَحَبَّتَكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً، لِقَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَلِمَا رَوَى الْبَزَّارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَنَرْجُو مِنَ اللهِ الْكَرِيمِ أَنْ يَحْشُرَنَا بِفَضْلِهِ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ. وَذَالِكَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا. وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ.

ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی

(وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ)

☆

مکتوبات خواجہ باقی باللہ جو حال ہی میں شائع ہوئے ہیں، ۷۸ر مکتوبات پر مشتمل ہیں اور مختلف علماء و صوفیہ کے نام ہیں جن میں شیخ تاج الدین، شیخ احمد سرہندی، شیخ الہٰ داد، خواجہ حسام الدین، شیخ فرید بخاری، صدر جہاں، مرزا خان خاناں اور شیخ نظام تھانیسری وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے مکتوبات میں سلسلۂ نقشبندیہ احراریہ کی تعلیمات کے اہم پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔ ان مکتوبات کے ذریعے تصوف کے مختلف نظریات بالخصوص نظریہ وحدۃ الوجود کی عمیق گہرائیوں پر آپ کے غیر معمولی عبور کی عکاسی ہوتی ہے۔

(ترجمہ: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شیخ محمد ناظم عادل القبرصی

الحقانی النقشبندی المجددی

شیخ محمد ناظم قبرصی نقشبندی مجددی اس وقت دنیا میں مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے مختلف ممالک میں سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کر رہے ہیں۔ ان کی عمر تقریباً تراسی سال ہوگی مگر دین و مسلک کی اشاعت کے لیے ان کا والہانہ جذبہ جوانوں کو بھی شرمندہ کیے دیتا ہے۔ بقول مولانا جامی:

ہمہ شیران جہاں بستہء ایں سلسلہ اند
(دنیا کے سارے بہادر شیر سلسلہء عالیہ نقشبندیہ سے وابستہ ہیں)

اور بقول ڈاکٹر اقبال مرحوم سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ایک ''حرکی'' (Dynamic) سلسلہ ہے۔ شیخ ناظم قبرصی ان اقوال کے آئینہ دار معلوم ہوتے ہیں اور اگرچہ نقشبندی مجددی ہیں مگر سنا گیا ہے کہ ان کی محفل میں ذکر جہر بھی ہوتا ہے اور رقص و پاکوبی بھی...... شاید ذکر جہر ددھیال کی نسبت سے ہو، کیونکہ ان کے والد قادری تھے اور رقص و پاکوبی نھیال کی نسبت سے ہو۔ ان کی والدہ مولانا جلال الدین رومی کے سلسلہء مولویہ سے وابستہ تھیں۔ شیخ محمد ناظم قبرصی ظاہر میں متبع سنت ہیں اور سلف صالحین کی یادگار معلوم ہوتے ہیں اس دور کے شیخ معلوم ہی نہیں ہوتے۔ ان کی شخصیت متاثر کیے بغیر نہیں رہتی۔ ان کا پیغام، پیغام محبت و الفت اور پیغام امن و اتحاد ہے لیکن اس کے باوجود وہ بدعقیدہ لوگوں کے سخت مخالف ہیں جن کی نفرت و گستاخی کی تحریک نے ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کر دیا۔ شیخ محمد ناظم قبرصی کھلم کھلا نہایت جوش و جذبے کے ساتھ اس فتنے سے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں......

شیخ محمد ناصر قبرصی کے مندرجہ ذیل حالات ویب سائٹ نمبر

www.naqshbandi.org

www.naqshbandi.act

سے ملے ہیں جو ایک لبنانی فاضل نے انگریزی میں لکھے ہیں، ہم اس کا ترجمہ اور خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔

(مرتبین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شیخ محمد ناظم عادل القبرصی

☆☆

شیخ محمد ناظم قبرصی ۲۳/ اپریل ۱۹۲۲ء/ ۲۶/ شعبان المعظم ۱۳۴۰ھ کو قبرص کے قریہ لارنکا (Larnaca) میں بروز اتوار پیدا ہوئے..... والد کی طرف سے سلسلۂ نسب بانی سلسلۂ قادریہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملتا ہے اور والدہ کی طرف سے بانی سلسلۂ مولویہ مولانا جلال الدین رومی سے ملتا ہے شیخ محمد ناظم حسنی اور حسینی ہیں اور مشرباً نقشبندی مجددی..... والد کی طرف سے قادری اور والدہ کی طرف سے مولویہ نسبتیں ان کو حاصل ہیں۔

شیخ محمد ناظم قبرصی بچپن میں اپنے دادا کے ساتھ رہے جو سلسلۂ قادریہ کے شیخ تھے۔ آپ کے والد نے جدید تعلیم کے لیے اسکول میں داخل کرادیا۔ لیکن شام کو وہ مذہبی تعلیم دیتے تھے..... آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، منطق وغیرہ علوم وفنون حاصل کیے..... قبرص میں علوم وفنون کی تعلیم ختم کر کے استنبول آگئے جہاں استنبول یونیورسٹی میں کیمیکل انجینئرنگ میں ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء میں داخلہ لیا..... اس کے ساتھ ساتھ شیخ جمال الدین (م۔ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء) کے پاس عربی بھی پڑھتے رہے..... آپ نے کیمیکل انجینئرنگ میں تعلیم حاصل کی..... لیکن شیخ محمد ناظم کہتے تھے کہ ''میرا دل سائنس کی طرف مائل نہیں، روحانیت کی طرف مائل ہے''..... قیام استنبول کے پہلے سال اپنے مرشد شیخ سلیمان نقشبندی مجددی (م۔ ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۸ء) سے ملے (جنہوں نے روحانی تربیت کے بعد شیخ محمد ناظم کو اپنے مرشد شیخ عبداللہ داغستانی سے بیعت و اجازت کے لیے شام بھیجا) جب انجینئرنگ پڑھ رہے تھے، شیخ کی محفلوں میں شریک ہوتے اور طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ کے ساتھ ساتھ سلاسل قادریہ اور مولویہ میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے..... نقشبندیہ مجددیہ میں آپ کا سلسلۂ طریقت اس طرح ہے.....

☆..... شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی

☆..... خواجہ محمد معصوم

☆......خواجہ سیف الدین

☆......سید نور محمد بدایونی

☆......مرزا مظہر جان جاناں

☆......شاہ غلام علی دہلوی

☆......شیخ خالد البغدادی

☆......شیخ خاص محمود داغستانی

☆......شیخ محمد آفندی یراغی داغستانی

☆......شیخ جمال الدین غموقی حسینی داغستانی

☆......شیخ احمد سغوری داغستانی

☆......شیخ ابو محمد مدنی

☆......شیخ شرف الدین داغستانی

☆......شیخ عبداللہ فائز داغستانی

☆......شیخ محمد ناظم قبرصی

۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۴ء میں شیخ محمد ناظم تریپولی چلے گئے جہاں انھوں نے طریقۂ نقشبندیہ پھیلانا شروع کیا......بہت سے لوگ سلسلے میں داخل ہوئے......یہ اس زمانے کی بات ہے جب ترکی میں مذہبی سرگرمیوں پر پابندی تھی......اذان تک دینا منع تھا......جب شیخ ناظم اپنی جائے پیدائش قبرص میں گئے تو بلند آواز سے اذان دی......چنانچہ ایک ہفتے کے لیے گرفتار کر لیے گئے...... جب رہا ہوئے جامع مسجد کے مینارے پر جا کر اذان دی، اس کے علاوہ نکوسیا اور قرب و جوار کے دیہاتوں کی مساجد میں اذانیں دیتے رہے......جس نے سرکاری افسروں کو چوکنا اور غضبناک کر دیا......شیخ ناظم بڑی بے باکی سے ہر جگہ اذان دیتے رہے......چنانچہ آپ پر ایک سو چودہ مقدمات قایم کر دیے گئے......ان مقدمات پر انھیں سزا ملتی تو ایک سو برس سے کم نہ ہوتی......خدا کی شان! اسی زمانے میں ترکی میں الیکشن ہوئے اور عدنان مندریز جیت گئے جو ترکی کے صدر ہوئے......انھوں نے ساری مسجدیں کھول دیں اور اذان دینے کی اجازت دے دی......یہ شیخ ناظم کے مرشد کی کرامت تھی......قبرص کے قیام کے زمانے میں شیخ محمد ناظم نے پورے قبرص کا

دورہ کیا......اس کے علاوہ لبنان، مصر، سعودی عرب اور دوسرے بہت سے مقامات پر سلسلہ ءنقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے گئے...... ۱۹۵۲ء میں وہ دمشق آ گئے، لیکن ہر سال اپنے خاندان کے ساتھ رجب، شعبان، رمضان میں قبرص جاتے......شیخ محمد ناظم ہر سال حج بیت اللہ شریف اور زیارت اقدس کے لیے حاضر ہوتے...... آپ نے اب تک ۲۷/حج کیے ہیں......

شیخ محمد ناظم قبرصی اپنے مرشد شیخ عبداللہ داغستانی کے مریدوں کی بھی دیکھ بھال کرتے......ایک مرتبہ مرشد نے حکم دیا کہ دمشق سے (Aleppo) پاپیادہ جائیں اور راستے میں ہر قریہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کریں...... دمشق سے (Aleppo) چار سو کلومیٹر ہے......آپ نے یہ دورہ ایک سال میں پورا کیا...... گئے بھی اور واپس بھی آئے...... اس علاقے میں ہر ایک کی زبان پر آپ کا نام تھا......۱۹۷۸ء سے آپ ہر سال تین چار ماہ ترکی کے اندر دورہ کرتے اور سلسلہ ءنقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کرتے......آپ نے اعتدال کی راہ اختیار کی...... جیسا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے......

۱۹۷۴ء سے آپ نے یورپ کا دورہ شروع کیا...... ہر سال قبرص سے لندن جاتے...... ہر زبان، ہر مذہب وملت، ہر رنگ ونسل کے لوگوں سے ملتے رہے اور لوگ مشرف بہ اسلام ہوتے رہے سلسلہ ءنقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہوتے رہے...... جس طرح شاہ نقشبند بخارا میں مجدد تھے اور سیدنا احمد سرہندی دوسرے ہزارے کے مجدد ہوئے......اور سیدنا خالد البغدادی مشرق وسطیٰ میں اسلام، شریعت اور طریقت کے مجدد تھے......اسی طرح مشرق وسطیٰ میں شیخ محمد ناظم اس عہد کے مجدد ہیں جو ٹیکنالوجی اور مادی ترقی کا عہد ہے......آپ کے مسکراتے چمکتے چہرے سے یورپ میں سب کو پیار ہے کیونکہ شیخ محمد ناظم نے لوگوں کو روحانیت اور زندگی کی اصل لذت سے آشنا کیا......

۱۹۹۱ء سے آپ نے امریکہ کے لیے سفر شروع کیا...... پہلے دور میں آپ امریکہ کی ۱۵ ریاستوں میں گئے......آپ بہت سے لوگوں سے ملے...... مسلمان، عیسائی، یہودی، سکھ، بدھ مت، ہندو اور نئی نسل کے جوان......اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شمالی امریکہ میں سلسلہ ءنقشبندیہ مجددیہ کے پندرہ مراکز قایم ہو گئے......شیخ محمد ناظم قبرصی نے ۱۹۹۳ء میں دوسرا دورہ کیا...... بہت سے شہروں، مساجد، منادر، گرجا اور بدھ مت کی عبادت گاہوں میں گئے......شمالی امریکہ میں دس ہزار غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے اور سلسلہ ء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہوئے......

۱۹۸۶ء میں شیخ محمد ناظم مشرق بعید میں برونائی، ملائشیا، سنگاپور، سری لنکا، ہندوستان، پاکستان اور ان ملکوں کے ہر بڑے شہر میں گئے...... اور مملکت کے سربراہوں، بادشاہوں اور وزیروں سے ملے...... اور اسلام کا پیغام پہنچایا...... برونائی کے صدر سلطان حاجی حسن البلکائی نے خاص طور پر پذیرائی کی...... پاکستان، سری لنکا اور سنگاپور میں آپ کے ہزاروں مریدین ہیں...... آپ نے لبنان کا بھی دورہ کیا...... جہاں ہم ان سے متعارف ہوئے اور آپ کو بہت قریب سے دیکھا...... شیخ محمد ناظم کا گھر کبھی زائرین سے خالی نہ ہوتا

کم سے کم سو زائرین روزانہ مستفیض ہوتے ہیں...... وہ ہر ایک کی خدمت کرتے ہیں...... آپ کا گھر دمشق کے جنوب مشرقی سمت مرشد کریم شیخ عبداللہ داغستانی کے گھر کے قریب جبل قاسیون پر ہے...... آپ معمولی مکان میں رہتے ہیں...... آپ کے شیخ نے آپ کے بارے میں پیش گوئی کی:

> ''بیسویں صدی کے آخر اور اکیسویں صدی کے شروع میں سلسلہء
> عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ساری دنیا میں پھیل جائے گا...... ایک بھی براعظم
> اس کی خوشبو سے محروم نہ رہے گا''

شیخ عبداللہ داغستانی (م۔ ۱۹۷۳ء) کی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی...... ان کے وصال کے چند ماہ بعد ہی ۱۹۷۴ء میں شیخ ناظم نے لندن میں پہلا مرکز قایم کیا...... شیخ محمد ناظم یورپ، امریکہ، کینیڈا، شمالی امریکہ کا ہر سال دورہ کرتے...... آپ نے لندن میں بھی مراکز کھولے اور آپ کی تعلیمات یورپ، شمالی امریکہ، شمالی افریقہ، جنوبی افریقہ، خلیج کے ممالک، جنوبی امریکہ، برصغیر پاک و ہند، جنوب مشرقی ایشیا، روس، چین، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے تمام علاقوں میں پھیل گئے......

شیخ محمد ناظم کی محفل میں آپ کو دنیا کی ہر زبان بولتا ہوا آدمی نظر آئے گا...... ہر سال رمضان المبارک میں لندن میں محفل ہوتی ہے...... جس میں تمام دنیا کے پانچ ہزار مہمان شریک ہوتے ہیں...... شیخ محمد ناظم کے مریدین میں زندگی کے ہر شعبے کے لوگ ہیں...... اس میں غریب بھی ہیں، امیر بھی...... تجارت پیشہ بھی ہیں، ہنر پیشہ بھی...... ڈاکٹر بھی ہیں، وکیل بھی...... ماہر نفسیات بھی ہیں، حکومت کے صدور، وزراء، بادشاہ و سلاطین، وزرائے اعظم اور سینئر پارلیمنٹ ممبر بھی ہیں...... ہر شخص آپ کی مسکراہٹ، سادگی، آپ کی نورانیت اور روحانیت سے متاثر نظر آتا ہے......

شیخ محمد ناظم کی زندگی بہت ہی متحرک ہے...... آپ دین و مسلک کی اشاعت کے لیے ہر وقت سفر میں رہتے ہیں...... آج مشرق میں ہیں تو کل مغرب میں...... آج جنوب میں ہیں تو کل شمال میں...... آپ نے دنیا میں محبت والفت اور اتحاد و امن کی تخم ریزی کر رہے ہیں...... آپ سلسلہء نقشبندیہ کے سلسلۃ الذہب (Golden Chain) کے امین ہیں اور پوری قوت سے مسلک اہل سنت و جماعت اور سلسلہء نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کر رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے...... اور آپ کی مقدس جدوجہد میں آپ کی مدد فرمائے۔ آمین ......

شیخ ھشام محمد قبانی نقشبندی مجددی

(خلیفہ شیخ محمد ناظم قبرصی)

شیخ ھشام قبانی مشرق وسطیٰ کے ایک فاضل صوفی شیخ ہیں...... آپ نے امریکن یونیورسٹی بیروت سے بی۔ اے کیا...... وہاں سے آپ اپنی میڈیکل ڈگری کے لیے بلجیم آئے...... پھر آپ نے دمشق سے فقہ اسلامی میں ڈگری حاصل کی...... آپ بچپن سے شیخ عبداللہ داغستانی نقشبندی مجددی اور شیخ محمد ناظم قبرصی سے وابستہ رہے جو آج کل سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم شیوخ ہیں...... ۱۹۹۱ء میں شیخ محمد ناظم قبرصی نے انھیں امریکہ جانے اور وہاں نقشبندی مجددی مرکز قایم کرنے کا حکم دیا...... اس وقت سے آپ کینیڈا اور امریکہ میں ۱۳ مراکز قایم کر چکے ہیں...... آپ نے کئی یونیورسٹیوں میں اسلام تصوف اور سلسلہء نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق لیکچر دیے...... مثلاً شکاگو یونیورسٹی، کولمبیا یونیورسٹی برکلے یونیورسٹی، میکگل یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ...... اس کے علاوہ شمالی امریکہ، یورپ، مشرق بعید اور مشرق وسطیٰ میں بہت سے مذہبی اور روحانی مراکز میں لیکچر دیے...... شیخ ھشام کو آپ کے دادا پیر شیخ عبداللہ داغستانی اور مرشد کریم شیخ محمد ناظم قبرصی حقانی نے چالیس سال تربیت کے بعد سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا......

☆......☆......☆

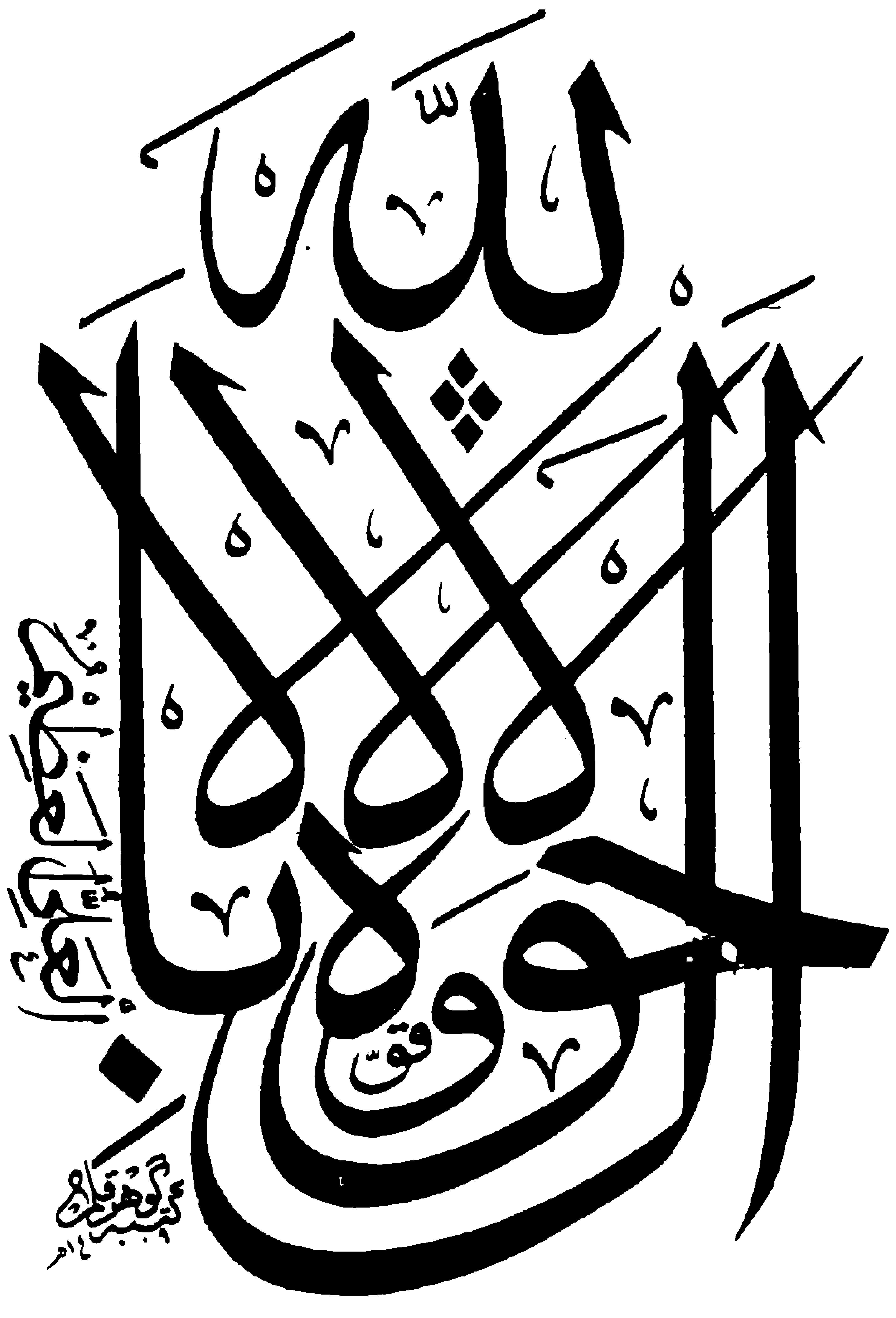
لا حول ولا قوة إلا بالله
العلي العظيم
كتبه گوهر قلم

ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی

(وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ)

☆

کتاب ''المکاتیب و الرسائل'' شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ٦٨ مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ ان مکتوبات میں آپ نے اتباع شریعت کی اہمیت پر زور دیا ہے نیز صوفیہ وعلماء کے اختلافات کو کم کرنے کی سعی کی ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ایک اہم خط جو آپ نے حضرت مجدد کو لکھا تھا، کتاب المکاتیب میں شامل نہیں تاہم ''معاج الولایت'' میں ملتا ہے۔ اس مکتوب میں آپ نے حضرت مجدد کے روحانی مکاشفات اور مقامات کے دعووں پر تنقید کی ہے اگرچہ حضرت مجدد نے ان اعتراضات کا جواب دیا اور آپ کے خلفاء نے بھی یہ ظاہر کیا کہ شیخ عبدالحق کو مخالفین نے غلط فہمی میں مبتلا کیا تھا جس کی بنا پر آپ نے یہ مکتوب لکھا اور کچھ ایسے خطوط بھی پیش کیے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ عبدالحق اور حضرت مجدد کے درمیان غلط فہمی دور ہوگئی تھی، تاہم ایک عظیم ہمعصر صوفی کے خیالات قابل توجہ ہیں۔ (ترجمہ: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی)

الحسد یأکل الحسنات
کما تأکل النار الحطب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مولانا محمد نور الدین النورانی

(سلسلہ نقشبندیہ کی عظیم روحانی شخصیت)

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی

☆☆

برصغیر پاک ہند میں ترویج اسلام کے لیے بزرگان دین نے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دیں، ان کی تاریخی اہمیت کو کسی مؤرخ نے بھی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ محمد بن قاسم کی آمد ۷۱۲ء کے بعد ان کی تشریف آوری کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یہ رفیع المرتبت لوگ اعلیٰ اخلاق، عمدہ عادات اور پاکیزہ خصائل کے مالک تھے۔ جو ان کی محفل میں آتا بس ان کا ہی ہو کر رہ جاتا۔ ان عظیم بزرگان دین میں سے حضرت حجۃ الاسلام خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ منفرد مقام کے حامل ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب نقشبندی فیض لے کر اس علاقے میں آئے اور اپنی کوششوں سے اسلام کے خزاں رسیدہ گلشن کو دوبارہ بہار آشنا کر دیا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی آپ کی ہی نگاہ حق شناس سے مستفیض ہوئے اور عہد اکبری کے کفر و الحاد کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پھر عہد جہانگیری میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر پرچم اسلام کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ یہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی مساعی جمیلہ کا ہی نتیجہ تھا کہ سرزمین ہند کو اورنگ زیب عالمگیر جیسا متقی اور خدادوست بادشاہ نصیب ہوا جس نے اپنے ۴۹ سالہ دور حکومت میں تمام بدعت و ضلالت کے اندھیرے کافور کر دیے۔ اسلام کی اشاعت کے لیے مخلصانہ کوشش کی اور دین حق کی شوکت رفتہ کو بحال کیا جو عہد اکبری اور عہد جہانگیری میں مٹ چکی تھی۔ اللہ کریم نے اس سلسلہ عالیہ کو خواجہ محمد معصوم المتوفی ۱۰۷۹ھ، خواجہ مظہر جان جاناں المتوفی ۱۱۹۵ھ، خواجہ غلام علی شاہ المتوفی ۱۲۴۰ھ، الشاہ ولی اللہ دہلوی فاروقی المتوفی ۱۷۶۲ھ، میاں احمد سعید دہلوی المتوفی ۱۲۷۷ھ، شاہ لاثانی علی پوری المتوفی ۱۳۵۸ھ، میاں شیر محمد شرقپوری المتوفی ۱۳۴۷ء اور خواجہ دوست محمد قندھاری المتوفی ۱۲۴۸ھ جیسی

عرش پایہ شخصیات سے مزین فرمایا۔ یہ لوگ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے عالم گیر پیغام کو لے کر ہندوستان کے چپے چپے میں پھیل گئے اور ہزاروں گمراہوں کو صراط مستقیم پہ گامزن کیا، ہزاروں تشنہ لبوں کو جام وحدت سے سرشار کیا اور ہزاروں کفر کے صحراؤں میں بھٹکنے والوں کو منزل حقیقی تک پہنچایا۔ انہیں قد آور شخصیات میں سے ایک ہمارے ممدوح مولانا محمد نور الدین قدس سرہ بھی ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

احوال وآثار:

حضرت مولانا محمد نور الدین قدس سرہ المتین ۱۲۷۶ھ کو موضع انو انکھا تھانہ دینا نگر ضلع گورداسپور (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا یہ سنہ ولادت قرآن پاک کی اس آیہ قدسیہ سے اخذ ہوتا ہے۔

والذین امنوا اشد حبا للّٰہ

(ترجمہ) ''اور اہل ایمان کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں'' (سورۃ البقرہ: ۲)

آپ کے والد ماجد آپ کے بچپن ہی میں وصال فرما گئے۔ والدہ ایک صالحہ خاتون تھیں انھوں نے آپ کی پرورش کی، شومئ قسمت کہ وہ جلد وفات پا گئیں۔ یوں آپ زندگی کے سفر پہ بالکل اکیلے رہ گئے آپ کا بچپن عام بچوں کی ڈگر سے ہٹ کر تھا آپ کھیل کود کی بجائے بزرگوں کی محفلوں میں بیٹھتے، ان کی پاکیزہ باتیں بڑے شوق سے سنتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے بچپن ہی سے پابند تھے۔ آپ چودہ ایکڑ زمین کے مالک تھے مگر وہ نظائر دنیا سے بے اعتنائی کے باعث نذر وقت ہوگئی۔ جوانی کے عالم میں قدم رکھا اور کسی اللہ والے کی تلاش شروع کر دی۔ بالآخر گوہر مقصود مل گیا۔ آپ نے سید برکت علی نقشبندی مجددی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔

حضرت سید صاحب ظاہری و باطنی علوم کے بحر زخار تھے ان کی صحبت نے آپ کو لعل رخشاں بنا دیا۔

حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے اپنے مرشد حقانی سے ہی ظاہری و باطنی علم حاصل کیا۔ پھر سلاسل اربعہ کی خلافت حاصل کی اور مسند ارشاد پر فائز المرام ہوئے۔ آپ کی محفل میں علمائے وقت حاضر ہوتے اور مکتوبات امام ربانی کا درس سنتے تھے آپ کو تعلیمات مجددیہ کے اسرار ورموز پہ مکمل دسترس حاصل تھی یوں محسوس ہوتا تھا جیسے علوم ومعارف کا دریا بہہ رہا ہے۔

کارہائے نمایاں:

آسمان ہند پہ مغلیہ سلطنت کا سورج ہچکیاں لے کر دم توڑ گیا اب تقریباً آٹھ سو سال تک برصغیر کو چار چاند لگانے والی قوم غلامی کی تاریک وادی میں بھٹک رہی تھی، جہاں اس قوم کو سیاسی، معاشرتی اور معاشی پہلوؤں میں کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی، وہاں اس کے مذہبی عقائد وافکار کا استحصال کرنے کے لیے بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا۔ انگریزوں کا مقصد یہ تھا۔

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو (ﷺ)

انھوں نے مختلف فرقوں کا بیج بویا، نئے نئے نظریات ترشوائے، محبت رسول کے جگمگاتے چاند کو گہنانے کے لیے توہین آمیز کتابوں کا سلسلہ شروع کیا کہ نئی پود اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے گانہ ہو جائے۔ ختم نبوت کے آفاقی عقیدے کو متزلزل کرنے کے لیے ''فتنۂ قادیان'' کو ہوا دی۔ یہ وہ دردناک حالات تھے کہ ہر ذی احساس خون کے آنسو رو رہا تھا۔ ہمارے ممدوح علیہ الرحمۃ نے دوسرے معاصر اولیائے کرام کے ساتھ مل کر احیائے دین کے لیے دن رات کام کیا اور ''جدید نظریات'' کی ہولناکی سے اہل اسلام کو بچانے کے لیے اپنی ساری زندگی کانٹوں کی سیج پہ بسر کی۔

معاشی اصلاحات:

ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً معاشی شعبہ حیات پہ ہندو مسلط تھے۔ غریب مسلمان محنت کرتے اور ہندو اس محنت کو سود کی تلوا سے پاش پاش کر دیتے تھے، ضلع گورداسپور کے اکثر دیہات ہندوؤں کے مقروض تھے۔ آپ نے ان دیہاتوں میں اجتماعی ''بیت المال'' قایم کیے اور ان میں اپنے پاس سے گندم خرید کر جمع کی۔ جس کو جتنی ضرورت ہوتی وہ گندم لے جاتا۔ بعض غریب لوگوں کے قرض مع سود ادا کر کے ہندو ساہوکاروں سے جان چھڑوائی۔ آپ کی معاشی اصلاحات سے چکراجہ اور الڑ پنڈی جیسے گاؤں ہندو سامراج کے شکنجے سے باہر نکل گئے۔

مذہبی خدمات:

آپ کے اخلاق حسنہ کو دیکھ کر لوگ اسلام کی حقیقی دولت سے مالا مال ہوتے رہے۔ غلامی کی تاریک

رات کے شروع ہوتے ہی یہ مسلمان ہندو رسوم و رواجات میں گرتے جارہے تھے۔ ہمارے پنجاب میں شادی بیاہ کے موقعوں پر ناچ، گانا، مہندی، سہرا، لاگ اور جہیز وغیرہ کی غلط رسمیں ہندو معاشرے کی رہین منت ہیں، اسلام میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ آپ نے ان رسموں کے خاتمے کے لیے بہت جہاد کیا اور اپنے زیر اثر لوگوں کو سختی سے منع کیا۔ آپ شریعت کے ازحد پابند تھے خلاف شرع کام پر اس قدر جلال آرا ہوتے کہ سامنے والوں کا پتہ پانی ہو جاتا۔ عورتوں کو پردے کا حکم دیتے۔ سالانہ عرس پر علماء اور نعت خوانان حضرات کا جم غفیر ہوتا، وعظ و نصیحت کے قیمتی موتیوں سے لوگ دامن بھر کر جاتے۔

قیامِ پاکستان:

قیام پاکستان میں آپ نے حصہ لیا اپنے ارادت مندوں کو دیگر بزرگان دین کی طرح قیام پاکستان کی اہمیت سے روشناس کرایا پھر وطن عزیز آئینہ تاریخ میں جلوہ ریز ہوا تو آپ نے مہاجروں کی بہت امداد کی دریائے راوی کی سرکش لہریں اپنی نگرانی میں سیکڑوں افراد کو عبور کروائیں۔ پاکستان میں ان کی آباد کاری کے لیے جدوجہد کرتے رہے آپ کے عقیدت مند کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ نے زندگی کے ہر موڑ پہ ہماری دستگیری فرمائی۔

سیرت طیبہ:

آپ سراپا اخلاق مصطفیٰ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے ورع و تقویٰ، سخاوت و دریا دلی، علم و فراست، تواضع اور ذکر و فکر والے تھے۔ نمائش سے پرہیز کرنا آپ کی سیرت طیبہ کا روشن پہلو ہے۔ آپ کی بہت سی کرامات بھی آپ کی سوانح حیات ''مخزن انوار'' میں جمع کردی گئی ہیں مگر سب سے بڑی کرامت یہی استقامت علی الدین ہے جو آپ کے ہر انداز سے ظاہر ہوتی ہے۔

معاصر اولیاء:

حضور شاہ لاثانی علی پوری، حضرت نقش لاثانی علی پوری، حضرت ظہور الحق گورداسپوری اور الشاہ سراج الدین مجددی عثمانی موسیٰ زئی، آپ کا ازحد احترام کرتے فرماتے۔ شاہ ظہور الحق علیہ الرحمۃ فرماتے:

> ''مولانا نور الدین کے پاس نجانے کونسا کمال ہے جو بڑے بڑے پتھر دلوں کو بھی موم کر دیتا ہے''

حضرت نقش لاثانی علیہ الرحمۃ نے ایک بار فرمایا:

''میاں صاحب بہت عظیم بزرگ ہیں''

خواجہ سراج الدین موسیٰ زئی والوں نے آپ کو سرہند شریف میں اپنی مسند پہ بٹھایا حالانکہ موصوف حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کے دادا مرشد تھے۔ آپ نے شاہ لاثانی قدس سرہ سے بھی فیض حاصل کیا۔ (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

سانحہء ارتحال:

۳؍ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ کو آپ بارہ منگاہ کی جامع مسجد میں مکتوبات شریفہ کا درس دے رہے تھے کہ فرمایا:

> ''اگر کوئی روزہ دار تمہارے پاس آئے اور حکم الٰہی سے وصال کر جائے تو تم نزع کے وقت اس کے منہ میں پانی نہ ڈالنا''

پھر آپ ظہر کی نماز تیاری کے لیے اٹھے اور وضو تازہ کرتے ہوئے وصال فرما گئے۔ لوگ اسی وقت سمجھ گئے کہ حضرت صاحب نے اپنی ہی مثال بیان فرمائی تھی۔ آپ کو شکر گڑھ میں دفن کیا گیا وہاں آپ کے خلیفہء اعظم الحاج محمد لعل الدین نقشبندی نوری علیہ الرحمۃ نے آپ کا مزار مبارک تعمیر کرایا جو بحمد اللہ مرجع خاص و عام ہے۔ ہر سال آپ کا عرس مبارک جیٹھ کے آخری ہفتے کو منایا جاتا ہے۔ علماء و عوام دور دور سے حاضر ہوتے ہیں۔

قبلہ حاجی صاحب کے فیضان سے ''ادارہ تعلیماتِ مجددیہ'' تن دہی کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ ادارہ ہذا اپنی علمی و فکری مطبوعات ملک کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے مصروف عمل ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو بزرگان دین کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حرف مدعا:

سب طریقوں سے طریقہ باشریعت نقشبند
دنیا و عقبیٰ کے لیے اللہ، نبی کو ہے پسند

میں ہوں عاصی پر معاصی، پر خطا
یاالٰہی مانتا ہوں صدقہ ان حضرات کا
اپنے در کا رکھ سوالی غیر کے در سے بچا
پُر ضیاء ہو زندگی صدقہ شہ لولاک کا
شہ مجدد الف ثانی ، پیکر انوار ہے
جو گدا ہے ان کے در کا اس کا بیڑا پار ہے
حضرت احرار صاحب سلسلہ سالار ہے
شیر سب حضرات ہیں یہ سلسلہ بے عار ہے
نقشبندی ہے بحمد اللہ یہ عاجز فقیر
سلسلۂ نورجاری ہے شروع تا بہ اخیر

(مولانا محمد نورالدین نقشبندی مجددی)

کرامات:

اللہ تعالیٰ نے خواجہ ما حضرت مولانا نورالدین سرکار نقشبندی علیہ الرحمۃ کو بہت سی کرامات سے سرفراز فرمایا تھا۔ چند ایک کرامات کا ذکر جمیل کیا جاتا ہے۔

☆

معروف نعت خواں جناب محمد سلیم عابد اور ان کے برادر اصغر جناب محمد اسلام کا بیان ہے کہ ہمارے دادا کا نام پرتاپ سنگھ تھا اور سارا خاندان آبائی طور پر سکھ مذہب کا پیروکار تھا۔ ہمارے دادا حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے گاؤں انوانکھا شریف میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے ہاتھ پر کوڑھ کا مرض پھیل گیا، بہت علاج کرائے لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا، سب عزیز واقارب ان سے نفرت کرنے لگے۔ ان کی زندگی کا سارا حسن ختم ہو کر رہ گیا، ایک دن وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو کر بیٹھے تھے کہ قبلہ عالم قدس سرہ تشریف لے آئے۔ فرمایا چودھری پرتاپ سنگھ کیا بات ہے بڑے پریشان ہو کر بیٹھے ہو، عرض کی حضرت! مجھے کوڑھ کا مرض لاحق ہو گیا ہے اپنے بھی بیگانے بن گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اگر تمہیں آرام چاہیے تو ہماری بات مان لو گے۔

ان کے تن بدن میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، وہ کہنے لگے، آپ حکم تو دیں، میں آپ کی ہر بات ماننے کے لیے تیار ہوں، آپ کے کردار کا میں سکھ ہو کر بھی قائل ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی برکت سے مجھے آرام نصیب ہو جائے گا، آپ نے اس کے حقے کی ٹوپی سے تھوڑی سی راکھ لی اور اس میں اپنا لعاب دہن شریف ملا کر مرہم تیار فرمائی۔ پھر ان کے کوڑھ والے ہاتھ پر لگا دی۔ اس کے بعد اللہ مالک کہہ کر چلے گئے، ایک ہفتے بعد پھر تشریف لائے تو دیکھا۔ پرتاپ سنگھ انتظار بنا ہوا تھا اس نے قدموں میں گر کر عرض کی، حضور! حکم دیجیے آپ کی برکت سے مجھے بالکل آرام آچکا ہے۔ یہ دیکھیے میرا ہاتھ جیسے کبھی کوڑھ کا مرض لاحق نہیں ہوا، آپ نے بھی خدا کا شکر ادا کیا، پھر فرمایا، پرتاپ سنگھ ہم اپنی ذات کے لیے کوئی چیز طلب نہیں کریں، ہماری بات بھی تمہارے فائدے کے لیے ہے، انھوں نے عرض کیا، حضرت حکم کیجیے۔ آپ نے فرمایا، پرتاپ سنگھ! ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ، اللہ اللہ! کتنی عظیم گھڑی تھی، جب پرتاپ سنگھ نے آپ کی بات پر لبیک کہا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے چونکہ با اثر انسان تھے، ان کی دیکھا دیکھی تمام خاندان نے اسلام قبول کر لیا، یہ ہمارے خواجہ قدس سرہ کا فیضان نظر ہے کہ انھوں نے ہمارے دادا کو کلمہ پڑھایا تو آج ہم بھی مسلمان ہیں، اولیائے کرام کے نام لیوا ہے۔

☆

صوفی دین محمد جلال پوری کا بیان ہے کہ میں بھی حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے گاؤں انوانکھا شریف میں رہا کرتا تھا وہاں ہندوؤں کی آبادی تھی، ایک ہندو بڑا سر پھرا تھا۔ اس نے اپنے مکان کی چھت پر اپنے بت نصب کیے اور علی الاعلان ان کی پوجا شروع کر دی، آپ نے اس ہندو کو طلب کر کے فرمایا، بھائی صاحب! یہ بت اپنی چھت سے اتار دو اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ اس نے گستاخانہ انداز سے کہا، آپ کون ہوتے ہیں اتارنے والے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ نے فرمایا، اچھا! تم جاؤ۔ ہم میں طاقت ہوگی تو اتار لیں گے، اسی دن شام کو شدید آندھی آئی جس سے سارا گاؤں تو بالکل محفوظ رہا لیکن اس ہندو کی چھت اس کے جھوٹے خداؤں سمیت اڑ گئی، سارے مسلمان آپ کی شان کرامت سے عش عش کر اٹھے اور ہندوؤں پر آپ کی ہیبت طاری ہو گئی۔

☆

صوفی محمد علی نقشبندی نوری کا بیان ہے کہ آپ موضع فولاد پور (نزد سیالکوٹ) تشریف فرما تھے شکر گڑھ

جانے کا ارادہ فرمایا تو مریدین نے ایک باثروت آدمی سے کہا، تم اپنی گھوڑی آپ کی خدمت میں پیش کرو، آپ ضعیف العمر ہیں، اسٹیشن تک آسانی سے سفر کرلیں گے، اس نے کہا، گھوڑی تو گھر نہیں ہے، یہ اس جھوٹ بولا تھا۔ آپ نے فرمایا، چلو، واقعی گھوڑی تو گھر نہیں ہے، آپ تو تشریف لے گئے، لیکن اس باثروت آدمی کی گھوڑی رسہ تڑا کر دوڑ گئی، اس نے لاکھ تلاش کیا، جگہ جگہ کی خاک چھانی، گھوڑی نے نہیں ملنا تھا نہ ملی۔ وہ جس گاؤں بھی جاتا لوگ کہتے، ہاں ایسے رنگ کی گھوڑی ہم نے دیکھی ہے، یہیں کہیں ہوگی، وہ اسی آس میں ذلیل وخوار ہوتا رہا۔

گفتہء او گفتہء اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبداللہ بود

☆……☆……☆

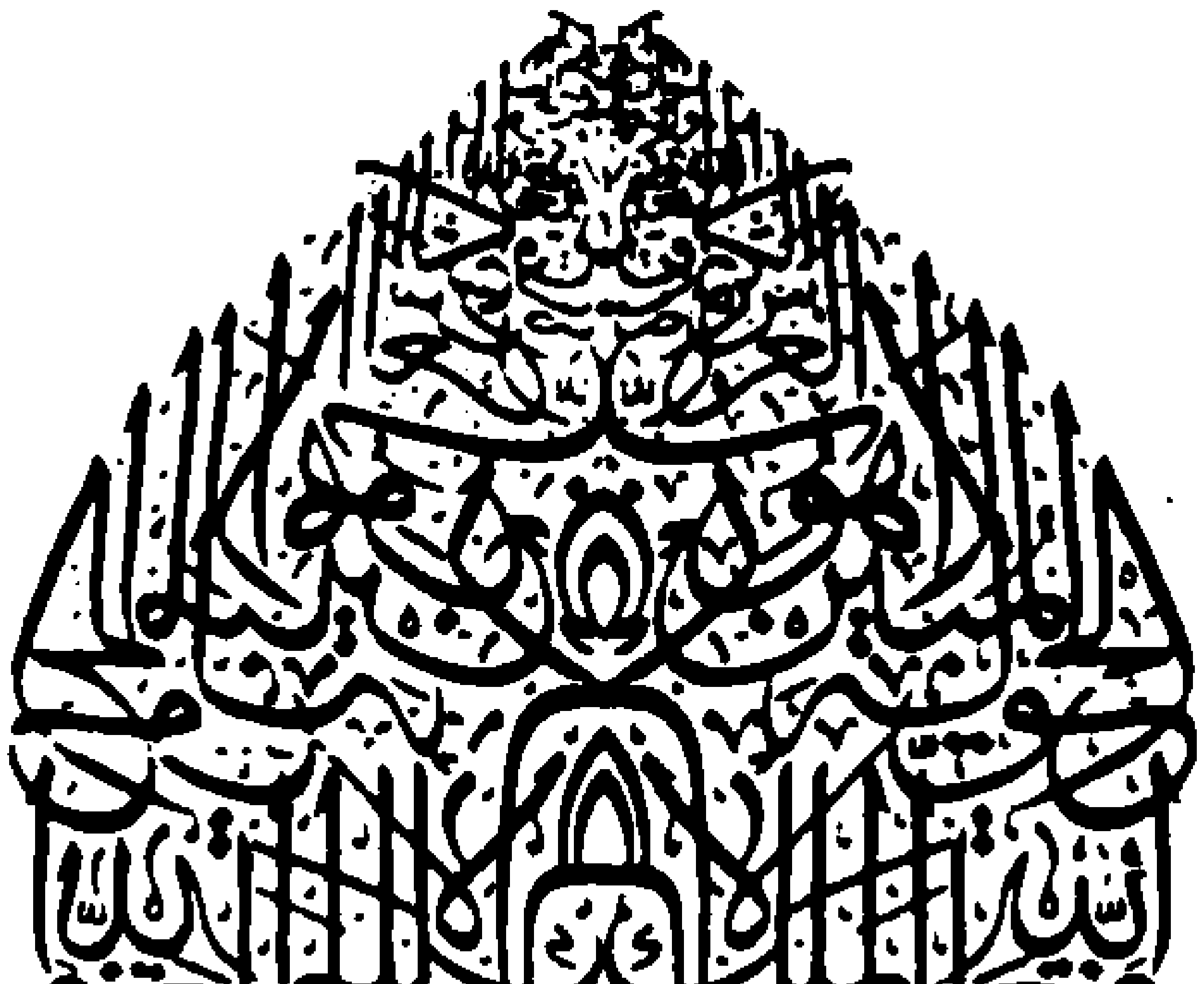

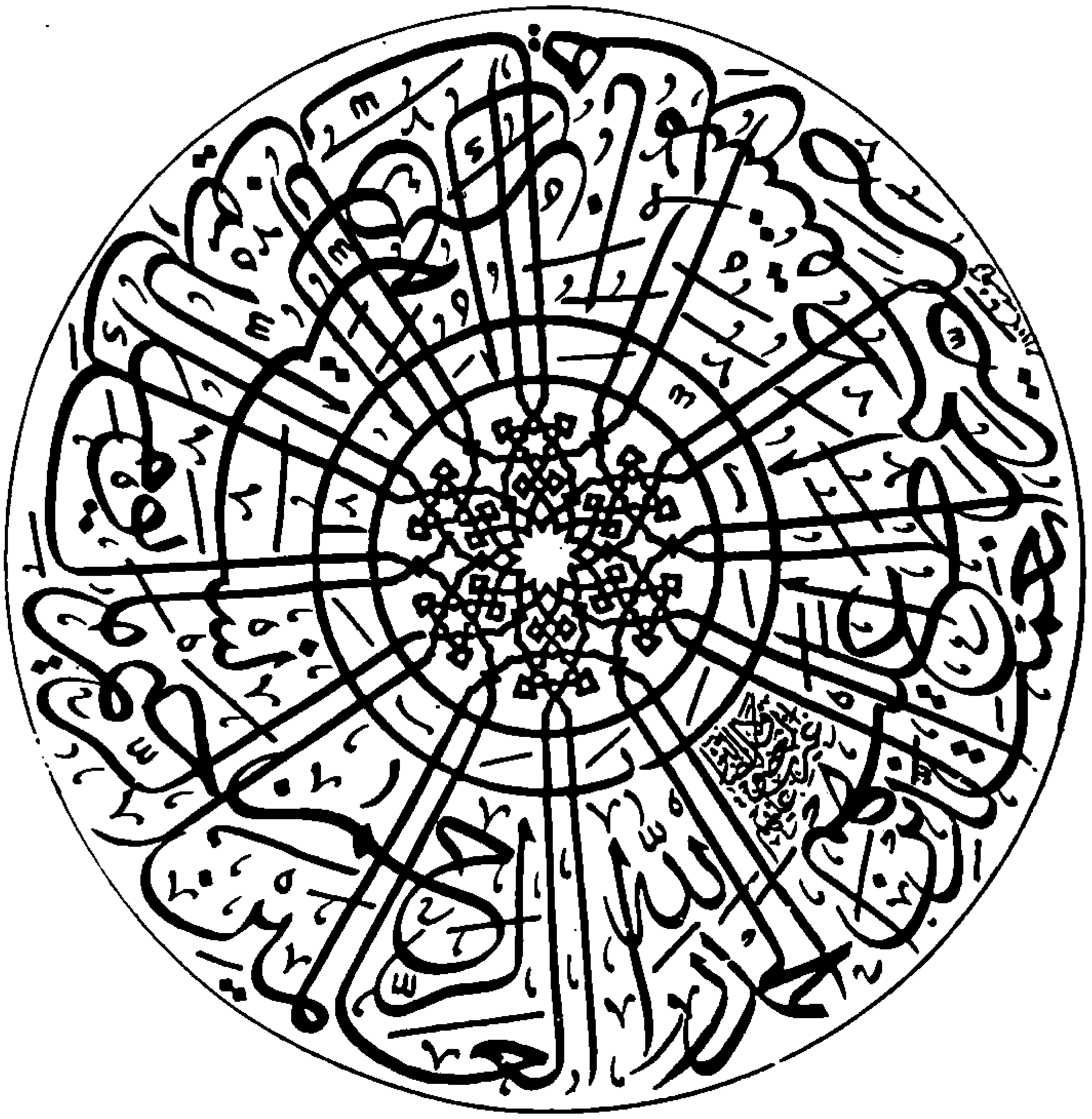

ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی

(وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ)

☆

''کلمات الصادقین'' اور ''طبقات شاہجہانی'' محمد صادق کشمیری ہمدانی نے تحریر کیں۔ کلمات صادقین میں دہلی میں مدفون ۱۲۵؍صوفیہ کے احوال ملتے ہیں جبکہ طبقات شاہجہانی میں تیمور کے دور سے شاہجہان کے دور تک ۸۷۱؍ممتاز ہستیوں کی سوانح ملتی ہے۔ محمد صادق ہمدانی کا پنجاب، کشمیر اور دہلی کی خانقاہوں میں آنا جانا رہا۔ آپ کے ماموں/ چچا مولانا حسن کشمیری، خواجہ باقی باللہ کے مرید اور شیخ احمد سرہندی کے رفیق تھے۔ صادق ہمدانی کی ابتدائی تربیت مولانا حسن کے گھرانے کے صوفیانہ اور عالمانہ ماحول میں ہوئی۔ آپ خواجہ باقی باللہ سے بیعت ہوئے آپ نے خواجہ باقی باللہ اور ان کے خلفاء شیخ تاج الدین سنبھلی، خواجہ حسام الدین، شیخ الٰہ داد اور شیخ احمد سرہندی کی اول ترین سوانح حیات لکھیں جو کلمات الصادقین میں شامل ہیں۔ (ترجمہ: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی)

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

توضیحات

پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر

☆☆

پیش نظر تحریر کسی موضوع پر مقالہ نہیں ہے بلکہ ایک فاضل کے جواب میں دوسرے فاضل پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر کی چند فاضلانہ اور محققانہ توضیحات ہیں چوں کہ توضیحات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق ہیں اس لیے جہان امام ربانی میں شامل کی جارہی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

پہلی توضیح...... سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ محمود الخیر فغنوی کے نام میں ''الخیر'' نہیں بلکہ ''انجیر'' ہے (امام ربانی فاؤنڈیشن کے رکن شیخ صبور احمد صاحب جب ازبکستان میں مزار مبارک پر حاضر ہوئے تو وہاں نام کے ساتھ ''انجر'' لکھا ہوا تھا لیکن مزار شریف پر جو روایت مشہور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انجیر صحیح ہے۔)

دوسری توضیح...... سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے معروف بزرگ سائیں توکل شاہ انبالوی ''سید'' تھے۔

تیسری توضیح...... اقبال کے کلام میں ''عبدہٗ'' سے مراد ''انسان کامل'' ہے۔ اس ضمن میں تصور وحدۃ الوجود سے متعلق بعض مباحث بھی آ گئے ہیں۔

چوتھی توضیح...... سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ''خواجگان'' سے مراد کیا ہے؟

پانچویں توضیح...... شیخ محمد علی السنوسی ابن تیمیہ کے پیرو تھے اس لیے کسی سنی حنفی بزرگ کے ساتھ ''سنوسی'' لگانا ہرگز مناسب نہیں۔ (مرتبین)

پہلی توضیح...... حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی کا نام ''محمود انجیر فغنوی'' ہی ہے۔ اس بارے میں چند حوالہ جات درج کیے جاتے ہیں۔

۱...... رشحات (فارسی)، مصنف ملا علی بن حسین الواعظ الکاشفی، کانپور ۱۹۱۱ء، منشی نول کشور، ص ۳۳، یہاں آپ کا نام ''خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ'' لکھا ہے اور پھر حالات میں درج ہے۔

> ''مولد ایشاں انجیر فغنی است کہ دہی است در ولایت بخارا از مضافات وابکنی کہ دہے بزرگ و مشتمل است بر چندین دہ مزرعہ وسہ فرسنگ از شہر دور است۔ وایشاں در وابکنی مقیم اند و قبر مبارک ایشاں آنجا است''

۲ رشحات عین الحیات (فارسی)، تالیف: مولانا فخر الدین علی بن حسین واعظ کاشفی، با مقدمہ و تصحیحات و حواشی و تعلیقات، دکتر علی اصغر معینیان، تہران، شہریور ماہ ۲۵۳۶، انتشارات بنیاد بادشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی، جلد اول، ص ۵۹

یہاں پر بھی مصنف نے آپ کا نام ''خواجہ محمود انجیر فغنوی'' لکھا ہے اور وہی عبارت درج ہے جو نولکشور کے ایڈیشن کے حوالہ سے اوپر درج کی گئی ہے مثلاً لکھا گیا ہے:

> ''مولد ایشاں انجیر فغنوی است کہ دہی است در ولایت بخارا از مضافات وابکنی کہ دہی بزرگست و مشتمل بر چندین دہ مزرعہ وسہ فرسنگ از شہر دور است وایشاں در وابکنہ مقیم بودہ اند، قبر مبارک ایشان آنجا است''

۳ نفحات الانس من حضرات القدس (فارسی: نور الدین عبد الرحمٰن جامی، مقدمہ تصحیح و تعلیقات، دکتر محمود عابدی، تہران ۱۳۷۳، مؤسسہ اطلاعات، چاپ دوم، ص ۳۸۵

اس صفحہ پر آپ کا نام ''خواجہ محمود انجیر فغنوی'' لکھا ہے۔ جبکہ اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۸۳۱ پر درج حواشی میں مذکورہ بالا حوالہ رشحات (فارسی) طبع ایران درج کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

> ''محمود انجیر فغنوی: از مؤلف، و نیز رک: رشحات/ ۵۹ (از انجیر فغنی است، و آن دہی است در ولایت بخارا از مضافات وابکنی)''

۴ نفحات الانس (فارسی) طبع کلکتہ ۱۸۵۸ء، ص ۴۳۳ پر آپ کا نام ''خواجہ محمود انجیر فغنوی'' ہی لکھا ہے جیسا کہ دکتر محمود عابدی کے نسخہ میں تحریر ہے۔

۵ طرائق الحقائق (فارسی)، تالف محمد معصوم علی شیرازی، طبع تہران، کتابخانہ سنائی، ج ۲، ص ۳۳۲ اور ۳۵۲ پر بھی ''خواجہ محمود انجیر فغنوی'' ہی لکھا ہے۔

۶...... مقامات مظہری (فارسی)، تصنیف حضرت شاہ غلام علی دہلوی، دہلی ۱۳۰۹ھ، مطبع مجتبائی، ص ۵ پر بھی مشائخ نقشبندیہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کا نام ''خواجہ محمود انجیر فغنوی'' ہی لکھا ہے اور اس کے بعد اسی کتاب کے آخر میں ضمیمہ مقامات مظہری (فارسی)، تصنیف حضرت شاہ عبد الغنی مجددی دہلوی کے صفحہ ۳۹ پر شجرۂ سلسلہ عالیہ مشائخ نقشبندیہ میں آپ کا نام ''حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی'' ہی لکھا ہے اور رشحات کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔

۷...... انیس الطالبین وعدۃ السالکین (فارسی): صلاح الدین مبارک بخاری، تصحیح ومقدمہ: دکتر خلیل ابراہیم صاری اوغلی، تہران ۱۳۷۱ھ، انتشارات کیہان کے مقدمہ کے صفحہ نمبر ۲۲ پر بھی آپ کا نام ''حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی'' ہی لکھا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اسی کتاب کے متن کے صفحہ نمبر ۱۱۳ پر زیر عنوان ''ذکر سلسلہء خواجگان نور اللہ مرقدھم'' بھی آپ کا نام ''حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی'' ہی لکھا گیا ہے۔

۸...... آنجناب کی کتاب تذکرہ نقشبندیہ خیریہ (اردو)، تالیف: محمد صادق قصوری، لاہور ۱۹۸۸ء، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ص ۴۰۷ پر بھی آپ نے خواجہ صاحب کا نام ''حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی'' ہی لکھا ہے۔

۹...... نفحات الانس (فارسی): تالیف مولانا عبد الرحمٰن جامی، تصحیح ومقدمہ و پیوست مہدی توحیدی پور تہران، کتاب فروشی محمودی، ص ۳۸۰ ملاحظہ فرمائیے جہاں ''حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی'' کی بجائے ''محمود الخیر'' درج ہے جبکہ اس تبدیلی کے بارے میں کوئی حوالہ درج نہیں کیا گیا اور یہ نسخہ سخت مخدوش اور غیر معتبر ہے۔

۱۰...... رسالہ انسیہ، تالیف: خواجہ یعقوب چرخی، مشمول ستہ ضروریہ، دہلی ۱۳۱۲ھ، مطبع مجتبائی، ص ۱۸ یہاں بھی حضرت ''خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی'' لکھا ہوا ہے۔ لیکن کاتب کی غلطی ہے یا پروف پڑھنے والے کی غلطی ہے۔ کیونکہ اس کے قدیم مخطوط ہمیں جو راقم کے پاس ہے ''خواجہ محمود انجیر فغنوی'' درج ہے۔ نیز ''فغنہ'' نام کا کوئی گاؤں نہیں ہے۔ جس قصبہ کا نام تواریخ اور جغرافیہ کی کتب میں موجود ہے وہ ''انجیر فغنہ'' ہے لہٰذا صرف ''فغنوی'' نسبت غلط ہے۔

نوٹ:

واضح رہے کہ اصل نام ''محمود'' ہے اور ''انجیر فغنوی'' مکانی نسبت ہے۔ ''انجیر فغنہ'' ایک گاؤں ہے جو قصبہ وابکنہ کے تحت واقع ہے۔ جیسے کہ ان کے شیخ طریقت کا اصل نام ''عارف'' ہے اور اس کے ساتھ

''ریوگری'' مکانی نسبت ہے۔ گاؤں کا نام ''ریوگر'' تھا اس نسبت سے ''ریوگری'' مشہور ہوے۔ ''انجیر فغنہ'' اور ''وابکنہ'' مردم خیز علاقے تھے۔ جن سے مشاہیر اٹھے اور ان کے ناموں کے ساتھ انجیر فغنی یا انجیر فغنوی اور وابکنی یا وابکنوی کی نسبت موجود ہے۔ ان شخصیات کے حوالہ جات دینا ایک الگ موضوع ہے جس کے لیے راقم کے پاس سردست وقت نہیں ہے۔ البتہ آپ درج ذیل کتب دیکھ سکتے ہیں:

۱۔ معجم الادباء، تصنیف: یاقوت حموی
۲۔ معجم البلدان، تصنیف: یاقوت حموی
۳۔ فتوح البُلدان، تصنیف: البلاذری
۴۔ البلدان، تصنیف: الیعقوبی
۵۔ احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، تصنیف المقدسی
۶۔ لغت نامہ دھخدا، طبع ایران
۷۔ الاعلام، تصنیف: الزرکلی
۸۔ معجم المؤلفین: عمر رضا کمالہ
۹۔ لباب الالباب، تصنیف: عوفی
۱۰۔ الجغرافیہ، تصنیف: الادریسی
۱۱۔ المسالک والممالک، تصنیف: الاصطخری
۱۲۔ حدود العالم، انگریزی ترجمہ: "The Regions of the World" by V.Minorsky
۱۳۔ حبیب السیر، تصنیف: خواندامیر
۱۴۔ تاریخ بخارا، تصنیف: النرخشی
۱۵۔ "History of Bukhara" by Arminious Vembrey
۱۶۔ "The History of Bukhara"by Havard
۱۷۔ "Bukhara"by L.Rempel & G.Pogacenkova
۱۸۔ "The History of Bukhara"by W.Barthold
۱۹۔ "The Land of Eastern Calefate" by Le.Strange

۲۰..... تیموریوں کی تواریخ

اس موضوع کو Bibliography یعنی مصادر و مراجع کا علم کہا جاتا ہے اور اس کا نصاب باقاعدہ طور پر ایم۔ اے اور پی ایچ ڈی کی سطح پر دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں خصوصاً زبانوں اور تاریخ کے شعبہ جات کے نصابات میں ایک لازمی پرچہ کے طور پر موجود ہے اور اس کی تدریس کی جاتی ہے۔ راقم نے خود اس موضوع پر عربی زبان و ادب کے مصادر و مراجع پر ایک تحقیقی کتاب بعنوان ''علوم العربیہ'' لکھی ہے جو مطبوع ہے اور ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں شامل ہے۔ لہٰذا راقم ''محمود انجیر فغنوی'' کو ''محمود الخیر'' لکھنے کی غلطی نہیں کرسکتا۔ ارباب تحقیق کتب تراجم پر اپنی تحقیق کی بنیاد نہیں رکھتے بلکہ اصل زبان کی کتب ہی کو مراجع سمجھتے ہیں اور مطبوعات پر مخطوطات کو ترجیح دیتے ہیں اور ان میں بھی مصنف کے قریب العہد مخطوطات کو ترجیح دیتے ہیں۔

دوسری توضیح..... راقم کی تحقیق یہ ہے کہ ''حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ'' سید تھے۔ اس بارے میں چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

۱..... ملاحظہ فرمایئے ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب تصنیف حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجددی توکلی م۔ ۱۹۱۷ء گجرات، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ء تیسرا ایڈیشن، ص ۱۸ جہاں یہ الفاظ درج کیے گئے ہیں۔

> ''بلکہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ نام مبارک یعنی ''توکل شاہ'' والدین ہی
> نے رکھا ہوا ہے نسب کی بابت نہ ہم کچھ لکھتے ہیں اور نہ ضرورت ہے
> کیونکہ بظاہر پنجاب میں ''شاہ'' کا لفظ ''سید'' پر مستعمل ہوتا ہے''

اور یہ کہ آپ کے نانا کا نام ''شاہ الہ دین مست'' تھا جن کو کافی لوگ ملتے تھے اور ماں باپ کے فوت ہونے کے بعد ''حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ'' کی تربیت انھوں نے کی تھی۔ آپ کے دو ماموں انبالہ شریف میں آپ کے پاس آتے رہے وہ دونوں شاہ کہلاتے تھے چنانچہ آپ کے نانا اور دونوں ماموں صاحبان کا ذکر ''تذکرہ توکلیہ'' اور ''ذکر خیر'' دونوں میں ہے۔ اور وہ بالاتفاق ''شاہ اور سید'' تھے۔ شجرہ نسب تحریر کرنے کی نہ کسی نے ضرورت سمجھی نہ تحریر کیا۔ جبکہ کتب تذکرہ جات میں بے شمار بزرگان سادات کے حالات میں ان کے شجرہ جات نسب تحریر نہیں کیے گئے۔

۲..... ''حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ'' کی پہلی شادی ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۱ء میں ''حضرت سید خادم حسین دہلوی

کی کنواری صاحبزادی صاحبہ سے ہوئی۔ ''حضرت سید خادم حسین دہلوی بہت بڑے بزرگ اور جہاندیدہ آدمی تھے اگر حضرت سید توکل شاہ ''سید'' نہ ہوتے تو ان کو سادات کا یہ رشتہ کیسے ملتا۔ (ملاحظہ فرمائیے تذکرہ توکلیہ، ص ۲۱۔۲۲)

۳ ملاحظہ فرمائیے تذکرہ توکلیہ تالیف: نور احمد منشی، انبالہ ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۲ء، بلالی پریس، ص ۷۰، ۷۱: میر محمد یوسف علی صاحب نے سلسلہ توکلیہ کا منظوم شجرہ شریف لکھا اور حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی نے سنا اور جو نام شجرہ میں نہیں آتے تھے ان کو لکھنے سے منع فرمایا ازاں بعد شجرہ توکلیہ منظوم سنایا اس میں حضرت خواجہ توکل شاہ کے بارے میں درج ذیل شعر درج تھا۔

آپڑا ہوں تیرے در پر اپنا کر لے اب مجھے
شاہ توکل شاہ پیر رہنما کے واسطے

حضرت سید توکل شاہ انبالوی نے یہ شعر سنا اور منع نہیں فرمایا کہ ''شاہ'' کا لفظ نہ لکھو اگر آپ ''سید'' نہ ہوتے تو ضرور منع فرماتے۔ اور اس شجرہ توکلیہ میں آپ کے نام کے ساتھ ''شاہ'' کا لفظ نہ آتا۔

۴ ملاحظہ فرمائیے الہامات غیبی معروف بہ کمالات توکلی تالیف: حضرت مولانا سید اکرام حسین شاہ نقوی، ساڈھورہ ضلع انبالہ ۱۹۰۶ء، بلالی سٹیم پریس، ص ۴، ۶

یہاں آپ کا نام مبارک ''شاہ توکل شاہ صاحب علیہ الرحمۃ'' لکھا ہے۔ اور اسی کتاب کے آخر میں ص ۱۲۰ پر منظوم شجرہ میں آپ کے نام کے شعر میں آپ کا نام جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے ''شاہ توکل شاہ'' لکھا ہے۔ اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اگر خواجہ صاحب اپنے نام کے ساتھ ''شاہ'' کا لفظ لکھنے سے منع کرتے تو الہامات غیبی معروف بہ کمالات توکلی نامی اس کتاب میں جو شجرہ طریقت درج ہوا ہے اس میں بھی آپ کے نام کے ساتھ ''شاہ'' کا لفظ نہ آتا۔

۵ راقم سلسلہ توکلیہ سے وابستہ ہے اور اس سلسلہ کا خانہ زاد ہے۔ لہٰذا راقم وثوق سے کہتا ہے کہ اس کے پیران طریقت حضرت خواجہ محبوب عالم اور ان کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ شاہ نقشبندی توکلی حضرت خواجہ توکل شاہ کو معتبر طور سے ''سید'' ہی سمجھتے تھے۔ لکھتے اور بولتے تھے۔ نیز تذکرہ توکلیہ، ذکر خیر اور کمالات توکلی کے علاوہ بھی کتب آپ کے حالات میں لکھی گئی ہیں۔ ان سب میں آپ کو زیادہ وثوق سے ''سید'' لکھا ہے۔ حضرت خواجہ توکل شاہ پر راقم نے بھی ایک تحقیقی کتاب ترتیب دی ہے اس میں بھی

آپ کو ان حوالہ جات کے ساتھ ''سید'' تحریر کیا ہے۔

تیسری توضیح...... (اقبال کی نظم میں جو ''عبدہٗ'' ہے اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) اس کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے کلیات اقبال (حصہ جاوید نامہ) فارسی، لاہور ۱۹۹۰ء، شیخ غلام علی اینڈ سنز، ص ۱۳۷ پر زندہ رود کا حسب ذیل شعر درج ہے:

صد جہاں پیدا دریں نیلی فضا ست
ہر جہاں را اولیاء و انبیاء ست؟

اور اس کے بعد ص ۱۳۷ اور ۱۴۷ پر غالب کے حسب ذیل دو اشعار درج ہیں:

نیک بنگر اندریں بود و نبود
پے بہ پے آید جہانہا در وجود
ہر کجا ہنگامۂ عالم بود
رحمۃ للعالمینے ہم بود

ازاں بعد ص ۱۵۷ پر غالب کا یہ شعر درج ہے۔

خلق و تقدیر و ہدایت ابتدا است
رحمۃ للعالمینی انتہا ست

اس کے بعد ص ۱۶۷ پر حلاج کے حسب ذیل دو اشعار درج ہیں۔

ہر کجا بینی جہان رنگ و بو
آں کہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نورِ مصطفیٰ او را بہا ست
یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ است

پھر ۱۶۷ پر ہی زندہ رود کے دو اشعار درج ہیں۔

از تو پرسم ، گرچہ پر سیدن خطاست

سرِّ آں جوہر کہ نامش مصطفیٰ است
آدمے یا جوہرے اندر وجود
آں کہ آید گاہے گاہے در وجود؟

اگر ایسا ہے تو پھر کئی جہاں، کے ساتھ ہر جہان میں ایک نئے رحمۃ للعالمین کا وجود ضروری ہے کیا آپ کی نگاہ میں ایسا ہونا شرعاً جائز ہے۔ یعنی رحمۃ للعالمین متعدد اشخاص ہیں یا ایک ہے۔ اس روشنی میں مندرجہ بالا ان اشعار کی تشریح کیجیے۔ ازاں بعد ص ۱۶۷ پر حلاج کی زبان سے کہے گئے یہ اشعار درج ہیں۔

پیش او گیتی جبیں فرسودہ است
خویش را خود عبدہٗ فرمودہ است
عبدہٗ از فہمِ تو بالا تر است
زانکہ اوہم آدم و ہم جوہر است
جوہرِ او نے عرب نے اعجم است
آدم است وہم ز آدم اقدم است
عبدہٗ صورت گرِ تقدیر ہا
اندر و ویرانہ ہا تعمیر ہا
عبدہٗ ہم جانفزا ہم جانستاں
عبدہ ہم شیشہ ہم سنگِ گراں
عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر
ماسراپا انتظار او منتظر
عبدہٗ دہر است و دہر از عبدہٗ ست
ماہمہ رنگیم او بے رنگ و بو ست
عبدہٗ با ابتدا بے ست

عبدہٗ را صبح و شام ما کجاست
کس ز سرّ عبدہٗ آگاہ نیست
عبدہٗ جز سر الا اللہ نیست
لا الٰہ تیغ و دم او عبدہٗ
فاش تر خواہی بگو ہو عبدہٗ
عبدہٗ چند و چگونِ کائنات
عبدہٗ راز درون کائنات
مدعا پیدا نگردد زین دو بیت
تا نہ بینی از مقامِ ما رمیت
بگزر از گفت و شنود اے زندہ رود
غرق شو اندر وجود اے زندہ رود

ازراہ مہربانی وضاحت کیجیے کہ حلاج کے یہ اشعار کیا صرف نعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذیل میں آتے ہیں۔ یا ان کا مدلول اور موصوف کوئی اور بھی ہے مثلاً

آدمے یا جوہرے اندر وجود
آں کہ آید گاہے گاہے در وجود؟

یہ شعر اس بارے میں کیا رہنمائی دیتا ہے۔ کیونکہ زندہ رود کے اس سوال کے جواب میں حلاج نے مذکورہ اشعار کہے ہیں۔ اور یہ کہ زندہ رود سے کیا مراد ہے؟ پھر یہ واضح فرمائیں کہ اقبال کی کتاب جاوید نامہ جس میں فلک مشتری کی سیر کرتے ہوے حلاج و غالب و قرۃ العین کی ارواح جلیلہ کا کلام درج کیا گیا ہے جس میں منجملہ غالب اور قرۃ العین کے کلام کے حلاج کے یہ اشعار درج ہیں۔ تو ان اشعار کو درج کرنے سے علامہ اقبال کی غرض و غایت کیا تھی؟ جاوید نامہ لکھنے کی غرض و غایت کیا تھی؟ قرۃ العین طاہرہ ایران کے بہائی مذہب کی مبلغہ اور شاعرہ تھی اسے ارواح جلیلہ میں کیوں شامل کیا گیا اور اس کے پیغام کو کیوں اہمیت

دی گئی۔ اگران سوالوں کے جوابات آپ کے پاس ہیں تو بواپسی ڈاک ضرور دیجیے۔

نیز واضح کیجیے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مرتبہء نبوت وکمال انسانیت ختم ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو کیا انسان کامل کا پیدا ہونا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد بند ہوگیا ہے؟ اگر ایسا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انسان کامل کا پیدا ہونا بھی بند ہوگیا ہے تو پھر حضرت صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب کے بارے میں قرآن مجید میں یہ آیات کیوں آئیں۔

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ۔۔۔ (الفتح:۲۹)

(ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں) (فتح الحمید)

اور ان کے بارے میں ''الصحابی کالنجوم'' کیوں کہا گیا؟ لفظ نجوم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال انسانیت پر دلالت کرتا ہے اور انھیں ''انسان کامل'' کا درجہ دیتا ہے اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انسان کامل پیدا کرنا مقصود نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کو بنی نوع انسان کے لیے لازم قرار دیا گیا اور کہا گیا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَة (احزاب:۲۱)

(تم سب کے لیے حضرت محمد رسول اللہ کی ذات اقدس میں ایک اچھا نمونہ (Good Specimen) ہے)

اور قرآن مجید جیسی آخری کتاب کو اگر انسان سازی کے لیے نہیں اتارا گیا تو پھر اس کے نازل کرنے کی غرض وغایت کیا ہے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جنید، بایزید، نجم الدین کبریٰ، الغزالی، الجیلانی، رومی، ابن عربی، عبدالکریم الجیلی، مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ کیا انسان کامل تھے؟ اور انسان کامل کے بارے میں ان سب اکابر کے نظریات کیا تھے؟ اور انھوں نے یہ نظریات کیوں وضع کیے؟

ڈیوائن کامیڈی کیا ہے؟ کیوں لکھی گئی؟ مصنف کون ہے؟ مسلمان یا عیسائی؟ علامہ اقبال نے اس کا جواب دینا کیوں ضروری سمجھا'' اور کونسی کتاب لکھ کر اس کا جواب دیا؟ اقبال کی مندرجہ بالا نظم جو حلاج کی

زبان سے کہلوائی گئی محض نعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا اس ’’آدمے‘‘ یا ’’جوہرے‘‘ کے بارے میں ہے؟ جو گاہے گاہے وجود میں آتا رہتا ہے۔ جیسا کہ زندہ رود نے سوال کیا جس کے جواب میں یہ نظم کہی گئی۔

ماہرین اقبالیات کے نزدیک اور راقم کے نزدیک اقبال کے فکری نظام میں یہ نظم انسان کامل کے وصف میں کہی گئی ہے اور اس بنا پر کہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی طرح ان کے بعد ان کے سردار اور خاتم ہونے کی رو سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی درجہ کے انسان کامل ہیں۔ یہ نظم بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف میں بھی ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ترین اسوۂ حسنہ ہی انسان کامل کی کھیپ تیار کرنے کے لیے ایک ماڈل اور نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان کامل کا پیدا ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بند نہیں ہوا بلکہ حقیقت میں قرآن مجید میں انسان کامل کے اوصاف کے بیان کے بعد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے ماڈل کی فراہمی کے بعد ہی انسان کامل کی تیاری کا اصل سلسلہ شروع ہوا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال لکھتے ہیں:

یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

اس انسان کامل کو بقول اقبال خدا نے کہا ہے:

گفتند جہان ما آیا بتو می سازد؟
گفتم کہ نمی سازد، گفتند کہ برہم زن

مولانا روم فرماتے ہیں:

علم حق در علم صوفی گم شود
ایں سخن کے باورِ مردم شود

اقبال اس کے پہلے مصرع میں تصرف کر کے کہتے ہیں:

مرضی حق در رضائش گم شود
این سخن کے باور مردم شود

لیکن یہ حقیقت ہے کہ انسان کامل، جوہر انسان یا آدم کامل ہر زمانہ میں نہیں ہوتا بلکہ صدیوں کے بعد

گاہے گاہے وجود میں آتا ہے جیسا کہ رومی کہتے ہیں۔

قرن ہا باید کہ تا یک مرد صاحبدل
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

اقبال فرماتے ہیں:

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں
ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر خزف کو کرے نگیں

چنانچہ جان لینا چاہیے کہ حلاج، ابن عربی، عبدالکریم الجیلی، مولانا روم، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کے انسان کامل کے بارے میں نظریات کیا کیا ہیں۔ نیز یورپ کے فلسفیوں کے نزدیک انسان کامل (The perfact man) کے بارے میں خصوصاً نیٹشے کے نزدیک اس کے فوق البشر (The Supper Man) کے بارے میں کیا نظریات ہیں۔ علامہ اقبال کا نظریہ انسان کامل کیا ہے۔ منصور حلاج کے اوپر درج اشعار جو نعت نبوی لگتے ہیں درحقیقت یہ اشعار حلاج کے نظریہ، وحدۃ الوجود کے مطابق انسان کامل کے اوصاف ہیں۔ چنانچہ ''پیش او گیتی جبیں فرسودہ است'' سے مراد انسان کامل یا جوہر مصطفوی ہے۔ جس کی سمت سجدہ کا حکم ہوا۔ ھو عبدہ سے مراد انسان کامل کا اپنی ذات وصفات میں خدا کا عین ہونا ہے جس کی طرف یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتی ہے۔

ان اللّٰہ خلق الانسان علی صورتہ ای علی اوصافہ

(خدا نے انسان کامل کو اپنی صورت پر یعنی اپنے اوصاف پر پیدا کیا)

چنانچہ یہ مرد کامل اس حدیث نبوی کی رو سے مولا صفات ہوتا ہے اور دوسری حدیث نبوی ہے۔

تخلقوا باخلاق اللّٰہ

(اپنے اوصاف اللہ کے اوصاف کے مطابق بنالو)

کا مظہر ہوتا ہے۔ اس بنا پر یہ خدا کا خلیفۃ فی الارض ہے اور اس کے اس بار امانت کو اٹھانے والا ہے

جس کو اٹھانے سے زمین و آسمان ڈر گئے تھے اور انکار کر گئے تھے۔ اور اس وجہ سے اس انسان کامل کا وصف ظلوم وجہول ہے اور یہ اس کی مدح ہے مذمت نہیں۔

اس مضمون سے متعلق وہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس میں ادائے فرائض کے بعد کثرت نوافل کے ذریعہ بندۂ خدا متواتر خدا کا قرب تلاش کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں وغیرہ بن جاتا ہے۔ حدیث نبوی درج ذیل ہے۔

وما يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل (بعد ان يؤدى الفرائض) حتى احبه فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصربه ويده التى يبطش بها ورجله التى يمشى بها (المشکوٰۃ: حدیث قدسی)

(اور جب میرا بندہ (فرائض کی ادائیگی کے بعد متواتر) نوافل کے ساتھ میرا قرب تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے)

چنانچہ اس معنیٰ میں اقبال کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں، کارکشا، کارساز

اور مندرجہ بالا نظم کے شعر

مدعا پیدا نگردد زیں دو بیت
تا نہ بینی از مقام مارمیت

میں مقام مارمیت سے اشارہ ہے بہ آیت شریفہ:

وما رمیتَ اذ رمیتَ ولکنّ اللہ رمٰی (سورۃ الانفال: ۱۷)

(اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے
نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کو خدا تعالیٰ نے اپنا فعل قرار دے دیا۔ اس نظم میں یہ آیت اور اس کے الفاظ عبدہٗ، ھو عبدہٗ، عبدہٗ جز سر الا اللہ نیست، لا الہ تیغ و دم او عبدہٗ، غرق شو اندر وجود اے زندہ رود، اور قرب نوافل والی حدیث سب وحدۃ الوجود کے نظریہ کے دلائل ہیں جنہیں وجودی حضرات پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ ساری نظم وحدۃ الوجود کے نظریہ انسان کامل کو پیش کرتی ہے کیونکہ اس کے مستدلات ارباب وجود کے مستدلات ہیں۔ حسین بن منصور حلاج (م۔ ۳۰۹ھ) کو پہلے حلول واتحاد کے نظریہ کا حامل سمجھا جاتا تھا مگر جب فرانسیسی فلسفی ماسینوں (Massignon) نے حلاج کی کتاب ''الطواسین'' ایڈٹ کر کے طبع کی اور اس کے حالات زندگی پر بھی مفصل کتاب ''جذبہ حلاج (Le Pasion de Hallaj) طبع کی اور علامہ اقبال نے ان دونوں کتابوں کو پڑھا تو اس کا نظریہ حلاج کے بارے میں تبدیل ہو گیا اور وہ اسے حلول واتحاد کی بجائے وحدۃ الوجودی سمجھنے لگے۔ اس بنا پر انھوں نے اپنی کتاب ''جاوید نامہ'' میں جو ان کا معراج نامہ ہے حلاج کو وجودی افکار کا حامل دکھایا۔ اور خصوصاً یہ نظم ان کے وجودی نقطہ نظر کو خوب واضح کرتی ہے۔ اس نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوہر ہیں اور یہ جوہر ہر دور کے انسان کامل کے اندر ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر دور کے انسان کامل کا نام محمد مصطفیٰ نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام انسان کامل جوہر مصطفوی سے فیضیاب تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک آنے والے تمام انسان کامل جوہر مصطفوی سے فیضیاب ہوں گے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جوہر مصطفوی ہی تھا اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد اور احمد تھا۔ علامہ اقبال نے جوہر مصطفوی کا تصور عبدہٗ کے فکر کے تحت حلاج کے حوالہ سے نقل کیا ہے حالانکہ حلاج کے علاوہ عبدالکریم الجیلی کا انسان کامل کے بارے میں جوہر مصطفوی کا تصور بھی یہی ہے چنانچہ ذیل میں دو حوالہ جات سے اس کی توضیح پیش کی جاتی ہے۔

ایس ایم فاروق لکھتے ہیں:

''اس جہان کا تلاش مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف ہونے کا

تصور الجیلی کے مرد کامل کے تصور سے جاملتا ہے۔ اقبال نے سوال پوچھا کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جوہر ہے جو وجود کے اندر گاہے گاہے ظاہر ہوتا ہے؟ الجیلی (عبدالکریم) کہتا ہے کہ جب مرد کامل پیدا ہوتے ہیں ان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نظر آتے ہیں ہر زمانے میں انہی کا نام دوسری شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے''

(طواسین اقبال: تالیف ایس ایم فاروق، لاہور ۱۹۸۷ء، طابع اقبال اکادمی پاکستان، جلد اول، ص ۹۰)

اور ڈاکٹر ملک حسن اختر اس پر اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الجیلی (عبدالکریم) نے کمال کا یہ مرتبہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لیے ہی مختص کیا ہے۔ اس کا خیال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہر زمانہ میں اولیاء کی صورت میں ظاہر ہوتی رہتی ہے اس کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو صورت چاہیں اختیار کر سکتے ہیں''

چنانچہ وہ شبلی کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کیا تجھے نہیں معلوم کہ جب آپ شبلی کی صورت میں ظاہر ہوئے تو شبلی نے اپنے تلمیذ سے کہا کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تلمیذ صاحب کشف تھا اس نے نور کشف سے پہچان لیا اور کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ کا رسول ہے مگر انھیں فوراً ہی خیال آیا کہ کہیں ان پر تناسخ کے مسئلہ کا قائل ہونے کا الزام نہ لگ جائے''

چنانچہ وہ اسی صفحہ پر کہتے ہیں:

''مبادا میرے قول میں مذہب تناسخ کا تجھے وہم گزرے۔ میں خدا کی اور پھر رسول کی اس بات سے پناہ لیتا ہوں کہ میری یہ مراد ہو بلکہ

میری غرض یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قدرت ہے کہ وہ ہر صورت میں متصور ہوں حتیٰ کہ وہ ان صورتوں میں متجلی ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور جاری ہے کہ وہ ہمیشہ ہر زمانہ میں اس زمانہ کے اکمل (انسانوں) کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں تا کہ ان کی شان بلند ہو اور زمانہ کا ان کی طرف میلان درست اور قایم ہو وہ ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوتے ہیں اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حقیقت ہیں''

ڈاکٹر ملک حسن اختر مزید لکھتے ہیں:

''علامہ اقبال اس خیال سے اتفاق نہیں کرتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مختلف ہستیوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ البتہ الجیلی کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات صرف اکمل انسان میں ہی متجلی ہوتی ہے ہر کامل انسان میں ان کی ذات جلوہ گر نہیں ہوتی ورنہ وہ یہ کہتے کہ کامل اپنی اکملیت میں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے کیونکہ رسول اکرم کی ذات تو کمال کے اعلیٰ ترین درجہ پر ہے''

(اقبال اور مسلم مفکرین: تالیف ڈاکٹر ملک حسن اختر، لاہور ۱۹۹۲ء، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ص ۱۲۲)

عبدہٗ کے ذیل میں چند مزید توضیحات درج ذیل ہیں:

۱ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''نہایت مراتب ولایت مقام عبدیت است و در درجات ولایت فوق عبدیت مقامے نیست''

(مراتب ولایت کا آخری مقام عبدیت ہے اور درجات ولایت فوق عبدیت کے اوپر اور کوئی مقام نہیں ہے) (مکتوبات امام ربانی،

دفتر اول، مکتوب ۳۰)

۲......علامہ اقبال اسی مسلک کی نمائندگی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''آپ (لوگوں) کی اصطلاح میں اگر میں اپنے مذہب کو بیان کروں تو (وہ) یہ ہوگا کہ شان عبدیت انتہائے کمال روح انسانی ہے۔ اس سے آگے اور کوئی مرتبہ یا مقام نہیں''
>
> (مضمون: سر: سرخودی، از علامہ اقبال، اخبار وکیل، امرتسر، بھارت، ۹؍ فروری ۱۹۱۴ء، بحوالہ مجلّہ اقبال، لاہور، اپریل ۱۹۵۴ء، ص ۴۵)

۳......علامہ اقبال نے حسین بن منصور حلاج سے منسوب نظم میں عبد اور عبدہٗ کے درمیان بڑا نازک فرق بتایا ہے۔ بندے تو سبھی ہوتے ہیں مگر اس کا بندہ ہونا اور محسوس کرنا ہی مقام عبدیت ہے اور یہی معراج انسانیت ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء، ادارۂ مسعودیہ)

۴......اس آیت قرآنی میں جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عبد کو ایک رات کے قلیل حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی 'اسریٰ بعبدہٖ' (اپنے بندے کو رات کے وقت سیر کرائی) کا لفظ آیا ہے ''اسریٰ بحبیبہٖ'' (اپنے حبیب کو رات کے وقت سیر کرائی) کا لفظ نہیں آیا۔ اور اسریٰ بنبیہٖ'' (اپنے نبی کو رات کے وقت سیر کرائی) کا لفظ بھی نہیں آیا۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حبیب اور نبی ہونا لاریب ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں عبدہٗ کو اختصاص دیا گیا ہے۔

۵......ایسے ہی سورہ نجم میں مقام ''قاب قوسین او ادنی'' پر آپ کے ساتھ اپنی گفتگو کو ''فاوحی الی عبدہٖ ما اوحی'' کہا ہے اور یہاں بھی لفظ ''عبدہٗ'' کا لحاظ رکھا ہے حبیب اور نبی وغیرہ القابات استعمال نہیں کیے۔

۶......حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کے جواب میں جب انھوں نے آپ کی ماں حضرت مریم سے آپ کے بارے میں پوچھا تھا کہا:

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ (سورۃ مریم: ۳۰)

(میں اللہ کا بندہ ہوں)

۷ اس کے علاوہ عبدہ کے بارے میں چند مزید آیات درج ذیل ہیں۔

(۱) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ
(الکھف:۱)

(سب تعریف خدا ہی کو ہے جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر (یہ)
کتاب نازل کی) (فتح الحمید)

(۲) ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا (مریم:۲)

(یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا بیان (ہے جو اس نے) اپنے
بندے زکریا پر (کی تھی) (فتح الحمید)

(۳) تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ
لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (الفرقان:۱)

''وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے
پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل علم کو ہدایت کرے'' (فتح الحمید)

(۴) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

''کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں؟'' (فتح الحمید)

۸ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''**نعم العبد**'' (ص:۳۸:۴۴)
(اچھا عبد)

۹ دوسرے کلمہ، کلمہ شہادت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے بارے میں ''**اشھد ان محمدا عبدهٗ ورسوله**'' میں عبدہ کا لفظ درج کیا گیا ہے۔

۱۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ وہ آپ کو ملک یعنی بادشاہ کہا کریں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ہزار مربع پر مشتمل ریاست مدینہ بنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حکمران تھے تو آپ نے جواب دیا ''**لا انا عبدهٗ ورسوله**'' یہاں لفظ عبدہٗ کو استعمال کیا۔

۱۱ اور دیگر کئی مواقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق عبدہ کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے واضح

ہوا کہ مقامِ عبدیت یعنی مقامِ بندگی ہی انسان کامل کا اصل مقام ہے اور اسی پر قیام اس کا کمال اور اس کی معراج ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال کہتے ہیں:

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

علامہ اقبال مثنوی ''پس چہ باید کرد اے اقوام شرق'' میں مردِ حر کے عنوان کے تحت اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ما ہمہ عبد فرنگ او عبدہٗ
او نہ گنجد در جہان رنگ و بو
صبح و شام ما بفکر ساز و برگ
آخرِ ما چیست؟ تلخیہائے مرگ
در جہانِ بے ثبات او را ثبات
مرگ او را از مقاماتِ حیات
اہل دل از صحبت ما مضمحل
گل زفیضِ صحبتش دارائے دل
کار ما وابستۂ تخمین و ظن
او ہمہ کردار و کم گوید سخن
ما گدایاں کوچہ گرد و فاقہ مست
فقر او از لا الہ تیغے بدست

عبدیت کے بارے میں علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نقطۂ نظر:

اس بارے میں واضح رہے کہ ان دونوں حضرات کا نقطہ نظر وجودی نہیں بلکہ شہودی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال اپنی کتاب ''اسرار خودی'' میں کہتے ہیں کہ مردِ مومن یا مردِ کامل میں

۱.....صفات کی بجائے بے پردہ ذات ملحوظ ہے

۲ سرّ الوصال کی بجائے سرّ الفراق ملحوظ ہے

۳ فنا کی بجائے بقا اور گم شدہ کی بجائے انفرادیت کو قائم رکھنا ملحوظ ہے۔

چنانچہ وہ کہتے ہیں:

مرد مومن در نسازد باصفات
مصطفیٰ راضی نہ شد الا بذات
کمال زندگی دیدارِ ذات است
طریقش رستن از بندِ جہات است
چناں با ذاتِ حق خلوت گزینی
ترا او بیند و او را تو بینی
بخود محکم گزر اندر حضورش
مشو ناپید اندر بحر نورش

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد لکھتے ہیں کہ:

''۱۹۳۲ء میں لندن میں ارسطا طالیسی سوسائٹی (Aristotle Sorcity of London) کی دعوت پر اقبال نے جو لیکچر دیا تھا اس میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے افکار و خیالات کو اہل انگلستان کے سامنے پیش کیا تھا مولانا غلام رسول مہر نے ۱۴ر جولائی ۱۹۶۳ء کو لاہور میں راقم سے فرمایا تھا کہ ۱۹۳۲ء میں سفر انگلستان میں اقبال کے ساتھ وہ بھی شریک و رفیق تھے موصوف نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اقبال نے روما میں "Religious Experience" کے عنوان سے ایک تقریر کی تھی پھر جب مصر پہنچے تو وہاں بھی قریب قریب وہی تقریر دہرائی تھی

> اور ان دونوں تقریروں میں علامہ اقبال نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ذکر فرمایا تھا۔ علامہ اقبال کا لیکچر جو انھوں نے ۱۹۳۲ء میں لندن میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں دیا تھا وہ اب اقبال کے مشہور مجموعہ خطبات Reconstruction of Religious Thought کا ساتواں خطبہ (بعنوان: Is Religion Possible) ہے۔ جس میں اقبال نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات سے یورپ کو روشناس کرایا تھا''
>
> (حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال: ۲۰۰۲ء، ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ص ۷۱، مطبوعہ کراچی)

حضرت مجدد الف ثانی او علامہ اقبال کے افکار میں شہودیت یا وحدۃ الشہود کے بارے میں انتہائی اور گہری مماثلت اور یکسانیت کے مطالعہ کے لیے ملاحظہ فرمائیے مندرجہ ذیل کتب:

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال: تصنیف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی پاکستان ۲۰۰۲ء، ضیاء الاسلام پبلی کیشنز)

۲۔ اقبال اور مسلم مفکرین: تصنیف ڈاکٹر ملک حسن اختر، لاہور ۱۹۹۲ء، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ص ۲۱۳، مضمون اقبال اور امام ربانی مجدد الف ثانی۔

۳...... طواسین اقبال: تصنیف ایس ایم فاروق، لاہور ۱۹۹۰ء اقبال اکادمی پاکستان، جلد دوم، سوم یکجا، ص ۸۴، مضمون اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی۔

چوتھی توضیح ...... لیکن خواجگان کا لفظ بخارا اور سمرقند کے خواجگان کے لیے مخصوص ہو گیا'' اس ضمن میں راقم کی تحقیق بچند حوالہ جات درج ذیل ہے۔

۱۔ بحوالہ رشحات عین الحیات، تہران، جلد اول کے مقدمہ نگار دکتر اصغر معینیان کے تحقیقی مقدمہ کی چند عبارات درج ذیل ہیں:

(۱) مقدمہ رشحات عین الحیات، طبع مذکور ص ۳۸ ''این طائفہ (نقشبندیہ) کہ (از عبدالخالق غجدوانی)

تا زمان خواجہ بہاء الدین محمد معروف و موسوم بہ خواجگان یا خواجگانیہ بودہ است‘‘

(۲) مقدمہ ص ۴۳ ’’خواجہ عبد الخالق غجدوانی سومین شخصیت از مشایخ بزرگ صوفیہ در قرن ششم کہ مؤسس اصلی و بنیان گزار واقعی سلسلہء خواجگان است کہ بعداً بہ نقشبندیہ معروف ہمانا شیخ المشایخ خواجہ عبد الخالق غجدوانی است کہ بحق اورا ’’سرحلقہ طریقت خواجگان‘‘ و ’’سردفتر این عزیزان قدس اللہ ارواحہم‘‘ نامیدہ اند‘‘

(۳) مقدمہ ص ۶۴ ’’از عہد شیخ المشایخ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کہ ’’سرحلقہ سلسلہء خواجگان‘‘ است تا عہد خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری ’’خواجگان و خواجگانیہ‘‘ نام دادہ اند‘‘

نوٹ:

اس سلسلہ کے مختلف ادوار میں مختلف نام از روئے تاریخ بحوالہ مقدمہ نگار رشحات عین الحیات حسب ذیل ہیں۔ یہ سلسلہ:

۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ تک صدیقیہ کہلاتا تھا۔

۲ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خواجہ یوسف ہمدانی تک طیفوریہ کہلاتا تھا (اس کا ذکر عبد الرحمن السلمی کی کتاب طبقات اصوفیہ، عبد الکریم القشیری کی کتاب الرسالۃ القشیریہ، علی بن عثمان الہجویری کی کتاب کشف المحجوب، J.A.Arberry کی کتاب Sufism اور J.Spencer Trimingham کی کتاب 'The Sufi Orders in Islam" میں بھی ہے)

۳ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ تک جیسا کہ پہلے اوپر ذکر ہو چکا ہے یہ سلسلہ خواجگان کہلاتا تھا۔

۴ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ سے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ تک ’’نقشبندیہ‘‘ کہلاتا تھا اگرچہ درمیان میں حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمۃ کے بعد کچھ دیر احراریہ بھی کہلایا لیکن غالب نام نقشبندیہ ہی رہا۔

۵..... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نقشبندیہ مجددیہ کہلایا۔

۶ آگے اپنی شاخوں کے لحاظ سے زبیریہ، مظہریہ، توکلیہ، چوراہیہ، موہڑویہ اور شرقپوریہ وغیرہ بھی کہلایا۔ مگر ان سب پر ابھی تک غالب نام نقشبندیہ مجددیہ ہی ہے۔

(رشحات، ایران، ج ا، مقدمہ ص ۶۳، ۶۴/ دی صوفی آرڈرز ان اسلام، جے سپینسر ٹرائی منگھم، لندن ۱۹۷۱ء، ص ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶_۳۰، ۶۲، ۹۱_۱۹۵ اور ۲۶۲)

سلسلۂ خواجگان کے نام:

اوپر درج رشحات کے مقدمہ نگار کی تحقیق اور توضیح کی روشنی میں سلسلۂ خواجگان کے تحقیق کردہ سات خواجگان کے نام حسب ذیل ہیں:

۱..... خواجہ عبدالخالق غجدوانی

۲..... خواجہ عارف ریوگری

۳..... خواجہ محمود انجیر فغنوی

۴..... خواجہ عزیزان علی رامتینی

۵..... خواجہ محمد بابا سماسی

۶..... خواجہ محمد امیر کلال بخاری

۷..... خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند بخاری

نوٹ:

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سلسلۂ خواجگان کے اصل بانی اور حقیقی مؤسس ہیں۔ چنانچہ ان کو ''سر دفتر طبقۂ خواجگان'' اور ''سر سلسلۂ این عزیزان قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم'' کا لقب دیا گیا ہے۔ (رشحات عین الحیات (فارسی)، ایران، ج ا، متن، ص ۳۴/ رشحات عین الحیات، نولکشور، متن ص ۱۸) آپ نے تربیت سالکین کے لیے اپنی مشہور ہشت شرائط پر مبنی سلوک ترتیب دیا۔ بانی سلسلۂ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی ہشت شرائط میں حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند نے تین شرائط کا اضافہ کر دیا تھا پھر ایک شرط بڑھا دی۔ ازاں بعد کل بارہ شرائط پر مبنی یہ خواجگان کا نصاب تربیت اب تک جاری ہے۔ اور راقم نے اپنے شیخ طریقت قطب الارشاد حضرت مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی مجددی توکلی محبوبی (م ۱۹۶۱ء) سے ان بارہ شرائط کو علمی طور پر سمجھا اور پھر ان کی توجہات اور واردات سے بہرہ ور ہوا۔ **الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔**

اس بنا پر یہ بات ایک قطعی حقیقت ہے کہ خواجگان کا مشہور عام سلسلہ انہیں سات مشائخ کے اسماء پر مشتمل ہے اور یہ بات واضح رہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند سلسلہ خواجگان کے بانی نہیں ہیں۔

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ سے سلسلہ نقشبندیہ شروع ہوا لہٰذا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند سلسلہ نقشبندیہ کے بانی ہیں نہ سلسلہ خواجگان کے۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند حضرت خواجہ بابا محمد سماسی کے فرزند ہیں۔ اور حضرت خواجہ امیر کلال کے مرید ہیں۔ لیکن انھوں نے تمام فیض حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی روح مبارک سے پایا۔ اور وہ ان کے اویسی ہیں۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کا نصاب تربیت ان کی مشہور آٹھ شرائط اور ان کی ایک وصیت پر مشتمل ہے۔ یہ وصیت انھوں نے اپنے معنوی فرزند اور اپنے خلیفہ دوم خواجہ اولیا کبیر بخاری کو کی تھی۔ آٹھ مذکورہ شرائط درج ذیل ہیں۔

۱ ہوش دردم
۲ نظر برقدم
۳ سفر دروطن
۴ خلوت درانجمن
۵ یادکرد
۶ بازگشت
۷ نگہداشت
۸ یادداشت

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کی چار اضافی شرائط درج ذیل ہیں:

۹ وقوف زمانی
۱۰ وقوف قلبی
۱۱ وقوف عددی
۱۲ اندراج النہایۃ فی البدایۃ

تذکرہ شرائط خواجگان:

ان شرائط خواجگان کا ذکر صرف چار اشخاص نے کیا ہے جو کہ حسب ذیل ہیں:

۱ صلاح بن مبارک بخاری نے اپنی کتاب انیس الطالبین وعدۃ السالکین، بامقدمہ وتصحیح: دکتر خلیل ابراہیم صاری اوغلی، تہران، بہار ۱۳۸۱، انتشارات کیہان، کے مقدمہ کے صفحہ ۳۳ سے لے کر ۴۲ تک رشحات کے

حوالہ سے گیارہ شرائط کا نہایت مفصل و مشرح ذکر کیا ہے۔

۲...... مولانا فخر الدین علی بن حسین الواعظ کاشفی نے اپنی کتاب رشحات عین الحیات، با مقدمہ و تصحیحات و حواشی و تعلیقات: دکتر علی اصغر معینیان، تہران، شہر یور ماہ ۲۵۳۶، انتشارات بنیاد بادشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی، جلد اول متن کے صفحہ ۳۸ سے لے کر صفحہ ۵۰ تک گیارہ شرائط کا بیان بڑی مفصل شرح اور تفصیل سے کیا ہے۔ جبکہ اس کتاب کی دوسری جلد کے متن کے ص ۵۰۶ پت بارہویں شرط ''اندارج النہایۃ فی البدایۃ'' کا ذکر اس طرح کیا ہے:

> ''حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ تعالیٰ سرہ فرمودہ اند کہ نہایۃ
> رادر بدایۃ درج میکنم''

وصیت:

یہ وصیت آپ نے اپنے معنوی فرزند اور خلیفہ دوم خواجہ اولیاء کبیر کو کی تھی۔ (رشحات عین الحیات، جلد ۱، متن ص ۳۷)

۳...... حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں ان شرائط کا مفصل اور مشرح ذکر کیا ہے۔ دیکھیے مکتوبات مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، اردو ترجمہ: سید زوار حسین شاہ، کراچی ۱۹۹۱ء، ادارہ مجددیہ، ناظم آباد

دفتر نمبر	مکتوب نمبر	صفحہ نمبر	موضوعات/شرائط
دفتر اول	۱۵۱	۳۴۰	یادداشت
دفتر اول	۲۲۱	۱۱۷	سفر در وطن، خلوت در انجمن، اندراج النہایۃ فی البدایۃ
دفتر اول	۲۶۶	۲۵۲	سفر در وطن، اندراج النہایۃ فی البدایۃ
دفتر اول	۲۸۵	۳۵۲	یادداشت
دفتر اول	۲۹۵	۴۵۱	ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، اندراج النہایۃ فی البدایۃ: اس کو سفر در وطن کی شرح میں یوں لکھا ہے۔ 'سفر در وطن سے مراد انفس کی سیر ہے جس کا منشاء اندراج النہایۃ فی البدایۃ ہے یعنی ابتداء میں انتہا کا حاصل ہونا جو اس طریقہ عالیہ کے ساتھ مخصوص ہے'' (ص ۴۵۳)

دفتر دوم	۴۲	۱۴۵	سفر در وطن، **اندراج النهاية فى البداية**
دفتر دوم	۴۳	۱۵۱	**اندراج النهاية فى البداية** (یہ مکتوب اس بنا پر اہم ہے کہ یہ تمام مکتوب صرف اس ایک اصطلاح کی شرح میں ہے)

۴ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجددی توکلی نے اپنی کتاب خیر الخیر معروف بہ مرغوب السلوک، لاہور ۱۹۵۳ء، اردو پریس، ص ۸ سے ص ۱۵ تک ان بارہ شرائط کا ذکر نہایت اچھی شرح اور تفصیل کے ساتھ کیا ہے اور خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی مذکورہ وصیت کو اپنی کتاب خیر الخیر کے ص ۱۲۲ پر درج کیا ہے۔

۲ بحوالہ کتاب انیس الطالبین، سلسلۂ خواجگان کے بارے میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے جو ہمیں دستیاب ہوئی ہے اور جو رشحات اور بلکہ رسالہ قدسیہ سے بھی اقدم ہے۔ یہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کے ایک مرید صالح بن مبارک بخاری (۷۲۳ھ - ۷۸۳ھ) کی تصنیف ہے۔ اور دکتر ابراہیم خلیل ساری اوغلی کی تصحیح و مقدمہ کے ساتھ ایران/ تہران سے بہار ۱۳۷۱ شمسی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے محقق متن اور مقدمہ نگار نے بھی مقدمہ کے صفحہ نمبر ۲۱ سے صفحہ ۲۵ تک اور متن کے صفحہ ۱۱۳ پر زیر عنوان "سلسلۂ خواجگان قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم" کی تعداد وہی سات دی ہے۔ جو رشحات کے حوالہ سے پہلے مذکور ہوئی ہے۔ یہ کتاب خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کی وفات ۷۹۳ھ کے فوراً بعد لکھی گئی ہے۔

۳ بحوالہ رسالہ قدسیہ خواجہ محمد پارسا مشمولہ ستہ ضروریہ، دہلی ۱۳۱۹ھ، مطبع مجتبائی، ص ۴۳ اور ۴۴ اس میں سلسلۂ خواجگان کے زیر عنوان پہلے سات اکابر کا ذکر موجود ہے۔

۴ بحوالہ کتاب نفحات الانس من حضرات القدس، نور الدین عبد الرحمٰن جامی، مقدمہ و تصحیح دکتر محمود عابدی، اس کتاب کے متن کے صفحہ ۳۸۳ سے لے کر ۳۸۹ تک اس سلسلۂ خواجگان اور ان کے سات مشائخ کا ذکر آیا ہے۔

۵ بحوالہ کتاب "The Sufi Orders in Islam" تصنیف "J.Spencer Triminigham"، لندن ۱۹۷۱ء، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

اس کتاب کے متن کے ص ۶۲ اور ۶۳ کے حوالہ سے سلسلہ خواجگان کے سات اکابر کے اسماء جو حسب سابق ہیں قند مکرر کے طور پر درج ذیل ہیں:

Khawajagan:

1. Abdul-Khaliq Al-Ghujdawani (d.A.D.1220)
2. Arif Riwgari, d. 657/1259
3. Mahmud Anjir Faghnawi, d. 643/1245 (or 670/1272)
4. Azizan Ali ar-Ramitani, d 705/1306 (721/1321)
5. Muhammad Babab Sammasi, d 740/1340 (755/1354)
6. Amir Sayyid Kulal al-Bukhari, d. 772/1371
7. Muhammad ibn M. Baha ad-din an-Naqshabandi, 717/1318---791/1389.

۷۔ ..... ملاحظہ کیجیے مقامات مظہری: حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی، دہلی ۱۳۰۹ھ، مطبع مجتبائی، ص ۱۱۵، یہاں معمولات مظہریہ کے ذیل میں ختم خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے جلی عنوان کے بعد لکھا گیا ہے:

> ''ثواب ایں حتم بہ ارواح حضرات بزرگواران (خواجگان) کہ ایں
> ختم بہ ایشان منسوب است باید گذرانید زیرا کہ در تعین اسامی ایں
> اکابر اختلاف است''
> (اس ختم شریف کا ثواب ''حضرات بزرگواران (خواجگان) کی
> ارواح کو پہنچا دیا جائے جن سے یہ منوسب ہے وجہ یہ کہ ان اکابر
> بزرگواران (خواجگان کے ناموں کے تعین میں اختلاف ہے)

چونکہ یہ کتاب مقامات مظہری حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی نے اپنے شیخ طریقت حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید کے حالات اور معمولات کے بارے میں لکھی ہے اس لیے انھوں نے اپنے شیخ طریقت مرزا مظہر جان جاناں کا یہ ارشاد کمال دیانت سے نقل کر دیا ہے کہ ان بزرگواران (خواجگان) کے ناموں کے تعین کے بارے میں اختلاف ہے۔ جس کو دیکھ کر کئی لوگوں نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں کی پیروی میں لکھا کہ ان بزرگواران (خواجگان) کے ناموں کے تعین کے بارے میں اختلاف ہے

اور ان کا تعین نہیں ہے۔ لیکن جب حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی نے اپنا رسالہ ''ایضاح الطریقہ'' لکھا تو اس میں ان خواجگان کے ناموں کا تعین کر دیا اور ان کی پیروی کرتے ہوئے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجددی توکلی (م۔ ۱۹۱۷ء) نے اپنی کتاب ''ذکر کثیر'' کے آخر میں ختم خواجگان کو بیان کرنے کے بعد ان خواجگان کے ناموں کا تعین کر دیا ہے۔ اور یہ وہی سات اسماء ہیں جن کو رشحات اور انیس الطالبین کے محققین متن اور مقدمہ نگاروں اور کتاب The Sufi Orders in Islam کے حوالہ جات سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

اس ساری تفصیل کو نقل کرنے کے بعد راقم کا مقصد از روئے تحقیق یہ بیان کرنا ہے کہ جن لوگوں نے ناموں کا تعین نہیں کیا ان کا علم ''سلسلہ خواجگان'' کے بارے میں قطعی نہیں تھا۔ وہ خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند کے بعد آنے والے سب مشائخ بخارا مثلاً خواجہ علاء الدین عطار، خواجہ یعقوب چرخی، خواجہ عبید اللہ احرار، خواجہ محمد زاہد، خواجہ درویش محمد، خواجہ امکنگی کو بھی غلطی سے خواجگان میں شمار کرتے تھے۔ جبکہ یہ سب مشائخ اس سلسلہ کے تاریخی ادوار کی رو سے سلسلہ نقشبندیہ کی ذیل میں آتے ہیں اور جن لوگوں نے سلسلہ خواجگان کے ناموں کا تعین کر دیا ہے ان کا یہ تعین از روئے تحقیق قطعی ہے۔ کہ یہ خواجگان صرف سات مشائخ ہیں اور جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے ان کے بعد آنے والے مشائخ اگرچہ بخارا اور سمرقند (ماوراء النہر) میں ہوئے ہیں لیکن وہ ان خواجگان میں شامل نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اس بنا پر کہ وہ خواجہ بہاء الدین نقشبند کے بعد آئے ہیں سلسلہ نقشبندیہ کی ذیل میں آتے ہیں۔ لہٰذا راقم کی اس توضیح کے بعد سلسلہ خواجگان اور اس کے سات مشائخ کے ناموں کے بارے میں اب کوئی ابہام اور شک وشبہ باقی نہیں رہنا چاہیے۔

نوٹ:

۱ سلسلہ خواجگان/خواجگانیہ کے اولین بزرگ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی ہوئے اور آخرین بزرگ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند ہوئے۔ اس طرح ان دونوں بزرگوں سمیت سلسلہ خواجگان/خواجگانی کے سات بزرگ ہوئے جیسا کہ پہلے اوپر ذکر ہو چکا ہے

۲ خواجہ بہاء الدین نقشبند سے سلسلہ نقشبندیہ کا آغاز ہوا۔ جس کے آخری بزرگ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (م۔ ۱۰۱۲ھ) ہیں۔ ان بزرگوں پر نقشبندیہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی سے سلسلہ مجددیہ کا آغاز ہوا لیکن ان کے ساتھ نقشبندیہ کا لفظ بھی آتا رہا۔ یعنی نقشبندیہ مجددیہ۔ اور

نسبت نقشبندیہ نسبت مجددیہ پر غالب ہے۔ ایسے ہی ماوراء النہر/ وسط ایشیا میں نسبت نقشبندیہ پر نسبت خواجگانیہ دسویں صدی ہجری تک۔ غالب رہی۔ اور یہ سلسلہ اگرچہ نقشبندیہ تھا مگر خواجگانیہ نقشبندیہ کہلاتا رہا۔ درمیانی بزرگوں میں سے حضرت احرار اور حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دونوں خواجہ بہاء الدین نقشبند کے اویسی تھے۔ یعنی ان دونوں نے ان کی روح مبارک سے زیادہ فیض پایا تھا۔ لہٰذا خواجہ احرار کا سلسلہ احراریہ کہلایا۔ مگر اس پر بھی نقشبندیہ ہی غالب تھا اور یہ سلسلہ نقشبندیہ احراریہ کہلاتا رہا اور یا پھر خواجگانیہ نقشبندیہ احراریہ کہلاتا رہا۔ چنانچہ یہ بھی ایک وجہ ہے جس کی بنا پر کہا گیا کہ سلسلہ خواجگان کے بزرگوں کا تعین نہیں ہوسکتا۔

(مقدمہ رشحات، ایران، ج ۱، ص ۴۵، ۴۶)

پانچویں توضیح...... الجزائر/ لیبیا کے شیخ سید محمد بن علی السنوسی المجاہری الحسنی الادریسی بانی تحریک سنوسیہ متولد بمقام مستغانم (الجزاء) ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۱ء متوفی بمقام جغبوب (برقہ) ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء انھوں نے اپنی تعلیم اپنے وطن میں پائی۔ پھر ۱۸۳۰ء سے لے کر ۱۸۴۳ء تک تیرہ سال مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ یہاں وہ سلسلہ اویسیہ کے بانی شیخ طریقت احمد بن عبد اللہ بن ادریس الفاسی (۱۷۶۰ء۔ ۱۸۳۷ء) سے بیعت ہوئے اور خلافت پائی۔ ۱۸۳۷ء میں انھوں نے مکہ کے پہاڑ ابوقبیس پر اپنے سلسلہ کا پہلا زاویہ قایم کیا۔ پھر واپس اپنے وطن برقہ آئے۔ برقہ کے قریب رفاعہ میں پہلا زاویہ قایم کیا پھر درنہ (جبل الخضر) کے قریب البیضاء میں پھر تمسہ میں اور آخر کار جغبوب میں زاویہ قایم کیا۔ انھوں نے اپنے وطن میں ۱۸۴۰ء سے ۱۸۵۹ء تک ۱۹/ سال اپنے سلسلے کی تبلیغ کی اور ۱۸۵۹ء میں جغبوب میں فوت ہوئے ان کا سلسلہ درویشیہ افریقہ کے سلسلہ ادریسیہ کی تین شاخوں میں سے ایک شاخ تھا اور انھوں نے دوسری شاخوں کے ساتھ مل کر اخوان کے نام عالمگیر اخوت اسلامیہ کے فکر پر مبنی تنظیم بنا لی۔ اور طرابلس کی آزادی کے لیے سنوسی تحریک چلائی۔ سنوسیوں نے آزادی کے حصول کے لیے جان کی بھی پروا نہیں کی۔ اٹلی طرابلس پر قابض تھا۔ ان کی جنگیں اس کے ساتھ ہوتی رہیں۔ وہ طیاروں میں سنوسیوں کو بھر کر اوپر فضا میں لے جاتے تھے اور پھر بلندی سے نیچے گرا دیتے تھے۔ اس طرح بے شمار سنوسی شہید ہوے۔ ان کی تبلیغی کوششوں سے سوڈان، اس کا صحرائے اعظم صحارا اور مغربی افریقہ میں لاکھوں زنگی اسلام لائے۔ لاکھوں رہزن اور جرائم پیشہ اقوام کے مسکن امن و سلامتی کا گہوارہ بن گئے۔ پھر یہاں تک کہ جنگ عظیم اول میں جرمنی کا ساتھ دینے کی بنا پر انھیں جاگیریں مل گئیں۔ ان کا صدر مقام ۱۸۹۵ء تک جغبوب رہا، پھر کُفرہ بنا اور ان

کے زاویوں کی تعداد شیخ سنوسیؒ (وفات ۱۸۵۹ء تک بائیس تھی پھر بڑھتے بڑھتے ۱۹۲۲ء میں تین سو ہوگئی۔ سنوسی تحریک دینی اور سیاسی تحریک تھی دینی لحاظ سے یہ مالکی مذہب کے پیرو تھے لیکن اجتہاد بھی کرتے تھے۔ یہ فقہ اور قیاس کو نہیں مانتے تھے، صرف کتاب وسنت پر عمل کرنے کے داعی تھے اور ابن تیمیہ ظاہری المذہب (م ۷۲۸ھ) کی پیروی کرتے تھے اور سعودی عرب کی وہابی تحریک کے زیر اثر تھے ان کے حالات کے اہم مراجع درج ذیل تین ہیں:

۱ السنوسیہ دین ودولۃ: محمد شکری، قاہرہ ۱۹۴۸ء

۲ Sanusiyah by N.A Ziadah، لائیڈن ۱۹۰۸ء

۳ الدرر السنیہ فی اخبار السلالۃ الادریسیۃ، قاہرہ ۱۳۵۹ھ (یہ کتاب شیخ سنوسی کی ذاتی تصنیف ہے)

یہ کتب ان کے دینی وسیاسی مسلک کی مفصل تواریخ ہیں۔ یہ لوگ سادہ ذکر واذکار جو ان کی کتابوں میں درج ہیں کرتے تھے۔ مگر شیخ سنوسی محمد بن علی صاحب ولایت صوفیاء میں شمار نہیں ہوتے۔ اور مالکی المذہب ہونے کے ساتھ ساتھ ابن تیمیہ کی پیروی کرنے کی بنا پر یہ لوگ برصغیر پاک وہند کے اہل حدیث/ وہابی طبقہ سے مختلف نہیں تھے۔

امیر ملت محدث علی پوری اور ان کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو سنوسی تحریک سے مشابہ ہو۔ امیر ملت صاحب ولایت، باکرامت اور عالی مرتبت شخصیت تھے۔ وہ ابن تیمیہ کے پیروکار نہیں تھے نہ وہابی تھے نہ مالکی تھے بلکہ خالصتاً حنفی تھے اور مقلد تھے۔ انھوں نے سیاسی زندگی کے طور پر مسلم قوم کے الگ آزاد وطن پاکستان کے حصول کے لیے قائد اعظم محمد علی جناح کا ساتھ دیا۔ جس نے برصغیر میں مسلم قومیت کی جنگ تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے جیتی تھی۔ سلسلہ عالیہ مجددیہ کی تعلیمات اور سلسلہ سنوسیہ ادریسیہ کی تعلیمات میں کوئی توافق نہیں اور نہ کوئی تشابہ۔ لہٰذا میرے نزدیک حضرت امیر ملت کی حنفی اور مجددی شخصیت کو شیخ السنوسی کی غیر مقلد اور وہابی شخصیت سے تشبیہ دینا اور ان کو سنوسی ہند کہنا حضرت امیر ملت محدث علی پوری کی شان میں گستاخی کرنا ہے اور ان کے مسلک کو مسخ (Disfigure) کرنا ہے۔ کیونکہ ہمارے دل میں ان کی شخصیت حنفی اور نقشبندی مجددی ہے۔ وہ غیر مقلد اور وہابی نہیں تھے۔ اور وہ طرابلس کے شیخ سنوسی سے کہیں زیادہ بڑی اور معتدل شخصیت کے مالک تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشورِ دوم

رہے زباں پہ شانِ امام ربانی
سُنا اے کلک بیانِ امام ربانی
(محمد حسین آسی)

نصر من الله وفتح قريب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

محفل تشکر

بسلسلہ اجراء جہان امام ربانی، کراچی

(یکم ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء)

☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس

(کراچی، لاہور، دہلی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی سات جلدیں شائع ہوئیں تو ۱۰/ اپریل ۲۰۰۵ء کو کراچی میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی کے زیر اہتمام ایک شاندار ''محفل اظہار تشکر'' منعقد کی گئی جس میں پاک و ہند کے علماء و فضلاء شریک ہوئے اور علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے صدارت فرمائی...... ۲۴/ اپریل ۲۰۰۵ء کو لاہور میں حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی کے زیر اہتمام ''قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' کا انعقاد ہوا یہ کانفرنس بھی ''جہان امام ربانی'' کے حوالے سے ہوئی جس میں پاکستان بھر سے علماء و مشائخ اور فضلاء و محققین نے مقالات پیش کیے اور اس کی صدارت بھی ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے فرمائی پاکستان کی ان کانفرنسوں کی آواز بازگشت دنیا بھر میں سنی گئی بالخصوص ہندوستان میں پھر ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے دہلی میں ''المجدد اکیڈمی'' قایم کی، مفتی محمد معظم احمد جس کے صدر بنائے گئے اور ۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ء کو المجدد اکیڈمی اور نصرۃ الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی کے اشتراک سے نئی دہلی میں ''امام ربانی مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس'' منعقد کی گئی جس میں ملک و بیرون ملک کے علماء و مشائخ اور فضلاء نے مقالات پیش کیے۔ اس کانفرنس کی صدارت امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی برکاتی نے کی جبکہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے پاکستان سے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی......

قارئین جہان امام ربانی کی آگاہی کے لیے ان تینوں کانفرنسوں کی روئداد پیش کی جارہی ہے جبکہ بعض اہم مقالات کو جہان امام ربانی میں شامل کرلیا گیا ہے......

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ' ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
بانی امام ربانی فاؤنڈیشن

☆☆

وہ ساعت بڑی مبارک تھی جب فقیر کے قلب میں امام ربانی فاؤنڈیشن کا خیال آیا اس خیال کے پس منظر میں فقیر کا وہ خواب ہے جس میں فقیر نے دیکھا کہ وہ قبلہ مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے ساتھ ایک سفر پر ہے دورانِ سفر حضرت قبلہ مسعود ملت نے فقیر سے فرمایا:

ہم سرہند شریف کے سفر پر جارہے ہیں

ایک مقام پر پہنچ کر حضرت قبلہ مسعود ملت رک گئے اور فقیر سے فرمایا کہ یہ حضرت مجدد الف ثانی کی قبر شریف ہے۔ فقیر نے قبر شریف کی زیارت کی تو یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ قبر شریف پر انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی ہے ہاں یہ سچ ہے کہ

اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار

اس مبارک خواب کے بعد مستی و بےخودی طاری ہونے لگی اور قلب ونظر حضرت مجدد الف ثانی کی قبر شریف کی نورانیت سے منور ہوگئے چند ہی دنوں کے بعد یہ فقیر حضرت قبلہ مسعود ملت کی زیارت اور قدم بوسی کے لئے دولت کدہ پر جارہا تھا اور قبر شریف کی نورانیت کے خیال میں گم تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فقیر پر کرم فرمایا اور فقیر کے قلب میں ''امام ربانی فاؤنڈیشن'' کے قیام کا خیال آیا فقیر نے حضرت مسعود ملت کی زیارت اور دست بوسی کے بعد اپنے اس مبارک خیال کا اظہار کیا۔ حضرت قبلہ مسعود ملت نے انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایہ علامہ محمد رضوان احمد خاں صاحب نے بھی تحریک فرمائی ہے اور صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کے ''نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر'' نے مزید ہمت افزائی

کی جو صوفی غلام سرور مجددی کے انتھک مساعی کا مرہون منت ہیں۔ بہرحال حضرت نے ’’امام ربانی فاؤنڈیشن‘‘ کے قیام کی منظوری دے دی جبکہ درس حضرت امام ربانی کی محفلِ مبارک کے بعد ادارۂ مسعودیہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس مورخہ ۳۰/مئی ۲۰۰۲ء کو ہوا جس میں امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام کی منظوری دی گئی۔ فقیر کی تحریک پر حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو متفقہ طور پر فاؤنڈیشن کا چیئرمین منتخب کیا گیا جبکہ فقیر کو امام ربانی فاؤنڈیشن کا بانی اور منتظم اعلیٰ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جس وقت امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا اس وقت عاشقانِ امام ربانی کے سامنے درج ذیل اغراض و مقاصد تھے۔

اعراض و مقاصد

☆...... حضرت مجد الف ثانی قدس سرہٗ کے حالات، خدمات اور مقامات پر تحقیقی مقالات کے عظیم مجموعہ کی تیاری

☆...... آپ سے متعلق مختلف بین الاقوامی اور علاقائی زبانوں میں لٹریچر کے تراجم

☆...... آپ کی تعلیمات کی روشنی میں ملت اسلامیہ کے اتحاد کی کوشش

☆...... عالمی جامعات میں آپ پر تحقیقی کام کو آگے بڑھانا

☆...... عالم اسلام کے علماء و مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، خدمات و علمی کارناموں پر ایک انسائیکلوپیڈیا کی تیاری

☆...... آپ کی تعلیمات کی روشنی میں اتباع سنت نبوی اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فروغ

☆...... سالانہ امام ربانی کانفرنس کا انعقاد اور اس موقع پر مجلّہ ’’یادگار مجدد‘‘ کا اجراء

☆...... عالمی سطح پر نقشبندیہ مجددیہ علماء و مشائخ سے رابطے، ان کے علمی و تحقیقی کام سے آگاہی اور لٹریچر کا حصول

چنانچہ سرمایہ اہلسنت آبروئے لوح و قلم حضرت قبلہ مسعود ملت کی سرپرستی میں سرعت سے کام شروع ہوا جس میں آپ کے معاونین کے طور پر حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب، یہ فقیر، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، برادرم حاجی معراج الدین مسعودی، برادرم شیخ محمد الیاس مسعودی اور برادرم سید محمد منصور مسعودی قابل ذکر ہیں۔ محمد مختار عالم حق صاحب نے پورے مسودے پر نظر ثانی فرمائی امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام کے ساتھ ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل و کرم ابر بہاری کی

طرح برسنے لگا۔ دنیا بھر سے حضرت مجدد الف ثانی کی علمی اور روحانی خدمات آپ کے فضائل و کمالات اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ کے حالات موصول ہونے شروع ہوئے اور ''جہاں امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کی سات حسین وجمیل گجروں یعنی سات جلدوں پر مشتمل یہ عظیم علمی کاوش صفحہ قرطاس کی زینت بنی۔

جیسا کہ آپ نے سماعت فرمایا کہ ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کا عظیم انسائیکلو پیڈیا سات جلدوں پر مشتمل ہے [illegible] کے عدد کو علم الاعداد کے اعتبار سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سات آسمان بنائے اور سات زمین پیدا کی، ہفتہ کے دن سات مقرر ہوئے، تخلیقِ انسانی سات مرحلوں [illegible] ہوئی، حرم شریف کا طواف سات مرتبہ مشروع فرمایا، صفا اور مروہ کے درمیان سعی بھی سات مرتبہ مقرر فرمائی، بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم بھی سات برس کی عمر میں مقرر ہوا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے علالت کے دوران سات مشکیزہ سے غسل کرانے کے لئے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ طاق عدد کا بہت خیال فرماتے تھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد ہے کہ ان کے حالات و افکار اور علمی و روحانی کارناموں پر مشتمل عظیم انسائیکلو پیڈیا بھی سات جلدوں پر مشتمل ہے جبکہ مزید دو جلدیں ابھی زیر تدوین ہیں اس طرح مستقبل قریب میں یہ انسائیکلو پیڈیا نو جلدوں پر مشتمل ہوگا جو طاق عدد پر مشتمل ہوگا...... امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام کے بعد حضرت قبلہ مسعودِ ملت کی سرپرستی میں یہ عظیم علمی کام شروع ہوا...... بارگاہ مجددیہ سے قبولیت کا شرف عطا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بھر سے علماء کیا فضلاء کیا، معلمین کیا، محققین کیا، شعراء کیا غرض ہر طرف سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے علمی روحانی کارناموں کے علاوہ سیرتِ طیبہ کے مختلف گوشوں پر علمی مواد جمع ہونا شروع ہوگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دس سال کا کام صرف تین سال میں ہوگیا۔

سرزمین سرہند وہ مے خانہ، علم و معرفت ہے جو عہد جہانگیری سے مئے عرفان پلانے میں مصروف ہے اور تا ابد پلاتا رہیگا تشنہ کامانِ علم وعرفان تشنہ تھے وہ ساقی علم وعرفان کے علمی وروحانی کمالات سے بے خبر تھے جب ہی تو اقبال نے تڑپ کر فریاد کی تھی کہ

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اتی جلیل القدر خدمات کے لئے جس مردِ خود آگاہ کا انتخاب فرمایا وہ کوئی غیر نہیں بلکہ حضرت مجدد الف ثانی کے اپنے ہی فرزند طریقت اور میخانہ مظہریہ کے ساقیِ دوراں ہیں یعنی مسعود ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ "جہاں امام ربانی مجدد الف ثانی" کے کام میں بہت سے اہل علم وفضل اور معاونین نے حضرت قبلہ مسعود ملت کی سرپرستی میں دن رات کام کر کے اس کو پایا تکمیل تک پہنچایا...... حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی شان میں جو عظیم انسائیکلو پیڈیا مرتب ہوا اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے، حضرت مجدد الف ثانی کے علوم و معارف ایک سمندر کی مانند ہیں ابھی تو اس سمندر میں سے ایک دریا تیار ہوا ہے ابھی اس مغزنِ علم وعرفاں کے سمندر عشق ومحبت سے اور بھی قیمتی موتی اور مرجان تلاش کرنے ہیں، ان شاء اللہ ان قیمتی علمی پتھروں کے ماہر یعنی اہل علم وعرفان اس سمندر عشق ومحبت میں غوطہ زن ہو کر علم وعرفان کے اور بھی موتی تلاش کریں گے اور جہان امام ربانی میں منزل بہ منزل اضافہ ہوتا جائے گا۔

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی سات جلدوں کی اشاعت سے ابھی تو حرم محبت کا صرف ایک طواف مکمل ہوا ہے جبکہ چھ طواف محبت ابھی باقی ہیں ہاں

وہ در ہے مری نسبت حق کا کعبہ
طوافِ زیارت کئے جا رہا ہوں

چنانچہ اس عظیم علمی کام کی تکمیل پر امام ربانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ر اپریل ۲۰۰۵ء رنگون والا ہال کراچی میں ایک محفل تشکر کا اہتمام کیا گیا جس کی سرپرستی خانوادہ مجددیہ کے چشم چراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی اور خانوادہ عالیہ مسعودیہ مظہریہ کے چشم وچراغ حضرت مسعود ملت نے فرمائی جبکہ صدارت کے فرائض نبیرۂ مفتی اعظم شاہی امام وخطیب مسجد فتح پوری دہلی اور سجادہ نشین آستانہ عالیہ مسعودیہ مظہریہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد صاحب نے فرمائی محفل میں ملک کے چاروں صوبوں سے علماء اور مشائخ نے شرکت فرمائی جبکہ بیرون ممالک سے بھی مہمان تشریف لائے۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے مہمانانِ گرامی بھی محفل تشکر میں تشریف لائے جس میں سرمایۂ اہلسنت شرف ملت حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری قابل ذکر ہیں۔

حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی قابل مبارک باد ہیں کہ جنہوں نے لاہور میں جہان امام

ربانی مجدد الف ثانی کی اشاعت کی خوشی میں محفل تشکر کا اہتمام کیا اور اپنے محبین کے تعاون سے یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد فرمائی شہر لاہور کو حضرت مجدد الف ثانی سے خصوصی نسبت ہے حضرت مجدد الف ثانی نے اس شہر کو حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے حوالے سے ''قطبِ ارشاد'' کا شہر قرار دیا ہے اور پھر لاہور میں حضرت مجدد الف ثانی کے جلیل القدر خلیفہ حضرت طاہر بندگی علیہ الرحمہ بھی آرام فرما ہیں۔

جہاں امام ربانی مجدد الف ثانی کی صورت میں اتنی عظیم کتاب منظر عام پر آنے کے باوجود فقیر کا ذاتی تاثر یہ ہے کہ کام کا ابھی آغاز ہوا ہے انشاء اللہ آنے والے سالوں میں بہت کچھ لکھا جائے گا کیوں کہ آپ کی شخصیت و تعلیمات محیط بیکراں ہے۔

صدر ذی وقار و حضراتِ گرامی

حضرت مجدد الف ثانی کے مقامات جلیلہ کا چرچا فضائے بسیط پر اس وقت سے جاری ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تشریف آوری کی اطلاع دی، الحمد للہ اب جہاں امام ربانی مجدد الف ثانی کی اشاعت سے صفحہ قرطاس آپ کے نور عرفان سے روشن ہو گیا...... ہاں

ترے انوار تاباں یا مجدد
گلستان در گلستانِ یا مجدد
تو اقلیم رضا کا شاہ یکتا
تو ملکِ حق کا سلطان یا مجدد
لقب ترا مجدد الف ثانی
ہزاروں میں نمایاں یا مجدد

جاوید اقبال مظہری مجددی
بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

مورخہ ۱۷ اپریل ۲۰۰۵ء

☆......☆......☆

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلّی و نسلّم علٰی رسولہ الکریم

خطبۂ صدارت

بموقع

محفلِ تشکّر بسلسلہ اجراء جہان امام ربانی مجدد الف ثانی

۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء رنگون والا کمیونٹی ہال، کراچی (سندھ)

ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نقشبندی

شاہی امام وخطیب، مسجد جامع فتحپوری، دہلی (بھارت)

☆☆

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الانام والمرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المرتضین واولیاءہ المتقین ومن تبعہم اجمعین. امابعد

فاعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
الاان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون.
صدق اللّٰہ العلی العظم .

آ گاہ ہوجاؤ بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی ڈر ہے نہ کوئی غم۔ جواُن سے نسبت قائم کرلیتے ہیں وہ بھی اسی نعمت سے مالا مال ہوجاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر بے حساب ہے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی محبوب سبحانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان کی نسبت اور فیوض و برکات کے صدقہ میں آج کراچی کے انٹرنیشنل اجلاس میں

اس ناچیز کی شرکت ہو رہی ہے۔ کہاں ہندوستان کی راجدھانی دہلی اور کہاں پاکستان کا مرکزی شہر کراچی۔ فخر اہلسنت عالم اسلام کے نامور محقق و مفکر عارف باللہ مجدد دین وملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی اور حضرت آغا فضل الرحمٰن مجددی خانوادۂ مجددیہ کے روشن چراغ کی سرپرستی میں علماء ومشائخ، عقدتمندوں اور عاشقوں کی اس محفل میں شرکت کر کے جتنی خوشی ہو رہی ہے بیان سے باہر ہے۔ انہی ایام میں ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے شہر سرہند شریف میں بارگاہ مجدد میں ہزاروں عقدتمند اپنی جھولیاں پھیلائے عُرس منور کی محفل میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اور نہ جانے کہاں کہاں بلکہ سارے جہان میں حضرت مجدد الف ثانی کے عُرس شریف کی محفلیں سجائی جا رہی ہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ سب ہی حضرات جو اس سلسلے میں وابستہ ہیں اور ایسی مبارک محفل میں شریک ہیں۔ اللہ کے ذکر کی محفل میں اور اللہ والوں کے ذکر کی محفل میں شریک ہونے والے کبھی محروم اور نامراد نہیں ہوتے۔ یہ ہی عقیدت ومحبت اس زندگی میں بھی کام آتی ہے اور آنے والی زندگی میں بھی کام آئے گی۔ ان شاء اللہ سب کی مرادیں پوری ہونگی۔ ان کا فیض قیامت تک جاری ہے اور رہے گا۔

خطۂ سرہند عالم اسلام کا ایک عظیم خطہ ہے جہاں سلسلہ نقشبندیہ کے قافلہ سالار خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے ایک عظیم الشان چراغ دیکھا تھا جس کے انوار سے پورا خطہ سرہند روشن تھا پھر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے خود یہ انوار ملاحظہ فرمائے۔ یہ وہی انوار تھے جن کا آپ سے ظہور ہوا اور یہ روشنی اور نور سارے عالم میں پھیلا۔ اُس وقت میں ٹرانسپورٹ اور سفر کی سہولتیں نہیں تھیں سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا بھی آسان نہیں تھا۔ ہر طرح کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے استقامت کے ساتھ آپ نے اسی خطہ سے دین متین کی تبلیغ کی۔

آپ کے مُرید اور عقیدتمند دور دراز سے سفر کر کے آپ کی خدمت میں آتے تھے اور فیضیاب ہوتے تھے اس طرح تبلیغ کا جوق در جوق سلسلہ جاری رہا حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے بادشاہوں، وزراء، اُمراء اور ذمہ داران سلطنت سے خط وکتابت کی اور انہیں شریعت وطریقت کی طرف متوجہ کیا۔ الناس علی دین ملوکھم ''عوام اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں'' اسی لئے آپ نے سربراہان مملکت کی اصلاح کو ضروری سمجھا۔ اس وقت ہندوستان میں مغلیہ حکومت کا ڈنکا بج رہا تھا۔ شہنشاہ اکبر اپنی طاقت کے گھمنڈ میں خوشامدی درباریوں سے گھرا ہوا تھا خوشامدی لوگوں نے اُسے اتنا گمراہ کر دیا تھا۔ دین الٰہی تک اُس نے ایجاد کر دیا اور شریعت میں طرح طرح سے بگاڑ پیدا کرنے کی کوششیں کیں لیکن سلسلہ نقشبندیہ کے ہندوستان میں امام، اللہ کے ولی، حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی کرامت سے وہ دین الٰہی کو رائج نہ کر سکا۔ بادشاہ کی ایک نہ چلی اللہ کے ولیوں کی چلی اور چلتی رہے گی۔ حضرت مجدد نے نہ صرف مغلیہ شہنشاہوں کی اصلاح کی بلکہ اپنے خلفاء کے ذریعہ بیرون ہند بھی تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ ۱۰۱۵ھ میں مولانا صالح کولابی کو خلافت دے کہ طالقان اور مولانا قاسم علی کو ماوراء النہر تبلیغ دین کے لئے

بھیجا۔ خراسان۔ توران۔ اور بدخشان کے ہزاروں عقیدتمند جن میں علماء ومشائخ بھی تھے آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے جنہیں آپ نے اپنے اپنے علاقہ میں تبلیغ دین کے لئے مامور کیا۔ خواجہ میر نعمان کو دکن میں اور شیخ حمید اللہ کو بنگال میں مامور کیا۔ خواجہ محمد اشرف کابلی اور شیخ میرک علیہا الرحمۃ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے اور آپ نے انہیں بھی تبلیغ دین کے لئے مامور کیا۔ مولانا محمد قاسم کو ترکستان، مولانا فرخ حسین کو عرب، یمن، شام، روم کی طرف، مولانا محمد صادق کابلی کو کاشغر کی طرف، شیخ احمد برکی کو تمیں خلفاء کے ساتھ توران، بدخشاں، خراسان اور نواحی علاقوں میں بھیجا، شیخ بدیع الدین کو شاہی لشکر میں تبلیغ کے لئے مامور کیا۔ ملک الاجنۃ اپنی جماعت کے ساتھ حضرت مجدد کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوا جس سے جنات میں دین کی تبلیغ ہوئی ۱۰۲۸ھ مطابق ۱۶۱۸ء میں جہاں گیر نے گوالیار کے قلعہ میں محبوس کیا تو وہاں بھی ایک سال کے عرصہ میں آپ نے گمراہوں کی اصلاح کی۔ آپ نے براہ راست جہاں گیر کو بھی خط لکھا اور دین کی طرف آنے کی دعوت دی۔ جہاں گیر کا دور مغلیہ شہنشاہیت کے عروج کا زمانہ تھا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ دبدبۂ شاہی سے مرعوب نہ ہوئے اور فرض مجدد انجام دیا۔

حاضرین آپ نے اس مختصر سی تفصیل سے اندازہ کرلیا ہوگا حضرت مجدد کا دعوتی مشن صرف خطۂ سرہند شریف تک محدود نہیں تھا۔ صرف عوام کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ اکناف عالم میں دعوتی مشن خلفاء کے ذریعہ اور مکتوبات شریف کے ذریعہ جاری وساری تھا۔ پھر آپ کے صاحبزادگان خواجہ محمد سعید، خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ اور پوتوں میں خواجہ سیف الدین۔ خواجہ عبدالاحد اور خواجہ محمد نقشبند علیہم الرحمۃ نے اس سنت پر عمل کیا۔ احیاء دین کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے خود جہاں گیر کے دور میں قید وبند کی صعوبتیں کمال استقامت کے ساتھ برداشت کیں مگر جہاں گیر کے سامنے سر نہیں جھکایا۔

گردن نہ جھکی جس کی جہاں گیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمیٔ احرار

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے تصور توحید اور تصور ختم نبوت کا احیاء کیا...... ملّت اسلامیہ میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت نبوی کا ذوق وشوق پیدا کیا...... بدعات سیّہ کے خلاف جدوجہد کی اور بدعاتِ حسنہ کی ترغیب وتشویق فرمائی اور کئی مقامات پر اس حدیث شریف کا حوالہ دیا من سنّ سنّۃً اخ ...... باطل فرقوں کی سرکوبی فرمائی اور ان کی صحبت کو سم قاتل قرار دیا۔ ان فرقوں میں ملحدین بھی تھے۔ ختم نبوت کے منکرین بھی اور گستاخان رسول بھی...... تقریباً تین سو سال کے بعد امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے انہیں خطوط پر کارہائے نمایاں انجام دے کر ملّت کی رہنمائی فرمائی اور حضرت مجدد کو عملاً خراج عقیدت پیش کیا۔

حضرت مجدد علم وفضل میں یگانۂ روزگار تھے، آپ کے معارف لدنّیہ بے مثال و بے نظیر ہیں جن کا ادراک اخص الخواص کے لئے بھی مشکل ہے...... آپ الف ثانی کے مجدد ہیں۔ آپ کے وجود مسعود سے دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوگئی۔ پوری دنیا اور بالخصوص دنیائے عرب میں آپ کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے مکتوبات شریف کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا اور مکہ معظمہ سے شائع ہوا۔ حال ہی میں اس کا ایک اڈیشن بیروت سے بھی شائع ہوا ہے۔ دنیائے عرب میں بکثرت نقشبندی مجددی مشائخ ہیں اس حوالے سے کئی مقالات جہانِ امام ربانی میں شامل ہیں۔ ۲۰۰۱ء میں احقر بغداد شریف حاضر ہوا تھا۔ جس قبرستان میں حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ اور حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کے مزارات ہیں اُسی قبرستان میں ایک احاطہ مخصوصہ ہے جس میں قدیم دور کے نقشبندی مشائخ مدفون ہیں اور اس احاطہ پر عربی میں اس حوالہ سے عبارت بھی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا فیضان عرب وعجم میں ہر طرف موجود ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے سفر پر بھی وہاں نقشبندیہ سلسلہ کے علماء سے ملاقات ہوئی تھی۔ ۱۹۹۷ء میں ایران میں ایوان صدر میں جو سنّی مسائل کے انچارج تھے وہ بھی نقشبندی تھے۔ ۹ اور ۱۰ تاریخ اپریل ۲۰۰۵ء میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی سلور جوبلی میں مفتی اعظم شام مدیر معہد الفتح الاسلامی دمشق فضیلۃ الشیخ عبدالفتاح البزم اور محمد عدنان درویش استاذ معہد الفتح الاسلام دمشق (شام) سے ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا یہ دونوں حضرات بھی نقشبندیہ سلسلہ کے بزرگ ہیں اور وہاں اس سلسلہ کے بزرگ صاحب فیض کثیر تعداد میں گزرے ہیں۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شریف کے علاوہ آپ کی گرانقدر تصانیف بھی گرانبہا ہیں، بعض معارف کے ادراک سے تو متبحر علماء بھی عاجز نظر آتے ہیں یہ آپ کے علم لدنّی کے کمالات کا ایک مظہر ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے جب انگلستان میں اپنے خطاب کے دوران حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے معارف کا ذکر کیا تو ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ انگریزی زبان میں وہ الفاظ ہی نہیں کہ ان معارف کو بیان کیا جاسکے۔ غور فرمائیں۔ انگریزی زبان باوجود اتنی وسعتوں کے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی فکر کا احاطہ نہ کرسکی۔ آپ کی اولاد امجاد نے آپ کی تحریک احیاء اسلام کو پروان چڑھایا اور نگ زیب عالمگیر اور کئی شہزادے اور شہزادیاں حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے دامن سے وابستہ تھے اور یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا دائرۂ فیض واثر چھے براعظموں پر پھیلا ہوا ہے اور مختلف ممالک میں آپ پر تحقیقی کام انجام دیئے جارہے ہیں۔ بہت سے فضلاء ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں لے چکے ہیں۔ استانبول (ترکی) کی مارمرا یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر نجدت توسون ترکی زبان میں حضرت کے حالات وافکار پر تحقیق کررہے ہیں...... ڈاکٹر عبدالغنی نقشبندی نے کولمبو یونیورسٹی سے ۲۰۰۳ء میں حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے طریقۂ سلب امراض کا یورپ کے

طریقۂ سلب امراض کا تقابلی جائزہ لے کر یہ ثابت کیا ہے۔ جو طریقہ آج ڈاکٹر یوسوئی (Usui) نے متعارف کرایا ہے وہ صدیوں پہلے حضرات نقشبندیہ مجددیہ میں رائج تھا۔ ابھی حال ہی میں مسجد فتح پوری میں آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں نقشبندی سلسلہ کے عقیدتمندوں کی ایک جماعت کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ اسی جماعت کے ایک فرد دہلی تشریف لائے تھے اور سرہند شریف بارگاہ مجدد علیہ الرحمۃ میں حاضر ہوئے تھے۔ بتا رہے تھے وہاں پر اور بھی لوگ اس حلقہ میں داخل ہورہے ہیں۔ ان حقائق سے اندازہ ہوتا ہے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور حضرات نقشبندیہ کا کہاں کہاں ذکر مبارک ہے۔

ماضی میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر تحقیقی اور علمی کام ہوا ہے۔ بہت سے لوگوں نے یہ خدمت انجام دی ہے مگر چار نام ان میں ممتاز ہیں۔

١۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرق پوری	٢۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی
٣۔ محمد صادق نقشبندی مجددی قصوری	۴۔ حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا پیغام عالمگیر بھی ہے اور ہمہ گیر بھی...... اتحاد بین المسلمین کے لئے آپ کی تعلیمات تریاق و اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ پھر سب مسلمان بلکہ مسلمان کہلانے والے فرقے بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں..... اتحاد بین المسلمین کے اس مقصد عظیم کے لئے مولانا جاوید اقبال مظہری نے ٢٠٠٢ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) قائم کی جس نے صرف تین سال کی قلیل مدت میں عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔ ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' جس کی سات جلدیں اس محفل میں پیش کی جارہی ہیں اور دو جلدیں انشاء اللہ ٢٠٠٦ء تک شائع ہو جائیں گی۔ اس طرح حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی سوانح چھ ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ شاید حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں کسی کی اتنی ضخیم سوانح شائع نہیں ہوئی ہوگی۔ **الحمد للہ علیٰ ذلک**

یوں تو دنیا میں روحانی سلسلے کئی ہیں لیکن نقشبندیہ سلسلہ میں جو مقبولیت اور کمال ہے وہ دوسروں میں نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فیوضات مکیہ میں اس پر اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ اس میں روحانی طاقت جو پائی جاتی ہے وہ دوسرے سلاسل پر غالب ہے۔ کیوں نہ ہو، سلسلہ نقشبندیہ کی بنیاد شریعت پر ہے۔ جو اتباع شریعت اور اتباع سنت میں جتنا کامل ہوگا اُتنا ہی سلسلۂ نقشبندیہ سے اُسے فیض حاصل ہوگا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات میں بڑی گہرائی، وسعت و ہمہ گیری، جاذبیت وکشش ہے۔ یہ جلال و جمال کی آئینہ دار ہے ان کی تعلیمات نے بگاڑا نہیں بنایا ہے۔ غافلوں کو ڈرایا دھمکایا نہیں بلکہ انہیں سوچنے پر مجبور کر دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے محبت و پیار سے سب کو سمجھایا ہے۔ آپ کی فکر میں روشنی اور آپ کی تحریر میں دانائی ہے وہ علم وحکمت کی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ اس وقت تعلیمات مجددیہ کی

اشاعت کے لئے خانقاہوں کا فعال ہونا ضروری ہے۔ جس کے لئے مشائخ مجددیہ کو اپنے اپنے دائروں سے نکل کر ایک بڑے دائرے میں آنا ہوگا تاکہ آفاقی سطح پر کام ہوسکے اور اتحاد بین المسلمین کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوسکے۔ اخلاص عمل وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جہانِ امام ربانی کی تیاریوں میں اسی جذبہ کے تحت کام ہوا ہے اور یہ انٹرنیشنل محفل تشکر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ مجدد قرن حاضر مسعود الملت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ، امام ربانی فاؤنڈیشن کے چیرمین جناب صاحبزادہ مسرور احمد صاحب مدظلہ اور سب ہی رفقاء کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے انتھک کوششوں سے اس آفاقی سطح پر کام کی داغ بیل ڈالی۔ مکتوبات شریف میں سے انتخاب کر کے عوامی آگاہی کے لئے انہیں ہر زبان میں لایا جائے اور اتنی وافر تعداد میں انہیں شائع کیا جائے کہ ایک ایک نسخہ ہر گھر میں موجود ہو۔ آپ کے مکتوبات شریف کا امتیاز یہ ہے کہ خط میں ذاتی غرض ظاہر نہ فرمائی۔ ہم لوگ بھی خط لکھتے ہیں۔ جن میں خانگی حالات اور ذاتی زندگی سے متعلق مسائل کا ذکر ہوتا ہے۔ بس! حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خط لکھنے کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ کے سوا کچھ نہ تھا جبکہ دور جدید میں بعض علماء ومشائخ بادشاہوں اور وزیروں کی قربت سے ذاتی فائدے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور خوشامدی انداز اپناتے ہیں۔ شاذ ونادر ہی کوئی کسی وزیر یا سربراہ مملکت سے اللہ کے لئے ملتا ہوگا۔ بادشاہوں وزیروں سے ملنا بُرا نہیں ہے۔ بُرا یہ ہے ان کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ جب اصلاح کی قدرت یا ضرورت ہو تو ان کو تنہا چھوڑ دینا دانائی نہیں دانائی یہ ہے کہ ان سے ملکران کو بنایا جائے۔ سنوارا جائے تاکہ وہ اللہ کی مخلوق پر جابر وقاہر نہ ہوں بلکہ رحمدل وکرم فرما ہوں۔ نیز ان کی دنیا اور آخرت بہتر ہوسکے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حوالے سے کام کرنے والوں اور اُن سے بالواسطہ یا بلاواسطہ عقیدت رکھنے والوں کے لئے مژدہ یہ ہے۔ حضرت مجدد نے فرمایا

> ”جو لوگ ہمارے طریقے میں قیامت تک بالواسطہ یا بلاواسطہ داخل ہوں گے۔ خواہ مرد ہوں یا عورتیں سبھوں کو ہماری نظر کے سامنے لایا گیا۔ نام ونسب، مولد ومسکن بتایا گیا۔ اگر میں چاہوں سب کو ایک ایک کر کے بیان کردوں۔“ (ص ۲۲ نورٌ علیٰ نور)

لہٰذا جتنے حضرات اُن سے عقیدت رکھتے ہیں، ان پہ کام کر رہے ہیں، ان کے سلسلہ میں داخل ہیں یہ اُن کے لئے مژدہ ہے۔ انشاء اللہ سب ہی حضرت مجدد سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے اور یہ فیضِ خاندانی خوشحالی کا ذریعہ ہوگا۔

ان بارگاہوں سے جڑنے والے خوش نصیب ہیں انہیں شیخ طریقت کی صحبت ملی جس سے انہیں اس راہ کا پتہ

لگا۔ بغیر رہنما کے رہنمائی کی تکمیل نہیں ہوتی۔ ۱۹۶۴ء میں احقر اپنے جدامجد مرشد کامل شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عنایت وشفقت سے انہی کی معیت میں پہلی مرتبہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔ تب ہی سے الحمد للہ یہ فیض جاری ہے۔ ہمہ وقت فیض وکرم کا سلسلہ جاری ہے۔ پچھلے سال ۸ مئی ۲۰۰۴ء کو احقر زادے حافظ قاری مولوی محمد انس احمد مسعودی سلمہٗ اپنے مرشد وجدامجد حضرت مسعود الملّت مجدد القرن الحاظر علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی صحبت میں بارگاہ مجدد رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں اور سب ہی صاحبزادوں کو اسلام کے نقش قدم پر گامزن فرمائے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خدمات انجام دیں۔

پاکستان کے سب ہی احباب خوش نصیب ہیں مسعود ملّت کی صحبت عظیم المرتبت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں مجھے کامل یقین ہے ان شاء اللہ یہ فیض مجددی مظہری مسعودی ہمارے لئے دین ودنیا کی سعادت وشادمانی کا ذریعہ ہوگا۔

جو حضرات جہان امام ربانی جیسے عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں ہر کام غیب سے ہوا اور غیب سے ہوتا ہے۔ اخلاص نیت کے ساتھ لگنے کی ضرورت ہے۔ جتنا عظیم کام جتنے کم وقت سے انجام پایا ہے یہ بھی حضرت مجدد کا فیض اور مسعود الملّت کی عظیم الشان کرامت ہے جس نے بہت سوں کو حیرانی میں ڈال دیا ہے۔ آپ تیس سال سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور مجدد مأة سابقہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ پر تصنیف وتحقیق کا کام فرما رہے ہیں۔ آپ بھی مجددیت کے منصب پر فائز ہیں جس روز سے آپ نے ان مجددوں کی حیات اور خدمات پر کام شروع کیا تھا اسی روز سے آپ مجدد مأة حاضرہ کے جلیل القدر منصب پر فائز ہیں کہ آپ کا فیض سالہا سال سے ہمہ وقت جاری ساری ہے آپ نے سب کے ساتھ فراخدالی کا معاملہ فرمایا ہے اور اپنے علم سے کبھی کنجوسی نہیں کی۔ ہر اک کو فیض پہنچایا جو آپ کے در پر آیا آپ نے خوش اخلاقی سے استقبال کیا۔ آج کے دور میں آپ سا فراغ دل فاضل اور شریعت وسنتوں کا پیکر نہیں ملے گا۔ آپ زیادہ سے زیادہ خطوط لکھتے ہیں۔ خط کے برابر جواب دیتے ہیں اور اس پر بھی آپ معقول صرف ہر مہینہ فرماتے ہین جدید وسائل کا آپ بھرپور استعمال فرما کر فیض رسانی فرما رہے ہیں انٹرنیٹ کے ذریعہ، فیکس کے ذریعہ، فون کے ذریعہ، ای میل کے ذریعہ غرض ہر طریقہ سے آپ خلق خدا کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ سیکڑوں رسائل اور کتابیں آپ نے لکھیں کبھی اُس پر رائلٹی نہیں لی۔ اپنے علم کو آمدنی کا ذریعہ نہیں بنایا۔ ادارۂ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے احباب لاکھوں روپے کا مذہبی لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کرتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ دنیا کے ہر کونے میں مسعود ملّت اور مجدد برحق کا فیض جاری ہے۔ ایشیا، افریقہ اور یورپ کا شاید ہی کوئی شہر ہو جہاں آپ کا لٹریچر نہ پہنچا ہو۔ یہی تو شان مجددیت ہے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مُریدین۔ خلفاء اور مکتوبات شریف کے ذریعہ فیض ہدایت کو

عام فرمایا وہی خدمت آج حضرت مسعود ملت فرما رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی عمر شریف میں برکت عطا فرمائے اور فیض مجددی جاری ہے۔

ہم سب کو اس میں تعاون کرنے، اس کی قدر کرنے اور اس سے فیض پانے کی ضرورت ہے۔ یہ میری سعادت ہے کہ اس انٹرنیشنل کانفرنس میں شرکت ہو رہی ہے میں سب کا ممنون و مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء

احقر
محمد مکرم احمد عفی عنہ

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

روئداد محفل تشکر

بسلسلہ اجراء جہان امام ربانی مجدد الف ثانی

(منعقدہ ۱۰؍ اپریل ۲۰۰۵ء رنگون والا کمیونٹی ھال، کراچی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

(مدیر اعزازی ماہنامہ المظہر کراچی، کالم نگار روزنامہ جنگ، کراچی)

☆☆

مہک اُٹھے جس کی مہک سے دو عالم
عجب رنگ پر ہے جہان مجدد

''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات میں بڑی گہرائی، وسعت، ہمہ گیری اور جاذبیت وکشش ہے۔ یہ جلال و جمال کی آئینہ دار ہیں، ان کی تعلیمات نے بگاڑا نہیں، غافلوں کو ڈرایا دھمکایا نہیں بلکہ ان کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے محبت و پیار سے سب کو سمجھایا۔ آپ کی فکر میں روشنی اور آپ کی تحریر میں دانائی ہے جو علم و حکمت کی بلندیوں کو چھو رہی ہے''۔ ان خیالات کا اظہار خانوادۂ مسعودیہ مظہریہ کے چشم و چراغ، مسند نشین آستانہ مسعودیہ مظہریہ مفتی اعظم ہند علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی) نے امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی کے زیر اہتمام کراچی میں منعقدہ ''محفل تشکر بسلسلہ اجراء جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' میں خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوئے کیا، یہ محفل تشکر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وافکار اور گرانقدر انقلابی خدمات کے حوالے سے عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی اشاعت اور

اجراء کے موقع پر حضرت پیر آغا فضل الرحمٰن مجددی اور حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیر سرپرستی منعقد کی گئی تھی...... صدر محفل ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب، مسجد جامع فتحپوری، دہلی) تھے جبکہ حضرت خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی (پشاور)، حضرت مخدوم زادہ سید سرمد الحسینی (لاہور)، حضرت پیر نثار احمد جان سرہندی (میر پور خاص)، حضرت صاحب زادہ جلیل الرحمٰن نقشبندی (راولپنڈی)، حضرت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (مانچسٹر)، حاجی محمد الیاس کشمیری (اسٹاک پورٹ) بطور مہمانان خصوصی تشریف لائے...... ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر ازہری، علامہ رضوان احمد خان نقشبندی، ڈاکٹر قاری حافظ محمد رفیق مسعودی اور علامہ مفتی محمد جان نعیمی نے فاضلانہ اور محققانہ مقالات پیش کیے...... محفل کو تین نشستوں میں منقسم کیا گیا تھا، نظامت کے فرائض مولانا جاوید اقبال مظہری، بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، انٹرنیشنل (کراچی) نے ادا کیے۔

نشست اول کا آغاز نبیرہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ قاری محمد ظفر احمد مظہری نے تلاوت قرآن کریم سے کیا، صاحب زادہ سید محمد طاہر مظہری (اسلام آباد) نے ہدیہ نعت پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ امام ربانی فاؤنڈیشن کے بانی مولانا جاوید اقبال مظہری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے فاؤنڈیشن کے اغراض ومقاصد، ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی تدوین اور اشاعت کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا کہ جیسے ہی اس عظیم منصوبے کا اعلان کیا گیا دنیا بھر کے علماء ومشائخ کے مقالات آنا شروع ہوگئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دس سال کا کام تین سال میں ہی ہوگیا، اس عظیم کام کا سہرا حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند طریقت حضرت مسعود ملت مجدد مأۃ حاضرہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم کے سر ہے۔ الحمدللہ سات جلدیں تیار ہو چکی ہیں جبکہ مزید دو جلدیں تیار ہو رہی ہیں اس طرح نو جلدوں پر یہ کام پایہء تکمیل کو پہنچے گا۔ انہوں نے سرپرستان محفل، صدر محفل، مہمانان خصوصی، مقالہ نگار حضرات اور تمام شرکاء کو خوش آمدید کہا......

نبیرہ شاہ رکن الدین الوری، فرزند مفتی محمد محمود الوری، ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر ازہری (رکن قومی اسمبلی، پاکستان) نے ''تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی اور مقامات مجدد الف ثانی'' کے عنوان سے فاضلانہ مقالہ پیش کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کے مختلف گوشے مختصراً پیش کیے پھر

خدمات کا ذکر فرمایا اس کے بعد مقامات مجدد الف ثانی کے حوالے سے آپ کے مقام مجدد الف ثانی، قیومیت، متشابہات کا علم، محدث، قضائے مبرم میں تصرف، تبع رسول، قلوب خمسہ، مقام شفاعت، علم لدنی، فنائے حقیقی، جمع الجمع، فرق بعد الجمع، مریدین کا علم، انبیاء کا علم، اصحاب فترت کا علم، آسمانوں کا علم، متقی ہونے کی بشارت، مژدہ شفاعت، وساوس سے حفاظت، مقام اخلاص، مقام رضا، محبت ذاتی، رفعت ذکر، حب مصطفی (ﷺ)، قطب ارشاد، مراد محبوب، ولایت سہ گانہ، حقیقت کعبہ، مقامات نقشبندیہ، عرش پر عروج، تجلی ذاتی واحسان وشہود، سیر الی اللہ وسیر فی اللہ، مقامات محبوبیت، فناء وبقاء، لطائف پنجگانہ، معراج، نبوت کی مہر تصدیق، مجتہد علم کلام، وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود اور مژدہ مغفرت پر اہم نکات پیش کیے، انہوں نے کہا کہ ''جہان امام ربانی'' کی اشاعت پر مسعود ملت حضرت قبلہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، ان کے رفقاء کار اور اس عظیم کام میں ان کے ساتھ تعاون کرنے والے احباب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں حقیقت یہ ہے کہ ساتھ جلدوں پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کو شائع کر کے انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ذات کے محاسن ومحامد کا جو جہاں آباد کیا ہے اور اس طرح ان کی بارگاہ میں جس خوبصورت انداز میں نظرانہء عقیدت پیش کیا ہے وہ تصوف کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا اور بارگاہ مجدد سے دنیا وآخرت میں بہت بڑے بڑے انعام واکرام کا موجب بنے گا......

محفل تشکر کے نام ملک وبیرون ملک سے متعدد پیغامات بھی موصول ہوئے تھے جن میں سے بعض دوران محفل پڑھ کر سنائے گئے، چنانچہ کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی کا پیغام کمانڈر محمد ظفر نے، صاحب زادہ محمد حبیب الرحمٰن (برطانیہ) کا پیغام علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی نے اور پیر سید عاشق حسین مجددی (شیخوپورہ) کا پیغام ڈاکٹر قاری محمد رفیق احمد مسعودی نے پڑھ کر سنایا: سید محمد انیس شاہ مسعودی اور محمود الحسن اشرفی نے ہدیہ نعت پیش کیا اور نماز عصر پر پہلی نشست کا اختتام ہوا......

نشست دوم کا آغاز نبیرۂ مفتی محمود الوری، فرزند صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی، مولانا قاری محمد عزیر محمود ازہری (پرنسپل رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، حیدرآباد) کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، پروفیسر عبدالرحمٰن قادری اور صاحبزادہ محمد جنید مجددی نے ہدیہ نعت پیش کیا، مولانا جاوید اقبال مظہری نے درگاہ ابوالخیر دہلی کے مسند نشین حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی کے پوتے صاحبزادہ ابوالنصر محمد انس فاروقی مجددی کا بذریعہ فون موصولہ پیغام سامعین تک پہنچایا......

حضرت مسعود ملت کے فرزند طریقت علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی (ناظم تعلیمات و صدر مدرس نصرۃ العلوم و استاد خواتین اسلامک مشن یونیورسٹی کراچی) نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی سات مطبوعہ جلدوں کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور کہا کہ جہان امام ربانی واقعی ایک جہاں ہے، اب آپ کی حیرانی یقیناً یقین میں بدل گئی ہوگی کہ ایک ایسا جہان جو ایمان و عرفان، علم و ادراک، فقہ و اجتہاد، تاریخ و سیاست، عشق و محبت، سیر و سلوک، حقائق و معارف، روحانیت و وجدانیت، اور جذب و کیف کے حسین و دلکش نظاروں سے معمور ہے، جہان امام ربانی کو اپنے موضوع پر یقیناً ایک انسائیکلو پیڈیا کا درجہ دیا جا سکتا ہے انہوں نے کہا کہ کسی ایک شخصیت پر اتنا مواد جمع ہو جانا عجائبات سے ہے۔ اس عظیم منصوبے کی تکمیل پر ہم حضرت مسعود ملت اور ان کے رفقاء کار کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں...... تعارف جہان امام ربانی کے بعد محمد سعید نقشبندی نے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی......

علامہ مفتی محمد جان نعیمی (مہتمم دار العلوم نعیمیہ مجددیہ کراچی) نے "تفسیر مظہری میں معارف و اذکار امام ربانی" کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ تفسیر مظہری کی دس جلدون میں تقریباً اسّی مقامات سے زائد جگہ پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا ذکر ملتا ہے جبکہ صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض آیات کی تشریح و تفسیر کے لیے مکتوبات امام ربانی کے حوالے دیے ہیں سورہ طٰہٰ کی آیات کی تفسیر میں مکتوبات کے حوالے ہیں حروف مقطعات کے اسرار و معارف کے حوالے سے بھی حضرت مجدد الف ثانی کا قول بطور استدلال نقل کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میرا مقالہ طویل ہے بعد از اشاعت اس کا مطالعہ اہل طریقت کو محظوظ کرے گا انہوں نے جہان امام ربانی کی اشاعت پر حضرت مسعود ملت اور تمام معاونین کو خراج تحسین پیش کیا...... دوسری نشست کا اختتام نماز مغرب کے ساتھ ہوا......

تیسری نشست کا آغاز مولانا قاری محمد رفیق درانی کی تلاوت قرآن کریم اور صاحبزادہ محمد بلال مجددی کی نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا...... پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق مسعودی نے "تفسیر روح المعانی میں افکار امام ربانی مجدد الف ثانی" کے حوالے سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ تفسیر روح المعانی علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی کی تصنیف ہے جو ۱۵ جلدوں میں استانبول اور پھر پاکستان سے شائع ہوئی، اس تفسیر میں جگہ جگہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار عالیہ کی بھرپور ترجمانی نظر آتی

ہے، انھوں نے درج ذیل عنوانات کے تحت دونوں بزرگوں کے افکار عالیہ کا جائزہ پیش کیا......

☆......اولیاء کرام کی فضیلت

☆......نسبت نقشبندیہ کا اظہار

☆......نسبتوں کی بہار

☆......چمن ابو حنیفہ کی رنگینی

☆......وجہ فضیلت صحبت کا ملاں

☆......حضور علیہ وجہ تخلیق کائنات

☆......نورانیت مصطفیٰ علیہ

انھوں نے مزید کہا کہ ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی'' کا منظر عام پر آنا حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی کرامت اور سرکار دو عالم علیہ کا معجزہ ہے جس کی مثال سابقہ چار صدیوں میں نہیں ملتی اور یہ سعادت مجدد مأۃ حاضرہ محبوب ملت مسعود ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حصے میں آئی......

صدر محفل علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نقشبندی نے خطبہ ء صدارت پیش کرتے ہوے کہا کہ فخر اہل سنت عالم اسلام کے نامور محقق و مفکر عارف باللہ مجدد دین وملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی اور حضرت پیر آغا فضل الرحمٰن مجددی خانوادۂ مجددیہ کے روشن چراغ کی سرپرستی میں علماء و مشائخ، عقیدتمندوں اور عاشقوں کی اس محفل میں شرکت کر کے جتنی خوشی ہو رہی ہے وہ بیان سے باہر ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت مجدد علم و فضل میں یگانہ ء روزگار تھے آپ کے معارف روحانیہ بے مثال و بے نظیر ہیں جن کا ادراک اخص الخواص کے لیے بھی مشکل ہے۔ آپ الف ثانی کے مجدد ہیں آپ کے وجود مسعود سے دور رسالت مآب علیہ کی یاد تازہ ہوگئی......آپ کی تعلیمات میں بڑی گہرائی وسعت و ہمہ گیری، جاذبیت و کشش ہے۔ اس وقت تعلیمات مجددیہ کی اشاعت کے لیے خانقاہوں کا انفعال ہونا ضروری ہے، اخلاص عمل وقت کی اہم ضرورت ہے......''جہان امام ربانی'' کی تیاریوں میں اسی جذبہ کے تحت کام ہوا اور یہ انٹرنیشنل محفل تشکر بھی اس سلسلے کی کڑی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ

مجدد قرن حاضر مسعود الملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ' فاؤنڈیشن کے چیئرمین صاحبزادہ مسرور میاں صاحب اور سب ہی رفقاء کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے انتھک محنت کر کے اس آفاقی سطح پر کام کی داغ بیل ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ آج میں اس محفل میں حضرت مسعود ملت کی شان مجددیت کا اعلان کرنا چاہتا ہوں، آپ نے ۳۵ سال امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات پر کام کیا۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے تقریباً تین سو سال بعد انہی خطوط پر کارہائے نمایاں انجام دے کر ملت کی رہنمائی فرمائی اور حضرت مجدد کو عملاً خراج عقیدت پیش کیا۔ بے شک اعلیٰ حضرت چودھویں صدی کے مجدد تھے۔ مجدد قرن سابقہ کے بعد حضرت مسعود ملت نے مجدد الف ثانی پر عظیم الشان کام سرانجام دیا، اس میں کسی کا دخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کیوں کہ دو مجددوں پر کام لینا تھا اس لیے مجددوں پر کام کے لیے مجدد ہی کا انتخاب فرمایا۔ بے شک مسعود ملت ''مجدد قرن حاضر'' ہیں اور پاکستان کے سب ہی احباب خوش نصیب ہیں جو مسعود ملت کی صحبت عظیم المرتبت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں، انھوں نے مزید کہا کہ آج دنیا کے ہر کونے میں حضرت مسعود ملت کا فیض جاری ہے، ایشیاء، افریقہ، یورپ کا شاید ہی کوئی شہر ایسا ہو جہاں آپ کا لٹریچر نہ پہنچا ہو، یہی تو ''شان مجددیت ہے''۔ حضرت مجدد الف ثانی نے مریدین خلفاء اور مکتوبات کے ذریعے فیض ہدایت کو عام کیا وہی خدمت آج حضرت مسعود ملت فرما رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی عمر شریف میں برکت عطا فرمائے۔

صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری نے اظہار تشکر پیش کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا انھوں نے ''جہان امام ربانی'' کے روح رواں حضرت مسعود ملت مدظلہ العالی، مرتبین صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور اس نیک کام میں معاونت پر پرنٹر ملک شوکت، کمپوزر سید شعیب افتخار مسعودی، بائینڈر محمد سلیم سواتی اور تمام معاونین ومحبین کا شکریہ ادا کیا ...... علامہ قاری محمد ظفر احمد مظہری نے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا جب کہ آغا پیر فضل الرحمٰن مجددی نے دعائے خیر فرمائی......

محفل کے اختتام پر طعام کے علاوہ مہمانان خصوصی اور علماء ومشائخ کو جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کا سیٹ پیش کیا گیا جبکہ تمام شرکاء کو ایک خوبصورت دستی بیگ میں درج ذیل کتب تقسیم کی گئیں۔

۱۔۔۔۔ مقالہ ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر (تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی)

۲۔۔۔۔ مقالہ علامہ رضوان احمد خان نقشبندی (تعارف جہان امام ربانی)

۳۔۔۔۔ مقالہ ڈاکٹر قاری محمد رفیق مسعودی (تفسیر روح المعانی میں افکار مجدد الف ثانی)

۴۔۔۔ فہرست کتب ۲۰۰۵ء (مطبوعات ادارہ مسعودیہ کراچی)

۵۔۔ جہاں نما (جہان امام ربانی کا موضوعاتی جائزہ)

ڈاکٹر سید عدنان خورشید / ڈاکٹر اقبال اختر القادری

یہ محفل تشکر تمام محفلوں سے مختلف بڑی پر وقار اور روحانیت ونورانیت سے معمور تھی ہر شریک محفل اس کی تعریف میں رطب للسان تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

☆ ☆ ☆

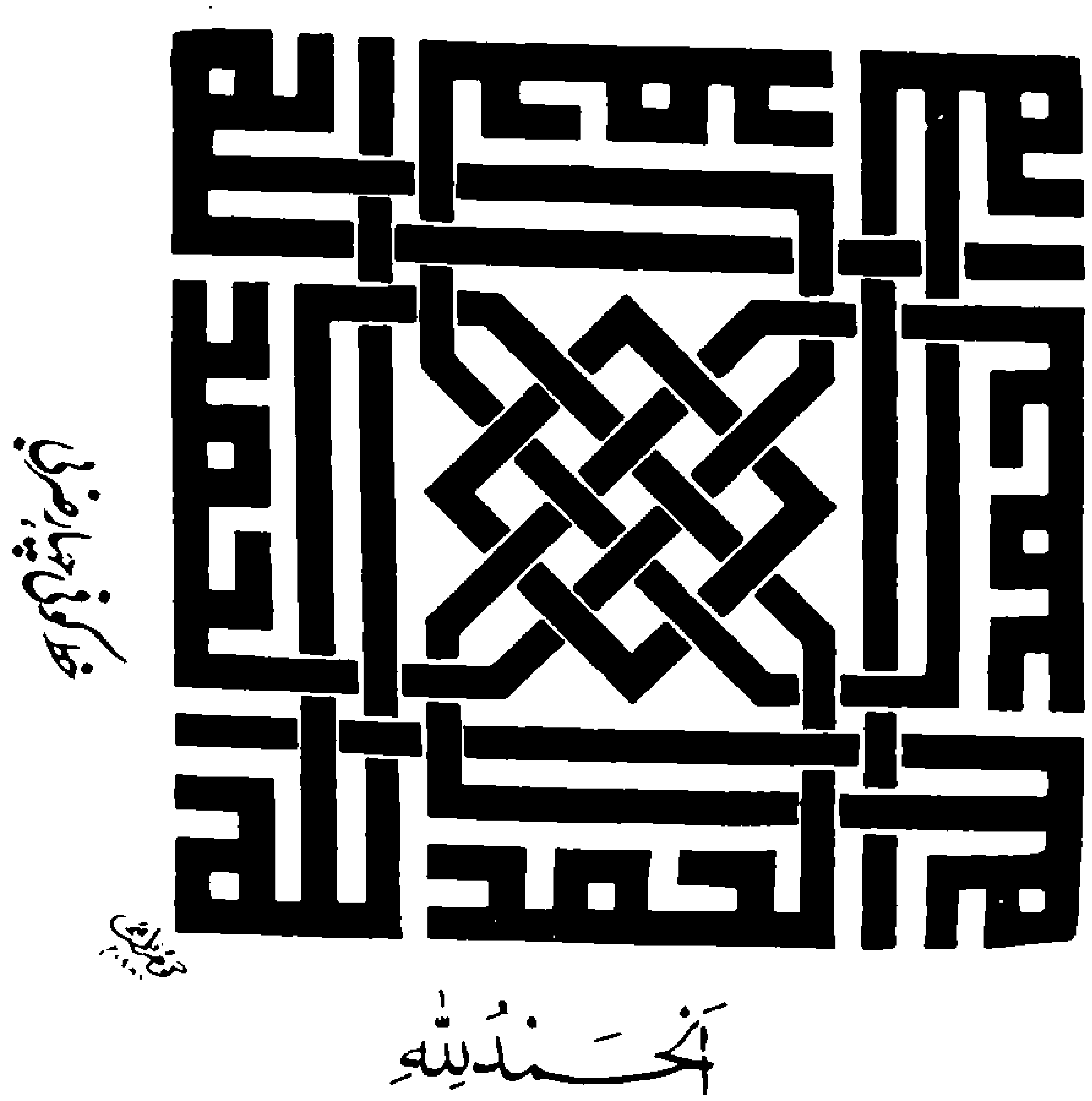

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قومی

جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(۱۴/ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء)

☆☆

۶۷۸۵

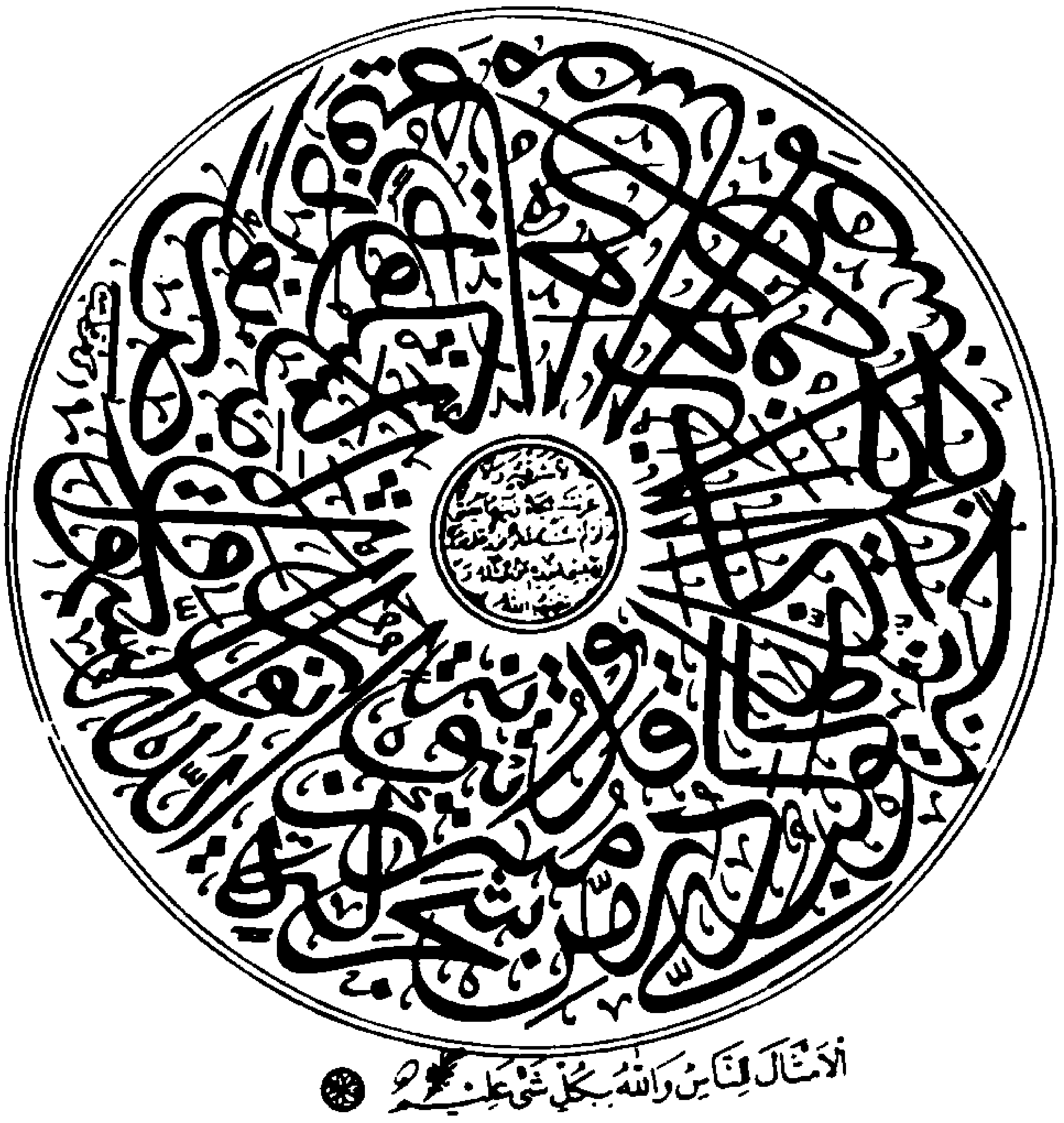
الأمثال للناس والله بكل شيء عليم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ صدارت

جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

۲۴ر اپریل ۲۰۰۵ء ایوان اقبال، لاہور

مفتی اعظم علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد
(شاہی امام مسجد جامع فتح پوری، دہلی، بھارت)

☆☆

فقیر امام احمد رضا سلور جوبلی اور جہان امام ربانی مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ والرضوان کی محفل تشکر میں شرکت کے لیے کراچی حاضر ہوا تھا۔ الحمد للہ محفل تشکر انتہائی شاندار اور پروقار ہوئی کثیر تعداد میں علمائے کرام اور مشائخ عظام و نیز دانشوران ملت نے اس میں شرکت کی۔ جس کے لیے امام ربانی فاؤنڈیشن کے بانی مولانا جاوید اقبال مظہری اور ان کے تمام اراکین و رفقاء و معاونین مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ۱۸ر اپریل کو فقیر کا دہلی واپسی کا ارادہ تھا کیونکہ مسجد فتح پوری دہلی میں تقریباً ایک صدی سے ۱۱ر ربیع الاول شریف سے ۱۲ر ربیع الاول شریف تک محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کی جاتی ہے اس میں شرکت اور نگرانی ضروری تھی مگر حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے اصرار فرمایا کہ فقیر لاہور کی جہان امام ربانی کانفرنس میں ضرور شریک ہو، فقیر ان کے ارشاد کی تعمیل میں ٹھہر گیا اور آج آپ کے سامنے حاضر ہے۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب بھی اس کانفرنس میں تشریف لاتے مگر ضعف اور کمزوری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ جس کا ان کو بھی شدید قلق تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی عمر میں اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)۔ فقیر صوفی غلام سرور کا ممنون ہے کہ انہوں نے اس کانفرنس کی صدارت کا اعزاز بخشا۔ الحمد للہ یہ محفل پاک بھی اپنی نظیر آپ ہے۔ اس میں شرکت کر کے

فرحت وانبساط محسوس کر رہا ہوں ہم سب کی خوش نصیبی ہے کہ ایسی عظیم الشان روحانی ونورانی کانفرنس میں شرکت ہو رہی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۷۱ھ میں سرہند میں ہوئی اور ۱۰۳۴ھ میں وصال ہوا ۶۳ سال کی عمر شریف پائی اور ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ آپ علوم ظاہری اور علوم باطنی سے آراستہ و پیراستہ تھے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ سرہند میں گویا دارالعلوم بھی تھا اور خانقاہ بھی۔ جس کا علمی اور روحانی فیض دور اور نزدیک پھیلا۔ آپ نے احیاء اسلام کے لیے سخت جدوجہد کی اور بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ آپ صاحب استقامت تھے۔ آپ کی تعلیمات نے اعیان مملکت کو بھی اس حد تک متاثر کیا کہ لاہور کے گورنر مرزا قلیج بیگ، صاحب علم وفضل تھے اور درس حدیث دیا کرتے تھے۔ آپ کے فیض صحبت سے عوام خواص بن گئے۔

آپ کی اولاد امجاد اور گرانبہا تصانیف نے اصلاح امت کا فریضہ ادا کیا آپ کے مکتوبات شریف علم و دانش اور علم لدنی کا خزانہ ہیں جس کا ادراک کم لوگوں کو ہوسکا۔ آپ کے نظریات نے علماء ومشائخ اور سیاست دانوں کو چونکا دیا۔ نظریہ قومیت سے اہل علم چونک گئے۔ یہ نظریہ حق ہے۔

نظریہ وحدۃ الشہود سے اہل طریقت چونک گئے۔ مگر یہ نظریہ حق ہے جب وہ حضرات نظریہ وحدۃ الوجود کی تشریح فرماتے ہیں تو ان کو وحدۃ الشہود کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس میں کچھ الجھاؤ نہیں۔

دو قومی نظریے سے سیاست داں چونک گئے۔ مگر یہ نظریہ بھی حق ہے اور بانی اسلام نے اس کی بنیاد ڈالی ہے یہ نفرت کے لیے نہیں انسانی وحدۃ کے لیے ہے۔ جس کی بنیاد لکم دینکم ولی دین پر ہے۔

اسی طرح آپ کے اور نظریات ہیں۔ مثلاً نظریہ عروج وزوال، نظریہ علم وحصولی وعلم حضوری، نظریہ شان علم وشان حیات، نظریہ الف ثانی، نظریہ توحید وجودی، نظریہ توحید شہودی، نظریہ صحو وسکر، نظریہ سیر نفسی وسیر آفاقی، سیر الی اللہ وسیر فی اللہ، نظریہ حقیقت محمدی، نظریہ حقیقت کعبہ، نظریہ ولایت ونبوت، نظریہ شریعت وطریقت، نظریہ عالم صغیر وعالم کبیر، نظریہ عبدیت اور نظریہ قضائے مبرم وغیرہ۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا لاہور سے خاص تعلق تھا۔ یہ ایک تاریخی شہر ہے جس سے اولیاء اللہ کو نسبت رہی ہے۔ آپ کے مرشد کریم حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی یہاں تشریف لائے اور یہاں سے ہوتے ہوئے دہلی تشریف لے گئے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بھی کئی سال لاہور میں رہے۔ آپ کے خلیفہ شیخ طاہر بندگی یہیں ہی مدفون ہیں۔ مکتوبات شریف میں سے چار مکتوبات میں لاہور کا ذکر آیا ہے۔ گورنر لاہور مرزا قلیج خان

(۱/۶۷/۶۵) شیخ فرید بخاری (۱/۱۹۳/۸۱) مرزا حسام الدین (۲/۱۷/۴۵) اور ملا مظفر (۱/۱۰۲/۱۰۴) کے نام خطوط میں لاہور کا ذکر ہے۔

بڑے بڑے علماء و مشائخ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ رہے۔ ریاض کے ایک فاضل نے عرب کے تیرہویں صدی کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پر دو تحقیقی مقالات لکھے ہیں اور اب وہ مندرجہ ذیل مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پر تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں۔ مولانا خالد کردی، ابن عابدین شامی، شیخ عابد سندھی، مولانا زاہد الکوثری ......ابن عابدین شامی، مولانا خالد کردی کے خلیفہ شیخ عبدالرسول نقشبندی مجددی سے بیعت تھے جن کی مشہور زمانہ کتاب ردالمتاز پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے فاضلانہ اور محققانہ انداز کا حاشیہ جدالممتاز کے نام سے لکھا ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی بھی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ تھے۔ آپ نے تفسیر مظہری میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا بڑے عظمت و احترام سے بار بار ذکر فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد علی مونگیری نقشبندی مجددی کے نام جو خط تحریر فرمایا ہے اس سے بھی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے بارے میں آپ کے جذبات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی نے آپ کو مجدد الف ثانی کے خطاب سے نوازا جس کی زمانے نے تصدیق کی آپ نے خود مکتوبات شریف میں تصدیق فرمائی۔ حلقۂ طریقت و عقیدت میں ہر ولی کے قول کو تسلیم کیا گیا ہے جو قرآن و حدیث کے خلاف نہ تھا۔ اس لیے یہ قول بھی تسلیم کیا جانا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین مدنی، مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کی اولاد امجاد سے تھے بقول خلیفہ محمد عارف مدنی آپ فرمایا کرتے تھے کہ

''حضرت مجدد تو ہمارے سر کے تاج ہیں''
''حضرت مجدد تو ہمارے سر کے تاج ہیں''

یہ جملے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کرتے تھے جس سے کمال عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری (جن کا نام بھی فضل رحمٰن گنج مراد آبادی نقشبندی کے نام نامی پر رکھا گیا ہے) پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب سے بہت محبت فرماتے تھے۔ مدینہ منورہ میں جب آخری ملاقات ہوئی اور پروفیسر صاحب نے کہا کہ آپ کو فقیر کی وجہ سے تکلیف ہوئی...... آپ نے فرمایا

’’نہیں نہیں آپ کا آنا ہمارے لیے باعث فخر ہے‘‘

بلاشبہ حضرت مسعود ملت کی شخصیت آج ہمارے درمیان بڑے احترام وعظمت کا مقام رکھتی ہے۔ نہ صرف برصغیر بلکہ اکناف عالم میں آپ کی علمی شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا جارہا ہے۔ آپ نے ہی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر ان کی علمی خدمات بے نظیر اور فقید المثال ہیں...... مرکزی مجلس رضا لاہور کے بانی محسن اہل سنت، محقق بے بدل حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ نے ان خدمات کو شائع کر کے عالم گیر بنایا۔ معاصرین اور متاخرین علماء نے حضرت مجدد کے پیغام کو عام کیا۔ آپ کی شخصیت اور تعلیمات زمانے پر اثر انداز ہوئیں اور سلطنتوں میں انقلاب برپا کیا۔ اگر آپ تجدید واحیاء دین کے لیے جدوجہد نہ فرماتے تو اکبر کے دین الٰہی نے برصغیر میں اسلام کا نام ونشان ہی مٹا دیا ہوتا۔ جس طرح صدیوں عروج کے بعد اندلس میں نام ونشان مٹا دیا گیا۔ ملا عبدالقادر بدایونی کی منتخب التواریخ پڑھ کر اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ بعد کے آنے والوں نے اس زمین پر کام کیا جس کو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے خون پسینہ ایک کر کے ہموار کیا تھا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے اس لیے علامہ اقبال نے کہا تھا:

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

عالم اسلام میں صرف ایک ہی شخصیت نظر آتی ہے جس سے تمام علماء اہل سنت متفق ہیں اور تمام مسلمان کہلانے والے فرقے بھی متفق ہیں اور وہ عظیم شخصیت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اسی لیے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی شخصیت وفکر ہی اتحاد بین المسلمین کا کردار ادا کر سکتی ہے۔ ہم کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ بلا کسی تنگ نظری اور تعصب کے آپ کے افکار کو عالم اسلام میں زیادہ سے زیادہ عام کریں تا کہ مسلمانان عالم قریب سے قریب تر ہو جائیں۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر برسوں سے تحقیق ہو رہی ہے بارہ تحقیقی مقالات پر ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں مل چکی ہیں۔ فقیر نے بھی عربی میں حضرت مجدد کے حالات وخدمات پر تحقیقی مقالہ قلم بند کیا ہے جو تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے جسے ان شاء اللہ ادارۂ مسعودیہ کراچی عنقریب شائع کرے گا۔ امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام اور جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین واشاعت اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (جن کی مساعی جمیلہ اوران کے رفیق کار صوفی غلام سرور صاحب کی جدوجہد سے نصف صدی سے پاکستان میں مجدد علیہ الرحمۃ کے ذکر وفکر کا چرچا ہے) نے لاہور میں حوزۂ نقشبندی ایک علمی ادارہ قائم کیا ہے جس کے سکریٹری محمد مختار عالم حق ہیں۔ جس نے کام شروع کردیا ہے اس کے معاونین میں پروفیسر اقبال احمد مجددی جیسے محقق ہیں اس سے اس کے کام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ امام احمد ربانی فاؤنڈیشن نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وافکار وخدمات پر ایک عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا سات جلدوں میں شائع کیا ہے اور دو مزید جلدیں آئندہ سال منظر عام پر آجائیں گی۔ ان شاءاللہ اس طرح یہ انسائیکلوپیڈیا تقریباً چھ ہزار صفحات پر محیط ہوگا۔ شاید حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاری کے بعد آپ کے غلاموں میں کسی بھی شخصیت کی سیرت پر اتنا عظیم کام نہ ہوا ہوگا بے شک یہ ایک تاریخ ساز کام ہے۔ ۱۰/اپریل کو کراچی میں محفل تشکر منعقد کی گئی اور اب لاہور میں جہان امام ربانی کانفرنس کا انعقاد کیا جارہا ہے جس کا سہرا صوفی غلام سرور صاحب کے سر ہے جن کی ہمت بلند اور معاونین کے تعاون اور دور ونزدیک سے مہمانان گرامی کی شرکت نے اس خواب کو حقیقت بنادیا۔ قدم قدم پر خانوادۂ مجددیہ کے مشائخ اور صاحبزادگان کی دعائیں شامل حال رہیں۔ اظہار تشکر اور تحدیث نعمت کے طور پر ہم حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مدظلہ العالی کے مشکور ہیں جن کی سرپرستی اور رہنمائی سے یہ تحقیقی وعظیم الشان خدمت انجام پائی۔ آپ نے مجدد مأۃ سابقہ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے علمی معارف کو منظر عام پر لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ پچھلے تیس سال سے حضرت اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں اور ہر پہلو سے اخلاص نیت کے ساتھ بے لوث دین متین کی خدمات فرمارہے ہیں جو حضرات حضرت مسعود ملت سے قریب ہیں وہ ان کی کاوشوں سے بخوبی واقف ہیں انہی خدمات کے سلسلے میں برصغیر میں علماء مشائخ آپ کو مأۃ حاضرہ کا مجدد تسلیم کرچکے ہیں اور آنے والے وقت میں آپ کی اس عظمت کو امت مسلمہ تسلیم کرے گی۔ ان شاءاللہ یہ تو اللہ کی نعمت ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کے مولانا جاوید اقبال مظہری اور حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے صدر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی اوران کے تمام معاونین واراکین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

روئداد جہان امام ربانی کانفرنس

(منعقدہ ۲۴؍اپریل ۲۰۰۵ء، ایوان اقبال لاہور)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

''آج عالم اسلام میں صرف ایک ہی ہستی نظر آتی ہے جس پر تمام علماء اہل سنت متفق ہیں اور تمام مسلمان کہلانے والے فرقے بھی متفق ہیں اور وہ عظیم شخصیت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اسی لیے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی شخصیت وفکر ہی اتحاد بین المسلمین کا کردار ادا کرسکتی ہے، ہم کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ بلا کسی تنگ نظری اور تعصب کے آپ کے افکار کو عالم اسلام میں زیادہ سے زیادہ عام کریں تاکہ مسلمانان عالم قریب سے قریب تر ہوجائیں''...... ان خیالات کا اظہار خاندان مسعودیہ مظہریہ کے شیخ طریقت و مسند نشین آستانہ مسعودیہ مظہریہ دہلی، مفتی اعظم ہند علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی) نے حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور اور شیر ربانی اسلامک سینٹر لاہور کے اشتراک سے ایوان اقبال لاہور میں منعقدہ ''جہان امام ربانی کانفرنس'' میں خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوے کیا..... ایوان اقبال، لاہور میں ادبی وعلمی محافل کا مرکز ہے جوکہ ہوٹلوں اور کلبوں سے مختلف پارلیمنٹ ہاؤس کی طرح بنایا گیا ہے، جدید سہولتوں سے آراستہ ہے...... یہ کانفرنس حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات وافکار اور عظیم انقلابی کارناموں کے حوالے سے شائع ہونے والے عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی اشاعت واجراء کے موقع پر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی مساعی جمیلہ سے منعقد کی گئی تھی، علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صدرِ محفل تھے جبکہ حضرت پیر آغا فضل الرحمٰن مجددی، علامہ عبدالحکیم شرف قادری، مولانا محمد عالم مختار حق، علامہ

عبدالستار سعیدی، علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی اور چوہدری میاں محمد اسلم اقبال (وزیر سیاحت، حکومت پنجاب) بطور مہمانان خصوصی تشریف لائے...... یہ عظیم منصوبہ مسعود ملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیرنگرانی تکمیل پایا، آپ کو بھی خصوصی شرکت کی دعوت تھی مگر بوجہ ضعف و کمزوری آپ تشریف نہ لا سکے بلکہ آپ کی نمائندگی کرتے ہوئے جہان امام ربانی کے مرتبین کے تین رکنی وفد صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے خصوصی طور پر شرکت کی جبکہ ادارۂ مسعودیہ کراچی کے ایک بیس رکنی وفد کے علاوہ ملک کے طول و عرض سے سیکڑوں علماء و مشائخ اور اسکالرز نے کانفرنس سے استفادہ کیا...... منتخب علماء و مشائخ اور اسکالرز نے فاضلانہ و محققانہ مقالات پیش کیے......

قاری غلام رسول کی تلاوت قرآن کریم اور محبوب احمد ہمدانی و نصیر احمد نقشبندی کی نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کانفرنس کا آغاز ہوا...... حضرت پیر آغا فضل الرحمٰن مجددی، علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد، صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی، صاحبزادہ جمیل الرحمٰن نقشبندی، صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، مولانا محمد مختار عالم حق، مولانا جاوید اقبال مظہری اور جناب جمیل اطہر سرہندی اسٹیج پر رونق افروز تھے، ڈاکٹر سید شجاع الحسن نظامت فرما رہے تھے...... اسٹیج کی پشت پر کانفرنس کے حوالے سے ایک خوبصورت بینر آویزاں تھا جبکہ ڈائس اور سامعین کی درمیانی جگہ پر ''جہان امام ربانی'' کی سات جلدوں کو نہایت خوبصورت ڈسپلے میں سجایا گیا تھا۔

تلاوت و نعت کے بعد حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے سکریٹری جنرل اور روزنامہ جرأت لاہور کے چیف ایڈیٹر جناب جمیل اطہر سرہندی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور سوسائٹی کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی آج سے تیس برس قبل قایم کی گئی تھی جس کا مقصد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی شخصیت کو جدید میڈیا کے ذریعے عالمی سطح پر متعارف کرانا ہے، سوسائٹی ہر سال لاہور میں امام ربانی کانفرنس کرتی ہے اور اخبارات میں ایڈیشن شائع کراتی ہے، انہوں نے کہا کہ آج کی جہان امام ربانی کانفرنس منفرد ہے کہ اس میں ممتاز محقق، دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیرنگرانی مرتبہ کتاب کا اجراء کیا جا رہا ہے ڈاکٹر مسعود احمد جیسے لوگ کسی بھی قوم و ملت کا سرمایہ ہوتے ہیں وہ حضرت مجدد کے سچے اور پکے عاشق ہیں اُن کا یہ کارنامہ تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا......

''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کا ناشر ادارہ' امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے بانی مولانا جاوید اقبال مظہری نے فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد اور تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ فاؤنڈیشن

۲۰۰۲ء کو کراچی میں قایم ہوئی اور الحمدللہ صرف تین سال کی مدت میں جہان امام ربانی کا عظیم منصوبہ مکمل کیا، حضرت مسعود ملت اس کے سرپرست اعلیٰ جبکہ ان کے فرزند و جانشین ابوالسرور محمد مسرور احمد اس کے چیئرمین ہیں، انہوں نے کہا کہ صوفی غلام سرور نقشبندی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے جہان امام ربانی کی اشاعت کی خوشی میں اپنے محبین و معاونین کے تعاون سے لاہور میں یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد کی......

علامہ محمد رضوان خاں نقشبندی (ناظم تعلیمات و صدر مدرس' نصرۃ العلوم و استاد خواتین اسلامک مشن کراچی) نے جہان امام ربانی کی سات مطبوعہ جلدوں کا تفصیلی تعارف پیش کیا انہوں نے کہا کہ یہ کتاب ایک جہان ہے اسے اپنے موضوع پر یقیناً ایک انسائیکلو پیڈیا کا درجہ دیا جاسکتا ہے جو جذب و کیف کے حسین و دلکش نظاروں سے معمور ہے کسی ایک شخصیت پر اتنا مواد جمع ہوجانا عجائبات سے ہے' اس عظیم منصوبہ کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت اور ان کے رفقاء کار خراج تحسین کے مستحق ہیں......

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے چیئرمین اور جگر گوشہ مسعود ملت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا مختصراً تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا طریقہ تبلیغ نہایت عارفانہ اور حکیمانہ تھا آپ نے تبلیغ اسلام کے لیے علماء و مشائخ، وزراء و امراء اور بادشاہوں کو خطوط لکھے اور برصغیر کے مختلف علاقوں اور دنیا کے دیگر ممالک میں اپنے خلفاء کی قیادت میں وفود بھیجے، آپ کی حکیمانہ مساعی' بے مثال صبر و تحمل اور حیرت انگیز تفکر و تدبر سے برصغیر میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوا، آپ کی تعلیمات میں زندگی ہے کیونکہ ان تعلیمات کے پیچھے ایک زندہ مثالی نمونہ موجود ہے، انہوں نے کہا کہ آج ہم حضرت مجدد کے محبوب شہر لاہور میں آپ کی یاد منا رہے ہیں جہاں آپ نے تین چار سال قیام فرمایا اور علم و عرفان کی دولت لٹائی، آپ نے لاہور کے علماء و مشائخ کو خطوط لکھے گورنروں کو ہدایت کی، صوفی غلام سرور نقشبندی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ محفل سجائی وہ کئی برس سے لاہور میں امام ربانی کانفرنس کا انعقاد کررہے ہیں اور اب حوضہ نقشبندی لاہور نے بھی میاں جمیل احمد شرق پوری کی قیادت میں کام شروع کردیا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مجدد پر کام کرنے والوں کی غیب سے مدد فرمائے......

جناب سید ریاض الحسن گیلانی نے ''حضرت مجدد الف ثانی اور تحفظ ناموس رسالت'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کا سہرا روز اول سے حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے سرآیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے لیے کارہائے گراں مایہ انجام دیے پھر حضرت مجدد نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کو لازم و ملزوم قرار دے

کر، عقائد ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کی، ماضی قریب میں مرزا غلام احمد قادیانی سے سخت ترین مقابلہ کرنے والے بزرگ امیر ملت سید جماعت علی شاہ بھی نقشبندی تھے اور میں جو اس حوالے سے مقالہ پیش کر رہا ہوں میں بھی نقشبندی مجددی ہوں میرا مقالہ طویل ہے جب شائع ہوگا تو آپ لوگ تفصیلات پڑھ لیں گے کہ تحفظ ختم نبوت کے ضمن میں حضرات نقشبندیہ مجددیہ کو دیگر سلاسل پر سبقت حاصل ہے......

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ نے ''حضرت مجدد الف ثانی اور مستشرقین'' کے عنوان سے نہایت فاضلانہ مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی شخصیت اور تعلیمات ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جس سے اپنے تو اپنے پرائے بھی متاثر ہیں، آپ کے افکار و تعلیمات پر مسلمان ہی نہیں مستشرقین نے بھی کام کیا ہے اور برابر کر رہے ہیں......

حافظ اللہ بخش قادری نے حضرت مجدد الف ثانی کے حضور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی منقبت ''حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر'' پیش کی......

فاضل جامعہ الازہر (مصر) علامہ ڈاکٹر محمد آصف جلالی ازہری نے ''حضرت مجدد اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے عنوان سے بڑا عاشقانہ مقالہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ جس انسان میں بوئے محبت نہیں وہ انسان انسان نہیں، قاسم اسرار روحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اور تعلیمات جس خوشبوئے پاک سے معطر ہیں وہ خوشبو، خوشبوئے محبت رسول ہے......

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے ''حضرت مجدد بحثیت مفسر'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں آیات قرآنی کی تفسیر میں جو اسرار و نکات پیش فرمائے ہیں اس کی بدولت تفسیر روح المعانی اور تفسیر مظہری نے دنیائے تفسیر کو نئے ابواب سے متعارف کرایا......

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی (سابق وائس چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی، آزاد کشمیر) نے ''خانوادہ مجددیہ کی عربی ادب میں خدمات'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ عہد اکبری میں عربی ادب کے حوالے سے حضرت مجدد اور ان کے خاندان نے جو خدمات سرانجام دیں وہ قابل قدر ہیں۔ حضرت مجدد اپنے مکتوبات میں جو کہ فارسی زبان میں ہیں دینی مسائل بیان کرتے وقت عربی زبان کو اہمیت دیتے ہیں اور علماء و مشائخ کو لکھتے وقت تو اصل عربی متن نہایت سرعت سے تحریر فرماتے ہیں جبکہ عوام کو اصل عربی ماٰخذ کا حوالہ دے کر اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں......

مولانا سید صابر حسین شاہ قادری نے ''خانوادۂ مجددیہ سے قائد اعظم کے اجداد کی عقیدت'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا حلقہ بہت وسیع تھا آپ کے مریدین میں قائد اعظم کے اجداد بھی شامل تھے قائد اعظم کو خدمت اسلام کا جذبہ ورثہ میں ملا تھا' ان کے آباء واجداد نے مغل بادشاہ اکبر کے ''دین الٰہی'' کے خلاف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی عظیم قیادت میں لازوال اور قابل تقلید قربانیاں دی ہیں۔ ان کی گہری عقیدت ومحبت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ خود میں ایک قسم کی تشنگی اور کمی محسوس کرتے تھے تاوقتیکہ وہ حضرت مجدد کے مزار پُر انوار سرہند شریف حاضری نہ دے لیں۔

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی نے ''امام احمد رضا بریلوی پر مجدد الف ثانی کے اثرات'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تحریروں میں شان مجددیت نمایاں چمک رہی ہے۔ امام احمد رضا نے چودھویں صدی کے زمانۂ انتشار میں حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات کو عام کرتے ہوئے بدمذہب فتنوں کا تدارک کیا، حضرت امام احمد رضا نے حضرت مجدد الف ثانی کی ذات بابرکات اور مکتوبات شریف کو بطور مثال ذکر کرکے ان سے محبت وعقیدت کا اظہار فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت مجدد نے دوقومی نظریہ کا پرچار کیا تو امام احمد رضا نے بھی دوقومی نظریہ کا احیاء کیا آج کا پاکستان ان ہر دو بزرگوں کا ہی فیضان ہے۔

مجدد الف ثانی، امام احمد رضا دونوں
ہمارے رہنما دونوں ہمارے پیشوا دونوں

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد نے اپنی مطبوعہ کتاب ''عقیدۂ ختم نبوۃ اور امام ربانی'' کے حوالے سے مقالہ پیش کیا...... پروفیسر قاری مشتاق احمد نے ''شریعت، طریقت اور حقیقت نگاہ مجدد میں'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا جبکہ پروفیسر محمد اقبال مجددی نے ''حضرت مجدد لاہور میں'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد کو لاہور سے خاص تعلق تھا، آپ کے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ بھی یہاں تشریف لائے۔ خود حضرت مجدد کئی برس لاہور میں رہے، آپ کے خلیفہ حضرت طاہر بندگی بھی لاہور میں مدفون ہیں، مکتوبات شریف میں کئی مقامات پر لاہور کا ذکر ہے آپ نے لاہور کے علماء ومشائخ اور گورنر کو بھی خطوط تحریر فرماتے ہیں......

علامہ محمد صدیق ہزاروں سعیدی ''حضرت مجدد بحیثیت فقیہ'' کے عنوان مقالہ پیش کرنے آئے تو انہوں نے کہا کہ اب وقت تنگ ہے میں مقالہ پیش نہیں کر رہا' جب شائع ہوگا تو سب حضرات پڑھ لیں گے لیکن ایک خاص نکتہ ضرور بتانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آج لاہور میں جس جگہ جامعہ نظامیہ رضویہ قایم ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں گورنر لاہور مرزا قلیچ خان کا مدرسہ تھا...... انہوں نے مفتی مکرم احمد صاحب کا پاکستان اور لاہور میں خیر مقدم کیا اور مسعود ملت اور صوفی غلام سرور کو ہدیہ تبریک پیش کیا......

صدر محفل مفتی اعظم ہند علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب چونکہ وقت زیادہ ہوگیا اور میرا خطبہ صدارت بڑا ہے جو کہ آپ کو مطبوعہ صورت میں پیش کر دیا گیا ہے میں اس میں سے اختصار پیش کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ عالم اسلام میں صرف ایک ہی شخصیت نظر آتی ہے. جس سے تمام علماء اہل سنت متفق ہیں اور تمام مسلمان کہلانے والے فرقے بھی متفق ہیں اور وہ عظیم شخصیت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اسی لیے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی شخصیت وفکر ہی اتحاد بین المسلمین کا کردار ادا کر سکتی ہے۔ ہم کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ بلا کسی تنگ نظری اور تعصب کے آپ کے افکار کو عالم اسلام میں زیادہ سے زیادہ عام کریں تاکہ مسلمانان عالم قریب سے قریب تر ہو جائیں۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر برسوں سے تحقیق ہو رہی ہے بارہ تحقیقی مقالات پر ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں مل چکی ہیں۔ فقیر نے بھی عربی میں حضرت مجدد کے حالات وخدمات پر تحقیقی مقالہ قلم بند کیا ہے جو تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے جسے ان شاء اللہ ادارۂ مسعودیہ کراچی عنقریب شائع کرے گا۔ امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام اور جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین واشاعت اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے......

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (جن کی مساعی جمیلہ اور ان کے رفیق کار صوفی غلام سرور صاحب کی جدوجہد سے نصف صدی سے پاکستان میں مجدد علیہ الرحمۃ کے ذکر وفکر کا چرچا ہے) نے لاہور میں حوزہ نقشبندی ایک علمی ادارہ قایم کیا ہے جس کے سیکریٹری محمد عالم مختار حق ہیں...... جس نے کام شروع کر دیا ہے اس کے معاونین میں پروفیسر محمد اقبال مجددی جیسے محقق ہیں اس سے اس کے کام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے...... امام احمد ربانی فاؤنڈیشن نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وافکار اور خدمات پر ایک عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا سات جلدوں میں شائع کیا ہے اور دو مزید جلدیں آئندہ سال منظر عام پر آ جائیں

گی۔ ان شاءاللہ۔ اس طرح یہ انسائیکلو پیڈیا تقریباً چھ ہزار صفحات پر محیط ہوگا۔ شاید حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاری کے بعد آپ کے غلاموں میں کسی بھی شخصیت کی سیرت پر اتنا عظیم کام نہ ہوا ہوگا بے شک یہ ایک تاریخ ساز کام ہے۔ ۱۰ اپریل کو کراچی میں محفل تشکر منعقد کی گئی اور اب لاہور میں جہان امام ربانی کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے جس کا سہرا صوفی غلام سرور صاحب کے سر ہے جن کی ہمت بلند اور معاونین کے تعاون اور دور ونزدیک سے مہمانان گرامی کی شرکت نے اس خواب کو حقیقت بنا دیا۔ قدم قدم پر خانوادہ مجددیہ کے مشائخ اور صاحبزادگان کی دعائیں شامل حال رہیں۔ اظہار تشکر اور تحدیث نعمت کے طور پر ہم حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے مشکور ہیں جن کی سرپرستی اور رہنمائی سے یہ تحقیقی وعظیم الشان خدمت انجام پائی۔ آپ نے مجدد مأۃ سابقہ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے علمی معارف کو منظر عام پر لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ پچھلے تیس سال سے حضرت اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں اور ہر پہلو سے اخلاص نیت کے ساتھ بے لوث دین متین کی خدمت فرما رہے ہیں جو حضرات حضرت مسعود ملت سے قریب ہیں وہ ان کی کاوشوں سے بخوبی واقف ہیں انہی خدمات کے سلسلے میں برصغیر میں علماء و مشائخ آپ کو مأۃ حاضرہ کا مجدد تسلیم کر چکے ہیں اور آنے والے وقت میں آپ کی اس عظمت کو امت مسلمہ تسلیم کرے گی ان شاءاللہ۔

یہ تو اللہ کی نعمت ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کے بانی مولانا جاوید اقبال مظہری اور حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے صدر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی اور ان کے تمام معاونین واراکین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

صدارتی خطاب کے بعد حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کی طرف سے جناب جمیل اطہر سرہندی نے بعض قراردادیں پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج حضرت مجدد کا پیغام ہر گھر، دکان اور مکان میں پہنچانے کی ضرورت ہے...... حضرت مجدد برصغیر میں دو قومی نظریہ کے بانی ہیں لہٰذا حکومت پاکستان یوم مجدد کو سرکاری سطح پر منائے...... پاکستان کا آئین فقہ حنفی کے مطابق بنایا جائے جو کہ حضرت مجدد کا فقہ ہے...... افکار وتعلیمات مجددیہ کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نشر کیا جائے...... مکتوبات امام ربانی کو سرکاری سطح پر تراجم کرا کے بلاد اسلامیہ میں پھیلایا جائے...... حضرت مجدد اور ان کی تعلیمات کو نصاب میں شامل کیا جائے...... انہوں نے حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور اور شیر ربانی اسلامک سینٹر لاہور کی طرف سے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا......

حضرت پیر آغا فضل الرحمٰن مجددی نے دعا فرمائی، نماز ظہر با جماعت ادا کی گئی پھر مہمانوں کو ظہرانہ دیا گیا اور یوں یہ محفل مبارک اختتام کو پہنچی......اس موقع پر حضرت مسعود ملت کی طرف سے بعض محققین کو ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کا سیٹ اور تمام شرکاء کو امام ربانی فاؤنڈیشن کی طرف سے درج ذیل کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔

۱......خلقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	(ڈاکٹر محمد مسعود احمد)
۲......خطبۂ صدارت	(ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد)
۳......مقالۂ امام ربانی مجدد الف ثانی	(ابو السرور محمد مسرور احمد)
۴......مقالۂ تعارف جہان امام ربانی	(علامہ محمد رضوان احمد نقشبندی)
۵......تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن	(مولانا جاوید اقبال مظہری)
۶......جہاں نما	ڈاکٹر سید عدنان خورشید
(جہان امام ربانی کا موضوعاتی جائزہ)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

جبکہ شیر ربانی فاؤنڈیشن لاہور اور ادارۂ مظہر اسلام لاہور کی طرف سے بھی متعدد رسائل تقسیم کیے گئے۔

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
L-317 /5-B-2، نارتھ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆......☆......☆

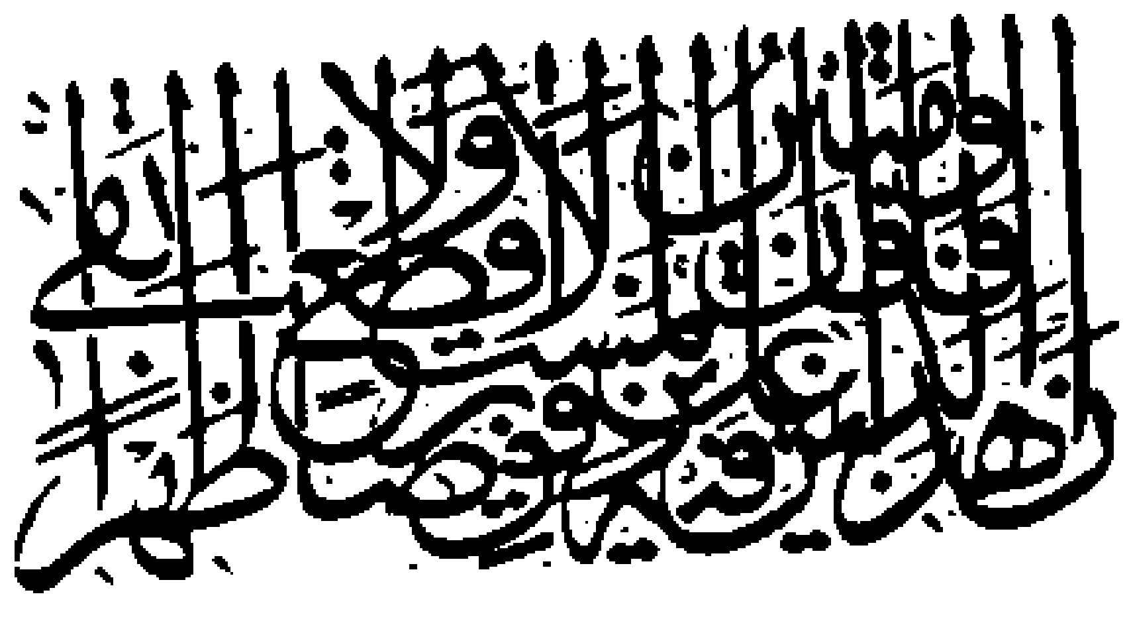

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مجدد الف ثانیؒ کانفرنس لاہور، ایک تأثر

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

☆☆

۲۴ را پریل ۲۰۰۵ء کو صبح ۱۰ بجے جب میں ایوان اقبال کے کانفرنس ہال میں داخل ہوا تو ہال کا منظر ہی بڑا دیدنی تھا۔ علامہ اقبال کے اشعار' مینا کاری' سادہ پچی کاری' بہترین انتظام' مقالہ نگاروں کی نشستیں مخصوص' نمایاں اور روشنیوں میں گھرا ہوا اسٹیج' یہ سب مَن کو بہت بھا رہے تھے۔ اسٹیج کے بالکل سامنے ''جہان امام ربانی'' انسائیکلو پیڈیا کی ساتوں جلدیں ایک تختے پر بہت خوبصورتی سے سجائی گئی تھیں۔ تین چار کیمرے، فلڈ لائٹس اور ہال کی چھت پر سیکڑوں قمقموں نے ہال کو خصوصی رونق بخشی ہوئی تھی۔ اسٹیج کے دائیں طرف ڈائس بھی نمایاں تھا اور اس پر لگے مائیک بھی نمایاں تھے اسٹیج سکریٹری کا اندازِ گفتگو بہت میٹھا، دھیما اور مہذب تھا۔ اسٹیج پر تشریف رکھنے والے تمام اصحاب خصوصی شناخت کے حامل تھے۔ بالخصوص نبیرہ مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد صاحب، صاحبزادہ محمد مسرور احمد صاحب، جاوید اقبال مظہری صاحب، علامہ رضوان احمد مسعودی صاحب، پیر فضل الرحمٰن مجددی صاحب' محمد عالم مختار حق صاحب اور صوفی غلام سرور صاحب کی نورانی شخصیت نے تو اسٹیج کو سجا دیا تھا۔ جناب جمیل اطہر سرہندی صاحب بھی۔۔۔ اسٹیج پر بیٹھے تھے۔

تلاوت قرآن کے بعد جناب جمیل اطہر سرہندی صاحب کے افتتاحی کلمات سُنے گویا ان کی آواز پُر مٹھاس سے ہم آشنا ہوئے۔ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کا خطاب صفت اناب بھی سُنا۔ جاوید اقبال مظہری صاحب سے امام ربانی فاؤنڈیشن کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں اور جہان امام ربانی کے بارے میں رضوان احمد خان مسعودی صاحب کا خطاب بھی معلوماتی اور دلچسپ تھا۔ فظ قاری اللہ بخش

صاحب نے جوکلام اقبال سنایا اس نے بھی بہت مسرور اور مسحور کیا۔

مقالہ نگار حضرات میں سے سب سے پہلے سید ریاض الحسن گیلانی صاحب آئے آپ کا خطاب بڑا وقیع اور معلوماتی تھا مگر انہوں نے اپنے خطاب کو ایک تو ایک گھنٹے سے بھی زیادہ طویل کر دیا جو مجدد الف ثانی سوسائٹی کے قواعد وضوابط کے خلاف تھا۔ دوسرا حضرت مجدد الف ثانی کی تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے خدمات نہ ہونے کے برابر بیان کیں، دوم عدالتی پلیٹ فارم پر قادیانیوں کے خلاف اپنی کوششوں کو زیادہ پروجیکٹ کیا۔ ڈاکٹر محمد اشرف جلالی صاحب کا خطاب عالمانہ تھا۔ علمی باریکیاں‘ وضاحتیں‘ حوالے اور لفاظی‘ سب قابل تعریف تھا۔ مگر آپ بھی آدھ گھنٹہ سے زیادہ وقت لے گئے۔ ڈاکٹر سلطان شاہ صاحب کا خطاب حاضرین وسامعین کے لیے غیر دلچسپ ہوا ہوگا کیونکہ مختلف مستشرقین کے انگریزی اقتباسات کا اردو ترجمہ بیان کرتے رہے۔ خطاب اگرچہ معلوماتی تھا مگر عوام الناس کی فہم سے بلند تھا۔ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کا خطاب بھی ٹھیک تھا مگر حاضرین کی توجہ مکمل طور پر حاصل نہ کر سکا آپ کی یہ بات زیادہ قابل توجہ تھی کہ ایک خطاب وقت کی پابندی پر بھی ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب کا خطاب موضوع سے متعلق رہا۔ اگرچہ حوالہ جات کی تعداد کم رہی۔ مولانا صابر حسین شاہ بخاری کا خطاب دراصل ایک انکشاف تھا۔ جو ان سے اس لیے قابل قبول ہے کہ آپ قائداعظمیات کے محقق ہیں۔ مگر دو باتیں محل نظر ہیں۔ قائداعظم کے والدین (آباواجداد) مسلکاً شیعہ تھے اہل تشیع کی حضرت مجدد الف ثانی سے ارادت کس طرح ہوسکتی ہے جبکہ آپ شیعیت کو قبول نہیں کرتے۔ دوسرا یہ کہ محترم شاہ صاحب نے اس سلسلے میں کوئی تاریخی حوالے پیش نہیں کیے۔ پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی صاحب کا خطاب معلوماتی بھی تھا اور برمحل بھی۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی کا خطاب بڑا معلوماتی تھا اور پُر اثر بھی۔ پروفیسر شبیر حسین شاہ (ناچیز) کا خطاب اگرچہ باربط تھا مگر شاید آیہ ختم نبوت کا آخری حصہ ذہن سے اتر گیا۔ علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب کا خطاب مہمانان گرامی کے شکریہ اور کچھ اپنے موضوع سے متعلق تھا۔ دلچسپی سے سنا گیا۔ پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب کی زیارت پہلی دفعہ ہوئی۔ دعوت نامہ میں آپ کا اسم گرامی سب سے پہلے تھا مگر خطاب سب سے آخر میں ہوا بڑا معلوماتی‘ علمی‘ وقیع‘ دھیما دھیما اور ایک ہی لہجہ۔ مفتی مکرم صاحب کا خطاب بھی پُر اثر اور جامع تھا۔ جمیل اطہر سرہندی صاحب کا ''شکریہ'' بھی خوب تھا اور نقیب محفل کا ''شکریہ'' بھی خوب تھا۔ سب خوب تھا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ اگر مجھے کچھ ناخوب معلوم ہوا وہ بھی خوب تھا۔

بہت شاندار قسم کا کھانا پیش کیا گیا۔ گرامی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی طرف سے انسائیکلو پیڈیا کا تحفہ ''واہ بھئی واہ'' ہے۔ جس کا شکریہ اگرچہ میں روایتاً ادا کروں گا مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اس تحفے کا شکریہ ادا کیا ہی نہیں جا سکتا۔ کانفرنس میں جو کتابیں' کتابچے اور دوسرا مواد مہمانوں کو پیش کیا گیا۔ وہ آپ کی انتظامی قابلیت اور علمی سخاوت کا ثبوت ہے۔ یہ بھی خوب رہا کہ آپ کانفرنس میں اول تا آخر خاموش رہے۔

آپ اور آپ کے تمام ساتھیوں کی کوشش اور محنت قابل تعریف ہے۔ ہال میں رضا کاروں کی خدمات' عزت واحترام اور تعاون سب قابل داد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات کو دنیا اور آخرت میں اس کا اجر عطا فرمائے۔ (آمین)

(صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کے نام پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد کے مکتوب محررہ ۲۹/اپریل ۲۰۰۵ء سے ماخوذ)

☆......☆......☆

اللہ نور السموٰت والارض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس

دہلی، بھارت

(۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ء)

☆☆

سرزمین دہلی پر پہلی بار

مہمانان خصوصی مقررین

محترم جناب حضرت مولانا عبید اللہ خاں اعظمی (ممبئی)

حضرت مولانا [illegible] مفتی محمد زبیر صاحب [illegible]

حضرت مولانا [illegible] حسین [illegible]

حضرت مولانا حسن ثانی نظامی صاحب
سجادہ نشین درگاہ حضرت [illegible]

حضرت مولانا مفتی محمد مظفر احمد صاحب
[illegible]

حضرت مولانا محمد فضل حق صاحب [illegible]

پروفیسر [illegible] فاروق احمد صدیقی صاحب
[illegible]

جناب [illegible] جاوید اقبال مظہری صاحب

زیر سرپرستی

[illegible]
ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب [illegible]

حضرت [illegible] خلیفہ محمد تقی صاحب
سجادہ نشین [illegible]

حضرت مولانا ابو الحسن شاہ [illegible] فاروقی صاحب
سجادہ نشین [illegible]

خطبہ استقبالیہ

[illegible]
ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب
شاہی امام مسجد [illegible] دہلی

حضرت امام ربانی

مجدد الف ثانی رح

شیخ احمد فاروقی سرہندی

عالمی کانفرنس

31/مارچ 2006ء بروز جمعہ بوقت 2:30 بجے دوپہر

بمقام: ایوان غالب، ماتا سندری روڈ، نئی دہلی

زیر صدارت: حضرت مرشد برحق علامہ پروفیسر سید شاہ امین میاں صاحب قبلہ
امین الملت سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ شریف، یوپی۔

مہمانان خصوصی

محترم جناب مرزا نواب عیسٰی فرید الدین بیگ صاحب
محترم جناب عبد العزیز صدیقی صاحب سجادہ نشین خانقاہ نذر محمدی (اندور)
محترم جناب ڈاکٹر محمد مجیب صاحب، سجادہ نشین آستانہ باقی باللہ
محترم جناب ڈاکٹر فقیہ محمد جلی صاحب (انگلینڈ)
محترم جناب علامہ مصطفٰے نور القادری (کشن گنج، بہار)
محترم جناب مولانا محمد آفاق مجددی (قنوج)

محترم شیخ عبد المجید مجددی، سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ (رامپور)
محترم جناب محمد عمر فریدی صاحب، سجادہ نشین ومتولی درگاہ شاہ عبد السلام (نئی دہلی)
محترم جناب مولانا ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب
محترم جناب پیر طریقت مولانا صوفی عبد الرحمٰن نقشبندی مجددی (احمد آباد)
محترم جناب مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب، خلیفہ تاج الشریعہ (بریلی شریف)
محترم جناب پروفیسر ضیاء الدین شمسی تبرانی صاحب، سجادہ نشین وخطیب عیدگاہ (ٹونک)

محترم جناب پیر طریقت اقبال بھائی صاحب، سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ (احمد آباد)

نیز ہندوستان کے مشہور ومعروف علماء کرام ومشائخ عظام اور یونیورسٹیوں سے آئے ہوئے پروفیسر حضرات حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان فرمائیں گے۔ شعراء اور نعت خواں حضرات بھی کلام پیش کریں گے۔ آغاز محفل تلاوت کلام الٰہی سے ہوگا۔ نماز باجماعت کا انتظام ہوگا۔ مؤدبانہ گزارش ہے کہ محفل کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے برہنہ سر نہ رہیں۔ کانفرنس کے اختتام پر ''انوار مجدد'' مجلہ بھی پیش کیا جائیگا۔

زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر بارگاہ مجدد الف ثانیؒ میں اپنی عقیدت پیش کریں۔

زیر اہتمام: مجدد اکیڈمی انٹرنیشنل دہلی، بتعاون نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ) دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

روئداد

امام ربانی مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس

(منعقدہ ۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ء، ایوان غالب، دہلی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات نقشبندیوں ہی کے لیے نہیں وہ قادری، چشتی اور سہروردیوں کے لیے بھی قابل احترام ہیں، حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نقشبندیوں سے پہلے چشتیوں اور قادریوں کے ہیں کیوں کہ وہ سب سے پہلے اپنے والد ماجد سے ان سلاسل میں بیعت ہوئے پھر بعد میں سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے بیعت کی، ان خیالات کا اظہار امین ملت پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مدظلہ العالی (مسند نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف) نے دہلی میں منعقدہ ''امام ربانی مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس'' سے بحیثیت صدر محفل خطاب کرتے ہوئے کیا...... یہ کانفرنس المجدد اکیڈمی دہلی اور نصرۃ الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی دہلی کے اشتراک سے ۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ء کو ایوان غالب، دہلی میں ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی خطیب و امام مسجد فتحپوری، دہلی) کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی، جس میں حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد پاکستان سے بطور مہمان خصوصی شریک تھے...... کانفرنس میں پاک و ہند کے علماء و مشائخ اور دانشوروں نے اپنے مقالات کے ذریعے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو خراج تحسین پیش کیا۔

سید خالد قیصر فردوسی کی نظامت میں تلاوت قرآن کریم سے کانفرنس کا آغاز ہوا...... مولانا محمد معظم احمد اور مولانا محمد محسن احمد نے سعادت قرأت حاصل کی۔ ...... محمد مستقیم احمد اور متین احمد امروہوی نے

ہدیہ نعت اور پروفیسر فاروق احمد صدیقی، پروفیسر عبد الحفیظ کاردار قادری اور متین احمد امروہوی نے نذرانہ مناقب پیش کیے۔

المجد د اکیڈمی کے بانی ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ، کی ایک عظیم نعمت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بطور رحمت مسلمانوں کو عطا فرمائی، انھوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکتوبات کے ذریعے اسلام کی تبلیغ فرمائی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس سنت کی اتباع میں مکتوبات کے ذریعے تبلیغ و دعوت کا کام کیا، یہ مکتوبات ادب عالیہ کا نمونہ بھی ہیں اور افکار و معارف کا سمندر بھی، یہ مکتوبات علم و معرفت کا عظیم خزانہ ہیں، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پیغام کو سمجھنے کے لیے مکتوبات کا مطالعہ نہایت ضروری ہے، انھوں نے المجد د اکیڈمی کی غرض و غایت اور کانفرنس کے مقاصد کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت مسعود ملت کی سرپرستی میں کراچی سے شائع ہونے والے انسائیکلوپیڈیا ''جہان امام ربانی'' اور امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے کام کو سراہا نیز دہلی میں ہر سال اسی طرح کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا......

کانفرنس میں مولانا محمد انس مسعودی، ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی، ابو السرور محمد مسرور احمد، پروفیسر فاروق احمد صدیقی، خواجہ حسن ثانی نظامی، پروفیسر ضیاء الدین شمسی طہرانی، مولانا محبوب المرسلین وغیرہ نے مقالات پیش کیے چنانچہ مولانا محمد انس مسعودی (فرزند مفتی محمد مکرم احمد) نے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات درگزر کرنے والی تھی جو کہ اسوۂ حسنہ کا نہایت اہم پہلو ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی کی ساری زندگی عفو و درگزر کا درس دیتے گزری آپ کی حیات سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار تھی......

ہمدرد یونیورسٹی دہلی میں شعبہ تقابل ادیان کے صدر، ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے ساڑھے چار سو سال قبل اپنے علم و فن کا، اپنے تقوٰی و تدبر کا اور اپنی ہمت مردانہ کا جو نقش باندھا تھا آج اس پر دن بدن نکھار آتا جا رہا ہے:

ہم ہوئے، تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

آج دنیا حضرت امام ربانی کی طرف متوجہ ہو رہی ہے، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے

جہان امام ربانی کے نام سے جو کام شروع کیا اس کی سات جلدیں شائع ہوکر مزید کام جاری ہے، دہلی میں المجدد اکیڈمی کا قیام اور آج کی یہ کانفرنس بھی اس سلسلے کی کڑی ہے جس پر محترم مفتی محمد مکرم احمد اور ان کے رفقاء قابل مبارکباد ہیں……

جانشین مجدد عصر ابوالسرور محمد مسرور احمد (چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے ''امام ربانی اور فیضان کمالات نبوت'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی ذات تاریخ اسلام میں نہایت ممتاز ہے آپ کے مقامات عالیہ کا ادراک عوام تو عوام اخص الخواص کو بھی ممکن نہیں، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مقامات عالیہ کا مشاہدہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میاں شیخ احمد سرہندی ایک ایسے آفتاب ہیں کہ ہم جیسے بہت سے تارے ان کی روشنی میں گم ہیں، حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے مقامات عالیہ کا بطور تحدیث نعمت خود بھی ذکر فرمایا ہے۔ جس کی روشنی میں آپ قرب نبوت اور کمالاتِ نبوت کے فیض سے مستفیض ہوئے اور خوب نوازے گئے، آپ کے حالات و خدمات اور مقامات ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی گیارہ جلدوں میں بھی نہ سما سکے جن کے صفحات کی مجموعی تعداد سات ہزار سے متجاوز ہے اور جسے امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی شائع کررہی ہے……

پروفیسر فاروق احمد صدیقی (شعبہ اردو، بہار یونیورسٹی، بھارت) نے ''امام ربانی مجدد الف ثانی اور شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر اقبال کی امام ربانی سے گہری عقیدت کا اندازہ اس ایک واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ انھوں نے بیٹے کی ولادت کے لیے حضرت مجدد الف ثانی کے دربار میں حاضر ہوکر دعا کی پھر چند سال بعد بیٹے (ڈاکٹر جاوید اقبال) کی ولادت پر بچے کو ساتھ لے کر سرہند شریف حاضر ہوئے، حضرت مجدد کی شان میں ڈاکٹر اقبال کے اشعار سے کون واقف نہیں، انھوں نے حضرت مسعود ملت کی علمی و دینی خدمات کو بھی سراہا اور ان کے زیر سرپرستی تیار ہونے والی ''جہان امام ربانی'' کو خراج تحسین پیش کیا……

خواجہ حسن ثانی نظامی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کی شان میں کچھ لب کشائی کرنا میرا کام نہیں البتہ ان کے فیض یافتہ حضرات کے مقام و مرتبہ سے ان کی شان کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، آج یورپ، امریکہ اور کردستان وغیرہ میں جن شیوخ کا سلسلہ تیزی سے پھیل رہا ہے ان میں سب کے سب نقشبندی مجددی ہیں اور زیادہ تر کا شجرہ طریقت حضرت شاہ غلام علی دہلوی سے ملتا

ہے، انھوں نے عالمی سطح پر سلسلہ نقشبندیہ کے کام کا جائزہ پیش کیا اور عالمی سطح پر حضرت مسعود ملت کی علمی و دینی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا......

کانفرنس کے مہمان خصوصی، شیخ طریقت سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ، مجدد عصر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (سرپرست اعلیٰ، امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے حضرت مجدد الف ثانی ان کی اولاد و خلفاء کا دہلی سے تعلق کے حوالے سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ دہلی میں خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ تشریف لائے پھر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ دہلی تشریف لائے اور دہلی ہی میں سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ باقی باللہ سے بیعت ہوئے، پھر تین چار مرتبہ دہلی تشریف لائے......آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ سفر حج کے لیے نکلے تو دہلی تشریف لائے، یہاں شاہجہاں بادشاہ نے استقبال کیا اور اپنے فرزند اورنگ زیب عالمگیر کو بیعت کرایا......خواجہ محمد معصوم کے فرزند خواجہ سیف الدین، اورنگ زیب عالمگیر کی تربیت کی خاطر شاہجہاں کی درخواست پر دہلی تشریف لائے اور یہاں قیام فرمایا......دہلی میں مرزا مظہر جان جاناں اور ان کے خلیفہ شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی مجددی تھے جن کے خلیفہ شیخ خالد کردی کے ذریعے سلسلہ مجددیہ عرب و عجم میں پھیلا اور ایک بات قابل غور ہے کہ ہندوستان میں تمام سلاسل باہر سے آئے ہندوستان سے باہر نہیں گئے مگر یہ امتیاز سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کو حاصل ہوا کہ برصغیر سے پوری دنیا میں یہ سلسلہ پھیلا، انھوں نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات میں اتحاد عالم اسلامی کے لیے رہنمائی ہے، اب رہنمائی حاصل کرنا ہمارا کام ہے اور اسی مقصد کے لیے یہ محفل سجائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ المجدد اکیڈمی کے بانی ڈاکٹر مفتی مکرم احمد، صدر مفتی محمد معظم احمد اور ان کے تمام معاونین کو جزائے خیر سے نوازے، آمین......

صدر محفل حضرت امین ملت ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی قادری مارہروی (زیب مسند آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف) نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ ہم قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی بعد میں ہیں اس سے پہلے ہم سب سُنی ہیں اور اس رشتے سے ہم سب ایک ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات نقشبندیوں ہی کے لیے نہیں بلکہ چشتیوں اور قادریوں کے لیے بھی قابل احترام ہے، حضرت مجدد نقشبندیوں سے پہلے قادریوں اور چشتیوں کے ہیں کہ وہ سب سے پہلے اپنے والد ماجد سے ان سلاسل میں بیعت ہوئے پھر بعد میں خواجہ باقی باللہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے......

انھوں نے کہا کہ اولیاء کرام کی طرح حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے پاس اللہ کا رنگ تھا جو انھوں

نے جہانگیر بادشاہ پر چڑھا دیا تو انقلاب آ گیا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی جو چودھویں صدی کے مجدد ہیں اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی میں یہ قدرے مشترک ہے کہ دونوں عظمت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے اپنے سینے ٹھوک کر کھڑے ہو گئے اور دشمنان اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کیا...... قید رہ کر انسان ٹوٹ جاتا ہے مگر حضرت مجدد میں اور پختگی آ گئی، آپ کی قید سے سیکڑوں انسان مشرف باسلام ہوئے ایسی عظیم ہستی کے حوالے سے المجدد اکیڈمی کا قیام اور پھر یہ عظیم الشان کانفرنس ماشاء اللہ، میں حضرت مفتی محمد مکرم احمد اور ان کے رفقاء کو مئومن مبارکباد پیش کرتا ہوں ایسی کانفرنس بجائے سالانہ، سال میں تین مرتبہ کی جائے، میں اس سلسلے میں خانقاہ برکاتیہ کی طرف سے انہیں ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتا ہوں، انھوں نے کہا کہ حضرت مسعود ملت میرے محبوب ہیں انھوں نے دین کا جو کام کیا وہ ہم سب پر احسان ہے اور آج ان کے صاحبزادے میاں مسرور احمد کا مقالہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی...... انھوں نے مکتوبات امام ربانی کا ایک انتخاب ہندی میں ترجمہ کر کے ہندوستان بھر میں پھیلانے کی ضرورت پر زور دیا دیا اور جہان امام ربانی کے کام کو سراہا......

صدر المجدد اکیڈمی مفتی محمد معظم احمد نے اظہار تشکر پیش کرتے ہوئے تمام مہمانان گرامی اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا...... تمام شرکاء میں یادگاری دستی بیگ اور چند بروشر تقسیم کیے گئے اور یوں صلوٰۃ وسلام اور صدر محفل ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی مارہروی کی دعائے خیر پر اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔

☆......☆......☆

الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب

لا حول ولا قوة إلا بالله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کشورِ سوم

امامِ علمِ ربانی علیمِ سرِ پنہانی
بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانی کا
(احمد حسین مجددی)

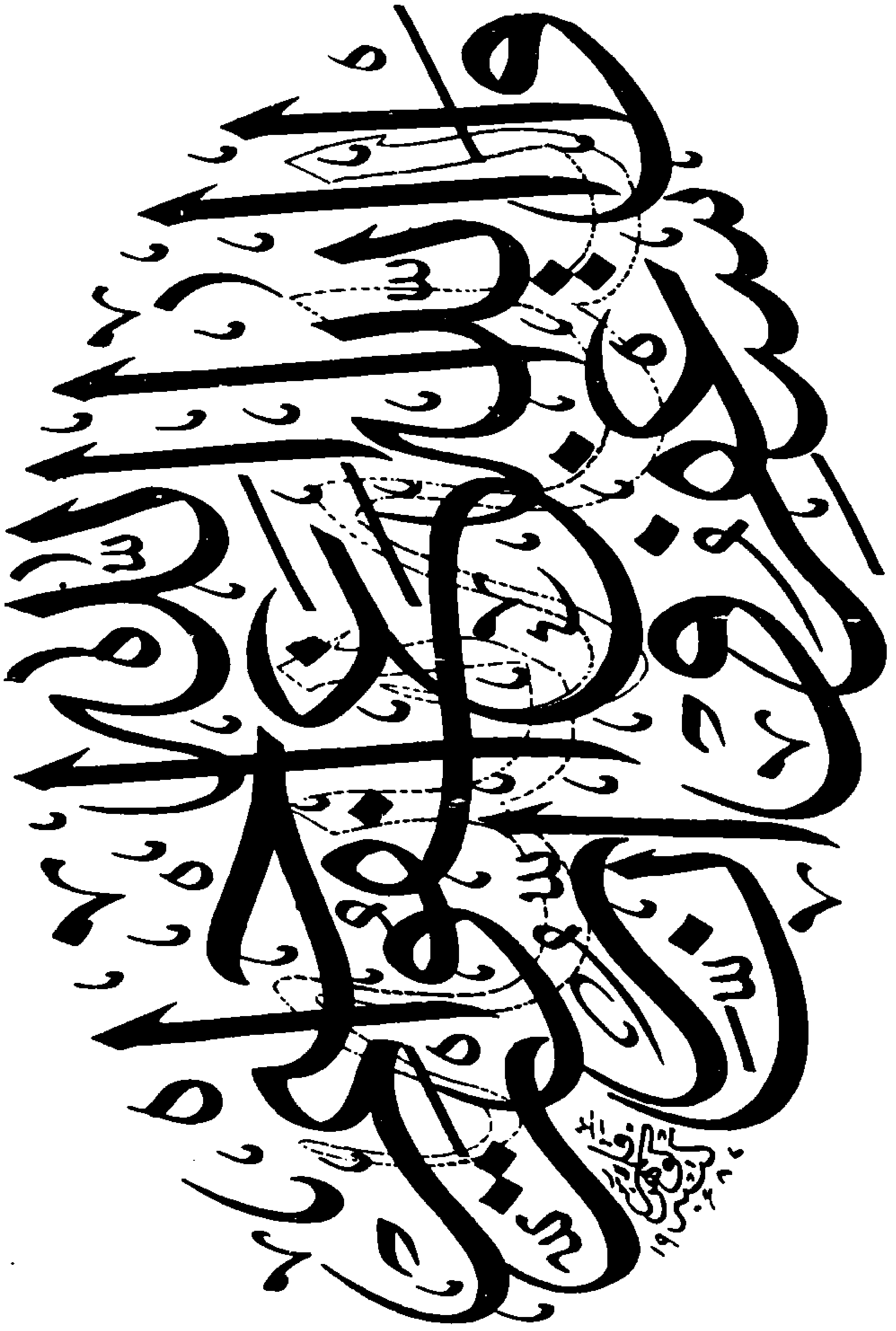

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسوله الکریم

آئینۂ مجدد

حضرت مجدد الف ثانی کے حالات و خدمات پر اردو، فارسی، عربی، انگریزی، ترکی، سندھی، بنگالی، انڈونیشی، ملائی اور اطالوی زبانوں میں کتابوں کی مختصر فہرست

☆☆

پیش کردہ
شہزاد احمد مسعودی
(بی بی سی......لندن)

Anvar-i Ahmadiyeh.
by Vakil Ahmad Sikandarpuri
Type: Persian : ◆ Book
Publisher: Delhi, 1309 [1892]

Anvar-i Amadiyah; Hadyah-i mujaddidiyah
by Ahmad Sikandarpuri
Type: Persian : ◆ Book
Publisher: Dihli : Matba Mujtaba-i, [1894?]
.

Hadiyah-i Ahmadiyah : mushtamil bar ansab-i sahibzadagan-i Mujaddidiyah az ayan-i Hazrat-i Imam-i Rabbani Mujaddid-i Alf-i Sani...ta in zaman
by Ahmad Abu al-Khayr Makki
Type: Persian : ◆ Book
Publisher: Kanpur : Matba-i Nizami, 1313 [1895 or 1896]
.

Majmuah-yi halat o maqamat-i imam-i rabbani, mujaddid-i alf-i sani Hazrat Ahmad Faruqi Sirhindi
by Muhammad Abdulahad
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Dihli : Matba-i Mujtabai, [19--].

Maqamat-i Imam-i Rabbani Mujaddid-i Alf-i Sani : jismen halat va muqamat hazrat sultan ummat ...
by Muhammad Hasan, Maulana.
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lakhnau : Shahi Pres, 1915.

Imam-i Rabbani Mujaddid-i-Alf-i Thani Shaikh Ahmad Sirhindi's conception of tawhid, or, The Mujaddid's conception of tawhid
by Burhan Ahmad Faruqi
Type: English : ◆ Book : ▦ Microform
Publisher: Lahore (India) : Sh. Muhammad Ashraf, 1940.
2.

Imam-i Rabbani Mujaddid-i-Alf-i Thani Shaikh Ahmad Sirhindi's conception of tawhid = or, The Mujaddid's conception of tawhid
by Burhan Ahmad Faruqi
Type: English : ◆ Book
Publisher: Lahore : Sh. Muhammad Ashraf, 1940.

Imam-i Rabbani Mujaddid-i-Alf-i Thani Shaikh Ahmad Sirhindi's conception of tawhid = or, The Mujaddid's conception of tawhid
by Burhan Ahmad Faruqi
Type: English : ◆ Book
Publisher: Lahore : Sh. Muhammad Ashraf, 1943, 1970 printing.

al-Khutbah ash-shauqiyyah fi ..azratulmujaddidiyyah
by Muhammad Abdushshakur Faruqi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lakhnau : mdatulmatabi, [195-?]

Vahdet'i suhud-vahdet'i vucud meselesi.

by Cavit Sunar
Type: Turkish : ◆ Book
Publisher: Ankara: [Resimli Posta Matbaası], 1960.
2.
Imam Rabbani-Ibn Arabi vahdet'i suhud-vahdet'i vucud meselesi.
by Cavit Sunar
Type: Turkish : ◆ Book
Publisher: Ankara, Resimli Posta Matbaasi, 1960.
Havarata Mujaddeda Alphechani.
by A F M Abdul Aziz;S A Siddiq Khan
Type: Bengali : ◆ Book
Publisher: [1961-
Anvar-i Ahmadiyah : dar bayan-i halat ... Hazratu Imamu Rabbani Mujaddid-i Alf-i Sani
by Muḥammadu Sulaimanu Ajizu
Type: Sindhi : ◆ Book
Publisher: Ḥaidarabadu, (Pak) : Ar. Ec. Aḥmadu ainḍ Bradars, [1963]
Talimat-i Mujaddidiyyah, Maktubat ki raushni men.
by Malik Ḥasan Ali Jamai Sharqpuri
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Sharqpur [Maghribi Pakistan] Anjuman-i Ishaat al-Tauḥid va as-Sanat [1965]
Shaykh Aḥmad Sirhindi an outline of his thought and a study of his image in the eyes of posterity.
by Yohanan Friedmann
Type: English : ◆ Book : Thesis/dissertation/manuscript : ▤ Microform ▣ Archival Material
Publisher: 1966.
Hazrat Imam-i Rabbani Mujaddid-i Alf-i Sani ka nazriyah-yi tauhid ; aur savanih-i hayat
by Burhan Aḥmad Faruqi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Labor : Maqbul Akeḍami, 1967.
Zubdat al-maqamat
by Muḥammad Hashim ibn Muḥammad Qasim Badakhshani
Type: Persian : ◆ Book
Publisher: Lahur : Bustan-i Adab, 1969.
2.
Imam Rabbanı-Ibn Arabı: Vahdeti-suhud-Vahdeti vucud meselesi.
by Cavit Sunar
Type: Turkish : ◆ Book
Publisher: Ankara, 1960.
Javahir-i Mujaddidiyyah : mazaminah jadidah yaniaksi savanihumari-yi Mujaddid Alf-i Sani ...
by Ahmed Hussain Khan
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Muzaffar Nagar : Abdulmjid : milne ka patah, Hashimi Bukḍipo, [197-]

Shaykh Ahmad Sirhindi: an outline of his thought and a study of his image in the eyes of posterity,
by Yohanan Friedmann
Type: English : ◆ Book
Publisher: Montreal, McGill University, Institute of Islamic Studies, 1971.
2.
Hazarat al-quds
by Badr al-Din ibn Muḥammad Ibrahim Sirhindi; Mahbub Ilahi
Type: Persian : ◆ Book
Publisher: Lahur, Maḥkamah-i Awqaf, Panjab, 1971.
.
Hazrat Mujaddid-i Alf-i Sani,
by Syed Zawwar Husain Shah
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Karaci, Idarah-yi Mujaddidiyah, 1972.
Muarrab al-Maktubat al-sharifah al-marsum bi-al-Durar al-maknunat al-nafisah
by Aḥmad Sirhindi; Ḥusayn Dawsari; Muḥammad Anas Murad
Type: Arabic : ◆ Book
Publish r: I□stanbul : Enver Baytan Kitabevi, [1973?]
2.
Maktubat-i Imam-i Rabbani ; Hazrat Mujaddid-i Alf-i Sani al-Shaikh Aḥmad Sarhindi
by Aḥmad Sirhindi; Muḥammad Said Aḥmad Naqshabandi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Karaci : Madinah Pablishing Kampani, 1973.
3.
Maslak-i Imam Rabbani : Mujaddid-i Alf-i Sani Hazrat Shaikh Aḥmad Faruqi Naqshabandi Sirhindi qaddasa sirra-hu, maktubat ki raushni men
by Muḥammad Said Aḥmad
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lahaur : Maktabah-yi Ja□madiyyah, 1973.
Hazrat Imam Rabbani Mujaddid Alf-i Sani ka nazariyyah-yi tauḥid : masavaniḥ-yi ḥayat
by Burhan Ahmad Faruqi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lahaur : Ainah-yi Adab, 1974.
.
Maktubat-i Mujadid-i Alf-Sani : khulasah maktubat-i Imam Rabani Hazrat Mujadid-i Alf-i Sani Raḥmatullah aliyyah jis men shariat ke anvar, tariqat ke asrar, ḥaqiqat ke bahar, marifat ke asmar hain ...
by Aḥmad Sirhindi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lahaur : Maktabah-yi Nabviyyah, 1976.
2.
Visal-i Aḥmadi : Imam-i Rabbani Mujaddid Alf-i Sani ke akhiri ayyam ke ḥalat aur karamat ka mustanad mujmuah

by Badr al-Din ibn Muḥammad Ibrahim b 1593 or 4 Sirhindi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Siyalkoṭ : Islami Kutub Khanah, [1396 H i. e. 1976]
3.
Sirat-i Mujaddid Alf-i Sani
by Muḥammad Masud Aḥmad
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Karaci : Madinah Pablishing Kampani, 1976.
Imam-i-Rabbani Mujaddid-i-Alf-i-Thani Shaikh Ahmad Sirhindi's conception of tawhid : or, the Mujaddid's conception of tawhid
by Burhan Ahmad Faruqi
Type: English : ◆ Book
Publisher: Delhi : Idarah-i Adabiyat-i Delli, 1977.
2.

ىاث فلا ددجم ترضح ىنابر ماما تابوتكم
Maktubat-i Imam-i Rabbani Hazrat Mujaddid Alf-i Sani
by ىدنهرس دمحا، 1563-1624. Aḥmad Sirhindi
Type: Persian : ◆ Book
Publisher: قيشيا ةبتكملا، Istanbul, Turkiyah : al-Maktabah Ishiq, 1977-
3.
Tazkirah-yi Imam Rabbani Mujaddid Alf-i Sani
by Muḥammad Manẓur Numani
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Maktabah-yi Sarajiyyah : Musá Zai Sharif, Zila Derah Ismáil Khan, 1977.
4.
Barakat-i Aḥmadiyah : nam-i digar-i Zubdat al-maqamat
by Muḥammad Hashim ibn Muḥammad Qasim Badakhshani; Hu□seyin Hilmi Isık
Type: Persian : ◆ Book
Publisher: Istanbul, Turkyah : Isık Kitabevi, 1977. --
5.
Hazrat Mujaddid aur un ke naqidin
by Shah Abulḥasan Zaid Faruqi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Dihli : Shah Abulkhair Akaḍmi, 1977.
6.
Ulama-i Hind ka shandar mazi : Ḥazrat Mujaddid Alf Sani ... ke ḥalat va kamalat aur islahi karname
by Sayyid Muḥammad Miyan
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lahaur : Maktabah-yi Maḥmud : Milne ke pate, Kutub Khanah Shan-i Islam, 1977-1979.
Ikinci bin yılın yenileyicisi Imam Rabbani Aḥmad Sirhindi : hayatı, eserleri, cocukları, halifeleri
by Muhammed Halim Sarkpuri; Aḥmad Sirhindi
Type: Turkish : ◆ Book

Publisher: Konya : Islami Nesriyat, 1978.
2.
Tajalliyat-i Imam Rabbani : Mujaddid Alf-i Sani ke ... aḥval va maarif par ek taḥqiqi kitab
by Muḥammad Abdulḥakim Akhtar Shahjahanpuri
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lahaur : Maktabah-yi Nabaviyyah, 1978.
Hazrat Mujaddid Alf-i Sani aur Daktar Muḥammad Iqbal
by Muḥammad Masud Aḥmad
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Siyakoṭ : Islami Kutub Khanah : milne ke pate, Maktabah-yi Numaniyah, 1980
Hazarat al-quds
by Badr al-Din ibn Muḥammad Ibrahim Sirhindi; Muḥammad Ashraf Mujaddidi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Siyalkuṭ : Maktabah-yi Numaniyyah, 1401-1403 [1981-1982]
Hazrat Mujaddid & his critics
by Shah Abulḥasan Zaid Faruqi
Type: English : ◆ Book
Publisher: Lahore : Progressive Books, 1982.
2.
Tazkirah-yi Imam Rabbani Mujaddid-i Alf-i Sani quds sirah
by Muḥammad Manẓur Numani
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lakhnau : Kutub Khanah al-Furqan, 1982.
al-Imam al-Sirhindi : ḥayatuhu wa-amaluh
by Abulḥasan Ali Nadvi
Type: Arabic : ◆ Book
Publisher: Kuwayt : Dar al-Qalam, 1983.
Sufism and Shariah : a study of Shaykh Aḥmad Sirhindı's effort to reform Sufism
by Muhammad Abdul Haq Ansari
Type: English : ◆ Book
Publisher: Leicester : Islamic Foundation, ©1986.
al-Shaykh Aḥmad al-Faruqi al-Sirhindi wa-arauhu al-kalamyah wa-al-sufiyah
by Aḥmad Abd al-Wahhab
Type: Arabic : ◆ Book
Publisher: 1988.
Devrimci sufi hareketleri ve Imam-ı Rabbani
by Ibrahim Edhem Bilgin
Type: Turkish : ◆ Book
Publisher: Istanbul : Kultur Basın Yayın Birligi, 1989.
2.
The Mujaddid's conception of tawhid : study of Shaikh Ahmad Sirhindis doctrine of unity
by Burhan Ahmad Faruqi
Type: English : ◆ Book
Publisher: Lahore, Pakistan : Institute of Islamic Culture, 1989.

3.
Mujaddid Alf-i sani ki taḥrik-i iḥya-yi Islam aur salatin-i Mughaliyah
by Abṣar Alam
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Lahaur : Ḥira Pablikeshanz, [1989]
Antara sufisme dan syariah
by Muhammad Abd Haq Ansari; Achmad Nashir Budiman
Type: Indonesian : ◆ Book
Publisher: Jakarta : Rajawali Pers, 1990.
Follower and heir of the prophet : Shaykh Aḥmad Sirhindi (1564-1624) as mystic
by J G J ter Haar
Type: English : ◆ Book
Publisher: Leiden : Het Oosters Instituut, 1992.
2.
Imam-ı Rabbani ve Islam tasavvufu
by Hayreddin Karaman
Type: Turkish : ◆ Book
Publisher: [Istanbul] : Nesil Yayınları, 1992.
3.
Din ka taṣavvur Ḥazrat Mujaddid ki nigah se : Hazrat Mujaddid-i Alif Sani ke makatib ki raushnimen, din va aḥkam-i din ki tabir va tashriḥ, sirat ki tamir, kirdar va amal ki tashkil, sunnat-i Nabavi ki pairavi ke lie bihtarin rah-i amal
by Azuzurraḥman Usmani; Mufti Fuzailurraḥman Hilal Usmani
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Malyarkoṭlah, Panjab : Jamiah Darussalam, 1992.
4.
al-Makatib al-muntakhabah min al-jild al-awwal wa-al-thalith min Maktubat al-Imam al-Rabbani al-Mujaddid lil-Alf al-Thani... –
by Aḥmad Sirhindi
Type: Arabic : ◆ Book : Letter
Publisher: Istanbul, Turkiya : Ihlas Vakfı ; Hakikat Kitabevi, 1992.
Penyelamat kerohanian Islam
by Abulḥasan Ali Nadvi; Daud Hamid.; Hanafi Mohd Nor.
Type: Malay : ◆ Book
Publisher: Kuala Lumpur : Dewan Bahasa dan Pustaka, 1993.
Penyelamat kerohanian Islam
by Abulḥasan Ali Nadvi; Daud Hamid.; Hanafi Mohd Nor.
Type: Malay : ◆ Book
Publisher: Kuala Lumpur : Dewan Bahasa dan Pustaka, 1993.
Shaykh Aḥmad Sirhindi : an outline of his thought and a study of his image in the eyes of posterity
by Yohanan Friedmann
Type: English : ◆ Book
Publisher: New Delhi : Oxford University Press, c 2000.
Faharis-i tahlili-i hashtganah-i maktubat-i Ahmad Sirhindi
by Arthur F Buehler

Type: Persian : ◆ Book
Publisher: Lahur, Pakistan : Iqbal Akadimi, 2001.
2.
Hazrat Mujjadid Alf Sani aur un ke mashhur khulfa
by Muḥammad Ḥusain Ṣiddiqi
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Karaci : Zamzam Pablisharz : Digar milne ke pate, Darulishaat, 2001.
Maarif-i maktubat-i Imam-i Rabbani : tafsili fihrist maktubat-i Imam-i Rabbani Mujaddid-i Alif-i Sani
by Muḥammad Naimullah Khayali
Type: Urdu : ◆ Book
Publisher: Dihli : Shah Abulkhair Akaḍmi, 2002.
Il rinnovamento mistico dell'Islam : un commento di Abd al-Gani al-Nabulusi a Ahmad Sirhindi
by Samuela Pagani
Type: Italian : ◆ Book
Publisher: Napoli : Università degli studi di Napoli L'Orientale, 2003.
The rhetoric of religious revival in 17th century India : a hermeneutical investigation into the life and writings of Shaikh Ahmad Sirhindi (1564-1624)
by Sherali Tareen
Type: English : ◆ Book : Thesis/dissertation/manuscript : ▤ Microform ▨ Archival Material
Publisher: 2005.

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مآخذ و مراجع جہان امام ربانی

(اردو، عربی، فارسی، انگریزی)

☆☆

محمد عبدالستار طاہر، کمانڈر (ر) محمد ظفر، شاہد احمد
حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ، سمیعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

مآخذ و مراجع جہان امام ربانی

(اردو، عربی، فارسی، انگریزی)

صوفی محمد عبدالستار طاہر، کمانڈر محمد ظفر
شاہد احمد، صبا مسعودی، حنا مسعودی

☆☆

کتب:

آ

آبادشاہ پوری: حضرت مجدد الف ثانی کے سیاسی مکتوبات، مطبوعہ مکتبہ چراغ اسلام، لاہور ۱۹۷۷ء
آدم بنوری: خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد، مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری لندن، نمبر ۱۸۹۲، مکتوب ۱۰۳۷ھ/ ۱۶۲۷ء
آر۔ بی مظہری: جہان مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۵ء
آرتھر بیولر سالم یوسف، پروفیسر ڈاکٹر: فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی، مطبوعہ اقبال اکیڈمی پاکستان، لاہور، ۲۰۰۱ء
آل احمد رضوی، سید: عظمتِ رفتہ، سرحد اردو اکیڈمی۔ قلندر آباد ۱۹۹۴ء،

ا

ابراہیم دروبی، شیخ: شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الکیلانی واولاده، مطبوعہ کراچی
ابن ابی العوام: فضائل ابی حنیفہ
ابن ابی الوفاء: البستان فی مناقب ابی حنیفة النعمان
ابن ابی الوفا: الدر المنیفه فی الرد علی ابن شیبه عن الامام ابی حنیفه
ابن ابی شیبہ: مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۸
ابن اسماعیل، ابومحمد عبدالرحمٰن: کتاب الباعث علی انکار البدع الحوادث، تحقیق مشہود حسن سلیمان، مطبوعہ دارالسرایہ، الریاض ۱۹۹۰ء

ابن الجوزی سبط: مرأة الزمان فی تاریخ الاعیان، دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدر آباد دکن ۱۹۵۱ء

ابن الجوزی، امام: العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ، جلد اول

ابن الجوزی، امام: الموضوعات

ابن الجوزی، امام: صفة الصفوة، جلد ۱

ابن الضیاء المکی: مناقب الامام الاغظم ابی حنیفه

ابن تغری بردی، جمال الدین یوسف: النجوم الزاهره فی ملوک مصر وا لقاهره، دار الکتب المصریہ، قاہرہ

ابن تیمیہ: اقتضاء الصراط المستقیم (قلمی)

ابن تیمیہ: نکھری ہوئی توحید (ترجمہ)

ابن حبان، امام: صحیح ابن حبان، جلد ۳

ابن حجر عسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی بن محمد: نزهة الخواطر فی توضیح نخبة الفکر، دہلی ۱۹۴۶ء

ابن حجر مکی، امام: الفتاوی الحدیثیہ

ابن حجر، علامہ: لسان المیزان

ابن سعد، علامہ: طبقات ابن سعد، جلد ششم، مطبوعہ مصر

ابن شیبہ، ابی بکر، قاضی: طبقات الشافعیة الکبریٰ، طبع عبد العلیم خان، حیدر آباد دکن ۱۹۷۹ء

ابن عابدین دمشقی، علامہ: رسالة الفوائد العجیبه، مطبوعہ مکہ مکرمہ

ابن عابدین شامی، علامہ: رد المحتار

ابن عابدین شامی، علامہ: سل الحسام الهندی لنصرة مولانا خالد النقشبندی

ابن عبد البر، علامہ: جامع بیان العلم، جلد اول

ابن عربی، شیخ: الفتوحات المکیه

ابن عطاء سکندری: شرح الحکم

ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر: زاد المعاد، جلد اول تحقیق شعیب الارنوؤط، موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۹۹۶ء

ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ، جلد اول دوم

ابن نجیم، زین الدین: البحر الرائق، ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی

ابن وضاح القرطبی، محمد: البدع والنهی عنها، تحقیق محمد احمد، مطبوعہ دار الصفاء، القاہرہ ۱۹۹۰ء

ابن یحییٰ منیری، شیخ: سہ صدی مکتوبات

ابو اشرف مجددی، محمد: آفتاب شرف۔ مطبوعہ کلکتہ ۱۹۳۲ء

ابوالاعلیٰ مودودی: تجدید واحیائے دین، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی ۱۹۹۸ء
ابوالحسن زید فاروقی وڈاکٹر برہان احمد فاروقی کُلیاتِ باقی، ملک دین محمد اینڈ سنز۔ لاہور
ابوالحسن زید فاروقی: حضرت مجدد اوران کے ناقدین، مطبوعہ استانبول
ابوالحسن زید فاروقی: مقاماتِ خیر، دہلی ۱۹۸۹ء
ابوالحسن زید فاروقی، مولانا برہان احمد فاروقی، ڈاکٹر: کلیات باقی باللہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء
ابوالحسن زید فاروقی، مولانا: القول السنی فی الذب عن الشیخ عبدالغنی (۱۳۶۰ھ)
ابوالحسن زید فاروقی، مولانا: المجموعۃ السنیہ، دہلی ۱۹۸۳ء
ابوالحسن زید فاروقی، مولانا: حضرت مجدد اوران کے ناقدین، مطبوعہ دہلی۔ ۱۹۷۷ء
ابوالحسن زید فاروقی، مولانا: سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ، مطبوعہ لاہور
ابوالحسن زید فاروقی، مولانا: وحدۃ الوجود، مطبوعہ دہلی ۱۹۷۱ء
ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت جلد چہارم، مطبوعہ کراچی.
ابوالحسن ندوی، شیخ: سیرت سید احمد شہید، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ۱۹۸۷ء
ابوالخیر مکی: ہدیۂ احمدیہ مطبوعہ کانپور ۱۳۱۳ھ
ابوالسرور محمد مسرور احمد: امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ، مطبوعہ کراچی
ابوالفداء ابن کثیر: البدایہ والنہایہ، مطبوعہ محمد سعید زغلول، دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان ۱۹۸۷ء
ابوالفضل جمال الدین محمد مصری: لسان العرب، مطبوعہ ایران ۱۴۰۵ھ
ابوالفضل: اکبرنامہ، مطبوعہ لکھنؤ ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء
ابوالفضل: آئین اکبری (مترجم اردو: مولوی محمد فدا علی طالب) سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور
ابوالقاسم محمد عتیق: حرمت سود
ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مرتبہ فضل الدین احمد مرزا، مطبوعہ البلاغ پریس، کلکتہ ۱۹۱۹ء، مرتبہ مالک رام، ساہتیہ اکادمی، دہلی ۱۹۹۰ء
ابوالکلام آزاد، مولانا: غبار خاطر (مرتبہ: مالک رام) ساہتیہ اکادمی، دہلی ۱۹۸۳ء
ابوالکلام آزاد، : رسالہ فی تائید رفع سبابہ، مطبع خادم الاسلام، دہلی ۱۳۰۹ء
ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر: اقبال اور مسلک تصوف، مطبوعہ اقبال اکیڈمی، پاکستان لاہور، ۱۹۷۷ء
ابوالمکارم، مولانا: رسالہ (۱۳۰۹ھ) مطبع خادم الااسلام۔ دہلی
ابوالنصر عبداللہ بن علی سراج طوسی: کتاب اللمع فی التصوف

ابوبکر احمد بن حسین بیہقی: شعب الایمان، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان ۱۹۹۰ء

ابوبکر احمد بن حسین بیہقی: کتاب الزھد

ابوبکر محمد بن احمد السرخسی: اصول السرخسی، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت (تحقیق ابوالوفا الافغانی)

ابوبکر صدیق، پروفیسر ڈاکٹر: Shaykh Ahmad Sirhindi & his Reforms, 1986 مقالۂ ڈاکٹریٹ (ڈھاکہ یونیورسٹی، ڈھاکہ، بنگلہ دیش)

ابوسعید شاہ: ہدایت الطالبین، (مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں) مطبوعہ ۱۹۵۴ء

ابوسعید نور الدین، ڈاکٹر: اسلامی تصوف اور اقبال، مطبوعہ اقبال اکیڈمی پاکستان، کراچی ۱۹۵۹ء

ابوسہل محمد السہروردی: التلویح فی شرح الفصیح

ابوشجاع دیلمی، امام: فردوس الاخبار

ابوطالب مکی، امام: قوت القلوب، جلد۲

ابوطاہر بن کمال ملتانی: عمدۃ الاسلام

ابوظفر ندوی، مولانا: تاریخ سندھ، اعظم گڑھ ۱۹۴۷ء

ابوظفر ندوی، سید: تاریخ سندھ، کراچی ۱۹۸۹ء

ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی: الجامع الاحکام القرآن (دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان)

ابوعبداللہ مکحول بن عبداللہ الشامی: المسائل فی الفقہ

ابوعلی حسن بن علی مکی عجمی: العضب الہندی لاستیصال کفریات احمد السرہندی، ۱۰۹۳ھ

ابویعلیٰ موصلی امام: مسند ابویعلیٰ موصلی،

ابومحمد روزبہان: شرح الحجب والأستار

ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان: ابوالشیخ الاصبہانی، جلد اول، مطبوعہ الریاض ۱۴۰۸ھ

ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان: کتاب الأمثال فی الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مطبوعہ الدار السلفیہ، مومبائی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، امام حافظ: طبقات الاصفیاء

ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، امام حافظ: حلیۃ الاولیاء، جلد۱

ابی بکر قاضی ابن شہید: طبقات الشافعیہ، مطبوعہ عبدالعلیم خان، حیدرآباد دکن، ۱۹۷۹ء

احسان اللہ گورکھپوری، علامہ: سوانح مجدد الف ثانی، مطبوعہ رام پور، ۱۹۲۶ء

احمد ارشاد، شیخ: بلاسود بینکاری

احمد البشیشی مصری شافعی، علامہ شیخ: رسالہ فی تائید حضرت مجدّد الف ثانی

احمد امین صالح مرشد: طیبۃ و ذکریات الاحبۃ مطبع دار البلاد جدہ طبع دوم ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء

احمد بن حجر مکی: الخیرات الحسان

احمد بن حسین کاتب: تاریخ جدید یزد، طبع ایرج افشار، تہران ۱۳۴۵ھ

احمد بن حنبل، امام: مسند احمد بن حنبل، جلد اول، دوم

احمد بن حنبل، امام: کتاب الزہد

احمد بن شعیب نسائی: عمل الیوم واللیلۃ (تحقیق دکتور فاروق حماد)، موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

احمد بن علی خطیب بغدادی، حافظ: تاریخ بغداد، جلد نمبر ۲۲

احمد بن محمد حضراوی مکی، شیخ: القبول فی فضائل المدینہ

احمد بن محمد حضراوی مکی، شیخ: زیارۃ الرسول

احمد بن محمد حضراوی مکی، شیخ: نزھۃ الفکر، فیما مضیٰ من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر، تحقیق محمد مصری، طبع اوّل ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت، دمشق

احمد بن محمد حضراوی مکی، شیخ: نفحات الرضا

احمد بن مصطفیٰ طاش کبری زادہ: شرح المقدمۃ الجزریہ، مطبوعہ مطبع میریہ، مکہ مکرمہ

احمد بن مصطفیٰ طاش کبری زادہ: مفتاح السعادۃ، مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۹۸۵ء

احمد حسن الحسنی: فیوضاتِ حسنیہ مطبوعہ لیہ۔ (پنجاب)

احمد حسن دہلوی، شیخ: تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث مشکوٰۃ، المجلس العلمی السّلفی، لاہور

احمد حسین خان، خواجہ؛ جواہر مجددیہ، ادارہ مسعودیہ، کراچی

احمد حسین خاں، خواجہ: جواہر مجددیہ، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی ۲۰۰۲ء

احمد حسین، خواجہ: جواہر معصومیہ، مشہور عام پریس۔ لاہور

احمد حسین، مولانا: حضرات القدس (ترجمہ) مطبوعہ لاہور ۱۳۴۳ھ

احمد خان، ڈاکٹر: معجم المطبوعات العربیہ فی شبہ القارۃ الھندیہ الباکستانیہ، مطبوعہ ریاض، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

احمد دحلان، علامہ: اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب

احمد رضا خاں بریلوی: اطائب التہانی فی مجدد الف ثانی (قلمی) مؤلفہ ۱۳۰۲ھ/۱۹۰۷ء

احمد رضا خاں، امام: حدائق بخشش: مطبوعہ کراچی

احمد رضا خاں، امام: ابریق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۲ء)
احمد رضا خاں، امام: اعزالا کتناه فی ردصدقة مانع الزکوة (۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء) بریلی شریف
احمد رضا خاں، امام: الحجة الفائحه لطیب التعین و الفاتحه (۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء)
احمد رضا خاں، امام: الدولة المکیه مطبوعہ کراچی
احمد رضا خاں، امام: الزبدة الزکیه فی تحریم السجود التحیه، بریلی شریف
احمد رضا خاں، امام: الکوکبة الشهابیه فی کفریات ابی الوهابیه (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ کلکتہ ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء
احمد رضا خاں، امام: الهاد الکاف فی حکم الضعاف (۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء) مطبوعہ لاہور
احمد رضا خاں، امام: انوار الاقمار من یم صلوٰة الاسرار (۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء) مطبوعہ بریلی
احمد رضا خاں، امام: تمهید ایمان مع حسام الحرمین، مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور
احمد رضا خاں، امام: جلی الصوت لنهی الدعوت امام الموت، بریلی شریف
احمد رضا خاں، امام: جمل النور فی نهی النساء عن زیارة القبور، بریلیشریف
احمد رضا خاں، امام: حسام الحرمین، مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور
احمد زضا خاں، امام: رسائل رضویہ، مکتبہ حامدیہ، لاہور ۱۹۸۸ء
احمد رضا خاں، امام: شفاء الواله فی صور الحبیب مزاره ونعاله (۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء)
احمد رضا خاں، امام: صلاة الصفاء فی نور المصطفیٰ، گوجرانوالہ ۱۹۸۲ء
احمد رضا خاں، امام: فتاویٰ رضویہ، جدید ایڈیشن (تخریج شدہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور
احمد رضا خاں، امام: مروج النجاء لخروج النساء، بریلی شریف
احمد رضا خاں، امام: مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء مطبوعہ بزم قاسمی، کراچی
احمد رضا خاں، امام: ملفوظات، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور
احمد رضا خاں، امام: مواهب ارواح القدس لکشف حکم العرس (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
احمد رضا خاں، امام: هادی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء) لاہور
احمد سرہندی، شیخ: اثبات النبوۃ (اردو) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، مطبوعہ ادارۂ مجددیہ کراچی ۱۹۸۴ء
احمد سرہندی، شیخ: رساله اثبات النبوة، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء
احمد سرہندی، شیخ: رسالہ تعیین ولاتعین
احمد سرہندی، شیخ: رسالہ تہلیلیہ، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء
احمد سرہندی، شیخ: رسالہ جذب وسلوک

احمد سرہندی، شیخ: رسالہ دررد شیعہ، مطبوعہ رام پور، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

احمد سرہندی، شیخ: رسالہ درمسئلہ وحدۃ الوجود

احمد سرہندی، شیخ: رسالہ ردروافض مطبوعہ رام پور ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء

احمد سرہندی، شیخ: رسالہ علم حدیث

احمد سرہندی، شیخ: رسالہ مقصود الصالحین

احمد سرہندی، شیخ: شرح رباعیات خواجہ بیرنگ، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء

احمد سرہندی، شیخ: مبداء ومعاد، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

احمد سرہندی، شیخ: معارف لدنیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

احمد سرہندی، شیخ: مکاشفات غیبیہ، مطبوعہ ادارہ مجددیہ کراچی، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات شریف جلد اوّل ''در المعرفت'' مرتبہ خواجہ یار محمد، (۱۰۲۶ھ)

☆ مطبوعہ مطبع احمدی، دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء

☆ مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء

احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات شریف جلد دوم ''نور الخلائق'' مرتبہ خواجہ عبدالحیؒ (۱۰۲۸ھ)

☆ مطبوعہ مطبع احمدی، دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء

☆ مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء

احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات شریف جلد سوم'' معرفۃ الخلائق''، مرتبہ خواجہ محمد ہاشم کشمی برہانپوری ۱۰۳۱ھ

☆ مطبوعہ مطبع احمدی، دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء

☆ مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء

احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات شریف مطبوعہ باہتمام لالہ اسرار محمد خاں، گارڈن ویسٹ کراچی ۱۹۷۲ء

احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات شریف، جلد اول، دوم، سوم (مترجم)

☆ سید زوّار حسین شاہ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۸ء۔۱۹۹۳ء

☆ قاضی عالم الدین نقشبندی، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء

☆ مولانا محمد سعید نقشبندی، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی ۱۹۷۲ء

☆ مولوی عبدالرحیم، مطبوعہ روز بازار اسٹیم پریس، امرتسر ۱۳۳۰ھ

احمد سرہندی، شیخ: آداب المریدین

احمد سرہندی، شیخ: المکتوبات الربانیۃ (۳ مجلدات) دار الکتب علمیہ، بیروت ۲۰۰۴ء

احمد سرہندی، شیخ: المکنونات النفیسہ (تین مجلدات)، مطبعۃ الامیریہ، مکہ مکرمہ ۱۸۹۹ء

احمد سعید خازن دار: فهرس المخطوطات العربیه المصوره الموجوده بمکتبة المخطوطات بجامعة الکویت، مطبوعہ جامعہ کویت، ۱۹۸۹ء

احمد سعید دہلوی، شاہ: تحقیق الحق المبین، مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مطبوعہ ۱۹۶۶ء

احمد سعید دہلوی، شاہ: سعید البیان، مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مطبوعہ ۱۹۶۹ء

احمد سعید شاہ: تحفۂ زواریہ مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مطبوعہ ۱۹۶۳ء

احمد شاہ رضوانی، میر: تحفۃ الاولیاء، ۱۳۲۱ھ مفید عام پریس۔ لاہور

احمد شہاب الدین ابن حجر الہیتمی: الفتاویٰ الحدیثیه، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ، کراچی

احمد طاہری عراقی: انیس الطالبین وعدة السالکین، نقل از قدسیہ، مقدمہ و تصحیح، مطبوعہ کتاب خانہ ظہوری

احمد عبدالقادر قرشی: الجواهر المضیه فی طبقات الحنفیه، دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدر آباد دکن ۱۳۳۲ھ

احمد علاونہ: ذیل الاعلام، مطبوعہ دار المنارہ، جدہ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء

احمد علی شاہ نقشبندی، سید: مسئلة الاشاره بالسبابه فی التشهد فی الصلوٰة، مکتبہ فیض نقشبندیہ سیفیہ کراچی ۱۹۹۷ء

احمد علی شاہ، سید: مسئلۃ الاشارہ بالسبابہ۔ مکتبہ فیضِ نقشبندیہ۔ کراچی

احمد فردولی، علامہ، منح المعانی

احمد مکی، شیخ: ہدیۂ احمدیہ، مطبع انتظامی، کانپور

احمد ملاجیون: نور الانوار، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ، کراچی

احمد، ذہبی: مناقب الامام ابی حنیفه و صاحبیه

احمد النقشبندی الفاروقی: مکاتیب قدسیہ، عربی ترجمہ الشیخ یونس النقشبندی، ”تعریب المکتوبات الصوفیه“

اخبار طلال عطیہ: اخبار البلاد، جدہ

اختر راہی، پروفیسر: تذکرہ علمائے پنجاب، لاہور ۱۹۸۶ء

اختر حسین علی پوری، سید: سیرت امیر ملت، علی پور سیداں سیالکوٹ ۱۹۷۵ء

اردو جامع انسائیکلوپیڈیا جلد دوم، ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور ۱۹۸۸ء

ارشاد الحق اثری: توضیح الکلام، مطبوعہ ادارۂ علوم اثریہ، فیصل آباد، ۱۹۸۷ء

ارّدِل خٹک، پروفیسر: پشتو شاعری، (اکادمی ادبیات پاکستان) اسلام آباد۔ ۱۹۸۷ء

اسمٰعیل بن حماد الجوہری: الصحاح، مطبوعہ بیروت، ۱۹۵۶ء

اسمٰعیل حقی الناستری: **مواهب الرحمٰن فی مناقب الامام ابی حنیفة النعمان،**

اشرف خان ایم۔ اے: مولانا شاہ آل محی الدین حادی نقشبندی

اشرف جہاں گیر سمنانی: شیخ: لطائف اشرفی

اطہر عباس رضوی ڈاکٹر: شمال ہند میں سولہویں اور سترہویں صدی عیسوی میں مسلم تجدیدی تحریکیں (انگریزی) مطبوعہ اگرہ۔ یونیورسٹی ۱۹۶۶ء

اعجاز انجم لطیفی ڈاکٹر: ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی ادبی، دینی و علمی خدمات (مقالہ ڈاکٹریٹ، بہار یونیورسٹی، بھارت) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

اعجاز حسن قریشی، ڈاکٹر: شجرہ عالیہ سلسلہ نقشبندیہ ورابطہ بہ سلاسل دیگر، مطبوعہ لاہور

اعزاز الدین احمد، منشی محمد: ارتحال مجددی، مکتبہ امجد علی، مراد آباد

افروغ احسن، حافظ: حضور جی، لاہور ۱۹۹۱ء

افضل جالندھر، ڈاکٹر محمد: مطبوعہ لاہور ۱۹۴۶ء

اقبال احمد اختر القادری: امام ربانی، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر: امام ربانی کی تحریک اصلاح تصوف، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۳ء

اقبال احمد فاروقی: تذکرۂ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: رسائل نقشبندیہ، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ۔ لاہور

اکبر حسین قریشی، ڈاکٹر: مطالعہ تلمیحات واشارات اقبال، مطبوعہ اقبال اکیڈمی لاہور، ۱۹۷۶ء

اکرام شیخ محمد: روضہ کوثر، کراچی

الانوار القدسیہ فی مناقب سادات النقشبندیہ مطبوعہ مصر

البنانی: **حاشیه البنانی علیٰ جمع الجوامع** ' مطبوعہ مطبع اصح المطابع، بمبئی

اللہ بخش عباسی، مخدوم: تذکرہ مخادیم کھڑہ (قلمی)

المولیٰ اسمٰعیل الحقی: تفسیر روح البیان، مطبوعہ مصر ۱۲۵۵ء

الواعظ البغدادی: **المطالب المنیفة فی الذب عن الامام ابی حنیفه**

الیاس انطون الیاس: القاموس المدرسی، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی ۱۹۴۷ء

امام الدین کھوتکوی: تذکرہ اعلیٰ حضرت للہی، لاہور ۱۹۸۶ء

امام بخش بن پیر بخش حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار

امام مناوی: فیض القدیر

امیر حسن علا سجزی دہلوی: فوائد الفواد
امیر خسرو: افضل الفوائد
انارت الاشارہ ۱۳۱۰ھ مطبع محمدی۔ لاہور
انصار محمد، ڈاکٹر: مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعیین (مقالۂ ڈاکٹریٹ، سندھ یونیورسٹی ۱۹۹۳ء)
انعام الحق کوثر، ڈاکٹر: بلوچستان میں تحریک تصوف، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء
انعام الحق کوثر، ڈاکٹر: تذکرہ صوفیائے بلوچستان، لاہور۔ ۱۹۷۴ء
انور اقبال قریشی، ڈاکٹر: اسلام اور سود
انور علی شاہ: سلوک مجددی کی خصوصیات، لاہور ۱۹۵۲ء
اوجِ نعت نمبر: جلد اول
اوسپنسکی: ٹرٹیم اورگنم
اوسپنسکی: چوتھا راستہ
اوسپنسکی: معجزے کی تلاش میں
اوشا سانیال ڈاکٹر: سُنی اسلام اور احمد رضا خاں بریلوی (انگریزی) مطبوعہ دہلی ۱۹۹۴ء
اویس بن عبد اللہ المجتبی الحسینی: الاشارۃ السنیہ لسالکی الطریقۃ النقشبندیہ، دار المصطفی
ایم زمان کھوکھر: پشاور سے کوئٹہ تک ۲۰۰۳ء یاسر اکیڈمی، گجرات (پنجاب)
اے۔ جی ھسنگز: تاریخ پشاور، زیر اہتمام رائے بہادر منشی گوپال داس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

ب

باقی باللہ دہلوی و میر محمد نعمان: رسالۂ سلوک و مشائخ طرقِ اربعہ۔ مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مطبوعہ ۱۹۶۹ء
باقی باللہ، خواجہ: رسالہ سلسلۃ الاحرر
باقیات باقی: مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، مطبوعہ ۱۹۹۰ء
بخاری، امام: التاریخ الکبیر، جلد ۸
بدر الدین سرہندی حضرات القُدس (حصہ اول) مترجم محمد اشرف مجددی سیالکوٹ۔ ۱۹۸۱ء
بدر الدین سرہندی حضرات القُدس (حصہ دوم) مترجم: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان سیالکوٹ۔ ۱۹۸۳ء
بدر الدین سرہندی: حضرات القدس، (تحقیق و تصحیح مولانا محبوب الٰہی) محکمہ اوقاف پنجاب لاہور ۱۹۷۱ء
بدر الدین سرہندی: حضرات القدس (مترجم ڈاکٹر مصطفیٰ خاں)، قومی ہجرہ کونسل پاکستان، اسلام آباد ۱۴۰۴ھ
بدر الدین سرہندی، شیخ: حضرات القدس، مطبوعہ لاہور ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء، مطبوعہ مکتبۂ نعمانیہ سیالکوٹ ۱۴۰۳ھ

بدرالدین سرہندی، شیخ: درجات الابرار

بدرالدین سرہندی، شیخ: روائح

بدرالدین سرہندی، شیخ: سیر احمدی

بدرالدین سرہندی، شیخ: فتوح الغیب

بدرالدین سرہندی، شیخ: کرامات اولیاء

بدرالدین سرہندی، شیخ: مجمع الاولیاء، (۱۰۴۳ھ/۱۶۳۴ء) مخطوطہ نمبر ۱۶۴۵، انڈیا آفس لائبریری، لندن

بدرالدین سرہندی، شیخ: وصال احمدی، (مترجم اعزاز الدین احمد) حیدرآباد سندھ ۱۳۸۸ھ، مکتبہ نعمانیہ، سالکوٹ ۱۳۹۷ھ

بدرالدین، سرہندی: حضرات القدس (قلمی) مخزونہ کتب خانہ شاہ ابوالخیر دہلی، مکتوبہ ۱۱۵۰ھ

بدرالدین۔ سرہندی: وصال احمدی، ترجمہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مطبوعہ ۱۹۶۸ء۔ سیالکوٹ

بدعت الاربعین (ترجمہ اردو۔ سید محمد ایوب بُخاری) ۲۰۰۰ء۔ اٹک

بدعت الاربعین، شائع کردہ سید محمد ایوب بخاری ۱۹۹۱ء، اٹک

برہان الدین علی المرغینانی: الهدایہ فی الفروع الحنفیہ

بزم اقبال: منشورات اقبال، مطبوعہ بزم اقبال لاہور، ۱۹۸۸ء

بزم صوفیہ

بزّاز، امام: کشف الاستار عن زوائد البزار، جلد۴

بشیر احمد ڈار: انوار اقبال، مطبوعہ اقبال اکیڈمی، لاہور، ۱۹۷۷ء

بشیر احمد سعدی، سید: دس ولی، مطبوعہ لاہور

بشیر احمد نقشبندی: تذکرہ پیران زکوڑی شریف، مطبوعہ زکوڑی شریف ڈیرہ اسماعیل خاں ۱۹۸۲ء

بشیر الدین احمد: واقعات دار الحکومت دہلی، شمسی پریس آ ۱۹۱۹ء

بغوی، امام: شرح السنۃ

بقا محمد قریشی، مولانا: تحفہ سلطانیہ، مطبوعہ اگہار، کوٹلی آزاد کشمیر ۱۹۹۳ء

بلوچ خان، میر: فردوس العارفین (قلمی) مؤلفہ ۱۲۰۱ھ/۱۷۸۶ء

بیہقی، امام: الزھد الکبیر

بیہقی، امام: شعب الایمان، جلد۴

پائندہ محمد، صوفی: مجمع البحرین، مرتبہ: ڈاکٹر غلام علی مصطفیٰ خان مطبوعہ ۱۹۶۵ء حیدرآباد سندھ

ت

تاریخِ مشائخِ چشت

تحفۂ زاہدیہ، زوار اکیڈمی، کراچی ۱۴۲۰ھ

تذکرہ پیر سباگ وساداتِ پیر سباگ

تفتازانی، علامہ: شرح التعرف

تقی الدین احمد مقریزی: کتاب السلوک معرفة دول الملوک، مطبوعہ محمد مصطفیٰ زیادة، دارالکتب المصریہ، قاہرہ، ۱۹۳۴ء

تواریخ مجمع الانساب (قلمی) کتب خانہ راجہ نور محمد نظامی، بھوئی گاڑ، (ضلع اٹک)

تورپشتی، امام: المعتمد فی المعتقد، مطبوعہ استانبول ترکی ۱۹۹۰ء

تورپشتی، امام: المیسر شرح مصابیح السنة

تورپشتی، امام: تحفة السالکین

تورپشتی، امام: تحفة المرشدین

تورپشتی، امام: مطلب المناسک فی علم المناسک

ث

ثروتِ صولت: ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۲ء

ثناء اللہ پانی پتی قاضی، ارشاد الطالبین، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی: تفسیر مظہری جلد اول، چہارم، پنجم، ششم مطبوعہ بیروت

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی: ارشاد الطالبین، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی: رسالہ احقاق

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی: رسالہ در جواب شبہات بر کلام امام ربانی

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی: مالابدّ منہ

ج

جامی، مولانا: لوائح

جامی، مولانا: نفحات الانس، مطبوعہ کتاب فروشی محمودی، تہران (مصحح مہدی توحیدی پور)

جاوید اقبال مظہری، مولانا: وصال مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

جاوید اقبال مظہری، مولانا: آفتاب ولایت، مطبوعہ مظہری پبلی کیشنز کراچی ۲۰۰۲ء

جاوید اقبال، ڈاکٹر: افکار اقبال (تشریحات جاوید) مطبوعہ اقبال اکیڈمی، لاہور ۱۹۹۴ء

جاوید اقبال، ڈاکٹر: زندہ رود، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۸۵ء

جعفر برزنجی، علامہ: مولود نامہ

جعفر بلوچ، پروفیسر: اقبالیات اسد ملتانی، مطبوعہ اقبال اکیڈمی، لاہور ۱۹۸۴ء

جعفر شاہ پھلواری، مولانا: انٹرنیٹ کی فنی حیثیت

جعفر علی فرید، مولوی: مکتوبات عالیہ، کراچی ۱۹۸۵ء

جلال الدین سیوطی، علامہ: التعقبات علی الموضوعات

جلال الدین سیوطی، علامہ: الجامع الصغیر، جلد۲

جلال الدین سیوطی، علامہ: اللآلی المضوعة، جلد اول

جلال الدین رومی، مولانا: فیہ مافیہ، مطبوعہ تہران ۱۹۲۸ء

جلال الدین رومی، مولانا: مثنوی مولوی معنوی، مترجم قاضی سجاد حسین، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی، لاہور

جلال الدین سیوطی، علامہ: الدرر المنتشرہ

جلال الدین سیوطی: جمع الجوامع

جلال الدین سیوطی، امام: الدر المنشرہ

جلال الدین سیوطی، امام: تبییض الصحیفه فی مناقب ابی حنیفه، مطبوعہ لاہور

جلال الدین سیوطی، امام: جمع الحوامع، جلد دوم (اردو) مطبوعہ لاہور ۱۴۰۳ھ

جلال الدین سیوطی، امام: متشابه القرآن

جلال الدین قادری، علامہ: حضرت مجدد الف ثانی اور ان کا مقام تجدید، مطبوعہ ادارہ مظہر علم لاہور

جلال الدین قادری، مولانا: حضرت مجدد الف ثانی اور ان کا مقام تجدید، مطبوعہ ادارہ مظہر علم، لاہور

جمال الدین یوسف: النجوم الزاهرة، مطبوعہ دار الکتب المصریہ، قاہرہ

جمال محمد صدیقی ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور مارکسی مؤرخین

جمال محمد صدیقی ڈاکٹر: مغل ہندوستان کا طریق زراعت (اردو ترجمہ) ترقی اردو بورڈ دہلی ۱۹۷۷ء

جمیل احمد شرقپوری، میاں: ارشادات مجدد الف ثانی، شرقپور شریف

جمیل اطہر سرہندی: شیخ سرہندی، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

جنید شیرازی، معین الدین ابوالقاسم: شدالازار فی حط الاوزار عن زوار المزار، طبع محمد قزوینی وعباس اقبال، تہران

جہانگیر بادشاہ: تزک جہانگیری، (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور ۱۹۶۰ء

ح

حافظ محمد رانجھا: ذکر العارفین، مطبوعہ گجرات
حاجی بہادر کوہاٹی: شرحِ مشکوٰۃ (قلمی) کتب خانہ ڈاکٹر عبد القادر سلطان، پشاور
حاجی خلیفہ: کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون، مطبوعہ دار الفکر، بیروت ۱۹۹۴ء مطبوعہ محمد شرف الدین، بغداد، مکتبہ المثنی (مسنون)

حازم محفوظ مصری، ڈاکٹر: بساتین الغفران، مطبوعہ لاہور، کراچی
حازم محفوظ مصری، ڈاکٹر: امام احمد رضا و العالم العربی، مطبوعہ قاہرہ
حافظ الدین الخوارزمی: مناقب الامام ابی حنیفه
حامد علی خاں، مولانا: تذکرۃ المشائخ، مطبوعہ ملتان ۱۹۶۸ء
حامد رضا خاں: سلامة الله لاهل السنة من سبیل العناد فی الفتنه (۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۳ء) مطبوعہ بریلی
حبیب الرحمٰن خاں شیروانی: قرۃ العین، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۳ء
حجۃ اللہ نقشبندی: وسیلة القبول الی الله و الرسول
حسن بصری، خواجہ: رسالة فی فضل مكة
حسن بن شیخ مرادمکی، علامہ شیخ: العرف الندی فی نصره الشیخ احمد سرهندی
حسن رضا اعظمی ڈاکٹر: فقہ اسلامی میں اعلحضرت احمد رضا خاں کی خدمات، مطبوعہ پٹنہ ۱۹۸۱ء
حسن علی، ملک: تعلیماتِ مجددیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء
حسن محمد صغانی، امام: مشارق الانوار
حسن نظامی خواجہ: نظامی بنسری

حسنین رضا خاں بریلوی، مولانا: ایمان افروز وصایا شریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء
حسین احمد دیوبندی: الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب، مطبوعہ دیوبند ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء
حسین بصری نقشبندی خالدی، شیخ: الرحمة الهابطه فی تحقیق الرابطه، ۱۲۳۷ھ
حسین بن علی، قاضی: اخبار ابی حنیفہ واصحابہ
حسین علی شاہ سید: الفیض، فیصل آباد
حسین گردیزی چشتی نقشبندی، مفتی سید: تجلیاتِ مہر انور، مطبوعہ مکتبہ مہریہ، گولڑہ شریف ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء
حسین مجیب مصری، ڈاکٹر: صفوة المدیح، مطبوعہ قاہرہ
حفظ الرحمٰن سیوھاروی: دعوت نامے، مطبوعہ دہلی

حفظ الرحمٰن سیوہاروی: قصص القرآن

حمد اللہ مستوفی: تاریخ گزیدہ، مطبوعہ عبد الحسین لوائی، تہران ۱۳۶۲ھ

حمید الدین فراہی: الامعان فی اقسام القرآن (مترجم: امین احسن اصلاحی) مطبوعہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ۱۹۷۵ء

حیات وآثار حضرت میاں محمد عمر چمکنی

حلمی ایشیق: منتخبات مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی، استانبول مطبوعہ ۱۹۹۲ء

خ

خافی خاں، نظام الملک: منتخب اللباب، کراچی ۱۹۶۳ء

خالد امین الخیری، پروفیسر: سلسلۂ خیریہ، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

خالد بغدادی شیخ: الایمان والاسلام، استانبول ۱۹۸۸ء

خالد کردی، شیخ: دیوان مولانا خالد کردی، استانبول ۱۹۵۵ء

خالد مجددی سلطانی: سوانح شیخ تاج بندگی

خطیب بغدادی، امام: تاریخ بغداد، جلد ۲، ۱۲

خطیب تبریزی، علامہ: مشکوٰۃ المصابیح

خطیب خوارزم الموفق بن احمد: مناقب الامام ابو حنیفہ

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات، ندوۃ المصنفین، دہلی ۱۹۰۸ء

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ دہلی ۱۹۵۳ء

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مطبوعہ دہلی ۱۹۵۳ء

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات، مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۵۰ء

خلیق انجم: مرزا مظہر جان جاناں کے خطوط، مطبوعہ دہلی ۱۹۶۲ء

خلیل احمد انبیٹھوی: البراہین القاطعہ، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ، سہارنپور

خلیل احمد خلیل، ڈاکٹر: گلزار طریقت، لاہور ۲۰۰۲ء

خواص خان: تذکرۂ علمائے ہزارہ، تحقیقاتی اکیڈمی ادب وثقافت، بفہ، ہزارہ ۱۹۸۹ء

خواص خان: روئداد مجاہدین ہند، مکتب رشیدیہ، لاہور ۱۴۰۳ھ

خیال بخار: اردو کلام معز اللہ مہمن، پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی، پشاور ۱۹۹۲ء

خیر الدین زرکلی: الاعلام، قاموس تراجم الاشہر الرجال والنساء من العرب والمستعربین، مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت ۱۹۸۴ء

د

داراشکوہ، شہزادہ: سفینۃ الاولیاء، اردو ترجمہ محمد علی لطفی، مطبوعہ نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۷۵ء

داؤد بغدادی، سید: **الفوائد الجلیلة فی نظم الرسالة الوضعیه**

داؤد بغدادی، سید: **بیان الدین القیم فی تبرئة ابن تیمیه و ابن القیم**، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۸۹ء

داؤد بغدادی، سید: **تشطیر البردة**

داؤد بغدادی، سید: **دوحة التوحید**

داؤد بغدادی، سید: **رسالة فی الرد علی محمود الآلوسی**، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۸۹ء

داؤد بغدادی، سید: **رونق الصفافی بعض مناقب والد المصطفیٰ**، مخطوطہ ریاض یونیورسٹی

داؤد بغدادی، سید: **صلح الاخوان من اهل الایمان**، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۸۹ء

داؤد بغدادی، سید: **مسلی الواحد** مخطوطہ،

داؤد بغدادی، سید: **مناقب المذاهب الاربعة**

داؤد بغدادی، علامہ سید: **اشد الجهاد فی ابطال دعوی الاجتهاد**، مطبوعہ بمبئی، ۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۸ء

داؤد بن یوسف خطیب الحنفی: فتاویٰ غیاثیہ

دہخدا: لغت نامہ، مطبوعہ تہران، ۱۳۴۸ھ و بہ بعد

دیانت سلوب، مولوی: تصحیح البشارہ تبصریح الاشارہ، ۱۳۰۹ھ مطبع خدم الاسلام، لاہور

دیوان دُھنی چند: کیگو ہرنامہ، پنجابی ادبی اکیڈمی۔ لاہور

ڈ

ڈاکٹر اُم سلمٰی گیلانی: محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث پشاوری ثم لاہوری، پشاور، ۱۹۹۰ء

ڈاکٹر غلام علی مصطفیٰ خان: لَنَا اَعمالُنَا

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان: سندھ کے نقشبندی اولیاء، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۶ء

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان؛ تائید اہل سنت، مطبوعہ لاہور

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں: حضرت مجدد الف ثانی۔ ایک تحقیقی جائزہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۵ء

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں: رسائل مشاہیر نقشبندیہ، مطبوعہ ۱۹۵۸ء

ڈاکٹر قتیبہ شہابی: مشیدات دمشق ذوات الاضرحہ، وزارہ الثقافہ۔ دمشق ۱۹۹۵ء

ڈی اولیری: فلسفۂ اسلام (مترجم: احسان، احمد) نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۸۰ء

ڈی۔ ایم۔ قریشی: بلاسود بینکاری

ذ

ذخیرۃ الملوک

ذکی محمد مجاہد: الاعلام الشرقیۃ فی المائۃ الرابعۃ عشر الھجریۃ، مطبوعہ دار الغرب لاسلامی، بیروت

ذہبی، امام: میزان الاعتدال، جلد۳

ر

رازی، امام: مطالب عالیہ

رحمان علی، مولانا: تذکرہ علماء ہند (اردو) مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء

رحیم بخش شاہین، ڈاکٹر: ارمغان اقبال، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۱ء

رحیم بخش شاہین، ڈاکٹر: اوراق گم گشتہ، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۷۹ء

رسالہ خواجہ علی متقی: علامہ علی قری حنفی: (۱۳۰۹ھ)، مطبع خادم الاسلام، دہلی

رسائلِ ستہ ضروریہ، مطبوعہ مجتبائی دہلی مع ۱۳۱۲ھ

رشید احمد، مفتی: احسن الفتاوی، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

رضوی سا شاہ ولی اللہ اور آسٹریلیا، ۱۹۸۰

رفیع الدین ھاشمی، ڈاکٹر: خطوط اقبال، مکتبہ خیابانِ ادب، لاہور، ۱۹۷۶

رفیع الدین، شاہ: رسالہ اذان، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رکن الدین: لطائف قدوسی

روزبھان بقلی: تفسیر عرائس البیان

روزنامچہ سلطان الطاف علی ۱۹۷۸ء کوئٹہ

روزنامچہ سلطان الطاف علی۔ ۲۰۰۲ء ۱۷/اپریل، کوئٹہ

رؤف احمد مجددی، شاہ: دُرالمعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی) مترجم: عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری، نوری بکڈپو، لاہور

رؤف احمد، شاہ: درّالمعارف، فارسی (ملفوظات شاہ غلام علی) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، گجرات

رؤف احمد، شاہ: جواہر علویہ، لاہور

رئیس احمد جعفری: انوار اولیاء، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، طبع دوم، ۱۹۵۸ء

ریاض احمد صمدانی، مولانا: حیات محی الدین غزنوی، مطبوعہ نیریاں شریف (آزاد کشمیر) ۱۹۹۷ء

ز

زامباو: معجم الانساب والاسرات الحاکمة، مترجم زکی محمد حسین بک، مطبوعہ بیروت ۱۹۸۰ء

زاہدالکوثری: النکت الطریقة فی التحدث عن ردود ابن ابی شیبہ

زرکوب شیرازی: ابوالعباس معین الدین احمد: شیراز نامہ، مطبوعہ اسمٰعیل جوارمی، تہران ۱۳۵۰ھ

زکریا یحیٰی بن شرف النووی: ریاض الصالحین، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء

زوار حسین شاہ، سید: تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۹ء

زوار حسین شاہ، سید: ترجمہ مبداء معاد، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء

زوار حسین شاہ: حیات سعدیہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء

زوار حسین شاہ: مقاماتِ فصلیہ مطبوعہ فیصل آباد ۱۹۷۳ء

زوار حسین شاہ: انوار معصومیہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

زید بن عبدالمحسن آل حسین، ڈاکٹر: دلیل الرسائل الجامعیة فی المملکة العربیه السعودیة، شاہ فیصل ریسرچ سینٹر، ریاض طبع دوم ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء

زید بن علی: المجموع الفقہی

زید ابوالحسن فاروقی: المجموعة السنیہ، شاہ ابوالخیر اکیڈمی۔ دہلی

س

سبط ابن الجوزی: مرأہ الزمان فی تاریخ الاعیان، مطبوعہ دائرة المعارف عثمانیہ، حیدرآباد دکن ۱۹۵۱ء

سخاوی، امام: المقاصد الحسنة

سراج احمد خاں، ڈاکٹر: مکتوبات امام ربانی کی سیاسی ومعاشرتی اہمیت (مقالۂ ڈاکٹریٹ، سندھ یونیورسٹی) مطبوعہ کراچی

سراج الدین ابوحسن علی الاوشی الفرغانی: فتاویٰ سراجیہ

سراج الرحمان، ڈاکٹر: حضرت مولانا محمد یعقوب، یعقوبیہ پبلی کیشنز، بگہار شریف کہوٹہ

سرفراز خاں صفدر: راہِ راست، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ ۱۹۹۵ء

سرفراز خاں صفدر: احسن الکلام، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ ۱۹۹۵ء

سعداللہ نسیم، میاں: حضرت شیخ شہباز بابا، ۱۹۹۳ء دانش کتب خانہ، پشاور

سعدی، شیخ: بوستان

سعید احمد اکبرآبادی، مولانا: مسلمانوں کا عروج وزوال، ندوة المصنفین، دہلی ۱۹۶۲ء

سعید احمد نقشبندی؛ مسلک امام ربانی، مطبوعہ لاہور

سعید راشد، پروفیسر: گفتار و کردار قائداعظم، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء

سکندر خان: بیاضِ اباسین (قلمی) کتب خانہ۔ اٹک

سلطان الطاف علی، ڈاکٹر: تحقیق در بارۂ احوال و آثارِ فارسی حضرت سلطان باہو نظر در افکارِ او، اسلام آباد ۲۰۰۳ء

سلطان باہو: عقل بیدار، لاہور

سلمان منصور پوری، قاضی: رحمۃ للعالمین

سلیم اختر، ڈاکٹر: کلمات الصادقین (انگریزی)

سلیمان ندوی، مولانا: عرب و ہند کے تعلقات، مطبوعہ الہٰ آباد ۱۹۳۰ء

سہیل بخاری، ڈاکٹر: اقبال ایک صوفی شاعر، مطبوعہ مکتبہ اسلوب کراچی، ۱۹۸۸ء

سید احمد خاں، سر: آثار الصنادید، مطبوعہ لکھنؤ، جون ۱۸۷۶ء

سید احمد، ابوالبرکات علامہ: ۱۴۰ ارشادات مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۲ء

سید احمد قادری: تذکرہ شیخ عبدالحق، شاد بک ڈپو، پٹنہ ۱۳۷۰ھ

سید ھاراستہ (ماہنامہ) شمارہ لاہور

سیرت رسول عربی، (محمد نور بخش توکلی: مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء

سیرت غوث اعظم، مطبوعہ لاہور

سیف الدین، خواجہ: مکتوبات سیفیہ مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، حیدرآباد سندھ مطبوعہ ۱۹۶۶ء

سیف الرحمٰن ڈار: ٹیکسلا، پاکستان پنجاب ادبی بورڈ، ۱۹۶۶ء

ش

شانی الحال سرہندی: **مواہب القیوم فی تائید احمد و معصوم**

شاہ گل وحدت سرہندی: رسالہ فی منع رفع سبابہ

شاہ مراد سہروردی، علامہ: محفل اولیاء مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء

شاہنواز خاں: مآثر الامراء (انگریزی ترجمہ: ایس بورتج) جانکی پرکاش، پٹنہ ۱۹۷۹ء

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: انفاس العارفین، اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: القول الجمیل ترجمۂ اردو شفاء العلیل ۱۲۶۰ھ، مطبوعہ دہلی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: **المقالۃ الوضیہ فی النصیحہ والوصیہ**

شاہ ولی اللہ دہلوی: ہمعات (مترجم محمد سرور جامعی) طبع سوم لاہور ۱۹۶۴ء

شاہنواز خان صمصام الدولہ: تاثر الامرا مترجم محمد ایوب قادری، مرکزی اردو بورڈ، لاہور ۱۹۶۸ء

شبلی نعمانی: امام غزالی

شبلی نعمانی: سیرۃ النعمان، مطبوعہ کراچی

شبیر احمد عثمانی: فتح الملہم، مطبوعہ مکتبہ الحجاز، کراچی

شبیر حسین شاہ زاہد، پروفیسر سید: عقیدہ ختم نبوت اور مجدّد الف ثانی، مطبوعہ گنبد خضرا، پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۰ء

شریف الدین، خواجہ: مکتوبات خواجہ محمد معصوم جلد دوم، مطبع نظامی کانپور، ۱۸۸۷ء

شفیق بریلوی: محمد بن قاسم سے محمد علی جناح تک

شمس الدین احمد، پروفیسر ڈاکٹر: شاہ ہمدان، حیات اور کارنامے، مطبوعہ جان شیخ غلام محمد تاجران کتب مالسیہ بازار، سری نگر

شمس الدین محمد ذہبی: سیر اعلام النبلاء، طبع جماعۃ المحققین، بیروت ۱۹۸۸ء

شمس الدین محمد کوھستانی خراسانی: **جامع الرموز**

شوکت محمود سید: حضرت حاجی بہادر کوہاٹی، ضیاء سنز پرنٹرز، پشاور ۲۰۰۱ء

شہاب الدین السید محمود الآلوسی البغدادی، ابو الفضل: تفسیر روح المعانی، جلد اول، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

شہاب الدین رضوی: مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، مطبوعہ بمبئی ۱۹۹۰ء

شہاب الدین سہروردی، شیخ: عوارف المعارف، مکتبۃ الوھیہ، مصر ۱۲۹۲ھ

شہاب الدین، مولانا: آگاہی سید امیر کلال، مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء

شیر بہادر پنی، ڈاکٹر: تاریخ ہزارہ، دار الشفاء، ایبٹ آباد ۱۹۶۹ء

شیریں خان ناصر: دپشتو قبیلو، ۱۹۹۳ء غنی شجری، اوٹویالی، لاہور

ص

صابر حسین بخاری سید: حضرت محدث سورتی اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۷ء

صابری: دیوانِ شاکر، مجلسِ نوادراتِ علمیہ، اٹک ۱۹۷۰ء

صادق قصوری محمد: تحریک پاکستان اور علمائے کرام، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

صباح الدین عبد الرحمان، سید: بزم تیموریہ

صباح الدین عبد الرحمان، سید: ہندوستان کے سلاطین، علماء اور مشائخ کے تعلقات پر ایک نظر

صدر الدین محمد مفتی کشمیری، مولانا: ذکر الصادقین (قلمی) در ذکر خواجہ بزرگ، ریسرچ لائبریری، کشمیر یونیورسٹی

صدیق حسن خان نواب: ابجد العلوم، جلد سوم، مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۵ھ

صدیق حسن خاں محمد بھوپالی، نواب: تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار، مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۸ھ

صدیق حسن خاں محمد بھوپالی، نواب: فتح البیان، مطبوعہ مطبع بولاق مصر، ۱۳۰۱ھ

صدیق حسن خاں نواب: ریاض المرتاض
صغیر احمد مخدومی، شیخ: مقاماتِ معصومی معروف بہ برکات معصومی
صفدر حیات صفدر: عہدِ مغلیہ مع دستاویزات، مطبوعہ نیو بک پیلس، لاہور
صفر احمد معصومی میر: مقاماتِ معصومی ت (تصحیح وتقابل محمد اقبال مجددی) ضیاء القرآن ۲۰۰۲ء پبلی کیشنز، لاہور
صلاح الدین ناسک: تحریک آزادی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء

ض

ضیاء الدین شامی: ملتقط

ط

طارق مجاہد جہلمی: اہم فکری مسائل، مطبوعہ ورلڈ اسلامک مشن، بریڈفورڈ برطانیہ ۱۹۸۴ء
طاہر فاروقی پروفیسر محمد: سیرتِ امیر ملت، علی پور سیداں، ۱۹۷۵ء
طبرانی، امام: المعجم الکبیر، جلد ۶
طبرانی، امام: المعجم الاوسط
طفیل احمد، سید: جواز سود

ظ

ظفر امام: مارکسزم ایک مطالعہ، مطبوعہ دہلی ۱۹۷۱ء
ظہور الحسن شارب، ڈاکٹر: خم خانۂ تصوف، مطبوعہ صابری دار الکتب، لاہور ۱۹۸۰ء
ظہور الدین احمد، ڈاکٹر: پاکستان میں فارسی ادب، ادارہ تحقیقات پاکستان، لاہور ۱۹۷۷ء
ظہور الدین، شیخ: رموز العاشقین

ع

عابد حسین عابد سہوانی: الجذبة الشوقیه الی حضرة المجددیة، مطبوعہ شاہی پریس لکھنؤ
عارف احمد عبد الغنی: تاریخ امراء المدینة المنوره، طبع اوّل ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، دار کنان، دمشق
عارف ریوگری: عارف نامہ (اردو ترجمہ: قدیر محمد قریشی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۷ء
عالم الدین قاضی: کنز القدیم فی آثار الکریم، راولپنڈی
عالم الدین نقشبندی مجددی، مولانا: مکتوبات شریف اردو ترجمہ، مطبوعہ اللہ والے کی قومی دکان، لاہور
عائض رداوی، ڈاکٹر: الاسرة الطبرية المکیه من اسر العلم فی الحرمین الشریفین، مطبوعہ دار رفاعی، ریاض
طبع اول ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

عباس اقبال: جگوزبک نصر ایرانی اور جنگھای صلیبی فرمانده جنگ وواسطہ صلح بورد، مقالہ مشمولہ مجلہ اطلاعات، تہران

عباس بن صالح تاشقندی، ڈاکٹر: الطباعة فی المملكة العربيه السعودية، طبع اوّل، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء

عبدالحسین زرین کوب، ڈاکٹر: ارزش میراث صوفیہ، تہران ۱۳۴۴ھ

عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: مجموعہ مکاتیب والرسائل الی ارباب الکمال والفضائل، مطبوعہ دہلی ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء

عبدالحکیم شرف قادری، محمد: لمعات امام ربانی، مطبوعہ لاہور

عبدالرحمٰن جامی، مولانا: نفحات الانس

عبدالرزاق، امام: مصنف عبدالرزاق

عبداللہ خان حکیم، ڈاکٹر: گلدستہ حکیم، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۲ھ

عبدالاحد شاہ گل وحدت: رسالہ سبیل الرشاد در رد مخالفین

عبدالاحد وحدت: مرتبہ: شیخ محمد مراد کشمیری م، صححہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مطبوعہ ۱۹۶۶ء

عبدالاحد: وحدت مجموعہ رسائل شیخ، مخطوطه، شيفة كلكشن (مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) عربی ۶۵/۷۲

عبدالاحد، وحدت خواجہ: گلشن وحدت، مطبوعہ کراچی

عبدالاحد، خواجہ: سبیل الرشاد، مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، مطبوعہ ۱۹۷۷ء حیدرآباد سندھ

عبدالاحد، محمد: مجموعہ حالات ومقامات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ، دہلی

عبدالاوّل نیشاپوری، میر: احوال وسخنان خواجہ عبیداللہ احرار، (مرتبہ عارف نوشاہی) مرکزِ نشر دانش گاہی، تہران۔ ۱۳۸۰ھ

عبدالباری صدیقی: مکتوبات امام ربانی بحیثیت مآخذ ایمانیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۵ء

عبدالباقی نہاوندی: مآثر رحیمی، جلد اوّل، مطبوعہ کلکتہ ۱۹۲۴ء

عبدالجلیل اثری، ابومعاذ: تحفہ اہل النظر فی مطلع اہل الخیر، ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ ۱۹۹۷ء

عبدالحق انصاری، ڈاکٹر: تصوف اور شریعت (اردو ترجمہ) مفتی محمد مشتاق تجاروی، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی ۲۰۰۱ء

عبدالحق محدث دہلوی: اخبار الاخیار

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: اخبار الاخیار اردو، مطبوعہ مدینہ پبلیشنگ کمپنی، کراچی

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: تتمہ اخبار الاخیار اردو، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: تحصيل التعرف فی معرفة الفقه و التصوف، مخطوطہ ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء، مطبوعہ لاہور

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: تکمیل الایمان محشی امام احمد رضا، مترجمہ علامہ اقبال احمد فاروقی، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۰ء

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: شرح سفر السعادۃ

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: مدارج النبوت (مترجم غلام معین الدین نعیمی) مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: مرج البحرین اردو، مطبوعہ لاہور

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: مشکوٰۃ المصابیح عربی، شرح لمعات التنقیح، فارسی،

عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ: اشعۃ اللمعات، مطبع تیج کمار، لکھنؤ

عبدالحق ہاشمی، قاضی: خزینۃ الشائخ، دارالاشاعتِ فیض القرآن، قطبال۔ کیمبل پور

عبدالحکیم اثر افغانی، قاضی: روحانی رابطہ، درالاشاعت، باجوڑ ۱۹۶۷ء

عبدالحکیم اختر، شاھجہانپوری، حضرت امام اعظم، حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں، مطبوعہ، لاہور

عبدالحکیم بن مصطفیٰ ارواسی: اصحاب الکرام

عبدالحکیم شرف قادری، محمد: تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء

عبدالحلیم اثر افغانی: روحانی رابطہ، یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور ۱۹۶۵ء

عبدالحمید داغستانی، شیخ: حاشیہ علی تحفۃ المحتاج، مطبوعہ مکہ مکرمہ

عبدالحمید طہماز: العلامۃ المجاہد شیخ محمد الحامد، مطبوعہ دمشق، ۱۹۸۱ء

عبدالحمید لاہوری: بادشاہ نامہ، مطبوعہ بمبئی ۱۹۶۲ء

عبدالحیٔ بن عبدالکبیر کتانی، علامہ سید: فہرس الفہارس والاثبات و معجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، مطبوعہ دارالغرب اسلامی، بیروت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

عبدالحیٔ لکھنوی وابوالحسن علی لکھنوی: نزھۃ الخواطر و بھجۃ المسامع والنواظر، طبع اوّل ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء جلد ۶ دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، دکن، ۱۹۷۸ء

عبدالحیٔ لکھنوی: السعایہ شرح وقایہ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی، لاہور

عبدالحیٔ لکھنوی: علوم وفنون ہندوستان میں (ترجمہ اردو: ابوالعرفان ندوی) دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۶۸ء

عبدالحیٔ، حبیبی: پنجانہ شعراء، یونیورسٹی ایجنسی، پشاور

عبدالخالق غجدوانی: جامع الکلم (قلمی) (مخزونہ کتب خانہ قاری احسان اللہ، کوئٹہ)

عبدالخالق غجدوانی: رسالہ مقاصد السالکین (قلمی) (مخزونہ کتب خانہ قاری احسان اللہ، کوئٹہ)

عبدالخالق، ڈاکٹر: علم فلسفہ، مطبوعہ عزیز پبلیشرز، اردو بازار، لاہور ۱۹۸۱ء

عبدالدائم، قاضی: حیات صدریہ، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ ہری پور، ۱۹۹۹ء

عبدالرحمٰن بن حسن جبرتی، شیخ: عجائب الآثار فی التراجم والاخبار، تحقیق ڈاکٹر عبدالرحیم، طبع مطبع دارالکتب مصریہ، قاہرہ ۱۹۹۸ء

عبدالرحمٰن بن محمد سعید دمشقی: النقشبندیه عرض و تحلیل، مطبوعہ دار طیبہ، ریاض، ۱۹۸۸ء

عبدالرحمٰن بن محمد سعید دمشقی: حقائق خطیرہ عن الطریقة النقشبندیه، مطبوعہ دار مسلم، ریاض ۱۹۹۸ء

عبدالرحمٰن، شیخ: الفتح المبین فی الرد علی تریاق

عبدالرحمٰن، شیخ: المواعظ

عبدالرحمٰن، شیخ: رسالۃ فی الادب

عبدالرحیم خان قادری، علامہ: سیرت غوث اعظم، مطبوعہ کانپور ۱۹۷۰ء

عبدالرحیم، شاہ: ارشادِ رحیمیہ (مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان) مطبوعہ ۱۹۵۹ء

عبدالرسول للّٰہی، پروفیسر: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء

عبدالرسول، صاحبزادہ: تاریخ پاک و ہند، مطبوعہ ایم آر برادرز، لاہور، ۱۹۶۵ء

عبدالرشید خواجہ: تذکرۂ شعرائے پنجاب، اقبال اکیڈمی۔ کراچی ۱۹۷۶ء

عبدالرشید، پروفیسر ڈاکٹر: اسلامی تصوف اور صوفیائے سرحد، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۷ء

عبدالرشید، پروفیسر ڈاکٹر: تصوف، اولیاء مانکی شریف اور تحریک پاکستان، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء

عبدالرشید، پروفیسر ڈاکٹر: صوفیائے خٹک، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء

عبدالرشید، میاں: جاوید نامہ سلیس اردو ترجمہ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۹۲ء

عبدالستار دہلوی مکی، شیخ: نثر المآثر فی ادرکة من الاکابر، مخطوطہ بخط مصنف مخزونہ بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال

عبدالستار، طاہر نقشبندی: باقیات مظہری، ۲۰۰۲ء ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، کراچی

عبدالسلام صدیقی: بشائر الحسنات فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الکائنات، دارالعلوم سلطانیہ جہلم، پاکستان

عبدالسلام صدیقی، مولانا: بشائر الخیرات

عبدالشکور لکھنوی: تذکرۂ امام ربانی

عبدالعزیز دہلوی، شاہ: حواشی بر رسالہ اعتراضات شیخ عبدالحق دہلوی

عبدالعزیز سنیدی، ڈاکٹر: معجم مأة الف عن مکه، طبع اول ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء بریدہ، سعودی عرب

عبدالعزیز قریشی: اسرار الاولیاء، مطبوعہ اگہار شریف، کوٹلی آزاد کشمیر ۱۹۹۴ء

عبدالعزیز محدث دہلوی، رسالہ مغرہ ۱۳۰۹ھ، مطبع خادم الاسلام۔ دہلی،

عبدالعلیم قریشی: معدن کرم، لاہور ۲۰۰۱ء

عبدالغنی دہلوی مدنی، شیخ: الدرر المکنونات النفیسه، جلد اوّل مطبوعہ ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء، جلد دوم سوم ۱۳۱۷ھ

عبدالغنی مجددی، شیخ: المسلسل باجابة الدعاء فی الملتزم، مخطوطہ مخزونہ مکتبہ حرم مکی

B-22 (11)

عبدالغنی مجددی، شیخ: انجاح الحاجة عن سنن ابن ماجه، مطبوعہ دہلی ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء

عبدالغنی مجددی، شیخ: خلاصة الجواهر العلويه

عبدالغنی نابلسی، شیخ: حدیقۂ ندیہ

عبدالغنی نابلسی، شیخ: کفاية العلام، مطبع میریہ، مکہ مکرمہ

عبدالغنی نابلسی، شیخ: نتيجة العلوم و نصيحة علماء الرسوم فی شرح مقالات السوهندی المعلوم، مصنفہ ۱۱۱۲ھ مخطوطہ بخط مصنف، مخزونہ دارالکتب ظاہریہ، دمشق

عبدالغفار نقشبندی، محمد: ملفوظاتِ فضلیہ (حصہ اول) مکتبہ غفاریہ۔ سٹھارجا، خیر پور میرس ۱۹۸۸ء

عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ (ترجمۂ اردو) لاہور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء

عبدالقادر بدایونی، ملاّ: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۸ء، مطبوعہ کلکتہ ۱۹۸۹ء

عبدالقادر جیلانی، شیخ سید: سرّ الاسرار

عبدالقادر جیلانی، شیخ سید: غنیۃ الطالبین

عبدالقادر عیسیٰ الشاذلی، شیخ: تصوف کے روشن حقائق، اردو ترجمہ محمد اکرم الازہری، مطبوعہ زاویہ ٹریڈرز، لاہور، ۱۹۹۸ء

عبدالقادر خاں، خٹک: حدیقہ خٹک، یونیورسٹی بک ایجنسی، پشاور

عبدالقدوس ہاشمی: تقویم تاریخی، کراچی ۱۹۶۵ء

عبدالکریم بن ہوازن قشیری، شیخ: الرسالۃ القشیریہ

عبدالکریم ثمر: ارشادات مجدد، مطبوعہ مکتبہ شیر ربانی، شرقپور شریف

عبدالکریم جیلی: انسانِ کامل

عبدالکریم زیدان: الوجیز فی اصول الفقہ، مطبوعہ فاران اکیڈمی، لاہور

عبداللطیف بن محمد جیلانی، ڈاکٹر: کتب المسلسلات عندالمحدثین، مکتبہ شاہ فہد ریاض، طبع اول ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

عبداللہ سمندر غوریالی: گزیدۂ از مکتوباتِ میاں فقیر اللہ جلال آبادی، کابل ۱۳۵۹ھ

عبداللہ قطب: مکتوبات شریف

عبداللہ محدث دکن: سلوک مجددیہ، مطبوعہ۔ لاہور

عبدالماجد دریابادی: تصوف اسلام، مطبوعہ مکتبۂ شاہکار، لاہور، ۱۹۷۷ء

عبدالمجتبیٰ رضوی، مولانا: تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ بنارس ۱۹۸۹ء

عبدالمجید بن محمد الخانی: الحقائق الوردیہ فی حقائق اجلاء النقشبندیہ، جامع الدرو شید، دمشق ۱۳۰۶ھ

عبدالمجید بن محمد الخانی: السعادت لابدیہ فی ماجاء بہ النقشبندیہ، استانبول ۱۹۹۲ء

عبدالمجید بن محمد خانی: السعادة الابدية فيما جاء به النقشبنديه، مطبوعه مكتبة الحقيقة، استانبول، ترکی، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء

عبدالمجید بن محمد خانی: مقاماتِ سبع

عبدالمجید بن محمد خانی: وجه الحل فی جهد المقل

عبدالمجید بن محمد خانی، شیخ: الحدائق الوردية فی حقائق اجلاء النقشبنديه، مطبوعہ قاہرہ، عبدالوکیل دروبی جمع درویشیہ، دمشق ۱۳۰۸ھ

عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر: اردو نعت گوئی اور فاضلِ بریلوی۔ بریلی ۱۹۹۶ء

عبدالواحد معینی، سید: مقالات اقبال، مطبوعہ آئینہ ادب، انارکلی، لاہور ۱۹۶۳ھ / ۱۹۸۸ء

عبدالودود خاں: ربا، انٹرنیٹ، سود

عبدالوہاب سبکی: طبقات الشافعية الكبرىٰ، مطبع عبدالفتاح محمد الحلو، قاہرہ ۱۹۶۴ء

عبدالوہاب شعرانی، امام: المنح السنية فی الوصية المقبولية، مطبوعہ مکہ مکرمہ

عبدالوہاب شعرانی، امام: اليواقيت والجواهر، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۷ء

عبدالوہاب شعرانی، امام: طبقات الاولياء، مطبوعہ مصر

عبدالوہاب موسری نیازی، سید: نبذة لطيفه فی ترجمه شيخ الاسلام داؤد البغدادی، مطبوعہ بغداد ۱۳۰۵ھ

عبداللہ ابوالخیر مراد شہید مکی حنفی، شیخ: نظم الدرر فی اختصار نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مكة، تلخیص وترتیب

عبداللہ بن احمد ابوالخیر مراد شہید مکی حنفی، شیخ: المختصر من كتاب نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مكة من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، اختصار محمد سعید عامودی واحمد علی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء دارالمعرفہ، جدہ

عبداللہ بن احمد: كشف الاسرار، مطبوعہ دارالباز للنشر والتوزیع، مکہ مکرمہ، ۱۹۸۶ء

عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلمی، شیخ: اعلام المكيين من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اوّل، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء مؤسسۃ الفرقان للتراث الاسلامی، لندن

عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلمی، شیخ: معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، طبع اوّل ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء شاہ فہد قومی کتب خانہ، ریاض

عبداللہ بن مبارک: کتاب الزہد

عبداللہ بن محمد السید مدنی: كشف الآثار الشريفه فی مناقب الامام ابی حنيفه

عبداللہ جان عرف شاہ آغا، خواجہ: مونس المخلصین، مطبوعہ کراچی ۱۳۶۶ھ

عبداللہ جبوری: **فہرس المخطوطات العربیہ فی مکتبۃ الاوقاف العامۃ فی بغداد**، طبع اوّل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء، وزارت اوقاف، بغداد

عبداللہ خان حکیم، ڈاکٹر: محمود نامہ، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۲ھ

عبداللہ خان حکیم، ڈاکٹر: مناجات حکیم مع نعت رسول کریم، مطبوعہ لاہور

عبداللہ خویشگی قصوری، مولانا: معارج الولایت فی مدارج الہدایت (۱۰۶۴ھ/۱۰۹۴ء)

عبداللہ غازی بن محمد غازی مکی، شیخ: **فتح القوی فی ذکر اسانید السید حسین الحبشی العلوی**، طبع اول، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء مکہ مکرمہ

عبداللہ غازی ہندی مکی، شیخ: مخطوطہ بخط مرتب، عکس مخزونہ، بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال

عبداللہ غازی ہندی مکی، شیخ: **نشر الدرر فی تذییل نظم الدرر**، مخطوطہ بخط مصنف عکس مخزونہ، بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال

عبداللہ غازی ہندی مکی، شیخ: **نظم الدرر فی اختصار نشر النور و الزہر فی تراجم افاضل مکۃ، من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر**، مخطوطہ، بخط مصنف، ذخیرہ محمد نصیف، جدہ یونیورسٹی لائبریری

عبداللہ قطب، شیخ: مکتوبات شیخ عبداللہ قطب (قلمی)، مکتوبہ ۸۸۷ھ

عبداللہ محمد بن ابی بکر ابن قیم: زاد المعاد، تحقیق شعیب الارنوؤا، موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۹۹۶ء

عبداللہ محمد حبشی: **مصادر الفکر الاسلامی فی الیمن**، مکتبہ عصریہ بیروت، طبع ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء

عبداللہ آفندی، مولانا: **رسالہ فی رفع مطاعن عن الامام الربانی و اولادہٗ**

عبداللہ بن محمد غازی مکی، شیخ: **نظم الدرر فی اختصار نشر النور والزہر فی تراجم افاضل مکۃ من القرن العاشر القرن الرابع عشر**، عکس مخطوطہ بخط مصنف، بہاؤالدین زکریا لائبریری ضلع چکوال

عبداللہ محمد حبشی: **فہرس مخطوطات بعض المکتبات الخاصۃ فی الیمن**، تحقیق جولیان یوہانس الفرقان اسلامک ہیریٹیج فاؤنڈیشن لندن، طبع ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء

عبداللہ، ڈاکٹر سید: کیا اقبال وجودی تھے؟

عبداللہ، ڈاکٹر سید: مسائل اقبال، مطبوعہ اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۷ء

عبیداللہ احرار خواجہ: رسالۂ والدیہ

عبیداللہ معروف بہ خواجہ کلاں، خواجہ: مبلغ الرجال

عبیداللہ احرار خواجہ: تحفۃ الاحرار

عبیداللہ احرار، خواجہ، رسالہ (قلمی) مخزونہ کتب خانہ قاری احسان اللہ، کوئٹہ

عبیداللہ قدسی: آزادی کی تحریکیں، لاہور ۱۹۸۸ء

عثمان بن سندالوائلی النجدی: اصفی موارِد فی سلسالِ احوال الامام خالد

عثمان بن سندوائلی، شیخ: مطالع السعود، ڈاکٹر عماد عبدالسلام رؤف وسھیلہ عبدالمجید قیسی، طبع وزارت ثقافت واطلاعات عراق ۱۹۹۱ء

عجلونی، علامہ: کشف الخفا، جلد ۲

عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی

عراقی، علامہ: المغنی بہامش احیاء علوم الدین، جلد ۲

عزالدین کاشانی، علامہ: مصباح الہدایۃ

عزیزالرحمٰن بجنوری، مفتی: احسن الفتاوی، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

عزیزالرحمٰن بجنوری، مفتی: امام اعظم ابوحنیفہ، مطبوعہ لاہور بجنوری ۱۹۷ ء

عزیز حسن بقائی، حافظ: سیرت باقی

عزیزالرحمٰن، مفتی: فتاویٰ دارالعلوم، جلد ۱، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی

عصام الدین هروی، مولانا: حاشیہ شرح وقایہ

عطاء اللہ، شیخ: اقبال نامہ، مطبوعہ شیخ محمد اشرف کشمیری بازار، لاہور، ۱۹۵۱ء

عطاء الرحمٰن قاسمی: دہلی میں دفن خزینے، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۳ء

عظمت اللہ: حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وعلمی خدمات، لاہور ۱۹۶۷ء

علاءالدین علی: کنزالعمال

علی بن ابوالقاسم زیدالبیہقی: **المواهب الشریفة فی مناقب الامام ابی حنیفه**

علی بن حسین الواعظ الہربی: رشحاتِ عین الحیات، (مترجم شیخ محمد بن مراد بن عبداللہ القرانی، المکتبۃ الاسلامیہ، ترکی

علی بن سلطان القاری، ملاؔ: جمع الوسائل فی شرح الشمائل، مطبوعہ بیروت، لبنان

علی بن سلطان القاری، ملاؔ: شرح شفا، جلد اول

علی بن عبدالعزیز المرغینانی: مناقب الامام اعظم

علی رامیتنی، خواجہ: رسالہ خواجہ عزیزاں (قلمی) (مخزونہ کتب خانہ قاری احسان اللہ، کوئٹہ)

علی قاری، ملاؔ: **الحزب الاعظم والورد الافخم**، مطبوعہ مکہ مکرمہ

علی قاری، ملاؔ: **المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع**

علی قاری، ملاؔ: شرح فقہ اکبر، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

علی قاری، ملاّ: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

علی قاری، ملاّ: مناقب الامام اعظم

علی لکھنوی ندوی ابوالحسن: الامام السرھندی حیاتہٗ واعمالہ، مطبوعہ دارالقلم کویت، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

علی متقی، علامہ: کنز العمال، جلد ۱

علی متقی، خواجہ: رسالہ فی تائید رفع سبابہ، مطبع خادم الاسلام، دہلی ۱۳۰۹ھ

علی ندوی، ابوالحسن: تاریخِ دعوت و عزیمت، حصہ چہارم، مطبوعہ کراچی

علی ہجویری، داتا گنج بخش: کشف المحجوب اردو، مطبوعہ رائٹرز بک کلب لاہور ۱۹۷۷ء

عماد الاسلام عبدالرحیم: تعلیقات

عماد الدین ابن کثیر، حافظ: البدایہ والنہایہ، دارالفکر بیروت

عماد الدین: حیاۃ القلوب

عمار بن سعید تمالت: فہرس مخطوطات الحدیث الشریف وعلومہ فی مکتبۃ الملک عبدالعزیز بالمدینۃ المنورہ، طبع اول ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء مکتبہ عبدالعزیز مدینہ منورہ

عمر عبدالجبار مکی: سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للھجرۃ، طبع سوم ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء مکتبہ تہامہ، جدہ

عنایت اللہ نذیر نیازی، ڈاکٹر: مقالہ اردو، احمد سرہندی: دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

عیسیٰ بن جنید شیرازی: ملتمس الاحیاء (تذکرہ ہزار مزار ترجمہ شدالازار) طبع نورانی وصال، کتاب خانہ احمدی، شیراز ۱۳۶۴ھ

عین القضاۃ ہمدانی: تمہیدات

غ

غزالی، امام: احیاء علوم الدین

غزالی، امام: المنقذ من الضلال

غزالی، امام: ایہاالولد (ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق ابڑو)

غزالی، امام: کتاب الوسیط

غلام جیلانی پشاوری، مرزا: حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ مشمولہ ''کلیات دیوان صحیح سالم پشاوری، مطبوعہ مجلس قادریہ صابریہ، پشاور

غلام رسول سعیدی، علام: تذکرۃ المحدثین، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور

غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: لوائحِ خانقاہِ مظہریہ، (مکتوباتِ مدرسہ دُیر) مطبوعہ ۱۹۷۵ء

غلام احمد: ذکر العارفین، (مترجمہ: غلام قادر اشرفی فریدی کوٹی)، مطبوعہ گجرات، پاکستان

غلام جیلانی برق، ڈاکٹر: فلسفیان اسلام، مطبوعہ لاہور ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء

غلام دستگیر قصوری، مولانا: تحفہ دستگیریہ

غلام دستگیر نامی: تاریخ جلیلہ درگاہِ جلیلہ میکلوروڈ، لاہور ۱۹۳۵ء

غلام رسول سعیدی، علامہ: شرح صحیح مسلم، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور

غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء، نول کشور، کانپور ۱۹۱۴ء

غلام سرور، صوفی: حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وملی خدمات، مطبوعہ لاہور

غلام سرور، مفتی: حدیقۃ الاولیاء بہ تحقیق وتعلیق پروفیسر محمد اقبال مجددی، مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۹۷۶ء، ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

غلام سرور، مفتی: خزینۃ الاصفیاء، کانپور ۱۸۹۴ء

غلام صابر قدیری سندیلوی: دامن محبوب، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۹۸۶ء

غلام علی دہلوی، شاہ: مقاماتِ مظہری (ترجمہ محمد اقبال مجددی) اردو سائنس بورڈ۔ لاہور ۱۹۸۳ء

غلام علی مہر: الیواقیت المہریہ، مطبوعہ ۱۹۶۴ء

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: احوال بزرگان

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: احوال شاہ نقشبند

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: درّ المعارف، (مرتبہ شاہ رؤف احمد مجددی) ۱۳۳۱ھ

☆ مطبوعہ ترجمہ اردو علامہ محمد عبد الحکیم خاں اختر شاہجہان پوری، نوری بکڈپو، لاہور ۱۹۸۳ء

☆ مطبوعہ ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: ردمخالفین حضرت مجددؒ (قلمی)

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: رد اعتراضات

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: رسالہ اذکار

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: رسالہ در رد اعتراضات شیخ عبد الحق

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: رسالہ مشغولیہ

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: رسائل سبع سیارہ

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: سلوک رزّاقیہ نقشبندیہ

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: طریق بیعت واذکار

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: طریقہ شریفہ شاہ نقشبند

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: فیضان مجددیہ

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: کمالاتِ مظہری، ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: مقامات مجدد الف ثانی

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: مقاماتِ مظہری ۱۲۱۱ھ/۱۷۹۶ء، ترجمہ وتحقیق پروفیسر محمد اقبال مجددی،

- ☆ مطبوعہ اردو سائنس بورڈ لاہور ۱۹۸۳ء
- ☆ مطبوعہ مطبع احمدی دہلی ۱۲۶۹ھ

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: مکاتیب شریفہ، مرتبہ (شاہ رؤف احمد مجددی،)

- ☆ مطبوعہ استنبول ترکی، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء
- ☆ مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۱ھ
- ☆ مطبوعہ مدراس، ۱۳۳۴ھ

غلام علی نقشبندی دہلوی، شاہ: ملفوظات طیبہ، (مرتبہ وترجمہ اردو غلام محی الدین قصوری)، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

غلام علی نقشبندی، شاہ: ایضاح الطریقة ۱۲۱۲ھ، مطبوعہ لاہور ۱۳۷۱ھ

غلام علی آزاد بلگرامی، شاہ: شرح صحیح البخاری

غلام علی آزاد بلگرامی، شاہ: روضۃ الاولیاء

غلام علی آزاد بلگرامی، شاہ: سبحة المرجان فی آثار هندوستان، مطبوعہ ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء

غلام علی آزاد بلگرامی، شاہ: مآثر الکرام فی تاریخ بلگرام، جلد اوّل مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء

غلام فرید: احوال العارفین، نذیر سنز، لاہور ۱۹۷۹ء

غلام محمد گرامی: تحفہ لواری شریف، مطبوعہ حیدرآباد ۱۹۷۶ء

غلام محی الدین قصوری: تحفۂ رسولیہ، مطبوعہ ۱۲۳۴ھ

غلام محی الدین قصوری، مولانا: ملفوظات چہل روزہ

غلام مصطفیٰ خاں ڈاکٹر: باقیاتِ باقی مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: ادبی جائزے، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۹ء

غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: باقیات باقی، مطبوعہ حیدرآباد، سندھ

غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: بیان روشن، مطبوعہ ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء

غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، ایک تحقیقی جائزہ، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر: سندھ کے نقشبندی اولیاء، مطبوعہ غلام مصطفیٰ اکیڈمی، کراچی ۲۰۰۰ء

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر، مجدد الف ثانی۔۔ کردار وافکار، مطبوعہ۔ لاہور

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور
غلام معین الدین عبداللہ: معارج الولایت (قلمی) ۱۰۹۴ھ، مخزونہ دانش گاہ پنجاب، لاہور

ف

فاروق القادری، پروفیسر: فاضل بریلوی اور امور بدعت، مطبوعہ لاہور
فخر الدین علی ابن حسین واعظ کاشفی: رشحات عین الحیاۃ، مطبوعہ تہران

فخر مدبر: تاریخ فخر الدین مبارک شاہ
فدا علی طالب، مولوی: آئین اکبری، اردو ترجمہ، مطبوعہ سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور

فراج عطا سالم، شیخ: فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء مکتبہ شاہ فہد، ریاض
فرخ شاہ، مولوی: رسالہ کشف الغطا عن وجہ الخطاء

فرید بھکری، شیخ: ذخیرۃ الخوانین، کراچی
فصیح احمد خوانی: مجمل فصیحی، جلد ۳، طبع محمود فرخ، مشہد ۱۳۶۲ھ
فضل احمد لدھیانوی، قاضی: انوار آفتاب صداقت، مطبوعہ لاہور
فضل الرحمان۔ ڈاکٹر: انتخابات مکتوبات شیخ احمد سرہندی، مطبوعہ، کراچی (انگریزی)
فضل الرحمٰن، ڈاکٹر: انتخابات مکتوبات شیخ احمد سرہندی، مطبوعہ اسلام آباد

فضل الرحمٰن، مولانا: کلمات طیبات، دہلی ۱۸۹۱ء
فضل اللہ مجددی: عمدۃ المقامات، استانبول حقیقت کتابوی، ترکی ۱۹۹۶ء
فضل اللہ نقشبندی قندھاری، حاجی: عمدۃ المقامات، مطبوعہ، خانقاہ مجددیہ، ٹنڈو سائیں داد، حیدرآباد سندھ، ... ۱۳۵۵ھ

فضل اللہ تورپشتی: المعتمد فی المعتقد، استانبول، ترکی ۱۹۹۰ء
فضل رسول قادری، علامہ: المعتقد المنتقد مع تعلیقہ "المستند المعتمد بناء نجات الابد" از امام احمد رضا حنفی، مطبوعہ مکتبہ حامدیہ، لاہور

فقیر اللہ علوی: مکتوبات شریف، مطبع اسلامیہ پریس، لاہور

فقیر محمد جہلمی: حدائق الحنفیہ، اردو بازار لاہور ۲۰۰۵ء
فقیر محمد جہلمی، مولانا: حدائق الحنفیہ، تحقیق ترتیب وحواشی مع تکملہ خورشید احمد خان، طبع چہارم ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۶ء مکتبہ حسن سہیل، لاہور و نولکشور، لکھنؤ

فواد سید: فہرست المخطوطات، مطبع دار الکتب مصریہ، قاہرہ مطبوعہ ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء

فواد سید: فہرست المخطوطات دار الکتب المصریہ مصطلح الحدیث، دار الکتب قاہرہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء

فیض اللہ منصور، پروفیسر: مہر صفا حضرت پیر محمد عبد اللطیف زکوڑی شریف، مطبوعہ مسلم لیگ رائٹرز اکیڈمی، لاہور

فیض عالم صدیقی: اختلافاتِ امت کا المیہ، جلد دوم، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء

فیضانِ کرم (ماہنامہ)، شمارہ جون ۲۰۰۴ء کراچی

فیضی: سواطع الالہام۔ مطبع نولکشور لکھنؤ ۱۳۰۶ء

فیوض الرحمان جدون، ڈاکٹر: مشاہیر علمائے سرحد، مجلس نشریاتِ اسلام، ناظم آباد۔ کراچی

فیوض الرحمان، ڈاکٹر: تذکرۂ مولانا عبد الغفور مدنی مطبوعہ کراچی

ق

قادر بخش شیخ: سوانح عمر امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ منشی فخر الدین، لاہور ۱۳۱۴ھ

قاسم بن قطلو بغا: **الاجوبة المضیه عن اعتراضات ابن ابی شیبه علی ابی حنیفه**

قاسم محمود سید: شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا، مطبوعہ مکتبہ شاہکار، لاہور، ۱۹۷۸ء

قشاشی: اسرار المناسک

قطب الدین نہروانی: **ادعیة الحج والعمرة**

قطب شہید، سید: سود

ک

کاشانی: مصباح الہدایۃ

کاظم موسوی بجنوردی: دائرۃ المعارف الاسلامیۃ الکبریٰ، جلد ۳، عربی ایڈیشن، اول مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی
تہران، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

کامگار حسینی: مآثر جہانگیری

کامل سلمان جبوری: **معجم الشعراء من العصر الجاهلی حتیٰ سنه ۲۰۰۲م**، طبع اول دار الکتب علمیہ،
بیروت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

کریم بخش، مولانا: تعلیماتِ امام اہل سنت

کریم بخش، مولانا: مسئلہ سود

کمال الدین اسمٰعیل: حاشیہ قرۃ کمال قری

کیرانوی، مولانا: اظہار الحق

گ

گلزار محمد، خواجہ: گلزار معانی، مطبوعہ خواجہ بک ڈپو اردو بازار، لاہور

گوہر رحمٰن، مولانا: حرمت سود، اشکالات کا علمی جائزہ

گرڈجیف: قابلِ قدر ہستیوں سے ملاقات

ل

لطائفِ قدوسی

لطیف اللہ، پروفیسر: تصوف اور سرّیت، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور طبع اول ۱۹۹۰ء

لوئیس معلوف: المنجد، مطبوعہ دار المشرق، بیروت، ۱۹۷۳ء

لیاقت علی خان ڈاکٹر: تاریخ چکوال انجمنِ توقیر ادب، چکوال ۱۹۹۲ء

م

ماوردی، امام: ادب الدنیا و الدین

مجد الدین فیروز آبادی: سفر السعادۃ

مجدد الف ثانی و خواجہ محمد سعید و خواجہ سیف الدین: مکتوبات شریف فارسی (قلمی) مخزونہ کتب خانہ سید عاشق حسین شاہ مرحوم۔ شیخوپورہ

مجدد الف ثانی: تعلیمات و شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ ادارہ سعدیہ مجددیہ۔ لاہور

مجدد الف ثانی: جمال السلوک (قلمی) مخزونہ کتب خانہ مدینہ منورہ

مجدد الف ثانی: رسالہ تہلیلیہ (قلمی)، مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابو الخیر، دہلی

مجدد الف ثانی: رسالہ ردِّ روافض (قلمی) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابو الخیر، دہلی

مجدد الف ثانی: رسالہ شرح بعض رباعیات (قلمی) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابو الخیر، دہلی

مجدد الف ثانی: رسالہ مبدأ و معاد (قلمی) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابو الخیر، دہلی

مجدد الف ثانی: رسالہ معارف لدنیہ (قلمی) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابو الخیر، دہلی

مجدد الف ثانی: رسالہ مکاشفاتِ غیبیہ (قلمی) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابو الخیر، دہلی

مجدد الف ثانی: رسائل مجددیہ ادارہ سعدیہ مجددیہ، لاہور

مجدد الف ثانی: شرح رباعیاتِ خواجہ باقی باللہ (مترجم: ثناء الحق صدیقی) ادارہ مجددیہ، کراچی

مجدد الف ثانی: لوامع الاسرار (قلمی) شرح مطویات الاسرار، مکتوبہ ۱۲۱۴ھ، مخزونہ کتب خانہ قاری احسان اللہ، کوئٹہ

مجدد الف ثانی: مکتوبات امام ربانی (ترجمہ اردو قاضی عالم الدین نقشبندی۔ مطبوعہ السروں کی قوفی دکان۔ لاہور
مجدد الف ثانی: مکتوبات امام ربانی، قلمی (حصہ اول) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی
مجدد الف ثانی: مکتوبات امام ربانی، قلمی (حصہ دوم) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی
مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، جلد اول در المعرفت، مطبوعہ مطبع مجدد امرتسر ١٩١٠ء،
مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، جلد اول دُرّ المعرفت، دہلی ١٢٨٨ھ
مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، جلد دوم ن؛ ور الخلائق ١٢٨١ھ مطبوعہ، دہلی
مجدد الف ثانی: مکتوبات امام ربانی قلمی، (حصہ سوم) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی
مجدد الف ثانی: مکتوبات شریف، جلد اول دُرّ المعرفت۔ مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ١٣٢٨ھ
مجدد الف ثانی: اثبات النبوۃ (قلمی) مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر۔ دہلی

مجید اللہ قادری، پروفیسر ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی
مجید اللہ قادری ڈاکٹر کنز الایمان اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم، کراچی ١٩٩٣ء
محبوب احمد نقشبندی: ملفوظاتِ سعدیہ (قلمی)

محبوب عالم، محمد مصطفیٰ، سیدوی نقشبندی، خواجہ: خیر الخیر، ١٩٥٤ء
محسن ترہٹی، مولانا: الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی، مطبوعہ دہلی ١٣٤٩ھ/١٩٣٠ء
محشر بدایونی: روضۂ صفا

محمد ابراہیم خلیل، تکملہ مقالات الشعراء، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ کراچی ١٩٥٨ء
محمد ابراہیم قصوری: خزینۂ معرفت، مطبوعہ شرق پور ١٩٧٦ء
محمد ابن البزار الکردی: المناقب
محمد ابن عابدین شامی دمشقی، علامہ سید: عقود اللآلی فی الاسانید العوالی، مطبع المعارف دمشق طبع اول ١٣٠٢ھ
محمد ابن وضاح القرطبی: البدع والنهی عنها، تحقیق محمد احمد، مطبوعہ دار الصفا، القاہرہ ١٩٩٠ء

محمد ابو زہرہ مصری: ابوحنیفہ،
محمد ابو زہرہ مصری: اصول الفقه، مطبوعہ دار الفکر العربی، بیروت
محمد احسان اللہ مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد اول مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور

محمد احسان عباس: سوانح عمری حصرت مجدد الف ثانی، رام پور ١٩٢٦ء
محمد احسان عباس: سوانح حضرت مجدد الف ثانی سرہندی ہمدرد کامرڈ پریس، دہلی
محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ (قیوم اول) مرتبہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، لاہور ١٩٩٦ء

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطریقۃ النقشبندیہ، لبنان

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطریقة النقشبنديه واعلامها، طبع اول ۱۹۸۷ء مطبع جروس برس، طرابلس، لبنان

محمد احمد قادری: مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء

محمد اختر رضا خاں ازہری، علامہ مفتی: شجرہ طیبہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۵ء

محمد ارشاد خان تاریخ ہزارہ (عہد تُرکاں)، طفیل آرٹ پرنٹر، لاہور ۱۹۷۶ء

محمد اسحٰق بھٹی: فقہائے ہند، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء

محمد اسلام، پروفیسر: سرمایہ عمر، ندوۃ المصنفین، لاہور

محمد اسلم سیہول، مولانا: شان، مصطفیٰ، مطبوعہ آیدیان شیخوپورہ

محمد اسلم پروفیسر: دینِ الٰہی اور اسکا پس منظر، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء

محمد اسلم، پروفیسر: دین الٰہی اور اس کا پس منظر، مطبوعہ ندوۃ المصنفین، سمن آباد، لاہور، ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء

محمد اسلم، پروفیسر: وفیات مشاہیر پاکستان، اسلام آباد ۱۹۹۰ء

محمد اسماعیل روشن: دیوان روشن، مطبوعہ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء

محمد اسماعیل سراجی نقشبندی: مقاماتِ سراجیہ، مکتب سراجیہ مجددیہ، خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۹ء

محمد اسمٰعیل نقشبندی، ڈاکٹر: سیرت نقشبند، مطبوعہ ۱۹۱۷ء

محمد اشرف احمد، نقشبندی: جواہر علویہ، کنول کشکور، گیس پرنٹنگ پریس، لاھور

محمد اشرف عثمانی؛ ارشادات مجدد الف ثانی، مطبوعہ لاھور

محمد اشرف، خواجہ: حل المغلقات فی الرد علی اهل الضلالات

محمد اشرف، صاحبزادہ: سوانح حیات حضرت سید امیر صاحب، صاحبزادہ بک فاؤنڈیشن۔ کوٹھہ، ضلع صوابی ۱۴۱۹ھ

محمد اعظم، خواجہ: تاریخ کشمیر اعظمی، مطبوعہ لاہور، ۱۳۰۳ھ

محمد اقبال احمد باروی صاحبزادہ: شہباز قُدس، مکتب حامدیہ بارویہ، جامع نعمانیہ رضویہ، لیہ ۱۹۸۱ء

محمد اقبال ڈاکٹر: بال جبریل مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۷ھ

محمد اقبال مجددی، پروفیسر: مقامات معصومی جلد اول مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء

محمد اقبال مجددی: حسنات الحرمین (افتتاحِ سخن)، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء

محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، سہ مجلات، مطبوعہ لاھور

محمد اقبال مجددی، پروفیسر: احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۲ء

محمد اقبال مجددی، پروفیسر: مقدمہ ملفوظات شریفہ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء

محمد اقبال مجددی، پروفیسر: مکاتیب مظہر جان جاناں، مطبوعہ لاہور

محمد اقبال، ڈاکٹر: تاریخ تصوف، مرتبہ پروفیسر صابر کلوری، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور ۱۹۸۷ء

محمد اقبال: پاکستانی معیشت میں بلاسود اسکیم کے نفاذ کا جائزہ

محمد اقبال، ڈاکٹر تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (اردو ترجمہ سید نذیر نیازی) مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۸ء

محمد اقبال، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور، ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء

محمد اقبال، ڈاکٹر: تاریخ تصوف، مطبوعہ اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۷۷ء

محمد اقبال، ڈاکٹر: جاوید نامہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۷ء

محمد اقبال، ڈاکٹر: ضرب کلیم، مطبوعہ لاہور ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۴ء

محمد اقبال، ڈاکٹر: کلیات اقبال (اردو) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۱ء

محمد اقبال، ڈاکٹر: کلیات اقبال (فارسی) مطبوعہ اقبال اکادمی، لاہور ۱۹۹۰ء

محمد اقبال، ڈاکٹر، مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق، مطبوعہ لاہور ۱۹۳۶ء

محمد اکبر اعوان: شاہ احمد رضا بزمیچ افغانی، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۶ء

محمد اکبر شاہ دہلوی، سید: مجموعہ فوائد عثمان، طبع ثانی ۱۳۸۳ھ، لائل پور

محمد اکرام شیخ: آب کوثر۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، ۱۹۵۸ء

محمد اکرام شیخ: رُودِ کوثر، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء

محمد اکرام، شیخ: رود کوثر، مطبوعہ بمبئی، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۸ء

محمد اکرام، شیخ: آب کوثر، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۸ء

محمد اکرم خاں: بلاسود بینکاری

محمد امیر شاہ گیلانی: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، جلد اول، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء

محمد امیر شاہ گیلانی: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، جلد دوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء

محمد امین: شرح قصیدة العمری فی مدح الامام ابی حنیفه

محمد امین الکُردی: الاجابت الربانیہ، شائع کردہ نجم الدین محمد امین الکردی م ۱۴۲۶ھ

محمد امین بدخشی شیخ: مناقب الحضرات) (مترجم ڈاکٹر معین نظامی)، خانقاہ فتحیہ، گلہار، کوٹلی ۲۰۰۲ء،

محمد امین بدخشی: مقاماتِ احمدیہ و ملفوظاتِ معصومیہ، مطبوعہ لاہور

محمد امین بدخشی: مناقب الحضرات (قلمی) مکتوب ۱۱۴۰ھ/۱۷۳۱ء برٹش میوزیم، لندن

محمد امین بدخشی، مولانا: المفاضله بین الانسان والکعبه

محمد امین بدخشی، مولانا: مناقب آدمیہ وحضرات احمدیہ (۱۰۷۰ھ)، مخطوطہ مکتوبہ ۱۱۴۰ھ/ ۱۷۲۷ء، برٹش میوزیم، لندن
محمد امین شرقپوری: تذکرہ اولیائے نقشبند، مطبوعہ مقبول اکیڈمی لاہور ۱۳۷۱ھ
محمد امین عاصی، خواجہ: سیرت طالب کنجاہی، کنجاہ گجرات ۱۹۹۱ء
محمد امین، حافظ: تحفۂ احمدیہ لکشمی آرٹ پریس، راولپنڈی ۱۹۲۹ء
محمد انور علی فریدی: تذکرہ آبادانیہ خانقاہ قادریہ ابادانیہ فریدہ، بدایوں ۱۹۹۴ء
محمد انور شاہ، پیرزادہ: انوار حمید: مطبوعہ قصور ۱۹۸۶ء
محمد ایوب قادری، پروفیسر: خواجہ محمد معصوم اور اورنگ زیب عالمگیر کے تعلقات پر ایک نظر
محمد ایوب قادری، پروفیسر: مجموعہ وصایا اربعہ، مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدرآباد
محمد بابر بیگ مطالی، ڈاکٹر: مقالہ ایم فل، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
محمد بابر بیگ مطالی، ڈاکٹر: مکتوبات مجدد الف ثانی، تخریج احادیث (مقالہ ڈاکٹریت) پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۹۹۲ء
محمد باقر بن شرف الدین: کنز الہدایات مطبوعہ۔ لاہور ۲۰۰۲ء
محمد باقی باللہ، خواجہ: مکتوبات شریف، مطبوعہ لاہور
محمد برزنجی، سید: رسالہ ایراد البرزنجی
محمد برزنجی، سید: قدح الزند
محمد بن ابراہیم الکشنی: **مناقب الامام ابی حنیفہ**
محمد بن احمد ابن عقیلہ: الفوائد الجلیلۃ فی مسلسلات ابن عقیلہ، تحقیق ڈاکٹر محمد رضا قھوجی، طبع اول، دار البشائر الاسلامیۃ
بیروت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء
محمد بن چاند: دُرِ نظامی (مترجم حسین علی نظامی) مطبوعہ ۱۹۳۵ء
محمد بن رسول برزنجی: الناشرۃ الناجرہ للفرقۃ الفاجرہ ۱۰۹۳ھ
محمد بن سلیمان البغدادی: الحدیقۃ الندیۃ فی طریقۃ النقشبندیہ، مکتبۃ الحقیقہ استانبول ۱۹۹۲ء
محمد بن عبدالدائم شافعی المعروف بہ ابن بنتِ میلق: قصیدہ ابن بنت میلق
محمد بن عبداللہ الخانی: البہجۃ السنیہ وارغام المریدین۔ استانبول ۱۹۷۹ء،
محمد بن عبداللہ، الخطیب ولی الدین: مشکوٰۃ شریف، عربی، طبع کراچی
محمد بن عبداللہ باجورہ: نشر القلم فی تاریخ مکتبۃ الحرم، طبع اوّل ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء شاہ فہد قومی کتب خانہ، ریاض
محمد بن عمر جاوی، شیخ: شرح البردۃ، مطبوعہ مطبع میریہ مکہ مکرمہ
محمد بن محمود: ملتقی البحار فی شرح المنظومۃ

محمد بن نیشاپوری: مناقب الامام ابی حنیفه

محمد بن یحییٰ ابوبکر الحفار: تاریخ بغداد، جلد ٣

محمد بن یحییٰ ابوبکر الحفار: میزان الاعتدال، جلد ٤

محمد بیک اوزبکی برہانپوری، شیخ: عطیة الوهاب الفاصله بین الخطاء والصواب (قلمی) مصنفہ ١٠٩٤ھ مکتوبہ ١١٩٤ھ/١٧٨٠ء، ایران، پاکستان، اسلام آباد

محمد پارسا، خواجہ: رسالہ قدسیہ، مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد ١٩٧٥ء

محمد پارسا، خواجہ: فصول ستہ

محمد پارسا، خواجہ: رسالہ قدسیہ، قلمی (مخزونہ قاری احسان اللہ۔ کوئٹہ)

محمد تقی عثمانی: تقلید کی شرعی حیثیت، مکتبہ دار العلوم، کراچی ١٤١٣ھ

محمد تونجی حلبی، پروفیسر ڈاکٹر: تراجم اعیان المدینة المنوره فی القرن ١٢ الهجری، طبع اول دار الشروق، جدہ ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء

محمد جلال الدین: سلاسل اربعہ، مطبع براہمن سٹیم پریس لاہور

محمد جلال الدین: سلاسل ستہ، باہتمام صوفی رضا خاں مروت المعروف بہ رضو گل، مطبع براہمن سٹیم پریس لاہور

محمد جلال الدین: خطبات آل انڈیا کانفرنس، مطبوعہ لاہور ١٣٩٨ھ/١٩٧٩ء

محمد جمیل احمد شرقپوری، میاں: مسلک مجدد الف ثانی، مطبوعہ انجمن حزب الرسول دار المبلغین، شرقپور شریف

محمد جمیل بن ابوتراب بدخشی حارثی کشمیری: منتخب العقائد (١٠١٦ھ) قلمی، مملوکہ خلیل الرحمٰن داؤدی، لاہور

محمد حسن جان سرہندی: طریق النجات، مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ ١٤٠٠ھ/١٩٧٩ء

محمد حسن جان مجددی، انساب الانجاب، مطبوعہ۔ لاہور

محمد حسن نقشبندی: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور

محمد حسن، شاہ: تواریخ آئینہ تصوف

محمد حسین مرادآبادی: انوار العارفین (١٢٨٦ھ/١٨٦٩ء) مطبوعہ لکھنؤ ١٢٩٣ھ / ١٨٧٦ء

محمد حسین آزاد، مولوی: دربار اکبری، لاہور ١٩٤٧ء، مکتبہ کلیان لکھنؤ ١٩١٠ء

محمد حسین آسی، پروفیسر: حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت و قیومیت، مطبوعہ مکتبہ شاہ نقش لاثانی، سیالکوٹ ١٩٩٩ء

محمد حسین، مولوی: الطاف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی، مطبوعہ مولوی امام الدین تاجر کتب، لاہور، ١٣١٤ھ/١٨٩٦ء

محمد حلیم: مجدد اعظم، مطبوعہ لاہور، ١٣٨٣ھ/١٩٦٣ء

محمد حمید اللہ، ڈاکٹر: امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی

محمد حنیف رضوی، مولانا: جامع الاحادیث (۱۰ مجلّدات) پور بندر، گجرات، بھارت)
محمد حیات سندھی: رسالہ رد بدعات
محمد حیات: فیوضات حسنیہ (تصحیح تجدید صاحبزادہ احمد حسن حسنی)، مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف (ضلع لیّہ) ۱۹۹۹ء
محمد خلیل المرادی: سلک الدّرر فی اعیان القرن الثانی عشر، (تحقیق اکرم حسن العلمی بیروت)
محمد خلیل مرادی، شیخ: سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، تحقیق اکرم حسن علی، طبع اوّل ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
دار صاد، بیروت

محمد داؤد پسروری، ابوالبیان: سیرت امام ربانی، مطبوعہ امرتسر ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء
محمد درویش لاہور: تحفۃ السالکین، مطبع آفتاب، کوہاٹ ۱۲۹۴ء

محمد دین کلیم قادری: تذکرہ مشائخ قادریہ مطبوعہ لاہور ۲۰۰۱ء

محمد ذوقی، شاہ: ، سر دلبراں، مطبوعہ محفل ذوقیہ، کراچی طبع ثانی ۱۳۸۸ھ

محمد رفیق احمد رزاقی، حاجی: معارف رزاقیہ، دیپالپور، ۱۹۹۵ء
محمد رفیق افضل: گفتار اقبال، ادارۂ تحقیقات پاکستان پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۸٦ء

محمد ریاض صالح: فھرس مخطوطات دارالکتب الظاھریة، قسم التصوف، مطبوعہ مجمع اللغۃ العربیہ، دمشق،
۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
محمد زاہد اٹکی، خواجہ: قصۂ مشائخ (قلمی) ۱۱۴٦ھ کتب خانہ راجہ نور محمد نظامی۔ اٹک

محمد زبیر، ابوالخیر، ڈاکٹر: سندھ کے صوفیائے نقشبند، مطبوعہ رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، حیدرآباد سندھ جلد اول ۱۹۹٦ء، جلد
دوم ۱۹۹۷ء
محمد زبیر، ابوالخیر ڈاکٹر: تجلیات معصوم، مطبوعہ کراچی ۱۹۹٦ء

محمد زبیر، ابوالخیر، ڈاکٹر: بزم جاناں، مطبوعہ حیدرآباد سندھ ۱۹۸۰ء
محمد زبیر، ابوالخیر: امام ربانی اور اتباع رسول، مطبوعہ حیدرآباد سندھ

محمد ساقی مستعد خان، مآثر عالمگیری، مطبوعہ کلکتہ ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء

محمد سرفراز خان صفدر: مقام ابی حنیفہ
محمد سعید احمد مجددی، ابوالبیان: البینات شرح مکتوبات، تنظیم الاسلام پبلی کیشنز۔ گوجرانوالہ۔ پاکستان
محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: امام ربانی مکتوبات کی روشنی میں، مطبوعہ مکتبۂ حامدیہ، لاہور، ۱۹۸۸ء
محمد سعید خواجہ: مکتوبات سعیدیہ، لاہور
محمد سعید رمضان بوطی: ھذا والدی، مطبوعہ دار الفکر، دمشق ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء

محمد سعید، خواجہ: رسالہ فی منع رفع سبابہ

محمد سلیمان ندوی: عرب و ہند کے تعلقات، مطبوعہ الٰہ آباد ۱۹۳۰ء

محمد شعیب تور زہری: مرآۃ الاولیاء (تصحیح تحشیہ ڈاکٹر غلام ناصر مروت)، مرکزِ تحقیقات فارسی ایران، پاکستان، اسلام آباد ۱۴۲۱ء

محمد شفیع تھانوی، مفتی: ختم نبوت، مطبوعہ ادارۃ المعارف، کراچی ۱۹۸۴ء

محمد شفیع نقشبندی: برکات نقشبندیہ، مع انوار شیرامی، چورہ شریف۔ ۱۹۹۷ء

محمد شفیع، ڈاکٹر: صنادید سندھ

محمد شفیع، مفتی: مسئلہ سود

محمد شفیع، صابر: شخصیات سرحد، یونیورسٹی بک ایجنسی، پشاور

محمد شہاب الدین رضوی: علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، مطبوعہ ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، رضا اکیڈمی، بمبئی

محمد صادق قصوری: اکابر تحریک پاکستان حصہ دوم، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۹ء

محمد صادق قصوری: تذکرہ اولیاء علی پور سیداں، مطبوعہ برج کلاں، قصور

محمد صادق قصوری: تذکرہ نقشبندیہ خیریہ، لاہور ۱۹۸۸ء

محمد صادق قصوری: ارمغان مجاہد ملت، برج کلاں قصور ۲۰۰۳ء

محمد صادق قصوری: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۳ء

محمد صادق قصوری: تحریک پاکستان اور علماء کرام، لاہور ۱۹۹۹ء

محمد صادق قصوری: تحریک پاکستان اور مشائخ عظام، لاہور ۱۹۹۶ء

محمد صادق قصوری: مکاتیب مجاہد ملت، لاہور ۱۹۹۵ء

محمد صادق قصوری: مولانا عبدالستار خاں نیازی، حیات، خدمات و تعلیمات، لاہور ۲۰۰۲ء

محمد صادق کابلی، مولانا: حیاتِ باقی (ترجمہ اردو مولانا ابوالحسنات سید محمد دہلوی، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی) لاہور

محمد صادق کابلی، مولانا: خواجہ محمد عبدالباقی کابلی،

محمد صادق کشمیری: کلمات الصادقین مطبوعہ ادارہ نشر المعارف کراچی ۱۹۹۵ء

محمد صالح الزواوی نقشبندی الحمودی، شیخ: **نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات**، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء

محمد صالح کمبوہ: عملِ صالح

محمد صالح کولابی: ہدایت الطالبین، نول کشور، گیس پرنٹنگ پریس، لاہور

محمد صالح گجراتی: رسالہ اشتباہ

محمد صبغۃ اللہ سرہندی، خواجہ: رسالہ رد منکران حضرت مجدد

محمد صدیق مجاہد: تذکرہ شعرائے کنجاہ، کنجاہ (گجرات)، ۱۹۹۶ء

محمد طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر: بلاسود بینکاری

محمد طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر: بلاسود معیشت اور اسلامی بینکاری

محمد ظفر الدین رضوی، علامہ: حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول، مطبوعہ لاہور

محمد عادل شاہ: انوارِ شیراحمی، مطبوعہ ۱۹۱۰ء

محمد عارف ریوگری: عارف نامہ، ۱۹۶۳ء مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

محمد عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: دو قومی نظریہ حضرت مجدّد الف ثانی اور علامہ اقبال کی نظر میں، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

محمد عبد الرسول، صاحبزادہ: مجمع البحار، مطبوعہ قصور

محمد عبد الاحد: مجموعہ حالات و مقامات امام ربانی، مطبوعہ مطبع مجتبائی، لاہور، ۱۹۸۸ء

محمد عبد الباری صدیقی ڈاکٹر: حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے حالات اور اصلاحی کارنامے سندھ یونیورسٹی جامشورو، ۱۹۹۳ء

محمد عبد الحکیم خاں اختر شاہجہان پوری، علامہ: حضرت امام اعظم، حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں، مطبوعہ: مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور ۱۹۸۵ء مرکزی مجلس رضا، لاہور ۱۹۹۶ء

محمد عبد الحکیم خاں اختر شاہجہان پوری، علامہ: سنن ابن ماجہ مترجم، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

محمد عبد الحکیم خاں اختر شاہجہان پوری، علامہ: سنن ابی داؤد مترجم، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۳ء

محمد عبد الحکیم خاں اختر شاہجہان پوری، علامہ: صحیح بخاری مترجم، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

محمد عبد الحکیم خاں اختر شاہجہان پوری، علامہ: تجلیاتِ امام ربانی، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور، ۱۹۷۸ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

محمد عبد الستار طاہر: تخصصات مسعود ملت، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

محمد عبد الستار طاہر: تذکار مسعود ملت، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

محمد عبد الستار طاہر: محسن اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء

محمد عبد الستار طاہر: مسعود ملت اور رضویات، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء

محمد عبد الستار طاہر: منزل بہ منزل، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء

محمد عبد اللہ قریشی: اقبال بنام شاد، مطبوعہ بزم اقبال، لاہور، ۱۹۸۶ء

محمد عبیداللہ: مکتوبات معصومیہ، جلد سوم (مترجم سید زوار حسین) ادارہ مجددیہ ناظم آباد، کراچی ۱۴۰۶ء

محمد عبیداللہ، خواجہ: حسنات الحرمین، مرتبہ: پروفیسر محمد اقبال مجددی، موسیٰ زئی، سرحد

محمد عبیداللہ اسعدی، مولانا: الربا

محمد علاء الدین الحصنی الحصکفی: در مختار فی شرح تنویر الابصار

محمد علی صدیقی: امام اعظم اور علم حدیث، سیالکوٹ ۱۹۶۶ء

محمد علی مغربی: اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للهجرة، طبع دوم ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، مطابع دار البلاد جدہ

محمد علی نقشبندی، اصلاحات نقشبندیہ

محمد علیم الدین نقشبندی، مفتی: خانقاہ محمدی کا علمی ماحول، مطبوعہ جہلم

محمد علی، چوہدری: ظہور پاکستان، لاہور

محمد عمر چکنی: ظواہر السرائر، (قلمی) ۱۱۱۹ھ کتب خانہ راجہ نور محمد نظامی، اٹک

محمد عمر زمخشری: شقائق النعمان فی مناقب النعمان

محمد عیسیٰ گورمانی: چشمہ حیات، دار العلوم محمدیہ لنگی جنوبی، تونسہ شریف ۱۳۹۸ء

محمد غوثی: اذکار ابرار، ترجمہ گلزار ابرار ۱۰۲۲ھ، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ ترجمہ: فضل احمد جیوری، مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ۱۳۹۵ھ

محمد غوث، قادری: اسرار الطریقہ (قلمی) کتب خانہ سید امیر شاہ، پشاور

محمد فرخ بن خواجہ محمد سعید سرہندی: کشف الغطاء عن اذهان الاغبياء (قلمی) ۱۲۴۹ھ

محمد فرخ، شیخ: رسالہ فی نفی رفع سبابہ

محمد فرمان ایم۔اے، پروفیسر: انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی، مطبوعہ اسلام آباد

محمد فرمان، پروفیسر: حیات مجدد، مجلس ترقی ادب، لاہور

محمد فضل الرحمٰن: تجارتی سود

محمد فضل اللہ: عمدۃ المقامات، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۵ھ/۱۹۴۹ء

محمد فیض احمد اویسی، علامہ: حضرت مجدد الف ثانی کی شان قومیت، مطبوعہ سیالکوٹ

محمد فیض احمد اویسی، علامہ: حضور امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانی، مطبوعہ سیالکوٹ

محمد قاسم، ہندوشاہ: تاریخ فرشتہ (اردو ترجمہ از عبدالحیٔ خواجہ ایم اے)، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء

محمد قزوینی: تعلیقہ ''شد الازار'' مؤلفہ جنید شیرازی

محمد قطب و خلیل الرحمان: احوال العارفین ۱۳۱۷ء مطبوعہ حیدر آباد دکن

محمد کاظم: عالمگیر نامہ، جلد اول مطبوعہ کلکتہ (انڈیا)

محمد کرم شاہ، پیر: ضیاء النبی، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۱۴۱۸ھ
محمد مبارک، شیخ: المقامات العشر لطلبة العصر
محمد مبارک، شیخ: المقامة اللغزية و المقالة الادبية
محمد مبارک، شیخ: بهجة الرائح و الغاوی فی احاسن محاسن الوادی
محمد مبارک، شیخ: غريب الانباء فی مناظرة الارض و السماء، مطبوعه دمشق ۱۳۰۲ھ
محمد مبارک، شیخ: غناالهزار فی محاورة الليل و النهار
محمد مبارک، شیخ: لوعة الضمائر فی رثاء عبدالقادر
محمد مبارک، شیخ: معارج الارتقاء الى سماء الانشاء
محمد مبارک، شیخ: مقامة فی المفاخرة بين الغربة و الاقامة
محمد مراد دمشقی، علامہ شیخ: سلک الدرر فی وفيات اهل القرن الثانی عشر
محمد مراد قازانی، شیخ: احوال الامام الربانی (مصنفہ ۱۳۰۹ھ)، ترمیم و اضافات از مصنف ۱۳۱۴ھ
محمد مراد قازانی، شیخ: الدرر المکنونات النفیسه جلد اوّل ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء، جلد دوم سوم ۱۳۱۷ھ مکہ مکرمہ
محمد مراد کاشمیری: رسالہ رد منکران حضرت مجدد
محمد مراد منزلوی قازانی، شیخ: نفائس السانحات فی تذييل الباقيات الصالحات
محمد مراد منزلوی قازانی، شیخ: تاریخ روس
محمد مراد منزلوی قازانی، شیخ: تاریخ قازان و بلغار
محمد مراد منزلوی قازانی، شیخ: رشحات عين الحياة، مطبوعہ میریہ مکہ مکرمہ، ۱۳۰۷ھ
محمد مراد منزلوی قازانی، شیخ: مشایعۃ حزب الرحمٰن
محمد مراد منزلوی: ترجمہ عربی مکتوبات شریف، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۳۱۶ھ
محمد مراد منزلوی: الدر المکنونات النفیسہ (ترجمہ عربی۔ مکتوبات امام ربانی) سہ مجلدات مطبوعہ مکہ معظمہ
محمد مراد منزلوی: المکتوبات الربانیہ (مجلدات) (مرتبہ: مصطفیٰ حسنین عبدالہادی) مطبوعہ بیروت ۲۰۰۴ء
محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی، سید: تاج العروس، مطبوعہ دار الھدایہ للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۹۸۷ء
محمد مرید محی الدین حنفی قادری غفوری نوشہرو پشاوری: تحفة الاخيار فی بيان الصلوٰة على السكون و الوقار، مطبع مجددی و مرتضوی بخش ۱۳۱۲ھ
محمد مسرور احمد، ابو السرور: راہِ ہدایت، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ، کراچی
محمد مسرور احمد، ابو السرور: یادگار مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی

محمد مسرور احمد، ابوالسرور: مسعود ملت کے آثار علمیہ، مطبوعہ کراچی

محمد مسرور احمد، بوالسرور: امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ، مطبوعہ کراچی

محمد مسعود احمد ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، سیالکوٹ۔ ۱۹۸۰ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: مجدد ہزارۂ روم، ادارہ مسعودیہ، کراچی ۱۹۹۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: امام احمد رضا اور عالم اسلام، مطبوعہ کراچی

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ سیالکوٹ ۱۹۸۰ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی کے ڈاکٹر محمد اقبال پر اثرات (انگریزی)، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۶

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حیات و افکار و خدمات، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ، کراچی ۱۹۹۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: روح اسلام، مطبوعہ ادارۂ مسعودیہ کراچی ۱۹۹۶ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، ۱۹۷۶ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: صراط مستقیم، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ، کراچی ۱۹۹۶ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: گویا دبستان کھل گیا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: مجدد ہزارۂ دوم، مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: محدث بریلوی، مطبوعہ کراچی، لاہور ۱۹۹۳ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: نئی نئی باتیں، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ، کراچی، ۱۹۹۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: فاضل بریلوی اور ترک موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تحریک آزادی اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: مقدمہ تجلیات امام ربانی (مصنفہ عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری) مطبوعہ ادارہ مظہر اسلام، لاہور ۲۰۰۱ء

محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: سیرتِ مجدد الف ثانی مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

محمد مسعود ڈاکٹر: محدث بریلوی، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: مکاتیب مظہری، کراچی ۱۹۶۹ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: خوب و ناخوب، مطبوعہ کراچی ۱۹ء

محمد مطیع الرحمٰن قریشی حکیم: روشن دل، لاہور ۱۹۹۵ء

محمد مظہر اللہ شاہ، مفتی: تحدیث نعمت، مطبوعہ ادارہ مظہر اسلام، لاہور ۱۹ء

محمد مظہر علی رضوی: حضرت امام ربانی کے سیاسی مکتوبات، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۳ء

محمد مظہر مجددی دہلوی، شاہ: الدرر المنظم

محمد مظہر مجددی دہلوی، شاہ: مقامات احمدیہ و مقامات سعیدیہ، مطبوعہ در اکمل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ

محمد معروف بہ ابن البز از الکردی: المناقب

محمد معصوم، خواجہ: مکتوبات معصومیہ (سہ مجلات) (ترجمہ: سید زوار حسین شاہ) مطبوعہ کراچی

محمد معصوم، خواجہ: مکتوبات معصومیہ، (قلمی) جلد دوم، مطبوعہ ۱۱۱۰ء مخزونہ کتب خانہ، پروفیسر نثار احمد جان سرہندی، میر پور خاص

محمد معصوم: حضرت مجدد فقہ کے اُفق پر، کوٹلی، آزاد کشمیر

محمد معصوم، خواجہ: تذکار نبویہ (ترجمہ مولانا نور الحسن تنویر چشتی) مکتوبہ انوار مدینہ، سیالکوٹ

محمد معصوم، خواجہ: مکتوباتِ معصومی، ترجمہ اردو مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

محمد معصوم، خواجہ: مکتوباتِ خواجہ محمد معصوم، سرہندی: مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (۳ مجلدات) مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء

محمد معین ٹھٹھوی، مخدوم: **بهجة النظار فى براأة الابرار**

محمد مفید: جامع مفیدی، مطبع ایرج افشار، ایران ۱۳۴۰ھ

محمد مکرم احمد مفتی: فتاوٰی رضویہ اور فتاوٰی رشیدیہ کا تقابلی جائزہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء

محمد منظور نعمانی: تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی

محمد منظور نعمانی، مولانا: تذکرہ مجدد الف ثانی، مطبوعہ لکھنو ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۹ء

محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر: خفتگان خاک گجرات، گجرات ۱۹۹۶ء

محمد مہدی بن احمد بن علی یوسف الفاسی، علامہ: مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات، المکتبۃ النوریۃ الرضویہ، لائلپور

محمد میاں: علمائے ہند کی شاندار ماضی، حصہ اوّل مطبوعہ مراد آباد ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء

محمد ناصر الدین البانی: صفة صلاة النبى، مکتبہ المعارف، ریاض، ۱۹۹۱ء

محمد نجات اللہ صدیقی، ڈاکٹر: غیر سودی بینکاری

محمد نذیر رانجھا: تاریخ و تذکرۂ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، جمعیت پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۴ء

محمد نذیر رانجھا: تاریخ و تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف، مطبوعہ ۲۰۰۵ء لاہور

محمد نعیم اللہ خیالی: معارف مکتوبات امام ربانی، شاہ ابو الخیر اکیڈمی، دہلی ۲۰۰۲ء

محمد نقشبند، حجۃ اللہ: وسیلۃ القول الی اللہ والرسول، مطبوعہ ۱۹۶۳ء

محمد نواز خالد، پروفیسر: صوبہ سرحد۔ لسانی و ثقافتی کانفرنس (مقالات)، پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی، پشاور ۱۹۸۶ء

محمد نور بخش توکلی: تذکرۂ، مشائخ نقشبندیہ، نوری بک ڈپو، لاہور ۱۹۷۶ء

محمد وجیہ الدین نقشبندی: شرحِ مکتوباتِ امام ربانی (انگریزی)، مطبوعہ لاہور

محمد ہاشم کشمی، خواجہ: نسمات القدس (مترجم سید محبوب حسن واسطی) مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ ۱۴۱۰ھ

محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات (قلمی) ۱۲۸۹ھ، مخزونہ کتب خانہ شاہ ابوالخیر، دہلی

محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات (مترجم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں و ڈاکٹر ابو الفتح صغیر الدین) مکتبۂ نعمانیہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ء/ ۱۹۸۶ء

محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور ۱۳۰۷ھ ۱۸۸۹ء

محمد ہاشم کشمی، خواجہ: مکتوبات شریفہ، مخطوطہ مخزونہ کتب خانہ پیر محمد عبداللہ جان مجددی، پشاور

محمد ہاشم مجددی: بیاض قلمی محررہ ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء کراچی

محمد ہدایت علی جے پوری: انتخابات مکتوبات امام ربانی المعروف دُرِّ لاثانی مرتبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مطبوعہ: حیدرآباد سندھ ۱۹۶۱ء

محمد ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر: حضرت مجدد کی تفسیری وفقہی خدمات (مقالہ ڈاکٹریٹ) ۲۰۰۶ء بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

محمد یحییٰ، خواجہ: رسالہ دررد معترضین حضرت مجدد

محمد یحییٰ، شاہ: اثبات رفع سبابہ

محمد یحییٰ، التادنی: قلائد الجواہر، اردو ترجمہ مولانا زبیر افضل عثمانی، کراچی ۱۹۷۸ء

محمد یوسف مجددی: جواہر نقشبندیہ، مطبوعہ فیصل آباد

محمد یوسف بنوری: معارف السنن، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی، ۱۳۹۸ھ

محمد یوسف مجددی: جواہر مجددیہ، مکتبہ انوار مجددیہ، فیصل آباد ۱۹۹۰ء

محمد حبیب حیلہ، پروفیسر ڈاکٹر: فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة طبع اول مکتبہ شاہ فہد، ریاض ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

محمد حبیب حیلہ، پروفیسر ڈاکٹر: التاريخ والمؤرخون بمكة من القرن الثالث الهجری الی القرن الثالث عشر، طبع اول الفرقان اسلامک ہیریٹج فاؤنڈیشن، لندن وجدہ ۱۹۹۴ء

محمد ہادی، شیخ: رسالہ ردمخالفین حضرت مجدد

محمد ہاشم خافی خاں: منتخب اللباب (ترجمۂ اردو) مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء

محمد ہاشم کشمی، خواجہ: برکات الاحمدیہ الباقیہ

محمد ہاشم کشمی، خواجہ: نسمات القدس من حدائق الانس (قلمی) ۱۰۳۱ھ/ ۱۶۲۲ء

محمد ہاشم کشمی، شیخ: زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۸۹ء مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ (اردو ترجمہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں)

محمود احمد رضوی سید: سید ابوالبرکات، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

محمود احمد غازی، ڈاکٹر: احمد بن عبدالاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت (مترجم پروفیسر عبدالرسول)

محمود احمد غازی، ڈاکٹر: اسلام میں رباء کی حرمت اور بلاسود سرمایہ کاری

محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علماء اہل سنت (بھارت) مطبوعہ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد، ۱۹۹۲ء

محمود احمد قادری، مولانا: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۹۶ء

محمود احمد، شیخ: اسلام کا نظریہ سود اور بینکاری

محمود احمد، شیخ: سود کی متبادل اساس

محمود بن صبغۃ اللہ مدراسی: السلک المعظم علی الدرر المنظم، مطبوعہ مدراس، ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۹ء

محمود نظامی: ملفوظات، مطبوعہ لاہور

محی الدین ابن العربی: فصوص الحکم (ترجمہ حافظ برکت اللہ)

مستغفری، امام: دلائل النبوۃ

مستقیم زادہ: مناقب الامام ابی حنیفہ

مسلم بن حجاج نیشاپوری: الصحیح ومع شرح الکامل للنووی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۹۵۶ء

مشتاق احمد: مسئلہ سود

مصطفیٰ حسنین عبد الہادی: المکتوبات الربانیہ (سہ مجلدات) بیروت ۱۴۲۴ء

مصطفیٰ رضا خاں: مقتل کذب وکید، مطبوعہ ۱۳۳۲ھ

مظفر حسین ملاٹھوی: بلاسود بینکاری

مظہر الدین فاروقی: مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ، مطبوعہ دہلی، ۱۲۶۴ء/ ۱۸۴۷ء

مظہر جانِ جاناں: دیوان (خریطۂ جواہر) مطبوعہ ۱۹۸۸ء

معتمد خاں بخشی: اقبال نامہ جہانگیری، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۳ء

معدن المعانی

معراج الدین مسعودی؛ تاجدار سرہند، مطبوعہ کراچی

معز اللہ خاں، بہمن: مجمع الاسرار (قلمی)، کتب خانہ گنج بخش، اسلام آباد

معشوق یار جنگ بہادر، نوا: مقامات محمود، مطبوعہ لاہور ۱۹۲۴ء

معصوم علی شاہ: طرائق الحقائق

معظم شاہ پیر: تواریخ حافظ رحمت خانی، پشاور ۱۹۷۰ء

معین الحق، سید: معاشرتی وعلمی تاریخ، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۵ء

معین الدین اجمیری: معین المنطق، مطبوعہ مشہور پریس کراچی ۱۹۶۷ء

معین الدین ندوی، شاہ: تابعین
مکتوبات شیخ عبدالقدوس گنگوہی،
ملا مراد: مکاتیب طیبہ (عربی)
ملفوظات اکابرِ نقشبندیہ، مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مطبوعہ ۱۹۵۹ء
مناوی، امام: فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد ۶
مناجات، مطبع مصطفائی، دہلی، ۱۳۰۷ھ
مناظر احسن گیلانی: مقالات احسانی، مطبوعہ کراچی
مناقب پیر زین الدین (منثور و منظوم قلمی)، کتب خانہ راجہ نور محمد نظامی، بھوئی گاڑ، ضلع اٹک
مندزی، امام: الترغیب والترہیب، جلد اول
موفق بن احمد مکی، علامہ: مناقب الامام الاعظم، جلد دوم
مہر علی نواز پوری: رسالہ فی بشارہ لاھل الاشارہ
مہیند خت معتمدی، دکتور: مولانا شیخ خالد نقشبندی (مترجم شیخ محمد یونس باڑی مظہری)، مطبوعہ کراچی
مہیند خت معتمدی، دکتور: مولانا خالد نقشبندی و پیروان طریقت او، مطبوعہ تہران ۱۳۴۸ھ
میجر میکانگی وغیرہ: گزیٹیر ز آف بلوچستان، کوئٹہ ۱۹۰۴ء
مینوکی نکولس: فسانہ سلطنت مغلیہ، ترجم سید مظفر علی، مطبوعہ آگرہ
مینوکی: فسانہ سلطنت مغلیہ، آگرہ ۱۹۲۰ء
مُرور الصدور، شیخ غلام علی اینڈ سنز ۱۹۹۱ء

ن

ناصر الدین عیسیٰ کرمانی: سمط العلی للحضرة العلیاء، مطبوعہ عباس اقبال، تہران، ۱۳۲۸ھ
ناصر الدین قادری، ڈاکٹر صاحبزادہ: سندھ کے اکابرین قادریہ کی علمی و دینی خدمات (مقالۂ ڈاکٹریٹ) مطبوعہ قادری پبلی کیشنز، سولجر بازار، کراچی
ناطق کلانوری: لمعات کمالات قادریہ، لالہ موسیٰ گجرات ۱۹۸۷ء
نثار الحق نقشبندی، صوفی: ایک انمول ہیرا، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۴ء
نجم الدین رازی: مرصاد العباد
نجم الدین سرمانی: مناقب المحبوبین، ۱۳۱۲ء مطبع دینِ محمدی، لاہور
نذیر احمد حافظ: حضراتِ کرام نقشبندیہ، خانقاہ سراجیہ، کندیاں میانوالی ۱۴۱۸ء

نذیر نیازی، سید: مکتوبات اقبال، مطبوعہ اقبال اکیڈمی، کراچی ۱۹۷۵ء

نذیر احمد ڈار، ڈاکٹر: شاہ ہمدان

نزار اباظہ: تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الھجری، طبع اوّل دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء

نزار اباظہ: اتمام الاعلام، طبع اوّل، (دار صادر) بیروت، ۱۹۹۹ء

نزد صابری: نوادراتِ علمیہ، مجلسِ نوادراتِ علمیہ، اٹک ۱۹۶۳ء

نسائی، امام: سُنن نسائی

نسیم احمد فریدی امروہوی: تجلیات امام ربانی (ترجمہ و تلخیص مکتوبات) مطبوعہ مکتبہ سراجیہ، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ڈیرہ اسمٰعیل خان، کتب خانہ الفرقان لکھنؤ ۱۹۷۸ء

نسیم احمد فریدی امروہوی، مولانا: تلخیص و ترجمہ مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندی، کتب خانہ الفرقان دہلی ۱۹۶۰ء

نسیم احمد فریدی امروہوی، مولانا: خواجہ باقی باللہ، مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۷۸ء

نسیم احمد فرید: تجلّیاتِ ربانی، موسیٰ زئی شریف

نصر اللہ ہوتکی، علامہ: شرح مکتوبات قدسی آیات، مطبوعہ کراچی

نظام الدین احمد: طبقات اکبری، لکھنؤ ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء

نظام الدین اولیاء، خواجہ: فوائد الفواد

نظام الدین بلخی، سید: تحفۃ المرشد، مطبع فیضِ عام، لاہور ۱۸۸۶ء

نظام الدین شکارپوری: ردشبہات پلید نابکار

نظام الدین مجددی توکلی: احوال حضرت مجدد الف ثانی، مطبوعہ لاہور

نظامی بدایونی: قاموس المشاہیر، جلد اول، مطبوعہ دہلی ۱۹۲۴ء

نظر علی خان تالپور، میر: مرغوب الاحباب، ۱۲۷۳ھ

نعیم احمد، ڈاکٹر: اقبال کا تصور بقائے دوام، مطبوعہ اقبال اکیڈمی' لاہور ۱۹۸۹ء

نووی، امام: اذکار نووی

نور احمد مقبول: خزینہ کرم، لاہور ۱۹۷۸ء

نور محمد نظامی، راجہ تذکرہ علماء و مشائخ ضلع اٹک، بھوئی گاڑ۔ اٹک (قلمی)

نور احمد، مولانا: مکتوبات شریف (محشی)، مطبوعہ نور کمپنی، انارکلی، لاہور ۱۹۶۴ء

نور الحسن تنویر چشتی، مولانا: ذکر الٰہی مکتوبات کی روشنی میں، مطبوعہ سیالکوٹ

نورالحسن خاں، نواب: حب رسول (تقریر حسن میاں بن حکیم شاہ محمد سلیمان قادری) مع سلاسل اولیاء، مطبع انوار محمدی لکھنؤ
نورالحق، شیخ: ترجمہ صحیح بخاری

نورالحق، شیخ: زبدۃ التواریخ

نورالدین جہانگیر: تزکِ جہانگیری، (مترجم اعجازالحق قدوسی) مجلسِ ترقی ادب۔ لاہور ۱۹۶۸ء

نورالدین جہانگیر، بادشاہ: تزک جہانگیری، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۰ء، علی گڑھ ۱۸۶۴ء

نوربخش توکلی، علامہ: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

نوربخش توکلی، علامہ: **الاقوال الصحیحه فی جواب الجرح علیٰ ابی حنیفه**، مطبوعہ لاہور، ۱۳۴۳ھ

و

واقعاتِ مشتاق

وحیدالزماں، کیرانوی: القاموس الفرید (صابری دارالکتب، لاہور) ۱۹۸۲ء
وکیل احمد سکندرپوری: انوار احمدیہ

وکیل احمد سکندرپوری: ھدیہ مجددیہ، مطبوعہ دہلی ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء

وکیل احمد سکندرپوری، مولوی: **الکلام المنجی بردایرادات البرزنجی**، مطبوعہ دہلی، ۱۳۱۲ھ

ولی الدین تبریزی: **مشکوٰۃ المصابیح**
ولی اللہ محدث دہلوی شاہ: کشف الغین فی شرح الرباعیتین، مطبع مجتبائی، دہلی ۱۳۱۰ھ

ولی اللہ محدث دہلوی: کلمات الطیبات

وھبۃ الزحیلی، ڈاکٹر: **اصول الفقه الاسلامی**، مطبوعہ داراحسان، ایران، ۱۹۹۷ء

ھ

ہارٹ ورگ، ڈاکٹر: نئی تحقیقات درقرآن

ہاشم علی خاں (خافی خاں نظام الملک): منتخب اللباب (مترجم اردو: نوراحمد فاروقی) نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۶۳ء
ہاشمی فریدآبادی: تاریخ مسلمانان پاکستان وہند، جلد اوّل، مطبوعہ کراچی
ہدایت علی نقشبندی مجددی، شاہ: درّلاثانی، اردو تلخیص وترجمہ مکتوباتِ امام ربانی مطبوعہ اعلیٰ کتاب خانہ، کراچی، ۱۹۶۱ء
ہری رام گپتا: مغل ہسٹری آف دی پنجاب، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۷۶ء

ہوتچند گربخشانی، ڈاکٹر: اولیائے لواری شریف، مطبوعہ حیدرآباد سندھ ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء
ہیثمی، علامہ: مجمع الزوائد۔ جلد ۱۰

ی

یار محمد جدید بدخشی: مکتوبات امام ربانی، جلد اول (مترجم قاضی عالم الدین) مکتبہ مدینہ، لاہور

یحیی الدین علی مجیب: الذیل علی طبقات الفقهاء الشافعیة، مطبوعہ دار البشائر اسلامیہ، بیروت، ۱۹۹۲ء

یحیٰ بن شرف نووی: روضة الطالبين عمدة المفتين، مطبوعہ المکتبۃ التجارۃ، مکۃ المکرّمہ

یعقوب چرخی، خواجہ: رسالہ ابدالیہ، اسلام آباد ۱۳۹۸ھ

یوسف بن اسمٰعیل نبہانی شیخ: جامع کرامات اولیاء اردو ترجمہ: پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی طبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۹۹ء

یوسف سلیم چشتی، پروفیسر: اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش، مطبوعہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ۱۹۸۳ء

یوسف سلیم چشتی، پروفیسر: شرح ارمغان حجاز، مطبوعہ عشرت پبلشنگ ہاؤس، لاہور

یوسف سلیم چشتی، پروفیسر: شرح اسرار خودی، مطبوعہ عشرت پبلشنگ ہاؤس، لاہور

یوسف سلیم چشتی، پروفیسر: شرح بال جبریل، مطبوعہ عشرت پبلشنگ ہاؤس، لاہور

یوسف ہاشم رفاعی، سید: ادلة اهل السنة والجماعة، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

یونس بن ابراہیم سامرائی: تاریخ علماء بغداد فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اوّل وزارت اوقاف بغداد، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

ولقد علموا لمن اشتراه ماله

رسائل:

آستانہ، کراچی، شمارہ نومبر ۱۹۹۷ء
افسانہ، (ماہنامہ) کراچی
البعث ڈائجسٹ (لاہور)، شمارہ جون ۱۹۹۹ء
البلاد، (جدہ)
الحقیقہ (شکر گڑھ)، شمارہ فروری ۲۰۰۱ء
الحقیقہ، (ماہنامہ) شکر گڑھ، شمارہ جولائی ۲۰۰۲ء
الحقیقہ، (ماہنامہ) شکر گڑھ، شمارہ جون ۲۰۰۱ء
الحقیقہ، (ماہنامہ) شکر گڑھ، شمارہ جولائی ۲۰۰۱ء
الخیر (پشاور) شمارہ نومبر ۱۹۸۳ء
الدراسات الاسلامیہ، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد شمارہ نمبر ۳، جلد ۳۷
الفرقان رسالہ (لکھنؤ)، مجدد الف ثانی نمبر، دوسرا ایڈیشن
الفرقان (ماہنامہ) لکھنو شمارہ ۱۹۴۰ء "تجدید و احیاء نمبر"
القول السدید (لاہور) شمارہ جون ۲۰۰۲ء
المصقود، (کراچی)، شمارہ فروری ۲۰۰۴ء
المظہر (کراچی) شمارہ اپریل مئی ۲۰۰۵ء ادارۂ مسعودیہ
انوار لاثانی (ماہنامہ)، شمارہ جولائی ۱۹۹۴ء
انوار لاثانی (علی پور سیداں، لاہور) شمارہ فروری ۲۰۰۴ء
آوازِ نقشبند (پندرہ روزہ) (شیخوپورہ) شمارہ جولائی ۲۰۰۵ء شیخوپورہ
تحقیق (سندھ یونیورسٹی)، جام شورو
جہان رضا (ماہنامہ) لاہور، فروری ۲۰۰۴ء
دعوت تنظیم الاسلام (ماہنامہ) (گوجرانوالہ) نومبر ۲۰۰۴ء

دعوتِ تنظیم الاسلام (گوجرانوالہ) شمارہ فروری ۲۰۰۴ء
دعوتِ تنظیم الاسلام (ماہنامہ) (گوجرانوالہ) جون ۲۰۰۴ء
رکن الاسلام (ماہنامہ) حیدر آباد (سندھ) جون ۲۰۰۵ء
روزنامہ جنگ مڈویک (کراچی) ۱۷/اپریل ۲۰۰۲ء
روزنامہ جنگ، (کراچی) ۲۷/فروری ۲۰۰۵ء
روزنامہ جنگ، (کوئٹہ) ۲۱ جولائی ۲۰۰۱ء
سلسبیل (ماہنامہ)، لاہور ''تذکرۃ الاولیاء جدید نمبر'' شمارہ جنوری/فروری ۱۹۷۳ء
سلسبیل (ماہنامہ)، لاہور، شمارہ مئی ۱۹۹۸ء
سہ ماہی فکر و نظر، اسلام آباد شمارہ اپریل جون ۲۰۰۴ء
سیدھا راستہ، ماہنامہ، (لاہور)
شیر ربانی ڈائجسٹ سہ ماہی (لاہور)، شمارہ جون ۲۰۰۴ء
ضیائے حرم (ماہنامہ)، لاہور، شمارہ جولائی ۲۰۰۲ء
ضیائے حرم (ماہنامہ)، لاہور، شمارہ ستمبر ۲۰۰۲ء
عرفات (لاہور) شمارہ اکتوبر ۲۰۰۴ء
فکر و نظر (ماہنامہ)، اسلام آباد، شمارہ مارچ ۱۹۸۰ء
فکر و نظر (ماہنامہ)، کراچی، شمارہ ستمبر ۱۹۶۵ء
فیضان سدرہ (ماہنامہ)، لاہور شمارہ اگست ۲۰۰۴ء
فیض، (شیر گڑھ)، شمارہ اکتوبر ۱۹۹۵ء
قومی ڈائجسٹ (ماہنامہ)، لاہور شمارہ اگست ۱۹۸۳ء
کنز الایمان (ماہنامہ) لاہور شمارہ نومبر ۲۰۰۴ء
مجلّہ ''مہک'' گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء (سالنامہ)
معارف رضا (ماہنامہ) شمارہ فروری ۲۰۰۵ء کراچی

معارف (ماہنامہ) اعظم گڑھ، مطبوعہ مئی ١٩٦٦ء

نوائے اساتذہ (ماہنامہ)، لاہور شمارہ دسمبر ٢٠٠٤ء

نوائے اسلام جامع نقشبندیہ رضویہ پاک پٹن شریف

نوائے اسلام (پاکپٹن شریف)

نوراسلام (شرقپور شریف) شمارہ مارچ ١٩٩٣ء

نوراسلام (شرقپور شریف) اولیائے نقشبند نمبر جلد دوم، مارچ، اپریل ١٩٧٩ء

نورالفرقان (لاہور) شمارہ جنوری ٢٠٠٤ء

نوراسلام، (ماہنامہ) شرقپور شریف، حضرت مجدد الف ثانی نمبر، جلد اوّل، دوم، جلد سوم، شمارہ جنوری ١٩٨٨ء

نورِاسلام (شرقپوری شریف) شمارہ مارچ ١٩٣٣ء

نورِاسلام، (شرقپوری شریف) (خصوصی نمبر)

☆……☆……☆

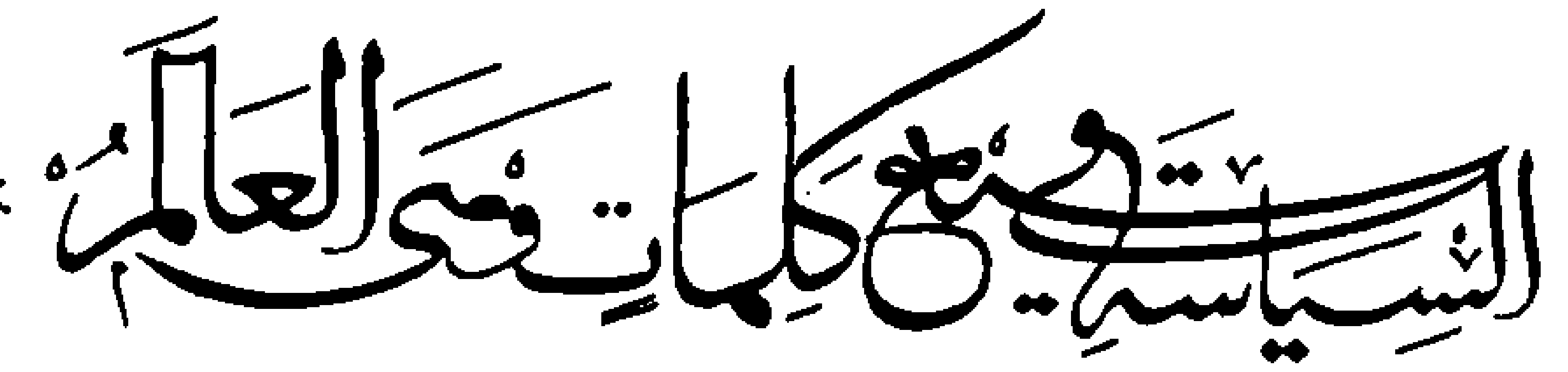

English Books

☆☆

Abbot, Freeland. *"The Decline of the Mughal Empire and Shah Walliullah."* The Muslim World, Vol. 52/2 (January 1962), pp.115-123.

Abd al-Karim Mudarris. *Diwan-i-Mawlavi.* Bekhda: Chapkhana-yi al-Najah, 1961.

Adamec, Ludwic W. *Historical & Political Who's Who of Afghanistan.* Graz: Akademische Druck und Verlaganstalt, 1975.

________. *Yad-i-Mardan* Vol. 1. Baghdad: Kurdish Academy, 1984.

Ahmad, Aziz. *Studies in Islamic Culture.* Oxford: Clarendon Press, 1964.

Ahmad, Jamil. *Hundred Great Muslims.* Lahore: Ferozsons, 1971.

Ahmad, Zubaid. *The Contribution of India to Arabic Literature.* Jullundur : Maktaba-yi Din wa Danish, 1945.

Algar, Hamid. *"The Naqshbandi Order: A Preliminary Survey of Its History & Significance.'* Studia Islamica 44 (1970), pp. 123-152.

Ali, Anwar. *The Real Achievement of Human Life.* Karachi: Syed Publications, 1979.

Allana, G. *Our Freedom Fighters.* Karachi: Paradise Subscription Agency, 1969.

Annandale, Charles. *Concise Dictionary of the English Language.* Oxford: Oxford University Press, 1914.

Arnold, T.W. *"Missions (Muhammadan)."* in Hastings, James, et. al., Encyclopedia of Religions and Ethics. 13 vols. New York: C. Scribner's Sons, 1925-1935. Volume 8.

. *"Saints and Martyrs."* in Hastings, James, et. al., Encyclopedia of Religions and Ethics. 13 vols. New York: C. Scribner's Sons, 1925-1935.

________. *The Preaching of Islam.* Lahore: Shirkat-i Qalam, 1956.

Babajanov, Bakhtiyor, M.. *"On the History of Naqshbandiyya- Mujaddidiyya in Central ma wara' an-nahr in the late 18th & early 19th centuries."* In Muslim Culture in Russia and Central Asia from the 18th to the Early 20th Centuries. Edited by Michael Kemper, Anke von Kügelgen, and Dmitruy Yermankov. Berlin: Klaus Schwarz Verlag, 1996, pp. 385-413.

Bailey, Graham. *Studies in North Indian Languages.* London: Lund, Humphries, and Co..

1938.

Bailey John. *Professional Musicians of the City of Herat.* Cambridge: Cambridge University Press, 1989.

Barzani, Mas'ud. *Al-Barzani wa'l-Haraka al-Taharruriyya al-Kurdiyya 1945-1958 (Barzani & the Kurdish Liberation Movement 1945-1958).* Kuwait: Thaqafa al-Kurdiyya, 1997.

Behn, H. *Index Islamicus (1665-1905).* Leiden: E.J. Brill, 1989.

Bosworth, C.E., Bearman, P.J., et. al. eds. *The Encyclopaedia of Islam.* 12 volumes. Leiden: E.J. Brill, 1997.

Bottcher, Anabelle. *"Transmission of Islamic Knowledge in Syria."* In Donna Bowen. Everyday Life in the Muslim Middle East. Bloomington: Indiana University Press, 1994.

——. *"Official Sunni and Shia Islam."* European University Working Paper, 2002.

———. *Syrische Religionspolitik unter Asad.* Freiburg: Arnold Bergstrasser Institut, 1998.

Briggs J. *History of the Rise of Mohammadan [sic] Power in India.* Calcutta: Susil Gupta Ltd.,1958.

Brockelmann, C. *Geschichte der arabischen Literature.* 2 vols. Leiden: E.J. Brill, 1942.

Brown, John P. *The Dervishes or Oriental Spiritualism.* London: Frank Cass & Company Ltd., 1968.

Buehler, Arthur. *Sufi Heirs of Prophet:* The Indian Naqshbandiyya and the Rise of the Mediating Shaykh. Columbia, S.C.: University of South Carolina Press, 1998.

Bruinessen, Martin van. *"The Naqshbandi Order in 17th Century Kurdistan."* In Naqshbandis Cheminements et Situation actuelle d'un Order Mystique Musulman. Eds. Gaborieau, M.A. Popovic, & Th. Zarcone. Paris: Editions ISIS, 1990.

Burhan, Ahmad. *The Mujaddid's Conception of Tawhid.* Lahore: Muhammad Ashraf, 1940.

Chopra, Pran Nath. *Some Aspects of Society and Culture During the Mughal Age. Jaipur:* Shiva Lal Wala, 1963.

Damrel, David. *The Naqshbandi Reaction (Reconsidered) In Beyond Turk and Hindu: Rethinking Religious Identities in Islamicate South Asia.* Edited by David Gilmartin and Bruce Lawrence. Gainesville: University Press of Florida, 2000.

Dar, B. A. *Letter & Writings of Iqbal.* Lahore: Iqbal Academy, '981.

De Bary, Theodore. *Sources of Indian Tradition.* New York: Columbia University Press, 1958.

Einzmann, Harold. *Religioses Volksbrauchtum in Afghanistan.* Wiesbaden: Steiner, 1977.

Eliot, Henry and Dawson. *History of India as Told by its own Historians.* 7 vols. London: Trubner and Co., 1867-1877.

Ernst, Carl. *Eternal Garden. Mysticism History and Politics at a South Asia Sufi Center.* Albany: SUNY Press, 1993.

Faruqi, Abu al-Hasan Zaid. *Hazrat Mujaddid and His Critics.* Trans. Mir Zahid Kamil. Lahore: Progressive Books, 1982.

Fowler, F. J. *Oxford Dictionary.* Oxford: Oxford University Press, 1952.

Friedmann, Yohanan. *Shaykh Ahmad Sirhindi: An Outline of His Thought and a Study of His Image in the Eyes of Posterity.* Montreal: McGill University Press, 1971.

Gaborieau, M.A. *Popovic, & Th. Zarcone (eds). Naqshbandis Cheminements et Situation actuelle d'un Order Mystique Musulman.* Paris: Editions ISIS, 1990.

Gaddie, William, ed. *Chambers Twentieth-century Dictionary.* London: The British Record Society Ltd, 1954.

Garrett, H. *and Edwardes, S. Mughal Rule in India.* Oxford: Oxford University Press, 1930.

Gascoigne, Bamber. *The Great Mughals.* London: Jonathan Cape, 1971.

Gibb, H.A.R. Mohammadism [sic]: *An Historical Survey.* Oxford: Oxford University Press, 1948.

Gilmartin, David. *Empire and Islam.* London: I.B Tauris, 1988.

Gottschalk, Louis, et. al. *History of Mankind.* London: George Allen and Unwin Brothers Ltd., 1963.

Gulzar-i Uthmani. *Vol. 1. Compiled & edited by Abdul Mustafa Salih.* Baghdad: n.p.,1989.

Gupta, Hari Ram. *Studies in Later Mughal History of the Punjab.* London: Minerva Book Shop, 1944.

Haar, J. G. J., ter. *Follower and Heir of Prophet:* Ahmad Sirhindi as Mystic. 1992.

Habib, Irfan. *"The Political role of Shaikh Ahmad Sirhindi and Shah Waliullah."* Proceedings of the Twenty-Third Session of the Indian History Congress. Part I. Calcutta: n.p.,1961, pp. 209-23.

Hamadhani, Ali. *"Dhakhirat al-Muluk."* India Office Library, London.

Hastings, James, et. *al., Encyclopedia of Religions and Ethics.* 13 vols. New York: C. Scribner's Sons, 1925-1935.

Hawar, M.R. *Shaikh Mahmud-i Quraman u dewlataka-i Khwaru-i Kurdistan (Sheikh Mahmud the Hero & state of Southern Kurdistan).* Vol. I. London: Jaf Press London, 1990.

Hitti, P. K. *History of Syria.* London: Macmillan, 1957.

Husain, *Mahmud and Qureshi, Ishtiaq Husain.* History of the Freedom Movement. 3 vols. Karachi: Pakistan Historical Society, 1957.

Ibn Hasan. *Central Structure of the Mughal Empire.* Oxford: Oxford University Press, 1936.

Ikram, Muhammad. *A Short History of Indo-Pak.* Karachi: n.p., 1940.

________. *Muslim Civilization in India & Pakistan.* Lahore: Institute of Islamic Culture, 1989.

Iqbal, Muhammad. *The Reconstruction of Religious Thought in Islam.* Lahore: Iqbal Academy, 1989.

________. *Stray Reflections. Edited by Jawaid Iqbal.* Lahore: Iqbal Academy,1992.

________. *The Development of Metaphysics in Persia.* Lahore: Bazm-i Iqbal, 1964.

Izzuddin Mustafa Rasul. *Ed. Ahmad-i-Khani.* Baghdad: n.p., 1979.

Kashifi, Fakhruddin Ali b. *Husayn Vaiz. Rashahat-i Ayn al-Hayat.* Kanpur: Nawal Kishure, 1912.

Khan, Sardar Ali Ahmad. *The Naqshbandis.* Sharaqpur: Darul Mubalegheen, 1982.

Luni, Aziz. *Afghans of the Frontier Passes.* Quetta: New Quetta Bookstall, 1992.

Maan Z. *Madina Arabic-English Dictionary.* New York: Pocket Books,1973.

Malik, Hafiz. *Muslim Nationalism in India and Pakistan.* Washington, D.C.: Public Affairs Press,1963.

Marshall, D.N. *Mughals in India. London:* Mansell Publishing Ltd, 1967.

Mayer, Adrian C. *"Pir & Murshid: An Aspect of Religious Leadership in West Pakistan."* Middle Eastern Studies 3:2 (1967) pp. 160-169.

McDonald, D.B. *Development of Muslim Theology, Jurisprudence & Constitutional Theory.* New York: Charles Scribner's Sons, 1903.

Mole, Marijan. *"Autour de Dar Mansour: L'aprentissage mystique de Baha'uddin Naqshband.* "Revue des etudes islamique 27/1 (1959), pp. 35-66.

Muhami, Abbas al-Azzawi al-. *"Mawlana Khalid al Naqshbandi."* The Journal of the Kurdish Academy, 1973.

Muhammad Masud Ahmad. *The influence of Shaykh Ahmad Sirhindi on Dr. Mohammad Iqbal.* Karachi: Idara-yi Masudiyya, 1996.

Muhammad Parsa. Qudsiyya. *Ed. Ahmad Tahiri Iraqi. Tehran: Kitabkhana-yi Tahuri, 1975.*

Muhammad Uthman Siraj. *Siraj al-Qulub.* Canada[?]:Naqshbandi Khankah [sic], 1992.

Mujib, M. *The Indian Muslims.* London: Allen and Unwin, 1967.

Nicholson, R. A. *Studies in Islamic Mysticism.* Cambridge: University Press, 1921

Nizami, Khaliq Ahmad. *"Naqshbandi Influence on Mughal Rulers and Politics."* In Islamic Culture 39/1 (1965), pp. 46-47.

Ogilvie, John. *The Imperial Dictionary of the English Language.* London: n.p., 1907.

Qureshi, Ishtiaq Husain. *The Muslim Community of the Indo-Pakistan Subcontinent.* The Hague: Mouton and Company, 1962.

Rich, Claudice James. *Narrative of a Residence in Koordistan.* 2 Vols. London: Gregg International Limited Westmead, 1972.

Rizvi, Athar Abbas. *A History of Sufism in India.* 2 vols. New Delhi: Munshiram Manoharlal, 1997.

________. *Muslim Revivalist Movements in Northern India.* New Delhi: Munshiram Manoharlal, 1995.

________. *Shah Wali Allah.* Canberra: Ma'rifat Publishing House, 1980.

Roy, Olivier. *"Sufism in Afghan Resistance."* Central Asia Survey 2/4 (1983), pp. 61-79.

Sarkar, Jadunath. The History of Aurangzeb, Bombay: Orient Longman, 1972.

Schimmel, Annemarie. *Mystical Dimensions of Islam.* Lahore: Sang-i Meel Publications,

2003.

________. *Pain and Grace.* Leiden: E.J. Brill, 1976.

________. *Gabriel's Wing:* A Study into the Religious Ideas of Sir Mohammad Iqbal. Lahore: Iqbal Academy, 1989.

________. *And Muhammad is His Messenger.* Lahore: Vanguard Books Ltd. 1987.

________. *Islam In the Indian Sub-continent.* Leiden: E.J. Brill, 1980.

Sharma, Ram. *The Religious Policy of the Mughal Emperors.* London: Asian Publishing House. 1940.

Sherwani, Latif Ahmad, ed. *Speeches, Writings and Statements of Iqbal.* Lahore: Iqbal Academy, 2005.

Sirhindi. Ahmad. *Risala-yi Mabda' wa'l-Ma'ad,* Lahore 1956

________. *Risala dar Radd-i Rawafid,* Rampur 1965

Tabibi. Abdulhakim. *Sufism in Afghanistan and its impact on Islamic culture.* Kabul: Ministry of Information and Culture, 1977.

Trimingham, J. Spencer. *The Sufi Orders in Islam.* Oxford: Oxford University Press, 1971.

Utas, Bo. "Recent Events in Afghanistan." Annual Newsletter of Scandinavian Institute of Asian Studies 11-12 (1977-1978), pp. 3-21.

Werbner, Pnina. *Pilgrims of Love: The Anthropology of a Global Sufi Cult.* Karachi: Oxford University Press, 2005.

Whitney, William Dwight. *A Compendous German & English Dictionary.* New York: Henry Holt and Company,1887.

Xismatulin,. A.A. *"Pragmatichesky Sufism V bratstve Nakshbandiya: Teomenmiya (Zikr)"* Vypusk 7 (1995).

Yasin, Muhammad. *A Social History of Islamic India.* New Delhi: Munshiram Manoharlal, 1974.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کشورِ چہارم

اِک ولولۂ تازہ دیا اہلِ نظر کو
تو منزلِ عرفاں کا ہے قافلہ سالار
(قمر یزدانی)

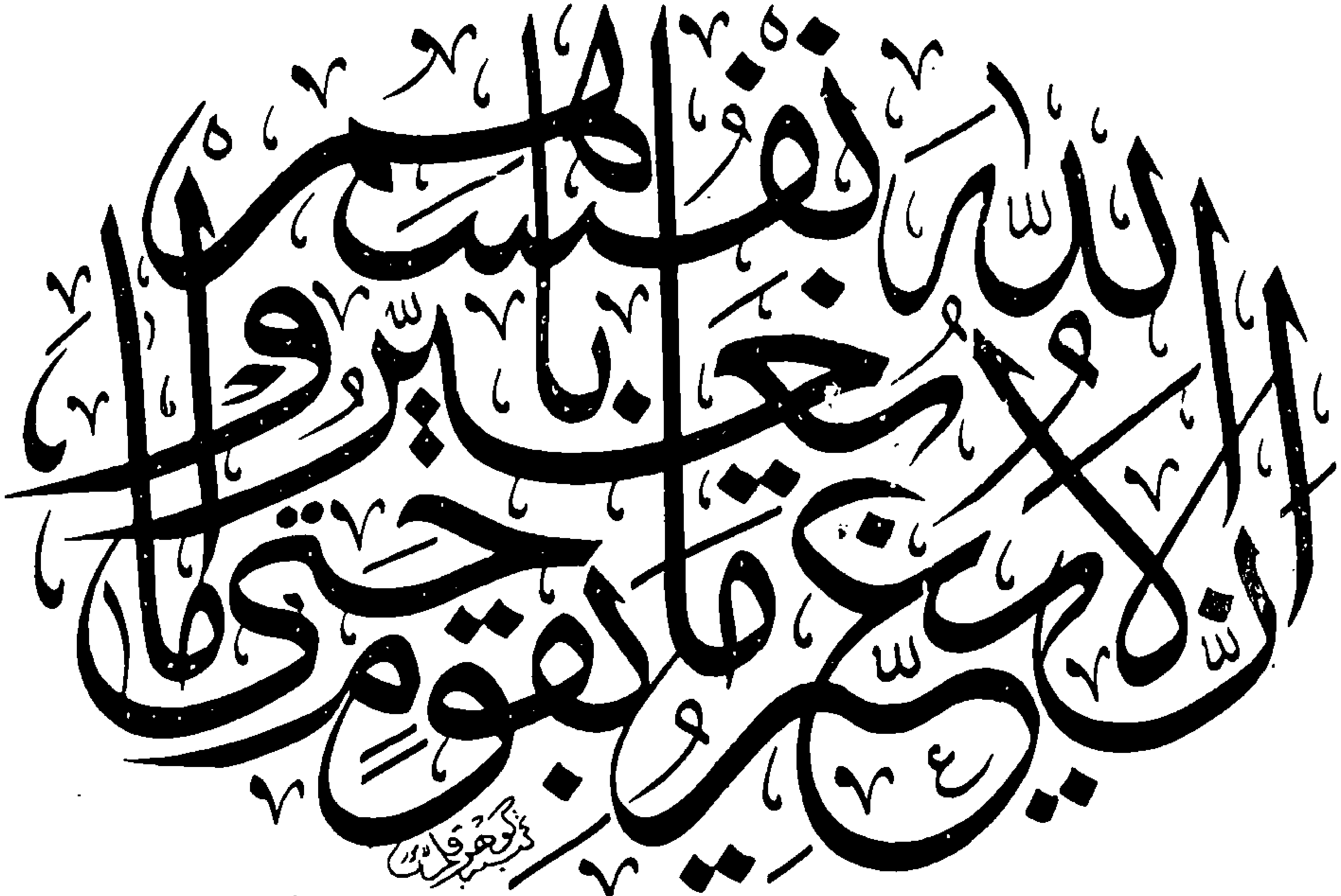

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (القرآن الحكيم) بخط ثلث جلي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاریہء رجال جہان امام ربانی

☆☆

مولانا شجاع الرحمٰن، مولانا احمد صادق
مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی، مولانا نصیر احمد
مولوی غلام جیلانی، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ
حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد

۶۸۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آ

آبادشاہ پوری: (ج۔۱) ۲۷، (ج۔۳) ۱۸۸۵، (ج۔۴) ۱۹۵۳، ۱۹۹۲، ۲۱۶۷، (ج۔۵) ۲۷۲۵، (ج۔۶) ۳۹۳۸، (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۱

آدم (علیہ السلام): (ج۔۱) ۱۷۲، ۲۱۵، (ج۔۲) ۸۶۸، ۹۴۹، ۱۰۴۴، ۱۰۹۰، ۱۱۴۱، ۱۱۶۵، ۱۱۸۱، ۱۱۸۷، (ج۔۳) ۱۵۰۴، ۱۵۱۱، ۱۵۱۴، ۱۵۱۹، ۱۵۲۴، ۱۵۵۶، ۱۵۶۹_ ۱۵۷۰، ۱۵۹۹، ۱۶۳۰، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۸۰۴، ۱۸۱۲، (ج۔۴) ۲۳۳۲، (ج۔۵) ۲۷۴۳، ۲۹۸۶، (ج۔۶) ۳۵۰۶، (ج۔۷) ۴۱۹۴، ۴۲۱۶، ۴۲۷۲، ۴۲۷۴، ۴۳۵۶، ۴۳۷۴، ۴۳۹۱، ۴۴۱۰، (ج۔۸) ۴۵۲۵، ۴۶۹۱، ۴۸۴۰، (ج۔۹) ۵۱۸۵، ۵۵۴۳، (ج۔۱۰) ۵۶۳۳، ۵۷۹۹، ۵۹۸۸

آدم بنوری، سید خواجہ: (ج۔۲) ۷۰۹، (ج۔۳) ۱۳۷۳، ۱۴۰۵، ۱۷۲۱، (ج۔۴) ۲۱۷۳، ۲۱۹۷، ۲۲۰۸، ۲۲۷۵_ ۲۲۷۶، ۲۲۷۹، ۲۳۷۰، ۲۴۳۶_ ۲۴۳۷، ۲۴۴۹، ۲۴۸۷، (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۷۱، ۲۵۷۴، ۲۵۷۹، ۲۶۴۱، ۲۷۴۴، ۲۷۴۸، ۲۷۹۹، (ج۔۶) ۳۱۵۶، ۳۳۵۸، ۳۴۳۳، ۳۴۳۵، ۳۵۵۵، ۳۵۶۶، ۳۷۳۰، ۳۷۶۵_ ۳۷۶۶، ۳۸۲۸، ۳۸۳۳، ۳۸۳۷، ۳۸۳۹، ۳۸۴۱_ ۳۸۴۲، ۳۸۷۱، ۳۸۹۷، ۳۹۰۰_ ۳۹۰۱، ۳۹۰۳، ۳۹۰۶_ ۳۹۰۷، ۳۹۱۲، ۳۹۳۸، (ج۔۸) ۴۸۶۷، (ج۔۹) ۵۰۲۵، ۵۵۴۲، ۵۴۸۹، ۵۵۱۹، (ج۔۱۰) ۵۶۲۵، ۵۶۲۷، ۵۷۵۵، ۵۷۶۱، ۵۸۶۴_ ۵۸۶۵، ۵۸۶۷، ۵۶۷۰، ۵۸۶۹، ۵۸۸۶_ ۵۸۸۹، ۵۹۳۰، ۵۹۴۶، ۶۲۴۲، ۶۲۵۹، ۶۲۷۹

آدم ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۴۲۶_ ۳۴۲۹، ۳۴۳۷، ۳۴۵۰_ ۳۴۶۱، ۳۴۶۷_ ۳۴۶۹، ۳۵۷۵، ۳۵۷۷، ۳۷۷۹

آدم خان، حاجی (کوئٹہ): (ج۔۶) ۳۷۲۷

آربری اے۔ جے: (ج۔۵) ۲۸۲۸، ۲۹۴۴، ۳۰۲۳، (ج۔۱۰) ۵۸۵۹

آرتھر الیف بیولر (یوسف سالم عبداللہ)، ڈاکٹر: (ج۔۲) ۷۶۹، (ج۔۳) ۱۸۸۶، (ج۔۴ ۹۰ ، ۲۲۲۱، (ج۔۵) ۲۶۲۶، ۲۶۴۸، (ج۔۶) ۳۹۳۸، ۳۹۷۳، (ج۔۸) ۴۸۹۳_ ۴۸۹۴، ۴۹۰۷، ۴۹۱۰، (ج۔۱۰) ۵۶۳۰، ۵۹۵۹، ۶۱۶۳، ۶۲۲۵

آرنلڈ ٹی۔ ڈبلیو (T.W.Arnold): (ج۔۴) ۲۱۵۱، (ج۔۵) ۲۸۲۷_ ۲۸۲۸، ۲۸۴۱، ۲۸۷۴، ۲۸۹۵، (ج۔۸) ۴۸۷۵، ۴۸۷۶، ۴۸۹۷

آزادابوالکلام: (ج۔۱) ۳۰، ۳۳۴، ۳۵۱، (ج۔۲) ۷۸۲، (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۷۲۳، (ج۔۴) ۱۹۸۴، ۱۹۹۵_ ۱۹۹۶، ۲۰۰۱، ۲۲۱۴، ۲۲۲۳، ۲۲۸۹، ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۳۶، ۲۵۵۴، ۲۵۷۹، ۲۸۳۴، ۲۸۴۳، (ج۔۶) ۳۹۴۰، (ج۔۸) ۴۹۲۴، (ج۔۹) ۵۰۲۷، ۵۰۳۹، ۵۱۴۶، ۵۱۵۳_ ۵۱۵۴، ۵۱۶۳، ۵۲۹۴، ۵۳۸۰

آزادخان مہمند: (ج۔۱۰) ۵۸۷۶

آزادگل: (ج۔۶) ۳۷۴۸_ ۳۷۵۰

آسی، محمد حسین (شاعر وصوفی): (ج۔۶)۳۱۶۸، ۳۱۷۸

آصف بن برخیا: (ج۔۳)۱۸۳۷

آصف جاہ، وزیر اعظم: (ج۔۳)۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۶۳۶، ۱۷۲۰، (ج۔۴) ۲۰۲۱، ۲۱۴۶، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، (ج۔۸) ۴۱۸۶، ۴۵۶۱، (ج۔۹)۵۱۳۹، ۵۱۴۵، ۵۴۷۹۔۵۴۸۰، ۵۴۸۳، (ج۔۱۰)۵۶۸۳، ۵۷۹۴

آصف علی، سید حکیم (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج۔۱۰)۵۸۸۲

آغا جان، شاہ (برادر زادہ و خلیفہ سید عبد القادر آغا): (ج۔۱۰)۵۸۵۰

آفتاب احمد خاں، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۱۰۱، ۶۱۱۰

آفتاب احمد قرشی، حکیم: (ج۔۹)۵۵۷۰

آفتاب احمد (مرید پروفیسر محمد حسین آسی): (ج۔۱۰) ۶۰۹۳

آفتاب احمد نقوی، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۰۷۹

آل احمد رضوی، سید: (ج۔۱۰)۵۸۹۲

آل رسول قادری برکاتی: (ج۔۵)۲۸۷۹۔۲۸۸۰

آل محی الدین ہادی، مولانا شاہ: (ج۔۶)۳۱۳۰، (ج۔۷) ۴۰۱۰، (ج۔۸)۴۵۰۱، (ج۔۹)۵۰۱۳، (ج۔۱۰)۵۶۱۶

آلوسی، علامہ بغدادی: (ج۔۱) ۹۴، (ج۔۳) ۱۵۰۷، (ج۔۵)۲۶۴۵، (ج۔۶)۳۲۸۶

آمدی، علامہ: (ج۔۲)۵۱۹

آمنہ، (رضی اللہ عنہا): (ج۔۸)۴۳۸۸

آئن اسٹائن البرٹ: (ج۔۵)۲۹۴۰، ۲۹۴۶، ۲۹۹۸

آیت اللہ بریلوی، سید: (ج۔۹)۵۵۵۳

آیت اللہ مرعشی ایرانی: (ج۔۱۰)۵۹۴۶

ا

ابا بکر، سید مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۶۹

ابرار حسین نقشبندی، ملک: (ج۔۶)۳۸۴۹۔۳۸۵۰

ابراہیم (علیہ السلام): (ج۔۱)۱۸۶، (ج۔۲)۷۵۳، ۸۶۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۱، (ج۔۳)۱۵۲۴، ۱۶۴۲، ۱۵۶۶، ۱۸۵۶، (ج۔۴)۲۳۰۵، ۲۳۲۴، ۲۳۳۲، ۲۴۲۵، ۲۴۶۹، (ج۔۵) ۲۷۱۶۔ ۲۷۱۷، ۲۹۵۹، ۲۹۸۳، ۳۰۹۷، (ج۔۶) ۳۳۰۸، ۳۸۸۴، (ج۔۷) ۴۰۶۷، ۴۲۴۶، ۴۲۴۸، ۴۲۵۲، ۴۲۵۵، (ج۔۸) ۴۶۱۰، ۴۷۲۵، ۴۷۶۰، (ج۔۹) ۵۳۴۹، ۵۳۹۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۹، ۵۷۳۳۔ ۵۷۳۴، ۵۸۲۳، ۶۱۷۳

ابراہیم آفندی، شیخ: (ج۔۴)۲۵۱۰

ابراہیم الخالبان: (ج۔۶)۳۲۴۹

ابراہیم الہاشمی بغداد: (ج۔۲)۶۲۴

ابراہیم بن ابی المجد حسین، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۷

ابراہیم بن ابی الوزیر: (ج۔۲)۵۱۹

ابراہیم بن ادہم، خواجہ: (ج۔۳)۱۵۹۶، (ج۔۸)۴۸۴۱، ۴۸۵۶، (ج۔۹)۵۳۷۶

ابراہیم بن اسحٰق النیسابوری: (ج۔۲)۵۱۵

ابراہیم بن اسماعیل: (ج۔۸)۴۹۴۹

ابراہیم بن ایوب: (ج۔۲)۵۳۲

ابراہیم بن بشار: (ج۔۲)۵۷۶

ابراہیم بن بہاء الدین بن محمد: (ج۔۶)۳۲۳۲

ابراہیم بن خالد: (ج-۲) ۵۷۱
ابراہیم بن زہیر: (ج-۷) ۴۲۸۶
ابراہیم بن عباس، شیخ: (ج-۶) ۳۲۲۸
ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم الہروی، ابواسحٰق: (ج-۲) ۶۲۴
ابراہیم بن عبداللہ سویدی بغدادی، شیخ: (ج-۶) ۳۱۸۰
ابراہیم بن عصمۃ: (ج-۲) ۵۵۴
ابراہیم بن عطیۃ، الحداد: (ج-۷) ۴۳۰۵
ابراہیم بن فیض اللہ سندھی: (ج-۶) ۳۲۰۶
ابراہیم بن محمد زمزمی، شافعی: (ج-۶) ۳۱۹۴، ۳۲۱۰
ابراہیم بن محمد سعید حسینی، مفتی حکیم: (ج-۶) ۳۱۹۴
ابراہیم بن محمد محمود، شیخ: (ج-۶) ۳۱۹۸
ابراہیم بن محمد مرادی، شیخ: (ج-۶) ۳۱۶۸
ابراہیم بن محمد بن الحارث: (ج-۲) ۶۱۴
ابراہیم بن معین الحسنی: (ج-۸) ۴۸۶۱
ابراہیم بن موسیٰ: (ج-۲) ۷۳۲
ابراہیم بن مہدی: (ج-۲) ۵۳۹
ابراہیم بن میسرہ: (ج-۷) ۴۳۷۸
ابراہیم بن ناصر: (ج-۳) ۱۳۶۵
ابراہیم بن نائلۃ الاصفہانی: (ج-۲) ۵۳۸
ابراہیم بن یعقوب کلاباذی: (ج-۷) ۴۴۶۷
ابراہیم بن یومرد: (ج-۷) ۴۳۰۶
ابراہیم ٹھٹوی، مخدوم: (ج-۶) ۳۶۰۵
ابراہیم جنگل خیلوی، اخوزادہ: (ج-۶) ۳۹۲۳
ابراہیم چشتی، شیخ (اچینہ): (ج-۶) ۳۸۹۶
ابراہیم حقی (محمد صفاء)، شیخ: (ج-۶) ۳۱۹۸
ابراہیم حلبی، علامہ: (ج-۲) ۷۱۷
ابراہیم خلیل الرحمٰن: (ج-۲) ۱۱۶۶، ۱۱۸۳، (ج-۶) ۳۳۲۴
ابراہیم خوشتر، علامہ: (ج-۵) ۲۹۱۳
ابراہیم دروبی، شیخ: (ج-۵) ۲۶۸۰، (ج-۶) ۳۹۴۸
ابراہیم (راوی حدیث): (ج-۴) ۲۳۱۵
ابراہیم زمزمی مکی، شیخ: (ج-۶) ۳۲۱۳
ابراہیم سرہندی، حاجی: (ج-۴) ۲۱۰۷، (ج-۵) ۲۷۷۸
ابراہیم سرہندی، شیخ (والد شیخ بدر الدین سرہندی):
(ج-۱۰) ۶۲۶۰
ابراہیم سقا شافعی، شیخ: (ج-۵) ۲۶۸۷
ابراہیم سوری (برادر زادہ شیر شاہ سوری): (ج-۱۰) ۵۶۴۳
ابراہیم، شیخ کورانی مدنی: (ج-۶) ۳۱۶۰
ابراہیم، شیخ میاں: (ج-۶) ۳۵۹۰، ۳۶۹۱
ابراہیم، شیخ: (ج-۱) ۴۰۸، (ج-۶) ۳۲۴۱، ۳۴۱۶،
۳۴۲۹ـ ۳۴۳۰، ۳۴۶۱، (ج-۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸،
(ج-۹) ۵۱۸۷، ۵۵۴۱
ابراہیم، صاحبزادہ بن حکیم محمد بخش: (ج-۶) ۳۷۹۳
ابراہیم فصیح حیدری، علامہ: (ج-۴) ۲۵۰۵
ابراہیم قبادیانی، خواجہ: (ج-۵) ۲۹۵۰
ابراہیم کردی: (ج-۸) ۴۵۹۸
ابراہیم گیلانی، پیر سیف الدین: (ج-۶) ۳۵۹۴
ابراہیم لاہری ٹھٹوی، مخدوم: (ج-۶) ۳۶۸۷
ابراہیم لودھی: (ج-۴) ۲۰۸۰، (ج-۱۰) ۵۶۴۳

ابراہیم مجددی سرہندی کابلی: (ج۔۱۰)۶۱۲۳

ابراہیم، مخدوم: (ج۔۶)۳۶۵۷

ابراہیم مخدوم میاں بن ابو القاسم: (ج۔۶) ۳۴۷۶ ۔ ۳۴۷۷، ۳۴۳۰

ابراہیم ٹھڈی والاٹھوی، مخدوم: (ج۔۶)۳۶۸۹

ابراہیم میرانی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۸

ابراہیم نقشبندی احمدی، شیخ: (ج۔۴)۲۲۲۷

ابلیس (شیطان) : (ج۔۳) ۱۷۳۷، ۱۸۰۷، ۱۸۱۴، (ج۔۵) ۲۷۸۶، ۲۹۸۳، ۲۹۸۵ ۔ ۲۹۸۶، ۲۹۹۱، (ج۔۷)۴۳۴۸، ۴۳۵۳، (ج۔۹)۵۱۹۵

ابن آدم: (ج۔۷)۴۴۰۴

ابن ابی اسود: (ج۔۷)۴۳۴۶

ابن ابی الدّنیا (راوی حدیث): (ج۔۴)۲۳۲۲، (ج۔۷) ۴۳۴۷، ۴۳۵۳

ابن ابی العوام: (ج۔۶)۳۹۳۸

ابن ابی الفوارس: (ج۔۷)۴۳۰۳

ابن ابی الوفا: (ج۔۶)۳۹۳۸

ابن ابی اویس: (ج۔۲)۵۳۵، ۶۳۴، (ج۔۷)۴۲۹۱

ابن ابی حاتم: (ج۔۴)۲۳۳۰، (ج۔۷)۴۳۵۰، (ج۔۹) ۵۲۶۰

ابن ابی حسین: (ج۔۷)۴۳۱۳، ۴۳۱۵

ابن ابی شیبہ، امام: (ج۔۲)۵۱۶، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۲، ۶۳۴، (ج۔۷)۴۳۳۲، ۴۳۳۹، ۴۳۶۱، ۴۳۷۳

ابن ابی عاصم، امام: (ج۔۲)۵۵۱، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۹۶

ابن ابی عدی: (ج۔۷)۴۲۹۲

ابن ابی نجیح: (ج۔۷)۴۳۰۹

ابن اثیرالجزری: (ج۔۲)۵۱۸، ۱۱۵۵، (ج۔۷)۴۳۶۱

ابن اسحٰق: (ج۔۷)۴۲۹۲، (ج۔۹)۵۲۶۱

ابن الجارودالعسکر ی: (ج۔۷)۴۳۶۲

ابن الجوزی ، امام: (ج۔۱) ۲۰۸، (ج۔۲) ۵۱۲ ۔ ۵۱۵، ۵۹۳ ۔ ۵۹۴ ۔ ۵۹۵، ۵۹۷، ۶۰۶، ۶۱۵، ۶۱۸، ۶۲۳، ۶۹۳، (ج۔۵) ۲۸۵۶ ۔ ۲۸۵۷، (ج۔۶) ۳۹۵۰، (ج۔۷) ۴۰۲۲، ۴۲۶۱، ۴۲۸۴ ۔ ۴۲۸۶، ۴۳۰۲ ۔ ۴۳۰۳، ۴۳۰۶، ۴۳۴۱، ۴۳۵۰

ابن الحاجب، علامہ: (ج۔۵)۲۵۸۷، (ج۔۱۰)۶۱۸۸

ابن الحسن: (ج۔۴)۲۱۶۰ ۔ ۲۱۶۱

ابن الدباغ، علامہ: (ج۔۲)۵۵۲، ۵۸۴

ابن الربیع بن سبع: (ج۔۲)۵۹۲

ابن السمعانی: (ج۔۷)۴۳۲۷،

ابن السنی ، امام: (ج۔۲)۵۳۱، ۵۳۳، (ج۔۴) ۲۳۲۵، (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۷) ۴۲۸۴ ۔ ۴۲۸۵، ۴۲۸۹، ۴۳۳۳، ۴۳۵۰

ابن الصلاح: (ج۔۵)۲۸۵۷

ابن الضیاء المکی: (ج۔۶)۳۹۳۹

ابن العماء الحنبلی: (ج۔۹)۵۱۵۶

ابن المبارکہ: (ج۔۸)۴۶۰۶

ابن المصیب: (ج۔۷)۴۳۱۱

ابن المنذ ر: (ج۔۷)۴۲۴۹

ابن النجار : (ج۔۴) ۲۳۳۰، (ج۔۷) ۴۳۰۵، ۴۳۳۰، ۴۳۶۶، ۴۳۸۶

ابن النقطہ بغدادی: (ج۔۲)۵۳۹

ابن انشاء: (ج۔۶)۳۶۸۵

ابن ایوب (والد خواجہ یوسف ہمدانی): (ج۔۴)۲۲۵۹

ابن بریدۃ: (ج۔۷)۴۳۸۰، ۴۴۰۷

ابن بطوطہ: (ج۔۴)۲۰۵۰

ابن تیمیہ: (ج۔۱) ۱۰۵، ۱۷۷، (ج۔۲) ۷۰۰، ۷۱۸، ۷۳۲، (ج۔۵) ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۹، ۲۸۴۶، ۲۸۸۳، (ج۔۶) ۳۹۳۸، (ج۔۷) ۴۳۳۴، ۴۳۵۲، ۴۳۵۹، ۴۳۶۶، (ج۔۸) ۴۹۴۲۔۴۹۴۳، ۴۹۴۷، (ج۔۹)۵۲۷۳، ۵۳۷۷، ۵۳۷۹، ۵۴۶۷

ابن ثوبان: (ج۔۲)۶۰۶

ابن جبیر: (ج۔۹)۵۲۶۱

ابن جریج: (ج۔۲)۵۹۳

ابن جریر: (ج۔۷)۴۲۴۹، (ج۔۹)۵۲۶۰

ابن حاجب کافیہ: (ج۔۹)۵۱۷۸

ابن حبان، علامہ: (ج۔۲) ۵۱۷، ۵۳۳، ۵۴۶، ۵۴۹، ۵۵۳، ۵۷۲۔۵۷۳، ۵۷۶، ۶۱۸، ۶۲۳، (ج۔۴) ۲۲۹۵، ۲۳۲۹، (ج۔۷) ۴۲۸۴، ۴۲۸۵، ۴۲۸۹۔۴۲۹۰، ۴۳۰۶، ۴۳۳۱، ۴۳۳۴ ۴۳۳۶، ۴۳۴۲۔۴۳۴۳، ۴۳۴۵، ۴۳۴۸، ۴۳۵۰۔۴۳۵۱، ۴۳۵۴، ۴۳۵۸، ۴۳۶۱، ۴۳۶۳، ۴۳۶۹، ۴۳۷۷، ۴۳۸۳، ۴۳۸۶، ۴۳۹۶، ۴۳۹۸، ۴۴۰۶، (ج۔۸)۴۸۳۳

ابن حجربان ابن المدینی، شیخ الاسلام: (ج۔۷)۴۳۵۳

ابن حجر عسقلانی، علامہ: (ج۔۱)۲۱۷، (ج۔۲)۵۲۲، ۶۰۲، ۶۹۳، ۷۰۹، ۱۰۹۸، (ج۔۳) ۱۶۶۲، (ج۔۴) ۱۹۴۰، (ج۔۶) ۳۱۷۸، ۳۹۳۸، (ج۔۷) ۴۲۸۵، ۴۴۰۰، ۴۴۰۸، (ج۔۸)۴۶۱۶، (ج۔۹)۵۲۷۰۔۵۲۷۱، ۵۳۱۲، ۵۳۱۷

ابن حجر مکی ہیتمی، امام: (ج۔۲)۵۱۴، ۵۲۱، ۵۲۶۔۵۲۷، ۵۴۳، ۵۷۲، ۵۸۲۔۵۸۳، ۵۸۹، ۵۹۱، ۶۰۲، ۶۱۰، ۶۱۸۔۶۱۹، ۶۲۱، ۶۳۳، ۷۲۰، (ج۔۵)۲۸۹۱، ۳۰۵۶، ۳۰۷۳، (ج۔۷)۴۱۷۲، (ج۔۸)۴۹۴۲، ۴۹۴۷

ابن حیان عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، ابو محمد: (ج۔۲) ۵۱۴، ۵۳۲، ۶۱۴۔۶۱۵، ۶۳۳

ابن خزیمۃ: (ج۔۷) ۴۳۲۵، ۴۳۲۹، ۴۳۴۴، ۴۳۵۰، ۴۳۶۱، ۴۳۶۹، ۴۳۷۱

ابن خفاجہ اندلسی: (ج۔۹)۵۳۳۱

ابن خلدون، علامہ: (ج۔۲)۱۱۲۴، (ج۔۳)۱۷۲۱

ابن راھویۃ: (ج۔۷)۴۲۸۴

ابن رجب حنبلی، علامہ: (ج۔۲)۵۴۳

ابن سبع، علامہ: (ج۔۵)۲۸۸۶

ابن سعد، علامہ: (ج۔۱) ۲۰۹، (ج۔۲) ۵۲۵، ۵۹۸، (ج۔۵)۳۰۷۲

ابن سعود: (ج۔۶)۳۶۱۱

ابن سعید الناس: (ج۔۶)۳۶۶۶

ابن سمعانی: (ج۔۵)۳۰۱۷

ابن سیرین: (ج۔۹)۵۲۶۱

ابن سینا: (ج۔۳)۱۷۴۰

ابن شہاب زہری، امام: (ج۔۵)۲۶۴۳، (ج۔۷)۴۳۱۲

ابن طاؤس: (ج۔۷)۴۳۰۴

ابن عابدین شامی، علامہ: (ج۔۱) ۹۴، (ج۔۲) ۶۹۳،

(ج-۵) ۲۶۹۷، (ج-۶) ۳۲۱۱، (ج-۹) ۵۰۶۷، ۵۲۶۷

ابن عباس: (ج-۱) ۲۱۲-۲۱۳، ۲۱۶، ۲۱۷، (ج-۲) ۵۱۴، ۵۱۶-۵۱۸، ۵۲۵، ۵۳۳-۵۳۴، ۵۵۳، ۵۶۶، ۵۹۲، ۶۰۳-۶۰۴، ۶۱۱، ۶۲۲، ۶۲۹، ۷۵۳، ۹۸۷، ۱۱۰۸، ۱۱۱۰، (ج-۳) ۱۳۶۱، ۱۵۵۴، (ج-۴) ۲۲۹۷، ۲۳۱۲، ۲۳۲۱، ۲۳۳۰، (ج-۹) ۵۲۶۰

ابن عبدالبر، علامہ: (ج-۲) ۵۱۷، (ج-۷) ۴۰۶۰، ۴۰۸۰، ۴۳۰۵، ۴۳۰۷، ۴۳۸۵

ابن عبدالوھاب نجدی: (ج-۱) ۱۰۵

ابن عبداللہ، شیخ: (ج-۶) ۳۲۰۸

ابن عجیبہ: (ج-۵) ۳۰۰۲

ابن عدی، امام: (ج-۲) ۶۱۳، (ج-۴) ۲۳۱۴، (ج-۷) ۴۳۳۹، ۴۳۵۰، ۴۳۶۲، ۴۳۷۸، ۴۳۸۳

ابن عربی، شیخ محی الدین ابوبکر: (ج-۱) ۱۸۴، (ج-۲) ۵۵۰، ۵۷۰، ۵۸۳، ۵۹۲، ۶۱۹، ۶۲۸، ۷۹۲، ۷۹۶، ۱۰۰۹، ۱۰۲۰-۱۰۲۱، ۱۱۳۸، ۱۱۶۷، ۱۱۸۵، ۱۲۲۰، ۱۲۲۳، ۱۲۲۵، ۱۲۲۹، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵-۱۲۳۶، (ج-۳) ۱۴۳۵، ۱۵۶۲، ۱۵۶۶، (ج-۴) ۱۹۱۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۸-۱۹۳۹، ۲۳۴۹، ۲۴۹۶، (ج-۵) ۲۵۵۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۷، ۲۶۰۹، ۲۶۸۲، ۲۶۹۷، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۳۱-۲۸۳۲، ۲۹۳۱، ۲۹۴۳، ۲۹۶۳، ۲۹۶۶، ۲۹۶۹-۲۹۷۳، ۲۹۷۵، ۲۹۷۷-۲۹۷۸، ۳۰۱۲، ۳۰۲۳-۳۰۲۵، ۳۰۴۲، ۳۰۸۰، (ج-۶) ۳۱۴۲، ۳۱۸۷، ۳۲۱۵، ۳۲۸۶، ۳۹۳۹، (ج-۷) ۴۰۳۸، ۴۱۴۸، ۴۱۶۴، ۴۲۱۴، (ج-۸) ۴۶۰۰، ۴۶۵۳، ۴۶۶۳، ۴۹۵۲، ۴۹۶۰، ۴۹۶۱، (ج-۹) ۵۱۲۲-۵۱۲۳، ۵۱۵۶، ۵۱۷۸، ۵۲۶۶، ۵۲۶۸-۵۲۷۱، ۵۲۷۴-۵۲۷۶، ۵۲۸۳-۵۲۸۶، ۵۲۸۹، ۵۲۹۱، ۵۳۰۲، ۵۳۲۹، ۵۳۳۲، ۵۳۴۵، ۵۳۵۰، ۵۳۵۷، ۵۳۷۵، ۵۳۷۷، ۵۳۸۴، ۵۳۸۷، ۵۳۹۲، ۵۴۳۷، ۵۴۵۶، ۵۵۰۳، (ج-۱۰) ۵۶۱۴، ۵۶۶۲، ۵۶۹۰، ۵۷۸۴-۵۷۸۵، ۵۷۸۷-۵۷۸۸، ۵۷۹۱-۵۷۹۲، ۵۷۹۸-۵۷۹۹

ابن عساکر: (ج-۷) ۴۳۳۶، ۴۳۴۶، ۴۳۵۰، ۴۳۵۳، ۴۳۵۶، ۴۳۶۲، ۴۳۷۱، ۴۳۷۳، ۴۳۷۴، ۴۳۸۰، ۴۳۸۳، ۴۳۸۸، ۴۴۱۰

ابن عطا سکندری: (ج-۵) ۲۶۹۸، (ج-۶) ۳۹۳۹

ابن عقیلہ، شیخ: (ج-۶) ۳۱۹۴

ابن علاء الدین نقشبندی، شیخ: (ج-۱۰) ۵۶۳۱

ابن عماد حنبلی: (ج-۹) ۵۲۷۱، ۵۲۷۳

ابن عمران المعانی: (ج-۷) ۴۲۸۶

ابن غنام: (ج-۲) ۵۳۳-۵۳۵

ابن قتیبہ: (ج-۷) ۴۲۹۰

ابن قیم الجوزی: (ج-۵) ۲۶۴۹

ابن قیم، امام: (ج-۷) ۴۳۷۲

ابن قیم، عبداللہ محمد بن ابی بکر: (ج-۶) ۳۹۵۶

ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء: (ج-۲) ۷۳۳، (ج-۴) ۲۴۵۶، (ج-۵) ۲۸۵۶، ۳۰۱۶-۳۰۱۷، (ج-۶) ۳۹۴۰، ۳۹۵۷، (ج-۹) ۵۳۲۱

ابن ماجہ محمد بن یزید الربعی قزوینی: (ج-۲) ۵۳۲، ۵۴۴، ۵۵۶، ۵۷۶-۵۷۷، ۵۹۶، ۶۰۶، ۶۰۸، ۶۲۳-۶۲۴، (ج-۴) ۲۳۱۲، (ج-۷) ۴۲۹۲، ۴۳۱۱، ۴۳۲۴، ۴۳۲۵، ۴۳۲۹، ۴۳۳۰، ۴۳۳۲، ۴۳۳۴، ۴۳۳۵، ۴۳۴۱،

۴۳۴۸، ۴۳۸۷، (ج_۹)۵۲۶۱، (ج_۱۰)۵۸۴۴
ابن مردویہ: (ج_۷)۴۲۴۹، ۴۳۰۶، ۴۳۵۰
ابن معین: (ج_۲)۵۱۷، (ج_۷)۴۲۸۶
ابن منذر: (ج_۹)۵۲۶۰
ابن ناصر: (ج_۷)۴۳۰۶
ابن نجیم، المصری: (ج_۸)۴۶۴۸
ابن ندیم: (ج_۹)۵۱۹۶
ابن وہب: (ج_۲)۹۱۸، (ج_۷)۴۲۹۰، ۴۳۱۴
ابن ہمام، علامہ: (ج_۲) ۶۶۷، ۷۰۰، ۷۲۴، (ج_۳)
۱۶۱۱، (ج_۴)۲۲۳۶
ابواحمد چشتی: (ج_۸)۴۸۵۶، ۴۸۶۲
ابواحمد دینوری: (ج_۸)۴۸۵۵
ابوادریس: (ج_۲)۵۲۶
ابواسحٰق: (ج_۲)۵۵۴، ۵۷۰
ابواسحٰق بغدادی، مولانا: (ج_۴)۲۲۵۹
ابواعجاز رستم، ڈاکٹر: (ج_۹)۵۵۸۲
ابوالاحوص: (ج_۷)۴۳۱۷
ابوالاسیعا صدیقی، شیخ: (ج_۱۰)۵۹۵۵
ابوالبرکات قادری: (ج_۶)۳۳۳۹، ۳۶۶۵
ابوالبیان پسروری: (ج_۵)۳۰۳۸_۳۰۴۰
ابوالحسن ابن عبدالعزیز البغوی: (ج_۲)۶۱۷
ابوالحسن اشعری، امام: (ج_۲) ۱۱۴۲، ۱۱۸۷، (ج_۳)
۱۴۴۰، ۱۶۸۲، ۱۷۶۲، (ج_۴) ۲۰۲۳، (ج_۸) ۴۶۱۶،
۴۷۳۸، ۴۷۹۰، ۴۸۲۴، (ج_۹)۵۰۷۹، ۵۲۶۵
ابوالحسن الطیفونی: (ج_۲)۵۶۲
ابوالحسن العلوی: (ج_۲)۵۲۴
ابوالحسن بن ابان: (ج_۲)۵۵۸
ابوالحسن بن بشر: (ج_۲)۵۶۲، (ج_۷)۴۳۰۹
ابوالحسن بن عبدالعزیز: (ج_۷)۴۴۱۳
ابوالحسن چشتی، شیخ: (ج_۲)۱۱۱۹
ابوالحسن حافظ، شیخ: (ج_۳)۱۷۶۲
ابوالحسن خرقانی، شیخ: (ج_۱)۳۸۱، (ج_۲)۸۱۱، (ج_۳)
۱۳۷۶، (ج_۴)۲۲۴۴_۲۲۴۵، ۲۲۵۸، (ج_۵)۲۷۲۸،
(ج_۶) ۳۹۳۴، ۳۹۷۹، (ج_۸) ۴۷۹۷، ۴۸۴۷،
۴۸۵۷، ۴۸۶۵، (ج_۹) ۵۲۱۳، ۵۳۱۵، ۵۳۳۹،
۵۴۰۸، (ج_۱۰)۵۶۹۴، ۵۹۸۹
ابوالحسن خشت والا، میار: (ج_۶)۳۴۷۶
ابوالحسن، خواجہ: (ج_۴)۱۹۷۹
ابوالحسن، ڈاکٹر: (ج_۱۰)۶۴۴۶
ابوالحسن ڈاہری نقشبندی، مخدوم: (ج_۶)۳۴۳۶، ۳۴۴۳،
۳۶۹۴
ابوالحسن، شیخ (سندھی): (ج_۶)۳۴۱۶
ابوالحسن صغیر سندھی، مولانا: (ج_۶)۳۲۰۶، ۳۶۵۹
ابوالحسن علی قریشی ہنکاری: (ج_۸)۴۸۶۰،
ابوالحسن علی ندوی، سید: (ج_۹)۵۰۲۸، ۵۰۶۸_۵۰۶۹،
۵۰۸۷، ۵۱۱۹، ۵۱۵۳، ۵۱۶۱، ۵۱۶۷، ۵۱۷۹، ۵۱۸۳
ابوالحسن، فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج_۱۰)
۵۸۷۵
ابوالحسن، میاں: (ج_۶)۳۶۹۱

ابوالحسن (نصرپور): (ج۔۴)۲۴۴۸
ابوالحسن نقشبندی، خواجہ: (ج۔۹)۵۰۶۱
ابوالحسن نقشبندی، صاحبزادہ (فرزند خواجہ غلام قاسم کبوہ): (ج۔۱۰)۵۹۰۷
ابوالحسن نوری: (ج۔۳)۱۵۲۹، (ج۔۸)۴۹۶۳
ابوالحسین بن بشران: (ج۔۷)۴۳۱۵
ابوالخلیل خان، خواجہ (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ): (ج۔۱۰) ۶۴۹۰
ابوالخیر، شیخ (استاد شاہ جہاں بادشاہ): (ج۔۱۰)۵۷۶۶
ابوالخیر مجددی دہلوی، شاہ (عبد اللہ محی الدین): (ج۔۱) ۱۰۱، ۴۵۷۔ ۴۵۸، (ج۔۲) ۱۱۴۰، (ج۔۳) ۱۷۲۸، (ج۔۵) ۲۸۱۵، ۲۸۲۶، (ج۔۶) ۳۲۵۳، ۳۳۶۲۔ ۳۳۶۷، ۳۳۷۸، ۳۴۰۲، ۳۷۲۶۔ ۳۷۲۷، ۳۷۵۵۔ ۳۷۶۱، ۳۸۸۳، ۳۹۳۶۔ ۳۹۳۷، (ج۔۸) ۴۵۷۶، ۴۶۱۸، ۴۸۶۹، (ج۔۱۰) ۵۹۵۴، ۵۹۵۶، ۶۰۴۴، ۶۱۶۲، ۶۱۷۲، ۶۱۷۹، ۶۱۸۲۔ ۶۱۸۴، ۶۱۹۲، ۶۲۶۷، ۶۲۴۲۔ ۶۲۴۳، ۶۲۵۴، ۶۲۵۹۔ ۶۲۶۰، ۶۲۶۶
ابوالدنیا الأشجع: (ج۔۷)۴۳۰۳
ابوالزبیر: (ج۔۲)۵۶۶
ابوالزناد: (ج۔۷)۴۲۹۳
ابوالشیخ بن حیان: (ج۔۲)۵۱۵، ۶۳۴، (ج۔۴)۲۳۲۹
ابوالعباس الطحان: (ج۔۲)۷۵۰
ابوالعرفان ندوی: (ج۔۹)۵۱۶۰
ابوالعز الدمشقی (جد اعلیٰ قاضی علی دمشقی): (ج۔۱۰)۵۶۲۸
ابوالعلاء، امیر: (ج۔۵)۲۹۱۰
ابوالفتح: (ج۔۳)۱۳۶۵
ابوالفتح بن اسحٰق، شیخ: (ج۔۳) ۱۳۶۵، (ج۔۸) ۴۸۳۸، (ج۔۹)۵۱۸۷
ابوالفتح داؤد: (ج۔۴)۲۰۴۷
ابوالفداء، علامہ ابن کثیر: (ج۔۵)۲۸۵۷
ابوالفرج الطرسوی: (ج۔۸)۴۸۴۹
ابوالفضل: (ج۔۱)۴۱۴۔ ۴۱۶، ۴۲۷، ۴۴۴، (ج۔۳) ۱۲۹۰، ۱۳۸۶، ۱۴۰۱، ۱۴۱۵، ۱۴۴۴، ۱۴۴۸، ۱۵۱۲، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، ۱۸۶۹۔ ۱۸۷۰، (ج۔۴)۱۹۷۲، ۱۹۷۴، ۱۹۷۸۔ ۱۹۸۰، ۱۹۸۲، ۱۹۹۷۔ ۲۰۰۱، ۲۰۱۵۔ ۲۰۱۶، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۰۷۳، ۲۱۰۱، ۲۱۰۳۔ ۲۱۰۴، ۲۱۰۷، ۲۱۱۹، ۲۲۰۴۔ ۲۲۰۵، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱، ۲۳۹۸، ۲۴۰۴، ۲۴۳۵۔ ۲۴۳۶، (ج۔۵)۲۵۶۱، ۲۵۶۳، ۲۵۷۵، ۲۵۷۹، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۶۳۱، ۲۶۴۷، ۲۷۲۴، ۲۷۴۹۔ ۲۷۵۰، ۲۷۷۰۔ ۲۷۷۲، ۲۷۹۰، ۲۸۴۱، (ج۔۶) ۳۳۴۶، ۳۹۴۰، (ج۔۸) ۴۸۴۳، ۴۸۸۲، ۴۸۹۱، ۴۹۰۳، ۴۹۳۰۔ ۴۹۳۳، ۴۹۳۵۔ ۴۹۳۷، ۴۹۵۲، (ج۔۱۰) ۵۶۴۰، ۵۶۴۹۔ ۵۶۵۲، ۵۶۵۵، ۵۶۶۲، ۵۶۶۷، ۵۶۶۹، ۵۶۷۷، ۵۷۰۰۔ ۵۷۰۲، ۵۷۰۴، ۵۷۰۷، ۵۷۹۳، ۵۸۲۵، ۵۹۲۴، ۶۱۰۶، ۶۱۱۲، ۶۱۱۸
ابوالفضل فاروقی: (ج۔۱)۴۵۸
ابوالفضل وجیہ الدین، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۹
ابوالقاسم: (ج۔۶)۳۴۶۸
ابوالقاسم اکبرآبادی، شیخ: (ج۔۵)۳۰۸۷ (ج۔۶)۳۳۵۸
ابوالقاسم بن ابوالکریم: (ج۔۶)۳۷۰۶
ابوالقاسم، شیخ: (ج۔۶)۳۷۶۶

ابو القاسم قشیری، امام: (ج۔۳) ۱۸۳۷، (ج۔۴) ۲۲۵۸، (ج۔۷) ۴۴۴۲، (ج۔۱۰) ۵۸۱۸
ابو القاسم گورگانی، شیخ: (ج۔۴) ۲۲۵۸، (ج۔۸) ۴۸۴۶، ۴۸۴۹، ۴۸۶۵
ابو القاسم نقشبندی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۴۲۶، ۳۴۲۹۔ ۳۴۳۰، ۳۴۴۷، ۳۴۴۹ ۔ ۳۴۵۰، ۳۴۵۹ ۔ ۳۴۷۰، ۳۴۷۲ ۔ ۳۴۷۳، ۳۴۷۷، ۳۴۸۱؛ ۳۵۷۷، ۳۶۵۲، ۳۶۵۵، ۳۶۵۹
ابوالکریم بن شاہ ضیاء الحق، شہید: (ج۔۶) ۳۷۰۶
ابوالکلام آزاد، مولانا: ۵۷۹۱
ابواللیث سمرقندی، امام: (ج۔۲) ۵۱۳، ۱۱۰۹، ۲۴۱۹
ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۹۶۴، ۳۰۱۰، ۳۰۴۲، (ج۔۶) ۳۹۴۰
ابوالمساکین، شیخ: (ج۔۶) ۳۴۵۰
ابوالمعالی، سید کشمیری: (ج۔۶) ۳۸۶۴
ابوالمعالی شاہ، لاہوری: (ج۔۶) ۳۱۵۳، (ج۔۹) ۵۳۳۵
ابوالمغیر ۃ: (ج۔۲) ۵۹۶
ابوالمکارم، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۳۷۸، ۶۴۱۱
ابوالمواھب الشناوی (مرشد صفی الدین القشاشی): (ج۔۶) ۳۶۵۳
ابوالمواھب حنبلی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۶۸، ۳۱۷۵۔ ۳۱۷۶، ۳۱۹۲
ابوالنرسی: (ج۔۷) ۴۳۰۳
ابوالنصر: (ج۔۷) ۴۳۱۴
ابوالنصر الخطیب: (ج۔۶) ۳۲۳۱
ابوالنصر سراج بن علی، عبداللہ طوسی: (ج۔۶) ۳۹۴۰
ابوالوفا الافغانی: (ج۔۲) ۷۳۱
ابوالولید: (ج۔۷) ۴۲۹۶
ابوالولید اطیالسی: (ج۔۲) ۵۸۱
ابوالھیم الکشمینی: (ج۔۵) ۲۸۴۷
ابوامامتہ الباھلی: (ج۔۷) ۴۳۹۸
ابوامامہ: (ج۔۷) ۴۲۸۴۔ ۴۲۸۵، ۴۲۸۶
ابوامام: (ج۔۸) ۴۸۳۲
ابوایوب: (ج۔۷) ۴۳۰۸، ۴۳۸۸
ابوایوب انصاری: (ج۔۴) ۲۳۱۴، (ج۔۶) ۳۶۲۴
ابوبکر احمد بن حسین: (ج۔۲) ۶۰۷، ۷۳۱
ابوبکر، الخطیب: (ج۔۷) ۴۳۰۳
ابوبکر، المفید: (ج۔۷) ۴۳۰۳
ابوبکر باقلانی امام: (ج۔۳) ۱۸۳۶
ابوبکر بن ابی شیبۃ: (ج۔۲) ۵۴۷، ۵۷۷
ابوبکر بن خورک امام: (ج۔۳) ۱۸۳۶
ابوبکر بن شھبہ، قاضی: (ج۔۵) ۲۸۵۱، ۲۸۵۵۔ ۲۸۵۷
ابوبکر بن عبداللہ عیدروس، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۱۵
ابوبکر بن عیاش: (ج۔۲) ۵۵۴
ابوبکر سید ہانی حافظ: (ج۔۶) ۳۶۰۳
ابوبکر شبلی: (ج۔۲) ۹۸۷، ۹۹۷، (ج۔۳) ۱۵۲۹، ۱۵۳۲، (ج۔۵) ۲۹۶۵، (ج۔۷) ۴۳۵۲، (ج۔۸) ۴۸۴۹، ۴۸۶۰، ۴۹۶۳
ابوبکر، صاحبزادہ بن مخدوم آدم ٹھٹھوی: (ج۔۶) ۳۴۵۷

ابوبکر صدیق، پروفیسر ڈاکٹر: (ج_۱) ۲۵، (ج_۲) ۱۲۵۸، (ج_۳) ۱۲۷۳، ۱۵۰۱، (ج_۶) ۳۹۳۹

ابوبکر صدیق (خلیفۂ اول): (ج_۱) ۷، ۲۰۵_۲۰۶، ۲۰۹، ۲۱۱_۲۱۸، ۲۶۱، ۴۳۶، (ج_۲) ۵۲۵، ۵۵۵، ۶۸۸، ۷۱۷، ۹۱۷، ۹۲۷، ۱۱۱۸، (ج_۳) ۱۳۶۴، ۱۵۰۶، ۱۵۲۱، ۱۵۵۳، ۱۵۶۶، ۱۵۹۶، ۱۶۳۶_۱۶۳۷، ۱۶۵۵، ۱۶۷۱، ۱۶۷۹_۱۶۸۲، ۱۷۶۴، ۱۷۷۹، ۱۸۲۶، ۱۸۳۱، ۱۸۵۳_۱۸۵۴، (ج_۴) ۱۹۴۹، ۲۰۲۲، ۲۱۴۳، ۲۱۹۵، ۲۲۳۵، ۲۲۳۸، ۲۲۴۲، ۲۲۵۵_۲۲۵۷، ۲۲۹۷، ۲۳۷۱، ۲۳۷۹، ۲۴۳۵، ۲۴۶۹، (ج_۵) ۲۵۴۳، ۲۶۰۲، ۲۶۴۰، ۲۷۴۴، ۲۷۸۰، (ج_۶) ۳۵۱۵_۳۵۱۶، ۳۵۷۵، ۳۶۱۷، ۳۶۵۶، ۳۷۰۲، ۳۷۴۲، ۳۷۹۱، ۳۸۱۸، ۳۹۰۴، ۳۹۷۸، (ج_۷) ۳۹۹۲، ۴۰۱۲، ۴۰۱۷_۴۰۲۸، ۴۰۳۰_۴۰۳۱، ۴۰۵۵، ۴۰۵۷_۴۰۵۸، ۴۰۸۵، ۴۱۳۵، ۴۱۴۷، ۴۲۱۴، ۴۲۲۴، ۴۲۹۴، ۴۳۶۲، ۴۳۶۹_۴۳۷۰، ۴۳۷۴، ۴۳۸۰_۴۳۸۱، ۴۳۸۶_۴۳۹۷، ۴۴۰۰، ۴۴۱۶، ۴۴۲۲، (ج_۸) ۴۴۸۷، ۴۵۰۲، ۴۵۲۶، ۴۵۳۹، ۴۵۵۰، ۴۵۶۱_۴۵۶۴، ۴۶۱۰، ۴۶۳۱، ۴۶۹۴، ۴۷۱۹_۴۷۲۱، ۴۷۲۶، ۴۷۲۸_۴۷۲۹، ۴۷۳۶، ۴۷۳۸، ۴۷۴۷_۴۷۴۸، ۴۷۶۳، ۴۸۰۵_۳۸۰۶، ۴۸۲۳_۴۸۲۴، ۴۸۳۰، ۴۸۳۶، ۴۸۵۷، ۴۸۶۵، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۰۷۱، ۵۰۷۸_۵۰۸۱، ۵۰۸۳_۵۰۸۵، ۵۱۳۷_۵ ۱۳۸، ۵۲۳۳، ۵۲۵۰_۵۲۵۱، ۵۲۷۵، ۵۳۰۹_۵۳۱۰، ۵۳۲۰، ۵۳۲۷، ۵۳۳۵_۵۳۳۶، ۵۳۶۹_۵۳۷۰، ۵۳۸۷، ۵۴۱۵، ۵۴۲۱، ۵۵۴۳، ۵۴۸۰، ۵۴۹۸، ۵۶۱۱، ۵۶۱۶، ۵۶۷۰، ۵۶۸۶، ۵۶۹۰، ۵۷۸۰، ۵۷۹۹، ۵۸۱۰، ۵۸۱۵، ۵۸۷۷، ۵۹۰۹، ۵۹۵۰، ۵۹۵۸، ۵۹۹۲، ۶۰۳۴، ۶۲۵۰، ۶۳۵۸، ۶۴۴۵

ابوبکر فاروقی مجددی: (ج_۶) ۳۷۶۰

ابوبکر قاضی ابن شہید: (ج_۶) ۳۹۴۰

ابوبکر قتلغ خان، سلطان الکامل: (ج_۵) ۲۸۵۷

ابوبکر لاہری ٹھٹوی، مخدوم: (ج_۶) ۳۶۸۷

ابوبکر، مولوی: (ج_۶) ۳۳۰۱

ابوبکر نساج: (ج_۸) ۴۸۴۶، ۴۸۴۹

ابوبکر، ہالانی: (ج_۶) ۳۴۳۶

ابوتراب بخشی: (ج_۲) ۱۰۳۲

ابوتراب سندھی، شیخ: (ج_۱۰) ۶۱۲۷

ابوتراب، شیخ (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی): (ج_۱۰) ۵۷۵۹

ابوجعفر الربانی: (ج_۲) ۵۳۵، (ج_۷) ۴۳۹۱

ابوجہل: (ج_۲) ۱۴۹۹، (ج_۵) ۲۹۱۵، (ج_۷) ۳۱۵۴، ۴۱۶۹، ۳۰۴۴، (ج_۸) ۴۵۹۴، ۴۷۳۸، (ج_۹) ۵۲۵۱۔

ابوحامد بن الشرقی: (ج_۲) ۵۲۳

ابوحذیفہ: (ج_۷) ۴۳۰۰

ابوحسن نوری: (ج_۲) ۹۸۸، ۹۹۷

ابوحفص البصری العبدی: (ج_۷) ۴۲۸۷

ابوحفص عمرو بن ابی سلمۃ: (ج_۲) ۵۲۴

ابوحنیفہ، امام نعمان بن ثابت: (ج_۱) ۸۳، ۲۱۶، ۳۱۲، ۴۳۷، (ج_۲) ۶۶۴_۶۶۶، ۶۷۰، ۶۸۶، ۶۹۶، ۷۰۲، ۷۰۴، ۷۰۷، ۷۱۰، ۷۱۸، ۷۲۷، ۸۲۹_۸۳۰، ۸۹۹، ۹۸۷، ۹۹۷، ۱۰۹۸، (ج_۳) ۱۳۸۰، ۱۴۴۰، ۱۵۲۹، ۱۵۹۵_۱۵۹۸، ۱۶۰۰_۱۶۰۲، ۱۶۰۴_۱۶۰۵، ۱۶۱۰_

۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۵۰_۱۶۵۵، ۱۶۶۲، ۱۶۷۱، ۱۶۷۳_۱۶۷۴، ۱۶۹۸، ۱۷۰۸_۱۷۰۹، ۱۷۵۱، ۱۸۳۲، (ج_۴) ۲۲۵۹، ۲۲۶۸، ۲۲۷۳، ۲۳۱۳، ۲۳۶۵، (ج_۵) ۲۶۴۳، ۲۸۸۳، ۳۰۴۹_۳۰۶۷، ۳۰۷۱، ۳۰۹۲، (ج_۶) ۳۱۴۳، ۳۱۷۸، ۳۵۲۳، ۳۸۸۴، (ج_۷) ۴۰۳۴، ۴۱۹۸، ۴۲۷۰، ۴۲۷۱، ۴۱۷۶، (ج_۸) ۴۵۰۱، ۴۵۸۰، ۴۵۹۳، ۴۶۲۱_۴۶۲۲، ۴۶۳۱_۴۶۳۳، ۴۶۳۶، ۴۶۴۲، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵، ۴۷۵۲، ۴۸۰۷، ۴۸۲۲_۴۸۲۳، ۴۹۴۸، ۴۹۶۳، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۲۵۸، ۵۲۶۰، ۵۲۶۵، ۵۳۶۹، (ج_۱۰) ۵۶۱۶، ۶۱۴۱، ۶۲۵۸

ابوحیان:(ج_۴)۲۳۲۹

ابوخزیمہ انصاری:(ج_۲)۹۱۸

ابوخیثمہ:(ج_۷)۴۲۸۲

ابوداوٗدالطیالسی:(ج_۲)۵۲۴، (ج_۷)۴۲۸۴

ابوداوٗد، امام:(ج_۲)۵۱۳، ۵۲۲_۵۲۳، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۴۶، ۵۸۰، ۶۲۵، ۶۷۷، (ج_۴) ۲۳۳۰، (ج_۷)۴۲۸۹، ۴۴۰۱، (ج_۹)۵۲۴۷، ۵۳۰۸، ۵۳۱۷

ابو درداء : (ج_۱) ۲۱۵، (ج_۲) ۵۱۴، ۵۲۶، ۵۶۷، (ج_۷) ۴۰۳۶، ۴۳۰۵، ۴۳۰۷، ۴۳۱۶، ۴۳۴۴، ۴۳۸۵، ۴۳۹۷

ابووقاق:(ج_۷)۴۱۱۲

ابو ذرغفاری: (ج_۲)۵۴۳، (ج_۳)۱۵۵۳، (ج_۴) ۲۲۹۷، (ج_۷) ۴۳۱۱، ۴۳۲۹، ۴۳۴۶، ۴۳۸۴، ۴۴۱۴، (ج_۸)۴۸۳۲

ابورافع:(ج_۷)۴۳۵۸، ۴۳۸۰

ابورجاء:(ج_۷)۴۲۹۶

ابورضا، شیخ:(ج_۵)۳۰۸۶

ابوزرعہ:(ج_۷)۴۳۱۵

ابوسعودمرادی قاضی، شیخ:(ج_۶)۳۲۴۱

ابوسعید :(ج_۸)۴۵۲۶، ۴۵۷۲، ۴۸۶۸

ابو سعید ابو الخیر شیخ: (ج_۳) ۱۴۳۲_۱۴۳۳، (ج_۹) ۵۴۲۰، (ج_۷)۴۰۷۹

ابوسعیدالانصاری:(ج_۷)۴۳۹۶

ابوسعیدبلخی بخاری، شیخ:(ج_۶)۳۲۲۶

ابوسعیدبن ابوالخیر، شیخ:(ج_۴)۲۳۳۵

ابوسعیدبن الاعرابی:(ج_۲)۵۳۹_۵۴۰، ۵۴۲

ابوسعیدبن سلطان محمد:(ج_۸)۴۹۳۵

ابوسعیدخدری:(ج_۲)۵۳۰، ۶۲۳، ۶۳۸۶۲۵، (ج_۴) ۲۳۱۴، (ج_۷) ۴۰۲۵، ۴۳۳۱، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۸، ۴۳۵۰، ۴۳۶۹، ۴۳۸۲، ۴۳۸۵، ۴۳۸۶، ۴۳۹۴، ۴۳۹۷.

ابوسعیدخراز، شیخ:(ج_۳)۱۴۲۶، (ج_۴)۲۰۷۱، (ج_۵) ۲۹۳۳

ابوسعید، شیخ :(ج_۴)۲۲۵۱

ابوسعید، شیخ ہند:(ج_۲)۱۲۱۵

ابو سعید مجددی رامپوری دہلوی، شاہ : (ج_۱) ۴۵۸، (ج_۲) ۱۱۴۵، ۱۱۵۰، (ج_۴) ۲۴۸۷، (ج_۵) ۲۵۸۲، ۲۷۶۵، ۲۸۲۶، (ج_۶) ۳۱۵۷_۳۳۵۸، ۳۳۶۳، ۳۳۶۷، ۳۴۴۴، ۳۶۹۸، ۳۹۱۷، ۳۹۳۶، ۳۹۸۳، (ج_۱۰) ۵۸۸۱_۵۸۸۲، ۵۸۹۴، ۵۹۰۴، ۶۰۳۷،

۶۰۴۴، ۶۱۰۰، ۶۱۸۲، ۶۲۵۹، ۶۲۶۷

ابوسعید مخزومی: (ج۔۸) ۴۸۶۰

ابوسعید، ملا: (ج۔۲) ۷۸۳

ابوسعید ہجویری، شیخ: (ج۔۴) ۲۰۸۶

ابوسفیان الحمصی: (ج۔۷) ۴۲۸۵

ابوشکور سالمی، امام: (ج۔۲) ۵۱۳

ابوشامہ المہدی: (ج۔۷) ۴۲۹۳

ابوشیبہ: (ج۔۷) ۴۳۴۹

ابوشیخ: (ج۔۷) ۴۳۳۹

ابوصالح، سید: (ج۔۸) ۴۸۵۹، ۴۸۶۰

ابوطالب اگھمی، شیخ: (ج۔۶) ۳۵۷۴، ۳۶۹۳

ابوطالب، عبدمناف،: (ج۔۵) ۲۹۱۵

ابوطالب مکی، امام: (ج۔۲) ۵۱۳، ۵۳۸، ۵۷۰، ۷۸۹،
(ج۔۷) ۴۳۱۰، ۴۳۱۱

ابوطاہر، الفقیہ: (ج۔۷) ۴۳۰۱

ابوطاہر، علامہ: (ج۔۹) ۵۲۷۱

ابوطاہر کورانی مدنی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۶۸، ۳۱۷۵، ۳۳۵۹

ابوطاہر ملتانی بن کمال: (ج۔۶) ۳۹۳۹

ابوطبیلہ اطالوی، جرنیل: (ج۔۶) ۳۸۹۰

ابوطفیل: (ج۔۷) ۴۴۱۲

ابوظفر ندوی، سید: (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

ابوعاصم: (ج۔۷) ۴۲۹۳

ابوعبدالرحمٰن: (ج۔۷) ۴۲۹۰

ابوعبدالرحمٰن الکوفی: (ج۔۷) ۴۳۰۱، ۴۳۰۲

ابوعبدالرحمٰن المقری: (ن۔۲) ۵۲۸، (ج۔۶) ۳۴۴۳

ابوعبدالرحمٰن بن الحسین السلمی: (ج۔۷) ۴۲۹۱، ۴۳۱۵

ابوعبداللہ الحافظ: (ج۔۲) ۵۷۹، ۵۹۷

ابوعبداللہ، الحافظ: (ج۔۷) ۴۲۸۳

ابوعبداللہ الخرقی: (ج۔۲) ۵۶۲

ابوعبداللہ، مروزی: (ج۔۱) ۳۰۱۔۳۰۲

ابوعبید: (ج۔۲) ۱۱۷۳، (ج۔۷) ۴۲۸۸

ابوعبید المزحجی: (ج۔۷) ۴۲۸۸

ابوعبید بن القاسم: (ج۔۷) ۴۴۱۳

ابوعبیدہ بن الجراح: (ج۔۲) ۵۴۴۔۵۴۵

ابوعبیدہ (فقیہہ): (ج۔۲) ۱۱۷۴

ابوعبیدۃ: (ج۔۷) ۴۳۳۸

ابوعصمۃ بن النعمان: (ج۔۷) ۴۳۰۵

ابوعلی بن نبہان: (ج۔۲) ۶۱۷، (ج۔۷) ۴۴۱۳

ابوعلی حسن ابن علی عجمی مکی: (ج۔۴) ۲۴۵۲

ابوعلی فارمدی، خواجہ فضیل بن محمد: (ج۔۴) ۲۲۴۵، ۲۲۵۸۔
۲۲۵۹، (ج۔۶) ۳۹۸۰، (ج۔۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۷

ابوعمر: (ج۔۳) ۱۴۹۷، (ج۔۷) ۴۳۱۶

ابوعوانۃ: (ج۔۷) ۴۲۹۷

ابوقتادۃ: (ج۔۷) ۴۴۰۳

ابوکلیم خان: (ج۔۷) ۴۴۱۴

ابولہب: (ج۔۳) ۱۶۷۱، (ج۔۵) ۲۹۱۵، (ج۔۷) ۴۱۵۴،
(ج۔۸) ۴۷۴۸، ۴۵۹۴

ابومالک اشعری: (ج۔۲) ۵۲۰، (ج۔۷) ۴۳۱۳، ۴۳۱۴،

۴۳۱۵، ۴۳۱۶

ابومحمد السمز ی:(ج۔۷)۴۳۱۵

ابومحمد بن شیخ عبداللہ عمدمیہ:(ج۔۸)۴۸۵۵

ابومحمد بن عبداللہ:(ج۔۲)۶۳۴

ابومحمد چشتی:(ج۔۸)۴۸۵۶

ابومحمد روز بھان:(ج۔۲)۵۸۸، ۶۱۹، ۶۳۲

ابومحمد قادری لاہوری (خلیفہ خواجہ محمد طاہر بندگی):(ج۔۶) ۳۷۶۶

ابومحمد مجددی (کالم نگار):(ج۔۶)۳۷۰۳

ابومحمد مکی:(ج۔۲)۱۱۰۹

ابومسعود البدری:(ج۔۷)۴۳۸۹

ابومسلم خولانی:(ج۔۷)۴۳۱۶

ابومظفر بن سمعانی، امام:(ج۔۲)۵۸۲

ابومعاویہ:(ج۔۲)۵۳۰، ۵۹۱، ۶۳۴

ابومعشر نجیح سندھی:(ج۔۶)۳۴۱۵

ابومعن الرقاشی:(ج۔۲)۵۶۵، (ج۔۷)۴۲۹۳

ابومنصور سمعانی:(ج۔۲)۵۳۵، (ج۔۷)۴۲۹۱

ابومنصور ماتریدی، امام: (ج۔۲)۱۱۴۲، ۱۱۸۷، (ج۔۸) ۴۷۹۰، (ج۔۹)۵۲۶۵، (ج۔۱۰)۶۳۹۴

ابوموسیٰ اشعری: (ج۔۲)۵۲۱، ۶۳۶، (ج۔۷) ۴۳۳۷، (ج۔۱۰)۶۳۹۴

ابوموسیٰ (راوی حدیث):(ج۔۲)۵۹۱ (ج۔۷)۴۳۶۶، ۴۳۸۹

ابونجیب سھروردی، شیخ:(ج۔۲)۵۱۳، ۶۱۷، ۶۲۵، ۶۲۷، (ج۔۷)۴۴۱۳، (ج۔۸)۴۸۴۹

ابونعیم اصفہانی، امام:(ج۔۲)۵۲۲۔۵۲۳، ۵۲۸۔۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۷، ۵۴۱، ۵۴۴، ۵۵۷، ۵۶۰، ۵۷۵۔۵۷۶، ۵۸۷، ۶۱۴، (ج۔۵) ۲۹۲۰، (ج۔۷) ۴۰۲۳، ۴۲۸۶، ۴۲۸۷، ۴۳۰۰ ۔ ۴۳۰۳، ۴۳۲۵، ۴۳۳۲، ۴۳۳۴، ۴۳۳۸، ۴۳۵۰ ۔ ۴۳۵۱، ۴۳۵۳، ۴۳۵۶، ۴۳۷۴، ۴۳۸۸، ۴۴۰۰، ۴۴۰۳، ۴۴۰۸، ۴۴۱۰، (ج۔۸)۴۶۱۶، ۴۸۳۳

ابوہاشم الرمانی:(ج۔۷)۴۳۰۷

ابوہاشم المخز ومی:(ج۔۷)۴۳۰۴

ابو ہریرہ: (ج۔۱) ۷۷، ۲۰۹، ۲۱۱، (ج۔۲) ۵۱۳۔۵۱۴، ۵۴۳، ۵۴۶، ۵۶۱، ۵۶۶، ۵۷۲، ۵۷۴ ۔ ۵۷۵، ۵۹۴۔۵۹۵، ۶۰۶، ۶۰۸، ۶۲۵، ۶۷۷، ۸۷۵، ۹۱۸، ۱۱۱۰، (ج۔۳) ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۶۳۰، ۱۷۰۰، (ج۔۴) ۲۲۹۵، ۲۳۱۴، ۲۵۰۱، (ج۔۷)۴۲۲۸، ۴۲۲۹، ۴۲۸۷۔ ۴۲۸۸، ۴۲۹۲ ۔ ۴۲۹۳، ۴۳۰۳ ۔ ۴۳۰۵، ۴۳۰۹، ۴۳۱۳، ۴۳۱۶ ۔ ۴۳۱۷، ۴۳۲۴ ۔ ۴۳۲۵، ۴۳۲۶، ۴۳۲۹۔۴۳۳۴، ۴۲۹۲، ۴۳۳۵ ۔ ۴۳۳۷، ۴۳۳۹۔ ۴۳۴۰، ۴۳۴۲ ۔ ۴۱۴۳، ۴۳۴۷ ۔ ۴۳۴۹، ۴۳۵۲، ۴۳۵۴۔۴۳۵۶، ۴۳۶۰، ۴۳۶۳۔۴۳۶۴، ۴۳۶۷۔ ۴۳۶۸، ۴۳۷۰ ۔ ۴۳۷۲، ۴۳۷۵، ۴۳۸۲۔۴۳۸۳، ۴۳۸۷، ۴۳۸۹، ۴۳۹۰، ۴۳۹۳۔۴۳۹۴، ۴۳۹۹۔ ۴۴۰۴، ۴۴۰۶، ۴۴۱۱۔۴۴۱۲، (ج۔۸)۴۵۲۶، ۴۷۳۰، ۴۷۴۰، ۴۷۶۱۔۴۷۶۲، (ج۔۹)۵۱۸۶، ۵۲۷۲، ۵۳۱۸، (ج۔۱۰)۶۲۰۴

ابوہنداری:(ج۔۲)۵۷۸

ابوھاشم کوفی، صوفی:(ج۔۱)۲۴۰

ابویحییٰ ابن ابی میسرہ:(ج۔۲)۵۲۷
ابویزید بسطامی:(ج۔۲)۱۰۲۸،(ج۔۵)۲۸۹۳
ابویزید، شیخ:(ج۔۲)۱۰۲۰، ۱۰۳۲، ۱۲۰۰
ابویزید عشقی:(ج۔۴)۲۲۴۴
ابویعلی موصلی، امام: (ج۔۲) ۵۲۵، ۵۵۳_۵۵۴، ۶۱۴، ۵۶۶، (ج۔۷)۴۲۸۱، ۴۲۸۲، ۴۳۳۶، ۴۳۵۱، ۴۳۶۳، ۴۳۸۸
ابویوسف :(ج۔۸)۴۹۶۳،
ابو یوسف، امام: (ج۔۲) ۷۰۰، ۹۸۷، ۹۹۷، (ج۔۳) ۱۵۲۹، ۱۵۹۵، ۱۶۰۴، ۱۶۱۲، ۱۷۰۱، ۱۷۵۱، (ج۔۵) ۲۸۸۳
ابویوسف چشتی:(ج۔۸)۴۸۵۶
ابویوسف ہمدانی:(ج۔۸)۴۸۵۷، (ج۔۱۰)۶۱۴۱
ابویونس القشیر ی:(ج۔۷)۴۳۰۵
ابوالمعانی، مرزا:(ج۔۴)۲۲۸۴
ابوالخیر مکی:(ج۔۱۰)۶۲۴۳
ابوی بخاری سرہندی، شاہ:(ج۔۵)۲۷۲۱
اتا، سید:(ج۔۴)۲۲۴۷
اجل، سید:(ج۔۹)۵۴۲۰
اجمل بھڑانچی، شیخ:(ج۔۸)۴۸۴۷، ۴۸۴۹
اجمل خاں، حکیم:(ج۔۶)۳۶۲۷، ۳۶۷۴
اجمل، سید:(ج۔۸)۴۸۵۵، ۴۸۴۵
احتشام الحق تھانوی:(ج۔۶)۳۵۴۹_۳۶۵۰
احسان احمد:(ج۔۵)۳۰۰۸
احسان اللہ سرہندی:(ج۔۴)۲۲۰۰،(ج۔۵)۲۶۴۰
احسان اللہ کوئٹوی، قاری:(ج۔۱۰)۶۱۱۴۰
احسان الٰہی قریشی (طابع):(ج۔۱۰)۶۴۳۱
احسان اللہ گورکھپوری، علامہ: (ج۔۴) ۱۹۴۱، (ج۔۶) ۳۹۴۰،(ج۔۹)۵۱۵۵
احسان عباس، ڈاکٹر:(ج۔۵) ۲۷۰۰، (ج۔۶) ۳۱۹۰، ۳۹۵۳
احسن اللہ بیان:(ج۔۴)۲۴۶۵
احمد :(ج۔۶)۳۵۶۷
احمد ابدال چشتی:(ج۔۸)۴۸۴۱
احمد ابدالی قندھاری بن اسمٰعیل:(ج۔۶)۳۷۱۸
احمد ابوالخیر المکی:(ج۔۳)۱۲۹۸
احمد ابوالخیر مرداد حنفی:(ج۔۵)۲۶۹۶
احمد ابی الھدیٰ، شیخ:(ج۔۶)۳۱۹۴
احمد اٹکی، صاحبزادہ (فرزند شیخ عبد الشکور شاکر اٹکی): (ج۔۱۰)۵۹۳۳_۵۹۳۴
احمد ارشاد، شیخ:(ج۔۲)۷۳۶،(ج۔۶)۳۹۴۰
احمد ارشد، سید پروفیسر:(ج۔۱۰)۵۶۷۰
احمد استنبولی حنفی، شیخ: (ج۔۳) ۱۳۴۷، ۱۳۷۴، (ج۔۴) ۲۳۹۴
احمد البشبیشی مصری ازہری شافعی، علامہ شیخ:(ج۔۲)۱۱۰۷، ۱۱۴۲، ۱۱۸۷، (ج۔۴) ۲۴۵۱، (ج۔۵) ۲۸۰۴، (ج۔۶) ۳۲۰۹، ۳۹۴۰،(ج۔۸)۴۵۹۹،(ج۔۹)۵۳۴۱
احمد البناء، شیخ:(ج۔۶)۳۱۹۲
احمد الحلبی، سید:(ج۔۸)۴۸۶۱

احمد الحسینی، سید: (ج_۵)۲۶۵۸
احمد الروزباری، ابوعلی: (ج_۱۰)۵۶۹۵
احمد اللہ، مولوی: (ج_۴)۲۴۷۱
احمد النقشبندی الاحداری، الشیخ: (ج_۵)۲۶۴۳
احمد الواسطی، شیخ: (ج_۳)۱۵۶۷
احمد انصاری: (ج_۹)۵۰۳۹
احمد انوار الحق فرنگی محلی، مولانا: (ج_۵)۲۸۷۸، ۲۸۹۲
احمد اویس رحمانی، شیخ: (ج_۹)۵۳۷۰
احمد بجواری، سید: (ج_۹)۵۲۱۵
احمد بجواڑوی، شیخ: (ج_۲)۱۰۲۰
احمد بخاری، شیخ: (ج_۷)۴۰۶۱
احمد بخش صادق چشتی سلیمان، مولانا: (ج_۵)۲۸۸۲
احمد برکی، شیخ: (ج_۲)۵۰۹، ۵۱۱، ۹۲۷، ۹۲۸، ۱۰۷۵، (ج_۳)۱۳۷۳، ۱۷۷۳، (ج_۴)۲۰۳۰، ۲۲۳۷، ۲۳۸۱، ۲۳۸۶، ۲۴۱۹_۲۴۲۰، (ج_۵)۲۷۴۷، ۲۷۴۸، (ج_۸)۴۵۵۹_۴۵۶۰، ۴۸۶۶، (ج_۹) ۵۰۲۴، ۵۰۲۶، ۵۱۲۶_۵۱۲۶۷، (ج_۱۰)۶۲۵۹
احمد بریلوی، سید: (ج_۹)۵۱۶۱، ۵۴۲۱، ۵۵۲۳
احمد بن ابراہیم: (ج_۷)۴۳۰۵
احمد بن ابراہیم بن جامع: (ج_۲)۵۱۸
احمد بن ابراہیم رمی کریدی حنفی: (ج_۶)۳۱۷۷
احمد بن ابراہیم، علان صدیقی مکی: (ج_۶)۳۱۵۵
احمد بن ابی الحواری: (ج_۲)۵۳۸
احمد بن ابی المجالد الحافظ: (ج_۷)۴۲۸۶
احمد بن ابی جعفر نصیبی: (ج_۲)۶۱۳
احمد بن اسمٰعیل، شیخ: (ج_۶)۳۲۴۰
احمد بن الحسین: (ج_۲)۵۳۱
احمد بن الیاس کردی، شیخ: (ج_۶)۳۱۷۷
احمد بن باقانی نابلسی خلوتی، شیخ: (ج_۶)۳۱۷۷
احمد بن بہرام: (ج_۷)۴۳۰۶
احمد بن حسن جوہری، شیخ: (ج_۶)۳۲۰۸
احمد بن حسن عطاس، شیخ: (ج_۶)۳۲۱۵
احمد بن حسین، سید: (ج_۸)۴۵۷۱
احمد بن حسین، مولانا: (ج_۴)۲۵۰۵
احمد بن حنبل، امام: (ج_۱)۳۸۳، (ج_۲)۵۱۴، ۵۲۰_۵۲۲، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۴۳_۵۴۵، ۵۵۱، ۵۶۱، ۵۶۶، ۵۷۱_۵۷۲، ۵۸۱، ۵۹۵، ۶۰۵، ۶۱۹، ۶۲۵، ۶۳۴، ۶۴۶، ۶۷۷، ۷۰۲، ۷۱۸، (ج_۳)۱۴۲۰، ۱۵۹۸، ۱۶۶۲، ۱۶۷۱، (ج_۴)۲۲۶۸، (ج_۵)۲۸۸۳، ۳۰۵۱، ۳۰۶۲_۳۰۶۳، (ج_۶) ۳۴۱۶، (ج_۷) ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، ۴۲۹۸، ۴۲۹۹، ۴۳۰۳، ۴۳۱۳، ۴۳۱۴، ۴۳۲۸، ۴۳۳۰، ۴۳۳۱، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۸، ۴۳۴۰، ۴۳۴۳، ۴۳۴۵، ۴۳۴۶، ۴۳۵۳، (ج_۸) ۴۸۳۱، ۴۸۳۳، ۴۵۰۹، ۴۸۳۸، (ج_۹) ۵۱۷۸، ۵۲۴۶، ۵۲۶۵، ۵۳۲۱، (ج_۱۰)۵۸۴۴
احمد بن خالد: (ج_۲)۵۱۷
احمد بن خلیل، شیخ (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی): (ج_۱۰) ۵۶۲۷
احمد بن خلیل، شیخ (یک دست): (ج_۶)۳۱۶۲_۳۱۶۳
احمد بن دین کاتب: (ج_۶)۳۹۴۰

احمد بن سعید الدمشقی: (ج_۷) ۴۳۰۱

احمد بن سعید عقیلہ مکی: (ج_۱۰) ۶۳۸۳

احمد بن سنان: (ج_۲) ۵۴۶

احمد بن سندو، شیخ المشائخ: (ج_۶) ۳۴۷۷

احمد بن سہل: (ج_۷) ۴۴۶۷

احمد بن شرجیل الشعبی، امام: (ج_۷) ۴۳۰۶

احمد بن شعیب الرویانی: (ج_۲) ۵۷۸

احمد بن شمس الدین سوار شافعی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۹۴، ۳۲۲۸

احمد بن صالح: (ج_۲) ۵۳۵، (ج_۷) ۴۲۸۹، ۴۳۱۲

احمد بن عبد الطیف ابن عبد الہادی عمری: (ج_۶) ۳۱۷۷

احمد بن عبد الطیف تیونسی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۸۰

احمد بن عبد الفتاح شہاب الدین ابو العباس، شیخ: (ج_۶) ۳۲۰۸

احمد بن عبد اللطیف، شہاب الدین، ابو العباس: (ج_۶) ۳۲۳۵

احمد بن عبد اللہ النعیمی: (ج_۲) ۵۷۴

احمد بن عبدو، کردی: (ج_۶) ۳۱۶۰

احمد بن عبید اللہ عطار، شیخ: (ج_۶) ۳۱۷۷، ۳۱۸۰، ۳۱۸۲، ۳۲۳۶

احمد بن عثمان عطار ہندی مالوی، شیخ ابو الخیر: (ج_۵) ۲۶۹۱

احمد بن علان شیخ، نقشبندی: (ج_۶) ۳۱۵۸

احمد بن علی البونی، امام: (ج_۱۰) ۵۹۷۲

احمد بن علی الکشمھینی: (ج_۲) ۵۶۲

احمد بن علی بدوی طنطاوی: (ج_۶) ۳۲۱۵

احمد بن علی بن ثابت بن احمد مہدی: (ج_۷) ۴۳۰۰، ۴۳۰۲، ۴۳۰۳، ۴۳۰۶، ۴۳۰۷

احمد بن علی طرابلسی، شیخ: (ج_۶) ۳۲۲۸

احمد بن علی فینی دمشقی: (ج_۶) ۳۱۹۴

احمد بن عیسیٰ، ابو سعید: (ج_۷) ۴۴۴۲

احمد بن فضل باکثیر، شیخ: (ج_۶) ۳۱۵۸

احمد بن محمد: (ج_۶) ۳۴۷۷، (ج_۷) ۴۳۰۵

احمد بن محمد بن عبد الغنی البناء مصری: (ج_۶) ۳۱۹۱_۳۱۹۲

احمد بن محمد بن عمر الاحمیسی، ابو سعید: (ج_۲) ۵۹۷

احمد بن محمد بن مسلمہ: (ج_۲) ۵۴۰

احمد بن محمد بن نصر: (ج_۲) ۵۸۰

احمد بن محمد حلوی حموی، شیخ نجیب الدین: (ج_۶) ۳۱۹۴

احمد بن محمد عجلی یمنی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۹۲

احمد بن محمد بن سعید: (ج_۲) ۵۲۳

احمد بن منصور الرمادی: (ج_۷) ۴۳۱۵

احمد بن منیع: (ج_۷) ۴۳۱۶

احمد بن نصر: (ج_۲) ۵۱۵

احمد بن ہارون: (ج_۷) ۴۲۸۴

احمد بن یحییٰ منیری، شیخ شرف الدین: (ج_۲) ۵۳۶، ۵۳۸، ۵۵۱، ۵۷۰، ۵۷۸، ۵۸۳، ۵۹۷، ۶۰۲_۶۰۳، ۶۲۰، ۶۱۹، ۶۳۱، (ج_۵) ۳۰۱۶_۳۰۱۷، (ج_۶) ۳۹۳۹، (ج_۹) ۵۵۲۰

احمد بن یوسف السلمی: (ج_۲) ۵۲۴، ۵۳۲

احمد بن یوسف (خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی): ،

(ج۔۳)۱۳۶۵

احمد بن یونس: (ج۔۲)۵۴۰۔۵۴۱

احمد بہاری: (ج۔۴)۲۰۶۵

احمد بیاوی: (ج۔۴)۲۰۵۱

احمد بیگ خان کابلی، میرک: (ج۔۱۰)۵۹۲۰، ۵۹۲۶

احمد پاشا، الجزار: (ج۔۶)۳۲۳۳۔۳۲۳۵، ۳۲۷۹

احمد پینالوی، مولانا سید (استاد خواجہ غلام قاسم کبوہ): (ج۔۱۰)۵۹۰۳

احمد تاج الدین ابوالفضل سکندری: (ج۔۶)۳۶۰۳

احمد ترابی: (ج۔۲)۶۰۷

احمد تقی، خواجہ: (ج۔۹)۵۴۹۱

احمد ٹھٹوی، شیخ: (ج۔۶)۳۶۸۷، ۳۶۹۹

احمد جام زندخیل، شیخ: (ج۔۵)۲۷۲۰

احمد جام ژندہ، شیخ: (ج۔۸)۴۹۳۶

احمد جام، شیخ: (ج۔۱)۱۱، ۱۸، ۴۰، ۱۴۰، ۲۲۸، ۲۷۰، (ج۔۲)۱۱۱۹، (ج۔۳)۱۳۶۴، ۱۳۸۹، (ج۔۶)۳۳۲۷، (ج۔۸)۴۵۲۴

احمد جان: (ج۔۶)۳۸۲۲

احمد جی، شیخ (خلیفہ خواجہ محمد نامدار شاہ): (ج۔۱۰)۵۹۳۸، ۶۰۰۱

احمد جی عثمانی، مولانا خواجہ شیخ: (ج۔۱۰)۵۹۴۰، ۵۹۴۳۔۵۹۴۴

احمد، حافظ مفتی (پشاور): (ج۔۶)۳۴۹۵، ۳۸۹۲

احمد، حافظ: (ج۔۹)۵۲۱۷

احمد حسن امروہوی، خواجہ: (ج۔۸)۴۶۰۰

احمد حسن حسنی، صاحبزادہ: (ج۔۱۰)۵۹۰۲، ۵۹۰۷۔۵۹۰۸

احمد حسن دہلوی، شیخ: (ج۔۲)۷۳۵

احمد حسن کانپوری، مولانا: (ج۔۶)۳۷۸۰

احمد حسن، مولوی (والد پروفیسر حامد حسن قادری): (ج۔۱۰)۵۸۰۷

احمد حسن نقشبندی: (ج۔۱۰)۶۴۴۰

احمد حسین احمد: (ج۔۸)۴۹۸۵

احمد حسین خان نقشبندی، خواجہ: (ج۔۱)۳۲۲، (ج۔۳)۱۲۹۷، ۱۸۰۰، (ج۔۴)۱۹۱۰، (ج۔۶)۳۹۰۶، ۳۹۴۱، (ج۔۷)۳۹۹۲، ۳۹۹۷، ۴۲۳۱، ۴۲۳۲، (ج۔۸)۴۹۸۴، (ج۔۹)۵۱۵۴، (ج۔۱۰)۵۷۷۵، ۵۸۴۵، ۶۲۴۴، ۶۳۲۰، ۶۳۵۶، ۶۳۷۵

احمد حسین، خواجہ: (ج۔۱)۲۴، ۲۷، (ج۔۳)۱۸۸۵، (ج۔۴)۲۴۴۱، ۲۴۵۵

احمد حسین دہلوی، شیخ: (ج۔۶)۳۹۴۱

احمد حسین، سید: (ج۔۶)۳۴۰۸

احمد حسین فیروزپوری، قاری، مولانا: (ج۔۸)۴۸۷۰

احمد حسین مجددی: (ج۔۲)۴۸۷، ۷۷۳

احمد حسین مرزا نقشبندی، ڈاکٹر: (ج۔۱)۴۳، ۴۸، ۶۲، ۹۶، ۱۰۳۔۱۰۴، (ج۔۶)۳۲۶۶۔۳۲۶۷، ۳۲۹۵

احمد حسین، مولانا: (ج۔۶)۳۹۴۱

احمد حسین نقشبندی، حکیم: (ج۔۶)۳۶۲۷، ۳۶۹۳

احمد حضراوی مکی، شیخ بن محمد: (ج۔۵)۲۶۹۸، (ج۔۶)

۳۹۴۰

احمد خان، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۶۸۵، ۲۷۰۰، (ج۔۶) ۳۹۴۱

احمد خان، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۲۷، (ج۔۱۰) ۶۴۳۸

احمد خان نظامانی، خلیفہ: (ج۔۶) ۳۲۸۶، ۳۴۴۱، ۳۶۰۳، ۳۶۰۵، ۳۶۸۸

احمد دردیر مالکی: (ج۔۶) ۳۲۱۰

احمد دلواری، سید: (ج۔۶) ۳۹۰۳

احمد دمائی، خواجہ قاضی بن محمد صدیق: (ج۔۴) ۱۹۹۹، (ج۔۶) ۳۴۳۹، ۳۴۴۱، ۳۴۴۹، ۳۴۷۷، ۳۴۸۰۔۳۴۸۳، ۳۴۸۶، ۳۶۲۶، ۳۷۰۱

احمد دہان حنفی، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۸۹، (ج۔۶) ۳۳۶۵

احمد دیبنی، شیخ: (ج۔۳) ۱۳۷۳، (ج۔۵) ۲۷۴۸، (ج۔۱۰) ۶۲۵۹

احمد دین انگوی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۹۴۱

احمد دیوبندی، شیخ: (ج۔۹) ۵۴۸۹، ۵۵۲۰

احمد ذھبی: (ج۔۶) ۳۹۴۱

احمد (راوی حدیث): (ج۔۴) ۲۲۹۵، ۲۳۳۰

احمد ربانی (فرزند ڈاکٹر محمد شفیع): (ج۔۱۰) ۶۱۱۹

احمد رضا خاں بریلوی، امام: (ج۔۱) ۱۱، ۱۷۔۸۱، ۲۱، ۲۴، ۲۷، ۳۰، ۳۳، ۴۱، ۴۴، ۴۶، ۷۱، ۱۰۵، ۱۲۷، ۱۸۵، ۴۶۱، ۴۶۴، (ج۔۲) ۴۸۸، ۴۹۱، ۶۸۴، ۵۹۱، ۶۹۲، ۷۱۲، ۷۱۷، ۷۲۹، ۷۳۷، ۱۱۰۲، ۱۱۵۹، ۱۱۸۸، (ج۔۳) ۱۵۶۳۔۱۵۶۴، ۱۵۶۶، ۱۵۹۶، ۱۶۵۷۔۱۶۵۸، ۱۶۶۰۔۱۶۶۱، ۱۷۷۷، ۱۸۸۱، ۱۸۳۸، ۱۸۸۵، (ج۔۴) ۱۹۰۱، ۲۲۸۹، ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۳۶، ۲۵۳۹، ۲۵۴۱، ۲۵۵۴، ۲۵۵۹۔۲۵۶۰، ۲۵۶۵۔۲۵۶۶، ۲۵۷۳، ۲۵۷۷، ۲۵۷۹، ۲۶۴۳، ۲۶۹۵، ۲۸۷۱، ۲۸۷۷۔۲۸۷۹، ۲۸۹۲، ۲۸۹۵۔۲۹۱۵، ۲۹۱۸۔۲۹۲۱، ۳۰۱۴۔۳۰۱۵، ۳۱۱۰، ۳۱۱۷، (ج۔۶) ۳۱۲۹، ۳۱۳۳، ۳۱۴۳، ۳۱۹۷، ۳۱۹۹، ۳۳۳۹، ۳۴۶۴، ۳۵۹۴، ۳۶۴۰۔۳۶۴۲، ۳۶۵۰، ۳۶۶۵، ۳۶۸۴۔۳۶۸۵، ۳۹۴۱، ۳۹۶۰، (ج۔۷) ۳۹۹۲، ۳۹۹۵، ۴۰۰۹، ۴۲۲۰، ۴۲۶۷، ۴۲۷۶، ۴۲۷۸، ۴۴۷۸، (ج۔۸) ۴۴۸۸، ۴۴۹۱، ۴۷۹۵۔۴۷۹۶، ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰۔۵۰۰۱، ۵۰۰۳، ۵۰۱۳، ۵۰۶۷، ۵۱۹۹، ۵۲۰۳۔۵۲۰۷، ۵۵۷۰، ۵۵۸۰۔۵۵۸۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۲، ۵۶۹۵، ۵۵۹۷، ۵۶۱۵۔۵۶۱۷، ۵۶۲۲، ۵۶۹۱۔۵۶۹۲، ۵۶۹۴، ۵۶۹۶، ۵۸۰۲۔۵۸۰۶، ۵۸۱۰، ۶۰۳۴، ۶۰۴۱، ۶۰۷۲، ۶۰۹۷، ۶۳۳۲، ۶۴۹۲

احمد رضا کریمی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۶

احمد رفائی، شیخ: (ج۔۹) ۵۴۶۷

احمد زرکوب شیرازی، ابوالعباس معین الدین: (ج۔۵) ۲۸۵۸، (ج۔۶) ۳۹۴۹

احمد زمان، مخدوم: (ج۔۶) ۳۴۴۸، ۳۴۵۲

احمد زواوی مالکی، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۹۱

احمد زینی دحلان مکی، علامہ سید: (ج۔۵) ۲۶۹۶۔۲۶۹۸، (ج۔۶) ۳۳۶۵، ۳۵۹۸، ۳۷۵۶، ۳۹۴۱

احمد سروش: (ج۔۵) ۲۵۷۶، ۲۵۷۹

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): (ج۔۱) ۱، ۲، ۱۰، ۱۳، ۱۷، ۲۰، ۲۲، ۲۵، ۳۲، ۴۱۔۴۹، ۵۱، ۶۰۔۶۱، ۶۳۔۶۵، ۶۷، ۶۹۔۷۶، ۷۸۔۸۲، ۸۴۔۸۵، ۹۳، ۹۵، ۹۷، ۹۹۔۱۰۵، ۱۸۴، ۲۶۳، ۲۷۱، ۲۷۸۔۲۷۹، ۳۰۱، ۳۰۴، ۳۰۸۔۳۰۹، ۳۱۶، ۳۱۸۔۳۱۹، ۳۲۷۔۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۳۔

۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۲_۳۴۴، ۳۵۳، ۳۵۸_۳۶۰، ۳۶۲_
۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹_۳۷۶، ۳۷۸، ۳۸۰_۳۸۴،
۳۹۳_۴۰۲، ۴۰۶_۴۱۶، ۴۱۹_۴۲۹، ۴۳۵، ۴۴۱_
۴۴۸، ۴۵۱_۴۵۲، ۴۵۷، ۴۵۹_۴۶۰، ۴۶۲، (ج_۲)
۴۸۱_۴۸۲، ۴۸۹، ۵۰۲، ۵۵۰، ۵۵۳، ۵۸۰، ۵۸۴،
۶۰۲، ۶۶۳_۶۶۴، ۶۶۸، ۶۷۲، ۶۷۴، ۶۸۵، ۶۸۷،
۶۹۲، ۷۰۰، ۷۰۷_۷۰۸، ۷۱۲، ۷۲۱، ۷۳۰، ۷۳۸،
۷۴۲، ۷۵۴، ۷۶۰، ۷۶۷، ۷۷۵، ۸۰۰، ۸۰۵، ۸۱۶،
۸۲۲، ۸۳۳، ۸۴۴، ۸۴۸_۸۴۹، ۸۵۴_۸۵۵، ۸۷۰،
۹۱۹، ۹۲۱، ۹۲۷، ۹۳۲، ۹۵۵، ۹۸۰، ۹۸۳، ۹۸۸، ۹۹۰،
۹۹۳_۹۹۷، ۹۹۹_۱۰۰۵، ۱۰۰۷_۱۰۱۲، ۱۰۱۷_۱۰۲۶،
۱۰۲۸_۱۰۲۹، ۱۰۳۳، ۱۰۳۷_۱۰۳۸، ۱۰۴۲، ۱۰۵۶،
۱۰۶۷، ۱۰۷۱، ۱۰۷۵_۱۰۷۶، ۱۰۷۹، ۱۰۸۱_۱۰۸۲،
۱۰۸۵، ۱۰۹۷_۱۰۹۸، ۱۱۰۰، ۱۱۰۲، ۱۱۱۲، ۱۱۱۵، ۱۱۱۹،
۱۱۲۷_۱۱۲۸، ۱۱۳۸_۱۱۳۹، ۱۱۴۱، ۱۱۴۴، ۱۱۴۹_۱۱۵۰،
۱۱۶۳، ۱۱۶۷، ۱۱۷۵_۱۱۷۶، ۱۱۷۸، ۱۱۸۲، ۱۱۸۴، ۱۱۸۶،
۱۱۸۸، ۱۱۹۰، ۱۱۹۵، ۱۱۹۷، ۱۲۰۱_۱۲۱۱، ۱۲۱۳، ۱۲۱۵_
۱۲۱۸، ۱۲۲۱، ۱۲۲۵، ۱۲۳۰، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵_۱۲۳۶، ۱۲۳۸،
۱۲۴۱_۱۲۴۲، ۱۲۴۴، ۱۲۴۶، ۱۲۵۰، ۱۲۵۵، (ج_۳)۱۲۸۳،
۱۲۸۵_۱۲۸۶، ۱۲۸۹_۱۲۹۹، ۱۳۶۴_۱۳۷۲، ۱۳۷۵،
۱۳۷۷_۱۳۷۸، ۱۳۸۰، ۱۳۸۲، ۱۳۸۵_۱۳۸۸، ۱۳۹۰_
۱۴۰۹، ۱۴۱۲، ۱۴۱۴_۱۴۱۵، ۱۴۱۷_۱۴۲۰، ۱۴۲۳_۱۴۲۴،
۱۴۲۶، ۱۴۳۳، ۱۴۳۷_۱۴۴۵، ۱۴۴۸_۱۴۵۸، ۱۴۶۴،
۱۵۰۱، ۱۵۰۳، ۱۵۱۲_۱۵۱۳، ۱۵۱۵_۱۵۱۶، ۱۵۱۸_۱۵۲۲،
۱۵۲۴_۱۵۲۹، ۱۵۳۱_۱۵۳۳، ۱۵۳۵_۱۵۳۸، ۱۵۴۱،
۱۵۴۴_۱۵۴۵، ۱۵۴۸_۱۵۵۰، ۱۵۵۲_۱۵۵۳،
۱۵۵۵_۱۵۵۸، ۱۵۶۰_۱۵۶۴، ۱۵۶۶، ۱۵۶۸، ۱۵۷۱،
۱۵۷۳، ۱۵۹۳_۱۵۹۴_۱۵۹۶، ۱۶۰۰_۱۶۰۸، ۱۶۱۱_
۱۶۱۵، ۱۶۲۱_۱۶۷۴، ۱۶۷۹، ۱۶۸۵، ۱۶۹۲، ۱۶۹۴،

۱۷۰۴، ۱۷۱۰، ۱۷۱۷_۱۷۲۲، ۱۷۲۵، ۱۷۲۷، ۱۷۲۹،
۱۷۵۳_۱۷۵۴، ۱۷۶۰، ۱۷۶۳، ۱۷۷۱، ۱۷۷۳_
۱۷۷۷، ۱۷۸۱، ۱۷۸۷، ۱۷۹۴، ۱۷۹۶، ۱۸۱۰، ۱۸۲۶،
۱۸۳۲، ۱۸۳۵_۱۸۴۵، ۱۸۴۷_۱۸۴۹، ۱۸۵۱_
۱۸۶۷، ۱۸۶۹_۱۸۷۰، ۱۸۷۳_۱۸۷۴، ۱۸۷۸،
۱۸۸۰، ۱۸۸۲، ۱۸۸۴_۱۸۸۷، (ج_۴)۱۸۸۹_۱۸۹۰،
۱۸۹۵، ۱۹۱۳_۱۹۱۸، ۱۹۲۰، ۱۹۴۰، ۱۹۴۲، ۱۹۴۶، ۱۹۴۸_
۱۹۴۹، ۱۹۵۱_۱۹۵۵، ۱۹۵۹، ۱۹۶۱_۱۹۶۵، ۱۹۶۷_
۱۹۶۸، ۱۹۷۰_۱۹۷۲، ۱۹۷۵_۱۹۷۶، ۱۹۸۰، ۱۹۸۵_
۱۹۸۶، ۱۹۸۸_۱۹۸۹، ۱۹۹۷، ۲۰۰۳، ۲۰۱۳_۲۰۱۸،
۲۰۲۰، ۲۰۲۲، ۲۰۲۵_۲۰۲۷، ۲۰۲۹_۲۰۳۳، ۲۰۴۰،
۲۰۴۲، ۲۰۵۲، ۲۰۵۴_۲۰۵۵، ۲۰۶۰، ۲۰۶۵، ۲۰۶۷،
۲۰۶۹_۲۰۷۰، ۲۰۷۲_۲۰۷۳، ۲۰۷۵، ۲۰۷۷_۲۰۷۹،
۲۰۸۸، ۲۱۰۸_۲۱۱۸، ۲۱۲۲_۲۱۳۴، ۲۱۳۶، ۲۱۳۸_
۲۱۴۷، ۲۱۴۹_۲۱۶۵، ۲۱۶۷_۲۱۷۰، ۲۱۷۳_۲۱۷۶،
۲۱۷۸، ۲۱۸۰، ۲۱۸۴، ۲۱۸۷، ۲۱۹۴_۲۱۹۵، ۱۲۹۷_
۲۱۹۹، ۲۲۰۲_۲۲۱۰، ۲۲۱۲، ۲۲۱۴_۲۲۲۰، ۲۲۲۴، ۲۲۲۷،
۲۲۲۹_۲۲۳۲، ۲۲۳۴_۲۲۳۸، ۲۲۴۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۵،
۲۲۶۴_۲۲۶۵، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱_۲۲۷۲_۲۲۷۵،
۲۲۷۷_۲۲۷۸، ۲۲۸۰، ۲۲۸۹_۲۲۹۰، ۲۳۳۲_
۲۳۳۴، ۲۳۴۷، ۲۳۵۱، ۲۳۵۹_۲۳۶۲، ۲۳۶۴،
۲۳۶۶_۲۳۶۷، ۲۳۶۹_۲۳۸۰، ۲۳۸۲_۲۳۸۳،
۲۳۸۶_۲۳۹۴، ۲۳۹۷، ۲۴۰۶_۲۴۱۳، ۲۴۱۵_۲۴۱۶،
۲۴۱۸، ۲۴۲۰_۲۴۲۱، ۲۴۲۴، ۲۴۳۱_۲۴۳۳، ۲۴۳۵_
۲۴۴۱، ۲۴۴۳_۲۴۵۵، ۲۴۶۰، ۲۴۶۶، ۲۴۶۹، ۲۴۸۷،
۲۴۸۹_۲۴۹۰، ۲۴۹۳_۲۴۹۴، ۲۴۹۸_۲۵۰۳، ۲۵۱۲،
۲۵۲۳، ۲۵۲۵، ۲۵۲۷، (ج_۵)۲۵۳۵، ۲۵۳۸، ۲۵۴۲،
۲۵۴۴_۲۵۵۶، ۲۵۵۸_۲۵۶۱، ۲۵۶۴_۲۵۷۹،
۲۵۸۲_۲۵۸۶، ۲۵۸۹_۲۵۹۵، ۲۵۹۷_۲۶۲۲،

۲۶۲۴ _ ۲۶۲۶، ۲۶۲۸ _ ۲۶۲۹، ۲۶۳۱ _ ۲۶۳۲،
۲۶۳۴ _ ۲۶۴۹، ۲۶۵۱ _ ۲۶۵۵، ۲۶۵۷ _ ۲۶۶۸،
۲۶۷۰، ۲۶۷۳، ۲۶۷۵، ۲۶۷۸، ۲۶۸۴، ۲۶۹۴،
۲۶۹۹، ۲۷۰۹ _ ۲۷۱۰، ۲۷۱۲ _ ۲۷۱۴، ۲۷۱۶، ۲۷۱۸ _
۲۷۲۱، ۲۷۲۳، ۲۷۲۵، ۲۷۲۷ _ ۲۷۳۰، ۲۷۳۳ _ ۲۷۳۷،
۲۷۳۹ _ ۲۷۴۰، ۲۷۴۲ _ ۲۷۵۱، ۲۷۵۴ _ ۲۷۵۵،
۲۷۵۷ _ ۲۷۶۱، ۲۷۶۳ _ ۲۷۶۴، ۲۷۶۷ _ ۲۷۸۰،
۲۷۸۲ _ ۲۷۸۹، ۲۷۹۱، ۲۷۹۵ _ ۲۸۰۱، ۲۸۰۳ _ ۲۸۰۷،
۲۸۰۹ _ ۲۸۱۷، ۲۸۱۹ _ ۲۸۲۱، ۲۸۲۳، ۲۸۲۷ _ ۲۸۴۱،
۲۸۴۵ _ ۲۸۴۶، ۲۸۵۳ _ ۲۸۵۴، ۲۸۵۷ _ ۲۸۵۸،
۲۸۶۲، ۲۸۶۵ _ ۲۸۶۹، ۲۸۷۱ _ ۲۸۷۵، ۲۸۷۷ _
۲۸۷۸، ۲۸۸۰، ۲۸۸۴ _ ۲۸۹۲، ۲۸۹۴ _ ۲۸۹۵،
۲۸۹۸ _ ۲۹۰۲، ۲۹۰۸ _ ۲۹۱۳، ۲۹۱۵، ۲۹۱۷ _ ۲۹۱۸،
۲۹۲۱ _ ۲۹۴۳، ۲۹۴۶ _ ۲۹۴۷، ۲۹۴۹ _ ۲۹۵۱،
۲۹۵۳ _ ۲۹۵۵، ۲۹۵۷ _ ۲۹۵۸، ۲۹۶۱، ۲۹۶۳ _
۲۹۶۴، ۲۹۶۶ _ ۲۹۷۲، ۲۹۷۴ _ ۲۹۸۰، ۲۹۸۴،
۲۹۹۲ _ ۲۹۹۴، ۲۹۹۹ _ ۳۰۰۴، ۳۰۰۷، ۳۰۰۹، ۳۰۱۹ _
۳۰۴۱، ۳۰۴۴، ۳۰۴۷، ۳۰۴۹، ۳۰۵۷، ۳۰۵۹ _
۳۰۶۴، ۳۰۶۶ _ ۳۰۶۸، ۳۰۷۱ _ ۳۰۷۲، ۳۰۷۴ _
۳۰۷۶، ۳۰۷۸ _ ۳۰۸۴، ۳۰۹۰ _ ۳۰۹۲، ۳۰۹۵ _
۳۰۹۷، ۳۱۰۰، ۳۱۰۳، ۳۱۰۵ _ ۳۱۰۶، ۳۱۰۹، ۳۱۱۲،
۳۱۱۴، ۳۱۱۷، (ج_۶) ۳۱۲۲، ۳۱۲۸، ۳۱۳۶، ۳۱۳۸،
۳۱۴۱ _ ۳۱۴۲، ۳۱۴۴ _ ۳۱۴۶، ۳۱۴۹ _ ۳۱۵۰، ۳۱۵۶،
۳۱۵۹، ۳۱۹۲، ۳۲۰۸، ۳۲۲۶، ۳۲۶۴، ۳۲۷۵،
۳۲۸۳ _ ۳۲۸۴، ۳۲۸۶، ۳۲۹۹، ۳۳۰۲، ۳۳۰۸ _
۳۳۰۹، ۳۳۱۴ _ ۳۳۱۵، ۳۳۱۹، ۳۳۲۴، ۳۳۳۰ _
۳۳۳۱، ۳۳۴۱، ۳۳۴۳، ۳۳۴۵، ۳۳۴۷، ۳۳۴۸،
۳۳۵۱ _ ۳۳۵۲، ۳۳۵۴ _ ۳۳۵۵، ۳۳۵۹، ۳۳۶۳ _
۳۳۶۴، ۳۳۶۶، ۳۳۸۷ _ ۳۳۸۸، ۳۳۹۰، ۳۳۹۳،
۳۴۱۲، ۳۴۱۶ _ ۳۴۱۷، ۳۴۱۹، ۳۴۲۲، ۳۴۲۴،
۳۴۲۹ _ ۳۴۳۰، ۳۴۳۳، ۳۴۳۹ _ ۳۴۴۰، ۳۴۴۴ _
۳۴۴۵، ۳۴۵۰ _ ۳۴۵۱، ۳۴۶۸ _ ۳۴۶۹، ۳۴۹۰،
۳۴۹۵ _ ۳۴۹۶، ۳۴۹۹، ۳۵۲۸، ۳۵۳۱، ۳۵۳۹،
۳۵۴۶، ۳۵۵۰، ۳۵۵۵، ۳۵۶۶، ۳۵۷۵، ۳۶۰۰،
۳۶۰۴ _ ۳۶۰۵، ۳۶۱۴، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵ _ ۳۶۲۶،
۳۶۴۰، ۳۶۶۰، ۳۶۷۴ _ ۳۶۷۵، ۳۶۹۷ _ ۳۶۹۹،
۳۷۱۱، ۳۷۰۹، ۳۷۵۵ _ ۳۷۵۸، ۳۷۶۳ _ ۳۷۶۷،
۳۷۷۰، ۳۷۷۴، ۳۷۷۶، ۳۷۹۱، ۳۸۰۶، ۳۸۲۵ _
۳۸۲۸، ۳۸۴۴، ۳۸۴۸، ۳۸۵۰، ۳۸۶۰، ۳۸۶۷،
۳۸۷۳، ۳۸۷۵، ۳۸۸۳، ۳۸۹۷، ۳۹۰۷، ۳۹۰۹،
۳۹۱۸، ۳۹۳۳، ۳۹۳۵، ۳۹۴۱ _ ۳۹۴۲، ۳۹۴۴،
۳۹۷۳، ۳۹۸۲، (ج_۷) ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۴۰۰۸،
۴۰۰۹، ۴۰۱۱ _ ۴۰۱۲، ۴۰۱۴، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۷۲،
۴۰۸۲، ۴۰۸۴، ۴۱۲۹، ۴۱۳۸، ۴۱۶۲، ۴۱۶۴، ۴۱۶۷ _
۴۱۶۸، ۴۱۷۰ _ ۴۱۷۱، ۴۱۷۲ _ ۴۱۷۶، ۴۱۷۸، ۴۱۸۰،
۴۱۸۲ _ ۴۱۸۳، ۴۱۸۶ _ ۴۱۸۸، ۴۱۹۰، ۴۱۹۳ _ ۴۱۹۸،
۴۲۰۱ _ ۴۲۰۴، ۴۲۰۶. ۴۲۰۹، ۴۲۱۲، ۴۲۱۸، ۴۲۲۰ _
۴۲۲۴، ۴۲۲۷ _ ۴۲۳۱، ۴۲۳۶ _ ۴۲۳۷، ۴۲۳۹،
۴۲۴۱، ۴۲۴۳، ۴۲۴۹، ۴۲۵۱ _ ۴۲۵۹، ۴۲۶۸ _
۴۲۶۹، ۴۲۷۲ _ ۴۲۷۳، ۴۲۷۶، ۴۲۸۰، ۴۳۱۰، ۴۳۱۲،
۴۳۱۵، ۴۳۱۹ _ ۴۳۲۰، ۴۳۲۷ _ ۴۳۲۸، ۴۳۳۲،
۴۳۳۹ _ ۴۳۴۰، ۴۳۴۲ _ ۴۳۴۴، ۴۳۵۴، ۴۳۵۶ _
۴۳۵۷، ۴۳۶۲، ۴۳۷۱ _ ۴۳۷۴، (ج_۸) ۴۳۸۱ _
۴۳۸۲، ۴۳۹۹ _ ۴۵۰۱، ۴۵۰۳، ۴۵۰۵، ۴۵۰۹ _ ۴۵۱۱،
۴۵۱۷، ۴۵۱۹، ۴۵۲۱ _ ۴۵۲۲، ۴۵۲۶، ۴۵۳۶، ۴۵۴۵،
۴۵۵۳ ۴۵۵۷، ۴۵۶۰ _ ۴۵۶۱، ۴۵۶۳، ۴۵۶۵ _
۴۵۶۷، ۴۵۷۱ _ ۴۵۷۲، ۴۵۷۴، ۴۵۷۶ _ ۴۵۷۹،
۴۵۹۶ _ ۴۵۹۷، ۴۵۹۹ _ ۴۶۰۲، ۴۶۰۴ _ ۴۶۰۵،

۴۶۰۷، ۴۶۰۹ _ ۴۶۱۰، ۴۶۱۲ _ ۴۶۱۹، ۴۶۲۲ _
۴۶۲۶، ۴۶۳۳، ۴۶۳۵، ۴۶۳۸، ۴۶۴۴، ۴۶۴۹ _
۴۶۵۱، ۴۶۵۹ _ ۴۶۶۲، ۴۶۶۴، ۴۶۶۷، ۴۶۶۹،
۴۶۷۱، ۴۶۷۳ _ ۴۶۷۶، ۴۶۷۹، ۴۶۸۴، ۴۶۹۴،
۴۶۹۶، ۴۷۰۰، ۴۷۰۲، ۴۷۰۷، ۴۷۱۲ _ ۴۷۱۴، ۴۷۲۱ _
۴۷۲۲، ۴۷۲۶، ۴۷۳۰، ۴۷۳۴، ۴۷۳۷، ۴۷۴۶،
۴۷۴۲ _ ۴۷۴۳، ۴۷۵۰، ۴۷۵۳ _ ۴۷۵۴، ۴۷۵۸،
۴۷۶۱، ۴۷۶۳، ۴۷۷۰، ۴۷۹۱ _ ۴۷۹۴، ۴۷۹۷،
۴۷۹۹ _ ۴۸۰۱، ۴۸۰۳، ۴۸۰۵ _ ۴۸۰۶، ۴۸۰۸،
۴۸۰۹، ۴۸۱۱ _ ۴۸۱۲، ۴۸۱۴، ۴۸۳۳، ۴۸۳۷، ۴۸۴۲ _
۴۸۶۱، ۴۸۶۴، ۴۸۶۷، ۴۸۷۳ _ ۴۸۹۷، ۴۹۰۱ _
۴۹۱۳، ۴۹۱۸ _ ۴۹۲۶، ۴۹۲۹، ۴۹۳۳ _ ۴۹۳۵،
۴۹۳۷ _ ۴۹۴۸، ۴۹۵۱، ۴۹۵۳ _ ۴۹۵۴، ۴۹۵۷ _
۴۹۶۹، ۴۹۷۵، ۴۹۹۰ _ ۴۹۹۱، (ج_۹) ۴۹۹۳ _
۴۹۹۴، ۵۰۰۰ _ ۵۰۰۱، ۵۰۰۵ _ ۵۰۰۷، ۵۰۰۹، ۵۰۱۱ _
۵۰۱۷، ۵۰۲۱، ۵۰۲۳ _ ۵۰۲۴، ۵۰۲۷ _ ۵۰۳۴،
۵۰۳۸، ۵۰۴۰، ۵۰۴۳ _ ۵۰۴۷، ۵۰۵۱ _ ۵۱۵۲، ۴
۵۰۵ _ ۵۰۵۶، ۵۰۵۸ _ ۵۰۶۰، ۵۰۶۲ _ ۵۰۶۶،
۵۰۶۸ _ ۵۰۷۰، ۵۰۷۲ _ ۵۰۷۳، ۵۰۷۶ _ ۵۰۸۷،
۵۰۸۹ _ ۵۰۹۳، ۵۰۹۵، ۵۰۹۷ _ ۵۱۰۰ _ ۵۱۰۲، ،
۵۱۰۴ _ ۵۱۰۹، ۵۱۱۱، ۵۱۱۴ _ ۵۱۱۵، ۵۱۱۷ _ ۵۱۱۸،
۵۱۲۱ _ ۵۱۲۵، ۵۱۲۸ _ ۵۱۲۹، ۵۱۳۱، ۵۱۳۳، ۵۱۳۴،
۵۱۳۶، ۵۱۳۸، ۵۱۴۱ _ ۵۱۴۳، ۵۱۴۶، ۵۱۴۹، ۵۱۵۲ _
۵۱۵۳، ۵۱۵۵ _ ۵۱۵۷، ۵۱۵۹، ۵۱۶۷، ۵۱۷۰ _
۵۱۷۱، ۵۱۷۶، ۵۱۷۹ _ ۵۱۸۰، ۵۱۸۳، ۵۱۸۵ _
۵۱۸۶، ۵۱۸۸، ۵۱۹۵، ۵۱۹۷، ۵۲۰۰، ۵۲۰۲ _ ۵۲۰۷،
۵۲۱۳، ۵۲۲۷ _ ۵۲۲۸، ۵۲۳۰، ۵۲۳۲ _ ۵۲۳۶،
۵۲۳۸ _ ۵۲۳۹، ۵۲۴۱، ۵۲۴۳، ۵۲۴۶، ۵۲۴۹،
۵۲۵۱ _ ۵۲۵۳، ۵۲۵۵، ۵۲۵۹ _ ۵۲۶۰، ۵۲۶۶،

۵۲۶۸ _ ۵۲۶۹، ۵۲۷۵، ۵۲۷۷، ۵۲۷۹، ۵۲۸۳،
۵۲۸۸ _ ۵۲۸۹، ۵۲۹۱ _ ۵۲۹۳، ۵۲۹۷، ۵۳۰۶ _
۵۳۰۷، ۵۳۰۹ _ ۵۳۱۳، ۵۳۱۵ _ ۵۳۱۶، ۵۳۲۲،
۵۳۲۵ _ ۵۳۲۸، ۵۳۳۰ _ ۵۳۳۱، ۵۳۳۳، ۵۳۳۷،
۵۳۳۹ _ ۵۳۴۷، ۵۳۴۹ _ ۵۳۵۲، ۵۳۵۵ _ ۵۳۵۶،
۵۳۵۸ _ ۵۳۶۰، ۵۳۶۴ _ ۵۳۶۸، ۵۳۷۰ _ ۵۳۷۳،
۵۳۷۵ _ ۵۳۷۶، ۵۳۷۸ _ ۵۳۸۲، ۵۳۸۴ _ ۵۳۹۳،
۵۳۹۵، ۵۳۹۷ _ ۵۴۰۱، ۵۴۰۳ _ ۵۴۰۴، ۵۴۰۶،
۵۴۰۸ _ ۵۴۲۰، ۵۴۲۲ _ ۵۴۲۷، ۵۴۶۴، ۵۴۶۸ _
۵۴۷۷، ۵۴۷۹ _ ۵۴۹۱، ۵۴۹۳ _ ۵۴۹۷، ۵۴۹۹ _
۵۵۰۹، ۵۵۱۱ _ ۵۵۱۲، ۵۵۱۴ _ ۵۵۱۵، ۵۵۱۷ _
۵۵۱۹، ۵۵۲۴، ۵۵۲۶ _ ۵۵۳۰، ۵۵۳۴، ۵۵۴۱ _
۵۵۴۶، ۵۵۴۸، ۵۵۵۰ _ ۵۵۵۱، ۵۵۵۴ _ ۵۵۵۶،
۵۵۵۹، ۵۵۶۷ _ ۵۵۷۱، ۵۵۷۵ _ ۵۵۷۷، (ج_۱۰)
۵۵۹۲ _ ۵۵۹۳، ۵۵۹۵، ۵۶۰۳ _ ۵۶۰۴، ۵۶۰۶ _
۵۶۰۷، ۵۶۱۰، ۵۶۱۴ _ ۵۶۱۷، ۵۶۱۹ _ ۵۶۲۳،
۵۶۲۵ _ ۵۶۳۱، ۵ ۱۳۳ _ ۵۶۴۵، ۵۶۴۷، ۵۶۴۹ _
۵۶۵۰، ۵۶۵۳ _ ۵۶۶۲، ۵۶۶۴ _ ۵۶۷۳، ۵۶۷۵ _
۵۶۸۷، ۵۶۸۹ _ ۵۶۹۴، ۵۶۹۹، ۵۷۰۲ _ ۵۷۰۴،
۵۷۰۶، ۵۷۱۰، ۵۷۱۳ _ ۵۷۱۴، ۵۷۱۶، ۵۷۱۸ _
۵۷۱۹، ۵۷۲۳، ۵۷۵۵ _ ۵۷۵۶، ۵۷۶۰ _ ۵۷۶۲،
۵۷۶۶ _ ۵۷۶۸، ۵۷۷۵، ۵۷۷۷ _ ۵۷۷۸،
۵۷۸۰ _ ۵۷۸۱، ۵۷۹۰ _ ۵۷۹۷، ۵۷۹۹، ۵۸۳۶،
۵۸۳۹، ۵۸۴۵، ۵۸۵۵، ۵۸۵۶، ۵۸۶۳ _ ۵۸۶۵،
۵۸۷۶ _ ۵۸۷۷، ۵۸۸۵ _ ۵۸۸۶، ۵۸۹۴، ۵۹۰۴ _
۵۹۰۵، ۵۹۱۴ _ ۵۹۱۸، ۵۹۲۰ _ ۵۹۲۳، ۵۹۲۵، ۵۹۲۷،
۵۹۲۹، ۵۹۳۶، ۵۹۵۵، ۵۹۷۳، ۵۹۸۰، ۶۰۰۶،
۶۰۱۱، ۶۰۳۶، ۶۰۵۴، ۶۰۷۲، ۶۰۸۶، ۶۰۹۷، ۶۱۰۴ _
۶۱۰۷، ۶۱۱۰ _ ۶۱۲۰، ۶۱۲۲ _ ۶۱۲۵، ۶۱۲۸، ۶۱۳۰، ۶۱۳۲ _

۶۱۳۳، ۶۱۳۵، ۶۱۵۴، ۶۱۵۷ ـ ۶۱۵۸، ۶۱۶۱ ـ ۶۱۶۲، ۶۱۶۴، ۶۱۶۹ ـ ۶۱۷۰، ۶۱۷۶ ـ ۶۱۸۶، ۶۱۹۰ ـ ۶۲۰۲، ۶۲۰۴، ۶۲۰۶ ـ ۶۲۰۸، ۶۲۱۲ ـ ۶۲۲۸، ۶۲۳۱ ـ ۶۲۴۷، ۶۲۵۱، ۶۲۵۳، ۶۲۷۲ ـ ۶۲۷۵، ۶۲۹۰، ۶۲۹۲ ـ ۶۲۹۹، ۶۳۰۲، ۶۳۰۹ ـ ۶۳۱۲، ۶۳۱۵، ۶۳۲۰ ـ ۶۳۲۱، ۶۳۲۹، ۶۳۳۳ ـ ۶۳۳۴، ۶۳۳۶ ـ ۶۳۳۷، ۶۳۴۴ ـ ۶۳۴۵، ۶۳۴۹، ۶۳۵۶، ۶۳۵۹ ـ ۶۳۶۳، ۶۳۷۰ ـ ۶۳۷۵، ۶۴۳۱، ۶۴۴۶، ۶۴۹۲

احمد سعید انصاری، پروفیسر: (ج۔۱۰) ۶۱۲۱

احمد سعید بن علی مرادی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۸۰ ـ ۳۱۸۱، ۳۱۸۴

احمد سعید خازندار: (ج۔۵) ۲۷۰۰

احمد سعید دہلوی مجددی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۸۸۵، ۳۹۱۳ ـ ۳۹۱۵، ۳۹۱۵، ۳۹۱۷، ۳۹۸۳

احمد سعید، شاہ: (ج۔۹) ۵۳۵۳

احمد سعید، شیخ: (ج۔۴) ۲۲۶۴ ـ ۲۲۶۵، (ج۔۶) ۳۱۵۷، ۳۱۸۱، ۳۲۴۱، (ج۔۹) ۵۵۵۹

احمد سعید کاظمی، سید: (ج۔۵) ۲۹۱۳، (ج۔۶) ۳۵۹۱، ۳۵۹۴، ۳۵۹۶، (ج۔۱۰) ۶۰۸۶

احمد سعید مجددی، مولانا شاہ: (ج۔۲) ۱۷۲۸، (ج۔۵) ۲۵۸۲، ۲۶۳۴، ۲۶۵۷، ۲۶۸۴، ۲۸۵۴، (ج۔۶) ۳۱۵۷، ۳۳۵۸، ۳۳۶۴، ۳۴۴۶، ۳۷۵۵، ۳۷۵۹، (ج۔۱۰) ۵۸۸۲، ۵۸۹۴، ۵۹۰۴، ۵۹۵۴ ـ ۵۹۵۶، ۶۱۰۷، ۶۱۰۹، ۶۱۲۱، ۶۱۷۲، ۶۱۸۲، ۶۲۵۹

احمد سعید، مولانا: (ج۔۶) ۳۳۶۹

احمد سعید مہاجر مکی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۶۸۹

احمد سنوسی مکی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۹۵۵

احمد سود، شیخ: (ج۔۸) ۴۸۶۲

احمد سوزان، حسیب الدین منشی: (ج۔۱۰) ۱۶۹۶

احمد سہارنپوری، شیخ: (ج۔۴) ۲۳۹۱

احمد، سیٹھ: (ج۔۶) ۳۶۴۸

احمد، سید: (ج۔۶) ۳۴۳۳

احمد شاہ ابدالی درانی (لوئے بابا): (ج۔۶) ۳۴۹۹، ۳۸۷۱، ۳۸۹۸، ۳۸۹۹

احمد شاہ ابدالی (حاکم کابل): (ج۔۴) ۲۰۵۵ ـ ۲۰۵۶، ۲۱۸۹، (ج۔۶) ۳۳۴۱، ۳۴۳۵، ۳۵۵۶، ۳۵۶۰، ۳۶۵۵، ۳۷۰۴، ۳۷۱۵، (ج۔۱۰) ۵۸۰۰، ۵۸۷۴، ۵۸۷۶، ۵۹۵۱

احمد شاہ افغان (خلیفہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷

احمد شاہ رضوانی، میر: (ج۔۱۰) ۵۸۸۷، ۵۹۴۶

احمد شہاب الدین ابن حجرالہیتمی: (ج۔۶) ۳۹۴۳

احمد، شیخ: (ج۔۱) ۳۶۴، (ج۔۹) ۵۱۲۲، ۵۲۲۹

احمد، شیخ ابوالسنوسی: (ج۔۶) ۳۷۶۰

احمد، شیخ بن داؤد نقشبندی: (ج۔۵) ۲۶۸۹

احمد، شیخ بن محمد حضراوی مکی: (ج۔۵) ۲۷۰۲

احمد، شیخ سید بن اسمٰعیل برزنجی: (ج۔۵) ۲۶۸۵

احمد، صاحبزادہ (فرزند شیخ عبدالشکور شاکرائکی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۴

احمد صادنبیری، قاری حافظ: (ج۔۶) ۳۶۶۰

احمد صادق نعیمی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۹۳

احمد صدیق، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۸۹

احمد صدیق نقشبندی، مولوی: (ج۔۲) ۱۱۵۸
احمد صدیقی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۷۰
احمد ضیاء الدین بن مصطفیٰ، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۷۵۹
احمد ضیاء الدین گومش، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۵۷
احمد طاش کبری زادہ بن مصطفیٰ: (ج۔۶) ۳۹۴۰
احمد طاہری عراقی: (ج۔۶) ۳۹۴۳
احمد ظفر گیلانی، سید: (ج۔۶) ۳۳۹۱
احمد عارف شیخ: (ن۔۸) ۴۸۶۲
احمد عبدالحق ردولوی، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۵۷،
احمد عبدالحق فرنگی محلی قادری، شاہ مولانا: (ج۔۵) ۲۸۹۲
احمد علاونہ: (ج۔۵) ۲۷۰۱، (ج۔۶) ۳۹۴۳
احمد علی: (ج۔۵) ۲۷۰۳، (ج۔۶) ۳۹۵۵، (ج۔۹) ۵۱۵۳
احمد علی سہارنپوری، مولانا محدث: (ج۔۶) ۳۷۹۸، (ج۔۱۰) ۵۸۰۲، ۵۸۰۵
احمد علی شاہ نقشبندی سیفی، سید: (ج۔۱۰) ۶۴۱۳
احمد علی شاہ، مولوی سید: (ج۔۸) ۴۶۲۷، (ج۔۱۰) ۶۳۷۹
احمد علی قادری، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۶۴۴۳
احمد علی لاہوری، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۷۰
احمد علی میرٹھی، مولانا محدث: (ج۔۶) ۳۶۷۳
احمد علی نقشبندی: مولوی سید: (ج۔۷) ۴۴۷۸، (ج۔۸) ۴۴۸۸، (ج۔۱۰) ۶۲۴۲، ۶۲۴۷
احمد علی (والد شیخ محمد عابد سندھی): ۳۶۲۰
احمد عیدروس، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۱۰، ۳۲۰۵
احمد غزالی: (ج۔۸) ۴۸۴۶، ۴۸۴۹
احمد فاروق پشاوری، مولانا شیخ (المعروف اخوند صاحب لنڈی): (ج۔۱۰) ۵۸۶۸، ۵۸۶۹
احمد فاروق شاہ، علامہ سید: (ج۔۱۰) ۶۰۹۴، ۶۴۳۱
احمد فاروقی کابلی، مولانا شیخ: (ج۔۴) ۲۲۷۶
احمد فردولی البہاری، علامہ: (ج۔۲) ۶۲۱، ۶۳۱، ۶۵۵
احمد فرلی، میاں شیخ: (ج۔۴) ۲۴۲۹، ۲۴۷۱
احمد فرید: (ج۔۹) ۵۰۲۰
احمد فقیر، میاں (خلیفہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷
احمد قادری، ابوالبرکات سید: (ج۔۲) ۹۹۱، ۱۰۲۱، (ج۔۵) ۲۹۰۴، ۲۹۱۲_۲۹۱۳، (ج۔۶) ۳۹۵۰، (ج۔۷) ۴۴۴۳، (ج۔۹) ۵۱۵۷، ۵۲۱۴: (ج۔۱۰) ۵۸۰۲، ۵۸۰۴، ۶۲۳۴، ۶۳۳۲
احمد، قاضی مصری: (ج۔۵) ۲۸۰۴
احمد قریشی حکیم، مفتی: (ج۔۱۰) ۶۴۹۰
احمد قشاشی مدنی، شیخ: (ج۔۵) ۲۷۹۹، (ج۔۶) ۳۲۳۰
احمد کابلی، شیخ: (ج۔۹) ۵۳۲۷، ۵۳۲۹_۵۳۳۰
احمد، کاتب بن حسین: (ج۔۵) ۲۸۵۴، ۲۸۵۸
احمد کلی شیخاں، ملا: (ج۔۶) ۳۷۲۷، ۳۷۲۹
احمد گل (فرزند خواجہ نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷
احمد (مالک مطبع): (ج۔۱۰) ۶۳۵۹_۶۳۶۱، ۶۳۷۲
احمد متقی، سندھی حاجی: (ج۔۶) ۳۵۷۴
احمد محمد رؤف: (ج۔۹) ۵۰۳۶، ۵۰۴۸

احمد معصوم مجددی پشاوری، میاں: (ج۔۱۰) ۵۸۷۷

احمد مقریزی، تقی الدین: (ج۔۵) ۲۸۵۶۔ ۲۸۵۷، (ج۔۶) ۳۹۴۵

احمد مکی بن حجر: (ج۔۶) ۳۹۴۰

احمد مکی، ابو الخیر: (ج۔۹) ۵۰۳۹، ۵۰۴۸، (ج۔۱۰) ۵۸۷۷، ۵۸۹۰، ۶۲۹۴

احمد، ملا جیون: (ج۔۶) ۳۹۴۳

احمد، ملا: (ج۔۶) ۳۷۲۷

احمد ملتانی قادری، شیخ: (ج۔۶) ۳۸۴۰

احمد منیی، خلیفہ، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۶۵، ۳۱۸۶، ۳۱۷۵، ۳۱۷۷، ۳۱۷۹۔۳۱۸۲، ۳۱۸۴، ۳۲۴۰

احمد، مولانا: (ج۔۴) ۲۳۸۷

احمد، میاں مولوی: (ج۔۶) ۳۷۲۰۔۳۷۲۱

احمد میاں، شیخ: (ج۔۱) ۳۶۰۔۳۶۲

احمد نبی، خواجہ (فرزند خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۸

احمد نخلی، شیخ نقشبندی: (ج۔۶) ۳۱۷۰، ۳۱۹۲

احمد ندیم قاسمی (شاعر): (ج۔۱۰) ۶۰۸۷

احمد نسیم: (ج۔۶) ۳۶۹۸۔۳۶۹۹

احمد، نظام الدین (مصنف طبقات اکبری): (ج۔۱۰) ۵۷۰۷

احمد، نظام الدین: (ج۔۶) ۳۹۷۱

احمد نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۸۲۹۔ ۳۸۳۰، (ج۔۱۰) ۵۹۸۷

احمد یار خان نعیمی، مفتی: (ج۔۲) ۱۱۸۸۔ ۱۱۹۰، (ج۔۳) ۱۳۶۱، (ج۔۷) ۴۰۳۸، (ج۔۱۰) ۶۴۴۰

احمد یسوی ترکستانی، خواجہ: (ج۔۲) ۲۲۵، ۲۹۴، ۲۹۵، ۴۰۸، (ج۔۲) ۵۸۱، (ج۔۶) ۳۲۳۱، ۳۲۸۱، ۳۳۵۱

احمد بلخی، شیخ: (ج۔۶) ۳۳۰۳

احمد بن محمد بن یوسف السقطی، ابو العباس: (ج۔۲) ۵۹۳

احمدی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۵۶۴۔۳۵۶۵، ۳۵۶۸، ۳۷۰۴

اختر حسین علی پوری، سید: (ج۔۶) ۳۷۸۱، ۳۸۰۰، (ج۔۱۰) ۵۸۱۱

اختر راہی، پروفیسر: (ج۔۵) ۳۰۴۴، (ج۔۶) ۳۷۹۹، (ج۔۱۰) ۵۸۰۹، ۵۹۴۷

اختر رضا خان ازہری، مفتی: (ج۔۳) ۱۸۷۴، (ج۔۵) ۲۹۰۵، ۲۹۱۳، ۳۱۱۰، (ج۔۶) ۳۶۴۲، (ج۔۸) ۴۸۶۴

اختر شاہجہان پوری، محمد عبدالحکیم: (ج۔۱) ۲۴، ۴۵، (ج۔۲) ۵۰۷، ۷۳۳، ۱۲۴۵، (ج۔۵) ۳۰۴۹، (ج۔۷) ۴۲۷۸، (ج۔۸) ۴۶۵۵، ۴۸۳۵، ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰، ۵۲۲۳

اختر کاشمیری: (ج۔۳) ۱۵۶۳

اخلاق احمد نقشبندی، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۷۷، (ج۔۱۰) ۶۴۳۵

اخوان احمد مسقطی، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔۱۰) ۶۰۰۲

اخون مؤمن، شیخ: (ج۔۶) ۳۸۲۸۔ ۳۸۲۹، ۳۸۳۲، ۳۸۴۷

اخوند صوات، مجاہد جلیل: (ج۔۶) ۳۸۴۱

اخوند یوسف، امام: (ج۔۶) ۳۳۳۰، ۳۴۵۶

اخونزادہ کھلابٹ:(ج۔۶)۳۸۴۶

ادریس احمد، ڈاکٹر: (ج۔۸) ۴۹۹۲، (ج۔۹) ۵۰۰۲، ۵۴۶۷، (ج۔۱۰)۵۷۶۵

ادریس سامانی، شیخ: (ج۔۲) ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶، (ج۔۵) ۳۰۳۳۔۳۰۳۴، ۳۰۹۱۔۳۰۹۲

ارادت خان (شاعر):(ج۔۱۰)۵۹۴۵

ارباب نقشبندی پشاوری:(ج۔۶)۳۸۴۹۔۳۸۵۰

ارتضٰی حسین اشرفی راؤ، پروفیسر:(ج۔۱۰)۶۴۴۳

ارحب فی اللہ، علامہ:(ج۔۲)۶۳۶

ارسلان، شیخ:(ج۔۶)۳۱۶۸

ارشاد الحق اثری:(ج۔۲)۷۲۹، (ج۔۶)۳۹۴۳

ارشاد ایس۔اے:(ج۔۲)۷۳۶

ارشاد حسین، خواجہ:(ج۔۸)۴۸۶۹

ارشاد حسین رامپوری، مولانا: (ج۔۳) ۱۷۲۸، (ج۔۶) ۳۷۸۰، (ج۔۱۰)۵۸۰۲

ارشاد خان، نواب:(ج۔۴)۲۴۷۱

ارشاد علی، سید ڈاکٹر:(ج۔۶)۳۶۷۹

ارشاد محمود طیبی، رانا:(ج۔۱۰)۶۴۳۹

ارشد القادری، علامہ:(ج۔۵)۲۹۱۳

ارشد محمود، لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ):(ج۔۳)۱۲۸۹

ارشی۔آئی۔اے۔(I.A. Arshi):(ج۔۵)۲۸۵۶

ارور، راجہ:(ج۔۶)۳۴۳۱

اسامہ امجد:(ج۔۱۰)۶۴۹۴

اسامہ بن زید:(ج۔۵)۳۰۹۹، (ج۔۷)۴۳۷۶، ۴۳۸۱، (ج۔۸)۴۷۳۰

اسامہ جیش:(ج۔۷)۴۰۲۹

اسامۃ الرفاعی:(ج۔۲)۵۹/.

استوری سی۔اے:(ج۔۵)۲۸۲۹۔۲۸۳۰، ۲۸۴۲

اسحٰق (علیہ السلام):(ج۔۲)۵۴۷، (ج۔۷)۴۲۵۲

اسحٰق، ابوالحسن بن عبداللہ الحسن:(ج۔۵)۲۸۶۲

اسحٰق الحنظلی:(ج۔۷)۴۳:۵

اسحٰق الہمدانی:(ج۔۷)۴۲۸۳

اسحٰق بن ابراہیم الدبری:(ج۔۷)۴۳۱۳

اسحٰق بن ابراہیم شیرازی: (ج۔۲) ۵۲۱، ۵۴۶، (ج۔۳) ۱۳۶۵، (ج۔۴)۲۲۵۹

اسحٰق بن ابراہیم:(ج۔۷)۴۲۹۹، (ج۔۹)۵۱۸۷

اسحٰق بن عبداللہ:(ج۔۳)۱۳۱۴، ۱۳۶۶

اسحٰق بن محمد ملاجق زادہ حنفی استنبولی: (ج۔۶) ۳۱۷۴، ۳۱۷۷

اسحٰق بن منصور:(ج۔۲)۵۶۵، (ج۔۷)۴۲۹۳، ۴۳۰۴

اسحٰق جان، مولانا: (ج۔۳) ۱۷۶۳، (ج۔۶) ۳۴۲۵۔ ۳۴۲۶

اسحٰق جلیس مولانا:(ج۔۹)۵۴۱۱

اسحٰق ختلانی:(ج۔۸)۴۸۳۶

اسحٰق سندھی، شیخ: (ج۔۴) ۲۳۹۳، (ج۔۶) ۳۴۱۷، ۳۴۴۵۔۳۴۴۶، ۳۴۵۰۔۳۴۵۲

اسحٰق سہوانی، شیخ:(ج۔۱۰)۶۱۲۸

اسحٰق شامی:(ج۔۸)۴۸۴۱، ۴۸۵۵۔۴۸۵۶

اسحٰق شوین، شیخ: (ج_۱۰) ۵۹۱۹_۵۹۲۱، ۵۹۲۳، ۵۹۲۵
اسحٰق، شیخ: (ج_۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸
اسحٰق، شیخ (دادو): (ج_۶) ۳۶۹۰
اسحٰق، مولوی: (ج_۹) ۵۲۰۵
اسحٰق (والد مخدوم آدم): ، (ج_۶)، ۳۴۵۷، ۳۴۵۹
اسداللہ (فرزند شیخ شہباز مومندہی): (ج_۱۰) ۵۸۷۰
اسد امان اللہ خان غازی، بادشاہ: (ج_۶) ۳۳۲۵
اسداللہ خان درانی: (ج_۶) ۳۸۶۸
اسداللہ شاہ ٹکھڑائی، سید: (ج_۶) ۳۶۰۹_۳۶۱۰
اسداللہ شاہ فدا، سید قاضی: (ج_۶) ۳۵۰۱، ۳۵۹۹
اسداللہ وزیر آبادی، شیخ: (ج_۶) ۳۴۳۵، ۳۷۰۳
اسد حنفی مدنی، سید مفتی سلطانی: (ج_۸) ۴۵۹۹
اسرار محمد خاں، لالہ: (ج_۵) ۳۰۰۷، ۳۰۴۱، (ج_۶) ۳۹۴۲
اسرائیل پشاوری، مولانا: (ج_۶) ۳۳۲۳
اسعد، سید: (ج_۹) ۵۳۴۱
اسعد محاسنی حنفی: (ج_۶) ۳۲۳۴
اسلام خان: (ج_۳) ۱۲۸۵، (ج_۴) ۲۲۰۷، ۲۲۸۴، (ج_۸) ۴۵۶۷
اسلم بیگ، مرزا: (ج_۲) ۱۲۴۴، (ج_۱۰) ۶۳۰۵
اسلم فرخی، ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۶۸۵، (ج_۱۰) ۶۰۹۹
اسلم، نقشبندی: (ج_۶) ۳۴۴۴
اسماء بنت ابی بکر: (ج_۷) ۴۰۲۱، ۴۰۳۱
اسماء بنت عمیس: (ج_۷) ۴۰۳۱
اسماء بنت یزید: (ج_۷) ۴۳۹۱
اسمٰعیل (علیہ السلام): (ج_۱۰) ۵۸۲۳
اسمٰعیل: (ج_۷) ۴۲۸۹، ۴۲۹۰
اسمٰعیل ابن زکریا: (ج_۷) ۴۲۸۸
اسمٰعیل اتارانی، شیخ: (ج_۴) ۲۵۰۸، ۲۵۱۰
اسمٰعیل انکی، شیخ: (ج_۱۰) ۵۹۳۳
اسمٰعیل الجوہری بن حماد: (ج_۶) ۳۹۴۳
اسمٰعیل، امام (گورنر یمن): (ج_۹) ۵۵۲۶
اسمٰعیل بخاری، سید (لاہور): (ج_۴) ۲۰۸۵
اسمٰعیل برزنجی کردی، سید: (ج_۴) ۲۵۱۰
اسمٰعیل بن ابی زیاد: (ج_۷) ۴۳۰۵
اسمٰعیل بن احمد، شیخ: (ج_۶) ۳۲۴۰
اسمٰعیل بن اسحٰق القاضی: (ج_۲) ۵۲۳
اسمٰعیل بن جعفر: (ج_۲) ۵۶۲
اسمٰعیل بن عثمان، شیخ: (ج_۸) ۴۹۴۵،
اسمٰعیل بن علیہ: (ج_۷) ۴۳۰۶
اسمٰعیل بن محمد الصفار: (ج_۷) ۴۳۱۵، ۴۳۰۳
اسمٰعیل بن محمد بن عبداللہ بخاری، الشیخ: (ج_۷) ۴۲۶۹
اسمٰعیل بن محمد جراحی عجلونی، شیخ: (ج_۶) ۰_۳۱، ۳۱۹۲، ۳۲۲۸
اسمٰعیل بن محمد، ابوابراہیم: (ج_۷)_۴۲۶
اسمٰعیل بن موسیٰ البغدادی: (ج_۲) ۵۹۰
اسمٰعیل بن یعقوب البغدادی: (ج_۲) ۵۲۳
اسمٰعیل پاشا بغدادی: (ج_۵) ۲۳_۲

اسمٰعیل پریاں لوئی: (ج۔۶) ۳۴۳۳
اسمٰعیل جلونی، شیخ ابوالفتح: (ج۔۶) ۳۱۸۲
اسمٰعیل چغتائی، شیخ: (ج۔۶) ۳۹۰۶
اسمٰعیل، حاجی: (ج۔۶) ۳۵۵۸
اسمٰعیل حقی، شیخ: (ج۔۹) ۵۰۶۷
اسمٰعیل حقی، مولانا: (ج۔۲) ۶۲۸، (ج۔۶) ۳۹۴۳
اسمٰعیل خلیل مکی، علامہ شیخ: (ج۔۵) ۲۸۸۲
اسمٰعیل داغستانی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۷۸
اسمٰعیل دہلوی، مولوی: (ج۔۳) ۱۶۷۴، (ج۔۵) ۳۰۲۴، (ج۔۶) ۳۵۷۳، ۳۸۹۰۔ ۳۸۹۱، (ج۔۸) ۴۹۴۳، (ج۔۹) ۵۲۰۵
اسمٰعیل سومرو: (ج۔۶) ۳۴۱۶
اسمٰعیل، سید مولانا: (ج۔۴) ۲۴۸۹
اسمٰعیل شاہ، سید: (ج۔۶) ۳۴۹۸
اسمٰعیل، شیخ : (ج۔۴) ۲۰۴۸، ۲۰۶۳، ۲۴۳۲، (ج۔۹) ۵۴۶۴
اسمٰعیل، شیخ حافظ الکتب الحرم بن سید خلیل مکی: (ج۔۵) ۲۵۷۳
اسمٰعیل صفوی، شاہ: (ج۔۸) ۴۵۶۱، (ج۔۱۰) ۵۶۴۵
اسمٰعیل فدائی: (ج۔۴) ۲۰۶۴
اسمٰعیل فرید آبادی، قاضی: (ج۔۲) ۷۹۸
اسمٰعیل قرہ، شیخ اسلام: (ج۔۶) ۳۱۶۹
اسمٰعیل، کمال الدین: (ج۔۶) ۳۹۶۱
اسمٰعیل منینی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۷۹۔ ۳۱۸۰
اسمٰعیل، مولانا حاجی (خلیفہ مولانا یار محمد گل مہاری): (ج۔۱۰) ۵۸۸۶
اسمٰعیل، مولوی: (ج۔۹) ۵۲۵۷
اسمٰعیل نجاتی آفندی، شیخ. (ج۔۶) ۳۲۵۹
اسمٰعیل نقرج، حافظ: (ج۔۶) ۳۶۹۱
اسمٰعیل واعظ جوادی: (ج۔۵) ۲۸۵۸
اشتیاق احمد، قاضی: (ج۔۶) ۳۶۷۳
اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۲۴، (ج۔۳) ۱۲۷۲، ۱۲۸۶، ۱۳۷۱، ۱۴۰۴، (ج۔۴) ۲۰۳۲، ۲۱۶۱، ۲۲۱۴، ۲۲۲۳، ۲۴۵۴، (ج۔۵) ۲۵۶۶، ۲۵۷۱، ۲۵۷۶، ۲۵۷۹۔ ۲۵۸۰
اشتیاق علی، قاری سید: (ج۔۶) ۳۶۲۷
اشرف جہانگیر سمنانی سید: (ج۔۲) ۱۲۳۸، (ج۔۶) ۳۹۴۳
اشرف خان ایم۔ اے: (ج۔۵) ۳۱۱۸، ۳۱۳۰، ۳۴۰۹
اشرف خان، شاہ: (ج۔۶) ۳۷۱۳
اشرف سرہندی: (ج۔۴) ۲۱۷۶
اشرف علی حیدر آبادی، سید: (ج۔۱۰) ۵۸۸۱
اشرف علی زروبی، مولوی: (ج۔۶) ۳۹۱۰
اشرف کابلی، خواجہ: (ج۔۵) ۲۹۳۳
اشرف دھڑائی، خواجہ: (ن۔۶) ۳۶۹۶
اشعری، ابو مالک: (ج۔۲) ۵۲۰
اشفاق محمد امرتسری، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۵۹۵۵
اصبہانی، امام ابوالشیخ: (ج۔۲) ۵۱۴
اصغر احمد مولانا: (ج۔۳) ۱۳۴۷، ۱۳۷۳

اصغر شاہ قندھاری، سید: (ج۔۶) ۳۹۱۰

اصغر علی روحی لاہوری، علامہ: (ج۔۱۰) ۵۹۶۵

اصغر علی نقشبندی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۹۹۰

اصغر کابلی نقشبندی، سید میر: (ج۔۶) ۳۸۶۴

اصغر نقشبندی، شیخ (مرشد حافظ محمد رانجھا نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۹۸۶

اصولی، مولانا عرف ہزار خوانی: (ج۔۶) ۳۸۶۵

اطہر عباس رضوی، ڈاکٹر: (ج۔۴) ۲۱۹۹۔۲۲۰۰، (ج۔۵) ۲۸۱۸، (ج۔۸) ۴۸۸۱، (ج۔۹) ۵۳۷۳۔۵۳۷۴، ۵۳۷۶، ۵۳۸۴، ۵۳۸۶، (ج۔۱۰) ۵۶۵۹، ۵۸۳۳

اعجاز الحق قدوسی، مولانا: (ج۔۳) ۱۴۰۴، ۱۴۰۶، (ج۔۶) ۳۴۵۰، ۳۶۹۷۔۳۶۹۸، ۳۷۰۰، ۳۷۰۳، ۳۷۰۵، (ج۔۹) ۵۱۵۴، (ج۔۱۰) ۵۸۸۵، ۵۸۹۱، ۵۹۲۶، ۵۹۴۷

اعجاز انجم لطیفی، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۴۶۲، (ج۔۵) ۲۹۰۵۔۲۹۰۶، (ج۔۶) ۳۶۸۵

اعجاز حسن قریشی، ڈاکٹر: (ج۔۸) ۴۸۵۴، ۴۸۶۲،

اعجاز سعید محمد: (ج۔۱۰) ۶۴۴۰

اعجاز ولی خان، مفتی: (ج۔۵) ۲۹۰۶، ۲۹۱۳

اعز مرنی: (ج۔۷) ۴۳۷۷

اعزاز الدین احمد، مولانا: (ج۔۳) ۱۸۸۶۔۱۸۸۷، (ج۔۴) ۲۲۲۷، ۲۲۴۲، ۲۲۵۴، ۲۴۳۶

اعظم خان: (ج۔۸) ۴۵۶۷، (ج۔۱۰) ۵۷۷۰

اعظم، رئیس: (ج۔۴) ۲۳۹۲

افتخار الحسن، حافظ: (ج۔۱۰) ۶۴۴۳

افتخار، شیخ: (ج۔۱) ۲۹۴۔۲۹۵

افروغ حسن، حافظ: (ج۔۶) ۳۷۹۹

افضل الدولہ، نواب (حیدر آباد دکن): (ج۔۱۰) ۵۸۸۱

افضل بیگم، مخدومہ: (ج۔۱) ۳۳۶۹

افضل حسین شاہ، سید: (ج۔۶) ۳۷۸۱

افضل خان، علامہ: (ج۔۹) ۵۳۳۶، ۵۴۸۱

افضل خان، فیلمی: (ج۔۳) ۱۹۳۳

افلاطون (فلسفی): (ج۔۲) ۱۷۳۱، (ج۔۵) ۲۹۵۰، ۳۰۲۳

اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۱، ۲، ۱۳، ۲۱۔۲۲، ۲۴، ۲۶۔۲۷، ۲۹۔۳۰، ۳۳۔۳۵، ۵۰، (ج۔۲) ۴۸۱۔۴۸۲، ۴۸۸۔۵۰۰، ۹۹۰، ۱۲۴۳، (ج۔۳) ۱۶۱۹، ۱۸۳۶، ۱۸۶۸، ۱۸۷۱، ۱۸۷۳، ۱۸۸۵، ۱۸۸۷، (ج۔۴) ۱۸۸۹۔۱۸۹۰، ۱۹۱۳۔۱۹۱۴، ۲۴۷۴، ۲۵۱۱، ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۲۹۔۲۵۳۰، ۲۵۳۶، ۲۵۵۱۔۲۵۵۳، ۲۹۰۷، ۲۹۱۱، ۲۹۱۳، ۳۱۰۷، ۳۱۱۷۔۳۱۲۱، (ج۔۶) ۳۱۲۲، ۳۱۲۹۔۳۱۳۲، ۳۱۳۱، ۳۱۴۳، ۳۲۶۴، ۳۶۴۴، ۳۶۸۲، ۳۷۵۵، ۳۸۰۳، ۳۸۴۷، ۳۹۲۹، ۳۹۴۳، (ج۔۷) ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۳۹۹۲۔۳۹۹۳، ۴۰۰۷، ۴۰۱۰، ۴۰۶۱، ۴۰۶۳، ۴۰۸۵، ۴۲۷۸، ۴۲۷۹، (ج۔۸) ۴۲۸۱۔۴۲۸۲، ۴۲۸۸۔۴۲۸۹، ۴۴۹۹، ۴۵۰۲، ۴۶۷۹۔۴۶۸۰، ۴۷۷۰، ۴۹۲۵، ۴۸۵۳، ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۴۹۹۳۔۴۹۹۴، ۵۰۱۱، ۵۰۱۴، ۵۰۷۰، ۵۵۸۲۔۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۸۵۔۵۵۸۶، ۵۵۹۲۔۵۵۹۳، ۵۵۹۵، ۵۶۱۳، ۵۶۱۷، ۵۷۶۳، ۵۸۱۳، ۵۸۳۵، ۶۲۳۵، ۶۲۳۷۔۶۲۳۸، ۶۳۳۰، ۶۳۸۹، ۶۳۹۲۔۶۳۹۴

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: (ج۔۱) ۳۵، ۳۶، (ج۔۵)

۲۶۲۸، ۲۸۹۰، ۲۸۹۷، ۲۹۰۷، ۳۱۱۹، (ج_۶) ۳۱۳۱، ۳۷۶۲، ۳۷۷۹، ۳۹۳۲، (ج_۹) ۵۵۸۴، (ج_۱۰) ۵۵۹۴، ۵۸۰۹، ۵۸۸۵_۵۸۸۶، ۵۹۶۷، ۵۹۶۲، ۵۹۶۸، ۶۰۳۳، ۶۰۹۴، ۶۴۰۶، ۶۴۴۰
اقبال احمد مجددی، پروفیسر: (ج_۴) ۲۴۹۰
اقبال خان، شیخ: (ج_۶) ۳۳۰۳
اقبال سرہندی، ڈاکٹر: (ج_۴) ۲۲۲۵، (ج_۷) ۳۹۹۲، ۳۹۹۹
اقبال، علامہ ڈاکٹر محمد: (ج_۱) ۲۱، ۲۳_۲۴، ۱۸۹، ۲۳۶، ۲۴۲_۲۴۳، ۴۰۸، ۴۵۹، (ج_۲) ۴۸۸، ۴۹۰، ۴۹۸، ۷۳۶، ۸۳۵، ۱۰۰۷، ۱۰۱۳، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، (ج_۳) ۱۲۸۵، ۱۳۶۳، ۱۳۶۸_۱۳۶۹، ۱۳۷۱_۱۳۷۲، ۱۳۹۷_۱۳۹۹، ۱۴۳۹، ۱۴۴۱، ۱۵۱۳، ۱۵۲۶، ۱۶۲۶، ۱۶۳۸، ۱۶۵۱، ۱۸۳۸، (ج_۴) ۲۰۳۳، ۲۰۷۴، ۲۲۰۳، ۲۲۰۶، ۲۲۱۲، ۲۲۱۸، ۲۲۲۳؛ ۲۲۸۹، (ج_۵) ۲۵۵۹، ۲۵۶۵_۲۵۶۶، ۲۵۶۸، ۲۵۷۰، ۲۵۷۲، ۲۵۷۵_۲۵۷۶، ۲۵۷۹، ۲۷۵۷_۲۷۵۸، ۲۷۶۷، ۲۸۲۰، ۲۸۲۹، ۲۸۳۴، ۲۸۳۷، ۲۸۴۰، ۲۸۴۲، ۲۸۹۹، ۲۹۲۲_۲۹۲۳، ۲۹۲۶_۲۹۴۹، ۲۹۵۱_۲۹۶۰، ۲۹۶۲_۲۹۶۴، ۲۹۷۱_۲۹۸۶، ۲۹۸۹_۲۹۹۲، ۲۹۹۴، ۲۹۹۶_۲۹۹۸، ۳۰۰۱، ۳۰۰۵_۳۰۰۷، ۳۰۱۱، ۳۰۲۰_۳۰۳۰، ۳۰۳۳_۳۰۳۹، ۳۰۴۱_۳۰۴۳، ۳۰۴۵_۳۰۴۶، (ج_۶) ۳۳۲۰، ۳۵۴۸، ۳۷۷۲، ۳۷۹۱، ۳۹۳۷، ۳۹۶۳، (ج_۱۰) ۵۵۸۹، ۵۶۱۳، ۵۶۱۶، ۵۶۲۰، ۵۶۳۱، ۵۶۴۲، ۵۶۶۶، ۵۶۸۹_۵۶۹۱، ۵۶۹۳_۵۶۹۴، ۵۶۹۶، ۵۷۷۸_۵۷۷۹، ۵۷۹۵_۵۷۹۶، ۵۷۹۹، ۵۸۵۷، ۶۰۳۲، ۶۰۸۰_۶۰۸۱، ۶۰۹۳، ۶۰۹۷، ۶۳۱۰_۶۳۱۱
اقتدار حسین صدیقی، ڈاکٹر: (ج_۵) ۲۷۹۰
اقتدار عالم خان: (ج_۵) ۲۷۷۷، ۲۷۹۲
اکبرالہ آبادی: (ج_۳) ۱۵۰۶، (ج_۵) ۳۰۲۴
اکبر، بادشاہ جلال الدین محمد: (ج_۱) ۴۱، ۸۰، ۸۹، ۲۰۶، ۲۹۵_۲۹۶، ۲۹۸، ۳۳۳_۳۳۴، ۳۷۰، ۳۹۳، ۳۹۷_۳۹۸، ۴۱۵، (ج_۲) ۶۱۰، ۸۴۴، ۱۲۸۶، ۱۲۹۰، ۱۲۹۲، ۱۲۹۴، ۱۳۶۳_۱۳۶۴، ۱۳۶۷_۱۳۶۸، ۱۳۸۶، ۱۳۸۹، ۱۴۰۴، ۱۴۰۹_۱۴۱۵، (ج_۳) ۱۴۲۲، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۵، ۱۴۴۸، ۱۵۰۱، ۱۵۰۹_۱۵۱۳، ۱۵۵۸_۱۵۶۱، ۱۶۲۴، ۱۶۴۷، ۱۶۵۶، ۱۷۲۰، ۱۷۲۴، ۱۷۲۷، ۱۷۵۳، ۱۷۷۴، ۱۸۳۷، ۱۸۶۲، ۱۸۷۰، ۱۸۸۵، (ج_۴) ۱۹۱۴، ۱۹۱۷، ۱۹۴۰_۱۹۴۱، ۱۹۴۴، ۱۹۴۸، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۱۹۹۵، ۲۰۰۳، ۲۰۱۱، ۲۰۱۶، ۲۰۳۲، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۰۷۲، ۲۰۸۸_۲۰۹۳، ۲۰۹۶_۲۰۹۹، ۲۱۰۱_۲۱۰۳؛ ۲۱۰۵_۲۱۰۸، ۲۱۱۰_۲۱۱۱، ۲۱۱۳_۲۱۱۴، ۲۱۱۶، ۲۱۱۸_۲۱۱۹، ۲۱۲۵، ۲۱۳۱، ۲۱۵۷، ۲۱۷۷، ۲۱۸۴_۲۱۸۶، ۲۱۹۵، ۲۱۹۹، ۲۲۰۲_۲۲۰۳، ۲۲۰۵، ۲۲۱۴_۲۲۱۵، ۲۲۶۹. ۲۲۷۰، ۲۲۷۲، ۲۳۹۹، ۲۴۰۴، ۲۴۱۲، (ج_۵) ۲۵۵۴_۲۵۵۵، ۲۵۶۱_۲۵۶۴، ۲۵۶۶_۲۵۶۷، ۲۵۶۹، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲_۲۵۷۴، ۲۵۹۱، ۲۵۹۳_۲۵۹۴، ۲۵۹۹، ۲۶۰۱، ۲۶۱۵، ۲۶۳۱، ۲۷۶۱، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۲_۲۷۷۴، ۲۷۷۶_۲۷۷۹، ۲۷۸۱، ۲۷۸۵، ۲۸۰۹، ۲۸۱۹، ۲۸۳۲، ۲۸۳۵، ۲۸۴۰_۲۸۴۱، ۲۸۷۲_۲۸۷۳، ۲۹۱۶_۲۹۱۷، ۳۰۱۹، (ج_۶) ۳۱۴۲، ۳۱۴۴_۳۱۴۶، (ج_۷) ۴۱۷۳، ۴۱۷۹، ۴۱۸۱_۴۱۸۳، ۴۱۹۰، ۴۲۰۱، (ج_۸) ۴۵۰۰، ۴۶۹۴، ۴۷۱۶، ۴۸۴۳، ۴۸۴۴، ۴۸۸۰، ۴۸۸۲، ۴۸۸۴، ۴۸۸۷، ۴۸۸۹، ۴۸۹۴، ۴۹۰۳، ۴۹۰۹، ۴۹۱۳، ۴۹۱۶، ۴۹۲۳، ۴۹۲۹، ۴۹۳۰، ۴۹۳۴، ۴۹۳۵_۴۹۳۷،

(ج_۹) ۵۰۱۵، ۵۰۲۷، ۵۰۴۴_ ۵۰۴۵، ۵۰۹۳_ ۵۰۹۴، ۵۱۲۵، ۵۱۴۴_ ۵۱۴۶، ۵۲۹۴_ ۵۲۹۵، ۵۲۹۸، ۵۳۰۰، ۵۳۱۳، ۵۳۷۰، ۵۳۸۳، ۵۳۹۹، ۵۳۸۹، ۵۴۰۳، ۵۴۰۸، ۵۴۱۱_ ۵۴۱۲، ۵۴۱۵ _ ۵۴۱۷، ۵۴۷۲، ۵۴۷۷، _ ۵۴۷۹، ۵۵۱۳_ ۵۵۱۶، ۵۵۶۸_ ۵۵۷۰، ۵۵۷۵_ ۵۵۷۶، (ج_۱۰) ۵۶۱۵، ۵۶۲۵_ ۵۶۲۶، ۵۶۴۰، ۵۶۴۳_ ۵۶۴۴، ۵۶۴۶_ ۵۶۴۷، ۵۶۴۹_ ۵۶۵۲، ۵۶۵۵، ۵۶۵۷_ ۵۶۵۸، ۵۶۶۲، ۵۶۶۵، ۵۶۶۷، ۵۶۷۵، ۵۶۷۷، ۵۶۸۲، ۵۶۹۹_ ۵۷۰۱، ۵۷۰۳_ ۵۷۰۵، ۵۷۶۵_ ۵۷۶۶، ۵۷۷۲، ۵۷۹۰، ۵۷۹۳_ ۵۷۹۴، ۵۸۲۵، ۶۰۵۰، ۶۱۰۶، ۶۱۱۲، ۶۱۱۸، ۶۲۹۰، ۶۳۰۲

اکبر حسین قریشی، ڈاکٹر:(ج_۵)۳۰۳۷، ۳۰۴۵، (ج_۶) ۳۹۴۳

اکبر شاہ بخاری نقشبندی، سید میر:(ج_۶)۳۸۲۹، ۳۸۳۵

اکبر شاہ ثانی:(ج_۴)۲۱۸۸

اکبر شاہ خان، نجیب آبادی: (ج_۵) ۳۱۱۷، (ج_۶) ۳۱۲۹، ۳۱۴۵

اکبر شاہ، سید علامہ:(ج_۶)۳۸۹۰

اکرام اللہ محشر بدایونی، میاں:(ج_۴)۲۳۸۸

اکرم الٰہی، حاجی شیخ:(ج_۶)۳۵۹۱

اکرم حسن علمی: (ج_۵)۲۷۰۱، (ج_۶)۳۱۹۰، (ج_۱۰) ۶۴۰۲

اکرم حسن علمی، کاتب:(ج_۶)۳۱۸۹

اکرم حسن علی:(ج_۶)۳۹۶۵

الاعرج:(ج_۷)۴۲۹۳

الاندلسی، علامہ:(ج_۵)۲۵۸۷، (ج_۱۰)۶۱۸۸

البنانی، علامہ:(ج_۶)۳۹۴۳

الپتگین:(ج_۴)۲۰۴۶، ۲۰۶۲

التمش:(ج_۱)۳۹۵، (ج_۴)۲۰۴۹، ۲۰۸۰

التنوخی:(ج_۷)۴۳۰۲

الجراح بن عثمان:(ج_۲)۵۲۳

الحسن ابن ابی طالب:(ن_۷)۴۳۰۶

الحسن العجمی، شیخ:(ج_۶)۳۶۵۳

الحسن بن سفیان:(ج_۲)۵۴۹

الحسن بن عرفۃ:(ج_۷)۴۳۰۲

الحسن بن علوان:(ج_۷)۴۳۰۸

الحسن بن علی الوراق:(ج_۲)۵۷۹

الحسن بن قتیبۃ:(ج_۷)۴۳۰۹

الحسن بن محمد:(ج_۲)۵۴۹

الحسین الجندی:(ج_۲)۵۳۷

الحسین بن معاذ:(ج_۷)۴۲۸۳،

الحسین بن مھدی:(ج_۲)۵۵۸

الحلوانی، شمس الائمہ:(ج_۳)۱۷۰۶

الخرائطی:(ج_۷)۴۳۴۶

الخطیب:(ج_۷)۴۳۳۶

الخوارزمی، حافظ الدین:(ج_۶)۳۹۴۷

الذّھبی (راوی حدیث):(ج_۴)۲۳۳۰

الربیع بن خیثم:(ج_۲)۵۳۸

السخاوی:(ج_۷)۴۳۵۰، ۴۳۵۱،

السواربن مصعب: (ج_۲)۵۱۸
السید السند: (ج_۵)۲۵۸۷
الشمنی: (ج_۲)۶۹۳
الصعبدی، عبدالمتعال: (ج_۹)۵۰۴۰
الطاش بن شہمیر (بدین): (ج_۶)۳۶۸۹
الطاف رحمانی، مولوی (ج_۶)۳۹۶۴
العامری: (ج_۷)۴۳۴۵
العباس العنبری بن عبدالعظیم: (ج_۲)۵۲۴، ۵۵۱
العزبن عبدالسلام: (ج_۲)۶۹۳
العلا بن زبیر الازدی: (ج_۴)۲۳۱۵
الغ بیگ مرزا: (ج_۴)۲۰۵۲
الف الدین خواجہ: (ج_۱۰)۶۰۰۲
الفراء: (ج_۵)۲۸۵۲
الفربری: (ج_۵)۲۸۴۷
الفنسٹن: (ج_۴)۲۰۴۷، ۲۰۵۱
القاسم بن ہارون: (ج_۲)۵۷۵
القعنبی: (ج_۷)۴۲۹۱
اللہ بچایا، حافظ: (ج_۱۰)۶۰۴۶، ۶۰۴۹
اللہ بخش جرک، حاجی: (ج_۶)۳۷۲۷
اللہ بخش سندھی، مولانا حکیم: (ج_۶)۳۶۶۷
اللہ بخش سومرو، شہید: (ج_۶)۳۷۳۵
اللہ بخش شاہ (مرید شیخ عبدالقیوم): (ج_۶)۳۵۰۱
اللہ بخش، شیخ (مرشد شیخ تاج سنبھلی): (ج_۱۰)۵۹۲۵
اللہ بخش عباسی، مخدوم (تذکرہ مخادیم کھڑہ): (ج_۶) ۳۷۰۴_۳۷۰۵
اللہ بخش غفاری نقشبندی، خواجہ مولانا: (ج_۶)۳۶۹۴، (ج_۱۰)۶۰۶۷
اللہ بخش میاں (خلیفہ خواجہ شیخ احمد جی عثمانی): (ج_۱۰) ۵۹۴۱
اللہ بخش میندرہ: (ج_۶)۳۶۹۶
اللہ داد (بدین): (ج_۶)۳۶۸۹
اللہ داد جونپوری، مولانا: (ج_۹)۵۱۴۷
اللہ داد، شیخ: (ج_۱)۳۰۵، ۴۱۲، (ج_۴)۲۴۲۲_۲۴۲۳، ۲۴۵۳، (ج_۶) ۳۳۴۵، ۳۷۴۷، (ج_۹) ۵۲۳۵، (ج_۱۰)۵۶۳۵
اللہ داد فیضی سرہندی: (ج_۵)۲۷۷۶، ۲۷۷۸، ۲۷۸۵
اللہ دتہ، خلیفہ مولانا عبدالغفار نقشبندی): (ج_۱۰)۶۰۶۸
اللہ دتہ کلیرہ، حافظ (خلیفہ خواجہ غلام قاسم کمبوہ): (ج_۱۰)۵۹۰۵
اللہ نور خٹک: (ج_۱۰)۵۹۳۷
اللہ یار: (ج_۳)۱۸۶۳
اللہ یار لاہوری قادری نقشبندی، میاں: (ج_۶) ۳۷۱۳، (ج_۱۰)۵۹۵۰
اللیث بن سعد: (ج_۷)۴۲۹۲
المعزم: (ج_۵)۲۸۴۷
المغیرہ بن شعبۃ: (ج_۲)۵۳۶
النعمان بن سفیان: (ج_۲)۵۳۲
النعمان بن عبدالسلام: (ج_۲)۵۳۲
الہذیل بن معاویۃ: (ج_۲)۵۳۲

الیاس (علیہ السلام) : (ج_۱) ۴۳۶، (ج_۲) ۹۲۷، (ج_۳) ۱۳۷۶، ۱۶۳۹، (ج_۸) ۴۵۴۱

الیاس بن ابراہیم کورانی (ملا): (ج_۶) ۳۱۷۰، ۳۱۹۱

الیاس درویش (بدین): (ج_۶) ۳۶۸۹

الیاس عشقی، ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۶۸۵

الیاس، الطون الیاس: (ج_۵) ۳۰۱۳، (ج_۶) ۳۹۴۳

الیمان بن سعد: (ج_۷) ۴۲۸۴

الٰہی بخش توکلی، مولانا: (ج_۶) ۳۷۶۹

الٰہی بخش تھانسیری، خواجہ مولوی: (ج_۱۰) ۶۰۰۲

الٰہی بخش سید (مرشد سید اسد اللہ محسن مدنی میاں): (ج_۱۰) ۶۰۷۲

الٰہی بخش، شیخ: (ج_۶) ۳۳۶۸، ۳۷۴۸

الٰہی بخش لدھیانوی، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج_۱۰) ۶۰۰۲

الٰہی بخش، مولانا: (ج_۱۰) ۶۰۶۰

الٰہی بخش یوسف زئی پٹھان: (ج_۶) ۳۸۴۳

ام الفضل (زوجہ حضرت عباس): (ج_۵) ۲۹۲۰_۲۹۲۱

ام بزاز: (ج_۷) ۴۳۱۳

ام رومان بنت عامر: (ج_۷) ۴۰۳۱

ام سلمیٰ گیلانی، ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۵۸۹۱

ام سلمۃ: (ج_۷) ۴۳۶۳، ۴۳۷۷

ام سلیم: (ج_۷) ۴۳۴۲

ام فروہ: (ج_۴) ۲۲۵۷

ام کلثوم (صاحبزادی مجدد الف ثانی): (ج_۱) ۴۲۶، (ج_۲) ۵۱۰، (ج_۴) ۲۴۱۹، (ج_۵) ۳۱۱۲، ۳۱۱۶، (ج_۶) ۳۹۳۵، (ج_۷) ۴۰۳۱، (ج_۸) ۴۶۰۴، (ج_۹) ۵۰۲۵، (ج_۱۰) ۵۶۷۲

ام مبشر: (ج_۷) ۴۳۹۴

امام الدین رائے پوری، مولانا: (ج_۶) ۳۸۰۲

امام الدین سرہندی، خواجہ مولوی: (ج_۱۰) ۶۰۰۲

امام الدین کھوتکوی: (ج_۶) ۳۷۹۹

امام الدین مجددی (شکارپور): ۳۶۹۵

امام الدین، مولانا (برادر خواجہ عبد الغفار فضلی نقشبندی): (ج_۱۰) ۶۰۵۹

امام الدین، مولوی (تاجر کتب لاہور): (ج_۵) ۲۶۴۶، ۲۷۲۴، (ج_۶) ۳۹۶۴، (ج_۸) ۴۵۷۶، (ج_۱۰) ۶۲۸۹

امام الدین، نواب (گورنر کشمیر): (ج_۱۰) ۶۰۳۸

امام بخش بن پیر بخش: (ج_۱۰) ۵۸۹۴

امام دین، حافظ: (ج_۱۰) ۵۹۱۱

امام دین رائے پوری مولانا: (ج_۸) ۴۸۶۹

امام دین عطار، شیخ: (ج_۱۰) ۶۰۱۴

امام شاہ بخاری، پیر: (ج_۱۰) ۵۸۹۷

امام علی شاہ، سید (مکان شریفی): (ج_۶) ۳۱۲۵، ۳۳۶۸_۳۳۶۹، ۳۴۷۲، ۳۵۷۴، ۳۶۲۶، ۳۷۶۷، (ج_۸) ۴۷۲۷، ۴۸۶۸، (ج_۱۰) ۵۸۱۳

امامی بیگم: (ج_۱۰) ۵۸۷۹

امان اللہ افغانی نقشبندی، شاہ: (ج_۱۰) ۵۵۹۳، ۵۸۴۷_۵۸۵۰، ۵۹۵۵

امان اللہ پانی پتی، ملا: (ج-۲)۷۸۳، (ج-۴)۱۹۸۲

امان اللہ خان (حاکم افغانستان): (ج-۶) ۳۳۰۱، (ج-۱۰)۵۹۵۵

امان اللہ لاہوری، مولانا: (ج-۱)۴۵۲، (ج-۳)۱۳۷۳، ۱۵۱۳، ۱۵۲۷، ۱۸۰۹، (ج-۴)۲۳۹۴، (ج-۵)۲۷۴۸، (ج-۹)۵۰۲۶

امان اللہ، ملا: (ج-۱)۴۵۷، (ج-۶)۳۳۷۸، ۳۷۶۰

امت اللہ بیگم (دختر شیخ محمد مہدی مجددی): (ج-۱۰) ۵۸۹۳

امتیاز علی راز رامپوری، منشی: (ج-۱۰)۵۸۰۸

امجد افضل، حاجی: (ج-۱۰)۶۴۹۴

امجد علی اعظمی، مولانا: (ج-۵)۲۹۰۴، (ج-۶)۳۶۶۵

امد بن سعید الرازی: (ج-۷)۴۲۹۱

امداد اللہ مہاجر مکی، حاجی: (ج-۱)۱۸۵، (ج-۹)۵۲۰۵

امر اللہ بن عبد الخالق بن ابوبکر مزجاجی، شیخ: (ج-۶)۳۱۹۵

املنگی، خواجہ محمد مقتدیٰ: (ج-۳)۱۳۹۱، (ج-۴)۲۲۵۲، ۲۲۶۳-۲۲۶۴، ۲۵۰۳، (ج-۶)۳۵۶۶، ۳۷۱۱، ۳۹۸۱، (ج-۷)۴۱۰۳، ۴۱۷۵، (ج-۸)۴۵۱۱، ۴۵۱۶، ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، (ج-۹) ۵۰۶۵، ۵۱۲۴، ۵۱۲۸، ۵۱۵۷، ۵۲۳۱، ۵۴۷۵، ۵۵۱۵

امید علی آخوند: (ج-۶)۳۶۹۲

امید علی سہائے (ہالا): (ج-۶)۳۴۴۱

امیر احمد شاہ، سید: (ج-۶)۳۶۹۶

امیر احمد، مخدوم: (ج-۶)۳۴۴۵، ۳۶۵۷

امیر الدولہ، نواب: (ج-۴)۲۴۸۴

امیر الدین، خواجہ: (ج-۶)۳۷۶۷

امیر الدین شاہ، مولانا (خلیفہ عبد الغفار نقشبندی): (ج-۱۰) ۶۰۶۸

امیر اللہ شاہ توکلی، سید: (ج-۶)۳۷۶۹

امیر تیمور: (ج-۴)۲۰۵۱-۲۰۵۲، ۲۰۶۵

امیر تیمور (بادشاہ): (ج-۱۰)۶۱۰۴

امیر جلال الدین: (ج-۴)۲۳۶۵

امیر حسن دہلوی: (ج-۶)۳۹۴۳

امیر حسین درویش: (ج-۷)۴۰۹۲

امیر حسین کلاں، شیخ: (ج-۷)۴۰۹۳

امیر حمزہ قریشی، مولانا قاضی: (ج-۱۰)۵۹۴۴-۵۹۴۵

امیر حیدر مجددی: (ج-۶)۳۶۹۵

امیر خان، نواب: (ج-۴)۲۴۶۷، (ج-۸)۴۸۳۳

امیر خسرو دہلوی: (ج-۹)۵۴۶۷، (ج-۱۰)۵۸۲۷

امیر شاہ قادری، سید پیر: (ج-۶)۳۳۳۹، ۳۸۲۷

امیر علوی اجمیری، سید: (ج-۶)۳۶۶۰

امیر کرم اللہ: (ج-۳)۱۶۸۲

امیر کلال، خواجہ سید شمس الدین: (ج-۱)۲۲۴، ۲۳۲، ۲۶۲، (ج-۲)۸۸۱، (ج-۴) ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۶۱، (ج-۶) ۳۹۸۰، (ج-۷) ۴۰۳۳، ۴۰۵۵، ۴۰۵۹، ۴۰۸۳، ۴۰۹۲، ۴۰۹۴، ۴۱۳۹، (ج-۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، (ج-۱۰)۵۹۲۸

امیر محمد خان والئی ٹونک: (ج-۴)۲۴۸۴

امیر محمد، شاہ: (ج-۶)۳۳۴۲

امیر محمد شاہ قندھاری، سید: (ج۔۱۰)۵۸۵۲

امیر محمد، والد حاجی عبد القیوم): (ج۔۶)۳۷۴۱

امیر معاویہ: (ج۔۳) ۱۶۷۱، ۱۷۸۰، ۱۸۳۱، (ج۔۴) ۲۰۲۵، ۲۱۴۵، ۲۴۲۲، (ج۔۵) ۲۹۱۶، (ج۔۷) ۴۱۹۳، (ج۔۸)۴۵۵۰، ۴۷۸۲، ۴۸۰۶، (ج۔۹)۵۳۷۱

امیر، مولانا سید (المعروف حضرت جی صاحب کوٹھہ): (ج۔۱۰)۵۸۸۴

امیر مینائی (شاعر): (ج۔۱۰)۵۸۰۸

امین الحسینی (مفتی اعظم فلسطین): (ج۔۶)۳۳۳۶

امین الدین پیر، شاہ: (ج۔۸)۴۸۴۱

امین اللہ علوی شکارپوری، پروفیسر: (ج۔۹)۵۰۰۶

امین اللہ وثیر، ڈاکٹر: (ج۔۴) ۲۵۲۶، (ج۔۵) ۲۵۳۷، ۲۶۶۵، ۲۷۵۷

امین اللہ جان مجددی (حیدرآباد): (ج۔۶)۳۶۹۲

امین اللہ کشمیری، خواجہ: (ج۔۶)۳۳۶۰

امین اللہ میاں، شیخ: (ج۔۶)۳۳۱۰، ۳۳۱۳

امین بدخشی، خواجہ مولانا: (ج۔۳)۱۳۶۹، ۱۳۷۲

امین بن فتح اللہ زادہ الکردی الاربلی الشافعی النقشبندی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۶۲۸

امین بن محمد ابن کُمش استنبولی حنفی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۷۷، ۳۲۱۰

امین پشاوری صدیقی نقشبندی، حاجی: (ج۔۶)۳۸۹۶

امین جان آغا: (ج۔۶)۳۳۱۱

امین حسین اصلاحی: (ج۔۶)۳۹۴۷

امین شاہ، خواجہ: (ج۔۶)۳۸۰۱، (ج۔۹)۵۵۸۴، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴

امینہ عادل: (ج۔۶)۳۱۴۵

امیہ بن خالد: (ج۔۷)۴۳۳۸

امیہ بن خلف: (ج۔۷)۴۰۲۴

امیّہ بن عبداللہ: (ج۔۲)۵۶۹

امیّۃ بن خالد: (ج۔۲)۵۶۹

انا بلے بوشر: (ج۔۵)۳۱۱۸

انار اللہ: (ج۔۴)۲۲۸۸، ۲۳۰۲

انجم بخاری، پروفیسر، شاہ: (ج۔۹)۵۵۸۴

انجیر فغنوی، خواجہ: (ج۔۷)۴۰۳۳

انس بن مالک: (ج۔۱)۱۷۳، (ج۔۲)۵۱۴۔۵۱۵، ۵۲۰، ۵۲۲۔۵۲۴، ۵۳۰۔۵۳۱، ۵۳۶، ۵۴۴۔۵۴۵، ۵۵۲، ۵۵۶، ۵۶۶، ۵۶۸، ۵۷۱، ۵۷۶، ۵۷۸، ۵۹۶، (ج۔۴)۲۲۹۵، ۲۳۰۶ ۲۳۱۴، ۲۳۲۲، ۲۳۲۹، (ج۔۶) ۳۷۴۲، (ج۔۷) ۴۱۹۴، ۴۲۸۶، ۴۲۹۵، ۴۳۰۲، ۴۳۰۷، ۴۳۲۵، ۴۳۲۶، ۴۳۲۸، ۴۳۲۹، ۴۳۳۲، ۴۳۳۹، ۴۳۴۱، ۴۳۴۳، ۴۳۴۷، ۴۳۵۶، ۴۳۶۳، ۴۳۶۴، ۴۳۶۶، ۴۳۶۸، ۴۳۷۳، ۴۳۷۵، ۴۳۷۷، ۴۳۸۱، ۴۳۸۶، ۴۳۸۹، ۴۳۹۰، ۴۳۹۲، ۴۳۹۵، ۴۳۹۶، ۴۴۰۰، ۴۴۰۶، (ج۔۸) ۴۶۳۶، ۴۷۳۰، (ج۔۹)۵۳۱۷، (ج۔۱۰)۵۸۳۸

انس ٹھٹوی، شیخ: (ج۔۶)۳۶۸۷

انس فاروقی مجددی، ابوالنصر: (ج۔۶) ۳۳۸۷، ۳۴۲۸، ۳۴۴۷، ۳۴۶۱، ۳۷۵۸

انصاری دہلوی، ڈاکٹر: (ج۔۵)۳۰۳۰

انعام الحق کوثر، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۵۹۵۹

انعام اللہ خان یقین: (ج_۴) ۲۴۶۵

انعام (خلیفہ میاں شیر محمد شرقپوری): (ج_۶) ۳۷۷۰

انفال عائشہ: (ج_۳) ۱۸۷۴

انوار احمد سلامی، مولانا: (ج_۵) ۲۹۱۳

انوار اقبال: (ج_۴) ۲۲۲۳

انوار الحق: (ج_۹) ۵۴۱۱، ۵۴۱۳_۵۴۱۵، ۵۴۱۷، ۵۴۱۹، ۵۴۲۱، ۵۴۲۳، ۵۴۳۲

انوار اللہ طیبی (مدیر): (ج_۱۰) ۶۳۳۹

انور اقبال قریشی، ڈاکٹر (مصنف اسلام اور سود): (ج_۲) ۷۳۵، (ج_۶) ۳۹۴۴

انور شاہ کشمیری، علامہ: (ج_۲) ۵۹۰، ۷۰۰، (ج_۶) ۳۵۷۵

انور طاہر رضا، ڈاکٹر: (ج_۵) ۲۷۰۲

انور علی، سید، ایڈووکیٹ: (ج_۴) ۲۱۰۹، (ج_۵) ۳۱۱۷، (ج_۶) ۳۱۲۹، ۳۱۴۵

انیس احمد شیخ، پروفیسر: (ج_۶) ۳۷۹۹

انیس احمد نقشبندی، سید: (ج_۵) ۳۱۱۷، (ج_۶) ۳۱۲۹، ۳۱۳۵

انیس الزمان، ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۳۹۲

انیس خان (مرید پروفیسر محمد حسین آسی): (ج_۱۰) ۶۰۹۳

اوحدالدین کرمانی، شیخ: (ج_۲) ۱۲۳۱، (ج_۴) ۲۳۴۰

اورنگ زیب اعظمی: (ج_۹) ۵۵۸۲، (ج_۱۰) ۵۵۹۳، ۵۷۰۹، ۵۷۲۱

اورنگ زیب عالمگیر (بادشاہ): ۲۶۶۳، ۲۶۶۶، ۲۷۶۳، ۲۷۶۸، ۲۷۸۱، ۲۷۸۳_۲۷۸۶، ۲۷۹۶، ۲۸۰۰_۲۸۰۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۸، ۲۸۰۴_۲۸۴۱، ۲۸۷۷، ۲۹۱۷، ۳۰۲۴، ۳۰۳۷، ۳۰۷۹، (ج_۶) ۳۱۴۲، ۳۳۴۳، ۳۳۵۲، ۳۳۵۴، ۳۶۹۷_۳۶۹۸، ۳۸۶۴، ۳۹۳۶

اورنگ زیب عالمگیر (بادشاہ): (ج_۱) ۴۱، ۸۰، ۸۹_۹۰، ۲۴۹، ۴۰۸، (ج_۲) ۱۱۸۸، (ج_۳) ۱۴۰۰، ۱۴۰۴، ۱۴۰۶، ۱۴۱۵، ۱۴۵۰، ۱۴۵۳، ۱۶۳۸، ۱۶۴۳، ۱۷۲۰_۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۷، ۱۸۳۸، ۱۸۸۷، (ج_۴) ۱۸۹۳، ۱۹۱۷، ۱۹۸۵_۱۹۸۶، ۲۰۳۲، ۲۰۵۵، ۲۰۶۹_۲۰۷۰، ۲۱۲۴، ۲۱۵۷، ۲۱۷۶_۲۱۸۵، ۲۱۹۵_۲۱۹۷، ۲۱۹۹_۲۲۰۰، ۲۲۰۷، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷، ۲۲۲۰، ۲۲۶۵، ۲۲۷۳، ۲۲۷۸، ۲۲۸۰_۲۲۸۴، ۲۲۸۵_۲۲۸۷، ۲۲۹۰_۲۲۹۱، ۲۳۰۶، ۲۳۱۱، ۲۳۳۴، (ج_۵) ۲۵۵۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۹_۲۵۷۱، ۲۵۷۵، ۲۵۷۸، (ج_۷) ۴۱۸۸، (ج_۸) ۴۵۰۰، ۴۵۶۷، ۴۶۱۲، ۴۶۲۵، ۴۹۰۹، ۴۹۲۳، ۴۹۳۴_۴۹۳۵، (ج_۹) ۵۰۱۲، ۵۰۹۶، ۵۱۴۵، ۵۱۶۲، ۵۳۶۸، ۵۳۷۵، ۵۳۷۹، ۵۳۸۱، ۵۴۹۶، ۵۵۱۰، ۵۵۲۵، ۵۵۲۸، ۵۵۳۰، ۵۵۳۴_۵۵۳۵، ۵۵۳۸، ۵۵۵۲، ۵۵۵۵، (ج_۱۰) ۵۵۹۳، ۵۶۱۵، ۵۶۲۶، ۵۶۶۱، ۵۶۶۶، ۵۷۵۷_۵۸۵۸، ۵۷۶۶، ۵۷۶۸_۵۷۶۹، ۵۷۷۱_۵۷۷۲، ۵۷۹۰_۵۷۹۱، ۵۷۹۳_۵۷۹۴، ۵۸۲۲، ۵۸۶۶، ۵۸۸۷، ۵۸۹۱، ۵۸۹۵، ۶۱۲۳، ۶۳۶۲، ۶۳۷۱

اورنگ شاہ، سید (شاگرد محمد عبداللہ درخانی نقشبندی): (ج_۶) ۳۷۳۸

اورنگ، شیخ (خلیفہ سید عبدالوہاب اخوند پنجو بابا): (ج_۱۰) ۵۸۷۴

اوسپنسکی، فلسفی (روسی صوفی): (ج_۱۰) ۵۷۷۸

اوشا سانیال، ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۵۶۹۶

اوم پرکاش ہرشد ڈاکٹر: (ج۔۳) ۱۷۲۳
اویس المجتبی الحسینی، ابوالزہراء بن عبداللہ: (ج۔۵) ۲۸۶۴
اویس بن عبداللہ حسینی، ابوزہرا: (ج۔۱۰) ۶۳۷۹، ۶۴۱۷
اویس، خواجہ: (ج۔۴) ۲۴۲۰
اویس سامانی، شیخ: (ج۔۵) ۲۹۴۶
اویس قرنی، خواجہ: (ج۔۱) ۲۷۷، (ج۔۳) ۱۵۵۱، (ج۔۷) ۴۰۵۹، ۴۱۶۲، ۴۳۳۲
اویس نقشبندی، شیخ بن عبداللہ: (ج۔۵) ۲۸۶۱
اہل اللہ، شاہ: (ج۔۶) ۳۳۶۱
ایاز، شیخ (سندھی شاعر): (ج۔۶) ۳۶۶۴
ایرج افشار: (ج۔۵) ۲۸۵۴، ۲۸۵۸
ایلیٹ، سرایچ۔ایم: (ج۔۵) ۲۷۸۷
ایم ارشد (نوائے اسلام): (ج۔۱۰) ۶۴۴۳
ایم زمان کھوکھر: (ج۔۱۰) ۵۸۹۴
ایمل خان، سردار (سردار ہشت نگر): (ج۔۱۰) ۵۸۷۱
ایم۔آر روحانی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۳۳
ایوب (علیہ السلام): (ج۔۶) ۳۸۸۴، (ج۔۱۰) ۵۸۲۴
ایوب: (ج۔۷) ۴۳۰۶
ایوب انصاری (اصحابی): (ج۔۶) ۳۱۶۳، ۳۱۶۵
ایوب (جد سلطان الکامل): (ج۔۵) ۲۸۵۱
ایوب جمال اللہ، حاجی: (ج۔۶) ۳۴۳۳
ایوب، حافظ (بدین): (ج۔۶) ۳۶۸۹
ایوب خان (حاکم قندھار): (ج۔۶) ۳۵۰۰
ایوب خان (صدر پاکستان): (ج۔۶) ۳۶۴۹
ایوب، خواجہ (مرشد خواجہ جمال الدین): (ج۔۶) ۳۵۶۶، ۳۵۸۹
ایوماحاجی محی الدین اخوندزادہ، شیخ: (ج۔۶) ۳۳۰۲
اے عزیز لونی (مصنف): (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

ب

باباجواہر: (ج۔۱۰) ۵۹۹۳
باباخان: (ج۔۵) ۳۰۷۸۔۳۰۷۹
باباخرواری (صوفی نقشبندی بلوچستان): (ج۔۶) ۳۷۱۱
باباسماسی، خواجہ (مرشد خواجہ سید امیر کلال): (ج۔۱) ۲۲۳، (ج۔۴) ۲۲۴۸۔۲۲۴۹، ۲۲۶۰۔۲۲۶۱، (ج۔۶) ۳۹۸۰، ۴۰۳۳، ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، (ج۔۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، (ج۔۱۰) ۵۹۸۹
باباوالی: (ج۔۱) ۳۶۶
بابر، بادشاہ ظہیر الدین: (ج۔۱) ۲۶۳، ۳۹۵، (ج۔۴) ۲۰۶۵، ۲۳۹۷، (ج۔۶) ۳۷۶۴، ۳۷۸۲، (ج۔۱۰) ۵۶۴۳، ۵۷۶۶، ۵۷۸۷
بابر بن عمر: (ج۔۸) ۴۹۳۵
بابر بیگ مطالی، پروفیسر ڈاکٹر محمد: (ج۔۱) ۲۱، ۳۲، ۱۰۲، ۴۵۸، (ج۔۲) ۴۸۸، ۵۱۲، ۵۱۴، ۷۷۰، ۱۲۴۴، (ج۔۴) ۲۵۲۷، ۲۵۳۸، ۲۶۲۹، ۲۶۷۲، ۳۰۱۹، ۳۰۳۶، ۳۰۴۱، ۳۰۴۳، (ج۔۶) ۳۹۴۴، (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۳۰۴۔۶۳۰۵، ۶۳۰۸
بادشاہ گل (فرزند مہربان علی شاہ): (ج۔۶) ۳۸۶۹
بادل بن عبدالرشید، میاں: (ج۔۶) ۳۴۳۶
باز بہادر (موسیقار دربار اکبری): (ج۔۱۰) ۵۶۴۶

بازمحمد، ملا: (ج_۶)۳۵۹۸

باغ علی (جد امجد خواجہ مولانا غلام یحییٰ علی قریشی اٹکی): (ج_۱۰)۵۹۴۵

باغ علی شاہ، پیر سید (سیداں والے): (ج_۱۰)۶۰۷۶

باقر، امام: (ج_۵)۲۶۴۳، (ج_۸)۴۸۶۰

باقر بن محمد: (ج_۱۰)۶۱۴۱

باقر سارنگپوری، سید: (ج_۴)۲۳۹۴

باقر شاہ پشاوری، سید میر: (ج_۱۰)۵۸۷۴

باقر علی شاہ، سید: (ج_۶)۳۷۸۸

باقلانی، امام: (ج_۹)۵۱۷۵

باقی باللہ، خواجہ محمد: (ج_۱)۱۳، ۱۷، ۲۰، ۶۱، ۷۷_۷۸، ۱۰۱، ۲۷۹، ۲۸۳، ۲۸۸_۲۹۰، ۲۹۳_۲۹۴، ۲۹۶، ۲۹۸_۲۹۹، ۳۰۱_۳۰۶، ۳۰۸، ۳۱۶، ۳۲۵، ۳۲۷_۳۳۷، ۳۳۹_۳۴۱، ۳۴۴_۳۵۱، ۳۶۵_۳۷۵، ۳۷۷_۳۸۰، ۳۸۳_۳۸۴، ۳۹۵_۳۹۸، ۴۱۷_۴۱۹، ۴۲۱_۴۲۵، ۴۲۸_۴۲۹، ۴۳۵، ۴۴۵، (ج_۲)۴۹۹، ۵۰۸، ۷۰۳، ۷۱۶، ۷۵۷، ۷۷۵، ۷۹۰، ۷۹۹، ۸۸۱، ۱۰۲۲، ۱۰۵۵، ۱۰۹۸، ۱۱۴۵، ۱۲۲۰، (ج_۳)۱۲۸۳، ۱۲۹۰_۱۲۹۱، ۱۳۵۶، ۱۳۷۲، ۱۳۷۵_۱۳۷۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹_۱۳۹۲، ۱۳۹۴_۱۳۹۵، ۱۴۰۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۴، ۱۴۳۵، ۱۴۴۸، ۱۴۵۳، ۱۶۴۳، ۱۶۶۰، ۱۶۸۴، ۱۷۲۸، ۱۷۵۰، ۱۸۶۹_۱۸۷۰، (ج_۴)۱۹۱۳، ۱۹۱۷، ۱۹۴۲_۱۹۴۳، ۱۹۴۶_۱۹۴۷، ۱۹۵۱، ۱۹۵۳_۱۹۵۵، ۱۹۸۰، ۱۹۸۵_۱۹۸۶، ۲۰۱۵، ۲۱۹۴، ۲۲۰۶، ۲۲۱۰_۲۲۱۱، ۲۲۵۲_۲۲۵۳، ۲۲۶۳_۲۲۶۴، ۲۲۶۹، ۲۲۷۳، ۲۲۷۷، ۲۳۶۰، ۲۳۶۲_۲۳۶۳، ۲۳۶۵_۲۳۶۶، ۲۳۷۵، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۴، ۲۳۸۸، ۲۳۹۳، ۲۴۰۶_۲۴۰۷، ۲۴۱۲_۲۴۱۳، ۲۴۱۵، ۲۴۲۰، ۲۴۲۲_۲۴۲۳، ۲۴۲۵، ۲۴۳۵_۲۴۳۶، ۲۴۳۸_۲۴۴۲، ۲۴۴۶، ۲۴۴۸، ۲۴۵۳، ۲۴۵۵، ۲۴۶۷، ۲۴۹۳_۲۴۹۴، ۲۵۰۰، ۲۵۰۳، (ج_۵) ۲۵۵۲، ۲۵۶۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۳_۲۶۰۵، ۲۶۱۰، ۲۶۱۲، ۲۶۱۵، ۲۶۱۷، ۲۶۲۱، ۲۶۳۷، ۲۶۴۶، ۲۷۲۵، ۲۷۳۷_۲۷۴۰، ۲۷۴۲، ۲۷۴۴، ۲۷۴۶_۲۷۴۷، ۲۷۴۹_۲۷۵۰، ۲۷۸۰، ۲۸۱۹، ۲۸۲۸، ۲۸۳۱_۲۸۳۲، ۲۸۴۲، ۲۸۷۱_۲۸۷۲، ۲۸۹۲، ۲۹۵۸، ۳۰۸۹_۳۰۹۰، (ج_۶)۳۱۴۲، ۳۱۴۵، ۳۱۴۹، ۳۱۵۳، ۳۱۹۲، ۳۲۲۶، ۳۲۹۹، ۳۳۳۰، ۳۳۳۹، ۳۳۴۳_۳۳۴۸، ۳۳۵۰، ۳۳۶۸، ۳۳۷۸_۳۳۷۹، ۳۳۸۳، ۳۳۸۶_۳۳۸۷، ۳۳۹۰. ۳۴۴۴، ۳۵۶۶، ۳۷۱۱، ۳۷۶۴، ۳۷۷۶، ۳۸۸۳، ۳۹۳۵، ۳۹۴۴، ۳۹۶۴، ۳۹۸۱، (ج_۷)۴۴۲۷، ۴۴۶۷، ۳۹۹۳، ۴۰۰۸، ۴۰۵۶، (ج_۸)۴۴۹۹، ۴۵۰۲، ۴۵۱۱، ۴۵۱۵_۴۵۲۳، ۴۵۳۰، ۴۵۳۷، ۴۵۵۵، ۴۵۵۹، ۴۵۶۲، ۴۵۷۷، ۴۵۷۹، ۴۵۹۵، ۴۵۹۷، ۴۶۰۴_۴۶۰۵، ۴۶۰۸_۴۶۱۱، ۴۶۱۵، ۴۶۴۹، ۴۶۷۴، ۴۶۸۷، ۴۶۹۹، ۴۷۱۳_۴۷۱۴، ۴۷۲۶_۴۷۲۷، ۴۸۱۲، ۴۸۳۲، ۴۸۴۴، ۴۸۴۷، ۴۸۵۳، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، ۴۸۷۴، ۴۸۹۷، ۴۸۸۴، ۴۸۸۹، ۴۸۹۱، ۴۸۹۳، ۴۹۰۳، ۴۹۰۸، ۴۹۴۲، ۴۹۴۷، ۴۹۵۲_۴۹۵۳، ۵۰۱۱، ۵۰۱۴، ۵۰۲۲_۵۰۲۳، ۵۰۳۰، ۵۰۴۴، ۵۰۴۶، ۵۰۵۴_۵۰۵۵، ۵۰۵۸، ۵۰۶۰، ۵۰۶۲، ۵۰۶۵، ۵۰۸۲، ۵۰۸۴، ۵۱۲۲_۵۱۲۶، ۵۱۲۸، ۵۱۳۴، ۵۱۳۷، ۵۱۴۷، ۵۱۵۶_۵۱۵۷، ۵۱۸۸_۵۱۸۹، ۵۱۹۷، ۵۲۱۴، ۵۲۱۹، ۵۲۳۱، ۵۲۳۸، ۵۲۴۲، ۵۲۴۸، ۵۲۵۳، ۵۲۹۴، ۵۳۲۷، ۵۳۲۹، ۵۳۳۰، ۵۳۳۲، ۵۳۳۵_۵۳۳۷، ۵۳۵۳، ۵۳۵۸_۵۳۵۹، ۵۳۶۸، ۵۳۷۹، ۵۳۸۱، ۵۳۸۷_۵۳۸۸،

۵۴۰۰؛ ۵۴۰۵، ۵۴۰۷، ۵۴۲۴، ۵۴۲۹، ۵۴۶۳، ۵۴۶۸_ ۵۴۷۰، ۵۴۷۳_ ۵۴۷۶، ۵۴۸۰، ۵۴۸۹، ۵۴۹۰_ ۵۴۹۱، ۵۵۰۲، ۵۵۰۶_ ۵۵۰۷، ۵۵۱۴_ ۵۵۱۵، ۵۵۱۷، ۵۵۱۹، ۵۵۲۴، ۵۵۲۷، ۵۵۴۴، ۵۵۶۸، (ج۔۱۰) ۵۶۱۴، ۵۶۱۶، ۵۶۲۷، ۵۶۳۵_ ۵۶۳۶، ۵۶۳۸، ۵۶۴۱، ۵۶۷۱_ ۵۶۷۳، ۵۶۷۹_ ۵۶۸۲، ۵۷۰۲، ۵۷۵۵_ ۵۸۵۶، ۵۷۶۰، ۵۷۶۷، ۵۷۷۷، ۵۷۸۱، ۵۷۸۸_ ۵۷۸۹، ۵۷۹۱، ۵۷۹۳، ۵۹۲۰، ۵۹۲۵، ۵۹۲۷، ۵۹۳۵، ۶۱۱۶_ ۶۱۱۹، ۶۱۲۳، ۶۲۲۸، ۶۱۳۱_ ۶۱۳۲، ۶۱۵۴، ۶۱۵۷_ ۶۱۵۸، ۶۱۸۲_ ۶۱۸۴، ۶۱۸۹، ۶۲۰۰، ۶۲۵۱، ۶۲۵۵، ۶۲۷۰، ۶۲۷۳، ۶۲۹۲

بالی ناتھ (یوگی ماہر): (ج۔۱۰) ۵۸۲۷

بایزید انصاری، علامہ: (ج۔۲) ۵۲۰، ۵۳۹

بایزید بسطامی، خواجہ: (ج۔۱) ۱۵۱، ۲۷۸، (ج۔۲) ۸۳۱، ۱۰۲۰، (ج۔۳) ۱۴۴۰، ۱۵۳۲، ۱۵۶۵، ۱۵۹۶، ۱۶۵۵، ۱۷۶۴، ۱۸۳۳، (ج۔۴) ۲۲۴۴، ۲۲۵۷_ ۲۲۵۸، ۲۳۴۹، ۲۵۰۸، (ج۔۵) ۲۹۶۵، ۲۹۵۷، (ج۔۶) ۳۵۷۹، ۳۹۷۹، (ج۔۷) ۴۰۵۶، ۴۰۸۳، ۴۰۸۲، ۴۱۹۷، ۴۴۴۶، ۴۴۴۹، (ج۔۸) ۴۸۰۷، ۴۸۴۷، ۴۸۵۷، ۴۸۶۵، (ج۔۹) ۵۲۱۲، ۵۲۱۷، ۵۳۳۹، ۵۳۴۴، ۵۳۵۴، ۵۳۹۱، ۵۴۰۲، ۵۴۰۶، ۵۴۲۹، ۵۴۴۸، ۵۴۵۵، ۵۴۶۰، (ج۔۱۰) ۵۶۹۴_ ۵۶۹۵، ۵۷۸۳، ۵۹۸۹

بجار خان تالپور، میر: (ج۔۶) ۳۵۰۸

بحرالدین: (ج۔۶) ۳۴۱۸

بحرالعلوم لکھنوی: (ج۔۲) ۱۰۹۹

بحرالعلوم، مولانا عبدالجلیل: (ج۔۸) ۴۶۳۵

بخاری، امام محمد بن اسمائیل ابوعبداللہ: (ج۔۲) ۵۱۷، ۵۲۰، ۵۲۲_ ۵۲۳، ۵۲۵_ ۵۲۶، ۵۳۳_ ۵۳۴، ۵۴۶، ۵۶۷_ ۵۶۸، ۵۷۲_ ۵۷۴، ۶۱۹، ۷۷۰، (ج۔۴) ۲۲۹۵، (ج۔۵) ۲۶۸۵، (ج۔۶) ۳۲۳۰، (ج۔۷) ۴۲۸۱، ۴۳۳۷، ۴۳۳۹، ۴۳۴۲_ ۴۳۴۴، ۴۳۴۶_ ۴۳۴۸، ۴۳۵۱، (ج۔۸) ۴۶۳۵، (ج۔۹) ۵۱۷۸، ۵۲۶۶، ۵۳۱۷_ ۵۳۱۸، (ج۔۱۰) ۶۱۴۸، ۶۲۰۴

بخت نصر: (ج۔۸) ۴۸۲۶

بختاور خاں: (ج۔۴) ۲۲۸۵، (ج۔۵) ۲۷۸۳_ ۲۷۸۴، ۲۷۹۳

بختاور، مرید خواجہ سید محمد امین شاہ): (ج۔۱۰) ۶۰۱۴

بختیار کاکی (قطب الدین): (ج۔۶) ۳۳۶۶، ۳۸۸۳

بدایونی، ملا: (ج۔۱) ۴۱۴، ۴۴۷، (ج۔۳) ۱۴۴۵، ۱۴۴۷، ۱۵۱۱

بدخشی، علامہ: (ج۔۲) ۷۶۰

بدر الاسلام صدیقی، صاحبزادہ: (ج۔۱) ۲۶، (ج۔۸) ۴۹۹۱، (ج۔۹) ۵۰۰۱، ۵۰۴۸، ۵۱۸۵

بدرالاسلام نقشبندی، مولانا: (ج۔۱) ۱۰۰

بدر الدین ابراہیم: (ج۔۹) ۵۴۸۹، ۵۵۰۷، ۵۵۱۹، ۵۵۴۱_ ۵۵۴۳

بدرالدین بن محمد قدسی، مفتی: (ج۔۶) ۳۱۷۷

بدرالدین چشتی: (ج۔۴) ۲۱۱۸

بدر الدین، حافظ (جد امجد اعلیٰ خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۹۰۳

بدرالدین دمشقی، علامہ: (ج۔۶) ۳۷۶۰، (ج۔۱۰) ۵۹۵۶

بدرالدین سرہندی، شیخ (خلیفہ شیخ یحییٰ سندیلہ): (ج-۱۰) ۵۹۲۴

بدرالدین سرہندی، خواجہ: (ج-۱) ۲۸، ۸۴-۸۵، ۳۰۵، ۴۴۱، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۵۱-۴۵۲، ۴۵۸، (ج-۲) ۷۶۷، ۷۶۹، ۹۰۸، ۴۳. ۹۹۳، ۹۹۵، (ج-۳) ۱۲۹۷، ۱۳۷۴، ۱۳۸۹-۱۳۹۰، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۴۱۸، ۱۴۵۳، ۱۵۳۰، ۱۵۳۹، ۱۸۳۸، ۱۸۷۰، ۱۸۷۸، ۱۸۸۰، ۱۸۸۲، ۱۸۸۶-۱۸۸۷، ۱۹۸۸، (ج-۴) ۲۰۵۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۳۹، ۲۲۴۲، ۲۲۵۴، ۲۳۹۴، ۲۴۲۴، ۲۴۳۳، ۲۴۴۶، ۲۴۵۲، ۲۴۵۴، (ج-۵) ۲۵۷۱، ۲۵۷۷، ۲۵۸۰، ۲۶۱۳، ۲۶۳۲، ۲۶۳۴، ۲۶۴۸، ۲۶۶۰، ۲۶۶۲، ۲۷۳۵، ۲۷۴۱-۲۷۴۳، ۲۷۴۶-۲۷۴۸، ۲۷۸۰، ۲۸۱۶، ۲۸۳۲، ۲۹۹۲، ۳۰۳۹-۳۰۴۰، (ج-۶) ۳۱۲۸، ۳۴۴۳، ۳۹۴۴-۳۹۴۵، (ج-۷) ۴۲۲۰، ۴۲۳۲، (ج-۸) ۴۴۹۳، ۴۵۹۶، ۴۶۳۳، ۴۶۴۹-۴۶۵۰، ۴۸۵۴، ۴۸۶۱، ۴۹۱۰، ۴۹۳۱، ۴۹۵۱، ۴۹۵۴، (ج-۹) ۵۱۱۹، ۵۱۳۸، ۵۱۵۴، ۵۱۸۱-۵۱۸۲، ۵۲۳۱-۵۲۳۲، ۵۲۳۷، ۵۲۴۶، ۵۲۴۹-۵۲۵۰، ۵۳۱۰، ۵۳۲۶، ۵۳۴۰، ۵۳۶۵-۵۳۶۶، ۵۴۷۱، ۵۵۴۴-۵۵۴۷، (ج-۱۰) ۵۶۵۸، ۵۶۷۷، ۵۶۹۴، ۵۷۶۱، ۵۷۶۳، ۵۹۱۳-۵۹۱۴، ۵۹۱۷، ۵۹۲۴-۵۹۲۵، ۵۹۷۳، ۶۱۲۳، ۶۱۳۰، ۶۲۴۲، ۶۲۵۹-۶۲۶۰، ۶۲۷۴-۶۲۷۵، ۶۳۷۱

بدرالدین عینی، مولانا: (ج-۲) ۷۲۴

بدرالدین، فقیر: (ج-۴) ۲۲۳۸

بدرالدین، میاں (چوہنگ لاہور): (ج-۶) ۳۷۸۶

بدر عالم میرٹھی: (ج-۶) ۳۵۴۹

بدیع الدین سہارنپوری، شیخ: (ج-۱) ۴۴۶، (ج-۲) ۵۱۱، ۷۸۴، (ج-۳) ۱۲۹۱، ۱۳۷۳، ۱۴۵۳-۱۴۵۴، (ج-۴) ۱۹۶۷، ۱۹۷۱، ۲۰۳۱، ۲۱۴۳-۲۱۴۴، ۲۱۴۶، ۲۳۷۲، ۲۳۷۴، ۲۴۲۴، ۲۴۲۸، ۲۴۵۵، (ج-۵) ۳۰۶۶، (ج-۸) ۴۵۳۰، ۴۵۶۰-۴۵۶۱، ۴۸۶۷، (ج-۹) ۵۰۲۴، ۵۰۲۶، ۵۱۰۰، ۵۲۹۸، ۵۴۷۷، ۵۴۷۹-۵۴۸۰، ۵۴۸۹، ۵۵۱۸ (ج-۱۰) ۵۶۵۸، ۵۶۸۲-۵۶۸۴

بدیع الدین، شاہ مدار: (ج-۸) ۴۸۴۶

بدیع الزمان سعید نوری، شیخ: (ج-۶) ۳۲۷۲

بڈھن بھڑانچی، شیخ: (ج-۸) ۴۸۴۵، ۴۸۴۷، ۴۸۴۹

بڈھن شاہ، سید: (ج-۸) ۴۸۵۵

برمحمد: (ج-۶) ۳۷۱۷

براء بن عازب: (ج-۷) ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، (ج-۸) ۴۷۳۰

براؤن جوین پی: (ج-۸) ۴۸۹۶

برٹن سرئی، لارڈ (اسلامی نام جلال الدین): (ج-۶) ۳۸۵۳

برق، ڈاکٹر غلام جیلانی: (ج-۵) ۲۵۷۶

برکات احمد ٹونکی، حکیم سید (ج-۶) ۳۶۶۰

برکت اللہ، حافظ: (ج-۷) ۴۰۵۱

برکت اللہ، شیخ: (ج-۱۰) ۵۸۷۵

برکت علی شہید، مولوی: (ج-۸) ۴۸۵۰

برکت علی قریشی: (ج-۱۰) ۵۹۷۰

برنی: (ج-۴) ۲۰۴۹

بروکلمان: (ج-۵) ۲۸۵۶

بروکلمان: (ج_۵)۲۶۶۷
برہان احمد فاروقی، ڈاکٹر: (ج_۱)۱۰۲، (ج_۲)۷۷۸، ۷۸۲، ۸۰۳، (ج_۳)۱۲۹۸، ۱۳۷۰، ۱۵۴۱، (ج_۴)۲۰۸۹، ۲۱۶۳، ۲۱۶۷، (ج_۵)۲۷۵۹، ۲۹۳۵، ۲۹۴۵، ۲۹۶۴، ۳۰۰۵، ۳۰۱۰، (ج_۶)۳۹۳۹، ۳۹۴۵، ۳۹۶۵، (ج_۸)۴۹۳۵، (ج_۰)۶۱۵۴_۶۱۵۵، ۶۲۴۳
برہان الدین شطاری برہان پوری: (ج_۴)۲۱۹۹
برہان الدین صدیقی: (ج_۸)۴۹۴۰
برہان الدین غریب نواز: (ج_۴)۲۰۱۲
برہان الدین، سید شاہ حصاری: (ج_۶)۳۸۷۸
برہان الدین، صاحبزادہ: (ج_۷)۴۰۹۴
برہما (بت): (ج_۴)۲۲۰۵، ۲۲۷۰
بریدہ: (ج_۲)۵۸۰
بزاز، امام: (ج_۲)۵۱۷، ۵۲۲_۵۲۳، ۵۵۸، (ج_۷)۴۳۱۶
بزرگ شاہ پشاوری، آغا سید: (ج_۶)۳۸۶۵، ۳۹۱۱
بسر بن عبید اللہ: (ج_۲)۵۲۶
بسطام بن حریث: (ج_۲)۵۲۳
بشر بن الحارث: (ج_۹)۵۲۱۱
بشر حافی: (ج_۳)۱۵۹۶، (ج_۱۰)۵۸۵۹
بشر محمد نقی: (ج_۸)۴۹۷۹
بشریٰ مسعودی: (ج_۱۰)۶۴۹۴
بشن (بت): (ج_۴)۲۲۷۰
بشیر احمد جان، مولانا: (ج_۶)۳۶۷۱
بشیر احمد خاں: (ج_۵)۲۵۷۷
بشیر احمد ڈار: (ج_۵)۲۹۴۳، ۲۹۴۵، ۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۲۶، ۳۰۲۹، ۳۰۴۲_۳۰۴۳، (ج_۶)۳۹۴۵
بشیر احمد سعدی، سید: (ج_۴)۲۱۷۰، (ج_۶)۳۹۴۵
بشیر احمد سکھے چکوی، ملک: (ج_۱۰)۶۰۷۵
بشیر احمد صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر: (ج_۱)۲۳، ۲۸، ۴۴، ۴۶، ۴۹۰، (ج_۲)۵۱۲، ۱۱۹۵، ۱۲۴۵، (ج_۳)۱۸۸۶، (ج_۴)۲۲۰۳، ۲۲۱۸، (ج_۵)۲۶۷۲، (ج_۹)۵۴۱۵، ۵۴۲۳، (ج_۱۰)۵۵۹۲، ۵۶۲۰، ۶۳۰۴
بشیر احمد مجددی بغوی، میاں: (ج_۱۰)۵۸۸۴_۵۸۸۵، ۶۴۳۳، ۶۴۴۰
بشیر احمد، ملک: (ج_۹)۵۵۸۴، (ج_۱۰)۵۵۹۴
بشیر احمد، میاں: (ج_۵)۲۹۲۹، ۳۰۲۶، ۳۰۳۶، ۳۰۴۳
بشیر احمد نقشبندی مجددی، علامہ: (ج_۶)۳۷۹۹، (ج_۱۰)۶۴۴۰
بشیر احمد نقشبندی، حاجی: (ج_۱۰)۶۴۴۰
بشیر احمد یوسفی، صاحبزادہ: (ج_۱۰)۶۴۴۲
بشیر الدین احمد: (ج_۹)۵۱۵۶
بشیر اللہ: (ج_۶)۳۴۱۷
بشیر بن نہیک: (ج_۷)۴۳۱۶
بشیر حسین شاہ، مولانا: (ج_۱۰)۵۹۷۶
بطۃ الاصفہانی: (ج_۲)۵۳۸
بغوی، امام: (ج_۲)۵۲۹، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۴۳، ۵۶۲، ۵۶۹_۵۷۰، ۵۷۲، ۵۷۴، ۶۱۷، (ج_۸)۴۵۲۵
بقاء محمد قریشی، مولانا: (ج_۶)۳۸۲۴

بقاءمحمد نقشبندی، حاجی: (ج-۶)۳۸۰۴-۳۸۰۶

بکتاشی ویلی، حاجی: (ج-۶)۳۲۷۱

بکر بن عمرو: (ج-۲)۵۲۷، ۵۲۸

بکرماجیت، راجہ: (ج-۳)۱۸۷۸، (ج-۹)۵۵۴۶

بلال بن حارث: (ج-۷)۴۳۰۹، (ج-۸)۴۷۴۰

بلال تلہٹی، مخدوم: (ج-۶)۳۴۵۰-۳۴۵۱، ۳۶۹۰

بلال حبشی (صحابی): (ج-۲)۶۰۹، ۶۹۸، (ج-۳)۱۷۰۳، (ج-۵) ۳۰۵۳، ۳۰۵۵، (ج-۶) ۳۷۵۸، (ج-۷) ۴۰۲۴، ۴۰۲۷، ۴۱۸۰، ۴۳۶۳، (ج-۹)۵۲۴۵

بلال درس، ساکن پراں: (ج-۶)۳۴۷۶

بلال ساجد، حافظ: (ج-۱۰)۶۴۹۴

بلال فاروقی مجددی، ابوالفیض: (ج-۶) ۳۳۶۷، ۳۷۵۷-۳۷۵۹، (ج-۱۰)۵۹۵۴

بلال (مصنف الجواہر البدائع): (ج-۶)۳۷۰۵

بلال ہمدانی اٹکی، شاہ: (ج-۱۰)۵۹۴۱

بلبن غیاث الدین (الف خان): (ج-۴)۲۰۸۸

بلوچ خان تالپور، میر: (ج-۶)۳۵۰۳، ۳۵۱۰

بلوچ خاں تالپور، میر: (ج-۶) ۳۶۹۸، ۳۷۰۰، ۳۷۰۲، ۳۷۰۵

بلھے شاہ (صوفی شاعر): (ج-۶) ۳۷۶۸، (ج-۱۰) ۵۷۸۶، ۶۰۳۳

بنگلہ فقیر (بدین): (ج-۶)۳۶۸۹

بنوعامر بن صعصعۃ: (ج-۷)۴۲۹۲

بنیری، پیر بابا شیخ الاسلام: (ج-۶)۳۸۵۱

بوعلی سینا، حکیم: (ج-۴)۲۲۴۵، (ج-۵)۲۹۵۲، (ج-۹) ۵۳۷۵، ۵۴۰۸-۵۴۰۹

بوعلی فارمدی، خواجہ: (ج-۷)۴۰۴۳، (ج-۸)۴۸۶۵

بوعلی قلندر پانی پتی: (ج-۸) ۴۶۱۶، (ج-۱۰) ۶۰۰۰، ۶۲۷۰

بومیری، امام: (ج-۲)۵۵۶

بوٹاس (Boutas): (ج-۵)۳۱۱۸، (ج-۶)۳۱۳۰

بوزورتھ، سی-ای: (ج-۸)۴۸۸۳

بوستان ابن عبدالحنان، ملا: (ج-۱۰)۶۱۶۲

بہادر خان: (ج-۴)۲۱۶۶، (ج-۷)۴۴۴۴

بہادر شاہ اوّل، سلطان معظم: (ج-۱۰)۵۸۷۳

بہادر شاہ ثانی، سراج الدین ابوظفر: (ج-۴)۲۱۸۸

بہادر، ملاں (خلیفہ خواجہ نور محمد فاروقی چوراہی): (ج-۱۰) ۵۹۳۷

بہادر یار جنگ، نواب: (ج-۶)۳۷۷۲

بہاری مل: (ج-۱۰)۵۶۴۶

بہاءالحق افغانی، مولانا: (ج-۱۰)۵۸۵۴

بہاءالحق صاحبزادہ (خلیفہ شاہ غلام محمد مجددی): (ج-۶) ۳۳۳۵، ۳۵۵۳

بہاءالدین: (ج-۸)۴۸۹۴

بہاءالدین، حاجی (فرز: محمد غوث کابلی): (ج-۱۰)۵۸۵۰

بہاءالدین زکریا ملتانی:

بہاءالدین، سید: (ج-۸)۴۸۵۹

بہاءالدین محمد بن محمد مراد، سید: ۳۲۳۲

بہاءالدین محمد مرادی حنفی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۲۹

بہاؤالدین زکریا ملتانی: (ج۔۱) ۹۵، (ج۔۲) ۱۱۲۶، (ج۔۳)۱۳۶۵، (ج۔۴)۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۲۰۰، (ج۔۵) ۲۷۰۳، (ج۔۶) ۳۵۰۸، ۳۵۷۵، ۳۵۸۹، ۳۷۰۰، (ج۔۸)۴۸۴۵، ۴۸۵۵

بہرام خان جمالزئی رئیسانی: (ج۔۱۰)۵۹۵۸

بہرام، مولوی (بنوں): (ج۔۶)۳۸۶۵

بہز بن حکیم: (ج۔۷)۴۳۴۶

بہشتی نقشبندی امام الاسلام، مفتی: (ج۔۶)۳۴۱۰

بہلول بدخشی، قاضی: (ج۔۱)۱۷، ۴۱۴، ۴۴۳، (ج۔۴) ۱۹۵۱، ۲۲۶۴، (ج۔۵)۲۵۶۰، ۲۷۱۳، (ج۔۷)۴۱۷۲، (ج۔۸)۴۹۴۲، ۴۹۴۶، (ج۔۹)۵۰۲۲، ۵۰۵۴، ۵۱۲۱، ۵۲۲۷، ۵۴۷۱، ۵۵۶۷، (ج۔۱۰) ۵۶۴۰، ۵۶۷۳، ۵۶۷۶

بھگوان داس: (ج۔۴)۲۰۹۴، ۲۴۶۱، (ج۔۱۰)۵۹۴۶

بھلارو، حاجی: (ج۔۶)۳۶۹۱

بھولے میاں، شاہ: (ج۔۵)۲۹۱۲

بھیک محمد، شاہ: (ج۔۴)۲۴۷۱

بی بی حافظہ: (ج۔۴)۲۳۴۸

بیدل بخاری، شیخ: (ج۔۶)۳۲۸۷

بیدل، مرزا عبدالقادر (شاعر): (ج۔۵)۲۹۲۳، ۳۰۲۷

بیرسنگھ: (ج۔۳)۱۳۷۱، (ج۔۴)۲۱۵۹

بیربر: (ج۔۴)۱۹۷۸۔۱۹۷۹، ۱۹۹۸، ۲۰۰۳

بیرٹ ج۔۹)۵۱۴۵

بیرگسن ا فی): (ج۔۵)۳۰۰۶

بیرم خان: (ج۔۴) ۱۹۷۳، ۲۰۰۲، (ج۔۹) ۵۳۹۸، (ج۔۱۰)۵۶۴۴، ۵۶۵۸

بیرنگ، خواجہ: (ج۔۱)۳۱۶

بیگ فریکتی، حاجی: (ج۔۱۰)۵۸۶۳

بیہقی، امام (احمد بن حسین ابوبکر): (ج۔۲) ۵۱۸، ۵۲۲، ۵۲۴، ۵۳۲، ۵۳۴، ۵۳۷، ۵۴۰، ۵۴۲۔۵۴۳، ۵۶۱۔۵۶۲، ۵۷۹، ۵۸۵۔۵۸۶، ۵۹۷، ۶۰۵، ۶۲۳۔۶۲۴، ۶۲۶، ۶۹۳، (ج۔۴) ۲۲۹۵، ۲۳۰۲، ۲۳۳۰، (ج۔۵) ۳۰۰۸، (ج۔۶) ۳۹۳۹۔۳۹۴۰، (ج۔۷) ۴۲۸۳، ۴۲۸۴، ۴۲۸۹، ۴۲۹۱، ۴۳۰۰۔۴۳۰۱، ۴۳۰۲، ۴۳۰۹، ۴۳۱۳، ۴۳۱۵، ۴۳۲۴، ۴۳۲۷، ۴۳۳۶. ۴۳۴۰۔۴۳۴۲، ۴۳۴۵۔۴۳۴۷، ۴۳۵۲، (ج۔۸) ۴۸۳۳، (ج۔۹)۵۲۴۶، ۵۳۰۹

بے جی پاک کرماں والی: (ج۔۱۰)۶۰۷۶

پ

پانیکر، کے۔ ایم: (ج۔۵)۲۵۶۴

پائندہ گل، مولانا: (ج۔۶)۳۸۵۴

پائندہ محمد، صوفی: (ج۔۱۰)۶۱۲۰

پتھوکو، شیخ: (ج۔۶)۳۴۱۶

پٹھا، پیر: (ج۔۶)۳۴۷۱

پجدنہ بختیارپوری، آخوند: (ج۔۶)۳۶۰۳

پرتھوی راج چوہان، راجہ: (ج۔۱) ۳۹۵، (ج۔۴)۲۰۴۸، ۲۰۶۴

ردل خٹک، پروفیسر: (ج۔۱۰)۵۸۹۰

پرویز شاہ قندھاری، سید: (ج۔۱۰)۵۸۵۸

پریم داس: (ج۔۴)۲۰۰۳

پاپوش فقیر ٹھٹوی: (ج۔۶)۳۶۸۸

پھول بادشاہ، سید: (ج۔۶)۳۸۳۶

پیارے لال: (ج۔۲)۷۷۱

پیر بخش بروہی، خواجہ مولانا: (ج۔۱۰)۶۰۶۷

پیر بخش، میاں (حافظ عبدالکریم): (ج۔۱۰)۵۹۳۹

پیر بخش (والد حاجی عبدالرحمٰن قصوری): (ج۔۶)۳۷۸۴

پیر ثانی نقشبند، خواجہ: (ج۔۶)۳۸۰۴

پیر خان، خان جہاں لودھی: (ج۔۴)۱۹۸۱

پیرداد (والد شیخ یحییٰ چغتائی): (ج۔۶)۳۹۰۴

پیرداد بن شیخ الیاس چغتائی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۹۲۹

پیر سباک، سید مولانا (ج۔۱۰)۵۸۶۹۔

پیر محمد، بخاری (تکتی نھر): (ج۔۶)۳۴۴۱

پیر محمد جیوا، میاں: (ج۔۶)۳۴۸۲، ۳۴۸۶

پیر محمد حسن، ڈاکٹر: (ج۔۷)۴۳۴۸

پیر محمد شاہ: (ج۔۴) ۲۳۳۷، ۲۶۰۸، ۲۶۱۳، (ج۔۶) ۳۴۰۸، ۳۷۸۴

پیر محمد لکھنوی، شیخ: (ج۔۶)۳۴۰۷

پیر محمد، مولوی (فرزند مولانا فتح محمد ذیروی): (ج۔۱۰) ۵۸۱۳

پیر محمد، میاں (صوفی نواب شاہ): (ج۔۶)۳۶۹۴

پیر محمد بالائی (صوفی حیدرآباد): (ج۔۶)۳۶۹۳

ت

تاتار خان (استاد شاہجہاں بادشاہ): (ج۔۱۰)۵۷۶۶

تاج الدین احمد دھان حنفی (مدرس حرمین شریفین) (ج۔۶) ۳۱۹۱

تاج الدین تابیاری، مولانا: (ج۔۸)۴۵۹۵

تاج الدین تاج: (ج۔۵) ۲۵۳۶، ۲۵۴۲_۲۵۴۳، ۲۵۵۷، ۲۷۳۳

تاج الدین، خلیفہ: (ج۔۱۰)۵۸۰۴

تاج الدین سنبھلی، شیخ: (ج۔۴) ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، (ج۔۵) ۲۶۹۳، ۲۷۴۰، ۲۷۴۴، ۲۷۴۷، (ج۔۶) ۳۱۵۵، ۳۱۹۲، ۳۲۲۶، ۳۳۴۵، ۳۴۴۵، (ج۔۹) ۵۴۶۹، (ج۔۱۰) ۵۶۲۷، ۵۷۵۵، ۵۷۶۰، ۵۹۲۰، ۵۹۲۵

تاج الدین، شیخ: (ج۔۱) ۳۰۴، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۵۰، (ج۔۴)۲۰۰۳

تاج الدین ککے زئی نقشبندی، ملک: (ج۔۱۰) ۶۲۷۲، ۶۲۹۵_۶۲۹۶، ۶۳۵۰، ۶۳۷۵

تاج الدین، ملک: (ج۔۶)۳۴۳۴، (ج۔۸)۴۹۸۴

تاج الدین، میاں: (ج۔۶)۳۶۰۳

تاج صاحب: (ج۔۸)۴۶۷۷

تاج عرفانی، علامہ: (ج۔۶)۳۷۸۱

تاج محمد امروٹی، مولانا: (ج۔۶)۳۷۲۸

تاج محمد ٹھٹوی خوش نویس: (ج۔۶)۳۵۵۸

تاج، میاں شیخ تاج العارفین: (ج۔۷)۴۱۴۰_۴۱۴۱

تاج میر شاہ، سید (فرزند سید یعقوب شاہ بخاری)۔ (ج۔۶) ۳۸۳۶
تاراچند، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۵۸۵۹
تاشقلہ بیک ترکستانی: (ج۔۵) ۳۰۹۰
تان سین: (ج۔۱۰) ۵۶۴۶
تبسم چودھری: (ج۔۶) ۳۷۰۵
تحسین رضا خان، علامہ۔ (ج۔۵) ۲۹۰۵، ۲۹۱۳، (ج۔۶) ۳۶۴۲
تراب الحق قادری، مولانا شاہ: (ج۔۵) ۲۹۱۳
تربیت خان: (ج۔۳) ۱۲۸۵، (ج۔۴) ۲۱۶۲، ۲۲۰۷، ۲۲۸۴، (ج۔۸) ۴۵۶۷
ترپاٹھی آر۔ پی، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۶۸۔۲۰، ۲۷۹۰
ترک ثانی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۵۰
ترک طوسی، شیخ ابوالمظفر مولانا: (ج۔۴) ۲۲۴۴
ترگت اوزال، سیاستدان: (ج۔۶) ۳۲۸۲
ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد: (ج۔۲) ۵۱۹۔۔۵۲۲، ۵۲۴، ۵۲۷۔ ۵۳۰، ۵۴۳۔ ۵۴۵، ۵۴۹، ۵۵۵۔ ۵۵۷، ۵۶۸۔ ۵۶۹، ۵۸۰، ۵۹۹، ۶۰۷۔ ۶۰۸، ۶۱۹، ۶۲۹، ۷۷۰، (ج۔۴) ۲۲۹۵، ۲۳۱۲، (ج۔۷) ۴۲۸۷، ۴۲۹۸، ۴۳۰۸، ۴۳۱۳، ۴۳۱۶، ۴۳۲۴۔ ۴۳۲۶، ۴۳۲۸۔ ۴۳۲۹، ۴۳۳۱، ۴۳۳۳، ۴۳۳۵، ۴۳۳۷۔ ۴۳۳۸، ۴۳۴۰، ۴۳۴۲۔ ۴۳۴۵، ۴۳۴۷، ۴۳۴۹، ۴۳۵۱، (ج۔۹) ۵۱۷۸، ۵۲۴۷، ۵۲۸۸، (ج۔۱۰) ۵۸۴۰
ترمذی، امام حکیم: (ج۔۱) ۲۳۸، (ج۔۲) ۵۵۷، ۵۶۰
ترنگزئی، حاجی، مجاہد اسلم: (ج۔۶) ۳۸۰۷
ترھار، ڈاکٹر (TARHAR): (ج۔۱) ۱۰۲، (ج۔۵) ۲۷۰۱
تشبیہی کاشی (شاعر نقطوی): (ج۔۱۰) ۵۷۰۱
تطہیر احمد، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۴۲
تقدس علی خاں، علامہ مفتی: (ج۔۵) ۲۹۰۵، ۲۹۱۳
تقویم الحق، سید (مؤرخ): (ج۔۶) ۳۸۵۶
تقی الدین دوستی، سمنانی: (ج۔۸) ۴۸۴۶
تقی الدین سبکی، امام: (ج۔۲) ۶۰۴، ۶۸۶
تلسی داس: (ج۔۱۰) ۵۶۴۶
تنور حسین مجددی، حافظ: (ج۔۱۰) ۶۴۳۱
تنویر احمد، فرزند محمد شفیع اوکاڑوی): (ج۔۶) ۳۵۹۵
توشیر احمد صاحبزادہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۶
توصیف رضا خان، علامہ: (ج۔۵) ۲۹۱۳
توکل شاہ انبالوی، سائیں: (ج۔۶) ۳۷۶۹، ۳۷۹۰، ۳۷۹۸، (ج۔۱۰) ۵۹۴۰، ۵۹۵۵، ۵۹۶۲۔ ۵۹۶۳، ۵۹۷۱۔ ۵۹۷۲، ۵۹۷۴
توکل شاہ، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۶۹
تولک، قاضی القضاۃ: (ج۔۵) ۲۷۲۰
تھامس رائے، سر: (ج۔۵) ۲۸۳۲
تیر املا نقشبندی: (ج۔۶) ۳۸۵۰
تیم بن مرہ: (ج۔۷) ۴۱۸۰
تیمور شاہ: (ج۔۶) ۳۵۶۰، ۳۷۰۴
تیمور لنگ، امیر (حکمران): (ج۔۶) ۳۷۶۳
تیمور، مولانا (استاد مولانا شیخ جان محمد لاہوری): (ج۔۱۰) ۵۸۹۱

ٹ

ٹوڈرمل، راجہ: (ج_۴) ۲۱۰۱، (ج_۵) ۲۷۷۱، (ج_۹) ۵۱۴۵

ٹیپو سلطان: (ج_۴) ۲۰۵۶، ۲۱۸۸_۲۱۹۰

ٹیگرٹ میک (استادِ فلسفہ علامہ اقبال): (ج_۵) ۲۹۳۲، ۲۹۷۴

ث

ثابت بن مرزبان: (ج_۱۰) ۶۱۴۱

ثابت (والد امام ابو حنیفہ): (ج_۱) ۳۱۳، (ج_۵) ۳۰۴۹_۳۰۵۰

ثروت صولت: (ج_۶) ۳۹۴۵

ثروت ندیم مسعودی، ڈاکٹر: (ج_۵) ۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۱۳۰، ۳۲۴۲، (ج_۱۰) ۶۴۹۴

ثمرالدین، شیخ: (ج_۶) ۳۳۰۲، ۳۳۰۴

ثناء الحق صدیقی (ایم_اے): (ج_۵) ۲۶۰۵، (ج_۱۰) ۶۱۵۷

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی محمد: (ج_۱) ۸۷، ۲۱۷، ۴۰۸، (ج_۳) ۱۷۲۸، (ج_۴) ۱۹۵۲، ۲۰۵۵، ۲۰۷۰، ۲۲۱۰، ۲۲۲۳، ۲۲۵۳، ۲۲۶۳_۲۲۶۴، ۲۲۷۱، ۲۲۹۴، ۲۵۰۳، (ج_۵) ۲۵۷۸، ۲۵۸۰، ۲۶۴۲، ۲۸۱۰، ۲۸۷۶، ۲۸۹۲، ۲۸۹۵، ۳۰۸۱، (ج_۶) ۳۳۶۳، ۳۶۹۹، ۳۹۳۷، ۳۹۴۵_۳۹۴۶، (ج_۷) ۴۲۰۲، ۴۲۳۵، ۴۲۴۱، (ج_۸) ۴۵۲۵، ۴۶۰۳، ۴۸۶۸، ۴۹۷۴، ۴۹۸۶، (ج_۹) ۵۰۶۷، ۵۲۵۲، ۵۳۴۰، ۵۳۴۹، ۵۳۵۱، (ج_۱۰) ۵۶۳۶، ۵۶۳۸، ۵۶۶۶، ۵۸۸۰، ۵۸۹۳، ۵۹۷۳، ۶۱۲۶

ثناء اللہ سنبھلی، مولوی: (ج_۴) ۲۴۷۱

ثناء المصطفیٰ، علامہ: (ج_۵) ۲۹۱۳

ثوبان: (ج_۲) ۵۶۸

ج

جابر: (ج_۲) ۶۱۰، (ج_۴) ۲۳۱۴، (ج_۷) ۴۰۸۵_۴۲۸۶، ۴۳۹۲، ۴۳۲۵، ۴۳۲۷، ۴۳۳۸، ۴۳۵۱، ۴۳۶۶، ۴۳۶۴، ۴۳۹۴، ۴۴۰۰، ۴۴۰۸، ۴۴۱۲، (ج_۹) ۵۲۴۶

جابر بن عبد اللہ الانصاری: (ج_۲) ۵۱۹، ۵۸۹، ۸۸۵، (ج_۳) ۱۵۵۲

جابر بن عتیک: (ج_۷) ۴۳۷۶

جارج، پنجم: (ج_۶) ۳۵۱۳۲

جالینوس: (ج_۵) ۲۶۰۰

جامع بن شدّاد: (ج_۲) ۵۲۲

جامی، مولانا عبد الرحمٰن: (ج_۱) ۲۴۰، ۳۰۱، ۳۳۶_۳۳۷، ۳۴۸، ۴۶۱، (ج_۲) ۱۱۰۰، ۱۲۲۷، ۱۲۳۱، (ج_۳) ۱۴۳۲، (ج_۵) ۲۹۴۴، (ج_۶) ۳۱۵۵، ۳۲۸۵_۳۲۸۷، ۳۶۰۵، ۳۷۵۰، ۳۹۴۶، (ج_۷) ۴۰۳۳، ۴۰۳۵، ۴۰۶۲، (ج_۸) ۴۶۹۶، ۴۸۶۶، (ج_۹) ۵۲۴۳، ۵۲۶۰، ۵۲۷۱، ۵۲۸۴، ۵۳۸۱، (ج_۱۰) ۵۷۲۵_۵۷۲۶، ۵۷۸۷_۵۷۸۸، ۵۷۹۰، ۶۰۹۷

جان جاناں مظہر، مرزا: (ج_۸) ۴۵۹۸، (ج_۹) ۵۳۴۱، ۵۳۴۳، ۵۳۵۸_۵۳۶۱، ۵۳۷۲، ۵۴۲۳

جان جہاں لودی: (ج_۹) ۵۵۵۶

جان محمد افغانی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۵۴
جان محمد بستی ناوڑیں والے، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۹۷
جان محمد جالندھری، مولانا: (ج۔۳) ۱۸۵۵، (ج۔۴) ۲۰۴۰، (ج۔۸) ۴۵۴۳
جان محمد، حاجی (صوفی نواب شاہ): (ج۔۶) ۳۶۹۴
جان محمد، خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷
جان محمد، رئیس حافظ (شاگرد ملا محمد طاہر بندگی): (ج۔۶) ۳۷۶۶
جان محمد، سوداگر: (ج۔۶) ۳۱۵۱
جان محمد کاکڑ، ملا: (ج۔۶) ۳۷۱۱، ۳۷۲۲، (ج۔۱۰) ۵۹۵۲
جان محمد کلاں لاہوری، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۶۳۸، ۵۸۷۳، (ج۔۱۰) ۵۸۹۱
جان محمد مستونگی: (ج۔۶) ۳۷۴۷
جان محمد، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۳۴
جان محمد میلوی، مولانا ربانی: (ج۔۶) ۳۷۹۲_۳۷۹۳
جان محمد، وڈیرہ: (ج۔۶) ۳۶۱۱
جان محی الدین محمد، مرزا: (ج۔۶) ۳۳۵۴
جان آغا، خواجہ: (ج۔۶) ۳۳۱۰
جاناں بیگم بنت عبدالرحیم خانخاناں: (ج۔۱۰) ۵۷۷۰
جانی، حاجی چرم فروش: (ج۔۶) ۳۸۷۰
جاوید اقبال، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۹۲۴، ۲۹۴۴، ۲۹۸۸، ۲۹۹۶_۲۹۹۷، ۳۰۰۳، ۳۰۱۱، ۳۰۱۴، ۳۰۲۲_۳۰۲۳، ۳۰۲۹، ۳۰۳۳، ۳۰۴۳، (ج۔۶) ۳۹۴۶
جاوید اقبال مظہری، مولانا: (ج۔۱) ۱_۲، ۱۰، ۱۷، ۲۶، ۳۴، ۴۲، ۵۰، ۶۴، (ج۔۲) ۴۸۱_۴۸۲، (ج۔۳) ۱۴۰۷، ۱۸۱۰، (ج۔۴) ۱۸۸۹_۱۸۹۰، (ج۔۵) ۲۵۲۹_۲۵۳۰، ۳۱۱۸، (ج۔۶) ۳۱۲۲، ۳۱۳۰، ۳۳۴۳، ۳۳۹۲، ۳۳۹۷، ۳۶۴۴، ۳۹۴۶، (ج۔۷) ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۴۲۷۸، (ج۔۸) ۴۴۸۱_۴۴۸۲، ۴۹۰۷، ۴۹۲۵، (ج۔۹) ۴۹۹۳_۴۹۹۴، ۵۰۶۹_۵۰۷۰، (ج۔۱۰) ۵۵۸۵_۵۵۸۶، ۵۷۶۳، ۶۲۴۵، ۶۳۴۲، ۶۳۴۴_۶۳۴۵، ۶۴۳۰، ۶۴۹۳
جاوید اقبال معصومی، صوفی: (ج۔۶) ۳۷۵۳
جاوید چوہدری، حاجی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۴
جاوید، حاجی (مینجر ماہنامہ فیض): (ج۔۱۰) ۶۴۳۴
جاوید، قاضی: (ج۔۳) ۱۷۷۵
جباری خان: (ج۔۹) ۵۲۱۴، ۵۲۱۶
جبرئیل (علیہ السلام): (ج۔۱) ۲۰۹، ۲۱۲، (ج۔۳) ۱۸۱۶، (ج۔۴) ۲۲۴۳، ۲۲۵۷، (ج۔۵) ۲۹۸۷، (ج۔۶) ۳۳۲۲، (ج۔۷) ۴۰۴۸، ۴۲۴۹، ۴۲۶۶، ۴۲۷۱، ۴۳۷۳، ۴۴۱۰، (ج ۸) ۴۹۸۰، (ج۔۹) ۵۲۶۸، ۵۳۵۵
جرجانی میر، علامہ: (ج۔۵) ۲۹۲۳
جریر بن حازم: (ج۔۲) ۵۲۵
جریر بن عبداللہ: (ج۔) ۶۰۵، ۶۵۶، (ج۔۴) ۲۳۱۴، (ج۔۷) ۴۲۸۲، ۴۲۹۹، ۴۳۱۵، ۴۳۴۳، ۴۳۵۵
جریر (شاعر عرب دور بنو امیہ): (ج۔۱۰) ۵۷۱۵
جسونت، مہاراجہ: (ج۔۴) ۲۱۷۸
جعدہ بن ھبیرۃ: (ج۔۷ ۴۳۵۷
جعدی نابغہ: (ج۔۹) ۵۲۶۴

جعفر: (ج۔۴)۲۳۱۴
جعفر برزنجی، علامہ: (ج۔۵)۲۶۹۷، (ج۔۶)۳۹۴۶
جعفر بلوچ، پروفیسر: (ج۔۵) ۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۳۰، ۳۰۴۳۔۳۰۴۴، (ج۔۶)۳۹۴۶
جعفر بن احمد بن بهرام: (ج۔۲)۵۳۸
جعفر بن العباس: (ج۔۷)۴۳۰۶
جعفر بن برقان: (ج۔۷)۴۳۱۶
جعفر بن عبداللہ بن الصباح: (ج۔۲)۶۳۴
جعفر بن محمد الصائغ: (ج۔۲)۵۴۴
جعفر بن محمد بیتی باعلوی سقاف حسینی شافعی، علامہ: (ج۔۶) ۳۲۰۶
جعفر بن محمد: (ج۔۲)۵۲۴
جعفر بوبکانی، مخدوم: (ج۔۶)۳۴۱۶
جعفر خاں (والد خواجہ عبدالصمد خاں عرف حضورجی): (ج۔۶)۳۷۹۰
جعفر شاہ پھلواری، مولانا: (ج۔۲)۷۳۶، (ج۔۶)۳۹۴۶
جعفر صادق، امام: (ج۔۲)۱۱۱۰، (ج۔۳)۱۶۵۲، (ج۔۴) ۲۲۴۳۔۲۲۴۴، ۲۲۵۷۔۲۲۵۸، (ج۔۵) ۳۰۸۵، (ج۔۶) ۳۹۷۹، (ج۔۸) ۴۸۵۷، ۴۸۶۰، ۴۸۶۵، (ج۔۹)۵۲۱۷، (ج۔۱۰)۵۶۹۴۔۵۶۹۵، ۵۹۸۹
جعفر صادق بن مصطفیٰ عیدروس، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۸
جعفر علوی، شیخ (قطب ربانی): (ج۔۵)۳۱۱۸
جعفر علی فریدی، مولوی (مصنف): (ج۔۱۰)۵۹۵۹
جعفر فاروق مجددی (فرزند شاہ ابو السعد عالم فاروقی مجددی: (ج۔۶)۳۷۶۰
جعفر، میاں: (ج۔۲)۱۲۱۵، (ج۔۳)۱۴۲۲
جلال الدین پانی پتی، خواجہ: (ج۔۸)۴۸۵۷
جلال الدین سید: (ج۔۱.)۴۸۴۹
جلال الدین اعظم حسینی، سیر: (ج۔۹)۵۴۰۶
جلال الدین الخجندی: (ج۔۲)۵۱۹
جلال الدین بخاری: (ج۔۱)۴۰۹، ۴۴۲، (ج۔۳)۱۳۶۶، (ج۔۵)۲۵۶۰، (ج۔۸)۴۵۰۹، (ج۔۹)۵۵۱۴
جلال الدین تبریزی: (ج۔۴)۲۰۸۷
جلال الدین تھانیسری، علامہ: (ج۔۱) ۳۰۱، (ج۔۳) ۱۷۷۳، (ج۔۶)۳۳۶۸
جلال الدین حسین، میر: (ج۔۱۰)۵۹۲۸
جلال الدین سیوطی، علامہ: (ج۔۱۰)۵۶۳۴، ۵۹۹۲
جلال الدین، شیخ: (ج۔۹)۵۵۱۳، ۵۵۲۰
جلال الدین قادری، علامہ محمد: (ج۔۱) ۲۴۔۲۵، ۴۸، (ج۔۳)۱۴۰۸، (ج۔۵)۲۹۱۳، (ج۔۶)۳۹۴۶
جلال الدین کبیر الاولیاء شیخ: (ج۔۱۰)۵۸۹۳
جلال الدین ملتانی، قاضی: (ج۔۴)۲۰۹۴
جلال تھانیسری، شیخ: (ج۔۹)۵۱۴۷
جلال خان خشی خیل: (ج۔۱۰)۵۸۷۰
جلال، ملا: (ج۔۶)۳۹۱۸
جماعت علی خان، رانا: (ج۔۱۰)۶۴۳۳
جماعت علی شاہ بخاری، سید: (ج۔۶)۳۸۳۶
جماعت علی شاہ، پیر سید: (ج۔۱) ۴۶، ۴۵۹، (ج۔۲) ۱۲۴۴، (ج۔۵) ۲۸۹۹، (ج۔۶) ۳۷۵۶، ۳۷۷۱۔

۳۷۷۲، ۳۷۷۴، ۳۷۸۰، ۳۷۹۵، ۳۷۹۶، ۳۸۰۲، (ج۔۷) ۴۴۱۷، (ج۔۸) ۴۸۶۹، (ج۔۹) ۵۵۷۴، (ج۔۱۰) ۵۵۸۹، ۵۸۰۱، ۵۸۰۴۔۵۸۰۸، ۵۹۳۹، ۵۹۴۰، ۵۹۶۵، ۶۰۱۰، ۶۰۹۷، ۶۴۳۳

جماعت علی شاہ لاثانی، پیر سید: (ج۔۶) ۳۷۷۴، (ج۔۱۰) ۵۹۳۹، ۶۰۸۰، ۶۰۸۲، ۶۰۹۳، ۶۰۹۸، ۶۴۳۳

جمال الدین ابوعبداللہ، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۹۳

جمال الدین احمد جورپانی: (ج۔۸) ۴۸۴۶

جمال الدین افغانی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۸۷

جمال الدین الشیال، ڈاکٹر: (ج۔۸) ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰، ۵۰۲۹، ۵۰۴۳

جمال الدین تلوی، مولانا: (ج۔۱) ۴۴۷، (ج۔۸) ۴۵۲۲، (ج۔۹) ۵۰۶۲، ۵۴۷۴، (ج۔۱۰) ۵۶۳۸

جمال الدین حسین، مرزا: (ج۔۱) ۳۰۸، (ج۔۴) ۲۴۲۳، (ج۔۹) ۵۲۴۲، ۵۲۷۹، ۵۲۸۱

جمال الدین، خواجہ: (ج۔۶) ۳۵۶۶

جمال الدین، سید: (ج۔۸) ۴۵۴۹

جمال الدین، شیخ: (ج۔۱) ۸۹

جمال الدین لاسونی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۴۵

جمال الدین محمد مصری، ابوالفضل: (ج۔۲) ۷۴۲، ۷۸۹، ۱۱۰۲

جمال الدین، مولانا: ۱۹۸۴،

جمال الدین یونس بن یحییٰ بن ابوالحسن: (ج۔۴) ۱۹۴۰

جمال اللہ نقشبندی، شاہ: (ج۔۶) ۳۸۸۰، (ج۔۱۰) ۶۰۷۲

جمال لاہوری، مولانا: (ج۔۲) ۷۲۲، (ج۔۳) ۱۷۶۲

جمال محمد صدیقی، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۳۱، (ج۔۴) ۲۵۲۶، (ج۔۵) ۲۵۳۷، ۲۷۶۷، ۲۷۹۳

جمال میاں، علامہ (بریلی): (ج۔۵) ۲۹۰۵

جمشید احمد ندوی: (ج۔۸ ۴۹۹۱، (ج۔۹) ۵۰۰۱، ۵۱۶۷

جمیع بن عمرو العجلی: (ج۔۲) ۵۹۷

جمیل احمد: (ج۔۵) ۲۵۷۲، ۲۵۷۹۔۲۵۸۰

جمیل احمد، خوش نویس: (ج۔۶) ۳۷۳۹، ۳۹۶۴

جمیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں: (ج۔۱) ۴۲، ۴۴، ۶۲، (ج۔۳) ۱۶۷۶، ۱۴۹۷، ۱۸۷۳، (ج۔۴) ۲۵۱۳، (ج۔۵) ۲۸۲۰، ۳۰۷۲، (ج۔۶) ۳۷۷۰، ۳۸۰۰، ۳۹۳۲، ۳۹۶۴، (ج۔۸) ۴۵۷۸، (ج۔۹) ۵۰۶۸۔۵۰۶۹، ۵۴۱۵، (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۲۷، ۶۳۳۳، ۶۳۴۰، ۶۴۲۹، ۶۴۴۵

جمیل احمد نعیمی، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۶۹، ۳۹۶۴

جمیل اطہر سرہندی شیخ: (ج۔۱) ۱۳، ۲۰، ۳۳، ۴۵۹، (ج۔۵) ۳۱۱۷، (ج۔۶) ۳۱۲۹، ۳۱۴۴، ۳۹۴۶، (ج۔۸) ۴۹۲۴، (ج۔۹) ۵۰۵۰، (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۴۹۳

جمیل الدین خاں، حکیم: (ج۔۶) ۳۶۲۴، ۳۶۴۵

جمیل بیگ (کیمیاگر مٹاوری): (ج۔۶) ۳۲۲۷

جمیل جالبی، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۴۶۲، (ج۔۶) ۳۶۸۵، (ج۔۱۰) ۶۱۲۲، ۶۱۳۳

جمیل گرناری (مرید حسین عرف پیر پٹھا): (ج۔۶) ۳۷۰۰

جناح، محمد علی (قائداعظم): (ج۔۸) ۴۵۰۰، ۴۹۹۲

جندب: (ج۔۷) ۴۳۵۱، ۴۳۵۹

جندوداشاہ: (ج۔۱۰) ۶۰۴۶

جنید :(ج_۸)۴۸۴۹

جنید بصری:(ج_۹)۵۳۳۹، ۵۳۴۴، ۵۳۴۹

جنید بغدادی، خواجہ:(ج_۱)۱۵۱، ۸۰، ۱۸۲_۱۸۳، ۲۷۷،
۳۳۷، ۳۴۶ (ج_۲) ۵۴۳، ۸۳۱، (ج_۳) ۱۴۳۰،
۱۵۳۲، ۱۵۶۵، ۱۵۶۷، ۱۵۹۶، ۱۶۵۵، ۱۷۶۴، (ج_۴)
۲۲۵۷، ۲۲۸۹، ۲۴۶۹، (ج_۵) ۲۷۲۰، ۲۸۹۳، ۲۹۶۵،
(ج_۶) ۳۳۸۴، ۳۵۲۳، ۳۵۷۹، ۳۶۳۲، ۳۸۸۴،
(ج_۷) ۴۰۵۶، ۴۱۹۷، ۴۴۴۹ (ج_۸) ۴۸۰۷،
۴۸۴۶، ۴۸۵۵، ۴۸۶۰، (ج_۹) ۵۱۷۸، ۵۲۳۷،
۵۳۹۱، ۵۴۰۶، ۵۴۲۹، ۵۴۵۶، (ج_۱۰) ۵۶۹۵،
۵۸۲۳

جنید پشاوری نقشبندی، شیخ : (ج_۶) ۳۸۲۸، ۳۸۲۹،
۳۸۴۰

جنید شیرازی، مولانا : (ج_۵) ۲۸۵۰، ۲۸۵۴_۲۸۵۵،
۲۸۵۷، (ج_۶) ۳۹۶۷

جوہر عثمان کھرڑ :(ج_۱۰)۵۹۲۳

جویرۃ بنت حارث:(ج_۷)۴۳۷۱_۴۳۷۲

جہان ،خواجہ:(ج_۷)۴۴۵۹، (ج_۹)۵۲۱۴

جہاندار شاہ:(ج_۴)۲۱۸۶

جہانگیر، بادشاہ نور الدین : (ج_۱) ۴۱، ۸۰، ۸۹، ۱۸۹،
۳۰۸، ۳۳۴، ۳۹۰، ۳۹۳، ۳۹۷_۳۹۹، ۴۰۷، (ج_۲)
۷۷۵، ۷۸۶، (ج_۳) ۱۲۸۶، ۱۲۹۱_۱۲۹۲، ۱۳۶۷_
۱۳۷۱، ۱۳۸۶، ۱۳۹۲_۱۳۹۴، ۱۴۰۰، ۱۴۰۴، ۱۴۱۴_۱۴۱۵،
۱۴۴۱، ۱۴۴۸، ۱۴۵۰، ۱۵۱۳، ۱۵۴۷، ۱۵۶۱، ۱۶۲۴، ۱۶۲۶،
۱۶۳۳، ۱۶۳۶، ۱۶۴۴، ۱۷۱۸، ۱۷۲۰، ۱۷۲۷، ۱۸۳۷،
۱۸۵۰، ۱۸۶۲، ۱۸۶۴، ۱۸۶۹_۱۸۷۰، ۱۸۷۸، ۱۸۸۵،
(ج_۴) ۱۹۱۶_۱۹۱۷، ۱۹۴۸_۱۹۵۱، ۱۹۵۴، ۱۹۶۱،
۱۹۶۷_۱۹۶۸، ۱۹۷۵_۱۹۷۶، ۱۹۷۸، ۱۹۸۰_۱۹۸۱،
۱۹۸۴، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۲۰۱۷، ۲۰۲۰_۲۰۲۱، ۲۰۲۷،
۲۰۳۰_۲۰۳۲، ۲۰۶۹، ۲۱۱۱_۲۱۲۱، ۲۱۲۴، ۲۱۲۶، ۲۱۲۸_
۲۱۲۹، ۲۱۳۱_۲۱۳۳، ۲۱۳۶، ۲۱۴۲_۲۱۶۵، ۲۱۷۴،
۲۱۹۵، ۲۱۹۷_۲۱۹۹، ۲۲۰۶_۲۲۰۷، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷،
۲۲۷۲، ۲۲۷۴، ۲۴۰۹_۲۴۱۱، ۲۴۱۳، ۲۴۳۲، ۲۴۴۷_
۲۴۵۰، ۲۴۵۵، (ج_۵) ۲۵۴۳، ۲۵۵۲، ۲۵۶۱، ۲۵۶۳،
۲۵۶۶_۲۵۶۸، ۲۵۷۱_۲۵۷۲، ۲۵۷۸، ۲۵۸۰،
۲۶۱۷، ۲۶۳۷_۲۶۳۸، ۲۶۵۲، ۲۷۳۳، ۲۷۴۰،
۲۷۵۷، ۲۷۶۱، ۲۷۶۸، ۲۷۷۳_۲۷۷۶، ۲۷۷۹،
۲۷۸۱، ۲۸۰۹، ۲۸۲۷، ۲۸۳۰_۲۸۳۲، ۲۸۳۷، ۲۸۴۰_
۲۸۴۱، ۲۸۷۲_۲۸۷۵، ۲۹۱۷، ۲۹۲۷، ۳۰۱۹، ۳۰۲۶_
۳۰۲۷، ۳۰۳۶، ۳۰۳۸، (ج_۶) ۳۱۴۲، ۳۵۳۲،
۳۶۹۸، ۳۸۲۶، ۳۹۷۱، (ج_۷) ۴۱۸۲_۴۱۸۴،
۴۱۸۶_۴۱۸۷، ۴۱۸۹، ۴۱۹۳، ۴۲۰۰، ۴۲۰۲، ۴۲۲۹،
۴۴۴۲، ۴۴۳۵، (ج_۸) ۴۵۰۰، ۴۵۵۷، ۴۵۶۰،
۴۵۶۲، ۴۵۶۴_۴۵۶۶، ۴۵۷۴، ۴۷۰۰، ۴۷۳۷_
۴۷۳۸، ۴۷۴۲، ۴۷۵۴، ۴۷۷۰، ۴۸۳۳، ۴۸۷۵،
۴۸۷۹، ۴۸۸۵، ۴۸۸۷، ۴۸۹۱، ۴۹۰۳_۴۹۰۴،
۴۹۰۹، ۴۹۱۳، ۴۹۱۵، ۴۹۱۶، ۴۹۲۳، ۴۹۳۴، ۴۹۳۶،
۴۹۳۸، (ج_۹) ۵۰۲۷، ۵۰۴۴_۵۰۴۵، ۵۰۶۰_
۵۰۶۱، ۵۰۹۳_۵۰۹۴، ۵۰۹۶، ۵۱۰۰، ۵۱۱۱، ۵۱۱۷،
۵۱۲۵، ۵۱۳۵، ۵۱۳۸_۵۱۴۰، ۵۱۴۲، ۵۱۴۶، ۵۱۵۲،
۵۱۶۲، ۵۳۱۳، ۵۳۲۶، ۵۳۳۱، ۵۳۳۳، ۵۳۴۹،
۵۳۶۱، ۵۳۶۳، ۵۳۶۵_۵۳۶۷، ۵۳۷۰، ۵۳۷۸،
۵۳۸۰، ۵۳۸۸_۵۳۹۱، ۵۳۹۴_۵۳۹۵، ۵۳۹۹،
۵۴۰۷_۵۴۰۸، ۵۴۱۲، ۵۴۱۷، ۵۴۲۶، ۵۴۶۴،
۵۴۷۹، ۵۴۸۱_۵۴۸۲، ۵۴۸۴_۵۴۸۵، ۵۴۸۷،
۵۴۹۳، ۵۴۹۸، ۵۵۱۳، ۵۵۱۶، ۵۵۲۹، ۵۵۵۵_

۵۵۵۶، ۵۵۷۵، (ج۔۱۰) ۵۶۰۶، ۵۶۱۲، ۵۶۱۵، ۵۶۲۶، ۵۶۳۱۔۵۶۳۲، ۵۶۴۲، ۵۶۴۴۔۵۶۴۵، ۵۶۴۷، ۵۶۴۹، ۵۶۵۶۔۵۶۶۱، ۵۶۶۴۔۵۶۶۵، ۵۶۸۲۔۵۶۸۳، ۵۷۰۴، ۵۷۰۶، ۵۷۲۳، ۵۷۶۶، ۵۷۶۸، ۵۷۷۲، ۵۷۷۷۔۵۷۷۸، ۵۷۹۰، ۵۷۹۴، ۵۷۹۶، ۵۸۶۷، ۵۸۸۵، ۵۹۲۴، ۵۹۲۶، ۶۱۱۶، ۶۲۹۰، ۶۲۹۲، ۶۳۰۲

جہانگیر قلی خان: (ج۔۴)۱۹۸۱

جہانیاں جہاں گشت، سید جلال الدین مخدوم: (ج۔۴) ۱۹۴۰، (ج۔۸) ۴۵۱۰، ۴۸۴۵، ۴۸۵۵، (ج۔۹) ۵۱۸۷، (ج۔۱۰)۵۶۳۵، ۵۸۷۲، ۵۹۲۵

جہاں خیلاں شریف (نقشبندی صوفی): (ج۔۱۰)۵۹۶۲

جہم، ایرانی بن صفوان (بانی فرقۂ جبریہ): (ج۔۵)۲۹۸۸

جی معین الدین لاہوری: (ج۔۵)۲۸۰۸

جی۔اے حق محمد: (ج۔۱۰)۶۴۴۱

جیو، شیخ: (ج۔۳)۱۷۴۶، ۱۷۶۲، (ج۔۶)۳۴۸۲

جیونہ کاکڑ ژوبی، ملافقیہ: (ج۔۱۰)۵۹۵۱

جی، حافظ (خلیفہ خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۹

جی۔ایم سید (سیاستدان): (ج۔۶)۳۶۶۴

جے پال، راجہ: (ج۔۴)۲۰۴۶۔۲۰۴۷، ۲۰۶۳

چ

چارباغ، حضرت: (ج۔۶)۳۸۴۹

چالاک، اخوند ملا (المعروف ملا کابل گرام): (ج۔۱۰) ۵۸۶۹

چاند، شیخ: (ج۔۴)۲۲۵۲

چراغ حسین شاہ، ڈاکٹر: (ج۔۴)۲۰۵۶، (ج۔۱۰)۵۸۸۹

چن قلیج خان، سردار: (ج۔۴)۲۱۸۷

چنگزئی بابا (والد محمد نسیم صدیقی دہروی): (ج۔۱۰)۵۸۸۰

چنگیز خان: (ج۔۶)۳۰۶۲

چنن الدین ککے زئی نقشبندی، ملک: (ج۔۵) ۲۷۲۶، (ج۔۸)۴۹۸۴، (ج۔۱۰)۶۲۰۹۔۶۲۱۱، ۶۲۷۲، ۶۲۹۵۔۶۲۹۶، ۶۳۵۰، ۶۳۷۵

چنن شاہ، پیرآلومہار: (ج۔۶)۳۸۰۱

چنن شاہ نوری، خواجہ سید: (ج۔۱۰) ۵۹۱۰۔۵۹۱۱، ۵۹۳۷۔۵۹۳۸، ۶۰۰۱، ۶۰۰۸۔۶۰۰۹

چوپڑا، پران ناتھ: (ج۔۴)۲۰۹۶

چھٹھل، حاجی: (ج۔۶)۳۶۲۷

ح

حاتم طائی: (ج۔۵)۲۵۴۶

حاج سیالکوٹی: (ج۔۴)۱۹۵۲

حاجن صاحبہ (زوجہ حافظ عبداللہ نقشبندی): (ج۔۶)۳۸۶۰

حاجی بن احمد بن سندو (جداعلیٰ قاضی احمد دمائی): (ج۔۶) ۳۴۷۷۔۳۴۷۸

حاجی بن محمد صالح (جد والد قاضی احمد دمائی): (ج۔۶) ۳۴۷۷

حاجی خلیفہ: (ج۔۶)۳۹۴۷

حاجی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۲۸

حاجی محمد لاہوری: (ج۔۲)۹۹۹، ۱۰۲۶، (ج۔۳)۱۷۶۴،

۱۸۰۹

حاجی، میاں (فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج_۱۰)۵۸۷۵

حاجہ عینی (زوجہ شیخ ناظم): (ج_۶)۳۲۴۶

حارث (عربی): (ج_۶)۳۶۵۱

حارثہ بن وہب: (ج_۷)۴۳۴۶

حافظ الدین کبیر مولانا: (ج_۷)۴۰۹۵

حافظ الدین، خواجہ: (ج_۴)۲۲۶۰

حافظ امام (مکتوب الیہ مجدد الف ثانی): (ج_۱۰)۶۱۷۰

حافظ جی (خلیفہ خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۹

حافظ شیرازی، خواجہ (شمس الدین): (ج_۱)۲۴۱_۲۴۲، (ج_۴)۲۱۰۷، (ج_۵)۲۸۹۴، ۳۰۲۴، (ج_۶)۳۶۰۵، (ج_۷)۴۰۴۳، ۴۰۹۳، (ج_۱۰)۶۰۸۱، ۶۰۸۳

حاکم، امام: (ج_۲) ۵۱۷، (ج_۷)۴۳۲۹، ۴۳۳۰، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۶، ۴۳۳۷، ۴۳۴۰، ۴۳۴۲، ۴۳۴۴، ۴۳۴۸، (ج_۹)۵۳۰۸

حاکم علی، سید (خلیفہ میاں شیر محمد شرقپوری): (ج_۶) ۳۷۷۰

حاکم علی نقشبندی، مولوی پروفیسر (لاہور): (ج_۵)۲۸۸۲

حامد احمد سلامی، ڈاکٹر: (ج_۵)۲۹۱۳

حامد الگر، (مغربی، النشور): (ج_۶)۳۲۹۸

حامد بن علی عمادی (مفتی احناف دمشق): (ج_۶)۳۱۷۵، ۳۱۹۵

حامد بہاری، شیخ: (ج_۳)۱۳۷۴، (ج_۴)۲۳۷۱، ۲۳۹۴

حامد جان (فرزند حافظ محمد ہاشم جان مجددی): (ج_۶) ۳۶۶۶

حامد، حافظ: (ج_۹)۵۱۹۱

حامد حسن قادری، پروفیسر: (ج_۶) ۳۷۸۱، (ج_۱۰) ۵۸۰۷_۵۸۰۸

حامد ربانی (فرزند مولانا محمد شفیع اوکاڑوی): (ج_۶) ۳۵۹۶

حامد رسا مجددی پشاوری، میاں: (ج_۱۰)۵۸۷۹

حامد رضا خان بریلوی، مولانا: (ج_۵) ۲۵۶۰، ۲۵۷۳، ۲۵۸۰، ۲۹۰۴، (ج_۱۰)۵۸۰۶

حامد، سید: (ج_۶)۳۴۳۳

حامد شاہ غاسی: (ج_۶)۳۳۲۱

حامد شاہ (مرشد عبد القادر): (ج_۶)۳۵۶۷

حامد علی خان، کلکٹر: (ج_۶)۳۵۳۵

حامد علی خاں، مولانا (خانقاہ حامدیہ ملتان): (ج_۶) ۳۷۹۴، ۳۷۹۹، (ج_،،)۴۸۷۰

حامد، مولانا: (ج_۹)۵۴۰۱

حبان (جد اعلیٰ ابو العباس المصری): (ج_۲)۵۹۴

حبیب احمد: (ج_۱)۱۰، (ج_۲)۴۸۲، (ج_۵)۲۵۳۰، (ج_۶)۳۱۲۲

حبیب احمد حبیب نقشبندی، خواجہ: (ج_۹) ۵۵۸۴، (ج_۱۰)۵۵۹۴، ۶۰۷۱_۶۰۷۴

حبیب احمد نقشبندی قادری، مولانا: (ج_۱۰)۵۹۵۹

حبیب الرحمٰن، پروفیسر: (ج_۱۰)۶۴۳۲

حبیب الرحمٰن خان شروانی، مولانا: (ج_۱۰)۵۸۰۷، ۶۱۲۱

حبیب الرحمٰن، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۸۲

حبیب الرحمٰن رودلوی، مولانا: (ج۔۶) ۳۳۶۵، (ج۔۶) ۳۷۵۶

حبیب الرحمٰن شیروانی، نواب: (ج۔۴) ۲۰۵۱، (ج۔۵) ۲۵۷۸

حبیب الرحمٰن غفاری نقشبندی، خواجہ مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۶۷

حبیب الرحمٰن گبول: (ج۔۱۰) ۶۰۶۸

حبیب الرحمٰن، مولانا (استاد شاہ ابوالخیر فاروقی مجددی): (ج۔۱۰) ۵۹۵۴

حبیب اللہ بخاری، شیخ (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی): (ج۔۱۰) ۵۷۵۶

حبیب اللہ توکلی نقشبندی، مولانا سید: (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۷۱

حبیب اللہ، حافظ. (ج۔۶) ۳۳۷۲

حبیب اللہ حصاری بخاری حاجی۔ (ج۔۵) ۲۶۶۶، (ج۔۶) ۳۶۹۸

حبیب اللہ خان بادشاہ امیر (ج۔۶) ۳۳۱۸، ۳۵۴۳

حبیب اللہ خاں، شیخ: (ج۔۱) ۲۸۶، ۴۰۸، (ج۔۲) ۷۱۹، (ج۔۶) ۳۳۱۴، ۳۳۲۲، ۳۳۴۲

حبیب اللہ خاں، شیروانی: (ج۔۵) ۲۵۸۰

حبیب اللہ شاہ، سید (بانی خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ محبوبیہ حبیبیہ): (ج۔۶) ۳۷۷۰

حبیب اللہ، شمس الدین نقشبندی. (ج۔۶) ۳۹۸۲

حبیب اللہ، شیخ: (ج۔۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸

حبیب اللہ عثمانی، مولانا خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۱

حبیب اللہ قریشی، مفتی (والد مفتی عظیم اللہ): (ج۔۶) ۳۸۶۴

حبیب اللہ قندھاری، ملا: (ج۔۶) ۳۴۹۷

حبیب اللہ قورجی افغانی، قادری: (ج۔۱۰) ۵۸۸۸

حبیب اللہ کشمیری، قاضی منشی: (ج۔۱۰) ۶۲۰۱

حبیب اللہ کیرانوی مہاجر مکی، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۵۶

حبیب اللہ، مفتی بن حافظ کریم اللہ (سرحد): (ج۔۶) ۳۸۶۵

حبیب اللہ، مولانا: (ج۔۶) ۳۳۶۹، ۳۴۰۷

حبیب اللہ، مولوی (فرزند مولانا فتح محمد ڈیروی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۳

حبیب اللہ نقشبندی مجددی، اخون شاہ (خلیفہ شیخ سید محمد آدم بنوری): (ج۔۶) ۳۸۲۸۔۳۸۲۹، ۳۸۴۱۔۳۸۴۲، ۳۸۲۷

حبیب النبی، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۵۳

حبیب بن ابی ثابت: (ج۔۷) ۴۲۸۲

حبیب بن ابی مرزوق: (ج۔۷) ۴۳۱۶

حبیب پشاوری، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۶۴، ۵۸۸۶

حبیب جادم، شیخ: (ج۔۴) ۲۲۳۲

حبیب شاہ، حافظ (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷

حبیب عجمی: (ج۔۳) ۱۴۳۲، (ج۔۸) ۴۸۴۵، ۴۸۴۶، ۴۸۴۹، ۴۸۵۵، (ج۔۹) ۵۳۱۶

حبیب، ملا: (ج۔۴) ۲۲۳۲

حبیب، میاں:(ج۔۶)۳۴۷۵

حبیبہ بنت خارجہ:(ج۔۷)۴۰۳۱

حبیبی، علامہ (مرتب مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی):(ج۔۶) ۳۸۵۶، (ج۔۱۰)۵۹۵۱

حبۃ العرنی (تابعی):(ج۔۷)۴۲۸۳، ۴۲۸۴

حجاج :(ج۔۷)۴۴۱۳

حجاج بن الشاعر:(ج۔۲)۵۶۶

حجاج بن یوسف:(ج۔۴)۲۰۴۶، ۲۰۷۹، ۲۳۱۴، (ج۔۵) ۳۰۵۶

حجۃ اللہ، مرتب مکتوبات معصومی):(ج۔۱۰)۵۷۷۰

حجۃ اللہ، صاحبزادہ:۳۴۴۸

حجۃ اللہ (فرزند ضیاء احمد ملیر والے):(ج۔۶)۳۶۱۹

حجۃ اللہ محمد نقشبند: (ج۔۴)۲۱۹۶، ۲۱۹۸۔۲۱۹۹، ۲۲۸۴، (ج۔۶)۳۴۴۷، ۳۹۴۷

حذیفہ : (ج۔۲) ۵۱۷، (ج۔۷) ۴۳۲۴، ۴۳۵۱، ۴۳۷۴، ۴۳۸۹، (ج۔۱۰)۶۲۰۴

حذیفہ مرعشی، شیخ:(ج۔۸)۴۸۵۶

حذیفۃ بن الیمان:(ج۔۷)۴۳۰۱

حر (رفیق امام حسین):(ج۔۶)۳۵۷۲

حریف شاہ، سید:(ج۔۱۰)۵۹۵۲

حزب اللہ شاہ، سید سوئم پیر پگارا:(ج۔۶)۳۴۳۱، ۳۴۴۸، ۳۵۶۳، ۳۵۷۱

حسام الدین احمد بن نظام الدین احمد بدخشی: (ج۔۴) ۲۴۲۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۶، (ج۔۶) ۳۱۴۹، ۳۲۵۲، ۳۳۴۵۔۳۳۴۸، ۳۲۵۱

حسام الدین احمد مرزا:(ج۔۸)۴۹۰۹

حسام الدین برکی، خواجہ:۲۴۳۷

حسام الدین، خواجہ: (ج۔۱) ۷۷، ۹۹، ۳۰۸، (ج۔۲) ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۷، (ج۔۳) ۱۳۹۵، ۱۴۴۸، ۱۸۴۶، (ج۔۴)۲۴۵۳۔۲۴۵۴، (ج۔۵)۲۶۹۱، ۲۷۳۷، ۲۷۴۰، ۲۷۴۷، ۲۷۵۰، ۲۸۹۲، (ج۔۷)۴۱۴۲، ۴۱۴۳، (ج۔۸) ۴۶۹۷، ۴۷۵۸، ۴۸۰۲، ۴۹۵۳، (ج۔۹) ۵۲۳۹، ۵۲۴۱، ۵۲۹۴، ۵۳۳۸، ۵۳۴۱، ۵۳۵۸۔۵۳۵۹، ۵۲۶۴، ۵۳۷۲، ۵۴۲۷، ۵۴۸۵، ۵۴۹۱

حسام الدین راشدی، پیر ڈاکٹر:(ج۔۵)۲۸۱۷۔۲۸۱۸، ۲۸۰۵، (ج۔۶) ۳۱۷۵، ۳۵۲۱۔۳۵۲۲، ۳۵۵۸۔۳۵۵۹، ۳۵۷۱، ۳۶۹۸، ۳۷۰۰

حسام الدین، صاحبزادہ:(ج۔۸)۴۸۷۹

حسام الدین، مرزا: (ج۔۴) ۲۲۳۸، (ج۔۹) ۵۱۸۱، ۵۲۳۵، (ج۔۱۰)۶۵۸،

حسام الہندی:(ج۔۹)۵۲۶۷

حسان بن ثابت: (ج۔۱) ۲۱۴، (ج۔۲)۴۹۱، (ج۔۷) ۴۰۲۰

حسان بن عطیہ:(ج۔۷، ۴۳۵۵

حسن ابدالی، بابا:(ج۔۹)۵۱۲۷

حسن احمد بن محمد ہادی، شیخ:(ج۔۹)۵۵۵۴

حسن احمد مجددی سرہندی، شیخ:(ج۔۱۰)۵۸۷۲، ۶۲۹۵۔۶۲۹۶

حسن البدری:(ج۔۵)۲۸۰۴

حسن البنّی (بانی تحریک اخوان):(ج۔۶)۳۲۷۲

حسن الدین، قاضی: (ج_۶)۳۷۹۷

حسن اللہ پاٹائی، حاجی: (ج_۶)۳۵۲۵، ۳۶۹۰

حسن، امام تاج الدین ابوسعید: (ج_۵)۲۸۴۷، ۲۸۴۹

حسن آقا، خواجہ: (ج_۱۰)۵۸۷۲

حسن برزنجی مدنی، شیخ: (ج_۶)۳۱۷۵

حسن برکی، مولانا: (ج_۲)۷۱۸، (ج_۳)۱۳۷۳، ۱۴۵۳، (ج_۴) ۲۳۸۶، ۲۴۲۲، (ج_۵) ۲۷۴۸، (ج_۸) ۴۵۵۹، (ج_۹)۵۲۱۵_۵۲۱۶، ۵۴۸۹

حسن بصری، خواجہ: (ج_۱) ۱۸۲، ۲۰۹، (ج_۲) ۷۰۲، ۷۸۷، ۱۱۹۸، (ج_۳) ۱۴۳۲، (ج_۵) ۲۶۹۸، (ج_۶) ۳۸۸۴، ۳۹۴۷، (ج_۷) ۴۲۴۹، ۴۳۵۲، (ج_۸) ۴۷۳۶، ۴۷۹۰، ۴۸۴۱، ۴۸۴۵، ۴۸۴۶، ۴۸۴۹، ۴۸۵۴، ۴۸۵۶، (ج_۹)۵۳۱۶، ۵۳۷۶، ۵۴۲۱

حسن بلغاری، شیخ: (ج_۷)۴۰۹۲

حسن بن احمد کواکبی: (ج_۶)۳۲۳۶

حسن بن تقی الدین حنفی: (ج_۶)۳۲۳۷

حسن بن زنجلۃ الرازی: (ج_۲)۶۱۷

حسن بن شاوان: (ج_۷)۴۴۱۳

حسن بن علی، امام: (ج_۱) ۳۲۳، (ج_۲)۵۱۴، ۵۴۳، ۵۷۷، ۵۹۷، ۱۰۹۹، (ج_۳) ۱۵۹۵، ۱۶۱۹، ۱۶۳۵، ۱۸۲۵_۱۸۲۶، (ج_۵)۲۶۴۰، ۲۶۴۳، ۲۸۲۲، ۳۰۷۴_۳۰۷۵، ۳۱۰۲_۳۱۰۳، (ج_۶) ۳۹۷۸، (ج_۷) ۴۳۰۵، ۴۳۲۵، ۴۳۶۸، ۴۳۸۱، ۴۳۸۳، ۴۴۱۳، (ج_۸) ۴۷۳۰، ۴۷۳۸، ۴۸۲۴، ۴۸۴۵، ۴۸۵۸، (ج_۹)۵۲۶۱_۵۲۶۲، ۵۳۰۹

حسن بن علی عجمی مکی، ابوعلی: (ج_۵) ۲۶۵۱، (ج_۶) ۳۱۶۰، ۳۱۹۱، ۳۱۹۴، ۳۲۳۰، ۳۹۳۹، ۳۹۴۷

حسن بن محمد صنعانی، امام: (ج_۴)۱۹۸۳

حسن بن مراد التودسی المکی: (ج_۴)۲۴۵۶

حسن بن مراد، مفتی: (ج_۹)۵۳۴۱

حسن بن موسیٰ: (ج_۲)۵۷۳

حسن بن یحییٰ: (ج_۷)۴۳۱۶

حسن تونسی مغربی، شیخ: (ج_۴)۲۴۵۲، (ج_۸)۴۵۹۹

حسن جان، خواجہ: (ج_۶)۳۴۴۶

حسن خاں افغانی بدایونی: (ج_۴)۱۹۷۳، ۲۲۷۳، ۲۴۱۳، ۲۴۳۹، ۲۴۴۲، (ج_۷)۴۱۸۵، (ج_۹)۵۳۳۰

حسن دہلوی، مولانا: (ج_۲) ۱۲۰۵، (ج_۳) ۱۸۰۹، (ج_۹)۵۲۸۹

حسن رضا خان، ڈاکٹر: (ج_۵)۲۹۰۴، (ج_۹)۵۴۵۴، (ج_۱۰)۵۶۹۵

حسن سجزی: (ج_۸)۴۹۳۶_(ج_۱۰)۵۸۲۶_۵۸۲۷

حسن شاہ رامپوری، مولانا سید: (ج_۵)۲۶۸۵

حسن، شیخ ابوالنصر سید: (ج_۸)۴۸۶۰

حسن، شیخ (خلیفہ مجدد الف ثانی): (ج_۲)۵۰۹، (ج_۸)۴۹۶۰

حسن صاحبزادہ افغانی، میر: (ج_۱۰)۵۹۵۵

حسن ظہیر الدین (مرید خواجہ باقی باللہ): (ج_۱۰)۶۱۱۵_۶۱۱۶

حسن عسکری، امام: (ج_۷)۴۰۵۵

حسن عطار، خواجہ: (ج_۱)۲۳۰

حسن عکسے، سیاستدان: (ج۔۶)۳۲۷۴
حسن علی پشاوری، ملا خواجہ: (ج۔۱۰)۵۸۶۴۔۵۸۶۵، ۵۸۶۷
حسن علی، خلیفہ (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۷
حسن علی، ملک: (ج۔۵)۲۶۳۸، ۲۶۴۹، ۲۸۲۰، (ج۔۶) ۳۹۴۷
حسن علی، مولانا: (ج۔۹)۵۵۳۳
حسن غوثی، شیخ: (ج۔۵)۲۷۲۰، (ج۔۱۰)۵۶۳۸
حسن قادری، سید ابوالبرکات: (ج۔۱۰)۵۸۷۳، ۵۸۹۰
حسن قبادیانی، شیخ: (ج۔۵)۲۷۲۰
حسن قادانی، مولانا: (ج۔۸)۴۵۶۰
حسن قوزانی، شیخ: (ج۔۴)۲۵۱۰
حسن کشمیری، مولانا: (ج۔۱)۳۰۳۔۳۰۴، ۳۷۰، ۴۱۹، (ج۔۳)۱۲۹۰، (ج۔۴)۱۹۴۲، (ج۔۶)۳۳۴۴، (ج۔۷) ۴۱۰۳، ۴۱۷۴، (ج۔۸)۴۵۱۵، (ج۔۹)۵۱۲۳، ۵۲۲۹، ۵۲۴۰، ۵۴۷۳، (ج۔۱۰)۵۶۴۱، ۵۶۷۹۔۵۶۸۰
حسن مثنیٰ، امام: (ج۔۸)۴۸۵۸، (ج۔۱۰)۵۹۹۶
حسن مجتبیٰ، امام: (ج۔۴)۲۴۶۹
حسن محمد صنعانی، امام: (ج۔۶)۳۹۴۷
حسن مرجانی، بقائی طباخ: (ج۔۶)۳۱۷۶
حسن، ملا وشیخ: (ج۔۴)۲۳۸۷، ۲۴۲۰
حسن، مولانا شیخ: (ج۔۱۰)۶۲۵۹
حسن نظامی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۰۷۴، ۲۲۰۶، (ج۔۵) ۲۹۲۲، ۲۹۳۲، ۲۹۳۴، ۲۹۴۵، ۲۹۶۰، ۲۹۷۳۔۲۹۷۴، ۳۰۲۱، ۳۰۲۴
حسن ہمدانی، شیخ: (ج۔۴)۲۲۵۹
حسنین الدین، ملک: (ج۔۴)۲۴۳۳
حسنین رضا خان بریلوی: (ج۔۹)۵۵۷۷
حسین: (ج۔۷)۴۰۹۹
حسین، ابو محمد البغوی الشافعی: (ج۔۵)۲۸۵۲، ۲۸۵۶
حسین احمد دیوبندی: (ج۔۵)۲۵۷۳، ۲۵۸۰
حسین اطرش: (ج۔۶)۳۲۳۷
حسین اندجانی، شیخ: (ج۔۳)۱۸۴۶
حسین آفندی المرادی، سید: (ج۔۱۰)۶۳۹۲
حسین بصری نقشبندی خالدی شیخ: (ج۔۶)۳۹۴۷
حسین بن احمد کبیسی بغدادی: (ج۔۶)۳۲۳۷
حسین بن اسحٰق: (ج۔۲)۵۵۱
حسین بن بشر بطروس: (ج۔۷)۴۲۸۴
حسین بن حمید بن ربیع: (ج۔۶)۵۹۷
حسین بن طعمہ بتیمانی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۸، ۳۲۲۸
حسین بن عبدالرحمٰن، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۵، ۳۲۰۸
حسین بن عبدالرحیم، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۱
حسین بن علوان: (ج۔۷)۴۳۰۷
حسین بن علی بن عبدالشکور، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۳
حسین بن علی واعظ کاشفی کردی حسینی، مولانا: (ج۔۲) ۵۶۷، ۵۸۸، ۵۹۹، ۶۲۱، (ج۔۵) ۲۶۹۳، ۳۰۱۶۔۳۰۱۷، (ج۔۶)۳۲۹۸، ۳۵۰۳
حسین بن علی، امام: (ج۔۲)۵۴۳، ۱۰۸۹، (ج۔۳)۱۶۱۹،

۱۶۳۵، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، (ج_۴) ۲۲۴۳، ۲۲۵۷، ۲۳۱۴، (ج_۵) ۲۶۴۰، ۲۶۴۳، ۲۸۲۲، ۲۹۱۶، ۳۰۷۴_۳۰۷۵، ۳۱۰۲_۳۱۰۳، (ج_۶) ۳۲۰۴، ۳۵۷۲، ۳۸۸۴، ۳۹۷۸، (ج_۷) ۴۳۴۹، ۴۳۵۳، ۴۳۸۱، ۴۳۸۳، (ج_۸) ۴۷۳۰، ۴۷۳۸، ۴۸۴۴_۴۸۴۵، ۴۸۶۰، (ج_۹) ۵۳۰۹

حسین بن محمد مرادی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۸۶، ۳۲۰۹، ۳۲۳۳، ۳۲۳۶، ۳۲۳۸

حسین بن محمد قاضی، ابوعلی: (ج_۲) ۶۰۷

حسین بن مسعود بغوی، امام: (ج_۷) ۴۲۹۱، ۴۳۳۱، ۴۳۳۸

حسین بن منصور حلاج: (ج_۲) ۱۰۲۸، (ج_۵) ۲۸۸۹، ۲۹۶۵، ۲۹۷۴، (ج_۱۰) ۵۷۰۰، ۵۹۸۰

حسین حاجی: (ج_۳) ۱۳۷۳، (ج_۴) ۲۳۹۴

حسین حلمی ایشیق بن سعید استانبولی: (ج_۵) ۲۵۹۷، ۲۶۲۰_۲۶۲۱، ۲۶۷۰، ۲۶۹۹، ۲۷۳۸، ۲۸۵۴، (ج_۸) ۴۵۷۶، ۴۵۷۸

حسین خوارزمی، شیخ: (ج_۱) ۴۱۴، ۴۴۳، (ج_۳) ۱۴۵۰، (ج_۵) ۲۷۵۸، (ج_۷) ۴۱۷۳، (ج_۸) ۴۵۰۹، ۴۵۱۲، ۴۹۴۶_۴۹۴۷، (ج_۹) ۵۵۱۴

حسین (دادا فضل اللہ تورپشتی): (ج_۵) ۲۸۴۹

حسین دوسری بصری نقشبندی خالدی، شیخ: (ج_۵) ۲۶۷۷، ۲۸۵۶، (ج_۱۰) ۶۲۰۲

حسین زنجانی میراں، سید: (ج_۱۰) ۵۹۹۰

حسین شاہ، سید (برادر زندہ پیر گھکول شریف): (ج_۶) ۳۳۸۶، ۳۸۶۹، ۳۹۲۳

حسین، شاہ عالم ابوالخیر بن راجبار (عرف پیر پٹھا): (ج_۶) ۳۷۰۰

حسین شاہ، ملک: (ج_۷) ۴۰۶۴

حسین شاہ (مرید مجدد الف ثانی): (ج_۶) ۳۴۹۵

حسین شہید سہروردی: (ج_۶) ۳۳۳۷

حسین، شیخ: (ج_۶) ۳۲۴۱، ۳۲۶۵

حسین علی خاں، سید: (ج_۴) ۲۱۸۶

حسین علی شاہ، سید (فرزند سید فیض محمد شاہ قندھاری): (ج_۱۰) ۵۸۵۸_۵۸۵۹

حسین علی شاہ، سید (فیصل آباد): (ج_۶) ۳۷۹۴، ۳۷۹۸

حسین علی، مولوی (استاذ مولانا محمد سراج الدین دامانی): (ج_۶) ۳۹۲۰

حسین علی نظامی: (ج_۱۰) ۵۸۳۴

حسین علی واں بھچروی، مولوی (میانوالی): (ج_۶) ۳۸۸۶، (ج_۱۰) ۵۹۰۱

حسین، قاضی بن علی (مصنف اخبار ابی حنیفہ واصحابہ): (ج_۶) ۳۶۲۱، ۳۹۴۷

حسین کردی، ملا: (ج_۶) ۳۱۵۸

حسین گردیزی چشتی نقشبندی، مفتی سید: (ج_۵) ۲۷۲۰، (ج_۶) ۳۹۴۷

حسین، گورنر کشمیر ۹۷۱ھ): (ج_۵) ۲۷۵۸

حسین مالی، ڈاکٹر: (ج_۵) ۲۷۰۲

حسین مانک پوری، سید: (ج_۲) ۹۹۳

حسین مجددی، ملا شیخ: (ج_۶) ۳۲۶۵

حسین مراد، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۸۴

حسین منصور: (ج۔۹) ۵۳۳۲

حسین، میر شرف الدین (مرتب مکتوبات معصومی): (ج۔۱۰) ۵۷۷۱

حسین ہوتک، شاہ (حاکم قندھار): (ج۔۶) ۳۷۱۴

حسین ہروی، شرف الدین: (ج۔۱۰) ۶۳۵۷

حشمت علی خان پیلی بھیتی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۰۳، ۲۹۰۴، (ج۔۱۰) ۶۱۲۱، ۶۱۲۳، ۶۱۳۳، ۶۲۹۷

حصین بن عبدالرحمن: (ج۔۲) ۵۴۶

حفص: (ج۔۳) ۱۳۶۵

حفص بن عاصم، شیخ: (ج۔۸) ۴۵۰۹

حفص بن عبدالرحمن: (ج۔۲) ۵۱۸

حفص بن عمر: (ج۔۲) ۵۳۱

حفصہ (رضی اللہ عنہا): (ج۔۹) ۱۳۰۹۔

حفیظ الرحمن سیوہاری، مولانا: (ج۔۸) ۴۸۴۰

حفیظ اللہ خان سیرت بدخشی طالقانی: (ج۔۵) ۲۷۲۲، (ج۔۱۰) ۶۲۲۶

حفیظ جالندھری (شاعر): (ج۔۱۰) ۵۹۷۴

حفیظ قادری: (ج۔۷) ۴۲۳۲، ۴۲۷۹، ۴۴۲۵

حفیظ کبیر، حافظ (بدین): (ج۔۶) ۳۶۸۹

حفیظ ملک، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۲۴، (ج۔۳) ۱۲۸۶، (ج۔۵) ۲۵۶۷، ۲۵۷۲، ۲۵۷۶، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۸۴۰، ۲۸۴۳

حق رسا مجددی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۹

حقداد (شاعر): (ج۔۶) ۳۹۲۱

حکیم احمد قریشی، مفتی: (ج۔۱۰) ۶۴۹۰

حکیم المعروف بہ کلاب: (ج۔۸) ۴۸۴۰

حکیم الملک: (ج۔۴) ۱۹۹۹

حکیم اللہ نیازی: (ج۔۶) ۳۶۹۱

حلبی حنفی، علامہ: (ج۔۲) ۷۱۵

حلیم شرقپوری: (ج۔۵) ۳۰۴۰

حلیمہ سعدیہ خٹک: (ج۔۱۰) ۵۸۷۰

حماد: (ج۔۷) ۴۳۰۴

حماد الدمشقی: (ج۔۲) ۶۰۶

حماد بن ابی سلیمان: (ج۔۸) ۴۹۴۸، ۴۹۴۹،

حماد بن سلمۃ: (ج۔۲) ۵۴۶، ۵۸۱، ۶۱۷، ۶۲۵

حماد رباس: (ج۔۵) ۳۰۸۶

حماد سرخشی، شیخ: (ج۔۴) ۲۰۸۶

حمایت اللہ، قاضی: (ج۔۶) ۳۶۴۸، ۳۶۶۱

حمایت علی شاعر: (ج۔۶) ۳۶۸۵

حمد اللہ بن ابی بکر مستوفی: (ج۔۵) ۲۸۵۳، ۲۸۵۶، ۲۸۵۸، (ج۔۶) ۳۹۴۷

حمد اللہ، مولانا: (ج۔۸) ۴۶۴۴

حمد اللہ، مولوی سید: (ج۔۱۰) ۵۹۷۸

حمزہ بن عبد المطلب، سید الشہداء: (ج۔۴) ۲۲۴۵، (ج۔۶) ۳۷۴۲

حمزہ شاہ بنوری سید (صوفی حیدر آباد): (ج۔۶) ۳۶۹۲

حمزۃ بن محمد، ابواحمد: (ج۔۷) ۴۳۰۹

حمل، حاجی (صاحب مزار سبی): (ج۔۶) ۳۷۲۸

حمل فقیر (صوفی نواب شاہ): (ج۔۶)۳۶۹۴

حمویۃ ابن الحسین: (ج۔۷)۴۲۸۳

حمید احمد خان، پروفیسر: (ج۔۵)۳۰۲۷

حمید احمدی، مولانا: (ج۔۴)۲۳۹۴

حمید الدین حیدر شاہ ناگوری، مولانا: (ج۔۲) ۶۳۱، (ج۔۶) ۳۵۷۴، (ج۔۹) ۵۴۶۷، (ج۔۱۰) ۵۸۲۶۔ ۵۸۲۷

حمید الدین، سید: (ج۔۴)۲۳۶۵

حمید الدین شاشی، خواجہ: (ج۔۷)۴۰۸۹

حمید الدین فراہی: (ج۔۶)۳۹۴۷

حمید، الطویل: (ج۔۷)۴۳۰۲

حمید اللہ بنگالی، مولانا: (ج۔۱)۴۵۲، (ج۔۲)۵۱۰، ۹۹۱، (ج۔۳) ۱۳۷۴، ۱۴۵۳، (ج۔۴) ۲۳۷۵۔ ۲۳۷۷، ۲۴۳۰، ۲۴۳۷، (ج۔۵) ۲۶۱۲، ۲۷۴۸، (ج۔۸) ۴۸۶۷، ۴۹۱۸، (ج۔۹)۵۰۲۶، ۵۱۸۱، ۵۴۸۹، ۵۵۱۸

حمید اللہ، صاحبزادہ پروفیسر: (ج۔۶)۳۷۴۸

حمید اللہ حشمتی: (ج۔۵)۲۹۱۳

حمید بن زنجویۃ: (ج۔۲)۵۳۵، (ج۔۷)۴۲۹۱

حمید بن عبد الرحمٰن: (ج۔۲)۵۴۵

حمید سنبھلی، شیخ: (ج۔۹)۵۲۱۵

حمید صدیقی لکھنوی: (ج۔۷)۳۹۹۲، ۴۰۰۳

حمید گل شاہ، سید بن گلاب شاہ: (ج۔۶)۳۷۸۳

حمیدہ بانو بیگم: (ج۔۸)۴۹۳۶، (ج۔۱۰)۵۶۴۴

حمیدی: (ج۔۷)۴۳۳۷، ۴۳۴۸

حنا مسعودی، سیدہ: (ج۔۱)۲، ۳۵، (ج۔۲)۴۸۲، (ج۔۵) ۲۵۳۰، ۳۱۲۰، (ج۔۶)۳۱۲۲، ۳۱۳۲، ۳۹۳۸، (ج۔۱۰) ۶۴۹۳، ۶۴۹۴

حنظلۃ بن ابی سفیان: (ج۔۷)۴۲۸۱، ۴۲۸۲

حنیف اللہ صدیقی، مولانا: (ج۔۱۰)۶۱۲۵

حیات خان: (ج۔۳) ۱۳۶۹، (ج۔۴) ۲۱۶۲، (ج۔۸) ۴۵۶۷

حیدر، امیر (فرزند بادشاہ بخارا): (ج۔۶)۳۸۷۵

حیدر سنائی، سید (بزرگ دادو): (ج۔۶)۳۶۹۰

حیدر شاہ: (ج۔۱)۲۸۰

حیدر شاہ بخاری، سید میر: (ج۔۶)۳۴۹۸، ۳۸۳۵

حیدر شاہ خان، مولانا: (ج۔۶)۳۳۶۹

حیدر علی نجفی، شاعر: (ج۔۵)۲۶۸۰

حیدر علی، نواب: (ج۔۴)۲۰۵۶، ۲۱۸۸۔ ۲۱۹۰

حیوٰۃ بن شریح: (ج۔۲)۵۲۷۔ ۵۲۸، (ج۔۷)۴۲۹۳

خ

خادم حسین (مرید خواجہ محمد سعید پیر مٹھا): (ج۔۱۰)۶۰۲۷

خادم حسین، صاحبزادہ پیر سید: (ج۔۱۰)۶۴۴۳، ۵۸۰۵

خادم علی سیالکوٹی، مولانا حکیم: (ج۔۱۰)۵۹۴۰

خاقانیہ صادق خان: (ج۔۴)۲۲۲۹

خالد امین الخیری، پروفیسر: (ج۔۶)۳۹۱۲، (ج۔۱۰)۶۴۴۱

خالد بغدادی، کردی ضیاء الدین، مولانا شیخ: (ج۔۵) ۲۶۳، (ج۔۱۰) ۵۶۱۵، ۵۶۲۸، ۶۳۷۸۔ ۶۳۷۹، ۶۳۸۵۔ ۶۳۸۹، ۶۳۹۱، ۶۳۹۷، ۶۴۱۹، ۶۴۹۴

خالد بن حارث: (ج۔۷)۴۲۹۵

خالد بن عبداللہ: (ج۔۷)۴۲۸۸

خالد بن ولید: (ج۔۶)۳۳۰۸، ۳۸۱۰

خالد بن ولید، شیخ: (ج۔۶)۳۲۴۵

خالد جان، پیر: (ج۔۶)۳۴۶۰

خالد رومی: (ج۔۴)۲۰۷۰

خالد علوی، ڈاکٹر: (ج۔۱)۲۲

خالد مجددی سلطانی: (ج۔۱۰)۶۳۵۶، ۶۳۷۶

خالد مجددی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۶۸

خالد محمود: (ج۔۶) ۳۶۸۴، (ج۔۹) ۴۹۹۹، ۵۰۱۹، ۵۰۷۱، ۵۴۶۵، ۵۵۸۲

خالد محمود خالد نقشبندی: (ج۔۱۰)۵۵۹۲، ۵۶۱۰، ۵۶۱۲

خالد محمود نجمی، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۴۴۰

خالد نقشبندی، شیخ: (ج۔۸)۴۹۷۴،

خان اعظم، مرزا عزیز کوکہ: (ج۔۳) ۱۲۸۵، ۱۳۶۷، ۱۸۶۴، (ج۔۴) ۱۹۴۱، ۱۹۶۳، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۲۰۱۷، ۲۰۲۰، ۲۱۰۸، ۲۱۲۰، ۲۱۲۹، ۲۱۳۴، ۲۱۴۶، ۲۲۰۷، ۲۴۰۹، (ج۔۵) ۲۶۳۸، ۲۷۵۰، ۲۷۷۷۔ ۲۷۷۸، (ج۔۶) ۳۷۶۵، (ج۔۷) ۴۱۸۱، (ج۔۸) ۴۹۲۰، ۴۹۳۸، (ج۔۹)۵۳۰۳، ۵۴۸۲، ۵۴۹۱

خان اعظم، مرزا عزیز کوکہ: (ج۔۸) ۴۹۱۶، (ج۔۹) ۵۰۹۴، (ج۔۱۰)۵۷۰۵

خان جہاں لودھی: (ج۔۴) ۱۹۶۳، ۲۰۱۹، ۲۱۲۲، ۲۱۳۳، ۲۱۴۶، ۲۱۶۲، ۲۲۰۷، ۲۴۰۹، ۲۴۲۹، (ج۔۵) ۲۶۱۷، ۲۶۳۸، ۲۸۷۳، ۲۹۵۷، (ج۔۸) ۴۵۶۷، ۴۹۳۸، (ج۔۹) ۵۴۸۲، ۵۵۱۶، (ج۔۱۰) ۵۶۵۸، ۵۶۸۴، ۵۷۰۶، ۵۷۶۶

خان خاناں (عبدالرحیم): (ج۔۱)۳۳۳، (ج۔۳)۱۲۸۵، ۱۳۶۷، (ج۔۴) ۱۹۷۴، ۱۹۸۳، ۲۰۱۷، ۲۱۲۰، ۲۲۰۷، ۲۴۱۱، ۲۴۲۶، ۲۴۳۴، (ج۔۵) ۲۶۳۸، (ج۔۹) ۵۳۹۸، ۵۴۸۲

خان عالم (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷، ۵۹۳۹

خان محمد ٹالپور: (ج۔۱۰)۶۱۰۷

خان محمد، حافظ (کوئٹہ): (ج۔۶)۳۵۵۹، ۳۷۱۶، ۳۷۲۲

خان محمد شاہ قندھاری، سید: (ج۔۱۰)۵۸۵۲

خان محمد، قاضی: (ج۔۶)۳۶۹۴

خان محمد، مولانا (خلیفہ سید فیض محمد شاہ قندھاری): (ج۔۱۰) ۵۸۵۹

خانچند، دیوان: (ج۔۶)۳۵۸۷۔۳۵۸۸

خانخاناں: (ج۔۷)۴۴۶۰

خاوند محمود، خواجہ (المعروف حضرت ایشاں): (ج۔۱۰) ۵۸۸۷، (ج۔۳)۱۴۵۸، (ج۔۴)۱۹۹۱، (ج۔۶)۳۷۶۵

خاوی خان: (ج۔۶)۳۸۹۱

خدا بخش بنی والا (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۷

خدا بخش خیر پوری: (ج۔۱۰)۵۸۹۷

خدا بخش قادری، خواجہ: (ج۔۱۰)۶۰۶۸

خدا بخش ملتانی، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔۱۰)۶۰۰۲

خدیجہ بانو، بی بی (دختر مجدد الف ثانی): (ج۔۸)۴۶۰۴، (ج۔۹)۵۰۲۵، (ج۔۱۰)۵۶۷۲

خدیجہ بنت غلام محی الدین: (ج۔۶)۳۴۱۸

خدیجہ میمن، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۱۲۸

خدیجۃ الکبریٰ (ام المومنین): (ج۔:)۲۱۵۔۲۱۶، ۴۲۶، (ج۔۷)۴۲۳۰، ۴۱۷۳، (ج۔۸)۴۷۶۲

خدیو عباس حلمی: (ج۔۶)۳۲۵۹

خرقی، مولانا و حاجی: (ج۔۴)۲۳۹۴

خسرو، امیر: (ج۔۱) ۴۵، (ج۔۴) ۲۰۴۹، (ج۔۶) ۳۹۴۴، (ج۔۹)۵۲۴۹۔

خسرو پرویز، شہزادہ: (ج۔۳)۱۷۲۰، ۱۸۶۴، (ج۔۴)۱۹۶۱، ۱۹۷۵، ۲۱۵۷، (ج۔۵)۲۸۷۳

خسرو، سلطان: (ج۔۶)۳۷۶۵

خضر (علیہ السلام): (ج۔۱)۲۶۱، ۴۳۶، (ج۔۲)۹۰۸، ۹۱۲، ۸۳۱، ۸۶۳، (ج۔۳ ۲) ۱۳۷۶، ۱۵۲۰۔۱۵۲۱، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۶۳۹، (ج۔۴)۲۲۴۶۔۲۲۴۷، ۲۲۵۲، ۲۲۵۹، ۲۴۲۵، (ج۔۵)۳۰۹۹۔۳۱۰۰، (ج۔۶)۳۲۳۰، ۳۲۹۸، ۳۶۲۰، (ج۔۷) ۴۰۹۸، ۴۲۰۶، (ج۔۸) ۴۵۴۰۔۴۵۴۱، (ج۔۱۰) ۵۷۴۰، ۵۸۱۵، ۵۹۲۸، ۵۸۳۱، ۵۹۸۵، ۶۱۴۷

خضر خان افغان، حاجی: (ج۔۳)۱۳۷۳، ۱۴۵۳، (ج۔۴)۲۳۷۰، ۲۴۲۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۴۳۷، (ج۔۵)۲۷۴۸، (ج۔۷)۴۱۸۳، (ج۔۹)۵۰۲۶

خضر خان لودھی: (ج۔۷)۴۴۴۰

خضر رومی، سید: (ج۔۸)۴۸۴۷

خضر سیوستانی شیخ: (ج۔۶)۳۴۱۶

خضر، مولانا شیخ: (ج۔۱۰)۶۲۵۹

خضر نوشاہی: (ج۔۷)۴۴۶۷

خطیب بغدادی، احمد بن علی بغدادی، حافظ: (ج۔۱) ۲۱۵، (ج۔۲) ۵۴۰، ۵۴۳، ۵۷۸، ۵۹۳، (ج۔۵) ۲۹۲۰، ۳۰۷۲، (ج۔۶)۳۹۴۰

خطیب تبریزی، علامہ: (ج۔۲)۵۱۹، ۵۲۸۔۵۲۹، ۵۳۵، ۵۴۵، ۵۴۹، (ج۔۷)۴۲۸۳، ۴۲۸۸، ۴۲۸۹، ۴۲۹۴، ۴۲۹۹، ۴۳۰۸

خلف بن سعید: (ج۔۲)۵۱۷

خلف بن قاسم: (ج۔۲)۵۱۷، (ج۔۷)۴۳۰۵

خلیفہ، حاجی: (ج۔۵)۲۸۵۲، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶۔۲۸۵۷

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: (ج۔۲)۷۷۱، ۱۲۲۳، (ج۔۳) ۱۴۰۴، (ج۔۴) ۲۰۸۸، ۲۱۹۹، ۲۲۵۹، ۲۴۰۷، ۲۴۱۱۔ ۲۴۱۲، ۲۴۳۲۔ ۲۴۳۳، ۲۴۴۳، ۲۴۷۴۔ ۲۴۷۵، (ج۔۵) ۲۶۵۲، ۲۷۷۲، ۲۷۸۲، ۲۷۸۹۔ ۲۷۹۰، ۲۷۹۳۔۲۷۹۴، (ج۔۶) ۳۳۵۰۔ ۳۳۵۱، ۳۷۵۳، ۳۹۴۷، (ج۔۸)۴۹۹۱، (ج۔۹)۵۰۰۱، ۵۱۲۰، ۵۱۵۷، ۵۳۳۶، ۵۳۴۰، ۵۳۴۲۔۵۳۴۳، ۵۴۲۵، (ج۔۱۰) ۵۸۲۴

خلیل اتا: (ج۔۱)۲۲۵، ۲۳۳

خلیل احمد انبیٹھوی: (ج۔۶)۳۹۴۸

خلیل احمد برکاتی، مفتی: (ج۔۵)۲۹۱۳

خلیل احمد، حاجی: (ج۔۷)۴۴۷۳

خلیل احمد خلیل، ڈاکٹر: (ج۔۶)۳۸۰۰

خلیل احمد رانا (مصنف انوار قطب مدینہ): (ج۔۱۰) ۵۸۰۹

خلیل احمد یوسفی، صاحبزادہ: (ج_۱۰)۶۴۴۳
خلیل الدین بھوپالی، مولانا: (ج_۹)۵۳۶۷
خلیل الرحمٰن: (ج_۳)۱۳۸۲
خلیل الرحمٰن، پروفیسر ڈاکٹر: (ج_۶)۳۶۴۲
خلیل الرحمٰن داؤدی: (ج_۵)۲۸۵۸، (ج_۶)۳۹۶۴
خلیل الرحمٰن، صاحبزادہ ابن پیر ثانی: (ج_۶)۳۸۰۵
خلیل الرحمٰن قادری، علامہ: (ج_۱۰)۶۴۴۳
خلیل الرحمٰن (مصنف احوال العارفین): (ج_۱۰)۵۸۹۳
خلیل اللہ بدخشی، شیخ: (ج_۱) ۱۱، ۱۸، ۶۱، ۱۴۱، (ج_۲) ۱۱۰۰، (ج_۳)۱۳۶۴، (ج_۵)۲۷۲۰_۲۷۲۱
خلیل اللہ بن خواجہ محمد سعید سرہندی، خواجہ: (ج_۱۰)۵۷۶۱
خلیل اللہ شیخ: (ج_۷)۴۰۳۳، ۴۰۳۵، (ج_۸)۴۶۱۴، (ج_۹)۵۵۲۵
خلیل بن محمد خشہ (ادیب و شاعر): (ج_۶)۳۲۳۱
خلیل بن محمد قتال دمشقی حنفی، شیخ: (ج_۶)۳۱۷۷
خلیل بن مصطفٰی رومی (نعت گو شاعر): (ج_۶)۳۲۳۶
خلیل کاملی، شیخ: (ج_۶)۳۱۸۸، ۳۲۲۸_۳۲۳۱
خلیل، میر (کلید بردار دربار رسالت مدینہ): (ج_۶) ۳۷۷۲، ۳۷۸۱
خمیسانی، جسٹس: (ج_۶)۳۶۲۶
خواجگی کاسانی دہبیدی، مولانا: (ج_۱)۲۹۵
خواجہ جان آغا: (ج_۴)۲۳۱۰، (ج_[illegible])۳۳۳۴
خواجہ جہاں (رکن سلطنت جہانگیر): (ج_۵) ۲۶۳۸، ۲۷۷۸، (ج_۸)۴۹۳۸، (ج_۱۰)۵۶۵۸، ۵۷۰۶، ۵۷۱۹
خورد، خواجہ: (ج_۷)۴۱۳۹
خورشید احمد خاں: (ج_۵)۲۷۰۱، (ج_۶)۳۱۹۰، ۳۹۶۱، (ج_۱۰)۵۸۹۱
خورشید الحسن چشتی، مولانا: (ج_۶)۳۵۴۴
خورشید حسین بخاری، پروفیسر سید: (ج_۴)۱۹۱۶، ۲۵۲۵_۲۵۲۶، (ج_۵)۲۵۳۶_۲۵۳۷، ۲۵۹۱، ۲۷۳۵
خورشید عالم گوہر قلم: (ج_۶) ۳۶۳۹، (ج_۹)۵۴۶۱، ۵۱۶۴، (ج_۱۰) ۵۸۴۶، ۵۸۹۶، ۵۹۶۰، ۶۰۱۶، ۶۰۳۲، ۶۱۳۴، ۶۱۳۸، ۶۱۵۲، ۶۳۵۴، ۶۴۲۶، ۶۴۹۵_۶۴۹۶
خورشید (مصلح): (ج_۵)۲۶۲۴
خوشحال اخوند پشین، ملا: (ج_۶) ۳۷۲۳، ۳۷۴۷، (ج_۱۰)۵۹۵۳
خوشی محمد، مولوی: (ج_۶)۳۷۳۵
خیال بخاری (مرتب کلام معذاللہ خان مہمند اردو): (ج_۱۰)۵۸۹۲
خیر الدین دہلوی، مولانا: (ج_۵)۲۶۸۱
خیر الدین زرکلی، علامہ: (ج_۵)۲۶۸۴، ۲۷۰۱، (ج_۶) ۳۱۸۹، ۳۹۴۸
خیر اللہ، ملا: (ج_۱۰)۵۹۵۵
خیر دین سکھے چکوی، بابا: (ج_۱۰)۶۰۷۶
خیر محمد، فرزند و خلیفہ پیر محمد صدیق خانقاہ بھور شریف): (ج_۶)۳۷۹۳
خیر محمد مگسی، مولانا: (ج_۶)۳۵۲۵
خیر محمد نقشبندی مجددی، صوفی (نقشبندی صوفی بلوچستان):

(ج۔۱۰)۵۹۵۸

خیرالنساء: (ج۔۴)۲۳۴۸

و

داراشکوہ، شہزادہ: (ج۔۱)۸۴، ۱۸۹، ۴۱۲، ۴۴۳، (ج۔۳) ۱۳۹۲، (ج۔۴) ۲۲۸۱، ۲۱۹۹_۲۲۰۰، ۲۲۷۸، (ج۔۵) ۲۵۷۵، ۲۷۴۳، ۲۷۸۰، ۲۷۹۶، (ج۔۶) ۳۶۶۲، ۳۹۴۸، (ج۔۱۰) ۵۷۵۷، ۵۷۹۰، ۵۷۹۴، ۵۸۲۹، ۵۸۳۲، ۶۳۶۲

داراب بن عبدالرحیم خان خاناں: (ج۔۳)۱۵۳۵، ۱۵۹۳، (ج۔۴) ۲۴۳۲، (ج۔۵) ۲۶۳۸، ۲۷۷۸، (ج۔۷) ۴۴۶۰، (ج۔۸) ۴۹۳۸، (ج۔۹) ۵۰۹۴، ۵۲۱۵، ۵۴۲۶، ۵۴۶۴، ۵۴۹۱، (ج۔۱۰)۵۶۵۸، ۵۷۰۶

دارقطنی، محدث: (ج۔۴)۲۲۹۷

دارمی، امام: (ج۔۲)۵۴۶، ۵۴۹، ۵۸۱، ۶۲۹، (ج۔۷) ۴۳۴۳، ۴۳۴۹

داغ دہلوی (شاعر): (ج۔۱۰)۶۰۷۱

دانش مند، خواجہ: (ج۔۴)۲۲۶۱

دانیال، مخدوم: (ج۔۶)۳۴۴۱

داؤد (علیہ السلام): (ج۔۳) ۱۵۵۰، ۱۸۲۳، (ج۔۵) ۳۰۹۹، (ج۔۷)۴۳۳۰

داؤد الحنفی، خطیب بن یوسف: (ج۔۶)۳۹۴۸

داؤد امرتسری، مولانا: (ج۔۴)۲۰۳۰

داؤد بغدادی، علامہ سید: (ج۔۵) ۲۶۷۶، ۲۶۷۹، ۲۶۸۸_۲۶۸۹، (ج۔۶)۳۹۴۸، (ج۔۱۰)۶۳۹۰

داؤد بن ابراہیم: (ج۔۲)۵۷۵

داؤد بن علی: (ج۔۲)۵۵۵

داؤد پوتہ، ڈاکٹر: (ج۔۶)۳۴۴۸

داؤد، خواجہ: (ج۔۷)۴۰۹۰

داؤد رقی، شیخ: (ج۔۳)۱۵۶۷

داؤد ساکمی، شیخ: (ج۔۳)۱۳۷۴، (ج۔۴)۲۳۹۴

داؤد، سید: (ج۔۸)۴۸۴۹

داؤد طائی، امام: (ج۔۳) ۱۴۳۲، ۱۵۹۶، (ج۔۸) ۴۸۴۵_۴۸۴۶، ۴۸۴۹، ۴۸۵۵، ۴۸۶۰، (ج۔۹) ۵۲۷۰

داؤد غزنوی، مولوی: (ج۔۴) ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۳۶، ۲۵۵۶

داؤد قیصری: (ج۔۱)۶۱

داہر، راجہ: (ج۔۴)۲۰۶۲

دتہ سیوستانی، قاضی (دادو): (ج۔۶)۳۶۹۰

دجال: (ج۔۳)۱۵۰۷_۱۵۰۸، (ج۔۵)۲۵۹۴

دحیہ کلبی (رضی اللہ عنہ): (ج۔۱۰)۵۷۳۵

درمحمد مستونگی خلیفہ: (ج۔۶)۳۷۲۷

درد محمدی دہلوی، خواجہ میر: (ج۔۱۰)۶۲۴۰

درگاہی، شاہ: (ج۔۶)۳۳۶۳

درویزہ پشاوری، اخوند: (ج۔۶) ۳۸۹۹، (ج۔۸) ۴۶۴۳، (ج۔۱۰)۵۸۸۴

درویش احمد، شیخ طرابزونی: (ج۔۶)۳۱۶۶

درویش بن احمد ملیحی شافعی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۷۷

درویش بن قاسم: (ج۔۸)۴۸۴۹

درویش، شیخ (مکتوب الیہ امام ربانی): (ج۔۷) ۴۴۳۱، ۵۲۱۴

درویش محمد، خواجہ (مرشد خواجہ املنگی): (ج۔۴) ۲۲۵۱، ۲۲۶۳، (ج۔۶) ۳۵۶۶، ۳۹۸۱، (ج۔۸) ۴۸۴۲، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، (ج۔۹) ۵۱۵۷

دریا خاں: (ج۔۳) ۱۲۸۵، ۱۳۶۹، (ج۔۴) ۲۱۶۲، ۲۲۰۷، (ج۔۸) ۴۵۶۷

دل محمد دلشاد پسروری: (ج۔۶) ۳۸۰۱

دلاور، قاری: (ج۔۶) ۳۸۷۱

دلدار بیگ اٹکی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۹۳۱

دنی چند: (ج۔۱۰) ۵۹۲۷، ۵۹۴۵

دوست محمد بلوچ، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۷۱

دوست محمد پاپینی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۸۹

دوست محمد، حافظ (سجادہ نشین خانقاہ للہ شریف): (ج۔۶) ۳۷۹۷

دوست محمد قندھاری، خواجہ: (ج۔۶) ۳۸۸۵، ۳۸۸۷، ۳۹۱۴۔۳۹۱۶، ۳۹۱۹، (ج۔۸) ۴۸۶۸، (ج۔۱۰) ۵۸۴۸۔۵۸۵۰، ۵۸۸۲۔۵۸۸۳، ۵۹۰۴، ۵۹۴۱، ۵۹۴۳، ۶۱۰۷

دوست محمد کابلی، خواجہ: (ج۔۹) ۵۰۹۴

دوست محمد، ناظم (نائب سالار فوج افغانستان): (ج۔۶) ۳۵۴۸

دولت خان: (ج۔۴) ۱۹۸۱

دولھا دریا خان ٹھٹوی، فقیر ملنگ: (ج۔۶) ۳۶۸۸

دوندرھیرا سنگھ: (ج۔۱) ۴۰۳

دہقان قلبی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۴۷

دھخدا (مؤلف لغت نامہ): (ج۔۵) ۲۸۵۴، (ج۔۶) ۳۹۲۸

دیدار علی شاہ الوری، مولانا: (ج۔۳) ۱۷۲۸، (ج۔۹) ۴۹۹۷، (ج۔۱۰) ۵۸۰۱، ۵۸۰۳۔۵۸۰۴

دیلمی، امام ابوشجاع: (ج۔۱) ۲۰۸، (ج۔۲) ۵۱۳۔۵۱۴، ۵۱۶۔۵۱۷، ۵۲۰، ۵۲۲، ۵۳۶۔۵۳۷، ۵۵۷، ۵۸۴، (ج۔۶) ۳۱۹۳، (ج۔۷) ۴۲۸۳، ۴۳۰۷، ۴۳۳۶، ۴۳۴۰، ۴۳۴۷، ۴۳۵۳، ۴۳۹۶

دین پناہ شاہ، شہزادہ: (ج۔۹) ۵۱۳۹

دین محمد اخند، ملا (مرید شاہ امان اللہ افغانی): (ج۔۱۰) ۵۸۴۸

دین محمد، خواجہ (فرزند خواجہ نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷۔۵۹۳۸

دین محمد، ملک: (ج۔۱۰) ۶۱۵۷

دین محمد وفائی، مولوی: (ج۔۶) ۳۴۳۱، ۳۵۱۳، ۳۵۳۶، ۳۶۰۰، ۳۶۱۰، ۳۶۸۹، ۳۷۰۲، ۳۷۰۶۔۳۷۰۷، ۳۸۵۹

دیوان صدر الدین، حضرت: (ج۔۱۰) ۵۹۹۰

دیوانہ سواتی خواجہ: (ج۔۳) ۱۸۴۳، (ج۔۸) ۴۵۵۳

دیوی: (ج۔۴) ۲۰۰۳

دیار بکری، علامہ: (ج۔۲) ۵۲۱، ۵۹۱

ڈ

ڈیل مل، وکیل: (ج۔۶) ۳۵۳۶

ذ

ذاکر اللہ نقشبندی افغانی، علامہ (کراچی): (ج۔۶) ۳۸۵۶

ذاکر حسین، ڈاکٹر: (ج۔۹) ۵۳۸۹

ذکاء اللہ، مولانا: (ج۔۷) ۴۱۸۲، (ج۔۹) ۵۲۹۵، ۵۳۹۴

ذکر الرحمٰن: (ج۔۶) ۳۶۴۸

ذکر اللہ، میاں، مجددی: (ج۔۶) ۳۳۱۰، ۳۳۱۲

ذکوان: (ج۔۲) ۸۵۸

ذکی محمد حسین بک: (ج۔۶) ۳۹۴۹

ذکی محمد مجاهد: (ج۔۶) ۳۹۴۹

ذوالفقار شاہ مسعودی، سید: (ج۔۸) ۴۴۸۸، ۴۵۰۶

ذوالفقار خان نیازی: (ج۔۶) ۳۷۹۱

ذوالفقار، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۴۵

ذوالقرنین، مفتی: (ج۔۶) ۳۴۱۰

ذوالکفل (علیہ السلام): (ج۔۵) ۲۶۸۲، (ج۔۶) ۳۱۶۹

ذوالنون مصری: (ج۔۱) ۱۸۲، (ج۔۲) ۸۳۱، ۱۱۸۷، ۱۲۰۰، (ج۔۳) ۱۵۳۲، ۱۵۶۵، ۱۵۹۶، ۱۶۵۵، ۱۷۶۴، (ج۔۵) ۲۹۶۵، (ج۔۷) ۴۱۹۶، (ج۔۸) ۴۸۰۷، (ج۔۱۰) ۵۸۵۵، ۵۸۵۹

ذہبی، امام: (ج۔۲) ۵۱۶، ۵۵۹، ۵۹۳، (ج۔۴) ۲۲۹۷، (ج۔۷) ۴۳۰۳، (ج۔۸) ۴۷۲۹

ر

رابعہ بصری: (ج۔۱۰) ۵۷۸۷

رابعہ دورانی (ملکہ اورنگزیب عالمگیر): (ج۔۶) ۳۹۳۶

راجو: (ج۔۴) ۲۰۸۶

راحت بابا (صاحب مزار چشمہ شریف): (ج۔۶) ۳۷۲۷

راحم دل، ملا: (ج۔۶) ۳۷۹۳، (ج۔۱۰) ۵۸۵۳۔ ۵۸۵۵

رازی، امام فخر الدین: (ج۔۳) ۱۴۹۹، ۱۵۰۷، ۱۸۳۷، (ج۔۴) ۲۴۰۵، (ج۔۷) ۴۲۶۶، ۴۳۹۳، (ج۔۹) ۵۱۷۵

راسخ سرہندی (مرید خواجہ معصوم سرہندی): (ج۔۱۰) ۵۷۷۰

راشد علی روضے دھنی، پیر سید: (ج۔۱۰) ۶۱۲۸

راشد قبانی (مفتی)، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۴۸

رافعی، امام: (ج۔۲) ۶۷۰

رام: (ج۔۵) ۲۹۷۲

رام داس ایم۔ جی، پروفیسر: (ج۔۹) ۵۵۸۰

رام داس (موسیقار دربار اکبری): (ج۔۱۰) ۵۶۴۶

رام شرما، شری: (ج۔۴) ۲۰۹۷، ۲۰۹۹۔ ۲۱۰۰، ۲۱۱۳۔ ۲۱۱۴، ۱۲۱۴۸۔ ۲۱۴۹، ۲۱۵۶

رانا سانگا: (ج۔۴) ۲۰۵۲، ۲۰۶۵

رانجھا: (ج۔۱۰) ۵۷۸۸

رائے پتھورا: (ج۔۴) ۲۰۸۶

رائے سنگھ، راجپوت: (ج۔۴) ۲۱۰۱، ۲۴۴۹

رباح بن عبد العزیٰ: (ج۔۸) ۴۸۳۹،

ربانی فاروقی، صاحبزادہ (ج۔۶) ۳۸۰۵، ۳۸۱۴

ربیع بن ایاس الانصاری،: (ج۔۷)۴۳۷۶

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن: (ج۔۲)۵۳۳، ۵۳۵، (ج۔۷) ۴۲۸۹، ۴۲۹۰، ۴۲۹۵

ربیعہ بن عثمان: (ج۔۲)۵۷۷،

ربیعہ شاھد: (ج۔۱)۲، (ج۔۵)۲۵۳۰، (ج۔۶)۳۱۲۲، (ج۔۱۰)۶۴۹۴

رجا ٹھٹھوی، شاعر: (ج۔۶)۳۶۵۸

رحمت اللہ انکی، شیخ (شیخ ٹلا انکی): (ج۔۱۰) ۵۹۲۸۔ ۵۹۲۹، ۵۹۴۶

رحمت اللہ اخوند قندھاری، ملا: (ج۔۱۰)۵۹۵۳

رحمت اللہ سندھی، مولانا (تلمیذ بن ہمام): (ج۔۵)۲۸۸۴

رحمت اللہ، سید عرف سید مٹھو شکر الٰہی شیرازی: (ج۔۶) ۳۴۷۶

رحمت اللہ، سید: (ج۔۸)۴۵۴۸،

رحمت اللہ، شاہ (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴)۲۴۷۱

رحمت اللہ کیرانوی، مولانا: (ج۔۶)۳۳۶۵

رحمت اللہ، ملا (والد شاہ امان اللہ افغانی): (ج۔۱۰) ۵۸۴۷۔۵۸۴۸

رحمت اللہ مہاجر مکی، مولانا: (ج۔۶)۳۵۹۸

رحمت خان، حافظ الملک حافظ: (ج۔۱۰)۵۸۰۵

رحمت علی، میاں (استاد محمد علی شاہ کرماں والے): (ج۔۱۰) ۶۰۷۷

رحمت علی میاں (خلیفہ میاں شیر محمد شرقپوری): (ج۔۶) ۳۷۷۰، ۳۷۸۷

رحمٰن الدین، مولوی: (ج۔۶)۳۸۵۴

رحمٰن علی، مولوی: (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۴)۲۴۸۱، ۲۴۹۲، (ج۔۵) ۲۵۷۸، ۲۸۹۵، ۲۹۱۱، (ج۔۶) ۳۳۹۴۔ ۳۳۹۵، ۳۹۴۹

رحمۃ اللہ اخوند، ملا: (ج۔۶)۳۷۲۳، ۳۷۴۷

رحیم الدین کشمیری، خواجہ میاں: (ج۔۱۰)۶۰۰۲

رحیم اللہ، مرزا: (ج۔۴)۲۴۹۷

رحیم اللہ، مولوی: (ج۔۶)۳۴۶۹

رحیم بخش: (ج۔۶)۳۸۷۱

رحیم بخش شاہین، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۹۷۰، ۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۲۶، ۳۰۴۱۔۳۰۴۲، (ج۔۶)۳۹۴۹

رحیم داد، حاجی: (ج۔۶)۳۵۳۵

رحیم داد سنزرخیل کاکڑ، ملا: (ج۔۱۰)۵۹۵۱

رحیم داد، ملا (وادی ژوب بلوچستان): (ج۔۶) ۳۵۵۸، ۳۷۱۱۔۳۷۱۲

رحیم ڈنہ ٹھٹوی، حافظ: (ج۔۶)۳۶۸۷

رزاق ایم۔اے: (ج۔۶)۳۳۹۲

رزاق ڈنو، آخوند: (ج۔۶)۳۵۲۰

رزق اللہ مشتاق (ہندوؤں کے علوم کا ماہر): (ج۔۱۰) ۵۸۲۷

رزین (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷)۴۳۵۹

رستم ابو اعجاز، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۵۵۹۲، ۵۶۷۵

رسول، مُلّا: (ج۔۴)۲۵۱۰

رشد اللہ، پیر: (ج۔۶)۳۴۴۳

رشدی، مولانا: (ج۔۱)۳۰۲، ۳۱۶

رشید احمد ارشد، مولانا حافظ : (ج-۹) ۵۱۷۹، (ج-۱۰) ۶۱۲۰

رشیداحمد رامپوری مجددی مولانا: (ج-۶) ۳۶۱۲

رشیداحمد گنگوہی، مولوی: (ج-۱) ۲۱، (ج-۲) ۴۸۸، ۵۰۴، (ج-۳) ۱۶۷۴، (ج-۱۰) ۵۶۹۱، ۵۹۰۱

رشیداحمد (ماہنامہ سیدھا راستہ): (ج-۱۰) ۶۴۴۲

رشیداحمد مرتضائی، علامہ: (ج-۷) ۳۹۹۲، ۴۰۳۷

رشیداحمد، مفتی: (ج-۲) ۷۱۷، (ج-۶) ۳۹۴۹

رشیدالدین محمد بیداوازی: (ج-۸) ۴۸۴۶

رشید، شیخ: (ج-۹) ۵۰۴۰

رشیدی شیزارپوری: (ج-۴) ۲۳۷۸

رضا خان مروت (المعروف بہ رضوگل گور)، صوفی: (ج-۸) ۴۸۴۵، ۴۸۵۱

رضا شاہ پہلوی: (ج-۶) ۳۴۹۴

رضا علی خان نقشبندی، مولانا: (ج-۵) ۲۸۹۹

رضاءالمصطفیٰ، علامہ: (ج-۵) ۲۹۱۳

رضوان احمد نقشبندی مسعودی، علامہ: (ج-۱) ۲، ۴۴، ۶۵، ۶۹، (ج-۲) ۴۸۲، (ج-۵) ۲۵۳۰، (ج-۶) ۳۱۲۲، (ج-۱۰) ۵۶۳۱، ۶۴۳۰

رضوی، ڈاکٹر: (ج-۹) ۵۴۱۳

رضی الدین علی لالا غزنوی: (ج-۸) ۴۸۴۶،

رضی الدین، مولوی شیخ: (ج-۴) ۲۳۹۶

رضی حیدر، خواجہ: (ج-۱۰) ۵۸۰۹

رضیہ سلطانہ، ملکہ: (ج-۴) ۲۰۴۹، ۲۰۶۴

رعنا مظہری: (ج-۱۰) ۵۵۹۱، ۵۶۲۳، ۶۴۹۲

رفاعہ بن رافع. (ج-۷) ۴۳۸۹

رفعت علی، میر (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج-۱۰) ۵۸۸۲

رفیع الدرجات: (ج-۴) ۲۱۸۶

رفیع الدولہ: (ج-۴) ۲۱۸۶

رفیع الدین، امام : (ج-۱) ۴۰۸-۴۱۰، ۴۴۲، (ج-۳) ۱۳۶۶، (ج-۵) ۲۵۶۰، ۲۷۱۳، ۲۷۴۷، (ج-۱۰) ۵۶۳۵

رفیع الدین، شاہ: (ج-۱) ۴۰۱، (ج-۲) ۷۳۳، (ج-۳) ۱۷۲۸، (ج-۶) ۳۳۶۰، ۳۹۴۹، (ج-۷) ۴۲۱۹، (ج-۱۰) ۶۱۰۳

رفیع الدین، شیخ : (ج-۵) ۳۰۸۹، (ج-۸) ۴۵۰۹، ۴۵۱۰، ۴۵۳۹، ۴۸۳۸.

رفیع الدین، مخدوم (صوفی نواب شاہ): (ج-۶) ۳۶۹۵، ۳۶۹۶

رفیع الدین، مولوی: (ج-۹) ۵۲۵۷

رفیع الدین نصیرآبادی، امام : (ج-۹) ۵۰۲۱-۵۰۲۲، ۵۱۸۷، ۵۲۲۶، ۵۴۷۱، ۵۵۱۴

رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر: (ج-۵) ۳۰۱۱-۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۴۱، (ج-۶) ۳۹۴۹

رفیق احمد میاں: (ج-۶) ۳۷۸۷

رفیق الاسلام، مولانا: (ج-۶) ۳۶۴۸، ۳۷۰۷

رفیق دلاوری، علامہ ابوالقاسم: (ج-۳) ۱۵۰۶

رفیق علی پشنگی، سید: (ج-۶) ۳۷۰۵

رقیب المجید، قاضی (ایم-اے): (ج-۱۰) ۶۴۳۴

رقیہ بانو، بی بی (دختر مجدد الف ثانی): (ج۔۸)۴۶۰۴، (ج۔۹)۵۰۲۵، (ج۔۱۰)۵۶۷۲
رکن الدین: (ج۔۸)۴۹۴۴، ۴۸۵۵، ۴۸۵۹،
رکن الدین ابوالفتح: (ج۔۸)۴۸۳۵،
رکن الدین الوری نقشبندی، شاہ: (ج۔۵)۲۹۰۳، ۲۹۰۹، ۲۹۱۲، (ج۔۶) ۳۳۶۹، ۳۳۷۱، ۳۳۷۷، ۳۶۴۷، ۳۹۴۹، (ج۔۸)۴۵۱۵، ۴۸۶۹، ۴۵۱۱،
رکن الدین آلومہاروی، خواجہ: (ج۔۱۰)۶۰۰۴، ۶۰۰۷، ۶۰۱۳
رکن الدین ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۶)۳۶۸۸
رکن الدین، شیخ: (ج۔۱)۳۶۹، ۴۱۱، ۴۴۲، (ج۔۳)۱۴۰۲، (ج۔۴)۲۰۶۵، ۲۰۷۴
رکن الدین، شیخ: (ج۔۷) ۴۱۷۰، ۴۱۷۳، (ج۔۹) ۵۲۲۶، ۵۴۶۸
رکن الدین صدیقی نقشبندی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۰۹۔۵۹۱۱
رکن الدین عالم، خواجہ: (ج۔۸)۴۸۴۲،
رکن الدین قاضی: (ج۔۴)۲۰۵۰
رکن الدین گنگوہی، شیخ: (ج۔۴)۲۴۰۲، (ج۔۵)۲۵۶۰، (ج۔۸) ۴۸۴۵۔۴۸۴۶، ۴۸۴۹، ۴۸۵۵، ۴۸۵۷، ۴۸۶۱، ۴۹۳۷، (ج۔۹)۵۱۸۷، (ج۔۱۰)۵۸۲۷
رکن عالم ملتانی شاہ: (ج۔۴)۲۰۸۸، (ج۔۱۰)۵۸۵۶
رنجن شاہ: (ج۔۶)۳۸۰۳
روح اللہ اخوند زادہ گانگڑئی، میاں: (ج۔۶) ۳۷۱۱، ۳۷۲۴۔۳۷۲۵، ۳۷۳۳
روح اللہ پشنگی، میاں: (ج۔۶)۳۷۲۶
روح اللہ قادری، بابا: (ج۔۴)۲۵۱۲
رودباری، شیخ ابوعلی: (ج۔۸)۴۸۴۶
روزبہان باقلی، شیخ: (ج۔۱)۸۴، (ج۔۲)۷۹۸، (ج۔۵) ۲۷۴۳، (ج۔۶) ۳۹۴۹، (ج۔۸) ۴۸۴۶، (ج۔۱۰) ۵۷۲۹
روشن اختر: (ج۔۴)۲۱۸۶
روشن آراء بیگم: (ج۔۱) ۹۰، (ج۔۴) ۲۲۹۰، ۲۳۴۰، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸
روشن آرا، شہزادی (ہمشیرہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ): (ج۔۳) ۱۸۸۷، (ج۔۹) ۵۵۳۸، (ج۔۱۰) ۵۷۶۹، ۵۷۷۱
روشن خان: (ج۔۶)۳۳۳۹
رومی، مولانا جلال الدین: (ج۔۱)۲۳۳، (ج۔۲)۵۱۳، ۵۸۴، ۶۰۰، ۶۰۲، ۶۳۱، ۱۰۰۷۔۱۰۰۸، (ج۔۳)۱۵۶۵، (ج۔۴)۲۲۲۸، ۲۳۰۹، ۲۳۴۲، ۲۴۹۶، (ج۔۵)۲۷۳۹، ۲۹۴۲، ۲۹۵۲، ۲۹۹۰، ۳۰۱۴، ۳۰۱۷، (ج۔۶)۳۲۸۷۔۳۲۸۸، ۳۳۰۳، ۳۳۵۴، ۳۷۶۷، ۳۹۴۶، (ج۔۷) ۴۰۲۳، (ج۔۹) ۵۰۱۰، (ج۔۱۰) ۵۷۲۹، ۵۷۷۸، ۵۷۸۳۔۵۷۸۵، ۵۷۸۸، ۵۸۱۵، ۵۸۱۷، ۵۸۵۴۔۵۸۵۵، ۵۸۵۸، ۵۹۸۹، ۶۰۶۰، ۶۰۸۱، ۶۰۹۷، ۶۱۰۱، ۶۲۴۹، ۶۲۵۷
رؤف احمد رافت مجددی، شاہ: (ج۔۱)۲۹، ۳۲۳، (ج۔۳) ۱۸۸۸، (ج۔۴)۲۴۸۶، ۲۴۸۹، ۲۴۹۱۔۲۴۹۳، ۲۶۵۰، (ج۔۶) ۳۳۵۳، ۳۹۴۹، ۳۹۶۰، (ج۔۱۰) ۶۰۳۵، ۶۰۳۷، ۶۳۷۸

رئیس احمد جعفری (مصنف انوار الاولیاء): (ج-۳)۱۴۰۳، (ج-۶)۳۹۴۹

رئیس کوٹ بھائی والے: (ج-۶)۳۷۷۳

ریاست رسول قادری: (ج-۵)۲۹۱۳

ریاست علی قادری، سید: (ج-۵)۲۹۰۶، ۲۹۱۳، (ج-۷) ۴۲۷۸

ریاض احمد شاہ، سیّد: (ج-۴)۲۱۹۲

ریاض احمد طاہر، صاحبزادہ علامہ: (ج-۱۰)۶۴۴۳

ریاض الحسن گیلانی، ڈاکٹر سید: (ج-۷)۳۹۹۳، ۴۴۱۵

ریاض الدین صمدانی، مولانا: (ج-۶)۳۸۲۴

ریاض حسین (فرزند چوہدری عبد الرؤف): (ج-۱۰) ۶۰۷۸

ریحان احمد مظہری، پروفیسر: (ج-۱۰)۶۴۳۸

ریحان رضا خان، علامہ: (ج-۵)۲۹۱۳

رؤف احمد فاروق خواجہ: (ج-۸)۴۸۶۸

ز

زادان: (ج-۷)۴۳۰۷

زازان (راوی حدیث): (ج-۴)۲۳۲۲

زاہد الکوثری، شیخ: (ج-۹)۵۰۶۷

زاہد علی کامل، میر: (ج-۳)۱۴۰۳

زاہد، میر: (ج-۶)۳۶۹۸، (ج-۱۰)۵۷۷۰

زبان بیگ: (ج-۳)۱۳۶۹

زبدۃ صاحب: (ج-۳)۱۳۶۵

زبید احمد، ڈاکٹر: (ج-۳) ۱۲۸۶، (ج-۵) ۲۵۷۳، ۲۵۷۹، ۲۸۰۹-۲۸۱۰، ۲۸۱۷

زبید صوفی کامل (مفتی شافعیہ): (ج-۶)۳۲۱۰

زبیر احمد (فرزند حکیم مشتاق احمد): (ج-۶) ۳۶۷۷-۳۶۷۸

زبیر حسین جیلانی، سید: (ج-۱۰)۶۴۹۴

زبیر (رضی اللہ عنہ) (صحابی رسول): (ج-۱) ۲۱۷، (ج-۳)۱۶۷۱، ۱۷۸۰، (ج-۴)۲۰۲۵، (ج-۶)۳۸۸۴

زبیر نقشبندی، شاہ: (ج-۱۰)۶۰۷۲

زراع: (ج-۸)۴۸۳۹،

زر بن ہبیش: (ج-۲)۵۲۱

زرغن شاہ، سید: (ج-۶)۳۸۵۴

زرقانی، علامہ: (ج-۱)۲۰۹، (ج-۲)۵۸۹، ۵۹۱، ۶۲۲، (ج-۷)۴۴۰۸

زرکشی، امام: (ج-۲)۵۷۰، ۵۸۶، ۶۰۰، ۶۱۰، (ج-۷) ۴۳۳۵، ۴۳۵۰

زرکلی: (ج-۵)۲۶۶۷

زرکوب شیرازی: (ج-۵)۲۸۵۵

زفر، امام: (ج-۳)۵۹۵:

زکریا (علیہ السلام): (رج-۳)۱۵۵۳، (ج-۱۰)۵۸۲۴

زکریا اجودھنی دہلوی، شیخ: (ج-۴)۲۰۰۳

زکریا بن سعد: (ج-۲)۵۲۹

زکریا بن عبد الوہاب بن سرخان: (ج-۱۰)۵۸۹۴

زکریا پشاوری، شیخ (المعروف شہید میاں) : (ج۔۱۰)
۵۸۷۴، ۵۸۷۶

زکریا خان، نواب (حاکم لاہور) : (ج۔۶) ۳۷۶۵،
(ج۔۱۰) ۵۹۳۵

زکریا ملتانی، بہاء الحق: (ج۔۱۰) ۵۸۵۶

زکی محمد حسن بک: (ج۔۵) ۲۸۵۷

زکی محمد مجاہد: (ج۔۵) ۲۷۰۱

زلیخا (علیہا السلام): (ج۔۵) ۲۹۸۳، (ج۔۱۰) ۵۹۱۴

زمان شاہ : (ج۔۴) ۲۰۵۶، (ج۔۶) ۳۷۰۵، ۳۸۷۶۔
۳۸۷۷

زمان کھوکھر، ایم: (ج۔۶) ۳۸۲۴

زمباور (مولف معجم الانساب والاسرات الحاکمۃ): (ج۔۵)
۲۸۵۷، (ج۔۶) ۳۹۴۹

زندہ پیر گھمکول شریف: (ج۔۵) ۳۱۱۹، (ج۔۶) ۳۱۳۱،
۳۹۲۳۔ ۳۹۲۴، ۳۹۲۷۔ ۳۹۲۸، ۳۹۳۷، (ج۔۱۰)
۵۶۱۶

زوار حسین شاہ، سید: (ج۔۱) ۲۲، ۱۰۱، ۴۶۲، (ج۔۲) ۴۸۹،
۷۶۹، ۸۸۷، ۹۳۲، (ج۔۳) ۱۵۱۸، ۱۵۲۴، ۱۷۲۳،
(ج۔۴) ۲۱۹۱، ۲۱۹۸، ۲۲۵۴، (ج۔۵) ۲۵۹۲، ۲۶۰۶،
۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۱۴، ۲۶۲۷، ۲۶۲۹، ۲۷۲۶، (ج۔۶)
۳۶۸۵، ۳۹۴۲، (ج۔۷) ۴۰۶۲، ۴۲۷۳، ۴۲۷۹،
(ج۔۸) ۴۴۸۹، ۴۶۱۶، ۴۶۵۹، ۴۷۷۰، ۴۸۳۳،
۴۸۳۷، ۴۸۵۴، ۴۸۶۰، ۴۸۶۲، ۴۹۳۶۔ ۴۹۳۷،
۴۹۴۰، ۴۹۴۴۔ ۴۹۴۵، ۴۹۴۸، (ج۔۹) ۵۰۲۸،
۵۰۶۸، ۵۰۸۷، (ج۔۱۰) ۵۶۳۷، ۵۶۷۱، ۵۷۶۲۔
۵۷۶۳، ۵۸۸۵، ۵۹۱۳، ۵۹۲۴، ۶۰۵۶۔ ۶۰۵۷،
۶۱۲۶، ۶۱۵۷، ۶۱۶۳، ۶۲۱۵۔ ۶۲۱۸، ۶۲۴۵، ۶۳۵۲،
۶۳۵۶، ۶۳۵۹۔ ۶۳۶۱، ۶۳۷۲

زور آور سنگھ: (ج۔۱) ۴۰۳

زہرہ بی بی (دختر محمد شاہ جعفر کوٹی): (ج۔۱۰) ۵۹۷۵

زہیر بن حرب: (ج۔۲) ۵۴۰

زہیر بن محمد: (ج۔۲) ۵۲۴

زیاد بن حدیر: (ج۔۳) ۱۴۱۱

زیاد بن عبداللہ: (ج۔۷) ۴۲۹۹

زیاد بن فائد: (ج۔۲) ۵۰۹

زیب النساء مسعودی: (ج۔۵) ۳۱۱۸، (ج۔۶) ۳۱۳۰،
۳۲۴۲

زید : (ج۔۵) ۳۰۹۹

زید ابو الحسن فاروقی، مولانا شاہ: (ج۔۱) ۱۹، ۲۳، ۲۷،
۴۵۷۔ ۴۵۸، (ج۔۲) ۴۹۰، ۷۲۸، ۱۱۴۰، ۱۱۶۷، ۱۱۸۵۔
۱۱۸۷، ۱۲۳۳، (ج۔۳) ۱۷۲۲، ۱۷۲۹، ۱۸۸۵، (ج۔۴)
۱۹۳۸، ۱۹۴۵، ۲۵۱۲، (ج۔۵) ۲۵۶۹، ۲۵۸۲، ۲۵۹۹،
۲۶۵۳، ۲۶۵۵، ۲۶۵۸، ۲۶۹۶، ۲۶۹۹، ۲۷۵۵۔
۲۷۵۶، ۲۸۱۰، ۲۸۱۵، ۲۸۱۸، ۲۸۲۶، (ج۔۶) ۳۱۵۳،
۳۱۵۸، ۳۲۵۳، ۳۳۵۹، ۳۳۶۲، ۳۳۶۴، ۳۳۶۷،
۳۳۷۶۔ ۳۳۸۱، ۳۳۸۴، ۳۳۸۶، ۳۳۹۳، ۳۳۹۵۔
۳۳۹۶، ۳۴۶۵، ۳۷۵۷۔ ۳۷۵۸، ۳۷۶۰۔ ۳۷۶۱،
۳۹۳۹، ۳۹۴۴، ۳۹۷۳، (ج۔۸) ۴۵۹۹، ۴۶۱۸،
۴۹۰۸، ۴۹۴۷۔ ۴۹۴۸، ۴۹۹۱، (ج۔۹) ۵۰۰۱،
۵۰۶۸، ۵۲۲۵، (ج۔۱۰) ۵۷۶۳، ۵۹۵۵، ۵۹۵۹،
۶۱۱۱، ۶۱۲۴، ۶۱۵۴۔ ۶۱۵۵، ۶۱۶۴، ۶۱۷۲، ۶۱۷۶،
۶۱۷۹، ۶۱۸۲۔ ۶۱۸۳، ۶۱۹۲۔ ۶۱۹۳، ۶۲۴۵، ۶۲۵۲،

۶۲۵۴، ۶۲۵۹، ۶۲۶۱، ۶۲۶۶_۶۲۶۷، ۶۳۲۷

زید ابوالخیر، مولانا: (ج_۱)۳۲۷

زید بن اخزم الطائی البصری: (ج_۲)۵۱۹

زید بن ثابت : (ج_۲) ۵۳۰، ۵۴۴_۵۴۵، ۹۱۷، (ج_۴)۲۳۱۴، (ج_۷)۴۳۲۴

زید بن حارث (صحابی): (ج_۳)۱۵۹۶، ۱۶۵۵، ۱۷۶۴

زید بن عبداللہ: (ج_۷)۴۲۸۱

زید بن علی: (ج_۶)۳۹۵۰

زید بن وھب: (ج_۳)۱۷۰۰

زید، شاہ: (ج_۶)۳۳۷۹

زین الدین ابوبکر نایباری: (ج_۱)۲۲۷

زین الدین بن نجیم حنفی، علامہ: (ج_۹)۵۴۱۷

زین الدین پیر سباکی، سید مولانا : (ج_۱۰) ۵۸۶۹، ۵۸۸۹

زین الدین، شیخ: (ج_۶)۳۶۹۸

زین الدین شیرازی چشتی: (ج_۴)۲۱۹۹

زین الدین، مولانا سید: (ج_۱۰)۵۸۷۲

زین العابدین، امام: (ج_۲)۱۲۱۵

زین العابدین بن حسین، امام: (ج_۴) ۲۲۵۷(ج_۶) ۳۹۷۹

زین العابدین بن عبداللہ، شیخ: (ج_۶ :۳۲۰۵

زین العابدین تبریزی ثم المکی الشافعی، شیخ: (ج_۳)۱۳۷۴، (ج_۴)۲۳۹۴

زین العابدین جیلانی، شاہ: (ج_۶)۳۶۳۸

زین العابدین، شیخ : (ج_۵) ۲۵۹۵، (ج_۶) ۳۱۶۷، (ج_۱۰)۵۶۳۵، ۶۱۹۱

زین العابدین، شیخ. (ج_۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۷، ۴۸۴۵، (ج_۹)۵۵۵۷

زین العابدین عبدالحئی: (ج_۳)۱۳۶۶

زین العابدین کمان گر، مولانا: (ج_۷)۴۱۲۵

زین العابدین، ملا محمد نسیم صدیقی دہروی) : (ج_۱۰) ۵۸۸۰

زین العابدین یمنی مدنی، سید محدث (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی): (ج_۱۰)۵۶۲۸، ۵۷۵۸

زین العرب، علامہ: (ج_۲)۵۹۰

زین، حافظ (استاد سید راشد روضے دھنی) : (ج_۶) ۳۵۶۴

زین محدث، حافظ: (ج_۵)۲۸۸۶

زینب بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) : (ج_۴) ۲۳۲۲، (ج_۶)۳۲۱۰

زینب بی بی : (ج_۹)۵۵۲۵

س

ساجد الرحمن، پروفیسر ڈاکٹر : (ج_۱) ۲۲، (ج_۲) ۴۸۹، ۹۸۰، (ج_۶)۳۷۸۳، ۳۷۹۹

ساجد الرحمن، صاحبزادہ ڈاکٹر: (ج_۱۰)۵۹۴۷

ساجد۔ی۔علوی (تصحیح کنندہ): (ج_۱۰)۵۸۸۹

سارنگ کلہوڑو، خلیفہ: ۵۳۷۰

ساریہ: (ج_۷)۴۰۸۵

سالم بن ابی الجعد: (ج۔۲) ۶۳۴، (ج۔۷) ۴۲۹۹

سالم بن عبداللہ: (ج۔۷) ۴۳۴۴، (ج۔۹) ۵۱۸۷

سالم عطاس حضرمی شافعی، شیخ سید: (ج۔۵) ۲۰۹۶

سالم فاروقی مجددی، شاہ ابو السعد : (ج۔۶) ۳۳۶۷، ۳۷۱۰، ۳۷۵۷، ۳۷۶۰، ۳۹۳۷، (ج۔۸) ۴۸۳۸، (ج۔۱۰) ۵۹۴۸، ۵۹۵۵۔۵۹۵۶، ۵۹۵۹

ساھر لنجار، مخدوم (دادو): (ج۔۶) ۳۶۹۰

سبحان رضا خان، مولانا: (ج۔۵) ۲۹۰۵، ۲۹۱۳

سبحان قلی بن نذر محمد خان: (ج۔۵) ۲۶۶۶

سبکتگین: (ج۔۴) ۲۰۴۶، ۲۰۶۳، ۲۰۸۵

سبکی، امام: (ج۔۲) ۶۰۵

سجاد، امام: (ج۔۵) ۲۶۴۳

سجاد حسین، قاضی : (ج۔۵) ۳۰۱۴، (ج۔۶) ۳۳۸۹، ۳۹۴۶

سخاوی، امام: (ج۔۲) ۵۳۶، ۵۸۳، ۵۸۶، ۵۸۷، ۶۰۱، ۶۰۸، ۶۱۹، (ج۔۵) ۳۰۱۷، (ج۔۶) ۳۹۵۰، (ج۔۷) ۴۳۲۸، ۴۴۰۸

سخی دار، فقیر (خادم خواجہ محمد سعید پیر مٹھا): (ج۔۱۰) ۶۰۲۵

سخی سرور، سلطان: (ج۔۴) ۲۰۴۸، ۲۰۸۶

سخی محمد نقشبندی مجددی، خلیفہ: (ج۔۶) ۳۸۰۵

سدھا تورہ، شیخ: (ج۔۶) ۳۶۹۱

سراج، ابونصر: (ج۔۲) ۷۸۹

سراج احمد خان، ڈاکٹر : (ج۔۱) ۱۳، ۲۰، ۲۳، ۲۹، ۱۰۲، ۴۶۰، (ج۔۲) ۴۹۰، ۱۲۲۰، (ج۔۳) ۱۷۲۲، ۱۸۶۹، ۱۸۸۷، (ج۔۴) ۲۳۹۷، (ج۔۶) ۳۶۸۶، ۳۹۵۰، (ج۔۸) ۴۵۷۷، ۴۸۶۱، ۴۸۶۴، (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۳۰۳

سراج احمد مجددی رام پوری، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۰۴

سراج الاسلام (مرشد یار محمد کابلی آخونزادہ): (ج۔۶) ۳۹۰۹

سراج الاسلام، میاں: (ج۔۱۰) ۵۸۷۹، ۵۸۹۲

سراج الحسن نقشبندی، صاحبزادہ (فرزند خواجہ غلام قاسم کمبوہ): (ج۔۱۰) ۵۹۰۷

سراج الحق، شاہ مولوی حافظ: (ج۔۵) ۲۸۸۸

سراج الدولہ، نواب: (ج۔۴) ۲۱۸۸، ۲۱۹۱

سراج الدین، خواجہ (موسیٰ زئی): (ج۔۶) ۳۷۸۳

سراج الدین سرہندی. قاضی : (ج۔۱) ۴۵۹، (ج۔۶) ۳۸۸۷

سراج الدین، شیخ : (ج۔۶) ۳۲۷۵، ۳۲۷۸۔۳۲۸۱، ۳۲۸۳

سربند سرحدی، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۶۵

سرتاج حسین رضوی: (ج۔۵) ۲۹۰۵

سرخسی، امام محمد بن محمد رضی الدین: (ج۔۲) ۶۸۳، ۷۳۷، (ج۔۳) ۱۷۰۵

سرداراحمد، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۵۰

سردار (سردار ہشت نگر): (ج۔۱۰) ۵۸۷۱

سردار علی احمد خان قادری: (ج۔۴) ۲۵۱۲

سردار علی شاہ بخاری ملتانی، سید: (ج۔۶) ۳۸۸۶

سردار علی قادری : (ج۔۱) ۲۸، (ج۔۳) ۱۳۶۷، ۱۳۷۱، ۱۸۸۶، (ج۔۴) ۲۰۷۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۳

سرفراز احمد بھٹی: (ج۔۱۰)۶۲۴۵، ۶۳۴۱

سرفراز احمد خاں: (ج۔۱۰)۶۱۲۷

سرفراز خان صفدر: (ج۔۶)۳۹۵۰

سری سقطی، شیخ: (ج۔۱)۱۸۴، (ج۔۸)۴۸۴۶، ۴۸۵۵، ۴۸۶۰، (ج۔۹)۵۱۸۷، (ج۔۱۰)۵۶۹۵

سعادگے، شیخ میاں گل اخوند: (ج۔۶)۳۸۳۱

سعادت علی خان: (ج۔۴)۲۰۵۵، ۲۱۸۷

سعادت علی شاہ، پیر سید: (ج۔۱۰)۶۰۹۴

سعد : (ج۔۱) ۲۱۷، (ج۔۲) ۵۱۷، (ج۔۷) ۴۳۳۹، ۴۳۲۶، ۴۳۳۲، ۴۳۳۸،

سعد الدین انصاری کابلی: (ج۔۵)۲۸۱۱، ۲۸۱۸

سعد الدین حموی، شیخ: (ج۔۴)۲۰۴۸، ۲۱۹۶

سعد الدین کاشغری: (ج۔۶)۳۶۵۳، (ج۔۱۰)۶۱۰۲

سعد الدین، مولانا قاضی: (ج۔۶)۳۸۹۲

سعد اللہ کابلی، صوفی: (ج۔۱)۸۹

سعد اللہ نسیم، میاں: (ج۔۱۰)۵۸۸۹

سعد اللہ ہزاروی، شاہ: (ج۔۱۰)۵۸۸۱

سعد اللہ سلونی سورتی قادری: (ج۔۶) ۳۱۶۱، ۳۱۹۱، ۳۶۵۲

سعد اللہ شاہ، حافظ: (ج۔۴) ۲۴۶۰، (ج۔۶) ۳۳۵۴، (ج۔۹)۵۳۴۹، ۵۵۵۳

سعد اللہ، شیخ: (ج۔۴)۱۹۸۲

سعد اللہ، ملا (وزیر شاہجہاں): (ج۔۵)۲۷۵۸

سعد اللہ، مولانا (خلیفہ شیخ محمد آدم بنوری): (ج۔۶)۳۹۰۶

سعد اللہ، میر (فرزند ملامزیٰ): (ج۔۵)۲۶۶۸

سعد اللہ، والد مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی): (ج۔۶)۳۵۰۳

سعد اللہ وزیر آبادی، شیخ: (ج۔۶) ۳۸۳۱، ۳۹۰۸، (ج۔۱۰)۵۸۶۸، ۵۸۸۸، ۵۹۸۶، ۵۹۹۴

سعد بن الخمیس التمیمی: (ج۔۷)۴۲۸۲

سعد بن تیم: (ج۔۷)۴۰۱۸۰

سعد بن سنان: (ج۔۲)۵۲۰

سعد بن عبیدہ: (ج۔۲)۵۴۶

سعد بن مسعود: (ج۔۷)۴۳۵۲

سعد بن معاذ: (ج۔۷)۴۳۹۳

سعد، والد شاہ فارس قتلغ خان ابوبکر): (ج۔۵)۲۸۵۳

سعدی بن محمد کمال عمری، شیخ: (ج۔۶)۳۲۳۷، ۳۲۴۰

سعدی شیرازی، شیخ (مصلح الدین): (ج۔۵) ۳۰۹۸، (ج۔۶) ۳۱۲۶، ۳۶۰۵، ۳۶۱۹، ۳۹۵۰، (ج۔۸) ۴۹۶۱، (ج۔۹) ۵۲۶۴، ۵۲۷۵، (ج۔۱۰) ۶۰۹۷، ۶۱۳۴، ۶۱۴۷، ۶۲۵۱

سعدی لاہوری، شیخ (خلیفہ سید محمد آدم بنوری): (ج۔۱) ۹۳، ۳۴۹، (ج۔۴) ۲۴۴۹، (ج۔۶) ۳۴۳۳، ۳۵۶۶، ۳۸۲۸، ۳۸۳۳، ۳۸۶۱، ۳۸۹۶۔۳۸۹۷، ۳۹۰۴، ۳۹۰۶، ۳۹۱۲، (ج۔۱۰) ۵۸۶۸۔۵۸۷۱، ۵۸۷۳، ۵۸۸۶، ۵۸۸۹، ۵۹۳۰۔۵۹۳۲، ۵۹۳۵

سعدی نظامی گنجوی، شیخ: (ج۔۱۰)۶۰۸۱

سعید ابن منصور (راوی حدیث): (ج۔۴)۲۳۲۲

سعید احمد اکبر آبادی، مولانا: (ج۔۹)۵۱۶۲

سعید احمد الازہری پروفیسر: (ج۔۱۰)۶۴۴۳

سعید احمد چشتی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۳
سعید احمد شاہ، سید: (ج۔۶) ۳۷۹۶
سعید احمد صدیقی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۲
سعید احمد لاہوری، شیخ: (ج۔۸) ۴۸۳۳
سعید احمد نقشبندی: (ج۔۱) ۶۲، (ج۔۲) ۶۹۳
سعید اظہر: (ج۔۴) ۲۱۹۳
سعید الدین حسین، مولوی سید: (ج۔۱۰) ۵۸۸۱
سعید الدین، شیخ: (ج۔۹) ۵۵۲۵
سعید الرحمٰن پشاوری، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۵۴
سعید اللہ جان، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۵۵۹
سعید اللہ، علامہ: (ج۔۸) ۴۹۴۶
سعید بن ابی ایوب: (ج۔۲) ۶۰۵
سعید بن ابی سعید: (ج۔۲) ۵۷۳، ۵۷۵
سعید بن ابی عروۃ: (ج۔۲) ۶۰۳، (ج۔۷) ۴۳۱۶
سعید بن ابی مریم: (ج۔۲) ۵۶۲
سعید بن ابی ہند: (ج۔۷) ۴۲۹۲
سعید بن احمد عمری، شیخ: (ج۔۹) ۵۰۵۳
سعید بن الربیع الہروی، ابوزید: (ج۔۲) ۵۶۸
سعید بن المسیب: (ج۔۲) ۵۷۲، ۵۷۴، ۷۰۲
سعید بن جبیر: (ج۔۲) ۶۳۴، ۷۰۲
سعید بن زیاد: (ج۔۲) ۵۷۹
سعید بن سلام المغربی نیشاپوری: (ج۔۱۰) ۵۶۹۵
سعید بن عبدالعزیز: (ج۔۷) ۴۳۴۵
سعید بن عفیر: (ج۔۷) ۴۳۰۱
سعید بن محمد سمان دمشقی، مؤرخ: (ج۔۶) ۳۱۷۷
سعید بن مسعود: (ج۔۲) ۵۵۹
سعید بن یحییٰ الاموی: (ج۔۲) ۵۹۳
سعید بن یعقوب: (ج۔۲) ۵۶۹
سعید پیران، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۸۹
سعید جان سرہندی، پیر: (ج۔۶) ۳۵۲۸
سعید جان مجددی، خواجہ حافظ: (ج۔۶) ۳۳۰۹، ۳۳۱۱
سعید حسن بن محمد اشرف، پیر: (ج۔۶) ۳۴۳۹
سعید خان چمکنی، ملک: (ج۔۶) ۳۸۹۵، ۳۸۹۹
سعید راشد، پروفیسر: (ج۔۹) ۵۵۷۸
سعید شاہ بنوری، پیر: (ج۔۹) ۵۵۷۵
سعید غفاری نقشبندی، خواجہ مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۶۷
سعید غنی: (ج۔۶) ۳۶۴۸
سعید گوہر لورالائی، شاعر: (ج۔۶) ۳۷۵۴
سعید معمن حبشی، حضرت. (ج۔۱۰) ۵۶۷۷
سعید النساء: (ج۔۶) ۳۳۶۹
سعید اللہ گلشن، شاہ: (ج۔۸) ۴۸۶۸،
سعیدائی گیلانی، حکیم (استاد شاہجہاں بادشاہ): (ج۔۱۰) ۵۷۶۶
سفیان: (ج۔۲) ۵۶۹، (ج۔۷) ۴۳۴۸
سفیان بن عیینۃ: (ج۔۲) ۵۴۷، ۵۸۷، (ج۔۷) ۴۲۸۲
سفیان بن سعید ثوری: (ج۔۲) ۵۱۶، ۵۴۴، ۶۰۶، ۷۰۲، (ج۔۴) ۲۲۳۷، (ج۔۷) ۴۳۵۳، (ج۔۸) ۴۶۳۶
سکندر اعظم (بادشاہ): (ج۔۶) ۳۶۶۲ (ج۔۱۰) ۵۹۸۸

سکندر حیات رانجھا، میاں: (ج۔۱۰) ۵۹۹۴

سکندر خان (مصنف): (ج۔۱۰) ۵۹۴۶

سکندر سوری (برادر زادہ شیر شاہ سوری): (ج۔۱۰) ۵۶۴۳_۵۶۴۴

سکندر شاہ (والد پیر عبد الحکیم ناناکاکڑ): (ج۔۶) ۳۷۱۲، (ج۔۱۰) ۵۹۵۰

سکندر، صوفی شاہ: (ج۔۹) ۵۴۸۸

سکندر قادری کیتھلی، شاہ: (ج۔۱) ۳۹۰، ۴۱۸، (ج۔۲) ۵۰۸، (ج۔۳) ۱۳۸۰، ۱۳۹۰، ۱۴۰۲، (ج۔۴) ۱۹۴۲، ۲۲۶۴، ۲۵۰۰، (ج۔۵) ۲۸۹۲، (ج۔۶) ۳۷۶۵، (ج۔۸) ۴۵۱۱، ۴۵۳۰، ۴۶۱۵، ۴۸۵۹، (ج۔۹) ۵۰۲۲، ۵۴۷۳، ۵۵۶۸

سکندر لودھی (حاکم ہندوستان): (ر؛۔۳) ۱۲۸۵، ۱۶۹۵، (ج۔۴) ۲۰۵۱، ۲۰۶۵، ۲۲۰۷، (ج۔۷) ۴۱۸۳، (ج۔۸) ۴۵۶۷، (ج۔۹) ۵۰۹۶، ۵۵۵۶، (ج۔۱۰) ۵۶۴۳

سلام الدین کشمیری، خواجہ میاں: (ج۔۱۰) ۶۰۰۲

سلام اللہ، مخدوم (سندھی): (ج۔۶) ۳۴۴۰

سلام خان: (ج۔۴) ۲۱۶۲

سلامت اللہ العزامی، شیخ: (ج۔۵) ۲۸۶۱

سلطان ابن سعود: (ج۔۶) ۳۴۲۵، ۳۴۸۹

سلطان احمد قریشی اٹکی: (ج۔۱۰) ۵۹۴۵

سلطان ادہمی، حضرت: (ج۔۱۰) ۵۶۷۷

سلطان الطاف علی، ڈاکٹر: (ج۔۹) ۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۴۹، ۵۹۵۹

سلطان المزاحی: (ج۔۵) ۲۸۰۴

سلطان باہو: (ج۔۱) ۱۸۲، (ج۔۳) ۱۵۵۲، (ج۔۹) ۵۰۶۶، ۵۰۷۰، (ج۔۱۰) ۵۹۵۳، ۵۹۵۸

سلطان بن علاء الدین: (ج۔۶) ۳۴۷۷

سلطان تھانیسری، شیخ: (ج۔۳) ۱۲۹۰، ۱۳۸۶، (ج۔۵) ۲۵۵۵، ۲۵۶۱، (ج۔۹) ۵۰۲۴، (ج۔۱۰) ۵۶۲۵، ۵۶۴۱، ۵۶۵۳، ۵۶۷۸، ۶۱۱۵

سلطان جان، آغا: (ج۔۶) ۳۳۱۱، ۳۳۳۴

سلطان، حاجی: (ج۔۹) ۵۵۱۴

سلطان، شاہ ہندی: (ج۔۶) ۳۴۷۵

سلطان شہید، شیخ: (ج۔۸) ۴۹۰۳_۴۹۰۴

سلطان، شیخ: (ج۔۲) ۷۶۴، (ج۔۸) ۴۵۱۴، ۴۸۴۳، (ج۔۹) ۵۱۲۲، ۵۱۵۵، ۵۴۷۳

سلطان علی خان تالپور: (ج۔۶) ۳۶۹۳

سلطان محمد بن میراں شاہ: (ج۔۸) ۴۹۳۵،

سلطان محمود بن غلام غوث قادری: (ج۔۵) ۲۹۲۵، ۲۹۴۴، (ج۔۶) ۳۷۷۴، (ج۔۸) ۴۸۴۹_۴۸۵۰

سلطان محمود، شہزادہ: (ج۔۹) ۵۵۳۸_۵۵۳۹

سلطان محمود، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۷۳

سلطان مصطفیٰ سوم بن سلطان احمد: (ج۔۶) ۳۲۰۸

سلطان وحید الدین، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۵۹

سلطانی بنت مراد بن شرفو (والدہ شاہ عالم پیر پٹھا): (ج۔۶) ۳۷۰۰

سلم بن زید: (ج۔۷) ۴۲۹۶

سلمان ابن عامر رضی اللہ عنہ: (ج۔۷) ۴۳۲۹

سلمان افتخار، سید: (ج۔۱) ۲، (ج۔۲) ۴۸۲، (ج۔۵)

۲۵۳۰، (ج۔۶) ۳۱۲۲

سلمان بن عامر الضبی: (ج۔۷) ۴۳۵۰

سلمان فارسی۔ (ج۔۱) ۳۷، ۵۶۹، (ج۔۴) ۲۲۴۳، ۲۲۵۶، (ج۔۵) ۲۷۴۴، ۲۷۴۷ (ج۔۶) ۳۸۸۴، ۳۹۷۸، (ج۔۷) ۴۳۰۷، ۴۳۳۲، ۴۳۹۹، ۴۴۰۴، (ج۔۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۷، ۴۸۶۵

سلمان قادری، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۷۹

سلمان منصور پوری قاضی: (ج۔۸) ۴۸۲۰،

سلمٰی بنت صخر: (ج۔۴) ۲۲۵۵

سلمۃ الاشجع (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷) ۴۳۸۳

سلمۃ المرادی: (ج۔۲) ۶۰۵

سلمۃ بن ابی الطفیل: (ج۔۲) ۵۸۱

سلیم اختر، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۹۵۰

سلیم بنوری، شیخ: (ج۔۳) ۱۳۷۳، (ج۔۴) ۲۳۹۴

سلیم بیگم، سلطانہ: (ج۔۶) ۳۷۶۵

سلیم چشتی، شیخ: (ج۔۱) ۱۱، ۱۸، ۹۱، ۱۴۲، (ج۔۲) ۱۱۰۱، (ج۔۳) ۱۳۶۴، (ج۔۴) ۱۹۹۱، ۲۰۵۲، ۲۰۹۱، ۲۱۱۸، ۲۱۶۶، (ج۔۸) ۴۹۳۱، (ج۔۹) ۵۴۶۷، (ج۔۱۰) ۵۶۴۶

سلیم خان لشکری۔ (ج۔۴) ۲۳۹۴

سلیم شاہ (فرزند شیر شاہ سوری)۔ (ج۔۴) ۲۳۹۷۔۲۳۹۸، (ج۔۱۰) ۵۶۴۳

سلیمان (علیہ السلام): (ج۔۲) ۱۱۰۹، (ج۔۸) ۴۷۹۱، ۴۸۲۶

سلیمان: (ج۔۴) ۲۰۴۶

سلیمان آرزورومی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۴۵

سلیمان ابن بلال: (ج۔۲) ۵۳۳، ۵۳۵، ۶۱۷

سلیمان اشرف بہاری، پروفیسر سید: (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۱۰) ۵۸۰۵

سلیمان الاعمش: (ج۔۷) ۴۳۰۱، ۴۳۰۲

سلیمان التیمی: (ج۔۲) ۵۶۹

سلیمان الجعفی: (ج۔۲) ۵۹۴

سلیمان بن احمد: (ج۔۲) ۵۲۹، (ج۔۶) ۳۲۲۱

سلیمان بن اشعث: (ج۔۷) ۴۲۸۵

سلیمان بن بلال: (ج۔۷) ۴۲۸۹۔۴۲۹۰

سلیمان بن حرب: (ج۔۲) ۵۲۳

سلیمان بن حسن زہری خالدی، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۹۳

سلیمان بن ربیعہ: (ج۔۷) ۴۲۹۱

سلیمان بن عبداللہ ماجری، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۰۵

سلیمان بن عبدالمالک: (ج۔۲) ۵۱۶، (ج۔۷) ۴۲۸۸

سلیمان بن محمد مصری (شیخ القراء): (ج۔۶) ۳۱۸۰

سلیمان بن مسعود، شیخ: (ج۔۹) ۵۱۸۷

سلیمان بن یحیٰی بلال، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۱۰

سلیمان پھلواری، شاہ۔ (ج۔۵) ۲۹۳۱، ۲۹۴۳، ۲۹۴۵، ۲۹۷۵، ۳۰۲۴

سلیمان تونسوی، خواجہ شاہ۔ (ج۔۱۰) ۵۸۸۳، ۵۸۹۴

سلیمان ٹکھرائی، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۰۳

سلیمان حلمی تونابان، شیخ رومانی: (ج۔۶) ۳۲۷۳

سلیمان رکن الدین (فرزند مجد الدین عبدالرحمٰن)

(ج۔۵) ۲۸۴۹
سلیمان، شہزادہ (ولی عہد احمد شاہ ابدالی): (ج۔۶) ۳۵۵۶، ۳۵۶۰
سلیمان، شیخ (المعروف بسعد الدین مستقیم زادہ): (ج۔۵) ۲۶۷۳
سلیمان، شیخ: (ج۔۱) ۴۰۸، (ج۔۶) ۳۷۲۲، (ج۔۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸،
سلیمان، صوفی: (ج۔۶) ۳۳۲۳
سلیمان، میاں (مرشد شاہ امان اللہ افغانی): (ج۔۱۰) ۵۸۴۸
سلیمان ندوی، سید: (ج۔۴) ۲۲۸۹، (ج۔۵) ۲۶۴۹، ۳۰۲۳، (ج۔۶) ۳۴۲۵، ۳۴۸۹، (ج۔۱۰) ۵۸۰۷
سلیمان نقشبندی، مستقیم زادہ سعد الدین: (ج۔۵) ۲۶۶۹۔۲۶۷۰
سلیمان ہالیپوٹہ، حاجی: (ج۔۶) ۳۵۳۵
سلیمہ سلطان بیگم: (ج۔۴) ۱۹۷۳
سماک بن حرب: (ج۔۷) ۴۳۰۵
سمرقندی، امام: (ج۔۲) ۵۸۶
سمہودی، علامہ: (ج۔۵) ۲۶۹۸
سمیعہ شاہد، سیدہ: (ج۔۱) ۲، (ج۔۲) ۴۸۲، (ج۔۵) ۲۵۳۰، (ج۔۶) ۳۱۲۲، (ج۔۱۰) ۶۴۹۴
سنائی غزنوی، حکیم: (ج۔۱۰) ۶۱۵۰
سنبویہ ایرانی: (ج۔۵) ۲۹۸۸
سنڈاکی بابا، ملا: (ج۔۶) ۳۸۵۹
سنگھ دیو، راجا: (ج۔۶) ۳۸۰۴
سنوری: (ج۔۵) ۲۶۶۷
سنوسی، شیخ (جامعہ ازہر): (ج۔۶) ۳۷۶۰
سوار بن مصعب: (ج۔۲) ۵۱۸
سورداس (موسیقار دربار اکبری): (ج۔۱۰) ۵۶۴۷
سومار سید پوری ٹھٹوی، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۸۸
سوئی والے، خلیفہ: (ج۔۶) ۳۵۷۰
سوید بن نصر: (ج۔۷) ۴۳۱۱
سہار، مخدوم: (ج۔۶) ۳۴۴۲
سہراب خاں، میر: (ج۔۶) ۳۵۶۹
سہل بن ارزج آملی بخارائی: (ج۔۷) ۴۳۲۴، ۴۴۶۷
سہل بن عبد الکریم: (ج۔۷) ۴۳۰۶
سہل بن معاذ: (ج۔۷) ۴۳۴۵
سہیل بخاری، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۹۶۵، ۳۰۰۵، ۳۰۱۰، (ج۔۶) ۳۹۵۰
سہیل بن ابی صالح: (ج۔۷) ۴۲۸۸، ۳۰۴
سہیل بن ساعدی: (ج۔۲) ۵۳۹
سہیل (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷) ۴۲۸۸، ۴۳۰۴، ۴۳۶۷
سہل بن المرزبان: (ج۔۲) ۵۸۷
سہل بن سعد القزوینی: (ج۔۲) ۵۳۹۔۵۴۱، ۵۵۱۔۵۵۲، ۵۵۹
سیار: (ج۔۷) ۴۳۰۸
سید احمد، حافظ (فرزند حافظ محمد عظیمؒ نجوی): (ج۔۶) ۳۸۹۳
سید احمد خان، سر: (ج۔۴) ۲۴۷۹۔۲۴۸۱، ۲۴۸۴، ۲۴۸۶، ۲۴۹۲، (ج۔۵) ۲۶۴۷، ۲۲۸۹، ۲۲۷۶، ۲۸۳۴،

۳۳۹۴، ۳۵۷۳، ۳۶۰۱، ۳۹۵۰، (ج_۸) ۴۸۵۰، ۴۹۰۶، (ج_۹) ۵۱۵۶، ۵۳۳۴، ۵۴۱۳، ۵۵۲۳

سیداحمدرائے بریلوی: (ج_۶) ۳۴۳۱، ۳۸۹۰، ۳۸۹۱_

سیداحمد، میاں: (ج_۶) ۳۳۱۰، ۳۳۲۶

سیداحمدمیر: (ج_۳) ۱۷۶۳

سیداسعدحنفی مدنی، مفتی سلطانی: (ج_۴) ۲۴۵۱

سیدالسندالجرجانی: (ج_۸) ۴۶۳۹،

سیدامیر، شیخ بن محمدسعید: (ج_۶) ۳۸۲۹، ۳۸۴۳، ۳۸۴۵

سید امیر، مولانا (شاگرد حافظ محمد عظیم گنجوی): (ج_۶) ۳۸۹۰، ۳۹۰۹_۳۹۱۰

سید شاہ، خواجہ (فرزند خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۸

سید صوفی دھلوی (خلیفہ خواجہ محمد طاہر بندگی): (ج_۶) ۳۷۶۶ -

سیدغلام، شیخ المشائخ (عرف آغامیرجی): (ج_۶) ۳۸۹۰

سیف احمد، میاں (فرزند میاں احمد معصوم مجددی پشاوری): (ج_۱۰) ۵۸۷۷

سیف الدین باقری، خواجہ: (ج_۷) ۴۰۹۰

سیف الدین کشمیری (مرید عبداللہ جان سرہندی): (ج_۶) ۳۵۲۴

سیف الدین، مولانا (والدِ شیخ عبدالحق محدث دہلوی): (ج_۶) ۳۳۴۹

سیف الدین، خواجہ: (ج_۱) ۸۱، ۸۵، ۸۷، ۸۹_۹۲، (ج_۳) ۱۷۲۳، ۱۸۸۷، (ج_۴) ۱۹۸۲، ۲۰۵۵، ۲۱۸۱_۲۱۸۲، ۲۱۸۴، ۲۱۹۹، ۲۲۵۴، ۲۲۸۱، ۲۲۸۳_۲۲۸۴، ۲۲۸۹_۲۲۹۰، ۲۳۰۷، ۲۳۱۰_۲۳۱۱، ۲۳۲۲، ۲۳۳۴، ۲۳۴۰، ۲۳۵۴، ۲۳۵۶، ۲۴۴۹، ۲۴۶۰، ۲۵۲۲، (ج_۵) ۲۵۶۹، ۲۵۸۲، ۲۶۶۱، ۲۶۶۳، ۲۶۶۵، ۲۶۶۹، ۲۷۶۳، ۲۷۸۲_۲۷۸۳، ۲۸۰۰_۲۸۰۱، ۲۸۰۶، ۲۸۳۲، (ج_۶) ۳۲۰۸، ۳۲۶۴، ۳۳۵۲، ۳۳۵۴، ۳۴۱۷، ۳۴۲۸_۳۴۲۹، ۳۴۴۷، ۳۴۶۸_۳۴۷۰، ۳۶۹۷، ۳۹۳۶، ۳۹۵۰، ۳۹۸۲، (ج_۷) ۴۰۹۲، (ج_۸) ۴۸۶۷، (ج_۹) ۵۲۲۱، ۵۳۵۹، ۵۴۷۰، ۵۵۱۰، ۵۰۲۹، ۵۵۳۱، ۵۵۳۳، ۵۵۳۵_۵۵۳۸، ۵۵۴۰، ۵۵۵۷_۵۵۵۸، ۵۵۶۲، (ج_۱۰) ۵۶۶۶، ۵۷۵۷، ۵۷۶۹، ۵۷۷۲، ۵۸۷۷، ۵۸۸۴، ۵۹۰۵، ۵۸۹۳، ۵۸۹۵، ۶۱۲۲، ۶۱۶۲، ۶۱۶۹، ۶۱۸۲، ۶۳۵۶، ۶۳۷۴

سیف الرحمٰن پیرارچی، آخوندزادہ پیر: (ج_۶) ۳۷۷۵

سیف الرحمٰن ڈار، ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۵۹۲۶

سیف اللہ خاں، نواب (گورنر ٹھٹھہ): (ج_۶) ۳۴۷۳، ۳۷۰۰

سیف خان: (ج_۴) ۲۲۸۵

سیوطی، علامہ جلال الدین: (ج_۱) ۶۰، ۲۱۶، (ج_۲) ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۳۷، ۵۴۲، ۵۶۰_۵۶۱، ۵۶۹_۵۷۰، ۵۷۲، ۵۸۲، ۵۹۶، ۵۹۹، ۶۰۴، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۲۱_۶۲۲، ۶۷۰، (ج_۳) ۱۳۷۱، ۱۳۸۷، ۱۶۶۲، (ج_۵) ۲۶۹۸، ۳۰۱۷، ۳۰۷۲، (ج_۶) ۳۹۴۶، (ج_۷) ۴۱۳۹، ۴۱۹۱، ۴۲۰۶، ۴۲۸۵، ۴۲۸۷، ۴۳۰۳، ۴۳۰۷، ۴۳۲۷، ۴۳۳۵، ۴۳۴۱، ۴۳۴۷، ۴۳۵۰، ۴۳۵۱، (ج_۸) ۴۵۲۳، (ج_۹) ۵۰۴۷، ۵۴۲۰

ش

شادی، شیخ: (ج۔۷) ۴۰۹۱، ۴۰۹۳

شاطبی، امام: (ج۔۲) ۶۹۳

شافعی، امام محمد بن ادریس: (ج۔۱) ۳۸۳، (ج۔۲) ۶۶۵، ۶۷۲، ۶۹۶، ۷۰۰، ۸۲۰، ۸۳۰، ۱۱۸۷، (ج۔۳) ۱۴۹۰، ۱۵۹۸، ۱۶۳۶، ۱۶۵۴، ۱۶۶۲، ۱۶۷۱، ۱۶۸۱، ۱۷۰۱، ۱۸۳۲، (ج۔۴) ۲۰۲۳، (ج۔۵) ۲۸۸۳، ۳۰۵۱، ۳۰۵۵ _ ۳۰۵۶، ۳۰۶۰، ۳۰۶۲ _ ۳۰۶۶، (ج۔۶) ۳۳۰۱، ۳۶۲۰، (ج۔۸) ۴۵۸۴، ۴۵۹۳، ۴۶۳۶، ۴۶۹۵، ۴۷۳۵، ۴۸۰۵، ۴۸۲۲، ۴۸۲۴، (ج۔۹) ۵۳۶۹

شاکر بن بدرالدین سرہندی، ملا: (ج۔۱۰) ۵۷۶۳

شاکر بن مصطفیٰ عمری ابن الهادی: (ج۔۶) ۳۱۷۷

شاکر شاہ پشاوری، سید میر: (ج۔۱۰) ۵۸۷۴

شاکرہ بی بی: (ج۔۹) ۵۵۲۵

شامل خالدی نقشبندی، شیخ: (ج۔۱) ۲۶۴، (ج۔۳) ۱۷۲۱، (ج۔۵) ۲۶۸۷، (ج۔۶) ۳۲۵۷، ۳۲۶۰

شامی، علامہ: (ج۔۲) ۶۸۴

شاورز ایچ۔ ایل، میجر (مصنف): (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

شائستہ خان: (ج۔۴) ۲۲۸۵

شائستہ گل، مفتی اعظم پاکستان: (ج۔۸) ۴۶۴۵،

شاہ ابوسعید مجددی: (ج۔۴) ۲۴۸۹

شاہ احمد سعید: (ج۔۴) ۲۴۸۹

شاہ انجم بخاری، پروفیسر: (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۶۰۷۱

شاہ بدخشی کشمیری، ملا (شاہ محمد): (ج۔۱۰) ۵۸۶۷

شاہجہان بادشاہ: (ج۔:) ۴۱، ۸۰، ۸۹، ۹۰، ۱۸۹، ۴۵۱، ۴۵۲، (ج۔۳) ۱۲۸۶، ۱۳۹۲، ۱۴۰۰، ۱۴۰۴، ۱۴۱۵، ۱۴۵۰، ۱۶۳۸، ۱۷۲۰ _ ۱۷۲۱، ۱۷۲۷، ۱۸۵۳، ۱۸۶۱ _ ۱۸۶۲، ۱۸۶۴، ۱۸۷۰، (ج۔۴) ۱۹۴۳، ۱۹۴۹، ۱۹۷۱، ۲۰۳۲، ۲۰۵۴، ۲۰۶۹، ۲۱۱۹، ۲۱۲۴، ۲۱۵۶، ۲۱۶۰، ۲۱۶۴ _ ۲۱۶۵، ۲۱۷۴ _ ۲۱۷۵، ۲۱۷۸، ۲۱۸۰ _ ۲۱۸۳، ۲۱۹۶ _ ۲۱۹۷، ۲۱۹۹، ۲۲۱۷، ۲۲۷۷ _ ۲۲۷۸، ۲۲۷۲، ۲۳۱۳، ۲۴۴۹، (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۷۱، ۲۵۷۸، ۲۷۸۰، ۲۸۳۲، ۲۸۴۰، ۲۹۱۱، (ج۔۶) ۳۶۹۷ _ ۳۶۹۸، ۳۸۹۵، ۳۹۱۲، (ج۔۷) ۴۱۸۸، (ج۔۸) ۴۹۰۹، ۴۹۲۳، ۴۹۳۴، (ج۔۹) ۵۰۹۶، ۵۱۴۲، ۵۱۴۴ _ ۵۱۴۵، ۵۴۸۱، ۵۴۹۶، ۵۵۱۰، ۵۵۵۵، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۶۲۶، ۵۶۴۷، ۵۶۶۱، ۵۶۶۵ _ ۵۶۶۶، ۵۷۵۶ _ ۵۷۵۷، ۵۷۶۱، ۵۷۶۵ _ ۵۷۶۸، ۵۷۷۱ _ ۵۷۷۲، ۵۷۹۰، ۵۷۹۴، ۵۸۶۸، ۵۹۲۳، ۵۹۲۸، ۶۱۹۶

شاہ حسین: (ج۔۱) ۳۵۹

شاہ حسین، حاجی (مرشد سید امام علی شاہ): (ج۔۶) ۳۶۲۶، ۳۷۶۷

شاہ حسین، خلیفہ (امرتسر): (ج۔۶) ۳۴۴۱

شاہ حسین، سید: (ج۔۲) ۱۲۱۵

شاہ حسین گردیزی: (ج۔۱) ۳۰، (ج۔۴) ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۳۶، ۲۵۵۵

شاہ حسین، میاں: (ج۔۳) ۱۴۲۳

شاہ حسین ہوتک (بادشاہ قندھار): (ج۔۶) ۳۷۱۳، ۳۷۱۵، (ج۔۱۰) ۵۹۵۰

شاہ رخ مرزا: (ج۔۴) ۲۰۵۲

شاہ رسول بالاگھڑی: (ج۔۶) ۳۸۷۱

شاہ رُخ، میرزا: (ج۔ ۳) ۱۸۶۲

شاہ زمان: (ج۔ ۱) ۴۰۱، (ج۔ ۶) ۳۳۴۱

شاہ سکندر: (ج۔ ۷) ۴۱۷۳، (ج۔ ۸) ۴۸۵۳

شاہ عالم ثانی: (ج۔ ۴) ۲۰۵۶، ۲۱۸۸

شاہ علی بیداوازی: (ج۔ ۸) ۴۸۴۶،

شاہ عیسیٰ، پیر (صوفی بزرگ): (ج۔ ۱۰) ۵۹۰۳

شاہ فضیل: (ج۔ ۸) ۴۸۴۱، ۴۸۵۹،

شاہ قادر، ملا: (ج۔ ۴) ۲۲۸۱

شاہ گل خواجہ حسن جان: (ج۔ ۲) ۷۰۴

شاہ محمد بدخشی، ملا: (ج۔ ۱۰) ۵۸۶۷، ۵۸۸۸

شاہ محمد، سید: (ج۔ ۲) ۱۲۰۸

شاہ محمد، شیخ: (ج۔ ۱) ۴۱۲

شاہ محمد، فرزند خواجہ نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔ ۱۰) ۵۹۳۷

شاہ محمد قریشی عباسی لاہوری: (ج۔ ۱۰) ۵۹۳۵

شاہ محمد لدھیانوی، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔ ۱۰) ۶۰۰۲

شاہ محمد مجددی دہلوی مدنی، ابوشرف: (ج۔ ۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۸

شاہ محمد ملک پوری، خواجہ (خلیفہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔ ۱۰) ۶۰۰۲

شاہ مراد سہروردی علامہ: (ج۔ ۸) ۴۸۶۲،

شاہ مراد، غازی (بادشاہ بخارا): (ج۔ ۶) ۳۸۷۵

شاہ مردان شاہ اول، سید (پیر پگارا): (ج۔ ۶) ۳۵۷۱

شاہ مردان شاہ ثانی، پیر سکندر (پیر پگارا، ہفتم): (ج۔ ۶) ۳۵۷۱، ۳۵۷۳-۳۵۷۴

شاہ مسافر: (ج۔ ۸) ۴۸۷۶،

شاہ موسیٰ الجون، سید: (ج۔ ۸) ۴۸۵۸،

شاہ میر پشاوری، سید میر: (ج۔ ۶) ۳۴۳۳، ۳۵۶۷، (ج۔ ۱۰) ۵۸۷۴

شاہ میر قادری لاہوری، میاں: (ج۔ ۱۰) ۵۸۸۸

شاہ ولی خان (وزیر اعظم احمد شاہ ابدالی): (ج۔ ۶) ۳۴۳۵، ۳۵۵۶، ۳۵۶۰

شاہد احمد: (ج۔ ۱۰) ۶۱۹۳، ۶۲۹۴

شاہد احمد خان مسعودی: (ج۔ ۹) ۵۵۸۴، (ج۔ ۱۰) ۵۵۹۴

شاہد خان (ماہنامہ فیض): (ج۔ ۱۰) ۶۴۳۴

شاہنواز خان، صمصام الدولہ: (ج۔ ۳) ۱۷۲۳، (ج۔ ۹) ۵۱۵۵، (ج۔ ۱۰) ۵۹۲۶

شابۃ: (ج۔ ۷) ۴۳۰۴

شبرغانی، مولانا: (ج۔ ۱) ۲۹۹

شبری سیالکوٹی، ملا: (ج۔ ۵) ۲۵۶۲

شبستری، شیخ (شاعر): (ج۔ ۶) ۳۲۸۷

شبلی، شیخ: (ج۔ ۳) ۱۶۵۵، (ج۔ ۷) ۴۱۹۷، (ج۔ ۸) ۴۷۲۷، ۴۸۰۷

شبلی، صوفی: (ج۔ ۲) ۸۳۱، ۱۲۰۰

شبلی نعمانی، علامہ: (ج۔ :) ۷۲۸، (ج۔ ۳) ۱۵۹۶، ۱۷۲۳، ۱۷۶۴، (ج۔ ۴) ۲۲۸۹، ۳۰۲۵، ۳۰۷۲، (ج۔ ۶) ۳۶۳۲، ۳۹۵۱

شبیر احمد خان غوری: (ج۔ ۹) ۵۳۷۳، ۵۳۸۲، ۵۳۸۳-۵۳۸۳، ۵۳۸۶، (ج۔ ۱۰) ۵۶۵۹-۵۶۶۰

شبیر احمد سعدی سعید: (ج۔۳)۱۳۶۹
شبیر احمد شاہ، سید: (ج۔۶)۳۷۹۴
شبیر احمد، شیخ: (ج۔۲)۷۳۵
شبیر احمد عثمانی، مولانا: (ج۔۲) ۸۰۷، (ج۔۶) ۳۹۵۱، (ج۔۱۰)۶۱۱۷
شبیر حسین شاہ زاہد، پروفیسر سید: (ج۔۲) ۴۸۹، ۹۰۵، (ج۔۳) ۱۵۰۴، (ج۔۵) ۲۵۵۴، (ج۔۶) ۳۹۵۱، (ج۔۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۲۲، ۶۴۹۲ـ۶۴۹۳
شجاع الرحمن نعیمی، مولانا: (ج۔۱۰)۶۴۰۳
شجاع الملک، شاہ (والی افغانستان): (ج۔۶) ۳۵۶۹، ۳۷۰۵، ۳۷۲۲، ۳۸۴۵
شجاع شاہ: (ج۔۶)۳۳۴۱
شجاع ملک، نواب (نواب چترال): ج۔۶)۳۸۵۲
شجاعت علی قادری، سید مفتی جسٹس: (ج۔۶) ۳۶۶۸ـ۳۶۶۹
شجاعت علی مجاہد. (ج۔۱۰)۶۰۸۷
شداد: (ج۔۶)۳۴۸۹، (ج۔۷)۴۰۱۳
شرف الدین محمود مخزدفانی، شیخ: (ج۔۸)۴۸۴۶.
شرافت حافظ: (ج۔۱۰)۶۴۹۴
شرف الدین درس ولد بلال درس: (ج۔۶)۳۴۷۶
شرف الدین، الحاج ملا (ج۔۵)۲۱۹۲، ۲۷۶۳
شرف الدین الدمیاطی، حافظ (ج۔۷)۴۲۸۵، ۴۲۸۷
شرف الدین بوصیری، امام (ج۔۷)۴۲۷۳
شرف الدین چشتی، مولوی (مرشد سید محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالہ اوکاڑہ). (ج۔۶)۳۷۱۹
شرف الدین حسین، پیر: (ج۔۹)۵۵۳۳
شرف الدین حسین، خواجہ: (ج۔۲)۱۲۰۹، (ج۔۳)۱۸۶۳، (ج۔۹)۵۴۱۶
شرف الدین حسین، میر: (ج۔۱۰)۵۹۲۸
شرف الدین، خواجہ: (ج۔۹)۵۲۱۵
شرف الدین سعدی، شیخ: (ج۔۸)۴۷۹۳،
شرف الدین، سید: (ج۔۱)۲۲۹، (ج۔۸)۴۸۵۹،
شرف الدین، شیخ: (ج۔۶)۳۲۴۴
شرف الدین، صوفی (مرید خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۴۱
شرف الدین کشمیری: (ج۔۶)۳۸۳۳ـ۳۸۳۴، ۳۸۶۳
شرف الدین، میر (فرزند سید میر عبداللہ بخاری اکبرپوری): (ج۔۱۰)۵۸۷۶
شرف النساء: (ج۔۹)۵۵۲۵
شرف النساء (والدہ علامہ سید حبیب احمد نقشبندی): (ج۔۱۰) ۶۰۷۲
شرف نقشبندی، خواجہ: (ج۔۱۰)۶۰۷۲
شریف احمد شرافت، سید: (ج۔۶)۳۳۳۸
شریف الحق امجدی، مفتی: (ج۔۵)۲۹۱۳
شریف الدین چشتی فیروزپوری: (ج۔۱۰)۶۰۷۵
شریف الدین، خواجہ. (ج۔۶)۳۹۵۱
شریف آملی (ایرانی شیعہ عالم): (ج۔۱۰)۵۷۰۱
شریف جرجانی، سید (ج۔۴)۲۲۳۶، (ج۔۹)۵۱۷۵، ۵۱۷۸

شریف خاں شیرازی: (ج۔۳)۱۷۲۰

شریف زندنی، حاجی: (ج۔۸)۴۸۵۶،

شریف عامل، مُلاّ: (ج۔۴)۲۱۰۷

شریف علی، امیر: (ج۔۹)۵۲۹۴

شستر بیٹی (مستشرق): (ج۔۵)۲۶۷۵

شعبی: (ج۔۲)۷۰۲

شعبۃ: (ج۔۷)۴۲۹۵

شعرانی، امام: (ج۔۴)۲۳۳۱، (ج۔۷)۴۴۰۹، (ج۔۸) ۴۶۲۹۔۴۶۳۱، (ج۔۹)۵۳۵۷

شعیب (علیہ السلام): (ج۔۱)۲۳۳

شعیب افتخار مسعودی، سید: (ج۔۱)۲، ۵۰، (ج۔۲)۴۸۲، (ج۔۵) ۲۵۳۰، (ج۔۶) ۳۱۲۲، (ج۔۷) ۳۹۸۶، (ج۔۸) ۴۴۸۲، (ج۔۹) ۴۹۹۴، ۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۸۶، ۵۵۹۳، ۵۸۱۳

شعیب الارنوڈا (محقق زادالمعاد): (ج۔۶)۳۹۵۶

شعیب، شیخ: (ج۔۱)۴۰۸، (ج۔۸)۴۵۰۹، ۴۸۳۸،

شعیب پکھی، شیخ: (ج۔۶)۳۶۹۰

شفقت احمد نقشبندی، علامہ: (ج۔۱۰) ۶۰۸۷، ۶۰۹۴، ۶۴۳۵

شفیع بریلوی: (ج۔۴)۲۱۶۶، (ج۔۶)۳۹۵۱

شفیع محمد پاٹائی، قاضی (بزرگ دادو): (ج۔۶)۳۶۹۰

شفیع محمد قادری: (ج۔۵)۲۹۱۳

شفیق احمد میاں، حاجی: (ج۔۱۰)۶۰۷۷

شفیق علی خان: (ج۔۳) ۱۳۷۰، (ج۔۴)۲۰۸۴، ۲۰۹۰، ۲۱۱۱، ۲۱۶۶

شقیق بن سلمۃ: (ج۔۷)۴۳۰۱

شکر اللہ ٹھٹوی، سید: (ج۔۶)۳۵۵۸

شکور ایم۔ اے: (ج۔۵)۲۹۴۴

شکیب ارسلان، امیر: (ج۔۵)۲۹۲۴، ۲۹۴۳، ۳۰۲۱

شمس الدین: (ج۔۴)۲۴۳۶

شمس الدین احمد، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۱) ۱۲، ۱۹، ۲۲۳، ۴۶۰، (ج۔۳)۱۸۶۳، (ج۔۶)۳۹۵۱

شمس الدین التمش، سلطان: (ج۔۴) ۲۰۸۷، (ج۔۵) ۲۹۱۶، (ج۔۸)۴۹۰۹

شمس الدین الذہبی: (ج۔۹)۵۱۵۶

شمس الدین آقا، میر: (ج۔۶)۳۳۰۱

شمس الدین بلبل، شاعر: (ج۔۶)۳۶۱۷

شمس الدین ترک پانی پتی: (ج۔۴) ۲۰۵۰، (ج۔۸) ۴۸۵۷

شمس الدین، جدامجد شاہ فقیر اللہ علوی): (ج۔۶)۳۵۵۴

شمس الدین، حکیم (نوشہرہ والے): (ج۔۶)۳۶۱۰

شمس الدین خلخالی، میر: (ج۔۴)۲۴۱۸

شمس الدین روجی، مولانا (خلیفہ خواجہ محمد پارسا): (ج۔۱۰) ۶۱۰۲

شمس الدین سیالوی، خواجہ: (ج۔۵) ۲۷۲۵، (ج۔۱۰) ۵۹۷۶

شمس الدین شاہ (عرف شاہ مرزا، حاکم کشمیر): (ج۔۶) ۳۸۰۴۔۳۸۰۵

شمس الدین، شہزادہ (عرف دول بادشاہ، سندھ): (ج۔۱۰)۵۹۰۹

شمس الدین صحرائی: (ج۔۸)۴۸۵۹،
شمس الدین عارف: (ج۔۸)۴۸۶۱،
شمس الدین علوی، شیخ: (ج۔۴)۱۹۵۲
شمس الدین کلاں، شیخ: (ج۔۷)۴۰۹۲
شمس الدین کمبوہ، ملک: (ج۔۱۰)۵۹۰۳، ۶۴۳۳، ۶۴۴۰
شمس الدین محمد، سید: (ج۔۶)۳۴۳۳
شمس الدین، مرشد صالح شاہ): (ج۔۶)۳۵۶۷
شمس الدین، مرشد محمد غوث، سلسلۂ قادریہ): (ج۔۶) ۳۵۶۷
شمس الدین مصری: (ج۔۵)۲۸۰۴
شمس الدین، مولانا: (ج۔۵)۲۶۴۶، ۲۶۵۱
شمس الدین، مولوی: (ج۔۱۰)۶۰۴۷
شمس الدین نقشبندی: (ج۔۱۰)۶۴۳۳، ۶۴۴۰
شمس الدین یحیٰی بدخشاں، سید: (ج۔۴)۲۳۶۵، (ج۔۹) ۵۵۱۷
شمس تبریز (صوفی): (ج۔۷)۴۱۴۷، (ج۔۱۰)۵۷۷۸
شمس، فقیر: (ج۔۱)۴۶۱
شمشیر خان، نواب: (ج۔۴)۲۲۸۴، (ج۔۱۰)۵۷۷۰
شور بازار، ملا (فضل عمر): (ج۔۵)۲۸۰۷، ۲۸۱۱، (ج۔۶) ۳۳۱۰، ۳۳۲۸، ۳۳۳۵، ۳۴۱۸، (ج۔۸) ۴۸۶۹، (ج۔۹)۵۵۷۲، ۵۵۷۷
شوق امرتسری، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۵۹۵۵
شوکت حسن خاں، مولانا: (ج۔۵)۲۹۱۳
شوکت علی جوہر، مولانا: (ج۔۶) ۳۴۸۹، ۳۷۵۶، (ج۔۱۰)۵۹۵۵
شوکت محمود، سید: (ج۔۱۰)۵۸۸۸
شہاب الدین: (ج۔۹)۵۱۸۷
شہاب الدین رضوی: (ج۔۵)۲۹۱۲
شہاب الدین، سلطان: (ج۔۷)۴۱۶۹
شہاب الدین سہروردی، شیخ: (ج۔۱)۱۸۲، ۱۸۳، (ج۔۲) ۵۱۶، ۵۷۰، ۵۸۵، ۶۱۶، ۱۰۲۰، ۱۰۲۸، ۱۱۴۲، ۱۱۸۷، (ج۔۳) ۱۳۶۵، (ج۔۴) ۲۵۰۰، (ج۔۵) ۲۹۲۳، (ج۔۶) ۳۸۸۴، ۳۹۵۱، (ج۔۷) ۴۳۱۰۔۴۳۱۱، (ج۔۸)۴۹۵۱، ۴۸۵۴، (ج۔۹)۵۲۷۱، ۵۲۷۳، ۵۴۲۱، ۵۴۴۸، ۵۴۶۷
شہاب الدین، شیخ: (ج۔۶)۳۳۰۴، (ج۔۸) ۴۵۰۹، (ج۔۹)۵۳۷۷، ۵۴۷۱
شہاب الدین علی کابلی (عرف فرخ شاہ، جداعلیٰ مجدد الف ثانی): (ج۔۱۰)۵۲۳۸
شہاب الدین عمر سہروردی: (ج۔۸)۴۸۴۵
شہاب الدین غوری، سلطان: (ج۔۳)۱۳۶۳، (ج۔۴) ۲۰۷۹، ۲۰۸۴، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷
شہاب الدین (فرخ علی شاہ) کابلی: (ج۔۵) ۲۵۶۰، (ج۔۸)۴۸۳۸
شہاب الدین فضل اللہ توریشتی، امام: (ج۔۴)۲۵۲۶
شہاب الدین (مخدوم، خلیفہ: (ج۔۶)۳۴۴۱
شہاب الدین مرجانی، علامہ: (ج۔۵)۲۶۹۲
شہاب الدین (مولانا: (ج۔۱۰)۶۱۰۴
شہادت اللہ برائچی، مولانا: (ج۔۱۰)۶۰۳۷

شہباز قلندر نقشبندی، اخون : (ج_۶) ۳۸۲۸_ ۳۸۲۹، ۳۸۳۲، ۳۸۴۲، ۳۸۴۷

شہباز قلندر (خواجہ عثمان مروندی): (ج_۶) ۳۴۱۶، (ج_۱۰) ۵۹۲۵

شہباز مومند ہی، شیخ (المعروف شیخ بابا پیو): (ج_۱۰) ۵۸۶۹

شہر بن حوشب: (ج_۷) ۴۳۱۳_۴۳۱۵

شہرورزی مدنی، علامہ: (ج_۳) ۱۵۶۴

شہریار: (ج_۵) ۳۰۴۹

شہزاد احمد، شاعر: (ج_۱۰) ۵۷۷۸

شہزادہ جان آغا: (ج_۶) ۳۳۲۶، ۳۳۳۱، ۳۳۳۴

شہمیر، حاجی (بدین): (ج_۶) ۳۶۸۹

شہید، شیخ: (ج_۳) ۱۷۳۷

شیبان بن فروح: (ج_۲) ۶۱۳، ۶۱۴

شیبانی، علامہ: (ج_۲) ۵۸۶، ۶۰۸

شیبہ سندھی: (ج_۶) ۳۴۱۵

شیث (علیہ السلام): (ج_۶) ۳۸۸۴، (ج_۱۰) ۶۰۴۹، ۶۰۵۰

شیخ الاسلام، شیخ: (ج_۱۰) ۵۸۹۲

شیخ الدلائل مدنی (مرشد محمد شفیع اوکاڑوی): (ج_۶) ۳۵۹۵

شیخ انصاری شیخ الاسلام: (ج_۳) ۱۳۷۶

شیخ بن مصطفیٰ، شیخ: (ج_۶) ۳۲۰۴

شیخ پاپینی، اخوند (خلیفہ حاجی بہادر کوہاٹی) : (ج_۱۰) ۵۸۸۹

شیخ سرہندی (خلیفہ شیخ احمد): (ج_۴) ۱۹۴۰

شیخ صوفی: (ج_۲) ۶۶۸

شیخی، میاں: (ج_۲) ۱۲۱۵، (ج_۳) ۱۴۲۲

شیدن، میاں: (ج_۳) ۱۷۶۳

شیر باز خان، راجہ: (ج_۱۰) ۵۹۳۹

شیر بہادر پینی، ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۵۸۹۲

شیر ربانی اسدی، صاحبزادہ: (ج_۶) ۳۸۰۵

شیر شاہ سوری: (ج_۴) ۲۳۹۷، (ج_۱۰) ۵۶۴۳، ۵۶۴۷، ۵۷۹۴، ۵۸۸۷

شیر محمد اخوند، مولانا: (ج_۶) ۳۷۲۲، ۳۸۹۹، (ج_۱۰) ۵۸۸۱، ۵۸۹۴

شیر محمد خان رضوی، مولانا : (ج_۸) ۴۹۹۰، (ج_۹) ۵۰۰۰، ۵۰۱۶

شیر محمد خان، جھجری: (ج_۱۰) ۶۱۹۳، ۶۱۹۵_ ۶۱۹۷

شیر محمد خاں، مولوی: (ج_۵) ۲۶۲۰

شیر محمد، خواجہ مولوی (خلیفہ ہادی نامدار شاہ) : (ج_۱۰) ۶۰۰۲

شیر محمد شاہ گیلانی، سید: (ج_۱۰) ۵۹۴۳

شیر محمد شرقپوری، میاں (ج_۳) ۱۴۰۷، (ج_۴) ۲۵۱۲، (ج_۶) ۳۵۹۱، ۳۷۵۶، ۳۷۶۷، ۳۷۷۰، ۳۷۷۳_ ۳۷۸۴، ۳۷۸۷، (ج_۸) ۴۴۸۵، ۴۸۶۹، (ج_۹) ۵۲۲۱، (ج_۱۰) ۵۸۵۷، ۵۹۴۰، ۵۹۵۵، ۶۰۷۵، ۶۴۲۹، ۶۴۴۵

شیر محمد کابلی (مرید خواجہ محمد زمان لواری شریف): (ج_۶) ۳۵۷۴

شیر محمد، مرید عثمان علی شاہ کرماں والے) : (ج-۱۰) ۶۰۷۷_۶۰۷۸

شیر محمد، مولانا:(ج-۳)۱۴۲۴

شیر محمد، نظامانی (ٹنڈو قیصر):(ج-۶)۳۴۴۳

شیر محمد نقشبندی، علامہ مفتی : (ج-۵) ۲۸۲۰، (ج-۱۰) ۶۴۴۳

شیر نوروز خان:(ج-۲)۷۲۸

شیراز حافظ، خواجہ:(ج-۱)۲۳۴

شیرازی (راوی حدیث):(ج-۷)۴۳۰۷

شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ، ابوشجاع : (ج-۲) ۵۸۶، ۶۰۳، ۶۱۱

شیرین جان آغا:(ج-۶)۳۳۱۰، ۳۳۳۴، ۳۶۶۶

شیرین خان ناصر (مصنف):(ج-۱۰)۵۹۸۹

شیوا جی:(ج-۵)۲۵۶۴

شیوالا، ہندو (زمیندار جیکب آباد):(ج-۶)۳۷۳۵

ص

صابر اقبال، ڈاکٹر:(ج-۱)۱۰۲

صابر بن حاجی (جد اعلیٰ قاضی احمد دمائی):(ج-۶)۳۴۷۷

صابر حسین بخاری، سید:(ج-۱۰)۵۸۱۱

صابر حسین شاہ قادری، سید : (ج-۸) ۴۹۹۲، (ج-۹) ۵۰۰۲، ۵۵۶۷

صابر حسین شاہ، سید:(ج-۵)۲۸۹۹، ۲۹۱۰

صابر درویش ولہاری (صوفی حیدر آباد):(ج-۶)۳۴۶۱، ۳۶۹۳

صابر، شیخ:(ج-۶)۳۴۲۹

صابر کلوری، پروفیسر:(ج-۵)۳۰۴۲، ۳۰۴۴

صاحب جان شیرانی، ملک:(ج-۱۰)۵۹۵۹

صاحب داد، مفتی (صوفی شکارپور):(ج-۶)۳۶۹۵

صاحب داد، ملا (ہمعصر شاہ فقیر اللہ علوی): (ج-۶) ۳۵۵۸

صاحبداد سلطان کوٹی، مولوی:(ج-۶)۳۶۰۳

صاحبقراں، امیر تیمور:(ج-۵)۳۰۷۹

صادق علی، شاہ: (ج-۶) ۳۳۶۶، ۳۳۶۸، ۳۳۷۲_۳۳۷۳، ۳۳۷۵، ۳۶۴۰، ۳۷۶۷

صادق، امام:(ج-۵)۲۶۴۳

صادق حلوائی، مولانا:(ج-۶)۳۳۴۳

صادق کابلی، مولانا:(ج-۴)۲۳۹۴، (ج-۹)۵۱۲۶

صادق، ملا:(ج-۱)۲۹۳

صالح اوز جان:(ج-۵)۲۸۳۳

صالح بدخشی کولابی، مولانا:(ج-۱۰)۵۶۵۸

صالح بن ابراہیم جینی، شیخ: (ج-۶) ۳۱۸۲، ۳۲۲۸، ۳۲۳۸، ۳۲۴۱

صالح بن احمد :(ج-۲)۵۱۵

صالح بن احمد مرادی، شیخ:(ج-۶)۳۲۴۰

صالح بن مبارک، خواجہ:(ج-۷)۴۰۶۶

صالح ترک، ملا:(ج-۲)۷۱۹

صالح ختلانی، مولانا (خلیفہ مجدد الف ثانی) : (ج-۴) ۱۹۴۳، (ج-۸)۴۵۶۸، (ج-۹)۵۲۴۴

صالح شاہ (مرشد سید عبدالقادر): (ج۔۶) ۳۵۶۷

صالح کوفتارو، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۴۹

صالح کولابی بدخشی، ملا: (ج۔۱) ۷۶، (ج۔۲) ۵۰۹، ۱۰۲۳، (ج۔۸) ۴۹۰۹، (ج۔۹) ۵۱۲۶

صالح گولامی، مولانا: (ج۔۸) ۴۵۵۹

صالح محمد (والد حافظ عبدالغفور پشاوری نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۶۰

صالح محمد آخوند (استاد خواجہ فیض الحق جان چشموی): (ج۔۶) ۳۷۲۰، ۳۷۲۶

صالح مدنی، شیخ: (ج۔۶) ۳۸۳۹

صالح (والد جامع العتیق امام): (ج۔۵) ۲۸۴۷

صالحہ بی بی: (ج۔۹) ۵۵۲۵

صبا مسعودی، سیدہ: (ج۔۱) ۲، ۳۵، (ج۔۲) ۴۸۲، (ج۔۵) ۲۵۳۰، ۳۱۲۰، (ج۔۶) ۳۱۲۲، ۳۱۳۲، ۳۹۳۸، (ج۔۱۰) ۶۴۹۳۔۶۴۹۴

صباح الدین عبدالرحمٰن، سید: (ج۔۹) ۵۱۵۳۔۵۱۵۴، ۵۳۲۱، ۵۳۷۳۔۵۳۷۴، ۵۳۸۳، ۵۳۸۶، ۵۳۹۵، ۵۴۲۲

صبغت اللہ: (ج۔۹) ۵۳۶۴، ۵۴۸۶، ۵۵۴۸۔۵۵۵۰

صبغت اللہ بروہی، قدوۃ العارفین: (ج۔۵) ۲۸۸۴

صبغت اللہ، خواجہ: (ج۔۶) ۳۴۴۴، ۳۴۷۰

صبغت اللہ، شاہ (پیر ایرانی): (ج۔۶) ۳۴۴۲، ۳۴۴۹

صبغت اللہ شاہ، پیر سید: (ج۔۶) ۳۵۶۷، ۳۵۷۱۔۳۵۷۳

صبغت اللہ، فاروقی خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۶۷،

صبغت اللہ مجددی، شیخ: (ج۔۴) ۲۱۸۱، ۲۱۹۶، ۲۲۰۰، (ج۔۶) ۳۳۰۰، ۳۳۱۰

صبغت اللہ، مولانا: (ج۔۲) ۶۰۲

صبور احمد محمودی: (ج۔۸) ۴۸۶۳، (ج۔۱۰) ۶۵۳۰

صدرالدین: (ج۔۸) ۴۸۴۵،

صدرالدین اودی: (ج۔۸) ۴۸۴۲،

صدرالدین، حافظ (بدین): (ج۔۶) ۳۶۸۹

صدرالدین سرہندی، خواجہ مولوی: (ج۔۱۰) ۶۰۰۲

صدرالدین، شاہ: (ج۔۶) ۳۴۳۱

صدرالدین عارف سہروردی: (ج۔۸) ۴۸۵۵،

صدرالدین، قاضی (استاد قاضی محمد شمس الدین نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۴۶

صدرالدین قونوی: (ج۔۸) ۴۹۶۰، (ج۔۹) ۵۱۷۸

صدرالدین لاہوری، قاضی: (ج۔۵) ۲۵۵۵

صدر جہاں، سید: (ج۔۱) ۱۴۳، (ج۔۲) ۸۴۵، (ج۔۳) ۱۲۸۵، ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۴۱۵، ۱۸۰۹، (ج۔۴) ۱۹۵۴، ۱۹۶۴، ۱۹۶۶، ۱۹۷۰، ۱۹۹۶۔۱۹۹۷، ۲۰۱۷، ۲۰۶۹، ۲۱۳۲، ۲۱۴۶، ۲۱۶۲، ۲۲۰۷، ۲۴۵۹، (ج۔۵) ۲۷۷۸، ۲۸۷۳، (ج۔۷) ۴۱۸۱۔۴۱۸۵، (ج۔۹) ۵۰۹۴، ۵۱۰۰

صدر جہاں، مفتی: (ج۔۳) ۱۴۱۰، (ج۔۱۰) ۵۶۵۸، ۵۶۵۹، ۵۷۰۶، ۵۷۶۶

صدر، شیخ (ہمعصر ابوالفضل): (ج۔۴) ۱۹۹۹

صدیق احمد ضیاء، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۸۷

صدیق احمد مجددی، پشاوری میاں: (ج۔۱۰) ۵۸۷۹

صدیق حسن خاں، نواب: (ج_۱) ۲۱، (ج_۲) ۴۸۸، ۵۰۱، ۷۳۵، (ج_۳) ۱۸۸۵، (ج_۴) ۱۹۵۱، ۱۹۸۴، ۲۲۱۱، ۲۲۲۳، ۲۲۳۳، ۲۲۴۶، ۲۲۵۴، (ج_۵) ۲۵۷۸، ۲۸۲۷، ۲۸۴۱، (ج_۶) ۳۵۵۰، ۳۹۵۱، (ج_۹) ۵۰۴۰، ۵۱۵۴، ۵۱۹۶، ۵۳۳۹، ۵۳۴۱، ۵۳۵۷، ۵۴۲۵_۵۴۲۶، (ج_۱۰) ۵۶۲۶، ۵۶۳۲، ۵۶۳۸_۵۶۳۹، ۵۶۹۱_۵۶۹۲، ۵۶۹۵، ۵۷۶۲

صدیق ضیاء انجینئر، صوفی: (ج_۴) ۲۵۲۷، (ج_۵) ۲۵۳۸، ۳۰۸۴

صغیر احمد مخدومی، شیخ: (ج_۴) ۱۹۴۱

صغیر احمد، مولانا: (ج_۴) ۲۳۹۴

صغیر الدین، ابوالفتح ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۵۸۸۵، ۶۱۱۲

صفدر حیات صفدر: (ج_۴) ۱۹۹۲_۱۹۹۴، ۱۹۹۸، ۲۰۰۱، (ج_۶) ۳۹۵۲

صفر احمد رومی، میر: (ج_۹) ۵۰۶۰_۵۰۶۱

صفر احمد معصو: شیخ (نواسۂ خواجہ معصوم سرہندی): (ج_۵) ۲۶۶۱_۲۶۶۳، ۲۶۶۶_۲۶۶۹، ۳۱۰۹، (ج_۶) ۳۹۵۱، (ج_۹) ۵۰۶۳، ۵۲۴۹، ۵۳۶۴، ۵۵۴۸_۵۵۴۹، ۵۵۵۱، (ج_۱۰) ۵۸۶۳، ۵۸۶۵، ۵۸۸۵، ۵۹۴۵، ۶۳۶۳_۶۳۶۴

صفر علی خان بدخشی طالقانی: (ج_۱۰) ۶۲۲۶

صفوان بن عسال: (ج_۲) ۵۲۱

صفوان بن محرز: (ج_۲) ۵۲۲

صفی الدین القشاشی (مرشد شیخ الحسن العجمی): (ج_۶) ۳۶۵۳

صفی الدین کازرونی، شیخ: (ج_۴) ۲۰۴۸، ۲۰۶۳، ۲۰۸۵

صفی الدین مسعودی، ڈاکٹر: (ج_۱) ۳۴، (ج_۵) ۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۱۳۰، ۳۲۶۷، ۳۲۷۵، (ج_۱۰) ۵۵۸۶، ۶۴۳۰، ۶۴۹۲

صفی القدر مجددی، خواجہ: (ج_۵) ۲۵۸۲، (ج_۱۰) ۶۱۸۲

صفی اللہ سرہندی، خواجہ: (ج_۱۰) ۶۱۲۸

صفی اللہ، خواجہ قیوم جہاں: (ج_۶) ۳۳۰۹، ۳۳۱۷، ۳۳۲۸، ۳۴۱۷_۳۴۱۹، ۳۴۲۲، ۳۴۴۰_۳۴۴۱

صفی اللہ، شاہ (مرشد شاہ عبدالباقی): (ج_۶) ۳۶۲۶

صفی اللہ شاہ، خواجہ قیوم جہاں: (ج_۶) ۳۳۱۴، ۳۳۲۶

صفی اللہ مجددی، خواجہ (مرشد مخدوم عبدالواحد سیوستانی): (ج_۶) ۳۵۱۴_۳۵۱۵

صفی اللہ، ملا: (ج_۶) ۳۹۰۸

صفیہ بی بی: (ج_۹) ۵۵۴۸

صفیہ (رضی اللہ عنہا): (ج_۷) ۴۳۷۹

صلاح الدین ایوبی، سلطان: (ج_۵) ۲۶۸۷، (ج_۶) ۳۱۷۶

صلاح الدین خان: (ج_۹) ۵۴۰۹

صلاح الدین خواجہ بن فضل الدین خواجہ خوقندی: (ج_۵) ۲۶۷۶

صلاح الدین، سید: (ج_۹) ۵۱۴۰

صلاح الدین ناسک: (ج_۴) ۲۱۶۶، (ج_۶) ۳۹۵۲

صلاح پتی کوٹی، ملا: (ج_۶) ۳۵۵۸

صوبہ، میاں (خلیفہ خواجہ نور محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۷

صورت خان ترین، سردار: (ج_۶) ۳۷۱۵_۳۷۱۶

صوفی، سید: ۳۴۳۳

صوفی، شیخ: (ج۔۳) ۱۴۳۴، (ج۔۵) ۲۹۷۵، ۳۰۲۵، ۳۰۰۴

ض

ضحاک: (ج۔۹) ۵۲۶۱

ضیاالله، کرنل: (ج۔۶) ۳۵۵۲

ضیاءاللہ نقشبندی، خواجہ: (ج۔۹) ۵۰۱۸

ضیاء احمد جان سرہندی، ملیر والے: (ج۔۶) ۳۵۲۶، ۳۶۱۹، ۳۶۹۱

ضیاءالحق: (ج۔۶) ۳۴۲۶

ضیاءالحق، شاہ شہید شاہ غلام نبی: (ج۔۶) ۳۷۰۶

ضیاءالحق، شیخ: (ج۔۸) ۴۵۰۹

ضیاء الدین آفندی، شیخ عمر: (ج۔۶) ۳۲۵۹ـ۳۲۶۱، ۳۲۶۴ـ۳۲۶۵، ۳۲۶۸، ۳۲۸۱، ۳۲۸۳، ۳۲۸۵، ۳۲۸۸

ضیاءالدین، ابونجیب: (ج۔۸) ۴۸۵۵، ۴۸۶۲،

ضیاءالدین اچکزئی، مولوی: (ج۔۵) ۲۶۴۶

ضیاءالدین احمد بن مصطفیٰ، شیخ: ۵۰۲۰

ضیاء الدین احمد قادری مدنی، مفتی: (ج۔۱) ۱۱، ۱۸، ۱۴۸، (ج۔۵) ۲۹۰۵، ۲۹۰۸، (ج۔۶) ۳۵۹۴، ۳۷۹۱، (ج۔۹) ۵۰۶۶، (ج۔۱۰) ۵۶۹۱ـ۵۶۹۲، ۵۸۰۱، ۵۸۱۰

ضیاءالدین برنی (مورخ): (ج۔۱۰) ۵۸۲۵

ضیاءالدین پیلی بھیتی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۰۶

ضیاءالدین ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۶۸۷

ضیاءالدین داغستانی، حافظ عمر: (ج۔۵) ۳۱۱۸، (ج۔۶) ۳۲۵۷

ضیاءالدین سرہندی، شاہ (صحفہ والے): (ج۔۶) ۳۴۷۲

ضیاءالدین سہروردی، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۴۹

ضیاءالدین شامی، امام: (ج۔۳) ۱۵۲۹، ۱۵۵۸، (ج۔۶) ۳۹۵۲

ضیاءالدین، شیخ: (ج۔۲) ۱۲۱۵، (ج۔۶) ۳۲۵۸، ۳۲۸۰

ضیاءالدین کردی، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۸۶۱، (ج۔۶) ۳۲۲۷

ضیاءالدین نقشبندی، شیخ عمر: (ج۔۱) ۹۹

ضیاءالدین، مخدوم (استاد مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی): (ج۔۶) ۳۴۷۵، ۳۶۵۲، ۳۶۵۴ـ۳۶۵۵

ضیاءالرحمٰن صدیقی نقشبندی سیفی: (ج۔۱۰) ۶۴۱۳

ضیاءاللہ کشمیری، خواجہ: (ج۔۶) ۳۹۰۹، (ج۔۱۰) ۵۸۹۲

ضیاءاللہ نقشبندی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۳۶۱

ضیاءالمصطفیٰ، علامہ: (ج۔۵) ۲۹۱۳

ضیاءعبدالغنی صالحی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۸۲

ضیاءعلی خان اشرفی: (ج۔۵) ۲۹۱۰

ضیائے احمد، صاحبزادہ: (ج۔۶) ۳۴۴۷

ضیائے معصوم مجددی کابلی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۳۰۹، ۳۳۱۱ـ۳۳۱۵، ۳۳۱۷ـ۳۳۲۶، ۳۳۲۸ـ۳۳۲۹، ۳۳۳۱ـ۳۳۳۳، ۳۳۳۵، ۳۳۳۹، ۳۳۴۲، ۳۳۶۹، ۳۵۴۳ـ۳۵۴۵، ۳۵۴۹، ۳۵۵۲ـ۳۵۵۳، ۳۶۴۶، ۳۸۲۷

ط

طالوت (رضی اللہ عنہ): (ج۔۱۰)۶۱۹۹

طارق بن محمد: (ج۔۷)۴۳۸۰

طارق سلطانپوری: (ج۔۱۰)۶۴۹۲

طارق مجاہد جہلمی: (ج۔۵) ۲۹۷۷۔۲۹۷۸، ۳۰۱۲، (ج۔۶)۳۹۵۲

طاش کبری زادہ، علامہ: (ج۔۵) ۲۶۹۷، ۲۸۵۱، ۲۸۵۶۔۲۸۵۷

طالب حسین شاہ، سید مولانا (خلیفہ سید فیض محمد قندھاری): (ج۔۱۰)۵۸۵۹

طالوت: ۳۰۹۹

طاؤس: (ج۔۷)۴۳۰۵

طاہر الدین، منشی: (ج۔۵)۳۰۲۲

طاہر القادری، ڈاکٹر: (ج۔۲)۷۳۶

طاہر بدخشی، مولانا: (ج۔۲)۵۰۹، ۵۶۰، ۶۵۷، ۶۷۶، ۱۲۰۴، (ج۔۳)۱۳۷۳، (ج۔۴)۲۳۷۹، ۲۴۳۰، (ج۔۵) ۲۷۴۸، (ج۔۸) ۴۵۵۲، ۴۵۵۹، ۴۹۱۸، (ج۔۹) ۵۰۲۶، ۵۱۲۶۔۵۱۲۷، ۵۴۸۹، ۵۵۱۸، (ج۔۱۰) ۵۶۵۹، ۶۲۵۹

طاہر بن عبداللہ مرادی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۱

طاہر بن عمر خربوتلی آمدی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۳۷، ۳۲۳۹

طاہر بن ملا: (ج۔۲)۵۱۵، ۶۷۶

طاہر بندگی، شیخ: (ج۔۶) ۳۳۶۶، (ج۔۱۰) ۵۹۹۰، ۶۳۵۶

طاہر پٹنی، محدث: (ج۔۷)۴۳۶۶

طاہر سارنگ زئی، ملا (المعروف بابا خرواری): (ج۔۱۰) ۵۹۵۲

طاہر، شیخ حاجی (بدین): (ج۔۶)۳۶۸۹

طاہر، شیخ مجذوب (المعروف بہ اڈیرو لال): (ج۔۶) ۳۵۰۸

طاہر عبدالرزاق، علامہ: (ج۔۱۰)۶۰۹۴

طاہر علاؤالدین بن محمود سام الدین: (ج۔۵)۲۶۸۱

طاہر لاہوری، شیخ: (ج۔۳) ۱۴۵۱، ۱۴۵۳، (ج۔۴) ۲۳۷۰، ۲۴۳۷، ۲۴۴۹، (ج۔۵) ۲۷۴۸، (ج۔۸) ۴۵۴۲، (ج۔۹) ۵۰۲۴۔۵۰۲۵، ۵۰۶۰۔۵۰۶۱، ۵۱۲۷، ۵۲۱۵

طاہر، ملا (عرف بابا خرواری): (ج۔۴) ۲۳۸۰، (ج۔۶) ۳۷۱۸۔۳۷۱۹

طاہر، شیخ: (ج۔۲)۵۰۹، (ج۔۶)۳۱۸۲

طبرانی، امام: (ج۔۲) ۵۲۸، ۵۴۱، ۵۵۱، ۵۶۹، ۵۷۹، ۵۹۴، (ج۔۴)۲۲۹۵۔۲۲۹۶، ۲۳۲۲، (ج۔۷)۴۳۰۷، ۴۳۰۹، ۴۳۱۳، ۴۳۳۰، ۴۳۳۲، ۴۳۳۵۔۴۳۳۶، ۴۳۴۱۔۴۳۴۷، (ج۔۹)۵۲۶۱، ۵۳۰۸

طبری، امام: (ج۔۸)۴۸۳۳،

طحاوی، امام احمد بن محمد بن سلامۃ الازدی الطحاوی: (ج۔۲) ۷۲۹، (ج۔۵)۲۸۸۳، (ج۔۷)۴۳۴۰

طرطوشی: (ج۔۲)۶۹۳

طغرل خان، امیر: (ج۔۶)۳۷۶۳

طفیل احمد، سید: (ج۔۲)۷۳۰، (ج۔۶)۳۹۵۲

طفیل محمد، میاں: (ج۔۶)۳۶۳۱

طلال عطبہ (اخبار البلاد جدہ): (ج۔۶)۳۹۵۲

طلحہٰ بن عبید اللہ: (ج۔۹)۵۳۳۶

طلحہٰ بن کریز خزاعی: (ج۔۲)۵۴۲

طلحہٰ (صحابی): (ج۔۱) ۲۱۷، (ج۔۳) ۱۴۲۲، ۱۶۷۱، ۱۷۸۰، (ج۔۴)۲۰۲۵، (ج۔۶)۳۸۸۴، (ج۔۹)۵۴۱۵

طنطاوی، علامہ: (ج۔۶)۳۲۱۳

طوسی، علامہ: (ج۔۲)۵۱۶

طہماسپ صفوی (حاکم یران): (ج۔۱۰)۵۶۴۳

طٰہٰ حسین مصری (مصنف ''الفتنۃ اکبریٰ''): (ج۔۱۰) ۵۷۸۰

طٰہٰ، میاں (ہندوؤں کے علوم کا ماہر): (ج۔۱۰)۵۸۳۷

طٰہٰ نہری، سید: (ج۔۱۰)۶۳۸۵

طیب اللہ، بہادر شاہ: (ج۔۶)۳۵۷۴

طیب علی شاہ بخاری، سید میر (کرماں والے): (ج۔۶) ۳۷۸۹، (ج۔۱۰)۶۰۷۸، ۶۴۳۹

طیب میمن، حاجی: (ج۔۶)۳۶۰۳

طیفور شامی: (ج۔۸)۴۸۴۶

ظ

ظفر اقبال شاہ، پیر سید: (ج۔۱۰)۶۰۹۴

ظفر اقبال نوری، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۰۸۷

ظفر الاسلام، ڈاکٹر: (ج۔۸) ۴۹۹۰، ۴۹۹۱، (ج۔۹) ۵۰۰۰۔۵۰۰۱، ۵۰۲۱، ۵۰۸۹

ظفر الحسن، سید ڈاکٹر: (ج۔۶)۳۷۸۱

ظفر الدین بہاری عظیم آبادی، مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۰۵

ظفر الدین قادری، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۸۱، (ج۔۶) ۳۶۸۶

ظفر، امام: (ج۔۵)۲۷۸۹، (ج۔۶)۳۹۵۲

ظفر حسین، میر: (ج۔۱۰)۵۹۲۸

ظفر علی خان، مولانا: (ج۔۴)۲۰۵۷

ظفر علی شاہ، سید: (ج۔۶)۳۸۳۶

ظفر علی نعمانی، مفتی: (ج۔۵)۲۹۱۳، ۳۱۱۰

ظم ظم بن باقر: (ج۔۱۰)۶۱۴۱

ظہور ربی حکیم: (ج۔۰،)۶۴۴۵

ظہور احمد اختر، قاضی: (ج۔۳) ۱۸۸۵، (ج۔۴) ۱۹۸۹، ۲۵۱۳، (ج۔۱۰)۶۴۴۵

ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۸۱۶، (ج۔۷) ۳۹۹۲، ۴۰۱۷

ظہور احمد جلالی، علامہ مفتی: (ج۔۱۰)۶۲۹۹

ظہور الحسن شارب، ڈاکٹر: (ج۔۳)۱۴۰۲، (ج۔۴)۲۱۶۶، ۲۱۷۰، ۲۱۷۴، (ج۔۶)۳۹۵۲

ظہور الحسین غلام پوری فاروقی، مولانا: (ج۔۵)۲۸۸۱، ۲۹۰۸

ظہور الدین احمد، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۵۸۹۲، ۵۹۴۶

ظہور الدین، شیخ: (ج۔۳)۱۳۸۹، (ج۔۶)۳۹۵۲

ظہور اللہ ملتانی، سید: (ج۔۱۰)۵۸۰۴

ظہور اللہ، خواجہ: (ج۔۶)۳۳۰۶، ۳۳۲۶، ۳۳۲۸

ظہور عالم صدیقی مجددی رام پوری: (ج۔۱۰)۶۱۲۳

ظہور مہدی مجددی کابلی، میاں: (ج۔۱۰)۵۸۷۹

ظہیرالدین حسن: (ج_۵) ۲۶۰۹

ظہیرالدین دہلوی، سید: (ج_۱۰) ۶۱۰۳

ع

عابد حسین شاہ، پیر سید (نقشۂ نقش لاثانی): (ج_۱۰) ۶۰۸۸، ۶۴۳۳

عابد حسین عابد سہوانی: (ج_۱) ۱۰، (ج_۶) ۳۹۵۲، (ج_۹) ۵۵۸۲، (ج_۱۰) ۵۵۹۲، ۵۶۰۳

عابد حسین نقشبندی: (ج_۱۰) ۶۴۳۲

عابد حسینی ہروی، میر: (ج_۱۰) ۵۹۲۸

عابد سنامی، شیخ: (ج_۴) ۲۴۶۰، (ج_۵) ۳۰۷۹، (ج_۶) ۳۳۵۴

عابد سندھی، شیخ: (ج_۹) ۵۰۶۷

عادل ابی بکر (والد سلطان الکامل محمد): (ج_۵) ۲۸۵۱، (ج_۶) ۳۱۷۶

عادل شاہ سوری: (ج_۱۰) ۵۶۴۴

عارف احمد عبدالغنی: (ج_۵) ۲۷۰۴، (ج_۶) ۳۹۵۲

عارف الحسن نقشبندی صاحبزادہ (فرزند خواجہ غلام قاسم کمبوہ): (ج_۱۰) ۵۹۰۷

عارف بن احمد منیر دمشقی شافعی، شیخ: (ج_۵) ۲۶۸۵، (ج_۶) ۳۲۲۶

عارف دیگ گرانی، مولانا: (ج_۱) ۲۲۵

عارف ریوگری، خواجہ: (ج_۶) ۳۹۵۲، ۳۹۸۰

عارف شاہ، میاں: (ج_۱۰) ۵۹۹۳،

عارف علی قادری (کمپوزر): (ج_۱۰) ۶۴۴۶

عارف، مولانا: (ج_۷) ۴۰۹۴، ۴۰۹۷

عارف نوشاہی، ڈاکٹر سید: (ج_۱۰) ۵۸۹۱، ۵۹۴۶، ۶۱۵۴، ۶۱۵۶

عاشق حسین مجددی، پیر، سید: (ج_۷) ۳۹۹۲، ۴۰۱۳

عاصم: (ج_۲) ۵۵۳_۵۵۴، (ج_۳) ۱۳۶۵، (ج_۷) ۴۲۸۲

عاصم ابراہیم، الشیخ الاکتور: (ج_۷) ۴۴۷۶

عاصم بن عبیداللہ: (ج_۲) ۶۳۲

عاصم بن عمر فاروق: (ج_۸) ۴۶۱۶

عاصم بن محمد: (ج_۷) ۴۲۸۱

عاصم فاروقی مجددی: (ج_۶) ۳۷۶۰

عاصمہ رضا کریمی: (ج_۱۰) ۶۴۴۶

عاطر محمود: (ج_۶) ۳۳۷۱، ۳۶۸۳، ۳۹۳۱

عاطف باجوہ: (ج_۱۰) ۶۰۹۳

عاقل خان: (ج_۴) ۲۲۸۵

عالم الدین نقشبندی مجددی، مولانا: (ج_۱) ۲۹، (ج_۳) ۱۲۹۷، ۱۸۸۷، (ج_۵) ۲۲۵۵، ۲۵۲۶، ۲۵۳۷، ۲۶۲۰، ۲۶۴۶، ۲۷۲۳، ۲۷۲۵، ۲۷۲۷، ۲۷۲۹_۲۷۳۲، (ج_۶) ۳۱۴۳، ۳۹۴۲، ۳۹۵۲، (ج_۷) ۴۰۰۹، ۴۱۶۳، (ج_۸) ۴۵۰۱، ۴۵۷۷، ۴۸۳۳، ۴۸۵۴، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۱۱۸_۵۱۱۹، (ج_۱۰) ۵۹۴۰، ۵۶۱۵، ۵۸۸۵، ۵۹۴۷، ۶۱۶۳، ۶۲۰۹_۶۲۱۱، ۶۲۱۳_۶۲۱۴

عالم خان تاجوخیل: (ج_۶) ۳۹۱۵

عالم دین سیالکوٹی، قاضی: (ج_۶) ۳۷۸۲، (ج_۸) ۴۸۶۹

عالم شاہ، سید: (ج_۶)۳۶۹۶

عالم کابلی، ملا: (ج_۱۰)۵۷۰۴

عالیشان خواجہ: (ج_۳)۱۳۷۶

عامر اسلم: (ج_۱۰)۶۴۹۴

عامر (رضی اللہ عنہ): (ج_۷)۴۰۱۸۰، ۴۰۱۸۰

عائشہ بیگم، مخدومہ: (ج_۶)۳۳۶۹

عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا): (ج_۱)۲۰۶_۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۷، (ج_۲)۵۳۱_۵۳۲، ۵۵۷، ۵۶۰، ۵۸۷، ۷۲۱، ۸۶۴، ۱۱۰۸، (ج_۳)۱۶۲۰، ۱۶۳۵، ۱۶۴۴، ۱۶۴۶، ۱۶۷۱، ۱۶۸۵، ۱۷۸۰، (ج_۴)۲۰۲۴، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۲۴۲_۲۲۴۳، ۲۲۵۶، (ج_۵)۲۶۰۱، ۲۸۲۲_۲۸۲۳، ۳۰۱۷، (ج_۷)۴۰۳۱، ۴۱۹۳، ۴۱۹۹، ۴۳۳۶، ۴۳۴۰، ۴۳۴۳، ۴۳۴۸، ۴۳۵۴، ۴۳۵۷، ۴۳۶۲، ۴۳۸۲، ۴۴۰۸، (ج_۸)۴۶۸۳، ۴۷۲۰، ۴۷۳۸، ۴۷۷۱، ۴۷۸۲، ۴۸۲۴_۴۸۲۵، (ج_۹)۵۲۵۰_۵۲۵۱، ۵۳۰۹، ۵۳۱۷، ۵۳۸۷، ۵۴۵۲، (ج_۱۰)۵۶۵۵، ۵۶۷۰

عبادۃ بن الصامت: (ج_۷)۴۳۶۷، ۴۲۸۰، ۴۳۱۶

عباد بن یعقوب: (ج_۲)۵۱۷

عبادت بریلوی، ڈاکٹر: (ج_۵)۲۹۴۴، ۳۰۲۳

عباس اعظم، شاہ (حاکم ایران): (ج_۱۰)۵۶۴۵

عباس اقبال (تہران، ایران): (ج_۵)۲۸۵۶_۲۸۵۸، (ج_۶)۳۹۵۳

عباس العزاوی: (ج_۶)۳۲۸۶

عباس بن صالح تاشقندی، ڈاکٹر: (ج_۵)۲۷۰۴، (ج_۶)۳۹۵۲

عباس بن عثمان الدمشقی: (ج_۲)۵۹۶

عباس بن یزید البحرانی: رج_۷)۴۳۰۶

عباس صفوی، شاہ (شاہ ایران): (ج_۱۰)۵۷۰۱

عباس علی خاں، ڈاکٹر: (ج_۵)۲۹۴۸

عباس (صحابی): (ج_۵)۲۹۲۱، (ج_۷)۴۳۵۹

عبدالاحد، مولوی: (ج_۹)۵۳۲۹

عبدالاحد وحدت، شیخ: (ج_۱)۲۷، ۸۱، (ج_۲)۵۰۷، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۷۵، (ج_۳)۱۲۸۹، ۱۷۲۳، ۱۸۸۵، (ج_۴)۱۹۰۹، ۱۹۴۱، ۲۰۵۵، ۲۲۰۹، ۲۲۱۶، ۲۲۶۴، ۲۲۶۹، ۲۲۸۹، ۲۳۵۹، ۲۴۵۳، (ج_۵)۲۶۶۱، ۲۶۶۸، ۲۸۰۱، ۲۸۰۵_۲۸۰۶، ۲۸۷۱، ۲۸۹۲، (ج_۶)۳۱۶۶، ۳۴۳۹، ۳۴۴۳، ۳۴۵۲، ۳۶۲۶، ۳۹۵۰، ۳۹۵۳، ۳۹۸۲، (ج_۷)۴۲۱۹، (ج_۸)۴۸۶۷، ۴۹۷۸، ۴۹۸۰_۴۹۸۱، (ج_۹)۵۰۲۱_۵۰۲۲، ۵۵۰۰_۵۵۰۱، ۵۵۶۷، (ج_۱۰)۵۶۳۵، ۵۶۴۰_۵۶۴۱، ۵۶۷۳، ۵۶۷۵، ۵۶۷۸_۵۶۷۹، ۵۷۵۸، ۵۷۶۱، ۵۷۶۳، ۵۷۶۹، ۶۱۲۰، ۶۱۲۲، ۶۱۲۹_۶۱۳۰، ۶۱۶۰، ۶۱۸۶، ۶۱۹۰_۶۱۹۱، ۶۲۰۳، ۶۲۰۶_۶۲۰۸، ۶۲۴۳، ۶۲۹۲، ۶۳۵۶، ۶۳۷۳

عبدالاحد، شیخ (والدِ مجدد الف ثانی): (ج_۱)۳۶۹_۳۷۰، ۳۹۰، ۳۹۶، ۴۰۱، ۴۰۸، ۴۱۱، ۴۱۳_۴۱۴، ۴۱۶_۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۷، ۴۴۲_۴۴۳، (ج_۳)۱۳۶۶، ۱۳۸۶، ۱۴۰۲، (ج_۴)۱۹۴۲، ۱۹۴۶، (ج_۵)۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۹۵، ۲۵۹۹، ۲۷۱۳، ۲۷۴۷، ۲۷۵۷، ۳۰۹۱، (ج_۶)۳۳۴۴، (ج_۷)۴۱۷۰(ج_۸)۴۵۰۹، ۴۵۱۱، ۴۵۱۴، ۴۵۴۰، ۴۶۰۳، ۴۶۰۵_۴۶۰۶، ۴۶۱۲_۴۶۱۳، ۴۶۶۰، ۴۷۲۹، ۴۸۳۷، ۴۸۴۲_۴۸۴۳، ۴۸۴۵_

۴۸۴۹، ۴۸۵۳، ۴۸۵۵، ۴۸۵۷، ۴۸۶۰ـ ۴۸۶۱، ۴۹۰۲، ۴۹۴۰، ۴۹۴۲، ۴۹۴۴، ۴۹۴۶، ۵۰۲۹، ۵۰۴۰، ۵۰۴۳، ۵۰۵۲ـ ۵۰۵۳، ۵۰۵۸، ۵۰۷۳، ۵۱۵۳، ۵۱۷۸، ۵۱۸۷، ۵۱۸۹، ۵۲۲۶ ۵۴۶۸، ۵۴۷۰، ۵۴۷۳، ۵۵۱۳، ۵۵۲۵ـ ۵۵۲۶، ۵۵۳۱، ۵۵۳۶، ۵۵۴۸

عبدالارشاد، پیر ابن پیر ثانی: (ج۔۶) ۳۸۰۵

عبدالاعلیٰ بن اعین: (ج۔۲) ۵۵۸

عبدالاول نیشاپوری، میر: (ج۔۱۰) ۶۱۵۴، ۶۱۵۶

عبد الباری صدیقی، پروفیسر: (ج۔۴) ۲۲۲۴، (ج۔۵) ۲۹۰۷، ۲۹۱۳ـ ۲۹۱۴، (ج۔۶) ۳۶۸۲، (ج۔۷) ۳۹۸۶، (ج۔۸) ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰، ۵۰۵۱، (ج۔۱۰) ۵۶۹۵

عبدالباری فاروقی بدایونی، مولانا: (ج۔۴) ۲۳۸۸

عبد الباری فرنگی محلی، پروفیسر: (ج۔۱) ۲۲، ۲۵، (ج۔۲) ۴۸۹، ۹۹۹، (ج۔۳) ۱۵۶۸، (ج۔۵) ۲۶۸۱، ۲۷۰۱

عبدالباسط، خواجہ: (ج۔۶) ۳۴۹۵

عبدالباعث، مولوی: (ج۔۲) ۱۲۳۲

عبد الباقی افغانی نقشبندی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۸۴۷

عبدالباقی الجزائری، شیخ: (ج۔۵) ۲۰۹۲

عبدالباقی، پیر: (ج۔۹) ۵۳۵۴

عبدالباقی جان، آغا: (ج۔۶) ۳۳۰۰، ۳۵۰۰

عبدالباقی حنبلی، شیخ دمشقی: (ج۔۴) ۲۱۶۰

عبدالباقی درخانی، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۲۹ـ ۳۷۴۰

عبدالباقی سارنگپوری، سید: (ج۔۸) ۴۵۳۳

عبدالباقی، شاہ: (ج۔۶) ۳۶۲۶

عبدالباقی، صاحبزادہ: (ج۔۶) ۳۴۱۸

عبدالباقی، کابلی دہلوی: (ج۔۶) ۳۱۵۵ـ ۳۱۵۶، ۳۳۱۴، ۳۳۲۷، ۳۳۰۹، ۳۳۱۳، ۳۳۲۸

عبدالباقی مجددی، میاں: (ج۔۶) ۳۶۹۲

عبدالباقی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۴۵۲

عبدالباقی، میر (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴) ۲۴۷۱

عبدالباقی نقشبندی، مولانا: (ج۔۹) ۵۵۸۳

عبدالباقی نہاوندی: (ج۔۴) ۱۹۷۴، (ج۔۶) ۳۹۵۳

عبدالباقی واعظ، میاں: (ج۔۶) ۳۴۷۶، ۳۶۹۳، ۳۶۹۹

عبدالجلیل اثری: (ج۔۲) ۷۳۴

عبدالجلیل بلگرامی، ملا: (ج۔۶) ۳۴۰۸

عبدالجلیل حنبلی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۷۵

عبدالجلیل (فرزند بابا لعل خان کانشوی بالاکوٹی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۴

عبدالجمیل، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۵۹

عبد الحامد بدایونی، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۴۹، ۳۶۴۶، ۳۶۴۹

عبدالحسنی جان چشموی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۵۷

عبدالحسین زرین، ڈاکٹر: (ج۔۷) ۴۰۵۴، ۴۰۶۱

عبدالحسین نوائی (تہران): (ج۔۵) ۲۸۵۸

عبدالحفیظ، سیرت تالقانی): (ج۔۶) ۳۳۲۴

عبدالحفیظ، شاہ: (ج۔۴) ۲۴۶۶

عبد الحفیظ کاردار، پروفیسر: (ج_۸) ۴۹۹۰، (ج_۹) ۵۰۰۰، ۵۰۰۹، ۵۵۸۰

عبدالحق الہ آبادی مہاجر مدنی، مولانا شاہ: (ج_۶) ۳۷۸۱

عبدالحق انصاری، ڈاکٹر: (ج_۱) ۰۰، ۳۳، ۴۲، (ج_۴) ۲۵۲۶، (ج_۵) ۲۵۳۷، ۲۶۷۳، ۳۱۱۷_۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۱۲۹، ۳۱۵۴، ۳۱۹۱، ۳۲۲۵، (ج_۹) ۵۰۸۷، ۵۱۵۴، ۵۳۷۹

عبدالحق انصاری، شیخ (ج_۱۰) ۶۲۸_۵۶۲۹، ۵۷۵۹

عبدالحق ردولوی، شیخ (ج_۸) ۴۸۶۲،

عبدالحق شادمانی، شیخ (ج_۸) ۴۵۵۹ (ج_۹) ۵۱۲۶

عبدالحق شاہ ہمدانی، سید (ج_۶) ۳۷۸۴

عبدالحق ظفر چشتی، مولانا (ج_۱۰) ۶۴۰۳، ۶۴۴۰

عبدالحق (فرزند شیخ شہباز مومند مکی). (ج_۱۰) ۵۸۷۰

عبدالحق محدث دہلوی، شاہ: (ج_۱) ۱۱، ۱۸، ۹۰، ۱۴۵، ۱۸۴، ۳۰۲، ۳۳۴، ۳۶۹، (ج_۲) ۵۷۵، ۵۸۵، ۵۸۷_۵۸۸، ۵۹۱، ۶۰۰، ۶۰۲، ۶۰۵، ۶۱۰، ۶۱۵، ۶۷۸، ۷۰۰، ۷۱۷، ۷۶۶، ۷۷۶، ۸۰۱، ۸۲۰، ۱۰۳۷، ۱۰۹۸، ۱۱۲۰، (ج_۳) ۱۲۹۶_۱۲۹۸، ۱۳۹۲، ۱۳۹۴_۱۳۹۷، ۱۴۰۲، ۱۴۰۴_۱۴۰۵، ۱۴۴۸، ۱۵۶۳، ۱۵۹۶، ۱۶۱۵، ۱۸۶۸، (ج_۴) ۱۹۴۸، ۱۹۶۸، ۱۹۷۵، ۱۹۸۲_۱۹۸۵، ۲۰۰۱، ۲۱۵۲، ۲۲۷۳، ۲۳۰۲، ۲۳۰۶_۲۳۰۷، ۲۳۰۹، ۲۳۱۱_۲۳۱۳، ۲۳۲۴، ۲۳۳۲_۲۳۳۴، ۲۳۳۹، ۲۳۴۱_۲۳۴۲، ۲۳۴۶_۲۳۴۷، ۲۳۵۴، ۲۳۶۴، ۲۳۹۰، ۲۳۹۴، (ج_۵) ۲۵۷۴، ۲۶۳۷، ۲۶۵۲، ۲۶۶۹، ۲۷۷۸، ۲۷۹۵، ۲۸۰۶_۲۸۰۷، ۲۸۱۰، ۲۸۱۲_۲۸۱۵، ۲۸۷۷، ۲۸۸۶، ۲۸۹۰، ۸۹۷، ۳۰۱۶_۳۰۱۷، (ج_۶) ۳۱۴۵، ۳۱۴۹، ۳۱۵۳_۳۱۵۴، ۳۳۴۵، ۳۳۴۹_۳۳۵۲، ۳۸۸۳، ۳۹۵۴، (ج_۷) ۳۹۹۹، ۴۰۶۳، ۴۱۰۳، ۴۱۸۶، ۴۲۰۲، ۴۲۳۲، ۴۳۱۲، ۴۳۵۹، (ج_۸) ۴۶۰۲، ۴۶۱۵، ۴۶۱۷، ۴۶۳۴، ۴۶۴۹، ۴۶۷۵، ۴۶۹۴، ۴۷۹۱، ۴۸۶۲_۴۸۶۳، ۴۹۳۲، (ج_۹) ۵۰۰۱_۵۰۰۲، ۵۰۳۵، ۵۰۴۰، ۵۰۴۹، ۵۱۲۴، ۵۱۲۸_۵۱۲۹، ۵۱۴۷، ۵۱۵۴، ۵۱۵۷، ۵۱۵۹، ۵۲۹۴، ۵۲۹۶، ۵۳۲۶، ۵۳۲۹_۵۳۳۱، ۵۳۳۴، ۵۳۳۶_۵۳۳۸، ۵۳۴۰، ۵۳۴۲، ۵۳۴۴، ۵۳۵۲_۵۳۵۴، ۵۳۵۷_۵۳۶۱، ۵۳۷۱، ۵۳۷۵، ۵۳۷۷، ۵۳۸۱، ۵۳۹۶، ۵۴۱۰، ۵۴۱۵، ۵۴۲۵_۵۴۲۸، ۵۴۶۳_۵۴۶۴، ۵۴۶۸، ۵۴۹۷، ۵۵۰۷، ۵۵۱۲_۵۵۱۳، ۵۵۱۵، ۵۵۲۲، (ج_۱۰) ۵۶۱۷، ۵۶۲۷، ۵۶۳۴، ۵۶۳۸_۵۶۳۹، ۵۶۵۱، ۵۶۵۳_۵۶۵۴، ۵۷۰۲، ۵۷۰۷، ۵۷۵۵، ۵۷۶۰، ۵۷۶۳، ۵۸۱۳، ۵۸۲۵، ۵۸۸۶، ۶۱۱۸، ۶۱۲۳، ۶۱۳۳، ۶۲۹۲

عبدالحق، مخدوم بنگلہ والے: (ج_۶) ۳۶۹۵

عبدالحق، مولانا (فرزند حافظ عبدالکریم): (ج_۱۰) ۵۹۴۰

عبدالحق مہاجر مکی، مولانا: (ج_۶) ۳۵۳۱

عبدالحق، میاں. (ج_۲) ۱۲۲۱

عبدالحق، میاں (فرزند خواجہ عبدالعزیز): (ج_۶) ۳۷۲۰_۳۷۲۱

عبدالحق نقشبندی قادری، ابوالبرکات. (ج_۶) ۳۸۵۷، ۳۸۶۶

عبدالحق ہاشمی، قاضی: (ج_۱۰) ۵۹۴۷

عبدالحکیم ابن المصطفیٰ اروانی، سید: (ج_۱۰) ۵۶۶۸

عبدالحکیم اثر افغانی، قاضی: (ج_۱۰) ۵۸۸۸، ۵۹۴۶

عبدالحکیم، اخوند ملا: (جـ۶) ۳۸۹۹

عبدالحکیم ارواسی نقشبندی، شیخ: (جـ۱) ۸۲، (جـ۶) ۳۲۷۳

عبدالحکیم انصاری، خواجہ: (جـ۶) ۳۹۵۴

عبدالحکیم باغ دروی، خواجہ: (جـ۱۰) ۵۹۴۴

عبدالحکیم، حافظ: (جـ۶) ۳۸۹۴

عبدالحکیم، خلیفہ ڈاکٹر: (جـ۵) ۲۹۳۵، ۲۹۴۵

عبدالحکیم سیالکوٹی، علامہ: (جـ۱) ۷۱، ۳۷۵، (جـ۲) ۵۰۹، ۷۶۸، ۸۰۳، ۱۰۹۸، ۱۱۱۲، ۱۱۱۸، (جـ۳) ۱۲۸۹، ۱۳۷۴، ۱۳۸۶، ۱۸۵۶، ۱۸۷۰، (جـ۴) ۲۲۰۳، ۲۲۶۹، ۲۳۹۴، ۲۴۱۳، ۲۴۴۳، (جـ۵) ۲۵۶۰، ۲۵۷۱، ۲۶۵۱ـ ۲۶۵۲، ۲۷۱۹، ۲۷۵۸ـ ۲۷۶۰، ۲۷۹۸، ۲۸۰۶، ۲۸۷۶، ۲۸۹۱، ۲۹۰۸، ۲۹۱۰ـ ۲۹۱۱، (جـ۶) ۳۹۵۳ـ ۳۹۵۴، (جـ۷) ۴۱۷۲، ۴۱۶۸، ۴۲۰۲، (جـ۸) ۴۸۸۶، ۴۹۴۶، (جـ۹) ۵۰۲۴، ۵۰۳۲، ۵۰۴۶، ۵۰۵۸، ۵۰۶۶، ۵۱۲۸، ۵۱۴۷، ۵۱۵۹، ۵۳۱۰، ۵۴۲۴، ۵۴۷۴، ۵۴۸۹، ۵۴۹۷، ۵۵۱۴، ۵۵۱۹، (جـ۱۰) ۵۶۳۸، ۵۶۹۲، ۵۸۱۰، ۵۹۸۵

عبدالحکیم سیوستانی، خلیفہ: (جـ۶) ۳۵۲۰

عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: (جـ۸) ۴۴۸۹، ۴۹۹۰، (جـ۹) ۵۰۰۰، ۵۵۷۷، ۵۵۷۸، (جـ۱۰) ۵۷۶۰، ۵۸۰۹

عبدالحکیم کاشغری، ملا: (جـ۶) ۳۲۷۸

عبدالحکیم کاکر، عرف ناناجی، ملا: (جـ۶) ۳۵۵۸، ۳۷۱۲، ۳۷۱۶ـ ۳۷۱۹، ۳۷۲۱، (جـ۱۰) ۵۹۵۰ـ ۵۹۵۲، ۵۹۵۵، ۵۹۵۷،

عبدالحکیم، مولانا (مفتی سرحد): (جـ۶) ۳۸۷۰

عبدالحکیم، مولانا: (جـ۸) ۴۵۲۹، ۴۶۴۷

عبدالحکیم، مولوی (خلیفہ حضرت مظہر): (جـ۴) ۲۴۷۱

عبدالحکیم نقشبندی، خواجہ: (جـ۱۰) ۵۸۵۶

عبدالحلیم اثر افغانی: (جـ۲) ۳۸۳۱، ۳۸۹۸

عبدالحلیم، حافظ: (جـ۵) ۲۹۲۶، ۳۰۲۷

عبدالحلیم خان: (جـ۶) ۳۳۹۲

عبدالحلیم سرہندی مجددی، پیر: (جـ۶) ۳۵۳۱

عبدالحلیم، صاحبزادہ: (جـ۶) ۳۴۲۶

عبدالحلیم مجددی، آغا (صوفی حیدرآباد): (جـ۶) ۳۶۹۲

عبدالحلیم زدخیل کاکڑ: (جـ۶) ۳۷۱۸

عبدالحلیم، آغا: (جـ۶) ۳۵۱۲

عبدالحمید براشق، ڈاکٹر: (جـ۶) ۳۱۹۸

عبدالحمید بن بہرام: (جـ۷) ۴۳۱۴

عبدالحمید بن بیان الواسطی: (جـ۷) ۴۲۸۸

عبدالحمید بن سلطان احمد سوم، شیخ سلطان: (جـ۶) ۳۲۰۹، ۳۲۳۹

عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی: (جـ۱۰) ۶۳۷۸

عبدالحمید جان سرہندی، آغا: (جـ۶) ۳۵۳۰، ۳۵۴۲

عبدالحمید، حکیم: (جـ۵) ۲۸۳۷

عبدالحمید خان، سلطان: (جـ۵) ۲۶۴۵، ۲۶۷۷، (جـ۶) ۳۱۸۶، ۳۲۸۰، ۳۶۰۸

عبدالحمید داغستانی، شیخ: (جـ۵) ۲۶۸۹، ۲۶۹۲، ۲۶۹۵، ۲۶۹۷، (جـ۶) ۳۹۵۳

عبدالحیٔ میر: (ج۔۳)۱۴۱۰

عبدالحیٔ، مُلّا: (ج۔۴)۲۴۲۰

عبدالخالق بن منذر: (ج۔۷)۴۳۰۹

عبدالخالق، خواجہ المعروف شمس الکونین: (ج۔۶)۳۷۹۸

عبدالخالق، خواجہ (مرشد امیر عبداللہ اکبرآبادی): (ج۔۵) ۲۹۱۰

عبدالخالق، ڈاکٹر: (ج۔۵)۳۰۰۷، (ج۔۶)۳۹۵۴

عبدالخالق شاہ مکرانی، سید: (ج۔۶)۳۶۶۸

عبدالخالق شوقی، شیخ القرآء: (ج۔۵)۳۰۷۹

عبدالخالق، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۷

عبدالخالق غجدوانی، خواجہ: (ج۔۳)۱۴۳۲، (ج۔۴)۲۲۴۶، ۲۲۴۹، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۳۴۹، (ج۔۶)۳۲۹۸، ۳۹۸۰، (ج۔۷) ۴۰۳۳، ۴۰۵۵، ۴۰۵۷، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۶۵، (ج۔۸) ۴۵۳۰، ۴۶۹۶، ۴۸۴۷، ۴۸۵۷، ۴۸۶۶، (ج۔۹) ۵۲۳۵، ۵۳۵۰، (ج۔۱۰) ۵۹۸۹، ۶۱۴۰۔۶۱۴۱، ۶۱۴۳، ۶۱۴۷

عبدالخالق قصوری، مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۷۰

عبد الخالق، مخدوم بن ضیاء الدین (خیر پور): (ج۔۶) ۳۴۰۲، ۳۶۹۵

عبد الخالق، مولانا سید (استاد شیخ محمد جمال نقشبندی پشاوری): (ج۔۶)۳۸۳۷

عبدالخالق، مولوی (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴)۲۴۷۱، (ج۔۶)۳۳۸۲

عبدالخالق، نقشبندی: (ج۔۶)۳۴۴۱

عبدالخالق ہوشیار پوری، پیر: (ج۔۱۰)۵۹۵۵

عبدالدائم جلالی، مفتی: (ج۔۶)۳۳۸۹؛ (ج۔۱۰)۵۹۴۷

عبدالراشد مسعودی: (ج۔۱۰)۶۴۳۰

عبدالرب، مولوی: (ج۔۶)۳۳۷۸

عبدالرب نشتر، سردار: (ج۔۶)۳۵۵۰

عبدالرحمٰن: (ج۔۷)۴۲۶۱، (ج۔۹)۵۳۵۴، ۵۴۳۱، ۵۵۳۷

عبدالرحمٰن ابوالوفا شیخ: (ج۔۶)۳۲۸۰

عبدالرحمٰن اسفرانی، شیخ: (ج۔۹)۵۴۳۰

عبدالرحمٰن الاوزاعی: (ج۔۲)۶۱۴

عبدالرحمٰن السلمی: (ج۔۲)۵۴۶

عبدالرحمٰن، الشیخ (مصنف المواعظ): (ج۔۶)۳۹۵۴

عبدالرحمٰن العجلی: (ج۔۲)۵۹۷

عبدالرحمٰن القراسانی، شیخ (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی): (ج۔۱۰)۵۷۵۹

عبدالرحمٰن المعروف شہرونی: (ج۔۶)۳۱۷۶

عبدالرحمٰن، امیر (حاکم قندھار): (ج۔۶)۳۳۱۵، ۳۵۰۰

عبدالرحمٰن بافہدکی: (ج۔۷)۴۱۷۲

عبدالرحمٰن بخاری، پروفیسر: (ج۔۱۰)۶۴۴۰

عبدالرحمٰن بدخشی، خواجہ: (ج۔۲)۱۱۰۰، (ج۔۱۰)۵۶۷۷

عبدالرحمٰن، برہان الدین: (ج۔۵)۲۸۴۹

عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل، ابوحمد: (ج۔۲)۷۳۲

عبدالرحمٰن بن ابوبکر: (ج۔۷)۴۰۳۱

عبدالرحمٰن بن ابی عمیرۃ: (ج۔۷)۴۳۶۱

عبدالرحمٰن بن احمد صنادیقی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۲۸

عبدالرحمٰن بن اسحاق: (ج۔۷)۴۳۰۸
عبدالرحمٰن بن تاج الدین، تاجی: (ج۔۶)۳۱۶۰
عبدالرحمٰن بن حسن اجھوری، شیخ: (ج۔۶)۳۲۱۳_۳۲۱۴
عبدالرحمٰن بن حسن کردی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۱۵
عبدالرحمٰن بن حمدان العلاب: (ج۔۲)۵۶۸
عبدالرحمٰن بن زکریا عطار، شیخ: (ج۔۶)۳۲۲۶
عبدالرحمٰن بن زیاد: (ج۔۲)۵۲۸، ۵۵۷
عبدالرحمٰن بن سعد منیر، شیخ خطاط: (ج۔۶)۳۱۷۸
عبدالرحمٰن بن سلیمان، شیخ: (ج۔۶)۳۲۱۰_۳۲۱۱
عبدالرحمٰن بن سمرہ (صحابی): (ج۔۴)۲۰۴۶، ۲۰۶۲
عبدالرحمٰن بن عائش: (ج۔۲)۶۲۹
عبدالرحمٰن بن عبدالقادر گیلانی، حمدی حنفی: (ج۔۶)۳۱۷۸
عبدالرحمٰن بن عبداللہ بعلی دمشقی: (ج۔۶)۳۱۷۸، ۳۱۹۵
عبدالرحمٰن بن عبداللہ بلفقیہ، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۲، ۳۲۰۵
عبدالرحمٰن بن عمر: (ج۔۲)۵۲۳
عبدالرحمٰن بن غنم: (ج۔۷)۴۳۱۴
عبدالرحمٰن بن فہد، شیخ: (ج۔۴)۱۹۵۱، (ج۔۸)۴۹۴۶، (ج۔۱۰)۵۶۷۶
عبدالرحمٰن بن محمد زین الدین، کزبری: (ج۔۶) ۳۱۹۵، ۳۲۳۱
عبدالرحمٰن بن محمد صالح، امام: (ج۔۴)۲۴۵۲، (ج۔۸) ۴۵۹۹
عبدالرحمٰن بن محمد کفرسوسی دمشقی: (ج۔۶)۳۱۷۸
عبد الرحمٰن بن مصطفیٰ عیدروس یمنی: (ج۔۶) ۳۱۸۳، ۳۲۰۳_۳۲۰۷، ۳۲۰۹_۳۲۱۰، ۳۲۱۶_۳۲۱۷
عبدالرحمٰن بن مظفر: (ج.۲)۶۱۲
عبدالرحمٰن بن مندب، شیخ: (ج۔۸)۴۵۱۲،
عبدالرحمٰن بن مہدی: (ج۔۲)۵۷۰، ۵۹۵
عبد الرحمٰن بن یزید: (ج۔۲) ۱۰۹۸، (ج۔۸)۴۶۱۶ (ج۔۹)۵۳۱۲
عبدالرحمٰن پاپینی، مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۸۹
عبدالرحمٰن، پاشا: (ج۔۶)۳۲۸۸
عبد الرحمٰن پانی پتی، قاری محدث: (ج۔۶) ۳۷۸۱، (ج۔۱۰)۵۹۴۳
عبد الرحمٰن پشاوری، نقشبندی خواجہ: (ج۔۶) ۳۸۵۲_۳۸۵۴، ۳۸۹۹
عبدالرحمٰن جامی، مُلا (مرید سعدالدین کاشغری): (ج۔۶) ۳۶۵۳
عبدالرحمٰن جان سرہندی، خواجہ: (ج۔۴)۲۳۷۵، (ج۔۶) ۳۴۴۹، ۳۴۵۱، ۳۴۸۷_ ۳۴۸۸، ۳۴۹۶، ۳۵۰۰، ۳۵۰۲، ۳۵۱۰، ۳۵۲۴، ۳۵۹۷، ۳۶۰۰، ۳۶۱۵
عبد الرحمٰن جان آغا (صاحبزادہ ملا محمد عظیم): (ج۔۶) ۳۷۲۴
عبدالرحمٰن جبرتی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۸
عبد الرحمٰن، حاجی (رفیق خواجہ فیض الحق جان چشموی): (ج۔۶)۳۷۴۷
عبدالرحمٰن خان (سسر شاہ ابوالسعد سالم فاروقی مجددی): (ج۔۶)۳۷۶۰
عبدالرحمٰن خان، جرنیل: (ج۔۶)۳۳۴۲

عبدالرحمٰن خانی، شیخ: (جـ۵)۲۶۸۴

عبدالرحمٰن، خلیفہ: (جـ۶)۳۳۰۱

عبدالرحمٰن، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (جـ۱۰) ۶۰۰۱

عبدالرحمٰن، خواجہ : (جـ۶) ۳۴۲۰ـ ۳۴۲۱، ۳۴۲۳ـ ۳۴۲۴، ۳۴۲۶

عبدالرحمٰن، خواجہ (فرزند خواجہ محمد ہاشم بگھاروی): (جـ۱۰) ۵۹۴۲

عبدالرحمٰن، دمشقی بن محمد سعید: (جـ۶)۳۹۵۴

عبدالرحمٰن دہلوی قادری، شاہ: (جـ۵)۳۰۷۹

عبدالرحمٰن سکھری (سکھر): (جـ۶)۳۶۹۵

عبدالرحمٰن، سید شرف الدین: (جـ۶)۳۸۰۳

عبدالرحمٰن، شارح کتاب الزاہد): (جـ۲)۵۱۶

عبدالرحمٰن شاہ آغا گرد کابلی، سید: (جـ۶)۳۷۳۱

عبدالرحمٰن شہید بن حسین (مفتی اعظم شام): (جـ۶) ۳۲۳۳ـ۳۲۳۵

عبدالرحمٰن، شیخ (خلیفہ حضرت مظہر): (جـ۴)۲۴۷۱

عبدالرحمٰن، شیخ : (جـ۶) ۳۱۷۵، ۳۲۸۰، ۳۲۸۳، (جـ۷)۴۰۶۹

عبدالرحمٰن، صاحبزادہ: (جـ۶)۳۴۲۰، ۳۴۴۶ـ۳۷۴۷

عبدالرحمٰن، صباح الدین (مصنف بزم تیموریہ) (جـ۱۰) ۵۷۷۲

عبدالرحمٰن صفوری، علامہ: (جـ۲)۵۱۲، ۶۲۱

عبدالرحمٰن طلبانی، شیخ: (جـ۶)۳۲۸۳

عبدالرحمٰن ظہیر الدین عبداللہ الگیلانی: (جـ۶)۳۳۹۱

عبدالرحمٰن، عضد الدین ایجی: (جـ۹)۵۱۷۸

عبدالرحمٰن عمادی، شیخ: (جـ۶)۳۱۷۹

عبدالرحمٰن غزی، شیخ: (جـ۶)۳۱۶۷

عبدالرحمٰن فاروقی مجددی: (جـ۶)۳۷۵۸

عبدالرحمٰن (فرزند بابا لال خان کانشوی بالاکوٹی): (جـ۱۰) ۵۸۸۴

عبدالرحمٰن قادری، شاہ: (جـ۴)۲۴۶۱

عبدالرحمٰن کردی، پروفیسر ڈاکٹر: (جـ۵)۲۸۶۱

عبدالرحمٰن کوٹلوی، مولانا: (جـ۱۰)۵۸۰۶

عبدالرحمٰن کھوڑا: (جـ۶)۳۴۱۶

عبدالرحمٰن لکھنوی، شاہ: (جـ۶)۳۳۶۱

عبدالرحمٰن معلوی، قاری: (جـ۶)۳۵۳۱

عبدالرحمٰن، مجد الدین (فرزند امام تورپشتی): (جـ۵) ۲۸۴۸ـ۲۸۴۹

عبدالرحمٰن مجلد، شیخ: (جـ۶)۳۱۷۰، ۳۱۷۳

عبدالرحمٰن، مخدوم: (جـ۶) ۳۲۴۱، ۳۴۵۲، ۳۵۶۵، ۳۷۰۳

عبدالرحمٰن (مستفتی محدث بریلوی): (جـ۲)۱۱۵۶

عبدالرحمٰن مفتی کابلی، خواجہ: (جـ۲)۸۲۵، (جـ۴)۱۹۴۳، (جـ۹)۵۱۳۹، ۵۳۲۶، ۵۴۸۱

عبدالرحمٰن، ملاّ: (جـ۳)۱۴۲۲

عبدالرحمٰن ممند پشاوری نقشبندی (عرف رحمٰن بابا): (جـ۶)۳۸۳۰، ۳۸۵۶،

عبدالرحمٰن منینی، شیخ: (جـ۶)۳۱۷۶، ۳۱۷۹

بد الرحمٰن، مولانا خواجہ (فرزند سجادہ نشین خواجہ محمد ہاشم): (ج_۶) ۳۷۸۳_۳۷۸۴

عبدالرحمٰن، مولانا: (ج_۶) ۳۶۷۳

عبد الرحمٰن، مولانا (فرزند حافظ عبد الکریم): (ج_۱۰) ۵۹۴۰

عبدالرحمٰن، مولوی (سکھر والے): (ج_۶) ۳۶۰۳

عبد الرحمٰن، میاں (پیر بھر چونڈی): (ج_۶) ۳۵۳۳_۳۵۵۴

عبدالرحمٰن، میاں: (ج_۹) ۵۴۳۴

عبد الرحمٰن، میر (ولد سید میر عبداللہ بخاری اکبر پوری): (ج_۱۰) ۵۸۷۵

عبد الرحمٰن نقشبندی، خواجہ: (ج_۶) ۳۸۲۹، ۳۸۵۰_۳۸۵۱

عبدالرحمٰن نوری پیر، سید: (ج_۱۰) ۵۹۲۵

عبدالرحیم: (ج_۶) ۳۴۲۷

عبد الرحیم، امام عماد الاسلام: (ج_۵) ۲۸۴۸، (ج_۶) ۳۹۵۸

عبد الرحیم باغ دروی، مولانا خواجہ: (ج_۶) ۳۸۶۹، (ج_۱۰) ۵۹۴۴

عبدالرحیم برکی، شیخ: (ج_۴) ۲۳۹۴

عبدالرحیم بھکری، شیخ: (ج_۶) ۳۴۱۷

عبدالرحیم پوپلزئی، مولانا: (ج_۶) ۳۸۷۰

عبدالرحیم حیدرآبادی، مولوی (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج_۱۰) ۵۸۸۲

عبد الرحیم خان خاناں: (ج_۲) ۱۰۱۹، ۱۰۲۷_ ۱۰۲۸، ۱۸۴۴_۱۸۴۵، ۱۸۶۹، (ج_۴) ۱۹۵۸، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۲۰۷۸، ۲۳۸۴، ۲۴۱۷، ۲۴۳۶، (ج_۵) ۲۷۷۷_ ۲۷۷۸، (ج_۷) ۴۱۸۱، ۴۴۳۲، (ج_۸) ۴۷۰۰، ۴۹۳۸، (ج_۹) ۵۰۹۳_۵۰۹۴، ۵۱۰۲، ۵۱۰۷، ۵۱۱۰، ۵۱۸۰، ۵۳۹۸، ۵۴۰۴، ۵۴۹۱، (ج_۱۰) ۵۶۵۸، ۵۶۸۴، ۵۷۰۶

عبدالرحیم خان قادری: (ج_۸) ۴۸۶۳_۴۸۶۴

عبد الرحیم خان (مرید شیخ محمد صبغت اللہ پشاوری): (ج_۱۰) ۵۸۷۲

عبدالرحیم دہلوی، شاہ محدث: (ج_۱۰) ۵۷۸۱، ۶۱۰۳

عبدالرحیم زیارتی، مُلّا: (ج_۴) ۲۵۰۶

عبدالرحیم سرہندی، شاہ (جد امجد پیر غلام مجدد سرہندی): (ج_۶) ۳۵۳۱

عبدالرحیم سومرو: (ج_۶) ۳۴۷۶

عبدالرحیم، سید (برادر سید عبدالکریم): (ج_۴) ۲۵۰۶

عبدالرحیم، سیّد (میر لالہ شاہ غازی): (ج_۶) ۳۳۴۱

عبدالرحیم، شاہ: (ج_۳) ۱۴۰۵، (ج_۵) ۳۰۸۶، ۳۰۸۹، ۳۰۹۲، (ج_۶) ۳۳۵۸

عبدالرحیم، شہید میاں (پیر بھر چونڈی): (ج_۶) ۳۵۳۳

عبدالرحیم، شیخ: (ج_۴) ۲۲۰۸

عبدالرحیم، صاحبزادہ: (ج_۶) ۳۴۴۶

عبدالرحیم طواقی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۷۰

عبد الرحیم فاروقی، پیر شاہ: (ج_۴) ۲۳۹۶، (ج_۶) ۳۹۳۲

عبد الرحیم گرہوڑی، شہید: (ج_۶) ۳۴۳۹، ۳۴۴۹،

۳۴۵۳، ۳۴۸۱، ۳۵۰۳ _ ۳۵۰۵، ۳۵۰۸ _ ۳۵۰۹، ۳۵۷۴، ۳۵۹۰_۳۵۹۱

عبدالرحیم (مرشد خواجہ محمد حسین جان مجددی): (ج_۶) ۳۶۱۵

عبدالرحیم (مرید دوست محمد قندھاری): (ج_۶) ۳۹۱۵

عبدالرحیم، ملّا کابلی، دمشقی: (ج_۶) ۳۱۷۰، ۳۱۷۳، ۳۱۷۵

عبدالرحیم، مولانا مفتی (باز کلاں): (ج_۶) ۳۸۵۷، ۳۸۹۹

عبدالرحیم، مولانا (المعروف خلیفہ): (ج_۱۰) ۵۸۹۱

عبدالرحیم، مولانا (فرزند حافظ عبدالکریم): (ج_۱۰) ۵۹۴۰

عبدالرحیم، مولوی: (ج_۵) ۲۶۴۶، ۲۷۳۲، ۳۹۴۲، (ج_۸) ۴۵۷۷

عبدالرحیم، میاں (کراچی): (ج_۶) ۳۶۹۱_۳۶۹۲

عبدالرحیم نقشبندی، حاجی: (ج_۶) ۳۵۰۰، ۳۸۲۹، ۳۸۳۳، ۳۸۴۷، ۳۸۴۹

عبدالرحیم، نواب: (ج_۸) ۴۵۵۴

عبدالرزاق: (ج_۲) ۵۴۲، ۶۴۷، (ج_۹) ۵۲۶۰

عبدالرزاق آسوی: (ج_۱۰) ۶۰۹۳

عبدالرزاق، امام: (ج_۲) ۵۷۲، ۵۸۹، ۶۱۰، (ج_۴) ۱۹۴۱، (ج_۷ ۴۰۵۱، ۴۳۰۴، ۴۳۱۳، ۴۳۱۵، ۴۴۰۸، ۴۴۱۲

عبدالرزاق بانسوی قادری، شاہ: (ج_۵) ۲۸۹۲

عبدالرزاق بن مخدوم عبدالاحد: (ج_۹) ۵۵۴۸

عبدالرزاق پشاوری، خواجہ: (ج_۱۰) ۵۹۳۴

عبدالرزاق، سائیں بن راؤ عظیم بخش خاں: ۳۷۹۰

عبدالرزاق، سید (فرزند غوث اعظم): (ج_۵) ۲۸۹۱، (ج_۶) ۳۴۳۳

عبدالرزاق شاہ (برادر مجددالف ثانی): (ج_۶) ۳۸۷۳

عبدالرزاق فاروقی سرہندی، شیخ (برادر مجدد الف ثانی): (ج_۱۰) ۵۸۸۶

عبدالرزاق قادری: (ج_۸) ۴۸۵۹_۴۸۶۰،

عبدالرزاق قریشی: (ج_۵) ۲۸۱۷، (ج_۱۰) ۶۱۳۳

عبدالرزاق کاشی: (ج_۸) ۴۹۶۰

عبدالرزاق (مرشد حامد شاہ): ۳۵۶۷

عبدالرزاق معمر بن ثابت: (ج_۲) ۵۲۴

عبدالرزاق، مُلّا: (ج_۴) ۲۴۶۸

عبدالرزاق (نواب شاہ): (ج_۶) ۳۶۹۴

عبدالرسول احمد آبادی: (ج_۶) ۳۴۳۶

عبدالرسول، حکیم (انور مرتضوی): (ج_۱۰) ۶۰۴۱

عبدالرسول دہلوی، حافظ: (ج_۴) ۲۴۵۹، (ج_۵) ۳۰۷۹

عبدالرسول قصوری، خواجہ: (ج_۶) ۳۷۶۸_۳۷۶۹، (ج_۱۰) ۶۰۳۷، ۶۰۳۹_۶۰۴۰

عبدالرسول للہی، صاحبزادہ پروفیسر: (ج_۳) ۱۴۰۴، (ج_۶) ۳۷۹۷، ۳۷۹۹، ۳۹۵۴، (ج_۷) ۴۴۷۹، (ج_۸) ۴۴۸۹، ۴۸۱۱

عبدالرسول، میاں: (ج_۱) ۲۸۵_۲۸۶

عبدالرشید: ۳۳۰۸

عبدالرشید اعوان، قاضی: (ج_۱۰) ۶۴۳۸

عبدالرشید، پروفیسر، ڈاکٹر: (ج۔۹)۵۵۷۸

عبدالرشید، حافظ: (ج۔۴)۲۲۳۲

عبد الرشید، خواجہ (تذکرہ شعرائے پنجاب): (ج۔۱۰) ۵۹۴۶

عبدالرشید سورتی، مولانا قاضی (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰)۶۰۵۶

عبدالرشید طیبی: (ج۔۱۰)۶۴۳۹

عبدالرشید فاضل، سید: (ج۔۵)۲۹۴۵

عبدالرشید، مولانا: (ج۔۶)۳۳۶۹

عبد الرشید، میاں: (ج۔۵) ۲۵۷۷، ۳۰۳۷، ۳۰۴۵، (ج۔۶)۳۹۵۴

عبدالرشید نعمانی، ڈاکٹر: (ج۔۵)۲۸۱۷، (ج۔۱۰)۶۱۲۶

عبدالرشید نقشبندی، سید: (ج۔۵)۲۶۹۴، (ج۔۶)۳۱۵۷

عبدالرؤف: (ج۔۶)۳۴۲۸

عبدالرؤف، چوہدری: (ج۔۱۰)۶۰۷۸

عبدالرؤف، حاجی: (ج۔۴)۲۲۹۰

عبد الرؤف مناوی، امام: (ج۔۱) ۹۰، (ج۔۲) ۵۶۰، ۵۸۴، (ج۔۶)۳۸۴۶، ۳۹۰۹۔۳۹۱۰

عبد الرؤف (ہالا کنڈی): (ج۔۶) ۳۴۳۵، ۳۵۵۸، ۳۵۶۱

عبدالستار الصدیقی الحقی، ابوالاسماء (مکہ مکرمہ): (ج۔۶) ۳۷۶۰

عبد الستار جان، سرہندی، پیر: (ج۔۶) ۳۴۲۱، ۳۴۲۴، ۳۴۴۹، ۳۴۶۰، ۳۵۱۰، ۳۶۱۳، (ج۔۹)۵۵۷۴

عبدالستار خان، شیخ: (ج۔۶)۳۲۶۷

عبد الستار خان نیازی نقشبندی مجددی، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۹۱، ۳۷۹۳، (ج۔۹)۵۵۷۵

عبدالستار دہلوی مکی، شیخ: (ج۔۵)۲۷۰۳، ۲۶۹۱، (ج۔۶) ۳۱۹۹، ۳۹۵۴

عبد الستار طاہر مسعودی، محمد: (ج۔۷)۳۹۸۶، (ج۔۹) ۵۵۸۴

عبدالستار ممند (والد رحمٰن بابا): (ج۔۶)۳۸۵۶

عبدالسلام اثیم: (ج۔۹)۵۳۷۰

عبدالسلام بدخشی: (ج۔۹)۵۰۸۴

عبد السلام بن حاجی (جد قاضی احمد دمائی): (ج۔۶) ۳۴۷۷

عبدالسلام، پیر: (ج۔۶)۳۴۶۱

عبدالسلام جان مجددی: (ج۔۶)۳۶۹۲

عبدالسلام جبلپوری، مولانا: (ج۔۶)۳۶۸۴

عبدالسلام جونز (بدین): (ج۔۶)۳۶۸۹

عبدالسلام، خواجہ: (ج۔۱)۳۷۹۱

عبدالسلام درس: (ج۔۶)۳۵۷۶

عبد السلام سمرقندی، قاضی: (ج۔۱) ۲۹۳، ۳۱۷، ۳۲۱، ۳۲۷، (ج۔۴) ۲۵۰۳، (ج۔۶) ۳۳۴۳، (ج۔۸) ۴۹۴۶

عبدالسلام، شیخ: (ج۔۹)۵۱۵۶

عبد السلام صدیقی، مولانا: (ج۔۶) ۳۹۵۴، (ج۔۱۰) ۶۲۴۲

عبدالسلام علی شاہ: (ج۔۸)۴۸۴۷

عبدالسلام، عمادالدین: (ج۔۵)۲۸۴۸۔۲۸۴۹

عبدالسلام لاہوری، مولانا: (ج_۴) ۲۳۴۹

عبدالسلام مجددی، مولانا: (ج_۶) ۳۵۵۳

عبدالسلام نقشبندی، مولانا: (ج_۴) ۲۳۷۱

عبد الشکور چھاچھی اٹکی، سید مولانا: (ج_۱۰) ۵۸۶۴، ۵۸۸۲، ۵۹۳۰_۵۹۳۱

عبدالشکور، حاجی: (ج_۶) ۳۷۴۵

عبدالشکور، سید مولانا: (ج_۱۰) ۵۸۷۲

عبدالشکور شاکرائکی، شیخ: (ج_۱۰) ۵۹۳۳_۵۹۳۴

عبدالشکور فاروقی لکھنوی، مولانا: (ج_۲) ۷۵۲، (ج_۵) ۲۵۵۵، ۲۶۱۳، ۲۸۱۸، ۳۰۴۰

عبدالشکور فاروقی، مولانا: (ج_۱۰) ۵۶۳۶_۵۶۳۷

عبدالشکور (فرزند شیخ شہباز مومندہی): (ج_۱۰) ۵۸۷۰

عبدالشکور لکھنوی: (ج_۶) ۳۹۵۴

عبدالصبور بارہ مولی، حافظ: (ج_۱۰) ۵۸۷۸، ۵۸۹۲

عبدالصبور، خواجہ (مرشد خواجہ گل محمد): (ج_۶) ۳۴۹۵

عبدالصبور منشور ہزاروی: (ج_۱۰) ۶۴۳۵

عبدالصمد: (ج_۴) ۲۱۸۶

عبدالصمد ابن عبدالوارث: (ج_۷) ۴۲۸۷، ۴۳۰۴

عبدالصمد خان، خواجہ: (ج_۶) ۳۷۹۰، (ج_۱۰) ۶۰۰۲

عبدالصمد، خواجہ: (ج_۹) ۵۵۷۴

عبدالعزیز: (ج_۶) ۳۴۲۶

عبدالعزیز العمری العابد: (ج_۲) ۵۲۹

عبدالعزیز، امام بن محمد بن محمود: (ج_۵) ۲۸۴۸

عبدالعزیز بن ابی الدرداء: (ج_۷) ۴۳۴۵

عبدالعزیز بن ابی رواد: (ج_۲) ۵۸۵

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، شیخ: (ج_۵) ۲۶۹۸

عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن: (ج_۲) ۵۳۱

عبدالعزیز بن عمر: (ج_۲) ۵۳۸

عبدالعزیز بن مختار: (ج_۲) ۵۶۶

عبد العزیز جونپوری، شیخ: (ج_۲) ۷۹۲، ۷۹۵، ۱۰۲۱، ۱۲۰۲، (ج_۴) ۲۴۳۰، (ج_۶) ۳۴۴۷، (ج_۸) ۴۶۶۳، ۴۶۶۵، (ج_۹) ۵۲۸۳

عبدالعزیز، خواجہ (مرشد نظام الدین): (ج_۶) ۳۴۹۵، ۳۷۲۰

عبدالعزیز دہلوی، حاجی: (ج_۱) ۳۶۰

عبدالعزیز سنیدی، ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۱۹۰

عبدالعزیز، شاہ: (ج_۹) ۵۳۰۸_۵۳۰۹، ۵۳۱۲_۵۳۱۳

عبدالعزیز، شیخ: (ج_۱) ۲۹۶، ۳۶۶

عبدالعزیز، شیخ: (ج_۷) ۴۱۷۲

عبدالعزیز، صدرالدین: (ج_۵) ۲۸۴۸_۲۸۴۹

عبدالعزیز صدیقی: (ج_۲) ۴۸۳

عبدالعزیز عیون السعود، شیخ: (ج_۶) ۳۲۴۵

عبدالعزیز فاروقی مجددی، شیخ: (ج_۶) ۳۷۶۰

عبدالعزیز قریشی: (ج_۶) ۳۸۲۴

عبدالعزیز مجددی، شیخ: (ج_۱۰) ۵۹۵۹

عبدالعزیز مجددی، میاں: (ج_۶) ۳۶۹۱

عبد العزیز محدث دہلویؒ، شاہ: (ج_۱) ۴۵۸، (ج_۲) ۷۱۷، ۱۱۲۰، (ج_۳) ۱۵۹۶، ۱۷۲۸، (ج_۴) ۲۴۵۱،

۲۴۷۶، (ج_۵)۲۶۴۳، ۲۸۰۹، ۲۸۱۱_۲۸۱۳، ۲۸۷۸، ۲۸۸۰، ۲۸۸۶، ۲۸۸۹، ۲۸۹۲، (ج_۶) ۳۳۶۰_۳۳۶۱، ۳۳۶۳، ۳۳۶۸، ۳۳۷۲، ۳۹۵۴، (ج_۷) ۴۲۰۲، ۴۲۰۳، (ج_۸)۴۸۶۸، (ج_۹)۵۲۰۵، ۵۲۵۲، ۵۳۴۰، ۵۳۴۹، ۵۳۵۱، ۵۳۸۳، ۵۳۹۵، ۵۵۲۳، (ج_۱۰)۵۸۹۳

عبدالعزیز مکی: (ج_۸)۴۸۴۷

عبدالعزیز، میاں (فرزند میاں احمد معصوم مجددی پشاوری): (ج_۱۰)۵۸۷۷

عبد العزیز، میاں (والد خواجہ فیض الحق جان چشموی): (ج_۶)۳۷۲۶۔

عبدالعزیز نحوئ حنبلی، شیخ: (ج_۶)۳۱۶۰

عبدالعزیز نحوی حنبلی، شیخ (خلیفہ مجدد الف ثانی): (ج_۱۰) ۵۶۲۷

عبدالعزیز نسفی: (ج_۲)۵۸۹

عبدالعزیز نقشبندی، خواجہ: (ج_۹)۵۰۶۱

عبدالعزیٰ: (ج_۸)۴۸۳۹

عبد العظیم، شیخ (ولد قطب مدینہ ضیاء الدین مدنی): (ج_۱۰)۵۸۱۰

عبدالعلی انصاری، علامہ: (ج_۹)۵۲۶۸

عبدالعلی شاہ، سید: (ج_۶)۳۳۰۱

عبد العلی لکھنوی، علامہ: (ج_۲) ۱۱۶۷، ۱۱۸۴، (ج_۵) ۲۸۸۶

عبدالعلی، مولانا: (ج_۶)۳۳۷۸

عبدالعلیم باغ دروی، خواجہ: (ج_۱۰)۵۹۴۴

عبدالعلیم خان: (ج_۵)۲۸۵۷، (ج_۶)۳۹۴۰

عبدالعلیم سیالوی، مفتی: (ج_۱۰)۶۲۴۰

عبدالعلیم، شیخ: (ج_۴)۲۲۳۷، ۲۳۰۳

عبدالعلیم صدیقی، مولانا شاہ: (ج_۶)۳۵۴۹

عبدالعلیم قریشی: (ج_۶)۳۸۰۰

عبدالغفار جان مجددی: (ج_۶)۳۶۹۲

عبدالغفار شاہ، پیر: (ج_۱۰)۵۹۶۵

عبد الغفار فضلی نقشبندی، خواجہ مولانا: (ج_۱۰) ۶۰۱۸، ۶۰۵۵، ۶۰۵۷، ۶۰۵۹، ۶۰۶۲، ۶۰۶۸

عبد الغفار، قاضی (مرید دوست محمد قندھاری): (ج_۶) ۳۹۱۵

عبدالغفار، مجددی (ٹنڈو محمد خان): (ج_۶)۳۴۴۲

عبدالغفار، مولانا (لاڑکانہ): (ج_۶)۳۴۴۲

عبدالغفار نقشبندی، پیر: (ج_۶)۳۸۰۵، ۳۸۱۳

عبدالغفور اخوند، خواجہ: (ج_۸)۴۸۵۰_۴۸۵۱،

عبدالغفور، امام: (ج_۶)۳۳۶۹

عبدالغفور بغدادی، سید: (ج_۵)۲۶۸۸

عبدالغفور (پردادا شیخ سید امیر نقشبندی): (ج_۶)۳۸۴۳

عبدالغفور، حافظ اخون صاحب سوات: (ج_۶)۳۸۶۶، ۳۸۹۰_۳۸۹۱، (ج_۱۰)۵۸۸۴

عبدالغفور، حافظ شیخ: (ج_۶)۳۲۲۷

عبدالغفور سمرقندی، مولانا: (ج_۱)۴۵۲، (ج_۳)۱۳۷۴، ۱۴۵۳، ۱۷۶۴، (ج_۴) ۲۳۹۴، ۲۴۲۸، ۲۴۳۷، (ج_۶)۳۸۶۰_۳۸۶۲، (ج_۹)۵۱۹۱، ۵۲۲۱، (ج_۱۰) ۵۸۶۳

عبدالغفور سیوستانی (والد مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی): (ج_۶) ۳۶۵۱

عبدالغفور شاہ، سید (فرزند سید فیض محمد شاہ قندھاری): (ج_۱۰) ۵۸۵۸

عبدالغفور لاری، شیخ: (ج_۶) ۳۲۸۶

عبدالغفور مدنی، مولانا: (ج_۶) ۳۵۴۹، ۳۶۸۶، (ج_۱۰) ۶۰۵۱_۶۰۵۲، ۶۰۵۶_۶۰۵۷

عبدالغفور نقشبندی، شیخ المشائخ: (ج_۶) ۳۷۱۳، ۳۸۳۰، ۳۸۹۶

عبدالغنی، الخلیلی: (ج_۸) ۴۶۴۸

عبدالغنی بوبکائی، مخدوم: (ج_۶) ۳۶۹۰

عبدالغنی، ڈاکٹر: (ج_۱) ۱۰۴

عبدالغنی فاروقی دہلوی، شاہ: (ج_۱۰) ۵۹۵۴

عبدالغنی قندھاری، حاجی: (ج_۵) ۲۶۵۱

عبدالغنی محدث دہلوی مہاجر مدنی، شاہ: (ج_۱) ۲۱، ۴۵۷، (ج_۲) ۴۸۸، ۴۹۶، ۸۲۴، (ج_۳) ۱۷۲۸، (ج_۴) ۲۰۷۰، ۲۴۹۲، (ج_۵) ۲۶۸۵، ۲۷۵۶، ۲۶۷۶، ۲۸۲۶، ۲۹۴۵، (ج_۶) ۳۱۵۷، ۳۳۶۰، ۳۳۶۵، ۳۳۸۸، ۳۳۹۰_۳۳۹۱، ۳۵۹۸، ۳۹۵۴، ۳۷۵۶، (ج_۸) ۴۵۷۲، ۴۹۴۸، (ج_۱۰) ۵۸۸۱، ۶۲۶۰_۶۲۶۱، ۶۲۶۶_۶۲۶۷

عبدالغنی نابلسی دمشقی، شیخ: (ج_۱) ۸۷، ۱۸۵، (ج_۲) ۱۱۰۷، (ج_۴) ۱۹۴۰، (ج_۵) ۲۶۹۷، ۲۶۹۹، ۲۸۲۹، (ج_۶) ۳۱۶۱_۳۱۶۲، ۳۱۶۸_۳۱۷۱، ۳۱۷۵_۳۱۷۶، ۳۱۸۲، ۳۱۸۷، ۳۲۰۲، ۳۲۱۱، ۳۲۲۵_۳۲۲۶، ۳۲۳۱، ۳۲۸۶، ۳۹۵۴، (ج_۸) ۴۸۷۷، (ج_۹) ۵۰۴۰، ۵۰۶۷، ۵۳۳۹، ۵۴۱۷، (ج_۱۰) ۵۶۲۹، ۶۲۰۴

عبدالغنی نیازی، شاہ پروفیسر: (ج_۱۰) ۵۸۰۸

عبدالفتاح، شیخ: (ج_۴) ۲۵۰۸، (ج_۶) ۳۱۷۸، ۳۴۴۷

عبدالقادر: (ج_۶) ۳۳۵۶

عبدالقادر احمد قرشی: (ج_۵) ۲۸۵۷، (ج_۶) ۳۹۵۵

عبدالقادر الجزائری، امیر: (ج_۵) ۲۶۸۲_۲۶۸۳

عبدالقادر بدایونی، ملا: (ج_۱) ۲۹۳، (ج_۲) ۷۷۹، (ج_۳) ۱۲۹۷، ۱۴۱۰، ۱۴۴۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۲، ۱۵۶۳، ۱۷۲۲، ۱۷۵۳، (ج_۴) ۱۹۸۲_۱۹۸۳، ۱۹۹۰، ۱۹۹۳_۱۹۹۸، ۲۰۰۳، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۱۰_۲۰۱۲، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۰۶۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۱، ۲۱۰۳_۲۱۰۴، ۲۱۱۸، ۲۱۶۷، ۲۲۰۵، ۲۳۹۸_۲۳۹۹، ۲۴۰۴_۲۴۰۵، ۲۴۳۱_۲۴۳۲، (ج_۵) ۲۵۶۲، ۲۵۹۴، ۲۵۹۹، ۲۷۴۹، (ج_۶) ۳۹۵۵، (ج_۷) ۴۲۳۲، (ج_۹) ۵۰۳۹، ۵۰۴۸، ۵۱۵۳، ۵۱۵۹، ۵۲۹۳، (ج_۱۰) ۵۶۲۵، ۵۶۵۰_۵۶۵۱، ۵۶۶۹، ۵۷۰۰_۵۷۰۲، ۵۷۰۷، ۶۱۰۶

عبدالقادر بن حبیب الصفدی الشامی، سید: (ج_۱۰) ۶۱۶۷

عبدالقادر بن درویش ہمزاوی: (ج_۶) ۳۲۳۷

عبدالقادر بن عبدالرحمٰن سقطی: (ج_۶) ۳۱۷۸، ۳۱۹۰

عبدالقادر بن محمد امین: (ج_۹) ۵۵۴۸

عبدالقادر بن محمد طبری، مفتی: (ج_۶) ۳۱۵۵

عبدالقادر بن محمد مبارک: (ج_۵) ۲۶۸۳

عبدالقادر جبلی، شیخ: (ج_۱۰) ۶۳۹۳

عبدالقادر جیلانی، شیخ (غوثِ اعظم)ا: (ج_۱) ۹۷، ۱۴۰، ۱۸۲_۱۸۳، ۲۶۱، ۳۷۹، ۴۳۵، (ج_۲) ۸۳۱، ۸۳۴، ۹۲۴، ۱۰۲۰، ۱۰۸۹، ۱۰۶۷_۱۰۹۹، ۱۱۰۷، ۱۱۳۸، ۱۱۶۷،

۱۱۸۵، ۱۱۸۷، ۱۱۲۵، ۱۱۴۲، (ج۔۳) ۱۳۶۴، ۱۳۹۰،
۱۴۰۳، ۱۴۲۷، ۱۵۱۵، ۱۵۲۱، ۱۵۶۷، ۱۶۸۲، ۱۶۸۶،
۱۷۸۱، ۱۷۹۶، ۱۸۲۶، ۱۸۳۳_۱۸۳۵، ۱۸۵۵، (ج۔۴)
۱۹۴۰_ ۱۹۴۱، ۲۱۹۶، ۲۲۰۰، ۲۲۳۰، ۲۲۵۹، ۲۲۷۳،
۲۴۴۵_ ۲۴۴۶، ۲۵۰۰، ۲۵۰۷، (ج۔۵) ۲۶۳۸_
۲۶۴۲، ۲۶۵۰، ۲۶۷۹_ ۲۶۸۰، ۲۶۹۸، ۲۷۴۳،
۲۸۸۰، ۲۸۸۷_ ۲۸۸۹، ۲۸۹۱، ۲۸۹۳، ۳۰۴۷_
۳۰۴۸، ۳۰۷۴_ ۳۰۷۶، ۰۷۸، ۳۰۸۲_ ۳۰۸۹،
۳۰۹۲، ۳۰۹۵_ ۳۰۹۷، ۳۰۹۹_ ۳۱۰۰، ۳۱۰۲، ۳۱۰۴_
۳۱۰۶، (ج۔۶) ۳۱۴۳، ۳۱۵۱، ۳۱۵۳، ۳۱۷۸،
۳۲۷۸، ۳۲۸۳، ۳۳۵۰، ۳۳۹۱، ۳۴۴۳، ۳۵۶۶_
۳۵۶۷، ۳۵۹۴، ۳۵۹۸، ۳۶۰۳، ۳۶۰۷، ۳۶۷۵،
۳۸۱۰، ۳۸۵۰، ۳۸۶۲، ۳۸۸۴ ۳۸۹۲_ ۳۸۹۳،
۳۹۱۷، ۳۹۵۵، (ج۔۷) ۴۰۱۲، ۴۰۴۶، ۴۲۰۲، ۴۲۰۵،
۴۲۱۱، ۴۲۴۳ (ج۔۸) ۴۵۰۱، ۴۵۳۰، ۴۵۴۳_ ۴۵۴۴،
۴۷۳۸، ۴۷۶۳، ۴۷۹۱، ۴۸۰۸، ۴۸۲۴، ۴۸۳۰،
۴۸۴۹_ ۴۸۵۰، ۴۸۵۸، ۴۸۶۰، ۴۸۶۳، ۴۹۰۳،
۴۹۴۵، (ج۔۹) ۵۰۱۳، ۵۰۳۵، ۵۰۷۴، ۵۰۸۱، ۵۲۰۶،
۵۲۲۹، ۵۲۶۹_ ۵۲۷۰، ۵۳۱۴_ ۵۳۱۶، ۵۳۳۴،
۵۳۳۶، ۵۳۳۸_ ۵۳۳۹، ۵۳۴۶_ ۵۳۴۷،
۵۳۴۹_ ۵۳۵۰، ۵۳۵۷_ ۵۳۵۸، ۵۳۷۲، ۵۳۹۱،
۵۴۱۰، ۵۴۵۳_ ۵۴۵۴، ۵۴۶۷، ۵۵۰۴، ۵۵۱۵،
۵۵۴۴_ ۵۵۴۵، (ج۔۱۰) ۵۶۱۶، ۵۷۶۰، ۵۷۷۹،
۵۸۷۳، ۵۹۱۸، ۵۹۴۳، ۵۹۶۹، ۵۹۷۲، ۵۹۷۶،
۶۰۳۸، ۶۰۴۹

عبدالقادر، حسنی: (ج۔۶) ۳۴۴۳

عبدالقادر، حکیم: (ج۔۲) ۱۰۰۱

عبدالقادر حنفی، شیخ (مرشد مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی): (ج۔۶)
۳۶۵۳

عبدالقادر خان خٹک بن خوشحال خان خٹک: (ج۔۱۰)
۵۸۷۱، ۵۸۹۰

عبدالقادر، خواجہ (مرشد خواجہ محمود): (ج۔۶) ۳۴۹۵

عبدالقادر خوقیر حنفی، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۹۷

عبدالقادر دہلوی، شاہ (فرزند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)
(ج۔۱۰) ۵۸۰۰

عبدالقادر، سلطان پشاوری، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۵۸۸۸

عبدالقادر، سید (ج۔۶) ۳۴۴۳، ۳۵۶۷

عبدالقادر، سید پروفیسر (ج۔۵) ۲۹۶۵

عبدالقادر، شاہ (ج۔۶) ۳۳۶۰، (ج۔۹) ۵۲۵۷،
۵۲۵۹_ ۵۲۶۰، ۵۲۶۴، ۵۳۲۵

عبدالقادر، شیخ (مجدد الف ثانی کے برادر زادے)
(ج۔۸) ۴۶۰۴

عبدالقادر عثمانی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۰

عبدالقادر عطا: (ج۔۲) ۴۹۹

عبدالقادر علی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۶

عبدالقادر عیسیٰ شاذلی، شیخ: (ج۔۵) ۲۹۶۶، ۳۰۰۱_ ۳۰۰۲،
۳۰۱۰، (ج۔۶) ۳۹۵۵

عبدالقادر (مرشد عبدالرزاق، سلسلۂ قادریہ): (ج۔۶)
۳۵۶۷

عبدالقادر، ملا: (ج۔۹) ۵۱۲۹

عبدالقادر، میاں تواپڑے والے: (ج۔۶) ۳۶۹۳

عبدالقادر نقشبندی، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۵۷، ۳۸۳۰،
(ج۔۱۰) ۵۸۸۶

عبدالقادر آزاد سبحانی، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۳۴
عبدالقاسم مجددی، میاں: (ج۔۶) ۳۶۹۱
عبدالقاہر سہروردی: (ج۔۸) ۴۸۴۶، (ج۔۹) ۵۴۵۴
عبدالقدوس: (ج۔۶) ۳۴۱۷
عبدالقدوس جان چشموی: (ج۔۶) ۳۷۴۶، (ج۔۱۰) ۵۹۵۷
عبدالقدوس حنفی: (ج۔۹) ۵۱۷۸
عبدالقدوس گنگوہی، شیخ: (ج۔۱) ۱۱، ۱۸، ۱۴۲، ۳۶۹، ۴۱۱، ۴۱۸، ۴۴۲، (ج۔۳) ۱۲۸۹، ۱۳۶۴، ۱۳۶۶، ۱۴۰۲، (ج۔۴) ۲۰۷۲۔ ۲۰۷۴، (ج۔۵) ۲۵۶۰، (ج۔۶) ۳۳۶۸، (ج۔۷) ۴۰۷۳، ۴۱۷۰، ۴۱۷۲، ۴۱۷۳، (ج۔۸) ۴۵۱۱، ۴۵۱۵، ۴۸۴۳، ۴۹۳۷، ۴۹۴۴، ۴۸۴۵، ۴۸۴۶، ۴۸۴۷، ۴۸۴۹، ۴۸۵۵، ۴۸۵۷، ۴۸۶۱، ۴۹۳۲، (ج۔۹) ۵۰۵۳، ۵۱۲۲، ۵۱۵۶، ۵۱۸۷، ۵۲۲۶، ۵۴۶۸، ۵۵۱۳، (ج۔۱۰) ۵۶۳۵، ۵۶۷۹، ۵۸۲۷
عبدالقدوس مجددی (عرف شیریں جاں آغا): (ج۔۶) ۳۵۲۵، ۳۵۹۹، ۳۶۰۷، ۳۶۹۲
عبدالقدوس ہاشمی: (ج۔۶) ۳۰۳۹، ۳۷۹۹
عبدالقدوس، خواجہ: (ج۔۱) ۲۲۸
عبدالقدیر آغا، سید (فرزند حاجی بہاء الدین): (ج۔۱۰) ۵۸۵۰
عبدالقوی، مولوی: (ج۔۱۰) ۵۸۸۲
عبدالقیوم باغ دروی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴
عبدالقیوم (بانی اسلامیہ کالج پشاور): (ج۔۶) ۳۸۴۶
عبدالقیوم بختیار پوری، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۲۵، ۳۵۴۰، ۳۶۱۰
عبدالقیوم، پروفیسر: (ج۔۵) ۲۹۲۵
عبدالقیوم، حاجی: (ج۔۶) ۳۷۴۱
عبدالقیوم، خواجہ: (ج۔۶) ۳۴۴۱
عبدالقیوم، شاہ: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۴۲۳، ۳۴۴۶، ۳۴۹۹
عبدالقیوم مجددی، شیخ: (ج۔۶) ۳۴۹۶۔ ۳۴۹۷، ۳۵۰۰
عبدالقیوم میرم زئی، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۵۷
عبدالکریم برزنجی، سید: (ج۔۴) ۲۵۰۶
عبدالکریم بگٹی، خواجہ مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۶۷
عبدالکریم بلڑی والے: (ج۔۶) ۳۴۱۶
عبدالکریم بن ہوازن: (ج۔۲) ۷۳۷
عبدالکریم تلمسانی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۲۹
عبدالکریم ثانی ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۶۸۸، ۳۶۸۸
عبدالکریم ثمر: (ج۔۶) ۳۹۵۳
عبدالکریم جان محمد تالپور۔ ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۷۰۲، ۳۷۰۵
عبدالکریم جیلی: (ج۔۵) ۲۹۷۳، (ج۔۶) ۳۹۵۵
عبدالکریم چشتی، مولوی: (ج۔۶) ۳۵۳۶
عبدالکریم خلیفتی عباسی مدنی: (ج۔۶) ۳۱۷۵
عبدالکریم درس، مولانا: رج۔۵) ۳۶۰۹
عبدالکریم رامپوری، شاہ: (ج۔۶) ۳۸۴۱
عبدالکریم زیدان: (ج۔۶) ۳۹۵۵
عبدالکریم سنامی: (ج۔۲) ۷۱۹
عبدالکریم شاہ، سید (فرزند سید فیض محمد شاہ قندھاری): (ج۔۱۰) ۵۸۵۸

عبدالکریم، شیخ (والد شیخ نور محمد نقشبندی پشاوری): (ج_۶) ۳۸۹۹_۳۹۰۰

عبدالکریم، صاحبزادہ: (ج_۶) ۳۴۴۷

عبدالکریم غزی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۶۸

عبدالکریم فضلی: (ج_۱۰) ۶۴۳۴

عبدالکریم، قاضی (صوفی حیدرآباد): :ج_۶) ۳۶۹۳

عبدالکریم مدرس، شیخ: (ج_۶) ۳۲۶۵_۳۲۶۶، ۳۲۷۹، ۳۲۸۶

عبدالکریم، مولوی (خلیفہ حضرت مظہر): (ج_۴) ۲۴۷۱

عبدالکریم، میاں (پنگرو، سکرنڈ): (ر..۶) ۳۴۴۱

عبدالکریم، میاں (خلیفہ قاضی احمد دمالی): (ج_۶) ۳۴۸۶

عبدالکریم، میاں (صوفی نواب شاہ): (ج_۶) ۳۶۹۴

عبدالکریم نقشبندی، خواجہ (عیدگاہ راولپنڈی): (ج_۶) ۳۷۷۵، (ج_۱۰) ۵۸۰۶، ۵۹۳۹..۵۹۴۰

عبدالکریم یوسف زئی، ملا: (ج_۶) ۳۸۳۸

عبداللطیف بختیارپوری: (ج_۶) ۳۶۹۰

عبداللطیف بھٹائی، شاہ: (ج_۶) ۳۴۱۶، ۳۵۱۳، ۳۵۸۱_۳۵۸۳

عبداللطیف پشاوری نقشبندی، مولانا حافظ: (ج_۶) ۳۸۳۰، ۳۸۵۸، (ج_۱۰) ۵۹۳۷

عبداللطیف ثانی، شیخ (بدین): (ج_۶) ۳۶۸۹

عبداللطیف، حاجی (والد خواجہ محمد زاں لواری شریف): (ج_۶) ۳۵۷۵_۳۵۷۶

عبداللطیف، حاجی، سہروردی: (ج_۶) ۳۴۳۷

عبداللطیف حلبی: ۳۱۷۰

عبداللطیف، خواجہ: (ج_۴) ۲۳۳۵، ۲۵۰۶

عبداللطیف دہلوی، شاہ (ولد شاہ غلام علی دہلوی): (ج_۱۰) ۵۸۹۴

عبداللطیف، شاہ: (ج_۴) ۲۴۷۷، (ج_۶) ۳۳۵۶

عبداللطیف، شیخ: (ج_۴) ۲۳۱۲، ۲۳۱۵، ۲۳۲۱

عبداللطیف، صاحبزادہ: (ج_۶) ۳۴۴۱، ۳۴۴۷

عبداللطیف صدیقی، مفتی (ٹھٹھہ): (ج_۵) ۲۹۰۷، (ج_۶) ۳۶۵۷، ۳۶۹۶

عبداللطیف قادری: (ج_۵) ۲۹۱۳

عبداللطیف لشکرخان، شیخ: (ج_۴) ۲۲۸۴

عبداللطیف مخدوم (فرزند مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی): (ج_۶) ۳۶۵۸_۳۶۵۹، ۳۶۸۸

عبداللطیف نقشبندی، پیر: (ج_۱) ۲۲، (ج_۲) ۴۸۹، ۸۰۵، ۸۱۹، ۱۲۴۶

عبداللطیف ہالائی، مخدوم (صوفی حیدرآباد): (ج_۶) ۳۶۹۳

عبداللہ: (ج_۶) ۳۳۶۴، ۳۳۷۸، (ج_۸) ۴۵۰۹، ۴۵۲۰، ۴۶۱۶، ۴۷۵۸، ۴۸۳۸_۴۸۴۰، ۴۸۶۷

عبداللہ ابن حطاب سفارینی نابلسی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۷۸

عبداللہ ابن زبیر: (ج_۱) ۲۱۷، (ج_۲) ۵۹۴، (ج_۷) ۴۰۳۱، (ج_۸) ۴۶۳۵، (ج_۹) ۵۱۸۷

عبداللہ ابن عباس: (ج_۲) ۵۵۵، (ج_۴) ۲۳۲۰، (ج_۵) ۲۶۷۹، ۲۶۸۹، ۲۹۲۰، (ج_۷) ۴۰۲۰، ۴۲۲۹، ۴۲۶۶، ۴۲۸۹_ ۴۲۹۰، ۴۳۰۴_ ۴۳۰۵، ۴۳۰۹، ۴۳۳۰، ۴۳۳۳، ۴۳۳۶، ۴۳۴۲، ۴۳۵۶، ۴۳۶۶، ۴۳۶۹، ۴۳۷۳، ۴۳۸۲، ۴۳۸۶، ۴۳۹۳،

۴۳۹۶_ ۴۳۹۸، ۴۴۰۲، ۴۴۰۸، ۴۴۱۰، (ج_۸) ۴۵۲۶، ۴۷۴۶، (ج_۹) ۵۴۱۸

عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب: (ج_۴) ۲۲۶۲، ۲۲۸۸، ۲۳۱۲، (ج_۶) ۳۳۷۸، (ج_۷) ۴۲۸۱، ۴۲۸۲، ۴۲۹۷_ ۴۲۹۹، ۴۳۰۲، ۴۳۰۶، ۴۳۲۹، ۴۳۳۳، ۴۳۳۵، ۴۳۴۰، ۴۳۴۴_ ۴۳۴۵، ۴۳۵۷_ ۴۳۵۸، ۴۳۶۲_ ۴۳۶۳، ۴۳۷۲، ۴۳۹۱، ۴۴۰۲، ۴۴۰۵، (ج_۸) ۴۵۰۹، ۴۵۲۶، ۴۶۱۶، ۴۶۳۴_ ۴۶۳۵، ۴۷۲۰، ۴۷۹۰، ۴۸۳۹ (ج_۹) ۵۱۸۶، (ج_۱۰) ۵۸۳۶

عبداللہ ابن عمرو بن العاص: (ج_۲) ۵۵۶_ ۵۵۷، ۶۱۲، ۱۲۳۴، (ج_۷) ۴۴۱۱، (ج_۹) ۵۲۸۸

عبداللہ ابن مبارک: (ج_۸) ۴۸۰۶

عبداللہ ابن محمد باقی باللہ، خواجہ: (ج_۱) ۱۷، ۳۰۸، ۳۰۶، ۴۲۰، ۴۲۵، (ج_۲) ۹۹۵، ۱۱۲۱، (ج_۴) ۲۴۲۲، ۲۴۲۶، (ج_۷) ۴۴۷۸، (ج_۸) ۴۴۸۸، ۴۴۹۳

عبداللہ ابن مسعود: (ج_۲) ۵۳۷_ ۵۳۰، ۵۵۳، ۵۷۵، ۵۸۷، ۶۱۱، ۶۱۵_ ۶۱۷، ۶۸۹، (ج_۳) ۱۴۹۴، ۱۶۵۱، (ج_۴) ۲۳۱۲، (ج_۵) ۲۹۸۰، ۳۰۵۰، (ج_۷) ۴۲۹۹، ۴۳۰۸، ۴۳۱۶، ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ۴۳۳۳، ۴۳۴۱، ۴۳۴۴، ۴۳۴۵، ۴۳۴۹، ۴۳۵۷، ۴۳۵۸، ۴۳۷۰، ۴۳۷۸ ۴۳۸۰، ۴۳۹۴، ۴۴۱۱، ۴۴۱۲، (ج_۸) ۴۵۲۵، ۴۷۸۶، ۴۷۸۹، (ج_۹) ۵۲۱۱، ۵۲۴۳، ۵۲۴۷، ۵۳۶۹، (ج_۱۰) ۶۱۴۸

عبداللہ ابوالخیر مرداد، شیخ: (ج_۶) ۳۱۹۷

عبداللہ احرار، شیخ: (ج_۴) ۲۲۹۰

عبداللہ احمدانی (حیدر آباد): (ج_۶) ۳۶۹۳

عبداللہ، اخوزادہ: (ج_۶) ۳۸۸۹، ۳۸۹۲

عبداللہ ارزنجانی، شیخ: (ج_۱) ۹۶، ۲۶۴

عبداللہ ازبک: (ج_۹) ۵۴۹۹

عبد اللہ اکبرآبادی، حافظ سید: (ج_۴) ۲۳۹۶، (ج_۶) ۳۳۵۸

عبداللہ الحافظ: (ج_۲) ۵۷۹

عبداللہ السفاح، ابوالعباس (عباسی خلیفہ): (ج_۵) ۲۹۲۱

عبداللہ الصغار: (ج_۲) ۶۱۵

عبداللہ العزیز، شاہ: (ج_۶) ۳۳۶۵

عبداللہ، العقیلی: (ج_۷) ۴۳۴۵، ۴۳۵۰

عبداللہ المحض، سید: (ج_۸) ۴۸۵۸

عبداللہ المدرث، سید: (ج_۸) ۴۸۵۹،

عبداللہ (المعروف زید)، امام: (ج_۱۰) ۵۹۹۶

عبداللہ الواعظ الاصغر، شیخ: (ج_۱) ۴۰۸، (ج_۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸، (ج_۹) ۵۱۸۷

عبداللہ الواعظ الاکبر، شیخ: (ج_۱) ۴۰۸، (ج_۳) ۱۳۶۵، (ج_۸) ۴۵۰۹

عبداللہ الٰہی، شیخ: (ج_۶) ۳۲۸۵

عبداللہ، امام دارمی بن عبدالرحمٰن: (ج_۵) ۲۸۸۳

عبداللہ انصاری، پیر (ہرات): (ج_۹) ۵۳۳۹، ۵۴۲۱

عبداللہ انصاری، خواجہ: (ج_۵) ۲۶۵۰، (ج_۶) ۳۲۹۵، (ج_۷) ۴۱۳۴، (ج_۸) ۴۸۶۶، (ج_۹) ۵۲۳۵، ۵۲۶۰، ۵۴۵۶

عبد اللہ آفندی عناقی، مفتی مکہ مکرمہ: (ج_۴) ۲۴۵۱، (ج_۵) ۲۸۱۳، (ج_۶) ۳۲۵۷، ۳۹۵۵، (ج_۸) ۴۵۹۹

عبداللہ بابر، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۵
عبد اللہ بخاری، شیخ میر: (ج۔۶) ۳۸۷۳۔۳۸۷۴، (ج۔۱۰)۵۸۷۵، ۵۹۳۳
عبداللہ برش آبادی، شیخ: (ج۔۸)۴۸۴۶،
عبداللہ بروہی، خواجہ: (ج۔۱)۳۸۱
عبداللہ بلخی، امیر: (ج۔۱)۲۹۴، ۲۹۵
عبداللہ بن ابراہیم محبوب، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۶
عبداللہ بن ابراہیم: (ج۔۷)۴۳۰۶
عبداللہ بن ابوبکر صدیق: (ج۔۵)۲۸۶۱، ۲۹۱۵، ۳۰۷۱، ۳۱۰۶، (ج۔۶)۳۹۷۹، (ج۔۷)۴۰۳۱
عبداللہ بن ابی اوفی: (ج۔۲)۵۳۷
عبداللہ بن ابی بن سلول: (ج۔۸)۴۶۲۰،
عبداللہ بن ابی زیاد: (ج۔۷)۴۳۰۸
عبداللہ بن احمد: (ج۔۶)۳۹۵۵، (ج۔۷)۴۴۶۷
عبداللہ بن احمد بن حنبل: (ج۔۲)۵۱د
عبداللہ بن ادریس: (ج۔۲)۵۴۶، ۵۷۷
عبداللہ بن اسد: (ج۔۷)۴۳۳۸
عبداللہ بن الحسین القاضی: (ج۔۲)۶۰۲
عبداللہ بن الزبیر الحمیدی: (ج۔۲)۵۰۷
عبداللہ بن الصباح: (ج۔۲)۵۵۱
عبداللہ بن المستیذ: (ج۔۷)۴۳۰۵
عبداللہ بن بسر: (ج۔۲)۵۳۲
عبداللہ بن جعفر: (ج۔۸)۴۵۲۶،
عبداللہ بن جعفر المزنی: (ج۔۲)۵۱۹
عبداللہ بن جعفر مدھر باعلوی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۵، ۳۲۰۶
عبداللہ بن حسین سویدی بغدادی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۷۸
عبداللہ بن خالد: (ج۔۲)۵۶۹
عبداللہ بن روح: (ج۔۷)۴۳۰۹
عبداللہ بن زید: (ج۔۲)۵۵۷
عبداللہ بن زید بن عبد ربہ: (ج۔۲)۶۹۷
عبد اللہ بن زین الدین بصروی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۷۸، ۳۲۲۸
عبداللہ بن سالم بصری: (ج۔۶)۳۱۷۰، ۳۱۷۵، ۳۱۹۱،
عبداللہ بن سبر: (ج۔۷)۴۳۷۸
عبداللہ بن سفیان المزنی: (ج۔۲)۵۵۶
عبداللہ بن سلیمان ماجری، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۶، (ج۔۷)۴۲۸۵
عبداللہ بن سہیل، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۶
عبداللہ بن ضمرۃ السلولی: (ج۔۲)۶۰۷
عبداللہ بن عامر: (ج۔۲)۶۳۲
عبد اللہ بن عبد الرحمٰن: (ج۔۲)۵۲۹، ۵۵۵، ۵۹۹، (ج۔۵) ۲۷۰۰، ۲۷۰۳، (ج۔۶) ۳۱۸۹۔۳۱۹۰، (ج۔۷)۴۳۰۹
عبداللہ بن عبدالرحمٰن جبرین: (ج۔۵)۲۶۹۸
عبداللہ بن عبدالعزیز: (ج۔۷)۴۳۴۵
عبداللہ بن عبدالقدوس: (ج۔۲)۵۱۷
عبداللہ بن عبدالوہاب: (ج۔۷)۴۲۹۵
عبد اللہ بن علی باحسین سقاف، سید شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۱۔

۳۱۹۲، ۳۲۱۲
عبداللہ بن عمار: (ج۔۷) ۴۲۸۲
عبداللہ بن عمر الجوہری: (ج۔۲) ۵۶۲
عبداللہ بن عمر مھعار، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۰۵
عبداللہ بن عنبسۃ: (ج۔۲) ۵۳۴۔۵۳۵، (ج۔۷)
۴۲۹۰۔۴۲۹۱، ۴۲۹۵، ۴۲۸۹،
عبداللہ بن غنام: (ج۔۷) ۴۲۸۹۔۴۲۹۱
عبداللہ بن قیس: (ج۔۷) ۴۳۴۲،
عبداللہ بن مبارک: (ج۔۳) ۱۵۹۶، (ج۔۵) ۳۰۵۱،
(ج۔۶) ۳۹۵۶، (ج۔۷) ۴۳۱۱، ۴۳۴۵، (ج۔۹) ۵۱۱۰
عبداللہ بن محمد: (ج۔۲) ۵۱۷، ۵۷۶
عبداللہ بن محمد الطیفونی، ابوالعباس: (ج۔۲) ۶۰۷
عبداللہ بن محمد بن اسحٰق: (ج۔۲) ۵۲۷
عبداللہ بن محمد بن الحنفیۃ: (ج۔۷) ۴۳۶۳،
عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان: (ج۔۲) ۶۲۷
عبداللہ بن محمد بن سفیان: (ج۔۲) ۵۵۸
عبداللہ بن محمد طاہر مرادی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۳۲۔۳۲۳۳
عبداللہ بن مسلمۃ: (ج۔۷) ۴۲۹۱، ۴۲۹۲
عبداللہ بن مصطفیٰ، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۱۴
عبداللہ بن مغفل المزنی: (ج۔۲) ۵۲۸
عبداللہ بن مفضل: (ج۔۷) ۴۳۶۱، ۴۳۶۱
عبداللہ بن منفد: (ج۔۷) ۴۳۴۳، ۴۳۴۳
عبداللہ بن موسیٰ: (ج۔۲) ۵۵۸
عبداللہ بن وہب: (ج۔۲) ۶۰۵
عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ، ابوبکر: (ج۔۲) ۵۸۷
عبداللہ بن یوسف الاصبہانی: (ج۔۲) ۵۴۲
عبداللہ بہاؤالدین: (ج۔۷) ۴۲۶۱
عبداللہ پشاوری، سید (المعروف حاجی بہادر کوہاٹی):
(ج۔۱۰) ۵۸۶۶، ۵۰۶۸، ۵۸۸۸۔۵۸۸۹، ۵۸۹۱،
۵۹۳۰
عبداللہ، پیر (المعروف پیر بارو): (ج۔۶) ۳۷۹۵
عبداللہ، تاج الدین (فرزند امام تورپشتی): (ج۔۵)
۲۸۴۸۔۲۸۴۹
عبداللہ، تاج الدین (فرزند نظام الدین محمد): (ج۔۵)
۲۸۴۹
عبداللہ پٹائی (حیدرآباد): (ج۔۶) ۳۶۹۲
عبداللہ ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۶۸۸
عبداللہ جان سرہندی، عرف شاہ آغا: (ج۔۶) ۲۸۱۷،
(ج۔۶) ۳۴۲۱، ۳۴۲۴ ۱، ۳۴۴۹، ۳۵۲۴، ۳۵۲۸۔
۳۵۲۹، ۳۵۳۹۔۳۵۴۱، ۳۵۵۴، ۳۶۰۰، ۳۶۰۵،
۳۶۱۰، ۳۶۱۳، ۳۷۰۱۔۳۷۰۲، ۳۷۰۶۔۳۷۰۷
عبداللہ جان فاروقی، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۷۰،
عبداللہ جان، پیر: (ج۔۹) ۵۵۷۳
عبداللہ جبوری: (ج۔۵) ۲۷۰۰، (ج۔۶) ۳۹۵۶
عبداللہ (جد امجد علامہ سید حبیب احمد نقشبندی): (ج۔۱۰)
۶۰۷۲
عبداللہ جونی، شیخ: (ج۔۴) ۲۲۵۹
عبداللہ جیلی، سید: (ج۔۸) ۴۸۵۹
عبداللہ، حافظ (فرزند مولانا حافظ عبداللطیف پشاوری

نقشبندی):(ج۔۶)۳۸۵۹

عبداللہ حجازی، شیخ:(ج۔۱۰)۵۷۵۹

عبداللہ حسینی:(ج۔۶)۳۴۱۶

عبداللہ حکیم، ڈاکٹر:(ج۔۶)۳۷۱۲-۳۷۱۳

عبداللہ خان بروہی بلوچ، میر:(ج۔۱۰)۵۹۵۱

عبداللہ خان مہمند (ولد ارباب معزاللہ خان): (ج۔۱۰) ۵۸۷۶

عبداللہ خان نقشبندی: (ج۔۳) ۱۸۶۲، (ج۔۴) ۲۲۵۲، (ج۔۶) ۳۸۵۰، (ج۔۸) ۴۵۱۳، ۴۵۶۰

عبداللہ خجندی، شیخ:(ج۔۱)۲۳۸

عبداللہ خرپانی، شیخ:(ج۔۴)۲۵۰۶

عبداللہ خرقہ پوش، ملا:(ج۔۶)۳۵۵۸

عبداللہ، خواجہ:(ج۔۹)۵۴۷۴

عبداللہ خواجہ:(ج۔۷)۴۱۳۹

عبداللہ خویشگی قصوری، مولانا: (ج۔۳) ۱۴۰۳، (ج۔۴) ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۵۰، ۲۲۵۲، ۲۲۵۴-۲۲۵۶، (ج۔۵) ۲۸۱۶، ۳۱۰۹، (ج۔۶) ۳۹۵۶، (ج۔۸) ۴۶۰۰، (ج۔۹) ۵۳۳۱-۵۳۳۲، ۵۳۶۳، ۵۳۶۵، ۵۳۷۱، ۵۳۸۴

عبداللہ داغستانی، شیخ:(ج۔۶)۳۲۴۴-۳۲۴۵، ۳۲۴۹

عبداللہ دحلان مکی، شیخ:(ج۔۶)۳۷۵۶

عبداللہ درخانی، مولانا:(ج۔۶)۳۷۳۳، (ج۔۱۰)۵۹۵۳

عبداللہ، ڈاکٹر سید: (ج۔۵) ۲۹۷۴، ۳۰۱۱، (ج۔۶) ۳۹۵۵

عبداللہ (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷) ۴۳۵۴، ۴۳۶۳، ۴۳۶۷، ۴۳۷۲، ۴۲۸۵، ۴۳۸۷-۴۳۸۸

عبداللہ روپڑی: (ج۔۱) ۳۰، (ج۔۴) ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۳۶، ۲۵۵۶

عبداللہ رومی (مفتی اعظم خلافت عثمانیہ):(ج۔۶)۳۱۸۳

عبداللہ سالم:(ج۔۸)۴۸۹۳

عبداللہ سرطاوی، مفتی:(ن۔۵)۲۶۹۲

عبداللہ سقاف، شیخ:(ج۔۶)۳۱۹۲

عبداللہ سلطان پوری، ملا: (ج۔۴) ۲۳۹۷، (ج۔۸) ۴۹۳۱، (ج۔۹) ۵۱۳۲، ۵۱۶۰، (ج۔۱۰) ۵۷۰۰

عبداللہ سمندر غوریالی (مصنف):(ج۔۱۰)۵۹۵۹

عبداللہ سندھی، شیخ مکی:(ج۔۶)۳۵۰۰

عبداللہ سورتی:(ج۔۴)۲۴۱۳

عبداللہ سولنگی، الحاج:(ج۔۶)۳۶۶۸

عبداللہ سہروردی:(ج۔۱)۱۱، ۱۸، ۶۱، ۱۴۲، (ج۔۲)۱۱۰۱

عبداللہ شاہ وبھڑائی، حاجی (دادو):(ج۔۶)۳۶۹۱

عبداللہ، شاہ: (ج۔۶)۳۳۷۰، (ج۔۹)۵۵۲۵

عبداللہ شاہ (بخارا):(ج۔۴)۲۰۰۱

عبداللہ شاہ، سید (مرشد سید عنایت اللہ شاہ): (ج۔۶) ۳۴۹۵

عبداللہ شاہ، مولانا (خلیفہ مولانا عبد الغفار نقشبندی): (ج۔۱۰)۶۰۶۸

عبداللہ، شیخ (فرزند شیخ شہباز مومند ؒ): (ج۔۱۰) ۵۸۶۹-۵۸۷۰

عبداللہ، شیخ:(ج۔۱)۴۰۸، (ج۔۹)۵۲۲۸

عبداللہ، صاحبزادہ (پشین کوئٹہ): (ج۔۶)۳۷۱۷

عبداللہ، صاحبزادہ، خواجہ: (ج۔۷)۴۴۶۷

عبداللہ صلاح الدین: (ج۔۷)۴۲۶۱

عبداللہ صوفی، شیخ: (ج۔۹)۵۲۱۶

عبداللہ، عارف باللہ: (ج۔۷)۴۰۶۱

عبداللہ عباسی شافعی، علامہ: (ج۔۹)۵۳۴۱

عبداللہ عتاقی زادہ، مفتی: (ج۔۹)۵۳۴۱

عبد اللہ عرف خواجہ خورد، مولانا قاضی: (ج۔۱) ۲۱۷، (ج۔۶)۳۳۴۵

عبداللہ، علامہ: (ج۔۱)۴۲

عبداللہ علمدار: (ج۔۸)۴۸۴۶

عبداللہ علوی حداد تریمی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۱

عبد اللہ غازی ہندی مکی، شیخ: (ج۔۵) ۲۷۰۳، (ج۔۶) ۳۱۹۰، ۳۹۵۵۔۳۹۵۶، (ج۔۸)۴۸۵۱

عبداللہ غریب، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۶

عبداللہ غلام علی، شاہ: (ج۔۴)۲۵۰۶۔۲۵۰۷، (ج۔۸)۴۸۶۸، ۴۹۰۶

عبداللہ فردی، شیخ: (ج۔۴)۲۵۱۰

عبداللہ قادری ٹھٹوی، سید: (ج۔۱۰)۵۸۹۰

عبداللہ، قاضی: (ج۔۴)۲۰۵۲، ۲۰۶۵

عبداللہ قریشی: (ج۔۵)۲۹۴۴

عبداللہ قطب، شیخ: (ج۔۱)۱۱، ۱۸، ۱۴۱، (ج۔۶)۳۹۵۶، (ج۔۱۰)۵۶۲۱

عبداللہ قندھاری، مولوی: (ج۔۱۰)۵۹۵۵

عبداللہ کاکڑ، ملا: (ج۔۶، ۳۵۵۸

عبداللہ کلاں بن عبید اللہ احرار، خواجہ: (ج۔۵)۲۹۱۰

عبداللہ کندیاں نقشبندی، خواجہ: (ج۔۶)۳۸۴۶

عبداللہ، مجددی خواجہ: (ج۔۶)۳۴۴۳

عبداللہ محدث دکن، سید: (ج۔۱۰)۶۲۴۴

عبداللہ محمد شریف المکی: (ج۔۱۰)۵۶۳۰

عبداللہ، مخدوم محفہ والے (نواب شاہ): (ج۔۶)۳۶۹۴

عبداللہ، مخدوم ولد مخدوم میدنہ: (ج۔۶)۳۴۷۶

عبداللہ مدنی، السید بن محمد: (ج۔۶)۳۹۵۶

عبد اللہ مراد مکی حنفی شہید، شیخ ابو الخیر: (ج۔۶) ۳۹۱۲، ۳۹۵۵

عبداللہ معلّمی، شیخ بن عبدالرحمٰن: (ج۔۶)۳۹۵۶

عبداللہ مغربی، شیخ: (ج۔)۹۵، (ج۔۶)۳۱۶۷، (ج۔۸)۴۸۴۶، (ج۔۱۰)۵۶۲۸، ۵۷۵۹

عبداللہ مکی بن سالم: (ج۔۵)۳۰۷۹

عبداللہ میاں، شیخ: (ج۔۱)۳۳۱۰

عبداللہ میرغنی، علامہ سید: (ج۔۵)۲۶۸۴

عبداللہ نقشبندی القادری، شاہ: (ج۔۶)۳۴۱۰

عبد اللہ نقشبندی، حافظ (مرید خواجہ محمد قاسم موہڑوی): (ج۔۶)۳۸۳۰

عبداللہ نقشبندی، شاہ: (ج۔۶)۳۴۱۰، ۳۹۸۲

عبد اللہ نقشبندی، صوفی (خلیفہ زندہ پیر گھکول شریف): (ج۔۶)۳۹۲۵

عبد اللہ نقشبندی مجددی: (ج۔۷) ۴۴۷۸، (ج۔۸)

۴۴۸۸

عبداللہ (نواسہ غلام محمد پشاوری نقشبندی مجددی): (ج۔۶) ۳۸۶۷

عبداللہ وجیہ الدین: (ج۔۸) ۴۸۵۵،

عبداللہ، وڈیرہ: (ج۔۶) ۳۶۱۱

عبداللہ ولد نعمت اللہ: (ج۔۶) ۳۴۷۶

عبداللہ وہ وہ لی اوغلو، علامہ: (ج۔۵) ۲۷۶۵

عبداللہ ہراتی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۷۹

عبداللہ ہروہی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۸۲

عبداللہب بن مسعود: (ج۔۸) ۴۷۸۶

عبد المالک گھلو، مولانا (مرید خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۱۔۶۰۵۲

عبد الماجد دریا آبادی: (ج۔۲) ۹۸۸، (ج۔۶) ۳۶۴۰، ۳۹۵۶، (ج۔۸) ۴۸۳۲

عبد المالک اخونزادہ، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۹۲

عبد المالک صدیقی، حافظ قاری حاجی: (ج۔۱۰) ۶۰۳۳، ۶۰۵۶

عبد المالک قریشی، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

عبد المالک مجددی، میاں (صوفی کراچی): (ج۔۶) ۳۶۹۱

عبد المجتبیٰ رضوی: (ج۔۸) ۴۸۶۳۔۴۸۶۴

عبد المجید اخوان زادہ، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

عبد المجید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی: (ج۔۱۰) ۶۳۷۹، ۶۴۰۰۔۶۴۰۱، ۶۴۱۶

عبد المجید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی: (ج۔۵) ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۸۳، ۲۷۰۰، (ج۔۶) ۳۱۹۰، ۳۹۵۶، (ج۔۱۰) ۶۳۷۹، ۶۴۰۰، ۶۴۰۱، ۶۴۱۶

عبد المجید جان (فرزند محمد اسماعیل جان مجددی روشن): (ج۔۶) ۳۴۹۴۔۳۴۹۵، ۳۶۱۹

عبد المجید، حافظ خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۱۱، ۳۷۱۹۔۳۷۲۰

عبد المجید خان، سلطان: (ج۔۸) ۴۶۶۲، (ج۔۹) ۵۲۵۲

عبد المجید خان، شیخ: (ج۔۴) ۲۵۰۸، (ج۔۱۰) ۶۴۲۰

عبد المجید، خواجہ (مرشد خواجہ عبد العزیز): (ج۔۶) ۳۴۹۵

عبد المجید دہلوی، حکیم: (ج۔۱۰) ۵۹۳۵

عبد المجید سالک: (ج۔۱) ۳۳، (ج۔۵) ۲۹۲۵۔۲۹۲۷، ۲۹۴۴، ۳۰۴۱، ۳۱۱۷، (ج۔۶) ۳۱۲۹، ۳۱۴۴

عبد المجید سندھی، مولانا (خلیفہ سید فیض محمد شاہ قندھاری): (ج۔۱۰) ۵۸۵۹

عبد المجید سیفی، حکیم: (ج۔۵) ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، (ج۔۸) ۴۵۷۸۔۴۵۷۹، ۴۹۸۵،

عبد المجید شاہ، سید (شاگرد محمد عبد اللہ درخانی نقشبندی): (ج۔۶) ۳۷۳۸

عبد المجید، شیخ: (ج۔۲) ۱۰۱.۱، (ج۔۹) ۵۱۸۰

عبد المجید، شیخ (مرید خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۴۷، ۶۰۴۹

عبد المجید، قاری حافظ سید: (ج۔۱۰) ۵۹۵۷

عبد المجید قصوری، مولانا، خلیفہ سید فیض محمد شاہ قندھاری): (ج۔۱۰) ۵۸۵۹

عبدالمجید، مولانا: (ج_۶) ۳۳۶۹، ۳۳۷۲، ۳۳۸۲

عبدالمحسن بن صالح مرادی، شیخ: (ج_۶) ۳۲۳۳، ۳۲۴۰_۳۲۴۱

عبدالمصطفیٰ ازہری، علامہ: (ج_۶) ۳۶۷۱، (ج_۱۰) ۵۸۱۰

عبدالمطلب: (ج_۸) ۴۸۴۰

عبدالمعطی، ڈاکٹر: (ج_۲) ۵۶۰

عبدالمقتدر قادری بدایونی، شاہ مولانا: (ج_۵) ۲۸۸۱

عبدالملک: (ج_۴) ۲۳۱۴

عبدالملک بن مرادن (خلیفہ امویہ): (ج_۵) ۳۰۵۶

عبدالمنان پلوسی، مولانا: (ج_۶) ۳۸۵۴

عبدالمنان (فرزند بابا لعل خان کانشوی بالاکوٹی): (ج_۱۰) ۵۸۸۴

عبدالمومن بن عبداللہ ازبک: (ج_۵) ۲۶۰۱، (ج_۱۰) ۵۶۷۰

عبدالمومن لاہوری، مولانا: (ج_۲) ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، (ج_۳) ۱۴۲۲، ۱۸۵۷، ۱۸۶۴، (ج_۴) ۲۳۹۴، ۳۰۳۱_۳۰۳۴، ۳۰۴۴

عبدالنبی، شیخ صدر الصدور: (ج_۴) ۲۴۰۰، ۲۴۰۲، ۲۴۰۶، (ج_۱۰) ۵۷۰۰

عبدالنبی، شیخ (ہمعصر عالم شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی): (ج_۱۰) ۵۹۱۹

عبدالنبی، شیخ محدث: (ج_۴) ۲۰۰۱، ۲۰۹۱، ۲۱۶۰، ۲۳۹۹، ۲۴۰۳، (ج_۸) ۴۹۳۲، ۴۹۳۶، (ج_۹) ۵۱۳۳، ۵۱۶۰، ۵۵۱۳

عبدالنبی قریشی، مولانا: (ج_۱۰) ۵۹۴۵

عبدالنبی، مولانا: (ج_۴) ۲۱۱۹، ۲۴۰۵

عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر: (ج_۵) ۲۹۰۵، (ج_۶) ۳۶۴۲، (ج_۱۰) ۵۶۹۶

عبدالواحد: (ج_۸) ۴۸۴۱

عبدالواحد الملیحی: (ج_۲) ۵۳۵، (ج_۷) ۴۲۹۱

عبدالواحد بلگرامی، میر: (ج_۵) ۲۸۷۷

عبدالواحد بن زیاد: (ج_۷) ۴۳۰۸

عبدالواحد بن زید، شیخ: (ج_۸) ۴۸۵۶،

عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی: (ج_۸) ۴۸۶۰

عبدالواحد بن عبدالعزیز، ابوالفضل: (ج_۸) ۴۸۴۹

عبدالواحد بن عبدالواسط: (ج_۱۰) ۶۱۴۱

عبدالواحد بوبکائی، میاں حاجی: (ج_۶) ۳۶۰۳

عبدالواحد پاٹائی: (ج_۶) ۳۵۱۳

عبدالواحد خان: (ج_۹) ۵۲۵۲

عبدالواحد، سیوستانی (مخذوم): (ج_۶) ۳۴۴۲، ۳۴۴۹، ۳۴۷۸، ۳۵۱۲_۳۵۱۳، ۳۵۱۵_۳۵۱۶، ۳۵۱۸_۳۵۲۰، ۳۵۲۳، ۳۶۰۵، ۳۷۰۲

عبدالواحد شاہ، سید قاری (خلیفہ سید فیض محمد شاہ قندھاری): (ج_۱۰) ۵۸۵۹

عبدالواحد (فرزند صوفی خیر محمد نقشبندی مجددی): (ج_۱۰) ۵۹۵۸

عبدالواحد لاہوری، مولانا: (ج_۳) ۱۳۷۳، (ج_۴) ۲۳۹۳، (ج_۵) ۲۷۴۸

عبدالواحد، مخدوم سھونی: (ج_۶) ۳۴۴۰

عبد الواحد معینی، سید : (ج۔۵) ۲۹۴۵، ۳۰۱۱، ۳۰۲۰، ۳۰۴۲،(ج۔۶)۳۹۵۶
عبدالواحد، میاں (نواب شاہ): (ج۔۶)۳۶۹۴
عبدالواحد یحییٰ، شیخ: (ج۔۹)۵۲۵۵
عبدالواحد آخوند، ملا: ۳۷۳۱
عبدالوارث خاں، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۴۹۲
عبدالواسط بن ظم ظم: (ج۔۱۰)۶۱۴۱
عبدالوالی، مخدوم: (ج۔۶)۳۴۸۶
عبدالودود خان: (ج۔۲)۷۳۶،(ج۔۶)۳۹۵۶
عبدالودود سلامی، مولانا: (ج۔۵)۲۹۱۳
عبدالوکیل دروبی دمشقی، شیخ: (ج۔۵) ۲۷۰
عبدالولی (نوشہرو فیروز): (ج۔۶)۳۴۴۱
عبدالولی، میاں: (ج۔۶)۳۴۷۵
عبدالوہاب بخاری، سید: (ج۔۱۰)۵۹۲۵
عبدالوہاب بخاری، شیخ: (ج۔۹)۱۴، ۲۱، ۵۵۱۳
عبدالوہاب بن احمد: (ج۔۲)۷۳۱
عبدالوہاب بن صالح، امام جامع العتیق: (ج۔۵)۲۸۴۶۔۲۸۴۷
عبدالوہاب بن عبدالمجید: (ج۔۲)۴۴
عبدالوہاب بن یاسین، شیخ: (ج۔۶)۳۳۲۸۔۳۳۲۹
عبدالوہاب، پیر (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج۔۱۰)۵۸۸۲
عبد الوہاب تاج الدین سبکی، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۴۶۔۲۸۴۷، ۲۸۵۰۔۲۸۵۲، ۲۸۵۴۔۲۸۵۵، ۲۸۵۷، (ج۔۶)۳۹۵۶
عبدالوہاب، حکیم: (ج۔۸)۴۵۰۳، ۴۹۱۹، ۴۸۵۹
عبد الوہاب، سید (المعروف اخوند پنجو بابا): (ج۔۱۰) ۵۸۶۵، ۵۸۷۴، ۵۸۸۶۔۵۸۸۷
عبدالوہاب، سید: (ج۔۶)۳۴۳۳
عبد الوہاب شعرانی، امام: (ج۔۱)۱۸۴، (ج۔۲)۵۳۲، ۵۸۸، ۵۹۳، ۶۳۸، (ج۔۳)۱۵۶۶، (ج۔۴)۲۳۲۶، (ج۔۵)۲۶۹۷، (ج۔۶)۳۹۵۷
عبدالوہاب، صوفی (مرید غوث اعظم): (ج۔۶)۳۵۶۷
عبد الوہاب (فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج۔۱۰)۵۸۷۵
عبد الوہاب متقی، شیخ: (ج۔۳)۱۹۸۲۔۱۹۸۳، (ج۔۴)۲۴۰۸، (ج۔۶)۳۳۵۰، (ج۔۱۰)۵۷۶۰
عبدالوہاب موسوی نیازی، پیر سید: (ج۔۵)۲۶۸۹
عبدالوہاب، مولانا: (ج۔۶)۳۳۷۸
عبدالوہاب، میاں ابن پیر ثانی: (ج۔۶)۳۸۰۵
عبدالہادی بدایونی، مولانا: (ج۔۱)۴۵۲، (ج۔۳)۱۳۷۴، ۱۴۲۲، (ج۔۵)۲۷۴۸
عبدالہادی بزمی، پروفیسر: (ج۔۱۰)۵۹۵۸
عبدالہادی ٹھٹوی، سید (عرف جمیل شاہ ناگروی): (ج۔۶)۳۶۸۸
عبدالہادی، شیخ: (ج۔۴)۲۳۹۶، (ج۔۶)۳۴۵۲، ۳۶۶۴
عبد بن جراد: (ج۔۷)۴۴۱۱، ۴۴۱۳
عبد مصری بن علی، شیخ: (ج۔۶)۳۶۵۳
عبد مناف: (ج۔۸)۴۸۴۰

عبدی، ملا (والد شاہ محمد بدخشی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۸

عبدالقادر بدایونی، ملا: (ج۔۳) ۱۴۴۲، (ج۔۴) ۲۲۶۹

عبدۃ بن عبید اللہ: (ج۔۲) ۵۷۳

عبقۃ بن عامر: (ج۔۷) ۴۳۶۰، ۴۳۷۶

عبید الرحمٰن فاروقی مجددی (فرزند شاہ ابوالفیض بلال فاروقی مجددی): (ج۔۶) ۳۷۵۸_۳۷۵۹

عبید اللہ احرار، خواجہ: (ج۔۲) ۲۶۲_ ۲۶۳، ۲۹۹، ۳۰۴، ۳۱۷، ۳۲۳، ۳۳۶، ۳۴۵، ۳۵۳، ۳۶۲، ۴۲۰، ۴۲۵، (ج۔۲) ۹۹۵، ۱۲۱۵، (ج۔۳) ۱۴۵۳، ۱۶۸۴، (ج۔۴) ۱۹۴۴، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۱۹۷، ۲۲۵۰_۲۲۵۲، ۲۲۶۲_ ۲۲۶۴، ۲۳۱۷، ۲۴۲۳، (ج۔۵) ۲۶۷۸، ۲۷۲۸، ۲۸۹۰، ۲۹۷۸، (ج۔۶) ۳۲۲۶ ۳۲۸۵_ ۳۲۸۶، ۳۲۹۸، ۳۵۶۶، ۳۹۵۷، ۳۹۸۱، (ج۔۷) ۴۰۳۴، ۴۰۸۰، ۴۱۰۳، ۴۱۳۸، ۴۱۳۹، ۴۱۴۳، (ج۔۸) ۴۵۲۰، ۴۶۱۵، ۴۶۹۶، ۴۷۵۸، ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶_ ۴۸۶۷، (ج۔۹) ۵۱۵۷، ۵۲۹۴_ ۵۲۹۵، ۵۴۷۴، ۵۵۳۲، ۵۳۵۰، ۵۳۶۹، ۵۳۸۸، (ج۔۱۰) ۵۷۸۴_ ۵۷۸۷، ۵۷۹۰، ۵۷۹۸، ۵۷۸۳، ۶۱۰۱_ ۶۱۰۲، ۶۱۴۰، ۶۱۵۴، ۶۲۷۷

عبید اللہ بلخی عشقی، امیر: (ج۔۴) ۲۳۶۵

عبید اللہ بن ابی رافع: (ج۔۲) ۵۴۹

عبید اللہ بن الفضل الکلاعی: (ج۔۷) ۴۲۸۴

عبید اللہ بن عمر القواریری: (ج۔۲) ۵۶۹

عبید اللہ بن معاذ: (ج۔۷) ۴۲۸۱

عبید اللہ بن موسیٰ: (ج۔۲) ۵۵۹، (ج۔۷) ۴۲۸۱

عبید اللہ جان فاروقی نقشبندی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۱۰۴

عبید اللہ سرہندی خواجہ: (ج۔۵) ۲۲۸۱

عبید اللہ سرہندی، خواجہ (فرزند خواجہ معصوم سرہندی): (ج۔۱۰) ۵۷۵۹

عبید اللہ سمرقندی: (ج۔۷) ۴۰۶۱

عبید اللہ، شیخ عارف باللہ: (ج۔۷) ۴۰۶۱

عبید اللہ فاروقی مجددی: (ج۔۶) ۳۷۵۸

عبید اللہ قدسی مصنف آزادی کی تحریکیں: (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

عبید اللہ مجددی سرہندی، (مروج الشریعہ): (ج۔۱۰) ۵۸۷۵

عبید اللہ مروج، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۶۷

عبید اللہ میاں گل (فرزند و خلیفہ میاں محمد عمر چمکنی): (ج۔۶) ۳۸۹۹

عبید اللہ نہری، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۸۹

عبید بن شریک: (ج۔۲) ۵۶۳

عبید کابلی، خواجہ: (ج۔۱) ۲۹۴_۲۹۵، ۲۹۸

عبیدۃ الربزی: (ج۔۲) ۵۵۱

عبیدۃ بن ابی رائطہ: (ج۔۲) ۵۲۸_۵۲۹

عتبہ بن حماد الدمشقی، ابوخلید: (ج۔۲) ۶۰۶

عتریس، شیخ (ولی اللہ): (ج۔۶) ۳۲۱۰

عثمان آخوند، ملا: (ج۔۶) ۳۷۱۱، ۳۷۱۵، ۳۷۲۱

عثمان ابن ابی شیبہ: (ج۔۲) ۵۲۱، (ج۔۷) ۴۲۹۹

عثمان ابن سعد: (ج۔۲) ۵۴۰

عثمان ابن موہب: (ج۔۷) ۴۲۹۷

عثمان احمد آبادی: (ج۔۶) ۳۶۲۹_۳۶۳۰

عثمان اخوند سنٹیا کاکڑ، ملا: (ج_۱۰)۵۹۵۲

عثمان الہندی: (ج_۲)۵۶۹

عثمان بن ابی العاص، الثقفی: (ج_۷)۴۲۹۲، ۴۳۹۹

عثمان بن سعید: (ج_۲)۵۴۱

عثمان بن سند الوائلی، الشیخ: (ج_۱۰)۶۳۹۷

عثمان بن عامر: (ج_۷)۴۰۱۸۰

عثمان بن عبداللہ: (ج_۷)۴۲۹۸، ۴۴۰۱

عثمان بن عبدالسلام داغستانی، شیخ: (ج_۵)۲۶۸۵

عثمان بن عفان (خلیفہ سوم): (ج_۱) ۲۱۷، ۴۳۶، (ج_۲)۶۸۸، (ج_۳)۱۵۶۶، ۱۶۳۶، ۱۶۷۱، ۱۶۸۸، ۱۷۷۹، (ج_۴)۱۹۴۸، ۲۰۲۲، (ج_۵)۲۰۶۲، ۲۳۷۰، ۲۵۰۴، ۲۶۰۲، ۲۶۴۰، ۲۷۴۴، ۳۰۹۶، ۳۰۹۹، (ج_۶) ۳۶۱۷، ۳۶۲۳، ۳۸۴۰، (ج_۷) ۴۱۴۵، ۴۱۴۷، ۴۲۹۷_ ۴۲۹۹، ۴۴۰۱، (ج_۸) ۴۴۸۷، ۴۵۶۱، ۴۵۶۳، ۴۷۲۸، ۴۷۳۸، ۴۷۴۸، ۴۸۰۶، ۴۸۲۴، ۴۸۳۰، (ج_۹) ۵۰۷۱، ۵۰۷۸_ ۵۰۷۹، ۵۰۸۳، ۵۱۳۷، ۵۲۵۱، ۵۳۸۷، ۵۴۹۷، ۵۵۲۰، (ج_۱۰) ۵۶۱۱، ۵۶۷۰، ۵۶۸۶، ۵۷۶۱، ۵۷۸۰، ۵۹۴۰، ۶۰۵۲، ۶۳۸۹، ۶۳۹۵

عثمان بن فرید نوری پاشا: (ج_۵)۲۶۹۷

عثمان بن محمد: (ج_۷)۴۴۱۲

عثمان بن محمد قادری بغدادی، شیخ: (ج_۶)۳۲۱۱

عثمان پاشا ابن شہزاد: (ج_۶)۳۲۷۷

عثمان پاشا ابوطوق (گورنر دمشق): (ج_۶)۳۱۸۰، ۳۲۳۰

عثمان جالندھری: (ج_۴)۲۴۳۷

عثمان خان سوم، سلطان (گورنر دمشق): (ج_۶)۳۱۷۴

عثمان سراج الدین خالدی، شیخ: (ج_۶) ۳۲۶۴_ ۳۲۶۵، ۳۲۶۸، ۳۲۸۰_ ۳۲۸۴، ۳۲۸۸_ ۳۲۸۹

عثمان، شاہ: (ج_۶)۳۲۸۱

عثمان شمعہ: (ج_۶)۳۱۷۰، ۳۱۷۵

عثمان، شیخ: (ج_۶)۳۲۷۸، ۳۲۸۰

عثمان، شیخ سلطان: (ج_۶)۳۲۸۷

عثمان، شیخ (مصنف اصفی الموارد فی ترجمة حضرة سیدنا خالد): (ج_۱۰)۶۳۹۴

عثمان علی شاہ، سید (کرماں والے): (ج_۱۰)۶۰۷۷_ ۶۰۷۸

عثمان علی میر (والی دکن): (ج_۶)۳۷۷۲، ۳۷۸۱

عثمان غنی طیبی: (ج_۱۰)۲۴۳۹

عثمان لاڑکانوی، فقیر: (ج_۶)۳۶۹۶

عثمان متعلوی، مخدوم (ہمعصر مخدوم عبدالواحد سیوستانی): (ج_۶)۳۷۰۲

عثمان مغربی: (ج_۸)۴۸۴۶،

عثمان نقشبندی مجددی پشاوری ثم دہلوی، شیخ: (ج_۱۰) ۵۸۶۴، ۵۸۶۷، ۵۸۸۶_ ۵۸۸۷

عثمان نوری توباس: (ج_۶)۳۲۷۱

عثمان ہارونی، خواجہ: (ج_۶)۳۳۶۴،

عثمان ہروی: (ج_۸)۴۸۴۲

عثمان یمنی، شیخ (خلیفہ مجدد الف ثانی): (ج_۶) ۳۱۶۱، (ج_۱۰)۵۶۲۷

عجب نور خٹک (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی):

(ج_۱۰)۵۹۳۷

عجلوانی، علامہ: (ج_۲)۶۰۱، ۶۲۰، (ج_۷)۴۳۰۷

عدنان خورشید مسعودی، ڈاکٹر: (ج_۴)۲۱۹۴، (ج_۹) ۵۰۰۲، ۵۵۷۹، (ج_۱۰)۶۲۴۵، ۶۲ ۲، ۶۳۴۶

عدنان قبانی، شیخ: (ج_۶)۳۲۴۹

عدی: (ج_۸)۴۸۴۹،

عدی بن مسافر الاموی: (ج_۹)۵۴۶۷

عرب خان، مرزا: (ج_۹)۵۲۱۵، ۵۲۰۷

عرباض بن ساریہ: (ج_۷)۴۳۵۴، ۴۳۵۶، ۴۳۶۱، ۴۳۸۷

عرفان احمد انصاری، قادری: (ج_۸)۴۹۸۴،

عرفان السعید، مولانا (ایم_اے): (ج_۱۰)۶۴۳۴

عرفان حبیب، پروفیسر: (ج_۵) ۲۷۷۳_ ۲۷۷۹، ۲۷۸۱_۲۷۸۲، ۲۷۸۴_۲۷۹۱، ۲۷۹۳_۲۷۹۴

عروۃ بن رویم عراقی، علامہ: (ج_۲)۵۳۶، ۵۳۷، ۵۴۲، ۵۵۲، ۵۶۷، ۵۷۱، ۵۹۶، ۶۱۳، ۴، (ج_۷)۴۳۰۵، ۴۳۱۰، ۴۳۱۴، ۴۳۱۷، ۴۳۲۷

عزالدین کاشانی، علامہ: (ج_۲) ۵۳۸، ۵۸۴، ۵۸۸، (ج_۷)۴۳۱۱

عزت اللہ، شاہ: (ج_۶)۳۴۱۷

عزت اللہ شکر اللہی شیرازی، سید: (ج_۶)۳۴۷۶

عزت اللہ، صاحبزادہ: (ج_۶)۳۴۴۶

عزرائیل (علیہ السلام): (ج_۶)۳۹۷۸

عزیر محمود ازہری: (ج_۶) ۳۷۱، ۳۶۸۳، ۳۹۳۱، (ج_۱۰)۶۴۳۸

عزیز احمد، پروفیسر: (ج_۱)۲۷، (ج_۳)۱۸۸۵، (ج_۴) ۱۹۱۶، ۲۰۳۳، ۲۲۱۶، (ج_۵) ۲۵۷۲، ۲۵۷۹، ۲۸۳۰، ۲۸۴۲

عزیز الدین نفسی: (ج_۵)۲۹۲۳

عزیز الرحمٰن بجنوری، مفتی: (ج_۵) ۳۰۷۲، (ج_۶) ۳۹۵۷

عزیز الرحمٰن خان: (ج_۶)۳۷۹۸

عزیز الرحمٰن لائل پوری، پروفیسر چودھری: (ج_۵)۲۸۸۲

عزیز الرحمٰن مجددی، مولانا: (ج_۴)۲۳۹۶

عزیز الرحمٰن، مفتی: (ج_۲)۷۲۷، ۷۳۵، (ج_۵)۳۰۷۲

عزیز القدر مجددی، خواجہ: (ج_۱۰)۵۸۷۷، ۶۱۸۲

عزیز اللہ خان سلیمان خیل قندھاری: (ج_۶)۳۵۳۱

عزیز اللہ متعلوی: (ج_۶)۳۶۹۳

عزیز اللہ بندی، شیخ: (ج_۶)۳۲۰۵

عزیز جونپوری، شیخ: (ج_۲)۱۲۲۲

عزیز حسن بقائی، حافظ: (ج_۶)۳۹۵۷

عزیز کوکلتاش، مرزا: (ج_۷)۴۱۸۱

عزیزان علی رامتینی، خواجہ: (ج_۱)۲۴۸، (ج_۴)۲۲۶۰_۲۲۶۱، (ج_۷) ۴۰۷۳، ۴۰۹۲، ۴۰۹۷، (ج_۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، (ج_۹)۵۲۱۳

عصام الدین ہروی، مولانا: (ج_۳) ۱۷۰۴، (ج_۶) ۳۹۵۷

عصام بن اللیث اللیثی السدوسی: (ج_۲)۵۷۹

عصمت پناہ: (ج_۴)۲۲۲۸_۲۲۲۹، ۲۲۳۳

عصمۃ: (ج_۷)۴۳۶۰

عضدالدین امروہوی، شاہ: (ج_۱۰)۵۸۲۹
عطاالہی سکندری: (ج_۶)۳۴۲۰، ۳۴۲۲
عطابن ابی رباح: (ج_۲)۵۹۳
عطامحمد بندیالوی، علامہ: (ج_۶)۳، ۳۲، ۳۹۳۰
عطامحمد، سید: (ج_۱۰)۵۹۶۹
عطامحمد (گورنر ترکستان): (ج_۶)۳۳۳۶
عطامحمد معتلوی: (ج_۶)۳۶۹۳
عطامحمد، مخدوم (عرف مخدوم اللہ بخش): (ج_۶)۳۶۹۵
عطامحمد، مولوی: (ج_۶)۳۴۴۵
عطاء ابن ابی رباح: (ج_۷)۴۳۱۶
عطاء الحق آسوی: (ج_۱۰)۶۰۹۳
عطاء الرحمن قاسمی: (ج_۴)۲۴۷۴، (ج_۶)۳۳۵۸
عطاء اللہ سکندری، شیخ: (ج_۶)۳۴۲۳
عطاء اللہ، شیخ: (ج_۳)۱۴۰۵، (ج_۵)۲۹۴۳_۲۹۴۴،
۲۹۴۶، ۳۰۰۷، ۳۰۲۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۴، ۳۴۰۷، (ج_۶)
۳۹۵۷، (ج_۱۰)۵۷۳۵
عطاء اللہ، مولوی: (ج_۶)۳۶۰۳
عطاء بن یزید اللیثی: (ج_۷)۴۲۸۸
عطاء بن یسار: (ج_۷)۴۲۸۸
عطاء، شیخ: (ج_۷)۴۰۵۸
عطاء مجددی (فرزند میاں نور مہدی مجددی پشاوری):
(ج_۱۰)۵۸۸۰
عطائے معصوم کابلی، خواجہ: (ج_۶) ۳۳۰۹، ۳۳۱۳_
۳۳۱۴، ۳۳۲۶، ۳۳۲۸_۳۳۳۰، ۳۵۴۳، ۳۶۲۶،
۳۸۲۷
عطرس بیگم (زوجہ میاں حامد رسا مجددی پشاوری): (ج_۱۰)
۵۸۷۹
عطیہ، مفتی، فضیلۃ الشیخ: (ج_۶)۳۱۵۴
عظمت اللہ، راؤ: (ج_۱۰)۶۴۴۳
عظیم: (ج_۴)۲۱۸۶
عظیم اللہ نقشبندی، مفتی (مرید شیخ عبدالغفور صوات
باباجی): (ج_۶)۳۸۳۰، ۳۸۶۴_۳۸۶۵
عفیف عسیران، علامہ: (ج_۲)۵۸۴
عقبہ بن عامر (صحابی): (ج_۲) ۵۲۷_۵۲۸، (ج_۳)
۱۵۵۲
عقیل شاہ، سید: (ج_۸)۴۸۵۹
عقیلی، امام: (ج_۲)۵۵۹، ۶۱۳
عکرمہ بن خالد: (ج_۷)۴۲۸۱_۴۲۸۲
علاء الدین اودی، شاہ: (ج_۸)۴۸۴۲،
علاء الدین بن عبداللطیف، شیخ: (ج_۶)۳۲۲۸
علاء الدین جلال آبادی: (ج_۶)۳۴۳۵
علاء الدین بن حاجی (جداعلیٰ قاضی احمد دمائی): (ج_۶)
۳۴۷۷
علاء الدین خلجی: (ج_۳)۱۴۳۳، (ج_۴)۱۹۸۲، ۲۰۵۰،
۲۰۶۴، ۲۰۸۰
علاء الدین، شیخ: (ج_۶)۳۲۸۱
علاء الدین عطار سمنانی، خواجہ: (ج_۱)۲۲۹_۲۳۰، ۳۴۳،
۳۶۲، (ج_۲)۵۸۳، ۵۸۸_۵۸۹، ۶۰۲، ۱۲۱۵، ۱۲۳۰،
(ج_۳)۱۴۲۶، (ج_۴)۲۲۴۹، ۲۲۶۲، (ج_۵)۲۸۳۱،

(ج۔۷) ۴۱۴۸، ۴۱۶۲، (ج۔۸؛ ۴۸۴۶، ۴۸۸۱، (ج۔۹) ۵۳۷۹، ۵۴۳۰

علاء الدین عطار، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۶۶

علاء الدین علی بن صادق داغستانی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۸۰

علاء الدین، خواجہ: (ج۔۷) ۴۰۳۴، ۴۰۵۵، ۴۰۷۲، ۴۰۸۸، ۴۰۹۱۔ ۴۰۹۲، ۴۰۹۴، ۴۱۰۰

علاء الدین، سید شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۴۷

علاء الدین صدیقی نقشبندی، پیر (کشمیر): (ج۔۶) ۳۸۰۴، ۳۸۰۹، ۳۸۱۴

علاء الدین عطار (خلیفہ خواجہ بہاء الدین نقشبندی): (ج۔۶) ۳۹۸۱، (ج۔۱۰) ۵۷۸۲، ۶۱۴۰، ۶۱۴۹۔ ۶۱۵۰

علاء الدین علی: (ج۔۴) ۱۹۸۳

علاء الدین غجدوانی، خواجہ: (ج۔،) ۴۰۵۵، (ج۔۸) ۴۸۶۶

علاء الدین قریشی انکی: (ج۔۱۰) ۵۹۴۵

علاء الدین مدنی، شیخ: (ج۔۶) ۳۵۹۵

علاء الدین، مولانا (خلیفہ مولانا سعد الدین کاشغری): (ج۔۱۰) ۶۱۰۲

علاء الدین، مولانا: (ج۔۷) ۴۱۲۵

علاء الدین نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۶۵، ۳۲۶۶

علم اللہ محدث، مولانا: (ج۔۴) ۲۴۱۷، ۲۴۳۴

علو ممشاد دینوری: (ج۔۸) ۴۸۵۵۔ ۴۸۵۶

علی آفندی، سید: (ج۔۴) ۲۴۵۲، (ج۔۸) ۴۵۹۹

علی آقا سرہنگ، حاجی: (ج۔۶) ۳۴۹۴

علی ابن ابی طالب (خلیفۂ چہارم)۔ (ج۔۱) ۲۰۸، ۲۱۵۔ ۲۱۶، ۲۱۸، ۴۳۶، (ج۔۲) ۵۴۶، ۵۸۱، ۵۸۶، ۶۱۲، ۶۸۸، ۷۲۰، ۹۲۷، ۱۰۹۹، ۱۱۱۸، ۱۱۸۰، ۱۱۸۹، ۱۱۹۷، ۱۲۰۰، (ج۔۳) ۱۳۷۶، ۱۳۹۵، ۱۴۳۱، ۱۴۹۸، ۱۵۵۳، ۱۵۶۶، ۱۶۱۹، ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۷، ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۲، ۱۶۸۰۔ ۱۶۸۱، ۱۷۸۰، ۱۸۲۵۔ ۱۸۲۶، ۱۸۳۱، (ج۔۴) ۲۰۲۳۔ ۲۰۲۴، ۲۰۴۶، ۲۲۵۶۔ ۲۲۵۷، ۲۲۶۱۔ ۲۲۶۲، ۲۲۹۷، ۲۴۷۷، ۲۵۰۶، (ج۔۵) ۲۶۰۲، ۲۶۴۰، ۲۶۴۳، ۲۷۴۴، ۲۸۲۲، ۲۸۶۱، ۲۸۸۰، ۳۰۱۶۔ ۳۰۱۸، ۳۰۵۰، ۳۰۷۴۔ ۳۰۷۵، ۳۰۷۸، ۳۰۸۴، ۳۰۹۶، ۳۰۹۹۔ ۳۱۰۰، ۳۱۰۲۔ ۳۱۰۳، ۳۱۰۶، (ج۔۶) ۳۳۵۴، ۳۳۵۶، (ج۔۷) ۴۰۱۹، ۴۰۵۵، ۴۰۸۶، ۴۱۴۵، ۴۱۴۷، ۴۱۸۰، ۴۱۹۳، ۴۲۰۸، ۴۲۴۳، ۴۲۴۹۔ ۴۲۵۰، ۴۲۸۳، ۴۲۸۵، ۴۳۰۳، ۴۳۳۵، ۴۳۴۰، ۴۳۴۷، ۴۳۵۰، ۴۳۵۳، ۴۳۵۶، ۴۳۶۹، ۴۳۷۵، ۴۳۷۹، ۴۳۸۰۔ ۴۳۸۱، ۴۳۸۳، ۴۴۰۳، ۴۴۱۰، (ج۔۸) ۴۴۸۷، ۴۵۴۵، ۴۵۵۰، ۴۵۵۱، ۴۶۴۱، ۴۷۱۹۔ ۴۷۲۰، ۴۷۲۹، ۴۷۳۸، ۴۷۴۸، ۴۷۶۳، ۴۸۲۴۔ ۴۸۲۵، ۴۸۳۰، ۴۸۴۵۔ ۴۸۴۶، ۴۸۵۴، ۴۸۵۶، ۴۸۵۸، ۴۸۶۰، (ج۔۹) ۵۰۷۱، ۵۰۷۸۔ ۵۰۷۹، ۵۰۸۱۔ ۵۰۸۲، ۵۰۸۴، ۵۱۲۸، ۵۲۵۱، ۵۳۰۹۔ ۵۳۱۰، ۵۳۷۱، ۵۴۰۷، ۵۴۹۸، (ج۔۱۰) ۵۶۱۱، ۵۷۷۹۔ ۵۷۸۰، ۵۷۹۹، ۵۹۵۰، ۶۰۸۳

علی اترہ، شیخ: (ج۔۳) ۱۷۵۷، (ج۔۹) ۵۰۹۹

علی احمد: (ج۔۶) ۳۴۱۸

علی احمد، آخونزادہ مولانا (استاد مولوی عبد القادر نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۵۷

علی احمد خان: (ج۔۵) ۲۹۱۰، ۲۹۴۴

علی احمد سندیلوی، مفتی: (ج۔۷) ۴۴۸۰، (ج۔۸) ۴۴۹۰،

۴۹۵۷
علی احمد صابر کلیری: (ج۔۴) ۲۰۴۹، (ج۔۶) ۳۸۸۳،
(ج۔۸) ۴۸۵۷، (ج۔۹) ۵۴۶۷
علی اصغر، شاہ: (ج۔۶) ۳۴۴۸
علی اکبر اردستانی: (ج۔۵) ۲۰۷۷، ۲۸۴۲، ۲۸۳۰،
(ج۔۸) ۴۵۷۶، (ج۔۹) ۵۳۶۷
علی اکبر شاہ پیر سید (میھڑہ شریف): (ج۔۶) ۳۶۱۱، ۳۶۹۶
علی الاوشی الفرغانی، سراج الدین ابوحسن: (ج۔۶) ۳۹۵۰
علی المتقی بن ابوالقاسم زید: (ج۔۶) ۳۹۵۷
علی التقی، علامہ: (ج۔۹) ۵۳۱۲
علی الحسامی، مولوی: (ج۔۸) ۴۶۴۳،
علی الحق، امام: (ج۔۱۰) ۶۰۸۶
علی المرغینانی بن عبدالعزیز: (ج۔۶) ۳۹۵۰
علی انور گجیو مسعودی، مولانا: (ج۔۱) ۲، (ج۔۲) ۴۸۲،
(ج۔۵) ۲۵۳۰، (ج۔۶) ۳۱۴۳، ۳۶۸۲، (ج۔۷)
۳۹۸۶، (ج۔۸) ۴۴۸۶
علی انور، ڈاکٹر، سید: (ج۔۷) ۴۲۸۰، ۴۴۷۴
علی بخش: (ج۔۵) ۳۰۲۲
علی بخش خان محمد حسین، خان بہادر: (ج۔۶) ۳۶۱۱
علی بدخشی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۸۷
علی برغش: (ج۔۴) ۲۲۴۵
علی بن ابراہیم القزوینی: (ج۔۲) ۵۱۱
علی بن احمد بن عبدان: (ج۔۲) ۵۶۱
علی بن احمد، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۲۸
علی بن احمد کزبرازہری: (ج۔۶) ۳۱۹۵، ۳۲۲۸
علی بن احمد منفیسی سعیدی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۹۵
علی بن الحسین: (ج۔۷) ۴۲۹۲، ۴۳۵۳
علی بن بہاء الدین محمد: (ج۔۶) ۳۲۳۰
علی بن ثابت: (ج۔۷) ۴۳۰۶
علی بن حجر: (ج۔۲) ۵۸۱
علی بن حسین الواعظ الھروی، شیخ: (ج۔۱۰) ۶۳۷۹، ۶۴۱۵
علی بن حسین مرادی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۳۹
علی بن حسین واعظ کاشفی، فخر الدین: (ج۔۶) ۳۴۴۴،
۳۹۶۰، (ج۔۹) ۵۲۶۰، ۵۳۸۱
علی بن حسینی رومی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۶۹
علی بن حسینی مرادی شہید: (ج۔۶) ۳۲۳۶
علی بن حمشاذ العدل: (ج۔۲) ۵۶۳
علی بن زید: (ج۔۲) ۶۲۵، (ج۔۷) ۴۴۱۳
علی بن سلطان القاری، ملا: (ج۔۲) ۶۳۳
علی بن سلیمان دمتی، علامہ سید: (ج۔۲) ۵۸۹
علی بن شیبان: (ج۔۷) ۴۳۸۹
علی بن صادق، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۲۸
علی بن صدقۃ: الانصاری: (ج۔۷) ۴۲۸۵
علی بن عبد القادر طبری، سید (خلیفہ مجدد الف ثانی):
(ج۔۱۰) ۵۶۲۷
علی بن عبدالعزیز المرغینانی: (ج۔۲) ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۷۰
علی بن عبدالقادر امینی علوی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۱۱
علی بن عبدالقادر طبری، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۵۸

علی بن عبداللہ عیدروس تریمی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۱۔۳۱۹۲

علی بن عفان العامری: (ج۔۲)۵۱۷

علی بن علی الدمشقی، قاضی (مصنف شرح العقیدۃ الطحاویہ): (ج۔۱۰)۵۶۲۸

علی بن علیل عمری: (ج۔۶)۳۱۷۰

علی بن عمر دارقطنی، ابو الحسن محدث: (ج۔۷) ۴۳۰۲، ۴۳۵۳

علی بن محمد، ابوالحسین: (ج۔۲)۵۳۷

علی بن محمد الطنافسی: (ج۔۲)۵۵۹

علی بن محمد المصری، ابوالحسن: (ج۔۲)۵۶۲

علی بن محمد بن یوسف القرشی، الھنکاری، ابوالحسن: (ج۔۸) ۴۸۴۹

علی بن محمد، سید: (ج۔۹)۵۳۴۱

علی بن محمد صالحی سلیمی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۶

علی بن محمد مرادی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۲، ۳۲۰۸، ۳۲۳۹

علی بن محمد (والد قاضی علی دمشقی): (ج۔۱۰)۵۶۲۸

علی بن میمون الرقی: (ج۔۲)۶۰۶

علی ترمذی پیر بابا، سید: (ج۔۱۰)۵۸۷۳

علی جان مستونگی، حاجی: (ج۔۶)۳۷۴۷

علی جان آغا: (ج۔۶)۳۶۱۳

علی جان، مرزا: (ج۔۸)۴۸۰۴،

علی جعفری، سید، شیخ: (ج۔۶)۳۲۱۷

علی حسن بن احمد الکاتب: (ج۔۱۰)۵۶۹۵

علی حسین شاہ نقش لاثانی، پیر سید: (ج۔۲)۱۲۴۴، (ج۔۶) ۳۷۷۱، (ج۔۱۰) ۵۰۰۷، ۶۰۸۰۔۶۰۸۴، ۶۰۸۶، ۶۰۸۸، ۶۰۹۴، ۶۰۹۸، ۶۴۳۳.

علی حسین کچھوچھوی، سید شاہ: (ج۔۵) ۲۸۸۱، (ج۔۱۰) ۵۸۰۲۔۵۸۰۳

علی خان، راجہ (حاکم خاندیس): (ج۔۴)۱۹۷۸

علی خدوری حمصی نقشبندی، شیخ: (ج۔۵)۲۶۸۳

علی خرقانی، ابوالحسن: (ج۔۱۰)۵۶۹۵

علی داغستانی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۲، ۳۲۳۱

علی دراوی، شیخ بن عبدالملک: (ج۔۶)۳۶۵۳

علی رامیتنی، خواجہ عزیزاں: (ج۔۴) ۲۲۴۷۔۲۲۴۸، (ج۔۶) ۳۹۸۰، (ج۔۱۰) ۵۹۸۹، ۶۱۰۱، ۶۱۴۰، ۶۱۴۴، ۶۱۴۷

علی رحمٰن: (ج۔۹)۵۰۴۰، ۵۰۴۹

علی رضا، امام: (ج۔۴)۲۵۰۸

علی رضا پاشا، مولانا: (ج۔۷)۴۲۶۳

علی زین العابدین جعفری، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۴

علی سرفراز صدیقی، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۴۳۰

علی، سید: (ج۔۴)۲۱۸۶

علی، سید (مرشد شاہ میر، سلسلۂ قادریہ): (ج۔۶)۳۵۶۷

علی شیر، علامہ: (ج۔۱۰)۶۴۴۳

علی شیر قانع ٹھٹوی، میر: (ج۔۵)۲۸۱۷، (ج۔۶)۳۴۴۷، ۳۶۸۸

علی شیر نوائی، شیخ میر: (ج۔۶)۳۱۸۰

علی طبری، مفتی، شافعی: (ج۔۴)۲۴۵۲، (ج۔۶)۳۱۵۸۔۳۱۵۹، (ج۔۸)۴۵۹۹

علی طلبانی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۸۴
علی عاشقاں سرائیری، میر: (ج۔۶)۳۴۰۷
علی عباس جلال پوری: (ج۔۵)۲۹۷۸۔۲۹۷۹
علی عرب، سید (عالم دین): (ج۔۴)۲۳۲۵، ۲۳۳۵
علی، علاء الدین: (ج۔۶)۳۹۵۷
علی عیدروس، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۸
علی قاری، ملا: (ج۔۲)۵۱۳، ۵۳۶، ۵۸۲، ۵۸۵، ۵۸۹، ۶۰۱، ۶۰۸، ۷۰۰، ۷۱۵، ۷۱۷، ۱۱۳۳۔۱۱۳۴، ۱۱۳۸، (ج۔۳)۱۶۱۳، ۱۶۱۵، (ج۔۵) ۲۶۹۸، ۲۸۸۴، ۳۰۱۶، (ج۔۶) ۳۴۱۵، ۳۴۶۴، ۳۹۵۷، (ج۔۷) ۴۳۲۷، ۴۳۳۴، ۴۳۵۲، ۴۳۵۸، ۴۳۶۶، ۴۳۹۵، ۴۴۰۸، (ج۔۸) ۴۶۳۹، (ج۔۹) ۵۳۰۸، ۵۳۵۵، ۵۳۵۷، (ج۔۱۰)۵۶۳۴
علی قوام نظامی، شیخ: (ج۔۱)۴۱۲، (ج۔۱۰)۵۶۳۵، ۵۹۲۵
علی گدا، شیخ: (ج۔۲)۷۶۸
علی گرگانی، ابوالقاسم: (ج۔۱۰)۵۶۹۵
علی گوہر جالندھری، مولوی: (ج۔۱۰)۶۰۴۷۔۶۰۴۸
علی گوہر شاہ، سید: (ج۔۶)۳۴۳۱، ۳۵۶۳، ۳۵۷۱
علی لکھنوی، ابوالحسن: (ج۔۶)۳۱۹۰، ۳۹۵۳، ۳۹۵۷
علی مالکی، شیخ (خلیفہ مجدد الف ثانی): (ج۔۶) ۳۱۶۰، (ج۔۱۰)۵۶۲۷
علی متقی، شیخ: (ج۔۲) ۵۴۳، (ج۔۷) ۴۳۰۵، (ج۔۹) ۵۱۴۷، ۵۴۶۸، ۵۵۱۳، (ج۔۱۰)۶۳۷۸، ۶۴۱۱
علی محمد جروار: (ج۔۶)۳۶۹۲
علی محمد راشدی، سید پیر: (ج۔۹)۵۳۷۱
علی محمد شاہ، سید دائرہ والے: (ج۔۶)۳۶۹۲
علی محمد فقیر ٹھٹوی، قاضی: (ج۔۶)۳۶۸۸
علی محمد، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰)۶۰۵۶
علی محمدن البلخی، ابوالاسفار: (ج۔۱۰)۵۸۸۸
علی مرادی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۸۲۔۳۱۸۷، ۳۲۰۹، ۳۲۲۶، ۳۲۳۰، ۳۲۳۸۔۳۲۳۹
علی مرتضیٰ شاہ، سید: (ج۔۶)۳۵۶۵۔۳۵۶۶، ۳۵۶۸
علی مصری (شیخ القراء): (ج۔۶)۳۱۸۲
علی مکی، سید: (ج۔۱۰)۶۱۲۸
علی مکی لکھیاری، سید: (ج۔۶) ۳۴۳۱، ۳۴۴۳، ۳۴۵۲، ۳۵۶۲
علی منینی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۷۶، ۳۱۷۹
علی، مولوی (استاد عثمان علی شاہ کرماں والے): (ج۔۱۰) ۶۰۷۷
علی مہائمی، شیخ: (ج۔۹)۵۲۲۸
علی، میاں: (ج۔۱۰)۶۲۹۴
علی، میر شمس الدین: (ج۔۵)۲۹۵۴
علی نجیب، یحییٰ الدین: (ج۔۵)۲۸۵۷
علی ندوی نقشبندی مجددی، ابوالحسن: (ج۔۱)۲۱، ۹۱، ۹۴، (ج۔۲) ۴۸۸، ۵۰۲، ۹۰۵، (ج۔۴) ۲۱۷۳، ۲۱۹۱، (ج۔۶) ۳۹۳۹، (ج۔۸) ۴۹۰۹، (ج۔۹) ۵۱۲۵، ۵۱۴۳، (ج۔۱۰)۵۶۲۸، ۵۶۳۲
علی نقی لکھنوی، سید: (ج۔۴)۲۰۰۱
علی نواز پوری: (ج۔۵)۲۸۱۵
علی نواز جتوئی، پروفیسر: (ج۔۶)۳۴۴۶، ۳۴۹۶، ۳۷۰۲،

(ج۔۱۰)۶۱۰۴۔۶۱۰۵

علی نواز شکارپوری، حکیم: (ج۔۲)۷۰۴، (ج۔۶)۳۶۰۴

علی نواز نقشبندی، ماسٹر: (ج۔۱۰)۶۱۳۲

علی وتری، سید محدث: (ج۔۶)۳۵۳۱

علی وتری، ملا شیخ: (ج۔۶)۳۲۶۵

علی وردی خاں: (ج۔۴)۲۰۵۵، ۲۱۱۷

علی ہجویری، سید (داتا گنج بخش): (ج۔۱)۳۳۷، (ج۔۲)۵۲۰، ۵۸۳، ۷۳۷، ۹۸۷، ۱۱۹۸۔۱۲۰۱، (ج۔۳)۱۵۹۶، ۱۵۹۸، ۲۰۴۸، ۲۰۶۳، ۲۰۸۵، (ج۔۵)۲۶۴۳، ۲۶۵۰، ۲۷۲۶، ۲۹۲۳، ۳۰۱۳، ۳۰۵۲۔۳۰۵۵، ۳۰۷۲، (ج۔۶)۳۳۶۶، ۳۸۶۰، ۳۹۵۷، (ج۔۷) ۴۰۱۲، ۴۴۳۸، (ج۔۹) ۵۰۵۷، (ج۔۱۰) ۵۸۰۳، ۵۸۲۳، ۵۸۵۶۔۵۸۵۷، ۵۹۷۴، ۵۹۹۰، ۶۰۸۶، ۶۴۴۶

علی ہمدانی، سید میر (شاہ ہمدان): (ج۔۱)۲۳۳، (ج۔۵) ۲۸۳۱، ۲۸۴۲، (ج۔۶) ۳۸۶۱ (ج۔۸) ۴۸۴۶، (ج۔۱۰)۵۸۲۶، ۵۸۲۸، ۵۸۵۷

علی یمنی، شیخ (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی): (ج۔۶)۳۱۶۷، (ج۔۱۰)۵۶۲۸، ۵۷۵۹

علیم اشرف خان، ڈاکٹر: (ج۔۸)۴۹۹۱، (ج۔۹)۵۰۰۲، ۵۴۶۳

علیم الدین نقشبندی علامہ، مفتی: (ج۔۶)۳۸۲۴، (ج۔۸) ۴۴۸۸

علیم الرحمٰن قاضی: (ج۔۸)۴۹۱۳،

علیم اللہ بن عبدالرشید، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۵

علیم اللہ عباسی لاہوری: (ج۔۶)۳۱۵۶، ۳۲۲۶۔۳۲۲۷

علیم اللہ گنگوہی، میر (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴)۲۴۷۱

عمادالدین صدیقی: (ج۔۶)۳۶۲۹

عمادالدین (فرزند شیخ شہباز مومندہی): (ج۔۱۰)۵۸۷۰

عمادالدین (مصنف حیاۃ القلوب): (ج۔۶)۳۹۵۷

عماد بن سلمۃ: (ج۔۷)۴۴۱۳

عمار بن محمد: (ج۔۲)۶۳۴

عمار بن یاسر، شیخ: (ج۔۸)۴۸۴۶،

عمار تمالت بن سعید: (ج۔۵)۲۷۰۰، (ج۔۶)۳۹۵۸

عمارۃ بن القعقاع: (ج۔۷)۴۳۱۵

عمر ابنِ خطاب (خلیفۂ دوم): (ج۔۱) ۲۱۲، ۲۱۸، ۲۷۰، ۴۰۸، ۴۳۶، ۴۵۷، (ج۔۲)۵۲۸، ۵۴۶۔۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۵، ۶۰۴، ۶۳۲، ۶۹۷، ۷۵۳، ۸۸۵، ۹۱۷، ۹۲۷، ۱۱۲۴، ۱۱۹۹، (ج۔۳) ۱۲۸۹، ۱۳۶۵، ۱۳۸۶، ۱۴۱۱، ۱۵۱۶۔۱۵۱۸، ۱۵۲۲، ۱۵۳۲، ۱۵۴۹، ۱۵۵۲، ۱۵۵۴، ۱۵۶۶، ۱۵۹۶، ۱۶۲۶، ۱۶۳۶۔۱۶۳۷، ۱۶۵۵، ۱۶۷۱، ۱۶۸۰۔۱۶۸۲، ۱۶۹۸، ۱۷۶۴، ۱۷۷۹، ۱۸۲۶، (ج۔۴) ۱۹۴۸، ۲۰۲۲، ۲۰۴۵، ۲۰۶۲، ۲۲۶۴، ۲۲۹۷، (ج۔۵) ۲۵۴۴، ۲۵۶۰، ۲۶۰۲، ۲۶۱۳، ۲۶۴۰، ۲۷۱۳۔۲۷۱۴، ۲۷۴۴، ۲۸۷۱، ۲۹۱۷، ۳۱۰۶، (ج۔۶)۳۱۴۹، ۳۳۶۴، ۳۳۷۸، ۳۴۹۷، ۳۵۴۵۔۳۵۴۶، ۳۶۱۶۔۳۶۱۷، ۳۶۲۱، ۳۶۵۹، ۳۷۴۲، ۳۷۶۰، ۳۸۷۳، ۳۸۷۹، (ج۔۷)۴۰۱۲، ۴۰۲۵، ۴۰۲۶، ۴۰۲۷، ۴۰۳۷، ۴۰۴۰، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۱۴۵، ۴۱۴۷، ۴۱۶۹، ۴۲۰۴، ۴۰۱۲، ۴۰۲۵۔۴۰۲۷، ۴۰۳۷، ۴۰۴۰، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۱۴۵، ۴۱۴۷، ۴۱۶۹، ۴۲۰۴، ۴۲۹۶، ۴۳۱۳، ۴۳۱۵، ۴۳۲۶، ۴۳۳۲، ۴۳۴۰، ۴۳۴۲، ۴۳۶۰، ۴۳۶۲، ۴۳۷۴۔۴۳۷۵، ۴۳۷۸۔۴۳۷۹، ۴۳۹۳، ۴۴۰۰؛ ۴۴۱۰، ۴۴۱۶، (ج۔۸) ۴۴۸۷، ۴۵۰۹، ۴۵۲۶، ، ۴۵۳۲،

۴۵۵۰، ۴۵۶۲_۴۵۶۳، ۴۵۸۰، ۴۶۱۶_۴۶۱۷، ۴۶۴۱، ۴۶۶۶، ۴۷۱۹_۴۷۲۱، ۴۷۲۶، ۴۷۲۸، ۴۷۲۹، ۴۷۳۸، ۴۷۴۷_۴۷۴۸، ۴۷۶۳، ۴۸۲۳_۴۸۲۴، ۴۸۳۰، ۴۸۳۷، ۴۸۳۹، ۴۸۴۳، (ج_۹) ۵۰۲۱، ۵۰۲۹، ۵۰۴۳، ۵۰۷۱، ۵۰۷۸_۵۰۷۹، ۵۰۸۱، ۵۰۸۳، ۵۰۸۶، ۵۱۳۶_ ۱۳۷ ، ۵۱۸۶، ۵۲۲۵، ۵۲۳۶_۵۲۳۷، ۵۲۴۶، ۵۲۵۰_۵۲۵۱، ۵۳۰۹_ ۵۳۱۰، ۵۳۲۰_۵۳۲۱، ۵۳۲۷، ۵۳۳۵_۵۳۳۶، ۵۳۵۱، ۵۳۶۹_۵۳۷۰، ۵۳۸۷، ۵۴۱۵، ۵۴۲۱، ۵۴۷۱، ۵۴۹۸، ۵۵۰۴، (ج_۱۰) ۵۶۱۱، ۵۶۳۵، ۵۶۷۰، ۵۶۷۵، ۵۶۸۶، ۷۸۰،، ۵۷۹۹، ۵۹۳۶، ۵۹۵۵، ۶۱۹۹

عمر احسن بن عثمان الواعظ (ج_۲)۵۹۳

عمر بخش (حکمت پناہ)، حکیم: (ج_۶)۳۸۰۱

عمر بزاز، ابوالقاسم: (ج_۵)۲۸۹۰

عمر بن ابراہیم: (ج_۷)۴۲۸۶، ۴۲۸۷

عمر بن احمد سہروردی (ج_۸)۴۸۶۲

عمر بن احمد عقیل علوی: (ج_۶)۳۱۸۲، ۳۱۹۶، ۳۲۰۶

عمر بن حصین: (ج_۲)۵۲۲

عمر بن حفص، شیخ: (ج_۲)۵۲۲، (ج_۸)۴۶۱۶

عمر بن سلطان: (ج_۸)۴۹۳۵

عمر بن عبدالرحیم بصری، شیخ: (ج_۶)۳۱۵۸

عمر بن عبدالسلام، شیخ: (ج_۶)۳۱۸۹

عمر بن عبد العزیز (خلیفہ): (ج_۳) ۱۸۳۱، (ج_۸) ۴۸۰۶، (ج_۹)۵۳۸۷، (ج_۱۰)۵۶۳۳

عمر بن عبدالقادر ارمنازی، شیخ: (ج_۶)۳۱۹۶

عمر بن عبداللہ باشیبان حضرمی: (ج_۶)۳۱۶۷

عمر بن عبداللہ-تقاف شافعی، شیخ سید: (ج_۵)۲۶۹۵

عمر بن عبید: (ج_۲)۵۷۱

عمر بن علاء الدین جوہری شاذلی: (ج_۶)۳۱۷۸، ۳۱۹۶

عمر بن علی باعلوی حضرمی، شیخ: (ج_۶)۳۱۶۷

عمر بن محمد داؤد پوتہ، ڈاکٹر: (ج_۶)۳۵۹۱

عمر بن محمد نجم الدین کبریٰ، ابوالجناب: (ج_۸)۴۸۴۶،

عمر بن محمد، شیخ: (ج_۶)۳۱۹۶، ۳۲۰۴

عمر جان، آغا: (ج_۶)۳۳۰۰، ۳۵۰۰

عمر حسین علی پوری، پیر: (ج_۹)۵۵۷۵

عمر حیات قادری، علامہ: (ج_۱۰)۶۴۴۳

عمر خیام: (ج_۶)۳۶۰۵

عمر دین، میاں (عم مولانا سید حبیب اللہ توکلی): (ج_۱۰) ۵۹۷۵

عمر رضا، حالہ: (ج_۵)۲۸۱۷

عمر شافعی یمنی (صوفی): (ج_۶)۳۱۶۷

عمر شیخ عبدالرحمٰن، شیخ: (ج_۶)۳۲۸۳

عمر، شیخ مرزا (والد شہنشاہ بابر): (ج_۱۰)۵۷۸۷

عمر صالح گجراتی: (ج_۹)۵۴۹۷

عمر ضیاء الدین، حافظ: (ج_۷)۴۰۱۰، (ج_۸)۴۵۰۱

عمر ضیاء الدین داغستانی، حافظ: (ج_۴) ۲۲۶۲_۲۲۶۳، (ج_۱۰)۵۶۱۶

عمر عبدالجبار مکی: (ج_۶)۳۹۵۸

عمر فاروق مجددی، ابوحفص بن ابوسعد سالم فاروقی مجددی:

(ج۔۶) ۳۷۵۷، ۳۷۶۰ ۔ ۳۷۶۱، (ج۔۸) ۴۴۸۸، ۴۵۰۳،

عمر کوہاٹی، سید حاجی (فرزند سید عبداللہ حاجی بہادر کوہاٹی): (ج۔۱۰)۵۸۶۶

عمر، مولانا (مجدد الف ثانی کے مکتوب الیہ): (ج۔۱۰) ۶۱۷۰

عمر، مولانا: (ج۔۹)۵۲۵۲

عمر یافعی مدنی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۷۵۹

عمر یمنی شافعی، شیخ (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی): (ج۔۱۰) ۵۶۲۸

عمران بن حصین: (ج۔۲)۵۲۲، (ج۔۷)۴۲۹۴، ۴۲۹۶، ۴۳۰۷، ۴۳۳۳، ۴۳۴۰، ۴۳۴۴، ۴۳۴۶، ۴۳۵۱، ۴۳۵۷، ۴۳۷۱، ۴۴۰۰

عمران، حاجی (خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۵۴

عمرو بن العاص: (ج۔۲) ۵۶۵، (ج۔۳) ۱۶۷۱، ۱۷۸۰، (ج۔۵) ۲۹۱۵، ۳۰۲۲ ۔ ۳۰۲۳، (ج۔۷) ۴۲۸۵، ۴۲۹۴، ۴۲۹۳، (ج۔۹) ۵۲۸۸

عمرو بن اوس الانصاری: (ج۔۲)۶۰۳

عمرو بن جعفر البلخی: (ج۔۷)۴۳۰۲

عمرو بن خالد: (ج۔۷)۴۳۰۷

عمرو بن عاصم: (ج۔۲)۵۴۹

عمرو بن علی: (ج۔۲)۵۲۳

عمرو بن عوف، المزنی: (ج۔۷)۴۳۱۰

عمرو بن قیس الملائی الکوفی، ابوعبداللہ: (ج۔۲)۵۱۶

عمرو بن قیس: (ج۔۲)۵۱۶، (ج۔۷)۴۳۷۳

عمرو بن کعب: (ج۔۷)۴۰۱۸۰

عمرو بن منصور: (ج۔۲)۵۳۴، (ج۔۷)۴۲۹۱

عمر یافعی مدنی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۷۵۹

عمیر: (ج۔۷)۴۳۵۶

عنایت اللہ، ڈاکٹر شیخ: (ج۔۱) ۲۴، ۳۰۵، (ج۔۳) ۱۲۸۹، ۱۳۶۷، (ج۔۴) ۲۱۷۰، (ج۔۵) ۲۸۴۱، ۲۸۴۳

عنایت اللہ مٹاروی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۹۳

عنایت اللہ بصیر واعظ ٹھٹھوی: (ج۔۶) ۳۴۷۶

عنایت اللہ خان رامپوری، حافظ مولانا: (ج۔۶) ۳۷۹۴، ۳۸۴۸

عنایت اللہ شاہ، سید: (ج۔۶) ۳۴۹۵

عنایت اللہ، شیخ (جھوک سندھ): (ج۔۶) ۳۴۱۶، ۳۴۲۸، ۳۴۴۷

عنایت اللہ متعلوی، قاضی: (ج۔۶) ۳۶۹۳

عنایت اللہ نذیر نیازی، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۹۵۸

عنایت، حاجی (مرید محمد علی شاہ کرماں والے): (ج۔۱۰) ۶۰۷۷

عنایت علی، مفتی (شاعر): (ج۔۱۰) ۶۰۳۳

عنایت کفش گر، مولانا (خلفیہ شیخ محمد یحیٰ اٹکی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۲

عنصر قریشی، شیخ میاں: (ج۔۱۰) ۵۸۷۶، ۵۹۳۲

عوارف، شیخ: (ج۔۹) ۵۴۵۴

عوض باقی، ملا: (ج۔۶) ۳۸۷۸

عون بن ابی جحیفہ: (ج۔۲) ۶۵۶

عیار، شیخ (صوفی حیدرآباد): (ج۔۶) ۳۶۹۳

عیاض، قاضی: (ج۔۲) ۵۹۸، ۶۲۵، (ج۔۵) ۲۸۸۶، (ج۔۷) ۴۳۹۳

عیدامام مفتی، قاضی: (ج۔۴) ۲۳۵۲، (ج۔۸) ۴۵۹۹

عیدروس، شیخ شازلیہ: (ج۔۶) ۳۲۱۱

عیسیٰ (علیہ السلام): (ج۔۱) ۲۶۰، (ج۔۲) ۶۶۶، ۶۸۲، ۸۲۹، ۹۲۰، ۱۱۱۷، ۱۱۲۳، (ج۔۳) ۱۴۹۶۔۱۴۹۷، ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸، ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۶، ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰، ۱۵۲۴، ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸، ۱۵۵۰، ۱۶۵۲۔۱۵۵۳، ۱۵۵۶، ۱۵۶۳۔۱۵۶۴، ۱۵۶۶، ۱۶۳۳، ۱۶۷۳۔۱۶۷۴، ۱۷۴۱، ۱۸۲۶، (ج۔۴) ۲۲۴۲، ۲۲۵۵۔۲۲۵۶، ۲۳۳۲، (ج۔۵) ۲۵۶۴، ۲۶۱۷، ۲۷۱۷، ۲۹۵۰، ۲۹۶۳، ۳۰۶۲۔۳۰۶۴، ۳۰۶۶۔۳۰۶۸، ۳۰۷۶، ۳۱۰۵، (ج۔۶) ۳۲۰۴، (ج۔۷) ۴۱۹۸، ۴۳۵۳، ۴۳۷۸، ۴۴۱۵، (ج۔۸) ۴۵۲۸، ۴۶۱۴، ۴۶۷۱، ۴۷۲۹، ۴۷۳۴۔ ۴۷۳۵، ۴۸۲۰، ۴۸۲۷، (ج۔۹) ۵۲۰۱، ۵۲۵۸، ۵۳۱۵، (ج۔۱۰) ۵۸۱۷، ۵۸۲۴، ۶۱۳۴، ۶۱۷۵

عیسیٰ بلوتی، شیخ (مرشد شیخ موسیٰ شوین): (ج۔۱۰) ۵۹۱۹۔ ۵۹۲۰، ۵۹۲۵

عیسیٰ بن جنید شیرازی: (ج۔۵) ۲۸۵۵، ۲۸۵۸

عیسیٰ بن محمد السھسار الواسطی: (ج۔۲) ۵۵۶

عیسیٰ بن یونس: (ج۔۲) ۵۶۹

عیسیٰ دشتی، شیخ: (ج۔۶) ۳۶۹۱

عیسیٰ سرہندی، شیخ: (ج۔۹) ۵۵۵۸

عیسیٰ، شیخ: (ج۔۲) ۱۲۱۵، (ج۔۳) ۱۴۲۲

عیسیٰ شیرازی بن جنید: (ج۔۶) ۳۹۵۸

عیسیٰ، قاضی: (ج۔۲) ۶۱۶

عیسیٰ کرمانی، ناصرالدین: (ج۔۶) ۳۹۷۰

عیسیٰ لنگوٹیا، شیخ: (ج۔۶) ۳۴۱۶

عیسیٰ نقشبندی، شاہ: (ج۔۱۰) ۶۰۷۲

عیسیٰ، پیر: (ج۔۶) ۳۵۶۸

عین الدین شامی: (ج۔۸) ۴۸۴۶

عینی، علامہ: (ج۔۲) ۷۱۷

غ

غازوالدین امازوگھڑی، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۷۱

غازی بابا (موضع جنگل خیل): (ج۔۶) ۳۹۲۴

غازی گجراتی، مولانا: (ج۔۴) ۲۳۹۴

غازی، میاں (فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۷۵

غالب بن فہر: (ج۔۷) ۴۰۱۸۰

غالب، مرزا اسداللہ: (ج۔۴) ۲۲۸۹، (ج۔۵) ۲۹۳۴، (ج۔۱۰) ۵۷۸۴، ۵۷۸۵، ۶۱۰۹

غانم بن حمویہ: (ج۔۷) ۴۲۸۳

غزالی، امام ابو حامد محمد: (ج۔۱) ۱۸۴، ۴۱۵۔ ۴۱۶، (ج۔۲) ۵۱۴، ۵۲۰، ۵۳۶، ۵۴۲، ۵۵۲، ۵۶۷، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۹۶، ۶۰۳، ۶۲۳، ۶۰۲، ۷۱۷، ۹۱۳، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۸، (ج۔۳) ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶، ۱۴۷۷، ۱۴۹۰، ۱۴۹۸، ۱۷۳۰، ۱۷۴۰، ۱۸۳۶، (ج۔۴) ۱۹۷۲، ۲۲۰۴، ۲۲۳۶، ۲۲۵۸، ۲۲۸۹، ۲۳۰۰؛ ۲۳۰۵، (ج۔۵) ۲۶۰۰، ۲۶۹۷، ۲۷۵۸، ۲۷۷۰۔ ۲۷۷۱، ۲۹۲۳، ۲۹۳۸، ۳۰۰۶،

(ج۔۶) ۳۲۶۲، ۳۳۸۴، ۳۸۸۴، ۳۹۵۸، (ج۔۷) ۴۲۶۶، ۴۳۰۵، ۴۳۱۰، ۴۳۳۵، (ج۔۸) ۴۵۱۱، ۴۵۱۴، ۴۶۱۶۔۴۶۱۷، ۴۷۴۶، ۴۸۶۶، ۴۹۵۲، (ج۔۹) ۵۱۷۵، ۵۲۱۰، ۵۲۲۷۔ ۵۲۲۸، ۵۲۷۳، ۵۳۹۹، ۵۴۷۲، ۵۵۱۴، (ج۔۱۰) ۶۲۰۴

غضنفر علی شاہ، پیر سید (کرماں والے): (ج۔۱۰) ۶۰۷۸

غضنفر، میر: (ج۔۴) ۲۲۸۴

غضنفر نہر والی گجراتی: (ج۔۶) ۳۱۵۵

غضیف بن الحرث: (ج۔۷) ۴۳۵۴

غلام مصطفیٰ مجددی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۳۳

غلام ابراہیم مجددی شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۹

غلام احمد پرویز، مسٹر: (ج۔۵) ۲۶۴۷

غلام احمد پشاوری (فرزند قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۸۱

غلام احمد جان مجددی: (ج۔۶) ۳۶۹۲

غلام احمد شرقپوری، میاں: (ج۔۶) ۳۷۷۰

غلام احمد قادیانی، مرزا: (ج۔۳) ۱۵۶۳، (ج۔۶) ۳۷۶۸، (ج۔۷) ۴۴۱۶، ۴۴۱۷، (ج۔۱۰) ۶۰۱۰

غلام احمد مجددی، عرف شاہ آغا جان: (ج۔۶) ۳۳۰۹، ۳۳۳۰، ۳۵۴۶، ۳۵۴۸، ۳۵۵۳۔۳۵۵۴

غلام احمد، مولوی (والد مولانا غلام محمد قریشی): (ج۔۶) ۳۸۶۸۔۳۸۶۹

غلام احمد، میاں: (ج۔۸) ۴۴۸۶

غلام احمد، میاں (مصنف ذکر العارفین): (ج۔۱۰) ۵۹۹۴

غلام اسماعیل، آغا: (ج۔۶) ۳۵۱۲

غلام اسمٰعیل (فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۷۵

غلام اللہ شرقپوری، میاں: (ج۔۳) ۱۸۷۳، (ج۔۵) ۲۸۲۰، (ج۔۶) ۳۵۹۲، ۳۵۹۴، ۳۷۷۰، ۳۷۸۴، (ج۔۸) ۴۴۸۵، ۴۸۶۹، (ج۔۹) ۵۵۷۵، (ج۔۱۰) ۶۴۲۹

غلام اللہ، صاحبزادہ: (ج۔۶) ۳۴۴۷

غلام جابر مصباحی، ڈاکٹر: (ج۔۴) ۲۲۸۹

غلام جان ہزاروی، مولوی: (ج۔۵) ۲۹۱۱

غلام جیلانی پشاوری، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۴۵، ۳۸۹۲۔۳۸۹۳، (ج۔۷) ۴۴۷۹، (ج۔۸) ۴۸۳۹، ۴۸۴۱، ۴۸۴۷۔۴۸۴۸، ۴۸۵۲، ۴۸۵۴، ۴۸۶۲

غلام جیلانی جان آغا: (ج۔۶) ۳۳۱۱

غلام جیلانی، مجددی، میاں: (ج۔۶) ۳۳۱۰، ۳۳۲۹

غلام، حافظ (فرزند مولانا حافظ عبداللطیف پشاوری): (ج۔۶) ۳۸۵۹

غلام حبیب، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۹۲

غلام حبیب، مولانا (جد مولانا غلام محمد قریشی): (ج۔۶) ۳۸۶۸۔۳۸۶۹

غلام حسن: (ج۔۶) ۳۷۱۸

غلام حسن پشاوری، شیخ (المعروف حضرت جیو پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۷۲، ۵۸۷۵

غلام حسن پونگر، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۹۷

غلام حسن، خواجہ بن ملک لعل: (ج۔۶) ۳۷۹۵

غلام حسن سرہندی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۵۳۱

غلام حسن شاد، سید: (ج_۱)۲۵۱
غلام حسن شاہ سہگاں شریف: (ج_۶)۳۷۴۲
غلام حسن، شاہ (جد امجد خواجہ عبدالرحمٰن مجددی): (ج_۶) ۳۴۹۹
غلام حسن، شیخ: (ج_۹)۵۳۶۰
غلام حسن، شیخ (خلیفہ حضرت مظہر): (ج_۴)۲۴۷۱
غلام حسن طور، چوہدری: (ج_۱۰)۶۰۸۲
غلام حسن فاروقی پشاوری نقشبندی: (ج_۶)۳۸۶۸
غلام حسن، مولانا (استاد مولانا فتح محمد ڈیروی): (ج_۱۰) ۵۸۸۳، ۵۸۹۴
غلام حسن نقشبندی، خواجہ (سواگ شریف): (ج_۱۰) ۵۵۹۳، ۵۸۹۷_ ۵۸۹۹، ۵۹۰۴_ ۵۹۰۵، ۵۹۰۸، ۵۹۵۷_۵۹۵۸
غلام حسین: (ج_۶)۳۴۱۸
غلام حسین جان مجددی، پیر: (ج_۶)۳۶۹۲
غلام حسین دیہ (مترجم "متولات تصوف"): (ج_۶) ۳۵۹۰
غلام حسین شاہ گیلانی سلطانپوری، سید: (ج_۱۰)۵۹۴۴، ۶۰۶۸_۶۰۶۹
غلام حسین، شاہ (مجد امجد خواجہ عبدالرحمٰن مجددی): (ج_۶) ۳۴۹۹
غلام حسین (فرزند چوہدری عبدالرؤف): (ج_۱۰)۶۰۷۸
غلام حسین مجددی پشاوری، شیخ: (ج_۱۰)۵۸۸۰
غلام حسین (مرید شاہ مفتی محمود الوری): (ج_۶)۳۶۲۹
غلام حسین ملک (جد امجد خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی): (ج_۱۰)۵۹۰۳
غلام حسین نقشبندی، پیر: (ج_۶) ۳۶۹۶، ۳۸۰۴_ ۳۸۰۵، ۳۸۱۴_۳۸۱۵
غلام حیدر ٹھٹوی، مخدوم: (ج_۶)۳۶۸۸
غلام حیدر حسین، شیخ: (ج_۶)۳۲۰۵
غلام حیدر شاہ: (ج_۶)۳۳۲۸، ۳۳۳۲
غلام حیدر کمبوہ، مولانا (عم و استاد خواجہ غلام قاسم کمبوہ): (ج_۱۰)۵۹۰۳
غلام حیدر، مجددی، خواجہ: (ج_۶)۳۳۱۰
غلام دستگیر الہاشمی قصوری، مولانا: (ج_۱۰) ۶۰۳۵، ۶۰۳۷_۶۰۳۸، ۱۰۴۰_ ۶۰۴۱
غلام دستگیر جان، آغا بن غلام جان: (ج_۶)۳۵۱۲
غلام دستگیر قصوری مولانا: (ج_۵) ۳۰۷۳، (ج_۶) ۳۷۶۸_۳۷۶۹، ۳۷۷۵، ۳۹۵۸، (ج_۱۰)۶۰۳۳
غلام دستگیر نامی (تاریخ جالیہ): (ج_۱۰)۵۸۹۱
غلام دستگیر، خواجہ: (ج_۸)۴۸۶۹،
غلام دستگیر، پیر (مصنف): (ج_۵)۲۶۲۷
غلام دین اشرفی، مولانا: (ج_۱۰)۵۸۰۴
غلام ربانی، مجددی، شیخ: (ج_۶)۳۳۱۰، ۳۳۲۹، ۳۸۰۵
غلام رسول افغان خاموش: (ج_۶)۳۵۲۰
غلام رسول پتی گجراتی، مولانا: (ج_۶)۳۸۴۶
غلام رسول جان سرہندی، پیر: (ج_۶)۳۳۲۳، ۳۴۲۶، ۳۵۳۲، ۳۵۳۹، ۳۶۹۲، ۳۷۰۳
غلام رسول، حاجی: (ج_۷)۴۴۷۳

غلام رسول سعیدی، علامہ: (ج۔۶) ۳۹۵۸، (ج۔۷) ۴۲۷۸، (ج۔۸) ۴۶۲۱
غلام رسول شاہ، سید: (ج۔۶) ۳۹۲۳
غلام رسول قادری، مولانا حافظ شاہ: (ج۔۵) ۲۸۸۲
غلام رسول قاسمی امرتسری، مولانا مفتی (المعروف رسل بابا): (ج۔۱۰) ۵۹۶۲
غلام رسول کشمیری، مولانا قاری: (ج۔۵) ۳۱۱۰
غلام رسول گوہر قصوری، جماعتی نقشبندی مولانا: (ج۔۶) ۳۷۸۵
غلام رسول (مصنف): (ج۔۶) ۳۷۵۴
غلام رسول (مولانا: (ج۔۵) ۲۹۴۴
غلام رسول (مولوی بن مولوی جان محمد: (ج۔۶) ۳۷۳۴، ۳۷۴۰، ۳۷۴۲
غلام رسول مہر، مولانا: (ج۔۴) ۱۹۲۵، (ج۔۵) ۳۰۲۳، ۳۰۲۸ ۔ ۳۰۲۹، (ج۔۶) ۳۶۴۰، ۳۷۰۳، ۳۸۸۹ ۔ ۳۸۹۱، ۳۹۰۹، (ج۔۱۰) ۵۹۴۵
غلام سرور رانا، پروفیسر: (ج۔۱) ۱۳، ۲۰، ۳۶۵، (ج۔۹) ۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۸۵۱
غلام سرور لاہوری، مفتی: (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۳۹۸، ۱۴۰۲، (ج۔۴) ۲۲۰۱، ۲۸۷۵، ۲۸۹۵، (ج۔۶) ۳۳۹۴، ۳۸۳۴، ۳۸۹۸، ۳۹۱۲، (ج۔۸) ۴۸۶۳ ۔ ۴۸۶۴، (ج۔۹) ۵۰۴۰، ۵۰۴۹، ۵۳۲۶، ۵۳۸۹، (ج۔۱۰) ۵۷۷۳، ۵۸۸۶، ۵۸۸۸، ۵۹۵۹، ۶۰۴۰
غلام سرور، مولانا: ۵۱۵۹
غلام سرور نقشبندی قادری، مفتی: (ج۔۶) ۳۹۵۸
غلام سرور نقشبندی مجددی لاہوری، صوفی: (ج۔۱) ۱۳، ۳۵، (ج۔۲) ۱۲۴۳، (ج۔۳) ۱۸۷۱، (ج۔۴) ۲۵۱۱، (ج۔۵) ۳۱۰۷، ۳۱۲۰، (ج۔۶) ۳۱۳۲، ۳۹۲۹، ۳۹۳۲، ۳۹۵۸، (ج۔۷) ۴۴۷۹، (ج۔۸) ۴۴۹۰، ۴۹۲۳، (ج۔۹) ۵۰۶۸ ۔ ۵۰۶۹، (ج۔۱۰) ۵۶۱۳، ۶۲۴۵، ۶۲۹۹، ۶۳۴۰، ۶۳۵۳
غلام شاہ حکیم، سید (حیدرآباد): (ج۔۶) ۳۶۹۳
غلام شاہ کلہوڑو، میاں: (ج۔۶) ۳۵۸۴، ۳۵۸۶ ۔ ۳۵۸۷، ۳۶۵۵ ۔ ۳۶۵۶
غلام شبیر بخاری، سید: (ج۔۵) ۲۹۴۵، (ج۔۱۰) ۶۴۴۳
غلام صابر قدیری، قاری: (ج۔۴) ۲۵۲۵، (ج۔۶) ۳۹۵۸
غلام صادق، پروفیسر خواجہ: (ج۔۱) ۲۸۵، ۲۸۸، (ج۔۵) ۲۹۴۷، ۳۰۰۷
غلام صدیق: (ج۔۱) ۲۹۱، (ج۔۶) ۳۳۲۸
غلام صدیق پشاوری، شاہ (فرزند قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۸۱
غلام صدیق جان (فرزند عبداللہ جان سرہندی): (ج۔۶) ۳۵۲۵
غلام صدیق، خواجہ: (ج۔۶) ۳۳۱۰
غلام صدیق، صاحبزادہ: (ج۔۱) ۲۸۴
غلام صدیق (فرزند عبدالستار جان سرہندی): (ج۔۶) ۳۵۱۲
غلام عباس، چوہدری (قائد ملت کشمیر): (ج۔۶) ۳۷۸۱
غلام عثمان (فرزند عبدالستار جان سرہندی): (ج۔۶) ۳۵۱۲
غلام علی: (ج۔۹) ۵۰۳۹
غلام علی الانا: (ج۔۵) ۶، ۲۵، ۲۵۸۰

غلام علی اوکاڑوی، علامہ: (ج_۶) ۳۵۹۱، ۳۵۹۵، (ج_۱۰)۵۸۰۴، ۵۸۱۰

غلام علی آزاد بلگرامی، علامہ: (ج_۳) ۱۲۹۸، (ج_۴) ۱۹۸۴، ۲۲۱۰، ۲۲۲۳، (ج_۵)۲۵۷۸، ۲۶۷۴، ۲۶۷۶، ۲۶۷۹، ۲۷۰۰، ۲۹۱۱، (ج_۶)۳۹۵۹، (ج_۹)۵۳۶۲، ۵۳۴۱، (ج_۱۰)۵۶۳۸

غلام علی تالپور، میر: (ج_۶)۳۵۰۱

غلام علی جان، سرہندی، پیر: (ج_۶) ۳۴۴۹، ۳۵۳۰، ۳۵۳۹_۳۵۴۰

غلام علی جعفری ٹھٹوی، قاضی: (ج_۶)۳۶۸۸

غلام علی حسینی، شیخ: (ج_۶)۳۲۰۵

غلام علی دہلوی، شاہ: (ج_۱) ۸۷، ۹۲، ۳۲۳، ۴۵۷_ ۴۵۸، (ج_۲) ۷۳۳، ۱۱۱۹، ۱۱۵۰، (ج_۳) ۱۷۷۴، ۱۸۸۷_۱۸۸۸، (ج_۴)۲۰۵۵، ۲۰۷۰، ۲۲۰۲، ۲۲۰۷، ۲۲۱۰، ۲۲۲۳، ۲۲۸۹، ۲۳۱۳، ۲۳۵۳، ۲۳۵۶، ۲۳۶۰_ ۲۳۶۱، ۲۳۶۵، ۲۳۶۸، ۲۳۷۱، ۲۳۷۴، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷_ ۲۳۸۱، ۲۳۸۳_۲۳۸۵، ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، (ج_۵)۲۵۵۳، ۲۵۷۸، ۲۵۹۱، ۲۵۹۳، ۲۶۲۲، ۲۶۳۴، ۲۶۴۲، ۲۶۵۰، ۲۷۶۲، ۲۸۰۱، ۲۸۱۲_۲۸۱۳، ۲۸۱۶، ۲۸۱۸، ۲۸۳۰، ۲۸۷۶، ۲۸۹۲، ۲۸۹۵، ۳۰۸۳، (ج_۶) ۳۱۴۲، ۳۲۶۴، ۳۲۷۶، ۳۳۵۶_ ۳۳۵۸، ۳۳۶۱، ۳۳۶۳، ۳۳۶۷، ۳۳۹۴، ۳۴۴۳_۳۴۴۴، ۳۷۶۸، ۳۹۱۶_ ۳۹۱۷، ۳۹۵۹_ ۳۹۶۰، (ج_۷) ۴۲۰۲، ۴۰۰۹، (ج_۸)۴۵۰۱، ۴۶۰۲_۴۶۰۳، (ج_۹)۵۰۱۲، ۵۲۲۰_ ۵۲۲۱، ۵۳۲۹، ۵۳۳۸، ۵۳۴۰_ ۵۳۴۱، ۵۳۴۸، ۵۳۵۱_۵۳۵۳، ۵۳۵۷، ۵۳۵۹، ۵۳۹۷، ۵۴۷۰، ۵۵۱۰، (ج_۱۰) ۵۶۱۵، ۵۷۷۷، ۵۷۸۰، ۵۸۸۰، ۵۷۸۱، ۵۸۳۵، ۵۸۴۰، ۵۸۸۱_۵۸۸۲، ۵۸۹۴، ۵۹۰۵، ۶۳۰۴، ۶۰۳۵_ ۶۰۳۶، ۶۰۴۴، ۶۳۵۰، ۶۳۷۸، ۶۳۸۰_۶۳۸۱

غلام علی، شیخ: (ج_۵)۳۰۰۷، ۳۰۱۱، ۳۰۴۵

غلام علی عبداللہ، بٹالوی دہلوی: (ج_۶)۳۱۵۷

غلام علی گوپانگ، حاجی: (ج_۶)۳۶۹۳

غلام علی مداح ٹھٹوی شاعر: (ج_۶)۳۶۵۸

غلام علی میاں (بابارتی داڑھی والے): (ج_۱۰)۵۹۷۰

غلام عمر مجددی ابن خواجہ عبدالباقی: (ج_۶)۳۳۱۰، ۳۳۲۹

غلام غوث صمدانی، چوہدری: (ج_۴) ۱۹۲۰، (ج_۷) ۴۴۵۲، ۴۴۷۸

غلام فاروق (فرزند خواجہ عبدالستار جان سرہندی): (ج_۶) ۳۵۱۲

غلام فرید (مصنف احوال العارفین): (ج_۱۰)۵۸۸۷

غلام فضل نقشبندی مجددی صاحبزادہ: (ج_۱۰)۶۰۳۱

غلام قادر اشرفی فریدکوٹی: (ج_۱۰)۵۸۱۰، ۵۹۹۴

غلام قادر بھیروی، مولانا: (ج_۶) ۳۷۸۰، (ج_۱۰) ۵۸۱۰

غلام قادر چشتی نظامی امرتسری، حکیم: (ج_۵)۲۶۲۷

غلام قادر خاں، الحاج: (ج_۶)۳۶۴۴

غلام قادر سرہندی، شاہ: (ج_۶)۳۵۴۹

غلام قادر، شاہ: (ج_۶)۳۳۲۶، ۳۳۳۱، ۳۳۳۴

غلام قادر شاہ، سید: (ج_۱۰)۵۹۳۹

غلام قادر فوجی، حاجی: (ج_۱۰)۶۴۴۳

غلام قادر کشمیری، مفتی: (ج_۶)۳۶۴۹
غلام قادر مجددی، پیر: (ج_۶)۳۳۰۹، ۳۳۳۵
غلام قاسم کمبوہ نقشبندی، خواجہ: (ج_۱۰)۵۵۹۴، ۵۹۰۳_ ۵۹۰۵
غلام قیوم کابلی، مولانا: (ج_۶)۳۳۱۰، ۳۳۲۹، ۳۳۳۵
غلام گیلانی، مولوی قاضی (سرحد): (ج_۵)۲۸۸۲
غلام مجدد، پیر: (ج_۹)۵۵۷۳
غلام مجدد سرہندی، پیر بن عبد الحلیم مجددی: (ج_۶) ۳۵۳۰_۳۵۳۲
غلام مجدد فاروقی، خواجہ: (ج_۸)۴۸۷۰،
غلام مجدد، مفتی: (ج_۶)۳۴۱۸، ۳۴۲۶، ۳۴۴۲
غلام محمد: (ج_۹)۵۲۹۰
غلام محمد ابنالوی، خواجہ: (ج_۹)۵۵۷۵
غلام محمد امرتسری (کاتب): (ج_۱۰)۶۲۰۰
غلام محمد بگوی، مولوی (خلیفہ خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰)۵۹۳۹
غلام محمد پشاوری نقشبندی مجددی: (ج_۶)۳۸۲۸، ۳۸۳۰، ۳۸۶۶، ۳۸۸۸
غلام محمد پشاوری، شیخ (المعروف حضرت جیو کلاں پشاوری): (ج_۱۰)۵۸۷۵، ۵۸۸۰
غلام محمد ترنم، مولانا: (ج_۶)۳۷۸۱.
غلام محمد جان نعیمی شہید، مفتی: (ج_۶)۳۶۶۱، ۳۶۷۱_ ۳۶۷۲
غلام محمد جان، شیخ: (ج_۶)۳۸۵۴، ۳۹۵۱
غلام محمد (ساہیوال): (ج_۶)۳۸۱۴
غلام محمد سرہندی فاروقی، فضل احمد معصومی: (ج_۶)۳۸۳۰، ۳۸۷۳، ۳۸۷۵، ۳۸۷۷_۳۸۷۸
غلام محمد سرہندی، پیر: (ج_۲)۹۳۲، (ج_۹)۵۵۷۲
غلام محمد، شاہ المعروف میاں جی جان آغا: (ج_۶)۳۳۲۶
غلام محمد، شاہ غلام علی دہلوی مجددی: (ج_۶)۳۹۳۶
غلام محمد، شیخ: (ج_۱)۴۱۲، (ج_۸)۴۹۴۴
غلام محمد عارفی، مولانا: (ج_۶)۳۴۴۷، (ج_۱۰)۶۱۲۶
غلام محمد علامہ: (ج_۹)۵۲۵۲
غلام محمد (فرزند پیر محمد صدیق خانقاہ بھور شریف): (ج_۶) ۳۷۹۳
غلام محمد (فرزند ملا محمد نسیم صدیقی دہروی): (ج_۱۰)۵۸۸۰
غلام محمد قریشی پشاوری، خواجہ: (ج_۶) ۳۸۳۰، ۳۸۶۸_ ۳۸۶۹، (ج_۱۰)۵۹۴۴
غلام محمد گرامی: (ج_۶)۳۷۰۱_۳۷۰۲
غلام محمد (گورنر جنرل پاکستان): (ج_۶)۳۵۵۱_۳۵۵۲
غلام محمد گھوٹوی، مولانا: (ج_۶)۳۷۸۳، ۳۷۹۵
غلام محمد مجددی پشاوری، شیخ: (ج_۱۰)۵۸۷۲
غلام محمد مجددی، پیر: (ج_۶)۳۵۴۲_۳۵۴۴، ۳۵۴۹_ ۳۵۵۰، ۳۵۵۴، ۳۶۴۶
غلام محمد مجددی، خواجہ: (ج_۶)۳۳۲۵_۳۳۲۶، ۳۳۳۰، ۳۳۳۵، ۳۴۱۷_۳۴۱۸، ۳۴۴۹
غلام محمد معصوم ثانی، خواجہ: (ج_۵)۲۸۱۱، (ج_۶)۳۳۱۲، ۳۳۱۴، ۳۴۴۰_۳۴۴۱، ۳۵۳۱، ۳۸۲۸، ۳۸۶۷
غلام محمد معصوم، شیخ (المعروف معصوم ثانی): (ج_۱۰) ۵۸۷۵، ۵۸۸۰، ۶۱۲۸

غلام محمد ملکانی: (ج۔۶)۳۶۹۰

غلام محمد، میاں: (ج۔۲)۹۵۵

غلام محمد نجیبی، فاضل: (ج۔۶)۳۳۰۲

غلام محمد ہزاروی، قاضی: (ج۔۱)۲۵، (ج۔۳)۱۶۶۴

غلام محی الدین، حاجی: (ج۔۶)۳۴۱۷۔۳۴۱۸، ۳۴۴۱

غلام محی الدین خان (ایڈوکیٹ): (ج۔۱۰)۶۴۳۳، ۶۴۳۵، ۶۴۴۰

غلام محی الدین، خواجہ (نیریاں شریف): (ج۔۶)۳۷۷۲، ۳۹۲۴

غلام محی الدین، سید: (ج۔۵)۳۰۸۶

غلام محی الدین سیوستانی، مخدوم: (ج۔۶)۳۵۲۳

غلام محی الدین شاہ غلام صدیق: (ج۔۵)۲۸۱۱

غلام محی الدین، صاحبزادہ (خلیفہ خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۹

غلام محی الدین غزنوی: (ج۔۶)۳۸۰۴، ۳۸۰۷، ۳۸۰۹۔۳۸۱۰، ۳۸۱۲، ۳۸۱۴۔۳۸۱۵

غلام محی الدین (فرزند ملا محمد نسیم صدیقی دہروی): (ج۔۱۰)۵۸۸۰

غلام محی الدین قصوری، خواجہ: (ج۔۴)۲۴۸۷، ۲۴۸۹، (ج۔۶)۳۷۶۸، ۳۷۷۳، ۳۷۹۴، ۳۷۹۷، ۳۹۶۰، (ج۔۹)۵۲۲۰، ۵۵۸۴، (ج۔۱۰)۵۵۹۴، ۶۰۳۳۔۶۰۴۰

غلام محی الدین قندھاری، پیر مجددی: (ج۔۶)۳۵۱۹

غلام محی الدین گھوسوی، مولانا: (ج۔۹)۵۰۱۳، (ج۔۱۰)۵۶۱۶

غلام محی الدین گیلانی، سید: (ج۔۱۰)۶۰۹۴

غلام محی الدین مجددی (حیدرآباد): (ج۔۶)۳۶۹۱

غلام محی الدین مولانا: (ج۔۷)۴۰۱۰، (ج۔۸)۴۵۰۱، ۴۸۶۸، ۴۸۷۰

غلام محی الدین، مولانا مفتی: (ج۔۶)۳۶۴۹

غلام مرتضیٰ بیربلوی، مولانا: (ج۔۶)۳۷۶۸، ۳۷۷۳، (ج۔۱۰)۶۰۳۷

غلام مرتضیٰ جان، پیر: (ج۔۹)۵۵۷۴

غلام مرتضیٰ، خواجہ: (ج۔۶)۳۷۷۵، ۳۷۸۵، (ج۔۷)۴۴۱۷

غلام مرتضیٰ، خواجہ (بیربل شریف):

غلام مرتضیٰ ساقی مجددی، علامہ: (ج۔۱)۲۲، (ج۔۲)۴۸۹، ۸۵۵، (ج۔۱۰)۶۰۹۴

غلام مرتضیٰ سرہندی، صاحبزادہ (ملیر والے): (ج۔۶)۳۶۱۹

غلام مرتضیٰ قصوری، خواجہ: (ج۔۶)۳۷۶۸

غلام مرتضیٰ، مخدوم حافظ: (ج۔۱۰)۶۰۳۳

غلام مرتضیٰ، مرزا لیفٹیننٹ: (ج۔۶)۳۸۵۵، ۳۹۱۰

غلام مصطفیٰ خاں، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۱)۱۹، ۲۴، ۲۷، ۳۴، ۴۴، ۶۲، ۲۹۳، ۴۲۷۔۴۳۰، ۴۶۰۔۴۶۱، (ج۔۳)۱۲۸۵، ۱۴۶۳، ۱۷۲۲، ۱۸۸۶، (ج۔۴)۲۰۴۵، ۲۰۶۰، ۲۲۰۴، ۲۲۰۷، ۲۲۳۵، ۲۴۴۳، ۲۴۵۴، (ج۔۵)۲۵۴۵۔۲۵۴۶، ۲۵۴۸، ۲۵۵۰، ۲۵۵۴، ۲۵۷۷، ۲۵۹۷، ۲۶۰۱، ۲۶۰۳، ۲۶۲۰، ۲۶۵۰، ۲۸۰۰، ۲۸۰۲، ۲۸۰۵، ۲۸۰۷، ۲۸۶۹، ۲۹۱۴، ۲۹۳۵، ۲۹۴۵، ۳۰۴۷، ۳۱۱۷، ۳۱۱۹، (ج۔۶)۳۱۳۱، ۳۴۴۶، ۳۳۵۱، ۳۴۱۵، ۳۴۵۰۔

۳۴۵۱، ۳۶۸۲، ۳۶۸۴، ۳۶۸۶، ۳۷۰۱، ۳۷۰۳، ۷۳۰۸، ۳۹۱۳، ۳۹۴۲، ۳۹۴۴، ۳۹۶۰، ۳۹۶۹، (ج_۸) ۴۵۷۶_۴۵۷۹، ۴۶۰۰، ۴۶۱۷، ۴۸۸۰، ۴۹۵۱، ۴۹۹۱، (ج_۹) ۵۰۱۰، ۵۰۶۸، ۵۱۷۰، ۵۵۵۰، ۵۵۸۴، (ج_۱۰) ۵۶۴۹، ۵۶۶۹_۵۶۷۱، ۵۸۸۵، ۵۹۲۴_۵۹۲۵، ۶۰۹۹_۶۱۰۵، ۶۱۰۷_۶۱۳۳، ۶۲۴۳، ۶۲۴۵، ۶۲۷۳، ۶۳۰۰، ۶۳۳۷، ۶۳۷۳

غلام مصطفیٰ (دادو): (ج_۶) ۳۴۴۲

غلام مصطفیٰ، صاحبزادہ: (ج_۶) ۳،۲۴۷

غلام مصطفیٰ قاسمی امرتسری، مفتی: (ج_۱۰) ۵۹۶۵

غلام مصطفیٰ، قاضی (والد عالم الدین قاضی): (ج_۵) ۲۷۲۷

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: (ج_۱) ۳۰، ۳۳، ۳۵، (ج_۳) ۱۲۹۹، (ج_۵) ۲۵۳۵_۲۵۳۶، ۲۵۲۵، ۲۵۴۴، ۲۶۲۶_ ۲۶۲۸، ۲۸۹۷، (ج_۶) ۳۱۳۷، (ج_۷) ۴۱۰۱، ۴۴۸۰، (ج_۸) ۴۴۹۰، (ج_۹) ۵۰۰۱، ۵۰۶۴، ۵۰۷۲، ۵۱۹۹، (ج_۱۰) ۵۵۹۴، ۶۰۷۹، ۶۲۴۴_ ۶۲۴۵، ۶۳۲۹، ۶۳۳۳، ۶۳۳۵، ۶۳۴۰

غلام مصطفیٰ، مولانا حافظ: (ج_۱۰) ۶۰۳۴

غلام مصطفیٰ قاسمی، مولانا: (ج_۶) ۳۴۴۵

غلام مصطفیٰ نور القادری: (ج_۶) ۳۰۹۲

غلام مصطفیٰ (والد خواجہ سعید پیر مٹھا): (ج_۱۰) ۶۰۱۷

غلام معصوم، حاجی: (ج_۴) ۲۴۹۵

غلام معین الدین عبداللہ، مولانا: (ج_۶) ۳۹۶۰، (ج_۹) ۵۵۲۲

غلام معین الدین، مفتی: (ج_۹) ۵۱۵۴

غلام مہر علی، علامہ: (ج_۱۰) ۵۹۶۷

غلام ناصر مروت، ڈاکٹر: (ج_۷) ۴۰۳۳، (ج_۱۰) ۵۸۸۸

غلام نبی جان، جنرل: (ج_۶) ۳۳۳۶، ۳۴۱۹، ۳۴۲۲

غلام نبی جان سرہندی (ج_۶) ۳۵۳۰_۳۵۳۱، ۳۶۹۲

غلام نبی حسن (مرید دوست محمد قندھاری) ج_۶) ۳۹۱۵

غلام نبی، خواجہ (المعروف زلفاں والی سرکار): (ج_۶) ۳۷۸۴

غلام نبی، شاہ (جد امجد محمد فاروق سر محمد حسن جان سرہندی): (ج_۶) ۳۷۰۶

غلام نبی شاہ، خواجہ (فرزند خواجہ محمد نامدار شاہ): (ج_۱۰) ۶۰۰۰

غلام نبی، فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج_۶) ۳۴۹۹، (ج_۱۰) ۵۸۷۵

غلام نبی قریشی، مولوی (خلیفہ خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۹

غلام نبی للھی، مولانا: (ج_۶) ۳۷۶۸، ۳۷۷۳، ۳۷۹۷، (ج_۱۰) ۶۰۳۷، ۶۰۴۰

غلام نبی، مولانا (خلیفہ شاہ غلام محمد مجددی) (ج_۶) ۳۵۵۰

غلام نبی نعیمی، مولانا: (ج_۱۰) ۶۴۹۴

غلام نبی نقشبندی: (ج_۱۰) ۶۱۳۳

غلام نقشبند گھوسوی، مولانا: (ج_۵) ۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۱۳۰، ۳۴۰۷_۳۴۰۸

غلام یحییٰ سید، مولوی: (ج_۲) ۱۲۲۸_۱۲۲۹

غلام یحییٰ علی قریشی اکی، خواجہ مولانا: (ج۔۱۰)۵۹۴۵

غلام یسین نقشبندی، قاری: (ج۔۱۰)۔ ۶۴۴

غنیمت کنجاہی (شاعر) (ج۔۱۰)۵۹۴۵

غنیمت کنجاہی، ملا (کنجاہ شریف گجرات) (ج۔۶) ۳۷۹۶

غوث بخش، مولوی (ج۔۱۰)۶۰۴۵

غوث علی شاہ، سید (سابق وزیر اعلیٰ سندھ) (ج۔۴) ۲۲۱۷، (ج۔۱۰)۶۰۲۰

غوث محمد ناجی، مولوی (مصنف سراج العارفین) (ج۔۱۰) ۵۸۴۷، ۵۸۵۰

غوثی مندوی (ج۔۵)۲۶۰۸۔۲۶۰۹

غوری، سلطان شہاب الدین محمد (ج۔۴)۲۰۴۸، ۲۰۶۳، ۲۰۸۶، (ج۔۵)۲۹۱۶، (ج۔۹)۵۰۲۲، (ج۔۱۰)۵۸۲۳

غیاث الدین بلبن (ج۔۱)۳۹۵، (ج۔۴)۲۰۴۹، ۲۰۶۴، ۲۰۸۰

غیاث الدین تغلق (ج۔۹)۵۰۹۶

غیاث الدین کوبی، شیخ (ج۔۶)۳۲۰۵

غیاث الدین ملک (ج۔۵)۲۸۴۸

غیاث الدین میر (فرزند سید میر عبداللہ بخاری اکبر پوری): (ج۔۱۰)۵۸۷۶

غیور بیگ مرزا: (ج۔۳)۱۳۶۸

ف

فارابی: (ج۔۳)۱۷۴۰

فاسی، علامہ: (ج۔۲)۶۱۱

فاضل سربندی، مولانا: (ج۔۳)۱۷۶۴

فاطمہ بنت عزیز الدین: (ج۔۱۰)۵۸۵۸

فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم): (ج۔۱)۲۶۹۔۲۷۰، (ج۔۲) ۷۲۰، ۱۰۸۹، ۱۶۱۹، ۱۶۳۵، ۱۶۸۵، ۱۷۰۳، ۱۸۲۵، (ج۔۵) ۲۶۴۰، ۲۸۲۲، ۳۰۷۴، ۳۱۰۱، ۳۱۰۳، (ج۔۶) ۳۷۳۷، (ج۔۷) ۴۲۸۳، ۴۳۸۱، ۴۳۸۳، ۴۳۹۵، (ج۔۸) ۴۶۹۵، ۴۷۳۸، ۴۸۲۴۔۴۸۲۵، (ج۔۹)۵۳۰۹، (ج۔۱۰)۶۰۷۶، ۶۲۵۱، ۶۲۵۳

فاطمہ بی بی: (ج۔۹)۵۵۲۵

فاطمہ، حافظہ (ج۔۴)۲۳۵۰

فاطمہ (صاحبزادی مولانا خالد کردی): (ج۔۴)۲۵۰۸

فاطمہ صاحبہ، مائی (ربیبہ خواجہ غلام حسن نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۸۹۷

فائز محمود، صاحبزادہ (ج۔۶)۳۳۷۱، ۳۶۸۳، ۳۹۳۱، (ج۔۱۰)۶۴۳۸

فتح الدولہ، نواب: (ج۔۱۰)۵۸۸۲

فتح الدین، حافظ: (ج۔۶)۳۸۰۱

فتح الدین، حافظ (خلیفہ خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۹

فتح الدین، حکیم (وزیر شاہجہاں): (ج۔۶)۳۸۰۱۔۳۸۰۲

فتح اللہ، خواجہ: (ج۔۱) ۴۱۰، (ج۔۸) ۴۵۱۰، (ج۔۹) ۵۴۹۱

فتح اللہ زادہ، شیخ: (ج۔۱۰)۶۴۰۴

فتح اللہ، شیخ: (ج۔۴)۱۹۷۴، ۲۰۲۸، (ج۔۵)۲۸۶۳

فتح اللہ طیبی، خواجہ: (ج۔۱۰)۶۴۳۹

فتح اللہ لاہوری (جد امجد مولانا نور محمد مدقق): (ج۔۱۰) ۵۸۹۱

فتح اللہ حکیم، مرزا: (ج۔۷) ۴۱۸۳، (ج۔۹) ۵۱۰۵، ۵۲۱۴

فتح اللہ صدیقی رہتکی، قاضی: (ج۔۶) ۳۸۱۶، ۳۸۱۸، ۳۸۲۳

فتح اللہ گولن: (ج۔۶) ۳۲۷۲

فتح اللہ گیلانی، حکیم: (ج۔۵) ۲۷۸۰، (ج۔۹) ۵۴۹۸

فتح اللہ میر: (ج۔۹) ۵۴۹۱

فتح اللہ، مُلّا: (ج۔۴) ۲۴۱۹، ۲۴۲۱

فتح پوری، میرزا: (ج۔۳) ۱۸۶۲

فتح خان گکھڑ، سلطان (حاکم کشمیر): (ج۔۶) ۳۸۱۶

فتح دین رنگپوری، حافظ: (ج۔۵) ۲۷۲۷

فتح سنگھ: (ج۔۱) ۴۰۳

فتح علی خان: (ج۔۱) ۳۲۴۷

فتح محمد جلال پوری قادری، حافظ قاری: (ج۔۱۰) ۶۰۶۰، ۶۰۶۸

فتح محمد چشتی، شیخ: (ج۔۴) ۲۴۳۳، (ج۔۶) ۳۴۶۱، (ج۔۹) ۵۳۶۰

فتح محمد، حافظ (والد حافظ محمد رانجھا نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۹۸۴

فتح محمد ڈیروی، مولانا شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۸۲

فتح محمد سہوانی، حکیم: (ج۔۶) ۳۵۲۴، ۳۵۳۶

فتح محمد، شاہ: (ج۔۹) ۵۳۴۳

فتح محمد، شیخ (ابوالحسن): (ج۔۶) ۳۴۲۸

فتح محمد فتحپوری: (ج۔۹) ۵۳۲۸۔۵۳۳۰

فتح محمد، مولانا بن بابا جنگ یار: (ج۔۶) ۳۷۹۲

فتح محمد، مولوی (مرید دوست محمد قندھاری): (ج۔۶) ۳۹۱۵

فتح محمد نسیم، حاجی پروفیسر: (ج۔۱۰) ۶۴۳۵

فتح محمد (نصرپور): (ج۔۶) ۳۴۴۷

فخر الدین جان چشموی، خواجہ آغا: (ج۔۶) ۳۷۴۶، (ج۔۱۰) ۵۹۵۷

فخر الدین رازی، امام محمد بن عمر: (ج۔۵) ۲۶۰۰، ۲۹۴۸، (ج۔۶) ۳۹۴۹

فخر الدین زنجانی، شیخ: (ج۔۴) ۲۰۴۸، ۲۰۶۳

فخر الدین صافی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۹۸

فخر الدین مبارک شاہ: (ج۔۹) ۵۰۶۳

فخر الدین، منشی (مالک مطبع): (ج۔۱۰) ۶۲۴۳

فخر الدین، مولانا: (ج۔۹) ۵۲۱۳

فخر النساء: (ج۔۹) ۵۵۲۵

فدا احمد: (ج۔۶) ۳۴۱۸

فدا حسین فدا، ابوالطاہر: (ج۔۵) ۳۱۱۷، (ج۔۶) ۳۱۲۹، ۳۱۳۹، (ج۔۷) ۳۹۹۱

فدا، شاعر (معتقد مجدد الف ثانی): (ج۔۶) ۳۸۲۵

فدا علی طالب، مولوی: (ج۔۶) ۳۹۶۰

فدا محی الدین: (ج۔۶) ۳۴۱۸

فدائے معصوم، خواجہ: (ج۔۶) ۳۳۱۰، ۳۳۲۶

فرحت (شاعر): (ج۔۱۰) ۶۰۷۱

فرخ الدین قندھاری (نقشبندی صوفی):(ج۔۱۰)۵۹۵۸

فرخ حسین، مولانا:(ج۔۱)۴۵۲، (ج۔۲)۵۱۰، (ج۔۳)۱۳۷۴، (ج۔۴)۲۳۹۴، (ج۔۸)۴۵۶۰، (ج۔۹)۵۱۲۶

فرخ حسین، مولانا (خلیفہ مجدد الف ثانی): (ج۔۱۰)۵۶۲۶

فرخ سیر، شہزادہ:(ج۔۴)۲۱۸۶، (ج۔۵)۳۰۲۲

فرخ شاہ سرہندی، شیخ:(ج۔۵)۲۶۹۹، ۳۰۸۰

فرخ شاہ کابلی، شیخ شہاب الدین: (ج۔۱)۴۰۸، ۴۰۹، (ج۔۹)۵۲۲۶، ۵۳۴۰، ۵۵۲۵۔۵۵۲۶، ۵۵۵۳، ۵۵۵۷۔۵۵۵۸، (ج۔۱۰)۵۹۹۶

فرخ شاہ، مولوی:(ج۔۸)۴۵۹۸،

فرخ، شیخ:(ج۔۴)۲۴۱۳

فرعون: (ج۔۳)۱۴۹۶، ۱۵۵۰، ۱۵۶۵، (ج۔۵)۲۹۸۳، (ج۔۷)۴۱۱۳، ۴۲۶۸، ۴۲۷۵، (ج۔۸)۴۶۰۲، ۴۶۱۸، (ج۔۹)۵۱۴۶، ۵۳۳۸، (ج۔۱۰)۵۶۸۴

فرمان شاہ بخاری نقشبندی، سید:(ج۔۶)۳۸۳۶

فرمان علی، پروفیسر:(ج۔۹)۵۳۶۵، ۵۴۸۳

فرمان فتح پوری، ڈاکٹر:(ج۔۶)۳۶۸۵

فروغ احمد اعظمی مصباحی:(ج۔۵)۳۱۱۸، (ج۔۶)۳۱۳۰

فرہاد شکیلی:(ج۔۵)۳۱۱۸، (ج۔۶)۳۱۳۰، ۳۲۷۵

فری لینڈ ایبوٹ، ڈاکٹر:(ج۔۴)۲۲۱۴، (ج۔۵)۲۸۳۵۔۲۸۳۶، ۲۸۳۸

فرید احمد باسط، حکیم:(ج۔۶)۳۶۷۴

فرید اکبر پوری پشاوری، مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۶۵۔۵۸۶۶، ۵۸۸۷

فریدالحق قادری، پروفیسر شاہ:(ج۔۶)۳۶۳۲

فریدالدین، شاہ:(ج۔۸)۴۸۴۲،

فریدالدین، سید مولانا:(ج۔۱۰)۵۸۶۹

فریدالدین عطار، شیخ:(ج۔۹)۵۲۹۲، (ج۔۱۰)۵۷۸۲

فرید الدین قادری، ڈاکٹر صاحبزادہ: (ج۔۵)۲۷۰۱، (ج۔۶)۳۳۸۵، (ج۔۱۰)۵۵۷۸

فریدالدین مسعود، گنج شکر:(ج۔۱)۴۰۹، (ج۔۲)۹۹۴، ۱۱۲۶، (ج۔۳)۱۵۹۶، (ج۔۴)۲۰۴۹، ۲۰۸۷، ۲۱۶۶، (ج۔۸)۴۸۵۶، (ج۔۹)۵۲۲۶، ۵۳۱۴، ۵۴۶۷، (ج۔۱۰)۵۶۳۵، ۵۸۰۷، ۵۸۲۶، ۵۸۵۷

فریدالدین (ناناشاہ مفتی محمد محمودالوری):(ج۔۶)۳۶۲۴

فریدالدین ولد عمادالدین، میر:(ج۔۶)۳۳۰۱

فرید بخاری، شیخ مرتضیٰ خان:(ج۔۱)۲۹۶، ۴۰۶، (ج۔۲)۷۵۷، ۷۸۶، ۸۲۵، ۸۴۵، ۹۹۱، ۱۰۰۰، ۱۲۲۱، (ج۔۳)۱۲۸۵، ۱۳۶۷، ؛۳۶۹، ۱۵۶۸، ۱۵۹۴، ۱۷۲۰، ۱۸۰۹، ۱۸۶۹، ۱۸۴۹۔۱۸۵۰، ۱۸۶۴، ۱۸۶۹، ۱۸۷۸، (ج۔۴)۱۹۱۷، ۱۹۵۷، ۱۹۵۹۔۱۹۶۰، ۱۹۶۲، ۱۹۶۴۔۱۹۶۵، ۲۰۱۷۔۲۰۱۹، ۲۰۶۹، ۲۱۲۱، ۲۱۳۴، ۲۱۳۶۔۲۱۳۷، ۲۱۳۹۔۲۱۴۰، ۲۱۱۶، ۲۱۶۲، ۲۲۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۱۲، ۲۴۱۵، ۲۴۳۲، (ج۔۵)۲۵۷۴، ۲۵۷۶، ۲۶۳۸، ۲۷۷۴۔۲۷۷۸، ۲۷۹۱، ۲۸۴۵، ۲۸۵۴، ۲۸۷۲۔۲۸۷۴، ۲۹۷۲، ۳۰۹۰، (ج۔۷)۴۱۸۱، ۴۱۸۳، ۴۱۸۹، ۴۲۲۱، ۴۳۳۵، ۴۴۴۳، ۴۴۵۷۔۴۴۵۸، (ج۔۸)۴۶۹۴، ۴۹۰۹، ۴۹۳۸، (ج۔۹)۵۰۹۱، ۵۰۹۳، ۵۰۹۸، ۵۱۰۰، ۵۱۰۳، ۵۱۰۷۔۵۱۰۸، ۵۱۳۵، ۵۲۱۴، ۵۲۹۹، ۵۳۰۱، ۵۳۰۳، ۵۳۶۶، ۵۳۷۶، ۵۳۸۰۔۵۳۸۱، ۵۳۸۸، ۵۳۹۷، ۵۳۹۹۔۵۴۰۳، ۵۴۰۵۔۵۴۰۷، ۵۴۱۸۔۵۴۲۰،

۵۴۷۷_ ۵۴۷۸، ۵۴۸۶، ۵۴۹۱، ۵۵۱۵_ ۵۵۱۶، ۵۵۴۶، ۵۵۵۶، (ج_۱۰) ۵۶۵۷، ۵۶۶۱، ۵۷۰۲، ۵۷۰۴_۵۷۰۶، ۵۷۶۶، ۶۱۷۰

فرید بھکری، شیخ: (ج_۳) ۱۷۲۳، (ج_۴) ۲۴۰۰، (ج_۵) ۲۶۱۵، (ج_۱۰) ۵۷۰۷

فرید دہلوی، شیخ: (ج_۹) ۵۴۰۷

فرید، سید: (ج_۸) ۴۷۹۷،

فرید، شیخ (استاد میاں محمد عمر چمکنی): (ج_۶) ۳۸۹۶

فرید، شیخ سید: (ج_۸) ۴۸۰۳، ۴۹۱۵، ۴۹۱۶_ ۴۹۱۷، ۴۹۲۰

فرید فاروقی شیخ: (ج_۴) ۲۲۳۸

فرید، بابا (صوفی پنجابی شاعر): (ج_۱۰) ۵۸۲۹

فرید، نواب سید: (ج_۴) ۲۱۲۰

فریڈ مین یوحنا، ڈاکٹر: (ج_۵) ۲۷۷۲، ۲۷۷۴، ۲۷۹۱_ ۲۷۹۲، ۲۸۰۸_ ۲۸۰۹، ۲۸۵۴، ۲۸۵۸، (ج_۸) ۴۸۸۰_۴۸۸۲، ۴۸۹۸

فریڈرک ثانی: (ج_۵) ۲۸۵۱

فصیح احمد خوانی: (ج_۵) ۲۸۴۸، ۲۸۵۰، ۲۸۵۵، ۲۸۵۸

فصیح الدین، شیخ: (ج_۹) ۵۳۲۷

فضل احمد بیر بلوی مولوی: (ج_۶) ۳۷۷۴

فضل احمد جیوری: (ج_۶) ۳۹۶۷

فضل احمد، حاجی: (ج_۶) ۳۸۰۰

فضل احمد حبیبی، میاں: (ج_۱) ۲۳، (ج_۲) ۱۰۳۸، ۱۰۹۲

فضل احمد (خلیفہ خواجہ نور محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۷

فضل احمد سرہندی، شاہ: (ج_۱۰) ۶۱۰۸

فضل احمد، شیخ: (ج_۶) ۳۳۰۰

فضل احمد لدھیانوی، قاضی: (ج_۵) ۳۰۷۳، (ج_۶) ۳۹۶۱

فضل احمد معصومی (نواسہ مجدد الف ثانی): (ج_۶) ۳۸۴۴، ۳۹۰۹، ۳۹۱۱

فضل احمد معصومی، شیخ (المعروف حضرت جی پشاوری): (ج_۱۰) ۵۸۷۷، ۵۸۷۹_ ۵۸۸۱، ۵۸۸۳_ ۵۸۸۴

فضل احمد، مفتی حافظ بن مفتی حبیب اللہ: (ج_۶) ۳۸۶۵

فضل احمد، ملا (محمد نسیم صدیقی دہروی): (ج_۱۰) ۵۸۸۰

فضل احمد ہزاروی، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج_۱۰) ۶۰۰۱

فضل الدین، قاری: (ج_۶) ۳۶۴۵

فضل الدین ملک: (ج_۴) ۲۴۳۳، ۲۴۳۷، (ج_۵) ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۲۰، ۲۶۲۹، ۲۷۲۶، ۲۸۵۴، (ج_۸) ۴۹۸۴، (ج_۱۰) ۶۲۰۹_ ۶۲۱۱، ۶۲۷۲، ۶۲۹۵، ۶۲۹۶_، ۶۳۵۰، ۶۳۷۵

فضل الدین، مولوی (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۷

فضل الرحمٰن، ڈاکٹر: (ج_۱) ۱۰۰، (ج_۴) ۲۲۲۱، ۲۴۳۷، (ج_۵) ۲۶۲۹، ۲۶۴۷، ۲۸۳۳، ۲۹۱۳، (ج_۶) ۳۹۶۱، (ج_۸) ۴۹۰۷، (ج_۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۲۲

فضل الرحمٰن قادری، شیخ (صاحبزادہ مفتی ضیاء الدین مدنی): (ج_۵) ۲۹۰۵

فضل الرحمٰن مجددی پیر (فرزند پیر غلام محمد مجددی): (ج_۱) ۶۴، (ج_۶) ۳۳۳۸، ۳۵۴۸، ۳۵۵۴، ۳۷۰۳

فضل الرحمٰن نقشبندی مجددی، مولانا صوفی: (ج۔۶) ۳۷۸۸

فضل اللہ آخوزادہ، حاجی: (ج۔۶)۳۸۰۹

فضل اللہ برہانپوری صدیقی، شیخ: (ج۔۴)۱۹۸۱، (ج۔۵) ۲۷۲۰

فضل اللہ بن عبدالقادر: (ج۔۹)۵۵۴۸

فضل اللہ تورپشتی، امام شہاب الدین: (ج۔۳) ۱۷۵۹، (ج۔۵) ۲۵۳۷، ۲۸۴۵۔۸۴۶، ۲۸۴۸۔۲۸۵۵، ۲۸۵۸، (ج۔۶)۳۹۴۵

فضل اللہ، خلیفہ (پاٹ والے): (ج۔۶)۳۴۴۱

فضل اللہ، خواجہ (فرزند شاہ غلام نبی): (ج۔۶)۳۴۹۹

فضل اللہ، خواجہ: (ج۔۷)۴۴۲۲

فضل اللہ، صاحبزادہ: (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۴) ۱۹۴۱، (ج۔۶)۳۴۱۹، ۳۴۲۲، ۳۴۲۶

فضل اللہ (فرزند حافظ محمد ہاشم جان سرہندیؒ): (ج۔۶) ۳۶۶۶

فضل اللہ مجددی، خواجہ: (ج۔۵)۲۸۰۶، ۲۸۱۷، (ج۔۶) ۳۴۴۴، ۳۷۰۲

فضل اللہ، مولوی (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴)۲۴۷۱

فضل اللہ نقشبندی قندھاری، حاجی: (ج۔۵) ۲۶۴۲، (ج۔۶)۳۵۱۵، ۳۹۶۰

فضل الٰہی راجہ (والد راجہ نور محمد نظامی): (ج۔۱۰)۶۴۹۰

فضل برہانپوری، شیخ: (ج۔۱۰)۵۶۳۸

فضل حسین (مصنف مناقب پیر زین الدین): (ج۔۱۰) ۵۸۸۹

فضل حق، پیر: (ج۔۹)۵۵۷۵

فضل حق معصومی: (ج۔۶)۳۸۴۴، ۳۸۷۹، ۳۹۰۹، ۳۹۱۱

فضل ربانی بنوری، سید: (ج۔۶)۳۸۷۱

فضل ربانی زاہدی، صاحبزادہ (نقشبندی صوفی کشمیر): (ج۔۶)۳۸۰۵

فضل ربانی آغا مجددی (فرزند شاہ غلام محمود مجددی): (ج۔۶)۳۵۵۴

فضل رحمٰن، شاہ: (ج۔۹)۵۲۰۵

فضل رحمٰن گنج مرادآبادی، شاہ: (ج۔۱) ۴۵۸، (ج۔۲) ۵۰۱، (ج۔۳) ۱۷۲۸، (ج۔۵)۲۹۰۳، ۲۹۰۹، ۱(ج۔۶) ۳۳۶، ۳۳۶۲، ۳۷۸۰، ۳۸۷۰، (ج۔۹) ۵۲۵۷، (ج۔۱۰)۵۸۰۲، ۵۸۰۵، ۵۸۱۰

فضل رحمٰن، مولانا: (ج۔۹)۵۲۵۹

فضل رسول قادری بدایونی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۷۱، ۲۹۸۹، ۳۰۱۴، (ج۔۶)۳۹۶۰

فضل صمدانی بنوری، مولانا سید: (ج۔۶)۳۸۳۰، ۳۸۷۱، ۳۸۹۸، ۳۹۰۶

فضل عثمان فاروقی خواجہ: (ج۔۸)۴۸۰۷،

فضل عثمان مجددی: (ج۔۶)۳۳۰۹، ۳۳۳۵۔۳۳۳۶، ۳۳۳۸، ۳۴۱۸

فضل عثمان نقشبندی، خواجہ: (ج۔۱۰)۶۱۲۸۔۶۱۲۹

فضل عزیز، میاں (فرزند میاں احمد معصوم مجددی پشاوری): (ج۔۱۰)۵۸۷۷

فضل علی شاہ، حاجی: (ج۔۶)۳۶۹۱

فضل علی مجددی، خواجہ: (ج۔۹)۵۵۸۴

فضل عمر مجددی کابلی ، صاحبزادہ: (ج۔۶) ۳۲۹۹، ۳۳۳۶،۳۳۴۲
فضل غفار مجددی: (ج۔۶) ۳۳۱۱،۳۵۵۴
فضل قیوم: (ج۔۶) ۳۴۱۸
فضل کریم فضل، صوفی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۱
فضل کریم، مفتی: (ج۔۶) ۳۸۸۷،۳۸۹۴
فضل مجدد مجددی (فرزند میاں نور مہدی مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۸۰
فضل محمد عرف شاہ آغا: (ج۔۶) ۳۲۱۰،۳۲۹۹،۳۳۱۱
فضل محمد مجددی: (ج۔۶) ۳۳۲۹
فضل محمود مجددی (فرزند شاہ غلام ۔ مجددی): (ج۔۶) ۳۵۵۴
فضل محمود، مولوی (ساکن بھانہ ماڑی): (ج۔۶) ۳۸۶۹
فضیل بن عیاض ، شیخ: (ج۔۲) ۵۳۹۔۵۴۱، (ج۔۳) ۱۵۹۶، (ج۔۸) ۴۸۵۶،
فضیل قادری شاہ (مرشد کمال کیتھلی): (ج۔۵) ۲۸۹۲
فقیر احمد جہلمی، مولوی: (ج۔۵) ۲۸۹۵
فقیر احمد مجددی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۷،۵۸۸۴
فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن: (ج۔۱۰) ۲۶۶:
فقیر اللہ، شاہ: (ج۔۸) ۴۸۶۸
فقیر اللہ علوی، شاہ علامہ: (ج۔۵) ۲۶۴۲،۲۶۵۰،۲۸۱۷، (ج۔۶) ۳۴۳۱، ۳۴۳۵، ۳۴۴۹، ۳۵۵۴۔۳۵۵۶، ۳۵۵۸۔۳۵۶۱،۳۵۶۴، ۳۵۶۷، ۳۶۰۵،۳۶۵۳، ۳۶۵۹، ۳۷۳۰، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱ ۵۹۵۵۔۵۹۵۶، ۵۹۵۸،۵۹۵۹،۶۳۷۸،۶۳۹۸
فقیر اللہ نیازی، مولانا: (ج۔۹) ۵۵۷۵
فقیر محمد بلوچ: (ج۔۶) ۳۶۷۱
فقیر محمد جہلمی، مولانا: (ج۔۵) ۲۷۰۱، ۳۰۴۹، ۳۰۷۲، (ج۔۶) ۳۱۹۰،۳۹۶۱، (ج۔۱۰) ۵۸۹۱
فقیر محمد، حافظ بن حکیم مفتی فضل احمد: (ج۔۶) ۳۸۶۵
فقیر محمد، خواجہ: (ج۔۵) ۲۷۲۷۔۲۷۲۸
فقیر محمد دیلمی: (ج۔۹) ۵۱۵۳
فقیر محمد عثمانی، مولانا خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۱
فقیر محمد فاروقی چوراہی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۷۱، ۳۷۸۱۔۳۷۸۲،۳۸۰۱، (ج۔۱۰) ۵۹۳۷۔۵۹۳۹،۶۰۱۰
فقیر محمد وھڑائی، پیر (وھڑ سہون): (ج۔۶) ۳۶۹۰، ۳۶۹۷
فلاطینوس (فلسفی): (ج۔۵) ۲۹۶۴
فواد، سید: (ج۔۶) ۳۹۶۱
فہمی ادک، سیاستدان: (ج۔۶) ۳۲۷۲
فہد بن علی عندس، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۹۸
فی الحال، میاں شاہ بن محمد اشرف سرہندی: (ج۔۵) ۲۸۰۶۔۲۸۰۷، (ج۔۶) ۳۹۵۱
فیاض حسین (فرزند چودھری عبد الرؤف): (ج۔۱۰) ۶۰۷۸
فیروز الدین، قاضی: (ج۔۶) ۳۸۴۶
فیروز خان برکی: (ج۔۴) ۲۲۳۷
فیروز خان نون: (ج۔۶) ۳۳۳۷
فیروز شاہ تغلق، سلطان: (ج۔۱) ۳۱۸، ۴۱۰، ۴۰۹، ۴۴۲، (ج۔۴) ۲۰۵۱، ۲۰۶۴، ۲۰۸۰، (ج۔۵) ۲۷۱۳، (ج۔۸)

۴۹۰۹، (ج۔۹) ۵۰۹۶، ۵۴۷۱، ۵۵۱۴
فیروز طغرائی امرتسری، حکیم: (ج۔۶) ۳۷۰۱
فیض احمد اویسی، علامہ: (ج۔۵) ۳۱۱۰
فیض احمد بیگ، مرزا: (ج۔۶) ۳۶۹۳
فیض احمد ٹھٹوی، مخدوم میاں: (ج۔۶) ۳۴۷۷، ۳۶۸۷۔ ۳۶۸۸
فیض الباری: (ج۔۲) ۷۳۳
فیض الحسن سہارنپوری، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۸۰
فیض الحسن، سید: (ج۔۱) ۲۱، (ج۔۲) ۴۸۸، ۴۹۵
فیض الحسن شاہ آلومہاروی، صاحبزادہ: (ج۔۱۰) ۶۴۳۱
فیض الحق جان چشموی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۱۱، ۳۷۱۹۔ ۳۷۲۱، ۳۷۲۶، ۳۷۲۸۔ ۳۷۲۹، ۳۷۳۳۔ ۳۷۳۴، ۳۷۳۶، ۳۷۴۳، (ج۔۱۰) ۵۹۵۷
فیض اللہ آخوند، ملا: (ج۔۶) ۳۷۳۰۔ ۳۷۳۱
فیض اللہ منصور، پروفیسر: (ج۔۸) ۴۸۴۴، ۴۸۵۱
فیض اللہ نقشبندی مجددی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۳۸
فیض اللہ ٹھٹوی، شیخ نقشبندی: (ج۔۶) ۳۴۲۹، ۳۴۳۸، ۳۵۷۵، ۳۶۸۷، ۳۶۹۹
فیض اللہ کاکڑ قندھاری، ملا: (ج۔۶) ۳۵۵۸، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱
فیض اللہ، مولانا: (ج۔۶) ۳۱۶۱، ۳۱۶۴
فیض اللہ، نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۰۶۰
فیض بخش رہتاسی، صوفی: (ج۔۱۰) ۵۹۳۴
فیض بخش محمد شاہ قندھاری، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۵۹۳
فیض چرم رنگ: (ج۔۱۰) ۵۹۹۳
فیض شاہ قادری: (ج۔۳) ۱۳۶۶
فیض عالم صدیقی، حکیم: (ج۔۴) ۲۴۵۶، (ج۔۵) ۲۵۷۳، ۲۵۷۷
فیض عبدالاحد شیخ: (ج۔۳) ۱۴۰۲
فیض علی، میاں (خلیفہ خواجہ شیخ احمد جی عثانی): (ج۔۱۰) ۵۹۴۱
فیض لدھیانوی: (ج۔۶) ۳۲۹۳، (ج۔۷) ۳۹۹۲، ۴۰۰۵
فیض محمد، پیر میاں: (ج۔۶) ۳۶۹۴
فیض محمد خان ذکریا کابلی، سردار: (ج۔۱) ۳۲۱، ۳۲۴
فیض محمد شاہ قندھاری، سید: (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۸۵۱۔ ۵۸۶۱
فیض محمد شاہ، سید پیر بن سید محمد شاہ: (ج۔۶) ۳۷۹۳
فیض محمد، میاں (سجادہ نشین درگاہ قاضی احمد دمائی): (ج۔۶) ۳۴۸۶، ۳۷۰۱
فیض محمد نقشبندی کوٹلوی (تاپانی): (ج۔۶) ۳۸۰۵، ۳۸۱۴
فیض محمد، والد خواجہ عبدالرحمٰن نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۵۰
فیضان رشید: (ج۔۳) ۱۷۲۳
فیضی ابوالفضل: (ج۔۳) ۱۴۱۰، ۱۴۱۳
فیضی: (ج۔۱) ۴۱۴۔ ۴۱۶، ۴۴۴، ۴۴۷، (ج۔۲) ۷۴۲، (ج۔۳) ۱۴۰۱، ۱۵۱۲، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، (ج۔۴) ۱۹۸۲۔ ۱۹۸۳، ۱۹۹۷۔ ۱۹۹۸، ۲۰۰۰، ۲۰۱۵، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۱۰۱، ۲۱۰۷، ۲۱۱۹، ۲۲۰۴، ۲۲۶۹۔ ۲۲۷۱، ۲۴۰۰۔ ۲۴۰۱، ۲۴۰۴، ۲۴۳۵، (ج۔۵) ۲۵۶۱، ۲۵۹۴، ۲۶۳۱، ۲۶۴۷، ۲۷۲۴، ۲۷۴۰، ۲۷۷۱، ۲۸۴۱، ۲۹۱۸، (ج۔۶) ۳۹۶۱،

(ج۔۸) ۴۸۴۳، ۴۸۸۲، ۴۸۹۱ ۴۹۰۳، ۴۹۳۰، ۴۹۳۳، ۴۹۳۵_۴۹۳۶،

فیضی ، ابو الفیض (شاعر) : (ج۔۳) ۱۲۹۰، ۱۳۸۶، (ج۔۱۰) ۵۶۴۰ _ ۵۶۴۱، ۵۶۴۶، ۵۶۴۹ _ ۵۶۵۰، ۵۶۵۲_۵۶۵۳، ۵۶۶۲، ۵۶۶۷ ، ۵۶۷۷، ۵۷۰۰، ۵۷۰۲، ۵۷۹۳_۵۷۹۴، ۶۱۰۶، ۶۱۱۲

فیوض الرحمٰن جدون، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۵۸۹۳، ۶۰۵۷

ق

قادر بخش بغلانی، مولوی قاضی: (ج۔) ۲۸۸۲

قادر بخش جہاں خیلاں، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۶۹

قادر بخش جھلمی، حکیم شیخ: (ج۔۱۰) ۶۲۸۹

قادر بخش، فقیر (سجادہ نشین خانقاہ میبل شریف): (ج۔۶) ۳۷۹۱، ۳۷۹۳، ۳۷۹۸

قادر بخش، شیخ (مصنف): (ج۔۱۰) ۶۲۴۳

قادر شاہ، خواجہ (فرزند خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی) : (ج۔۱۰) ۵۹۳۸

قاسم آفندی رومی ثم المکی، شیخ: (ج۔۲) ۲۲۵

قاسم، امام: (ج۔۴) ۲۲۵۷، (ج۔۸) ۴۸۶۵

قاسم بن ابی بکر: (ج۔۷) ۴۰۵۵

قاسم بن سلام: (ج۔۷) ۴۴۱۳

قاسم بن عبد الرحمٰن: (ج۔۷) ۴۳۰۸

قاسم بن علی بکرجی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۹۶

قاسم بن قطلو بغا: (ج۔۶) ۳۹۶۱

قاسم بن محمد بغدادی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۹۱_۳۱۹۲

قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق : (ج۔۴) ۲۲۴۳، ۲۲۵۶، (ج۔۶) ۳۹۷۸، (ج۔۸) ۴۸۵۷

قاسم بن محمد، امام: (ج۔۸) ۴۸۴۷،

قاسم بیگ تبریزی (استاد شاہجہاں بادشاہ) : (ج۔۱۰) ۵۷۶۶ .

قاسم حنفی، شیخ: (ج۔۴) ۲۴۵۲

قاسم، خواجہ: (ج۔۹) ۵۰۶۱

قاسم سنجقدار مکی حنفی ، علامہ : (ج۔۸) ۴۵۹۹، (ج۔۹) ۵۳۴۱

قاسم، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۵۸

قاسم علی ، ملا : (ج۔۱) ۴۵۲، (ج۔۲) ۵۰۹، (ج۔۳) ۱۳۷۳، ۱۴۲۱_۱۴۲۲، ۱۴۵۳، (ج۔۴) ۲۳۸۶، ۲۴۱۵، (ج۔۵) ۲۷۴۸

قاسم قلیج خانی خواجہ: (ج۔۳) ۱۸۵۲

قاسم محمد، سید: (ج۔۵) ۲۸۹۵_۲۸۹۶، ۳۹۶۱

قاسم، مولانا: (ج۔۹) ۵۱۲۶

قاضی احمد دمائی: ۳۴۷۷_۳۴۷۸

قاضی امیر: (ج۔۸) ۴۸۵۰،

قاضی برنی: (ج۔۵) ۲۵۵۵

قاضی بیضاوی: (ج۔۹) ۵۱۷۸

قائم الدین قانونگوئے پنشنر (مصنف ''ذکر مبارک'') : (ج۔۱۰) ۵۸۱۳

قائم شکارپوری حاجی (صوفی شکارپور): (ج۔۶) ۳۶۹۵

قبول محمد (معتقد شاہ فقیر اللہ علوی): (ج۔۶) ۳۵۵۸

قبیصہ بن عقبہ: (ج۔۲) ۵۶۸

قتادہ: (ج۔۱) ۶۳۰، (ج۔۷) ۴۲۷۴، ۴۲۴۹، ۴۳۱۶،
(ج۔۹) ۵۲۶۱
قتلغ ترکان (خاتون حاکمۂ کرمان): (ج۔۵) ۲۸۴۷
قتلغ خان بن سعد، ابوبکر: (ج۔۵) ۲۸:۳
قتیبہ الشہابی، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۶۳۷۹، ۶۳۱۲
قتیبہ ابن سعید (ج۔۷) ۴۲۹۲
قتیلہ بنت العزی (ج۔۷) ۴۰۳۱
قثم بخاری ترکستانی، شیخ (ج۔۱) ۲۵:
قثم، شیخ (ج۔۱) ۲۲۵، ۲۳۲۔۲۴۳
قجار شاہ، شیخ (ج۔۶) ۳۲۸۷
قدرت اللہ، میاں، شیخ (ج۔۶) ۳۳۱۰، ۳۳۱۳
قدسی (فارسی شاعر) (ج۔۱۰) ۰۹۷
قدوس ایم۔اے (ج۔۴) ۲۱۹۳
قدوس، خواجہ (ج۔۸) ۴۸۴۲
قدوسی، مولانا (ج۔۶) ۳۴۴۸
قدیر احمد خاں، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۱۰۲
قدیر محمد قریشی: (ج۔۶) ۳۹۵۲
قدیر مرزا، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۸۳۵
قربان جدید صوفی: (ج۔۴) ۲۳۹۴
قربان، صوفی: (ج۔۷) ۴۴۴۲
قربان قدیم صوفی: (ج۔۳) ۱۳۷۳۔۱۳۷۴، (ج۔۴)
۲۳۹۴
قرط: (ج۔۸) ۴۸۳۹
قرطبی: (ج۔۷) ۴۳۱۲

قریش بن سلیمان: (ج۔۲) ۵۷۰
قریشی ڈی۔ایم: (ج۔۲) ۷۳۶، (ج۔۶) ۳۹۴۸
قرۃ (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷) ۴۳۴۰
قسطلانی امام: (ج۔۲) ۵۸۹، ۵۹۱۔۵۹۲، ۶۱۰، ۶۲۲،
(ج۔۱۰) ۶۲۰۴
قسور جمیل رومانی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۰
قشاشی، علامہ: (ج۔۶) ۳۹۶۱
قشیری، امام: (ج۔۲) ۵۳۸، ۵۴۳، ۷۸۹
قشیری، شیخ عبدالکریم بن ہوازن: (ج۔۶) ۳۹۵۵
قصی: (ج۔۸) ۴۸۴۰،
قضائی، علامہ: (ج۔۲) ۵۱۸، ۶۱۲
قطب الدین ایبک: (ج۔۴) ۱۹۸۳، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹،
۲۰۶۴، ۲۰۷۹، ۲۰۸۷، (ج۔۵) ۲۹۱۶
قطب الدین ایبک: (ج۔۸) ۴۹۰۹، (ج۔۹) ۵۰۹۶
قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۰۴۹، ۲۰۸۷،
۲۴۱۳، ۲۴۹۵، (ج۔۵) ۳۰۸۹، (ج۔۶) ۳۳۸۷،
۳۳۹۰، (ج۔۸) ۴۸۵۶، ۴۹۳۶، (ج۔۹) ۵۴۶۷
قطب الدین بن امیر تیمور: (ج۔۸) ۴۹۳۵
قطب الدین خان: (ج۔۴) ۲۱۱۸
قطب الدین خراسانی، شیخ: (ج۔۷) ۴۰۹۸
قطب الدین، خواجہ: (ج۔۷) ۴۲۷۶، (ج۔۸) ۴۸۴۲
قطب الدین، دل بینا: (ج۔۸) ۴۸۴۷
قطب الدین، سلطان (حاکم کرمان): (ج۔۵) ۲۸۴۷
قطب الدین سہالوی، ملا: (ج۔۹) ۵۱۴۷

قطب الدین، شیخ: (ج۔۴)۲۱۶۶

قطب الدین، ملا: (ج۔۶)۳۴۰۸

قطب الدین نہروانی (ادعیۃ الحج والعمرۃ): (ج۔۵) ۲۶۹۸، (ج۔۶)۳۹۶۱

قطب شہید، سید (مصنف کتاب سود): (ج۔۲) ۷۳۶، ۱۲۰۴، (ج۔۶)۳۹۶۱

قطب علی خان رامپوری، نواب: (ج۔۱۰)۵۹۵۵

قطبی: (ج۔۱۰)۵۷۴۰

قطبی بیگم (والدہ میاں حامد رسا مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۷۹،

قل احمد: (ج۔۵)۲۶۶۹

قل شاہ: (ج۔۴)۲۰۵۶

قلندر بخش، مولوی (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴)۲۴۷۱

قلندر بو علی شاہ: (ج۔۶)۳۳۶۶

قلندر ممند: (ج۔۶)۳۸۵۶

قلیج الدین قلیج خان: (ج۔۸)۴۹۳۸

قلیج اللہ جان بن قلیج خان، مرزا: (ج۔۱)۴۲۶، (ج۔۳) ۱۶۴۰، ۱۸۰۹، ۱۸۶۹، (ج۔۵)۲۹۵۱، (ج۔۷)۴۱۸۱۔۴۱۸۲، ۴۴۵۵، (ج۔۹)۵۱۰۷

قلیج بیگ، مرزا: (ج۔۶) ۳۷۰۵، ۳۵۷۱۔۳۵۷۲، (ج۔۱۰)۵۶۱۹

قلیج خاں اندجانی، محمد: (ج۔۱) ۳۰۲، (ج۔۵) ۲۶۳۸، ۲۷۷۸، (ج۔۹) ۵۰۶۵، ۵۰۹۴۔۵۰۹۵، ۵۰۹۹، ۵۱۸۱، ۵۲۱۴، ۵۴۹۱، ۵۵۱۵، (ج۔۱۰)۵۶۵۸، ۵۷۰۶، ۵۷۶۶

قمر الدین پشاوری حنفی، میاں: (ج۔۱۰)۶۴۱۱

قمر الدین، حافظ: (ج۔۶)۳۳۶۹

قمر الدین (وزیر محمد شاہ): (ج۔۴)۲۴۶۱

قمر رضا خان، علامہ: (ج۔۵)۲۹۱۳

قمر یزدانی: (ج۔۱) ۲۴، (ج۔۳) ۱۸۸۵، (ج۔۴) ۱۹۱۲، (ج۔۸) ۴۴۸۷، ۴۵۰۷، (ج۔۹) ۵۵۸۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۲، ۵۶۰۶، ۶۱۳۱

قمر یوسف زئی، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۱۱۰

قوی احمد، سید پروفیسر: (ن۔۱۰)۶۴۳۸

قیاس الدین (فرزند شیخ شہباز مومند ۲ی): (ج۔۱۰) ۵۸۷۰

قیام الدین، صوفی: (ج۔۶)۳۳۹۲

قیس (جد اعلی امام اعظم): (ج۔۵)۳۰۴۹

قیصر (بادشاہ روم): (ج۔۴)۲۳۷۷، (ج۔۱۰)۵۶۷۵

قیوم جان آغا مجددی، پیر: (ج۔۶)۳۲۹۹

قیوم رابع: (ج۔۲)۱۱۵۰

ک

کاتب، شیخ ابو علی: (ج۔۸)۴۸۴۶،

کاکا، حضرت: (ج۔۱۰)۵۸۵۶

کاکے شاہ، پیر سید (سیداں والے): (ج۔۱۰)۶۰۷۶

کاتیار، ملا (صوفی): (ج۔۶)۳۴۴۶

کارل مارکس: (ج۔۵)۲۷۸۹

کاشانی، امام: (ج۔۵)۳۰۱۷، (ج۔۶)۳۹۶۱

کاظم، امام: (ج۔۵)۲۶۴۳

کاک احمد، شیخ: (ج۔۶)۳۲۸۳، ۳۲۸۵

کام بخش، شہزادہ: (ج۔۴)۲۱۸۱، ۲۱۸۵

کامل سلمان جبوری: (ج۔۶)۳۲۱۷

کاوش، پروفیسر فیاض احمد خاں: (ج۔۱۰)۶۴۴۵

کبیر: (ج۔۱۰)۵۸۲۷

کبیر الدین شاہ دولہ، دریائی سہروردی: (ج۔۸)۴۸۵۰۔ ۴۸۵۱

کبیر، خواجہ: (ج۔۴)۲۲۴۶، (ج۔۶)۳۴۲۶، ۳۴۲۷

کثیر بن عبداللہ المزنی: (ج۔۷)۴۳۰۹، ۴۳۱۰، ۴۳۹۰

کثیر بن ہشام: (ج۔۷)۴۳۱۶

کرامت اللہ خاں دہلوی، مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۰۲

کرامت اللہ، میاں شیخ: (ج۔۶)۳۳۱۰، ۳۳۱۳

کرامت علی سعد آبادی، رئیس: (ج۔۱۰)۵۹۵۵

کرامت علی شاہ، پیر سید: (ج۔۱۰)۶۰۹۴

کرم الدین بابو (مرید فقیر محمد خواجہ): ۸(ج۔۵)۲۷۲۔ ۲۷۲۹

کرم الدین (فرزند شیخ شہباز مومندی): (ج۔۱۰) ۵۸۷۰

کرم سنگھ، مہاراجہ: (ج۔۱)۴۰۳

کرم شاہ ازہری چشتی، پیر محمد: (ج۔۲) ۱۲۰۳، (ج۔۵) ۲۶۸۱، (ج۔۶) ۳۶۳۲، (ج۔۷) ۳۹۹۲، ۴۰۱۱، ۴۲۷۸، (ج۔۸) ۴۶۱۸، ۴۸۷۳، ۴۸۹۷، (ج۔۹) ۵۲۱۰

کرم علی خاں تالپور، میر: (ج۔۶)۳۵۱۵۔ ۳۵۱۷، ۳۵۱۹

کریم احمد مجددی، میاں: (ج۔۱۰)۵۸۸۴

کریم الدین بابا حسن ابدالی، شیخ: (ج۔۳)۱۳۷۳، (ج۔۴) ۲۳۹۳، (ج۔۵) ۲۷۴۸، (ج۔۶) ۳۴۱۷، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۱۳، ۵۹۱۶۔ ۵۹۱۸، ۵۹۲۰۔ ۵۹۲۳، ۵۹۲۵، ۵۹۲۸

کریم الدین، مولانا شیخ: (ج۔۹)۵۱۲۷، (ج۔۱۰)۶۲۵۹

کریم اللہ، حافظ: (ج۔۶)۳۸۶۴، ۳۸۶۵

کریم بخش: (ج۔۲)۷۳۶

کریم بخش بہاولپوری مولانا حافظ: (ج۔۱۰)۶۰۵۵

کریم بخش، مولانا پروفیسر: (ج۔۵) ۲۶۴۹، (ج۔۶) ۳۹۶۱

کریم بخش، سیٹھی پشاوری: (ج۔۶)۳۸۶۰

کریم بخش، مولوی: (ج۔۱۰)۶۳۹۸

کریم بلھڑی والا، شاہ: (ج۔۶)۳۵۸۵

کریم داد بلوچ، شاعر: (ج۔۶)۳۷۲۵

کریم شاہ، سید (والد پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری): (ج۔۶)۳۷۸۰

کریم ہادی مولی ابوالعلائی اکبر آبادی، سید: (ج۔۵) ۲۸۸۰

کسریٰ (ملک فارس): (ج۔۱۰)۵۲۷۵

کسریٰ: (ج۔۴)۲۳۷۷

کشن پرشاد، مہاراجہ: (ج۔۵)۲۹۷۵

کشن (بت): (ج۔۴)۲۲۰۵، ۲۲۷۰

کعب: (ج۔۷)۴۳۴۹، (ج۔۸)۴۸۴۰

کعب الاحبار: (ج۔۴)۲۳۳۰

کعب بن سعد: (ج۔۷´۴۰۱۸۰

کعب بن علقمۃ: (ج۔۲) ۶۰۴، ۶۰۵

کعب بن عمرو: (ج۔۷) ۴۳۰۲، ۴۳۰۳

کعب بن لوی: (ج۔۷) ۴۰۱۸۰۔ (ج۔۸) ۴۸۳۹، ۴۸۴۰

کعب بن مرہ: (ج۔۷) ۴۳۴۲

کفایت اللہ دہلوی، مفتی: (ج۔۵) ۲۹۰۳، (ج۔۶) ۳۶۴۶، ۳۷۲۵، ۳۸۴۶،

کلاخان قادری چشتی، علامہ: (ج۔۶) ۳۸۹۴-۳۸۹۵

کلال، سید امیر: (مرشد خواجہ بہاء الدین نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۹۸۹، ۶۱۰۱، ۶۱۰۴، ۶۱۰۸

کلال، خواجہ: (ج۔۳) ۱۸۶۲، (ج۔۴) ۲۰۰۱

کلبی، امام: (ج۔۲) ۱۱۷۳

کلمۃ اللہ: (ج۔۹) ۵۵۳۷

کلیم اللہ چشتی دہلوی، شاہ: (ج۔۵) ۲۸۷۷، (ج۔۶) ۳۳۶۶

کلیم عثمانی (شاعر مجدد الف ثانی): (ج۔۱۰) ۵۶۹۷

کلیم عثمانی: (ج۔۱) ۲۴، (ج۔۸) ۴۹۲۷

کلیم قادری محمد دین: (ج۔۳) ۱۳۷۰، (ج۔۵) ۲۸۹۲

کمال الدین امیر: (ج۔۵) ۳۰۷۸

کمال الدین حسین خوارزمی: (ج۔۸) ۴۸۴۶،

کمال الدین، خواجہ: (ج۔۷) ۴۱۷۲، ۴۲۰۲، (ج۔۹) ۵۱۵۴

کمال الدین سالارپوری: (ج۔۶) ۳۶۲۲

کمال الدین غزی، مفتی شافعیہ، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۳۶

کمال الدین (فرزند تاج الدین عبداللہ): (ج۔۵) ۲۸۴۹

کمال الدین کشمیری، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۶۴۰، ۵۶۷۳، ۵۶۷۶

کمال الدین کشمیری، مولانا: (ج۔۱) ۴۱۴، ۴۴۳، (ج۔۲) ۷۷۵، (ج۔۳) ۱۲۸۹، (ج۔۴) ۱۹۵۱، ۲۲۶۹، (ج۔۵) ۲۵۶۰، ۲۷۱۲، ۲۲۶۴، ۲۸۷۱، (ج۔۸) ۴۵۱۲، ۴۸۴۳، ۴۹۴۲، ۴۹۴۶، (ج۔۹) ۵۰۲۲، ۵۱۲۱، ۵۱۵۳، ۵۲۲۷، ۵۴۷۱، ۵۵۱۴، ۵۵۶۷

کمال الدین لاہوری، ملا: (ج۔۵) ۲۸۹۱

کمال الدین محمد احسان، خواجہ: (ج۔۳) ۱۴۰۳، (ج۔۹) ۵۵۵۴

کمال الدین یمنی: (ج۔۶) ۳۸۱۶

کمال اوہچہ، حاجی: (ج۔۶) ۳۴۷۵

کمال بن الزملکانی، علامہ: (ج۔۹) ۵۲۷۱

کمال بن ہمام، علامہ: (ج۔۹) ۵۴۱۹

کمال کیتھلی، شاہ: (ج۔۱) ۶۰، ۳۶۹، ۴۱۲، ۴۱۷-۴۱۸، (ج۔۳) ۱۳۶۴، ۱۳۶۶، ۱۳۸۰، ۱۳۹۰، ۱۴۰۲، (ج۔۴) ۲۲۰۹، ۲۵۰۰، (ج۔۵) ۲۵۶۱، ۲۸۷۱، ۲۸۹۱-۲۸۹۲، (ج۔۷) ۴۱۷۳، (ج۔۸) ۴۵۱۲، ۴۵۱۴، ۴۵۳۰، ۴۶۱۵، ۴۸۴۳، ۴۸۴۹، ۴۸۵۹، (ج۔۹) ۵۱۲۲، ۵۲۲۶، ۵۳۵۰، ۵۴۷۳، ۵۵۱۵، (ج۔۱۰) ۵۶۳۵، ۵۶۷۳، ۵۶۷۵-۵۶۷۶، ۵۶۷۹

کمال، شیخ: (ج۔۲) ۱۲۱۵، (ج۔۳) ۱۴۲۲

کنھیالال: (ج۔۵) ۲۷۶۲

کوثر، ڈاکٹر پروفیسر انعام الحق: (ج۔۱) ۳۵، (ج۔۵) ۳۱۱۹، (ج۔۶) ۳۱۳۰، ۳۷۱۱، ۳۷۵۳-۳۷۵۵، ۳۹۳۱،

۳۹۴۴

کوثر نیازی، مولانا: (ج۔۳) ۱۸۸۵، (ج۔۴) ۱۹۴۶، ۲۵۱۳

کوکب زمان: (ج۔۹)۵۵۸۳

کوکب زمان، محترمہ: (ج۔۱۰)۵۵۹۴، ۵۹۰۹

کوکب نورانی، مولانا: (ج۔۶)۳۵۹۶

کوکہ، مرزا خان اعظم: (ج۔۱۰)۵۶۵۴، ۵۶۵۸، ۵۶۸۴

کیرانوی، مولانا (اظہار الحق): (ج۔۶)۳۹۶۱

کیف بناری: (ج۔۱)۱۰، ۱۷

کے۔ بی نسیم، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۳۳۱

گ

گاندھی، مہاتما: (ج۔۶)۳۶۰۹، (ج۔۹)۵۵۷۰

گب ایچ۔ اے۔ آر، پروفیسر: (ج۔۱۰)۵۸۵۲

گپس، مسٹر (انگریز کلکٹر): (ج۔۶)۳۵۳۲

گدا رحمٰن، سید: (ج۔۸)۴۸۵۹، ۴۸۶۱

گدائی شیخ: (ج۔۴)۲۰۰۲

گدائے معصوم، مجددی، خواجہ: (ج۔۶)۳۳۱۰۔۳۳۱۱

گدا، شیخ مولانا اخون: (ج۔۶)۳۸۳۱

گدول: (ج۔۶)۳۵۸۷۔۳۵۸۸

گرڈجیف، فلسفی (روسی صوفی): (ج۔۱۰)۵۷۷۸

گرونانک: (ج۔۱۰)۶۸۴۷

گل احمد سیالکوٹی، علامہ مولانا: (ج۔۱۰)۵۹۸۵

گل جان آغا، میاں: (ج۔۶)۳۳۱۰، ۳۳۳۴

گل حسن روپڑی، مولوی: (ج۔۱۰)۵۹۴۱

گل حسن صدیقی، خواجہ: (ج۔۶)۳۵۹۵، ۳۶۸۹

گل رحمان، حاجی خواجہ: (ج۔۱۰)۵۹۴۴

گل شاہ، ہندی: (ج۔۶)۳۴۷۵

گل محمد اکبرآبادی ثم ہزاری، شہزادمیاں: (ج۔۱۰)۵۸۷۸

گل محمد، خواجہ: (ج۔۶)۳۴۳۹، ۳۴۹۵

گل محمد رہتاسی، صوفی: (ج۔۱۰)۵۹۳۴

گل محمد، سادات کلی: (ج۔۶)۳۶۱۳

گل محمد سندھی، مولانا: (ں۔۶)۳۷۹۳

گل محمد، شیخ: (ج۔۶)۳۴۴۰

گل محمد، صاحبزادہ: (ج۔۶)۳۴۳۷۔۳۴۳۹

گل محمد صدیقی مرغزی، حافظ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۷۔ ۵۸۷۸

گل محمد، مخدوم میاں (فرزند خواجہ محمد زمان): (ج۔۶) ۳۵۰۴۔۳۵۰۷، ۳۵۰۹، ۳۵۸۹۔۳۵۹۰، ۳۶۸۹

گل محمد، مولانا (استاد پیر ثانی غزنوی نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۰۷، ۳۸۱۰

گل محمد، میاں (خلیفہ خواجہ شیخ احمد جی عثمانی): (ج۔۱۰) ۵۹۴۱

گل محمد ہالائی (خلیفہ محمد راشد روضے دھنی): (ج۔۶) ۳۴۳۲، ۳۵۷۰

گل نبی، خواجہ (فرزند خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۸

گل نواز، حاجی: (ج۔۶،۳۸۴۷

گلاب خان، راجہ (جد امجد راجہ نور محمد نظامی): (ج۔۱۰)

۶۴۹۰

گلاب شاہ مشہدی، سید (خلیفہ محمد قاسم موہڑوی) : (ج-۱۰)۵۹۵۷

گلبدن بیگم: (ج-۴)۱۹۹۰

گلرخ بیگم (مغل شہزادی): (ج-۶)۳۷۶۵

گلزار حسین، خلیفہ (کوٹلی): (ج-۶)۳۸۰۵

گلزار محمد، خواجہ: (ج-۶)۳۹۶۲

گموشانوی، شیخ: (ج-۶)۳۲۷۱

گنائی عاصمی، شیخ: (ج-۹)۵۱۵۳

گنک کوئی (ہندی شاعر): (ج-۴)۱۹۷۵

گوپال داس، رائے بہادر منشی: (ج-۶)۳۹۰۹

گوتم برہمن: (ج-۴)۲۰۰۵

گومش خانوی، شیخ: (ج-۶)۳۲۵۷

گوہر آراء : (ج-۴)۲۱۸۲

گوہر آراء بیگم (والدہ شاہ غلام حسن مجددی پشاوری) : (ج-۱۰)۵۸۷۵

گوہر آراء، شہزادی (ہمشیرہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ) : (ج-۱۰)۵۷۷۱

گوہر جاوید طیبی، ڈاکٹر: (ج-۱۰)۶۴۳۹

گوہر رحمٰن، مولانا: (ج-۲)۷۳۶، (ج-۶)۳۹۶۲

گیسو دراز، بندہ نواز: (ج-۱۰)۵۸۲۷

گیسو دراز، خواجہ سید: (ج-۲)۵۲۱، ۶۰۲، ۶۰۳، (ج-۴) ۲۰۴۹، (ج-۸)۴۸۴۲

ل

لالہ بیگ : (ج-۴)۱۹۶۲، ۱۹۶۴، ۱۹۸۱، ۲۰۱۸، ۲۰۶۸، ۲۱۲۱، ۲۱۳۱، ۲۴۰۹، (ج-۵) ۲۶۳۸، (ج-۷)۳۱۸۳، (ج-۸)۴۹۲۰، (ج-۹)۵۰۹۵

لالہ، مولانا (عرف صوفی مولانا، استاد مفتی عظیم اللہ): (ج-۶)۳۸۶۵

لبید (شاعر): (ج-۴)۲۳۰۸

لدہ، شیخ (بزرگ دادو): (ج-۶)۳۶۹۰

لطافت علی سعد آبادی، رئیس: (ج-۱۰)۵۹۵۵

لطائف گل پشاوری مولانا (پیر پیائی نوشہرہ): (ج-۶) ۳۹۱۰

لطائف گل، مولوی (استاد خواجہ عبدالرحمٰن نقشبندی و مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ): (ج-۰)۳۸۵۱

لطف اللہ حسینی بلگرامی چشتی: (ج-۵)۲۶۷۹

لطف اللہ علی گڑھی، مولانا: (ج-۱۰)۵۸۰۵

لطف اللہ، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی) : (ج-۱۰) ۶۰۵۰

لطف اللہ، مولانا: (ج-۱)۲۹۴، ۲۹۹

لطف اللہ، شاہ: (ج-۹)۵۵۲۵

لطف علی ملک، مولانا (جد اعلیٰ خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی) : (ج-۱۰)۵۹۰۳

لطیف احمد شیروانی: (ج-۵)۳۰۱۱

لطیف اللہ، پروفیسر: (ج-۷)۴۰۶۲

لطیف، شیخ: (ج-۶)۳۲۸۴

لعل جیونگر ہاری، سید میاں: (جـ۶)۳۷۱۳

لعل خان کانشوی بالاکوٹی، بابا: (جـ۱۰)۵۸۸۴

لعل شاہ جیونگر ہاری، سید: (جـ۱۰)۵۹۵۰

لعل شاہ ہمدانی اٹکی، سید: (جـ۱۰) ۵۸۸۸، ۵۹۴۱، ۶۰۴۳ـ۶۰۴۴

لعل محمد حعلوی، مولانا حاجی: (جـ۶) ۳۵۲۵، ۳۵۳۰، ۳۵۹۸، ۳۶۱۰، ۳۶۹۳، ۳۷۲۹، ۳۷۶۸

لعل محمد ضیاروی، مولانا: (جـ۶)۳۵۴۰

لعل محمد، ملک (والد خواجہ غلام حسن نقشبندی): (جـ۱۰) ۵۸۹۷

لکھن مست لاہوری: (جـ۶)۳۷۶۶

لوط (علیہ السلام): (جـ۱)۳۵۴

لوی بن غالب: (جـ۷)۴۰۱۸۰

لیاقت علی خان: (جـ۶) ۳۵۴۸، ۳۵۵۰ـ ۳۵۵۱، ۳۵۷۴

لیاقت علی خاں، ڈاکٹر: (جـ۱۰)۵۹۴۷

لیری ڈی۔او: (جـ۵)۲۹۵۳، ۲۹۸۸، ۳۰۰۸، ۳۰۱۵

لیلیٰ عامری: (جـ۷)۴۲۷۱

م

ماجد حسین (مجلہ فیضان کرم): (جـ۱۰)۶۴۳۹

مادھو لال حسین: (جـ۴)۲۱۶۶

مارٹن لوتھر (مترجم بائبل): (جـ۱۰)۵۸۰۰

مال ابوبکر آخوند، شاعر (قلات): (جـ۶)۳۷۲۵

مالک: (جـ۷)۴۲۹۳، ۴۲۹۴

مالک، امام: (جـ۱)۱۸۳، ۳۸۳، (جـ۲)۶۹۳، ۶۹۶، ۷۱۸، (جـ۳) ۱۴۴۰، ۱۵۹۸، ۱۶۶۲، ۱۶۷۱، (جـ۴) ۲۲۵۹، (جـ۵)۲۶۴۳، ۲۸۸۴، ۳۰۵۱، ۳۰۶۲ـ۳۰۶۳، (جـ۷) ۴۳۰۰، ۴۳۵۳، (جـ۸) ۴۵۵۰، ۴۵۸۴، ۴۹۸۳، (جـ۹)۵۱۸۶، ۵۲۶۵

مالک بن اسماعیل ابوغسان النہوی: (جـ۲) ۵۸۰، ۵۹۷ـ۵۹۸

مالک بن دینار: (جـ۷)۴۳۵۳

مان سنگھ، راجہ: (جـ۴)۲۰۹۴، ۲۱۰۱، (جـ۵)۲۷۶۹

مانون یوسف زئی پشاوری، شیخ: (جـ۱۰) ۵۸۶۷ـ ۵۸۶۸

ماوردی، امام: (جـ۲) ۵۸۴، (جـ۵) ۳۰۱۷، (جـ۶) ۳۹۶۲

ماہم انگا (منتظمہ سلطنت دور اکبری): (جـ۱۰)۵۶۴۴

مبارک بن علی الحزومی، ابوسعید: (جـ۸)۴۸۴۹،

مبارک ناگوری، ملا: (جـ۲) ۱۲۱۵، (جـ۳) ۱۴۴۴، ۱۴۴۸، ۱۵۱۲، (جـ۴) ۱۹۹۷ـ ۲۱۰۱، ۲۲۰۵ـ ۲۰۰۶، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۱۰۳، ۲۲۰۴، ۲۳۹۹ـ ۲۴۰۱، ۲۴۰۴، (جـ۵) ۲۵۹۴، ۲۶۳۱، ۲۶۴۷، ۲۷۴۴، (جـ۸) ۴۹۳۰، ۴۹۳۶، (جـ۹) ۵۱۴۵، ۵۲۹۴ـ ۵۲۹۵، ۵۵۷۰، (جـ۱۰) ۵۶۵۰، ۵۶۵۲، ۵۶۹۹ـ ۵۷۰۰، ۶۱۰۶

مجاہد، امام: (جـ۲)۱۱۷۳ـ۱۱۷۴

مجاہد (راوی حدیث): (نـ۷)۴۳۰۹، (جـ۹)۵۲۶۱

مجاہد رفیق: (جـ۱۰)۵۸۶۲

مجدالدین شیرازی، امام: (ج۔۲)۵۹۴
مجدالدین فیروزآبادی: (ج۔۴)۱۹۸۳، (ج۔۶)۳۹۶۲
مجدالدین، شیخ: (ج۔۸)۴۸۴۶،
مجیب احمد، پروفیسر: (ج۔۳)۱۶۶۰، (ج۔۵)۲۷۹۱، (ج۔۱۰)۵۸۰۹
مجیب الدین، شیخ: (ج۔۹)۵۴۵۴
مجیب ایم جامعی، پروفیسر: (ج۔۹)۵۲۷۳، ۵۳۸۶
مجید اللہ قادری، ڈاکٹر: (ج۔۴)۲۵۲۷، (ج۔۵)۲۵۳۸، ۲۸۷۱، ۲۸۹۵۔۲۸۹۶، ۲۹۱۳، ۳۱۰۹، (ج۔۹)۵۵۷۸، (ج۔۱۰)۵۶۹۵، ۵۸۰۹، ۶۲۴۴، ۶۳۳۰
محب اللہ بہاری، قاضی: (ج۔۵)۲۸۷۷
محب اللہ مانکپوری، میر سید: (ج۔۲)۷۹۷، ۱۰۲۱، (ج۔۳)۱۳۷۴، (ج۔۴)۲۳۸۹۔۲۳۹۰، (ج۔۵)۲۷۴۸، ۳۰۰۳، (ج۔۹)۵۰۲۴، ۵۰۲۶، ۵۱۲۷، ۵۱۸۲
محب اللہ، شاہ (گوٹھ پیر جھنڈو): (ج۔۶)۳۴۴۳
محبت الدین مجددی گجراتی ہندوستانی: (ج۔۱۰)۵۸۸۵
محبت خان بروہی بلوچ: (ج۔۵)۳۰۷۸، (ج۔۶)۳۵۵۶، (ج۔۱۰)۵۹۵۱
محبت خان مہمند: (ج۔۱۰)۵۸۷۶
محبوب احمد بھٹی نقشبندی: (ج۔۹)۵۵۸۳۔۵۵۸۴، (ج۔۱۰)۵۵۹۳۔۵۵۹۴، ۵۸۹۷، ۶۰۴۳، ۶۰۵۷، ۶۰۵۹
محبوب احمد فقیر: (ج۔۱۰)۶۰۶۹
محبوب الحسن صاحب رضوی، مولوی سید: (ج۔۴)۲۳۹۶
محبوب الرسول قادری، ملک: (ج۔۱۰)۶۴۴۰
محبوب الٰہی، مولانا: (ج۔۶)۳۳۶۶، ۳۳۷۸، ۳۶۲۶، (ج۔۸)۴۵۷۹، (ج۔۱۰)۵۹۴۴، ۶۱۲۰
محبوب حسن، سید: (ج۔۷)۴۰۶۱
محبوب حسین مشہدی، سید: (ج۔۱۰)۵۹۵۷
محبوب شاہ، سید (باغ، آزاد کشمیر): (ج۔۶)۳۸۰۵
محبوب عالم توکلی، مولانا: (ج۔۶)۳۷۶۹۔۳۷۷۰، (ج۔۱۰)۵۹۷۰۔۵۹۷۳، ۵۹۷۸۔۵۹۷۹
محبوب علی خان نظام، میر: (ج۔۱۰)۵۹۵۵
محبوب علی خان، مولانا (برادر محمد حشمت علی خان پیلی بھیتی): (ج۔۵)۲۹۰۴
محراب شاہ: (ج۔۴)۲۰۵۶
محرم علی چشتی، مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۰۴
محسن ترہٹی، مولانا: (ج۔۵)۲۶۸۵، ۲۸۰۴، ۲۸۱۷
محسن شاہ بخاری، سید: (ج۔۶)۳۸۳۶، (ج۔۱۰)۵۹۵۷
محسن، مخدوم: (ج۔۶)۳۴۵۲
محشر بدایونی: (ج۔۶)۳۹۶۲
محفوظ علی، سید: (ج۔۶)۳۶۷۹
محمد آصف آصفی الخیری: (ج۔۱۰)۶۴۴۱
محمد آصف نقشبندی، صوفی: (ج۔۱۰)۶۴۳۵
محمد آصف ہزاروی، ڈاکٹر: (ج۔۱)۲۱، ۴۴، (ج۔۲)۴۸۸، ۷۳۸
محمد آغا کابلی (خلیفہ خواجہ خاوند محمود حضرت ایشاں): (ج۔۶)۳۷۶۵
محمد آفاق، خواجہ: (ج۔۸)۴۸۶۸،

محمد آفاق، شاہ: (ج۔۶) ۳۳۶۱۔۳۳۶۲، ۳۳۶۶
محمد ابراہیم بخاری مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶
محمد ابراہیم ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۵۱۵
محمد ابراہیم جان سرہندی، پیر: (ج۔۲) ۲۵۲۶، (ج۔۶) ۳۴۲۱، ۳۴۲۴، ۳۴۲۶، ۳۴۴۹، ۳۴۶۱۔۳۴۶۲، ۳۴۶۴، ۳۴۹۴، ۳۶۱۹، ۳۶۳۱، ۳۶۹۹، (ج۔۹) ۵۵۷۴
محمد ابراہیم خان (والد میاں محمد عمر چمکنی): (ج۔۶) ۳۸۹۴۔۳۸۹۶
محمد ابراہیم خلیل، مخدوم: (ج۔۵) ۲۸۱۷، (ج۔۶) ۳۶۸۸، (ج۔۶) ۳۶۹۷، ۳۶۹۹، ۳۷۰۰
محمد ابراہیم دامانی مجددی سراجی، حافظ: (ج۔۶) ۳۹۲۱۔۳۹۲۲
محمد ابراہیم، سید (تایا جی سید حبیب اللہ توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۷۵
محمد ابراہیم شاہ ہاشمی پونچھوی، پیر: (ج۔۶) ۳۷۸۳
محمد ابراہیم قصوری (خلیفہ میاں شیر محمد شرقپوری): (ج۔۶) ۳۷۰۱، ۳۷۰۵، ۳۷۷۰
محمد ابراہیم کودی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۳۲۷
محمد ابراہیم مجددی بن ملا شور بازار: (ج۔۵) ۲۵۳۷، ۲۷۰۵، ۲۸۰۷، ۲۸۱۱، ۲۸۱۸، ۲۸۴۳، (ج۔۶) ۳۲۹۹، ۳۳۱۰
محمد ابراہیم، مخدوم توی: (ج۔۶) ۳۳۲۷، ۳۴۱۸، ۳۴۴۱۔۳۴۴۲
محمد ابراہیم، مرشد زادہ حافظ: (ج۔۶) ۳۸۵۳
محمد ابراہیم، مفتی (گڑھی یاسین): (ج۔۶) ۳۷۰۲
محمد ابراہیم، مولانا حافظ: (ج۔۶) ۳۶۱۲
محمد ابراہیم (نوائے اسلام): (ج۔۱۰) ۶۴۴۳
محمد ابن احمد بن سعید الرازی: (ج۔۲) ۵۳۴
محمد ابن العباس: (ج۔۷) ۴۳۰۹
محمد ابن اُمد بن سعید الرازی: (ج۔۷) ۴۲۹۱
محمد ابن سراج الطحان: (ج۔۲) ۶۱۷
محمد ابن سیرین، علامہ: (ج۔۶) ۳۸۸۴، (ج۔۷) ۴۲۹۴
محمد ابو المساکین، خواجہ: (ج۔۶) ۳۴۳۷، ۳۴۶۱، ۳۵۷۶۔۳۵۸۰
محمد ابوالمواہب حنبلی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۷۰، ۳۱۹۱
محمد ابو طاہر، جمال الدین: (ج۔۱۰) ۵۷۶۲
محمد اترہ، حاجی: (ج۔۳) ۱۷۵۷، (ج۔۹) ۵۰۹۹، ۵۱۹۲
محمد اجمل خان، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۵۷۹۱
محمد اجمل خان، حافظ: (ج۔۹) ۵۴۰۳
محمد اجمل خان، حکیم: (ج۔۱۰) ۵۸۰۷
محمد احسان: (ج۔۱) ۶۰، (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۷) ۴۲۰۲، (ج۔۹) ۵۳۶۰
محمد احسان احمد، پروفیسر: (ج۔۷) ۴۴۲۷
محمد احسان اللہ: (ج۔۷) ۴۲۲۰
محمد احسان اللہ عباسی گورکھپوری، علامہ ابوالفضل: (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۵) ۲۷۲۵، (ج۔۹) ۵۰۲۸، (ج۔۱۰) ۶۲۹۷
محمد احسان جرداد، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۰۳
محمد احسان سرہندی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۷۶۲۔۵۷۶۳، ۵۷،

۵۷۷۳، ۵۸۶۳_۵۸۶۵، ۵۸۶۸، ۵۸۷۲، ۵۸۸۵_ ۵۸۸۶، ۵۹۱۶، ۵۹۳۴_ ۵۹۳۵، ۵۹۴۴، ۵۹۷۳، ۶۴۴۳، ۶۲۹۵_۶۲۹۶

محمد احسان، شیخ (خلیفہ حضرت مظہر): (ج_۴) ۲۴۷۱

محمد احسان عباس: (ج_۹) ۵۰۴۰، ۵۰۴۹، (ج_۱۰) ۶۴۴۳

محمد احسان قادری، پروفیسر: (ج_۷) ۳۹۹۴

محمد احسان مجددی سرہندی، خواجہ: (ج_۱) ۱۳، ۲۵، ۸۵، (ج_۲) ۱۱۴۸_۱۱۴۹، (ج_۵) ۲۵۷۶، ۲۶۳۷، ۲۶۶۸_ ۲۶۶۹، ۲۸۰۲_۲۸۰۳، ۲۸۱۶_۲۸۱۷، ۲۶۳۹، (ج_۶) ۳۹۳۲، ۳۹۶۱_۳۹۶۲

محمد احسن، مولانا حافظ بن محمد صدیق: (ج_۶) ۳۸۹۱_ ۳۸۹۲

محمد احسن میاں، مولانا: (ج_۶) ۳۳۸۱

محمد احمد: (ج_۶) ۳۹۶۲

محمد احمد، حافظ قاری: (ج_۱) ۱۸۶، (ج_۶) ۳۳۷۶، ۳۳۸۳_۳۳۸۴، ۳۳۸۹

محمد احمد خان، صاحبزادہ پروفیسر: (ج_۳) ۱۸۷۳، (ج_۶) ۳۷۸۹، ۳۷۹۸

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: (ج_۵) ۲۷۰۲، (ج_۶) ۳۱۹۰، ۳۹۶۲، (ج_۱۰) ۶۴۰۳، ۶۴۰۵

محمد احمد، ڈاکٹر مفتی: (ج_۶) ۳۳۸۱

محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ المصری، علامہ: (ج_۵) ۲۹۰۷، ۲۹۱۰، ۲۹۱۴

محمد احمد علی خاں شوق، حافظ: (ج_۵) ۲۶۰۸

محمد احمد قادری، سید ابوالحسنات مولانا: (ج_۵) ۲۹۱۳، (ج_۱۰) ۵۸۰۲_۵۸۰۳

محمد احمد لکھنوی، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج_۱۰) ۶۰۵۶

محمد احمد محسنی، سید: (ج_۱۰) ۶۰۷۱

محمد احمد نعیمی، مفتی: (ج_۵) ۳۶۷۱

محمد اختر چیمہ ابنِ حاجی غلام حسین: (ج_۳) ۱۸۷۲

محمد اختر چیمہ، پروفیسر ڈاکٹر: (ج_۱) ۲۴، (ج_۳) ۱۳۸۵، ۱۸۷۲

محمد اخونزادہ (خلیفہ میاں محمد عمر چمکنی): (ج_۶) ۳۸۹۹

محمد ادریس، ڈاکٹر: (ج_۹) ۵۵۸۳، (ج_۱۰) ۵۵۹۳

محمد ادریس کاندلوی، مولوی: (ج_۳) ۱۵۰۸

محمد ادریس مجددی پشاوری، قاضی: (ج_۱۰) ۵۸۸۰

محمد ادیب بن محمد عبدالقادر تقی الدین، شیخ: (ج_۶) ۳۲۴۰

محمد ارشاد خان (تاریخ پندارہ): (ج_۱۰) ۵۸۹۲

محمد ارشد احمد: (ج_۶) ۳۳۸۷

محمد ارشد، شیخ: (ج_۹) ۵۵۵۸

محمد ازدمیر (مالک مطبع): (ج_۱۰) ۶۴۱۵

محمد اسحٰق ابڑو، پروفیسر ڈاکٹر: (ج_۴) ۲۲۱۹، (ج_۶) ۳۹۵۸، (ج_۸) ۴۴۸۸، ۴۵۰۵

محمد اسحٰق بھٹی: (ج_۶) ۳۹۶۲

محمد اسحٰق (پوتا مولانا حافظ عبداللطیف پشاوری نقشبندی): (ج_۶) ۳۸۵۹

محمد اسحٰق ٹھٹوی، سید: (ج_۱۰) ۵۹۴۶

محمد اسحٰق جان سرہندی: (ج_۶) ۳۴۹۳_۳۴۹۴، ۳۶۱۹،

۳۷۰۱، (ج۔۹)۵۵۷۳
محمد اسحٰق جان فاروقی، خواجہ: (ج۔۸)۴۸۷۰،
محمد اسحٰق چھاجھی انگی، سید: (ج۔۱۰)۵۸۰۶، ۵۹۳۰
محمد اسحٰق دہلوی، خواجہ: (ج۔۵)۲۶۸۴، (ج۔ ۰)۵۹۴۳، ۶۱۲۱
محمد اسحٰق، صاحبزادہ (فرزند حافظ عبد اللہ نقشبندی): (ج۔۶)۳۸۶۰
محمد اسحٰق گاذرونی، میراں سید (ج۔۱۰)۵۹۹۰
محمد اسحٰق ملا کاتیار، مخدوم (ج۔۶)۳۶۹۲
محمد اسد اللہ عباسی گورکھپوری، مولوی (ج۔۱۰)۶۲۹۷
محمد اسد خان، ملتانی (ج۔۵)۲۶۷۹، ۳۰۲۹_۳۰۳۰، ۳۰۴۳_۳۰۴۴
محمد اسد شاہی، مولانا شیخ (ج۔۱۰)۶۳۹۷
محمد اسعد طلس (ج۔۵)۲۶۵۱
محمد اسلم، پروفیسر ڈاکٹر (ج۔۱)۷۴، ۲۸، ۱۰۲، (ج۔۳) ۱۵۱۱، ۱۸۸۵_۱۸۸۶، (ج۔۴) ۱۹۱۷، ۲۰۷۲، ۲۵۱۵، (ج۔۵) ۲۵۶۴، ۲۵۷۵، ۲۶۴۸، ۲۸۳۴، (ج۔۶) ۳۷۹۹، ۳۹۶۲، (ج۔۹)۵۰۷۰، ۵۱۲۵، (ج۔۱۰)۵۶۵۱
محمد اسلم شہزاد، علامہ (ج۔۱۰)۶۴۴۳
محمد اسلم مسعودی، شیخ: (ج۔۱۰)۶۴۳۰
محمد اسلم میاں، مولانا: (ج۔۶)۳۳۸۱
محمد اسمٰعیل لاشاری، پیر: (ج۔۶)۳۴۴۱
محمد اسمٰعیل نقشبندی، ڈاکٹر: (ج۔۶)۳۹۶۲
محمد اسمٰعیل، شیخ: (ج۔۵)۲۸۱۱، ۲۸۱۸۔
محمد اسمٰعیل پریاں لوئی، مخدوم: (ج۔۶)۳۴۴۱، ۳۵۶۳_ ۳۵۶۴، ۳۵۶۶، ۳۶۹۵
محمد اسمٰعیل پشاوری، مولانا: (ج۔۱۰)۵۹۳۰
محمد اسمٰعیل جان فاروقی خواجہ: (ج۔۸)۴۸۶۹، (ج۔۹) ۵۵۷۱
محمد اسمٰعیل جان مجددی سرہندی روشن: (ج۔۶) ۳۴۲۱، ۳۴۲۴_ ۳۴۲۵، ۳۴۴۹، ۳۴۶۱_ ۳۴۶۲، ۳۴۶۵، ۳۴۸۷_ ۳۴۸۸، ۳۴۹۰، ۳۵۳۰_ ۳۵۳۱، ۳۶۱۹، ۳۶۲۶، ۳۷۰۱، ۳۷۰۳
محمد اسمٰعیل خان نظامانی، حاجی: (ج۔۶)۳۶۰۳
محمد اسمٰعیل، خواجہ (مرید خواجہ محمد معصوم سرہندی): (ج۔۶) ۳۳۱۴، ۳۶۲۶
محمد اسمٰعیل ذبیح دامانی سراجی، مولانا: (ج۔۶)۳۹۲۲
محمد اسمٰعیل سراجی، خواجہ مولانا: (ج۔۶) ۳۹۱۸، ۳۹۲۰، (ج۔۱۰)۵۹۰۲
محمد اسمٰعیل سرہندی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۸۷۲، ۵۸۷۵
محمد اسمٰعیل شاہ بخاری، سید (کرمانوالے): (ج۔۶) ۳۵۹۲، ۳۵۹۴، ۳۷۷۰، ۳۷۸۹، ۳۷۹۱، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۶۰۷۵_۶۰۷۶
محمد اسمٰعیل غوری پشاوری، مولانا: (ج۔۶)۳۸۲۸_۳۸۲۹، ۳۸۳۲، ۳۸۳۴، ۳۸۶۱، (ج۔۱۰)۵۸۶۴، ۵۸۸۶
محمد اسمٰعیل قریشی، ماسٹر: (ج۔۶)۳۴۹۴
محمد اسمٰعیل کاموی، مولانا: (ج۔۶)۳۳۳۱
محمد اسمٰعیل مجددی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۸۸۰
محمد اسمٰعیل، مخدوم: (ج۔۶)۳۴۳۱
محمد اسمٰعیل، مولانا (المعروف میاں وڈا): (ج۔۱۰)۵۸۹۱

محمد اشرف احمد نقشبندی مجددی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۵

محمد اشرف ٹھٹوی نقشبندی، شیخ ابن؛ مخدوم آدم ٹھٹوی: (ج۔۶) ۳۶۸۷، ۳۶۹۸۔۳۶۹۹

محمد اشرف، حافظ (مترجم حضرات القدس): (ج۔۱۰) ۶۱۳۰

محمد اشرف سرہندی، خواجہ (فرزند مجدد الف ثانی): (ج۔۱۰) ۵۶۷۲، ۵۷۵۷

محمد اشرف سیالوی، علامہ: (ج۔۶) ۳۶۸۳، ۳۹۳۰

محمد اشرف، شیخ: (ج۔۳) ۱۴۵۰، (ج۔۴) ۲۳۹۵، ۲۴۱۳، ۲۴۲۹، (ج۔۵) ۲۸۰۶۔۲۸۰۷، ۳۰۰۷، ۳۰۴۱

محمد اشرف، صاحبزادہ (مصنف): (ن۔۱۰) ۵۸۹۲

محمد اشرف عثمانی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۳۴

محمد اشرف کابلی، خواجہ: (ج۔۱) ۸۵، ۴۲۶، (ج۔۳) ۱۳۶۹، ۱۳۷۲۔۱۳۷۳، ۱۴۵۳، ۱۶۸۳، (ج۔۴) ۲۱۹۶، ۲۲۰۰، ۲۲۶۴، ۲۳۹۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۷۔۲۴۲۸، ۲۴۳۷، (ج۔۵) ۲۶۲۹، ۲۸۰۱، ۳۰۲۱، (ج۔۶) ۳۴۱۷، ۳۴۲۹، ۳۴۳۷، ۳۴۴۸، ۳۴۶۰، (ج۔۱۰) ۵۶۵۸، ۵۷۶۳، ۵۸۶۳، ۶۳۷۰

محمد اشرف کرانوی، سید: (ج۔۶) ۳۷۲۷، ۳۷۲۹

محمد اشرف مجددی، مولانا (خلیفہ شاہ مفتی محمود الوری): (ج۔۶) ۳۶۲۷

محمد اشرف محبوب اللہ، شیخ: (ج۔۴) ۲۱۸۲

محمد اشرف، مولانا (برادر خواجہ عبد الغفار نقشبندی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۹

محمد اشرف، خواجہ بن محمد معصوم سرہندی: (ج۔۵) ۲۸۰۲، (ج۔۶) ۳۹۶۳

محمد اشفاق: (ج۔۱۰) ۶۴۹۴

محمد اصغر شاہ، سید: (ج۔۶) ۳۸۵۱

محمد اطہر عباس رضوی، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۶۴۹۲

محمد اظہر احمد: (ج۔۶) ۳۶۵۱

محمد اعجاز احمد: (ج۔۱۰) ۶۴۴۳

محمد اعجاز ولی خان رضوی، مفتی: (ج۔۱۰) ۶۰۷۳

محمد اعزاز الدین احمد نقشبندی، منشی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۳، ۶۲۹۳۰

محمد اعظم باغ دروی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴

محمد اعظم، خواجہ: (ج۔۶) ۳۹۶۳

محمد اعظم دیدہ مری (تاریخ کشمیر اعظمی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۸

محمد اعظم، شہزادہ: (ج۔۴) ۲۲۹۰

محمد اعظم (فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۷۵

محمد اعظم مجددی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۷، ۵۸۸۴

محمد اعظم، مفتی علامہ (دار العلوم مظہر اسلام): (ج۔۵) ۲۹۰۵

محمد اعظم، ملک (جد اعلیٰ خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۹۰۳

محمد اعظم، مولانا (جامع مکتوبات سیف الدین): (ج۔۱۰) ۶۳۷۴

محمد اعلیٰ، حاجی: (ج۔۱۰) ۶۱۱۲، ۶۱۲۰

محمد افتخار حسین جیبی: (ج۔۵) ۲۶۲۸، (ج۔۷) ۴۴۷۲

محمد افضل جالندھری، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۶۰۴۶، ۶۰۵۶

محمد افضل جیوری: (ج۔۱۰) ۵۹۲۴

محمد افضل رضا، پروفیسر حاجی: (ج_۶) ۳۸۵۶

محمد افضل رہتاسی، مولوی: (ج_۱۰) ۵۹۳۵

محمد افضل سیالکوٹی، حاجی: (ج_۶) ۳۳۵۴

محمد افضل سیالکوٹی، ملا: (ج_۲) ۷۶۸، (ج_۴) ۲۲۰۹، ۲۴۵۹، ۲۴۶۳، (ج_۵) ۳۰۷۹، (ج_۶) ۳۲۰۲، ۳۳۵۴

محمد افضل، مولوی (شاگرد مخدوم عبدالواحد سیوستانی): (ج_۶) ۳۵۱۴، ۳۵۱۹، ۳۵۲۰_

محمد اقبال احمد باروی، صاحبزادہ: (ج_۱۰) ۵۹۰۲

محمد اقبال ڈار (مصنف): (ج_۵) ۳۰۰۸، ۳۰۴۴

محمد اقبال سعیدی، مولانا: (ج_۱) ۳۲، (ج_۴) ۲۵۲۷، (ج_۵) ۲۵۳۸، ۳۰۹۵

محمد اقبال سلیم مرزا، ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۶۰۸۳

محمد اقبال مجدی، پروفیسر: (ج_۱) ۰ _ ، ۲، ۴۴، ۸۵، (ج_۲) ۷۲۹، (ج_۳) ۱۴۰۲ _ ۱۴۰۳، ۱۷۱۷، ۱۷۱۹، ۱۷۲۱، (ج_۴) ۲۱۹۸، ۲۴۳۳، ۲۴۵۲، ۲۴۶۵، ۲۴۷۵، ۲۴۷۹، ۲۵۲۵ _ ۲۵۲۶، (ج_۵) ۲۵۳۶ _ ۲۵۳۷، ۲۶۲۸، ۲۶۴۷، ۲۶۵۹، ۲۶۶۲ _ ۲۶۶۳، ۲۷۹۵، ۲۸۴۵، ۳۰۸۳، ۳۱۰۹، (ج_۶) ۳۳۹۲، ۳۹۵۸ _ ۳۹۵۹، ۳۹۶۳، (ج_۱۰) ۵۵۹۲، ۵۶۱۳، ۵۶۳۲، ۵۶۹۹، ۵۷۶۰ _ ۵۷۶۱، ۵۷۶۳، ۵۸۸۵، ۵۸۸۸، ۵۸۹۳، ۵۹۴۵، ۶۱۱۱، ۶۳۵۶، ۶۳۶۲ _ ۶۳۶۵، ۶۳۷۱، ۶۳۷۸، ۶۳۸۰، ۶۴۳۵

محمد اقبال ملک: (ج_۱۰) ۶۱۰۱

محمد اقبال موسیٰ زئی، پروفیسر: (ج_۱۰) ۶۳۵۶

محمد اقبال میمن: (ج_۱۰) ۶۴۳۸

محمد اقبال نقشبندی: (ج_۱۰) ۶۴۴۳

محمد اکبر اعوان: (ج_۶) ۳۳۳۹

محمد اکبر بیگ طبی: (ج_۱۰) ۶۴۳۹

محمد اکبر چوہدری (ایڈوکیٹ): (ج_۱۰) ۶۴۳۵

محمد اکبر خاں، ملک: (ج_۶) ۳۸۰۷، ۳۸۱۰

محمد اکبر علی شاہ دہلوی، سید: (ج_۶) ۳۸۸۶، ۳۹۱۲

محمد اکرام الدین بخاری، مولانا: (ج_۵) ۲۸۸۲

محمد اکرام، ڈاکٹر شیخ: (ج_۱) ۲۱، (ج_۲) ۴۸۸، ۵۰۳، ۷۷۵، ۷۸۳، (ج_۳) ۱۲۹۸، ۱۳۹۲، ۱۴۰۱، ۱۴۰۶، ۱۷۲۲، (ج_۴) ۲۰۳۲، ۲۱۵۲، ۲۱۶۶، (ج_۵) ۲۴۰۵، ۲۴۳۲، ۲۴۴۷، ۲۵۵۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۲ _ ۲۵۷۳، ۲۵۷۷ _ ۲۵۸۰، ۲۵۹۷، ۲۶۰۵ _ ۲۶۰۶، ۲۶۰۹، ۲۶۴۷ _ ۲۶۴۸، ۲۷۴۲، ۲۹۴۵، (ج_۶) ۳۸۰۳، ۳۸۲۴، ۳۹۶۳، (ج_۹) ۵۰۲۸، ۵۰۵۱، ۵۰۵۶، ۵۱۲۵، ۵۱۴۰، ۵۱۵۳، ۵۱۵۸، ۵۲۹۶، ۵۳۲۱، ۵۳۹۰ _ ۵۳۹۱، ۵۴۰۴ _ ۵۴۰۵، ۵۴۱۷، (ج_۱۰) ۵۶۴۹ _ ۵۶۵۰، ۵۸۲۲، ۶۱۱۴، ۶۱۱۶، ۶۱۱۸

محمد اکرام مجددی: (ج_۱۰) ۶۴۳۵

محمد اکرم توگیروی، چوہدری: (ج_۱۰) ۶۴۴۳

محمد اکرم خاں الازہری: (ج_۲) ۷۳۶، (ج_۵) ۳۰۱۰، (ج_۶) ۳۹۵۵، ۳۹۶۳

محمد اکرم رانا، ڈاکٹر: (ج_۲) ۶۶۳، (ج_۱۰) ۶۳۰۷

محمد اکرم ضیاء، پروفیسر: (ج_۶) ۳۸۰۰

محمد اکرم مجددی، مولانا: (ج_۱) ۲۸۲، (ج_۴) ۱۹۴۱، ۲۱۸۳، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۲، ۲۴۵۵

محمد اکرم، مولوی (مرید گنج کرم کرماں والے): (ج_۱۰) ۶۰۷۶

محمد اکرم میاں، مولانا: (ج_۶) ۳۳۸۱
محمد البرزنجی، سید: (ج_۵) ۲۶۵۲، ۲۸۰۳
محمد البهوی الحنبلی، شیخ ابوالسرور: (ج_۴) ۲۴۵۱
محمد البهنسی، شیخ: (ج_۶) ۳۶۵۳
محمد التمیمی، ابوالفضل: (ج_۲) ۵۸۷
محمد الجامی الماسی بن محمد: (ج_۶) ۳۷۱۲
محمد الحسینی الهروی، میر عماد الدین: (ج_۱۰) ۵۹۲۸، ۶۳۵۷
محمد الحفظی بن الشیخ ولی الدین، شیخ: (ج_۵) ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵
محمد الحلو، عبدالفتاح: (ج_۵) ۲۸۵۷
محمد الدین فوق: (ج_۵) ۲۹۲۲_۲۳، ۱
محمد الدین قصوری حاجی: (ج_۶) ۳۷۸۴
محمد القرطبی ابن وضاح: (ج_۶) ۳۹۶۲
محمد اللہ دتہ طالب، مولانا ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۷۹۶
محمد اللہ دتہ یوسفی، صاحبزادہ: (ج_۱۰): ۶۴۴
محمد المشرب: (ج_۲) ۹۴۰
محمد (المعروف ابن البز از الکردی): (ج_۶) ۳۹۶۸
محمد الیاس عطار قادری، مولانا: (ج_۵) ۲۹۱۳
محمد الیاس مجددی، شیخ: (ج_۱۰) ۷۷، ۵
محمد الیاس مسعودی، حاجی: (ج_۱۰) ۶۴۳۰
محمد امام بن فتح محمد، سید: (ج_۶) ۳۴۳۱
محمد، امام: (ج_۲) ۷۰۲، ۷۰۴، ۹۸۷، ۹۹۷، (ج_۳) ۱۵۲۹، ۱۵۹۵، (ج_۵) ۲۸۸۳: (ج_۸) ۴۶۳۲، ۴۹۶۳،
محمد امجد علی، مولوی (مالک مطبع): (ج_۱۰) ۶۲۹۳
محمد امیر خان افغانستان: (ج_۶) ۳۸۱۴
محمد امیر شاہ قادری پشاوری، سید: (ج_۱۰) ۵۸۸۹_۵۸۹۰
محمد امیر شاہ گیلانی: (ج_۳) ۱۶۵۹، (ج_۶) ۳۹۰۶
محمد امین: (ج_۱) ۳۸۴، (ج_۴) ۱۹۳۱
محمد امین ابن عابدین شامی، علامہ: (ج_۱۰) ۵۶۲۸، ۶۳۷۸، ۶۳۹۰_۶۳۹۱
محمد امین الطبقلجی: (ج_۶) ۳۹۶۳
محمد امین المعروف بہ اخوند جان بخاری مرغینانی: (ج_۵) ۲۶۸۵
محمد امین اندرابی، سید: (ج_۱۰) ۵۸۰۴
محمد امین اویس، سید: (ج_۱) ۲۴۹
محمد امین آفندی، مفتی الحلتہ: (ج_۱۰) ۶۳۹۴
محمد امین بدخشی مکی، مولانا: (ج_۴) ۲۲۷۵_ ۲۲۷۷، ۲۲۷۹، ۲۴۴۲، ۲۴۵۲، ۲۴۵۴، (ج_۵) ۲۶۶۳، ۲۷۹۹، ۲۸۳۰، (ج_۶) ۳۸۲۹، ۳۸۳۷_ ۳۸۳۸، ۳۸۴۰، ۳۹۰۰_ ۳۹۰۲، ۳۹۰۶_ ۳۹۰۷، ۳۹۶۳، (ج_۱۰) ۵۶۳۲، ۵۷۵۸، ۵۷۶۳، ۵۸۶۴_ ۵۸۶۷، ۵۸۷۰، ۵۸۸۶_ ۵۸۸۷، ۶۲۸۷، ۶۲۴۲
محمد امین بن صالح: (ج_۶) ۳۳۳۳
محمد امین بن عمر عابدین حسینی نقشبندی خالدی: (ج_۶) ۳۲۳۵، ۳۲۳۷، ۳۹۳۹
محمد امین بن فتح اللہ، شیخ: (ج_۱۰) ۵۷۵۹، ۵۷۶۳
محمد امین بیراگی ٹھٹوی: (ج_۵) ۲۸۰۵

محمد امین ترخوی، آخوند: (ج۔۶)۳۷۲۷، ۳۷۲۹

محمد امین تو قاری، شیخ: (ج۔۵)۲۶۶۹

محمد امین جامی، مولانا: (ج۔۶)۳۱۵۵

محمد امین چھترائی ٹھوی: (ج۔۶)۳۴۴۱، ۳۶۸۸

محمد امین حافظ آبادی، ملا: (ج۔۵)۲۶۶۵_۲۶۶۶

محمد امین، حافظ (فرزند وخلیفہ حافظ محمد عظیم گنجوی): (ج۔۶) ۳۸۹۳

محمد امین، حافظ (ج۔۱۰)۵۹۴۷

محمد امین، خواجہ (مکتوب شاہ ولی اللہ): (ج۔۱۰)۶۲۳۱

محمد امین خوبیانی (ج۔۶)۳۳۲۳

محمد امین خیر پوری، میاں (ج۔۶)۳۰۲۰

محمد امین سندھی (ج۔۶)۳۶۰۵

محمد امین شاہ، خواجہ سید (ج۔۱۰)۵۹۱۰_۵۹۱۱، ۵۹۹۵، ۶۰۰۴، ۶۰۰۸_۶۰۱۰، ۶۰۱۳_۶۰۱۴

محمد امین شرقپوری (ج۔۶)۳۷۰۱۔ ۳۷۹۹، ۳۹۶۳، (ج۔۱۰)۶۰۷۶

محمد امین عاصی، کیپٹن: (ج۔۶)۳۷۹۶، ۳۷۹۹

محمد امین عثمانی، مولانا خواجہ: (ج۔۱۰)۵۹۴۱، ۵۹۴۳

محمد امین عطاری، حافظ: (ج۔۱۰)۶۰۴۳

محمد امین فاروقی سرہندی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۸۸۶

محمد امین (فرزند میر نعمان): (ج۔۴)۲۴۱۶

محمد امین قرۃ علی: (ج۔۲)۵۹۸

محمد امین کابلی: (ج۔۳)۱۸۶۹

محمد امین کردی: (ج۔۵)۲۸۶۰_۲۸۶۱، ۲۸۶۳، (ج۔۱۰) ۶۴۰۴

محمد امین مارہروی، ڈاکٹر: (ج۔۵)۲۹۱۳

محمد امین (مصنف): (ج۔۵)۲۵۷۸

محمد امین، مولانا: (ج۔۳)۱۸۴۳، ۱۸۶۱

محمد امین، میاں: (ج۔۶)۳۳۲۹

محمد امین نقشبندی، مفتی: (ج۔۲)۱۲۴۷، (ج۔۳)۱۲۹۷

محمد امین (والد مولوی عبد القادر نقشبندی): (ج۔۶)۳۸۵۷

محمد انس، حافظ (ج۔۱۰)۶۴۹۴

محمد انس فاروقی، ابو النصر: (ج۔۶)۳۳۶۷

محمد انصار خاں، ڈاکٹر: (ج۔۱)۲۹، ۱۰۲، (ج۔۳)۱۸۸۷، (ج۔۴) ۲۴۳۸، (ج۔۶) ۳۹۴۴، (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۳۰۶

محمد انور سعیدی، چوہدری: (ج۔۱۰)۶۴۴۳

محمد انور شاہ غاسی، ڈاکٹر: (ج۔۶)۳۳۳۱

محمد انور شاہ قصوری، پیرزادہ: (ج۔۶)۳۷۸۴، ۳۷۹۹

محمد انور علی فریدی: (ج۔۱۰)۵۹۴۷

محمد انیس مسعودی، سید: (ج۔۱)۲، (ج۔۲)۴۸۲، (ج۔۵) ۲۵۳۰، (ج۔۶)۳۱۲۲، ۳۳۹۳، (ج۔۱۰)۶۴۳۰

محمد اویس احمد: (ج۔۳)۱۸۷۴

محمد ایوب بخاری، سید: (ج۔۱۰)۵۸۸۹

محمد ایوب حنفی، مولانا: (ج۔۶)۳۸۵۱

محمد ایوب خان: (ج۔۴)۲۲۰۰، (ج۔۶)۳۳۳۷

محمد ایوب شاہ، مولانا استاد العلماء: (ج۔۶)۳۸۷۲

محمد ایوب قادری، پروفیسر: (ج۔۱)۲۹، (ج۔۳)۱۸۸۷،

۲۲۸۰، ۲۴۹۲، ۲۵۱۴، (ج_۵) ۲۶۵۰، ۲۸۹۵، (ج_۶) ۳۹۶۴، ۳۳۹۴_۳۳۹۵، (ج_۱۰) ۵۹۲۰

محمد باجورہ بن عبداللہ: (ج_۵) ۲۹۶۴

محمد باقر بن شرف الدین لاہوری، مفتی: (ج_۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۹، ۶۴۴۳

محمد باقر حزین (شاگرد حضرت مظہر). (ج_۴) ۲۴۶۵

محمد باقر شیخ بن محمد جعفر حنفی دہلوی: (ج_۵) ۲۶۶۵

محمد باقر شیخ: (ج_۴) ۲۳۱۲، ۲۳۳۵

محمد باقر فتح آبادی: (ج_۴) ۲۲۸۴

محمد باقر لاہوری، مفتی (خلیفۂ خواجہ معصوم): (ج_۳) ۱۲۹۸، (ج_۵) ۲۶۶۳_ ۲۶۶۵، ۲۶۶۹، ۲۷۶۲_ ۲۷۶۳، ۲۷۶۶

محمد باقر، مخدوم: (ج_۶) ۳۶۵۸

محمد باقر، میر (معروف ارادت خان): (ج_۱۰) ۵۷۷۰

محمد باقر، امام: (ج_۲) ۱۱۱۰، (ج_[illegible]) ۲۲۵۷، (ج_۶) ۳۹۷۹

محمد باقشیر، شیخ: (ج_۶) ۳۲۰۶

محمد باقی بغدادی، خواجہ: (ج_۴) ۲۲۶۲

محمد باقی، ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۶۴۴۶

محمد باکلی مشہور بہ ابن آدم مُلاّ: (ج_۴) ۲۵۰۶

محمد بختاور خان (تاریخ اورنگزیب): (ج_۱۰) ۵۸۸۹

محمد بخش حاجی پوری، مولانا فقیر: (ج_۱۰) ۶۰۵۶

محمد بخش حکیم: (ج_۶) ۳۷۹۳

محمد بخش، خواجہ بن ملک بلند خان: (ج_۶) ۳۷۸۶

محمد بخش، خواجہ میاں (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج_۱۰) ۶۰۰۲

محمد بخش عالم، مولانا: (ج_۴) ۲۲۰۲

محمد بخش (فرزند شاہ غلام حسن مجددی پشاوری): (ج_۱۰) ۵۸۷۵

محمد بخش گجراتی، خواجہ: (ج_۱۰) ۶۰۱۳

محمد بخش مسلم بی اے، مولانا: (ج_۳) ۱۸۸۶، (ج_۹) ۵۵۶۹

محمد بخش (میاں (عارف کھڑی شریف): (ج_۶) ۳۶۶۷، ۳۷۸۳

محمد بخش، میر ولد امام بخش میر: (ج_۶) ۳۵۳۵

محمد بخش نادان: (ج_۹) ۵۳۵۳

محمد بدخشانی، مرزا: (ج_۸) ۴۵۲۶

محمد بدرالاسلام صدیقی، صاحبزادہ: (ج_۳) ۱۶۹۴، ۱۷۱۰، ۱۷۸۷، (ج_۷) ۴۴۸۰، (ج_۸) ۴۴۹۰، ۴۹۳۹

محمد بشیر احمد نقشبندی، مولانا: (ج_۱۰) ۶۰۸۸

محمد بشیر الدین، ابوالبشر سید: (ج_۱۰) ۶۲۹۸

محمد بشیر بریلوی قادری، سید: (ج_۱۰) ۶۰۷۲

محمد بن ابراہیم اکلنشی: (ج_۶) ۳۹۶۴

محمد بن ابراہیم العنبر ی، ابوعبداللہ: (ج_۲) ۵۴۰

محمد بن ابواسحاق محمد، ابوبکر: (ج_۷) ۴۴۶۷

محمد بن ابوبکر، امام: (ج_۲) ۷۳۷، (ج_۷) ۴۰۳۱، (ج_۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۷

محمد بن ابوبکر جاویش دمشقی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۷۸

محمد بن ابوبکر شلی حضرمی تریمی، شیخ: (ج_۶) ۳۲۱۴

محمد بن ابی العز (جد قاضی علی دمشقی): (ج_۱۰)۵۶۲۸
محمد بن ابی بکر بن القیم الجوزی، ابوعبداللہ: (ج_۲)۷۳۳
محمد بن احمد: (ج_۲)۵۷۸، (ج_۶)۳۱۹۲، ۳۲۴۰
محمد بن احمد الغطریفی، ابواحمد: (ج_۲)۵۵۸، ۵۷۰، ۱۱۱۰
محمد بن احمد، القاضی، ابواحمد: (ج_۷) ۴۲۸
محمد بن احمد الحبوبی، ابوالعباس: (ج_۲)۵۵۹
محمد بن احمد المفید ابوبکر،: (ج_۲)۵۷۸
محمد بن احمد بصیر میرانی شافعی، شیخ: (ج_۶)۳۱۷۸
محمد بن احمد بن سعید الحنفی المکی، شیخ (ن عقیلہ): (ج_۱۰)
۶۳۸۲_۶۳۸۳
محمد بن احمد جوهری خالدی شافعی: (ج_۶)۳۲۱۶
محمد بن احمد دبری، شیخ: (ج_۶)۳۲۲۸
محمد بن احمد سفارینی تابلسی حنبلی: (ج_)۳۱۷۸
محمد بن احمد عانی شافعی ازہری: (ج_۶)۳۲۳۳
محمد بن احمد عقلیہ مکی: (ج_۶)۳۱۹۱_۳۲۰۲
محمد بن احمد علیش ازہری، شیخ: (ج_۶)۳۲۱۶
محمد بن ادریس الرازی، ابو حاتم: (_۲)۵۳۵، ۵۶۸،
(ج_۷)۴۲۹۱
محمد بن ادریس شافعی، امام: (ج_۱۰)۶۲۵۸
محمد بن اسحاق: (ج_۲)۵۶۹
محمد بن اسحاق، ابوالعباس: (ج_۷)۳ /۴۲
محمد بن اسحاق الصنعانی: (ج_۷)۴۳۰۱
محمد بن اسمٰعیل بن ابوحنیفہ: (ج_۱۰)۶۱۴۱
محمد بن الباقی النقشبندی، الشیخ: (ج_۵)۲۶۴۵
محمد بن الحاج محمد عطر، شیخ: (ج_۶)۳۲۲۷
محمد بن الحسن العسکری: (ج_۷)۴۳۰۶
محمد بن الحسن المیر بندکشائی: (ج_۲)۶۱۷
محمد بن الحسن الوراق، ابوالحسن: (ج_۲)۵۷۹
محمد بن الحسن بن الخلیل: (ج_۲)۵۷۳
محمد بن الصباح: (ج_۷)۴۲۸۸
محمد بن الفضل: (ج_۷)۴۳۰۶
محمد بن اللیث: (ج_۲)۵۵۸
محمد بن المثنیٰ الغندی: (ج_۲)۵۶۵، (ج_۷)۴۲۹۳
محمد بن المظفر: (ج_۷)۴۳۰۱
محمد بن المنکدر: (ج_۲)۵۱۹
محمد بن بشار: (ج_۲)۵۶۷
محمد بن بکر البرسانی: (ج_۲)۵۹۴
محمد بن تغلق، بادشاہ: (ج_۱۰)۵۸۲۷
محمد بن ثابت البنانی: (ج_۲)۵۲۴
محمد بن ثور: (ج_۲)۵۳۹
محمد بن جعفر: (ج_۲)۵۱۵، ۵۲۰، ۶۵۶
محمد بن جعفر، ابوبکر: (ج_۷)۴۳۰۶
محمد بن جعفر بن الہیثم: (ج_۲)۵۴۴
محمد بن چاند، مولانا (مصنف درر نظامی): (ج_۱۰)۵۸۳۴
محمد بن حاتم: (ج_۲)۵۹۵، ۶۰۷
محمد بن حاتم المؤدب: (ج_۲)۶۳۴
محمد بن حبیب اللہ شیخ: (ج_۳)۱۳۶۶
محمد بن حسن (المعروف بہ سمنودی مصری)، شیخ: (ج_۶)

۳۱۹۶

محمد بن حسن شیبانی، امام: (ج_۳)۱۶۰۴_۱۶۰۶،۱۶۱۲_
۱۶۱۵،۱۶۶۲

محمد بن حسین حصاری حنفی، شیخ: (ج_۶:۳۱۸۱

محمد بن حمید الروازی: (ج_۲)۵۶۹

محمد بن حمید القصنائی: (ج_۷)۴۲۸۴_۴۲۸۶

محمد بن حمید: (ج_۲)۵۲۳

محمد بن حنفیہ (فرزند حضرت علی کرم اللہ وجہہ): (ج_۵)
۳۰۷۸،(ج_۱۰)۵۹۴۵

محمد بن حیان: (ج_۲)۵۳۲

محمد بن خلیل بغدادی، شیخ: (ج_۶)۳۲۲۸

محمد بن رمح، المصری: (ج_۷)۴۲۹۲

محمد بن زیاد الالھانی: (ج_۷)۴۲۸۴_۴۲۸۵

محمد بن زید: (ج_۷)۴۲۸۱

محمد بن زین العابدین، شیخ: (ج_۶)۳۲۰۳

محمد بن سعد: (ج_۹)۵۳۱۲

محمد بن سعید بن مہران الابلی: (ج_۲)۶۱۳

محمد بن سفینہ: (ج_۷)۴۳۷۵

محمد بن سلطان (جداعلیٰ قاضی احمد دمائی): (ج_۶)۳۴۷۷

محمد بن سلمان البغدادی حنفی النقشبندی: (ج_۱۰)۶۳۷۹،
۶۳۹۷، ۶۴۱۶

محمد بن سلیمان مغربی مکی مدنی: (ج_۶)۳۱۶۰

محمد بن سیرین: (ج_۲)۵۶۶

محمد بن صادق، شیخ (ابوالحسن سندھی صغیر): (ج_۶)۳۱۹۶

محمد بن صالح بن ھانی: (ج_۲)۵۷۵،۵۸۰

محمد بن طیب فاسی مہاجر مدنی، شیخ: (ج_۶)۳۱۸۲،۳۲۰۶

محمد بن عادل ابی بکر، سلطان: (ج_۵)۲۸۵۱

محمد بن عادل، سلطان الکامل: (ج_۵)۲۸۵۱

محمد بن عالم حنفی، شیخ: (ج_۶)۳۲۰۷

محمد بن عبدالحیّ داؤدی، شیخ: (ج_۶)۳۲۲۸

محمد بن عبدالرحمٰن: (ج_۱)۲۱۳، ۲۱۷

محمد بن عبدالرحمٰن بن بنیہ: (ج_۲)۵۱۹

محمد بن عبدالرحمٰن غزی، شیخ: (ج_۶)۳۲۲۸

محمد بن عبدالرحمٰن کزبری، شیخ: (ج_۶)۳۱۷۸

محمد بن عبدالرحیم: (ج_۲)۵۶۸

محمد بن عبدالرسول، برزنجی مفتی: (ج_۴)۲۴۵۲، (ج_۶)
۳۱۶۰

محمد بن عبدالعزیز: (ج_۲)۵۶۹

محمد بن عبدالقادر بن محمد مبارک: (ج_۵)۲۶۸۳

محمد بن عبداللہ الخانی الخالدی النقشبندی: (ج_۱۰)۶۳۷۹،
۶۴۱۴

محمد بن عبداللہ الخطیب: (ج_۸)۴۸۰۸

محمد بن عبداللہ القدامی المغربی المالکی: (ج_۴)۲۴۵۱،
(ج_۶)۳۶۵۳

محمد بن عبداللہ، امام ولی الدین: (ج_۲)۷۷۰

محمد بن عبداللہ باجودہ: (ج_۵)۲۷۰۳

محمد بن عبداللہ بن احمد: ۴۴۶۷

محمد بن عبداللہ بن الفضل الکلاعی: ۴۲۸۴

محمد بن عبداللہ بن المستیذ: ۴۳۰۵

محمد بن عبداللہ بن عباد الحضرمی: (ج۔۲)۵۲۳

محمد بن عبداللہ بن عمار: (ج۔۷)۴۲۸۲

محمد بن عبداللہ حمید عزی کی سنوی: (ج۔۶)۳۲۱۴

محمد بن عبداللہ (مشکوۃ شریف): (ج۔۲)۷۶۹

محمد بن عبدالملک: (ج۔۲)۵۱۸، (ج۔۳)۱۸۳۷

محمد بن عبدالوہاب نجدی: (ج۔۵)۲۸۴۶

محمد بن عبدالہادی، شیخ ابوالحسن: (ج۔۶)۳۴۱۶

محمد بن عبید (ج۔۲)۵۳۹

محمد بن عبیداللہ عطار دمشقی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۷۸

محمد بن عثمان (ج۔۲)۵۵۸

محمد بن عجمی حنفی (ج۔۶)۳۱۷۸

محمد بن علوی مالکی حسنی، سید (ج۔۳)۱۶۶۳

محمد بن علی (ج۔۲)۵۲۴

محمد بن علی احمدی باعلوی، شیخ. (ج۔۶)۳۱۹۱، ۳۱۹۳

محمد بن علی برہانی داغستانی، شیخ: (ج۔۶)۳۴۳۶

محمد بن علی صبان، شیخ: (ج۔۶)۳۲۱۱

محمد بن علی طرابلسی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۷

محمد بن عمران: (ج۔۲)۵۵۵

محمد بن عمرو، القرشی: (ج۔۷)۴۲۸۳

محمد بن عیینہ: (ج۔۷)۴۳۰۹۔۴۳۱۰

محمد بن فخرالدین: (ج۔۸)۴۵۱۱

محمد بن فضل اللہ محبی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۷۵۹

محمد بن فضل برہان پوری، شیخ: (ج۔۴)۲۳۸۹

محمد بن فضل بلخی: (ج۔۳)۱۵۶۵

محمد بن قاسم اودھی، درویش: (ج۔۸) ۴۸۴۵۔۴۸۴۷، ۴۸۵۵،

محمد بن قاسم (فاتح سندھ): (ج۔۳) ۱۳۶۳، (ج۔۴) ۲۰۴۶، ۲۰۶۲، ۲۰۸۱۔۲۰۸۲، ۲۱۶۶، (ج۔۱۰) ۵۸۲۳، ۵۹۵۰

محمد بن قطب الدین جون پوری: (ج۔۸)۴۸۴۷

محمد بن قیس: (ج۔۷)۴۴۱۲

محمد بن کثیر: (ج۔۲)۶۱۶

محمد بن کعب: (ج۔۷)۴۲۸۷، ۴۲۸۶

محمد بن مالک: (ج۔۵)۲۶۸۲

محمد بن محمد، ابومنصور: (ج۔۸)۴۶۱۶،

محمد بن محمد ازہری (المعروف امیر کبیر): (ج۔۶)۳۲۱۱

محمد بن محمد البخاری: (ج۔۷)۴۰۵۵

محمد بن محمد (المعروف کمال الدین): (ج۔۶)۳۲۳۱

محمد بن محمد بن محمد جامی: (ج۔۶)۳۵۵۸

محمد بن محمد بھنسی عقیلی مصری: (ج۔۶)۳۱۵۵

محمد بن محمد مراد مرادی: (ج۔۶)۳۱۸۳

محمد بن محمود: (ج۔۶)۳۹۶۴

محمد بن محمود حنفی، شیخ: (ج۔۸)۴۶۱۶

محمد بن موسیٰ: (ج۔۷)۴۳۰۱، ۴۳۰۵

محمد بن نوح: (ج۔۷)۴۳۰۷

محمد بن ہارون: (ج۔۲)۵۵۸

محمد بن ہارون اطیغونی: (ج۔۲)۶۰۷

محمد بن ہارون، رازی: (ج۔۷) ۴۳۰۷

محمد بن یحییٰ: (ج۔۲) ۵۲۸

محمد بن یحییٰ الحفار، ابوبکر: (ج۔۲) ۵۹۳، ۶۵۲

محمد بن یحییٰ المروزی: (ج۔۲) ۵۱۵

محمد بن یحییٰ بن حیان: (ج۔۲) ۵۷۷

محمد بن یحییٰ بن مندہ: (ج۔۲) ۵۳۲

محمد بن یحییٰ تیمی: (ج۔۹) ۵۰۴۰

محمد بن یعقوب، ابوالعباس: (ج۔۲) ۵۱۷، (ج۔۷) ۴۳۰۱

محمد بن یعقوب، امام محی الدین: (ج۔۷) ۴۳۹۳

محمد بن یوسف: (ج۔۲) ۵۷۴، (ج۔۸) ۴۸۴۹

محمد بن یوسف، امام ناصر الدین: (ج۔۲) ۷۲۹

محمد بن یوسف مراکشی مصری: (ج۔۶) ۳۲۱۶

محمد بوبکائی، مخدوم حاجی: (ج۔۶) ۳۶۹۰

محمد بہاری: (ج۔۳) ۱۳۷۴

محمد بہاء الدین بخاری نقشبند، خواجہ: (ج۔۱) ۹۷، ۲۲۳ـ ۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۱ـ ۲۴۴، ۲۴۷ـ ۲۴۸، ۲۵۰ـ ۲۵۲، ۲۶۲ـ ۲۶۴، ۲۷۶ـ ۲۷۸، ۲۹۵ـ ۲۹۶، ۳۳۰، ۳۴۹، ۳۶۱، ۳۹۵، (ج۔۲) ۷۱۶، ۱۱۲۵، ۱۱۴۲، ۱۱۸۷، (ج۔۳) ۱۴۳۰، ۱۸۶۵، (ج۔۴) ۲۱۹۴، ۲۲۴۸ـ ۲۲۵۰، ۲۲۶۱ـ ۲۲۶۲، (ج۔۵) ۲۶۶۶، ۲۴۶۹ـ ۲۴۷۰، ۲۴۷۴، ۲۴۹۷، ۲۵۰۰، ۲۵۰۷، ۲۷۲۸، ۲۸۶۸، ۳۰۲۳، ۳۰۶۷ـ ۳۰۶۸، ۳۰۸۴، ۳۰۸۸ـ ۳۰۹۰، ۳۰۹۲، (ج۔۶) ۳۱۵۴، ۳۲۶۸، ۳۲۸۷ ۳۲۹۸، ۳۳۲۷، ۳۴۱۹، ۳۴۲۲، ۳۴۴۱، ۳۴۵۰ـ ۳۴۵۱، ۳۵۶۶، ۳۶۵۳، ۳۷۶۳، ۳۷۷۶، ۳۹۱۰، ۳۹۳۴، ۳۹۸۰، (ج۔۷) ۳۹۹۲، ۴۰۳۳ـ ۴۰۳۵، ۴۰۵۳، ۴۰۵۶ـ ۴۰۵۹، ۴۰۶۳ـ ۴۰۶۸، ۴۰۷۲ـ ۴۰۷۳، ۴۰۷۸ـ ۴۰۸۹، ۴۰۹۱ـ ۴۱۰۰، ۴۱۱۴، ۴۱۴۰، ۴۱۴۲، ۴۱۴۸ـ ۴۱۴۹، ۴۱۵۶ـ ۴۱۵۷، ۴۱۶۴، ۴۲۱۴، (ج۔۸) ۴۵۰۲، ۴۷۰۸، ۴۷۱۱، ۴۸۳۲، ۴۸۴۷، ۴۸۵۱، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، (ج۔۹) ۵۰۱۳ـ ۵۰۱۴، ۵۰۸۵، ۵۲۱۸، ۵۳۵۰، ۵۴۶۸، ۵۴۹۸، (ج۔۱۰) ۵۶۱۶، ۵۷۱۰، ۵۷۳۷، ۵۷۷۷، ۵۷۸۰ـ ۵۷۸۲، ۵۷۹۰، ۵۸۴۱، ۵۹۲۱، ۵۹۵۱، ۵۹۸۹، ۶۱۰۱، ۶۱۰۴، ۶۱۴۶، ۶۱۹۹، ۶۴۰۴

محمد بہاء الدین حسینی اویسی بخاری نقشبندی، سید: (ج۔۵) ۲۸۵۹ـ ۲۸۶۰، ۲۸۶۳

محمد بہاء الدین مرادی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۸۲، ۳۱۷۴، ۳۱۸۶، ۳۱۷۸، ۳۲۶۵، ۳۲۸۰، ۳۲۸۳، ۳۲۸۸

محمد بہاء الدین نقشبند (نانا خواجہ خواوند محمود حضرت ایشاں): (ج۔۶) ۳۷۱۱، ۳۷۶۵

محمد بیک، علامہ: (ج۔۹) ۵۳۴۱

محمد بیگ اوزبکی برہانپوری، شیخ: (ج۔۱) ۹۹، (ج۔۵) ۲۶۹۹، ۲۸۰۳

محمد بیگ بدخشی، مرزا: (ج۔۴) ۲۴۵۳، (ج۔۸) ۴۵۹۷ـ ۴۵۹۸، ۴۶۰۳، ۴۶۵۰

محمد بیگ بلجر، سید: (ج۔۴) ۲۲۸۴

محمد بیگ بن عبداللہ: (ج۔۶) ۳۲۳۰

محمد بیگ ترکی ثم مکی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۷۸، ۳۰۸۰، (ج۔۶) ۳۹۶۴

محمد بیگ فریکتی، مولانا: (ج۔۴) ۲۴۲۸، ۲۴۳۷، ۲۴۵۱

محمد پاچینی، حاجی: (ج۔۱۰) ۵۸۸۹

محمد پارسا بن شیخ عبید اللہ، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۷۶۱

محمد پارسا، خواجہ: (ج۔۱) ۲۳۴_۲۳۶، ۲۳۸، (ج۔۲) ۵۵۰، ۸۳۱، ۹۵۴، ۱۰۳۲، ۱۱۹۲، ۱۲۰۲، ۱۲۴۸، ۱۲۵۶، (ج۔۳) ۱۵۲۰، ۱۵۶۴، ۱۶۵۲، (ج۔۵) ۳۰۶۲_۳۰۶۳، ۳۰۶۵_۳۰۶۸، (ج۔۶) ۳۱۵۵، ۳۲۹۸، ۳۴۴۳، ۳۹۶۴، (ج۔۷) ۴۰۳۴، ۴۰۵۵، ۴۰۹۵، ۴۰۹۶، (ج۔۸) ۴۷۰۸، ۴۷۳۵، ۴۸۵۴، (ج۔۹) ۵۲۶۰، ۵۲۷۱، ۵۴۳۲، (ج۔۱۰) ۵۷۳۷، ۵۷۵۵، ۵۷۶۱، ۵۷۸۲، ۵۸۷۹، ۵۸۹۲، ۶۱۰۲، ۶۱۴۰، ۶۱۴۶، ۶۱۴۸، ۶۲۷۷

محمد پاشا (غازی)، شیخ (ج۔۶) ۳۲۵۷

محمد پناہ نو نانی (ج۔۱۰) ۶۰۶۹

محمد پناہ جیو رقم، خلیفہ (ج۔۶) ۳۵۶۱

محمد پناہ سیمر، خلیفہ (رتو ذیرو) (ج۔۶) ۳۵۷۰

محمد تاجی، شیخ (ج۔۶) ۳۱۶۱

محمد تاودی بن غالب بن سودہ فاسی، شیخ (ج۔۶) ۳۲۱۱

محمد تراب (ج۔۳) ۱۸۵۲

محمد تعظیم، ڈاکٹر (بھارتی مقالہ نگار): (ج۔۹) ۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۸۲۱

محمد تغلق: (ج۔۴) ۲۰۵۰، ۲۰۶۴، ۲۰۸۰

محمد تقی، خواجہ: (ج۔۳) ۱۸۰۹، (ج۔۴) ۲۰۲۳، (ج۔۵) ۳۰۹۷، (ج۔۹) ۵۳۰۲، ۵۵۲۵

محمد تقی عثمانی: (ج۔۶) ۳۹۶۴

محمد ٹھٹھوی، شیخ ابوالمساکین: (ج۔۶) ۳۴۳۹، ۳۶۸۷، ۳۶۹۸_۳۶۹۹

محمد جان، آقا: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۴۲۳

محمد جان قندھاری، مولوی: (ج۔۱۰) ۵۸۴۸

محمد جالندھری نقشبندی مجددی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۹۸

محمد جان العمری: (ج۔۸) ۴۴۸۸، ۴۴۹۴،

محمد جان، پیر آغا (ج۔۶) ۳۶۹۶

محمد جان، حاجی (عرف باباجی): (ج۔۶) ۳۸۸۲

محمد جان سربندی: (ج۔۷) ۴۴۷۸

محمد جان قندھاری، ملا: (ج۔۶) ۳۷۲۴

محمد جان، مولانا شیخ: (ج۔۵) ۲۷۶۴

محمد جان، ملا (درباری): (ج۔۴) ۲۳۳۳

محمد جان نعیمی، مفتی (ج۔۱) ۶۴، (ج۔۶) ۳۶۴۴، ۳۶۶۹، ۳۶۷۱_۳۶۷۲، (ج۔۷) ۳۹۹۳، ۴۲۲۵، (ج۔۱۰) ۵۵۹۲، ۵۶۲۱، ۵۶۳۱

محمد جاوید اکبر قادری: (ج۔۱۰) ۶۴۴۴

محمد جاوی، شیخ بن عمر: (ج۔۶) ۳۹۶۴

محمد (جد ابومحمد حسین بغوی شافعی): (ج۔۵) ۲۸۵۲

محمد (جد امجد جامع العتیق): (ج۔۶) ۲۸۴۷_۲۸۴۸

محمد جدید، شیخ بغدادی: (ج۔۶) ۳۹۱۷

محمد جعفر بوبکائی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۶۰۵

محمد جعفر شملو (تاریخ منازل الفتوح): (ج۔۱۰) ۵۹۲۵

محمد جعفر صادق: (ج۔۸) ۴۸۴۷،

محمد جلال الدین: (ج۔۴) ۲۲۳، (ج۔۵) ۲۵۷۵، (ج۔۸) ۴۸۴۵، ۴۸۵۱_۴۸۵۲،

محمد جلال الدین (تاجر کتب کشمیری بازار): (ج۔۶) ۳۷۴۸

محمد جمال تلوی، مولانا: (ج۔۹) ۵۰۵۸

محمد جمال کابلی نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۸۲۸۔۳۸۲۹، ۳۸۳۷، ۳۸۳۹

محمد جمیل بدخشی حارثی کشمیری بن ابوتراب: (ج۔۵) ۲۸۵۷، (ج۔۶) ۳۹۵۸، ۳۹۶۴

محمد جمیل سعیدی، راؤ: (ج۔۱۰) ۱۴۴۳

محمد جمیل نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۶۴

محمد جواد: (ج۔۸) ۴۹۷۹،

محمد جونپوری، سید: (ج۔۸) ۴۷۳۷، (ج۔۹) ۵۴۱۱، ۵۴۳۴

محمد جی: (ج۔۶) ۳۷۸۹

محمد جیا سندھی، شیخ (المعروف شیخ محمد رسیوتہ): (ج۔۱۰) ۵۹۳۵

محمد چالاک غازی، اخوند ملا (ملا کابل گرام): (ج۔۱۰) ۵۸۸۹

محمد چتری، شیخ: (ج۔۲) ۶۹۷، ۱۰۰۹، (ج۔۵) ۳۰۰۰، (ج۔۸) ۴۵۴۷

محمد چنن شاہ نوری، خواجہ سید: (ج۔۱۰) ۶۰۱۰، ۶۰۱۵

محمد، حافظ ابوجعفر بن علی: (ج۔۵) ۲۸۴۷

محمد حافظ، مولانا: (ج۔۳) ۱۷۶۲

محمد حبیب اللہ، خواجہ (خلیفہ خواجہ نامدار شاہ ہادی): (ج۔۱۰) ۵۹۹۷، ۵۹۹۹

محمد حبیب اللہ شاہ، سید: (ج۔۷) ۴۴۷۶، (ج۔۱۰) ۶۰۰۰۔۶۰۰۱

محمد حبیب اللہ قدس سرہ، سید: (ج۔۲) ۱۰۹۲

محمد حبیب اللہ نقشبندی توکلی، مولانا سید: (ج۔۱۰) ۵۹۶۹، ۵۹۷۲۔۵۹۷۷، ۵۹۷۹، ۵۹۸۱۔۵۹۸۲

محمد حبیب، پروفیسر (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ): (ج۔۵) ۲۶۵۲، (ج۔۹) ۵۰۶۲، ۵۳۷۴۔۵۳۷۷، ۵۳۸۰

محمد حبیب ہیلہ، پروفیسر، ڈاکٹر (مکہ المکرمہ): (ج۔۶) ۳۱۹۰

محمد حرمی، شیخ: (ج۔۳) ۱۳۷۴، (ج۔۴) ۲۳۹۴

محمد حسن: (ج۔۵) ۲۸۰۵، (ج۔۹) ۵۳۶۰

محمد حسن اللہ پاٹائی، حاجی: (ج۔۶) ۳۵۳۱، ۳۵۳۷

محمد حسن (برادر پروفیسر محمد حسین آسی): (ج۔۱۰) ۶۰۸۰

محمد حسن (برادر مخدوم عبدالواحد سیوستانی): (ج۔۶) ۳۵۱۳، ۳۵۲۴

محمد حسن برشوری: (ج۔۶) ۳۷۲۴

محمد حسن ٹھٹوی، مولانا مفتی: (ج۔۶) ۳۵۴۰

محمد حسن جان سرہندی، خواجہ: (ج۔۵) ۲۸۱۵، ۲۸۱۷۔۲۸۱۸، (ج۔۶) ۳۳۲۳، ۳۳۲۷، ۳۴۳۷، ۳۴۳۸، ۳۴۴۳، ۳۴۴۴، ۳۴۴۹، ۳۵۰۳، ۳۵۱۰، ۳۵۲۴۔۳۵۲۵، ۳۵۳۹۔۳۵۴۰، ۳۵۹۷، ۳۶۱۱۔۳۶۱۲، ۳۶۱۴، ۳۶۲۴، ۳۶۶۰، ۳۶۶۴، ۳۶۶۶، ۳۷۰۷، (ج۔۹) ۵۵۷۱، (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۲۸۸، ۶۳۵۱

محمد حسن جان فاروقی، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۶۹

محمد حسن جان، قاضی: (ج۔۶) ۳۴۲۳

محمد حسن جان، آقا: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۴۲۳

محمد حسن، جسٹس: (ج۔۵) ۲۸۶۱

محمد حسن، حاجی (لاڑکانہ): (ج۔۶) ۳۶۹۶

محمد حسن، حافظ: (ج۔۸) ۴۵۹۸، (ج۔۹) ۵۳۵۹

محمد حسن، حافظ: (ج۔۴) ۲۲۹۰، ۲۳۱۲

محمد حسن رہتاسی: (ج۔۶) ۳۸۱۶

محمد حسن، سائیں (زلفاں والے): (ج۔۶) ۳۸۰۴، ۳۸۰۶

محمد حسن شاہ: (ج۔۷) ۴۰۶۰، ۴۰۶۲

محمد حسن شاہ مدنی، خواجہ (بدین): (ج۔۶) ۳۶۸۹

محمد حسن م ب (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴) ۲۴۷۱

محمد حسن، قاضی (ساکن موضع کالس ضلع جہلم) (ج۔۵) ۲۷۲۵

محمد حسن کردی، نجم الدین (ج۔۵) ۲۸۶۳

محمد حسن (مصنف) (ج۔۶) ۳۸۴۷

محمد حسن، مولانا (ج۔۴) ۲۴۱۹، ۲۴۳۲

محمد حسن، مولانا (فرزند فقیر محمد رضا نوحانی زکوزوی المعروف لالہ جی) (ج۔۱۰) ۵۸۸۳۔ ۵۸۸۴

محمد حسن، مولوی (ج۔۹) ۵۱۵۴، (ج۔۱۰) ۵۹۳۹

محمد حسن نقشبندی مجددی کیت پوری، مولانا (ج۔۱۰) ۵۹۰۸، ۶۰۳۶، ۶۳۷۸، ۶۴۰۶

محمد حسن نوحانی، مولانا (ج۔۷) ۴۰۰۱

محمد حسن یسین زئی، میاں (ج۔۶) ۳۷۱۱، ۳۷۱۵

محمد حسنی مستونگی (ج۔۱۰) ۵۹۵۶

محمد حسین (ج۔۹) ۵۵۳۷

محمد حسین آزاد، مولوی (ج۔۳) ۱۷۲۳، (ج۔۹) ۵۱۵۵، (ج۔۱۰) ۵۶۵۰

محمد حسین آسی نقشبندی، پروفیسر (ج۔۱) ۲۳، ۲۹، ۴۴، (ج۔۲) ۴۹۰، ۱۱۵۲، (ج۔۳) ۱۸۸۷، (ج۔۴) ۲۲۶۷، (ج۔۶) ۳۹۶۵، (ج۔۹) ۵۵۸۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۲، ۵۵۹۴، ۵۶۰۷، ۵۶۰۹، ۶۰۷۹۔ ۶۰۸۰، ۶۰۸۴۔ ۶۰۸۹، ۶۰۹۲، ۶۰۹۴۔ ۶۰۹۵، ۶۰۹۷۔ ۶۰۹۸، ۶۳۲۵، ۶۴۳۳، ۶۴۳۵، ۶۴۴۴، ۶۴۹۴

محمد حسین، آقا: (ج۔۶) ۳۵۱۲

محمد حسین اصفہانی، مفتی: (ج۔۶) ۳۴۰۷

محمد حسین الہ آبادی، شاہ: (ج۔۹) ۵۲۰۵

محمد حسین انصاری سندھی، شیخ: (ج۔۵) ۲۸۸۴، (ج۔۶) ۳۵۰۰

محمد حسین بخاری، مولوی (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری) (ج۔۱۰) ۵۸۸۲

محمد حسین بن قادر بخش، مولوی (ج۔۸) ۴۵۷۶

محمد حسین پسروری نقشبندی، مولوی: (ج۔۵) ۲۷۲۷۔ ۲۷۲۸، ۳۱۱۹، (ج۔۶) ۳۱۳۱، ۳۸۰۱۔ ۳۸۰۲، (ج۔۷) ۴۰۱۰، (ج۔۸) ۴۵۰۱، (ج۔۱۰) ۵۶۱۶، ۵۸۱۰

محمد حسین پشاوری، خواجہ (سجادہ نشین خواجہ محمد صدیق پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۶۴

محمد حسین، پیر سید (مرشد پیر محمد بڈھا): (ج۔۶) ۳۷۸۸

محمد حسین تبسمی، ڈاکٹر (ج۔۱۰) ۶۴۹۰

محمد حسین ٹھٹوی، مفتی (صوفی ٹھٹہ): (ج۔۶) ۳۶۹۶

محمد حسین جان سرہندی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۴۲۳، ۳۴۲۵، ۳۴۶۲، ۳۴۴۷، ۳۴۴۹، ۳۴۸۷۔ ۳۴۸۸، ۳۵۰۳، ۳۵۹۹، ۳۶۱۵۔ ۳۶۱۹، (ج۔۸) ۴۸۶۹، (ج۔۹) ۵۵۷۱

محمد حسین جھلمی (مؤلف سوانح عمری امام ربانی): (ج۔۱۰) ۶۲۸۹

محمد حسین چوہدری: (ج۔۵) ۳۰۲۲

محمد حسین (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴) ۲۴۷۱

محمد حسین دوسری بصری، مولانا: (ج۔۶) ۳۹۱۷
محمد حسین سیوستانی: (ج۔۶) ۳۵۲۰
محمد حسین شاہ، خواجہ سید (المعروف ٹانگے والے پیر): (ج۔۱۰) ۶۰۰۴، ۶۰۰۹
محمد حسین شاہ، سید علی پوری: (ج۔۶) ۳۷۸۱
محمد حسین، شیخ (عم شیخ محمد عابد سندھی): (ج۔۶) ۳۶۲۰
محمد حسین طیبی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۹
محمد حسین قادری، مفتی: (ج۔۵) ۲۹۱۳
محمد حسین قریشی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۸
محمد حسین کاپڑیا: (ج۔۱۰) ۶۳۶۰
محمد حسین کھاوڑ، رئیس: (ج۔۶) ۳۵۲۰
محمد حسین مرادآبادی: (ج۔۵) ۲۵۷۴
محمد حسین مکی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۹۳۹
محمد حسین، مولانا: (ج۔۶) ۳۴۲۱، ۳۴۲۴
محمد حسین، مولانا (فرزند فقیر محمد رضا نوحانی زکوڑوی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۳
محمد حسین مولوی ابن قادر بخش مولوی: (ج۔۵) ۲۰۴۶، ۲۷۲۴
محمد حسین مہیسر، خلیفہ: (ج۔۶) ۳۴۳۲، ۳۵۷۰
محمد حسین نعیمی، مفتی: (ج۔۵) ۲۹۱۳
محمد حسین نقشبندی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۴۴
محمد حسینی مکی، سید: (ج۔۹) ۵۳۴۱
محمد حفظی آفندی، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۶۵
محمد حفیظ البرکات شاہ، الحاج: (ج۔۵) ۲۷۲۷
محمد حفیظ الرحمٰن، قاری: (ج۔۶) ۳۳۸۲، ۳۳۹۲
محمد حفیظ، راجہ (جداعلیٰ راجہ نور محمد نظامی): (ج۔۱۰) ۶۴۹۰
محمد حفیظ ملک، ڈاکٹر: (ج۔۴) ۲۲۱۵
محمد حفیظ نقشبندی مجددی، ابوالارشد: (ج۔۵) ۲۷۹۷
محمد حفیظ نقشبندی: (ج۔۱۰) ۶۴۹۲
محمد حکیم، مرزا: (ج۔۱) ۲۹۳۔۲۹۴، (ج۔۴) ۱۹۸۱، (ج۔۱۰) ۵۶۴۳
محمد حلیم: (ج۔۶) ۳۹۶۵، (ج۔۹) ۵۰۲۸
محمد حماد مسعودی، حافظ: (ج۔۶) ۳۳۹۳
محمد حمید الدین حیدر شاہ گنوری: (ج۔۶) ۳۳۶۹
محمد حمید الدین، مولانا: (ج۔۶) ۳۳۶۹
محمد حمید اللہ، ڈاکٹر: (ج۔۲) ۷۲۷، (ج۔۶) ۳۹۶۵
محمد حمید فضلی، قاضی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۴
محمد حنیف: (ج۔۸) ۴۹۷۹،
محمد حنیف خاں رضوی، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۸۴، ۲۹۰۵، ۲۹۱۳، (ج۔۶) ۳۶۴۲
محمد حنیف، خواجہ: (ج۔۶) ۳۴۳۹، ۳۶۱۳، ۳۶۲۶
محمد حنیف، ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۵۸۸۶
محمد حنیف رائے: (ج۔۹) ۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۷۷۷
محمد حیات ڈیروی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۸۲، ۵۹۰۲
محمد حیات سندھی: (ج۔۲) ۷۳۲، (ج۔۵) ۲۶۷۹، (ج۔۶) ۳۱۸۲، ۳۲۰۶، ۳۴۱۶، ۳۹۶۵
محمد خالد رضا، ڈاکٹر: (ج۔۸) ۴۸۴۴

محمد خالد کردی شامی نقشبندی، مولانا: (ج۔۱)۳۵، ۹۱، ۹۱۔۹۲، ۹۶، ۲۶۴، (ج۔۳) ۱۸۸۸، (ج۔۴) ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۷، ۲۵۰۴۔۲۵۱۰، (ج۔۵)۲۵۵۳، ۲۶۸۸، ۲۷۶۲، ۳۱۲۰، (ج۔۶)۳۱۳۲، ۳۱۴۲، ۳۱۴۸، ۳۲۶۴۔۳۲۶۵، ۳۲۷۵۔۳۲۷۹، ۳۲۸۱۔۳۲۸۲، ۳۲۸۶۔۳۲۸۷، ۳۲۸۹، ۳۳۵۸، ۳۹۱۷، ۳۹۳۷، ۳۹۷۸، (ج۔۷) ۴۰۰۹، (ج۔۸) ۴۸۶۸، ۴۹۸۷۔۴۹۸۸، (ج۔۹) ۵۰۱۳، ۵۰۶۷، ۵۴۷۰، ۵۵۱۰

محمد خالد مجددی (ج۔۷)۳۹۹۲، ۴۰۱۴

محمد خان بلوچ، (والی مکران) (ج۔۶)۳۴۳۵، ۳۵۵۶

محمد خان (جرنیل) (ج۔۶)۳۵۴۸

محمد خان جونیجو (ج۔۶)۳۶۳۱

محمد خان درانی، سلطان (ج۔۶)۳۸۶۹

محمد خان عالم نقشبندی مجددی، خواجہ (ج۔۶)۳۷۷۴، (ج۔۱۰)۶۰۰۱

محمد خان قادری، مفتی (ج۔۱۰)۶۴۳۰

محمد خان لودھی، شاہ (ج۔۱۰)۵۹۳۵

محمد خان، مولانا (شاگرد مولانا غلام محمد قریشی): (ج۔۶) ۳۸۷۰

محمد خان مہمند: (ج۔۱۰)۵۸۷۶

محمد خان، نواب: (ج۔۹)۵۰۵۹۔۵۰۶۰

محمد خاندانی، آغا: (ج۔۶)۳۳۴۹

محمد خانی، میر: (ج۔۴)۲۲۸۴، (ج۔۵)۲۶۸۳

محمد خاوند، شیخ: (ج۔۶)۳۲۲۶

محمد خرکوشی: (ج۔۷)۴۰۹۵

محمد خلیل بدخشانی: (ج۔۶)۳۴۳۶

محمد خلیل بن علی بن محمد بہاؤ الدین بخاری: (ج۔۶)۳۱۸۸، ۳۲۳۳

محمد خلیل خان برکاتی، مفتی علامہ: (ج۔۱۰)۶۰۷۳

محمد خلیل خان فیضی، مولانا: (ج۔۷)۴۳۲۳

محمد خلیل مرادی نقشبندی مجددی، سید: (ج۔۵)۲۶۶۷، ۲۶۸۱، ۲۷۰۱، (ج۔۶)۳۱۸۸، ۳۱۹۰، ۳۲۳۱، ۳۲۳۴، ۳۲۳۶، ۳۲۴۱، ۳۲۰۹، ۳۹۶۵، (ج۔۱۰) ۵۷۵۹، ۶۳۷۸، ۶۴۰۲

محمد خلیل، مولوی (مرید خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۴۶

محمد خواص خان اعوان: (ج۔۱۰)۵۸۸۵، ۵۸۹۵

محمد داغستانی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۶، ۳۲۲۸

محمد دانیال احمد: (ج۔۳)۱۸۷۴

محمد داؤد اقبال، شیخ: (ج۔۶)۳۳۰۳

محمد داؤد امرتسری: (ج۔۹)۵۰۲۸

محمد داؤد بجھیو، مفتی: (ج۔۶)۳۶۹۶

محمد داؤد پسروری، ابوالبیان: (ج۔۴) ۲۴۵۴، ۲۴۵۶، (ج۔۸)۴۹۳۸، (ج۔۱۰)۵۹۲۶

محمد داؤد رضوی، صاحبزادہ: (ج۔۱۰)۶۰۹۴

محمد داؤد سہروردی، ابوالبیان: (ج۔۳)۱۷۲۳

محمد درآئی، خواجہ: (ج۔۷)۴۰۹۱

محمد دراب خان غزنوی نقشبندی، پیر ثانی: (ج۔۶) ۳۸۰۷۔۳۸۰۸، ۳۸۱۳

محمد درویش لاہوری: (ج۔۱۰)۵۸۸۷

محمد درویش، مولانا: (ج_۴) ۲۲۵۲

محمد دکدکجی، شیخ: (ج_۶) ۳۱۷۰

محمد دلربا نقشبندی مجددی، صاحبزادہ: (ج_۱۰) ۶۰۳۱

محمد دمشقی، شیخ سید ابو نصر: (ج_۶) ۳۶۰۳

محمد دمشقی، شیخ (فرزند شیخ مراد شامی): (ج_۱۰) ۵۷۵۹

محمد دہلوی، ابو الحسنات سید مولانا: (ج_۶) ۳۹۶۵

محمد دیدار علی شاہ الوری: (ج_۵) ۲۹۰۴، (ج_۶) ۳۷۸۳، (ج_۸) ۴۸۶۹

محمد دیری، شیخ: (ج_۶) ۳۱۸۲

محمد دین، رنگساز: (ج_۱۰) ۶۰۰۵

محمد دین فوق (تاریخ اقوام پونچھ): (ج_۱۰) ۵۸۹۲

محمد دین کلیم قادری: (ج_۸) ۴۸۶۴، (ج_۹) ۵۵۸۷

محمد دین کلیم، میاں (مورخ): (ج_۱۰) ۵۸۰۶، ۵۸۰۹

محمد ذاکر اللہ نقشبندی افغانی، علامہ: (ج_۷) ۳۹۹۴، ۴۴۵۳

محمد ذاکر اللہ نقشبندی، مفتی علامہ: (ج_۱) ۱۳، ۲۰

محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی، پروفیسر ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۱۹۰

محمد ذکی رازدان، خواجہ: (ج_۶) ۳۶۲۶

محمد ذوقی، شاہ: (ج_۷) ۴۱۶۳

محمد ذہبی، شمس الدین: (ج_۵) ۲۸۵۶_۲۸۵۷، (ج_۶) ۳۹۴۳

محمد راشد شاہ، سید روضے دھنی: (ج_۶) ۳۴۳۱_۳۴۳۳، ۳۴۳۵، ۳۴۴۲، ۳۴۴۹، ۳۵۵۸، ۳۵۶۲، ۳۵۶۴، ۳۵۶۶_۳۵۷۲، ۳۷۰۵

محمد رانجھا نقشبندی، حافظ: (ج_۷) ۴۱۰۰، (ج_۹) ۵۵۸۴، (ج_۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۸۳_۵۹۹۲، ۵۹۹۴

محمد رحمت اللہ کیرانوی، مولانا: (ج_۵) ۲۶۸۷

محمد رحمٰن، مولوی: (ج_۵) ۲۸۹۶

محمد رحمۃ اللہ، شیخ: (ج_۴) ۲۵۰۸، (ج_۶) ۳۱۹۴، ۳۲۷۸، ۳۴۵۰

محمد رحیم ٹھٹوی، میاں: (ج_۶) ۳۶۵۹

محمد رحیم لغاری (صوفی خیر پور): (ج_۶) ۳۶۹۵

محمد رسا مجددی، شیخ: (ج_۱۰) ۵۸۷۹، ۵۸۸۱

محمد رسا، شاہ: (ج_۶) ۳۸۷۳

محمد رشید رضا مصری: (ج_۱۰) ۵۷۷۹

محمد رضا: (ج_۹) ۵۳۲۲

محمد رضا القہوجی، الدکتور: (ج_۱۰) ۶۳۷۸، ۶۳۸۲

محمد رضا خان، پروفیسر: (ج_۳) ۱۸۸۵، (ج_۴) ۱۹۱۷

محمد رضا علی خان نقشبندی، علامہ: (ج_۵) ۲۸۷۸، ۲۸۸۰، ۲۸۹۸، ۲۹۰۰، ۲۹۰۸، ۲۹۱۰

محمد رضا نوحانی زکوڑوی، فقیر: (ج_۱۰) ۵۸۸۳

محمد رضاء الدین صدیقی: (ج_۱۰) ۶۴۳۵

محمد رضوان یٰسین، حافظ: (ج_۱۰) ۶۴۳۲

محمد رضی مجددی، شیخ: (ج_۱۰) ۵۸۷۹، ۵۸۹۳

محمد رفاقت، حاجی (ماہنامہ فیض): (ج_۱۰) ۶۴۳۴

محمد رفیع ٹھٹوی، شاعر: (ج_۶) ۳۶۵۸

محمد رفیق احمد رزاقی: (ج_۶) ۳۷۹۹

محمد رفیق افضل: (خ_۶) ۳۹۶۵

محمد رفیق، پروفیسر قاری: (ج۔۱۰) ۵۵۹۲، ۶۴۹۴

محمد رفیق مجاہد نقشبندی، مولانا: (ج.۵) ۳۱۱۹، (ج۔۶) ۳۱۳۱، ۳۹۲۳، ۳۹۲۷۔۳۹۲۸

محمد رفیق مسعودی، پروفیسر قاری: (ج۔۷) ۳۹۹۳، ۴۲۶۱

محمد رفیق نقشبندی، پروفیسر ڈاکٹر قاری: (ج۔۱۰) ۵۶۲۲

محمد رکن الدین الوری، شاہ. (ج۔۱۰)، ۶۴۳۱

محمد رکن الدین الوری، شاہ: (ج۔۱) ۶۲، (ج۔۶) ۳۳۱۴، ۳۳۲۸، ۳۳۷۰، ۳۳۷۲۔۳۳۷۳، ۳۵۴۳، ۳۵۶۵، ۳۵۷۴، ۳۶۱۳۔۳۶۱۴، ۳۶۲۳، ۳۶۲۵۔۳۶۲۶، ۳۶۲۸، ۳۶۳۸، ۳۶۴۶، ۳۶۴۸، ۳۶۷۲۔۳۶۷۵، ۳۶۷۷۔۳۶۸۰، ۳۶۸۲، ۳۷۵۶، ۳۹۳۰، (ج۔۹) ۴۹۹۷

محمد رمضان فیضی (ج۔۱۰) ۶۴۴۳

محمد رمضان (والد مفتی محمد عبداللہ نعیمی): (ج۔۶) ۳۶۶۷

محمد روح اللہ قادری، حکیم. (ج۔۵) ۲۶۰۵

محمد رؤف احمد: (ج۔۳) ۱۲۹۷

محمد رؤف احمد، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۳۵۰

محمد ریاض صالح، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۷۰۰۔۲۷۰۱، (ج۔۶) ۳۹۶۵

محمد زاہد انگی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۸۹۰، ۵۹۳۲، ۵۹۴۶

محمد زاہد خان موہڑوی، پیر: (ج۔۶) ۳۸۱۰

محمد زاہد، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۵۱۔۲۲۵۲، ۲۲۶۳، (ج۔۶) ۳۵۶۶، ۳۹۸۱

محمد زاہد، درویش: (ج۔۷) ۴۰۹۰

محمد زاہد کونکو، جناب: (ج۔۶) ۳۲۷۲

محمد زاہد، مولانا: (ج۔۸) ۴۸۴۷

محمد زاہد وخشی، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۵۸، ۴۸۶۶

محمد زبیر: (ج۔۴) ۲۱۹۸

محمد زبیر ابوالخیر، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۲۳، ۳۴، (ج۔۲) ۱۱۱۳، ۱۲۱۵، (ج۔۵) ۳۱۱۹، (ج۔۶) ۳۱۳۱، ۳۳۳۹، ۳۳۷۱، ۳۳۹۶، ۳۴۴۹۔۳۴۵۰، ۳۴۶۳، (ج۔۶) ۳۶۲۷، ۳۶۸۲، ۳۸۲۷، ۳۹۰۶، ۳۹۳۰، (ج۔۷) ۳۹۹۳، ۴۱۶۷، (ج۔۸) ۴۹۰۶، (ج۔۹) ۵۵۷۷۔۵۵۷۸، (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۳۸، ۶۳۷۸، ۶۴۰۷، ۶۴۰۸، ۶۴۳۸

محمد زبیر، خواجہ: (ج۔۲) ۱۱۴۸۔۱۱۴۹، (ج۔۴) ۲۱۸۵۔۲۱۸۷، ۲۵۲۱، (ج۔۵) ۲۶۶۸۔۲۶۶۹، (ج۔۶) ۳۶۹۷، (ج۔۸) ۴۶۱۳

محمد زبیر سرہندی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۳۴۔۵۹۳۵، ۶۱۰۸

محمد زبیر، شاہ نقشبند ثانی (مرید خواجہ محمد معصوم سرہندی): (ج۔۶) ۳۹۰۹

محمد زبیر، شیخ: (ج۔۹) ۵۵۵۴۔۵۵۵۵

محمد زبیر فاروقی، خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۶۸

محمد زبیر (فرزند حافظ محمد ہاشم جان سرہندی): (ج۔۶) ۳۶۶۶

محمد زبیر مجددی نقشبندی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۷۵۹

محمد زبیر نقشبندی (مرشد خواجہ ضیااللہ نقشبندی): (ج۔۶) ۳۳۶۱

محمد زبیر مجددی، صاحبزادہ: (ج۔۱) ۱۰۲

محمد زروار خان، حاجی: (ج۔۶) ۳۲۳۹

محمد زمان ثانی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۴۳۹۔۳۴۴۰، ۳۶۸۸۔

۳۶۸۹

محمد زمان، حاجی (خادم دربار عالیہ راولپنڈی): (ج_۱۰) ۵۹۴۷

محمد زمان خان، نواب: (ج_۱۰) ۶۱۲۱

محمد زمان، خواجہ (لواری شریف). (ج_۶) ۳۴۶۰، ۳۴۲۷، ۳۴۳۷، ۳۴۴۱، ۳۴۴۹، ۳۴۵۸_۳۴۵۹، ۳۴۷۶_۳۴۷۷، ۳۴۷۹، ۳۴۸۱، ۳۵۰۳_۳۵۰۶، ۳۵۷۴_۳۵۸۰، ۳۵۸۲_۳۵۸۳، ۳۵۸۷_۳۵۸۸، ۳۶۲۲_۳۶۲۳، ۳۶۲۶

محمد زمان رو، قاضی (استاد حافظ محمد عبدالکریم): (ج_۶) ۳۷۸۲

محمد زمان، قاضی (حافظ عبدالکریم): (ج_۱۰) ۵۹۳۹

محمد زمان، میر (شاعر): (ج_۱۰) ۵۹۴۵

محمد ساقی مستعد خاں: (ج_۳) ۱۰۲۲، (ج_۵) ۲۸۰۰، ۲۸۱۶، (ج_۶) ۳۳۹۴

محمد سالم بن احمد، سلفی،: (ج_۷) ۴۲۸۴

محمد سالم، شاہ (خلیفہ حضرت مظہر): (ج_۴) ۲۴۷۱

محمد سبحانی، ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۵۹۶

محمد سجاد: (ج_۱۰) ۶۴۹۴

محمد سدید زوزنی، ابوالمفاخر: (ج_۵) ۲۸۴۸

محمد سرفراز نعیمی، ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۶۴۴۰

محمد سراج الدین دامانی نقشبندی، خواجہ: (ج_۱۰) ۵۸۹۸، ۵۹۰۴، ۵۹۴۱، ۵۹۴۳، ۶۰۴۳_۶۰۴۴، ۶۰۶۹

محمد سراج الدین دامانی، مولانا: (ج_۶) ۳۹۲۰_۳۹۲۱

محمد سردار احمد لائلپوری، علامہ: (ج_۵) ۲۹۰۴

محمد سرفراز خان صفدر: (ج_۲) ۷۲۸

محمد سرفراز خان، کلہوڑا: (ج_۶) ۳۴۳۵، ۳۵۵۶_۳۵۵۷، ۳۵۶۰، ۳۵۸۸_۳۵۸۹

محمد سرور جامعی: (ج_۷) ۴۰۶۲

محمد سرور خان، ایڈووکیٹ: (ج_۶) ۳۶۳۰

محمد سرور سلطان، خواجہ پیر: (ج_۶) ۳۷۸۶

محمد سرہندی، خواجہ (فرزند خواجہ محمد معصوم سرہندی): (ج_۶) ۳۵۳۱

محمد سعد سراجی دوست محمدی، پروفیسر (المعروف مرشد بابا): (ج_۱۰) ۶۱۰۸

محمد سعد، پروفیسر (مرشد بابا): (ج_۶) ۳۹۲۲

محمد سعید: (ج_۱) ۳۰۸، ۳۶۰، (ج_۶) ۳۴۴۸، (ج_۹) ۵۰۲۵، ۵۳۴۰، ۵۳۶۵

محمد سعید احمد مجددی (ناشر): (ج_۱۰) ۶۴۳۱

محمد سعید احمد مجددی، ابوالبیان علامہ: (ج_۱۰) ۵۵۹۴_۵۹۹۶، ۶۱۶۳، ۶۲۲۸، ۶۴۳۱

محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: (ج_۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۳۶

محمد سعید، المعروف مسعود شاہ، فرزند شیخ شہباز مومند ہی): (ج_۱۰) ۵۸۷۰

محمد سعید آلومہاروی، خلیفہ: (ج_۱۰) ۵۹۹۹

محمد سعید، حافظ: (ج_۱۰) ۶۴۹۴

محمد سعید، حکیم: (ج_۱۰) ۶۱۳۲

محمد سعید، خواجہ: (ج_۱) ۷۵، ۸۱، ۸۵، ۴۱۳، ۴۲۶، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱، (ج_۲) ۵۰۷، ۷۶۷_۷۶۸، ۸۲۹، ۱۲۰۵، (ج_۳) ۱۳۷۲، ۱۴۰۴_۱۴۰۶، ۱۴۵۱_۱۴۵۲، ۱۶۰۰، ۱۶۱۱،

۱۸۰۹، (ج۔۳) ۱۹۸۵، ۲۱۶۵، ۲۱۷۵، ۲۱۸۰، ۲۱۹۶، ۲۲۰۹، ۲۲۲۸، ۲۲۳۰_۲۲۳۷، ۲۲۷۶، ۲۲۸۵، ۲۲۸۹، ۲۳۶۱_۲۳۶۲، ۲۳۹۳، (ج۔۵) ۲۶۰۹، ۲۶۶۰_۲۶۶۲، ۲۷۳۹، ۲۷۵۶، ۲۷۸۳، ۲۷۹۸_۲۷۹۹، ۲۸۰۱، ۲۸۰۴_۲۸۰۶، ۲۸۷۵، ۳۰۵۷، ۳۰۶۱، ۳۰۶۴، ۳۱۱۲، ۳۱۱۶، (ج۔۶) ۳۳۳۹، ۳۷۰۵، (ج۔۸) ۴۵۴۲، ۴۵۷۰، ۴۶۰۳، ۴۶۰۹_۴۶۱۵، ۴۷۶۳، ۴۹۰۸_۴۹۰۹، ۴۹۷۸، ۴۹۸۱، (ج۔۹) ۵۰۶۱، ۵۰۶۷، ۵۱۹۹، ۵۲۴۷، ۵۲۵۴، ۵۲۵۸، ۵۴۷۰، ۵۴۸۴، ۵۴۸۸، ۵۴۹۳، ۵۴۹۵، ۵۵۱۰، ۵۵۲۳، ۵۵۲۵، ۵۵۲۶، ۵۵۲۸_۵۵۲۹، ۵۵۵۷، (ج۔۱۰) ۵۶۷۲_۵۶۷۳، ۵۶۷۹، ۵۶۸۵، ۵۷۳۳، ۵۷۵۵، ۵۷۵۸، ۵۷۶۷، ۵۷۷۱_۵۷۷۲، ۶۱۶۲، ۶۱۶۹، ۶۲۶۱، ۶۲۶۴، ۶۲۷۱، ۶۳۵۶، ۶۳۷۳

محمد سعید (سجادہ نشین حاجی میاں محمد الدین) (ج۔۶) ۳۷۸۵

محمد سعید، سید پروفیسر (ج۔۱۰) ۶۳۰۶

محمد سعید، شیخ (خلیفہ شیخ آدم بنوری): (ج۔۱) ۳۵۲، (ج۔۵) ۲۷۸۴، (ج۔۶) ۳۷۰۳

محمد سعید، شیخ (ج۔۹) ۵۳۶۷، ۵۵۳۵_۵۵۳۶، ۵۵۵۹

محمد سعید عامودی (ج۔۵) ۲۷۰۳، (ج۔۶) ۳۹۵۵

محمد سعید قریشی، قاضی: (ج۔۱۰) ۵۹۴۵

محمد سعید قریشی، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۵

محمد سعید لاہوری، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۲۰، (ج۔۶) ۳۴۳۵، ۳۵۵۵

محمد سعید، مخدوم (استاد مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی): (ج۔۶) ۳۴۳۷_۳۴۳۸، ۳۶۵۲

محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی، ملک: (ج۔۱) ۴۳، (ج۔۹) ۵۵۸۴، (ج۔۱۰) ۵۵۹۵، ۶۴۲۷، ۶۴۳۰

محمد سعید، مفتی: (ج۔۲) ۵۱۹، ۵۴۳، (ج۔۵) ۲۶۲۰، (ج۔۶) ۳۳۷۲، ۳۳۷۷_۳۳۷۸

محمد سعید، مولانا: (ج۔۶) ۳۳۶۹، ۳۳۷۷

محمد سعید، میاں، شیخ: (ج۔۶) ۳۳۱۰، ۳۳۲۹_۳۳۳۰

محمد سعید نقشبندی، خواجہ (عرف پیر مٹھا): (ج۔۹) ۵۵۸۴، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۶۰۱۷، ۶۰۱۹_۶۰۲۵، ۶۰۲۸_۶۰۳۱

محمد سعید نقشبندی، مولانا: (ج۔۲) ۸۲۲، (ج۔۳) ۱۴۰۱، ۱۷۲۹، (ج۔۵) ۲۶۷۳، (ج۔۶) ۳۹۴۲، (ج۔۱۰) ۶۰۳۷

محمد سعید (والد شیخ سید امیر نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۴۳

محمد سلطان پوری، شیخ پیر: (ج۔۳) ۲۲۳۷

محمد سلطان شاہ، ڈاکٹر (ج۔۷) ۴۴۷۹، (ج۔۸) ۴۴۸۹، ۴۸۷۳

محمد سلطان شیخ: (ج۔۹) ۵۴۸۸

محمد سلطان عالم نقشبندی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۸۰۴، ۳۸۰۶، ۳۸۱۷، ۳۸۱۹

محمد سلمان یوسفی، حافظ: (ج۔۱۰) ۶۴۴۲

محمد سلیم اختر، ڈاکٹر: (ج۔۷) ۳۹۹۳، ۴۱۰۳، (ج۔۱۰) ۶۴۹۰

محمد سلیم جان مجددی (بدین): (ج۔۶) ۳۶۹۰، (ج۔۷) ۴۴۷۸، (ج۔۸) ۴۴۸۸، ۴۴۹۶، (ج۔۱۰) ۵۶۲۱

محمد سلیم حماد، صاحبزادہ میاں: (ج۔۱۰)۵۸۰۹

محمد سلیم نقشبندی، حافظ: (ج۔۱۰)۶۴۴۳

محمد سلیم (نوائے اسلام): (ج۔۱۰)۶۴۴۳

محمد سلیمان توکلی، مولانا: (ج۔۶)۳۷۶۹

محمد سلیمان تونسوی، خواجہ شاہ: (ج۔۶)۳۶۲۳

محمد سلیمان عاجز: (ج۔۴)۲۴۵۶

محمد سلیمان فاروقی، مولانا: (ج۔۵)۲۶۲۰

محمد سلیمان قادری چشتی، حکیم: (ج۔۸)۴۸۴۸، ۴۸۵۲،

محمد سلیمان، مولانا: (ج۔۵)۲۶۵۱

محمد سلیمان ندوی، سید: (ج۔۶)۳۵۴۹، ۳۹۶۵

محمد سلیمان نوری توکلی، چوہدری: (ج۔۱۰)۵۹۶۴، ۵۹۶۶

محمد سندھی، علامہ ابن عبدالہادی: (ج۔۵)۲۸۸۴

محمد سہروردی، ابوسہل: (ج۔۶)۳۹۳۹

محمد سہیل: (ج۔۱۰)۶۴۹۴

محمد سہیل مسعودی: (ج۔۱۰)۶۴۳۰

محمد، سید: (ج۔۴)۲۱۵۹

محمد سیوستانی، مخدوم (بزرگ دادو): (ج۔۶)۳۶۹۰

محمد شافعی بن عبدالدائم: (ج۔۶)۳۹۶۴

محمد شاکر: (ج۔۹)۵۵۴۶۔۵۵۴۷

محمد شاکر بن علی عقاد صدیقی خلوتی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۱۱، ۳۲۳۶

محمد شاکر سرہندی، خواجہ: (ج۔۱۰)۶۳۷۱

محمد شامی دمشقی، شیخ ابونصر: (ج۔۶)۳۵۹۸

محمد شاہ: (ج۔۸)۴۹۴۴، (ج۔۹)۵۵۵۵، ۵۵۶۵

محمد شاہ خان ہوتکی: (ج۔۱۰)۶۲۲۶

محمد شاہ خاں: (ج۔۴)۲۱۸۷، ۲۴۶۱، (ج۔۶)۳۶۰۸

محمد شاہ، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔۱۰)۶۰۰۲

محمد شاہ، مولانا (استاد مولانا محمد سراج الدین دامانی): (ج۔۶)۳۹۲۰

محمد شاہ ولد سید محمد ابراہیم: (ج۔۱۰)۵۹۷۵

محمد شاہ آنی، مولانا: (ج۔۵)۲۸۹۱

محمد شجاع الدین، قاضی: (ج۔۶)۳۴۱۰

محمد شجاع، نقشبندی، سید: (ج۔۶)۳۴۳۱

محمد شرف الدین یالتقایا: (ج۔۵)۲۸۵۷

محمد شریف، آخوندزادہ (شاگرد مفتی عظیم اللہ نقشبندی): (ج۔۶)۳۸۶۶

محمد شریف احمد، ڈاکٹر: (ج۔۱)۱۰۳، (ج۔۵)۳۰۲۳، (ج۔۱۰)۵۶۳۱

محمد شریف، اشرف الاتقیاء: (ج۔۶)۳۳۵۲

محمد شریف اعوان: (ج۔۱۰)۶۴۹۴

محمد شریف الصواف: (ج۔۱۰)۶۳۷۸

محمد شریف، الصواف: (ج۔۸)۴۹۸۷،

محمد شریف بخاری، خواجہ: (ج۔۴)۲۳۰۶

محمد شریف بدخشانی: (ج۔۶)۳۵۷۴

محمد شریف (جد امجد خواجہ شیخ احمد جی عثمانی): (ج۔۱۰)۵۹۴۰

محمد شریف، حاجی: (ج۔۶)۳۴۱۸

محمد شریف سرہندی: (ج۔۶)۳۶۰۶

محمد شریف سیالوی، ڈاکٹر: (ج۔۷)۳۹۹۲، ۴۰۵۳

محمد شریف، شیخ (استاد شیخ محمد جمال پشاوری): (ج۔۶) ۳۸۴۷

محمد شریف غزی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۳۱

محمد شریف فقیہ اعظم، مولانا: (ج۔۸) ۴۸۴۹،

محمد شریف کمبوہ، قاری: (ج۔۷) ۲۹۸۶، (ج۔۸) ۴۴۸۲، (ج۔۹) ۴۹۹۴، ۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۸۶، ۵۵۹۴، ۵۹۰۳

محمد شریف کوٹلوی، مولانا حافظ: (ج۔۱۰) ۵۸۰۶۔۵۸۰۷، ۵۹۴۰، ۵۹۶۵

محمد شریف، مولانا محدث: (ج۔۶) ۳۸۵۳

محمد شریف، مولانا (کوٹلی لوہاراں): (ج۔۶) ۳۶۶۵

محمد شریف یعقوبی، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۸۲

محمد شعیب تورڈھیری، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۶۸، ۵۸۸۸، ۵۸۹۰

محمد شعیب، شیخ: (ج۔۷) ۳۹۹۲، ۴۰۳۳، (ج۔۹) ۵۵۳۷

محمد شعیب مجددی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۷

محمد شفیع: (ج۔۳) ۱۸۴۸

محمد شفیع اوکاڑوی، مولانا: (ج۔۶) ۳۴۴۹، ۳۵۹۱، ۳۶۹۱، ۳۵۹۳، ۳۷۰۶، (ج۔۱۰) ۵۸۱۰

محمد شفیع تھانوی، مفتی: (ج۔۶) ۳۹۶۵

محمد شفیع دہلوی، میر: (ج۔۶) ۳۴۰۷

محمد شفیع دیوبندی، مفتی: (ج۔۲) ۳۶۷، (ج۔۳) ۱۵۶۳، (ج۔۶) ۳۵۴۹، ۳۹۶۵

محمد شفیع، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۹۴۴، (ج۔۶) ۳۴۴۵، ۳۹۶۵، (ج۔۱۰) ۶۱۱۹، ۶۱۲۷

محمد شفیع صابر (مصنف شخصیات سرحد): (ج۔۱۰) ۵۸۹۰

محمد شفیع قادری حامدی، مولانا: (ج۔۵) ۳۱۱۰

محمد شفیع قریشی، مولانا قاضی: (ج۔۱۰) ۵۹۴۳

محمد شفیع لاہوری، مولوی: (ج۔۶) ۳۵۵۸

محمد شفیع، مولانا: (ج۔۲) ۴۵۷، (ج۔۶) ۳۳۷۸

محمد شفیع، میاں (صوفی نواب شاہ): ۳۶۹۴

محمد شفیع، میر: (ج۔۶) ۳۴۰۸

محمد شفیع نقشبندی (گوجرخاں): (ج۔۶) ۳۸۱۴، (ج۔۱۰) ۵۹۴۷

محمد شفیع نوری، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۸۸

محمد شکارپوری، قاضی: (ج۔۶) ۳۵۱۹۔۳۵۲۰

محمد شمس الدین نقشبندی، مولانا قاضی: (ج۔۶) ۳۸۲۹، ۳۸۴۶

محمد شمس الدین (مرشد حامد شاہ): (ج۔۶) ۳۵۶۷

محمد شمیم اختر قاسمی: (ج۔۸) ۴۹۹۱ (ج۔۹) ۵۰۰۱، ۵۱۲۱

محمد شہاب الدین رضوی: (ج۔۵) ۲۷۰۳، ۲۸۹۶، (ج۔۶) ۳۹۶۵

محمد شہرزوری، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۲۸۔

محمد شہزاد (سی۔اے): (ج۔۱۰) ۶۴۴۴

محمد شیبانی، امام: (ج۔۲) ۴۰۷، (ج۔۳) ۱۷۰۸۔۱۷۰۹

محمد، شیخ: (ج۔۱) ۴۰۸، (ج۔۶) ۳۲۷۹، (ج۔۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸

محمد، شیخ بن عبداللہ خان: (ج۔۵) ۲۶۸۴

محمد، شیخ بن عمر جادی: (ج۔۵) ۲۶۹۸

محمد، شیخ سید بن محمد مبارک حسنی مالکی: (ج_۵) ۲۶۸۱

محمد، شیخ مولانا (عم مولانا غلام محی الدین قصوری): (ج_۱۰) ۶۰۳۴

محمد صادق: (ج_۱) ۳۵۹_۳۶۱، ۴۰۵، (ج_۳) ۱۷۵۴، (ج_۶) ۳۴۱۷، (ج_۹) ۵۲۲۵، ۵۳۰۲، ۵۳۱۰، ۵۳۳۷

محمد صابدق، بوالحسن: (ج_۶) ۳۴۱۶

محمد صادق، میر: (ج_۶) ۳۴۷۵

محمد صادق بدخشانی، خواجہ: (ج_۵) ۲۷۴۸

محمد صادق ٹھٹوی، مخدوم: (ج_۶) ۳۵۷۶، ۳۶۸۷

محمد صادق دہلوی کشمیری: (ج_۷) ۳۹۹۳، ۴۱۰۳

محمد صادق سرہندی، خواجہ (فرزند مجدد الف ثانی): (ج_۴) ۱۹۸۶، ۲۲۳۶، (ج_۵) ۲۶۱۵، ۲۶۳۵، ۲۹۲۸، ۳۰۲۸، ۳۱۱۲، ۳۱۱۶، (ج_۶) ۳۴۹۰، ۳۹۳۵، (ج_۸) ۴۸۶۶، (ج_۱۰) ۵۶۷۲_۵۶۷۳، ۵۶۷۹، ۵۷۶۷

محمد صادق، شیخ: (ج_۴) ۲۳۶۷، (ج_۶) ۳۴۳۷

محمد صادق، صاحبزادہ: (ج_۱) ۴۱۵

محمد صادق (فرزند اکبر شیخ احمد): (ج_۲) ۱۹۴۰

محمد صادق قصوری، میاں: (ج_۱) ۳۵، ۴۸، (ج_۵) ۲۷۰۱، ۲۸۹۵، ۲۹۱۰، ۳۱۱۹، (ج_۶) ۳۱۳۱، ۳۷۰۳، ۳۷۰۷، ۳۷۷۹، ۳۷۹۸_۳۷۹۹، (ج_۷) ۴۰۸۴، ۴۱۰۰، ۴۴۷۸، (ج_۸) ۴۴۸۸، (ج_۹) ۵۰۶۸، ۵۰۸۸، ۵۵۷۰، ۵۵۷۷_۵۵۷۸، ۵۵۸۳، (ج_۱۰) ۵۵۹۳، ۵۸۰۱، ۵۸۰۹، ۵۸۱۱، ۶۳۷۸، ۶۴۰۹

محمد صادق کشمیری: (ج_۱) ۳۰۳، ۴۱۰، (ج_۴) ۲۲۴۱، (ج_۶) ۳۸۰۴، ۳۸۱۸_۳۸۱۹، ۳۸۲۱_۳۸۲۳، ۳۹۲۵، ۳۹۶۵

محمد صادق مجددی کابلی، خواجہ: (ج_۱) ۱۹، ۲۷۳، ۳۹۱، ۴۰۱، ۴۴۸، ۴۵۲، (ج_۲) ۵۰۷، ۵۱۰، ۷۶۷، (ج_۳) ۱۳۷۲_۱۳۷۳، ۱۴۲۳، ۱۴۳۸، ۱۴۵۱، ۱۶۲۸، ۱۷۶۲، (ج_۴) ۲۲۶۴، ۲۲۷۶، ۲۲۸۰، ۲۳۵۹_۲۳۶۲، ۲۴۱۶_۲۴۱۷، ۲۴۲۳، ۲۴۳۱، ۲۴۵۵، (ج_۵) ۲۵۷۹، ۲۵۹۸، ۲۷۴۸، (ج_۶) ۳۴۴۴، ۳۹۶۵، (ج_۷) ۴۱۷۶، (ج_۸) ۴۵۰۹، ۴۵۲۷، ۴۵۲۹، ۴۵۴۶، ۴۵۵۰، ۴۵۶۰، ۴۵۶۷، ۴۵۶۹_۴۵۷۰، ۴۶۰۳_۴۶۰۹، ۴۶۱۴، ۴۷۲۵، (ج_۹) ۵۰۲۴_۵۰۲۶، ۵۱۸۹، ۵۲۳۶_۵۲۳۷، ۵۲۵۴، ۵۴۸۸، ۵۴۹۰_۵۴۹۱، ۵۵۲۴، ۵۵۲۷، (ج_۱۰) ۶۱۲۰

محمد صادق، مولانا: (ج_۴) ۲۲۳۳، (ج_۶) ۳۵۳۶، ۳۶۱۰

محمد صادق مولانا خواجہ (خلیفہ مجدد الف ثانی): (ج_۱۰) ۶۲۵۹

محمد صادق، مولانا کھڈہ والے: (ج_۶) ۳۶۰۹

محمد صادق، میاں: (ج_۷) ۴۱۴۳، ۴۱۵۷، ۴۱۶۵

محمد صادق، میاں (صوفی نواب شاہ): (ج_۶) ۳۶۹۴

محمد صادق ہمدانی (سوانح نگار): (ج_۱۰) ۵۷۶۰

محمد صالح: (ج_۵) ۲۷۴۸

محمد صالح بیگ اکی، صوفی: (ج_۱۰) ۵۹۲۹

محمد صالح، خواجہ: (ج_۳) ۱۷۵۸، ۱۷۸۷، (ج_۹) ۵۱۹۳

محمد صالح دمائی، میاں (نواب شاہ): (ج_۶) ۳۴۷۷، ۳۶۹۴

محمد صالح زواوی شافعی، علامہ سید: (ج_۵) ۲۶۷۶، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰_۲۶۹۳، ۲۶۹۵، (ج_۶) ۳۳۵۹،

۳۹۶۶(ج-۹)۵۳۳۱، (ج-۱۰)۵۶۹۵

محمد صالح، سید:(ج-۶)۳۴۳۳

محمد صالح کمبوہ (مصنف عمل صالح):(ج-۱۰)۵۷۷۲

محمد صالح کوریجہ، خواجہ (فرزند قاضی احمد دمائی):(ج-۶) ۳۳۸۳، ۳۳۸۶

محمد صالح کولابی نقشبندی، مولانا:(ج-۱)۴۵۲، (ج-۳)۱۳۷۳، ۱۴۵۳، ۱۸۰۰، (ج-۴)۲۲۸۲، ۲۳۸۴، ۲۴۲۶، ۲۴۳۰، (ج-۷)۴۴۱۹، (ج-۱۰)۶۰۴۳، ۶۲۷۲

محمد صالح کھڑائی، حاجی:(ج-۶)۳۵۷۴، ۳۶۹۴

محمد صالح گجراتی:(ج-۴)۲۴۵۱، (ج-۶)۳۹۶۶

محمد صالح لکھی (شکارپور):(ج-۶)۳۴۴۱

محمد صالح مواھبی حلبی، شیخ:(ج-۶)۳۱۹۶

محمد صالح، مولانا:(ج-۸)۴۶۰۷،

محمد صالح، مولانا (خلیفہ مولانا عبد الغفار نقشبندی): (ج-۱۰)۶۰۶۷

محمد صالح، میاں:(ج-۶)۳۷۰۱

محمد صالح وزیرآبادی، مخدوم:(ج-۶)۳۶۹۵

محمد صبار، شیخ:(ج-۶)۳۱۸۰

محمد صبغت اللہ مجددی سرہندی ثم پشاوری، شیخ: (ج-۱۰) ۵۸۷۲

محمد صبغۃ اللہ :(ج-۹)۵۵۳۱

محمد صبغۃ اللہ سرہندی، خواجہ (فرزند خواجہ معصوم سرہندی): (ج-۱) ۸۵، (ج-۵) ۲۸۰۱-۲۸۰۲، ۲۸۰۶، ۲۸۱۱، (ج-۶) ۳۴۱۷، (ج-۶) ۳۹۶۵، (ج-۱۰) ۵۷۵۹، ۵۷۶۱، ۵۸۷۲، ۵۸۸۰

محمد صحبت خان کوہاٹی، مولانا:(ج-۱۰)۶۴۳۲

محمد صدرالدین کشمیری، مفتی مولانا:(ج-۶)۳۹۵۱

محمد صدیق :(ج-۶)۳۴۱۷-۳۴۱۸، (ج-۹)۵۱۸۱

محمد صدیق احمد ضیاء:(ج-۱۰)۶۰۹۴

محمد صدیق السندی (والد قاضی احمد دمائی): (ج-۶) ۳۴۷۷-۳۴۷۸، ۳۴۸۳

محمد صدیق اوجھی (بدین):(ج-۶)۳۶۸۹

محمد صدیق اوکاڑوی، صوفی:(ج-۱۰)۵۸۵۹-۵۸۶۰

محمد صدیق بدخشی کشمی، خواجہ:(ج-۱)۲۹۴، ۴۲۸، (ج-۲) ۴۲۸، (ج-۳) ۱۳۷۳، ۱۴۵۳، ۱۸۰۹، (ج-۴) ۱۹۴۱، ۲۳۸۴، ۲۴۱۵، ۲۴۲۶، ۲۴۳۶، (ج-۵) ۲۶۰۸-۲۶۰۹، ۲۶۲۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۸، (ج-۸) ۴۵۷۹، ۴۷۱۳، ۴۹۱۸، (ج-۹) ۵۰۲۶، ۵۲۴۹، ۵۴۸۹، ۵۵۰۴، ۵۵۱۹، (ج-۱۰)۵۶۵۸، ۵۶۷۱، ۶۱۱۵-۶۱۱۶

محمد صدیق پشاوری، خواجہ (فرزند خواجہ عبد الغفور سمرقندی پشاوری):(ج-۱۰)۵۸۶۴-۵۸۶۵، ۵۸۶۷

محمد صدیق پشونی، حافظ:(ج-۶)۳۸۴۱

محمد صدیق، پیر (خانقاہ بھورشریف):(ج-۶)۳۷۹۲

محمد صدیق، خلیفہ (خلیفہ خواجہ سید امین شاہ): (ج-۱۰) ۶۰۰۹

محمد صدیق، خواجہ (نبیرۂ مجدد الف ثانی): (ج-۵)۳۱۱۲، ۳۱۱۵، (ج-۶)۳۱۵۷، ۳۱۹۲، ۳۲۱۲، ۳۹۳۶، (ج-۸) ۴۵۳۲، ۴۸۶۸، (ج-۹)۵۵۳۱

محمد صدیق داؤد (مرید گنج کرم کرماں والے): (ج-۱۰) ۶۰۷۶

محمد صدیق سرہندی، شیخ:(ج-۱۰)۵۸۷۹

محمد صدیق، شیخ: ۵۵۵۳
محمد صدیق فانی، ابوکلیم: (ج۔۷) ۳۱۹۳، ۴۳۲۳
محمد صدیق مجاہد: (ج۔۶) ۳۷۹۹
محمد صدیق مجددی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۹۳
محمد صدیق محبوب الٰہی، شیخ: (ج۔۴) ۲۱۸۶
محمد صدیق مستونگی نقشبندی، مولا،: (ج۔۶) ۳۷۱۲، ۳۷۳۰، ۳۷۳۲، ۳۷۴۷، ۳۷۵۱۔۳۷۵۲، ۳۷۵۴، (ج۔۱۰) ۵۹۵۶، ۵۹۵۸
محمد صدیق (مکتوب الیہ امام ربانی): (ج۔۱۰) ۵۷۲۰
محمد صدیق، ملا: ۵۳۹۹
محمد صدیق، میاں (صوفی نواب شاہ): (ج۔۶) ۳۶۹۴
محمد صدیق میر، پیر: (ج۔۶) ۳۳۰۱
محمد صدیق نقشبندی (خلیفہ شاہ غلام حسن): (ج۔۶) ۳۸۶۸
محمد صدیق نقشبندی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۹۵۴
محمد صدیق ہزاروی، علامہ: (ج۔۷) ۴۴۷۸، (ج۔۸) ۴۴۸۸، ۴۶۱۹، (ج۔۹) ۵۵۷۸، (ج۔۱۰) ۵۸۰۹
محمد صغیر الدین صدیقی، ابوالفتح ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۶۱۲۴، ۶۱۲۶، ۶۱۳۱، ۶۲۷۳
محمد صفی اللہ مجددی، خواجہ: ۳۳۰۹، ۳۳۱۲، ۳۳۲۶۔ ۳۳۲۷
محمد صلاح: (ج۔۴) ۲۲۶۰، ۲۳۸۳، ۲۴۱۳، ۲۴۱۹، ۲۴۳۱، ۲۴۵۶
محمد صلاح، شیخ (فرزند شیخ زکریا شہید میاں): (ج۔۱۰) ۵۸۷۴
محمد صوفی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۶۱
محمد ضیاء الحق، جنرل: (ج۔۶) ۳۵۹۶
محمد ضیاء الحق سرہندی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۵۳۱، ۳۵۳۸
محمد ضیاء الدین مدنی، مفتی: (ج۔۵) ۲۹۰۰
محمد ضیاء اللہ روح الامین، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۷۹۷
محمد طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۹۶۶
محمد طاہر بدخشی، مولانا: (ج۔۲) ۷۹۵، (ج۔۴) ۲۴۲۸، (ج۔۱۰) ۶۲۰۰
محمد طاہر بن عبداللہ بن مصطفیٰ، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۳۲، ۳۲۴۱
محمد طاہر بندگی لاہوری، خواجہ: (ج۔۵) ۲۶۱۲، (ج۔۶) ۳۱۶۶، ۳۷۶۵، (ج۔۷) ۴۲۰۵، ۴۴۴۶، ۴۴۵۰، (ج۔۸) ۴۶۰۵، ۴۶۰۹، ۴۸۶۷، (ج۔۹) ۵۱۸۹، ۵۴۸۹، ۵۵۲۷
محمد طاہر عثمانی کریمی مجددی نقشبندی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۶
محمد طاہر فاروقی، پروفیسر: (ج۔۱۰) ۵۸۱۱
محمد طاہر لاہوری، مولانا: (ج۔۱) ۴۴۷، ۴۴۹، (ج۔۲) ۷۶۷، (ج۔۴) ۱۹۸۶، ۲۲۸۰، ۲۴۳۴، ۲۴۳۹، (ج۔۵) ۲۵۷۱، ۲۸۰۶، (ج۔۱۰) ۵۶۵۸، ۵۷۶۷
محمد طاہر مظہری، صاحبزادہ: (ج۔۶) ۳۳۹۲، ۳۶۴۴، (ج۔۱۰) ۶۴۹۳
محمد طفیل احمد نقشبندی: (ج۔۶) ۳۷۰۷
محمد طفیل (القول السدید ماہنامہ): (ج۔۱۰) ۶۴۴۴
محمد طفیل، قاری: (ج۔۶) ۳۶۸۳، ۳۹۳۰
محمد طنطاوی ازہری، شیخ: (ج۔۵) ۲۶۸۳
محمد طٰہٰ خان، پروفیسر: (ج۔۶) ۳۸۵۶

محمد طیب قافلاتی، مغربی مالکی: (جـ۷) ۲۶۸۱، (جـ۶) ۳۱۸۴
محمد ظاہر شاہ: (جـ۶) ۳۳۴۲
محمد ظفر احمد نقشبندی، قاری: (جـ۲) ۴۸۲، (جـ۵) ۲۵۳۰، (جـ۶) ۳۱۲۲، ۳۱۳۰، ۳۲۵۷، ۳۶۵۰، ۳۷۰۷، (جـ۷) ۳۹۸۶، (جـ۸) ۴۴۸۲، (جـ۱۰) ۵۵۸۶
محمد ظفر اقبال عابد شاہ، صاحبزادہ پیر سید: (جـ۱۰) ۶۴۳۳
محمد ظفر اقبال نوری، ڈاکٹر: (جـ۱۰) ۶۰۹۷ـ۶۰۹۸، ۶۴۳۵
محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری، مولانا: (جـ۵) ۲۸۷۷، ۲۸۹۵ـ۲۸۹۶، ۲۹۰۴، ۲۹۰۶، (جـ۶) ۳۹۶۶
محمد ظفر خاں، حکیم: (جـ۶) ۳۶۲۷، ۳۶۴۳
محمد ظفر شرقپوری، کمانڈر: (جـ۱) ۳۴، (جـ۵) ۳۱۱۸، (جـ۶) ۳۱۳۰، ۳۲۷۰، (جـ۱۰) ۶۳۳۰، ۶۴۹۳ـ۶۴۹۴
محمد ظہور الحسین فاروقی نقشبندی مجددی: (جـ۵) ۲۹۰۰، ۲۹۱۱
محمد ظہیر الدین بھٹی: (جـ۱۰) ۵۸۸۶
محمد عاصم اعظمی، ڈاکٹر: (جـ۱۰) ۶۲۹۲
محمد عابد انصاری سہوانی، مخدوم: (جـ۶) ۳۵۲۰
محمد عابد بگھیو، علامہ: (جـ۶) ۳۶۹۶
محمد عابد جان (فرزند حافظ محمد ہاشم جان سرہندی): (جـ۶) ۳۶۶۶
محمد عابد سنامی، شاہ: (جـ۱۰) ۵۸۹۳
محمد عابد سندھی مہاجر مدنی، مولانا: (جـ۱) ۹۷، (جـ۵) ۲۶۸۴، ۲۶۸۸، ۲۶۹۶، ۲۸۸۴، (جـ۶) ۳۱۹۹، ۳۴۴۹، ۳۶۲۰ـ۳۶۲۲
محمد عابد سھونی، شیخ: (جـ۶) ۳۴۴۰
محمد عابد شاہ پشاوری، سید میر: (جـ۱۰) ۵۸۷۴
محمد عابد نقشبندی: (جـ۶) ۳۹۸۲
محمد عادل، پروفیسر ڈاکٹر حافظ: (جـ۵) ۲۷۲۶
محمد عادل شاہ (مصنف): (جـ۱۰) ۵۹۴۷
محمد عارف اظہر، پروفیسر: (جـ۱) ۲۵، ۲۷، (جـ۳) ۱۴۲۰، ۱۸۸۵، (جـ۴) ۱۹۱۶
محمد عارف اللہ میرٹھی، علامہ شاہ: (جـ۵) ۲۹۱۳
محمد عارف حسین، پیر (خانقاہ لکھن): (جـ۶) ۳۷۸۶
محمد عارف حسین، مولانا: (جـ۱۰) ۶۴۳۲
محمد عارف، خواجہ: (جـ۳) ۱۷۶۳، (جـ۴) ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۶۰، ۲۳۳۰ـ۲۳۳۱، ۲۴۱۳
محمد عارف ریوگری، خواجہ: (جـ۱) ۱۸۴، (جـ۴) ۲۲۴۶، ۲۲۵۹، (جـ۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۶، (جـ۱۰) ۶۱۰۸
محمد عارف سیوستانی مخدوم (دادو): (جـ۶) ۳۶۹۰
محمد عارف شیخ: (جـ۸) ۴۸۵۷
محمد عارف ضیائی، شیخ: (جـ۵) ۲۹۰۰، ۲۹۰۵، (جـ۱۰) ۵۶۹۲
محمد عارف محمود مہجور رضوی، سید: (جـ۱۰) ۵۹۸۸
محمد عارف، مخدوم (خلیفہ مخدوم عبد الواحد سیوستانی): (جـ۶) ۳۵۲۴
محمد عارف مسعودی: (جـ۱۰) ۶۴۳۰

محمد عارف میمن (مرید شاہ مفتی محمود الوری): (ج۔۶) ۳۶۳۰

محمد عاریجو، مولانا (استاد سید راشد روضے دھنی): (ج۔۶) ۳۵۶۴

محمد عاشق پھلتی (خلیفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی): (ج۔۱۰) ۵۷۶۲۔۵۷۶۳

محمد عاشق حسین مجددی، صاحبزادہ سید: (ج۔۱) ۳۴، ۴۰۳، (ج۔۵) ۲۵۵۸، ۳۱۱۸، (ج۔۶) ۳۱۳۰، ۳۳۴۱۔۳۳۴۲، ۳۳۶۰، (ج۔۱۰) ۶۱۶۲

محمد عاشور بخاری: (ج۔۴) ۲۲۸۴

محمد عاصم مسعودی: (ج۔۱۰) ۶۴۹۴

محمد عاطف: (ج۔۱۰) ۶۴۹۴

محمد عاقل چشتی مظہری، حکیم: (ج۔۶) ۳۶۴۰

محمد عاقل، مخدوم (فرزند مخدوم احمدی): (ج۔۶) ۳۴۳۱، ۳۴۴۱، ۳۵۶۴۔۳۵۶۵، ۳۵۶۹۔۳۵۷۰، ۳۶۹۵، ۳۷۰۴

محمد عالم: (ج۔۶) ۳۷۲۳

محمد عالم الدین نقشبندی، مفتی: (ج۔۴) ۲۲۲۰

محمد عالم آسی امرتسری، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۹۶۵، ۵۹۷۱

محمد عالم سیالکوٹی، مولانا حافظ: (ج۔۱۰) ۵۸۰۴

محمد عالم مختار حق: (ج۔۱) ۱، ۲، ۳۰۔۳، ۴۶، ۵۰، ۶۷، (ج۔۲) ۴۸۱۔۴۸۲، (ج۔۴) ۱۸۹۰، ۲۱۰۹، ۲۲۰۰، ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۲۹۔۲۵۳۰، ۲۵۳۶۔۲۵۳۷، ۲۵۶۴، ۲۶۲۶، ۲۷۲۳، (ج۔۶) ۳۱۲۲، ۳۶۸۴، (ج۔۷) ۳۹۸۵۔۳۹۸۶، ۴۰۰۷، (ج۔۸) ۴۳۸۱، ۴۸۶۲، ۴۳۸۲، ۴۹۲۵، (ج۔۹) ۴۹۹۳۔۴۹۹۴، (ج۔۱۰) ۵۵۸۵۔۵۵۸۶

محمد عامر: (ج۔۱۰) ۶۴۹۴

محمد عامر بیگ، پروفیسر: (ج۔۷) ۴۴۷۹، (ج۔۸) ۴۴۸۹، ۴۹۱۱،

محمد عباس علی خاں، حافظ حاجی: (ج۔۱۰) ۶۳۷۵

محمد عباس مجددی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۷

محمد عباس مروی، حاجی: (ج۔۶) ۳۷۲۷۔۳۷۲۸

محمد عباسی، میر: (ج۔۶) ۳۵۱۶

محمد عبدالاحد: (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۳۷۵، (ج۔۶) ۳۹۶۶

محمد عبدالاحد (محشی): (ج۔۱۰) ۵۸۹۳

محمد عبدالباقی، علامہ (سہون شریف): (ج۔۶) ۳۶۹۶

محمد عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۸۱

محمد عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۸۵

محمد عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری، علامہ: (ج۔۱) ۲۱، ۲۹، ۳۲، (ج۔۲) ۴۸۸، (ج۔۳) ۱۴۰۱، ۱۸۸۷، (ج۔۴) ۱۹۹۴، ۲۰۰۰، ۲۰۱۷، ۲۴۷۶، ۲۵۲۷، (ج۔۵) ۲۵۳۸، ۲۵۸۱، ۲۹۰۷، ۲۹۱۰، (ج۔۶) ۳۶۴۴، ۳۹۵۹، ۳۹۶۶، (ج۔۹) ۵۰۰۷، (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۲۱، ۶۳۲۸، ۶۳۳۲، ۶۳۸۱

محمد عبدالحکیم سیالکوٹی، علامہ: (ج۔۵) ۲۹۰۰، (ج۔۱۰) ۵۶۷۶

محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: (ج۔۱) ۲۵، (ج۔۳) ۱۶۰۳، ۱۸۷۴، (ج۔۵) ۲۹۰۷۔۲۹۰۸، (ج۔۶) ۳۲۵۰، ۳۳۳۹، ۳۳۷۶، ۳۶۴۴، ۳۷۰۶۔۳۷۰۷، ۳۹۱۲، (ج۔۷) ۴۰۱۲، ۴۴۷۹، (ج۔۸) ۴۷۸۹، (ج۔۹) ۵۰۰۵، (ج۔۱۰) ۵۹۶۷، ۶۲۴۵، ۶۳۳۹،

۶۴۴۰

محمد عبدالحکیم مستونگی (نقشبندی صوفی بلوچستان): (ج۔۱۰) ۵۹۵۳

محمد عبدالحیٔ کتانی، علامہ سید: (ج۔۵) ۲۶۹۳

محمد عبدالحیٔ لکھنوی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۸۵

محمد عبدالخالق نقشبندی: (ج۔۶) ۳۹۳۱

محمد عبدالرحمٰن بن عمر: (ج۔۲) ۵۱۸

محمد عبدالرحمٰن، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۸۲

محمد عبدالرسول، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۸۵، ۳۸۰۰

محمد عبدالستار خاں نیازی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۰۱، ۵۸۱۰

محمد عبدالستار طاہر مسعودی، صوفی: (ج۔۱) ۲، (ج۔۲) ۴۸۲، (ج۔۵) ۲۵۳۰، ۲۹۱۳، ۳۱۲۰، (ج۔۶) ۳۱۲۲، ۳۱۳۲، ۳۳۷۷، ۳۶۳۸، ۳۶۴۱، ۳۷۰۶، ۳۹۳۸، (ج۔۸) ۴۴۸۲، (ج۔۹) ۴۹۹۴، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۶۸، ۶۳۳۹، ۶۳۹۹، ۶۴۳۰، ۶۴۹۲۔۶۴۹۴

محمد عبدالسلام، صاحبزادہ: (ج۔۷ ۴۴۸۰، (ج۔۸) ۴۴۹۰، ۴۹۲۹

محمد عبدالشکور: ۵۰۲۸

محمد عبدالعزیز خان: (ج۔۱۰) ۶۲۹۴

محمد عبدالعلی عثمانی، مولانا خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴

محمد عبدالعلیم صدیقی، مولانا: (ج۔۵) ۲۹۰۴

محمد عبدالغفار رحمت پوری (صوفی لاڑکانہ): (ج۔۶) ۳۶۹۶

محمد عبدالغفار فضلی، خواجہ: ۵۵۸۴

محمد عبدالغفار نقشبندی، خواجہ مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۱۷

محمد عبدالقادر قادری برکاتی، شاہ مولانا: (ج۔۵) ۲۸۸۱

محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری، مفتی: (ج۔۲) ۴۹۰، ۱۱۳۱، (ج۔۵) ۲۹۱۲

محمد عبدالکریم نقشبندی مجددی، حافظ: (ج۔۵) ۲۷۲۵، ۲۷۲۷، (ج۔۶) ۳۷۸۲، (ج۔۱۰) ۶۲۰۹۔۶۲۱۱

محمد عبداللطیف زکوڑی، پیر: (ج۔۸) ۴۸۴۴، ۴۸۵۱

محمد عبداللہ: ۵۲۴۱

محمد عبداللہ اشرفی قصوری، مولانا مفتی: (ج۔۶) ۳۷۸۵

محمد عبداللہ پشاوری نقشبندی، حکیم: (ج۔۶) ۳۸۶۵

محمد عبداللہ ٹونکی، مفتی: (ج۔۶) ۳۷۸۰

محمد عبداللہ جان پشاوری، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۷۲۳، ۵۸۴۶، ۶۱۰۸، ۶۱۲۲، ۶۳۷۳

محمد عبداللہ جان سندھی مجددی: (ج۔۵) ۲۶۲۰

محمد عبداللہ جان نقشبندی ابوالخیر: (ج۔۶) ۳۸۳۰، ۳۸۸۲

محمد عبداللہ حکیم: (ج۔۶) ۳۷۴۸۔۳۷۴۹، ۳۷۵۲، ۳۷۵۴

محمد عبداللہ، خواجہ: (ج۔۲) ۸۲۷، (ج۔۷) ۴۱۳۶

محمد عبداللہ درخانی نقشبندی مجددی، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۳۷

محمد عبداللہ رام پوری، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

محمد عبداللہ سلطان پوری ملا: (ج۔۴) ۲۰۰۱

محمد عبداللہ، سید ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۵۹۷۳

محمد عبداللہ، شیخ: (ج۔۴) ۲۱۸۲

محمد عبداللہ قادری، سید: (ج۔۷) ۴۴۷۹، (ج۔۸) ۴۸۴۱، ۴۸۴۳، ۴۴۸۹

محمد عبداللہ قادری، مولانا حافظ: (ج۔۵) ۲۸۸۲

محمد عبداللہ قریشی: (ج۔۵) ۳۰۱۲، ۳۰۴۲

محمد عبداللہ قریشی: (ج۔۶) ۳۹۶۶

محمد عبداللہ قصوری، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۰۴

محمد عبداللہ قندھاری، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

محمد عبداللہ، میر (عرف پیر بارو): (ج۔۱۰) ۵۹۰۵، ۵۹۰۸

محمد عبداللہ نعیمی، مفتی: (ج۔۶) ۳۴۵۰، ۳۵۱۴، ۳۶۶۶

محمد عبداللہ نقشبندی مجددی: (ج۔۸) ۴۶۵۷

محمد عبداللہ نقشبندی محدث دکن، سید: (ج۔۱۰) ۶۳۲۶

محمد عبدالمجید بن علی زبادی فاسی، شیخ: (ن۔۶) ۳۲۱۱

محمد عبدالمجید، شیخ (معصوم دہلوی): (ج۔۶) ۳۱۵۸

محمد عبدالمجید یزدانی: (ج۔۱) ۲۰

محمد عبدالواحد: (ج۔۱۰) ۶۲۹۴

محمد عبدالواحد، حافظ خواجہ: (ج۔۶) ۳۸۲۳

محمد عبیداللہ اسعدی، مولانا: (ج۔۲) ۷۳۶، (ج۔۴) ۲۱۹۹، (ج۔۶) ۳۹۶۶

محمد عبیداللہ سرہندی بن خواجہ محمد معصوم: (ج۔۵) ۲۶۶۱، ۲۶۶۶، ۲۷۶۰، ۲۸۰۲، (ج۔۶) ۳۰۱۷، (ج۔۹) ۵۵۳۱، ۵۵۴۶_۵۵۴۷، ۵۵۵۲_۵۵۵۴، (ج۔۱۰) ۵۷۶۱، ۵۷۶۳، ۵۷۷۰، ۵۸۷۹، ۵۸۸۵، ۵۸۹۲، ۶۲۹۵_۶۲۹۶، ۶۳۵۶، ۶۳۷۱

محمد عتیق، ابوالقاسم: (ج۔۲) ۷۳۶، (ج۔۶) ۳۹۴۰

محمد عتیق الرحمٰن: (ج۔۷) ۴۲۸۰، ۴۴۷۴

محمد عثمان: (ج۔۹) ۵۵۳۷، (ج۔۱۰) ۶۴۹۴

محمد عثمان بلالانی، فقیر: (ج۔۶) ۳۵۳۵

محمد عثمان پشاوری، مولوی (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۸۱

محمد عثمان دامانی، مولانا: (ج۔۶) ۳۷۸۲، ۳۹۱۸_۳۹۲۱، (ج۔۱۰) ۵۸۸۲، ۵۸۹۷_۵۸۹۸، ۵۹۰۱، ۵۹۰۴، ۵۹۴۱_۵۹۴۳، ۶۰۴۳_۶۰۴۴، ۶۰۵۴

محمد عثمان سراج الدین، شیخ: (ج۔۴) ۲۵۱۰، (ج۔۶) ۳۲۸۹

محمد عثمان شاہ، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۰۳

محمد عثمان شیخ: (ج۔۳) ۱۸۷۳

محمد عثمان کچلاغی، حاجی: (ج۔۶) ۳۷۲۷_۳۷۲۸

محمد عثمان کوہاٹی، سید (فرزند سید عبداللہ حاجی بہادر کوہاٹی): (ج۔۱۰) ۵۸۶۷

محمد عثمان مکرانی، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۶۷

محمد، عثمان مولانا: (ج۔۶) ۳۶۱۰

محمد عثمان نقشبندی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۸۳۰، ۳۸۵۲، ۳۸۸۵_۳۸۸۷

محمد عثمان ہزاروی: (ج۔۱۰) ۵۸۷۸

محمد عزیز الرحمٰن نقشبندی، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۵۴_۳۸۵۵

محمد عزیز بن خواجہ محمد صدیق، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۸۶۳

محمد عزیز مولانا بن میاں گوہر علی: (ج۔۶) ۳۷۸۵

محمد عطار علاء الدین (مرید محمد بہار الدین نقشبند): (ج۔۶) ۳۶۵۳

محمد عظیم آخوند، ملا: (ج۔۶) ۳۷۲۰

محمد عظیم رئیسانی، حاجی: (ج۔۶) ۳۷۳۷

محمد عظیم، صاحبزادہ ملا: (ج۔۱) ۲۸۲، (ج۔۶) ۳۷۲۳_

۳۷۲۴، ۳۷۶۷، (ج۔۱۰) ۵۹۵۳
محمد عظیم گنجوی واعظ، حافظ: (ج۔۶) ۳۸۳۰، ۳۸۴۳، ۳۸۸۷۔۳۸۸۹، ۳۸۹۱۔۳۸۹۴
محمد عظیم مجددی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۳۵
محمد عظیم، مولوی: (ج۔۶) ۳۷۳۷
محمد علان، شیخ: (ج۔۵) ۲۷۴۰
محمد علاء الدین الحنفی الحصکفی: (ج۔۶) ۳۱۶۱، ۳۹۶۶
محمد علاء الدین، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۵۰
محمد علم الدین فریدکوٹی، مولانا: ۵۵۷۵
محمد علوی مالکی، سید: (ج۔۵) ۲۹۱۳
محمد علی الدین، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۸۵
محمد علی بیضون: (ج۔۷) ۴۴۷۶، (ج۔۹) ۵۰۲۰، (ج۔۱۰) ۶۲۰۶۔۶۲۰۸
محمد علی تالپور، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۹۲
محمد علی ترمذی، امام: (ج۔۷) ۴۰۹۸
محمد علی جناح (قائد اعظم): (ج۔۳) ۱۸۳۸، ۱۸۸۶، (ج۔۴) ۲۱۶۶، ۲۲۰۲، ۲۵۵۲، ۲۸۹۹۔۲۹۰۰، (ج۔۶) ۳۱۴۲، ۳۵۳۳۔۳۵۳۶، ۳۵۵۰۔۳۵۵۱، ۳۷۷۲، ۳۸۰۲، (ج۔۷) ۴۰۰۹، ۴۲۰۰، (ج۔۹) ۵۰۱۲، ۵۵۶۷۔۵۵۶۹، ۵۵۷۲۔۵۵۷۶، (ج۔۱۰) ۵۵۸۹، ۵۶۱۵، ۵۶۱۷، ۶۰۸۰، ۶۰۹۳، ۶۰۹۷
محمد علی جوہر، مولانا: (ج۔۶) ۳۳۳۶، ۳۴۸۹، ۳۵۳۴، ۳۷۵۶، (ج۔۱۰) ۵۹۵۵۔
محمد علی چوہدری: (ج۔۴) ۲۰۸۳، ۲۱۶۶، (ج۔۶) ۳۹۶۶
محمد علی، حاجی (خادم دربار عالیہ راولپنڈی): (ج۔۱۰) ۵۹۴۷
محمد علی خان، سردار: (ج۔۶) ۳۴۹۵
محمد علی دستار، شیخ: (ج۔۶) ۳۴۸۰
محمد علی رضوی، علامہ سید: (ج۔۱۰) ۶۰۷۳
محمد علی شاہ بخاری، سید (کرماں والے): (ج۔۶) ۳۷۸۹، (ج۔۱۰) ۶۰۷۷۔۶۰۷۸
محمد علی صدیقی نقشبندی، خواجہ صوفی: (ج۔۲) ۷۲۸، (ج۔۶) ۳۹۶۶، (ج۔۱۰) ۵۹۱۲
محمد علی طالب بکھری: (ج۔۶) ۳۶۹۶
محمد علی عیون السعود، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۴۵
محمد علی (فرزند شیخ شہباز مومندؒ): (ج۔۱۰) ۵۸۷۰
محمد علی کشمیری: (ج۔۴) ۲۰۴۲
محمد علی لطفی: (ج۔۶) ۳۹۴۸
محمد علی لغاری، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۹۳
محمد علی مجددی، میاں: (ج۔۶) ۳۶۹۲
محمد علی مدنی، شیخ: (ج۔۶) ۳۵۹۵
محمد علی مغربی: (ج۔۵) ۲۷۰۲، (ج۔۶) ۳۹۶۶
محمد علی مونگیری، سید مولانا: (ج۔۱) ۴۵، (ج۔۵) ۲۸۷۸، ۲۸۸۵، ۲۹۰۱، (ج۔۶) ۳۷۸۰، (ج۔۹) ۵۲۰۳، (ج۔۱۰) ۵۶۹۲
محمد علی مینار (رفیق قائداعظم): (ج۔۶) ۳۵۵۱، (ج۔۹) ۵۵۷۲
محمد علی نقشبندی مجددی، صوفی: (ج۔۵) ۲۶۲۹، (ج۔۷) ۴۰۶۲، ۴۴۷۳، (ج۔۹) ۵۵۸۴، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴۔۵۹۹۵، ۵۹۹۹، ۶۰۰۴، ۶۴۳۳، ۶۴۴۳

محمد علیم الدین نقشبندی مجددی، مفتی: (ج۔۱)۱۳، ۲۰، ۲۶، (ج۔۳) ۱۷۲۷، (ج۔۶) ۳۹۶۶۔ ۳۹۶۷، (ج۔۷) ۴۴۷۱، (ج۔۸)۴۵۰۵، (ج۔۱۰)۵۷۳۱

محمد علیم جلال آبادی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۸۶۵، ۵۸۸۷

محمد عمانی بصری (والیٔ بصرہ): (ج۔۶)۳۹۱۷

محمد عمدیہ سہروردی: (ج۔۸)۴۸۶۲،

محمد عمر اچھروی، مولانا: (ج۔۱۰)۶۰۷۶

محمد عمر استانبولی، علامہ ضیاء الدین: (ج۔۶)۳۷۸۱

محمد عمر بن ابراہیم نیشاپوری: (ج۔۴)۲۴۵۵

محمد عمر بیربلوی، صاحبزادہ: (ج۔۱)۱۰، ۱۹، ۱۵۱

محمد عمر پشاوری، شیخ: (ج۔۶)۳۸۶۱

محمد عمر جان اویسی بنوری نقشبندی، خواجہ: (ج۔۱۰)۵۹۵۸

محمد عمر جان چشموی: (ج۔۱۰)۵۹۵۷

محمد عمر جان مجددی (حیدرآباد): (ج۔۶)۳۴۴۲، ۳۶۹۲

محمد عمر جان نقشبندی، خواجہ: (ج۔۶)۳۷۴۷

محمد عمر چمکنی نقشبندی (میاں چمکنی): (ج۔۶) ۳۷۱۲، ۳۷۲۲، ۳۷۲۸، ۳۷۳۳۔ ۳۷۳۴، ۳۷۳۶۔ ۳۷۳۷، ۳۷۳۹۔ ۳۷۴۰، ۳۷۴۳، ۳۸۳۰، ۳۸۶۵، ۳۸۷۱، ۳۸۹۴۔ ۳۸۹۷، ۳۹۰۴۔ ۳۹۰۵، (ج۔۱۰) ۵۸۶۴، ۵۸۶۸، ۵۸۷۴، ۵۸۷۶، ۵۸۷۷، ۵۸۸۶، ۵۹۳۱۔ ۵۹۳۳، ۵۹۴۶، ۵۹۵۲

محمد عمر، حافظ (فرزند شیخ شہباز مومند ہی): (ج۔۱۰) ۵۸۷۰

محمد عمر خلجی قادری، مفتی: (ج۔۱۰)۶۴۳۸

محمد عمر دہلوی، شاہ: (ج۔۱۰)۶۱۷۹، ۶۱۸۲، ۶۲۵۹

محمد عمر، ڈاکٹر: (ج۔۵)۲۷۷۶، ۲۷۷۸، ۲۷۹۲، (ج۔۱۰) ۵۸۳۲، ۵۸۳۴

محمد عمر رئیسانی، مولانا: (ج۔۶)۳۷۳۱

محمد عمر زمخشری، علامہ: (ج۔۶)۳۹۶۶

محمد عمر سومرو، حاجی: (ج۔۶)۳۷۳۵

محمد عمر (شاگرد، مولانا غلام محمد قریشی): (ج۔۶)۳۸۷۰

محمد عمر، شاہ: (ج۔۵)۲۵۸۲، ۲۶۹۴، (ج۔۹)۵۳۴۱

محمد عمر، شیخ: (ج۔۹)۵۵۵۲

محمد عمر، صاحبزادہ (پوتا خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی): (ج۔۶) ۳۷۷۴، (ج۔۱۰)۶۰۷۶

محمد عمر، صاحبزادہ (خلیفہ میاں شیر محمد شرقپوری): (ج۔۶) ۳۷۷۰

محمد عمر فاروق (بی۔ایس۔سی): (ج۔۱۰)۶۴۴۴

محمد عمر فاروقی مجددی، آغا (فرزند شاہ ابوسعد سالم فاروقی): (ج۔۱۰)۵۹۵۶

محمد عمر فاروقی مجددی، شاہ (والد شاہ ابوالخیر فاروقی مجددی): (ج۔۱۰)۵۹۵۴

محمد عمر کوٹی، مجذوب (تھرپارکر): (ج۔۶)۳۶۹۱

محمد عمر کوہاٹی، سید (فرزند سید عبد اللہ حاجی بہادر کوہاٹی): (ج۔۱۰)۵۸۶۷

محمد عمر مجددی دہلوی، شاہ: (ج۔۱۰)۶۱۷۲

محمد عمر، مولانا (مرید خواجہ عمر جان نقشبندی): (ج۔۱)۴۵۷، (ج۔۶)۳۷۴۷، ۳۳۷۸

محمد عمر، مولانا (استاد شاہ ابو السعد سالم فاروقی مجددی): (ج۔۶)۳۷۶۰

محمد عمر نعیمی مرآدآبادی، مفتی: (ج۔۶)۳۶۴۹، ۳۶۶۷، ۳۶۶۹

محمد عمر نقشبندی، شیخ: (ج۔۴)۲۶۵۷

محمد عمیر صدیقی: (ج۔۱۰)۶۴۳۲

محمد عوض گلزاری، حاجی: (ج۔۶)۳۷۲۷۔۳۷۲۸، ۳۷۳۴

محمد عیسیٰ: (ج۔۱)۴۲۶، (ج۔۲)۱۳۷۲، (ج۔۴)۲۲۶۴

محمد عیسیٰ، خواجہ: (ج۔۲) ۵۰۹۔۵۱۰، (ج۔۶) ۳۹۰۶، (ج۔۸) ۴۶۰۴، ۴۶۰۶۔۴۶۰۸، (ج۔۱۰) ۵۶۷۲، ۵۹۳۶

محمد عیسیٰ سید (خلیفہ سید جمال اللہ): (ج۔۶)۳۸۸۰

محمد عیسیٰ، شیخ: (ج۔۳) ۱۴۵۰، (ج۔۴) ۲۳۹۵، (ج۔۹) ۵۰۲۵، ۵۴۸۸، ۵۵۳۷

محمد عیسیٰ قندھاری، ملا: (ج۔۶)۳۷۲۴۔۳۷۲۵

محمد عیسیٰ گورمانی (مصنف چشمہ حیات): (ج۔۱۰)۵۸۹۴

محمد عیسیٰ مجددی، میاں: (ج۔۱۰)۵۸۷۷

محمد غزی، شیخ (مفتی شافعیہ): (ج۔۶)۳۱۸۲

محمد غفران، مرزا: (ج۔۶)۳۹۱۰

محمد غلام رسول قادری، حافظ مولانا: (ج۔۵)۲۶۸۱

محمد غلام مجدد: (ج۔۹)۵۵۵۴۔۵۵۵۵

محمد غنی، حضرت جی: (ج۔۹)۵۳۲۲

محمد غوث، سید شاہ: (ج۔۶)۳۴۴۳، ۳۹۰۴

محمد غوث، شیخ: (ج۔۹)۵۳۲۰

محمد غوث صدیقی مرغزی: (ج۔۱۰)۵۸۷۸

محمد غوث، علامہ سید سخی شاہ: (ج۔۶)۳۸۶۲۔۳۸۶۳

محمد غوث قادری پشاوری، سید شاہ: (ج۔۵) ۲۹۰۵، (ج۔۱۰)۵۸۷۳

محمد غوث قادری نقشبندی لاہوری، شاہ: (ج۔۱۰)۵۸۸۹، ۵۸۹۱

محمد غوث گوالیاری، شاہ: (ج۔۳) ۱۶۳۸، (ج۔۴) ۱۹۹۱، (ج۔۸) ۴۹۰۹، (ج۔۹) ۵۳۱۹، ۵۳۲۱، ۵۳۲۲، (ج۔۱۰)۵۸۲۹، ۵۸۵۷، ۵۸۶۸

محمد غوث لاہوری، شاہ: (ج۔۸)۴۸۶۸، (ج۔۱۰)۵۸۶۸

محمد غوث (مرشد عبدالقادر، سلسلۂ قادریہ): (ج۔۶) ۳۵۶۷

محمد غوثی مانڈوی، مولانا: (ج۔۴) ۲۲۰۸، ۲۲۲۲، (ج۔۶) ۳۹۶۷، (ج۔۱۰)۵۹۲۴

محمد فاتح، سلطان: (ج۔۵)۲۶۸۶

محمد فاخر عباسی الٰہ آبادی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۵

محمد فاروق: (ج۔۶)۳۶۱۳

محمد فاروق ابن ابوالقاسم: (ج۔۶)۳۷۰۶

محمد فاروق القادری، پروفیسر سید: (ج۔۲)۷۳۷، (ج۔۵) ۲۹۱۱

محمد فاروق، خواجہ (فرزند مولانا خواجہ عبد الغفور سمرقند پشاوری): (ج۔۱۰)۵۸۶۴

محمد فاضل اعوان مکھڈی، میاں: (ج۔۱۰)۵۹۴۳

محمد فاضل پاپینی، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۹۶، (ج۔۱۰) ۵۸۷۰، ۵۸۸۹

محمد فاضل جان، مولانا: (ج۔۶)۳۷۱۲، ۳۷۵۴

محمد فاضل دُرخانی (عالم وصوفی نقشبندی بلوچستان):

(ج۔۶)۳۷۳۷، (ج۔۱۰)۵۹۵۳

محمد فاضل سندھی نقشبندی: (ج۔۶)۳۸۱۴

محمد فاضل (شاگرد شاہ فقیر اللہ علوی): (ج۔۶)۳۵۶۰

محمد فاضل، ابوعبداللہ: (ج۔۸)۴۵۷۱

محمد فاضل، مولانا (معتقد شیخ سعدی لاہوری): (ج۔۶) ۳۸۹۶

محمد فخمی خضر: (ج۔۵)۲۶۷۴

محمد فدا علی طالب، مولوی: (ج۔۹) ۵۱۵۵، (ج۔۱۰) ۵۹۲۴

محمد فرخ، خواجہ: (ج۔۱)۴۲۶، (ج۔۲)؛ ۵۰۸، ۵۱۰، ۷۰۴، (ج۔۳)۱۳۷۲، ۱۴۵۰، (ج۔۴)۲۲۶۴، ۲۳۹۵، ۲۴۳۹، ۲۴۵۳ ۔ ۲۴۵۴، ۲۷۹۹، ۲۸۰۴، (ج۔۶) ۳۴۳۹، ۳۴۴۴، ۳۹۶۰، ۳۹۶۷(ج۔۸) ۴۶۰۲ ۔ ۴۶۰۴، ۴۶۰۶ ۔ ۴۶۰۸، ۴۶۱۳، ۴۹۷۵ ۔۔ ۴۹۷۶، (ج۔۹) ۵۰۲۵، ۵۴۸۸، ۵۴۹۷، (ج۔۱۰)۵۶۰۲، ۵۶۸۲

محمد فرخ مجددی بن خواجہ محمد سعید، خواجہ: (ج۔۱۰)۵۷۵۸

محمد فرمان، پروفیسر: (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۴) ۲۱۵۳، (ج۔۵) ۲۶۱۴، (ج۔۶) ۳۹۶۷، (ج۔۹) ۵۰۲۸، ۵۱۵۳، ۵۲۵۴، ۵۳۶۱، ۵۳۶۳، ۵۴۰۴ ۔ ۵۴۰۵، (ج۔۱۰)۶۱۱۴ ۔ ۶۱۱۵، ۶۲۴۳، ۶۳۱۲

محمد فرید مجددی، میاں: (ج۔۶)۳۶۹۱

محمد فضل الرحمٰن: (ج۔۲)۷۳۶، (ج۔۶)۳۹۶۷

محمد فضل اللہ: (ج۔۹)۵۰۴۰

محمد فضل اللہ تورپشتی، خواجہ: (ج۔۱۰)۶۲۸۸

محمد فضل اللہ، شاہ: (ج۔۵)۲۵۷۴، (ج۔۱۰)۶۲۴۲

محمد فضل اللہ فاروقی سرھندی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۶۴، ۵۸۷۲، ۵۸۸۶، ۵۸۹۰

محمد فضل اللہ، مولوی (عرف فیض اللہ): (ج۔۱۰)۵۸۸۲

محمد فضل اللہ، خواجہ: (ج۔۶)۳۴۱۸، ۳۴۴۶

محمد فضل اللہ، شیخ (داماد خواجہ معصوم سرہندی): (ج۔۵) ۲۶۶۱ ۔ ۲۶۶۲

محمد فضل اللہ عیدروس، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۵

محمد فضل اللہ قندھاری، حاجی: (ج۔۵)۲۶۶۸

محمد فضل شاہ، پیر (سجادہ نشین نتھیال شریف): (ج۔۱۰) ۵۹۹۶

محمد فضل علی قریشی نقشبندی مجددی، خواجہ: (ج۔۱۰)۵۵۹۴، ۶۰۴۳، ۶۰۴۶ ۔ ۶۰۴۹، ۶۰۵۱ ۔ ۶۰۵۳، ۶۰۶۰ ۔ ۶۰۶۲، ۶۰۶۶، ۶۰۶۹

محمد فقیر بن عبدالحفیظ: (ج۔۶)۳۴۴۳

محمد فقیہ دردمند: (ج۔۴)۲۴۶۵

محمد فیروز (والد مولانا نور محمد مدقق): (ج۔۱۰)۵۸۹۱

محمد فیض احمد اویسی رضوی، علامہ: (ج۔۱) ۲۳، (ج۔۲) ۴۹۰، ۱۰۹۷، (ج۔۳)۱۸۷۴؛ (ج۔۱۰)۶۰۸۶، ۶۲۴۴، ۶۳۲۳ ۔ ۶۳۲۴

محمد فیض اللہ، خواجہ (الد خواجہ نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۶

محمد فیض اللہ تیراہی نقشبندی: (ج۔۶) ۳۸۳۰، ۳۸۷۹ ۔ ۳۸۸۰

محمد فیض علی فیضی: (ج۔۶)۳۷۸۸

محمد فیض مجددی نقشبندی، شاہ: (ج۔۱۰)۶۰۷۲

محمد قاسم بدخشی، خواجہ: (ج۔۸)۴۷۳۰
محمد قاسم جان نعیمی، مولانا: (ج۔۶)۳۶۷۱
محمد قاسم، خواجہ: (ج۔۶)۳۴۹۵
محمد قاسم شاہ بخاری ٹھٹوی، سید: (ج۔۶)۳۶۸۸
محمد قاسم کوہاٹی، سید (فرزند سید عبد اللہ حاجی بہادر کوہاٹی): (ج۔۱۰)۵۸۶۷
محمد قاسم کیانی موہڑوی، شیخ: (ج۔۱۰)۵۹۴۴۔۵۹۴۵، ۵۹۵۷، ۶۰۰۲
محمد قاسم گڑھی یاسین: (ج۔۶)۳۶۹۵
محمد قاسم، مولانا: (ج۔۲)۵۱۰، (ج۔۴)۲۲۳۳، (ج۔۸)۴۵۷۰، (ج۔۹)۵۰۲۴
محمد قاسم موہڑوی، پیر خواجہ: (ج۔۶)۳۷۷۲، ۳۷۸۶، ۳۸۰۷۔۳۸۰۸، ۳۸۱۱۔۳۸۱۲، ۳۸۳۵، ۳۸۵۹، ۳۹۲۴، (ج۔۸)۴۸۶۹
محمد قاسم، وڈیرہ: (ج۔۶)۳۶۱۱
محمد قاسم ہندو شاہ استر آبادی: (ج۔۵)۲۵۶۳، ۲۵۸۰، (ج۔۶)۳۹۶۷
محمد، قاضی شیخ بن عبد الدائم شافعی شاذلی: (ج۔۵)۲۶۷۸
محمد، قاضی میاں (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۷
محمد قاضی (شکارپوری): (ج۔۶)۳۴۴۱
محمد، قاضی (ہمعصر مخدوم عبد الواحد سیوستانی): (ج۔۶)۳۷۰۲
محمد قرۃ العین نقشبندی مجددی، صاحبزادہ: (ج۔۱۰)۶۰۳۱
محمد قزلجی، شیخ: (ج۔۴)۲۵۰۵
محمد قزوینی، امام: (ج۔۵)۲۸۵۴، ۲۸۵۷، (ج۔۶)۳۹۶۷
محمد قصاب آملی: (ج۔۹)۵۳۱۵
محمد قطب بنوری، مولانا سید: (ج۔۱۰)۵۸۷۰
محمد قطب (احوال العارفین): (ج۔۱۰)۵۸۹۳
محمد قطب، سید (نبیرہ آدم بنوری): (ج۔۱۰)۵۸۸۶
محمد قلیج موفق، مولانا: (ج۔۳)۱۷۴۷
محمد قلیج، مولانا: (ج۔۴)۲۴۴۱، (ج۔۷)۴۴۲۲
محمد قلیج، میاں: (ج۔۴)۲۴۲۲
محمد قمر الدین رضوی، مولانا: (ج۔۲)۴۸۳
محمد کابلی، خواجہ: (ج۔۸)۴۹۱۸،
محمد کاظم: (ج۔۵)۲۷۸۴، ۲۷۹۳
محمد کاظم شکارپوری: (ج۔۶)۳۶۹۵
محمد کاظم علی خان قادری رزاقی، مولانا: (ج۔۵)۲۸۷۸، ۲۸۹۲
محمد کاملی، شیخ: (ج۔۵)۳۱۱۸
محمد کبیر احمد مظہر، سید پروفیسر: (ج۔۹)۵۵۸۳۔۵۵۸۴، (ج۔۱۰)۵۵۹۴، ۵۹۶۹
محمد کبیر علی شاہ چوراہی، سید: (ج۔۱۰)۶۴۳۱
محمد کتبی حنفی، شیخ سید: (ج۔۵)۲۶۹۶
محمد کچھوچھوی، مولانا سید محدث: (ج۔۲)۴۹۰، ۱۲۳۸، (ج۔۵)۲۹۰۴، (ج۔۶)۳۶۶۵، (ج۔۱۰)۵۸۰۵
محمد کریم سطانی، علامہ: (ج۔۲)۱۲۴۷
محمد کلاہ: (ج۔۴)۲۲۶۰

محمد کلب علی خاں، نواب: (ج۔۶) ۳۳۴۱

محمد کلہوڑو، حاجی: (ج۔۶) ۳۵۸۷

محمد کمال الدین بکری صدیقی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۷۱، ۳۱۸۸

محمد کمال سنبھلی: (ج۔۱) ۳۰۵-۳۰۶

محمد کوہستانی خراسانی، شمس الدین: (ج۔۶) ۳۹۵۱

محمد گجراتی، مولانا: (ج۔۴) ۲۳۹۴

محمد گلزار، خواجہ: (ج۔۵) ۳۰۰۷، ۳۰۴۵

محمد گیسو دراز، سید: (ج۔۲) ۶۳۱، (ج۔۵) ۲۹۲۳

محمد لاہوری، ملا حاجی: (ج۔۲) ۷۸۵، (ج۔۵) ۲۹۴۹، (ج۔۶) ۳۴۸۱، (ج۔۷) ۴۴۳۹، (ج۔۹) ۵۱۰۱، ۵۱۸۰-۵۱۸۱، ۵۳۰۵

محمد لطیف اللہ، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۸۶

محمد لطیف، حکیم (خلیفہ فیض محمد شاہ قندھاری): (ج۔۱۰) ۵۸۵۹

محمد لقمان کوری، خلیفہ: (ج۔۶) ۳۵۷۰

محمد مآذ، حکیم: (ج۔۶) ۳۵۳۶

محمد ماورائی، ملا شیخ: (ج۔۶) ۳۲۶۵

محمد مبارک، شیخ: (ج۔۶) ۳۹۶۷

محمد مبارک، علامہ: (ج۔۵) ۲۶۷۵-۲۶۷۶، ۲۶۸۲-۲۶۸۳

محمد مبشر احمد، حافظ قاری: (ج۔۶) ۲۳۸۵

محمد مجتبیٰ خان رامپوری، حاجی: (ج۔۵) ۲۸۶۲

محمد مجددی بغوی، میاں حاجی: (ج۔۱۰) ۵۸۸۴-۵۸۸۵

محمد مجددی، ابوالشرف: (ج۔۳) ۸۸۵:

محمد مجددی، شاہ (مرشد فضل احمد معصومی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۷۷

محمد مجذوب بیابانی (بدین): (ج۔۶) ۳۶۸۹، ۳۶۰۳

محمد مجیب، پروفیسر: (ج۔۵) ۲۵۶۴، ۲۵۷۵، ۲۵۸۰، (ج۔۶) ۳۳۸۷، (ج۔۹) ۵۳۸۸، ۵۳۸۹، ۵۳۹۱-۵۳۹۴، ۵۳۹۶-۵۳۹۷، ۵۳۹۹، ۵۴۰۱-۵۴۰۲، ۵۴۰۴-۵۴۰۶، ۵۴۰۸-۵۴۱۰، ۵۴۱۳، ۵۴۱۹، (ج۔۱۰) ۵۸۳۲

محمد مجید الحسن جہلمی، سید: (ج۔۵) ۲۸۸۲

محمد مجید جیلانی، ایڈووکیٹ: (ج۔۱۰) ۶۴۳۲

محمد محبوب الٰہی، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۲۷

محمد محبوب عارف، پروفیسر: (ج۔۱۰) ۶۰۸۷، ۶۰۸۸

محمد محسن بن یحییٰ البکری: (ج۔۱۰) ۵۷۶۲

محمد محسن ترھٹی، مولانا: (ج۔۶) ۳۹۶۲

محمد محسن، حافظ خواجہ: (ج۔۸) ۴۸۶۸، (ج۔۱۰) ۵۹۰۵

محمد محسن دہلوی، حافظ: (ج۔۵) ۲۶۶۹، (ج۔۱۰) ۵۸۹۳، ۶۱۲۳

محمد محسن، سید اسد اللہ شاہ (المعروف مدنی میاں): (ج۔۱۰) ۶۰۷۲

محمد محسن شاہ بخاری، سید: (ج۔۶) ۳۷۴۲

محمد محسن، مولانا: (ج۔۱) ۹۰، (ج۔۶) ۳۳۵۲

محمد محفوظ ٹھٹوی، قاضی: (ج۔۶) ۳۶۸۸

محمد محمود احمد مسعودی، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۳۸۶

محمد محمود الوری، شاہ مفتی: (ج۔۱) ۶۲، (ج۔۶) ۳۳۷۰-۳۳۷۱، ۳۴۴۹، ۳۴۶۳-۳۴۶۴، ۳۵۳۴-۳۵۳۵،

۴۴۸۲، ۴۴۸۸، ۴۶۵۹، ۴۹۲۵، ۴۹۹۰، (ج_۹) ۴۹۹۳_۴۹۹۴، ۵۰۰۰، ۵۰۶۵، ۵۰۷۰، ۵۵۸۲، ۵۵۸۴، (ج_۱۰) ۵۵۸۵_۵۵۸۶، ۵۵۹۲، ۵۵۹۵، ۵۶۸۹، ۵۷۶۳، ۶۱۳۷، ۶۲۴۴ _ ۶۲۴۵، ۶۳۳۰_ ۶۳۳۱، ۶۳۴۲، ۶۴۳۰

محمد مسعود احمد انور حبیبی، صاحبزادہ سید: (ج_۷) ۴۴۷۲

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: (ج_۱) ۱، ۲، ۱۰، ۱۲، ۱۷، ۱۹، ۲۳، ۲۵، ۲۸_۳۲، ۴۱، ۴۵، ۵۰، ۶۲_۶۳، ۶۵_۶۶، ۶۸، ۴۶۲، (ج_۲) ۴۹۰، ۶۹۳_۶۹۴، ۷۷۱، ۸۴۴، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۳_۸۵۴، ۱۰۳۳، ۱۰۳۷، ۱۲۴۶، (ج_۳) ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۳۸۹، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۵۱۱، ۱۶۲۱، ۱۶۵۷ _ ۱۶۵۸، ۱۶۶۲_۱۶۶۳، ۱۷۲۱_۱۷۲۲، ۱۸۶۸، ۱۸۷۴، ۱۸۸۶_۱۸۸۷، (ج_۴) ۲۱۹۸، ۲۲۰۸، ۲۲۲۳، ۲۲۷۵، ۲۲۸۹، ۲۴۴۴، ۲۴۵۱، ۲۵۲۵_۲۵۲۷، (ج_۵) ۲۵۳۶ _ ۲۵۳۸، ۲۵۵۹، ۲۵۷۴ _ ۲۵۷۸، ۲۵۸۰، ۲۶۳۰، ۲۶۹۶، ۲۷۳۲، ۲۸۲۷، ۲۸۳۲، ۲۸۷۵، ۲۸۷۲ _ ۲۸۷۴، ۲۸۸۲، ۲۸۹۵ _ ۲۸۹۶، ۲۹۰۴_ ۲۹۰۸، ۲۹۱۰ _ ۲۹۱۲، ۲۹۱۴، ۲۹۱۸، ۲۹۲۲، ۲۹۴۳_ ۲۹۴۶، ۲۹۷۱، ۳۰۱۱، ۳۰۲۰، ۳۰۲۳، ۳۰۲۸ _ ۳۰۲۹، ۳۰۳۸، ۳۰۴۰، ۳۰۴۲_۳۰۴۳، ۳۰۴۵، ۳۰۵۷، ۳۰۶۱، ۳۰۶۴، ۳۱۰۹ _ ۳۱۱۰، ۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۳۵۸، ۳۳۳۷، ۳۳۳۹، ۳۳۶۷، ۳۳۷۱، ۳۳۷۶، ۳۳۸۴_ ۳۳۸۶، ۳۳۹۰ _ ۳۳۹۱، ۳۳۹۳، ۳۳۹۵، ۳۳۹۷، ۳۴۳۵، ۳۴۴۷، ۳۴۴۹، ۳۶۲۷، ۳۶۳۳، ۳۶۴۰_ ۳۶۴۳، ۳۶۴۶، ۳۶۴۸، ۳۶۸۴_۳۶۸۵، ۳۶۸۲، ۳۷۰۶_ ۳۷۰۸، ۳۷۶۱، ۳۷۷۹، ۳۹۶۷_ ۳۹۶۸، (ج_۷) ۳۹۸۵، ۴۰۰۷، ۴۱۶۷، ۴۲۲۰، ۴۲۷۶، ۴۴۷۸، ۴۴۷۹، (ج_۸) ۴۴۸۱، ۴۴۸۹، ۴۵۶۴، ۴۵۹۹، ۴۶۰۳، ۴۶۱۶_ ۴۶۱۷، ۴۶۷۷، ۴۶۷۹، ۴۷۲۸، ۴۷۳۴، ۴۷۴۸، ۴۷۵۶، ۴۷۶۲، ۴۷۶۵، ۴۸۵۴، ۴۸۶۱، ۴۸۶۳، ۴۸۸۱، ۴۸۹۸، ۴۹۰۱، ۴۹۲۵، ۴۹۳۶_ ۴۹۳۷، (ج_۹) ۴۹۹۳، ۵۰۲۸، ۵۰۲۸، ۵۰۷۰، ۵۱۶۴، ۵۲۰۳، ۵۳۱۹، ۵۵۷۷، ۵۵۸۲، ۵۵۸۳، (ج_۱۰) ۵۵۸۵، ۵۵۹۲_۵۵۹۳، ۵۶۲۲، ۵۶۲۵، ۵۶۹۴، ۵۶۹۶، ۵۷۵۵، ۵۷۶۳، ۵۸۱۳، ۵۹۰۸، ۶۱۱۰، ۶۱۱۹، ۶۲۴۴، ۶۲۷۳_ ۶۲۷۵، ۶۳۱۳_ ۶۳۱۸، ۶۳۲۶، ۶۳۳۲_ ۶۳۳۳، ۶۳۴۱، ۶۳۴۳، ۶۳۶۰، ۶۳۷۸، ۶۴۲۲، ۶۴۹۲، ۶۴۹۴

محمد مسعود دائم پشاوری، شیخ: (ج_۶) ۳۵۵۵، ۳۵۶۰، (ج_۱۰) ۵۹۵۱

محمد مسعود، شیخ: (ج_۸) ۴۵۵۵، ۴۶۰۵، ۴۹۴۴،

محمد مسعود محدث دہلوی، فقیہ الہند شاہ: (ج_۱) ۶۳، (ج_۵) ۲۹۱۲، (ج_۶) ۳۱۲۵، ۳۳۶۷_ ۳۳۶۸، ۳۳۷۰_ ۳۳۷۱، ۳۳۷۳، ۳۳۷۷، ۳۳۹۶، ۳۵۷۴، ۳۶۲۳، ۳۶۲۶، ۳۶۳۴، ۳۶۳۸، ۳۶۴۰، ۳۶۴۵، (ج_۹) ۴۹۹۷، (ج_۱۰) ۶۴۳۰

محمد مسکین باغ دروی، خواجہ: (ج_۱۰) ۵۹۴۴

محمد مسلم سہارنپوری، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج_۱۰) ۶۰۵۶

محمد مشتاق تجاوری، مفتی: (ج_۹) ۵۰۸۷، ۵۱۵۴

محمد مشرف احمد، مفتی علامہ: (ج_۵) ۲۹۰۴، (ج_۶) ۳۳۷۶، ۳۳۸۱، ۳۶۶۵، ۳۶۷۹

محمد مصری، ابو الفضل جمال الدین: (ج_۵) ۲۷۰۲، (ج_۶) ۳۹۴۰

محمد مصری، ابو زہرہ: (ج_۶) ۳۹۶۲

۲۸۰۷، ۲۸۱۱، (ج۔۶) ۳۱۴۲، ۳۱۵۶، ۳۱۶۲_۳۱۶۳،
۳۱۶۷، ۳۱۹۲، ۳۲۰۸، ۳۲۲۵، ۳۲۶۹، ۳۳۱۴، ۳۳۵۲،
۳۳۵۴، ۳۴۱۷_۳۴۱۸، ۳۴۲۶_۳۴۲۸، ۳۴۴۷،
۳۴۵۰_۳۴۵۵، ۳۵۳۱، ۳۶۲۶، ۳۶۹۷، ۳۶۹۹،
۳۷۶۶، ۳۹۰۹، ۳۹۳۵_۳۹۳۶، ۳۶۶۶، ۳۹۶۸،
۳۹۸۲، (ج۔۷) ۴۰۰۱، ۴۰۰۹_۴۰۱۰، ۴۲۰۴_۴۲۰۵،
۴۳۰۸، (ج۔۸) ۴۵۰۰_۴۵۰، ۴۵۳۲،
۴۵۳۶_۴۵۳۷، ۴۵۴۲، ۴۵۴۶، ۴۵۶۷، ۴۵۷۲،
۴۵۷۵، ۴۶۰۳، ۴۶۱۰، ۴۶۱۳_۴۶۱۵، ۴۶۶۳_
۴۶۶۵، ۴۷۴۲، ۴۸۳۳، ۴۸۴۷_۴۸۴۸، ۴۸۶۷،
۴۹۰۶، ۴۹۰۹، ۴۹۳۴، ۴۹۴۳، ۴۹۸۴_۴۹۸۵،
(ج۔۹) ۵۰۱۲، ۵۰۲۵، ۵۰۶۰، ۵۰۶۱، ۵۰۶۳، ۵۰۷۶،
۵۱۸۹، ۵۲۴۹، ۵۲۵۴، ۵۲۵۸، ۵۲۷۴، ۵۳۰۱،
۵۳۶۰، ۵۳۶۴، ۵۳۶۵، ۵۳۶۷، ۵۳۷۵، ۵۳۷۹،
۵۳۸۱، ۵۴۲۰، ۵۴۷۰، ۵۴۸۲، ۵۴۸۴، ۵۴۸۶،
۵۴۸۸، ۵۴۹۱، ۵۴۹۳، ۵۵۰۵، ۵۵۱۰، ۵۵۲۴،
۵۵۲۶، ۵۵۲۹، ۵۵۳۰، ۵۵۳۱، ۵۵۳۴، ۵۵۳۵،
۵۵۴۶، ۵۵۴۷، ۵۵۵۰، ۵۵۵۳، ۵۵۵۴، ۵۵۵۷،
(ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۶۱۵، ۵۶۲۶_۵۶۲۷، ۵۶۶۶،
۵۶۷۲_۵۶۷۳، ۵۶۷۹، ۵۶۸۵، ۵۷۵۵_۵۷۵۹،
۵۷۶۱، ۵۷۶۷_۵۷۷۲، ۵۷۹۹، ۵۸۵۵_۵۸۵۶،
۵۸۶۳_۵۸۶۷، ۵۸۷۲، ۵۸۷۵، ۵۸۷۷،
۵۸۷۹_۵۸۸۰، ۵۸۸۴، ۵۸۸۷، ۵۸۹۳، ۵۸۹۵،
۵۹۰۵، ۵۹۲۸، ۵۹۲۹، ۵۹۷۳، ۶۰۳۶، ۶۰۷۲،
۶۱۰۸، ۶۱۱۱، ۶۱۲۰، ۶۱۲۲_۶۱۲۳، ۶۱۲۶، ۶۱۷۷، ۶۱۸۲،
۶۲۹۵_۶۲۹۶، ۶۲۹۹، ۶۳۵۶، ۶۳۵۹، ۶۳۶۰_
۶۳۶۱، ۶۳۶۳_۶۳۶۴، ۶۳۷۰_۶۳۷۲، ۶۳۷۵

محمد معصوم شاہ، پیرزادہ، مولوی (گجرات): (ج۔۵) ۲۸۸۲

محمد معصوم، شیخ: (ج۔۸) ۴۸۴۶، (ج۔۹) ۵۰۱۳، ۵۰۵۳، ۵۵۵۵

محمد معصوم ضیائے نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۳۰، ۳۲۶۴_۳۲۶۵، ۳۲۶۷، ۳۶۲۳، ۳۶۲۶، (ج۔۱۰) ۵۶۱۶

محمد معصوم کوٹلوی: (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۱۹

محمد معصوم، ملا: (ج۔۵) ۲۵۵۵

محمد معصوم موہڑوی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۱۵۸، ۳۷۵۳، ۳۷۷۵، (ج۔۱۰) ۵۸۰۴

محمد معصوم نقشبندی، خواجہ: (ج۔۱) ۹۴

محمد معصوم نقشبندی، شیخ: (ج۔۱) ۹۹، (ج۔۱۰) ۵۹۰۴

محمد معظم احمد، مفتی ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۳۸۶، ۳۳۹۱، (ج۔۹) ۵۵۳۸

محمد معظم، شہزادہ: (ج۔۳) ۱۸۸۷، (ج۔۴) ۲۲۹۰، ۲۳۳۴

محمد معین ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۴) ۲۴۱۳، ۲۴۴۳، (ج۔۵) ۲۸۰۵، (ج۔۶) ۳۴۳۰، ۳۴۳۵، ۳۴۳۷، ۳۴۴۴، ۳۴۷۳_۳۴۷۵، ۳۵۵۸_۳۵۶۰، ۳۶۰۵، ۳۶۵۲، ۳۶۵۶، ۳۹۶۸

محمد معین نقوی: (ج۔۴) ۲۳۵۴

محمد مغربی، شیخ: (ج۔۴) ۲۲۴۴

محمد مفتی، شیخ: (ج۔۲) ۱۰۱۸

محمد مفید مستوفی: (ج۔۵) ۲۸۵۴، ۲۸۵۸، (ج۔۶) ۳۹۶۸

محمد مقبول الرسول، حافظ (خانقاہ للہ شریف): (ج۔۶) ۳۷۹۷

محمد مقبول، چوہدری (والد پروفیسر محمد حسین آسی): (ج۔۱۰) ۶۰۸۰

محمد مقبول، میاں (والد ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر): (ج۔۶) ۳۹۳۱

محمد مقتدیٰ، شیخ: (ج۔۸) ۴۵۹۳،

محمد مقصود احمد، حافظ پروفیسر: (ج۔۶) ۳۶۲۷

محمد مقصود الٰہی نقشبندی، پروفیسر: (ج۔۶) ۳۶۹۷، (ج۔۱۰) ۶۴۳۲

محمد مقیم بیلائی ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۶۸۷

محمد مقیم ولد سعد اللہ (جھجہ): (ج۔۶) ۳۴۷۵

محمد مکرم احمد، مفتی ڈاکٹر: (ج۔۱) ۳۰، ۳۲، ۱۰۳، ۱۰۵، (ج۔۲) ۴۸۳، ۴۸۹، ۱۰۱۵، (ج۔۴) ۲۵۲۷، (ج۔۵) ۲۵۳۸، ۲۹۰۷، ۲۹۱۴۔۲۹۱۵، (ج۔۶) ۳۳۷۱، ۳۳۷۳، ۳۳۷۶، ۳۳۸۵، ۳۳۸۷، ۳۳۸۹۔۳۳۹۱، ۳۳۹۳، ۳۶۴۴، (ج۔۷) ۳۹۹۲، ۴۰۱۲، (ج۔۸) ۴۹۰۷، ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰، ۵۰۴۳، (ج۔۱۰) ۵۵۹۲، ۵۶۱۳، ۵۶۱۹، ۵۶۳۰، ۵۶۹۶، ۶۴۹۳

محمد مکرم، سید: (ج۔۶) ۳۳۰۱

محمد مکی بن موسیٰ لاہوری: (ج۔۹) ۵۱۸۰

محمد مکی، شیخ سید (خلیفہ محمد مظہر): (ج۔۵) ۲۶۹۵

محمد ممتاز پروفیسر، شیخ: (ج۔۱۰) ۶۰۴۹

محمد ممتاز شامی، شیخ: (ج۔۱۰) ۶۰۴۶

محمد منان رضا خان، علامہ: (ج۔۵) ۲۹۰۵، (ج۔۶) ۳۶۴۲

محمد منصور مسعودی، سید: (ج۔۱۰) ۶۴۳۰

محمد منظور احمد، مفتی: (ج۔۸) ۴۸۶۹،

محمد منظور مدیر: (ج۔۳) ۱۲۹۸

محمد منظور نعمانی: (ج۔۲) ۷۷۹، ۷۹۲، (ج۔۴) ۱۹۴۱، ۲۱۶۷، ۲۲۲۳، (ج۔۵) ۲۵۸۰، ۲۶۵۱، ۲۸۹۵، (ج۔۶) ۳۳۵۹، ۳۶۴۰، (ج۔۹) ۵۰۲۸، (ج۔۱۰) ۶۳۳۳، ۶۳۰۲

محمد منیر اعوان طبی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۹

محمد منیر (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴) ۲۴۷۱

محمد منیر، قاضی: ۶: ۲۳۳۶

محمد منیر ناصر نقشبندی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۳

محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۷۹۹

محمد مودود، شیخ: (ج۔۱) ۴۵۲

محمد موسیٰ امرتسری، حکیم: (ج۔۱) ۳۰، (ج۔۴) ۲۵۲۵، (ج۔۵) ۲۵۳۶، ۲۶۲۷، ۲۶۳۱، ۲۷۲۳۔۲۷۲۴، ۲۹۰۶، (ج۔۸) ۴۵۷۶، ۴۸۴۴، (ج۔۹) ۵۵۳۷، (ج۔۱۰) ۵۸۱۰، ۶۳۳۳

محمد موسیٰ جان، مولانا: (ج۔۶) ۳۹۱۸

محمد موسیٰ، فقیر: (ج۔۶) ۳۶۹۰۔۳۶۹۱

محمد موسیٰ معصومی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۷

محمد موسیٰ، مولوی: (ج۔۶) ۳۳۸۲

محمد مولانا حاجی: (ج۔۸) ۴۵۹۴،

محمد، مولانا: (ج۔۹) ۵۱۹۱

محمد، مولوی قندھاری (فرزند ضیاء الدین اچکزئی): (ج۔۵) ۲۶۴۶

محمد، مولوی (فرزند مولوی عبدالقادر نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۵۷

محمد مہدی بن احمد بن علی یوسف الفاسی: (ج۔۲) ۶۵۲

محمد مہدی سکلاوی خلوتی الجزائری، شیخ: (ج_۵) ۲۶۸۲

محمد مہدی مجددی، شیخ: (ج_۱۰) ۵۸۷۹، ۵۸۹۳

محمد میاں برکاتی بھوپالی، میاں: (ج_۱۰) ۶۰۷۳

محمد میاں ثمر دہلوی، مفتی: (ج_۶) ۳۳۸۱

محمد میاں (خانقاہ حامدیہ ملتان): (ج_۶) ۳۷۹۵

محمد میاں، شیخ: (ج_۱) ۳۶۰

محمد میاں صدیقی: (ج_۲) ۷۳۶

محمد میاں (مصنف علماء ہند کا شاندار ماضی): (ج_۲) ۷۴۰، ۷۶۸، (ج_۳) ۱۲۹۸، ۱۳۷۱، (ج_۴) ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، (ج_۵) ۲۷۶۰، (ج_۶) ۳۹۶۸، (ج_۹) ۵۰۲۸، ۵۰۴۱، ۵۰۴۹، ۵۱۵۴

محمد، میاں (نواسہ مخدوم آدم ٹھٹوی): (ج_۶) ۳۴۷۶

محمد میر آغا جان: (ج_۱۰) ۶۱۲۵

محمد میرداد قاری عرب: (ج_۶) ۳۵۵۸

محمد ناصر الدین الہانی: (ج_۶) ۳۹۶۸

محمد نامدار شاہ، خواجہ ہادی: (ج_۹) ۵۵۸۴، (ج_۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۳۷، ۵۹۴۱، ۵۹۹۵_۶۰۰۰، ۶۰۰۸، ۶۰۷۲

محمد نبی بخش حلوائی، مولانا: (ج_۶) ۳۷۷۴_۳۷۷۵، ۳۹۳۲

محمد نبی، خواجہ (فرزند خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۸

محمد نجات اللہ صدیقی، ڈاکٹر: (ج_۲) ۷۳۶، (ج_۶) ۳۹۶۸

محمد نجم الدین غزی: (ج_۶) ۳۱۶۸

محمد نجم الدین کردی، شیخ: (ج_۵) ۲۸۶۱

محمد نجیب میاں مارہروی: (ج_۵) ۲۹۱۳

محمد نذر احمد: (ج_۶) ۳۶۵۱

محمد نذیر احمد دیوبندی، حاجی: (ج_۴) ۲۳۹۶

محمد نذیر رانجھا: (ج_۱۰) ۵۸۹۴، ۵۹۰۲، ۵۹۴۷، ۶۰۵۶

محمد نسیم احمد نقشبندی: (ج_۱۰) ۶۴۴۳

محمد نسیم صدیقی دہروی، ملا: (ج_۱۰) ۵۸۸۰

محمد نصیر احمد مجددی، میاں: (ج_۱۰) ۵۸۸۴_۵۸۸۵

محمد نصیر ملک، ملا (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج_۱۰) ۵۹۳۷

محمد نظام الدین (فرزند کمال الدین): (ج_۵) ۲۸۴۹

محمد نعمان بدخشی برہان پوری، میر: (ج_۱) ۳۰۹، ۴۲۳، (ج_۲) ۷۶۵، ۹۹۴، ۱۰۱۷، ۱۱۱۷، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، (ج_۳) ۱۳۷۳، ۱۴۱۲، ۱۴۵۳، ۱۵۹۷، ۱۸۴۵، (ج_۵) ۲۵۷۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۷، ۲۷۳۶، ۲۷۴۸، ۲۷۵۵، (ج_۶) ۳۴۴۳، (ج_۸) ۴۶۵۲، (ج_۹) ۵۲۹۰، ۵۴۹۲، (ج_۱۰) ۵۶۵۸، ۵۷۲۳، ۵۷۳۸، ۶۱۲۳_۶۱۲۴، ۶۲۵۴

محمد نعمان بن شمس الدین: (ج_۸) ۴۶۶۸_۴۶۶۹، ۴۶۷۳

محمد نعمان شیخ (مصنف "اعلام الہدیٰ"): (ج_۱۰) ۵۷۶۲

محمد نعمان کشمی، خواجہ میر: (ج_۱) ۳۱۹، (ج_۲) ۵۰۹، ۶۹۰، ۷۲۶، ۹۲۷_۹۲۸، ۱۱۴۳، (ج_۳) ۱۶۰۳، ۱۷۵۸، ۱۸۶۹، (ج_۴) ۲۰۲۸، ۲۳۶۵_۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۴۱۵_۲۴۱۹، ۲۴۲۳_۲۴۲۴، ۲۴۲۶، ۲۴۳۰، ۲۴۳۴_۲۴۳۵، ، (ج_۷) ۴۱۷۵، ۴۱۷۷، (ج_۸) ۴۵۲۶، ۴۵۲۸، ۴۵۵۴، ۴۵۵۸، ۴۶۷۴،

۴۸۳۳، ۴۸۶۷، (ج۔۹) ۵۰۲۴۔۵۰۲۵، ۵۱۹۳، ۵۲۳۲، ۵۲۵۳، ۵۴۷۶، ۵۴۸۹، ۵۵۱۷، ۵۵۱۹
محمد نعیم الدین علوی، مولانا: (ج۔۹) ۵۳۶۷
محمد نعیم الدین مرادآبادی، مولانا سید: (ج۔۱۰) ۵۸۰۳۔ ۵۸۰۴، ۵۹۷۱
محمد نعیم اللہ: (ج۔۲) ۱۲۲۸
محمد نعیم اللہ خان خیالی: (ج۔۵) ۲۶۳۰، ۲۶۷۱، (ج۔۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۲۷
محمد نعیم اللہ مراد آبادی، صدرالافاضل مولانا: (ج۔۵) ۲۹۰۴
محمد نعیم طاہر رضوی: (ج۔۱۰) ۶۴۴۰
محمد نعیم کابلی، اخوند مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۶۸، ۵۸۷۳، ۵۸۸۸، ۵۸۹۱
محمد نعیم، مولوی (عرف مسکین شاہ): (ج۔۱۰) ۵۸۸۲
محمد نقشبند ثانی خواجہ، شیخ: (ج۔۱) ۸۱، (ج۔۲) ۱۱۴۸، (ج۔۴) ۲۰۵۵، ۲۲۸۵، ۲۴۵۲، (ج۔۵) ۲۶۶۱، ۲۶۶۶۔ ۲۶۶۷، ۲۸۰۰۔۲۸۰۱، ۲۸۰۶، ۲۸۱۶، (ج۔۶) ۳۴۱۷، (ج۔۸) ۴۸۶۷،
محمد نقشبند، خواجہ (فرزند خواجہ معصوم): (ج۔۴) ۲۱۸۱۔ ۲۱۸۲، (ج۔۵) ۲۷۸۲، (ج۔۶) ۳۶۹۷، (ج۔۹) ۵۵۳۱
محمد نقشبند، شیخ: (ج۔۹) ۵۵۵۰، ۵۵۵۰، ۵۵۵۷، ۵۵۶۴
محمد نقشبند مجددی سرہندی، خواجہ: (ج۔۱۰) ۵۹۳۵، ۶۱۰۸
محمد نقشبندی، شاہ: (ج۔۱۰) ۶۰۷۲
محمد نقشبندی، صاحبزادہ ابوطاہر: (ج۔۱۰) ۶۴۴۳
محمد نقی علی خاں قادری بریلوی: (ج۔۵) ۲۸۷۸۔۲۸۷۹
محمد نواز خالد، پروفیسر: (ج۔۱۰) ۵۸۹۰
محمد نواز عارف، سلطان: (ج۔۱۰) ۵۹۵۳
محمد نواز، مولوی (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۸۲
محمد نورالعین نقشبندی مجددی، صاحبزادہ: (ج۔۱۰) ۶۰۳۱
محمد نوراللہ بصیرپوری، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۰۴
محمد نور پوپلزئی قندھاری ملا: (ج۔۶) ۳۷۲۴
محمد نور قندھاری، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۹۵۸
محمد نوید اقبال مجددی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۱
محمد نیر مجددی ابوالرضا: (ج۔۷) ۴۴۷۸
محمد نیشاپوری، میر: (ج۔۲) ۱۲۲۱
محمد نیّر مجددی، ابوالرضا، مفتی: (ج۔۸) ۴۴۸۸، ۴۶۴۹
محمد واسع، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۹۸۹
محمد واصل (خلیفہ حضرت مظہرؒ): (ج۔۴) ۲۴۷۱
محمد وامق احمد: (ج۔۳) ۱۸۷۴
محمد وجیہ الدین، پروفیسر شیخ: (ج۔۵) ۲۶۲۹
محمد وجیہ الدین نقشبندی، شیخ: (ج۔۱۰) ۶۱۶۴
محمد وصی الدین خان، پروفیسر: (ج۔۸) ۴۸۴۴،
محمد وقاص ہاشمی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۳۲
محمد وکیل احمد، پروفیسر: (ج۔۹) ۵۵۸۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۲، ۵۶۳۳
محمد ولی وارثی: (ج۔۱۰) ۶۰۷۶
محمد ہادی بخش ابن الصدیق: (ج۔۲) ۴۸۹، ۹۱۱

محمد ہادی بن مروج: (ج۔۹)۵۵۵۴

محمد ہادی سرہندی، شیخ: (ج۔۱) ۸۵، (ج۔۵) ۲۸۰۱۔۲۸۰۲(ج۔۶) ۳۹۶۸، (ج۔۹) ۵۵۵۳، (ج۔۱۰) ۵۸۷۵، ۶۲۹۵۔۶۲۹۶

محمد ہارون: (ج۔۱۰)۶۴۹۴

محمد ہاشم: (ج۔۴)۲۲۳۴، ۲۲۳۸، ۲۴۲۲

محمد ہاشم بگھاروی، خواجہ: (ج۔۱۰)۵۹۴۲

محمد ہاشم بن عبدالرحمٰن تاجی خلوتی، شیخ: (ج۔۶)۳۴۳۸

محمد ہاشم بوبکائی، مخدوم (دادو): (ج۔۶)۳۶۹۰

محمد ہاشم ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۵)۲۸۰۵، ۲۸۸۴، (ج۔۶) ۳۴۱۶، ۳۴۳۵، ۳۴۴۰۔۳۴۴۱، ۳۴۴۳، ۳۴۴۷، ۳۴۴۹، ۳۴۵۳۔۳۴۵۴، ۳۵۵۸، ۳۶۰۵، ۳۶۵۱۔۳۶۵۳، ۳۶۵۵۔۳۶۵۹، ۳۶۶۶

محمد ہاشم ٹھٹوی، مخدوم: (ج۔۱۰)۶۱۲۷

محمد ہاشم جان مجددی سرہندی، مولانا: (ج۔۳) ۱۴۰۶، (ج۔۴)۲۲۱۶، ۲۴۴۴، (ج۔۵)۲۵۹۷۔۲۵۹۸، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۱۳، ۲۷۳۸، ۲۸۰۸، ۲۸۱۵، ۲۹۲۵۔۲۹۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۴۳، (ج۔۶) ۳۴۴۴۔۳۴۴۵، ۳۴۴۹، ۳۵۹۹، ۳۶۰۱، ۳۶۱۳، ۳۶۵۹۔۳۶۶۰، ۳۶۶۵، ۳۷۰۷، (ج۔۹) ۵۵۷۳، (ج۔۱۰) ۵۶۹۵، ۶۱۰۷، ۶۱۱۱، ۶۱۱۹، ۶۱۲۳، ۶۱۲۶، ۶۱۲۹، ۶۲۸۸

محمد ہاشم خادم، مولانا: (ج۔۴)۲۳۹۴

محمد ہاشم خافی خاں: (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۸۰، (ج۔۶) ۳۹۶۹

محمد ہاشم، خواجہ (خانقاہ بگھار شریف راولپنڈی): (ج۔۶) ۳۷۸۲

محمد ہاشم، خواجہ: (ج۔۲)۱۷۷

محمد ہاشم درس: (ج۔۶)۳۶۰۳

محمد ہاشم، شیخ: (ج۔۶)۳۹۶۹

محمد ہاشم کردی، مخدوم: (ج۔۶)۳۳۲۷

محمد ہاشم کشمی، خواجہ: (ج۔۱) ۱۱، ۱۸، ۲۸، ۸۵، ۲۹۷، ۳۰۵۔۳۰۶، ۳۷۷، ۴۰۸۔۴۰۹، ۴۱۱۔۴۱۵، ۴۱۷۔۴۲۰، ۴۲۳، ۴۲۹۔۴۳۰، ۴۴۹۔۴۵۰، ۴۵۲، (ج۔۲) ۵۱۱، ۶۸۵، ۷۵۲، ۷۰۳، ۹۲۸، ۱۱۱۸، (ج۔۳) ۱۲۹۷، ۱۳۶۵، ۱۳۷۳، ۱۴۰۶، ۱۴۵۰، ۱۴۵۲، ۱۶۶۱، ۱۷۱۰، ۱۷۲۲، ۱۸۷۰، ۱۸۸۶۔۱۸۸۷، (ج۔۴) ۱۹۴۰، ۲۰۵۴، ۲۲۴۰، ۲۳۶۷۔۲۳۶۸، ۲۳۸۴، ۲۳۹۳، ۲۴۱۸۔۲۴۲۱، ۲۴۳۳، ۲۴۳۵، ۲۴۵۳، (ج۔۵)۲۵۷۱، ۲۵۷۴، ۲۵۸۱، ۲۶۱۱۔۲۶۱۲، ۲۶۱۵، ۲۶۱۷، ۲۶۳۴۔۲۶۳۷، ۲۶۴۱، ۲۶۶۲، ۲۷۳۵۔۲۷۳۶، ۲۷۴۸، ۲۷۵۴۔۲۷۵۵، ۲۷۵۹۔۲۷۶۰، ۲۷۷۰، ۲۷۹۸، ۲۸۱۶، ۲۸۳۰، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، (ج۔۶) ۳۳۴۸، ۳۳۹۳، ۳۹۴۲، ۳۹۶۹، (ج۔۷)۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۱۶۸، ۴۲۲۰، ۴۲۳۱، (ج۔۸) ۴۵۷۰۔۴۵۷۱، ۴۵۷۸، ۴۶۵۹، ۴۶۶۶، ۴۶۷۴، ۴۷۳۰، ۴۸۱۳، ۴۸۳۳، ۴۸۵۴، ۴۸۶۱، ۴۸۶۴، ۴۸۶۷، ۴۹۰۹۔۴۹۱۰، ۴۹۵۲، ۴۹۵۴۔۴۹۵۵، (ج۔۹) ۵۰۲۵۔۵۰۲۶، ۵۰۴۰، ۵۰۵۱، ۵۰۶۳، ۵۰۷۰، ۵۱۱۹، ۵۱۵۴، ۵۲۲۶۔۵۲۲۷، ۵۲۳۳، ۵۲۳۸، ۵۲۴۳۔۵۲۴۴، ۵۲۴۶۔۵۲۴۷، ۵۲۵۰، ۵۲۷۶، ۵۲۹۲، ۵۳۱۰۔۵۳۱۱، ۵۳۳۷، ۵۳۶۵، ۵۳۹۷، ۵۴۸۹۔۵۴۹۲، ۵۵۰۷، ۵۵۱۹، ۵۵۸۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۶۳۲، ۵۶۵۸، ۵۶۶۹، ۵۶۹۴، ۵۷۲۳، ۵۷۳۲، ۵۷۳۸، ۵۷۷۲۔۵۷۷۳، ۵۸۸۵، ۵۸۶۳، ۵۹۱۴، ۵۹۱۶، ۵۹۲۴، ۵۹۷۳، ۶۱۱۱، ۶۱۳۱، ۶۱۳۳، ۶۲۱۸، ۶۲۳۲، ۶۲۴۷، ۶۲۵۱_۶۲۵۲، ۶۲۵۴، ۶۲۵۹، ۶۲۷۳

محمد ہاشم، مولانا: (ج_۳) ۱۳۷۱، (ج_۶) ۳۵۸۰_۳۵۸۱

محمد ہالائی، الحاج: (ج_۶) ۳۶۹۲

محمد ہدایت علی جے پوری: (ج_۱۰) ۶۱۰۵

محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی: (ج_۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۱۹

محمد ہمایوں عباس شمس، پروفیسر ڈاکٹر: (ج_۱) ۲۱، ۲۶، ۱۰۲، (ج_۲) ۶۶۳، ۷۶۹، ۱۲۴۷، (ج_۳) ۱۷۷۱، (ج_۶) ۳۹۷۲، (ج_۸) ۴۹۹۱، (ج_۹) ۵۰۰۱، ۵۲۰۹

محمد یار، خواجہ: (ج_۴) ۲۲۶۰

محمد یار، فقیر: (ج_۸) ۴۹۸۰،

محمد یار، مولانا (استاد خواجہ نور محمد): (ج_۶) ۳۷۸۶

محمد یاسین اختر مصباحی، مولانا: (ج_۵) ۲۹۱۱

محمد یاسین امجدی، علامہ: (ج_۵) ۲۹۱۳

محمد یاسین، ڈاکٹر: (ج_۴) ۲۰۳۲، (ج_۵) ۲۵۷۱، ۲۵۸۰

محمد یاسین، مولانا: (ج_۶) ۳۳۳۱

محمد یحیٰ، ابوالغیاث (المشہور نور محمد): (ج_۱۰) ۵۸۹۱

محمد یحیٰ اٹکی، شیخ (حضرت جی بابا اٹکی): (ج_۱۰) ۵۸۶۹_۵۸۷۰، ۵۸۷۳_۵۸۷۶، ۵۹۲۸_۵۹۳۶

محمد یحیٰ پشاوری (فرزند قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج_۱۰) ۵۸۸۱

محمد یحیٰ ثالث ٹھٹوی، قاضی: (ج_۶) ۳۶۸۸

محمد یحیٰ، خلیفہ: (ج_۱) ۱۰۶، (ج_۲) ۴۸۳

محمد یحیٰ، خواجہ (فرزند مجدد الف ثانی): (ج_۱) ۴۲۶، (ج_۲) ۵۱۰، ۷۶۸، (ج_۳) ۱۳۷۲، (ج_۴) ۲۲۶۴، ۲۴۵۳، (ج_۵) ۲۸۰۳، ۲۸۰۵_۲۸۰۶، (ج_۶) ۳۹۶۹، (ج_۸) ۴۶۰۳_۴۶۰۴، ۴۶۱۴_۴۶۱۵، ۴۸۶۷، ۴۹۰۸، (ج_۹) ۵۰۲۵، ۵۳۴۰، ۵۴۸۸، (ج_۱۰) ۵۶۷۲، ۵۷۵۵

محمد یحیٰ، سید: (ج_۱) ۳۹۹، ۴۰۲، (ج_۲) ۷۰۳، (ج_۴) ۲۳۹۵، ۲۳۷۰، (ج_۶) ۳۹۶۹

محمد یحیٰ، شیخ: (ج_۳) ۱۴۵۱، (ج_۹) ۵۵۵۳، ۵۵۵۷

محمد یحیٰ، مولانا: (ج_۶) ۳۸۵۷

محمد یزدانی، ملا قاضی: (ج_۲) ۷۷۸

محمد یزدی جونپوری، قاضی ملآ: (ج_۴) ۲۰۰۲، (ج_۶) ۲۵۵۵

محمد یعقوب: (ج_۶) ۳۳۵۳، ۳۳۹۴

محمد یعقوب چرخی، مولانا: (ج_۴) ۲۲۵۰_۲۲۵۱

محمد یعقوب خاں، امیر: (ج_۱) ۴۰۱، (ج_۶) ۳۳۱۹، ۳۳۴۱

محمد یعقوب، خواجہ (فرزند خواجہ محمد ہاشم بگھاری): (ج_۱۰) ۵۹۴۲

محمد یعقوب، درویش بن مولانا محمد ابراہیم: (ج_۶) ۳۷۸۸

محمد یعقوب، شیخ: (ج_۹) ۵۵۲۵

محمد یعقوب، قاضی: (ج_۸) ۴۹۳۱

محمد یعقوب کوہائی، سید (فرزند سید عبد اللہ بہادر کوہائی): (ج_۱۰) ۵۸۶۷

محمد یعقوب، مولانا خواجہ: (ج_۶) ۳۷۸۳

محمد یعقوب، مولانا صوفی (ڈھاکہ): (ج_۶) ۳۸۵۴

محمد یعقوب، میر: (ج۔۴) ۲۲۸۴

محمد یعقوب، میر قاضی بنگال: (ج۔۵) ۲۵۵۵

محمد یوسف اٹکی، مولوی: (ج۔۱۰) ۵۹۲۹، ۵۹۴۶

محمد یوسف السقا، شیخ: (ج۔۲) ۹۹۱، ۱۲۱۰، (ج۔۵) ۲۸۶۰

محمد یوسف باڑی، حافظ: (ج۔۱۰) ۶۴۳۰

محمد یوسف بنوری (نیو ٹاؤن کراچی): (ج۔۶) ۳۵۴۹، ۳۹۶۹

محمد یوسف، چوہدری: (ج۔۱۰) ۶۴۴۲

محمد یوسف، حافظ علامہ: (ج۔۶) ۳۵۱۱

محمد یوسف خیارین شریف، مخدوم: (ج۔۶) ۳۶۹۴

محمد یوسف سمرقندی، مولانا: (ج۔۸) ۴۵۵۰،

محمد یوسف، شیخ: (ج۔۷) ۴۴۶۱، (ج۔۹) ۵۲۱۴

محمد یوسف، صاحبزادہ: (ج۔۶) ۳۴۴۶

محمد یوسف علی نگینہ، حاجی علامہ: (ج۔۱۰) ۶۴۴۲

محمد یوسف کوہاٹی، سید (فرزند سید عبداللہ حاجی بہادر کوہاٹی): (ج۔۱۰) ۵۸۶۷

محمد یوسف کوج، علامہ: (ج۔۵) ۲۷۲۱

محمد یوسف، کھیاری: (ج۔۶) ۳۴۴۱

محمد یوسف گیلانی، سید: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴

محمد یوسف مجددی: (ج۔۷) ۴۴۷۹، ، ج۔۸) ۴۴۸۹

محمد یوسف مجددی (مصنف جواہر مجددیہ): (ج۔۱۰) ۵۸۹۴، ۵۹۰۲، ۵۹۴۷

محمد یوسف (مرید خواجہ عبدالرحمٰن جان مجددی): (ج۔۶) ۳۴۹۸

محمد یوسف، مولانا: (ج۔۶) ۳۸۵۶، (ج۔۹) ۵۱۲۶، ۵۳۷۷، (ج۔۱۰) ۶۲۵۹

محمد یوسف، میاں: (ج۔۱۰) ۶۴۴۲

محمد یوسف میمن (دادو): (ج۔۶) ۳۴۴۲

محمد یوسف نقشبندی، مولانا سید: (ج۔۹) ۵۵۸۴، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۷۷۔۵۹۷۹، ۵۹۸۲

محمد یوسف ہمدانی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۴۵۔۲۲۴۶

محمد یونس (استاد میاں محمد عمر چمکنی): (ج۔۶) ۳۸۹۶

محمد یونس باڑی مظہری، الحاج: (ج۔۳) ۱۸۸۸، (ج۔۴) ۲۵۰۴، (ج۔۵) ۳۱۱۸۔۳۱۱۹، (ج۔۶) ۳۱۳۰۔۳۱۳۱، ۳۲۹۵، ۳۸۰۱، (ج۔۱۰) ۶۳۱۸، ۶۳۴۲

محمد یونس دانش: (ج۔۱۰) ۶۴۳۸

محمد یونس گیلانی، اخوند مولانا: (ج۔۱۰) ۵۸۶۹، ۵۸۸۹

محمد یونس مرادآبادی، مولان (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

محمد یٰسین شاہ، پیر (المعروف بہ پیر جھنڈا): (ج۔۶) ۳۵۷۱

محمد یٰسین (مصنف): (ج۔۵) ۲۵۷۹

محمد یٰسین مظہر صدیقی: (ج۔۸) ۴۹۹۱، (ج۔۹) ۵۰۰۱، ۵۰۷۳

محمد، مولانا شیخ (عم مولانا غلام محی الدین قصوری): (ج۔۱۰) ۶۰۳۴

محمدی صاحبزادہ (فرزند خلیفہ میاں محمد عمر چمکنی): (ج۔۶) ۳۸۹۹

محمدی صدیقی مرغزی بن گل محمد مرغزی: (ج۔۱۰) ۵۸۷۸

محمود: (ج۔۳) ۱۵۰۱

محمود آلوسی علامہ ابو الفضل: (ج۔۷) ۴۳۶۱، ۴۲۶۲، ۴۲۶۸، ۴۲۷۱، ۴۲۷۴، (ج۔۹) ۵۲۹۶، ۵۳۱۷، (ج۔۱۰) ۵۶۲۸ .

محمود احمد برکاتی، سید: (ج۔۱۰) ۵۷۶۲

محمود احمد خان، حکیم (دہلوی): (ج۔۶) ۳۷۵۶

محمود احمد دہلوی، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۳۹۱

محمود احمد رضوی، سید: (ج۔۵) ۲۹۱۳، (ج۔۱۰) ۵۸۱۱

محمود احمد سلامی، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۹۱۳

محمود احمد، شیخ: (ج۔۲) ۷۳۵۔۷۳۶، (ج۔۳) ۱۴۵۳، (ج۔۶) ۳۹۶۹

محمود احمد غازی، ڈاکٹر: (ج۔۲) ۷۳۶، (ج۔۶) ۳۹۶۹، (ج۔۷) ۴۴۷۹، (ج۔۸) ۴۴۸۹، ۴۸۱۱

محمود احمد قادری، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۹۲، ۲۹۱۱، (ج۔۶) ۳۹۶۹، (ج۔۱۰) ۵۸۰۹

محمود احمد کانپوری، مولانا: (ج۔۵) ۲۷۰۱، (ج۔۶) ۳۹۶۹

محمود اختر، حافظ ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۶۳۰۸

محمود اسعد جوشان: (ج۔۶) ۳۲۷۱۔۳۲۷۲، ۳۲۸۳

محمود الحسن عارف، ڈاکٹر: (ج۔۳) ۱۲۸۹، (ج۔۶) ۳۴۱۲

محمود الحسن نقشبندی، میاں: (ج۔۱۰) ۶۴۴۰

محمود الفرازی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۶۷۷

محمود، امیر مبارز الدین بن مظفر: (ج۔۵) ۲۸۴۸

محمود انجیر فغنوی، خواجہ: (ج۔۱) ۲۴۸، (ج۔۴) ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۶۰، (ج۔۶) ۳۲۹۸، ۳۹۸۰، (ج۔۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۳، ۴۸۶۶

محمود ایس۔ ایف: (ج۔۵) ۲۵۷۶، ۲۵۰۱۰

محمود بغدادی، مولانا (برادر شیخ خالد بغدادی نقشبندی): (ج۔۱۰) ۶۳۸۹، ۶۳۹۲، ۶۳۹۷

محمود بن حسین (افضلی حازقی گیلانی): (ج۔۶) ۳۱۵۵

محمود بن سلیمان (حاکم غزنی): (ج۔۳) ۱۳۶۵

محمود بن عباس عبدلانی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۲۸

محمود بن غیلان: (ج۔۲) ۵۲۱، (ج۔۷) ۴۳۰۴

محمود بن لبید: (ج۔۲) ۵۶۰، ۵۶۲، (ج۔۷) ۴۴۰۳

محمود بن محمد (والد ابو المفاخر زوزنی): (ج۔۵) ۲۸۴۸

محمود پاشا: ۷(ج۔۶) ۳۲۷

محمود پنچوانی: (ج۔۳) ۱۵۱۲

محمود جونپوری، ملا: (ج۔۹) ۵۱۴۷

محمود، حاجی: (ج۔۱۰) ۶۴۹۴

محمود حسن، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۶۶۸

محمود حسین بریلوی، پروفیسر (روہیل کھنڈ یونیورسٹی): (ج۔۵) ۲۹۱۰

محمود حسین خاں نازاں چشتی سلیمانی: (ج۔۶) ۳۸۸۷

محمود حسین، ڈاکٹر: (ج۔۴) ۲۲۱۷، (ج۔۹) ۵۵۶۸

محمود خان، سلطان (حکومت عثمانیہ): (ج۔۶) ۳۲۸۴

محمود خان، شاہ (حاکم قندھار): (ج۔۶) ۳۷۱۳

محمود، خلیفہ (چانڈیو): (ج۔۶) ۳۴۳۳

محمود، خلیفہ (قریہ گنور خان): (ج۔۶) ۳۴۳۲

محمود، خواجہ: (ج۔۹) ۵۳۲۸

محمود، خواجہ (مرشد سید عبداللہ شاہ): (ج۔۶) ۳۴۹۵

محمود سامی، رمضانوگلو: (ج۔۶) ۳۲۷۱

محمود سماسی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۶۱

محمود سمنانی، سید: (ج۔۷) ۴۰۹۷

محمود، سید (مکتوب الیہ امام ربانی): (ج۔۲) ۱۰۰۶

محمود، سید: (ج۔۷) ۴۴۳۱

محمود شاشی، خواجہ: (ج۔۴) ۲۲۶۲

محمود شاہ، سید (سجادہ نشین پیر سید ولایت شاہ گجرات): (ج۔۶) ۳۷۹۶

محمود شاہ غازی (والی ہرات): (ج۔۶) ۳۸۷۶۔۳۸۷۷

محمود شاہ (فرزند تیمور شاہ): (ج۔۶) ۳۷۰۵

محمود شاہ گجراتی، سید: (ج۔۹) ۵۵۷۵، (ج۔۱۰) ۵۸۰۴

محمود شکری آلوسی، سید: (ج۔۹) ۵۲۵۲

محمود، شیخ: (ج۔۴) ۲۵۰۸، ۲۵۱۰، (ج۔۶) ۳۲۸۵، ۳۴۳۳، (ج۔۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸، (ج۔۱۰) ۵۹۳۸

محمود شیرازی، مولانا: (ج۔۶) ۳۹۲۰

محمود علی پشاوری، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

محمود علی مسعودی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۰

محمود غزنوی، سلطان: (ج۔۱) ۳۹۵، (ج۔۲) ۸۱۱، (ج۔۳) ۱۳۶۳، (ج۔۴) ۲۰۱۵، ۲۰۴۷۔۲۰۴۸، ۲۰۷۹، ۲۰۶۳، ۲۰۸۳، ۲۲۴۵، (ج۔۶) ۳۴۰۲، ۳۶۹۷، ۳۸۶۹، (ج۔۸) ۴۷۹۷، (ج۔۱۰) ۵۸۲۳

محمود، قاری انصاری (جد اعلیٰ شیخ محمد عابد سندھی): (ج۔۶) ۳۶۲۰

محمود کدکنی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۸۰

محمود کرایائی، خلیفہ: (ج۔۶) ۳۵۷۰

محمود گجراتی، حافظ: (ج۔۳) ۱۳۷۴، (ج۔۴) ۲۴۳۶۔۲۴۳۷، (ج۔۶) ۳۲۸۴

محمود مدراسی بن صبغۃ اللہ: (ج۔۶) ۳۹۶۹

محمود مزدقانی، شیخ: (ج۔۱) ۲۳۳

محمود، ملا: (ج۔۳) ۱۶۰۳، (ج۔۴) ۲۴۱۷

محمود، مولانا: (ج۔۲) ۱۲۱۵

محمود، میاں: (ج۔۶) ۳۴۲۷

محمود نظامانی، گڑیہ والے: (ج۔۶) ۳۵۷۰

محمود نظامی: (ج۔۵) ۲۹۱۰، ۲۹۴۳، ۳۰۲۰، ۳۰۲۶، ۳۰۴۲، ۳۰۴۵

محمود ہالائی، مجذوب: (ج۔۶) ۳۶۹۳

محی الدین القاب: (ج۔۲) ۱۱۲۶

محی الدین، ابو الظفر: (ج۔۹) ۵۰۳۶

محی الدین بن احمد خانی، شیخ: (ج۔۵) ۲۷۰۲

محی الدین، سید (فرزند سید میر عبد اللہ بخاری اکبر پوری): (ج۔۱۰) ۵۸۷۶

محی الدین، شیخ: (ج۔۲) ۱۰۲۲، (ج۔۹) ۵۲۵۲، ۵۲۷۴، ۵۲۷۶

محی الدین، مدرس، مسجد اموی: (ج۔۶) ۳۲۱۱

محی الدین ہادی، مولانا: (ج۔۶) ۳۴۰۹

مختار احمد سرشار، چوہدری: (ج۔۱۰) ۶۴۴۱

مختار الدین آرزو، ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۹۰۶، (ج۔۶) ۳۶۸۴

مختار بن محمود الزاہدی، امام نجم الدین: (ج۔۲) ۲۳۷

مختار جان آغا:(ج۔۶)۳۳۱۱،۳۳۳۴

مخدوم الملک: (ج۔۴) ۱۹۹۶۔ ۱۹۹۷، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱، ۲۳۹۸۔۲۳۹۹، ۲۴۰۱۔۲۴۰۲، ۲۴۰۴۔۲۴۰۶

مدثر چوہدری:(ج۔۱۰)۶۴۹۴

مدثر، صاحبزادہ (خلیفہ شیخ سید امیر نقشبندی):(ج۔۶)۳۸۴۶

مدثر، مولوی (استاد مولوی عبدالقادر نقشبندی):(ج۔۶)۳۸۵۷

مدحت پاشا:(ج۔۵)۲۶۸۷

مدخان افغانی:(ج۔۶)۳۵۰۴

مدو بن سید موسیٰ، سید (والد سید موسیٰ شاہ شین غری): (ج۔۱۰)۵۹۵۱

مراداخونزادہ، مولانا:(ج۔۶)۳۸۹۲

مراد اللہ عرف غلام کاکی:(ج۔۴)۲۴۷۱

مراد بن علی مراد، شیخ (خلیفہ خواجہ معصوم سرہندی):(ج۔۱۰) ۵۶۲۷

مراد بن یعقوب، الحافظ:(ج۔۶)۳۶۲۰

مراد پنجم، سلطان:(ج۔۵)۲۶۸۷

مراد حنفی مجددی شیخ:(ج۔۳)۱۶۱۲، ۱۶۱۵

مراد، شیخ :(ج۔۶)۳۲۴۱، ۳۴۱۶،(ج۔۱۰)۵۶۲۹

مراد، شیخ (مصنف ذیل الرشحات):(ج۔۱۰)۵۶۲۸

مراد علی شاہ (والد خواجہ فضل علی قریشی):(ج۔۱۰)۶۰۴۳

مراد، ملا:(ج۔۶)۳۹۶۲

مراد، میر (فرزند میر عماد الدین محمد حسینی):(ج۔۱۰)۵۹۲۸، ۵۹۴۵

مرتضائی، سیوستانی، سید:(ج۔۶)۳۵۵۸

مرتضیٰ اختر جعفری، ڈاکٹر:(ج۔۱۰)۶۴۴۱

مرتضیٰ شاہ، سید (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰)۵۹۳۷

مرتضیٰ شیعی، امام:(ج۔۹)۵۱۷۵

مرتضیٰ، میر:(ج۔۴)۲۳۳۹

مرتضیٰ ولد کمال الدین خاں رضوی، میر:(ج۔۶)۳۴۷۶

مرتعش:(ج۔۷)۴۳۵۲

مرداس الاسلمی:(ج۔۷)۴۳۳۷

مرزا جان (والد مظہر جان جاناں): (ج۔۴) ۲۴۵۹، (ج۔۵)۳۰۷۹، (ج۔۱۰)۵۸۲۲

مرزا خاں:(ج۔۴)۱۹۷۳

مرزا شمس الدین:(ج۔۴)۲۴۲۹

مرزبان بن قیس:(ج۔۴)۲۰۴۹

مرشد الدین بن احمد مرشدی، علامہ:(ج۔۹)۵۳۴۱

مرشد حنفی، قاضی:(ج۔۴)۲۴۵۲

مروان (حاکم امویہ):(ج۔۴)۲۳۱۴

مروان بن شادی بن ایوب:(ج۔۵)۲۸۵۱

مروان بن معاویہ:(ج۔۷)۴۳۰۹

مرہ :(ج۔۸)۴۸۴۰

مرہ بن کعب:(ج۔۷)۴۰۱۸۰

مری جان مولے (مغربی دانشور):(ج۔۶)۳۲۹۸

مرید احمد (فرزند ملا محمد نسیم صدیقی دہروی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۰

مرید احمد (فرزند میاں سراج الاسلام):(ج۔۱۰)۵۸۹۲

مرید محی الدین نوشہروی، علامہ(ج۔۶)۳۸۹۰

مریم (علیہا السلام): (ج۔۲) ۱۱۲۳، (ج۔۴) ۲۵۶۴، (ج۔۵)۳۱۰۱، (ج۔۷)۴۰۸۵، (ج۔۱۰)۶۱۴۴

مزمل آخوندزادہ، مولوی: (ج۔۶)۳۷۱۸

مزمل، شیخ: (ج۔۲) ۱۲۱۵، (ج۔۳) ۱۳۷۴، ۱۴۲۲، ۱۴۵۳، ۱۸۵۲ـ ۱۸۵۳، ۱۸۶۹، (ج۔۴) ۲۳۷۸، (ج۔۵) ۲۷۴۸، (ج۔۹)۵۴۸۹

مسالم (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷)۴۰۱۸۰

مست علی، مولوی: (ج۔۱۰)۵۹۳۷، ۵۹۳۹

مستان شاہ میواتی: (ج۔۴)۲۰۵۶

مستجاب خان مہمند: (ج۔۱۰)۵۸۷۶

مستجاب قاشقاری، مولانا قاضی: (ج۔۶)۳۸۶۶

مستقیم زادہ: (ج۔۶)۳۹۶۹

مستنصر باللہ: (خ۔۴)۱۹۸۳

مسجدی، میاں (فرزند شیخ غلام حسن حضرت جیو پشاوری): (ج۔۱۰)۵۸۷۲، ۵۸۷۵

مسرور احمد زئی، ڈاکٹر: (ج۔۹)۵۵۸۴، (ج۔۱۰)۵۵۹۵

مسرور بن سعید التمیمی: (ج۔۲)۶۱۳ـ۶۱۴

مسروق بن سعید: (ج۔۷)۴۳۵۰

مسعود احمد اشرفی: (ج۔۲)۴۸۳

مسعود بن ابو محمد حسین البغوی الشافعی: (ج۔۵)۲۸۵۲

مسعود بن عبداللہ، شیخ: (ج۔۳)۱۳۶۵، (ج۔۹)۵۱۸۷

مسعود بن عمر تفتازانی، علامہ سعد الدین: (ج۔۵)۲۶۹۸، (ج۔۶)۳۹۴۵

مسعود بن عمر تفتازانی، علامہ: (ج۔۲)۷۲۶

مسعود بن محمود غزنوی سلطان: (ج۔۴)۲۰۸۶

مسعود بیگ کابلی، میرک: (ج۔۱۰)۵۹۲۰ـ۵۹۲، ۵۹۲۶

مسعود، سید: (ج۔۶)۳۴۳۳

مسعود، شیخ: (ج۔۳) ۱۸۴۸، (ج۔۶) ۳۴۱۵، (ج۔۸) ۴۵۰۹، ۴۸۳۸

مسعود کلال سوخاری، سید: (ج۔۶)۳۷۶۳

مسعود، مرشد سید علی، سلسلۂ قادریہ): (ج۔۶)۳۵۶۷

مسعود، مولانا قاضی: (ج۔۶)۳۸۸۹، ۳۸۹۲

مسلم ابو عبید: (ج۔۷)۴۲۸۸

مسلم، امام بن حجاج قشیری: (ج۔۲)۵۲۱، ۵۴۷، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۷۲، ۵۷۴ـ ۵۷۵، ۵۷۸، ۶۰۵، ۶۱۱، ۶۱۶ (ج۔۵) ۲۸۸۳، ۲۹۸۷، ۳۰۱۴، (ج۔۶) ۳۹۶۹، (ج۔۷)۴۲۸۱، ۴۲۸۷، ۴۲۹۲، ۴۲۹۳ـ ۴۲۹۵، ۴۲۹۹، ۴۳۰۴، ۴۳۲۷، ۴۳۳۰، ۴۳۳۲ـ ۴۳۳۴، ۴۳۳۹، ۴۳۴۱ـ ۴۳۴۴، ۴۳۴۸، (ج۔۹) ۵۱۷۸، (ج۔۱۰) ۶۱۴۸

مسلمان، میر (خلیفہ حضرت مظہر): (ج۔۴)۲۴۷۱

مسلمۃ بن الخشنی: (ج۔۷)۴۳۰۱

مسلمۃ بن علی: (ج۔۷)۴۳۰۲

مسلمۃ بن قعنب: (ج۔۷)۴۲۹۲

مسلیمہ کذاب: (ج۔۳)۱۵۰۶

مسور بن مخرمہ: (ج۔۷)۴۳۸۱

مسوٰی، خلیفہ: (ج۔۶)۳۴۳۲

مسیح الدین، بابا: (ج۔۶)۳۶۷۵

مسیح اللہ: (ج۔۶)۳۸۸۲
مشاہد رضا خاں، علامہ: (ج۔۵)۹۱۳
مشتاق احمد انبیٹھوی ثم لدھیانوی، مولوی: (ج۔۱۰)۵۹۶۳
مشتاق احمد حیدری، حکیم: (ج۔۶) ۳۴۵۰، ۳۶۲۷، ۳۶۴۸، ۳۶۷۲
مشتاق احمد سلطانی، علامہ: (ج۔۱۰)۶۰۹۴
مشتاق احمد، قاضی: (ج۔۶)۳۳۷۰
مشتاق احمد کانپوری، مولانا شاہ: (ج۔۵)۲۸۸۱
مشتاق احمد نقشبندی، پروفیسر، قاری: (ج۔۲) ۷۳۶، (ج۔۶)۳۹۷۰، (ج۔۷)۳۹۹۴، ۴۴۳۷
مشرع بن ہامان: (ج۔۲)۵۲۷
مشرف حسین بن میر عماد الدین بروی: (ج۔۴)۲۲۸۱
مشوری صاحب، مولانا: (ج۔۶)۳۴۴۸
مشیخ بن علوی باعبود مدنی، شیخ: (ج۔۱) ۹۶، (ج۔۶) ۳۲۰۲۔۳۲۰۳، ۳۲۰۵
مصطفیٰ باغپت، سید: (ج۔۵)۲۷۴۷
مصطفیٰ برزانی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۸۳، ۳۲۸۵، ۳۲۸۹
مصطفیٰ بن خلیل قزبلی: (ج۔۶)۳۲۳۷
مصطفیٰ بن عبد الرحمٰن: (ج۔۹)۵۰۲۰
مصطفیٰ بن عبد الرحمٰن عیدروس، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۷، ۳۲۱۲
مصطفیٰ بن عمر محھار، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۵، ۳۲۰۸
مصطفیٰ بن کمال الدین البکری، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۶۵، ۳۱۷۰۔۳۱۷۱، ۳۱۹۷، ۳۲۰۸
مصطفیٰ بن محمد ایوبی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۶
مصطفیٰ بن محمد مرادی، شیخ: (ج۔۴)۲۱۸۲
مصطفیٰ بیگ بن علی، شیخ: (ج۔۱۰)۶۳۷۸
مصطفیٰ حسنین عبد الہادی: (ج۔۱۰)۶۱۶۳، ۶۲۰۶۔۶۲۰۸
مصطفیٰ حسنین، عبد الہادی: (ج۔۹)۵۰۷۰
مصطفیٰ خاں: (ج۔۴) ۲۲۸۵، (ج۔۶) ۳۱۶۴، ۳۱۸۳، ۳۲۳۰
مصطفیٰ، شیخ: (ج۔۳)۱۴۶۱، ۱۶۱۷، ۱۷۲۵، (ج۔۶)۳۲۴۱
مصطفیٰ، صبری: (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۵) ۲۸۳۲، ۲۸۴۲، (ج۔۹)۵۰۴۰
مصطفیٰ صبغۃ اللہ شاہ (پیر ایرانی): (ج۔۶)۳۴۹۴
مصطفیٰ عالیانی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۴۹
مصطفیٰ علوانی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۸
مصطفیٰ قاضی شیخ، میاں: (ج۔۳)۱۷۶۳۔۱۷۶۴، (ج۔۹)۵۲۱۶
مصطفیٰ کمال پاشا: (ج۔۵)۲۶۸۷
مصطفیٰ موجی شافعی: (ج۔۶)۳۱۸۱
مصعب بن سعید بن ابی وقاص: (ج۔۲) ۵۱۷، (ج۔۷) ۴۳۲۶
مصلح الدین قادری، قاری: (ج۔۵)۲۹۱۳
مصلح بن عبد الکریم سامری، شیخ: (ج۔۶)۳۱۹۸
مطرف: (ج۔۷)۴۲۹۲، ۴۳۳۹
مطیع النبی، مولانا: (ج۔۶)۳۵۵۳
مطیع اللہ، کابلی، شیخ: (ج۔۶)۳۳۱۰
مطیع اللہ، میاں: (ج۔۶)۳۳۱۳

مظفر اقبال، چوہدری (ایڈوکیٹ): (ج۔۱۰)۶۴۴۳
مظفرالدین قاجاری شاہ: (ج۔۶)۳۲۸۰
مظفر حسین ملاٹھوی: (ج۔۲)۷۳۶، (ج۔۶)۳۹۷۰
مظفر علی، پیر جی: (ج۔۱)۳۲۲
مظفر علی حصاروی خواجہ (خلیفہ توکل شاہ انبالوی): (ج۔۶)
۳۷۹۰
مظفر علی، سید: (ج۔۶)۳۹۷۱
مظفر قریشی ربیعی باغنوی، شیخ: (ج۔۵)۲۸۴۷
مظفر، مرزا: (ج۔۳)۱۸۵۸، (ج۔۹)۵۲۱۶
مظفر ولد شیخ گھوان اشراف، میاں: (ج۔۳)۱۷۶۲
مظہرالدین فاروقی: (ج۔۵)۲۸۳۰، (ج۔۶)۳۹۷۰
مظہرالدین مدراسی، حافظ: (ج۔۱۰)۵۸۰۴
مظہراللہ دہلوی، حکیم جی: (ج۔۱)۷۵۷
مظہر بقاء، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۵۷۶۲
مظہر جان جاناں، مرزا: (ج۔۱)۳۲، ۸۷، ۹۱۔۹۲، ۴۵۸،
(ج۔۲)۵۰۱، ۷۰۹، ۱۱۲۱، ۱۲۲۳، ۱۲۳۲، ۱۲۲۸۔۱۲۲۹،
(ج۔۳)۱۷۲۸، ۱۷۷۴، ۱۸۸۷، (ج۔۴)۲۰۵۵، ۲۰۷۰،
۲۲۰۷، ۲۲۱۱، ۲۲۸۹، ۲۳۶۴، ۲۴۵۹۔۲۴۶۰، ۲۴۶۳۔
۲۴۶۶، ۲۴۶۹۔۲۴۷۰، ۲۴۷۲، ۲۴۷۴، ۲۴۷۹۔۲۴۸۰،
۲۴۸۸، ۲۴۹۰، ۲۵۰۳، ۲۵۰۷، ۲۵۱۷، (ج۔۵)۲۵۳۸،
۲۵۵۳، ۲۶۴۲، ۲۷۶۲، ۲۸۰۴، ۲۸۰۷، ۲۸۱۰، ۲۸۱۲،
۲۸۱۵۔۲۸۱۷، ۲۸۷۶، ۲۸۸۸۔۲۸۸۹، ۲۸۹۲، ۲۹۰۱،
۳۰۷۸، ۳۰۸۱۔۳۰۸۲، (ج۔۶)۳۱۴۲، ۳۲۰۲، ۳۳۵۲۔
۳۳۵۵، ۳۳۵۷۔۳۳۵۸، ۳۳۶۱، ۳۳۶۴، ۳۳۶۷،
۳۶۹۸، ۳۸۸۳، ۳۹۳۶، (ج۔۷) ۴۰۰۹، (ج۔۸)
۴۵۰۱، ۴۵۹۶، ۴۶۰۰، ۴۶۴۹، ۴۸۶۷، (ج۔۹)۵۰۱۲،
۵۳۳۰، ۵۴۹۷، ۵۵۳۷، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۶۱۵،
۵۶۳۸۔۵۶۳۹، ۵۶۶۶، ۵۷۷۰، ۵۷۸۱۔۵۸۲۱،
۵۸۲۲۔۵۸۲۳، ۵۸۳۰، ۵۸۳۲، ۵۸۳۵، ۵۸۷۸،
۵۸۸۰۔۵۸۸۱، ۵۸۹۳۔۵۸۹۴، ۵۹۰۵، ۶۰۳۶،
۶۰۴۴، ۶۱۰۰، ۶۱۲۵۔۶۱۲۶، ۶۱۳۲۔۶۱۳۳، ۶۳۸۰
مظہر دہلوی، شیخ: (ج۔۲)۸۲۳
مظہر علی خاں مظہر لکھنوی: (ج۔۱۰)۵۶۰۵
مظہری آر۔ بی: (ج۔۶)۳۷۰۶
معاذ بن جبل: (ج۔۲) ۶۳۰، (ج۔۴) ۲۲۸۷، ۲۲۹۳،
۲۳۰۱۔۲۳۰۲، (ج۔۷)۴۳۱۳، ۴۳۱۶، ۴۳۶۲، ۴۴۰۰
معاذ بن رفاعۃ السلامی: (ج۔۲)۵۹۴
معاذ (رضی اللہ عنہ): (ج۔۱۰)۵۹۹۲
معاویہ بن ابی سفیان، امیر المومنین: (ج۔۷) ۴۳۴۰،
۴۳۶۱، (ج۔۱۰)۵۹۲۷
معبداللہ خجندی، شیخ: (ج۔۷)۴۰۹۸
معتبر خان: (ج۔۴)۲۱۸۳
معتمد خان بخشی: (ج۔۵)۲۵۶۳، (ج۔۶)۳۹۷۰
معتمر: (ج۔۷)۴۲۹۴
معذان: (ج۔۷)۴۳۴۳
معراج الدین مسعودی، حاجی: (ج۔۷)۴۴۷۳، (ج۔۸)
۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰، ۵۰۱۷، (ج۔۱۰) ۶۲۴۵،
۶۳۴۳، ۶۴۳۰
معروف ابومحفوظ: (ج۔۲)۵۵۸
معروف کرخی، شیخ: (ج۔۳) ۱۴۲۶، ۱۴۳۲، (ج۔۵)
۲۶۴۳، (ج۔۶) ۳۲۷۷، ۳۸۸۴، (ج۔۸) ۴۸۴۶،

۴۸۴۹، ۴۸۵۵، ۴۸۶۰، (ج_۱۰)۵۶۹۵، ۶۱۴۷
معروف کوکرئی، شیخ: (ج_۶)۳۲۶۵
معروف نوداہی، شیخ: (ج_۶)۳۲۷۶، ۳۲۸۳
معزالدین حسین، سلطان ابن غیاث الدین بلبن: (ج_۱) ۲۲۶
معزالملک: (ج_۸)۴۹۳۱
معزاللہ، حافظ (پردادا مفتی عظیم اللہ): (ج_۶)۳۸۶۴
معز اللہ خان، ارباب: (ج_۶) ۳۸۹۹، (ج_۱۰) ۵۸۷۶، ۵۸۹۲
معشوق یار جنگ بہادر، نواب: (ج_۵)۲۸۶۸، (ج_۸) ۴۸۵۰، ۴۸۵۲
معصوم علی شاہ: (ج_۶)۳۹۷۰
معصوم مولانا: (ج_۸)۴۶۰۵
معظم جان: (ج_۴)۲۱۸۶
معظم شاہ، پیر (تواریخ حافظ رحمت خانی): (ج_۱۰)۵۹۵۹
معظم قطب الدین شاہ عالم بہادر: (ج_۴)۲۱۸۵
معلوف لوئیس: (ج_۵)۳۰۱۲، (ج_[illegible])۳۹۶۲
معلیٰ بن اسد: (ج_۲)۵۶۶
معلیٰ بن مہدی: (ج_۲)۵۱۷
معمر (راوی حدیث): (ج_۲) ۵۲۴، (ج_۷) ۴۳۰۴، ۴۳۱۳، ۴۳۱۵
معموری، مولانا (خلیفہ شیخ محمد یحییٰ اٹکی): (ج_۱۰)۵۹۳۱
معید الیوحنی: (ج_۵)۲۹۸۸
معین الحق، ڈاکٹر سید: (ج_۴)۲۴۰۲، ۲۴۰۴، ۲۴۳۲
معین الدین: (ج_۴)۲۲۸۴
معین الدین جان چشموی: (ج_۱۰)۵۹۵۷
معین الدین جان چشموی، خواجہ: (ج_۶) ۳۷۴۰_۳۷۴۲، ۳۷۴۶
معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ: (ج_۱) ۹۷، (ج_۲) ۱۱۲۵، ۱۱۴۲، ۱۱۸۷، (ج_۳) ۱۲۹۳، ۱۳۷۱، ۱۶۴۴، (ج_۴) ۱۹۹۱، ۲۰۴۸_۲۰۴۹، ۲۰۶۵، ۲۰۶۴، ۲۰۸۶_۲۰۸۷، ۲۰۹۱، ۲۱۵۹_۲۱۶۰، ۲۵۰۰، ۲۵۱۲، (ج_۵) ۲۷۴۹، ۲۸۸۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۶، ۳۰۸۸، ۳۰۹۲، (ج_۶) ۳۶۱۰، ۳۶۶۰_۳۶۶۱، ۳۶۶۳، ۳۷۰۷، ۳۷۴۰، ۳۸۴۹، ۳۸۶۰، ۳۸۸۳، ۳۹۲۳، (ج_۷) ۴۰۴۰، ۴۰۵۰، ۴۰۵۱، (ج_۸) ۴۸۴۲، ۴۸۵۶، ۴۸۶۲، ۴۹۳۶، (ج_۹) ۴۹۹۷، ۵۴۶۷، (ج_۱۰) ۵۸۵۶_۵۸۵۷، ۵۸۷۵، ۶۰۴۶
معین الدین، سید ڈاکٹر: (ج_۶)۳۶۸۵
معین الدین صفوی سید: (ج_۷)۴۳۵۰
معین الدین عبداللہ، مولانا: (ج_۹)۵۴۲۸
معین الدین قریشی اٹکی: (ج_۱۰)۵۹۴۵
معین الدین ندوی، شاہ: (ج_۹)۵۱۹۶
معین الدین نظامی، صاحبزادہ ڈاکٹر: (ج_۱۰) ۵۷۶۳، ۵۸۸۶، ۶۲۴۲، ۶۲۸۷
معین الدین ہادی نقشبندی، خواجہ: (ج_۱)۲۴۹_۲۵۱
مغفل بن یسار: (ج_۷)۴۳۴۱
مغل ابراہیم: (ج_۱)۱۳۸۰
مغیرۃ الحزامی: (ج_۷)۴۲۹۳
مغیرۃ بن شعبۃ: (ج_۷)۴۲۸۶_۴۲۸۷، ۴۳۷۰

مفافر حسین ثاقب، پیر : (ج۔۹) ۵۵۳۱، (ج۔۱۰) ۵۷۷۰، ۵۹۲۸

مقبول احمد (فرزند حکیم مشتاق احمد): (ج۔۶) ۳۶۷۷

مقبول احمد مجددی، میاں: (ج۔۱۰) ۵۸۱۴

مقبول احمد، مولانا (خلیفہ شاہ غلام محمد مجددی): (ج۔۶) ۳۵۵۳

مقبول حسین بخاری، سید مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۳۳

مقدم بن معدی کرب: (ج۔۷) ۴۳۳۱

مقصود احمد باجڑہ گڑوی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۰۷۶

مقصود احمد خان مظہری، حاجی: (ج۔۸) ۴۶۷۹

مقصود احمد عمری، پیر: (ج۔۶) ۳۲۲۴

مقصود حسین قادری: (ج۔۱) ۲، (ز۔۲) ۴۸۲، (ج۔۵) ۲۵۳۰، (ج۔۶) ۳۱۲۲، (ج۔۷) ۴۴۶۷

مقصود علی، پروفیسر حافظ سید: (ج۔۱) ۲۲، (ج۔۲) ۴۸۹، ۸۳۷، (ج۔۶) ۳۴۵۰، ۳۶۷۸۔ ۳۶۷۹، ۳۷۰۷، (ج۔۱۰) ۶۴۳۰، ۶۴۹۴

مقصود علی تبریزی، ملا: (ج۔۵) ۲۷۷۲، (ج۔۹) ۵۴۱۸۔ ۵۴۱۹

مقصود علی، حافظ (درباری): (ج۔۴) ۲۳۳۶، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹

مکحول شامی، ابوعبداللہ بن عبداللہ: (ز۔۲) ۷۰۲، (ج۔۶) ۳۹۳۹، (ج۔۷) ۴۳۴۵

مکرم حسین خوارزمی، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۶۷۶

مکرم خان، نواب (گورنر لاہور): (ج۔۴) ۲۲۸۵، ۲۲۹۰، (ج۔۶) ۳۶۹۸، (ج۔۹) ۵۵۳۱، (ج۔۱۰) ۵۷۷۰

مکرم شافعی، امام: (ج۔۱) ۱۳۸۰

مکی بن ابراہیم: (ج۔۲) ۵۵۱، (ج۔۷) ۴۲۸۶، ۴۲۸۷

ملک احمد: (ج۔۳) ۱۸۶۵

ملنگ شاہ، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔۱۰) ۶۰۰۲

ملنگی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۳۴۴

ممتاز احمد سدیدی، مولانا: (ج۔۱) ۱۰۳، (ج۔۴) ۲۵۲۷، (ج۔۵) ۲۵۳۸، ۲۸۵۹

ممتاز احمد (ماہنامہ فیض): (ج۔۱۰) ۶۴۳۳

ممتاز الحسن نقشبندی، صاحبزادہ (فرزند خواجہ غلام قاسم کمبوہ): (ج۔۱۰) ۵۹۰۷

ممتاز حسین (فرزند چودھری عبد الرؤف): (ج۔۱۰) ۶۰۷۸

ممتاز سراج الدین، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۸۷

ممتاز شاہ غاسی: (ج۔۶) ۳۳۳۱، ۳۴۲۱، ۳۴۲۴

ممتاز علی شاہ دہلوی، مولانا حافظ: (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

ممتاز محل، ملکہ ارجمند بانو: (ج۔۲) ۸۹، (ج۔۶) ۳۶۹۷

ممتاز نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۸۵

ممریز خان: (ج۔۹) ۵۱۰۲

ممشاد علو دینوری، شیخ: (ج۔۸) ۴۸۴۱، ۴۸۶۲

ممنون احمد آسوی: (ج۔۱۰) ۶۰۹۳

مناظر احسن گیلانی سید: (ج۔۱) ۴۱۶، (ج۔۴) ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۵۔ ۲۰۱۶، ۲۰۹۱، ۲۱۶۷۔ ۲۱۶۸، ۲۴۰۲۔ ۲۴۰۳، ۲۴۳۲، (ج۔۵) ۲۶۴۵، ۲۶۴۹، (ج۔۶) ۳۹۷۰، (ج۔۸) ۴۸۱۲، ۴۸۳۲، ۴۹۳۷،

(ج۔۹)۵۲۹۳
منان رضا خان، علامہ: (ج۔۵)۲۹۱۳
مناوی، امام: (ج۔۲) ۵۱۳، ۵۳۷، ۵۷۶۔ ۵۷۷، (ج۔۶)۳۹۴۴
منتخب الحق، مولانا: (ج۔۶)۳۶۴۰
منچن، میجر: (ج۔۱۰)۵۹۵۹
منذری، علامہ: (ج۔۲)۵۳۳، (ج۔۷)۴۳۰۰، ۴۳۰۷، ۴۳۰۹
منصور: (ج۔۲)۱۲۲۳، (ج۔۷)۴۲۹۹، ۴۴۴۶
منصور بن حلاج سرمد: (ج۔۳)۱۵۳۶، (ج۔۴)۲۳۴۹، (ج۔۵) ۳۰۳۷، (ج۔۶) ۳۸۸۳، (ج۔۸) ۴۹۵۲، (ج۔۹)۵۴۰۲
منصور بن صفیہ: (ج۔۲)۵۳۲
منصور بن یوسف بدیری، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۳
منصور عرب: (ج۔۹)۵۲۱۵
منصور، ملاں: (ج۔۱۰)۵۹۴۶
منظور احمد دہلوی، مولانا: (ج۔۶)۳۶۳۶۔۳۶۳۷
منظور احمد سعیدی ڈاکٹر: (ج۔۸)۴۷۷۰
منظور احمد مکان شریفی، سید: (ج۔۶) ۳۵۷۴، (ج۔۹) ۵۵۷۵
منظور احمد، مولانا ابن مفتی محمد مظہر اللہ: (ج۔۱)۱۸۷
منظور احمد نعمانی، مولانا: (ج۔۴) ۲۱۶۸، (ج۔۵)۳۰۴۰، (ج۔۶)۳۹۷۰، (ج۔۹)۵۰۶۸، ۵۱۱۸، ۵۱۵۴، ۵۲۹۳
منظور الحق صدیقی (تاریخ حسن ابدال): (ج۔۱۰)۵۹۲۴
منظور حسین جیلانی: (ج۔۵)۲۹۱۳
منظور حسین سندھی: (ج۔۵)۲۸۶۲
منظور حسین مجذوب (مرید خواجہ سید محمد امین شاہ): (ج۔۱۰) ۶۰۱۴
منظور علی بدایونی، سید: (ج۔۴)۲۳۹۶
منظور علی، سید (والد پروفیسر سید مقصود علی): (ج۔۶)۳۶۷۸
منور احمد خاں (خانقاہ کوٹ عبدالخالق بھارت): (ج۔۶) ۳۷۹۸
منور حسین شاہ، سید: (ج۔۶)۳۷۸۱
منیر احمد جان (صاحبزادہ مفتی محمد عبداللہ نعیمی شہید): (ج۔۶)۳۶۷۱
منیر احمد خاں، حافظ ڈاکٹر: (ج۔۶)۳۶۸۶، (ج۔۱۰)۶۱۲۱
منیر احمد، سید: (ج۔۱۰)۶۴۳۸
منیر احمد شاہ: (ج۔۶)۳۷۹۴
منیر احمد (فرزند علامہ محمد شیخ اوکاڑوی): (ج۔۶)۳۵۹۵
منیر احمد (کاتب): (ج۔۱۰)۶۳۳۳
منیر احمد، مولانا: (ج۔۱۰)۶۴۳۴
منیر احمد یوسفی، صاحبزادہ: (ج۔۱۰)۶۴۴۲
منیر حسین: (ج۔۷)۳۹۹۲، ۴۰۱۴
منیر حسین مسعودی: (ج۔۱)۴۸، (ج۔۲)۴۸۳، ۹۵۵
منیر احمد مسعودی (برمنگھم، یو۔کے): (ج۔۱۰)۶۴۴۷
مودو، سلطان (والی افغانستان): (ج۔۴)۲۰۸۶
مودود چشتی، خواجہ: (ج۔۸)۴۸۴۲، ۴۹۴۴، ۴۸۵۶
مودود محمد، مولانا شیخ: (ج۔۱)۴۱۲، (ج۔۲)۱۰۲۸، (ج۔۳) ۱۴۲۲

مودودی، ابو الاعلیٰ سید : (ج۔۱) ۳۰، (ج۔۲) ۷۳۶، (ج۔۴)۲۵۲۵، (ج۔۵)۲۵۳۶، ۲۵۵۴، (ج۔۹)۵۱۵۵

مورث، سید: (ج۔۸)۴۸۵۹

موسیٰ (علیہ السلام): (ج۔۲)۷۵۴.: ۸۶، ۸۶۸، ۱۱۰۷، ۱۱۰۹، ۱۱۲۲، ۱۱۶۶، ۱۱۸۴، (ج۔۳)۱۳۸۳، ۱۴۱۸، ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۷، ۱۵۱۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۹، ۱۵۴۴، ۱۵۵۰، ۱۵۵۳، ۱۵۶۴۔۱۵۶۶، ۱۶۲۸، ۱۶۴۲، ۱۶۴۵، ۱۶۷۶۔۱۶۷۷، ۱۶۷۹، ۱۸۳۰، ۱۸۵۷، (ج۔۴)۲۳۳۲، ۲۴۲۱، ۲۴۹۴، (ج۔۵) ۲۶۰۷، ۲۷۱۶۔ ۲۷۱۷، ۲۹۸۳، ۳۰۹۷، ۳۰۹۹۔۳۱۰۰، (ج۔۷)۴۱۴۰، ۴۲۵۶، ۴۲۵۷، ۴۲۷۵، ۴۳۷۵، ۴۴۱۶، (ج۔۸) ۴۶۰۲، ۴۶۱۸، ۴۷۲۵، ۴۷۳۶، ۴۷۴۴، ۴۷۵۷، ۴۷۷۶، (ج۔۹) ۵۱۴۶، ۵۲۴۵، ۵۲۷۰، ۵۳۲۰، ۵۳۳۱، ۵۳۳۸، ۵۳۷۲، ۵۳۹۷، ۵۴۴۸، (ج۔۱۰) ۵۸۱۵، ۵۸۱۷، ۵۸۲۴

موسیٰ، ابوصالح: جنگی دوست: (ج۔۸)۴۸۵۹

موسیٰ الصغار: (ج۔۵)۲۸۴۷

موسیٰ بن ابوسعود مرادی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۳۲، ۳۲۳۹

موسیٰ بن اسعد محاسنی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۲، ۳۲۲۸

موسیٰ بن اسمٰعیل : (ج۔۲)۵۳۱، ۵۴۶، ۵۵۳، (ج۔۷) ۴۲۹۷

موسیٰ بن عبیدۃ الربزی: (ج۔۲)۶۴۲

موسیٰ بن عیسیٰ: (ج۔۷)۴۳۰۵

موسیٰ ثانی سید: (ج۔۸)۴۸۵۹

موسیٰ رضا، امام: (ج۔۱۰)۵۶۹۵، ۵۸۰۱

موسیٰ سندھی، شیخ (مرید مجدد الف ثانی): (ج۔۱۰)۶۱۲۸

موسیٰ سہوانی، شیخ : (ج۔۶) ۳۲۴۱، ۳۴۱۷، ۳۴۴۶، ۳۴۴۵، ۳۴۵۰۔۳۴۵۲

موسیٰ شاہ شین غری، سید: (ج۔۱۰)۵۹۵۱

موسیٰ شاہ لوئی، پیر (مرشد مخدوم احمدی): (ج۔۶)۳۷۰۴

موسیٰ شوین، شیخ قاضی: (ج۔۱۰)۵۹۱۹، ۵۹۲۳، ۵۹۲۵

موسیٰ صدیقی مرغزی (المعروف موسیٰ بابا) : (ج۔۱۰) ۵۸۷۷

موسیٰ قادری، سید: (ج۔۸)۴۸۶۰

موسیٰ، قاضی (دادو): (ج۔۲)۱۲۰۹، (ج۔۶)۳۶۹۰

موسیٰ قلعہ دار (رفیق قائداعظم): (ج۔۶)۳۵۵۱، (ج۔۹) ۵۵۷۲

موسیٰ کاظم، امام : (ج۔۶) ۳۴۳۱، ۳۸۸۴، (ج۔۱۰) ۵۶۹۵

موسیٰ گیلانی، شیخ : (ج۔۴) ۱۹۸۲، (ج۔۶) ۳۳۴۹، (ج۔۹)۵۳۳۴۔۵۳۳۵

موسیٰ لاہوری: (ج۔۹)۵۱۸۰

موفق بن احمد مکی، علامہ: (ج۔۳)۱۶۶۲، (ج۔۵)۳۰۷۲۔ ۳۰۷۳، (ج۔۶)۳۹۴۷، ۳۹۷۰

مولا بخش سومرو، حاجی خان بہادر: (ج۔۶)۳۷۳۵

مولا بخش قریشی: (ج۔۶)۳۸۶۹

مولا داد قندھاری، حاجی: (ج۔۶)۳۵۵۸

مولوی خان، خواجہ (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔۱۰) ۶۰۰۲

مومن بلغی، میر: (ج۔۸)۴۵۶۰، (ج۔۱۰)۵۶۳۸

مومن، درویش: (ج۔۶)۳۶۹۳

مہا دیو (بت): (ج۔۴)۲۲۰۵

مہابت خان لودھی: (ج۔۱) ۳۹۷، (ج۔۳) ۱۲۸۵، ۱۳۶۸_۱۳۶۹، (ج۔۴) ۲۰۳۰، ۲۱۴۶، ۲۱۶۲_۲۱۶۳، ۲۲۰۷، ۲۲۷۲، (ج۔۵) ۲۵۷۶_ ۲۵۷۷، (ج۔۸) ۴۵۶۷، (ج۔۹) ۵۴۸۲، ۵۴۸۶ ۵۵۵۶، (ج۔۱۰) ۵۶۸۴، ۵۶۸۷، ۵۷۶۶

مہاجر مکی، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۰۰

مہامائی (بُت): (ج۔۴) ۲۲۰۵

مہتر ہالینڈ (مصنف): (ج۔۱۰) ۵۶۳۱

مہدی، امام: (ج۔۲) ۶۹۴، ۱۰۹۹، ۱۱۱۷، ۱۱۵۱، (ج۔۳) ۱۳۸۴، ۱۵۰۸_۱۵۰۹، ۱۵۱۵_۱۵۱۷، ۱۵۵۶، ۱۵۶۳_ ۱۵۶۴، ۱۵۶۶، ۱۸۲۶، (ج۔۴) ۲۲۷۰، ۲۳۲۸، (ج۔۵) ۲۷۱۹، ۳۰۷۶، ۳۱۰۵، (ج۔۶) ۳۳۴۷، (ج۔۷) ۴۲۱۷، ۴۳۷۰، ۴۴۲۹، (ج۔۸) ۴۵۲۶_ ۴۵۲۸، ۴۵۳۸_ ۴۵۳۹، ۴۵۴۵، (ج۔۹) ۵۱۴۰، ۵۲۰۱، ۵۳۱۵، ۵۴۱۶، ۵۴۹۶، (ج۔۱۰) ۶۱۷۵

مہدی بن منصور (عباسی خلیفہ): (ج۔۵) ۲۹۲۱

مہدی حسن شاہجہانپوری، مولانا: (ج۔۵) ۲۶۰۳، ۲۸۱۰

مہدی حسن، مفتی: (ج۔۵) ۲۸۱۷

مہر بیگ (جد اعلیٰ شیخ سید امیر نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۴۳

مہر شاہ (مرید خواجہ غریب نواز اجمیری): (ج۔۱۰) ۶۰۴۶

مہر علی شاہ گولڑوی، پیر سید: (ج۔۵) ۲۹۲۸، ۳۰۲۳، (ج۔۶) ۳۸۴۶، ۳۸۵۹، ۳۸۶۹، (ج۔۷) ۴۴۱۷، (ج۔۱۰) ۵۹۴۰، ۵۹۴۵، ۵۹۷۳_۵۹۷۴، ۶۰۱۰

مہر علی نواز پوری: (ج۔۶) ۳۹۷۰

مہر محمد زکریا دہلوی، مولانا: (ج۔۱۰) ۵۹۳۵

مہر محمد صوبہ لاہوری: (ج۔۶) ۳۷۷۵_ ۳۷۸۶

مہربان علی شاہ (اخوزہ اختک): (ج۔۶) ۳۸۶۹

مہمند، شیخ الاسلام: (ج۔۶) ۳۳۰۱

مہندخت معتمدی، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۲۹، (ج۔۳) ۱۸۸۸، (ج۔۴) ۲۵۰۹، ۲۵۰۴، (ج۔۱۰) ۶۳۸۴

مہندی، شیخ: (ج۔۵) ۲۵۸۶

میاں میر: (ج۔۳) ۱۴۰۳، ۱۶۳۸، ۲۱۶۵، (ج۔۴) ۲۱۷۴، (ج۔۸) ۴۹۰۹

میدنہ نصرپوری، مخدوم: (ج۔۶) ۳۴۷۶

میر اعظم افغان علی زئی معرونی، مُلا: (ج۔۶) ۳۵۹۸

میر تقی میر: (ج۔۴) ۲۳۹۰

میر تقی، میر: (ج۔۱۰) ۵۷۸۴

میر حالا کابلی، ملا (خلیفہ خواجہ خاوند محمود): (ج۔۶) ۳۷۶۵

میر حسین (فرزند ملا محمد نسیم صدیقی دہروی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۰

میر درد، خواجہ: (ج۔۴) ۲۳۹۲، ۲۴۶۳، ۲۵۱۲، (ج۔۵) ۲۶۲۷، (ج۔۹) ۵۴۰۵، ۵۵۲۳

میر عدل، قاضی: (ج۔۴) ۱۹۷۰

میر کاسلوانی، مولانا: (ج۔۹) ۵۲۱۳

میر محمد: (ج۔۸) ۴۵۶۰

میر محمد پیر سباکی، سید: (ج۔۱۰) ۵۸۷۳، ۵۹۳۰

میر محمد، حافظ (عم حافظ محمد رانجھا نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۹۸۴

میر، میاں: (ج۔۱۰) ۵۸۵۷

میر ناصر، خواجہ: (ج۔۹) ۵۵۲۳

میر احمد، حافظ: (ج۔۶) ۳۸۸۲

میران شاہ بن قطب الدین: (ج۔۸) ۴۹۳۵

میراں محمد شاکر ٹکھڑائی، سید: (ج۔۶) ۳۶۶۲

میراں محمد شاہ، سید: (ج۔۶) ۳۵۰۰۔۳۵۰۱

میرک، شیخ بن فصیح الدین شیخ: (ج۔۳) ۱۴۵۳

میرک، علامہ: (ج۔۳) ۱۸۵۳۔۱۸۵۴، ۱۸۷۰

میرک گرز بردار، مرزا: (ج۔۴) ۲۲۸۵

میرک معین الدین: (ج۔۴) ۲۲۸۴

میسرۃ الفجر: (ج۔۷) ۴۳۵۶

میسی نیون، پروفیسر: (ج۔۱۰) ۵۸۶۰

میکانگی، میجر (مصنف): (ج۔۱۰) ۵۱۵۹

میکائیل (علیہ السلام): (ج۔۷) ۴۲۷۱

میکائیل، پیر عرف شش انگشت: (ج۔۴) ۲۵۰۴

میکڈ انلڈ، پروفیسر (مصنف "شیون اسلام"): (ج۔۱۰) ۵۸۶۰

میکیاولی: (ج۔۵) ۲۹۸۶

میمون بن مہران: (ج۔۲) ۷۰۲

مینوکی: (ج۔۸) ۴۹۰۳

ن

نادر خان (بادشاہ افغانستان): (ج۔۶) ۳۷۵۹

نادر دین، خواجہ بابا: (ج۔۱۰) ۶۰۰۲

نادر شاہ افشار (حاکم قندھار): (ج۔۶) ۳۷۱۵

نادر شاہ ایرانی (حاکم ایران): (ج۔۴) ۲۰۵۵، ۲۱۸۷، (ج۔۶) ۳۳۰۰، ۳۳۰۸، ۳۵۸۰، ۳۶۵۵، ۳۸۶۸، (ج۔۱۰) ۵۹۵۰

نادر شاہ، پیر (برادر ہفتم پیر پگارا شاہ مردان شاہ): (ج۔۶) ۳۵۷۴

نادر شاہ (والی افغانستان): (ج۔۶) ۳۷۷۲، ۳۷۸۱

نادر علی شاہ مشہدی، سید (جد اعلیٰ سید گلاب شاہ مشہدی): (ج۔۱۰) ۵۹۵۷

نازیہ عادل الحقانی القبرصی: (ج۔۶) ۳۲۴۹

ناصر الدین البانی: (ج۔۲) ۷۰۰

ناصر الدین، سلطان: (ج۔۴) ۲۰۸۷

ناصر الدین قاچار: (ج۔۶) ۳۴۹۴

ناصر الدین قادری، ڈاکٹر صاحبزادہ: (ج۔۴) ۲۴۷۷۔۲۴۷۹، (ج۔۶) ۳۳۵۷، ۳۹۶۰

ناصر الدین کرمانی، منشی: (ج۔۵) ۲۸۵۰۔۲۸۵۱، ۲۵۵۸، ۲۸۵۵

ناصر الدین محمد شاہ: (ج۔۹) ۵۵۴۹

ناصر الدین محمود: (ج۔۴) ۲۰۴۹، ۲۰۶۴

ناصر، سید میر: (ج۔۸) ۴۸۶۸

ناصر، شیخ: (ج۔۸) ۴۵۰۹، ۴۶۱۶

ناصر، شیخ بن حضرت عبداللہ: (ج۔۱) ۴۰۸، (ج۔۳) ۱۳۶۵

ناصر علی سرہندی: (ج۔۶) ۳۶۹۸، (ج۔۹) ۵۵۳۱، ۵۵۳۳، (ج۔۱۰) ۵۷۶۸۔۵۷۷۰

ناطق کلانوری گجراتی: (ج۔۶) ۳۸۰۰

ناظم الدین، خواجہ: (ج۔۶) ۳۵۵۰

ناظم القبرصی الحقانی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۴۳، ۳۲۴۶، ۳۲۴۹،

۳۲۴۷

ناظم، بشیر حسین: (ج۔۱) ۳۳، (ج۔۵) ۳۱۱۷، (ج۔۶) ۳۱۲۹، ۳۱۳۸

ناظم، شیخ: (ج۔۶)۳۲۷۲

نافع بن جبیر: (ج۔۲)۷۰۲

نافع (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷)۴۳۰۶، (ج۔۹)۵۱۸۶

ناگوری، شیخ: (ج۔۲)۱۲۱۵

نامدار جالندھری مولوی: (ج۔۱۰)۶۰۴۷

نبھانی، علامہ: (ج۔۲)۵۸۸، ۵۸۹، (ج۔۹)۵۲۷۰

نبی بخش باگڑجی، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰)۵۰۵۶

نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر (محقق): (ج۔۶)۳۷۰۱، ۳۷۰۵، (ج۔۱۰)۶۱۳۲

نبی بخش خواجہ خیل، ارباب: (ج۔۶)۳۷۳۲

نبی بیگ، مرزا: (ج۔۶)۳۵۸۸

نبی شاہ، صوبیدار: (ج۔۶)۳۶۴۴

نپولین بوناپاٹ: (ج۔۶)۳۲۳۵

نتھے شاہ (جدامجد سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۹

نٹشے (جرمن فلاسفر): (ج۔۵)۲۹۳۶۔۲۹۳۸

نثار احمد جان سرہندی، پروفیسر: (ج۔۱)۲۶، (ج۔۲)۱۷۱۷

نثار احمد فاروقی: (ج۔۱۰)۵۸۳۴

نثار احمد کانپوری، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۳۲، (ج۔۱۰) ۵۸۰۵، ۶۳۵۶

نثار احمد مجددی (صوفی حیدرآباد): (ج۔۶)۳۶۹۲

نثار الحق سیفی نقشبندی مجددی صوفی: (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۴۹

نجدت طوسون، ڈاکٹر: (ج۔۱)۱۰۲

نجف علی شاہ، سید (والد سید دیدار علی شاہ الوری): (ج۔۱۰) ۵۸۰۱

نجم الاسلام، ڈاکٹر: (ج۔۱۰)۶۱۲۵

نجم الاسلام (فرزند شیخ میاں سراج الاسلام): (ج۔۱۰) ۵۸۹۲

نجم الدین بن قطب الدین قلندر: (ج۔۸)۴۸۴۷

نجم الدین بن محمد امین الکردی الاربلی: (ج۔۱۰)۶۴۰۴

نجم الدین، خواجہ (المعروف ہڈہ ملا صاحب): (ج۔۶) ۳۸۴۱، ۳۸۷۲

نجم الدین رازی، علامہ: (ج۔۲) ۵۳۸، ۵۵۰، ۵۸۸۔ ۵۸۹، ۶۰۲، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۶۰، (ج۔۵) ۳۰۱۶، (ج۔۶) ۳۹۷۰، (ج۔۷)۴۳۱۲

نجم الدین رملی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۷۰

نجم الدین سلمانی (مصنف مناقب المحبوبین): (ج۔۱۰) ۵۸۹۴

نجم الدین، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۶

نجم الدین صغریٰ: (ج۔۴)۲۰۸۷

نجم الدین غزی (شیخ الاسلام): (ج۔۶)۳۱۷۸

نجم الدین (فرزند شیخ شہباز مومندہی): (ج۔۱۰)۵۸۷۰

نجم الدین کبریٰ، شیخ: (ج۔۲) ۱۱۴۲، ۱۱۸۷، (ج۔۳) ۱۳۸۲، ۱۴۲۶، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، (ج۔۴)۲۵۰۰

نجم الدین کردی سراجی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۸۱

نجم الدین، مولانا: (ج۔۴) ۲۵۰۸، (ج۔۶) ۳۳۳۰

نجم الدین نقشبندی، شیخ: (ج۔۱) ۹۹

نجیب الدولہ، نواب: (ج۔۴) ۲۰۵۵، ۲۱۸۹

نجیب الدین، ابوالفتح، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۹۴

نجیب بن احمد قلعی، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۳۷

نذر الاسلام صافی: (ج۔۶) ۳۳۹۲

نذر صابری (مرتب دیوان شاکر): (ج۔۱۰) ۵۹۳۳

نذر محمد (راولپنڈی): (ج۔۶) ۳۷۸۲

نذر محمد، مولانا (سکھر): (ج۔۶) ۳۷۳۸

نذر محمد، میاں: (ج۔۱۰) ۵۹۳۹

نذیر احمد جان، علامہ: (ج۔۶) ۳۶۷۱

نذیر احمد حافظ (حضرت کرام نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۸۹۴

نذیر احمد عابد (ماہنامہ فیض): (ج۔۱۰) ۶۴۳۴

نذیر احمد (مصنف اکبری دور کا فارسی ادب): (ج۔۱۰) ۵۷۰۷

نذیر احمد، مولانا (خلیفہ خواجہ فضل علی قریشی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

نذیر صابری پروفیسر: (ج۔۱۰) ۶۴۹۰

نذیر نیازی، سید: (ج۔۱) ۲۴، (ج۔۵) ۲۸۴۱، ۲۹۱۰، ۲۹۲۵، ۲۹۲۷، ۲۹۴۴، ۳۰۰۷۔۳۰۰۸، ۳۰۲۰۔۳۰۲۲، ۳۰۳۳، ۳۰۴۱، ۳۰۴۴، (ج۔۶) ۳۸۴۴، ۳۹۷۰

نزار اباظہ: (ج۔۶) ۳۹۷۰

نسائی، امام: (ج۔۲) ۵۳۳۔۵۳۴، ۵۵۳۔۵۵۴، (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۷) ۴۲۸۱، ۴۲۸۴، ۴۲۸۷، ۴۲۹۱، ۴۲۹۲، ۴۳۰۲، ۴۳۱۱، ۴۳۱۲، ۴۳۲۴

نسفی، امام، حافظ: (ج۔۹) ۵۴۴۸

نسیم الف۔د، ڈاکٹر: (ج۔۳) ۱۸۷۲

نسیم احمد فریدی امروہوی: (ج۔۳) ۱۸۸۷، (ج۔۴) ۲۳۵۹، (ج۔۵) ۲۷۲۵، ۲۷۹۳، (ج۔۶) ۳۹۷۰، (ج۔۹) ۵۱۱۸، ۵۲۵۴، ۵۳۸۳، ۵۴۰۱، (ج۔۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۲۰

نسیم احمد، مولانا: (ج۔۵) ۲۷۴۱

نسیم، حضرت (خلیفہ مرزا مظہر جان جاناں): (ج۔۱۰). ۶۱۲۶

نصر المروزی: (ج۔۲) ۵۹۴

نصر اللہ ہوتکی، مولوی: (ج۔۵) ۲۵۳۷، ۲۷۱۵، ۲۷۲۲، ۲۷۱۴، (ج۔۶) ۳۹۷۱، (ج۔۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۳۶

نصر بن الجہضمی: (ج۔۲) ۵۹۵

نصر اللہ خان، قاضی: (ج۔۶) ۳۳۸۹

نصر اللہ، مرید خواجہ محمد عمر جان چشموی): (ج۔۶) ۳۷۳۵

نصیر احمد پشاوری، شیخ المحدثین: (ج۔۶) ۳۸۶۵

نصیر احمد، شیخ: (ج۔۸) ۴۸۳۸

نصیر احمد نعیمی، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۹۴

نصیر الدین: (ج۔۶) ۳۳۶۱، (ج۔۷) ۴۴۷۳

نصیر الدین چراغ دہلوی، شیخ: (ج۔۴) ۲۰۴۹، (ج۔۶) ۳۸۸۳، (ج۔۹) ۵۴۶۷

نصیر الدین شاہ: (ج۔۸) ۴۸۴۲

نصیر الدین، شیخ: (ج۔۸) ۴۵۰۹

نصیرالدین نوشہرائی: (ج۔۶) ۳۶۹۴

نصیراللہ طیبی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۹

نصیر خان بلوچ (حاکم قلات): (ج۔۶) ۳۵۵۶، ۳۵۶۰، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱

نصیر لغاری، حاجی: (ج۔۶) ۳۶۹۳

نضر بن انس: (ج۔۷) ۴۳۱۶

نظام الدین احمد، مورخ: (ج۔۵) ۲۴۶۳، ۲۵۸۱، (ج۔۹) ۵۱۵۵

نظام الدین اولیاء، خواجہ: (ج۔۱) ۱۸۲، (ج۔۲) ۹۸۷، ۱۱۲۵، (ج۔۴) ۲۰۴۹، ۲۴۹۵، ۲۵۰۲، (ج۔۵) ۲۹۲۳، ۲۹۲۵، (ج۔۶) ۳۳۵۳، ۳۳۶۶ ـ ۳۳۶۷، ۳۳۸۴، ۳۳۸۷، ۳۸۸۳، ۳۹۷۱، (ج۔۹) ۵۳۷۵، ۵۴۶۷، (ج۔۱۰) ۵۸۲۶، ۵۸۲۷

نظام الدین بخشی، مرزا: (ج۔۴) ۱۹۸۲

نظام الدین بدخشی، قاضی: (ج۔۶) ۳۳۰۶

نظام الدین بریلوی، مولانا: (ج۔۸) ۴۶۴۲

نظام الدین بلخی، سید (تحفہ المرشد): (ج۔۱۰) ۵۸۹۲

نظام الدین توکلی: (ج۔۹) ۵۰۲۸

نظام الدین تھانیسری، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۶

نظام الدین، حکیم: (ج۔۶) ۳۶۶۰

نظام الدین، خواجہ مولوی (خلیفہ خواجہ ہادی نامدار شاہ): (ج۔۱۰) ۶۰۰۳

نظام الدین، خواجہ (خلیفہ خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۷

نظام الدین خواجہ (کیاں شریف آزاد کشمیر): (ج۔۶) ۳۷۷۲

نظام الدین، خواجہ (مرشد خواجہ محمد قاسم): (ج۔۶) ۳۴۹۵

نظام الدین، راجہ (جد اعلیٰ نور محمد نظامی): (ج۔۱۰) ۶۴۹۰

نظام الدین سرہندی، خواجہ: (ج۔۱) ۲۷، (ج۔۳) ۱۸۸۵، (ج۔۴) ۱۹۰۵، (ج۔۸) ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰، ۵۰۰۵

نظام الدین سندھی نقشبندی، شیخ: (ج۔۵) ۲۸۸۴

نظام الدین سہالوی، ملا: (ج۔۶) ۳۴۰۸

نظام الدین سیالوی، ملا (بانی درس نظامی): (ج۔۱۰) ۵۸۲۱ـ۵۸۲۲

نظام الدین شاہ: (ج۔۸) ۴۸۴۲

نظام الدین شکارپوری: (ج۔۵) ۲۸۱۱، (ج۔۶) ۳۹۷۱

نظام الدین فاروقی، شیخ: (ج۔۹) ۵۱۱۴

نظام الدین قاسمی، صاحبزادہ: (ج۔۶) ۳۸۰۴، ۳۸۱۴، ۳۸۲۳

نظام الدین مجددی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۶۹۵، (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۰

نظام الدین مخمور توکلی: (ج۔۱۰) ۵۹۸۱

نظام الدین (مرید علاء الدین محمد عطار): (ج۔۶) ۳۶۵۳

نظام الدین، مولانا (ڈیرہ اسمٰعیل خان): (ج۔۶) ۳۹۱۸

نظام الدین، مولوی (استاد خواجہ عبدالغفار فضلی نقشبندی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۹ـ۶۰۶۰

نظام الدین نارنولی، شیخ: (ج۔۲) ۶۷۸، ۱۱۰۱

نظام الملک: (ج۔۴) ۲۰۵۵

نظام بدخشی، قاضی: (ج۔۱۰) ۵۷۰۴

نظام تھانیسری، شیخ: (ج_۲) ۶۶۳، ۱۲، ۷، ۱۲۰۹
نظام علی خان، نظام الملک: (ج_۴) ۲۱۹۰
نظام معتزلی: (ج_۹) ۵۱۷۵
نظامی بدایونی: (ج_۵) ۲۵۷۳، (ج_۶) ۳۵۸۱
نظر علی ٹھٹوی، سید میر: (ج_۶) ۲۶۸۸
نظر علی خاں تالپور، میر: (ج_۶) ۳۵۹۰، ۳۶۹۸_۳۷۰۱، ۳۷۰۵، ۳۷۰۲
نظر کامرانی، ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۶۸۵
نظر محمد جمالی، مولانا: (ج_۶) ۳۵۴۰
نظر محمد دیہاتی، مولانا: (ج_۶) ۳۵۳۹، ۳۶۹۴
نظیر احمد، پیر (موہڑہ شریف): (ج_۶) ۳۷۷۲
نظیر حسین زیدی، ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۶۸۵
نعمان بن بشیر: (ج_۷) ۴۳۰۶: ۴۳۳۹، ۴۳۷۷، ۴۳۹۰
نعمان بن مرزبان (جد امام اعظم): (ج_۵) ۳۰۴۹
نعمان بن مرۃ: (ج_۷) ۴۳۰۰
نعمان خان سراجی، میر: (ج_۶) ۲۹۲۲
نعمت اللہ پشاوری، ملا: (ج_۱۰) ۵۸۶۵
نعمت اللہ جونپوری، شیخ: (ج_۵) ۲۷۴۷
نعمت اللہ، صاحبزادہ ڈاکٹر: (ج_۶) ۳۷۶۸
نعمت اللہ فارسی، شاہ (مرشد بلال شاہ سہروردی): (ج_۶) ۳۸۰۳
نعمت اللہ، فقیر میاں: (ج_۶) ۳۶۹۰
نعمت خان عالی: (ج_۵) ۲۷۸۱_۲۷۸۲، ۲۷۸۵_۲۷۸۷، ۲۷۹۳
نعیم احمد، ڈاکٹر: (ج_۵) ۳۰۱۰، (ج_۶) ۳۹۷۱
نعیم الدین مراد آبادی، مولانا: (ج_۶) ۳۶۴۶، ۳۶۷۷، (ج_۹) ۵۱۹۹
نعیم اللہ بہرائچی، شاہ: (ج_۹) ۵۳۵۸_۵۳۵۹
نعیم اللہ خان، ملا: (ج_۱۰) ۵۸۷۷
نعیم اللہ، خواجہ: (ج_۸) ۴۸۶۸
نعیم اللہ، میر (خلیفہ حضرت مظہر): (ج_۴) ۲۴۷۱
نفیس خلیلی (شاعر): (ج_۱۰) ۶۰۷۶
نفیل: (ج_۸) ۴۸۳۹
نقی علی خاں بریلوی، مولانا: (ج_۵) ۲۸۹۶، ۲۹۱۸
نکمٹین ارباکان (سیاستدان): (ج_۶) ۳۲۷۲
نکولس مینوکی (اطالوی سیاح): (ج_۵) ۲۵۶۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، (ج_۶) ۳۹۷۱
نمرود: (ج_۶) ۳۴۸۹، (ج_۸) ۴۸۲۶
نوبہار غازی بن شیخ اورنگ، شیخ: (ج_۱۰) ۵۸۷۴
نواب الدین علی، صاحبزادہ: (ج_۱۰) ۵۹۳۹
نواب الدین موہروی، صوفی: (ج_۱۰) ۵۹۴۰
نواب الدین، پیر (موہری شریف): (ج_۶) ۳۷۷۵، ۳۸۸۲
نواب الدین، مولوی (مرید خواجہ فضل علی قریشی): (ج_۱۰) ۶۰۴۶
نواب بیگم: (ج_۶) ۳۳۶۴
نوازشاہ غاسی: (ج_۶) ۳۳۳۱

نوح (علیہ السلام): (ج۔۲) ۱۱۰۹، ۱۱۵۹، (ج۔۳) ۱۵۶۶، (ج۔۴) ۲۲۹۲، ۲۳۳۲، ۲۴۲۵، (ج۔۵) ۲۷۱۹، (ج۔۸) ۴۶۹۵، ۴۸۰۶، (ج۔۹) ۵۴۰۴، ۵۴۰۶

نوح بن حرب العسکری: (ج۔۷) ۴۳۰۷

نوح ہالائی، مخدوم: (ج۔۶) ۳۴۱۶

نوراحمد بدایونی، سید: (ج۔۹) ۵۳۵۹

نور احمد پسروری ثم امرتسری، مولانا: (ج۔۷) ۴۴۷۳، (ج۔۱۰) ۵۷۲۱، ۶۱۹۸، ۶۲۰۱

نوراحمد جان ریسانی نقشبندی، خواجہ: (ج۔۶) ۳۷۴۶

نوراحمد جان نقشبندی (فرزند خواجہ محمد عمر جان اویسی بنوری): (ج۔۱۰) ۵۹۵۸

نوراحمد حاجی (عم سید حبیب اللہ توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۷۵، ۵۹۷۶

نوراحمد، حافظ (فرزند حافظ محمد رانجھا نقشبندی): (ج۔۱۰) ۵۹۹۳

نوراحمد رانجھا، حافظ: (ج۔۱۰) ۵۹۹۴

نوراحمد سہروردی، مولوی: (ج۔۹) ۵۲۵۳

نوراحمد شاہتاز، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۱۰) ۶۴۳۲

نوراحمد فاروقی: (ج۔۹) ۵۱۵۴

نوراحمد فریدی، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۸۲

نوراحمد کشمیری، مولانا: (ج۔۱۰) ۶۴۹۰

نوراحمد مجددی، عرف نور آغا: (ج۔۶) ۳۵۵۴، ۳۷۰۳

نوراحمد مسعودی: (ج۔۱۰) ۶۴۳۰

نوراحمد مقبول: (ج۔۶) ۳۷۹۹

نوراحمد، مولانا: (ج۔۶) ۳۹۷۱

نور احمد نقشبندی مجددی امرتسری، مولانا: (ج۔۱) ۴۳۰، (ج۔۳) ۱۶۱۵، (ج۔۵) ۲۶۱۱، ۲۶۲۰، ۲۶۲۸، ۲۶۳۶۔۲۶۳۷، ۲۶۴۴، ۲۶۴۷، ۲۶۵۱، ۲۶۶۴۔۲۶۶۵، ۳۰۶۸، (ج۔۶) ۳۸۰۱، (ج۔۸) ۴۵۷۹، ۴۸۰۳، ۴۸۰۹، ۴۸۶۹

نوراحمد نقشبندی مولانا: (ج۔۸) ۴۵۷۶، (ج۔۹) ۵۱۸۰، ۵۱۸۳

نوراحمد نقشبندی، شیخ: (ج۔۶) ۳۸۲۸

نورالاسلام، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۸۹۲

نورالحسن: (ج۔۷) ۴۰۵۷

نورالحسن آفاقی، سید: (ج۔۱۰) ۶۲۴۰

نور الحسن، پروفیسر ڈاکٹر: (ج۔۵) ۲۷۶۹، ۲۷۷۹۔۲۷۸۰، ۲۷۹۰، ۲۷۹۲۔۲۷۹۳، (ج۔۹) ۵۳۷۶

نورالحسن تنویر چشتی، مولانا: (ج۔۱) ۲۲، (ج۔۲) ۴۸۹، ۸۷۳، (ج۔۶) ۳۹۷۱، (ج۔۱۰) ۶۳۷۰

نورالحسن خان ذوالمنن، نواب: (ج۔۸) ۴۸۴۸، ۴۸۵۲

نورالحسن شاہ، سید (کیلیانوالے، گوجرانوالہ): (ج۔۶) ۳۷۷۰، ۳۷۸۷

نورالحق، شیخ (فرزند عبدالحق محدث دہلوی): (ج۔۱) ۱۸، ۱۶۰، (ج۔۲) ۵۰۳، ۹۹۰، (ج۔۳) ۱۳۸۹، ۱۳۹۳، (ج۔۴) ۱۹۸۴، ۲۴۱۲، (ج۔۵) ۲۶۳۷، ۲۷۴۷، ۲۷۷۸، ۳۱۱۷، (ج۔۶) ۳۱۲۹، ۳۱۴۹، ۳۹۷۱، (ج۔۸) ۴۹۷۹، (ج۔۹) ۵۳۲۹۔۵۳۳۰، ۵۴۲۷، ۵۴۴۸، (ج۔۱۰) ۵۶۳۸، ۵۷۶۰، ۵۸۸۶

نورالحق مشرقی، شیخ: (ج۔۴) ۲۴۳۲

نورالدین، ابوالحسن: (ج۔۵) ۲۸۹۰، (ج۔۶) ۳۴۱۷

نور الدین ،ابو سعید ڈاکٹر : (ج_۵) ۲۹۳۵، ۲۹۴۵، ۲۹۶۵_۲۹۶۶، ۲۹۷۹، ۳۰۱۰، (ج_۶) ۳۹۳۹

نورالدین، شیخ: (ج_۹) ۵۰۶۰، ۵۰۵۴

نورالدین علی خان، میرک معین الدین سید بن سید عبداللہ خاں بارہہ: (ج_۱۰) ۵۷۷۰

نورالدین محمد بیگ، شیخ: (ج_۹) ۵۴۹۷

نور اللہ جان نقشبندی (فرزند نور احمد جان نقشبندی) : (ج_۱۰) ۵۹۵۸

نوراللہ، خواجہ (نواب شاہ): (ج_۶) ۳۶۹۴

نوراللہ شوستری، قاضی: (ج_۴) ۲۰۰۱، (ج_۱۰) ۵۸۲۸

نوراللہ، مولوی: (ج_۶) ۳۳۶۰

نورالمصطفی رضوی، صاحبزادہ: (ج_۱۰) ۶۰۸۷، ۶۰۹۴، ۶۴۳۵

نوراوصال: (ج_۶) ۳۹۵۸

نوراللہ شوستری، قاضی : (ج_۹) ۵۱۳۶، ۵۱۴۰_۵۱۴۱، ۵۱۶۱، ۵۵۵۶

نوربخش توکلی، پروفیسر: (ج_۴) ۲۴۸۸، ۲۴۹۲، (ج_۵) ۳۰۷۲، (ج_۶) ۳۷۶۹، ۳۷۹۹، ۳۹۷۱، (ج_۸) ۴۶۱۶، ۴۶۴۹، ۴۸۶۹، (ج_۹) ۵۵۸۴، (ج_۱۰) ۵۵۹۴، ۵۹۶۱_۵۹۶۵، ۵۹۶۸، ۵۸۰۳

نورپارسا (فرزند میاں سراج الاسلام): (ج_۱۰) ۵۸۹۲

نورجہاں، ملکہ: (ج_۳) ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۹۳، ۱۶۳۶، (ج_۴) ۲۰۲۱، ۲۰۲۷، ۲۰۳۱، ۲۱۶۳، ۲۱۹۸، (ج_۵) ۲۷۸۰، (ج_۷) ۴۱۸۶، ۴۱۹۳، (ج_۸) ۴۸۹۱، (ج_۹) ۵۱۳۵، ۵۱۴۱، ۵۳۲۶، ۵۴۱۲، ۵۴۸۱، (ج_۱۰) ۵۷۹۴، ۵۹۲۶

نورحسین شاہ، سید: (ج_۶) ۳۷۸۱

نورحسین قادری، سلطان: (ج_۱۰) ۵۹۵۸

نورخان، مولانا (خلیفہ خواجہ محمد عثمان دامانی) : (ج_۶) ۳۷۹۵، (ج_۱۰) ۵۸۹۷

نورشاہ ولی (صوفی): (ج_۱۰) ۵۹۶۶

نورعالم خالد، مولانا (شاعر): (ج_۱۰) ۶۰۸۲

نورعلی شاہ، سید: (ج_۶) ۳۵۹۱

نورکمال عیسیٰ خیلوی، مولانا: (ج_۶) ۳۷۹۲

نورمحمد : (ج_۵) ۳۱۰۳، ۳۱۰۵

نورمحمد آخونزادہ (خلیفہ سید امیر نقشبندی): (ج_۶) ۳۸۴۶

نورمحمد اناری، شیخ: (ج_۸) ۴۵۵۶، ۴۵۵۷، ۴۵۹۵

نورمحمد بدایونی دہلوی، سید: (ج_۴) ۲۴۵۹، (ج_۵) ۳۰۷۹، (ج_۶) ۳۲۶۴، ۳۳۵۲_۳۳۵۴، ۳۳۶۶، ۳۹۳۶، (ج_۸) ۴۵۹۸، (ج_۹) ۵۲۱۸

نورمحمد بدایونی نقشبندی مجددی: (ج_۱۰) ۵۸۴۰، ۵۸۸۰، ۵۸۹۳، ۵۹۰۵، ۶۰۳۶

نورمحمد بہاری، شیخ: (ج_۵) ۳۰۷۷

نورمحمد پٹنی، شیخ: (ج_۳) ۱۳۷۴، ۱۴۵۳، (ج_۵) ۲۷۴۸، (ج_۹) ۵۱۲۷

نورمحمد پشاوری سوادی نقشبندی، شیخ : (ج_۶) ۳۸۳۷، ۳۸۹۹_۳۹۰۰، ۳۹۰۲_۳۹۰۳

نورمحمد پیرزادہ، میاں: (ج_۶) ۳۶۹۶

نورمحمد تہاری: (ج_۵) ۲۶۳۷_۲۶۳۹، ۲۶۴۱، ۲۶۵۰

نورمحمد تیراہی، خواجہ: (ج_۶) ۳۷۷۱، ۳۷۷۴، (ج_۱۰) ۵۹۹۷_۵۹۹۹، ۶۰۰۱، ۶۰۰۹، ۶۰۷۲، ۶۰۹۳

نور محمد جیو درانی، میاں نقشبندی (بلوچستان): (ج_۶) ۳۷۱۱

نور محمد، خلیفہ مولانا عبدالغفار نقشبندی): (ج_۱۰) ۶۰۶۸

نور محمد، سید: (ج_۸) ۴۸۶۸

نور محمد، شیخ: (ج_۹) ۵۰۲۴، ۵۰۲۶، ۵۴۸۹

نور محمد، شیخ (والد علامہ اقبال): (ج_د ۲۹۲۵

نور محمد فاروقی چوراہی، خواجہ: (ج_۱۰) ۵۹۳۶_۵۹۳۸، ۵۹۴۱

نور محمد، فقیر مولانا بن نیک محمد: (ج_۶) ۳۷۹۳

نور محمد قادری، سید: (ج_۵) ۲۹۴۴، (ج_۸) ۴۸۴۴

نور محمد قریشی (خلیفہ میاں محمد عمر چمکنی): (ج_۶) ۳۸۹۹

نور محمد قندھاری اخون (خلیفہ حضرت مظہر): (ج_۴) ۲۴۷۱، (ج_۶) ۳۷۱۱، ۳۷۱۵، ۳۷۱۹، (ج_۱۰) ۵۹۵۷

نور محمد کلہوڑا، میاں (حاکم سندھ): (ر_۶) ۳۵۱۳

نور محمد کنڈائی، سید شاہ: (ج_۶) ۳۴۸۵، ۳۶۹۴

نور محمد مدقق لاہوری، مولانا: (ج_۱۰) ۵۸۷۳، ۵۸۹۱

نور محمد، مولانا (استاد خواجہ محمد حسن جان سرہندی): (ج_۶) ۳۵۹۸

نور محمد، مولانا (اگڑا والے): (ج_۱۰) ۶۰۶۴

نور محمد، مولانا (معتقد مولانا عبدالغفار نقشبندی): (ج_۱۰) ۶۰۶۳

نور محمد مہاروی چشتی، خواجہ: (ج_۶) ۳۸۸۷، (ج_۱۰) ۵۸۹۴

نور محمد نظامی انکی: (ج_۱۰) ۵۸۸۶

نور محمد نظامی نقشبندی مجددی راجہ: (ج_۹) ۵۵۸۳، (ج_۱۰) ۵۵۹۳_۵۵۹۴، ۵۹۲۷، ۵۹۴۶_۵۹۴۷، ۵۸۶۳، ۵۸۸۷، ۵۸۸۹_۵۸۹۰، ۶۴۹۰

نور محمد نقشبندی: (ج_۶) ۳۹۸۲

نور محمد نقشبندی، خواجہ (لاہور): (ج_۶) ۳۷۷۵، ۳۷۸۵_۳۷۸۶

نور محمد نقشبندی، شیخ (سرحد): (ج_۶) ۳۸۳۰، ۳۸۳۸

نور مہدی مجددی پشاوری میاں: (ج_۱۰) ۵۸۷۹

نورانی، علامہ شاہ احمد: (ج_۵) ۲۹۱۳، (ج_۶) ۳۶۳۲، ۳۶۵۰

نورانی وصال شیرازی: (ج_۵) ۲۸۵۸

نورنگ خان، خان بہادر میجر: (ج_۶) ۳۹۱۴_۳۹۱۵

نوری، شیخ: (ج_۹) ۵۲۷۱

نوشیرواں (جد اعلیٰ امام اعظم): (ج_۵) ۳۰۴۹

نولکشور، منشی: (ج_۵) ۲۷۳۸

نولک، مولانا: (ج_۸) ۴۵۶۰

نووی، امام شیخ محی الدین ابو زکریا: (ج_۱) ۲۱۱، (ج_۲) ۵۳۵، ۵۸۲، ۶۷۰، ۶۹۹، ۷۱۸، ۷۲۹، ۸۱۹، (ج_۶) ۳۰۵۶، ۳۲۷۲، ۳۹۴۹_۳۹۵۰، ۳۹۷۲، (ج_۷) ۴۲۸۹، ۴۳۵۱، (ج_۹) ۵۲۷۱

نہر بن حکیم (رضی اللہ عنہ): (ج_۷) ۴۳۵۹

نہرو، جواہر لعل: (ج_۶) ۳۵۵۰_۳۵۵۱

نہریزہ بی بی: (ج_۴) ۲۰۸۸

نھشل بن سعد الضبی: (ج_۷) ۴۲۸۳

نیاز مجدد مجددی، میاں (فرزند میاں نور مہدی مجددی پشاوری): (ج_۱۰) ۵۸۸۰

نیاز محمد بدخشانی، مولوی (خلیفہ قاضی محمد ادریس مجددی پشاوری): (ج۔۱۰) ۵۸۸۱

نیاز محمد خان ایڈووکیٹ، مولوی: (ج۔۸) ۴۸۵۰

نیر مجددی، ابو الرضا مفتی: (ج۔۳) ۱۸۳۰

نیک عالم شاہ کشمیری، سید: (ج۔۱۰) ۵۸۸۵

نیک محمد آخوند، ملا: (ج۔۶) ۳۷۲۴

نیناور بند: (ج۔۸) ۴۸۹۵

نیوٹن (سائنسدان): (ج۔۵) ۲۹۹۶

و

واثلہ: (ج۔۲) ۶۲۳

وارث پشاوری، ملا: (ج۔۶) ۳۵۵۸

وارث شاہ، پیر سید: (ج۔۶) ۳۷۶۸، (ج۔۱۰) ۵۷۸۸، ۶۰۳۳

وائل بن حجر: (ج۔۸) ۴۶۳۵

واہٹ ہیڈ (فلسفی): (ج۔۵) ۲۹۹۸

وجاہت رسول قادری، سید: (ج۔۵) ۲۹۱۳، (ج۔۶) ۳۶۴۱

وجیہ الدین، ابو المراحم، شیخ: (ج۔۶) ۳۲۱۰

وجیہ الدین دہلوی، شیخ (والد شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی): (ج۔۱۰) ۶۱۰۳

وجیہ الدین عبد اللہ: (ج۔۸) ۴۸۶۲

وجیہ الدین گجراتی، حضرت (استاد شاہجہاں بادشاہ): (ج۔۹) ۵۱۴۷، (ج۔۱۰) ۵۷۶۶

وحید احمد مسعود: (ج۔۴) ۲۰۸۶، ۲۱۶۶

وحید الزمان، کیرانوی: (ج۔۵) ۳۰۱۲

ورقاء ابن عمر: (ج۔۷) ۴۳۰۴

وزیر خان: (ج۔۴) ۲۱۸۵

وصی احمد محدث سورتی نقشبندی مجددی، مولانا: (ج۔۵) ۲۸۸۱، (ج۔۱۰) ۵۸۰۵، ۵۸۰۶، ۵۸۱۰

وصی مظہر ندوی، مولانا: (ج۔۶) ۳۶۳۱

وفا راشدی ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۶۸۵

وقار الدین قادری مفتی: (ج۔۳) ۱۸۷۴، (ج۔۵) ۲۹۱۳

وقار الملک، نواب: (ج۔۶) ۳۷۷۲

وقار انبالوی: (ج۔۱) ۳۱، (ج۔۴) ۲۵۲۶، (ج۔۵) ۲۵۳۷، ۲۸۱۹

وکیع، امام: (ج۔۲) ۵۱۶، (ج۔۳) ۱۵۹۶

وکیل احمد سکندر پوری نقشبندی، مولانا: (ج۔۴) ۲۴۱۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۶، (ج۔۵) ۲۵۷۴، ۲۵۸۱، ۲۶۹۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۴، ۲۸۱۷۔۲۸۱۸، ۲۹۱۱، (ج۔۶) ۳۹۷۱، (ج۔۹) ۵۳۲۸۔۵۳۲۹، ۵۳۴۰، ۵۳۵۷، (ج۔۱۰) ۶۲۹۴، ۶۳۷۹،

ولایت شاہ، سید پیر بن احمد شاہ: (ج۔۶) ۳۷۹۵۔۳۷۹۶

ولز (برطانیہ کا شہزادہ): (ج۔۶) ۳۴۸۸۔۳۴۸۹

ولز لے ہیگ، سر: (ج۔۴) ۱۹۹۸

ولی اترہ، شیخ: (ج۔۹) ۵۱۹۲

ولی اکبر جی، سیٹھ: (ج۔۶) ۳۶۲۷، ۳۶۳۱

ولی الدین تبریزی: (ج۔۸) ۴۹۴۵، (ج۔۹) ۵۱۷۸

ولی اللہ شاہ کابلی، شیخ: (ج۔۶) ۳۳۰۹

ولی اللہ، شاہ (فرزند شاہ امان اللہ افغانی): (ج۔۱۰) ۵۸۵۰

ولی اللہ شاہ، محدث دہلوی: (ج۔۱) ۱۱، ۱۸، ۴۴۔۴۵، ۹۱، ۱۴۷، ۲۶۳، ۳۳۴، ۳۸۴، ۴۰۶، (ج۔۲) ۵۰۱۔۵۰۲، ۷۶۸، ۸۰۳، ۱۱۸۸، (ج۔۳) ۱۲۹۳، ۱۳۹۶، ۱۳۹۶۔۱۳۹۷، ۱۴۰۰، ۱۵۶۶، ۱۵۹۶، ۲۸ /۱، (ج۔۴) ۲۰۲۲، ۲۰۵۵، ۲۰۷۰، ۲۱۸۸۔۲۱۸۹، ۲۱۹۳، ۲۲۰۷۔۲۲۰۸، ۲۲۱۱، ۲۲۱۴، ۲۲۱۷، ۲۲۲۳، ۲۲۸۹، ۲۳۹۶، ۲۴۵۳، ۲۴۶۲، (ج۔۵) ۲۵۵۹، ۲۵۷۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۴۲، ۲۶۸۷، ۲۷۶۷، ۲۷۷۰، ۲۷۸۸، ۲۷۹۰، ۲۸۰۶، ۲۸۰۸۔۲۸۱۱، ۲۸۱۷، ۲۸۲۰، ۱۲۹، ۲۸۳۲، ۲۸۳۵۔۲۸۳۶، ۲۸۷۷، ۲۸۸۹، ۲۸۹۲، ۲۹۳۴، ۳۰۸۴، ۳۰۸۸۔۳۰۹۰، (ج۔۶) ۳۱۹۳، ۳۱۹۶۔۳۱۹۷، ۳۱۹۹، ۳۲۰۲، ۳۳۵۸، ۳۳۱۳، ۳۳۵۸۔۳۳۶۰، ۳۳۶۸، ۳۸۸۳، ۳۹۵۰۔۳۹۵۱، (ج۔۷) ۴۰۴۸، ۴۰۵۸، ۴۰۶۲ (ج۔۸) ۴۶۰۳: ۴۸۶۷، ۴۸۷۷، ۴۸۸۲، ۴۸۸۳، ۴۹۲۳، ۴۹۴۸، (ج۔۹) ۵۰۲۹، ۵۰۳۵، ۵۰۳۷۔۵۰۳۸، ۵۰۴۴، ۵۰۶۷، ۵۰۷۳، ۵۰۷۵، ۵۰۸۴، ۵۲۰۳، ۵۲۰۵، ۵۲۵۲، ۵۲۶۳، ۵۲۶۹، ۵۳۳۳، ۵۳۴۱، ۵۳۴۳، ۵۳۶۱، ۵۳۷۹، ۵۳۸۱، ۵۴۱۳، ۵۴۲۴، ۵۵۰۰، ۵۵۱۰، ۵۵۱۲، ۵۵۶۸، (ج۔۱۰) ۵۶۳۶، ۵۶۳۸۔۵۶۳۹، ۵۶۶۴، ۵۶۶۶، ۵۶۹۱، ۵۷۵۵، ۵۷۶۲، ۵۷۸۱، ۵۷۹۷، ۵۷۹۸۔۵۷۹۹، ۵۸۲۱۔۵۸۲۲، ۵۸۹۰، ۵۹۵۱، ۵۹۹۲، ۶۱۰۳، ۶۱۰۹، ۶۱۵۴، ۶۲۳۱

ولی النبی، مولانا: (ج۔۶) ۳۵۵۳

ولی خان، ملا (معاصر خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۶

ولی محمد حاجی: (ج۔۸) ۴۵۷۳

ولی محمد (خانقاہ میبل شریف بھکر): (ج۔۱۰) ۳۷۳۰، ۳۷۹۳

ولی محمد سوخیل، ملا: (ج۔۶) ۳۳۷۸

ولی محمد قندھاری، میاں: (ج۔۱۰) ۵۹۵۸

ولی محمد، میاں (استاد و مرشد محمد صدیق مستونگی): (ج۔۱۰) ۵۹۵۶

ولید اموی: (ج۔۴) ۲۰۴۶

وہب بن جریر: (ج۔۲) ۵۲۵

وہب بن منبہ: (ج۔۲) ۵۷۱

وہیب بن الورد العابد: (ج۔۲) ۶۰۷

وھبۃ الزحیلی، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۹۷۱

وھیب: (ج۔۷) ۴۳۰۴

وھیہ چانھیہ، شیخ: (ج۔۶) ۳۶۹۰

ویس خان ہوتک، میر: (ج۔۱۰) ۵۹۵۱

ویکا گارڈنز: (ج۔۱۰) ۶۴۴۷، ۵۵۹۵

ہ

ہادی نامدار: (ج۔۶) ۳۸۰۱

ہادی نقشبندی، مولانا شاہ آل محی الدین: (ج۔۶) ۳۱۱۸، ۳۴۱۰۔۳۴۱۱

ہارٹ ورگ، ڈاکٹر: (ج۔۶) ۳۹۷۱

ہارون (علیہ السلام): (ج۔۳) ۱۵۵۳، ۱۶۴۵

ہارون: ۵۳۷۲

ہارون الرشید، پیر (خانقاہ موہڑہ شریف): (ج۔۶) ۳۷۷۲

ہارون بن زیاد النجار: (ج۔۷) ۴۲۸۵

ہارون بن عنترۃ: (ج۔۷) ۴۳۰۶

ہارون بن ملول المصری: (ج۔۲) ۵۲۸

ہارون ٹھکرائی، حافظ: (ج۔۶)۳۵۲۷
ہارون، حافظ دلگیر: (ج۔۶)۳۴۸۸
ہارون (لاڑکانہ): (ج۔۱۰)۶۰۶۹
ہاشم بن القاسم: (ج۔۷)۴۲۸۲
ہاشم بن ہاشم: (ج۔۷)۴۲۸۷، ۴۲۸۶
ہاشم ثناء، ابومعاویہ: (ج۔۷)۴۲۹۸
ہاشم، حاجی: (ج۔۸)۴۵۷۳، ۴۸۴۰
ہاشم شاہ توکلی: (ج۔۶)۳۷۶۹
ہاشم علی خان: (ج۔۹)۵۱۵۴
ہاشم قبانی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۵۲
ہاشم مخلص (مدیر اخبار مسلمان): (ج۔)۳۴۹۳
ہاشم وحیدی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۲۶
ہاشمی فرید آبادی، سید: (ج۔۴) ۲۳۹۸، ۲۴۰۱، ۲۴۰۳، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، (ج۔۵)۲۵۴۷، ۲۵۸۱، (ج۔۶)۳۹۷۱
ہٹی پی۔ کے (P-K,Hitti): (ج۔۵)۲۸۵۶، ۲۸۵۸
ہدایت الحق حضروی، مولانا: (ج۔۶)۳۸۱۳۔۳۸۱۴
ہدایت اللہ جیپوری، شاہ: (ج۔۶)۳۵۷۴
ہدایت اللہ، حافظ (خلیفہ خواجہ محمد زماں): (ج۔۶)۳۵۸۸، ۳۶۸۹
ہدایت علی نقشبندی مجددی جے پوری، شاہ: (ج۔۵) ۲۶۴۶، ۲۷۲۵، ۲۷۳۲، (ج۔۶) ۳۹۷۱، (ج۔۸) ۴۵۷۷
ہری رام گپتا (مصنف): (ج۔۱۰)۵۹۲۵
ہرم بن حیان: (ج۔۷)۴۴۰۹
ہروی، شیخ الاسلام (ابواسماعیل الانصاری): (ج۔۵) ۲۹۳۳، (ج۔۸)۴۸۰۷
ہروے رام: (ج۔۴)۲۰۷۶، (ج۔۵)۲۶۳۷
ہرے بھرے حضرت: (ج۔۶)۳۸۸۳
ہسنگز اے۔ جی: (ج۔۶)۳۹۰۹
ہشام بن حسان: (ج۔۷)۴۲۹۴
ہشام بن زید: (ج۔۷)۴۲۹۵
ہشام بن عروۃ: (ج۔۲)۵۱۸، ۵۲۶
ہشام بن عمار: (ج۔۷)۴۳۰۱
ہشام کبانی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۴۵، ۳۲۵۲۔۳۲۵۳
ہلاکو خان: (ج۔۶)۳۷۶۲
ہلال بن یسار: (ج۔۸)۴۹۴۴، ۴۹۴۵
ہلنیس، ڈاکٹر (Dr. Hilnis): (ج۔۵)۲۸۴۱، ۲۸۴۳
ہمایوں، بادشاہ نصیر الدین: (ج۔۳)۱۶۳۸، (ج۔۴)۱۹۹۱، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، (ج۔۸) ۴۹۳۵، (ج۔۱۰) ۵۶۴۳۔۵۶۴۴، ۵۶۴۶، ۵۷۸۷، ۵۷۹۴
ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۴۴، (ج۔۲) ۴۸۸، (ج۔۱۰)۶۲۳۳، ۶۳۰۷
ہمایوں (وزیر اعظم عادل شاہ سوری): (ج۔۱۰)۵۶۴۴
ہمدانی، امام عین القضاۃ: (ج۔۵)۳۰۱۶، (ج۔۶)۳۹۵۸
ہمدانی عین القضاۃ، علامہ: (ج۔۲)۵۵۰، ۵۸۳۔۵۸۵، ۵۸۸، ۵۹۳، ۵۹۹، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۳۱
ہود (علیہ السلام): (ج۔۶)۳۲۰۴
ہیثمی، علامہ: (ج۔۲)۵۱۷، ۵۱۸، ۵۵۱، ۵۶۲، ۵۷۹
ہیر: (ج۔۱۰)۵۷۸۸
ہیسٹنگس جے (J.Hastings): (ج۔۵)۲۸۴۱

ہیثمی، علامہ: (ج۔۲)۵۵۹، (ج۔۷)۴۳۰۸، ۴۳۱۷
ہوتچند مولچند گربخشانی، ڈاکٹر: (ج ۶)۳۷۰۱۔۳۷۰۲، ۳۷۰۵

ی

یارعلی نقشبندی، شیخ: (ج۔۶)۳۸۳۰، ۳۸۳۴، ۳۹۰۲
یارمحمد بدخشی، مولانا: (ج۔۸) ۵۹، ۴۔ ۴۶۶۱، ۴۸۱۲، ۴۸۳۲، (ج۔۹)۵۰۲۶، ۵۲۵۳، ۵۴۹۰
یارمحمد پاپینی، مولانا: (ج۔۱۰)۵۸۸۹
یارمحمد (جد شیخ سید امیر نقشبندی): (ج۔۶)۳۸۴۳
یارمحمد جدید بدخشی طالقانی، خواجہ: ج۔۱) ۴۲۹، ۴۵۲، (ج۔۲) ۵۱۰، (ج۔۴) ۲۴۱۵، (ج۔۵) ۲۶۱۴، ۲۶۳۵، ۲۹۶۸، (ج۔۱۰) ۵۶۶۹، ۵۸۸۵، ۶۱۹۹۔۶۲۰۰، ۶۲۰۶۔۶۲۰۸
یارمحمد، شیخ (استاد شیخ محمد جمال پشاوری نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۳۷
یارمحمد قدیم الطالقانی، مولانا: (ج۔۱) ۴۵۲، (ج۔۳) ۱۳۷۳، (ج۔۴)۲۳۸۶، ۲۴۱۶، ۲۴۳۰، ۲۴۳۳، (ج۔۵) ۲۷۴۸، (ج۔۸) ۴۵۵۹، ۴۵۶۰، ۴۸۶۷، (ج۔۹) ۵۰۲۶، ۵۴۸۹، ۵۵۱۸، (ج۔۱۰)۶۲۰۹
یارمحمد کابلی، آخونزادہ: (ج۔۶)۳۸۴۴، ۳۹۰۹
یارمحمد کلھوڑا (حاکم سندھ): (ج۔۶)۳۴۷۸
یارمحمد گل مہاری، مولانا (خلیفہ سید آدم بنوری): (ج۔۶) ۳۸۳۳، (ج۔۱۰)۵۸۸۶، ۵۹۳۰
یارمحمد، مخدوم میاں (استاد سید راشد روضے دھنی): (ج۔۶) ۳۵۶۴۔۳۵۶۵، ۳۵۶۷
یارمحمد، مولانا: (ج۔۹)۵۱۲۶، (ج۔۱۰)۶۰۵۹
یاسر (رضی اللہ عنہ): (ج۔۷)۴۰۱۸۰
یافعی امام: (ج۔۳)۱۸۳۶، (ج۔۹)۵۲۷۱
یحیٰ (علیہ السلام): (ج۔۶)۳۲۴۰، (ج۔۱۰)۵۸۲۴
یحیٰ: (ج۔۷)۴۳۰۲
یحیٰ ابن معاذ الرازی: (ج۔۵)۳۰۱۷، ۳۰۵۲
یحیٰ الحفار: (ج۔۲)۵۹۵
یحیٰ الحلوانی: (ج۔۲)۶۱۴
یحیٰ الدین علی مجیب: (ج۔۶)۳۹۷۲
یحیٰ بن ابی کثیر: (ج۔۲)۵۵۸
یحیٰ بن الضریس: (ج۔۲)۵۶۹
یحیٰ بن المتوکل: (ج۔۲)۵۱۵
یحیٰ بن آدم: (ج۔۲)۵۲۱، ۵۵۴
یحیٰ بن حبیب، الحارثی: (ج۔۷)۴۲۹۵
یحیٰ بن حسان: (ج۔۲)۵۳۵، (ج۔۷)۴۲۸۹
یحیٰ بن خلف الباہلی: (ج۔۷)۴۲۹۴
یحیٰ بن سعید الانصاری: (ج۔۲)۵۵۶، ۵۶۹
یحیٰ بن سعید: (ج۔۷)۴۳۰۰
یحیٰ بن عبدالباقی التمیمی: (ج۔۲)۵۷۹
یحیٰ بن عتیق: (ج۔۲)۵۶۶
یحیٰ بن محمد العنبری، ابوزکریا: (ج۔۲)۵۴۰
یحیٰ بن معاذ الرازی: (ج۔۲) ۵۸۲، ۲۲۵۷، (ج۔۷) ۴۳۵۹
یحیٰ بن معین: (ج۔۷)۴۲۸۷
یحیٰ تاجی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۶۲

یحییٰ، خواجہ: (ج۔۷) ۴۱۳۸

یحییٰ زاہد، سید: (ج۔۸) ۴۸۵۹

یحییٰ سندیلہ، شیخ: (ج۔۱۰) ۵۹۲۴

یحییٰ، شاہ: (ج۔۵) ۳۰۸۰

یحییٰ، شیخ (مرشد میاں محمد عمر چمکنی) (ج۔۶) ۳۴۷۵، ، ۳۸۳۰، ۳۸۹۷، ۳۹۰۴۔۳۹۰۵، (ج۔۸) ۴۵۹۸

یحییٰ منیری، شیخ شرف الدین: (ج۔۴) ۲۲۸۹، (ج۔۵) ۲۹۱۰، (ج۔۶) ۳۵۰۲، (ج۔۱۰) ۵۸۲۵۔۵۸۲۶

یرویس خان (حاکم قندھار): (ج۔۶؛ ۳۷۱۳

یزدگرد (جد اعلیٰ امام اعظم): (ج۔۵) ۳۰۴۰

یزید بن ابی حبیب: (ج۔۷) ۴۲۹۲، ۴۲۹۳

یزید بن جابر: (ج۔۸) ۴۶۱۶، (ج۔۹) ۵۳۱۲

یزید بن معاویہ: (ج۔۲) ۶۸۸، (ج۔۳) ۱۶۷۰۔۱۶۷۱، (ج۔۵) ۲۹۱۶

یزید بن موہب: (ج۔۲) ۵۳۳، (ج۔۷) ۴۲۹۰

یزید بن ہارون، الواسطی: (ج۔۲) ۵۴۶، (ج۔۷) ۴۳۰۲

یعقوب (علیہ السلام): (ج۔۷) ۴۲۵۱، ۴۲۵۲، (ج۔۹) ۵۲۶۰۔۵۲۶۱، ۵۴۲۷، ۵۴۶۴

یعقوب: (ج۔۲) ۵۱۷

یعقوب ابن ابراہیم بن سعد: (ج۔۲) ۵۲۸

یعقوب الحافظ بن محمود قاری انصاری: (ج۔۶) ۳۶۴۰

یعقوب القمی: (ج۔۷) ۴۳۰۶

یعقوب الکندی بن اسحاق: (ج۔۵) ۲۹۹۶

یعقوب بن سفیان: (ج۔۷) ۴۲۸۶

یعقوب بن عبدالواحد: (ج۔۱۰) ۶۱۴۱

یعقوب بیگ، سپہ سالار: (ج۔۵) ۲۶۸۶

یعقوب چرخی، خواجہ: (ج۔۲) ۵۳۸، (ج۔۴) ۲۲۶۲۔۲۲۶۳، (ج۔۵) ۲۶۶۶، (ج۔۶) ۳۲۲۶، ۳۴۴۴، ۳۵۶۶، ۳۹۸۱، (ج۔۷) ۴۰۵۵، ۴۱۶۲، (ج۔۸) ۴۸۴۷، ۴۸۵۸، ۴۸۶۲، ۴۸۶۶، (ج۔۱۰) ۶۱۰۱

یعقوب شاہ بخاری نقشبندی، سید: (ج۔۶) ۳۸۳۶

یعقوب صرفی کشمیری، شیخ: (ج۔۵) ۲۸۹۱، (ج۔۸) ۴۹۴۱۔۴۸۴۳، ۴۸۴۶، ۴۹۴۶، ۴۹۴۷، ۴۸۵۳، (ج۔۹) ۵۰۲۲، ۵۲۲۷، ۵۴۷، ۵۵۱۴، (ج۔۱۰) ۵۶۳۸

یعقوب کشمیری، مولانا: (ج۔۱) ۷۱، ۳۶۹، ۴۱۴، ۴۴۳، (ج۔۳) ۱۲۹۰، ۱۴۰۲، (ج۔۴) ۲۲۶۴، (ج۔۵) ۲۵۶۰، ۲۷۲۱، ۲۷۵۷۔۲۷۵۸، ۲۸۳۱، ۲۸۷۱، (ج۔۷) ۴۱۷۲، ۴۱۷۳، (ج۔۸) ۴۵۱۲، (ج۔۹) ۵۱۲۱، ۵۱۴۷، ۵۱۵۲، ۵۵۶۷، (ج۔۱۰) ۵۶۴۰، ۵۶۷۳

یعقوب کوسج: (ج۔۵) ۲۷۲۱

یعقوب محدث کشمیری، شیخ: (ج۔۴) ۱۹۵۱

یعلی بن حکیم: (ج۔۲) ۵۲۵

یمنی، امام (حاکم یمن): (ج۔۶) ۳۶۲۱

یمین الدین شامی: (ج۔۸) ۴۸۴۶

یوحنا فریڈمین، ڈاکٹر: (ج۔۱) ۱۰۲، (ج۔۴) ۲۱۹۸، (ج۔۵) ۲۵۷۷۔۲۵۷۸، ۲۵۸۱، ۲۸۱۷۔۲۸۱۸، (ج۔۹) ۵۳۷۳، ۵۳۸۴، ۵۴۲۲

یوسف (علیہ السلام): (ج۔۲) ۵۷۴، ۱۱۵۹، ۱۸۶۱، (ج۔۵) ۲۹۸۳، (ج۔۷) ۴۲۵۱، ۴۲۶۵، ۴۴۱۲، (ج۔۸) ۴۵۹۷، ۴۶۵۰، (ج۔۹) ۵۴۲۷، ۵۲۶۰۔۵۲۶۱، ۵۴۶۴، (ج۔۱۰) ۵۷۴۱

یوسف القرضاوی، الدکتور: (ج۔۲) ۷۳۶

یوسف النقشبند ی، الشیخ: (ج۔۶)۳۹۴۲

یوسف برکی، خواجہ: (ج۔۳) ۱۳۷۴، (ج۔۵) ۲۷۴۸، (ج۔۷)۴۴۴۰، (ج۔۸)۴۵۵۹

یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، شیخ: (ج۔۶) ۳۱۶۰، ۳۱۹۰

یوسف بن سالم حنفی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۸

یوسف بن فرخ شاہ: (ج۔۳)۱۳۶۵۔۱۳۶۶

یوسف بن محمد خلوتی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۲۸

یوسف (پردادا فضل اللہ نور چشتی): (ج۔۵)۲۸۴۹

یوسف پشاوری، اخوند ملا (خلیفہ شیخ آدم بنوری): (ج۔۱۰) ۵۸۶۴، ۵۸۶۷

یوسف جمال الدین بن تغری بردی: (ج۔۵) ۲۸۵۶۔۲۸۵۷، (ج۔۶)۳۹۴۶

یوسف، حافظ (استاد محمد اسماعیل جان مجددی): (ج۔۶) ۳۴۸۸

یوسف حسینی رفاعی، شیخ: (ج۔۶)۳۲۰۵

یوسف زئی پٹھان (مصنف): (ج۔۶)۳۹۰۹

یوسف سلیم چشتی، پروفیسر: (ج۔۵)۲۹۲۵، ۲۹۲۷، ۲۹۵۲، ۳۰۰۸، ۳۰۱۴، ۳۰۲۰، ۳۰۲۷۔۳۰۲۸، ۳۰۳۶، ۳۰۴۱، ۳۰۴۳، (ج۔۶)۳۹۷۲

یوسف سمرقندی، مولانا: (ج۔۳)۱۳۷۳۔۱۳۷۴، ۱۴۵۳، ۱۸۴۰، (ج۔۴)۲۳۸۱، (ج۔۵)۲۔۴۸، (ج۔۹)۵۰۲۶

یوسف شامی، شیخ: (ج۔۵)۲۶۷۵

یوسف، شیخ: (ج۔۱)۴۰۸، (ج۔۲)۵۰۹، (ج۔۸)۴۵۰۹، ۴۸۳۸

یوسف طرطوسی، ابوالفرح: (ج۔۸)۴۸۰۰

یوسف قاضی: (ج۔۸)۴۷۱۶

یوسف قلیج، السید ترکی: (ج۔۵)۲۷۶۵

یوسف گدا: (ج۔۸)۴۸۴۲

یوسف گردیزی، شاہ: (ج۔۴)۲۰۸۶

یوسف لیان، سرکس: (ج۔۵)۲۸۱۷

یوسف مجددی: (ج۔۸)۴۸۷۰

یوسف، مولانا: (ج۔۹)۵۲۳۵، ۵۵۵۳

یوسف، مُلّا (خلیفہ شیخ محمد جمال پشاوری نقشبندی): (ج۔۶)۳۸۳۸

یوسف ہمدانی، خواجہ (مرشد خواجہ عبدالخالق غجدوانی): (ج۔۱)۲۶۱، (ج۔۴)۲۲۵۹، (ج۔۶) ۳۲۹۸، ۳۹۸۰، (ج۔۸)۴۸۴۷، ۴۸۶۶

یونس (علیہ السلام): (ج۔۴)۲۰۶۱، (ج۔۵) ۳۰۹۷، (ج۔۷)۴۲۱۶، ۴۳۱۱، ۴۳۱۲

یونس: (ج۔۲)۵۷۴

یونس بن ابراہیم سامرائی، شیخ: (ج۔۵) ۲۷۰۱، (ج۔۶) ۳۹۷۲

یونس بن عبدالاعلیٰ: (ج۔۷)۴۲۹۰

یونس بن عبدالرحمٰن ایرانی نقشبندی: (ج۔۵) ۲۶۴۴، ۲۶۷۵۔۲۶۷۶، ۲۶۸۱

یونس جمشید پوری، سید: (ج۔۱۰)۶۴۹۲

یونگ سی جی (فلسفی): (ج۔۵)۲۹۳۸۔۲۹۳۹، ۲۹۴۶

یٰسین اختر مصباحی، علامہ: (ج۔۸) ۴۹۹۰، (ج۔۹) ۵۰۰۰، ۵۰۱۵

یٰسین گیلانی، شیخ: (ج۔۶)۳۱۸۰۔۳۱۸۱

یٰسین محمود: (ج۔۴)۲۱۲۵

یٰسین، ملا (خلیفہ شاہ امان اللہ افغانی): (ج۔۱۰)۵۸۴۹۔۵۸۵۰

Asma' al-Rijal

'Abd al-Hakim al-Afghani: (v-6) 3255
Abd al 'Aziz Siddiqui: (v-1) 3, (v-2) 483, (v-3) 1267, (v-4) 1891, (v-5) 2531, (v-6) 3123, (v-7) 3987, (v-8) ,4483(v-9) 4995,(v-10) 5587
Abd al-Ghani of Nablus: (v-5) 2829, (v-8) 4877
Abd al-Hakim Tabibi:(v-6) 3305
Abd al-Karim Mudarris: (v-6) 3289, 3290, 3291
Abdul Arvasi, Shaykh: (v-6) 3273
Abdul Aziz, Shah:(v-5) 2809
Abdul Hakim Sialkoti:(v-8) 4885
Abdul Mu'min:(v-5) 3031
Abu al-Fazl:(v-4) 2101, (v-8) 4882, 4890
Abu Manneh: (v-6) 3290
Abual Hassan Zayd Farooqui:(v-3) 1403, (v-10) 6379, 6425
Adam:(v-1) 979
Adnan Muhammad Kabani:(v-6) 3254
Ahmad Sirhindi :(v-3) 1370, 1371, 1403
Ahmad, Burhan:(v-9) 5042, 5049
Ahmed Riza Khan Bareilwi:(v-1) 54
Ahmed Sirhindi: (v-1) 93, (v-2) 956, 978, 1260, (v-3) 1368, (v-4) 2110-2111, 2112, 2147, 2148, 2164, 2177, 2221, 2222, (v-5) 2827, 2828, 2829, 2831, 2832, 2833, 2837, 2838, 2939, 2840, 2971, 3030, 3031, (v-7) 4475, (v-8) 4785, 4874- 4891, 4893- 4897, (v-9) 5049
Ahmed Ziauddin Gumush Khanewi:(v-6) 3257, 3271
Ahmed Zubaid:(v-9) 5042
Ahrar, Khawaja:(v-1) 103
Akbar, Emperor:(v-4) 2091, 2093, 2097, 2099, 2102, 2110, 2111, (v-8) 4879, 4882, 4884, 4886, 4889-4890, 4894
Akbar:(v-4) 2112, 2177, 2204
Al a Dawla Simnani, Kubrawi:(v-5) 2831
Ali Asani, Prof:(v-6) 3253
Ali Hamadani, Syed:(v-5) 2831, 2842
Amir Ali:(v-9) 5042
Annandale, Charles:(v-1) 191
Anwar Ali, Syed:(v-4) 2168, 3145
Arberry, A. J.:(v-5) 2828
Arnold, T.W.: (v-3) 1298, (v-5) 2841, 2895,(v-8) 4875, 4987, (v-9) 5049
Arnold, T.W.:(v-3) 1298
Arshi, I.A.:(v-5) 2856
Aurangzeb Alamgir:(v-4) 2176, 2185,(v-5) 2827-2828, 2838, 2841,(v-8) 4885, 4894
Ayesha Siddiqa:(v-8) 4783
Aziz Ahmed, Prof.:(v-5) 2842
Babar Baig Mitaly:(v-10) 6305
Badaoni, Abdul Qadir:(v-9) 5042
Baha al-Din, Shah:(v-1) 103
Baha'uddin Naqshband:(v-2) 978,(v-4) 2221, (v-8) 4893
Bain Bridge:(v-6) 3247, 3254
Baljon, Johannes M.S.:(v-5) 2830
Balmeer Gascoigns:(v-4) 2167
Baqi Billah:(v-4) 2221, (v-8) 4879, 4884, 4889-4890, 4893
Behn, was H:(v-6) 2858
Bergson:(v-6) 3006
Bhagwandas, Raja:(v-6) 2101
Blachman:(v-6) 803
Bosworth, C.E.:(v-6) 4883
Bottcher, Annabella, Dr.:(v-1) 93, 98, 104,(v-6) 3242,(v-8) 4909
Boutas:(v-5) 3118, (v-6) 3304, 3305
Briggs, J:(v-8) 5042, 5049
Brockelmann, Carl:(v-5) 2858, 5042
Brown, John P.:(v-8) 4874
Buehlar, Arthur F.:(v-4) 2201, 2224, (v-7) 4475, (v-8) 4893, 4898, (v-10) 6379, 6421
Burhan Ahmad Faruqi:(v-10) 6301
Butros Abu Manneh:(v-6) 3289
Carl Gustav Yung:(v-5) 2946
Chatherjee, Atul Chandra:(v-4 2175
Dar, B.A.:(v-5) 3043
Dara Shikoh:(v-2) 803,(v-4) 2222,(v-8) 4885
David Damrel:(v-4) 2198
David, Gilwartin:(v-4) 2200
Dephne Hababis:(v-6) 3244, 3246, 3253, 3254, 3255
Elizabeth Ozdalgu (Istanbul):(v-1) 103

Inayatullah, Shaykh:(v-9) 5042
Iqbal:(v-4) 2221
Isa al-Kurdi, Shaykh:(v-6) 3255
Ishtiaq Hussain Qureshi, Dr.:(v-4) 2170
Ismail Nejati Effendi Shaykh:(v-6) 3259
Jaffar S.M.:(v-9) 5042
Jahangir, Emperor:(v-3) 1368, 1370, (v-4) 2111, 2147, 2153, 2160, 2164,(v-5) 2827, 2832, 2837, 2841,(v-8) 4875, 4884, 4890
Jawaid Iqbal, Dr.:(v-5) 3008
Jesus:(v-2) 979
Jhon Ogilvie:(v-1) 191
Kambiz Ghanea Bassiri:(v-6) 3253
Kemal Kacar:(v-6) 3273
Khalid, Mawlana:(v-6) 3289
Korkut Ozal:(v-6) 3272
Larry Posten:(v-6) 3247, 3254
Ludvig W. Adamec:(v-6) 3305, 3306
Maan Z. Madina, Prof.:(v-1) 193
Mahmud Es'ad Cosan:(v-6) 3271
Mahmud Ustaosman Oglu:(v-6) 3270
Mann Singh, Raja:(v-4) 2101
Manzur M.:(v-9) 5041
Marglioth:(v-5) 2829
Marijian Mole:(v-5) 2831, 3005, (v-8) 4896
Marshall, D.N.:(v-8) 4878, 4898
Masood Ahmed Ashrafi:(v-1) 3, (v-2) 483, (v-3) 1267, (v-4) 1891, (v-5) 2531, (v-6) 3123, (v-7) 3987, (v-8) 4483, (v-9) 4995, (v-10) 5587
Massignon, Prof:(v-1) 192
Mas'ud Barzani:(v-6) 3291
Mayor, Adrian, C:(v-4) 2200
Mc Donald, D.B.:(v-1) 192
Mirak, Shaykh:(v-1) 222
Miyceb, M.:(v-10) 5834
Moreland W.H.:(v-4) 2175,(v-9) 5042
Moses:(v-2) 979
Muawiah:(v-8) 4783
Muhammad Abu'l Khayr al-Midani:(v-6) 3255
Muhammad Ahmad Al-Dumaiqa:(v-6) 3254
Muhammad Hisham Kabani, Shaykh:(v-6) 3254
Muhammad Iqbal Dr.:(v-5) 2842, 3008, 3011, 3044
Enstein, Albert:(v-5) 2946, 2998
Etennal Garden:(v-4) 2199
Fayzi:(v-4) 2101,(v-8) 4890
Fehmi Adak:(v-6) 3272
Foweer, F.J.:(v-1) 192
Freeland, Abbot :(v-5) 2835- 2836, (v-8) 4882, 4898
Galata Maulawikhanesi:(v-6) 3258
Geddie, William:(v-1) 192
Ghazali:(v-5) 3006
Ghulam Ali, Shah:(v-6) 3289
Ghulam Muhammad Ahmad Sirhindi, Mian:(v-2) 956
Ghulam Muhammad, Mian:(v-2) 956
Gibb, H.A.R.:(v-1) 192, (v-5) 2842, (v-8) 4877, 4898
Gottschalk, Louis:(v-8) 4898
Grahame Bailey, Dr.:(v-4) 2059
Gurdjieff:(v-10) 5778
Hafeez Malik, Prof. Dr.:(v-4) 2223,(v-5) 2843,
Haji Bektashi Veli.(v-6) 3271
Hajjia Awna:(v-6) 3246
Hamid Algar:(v-6) 3291, 3305
Hamilton, A.R.:(v-1) 192
Hardy, Peter:(v-5) 2830
Hasan Brkaya:(v-6) 3257
Hassan Aksay:(v-) 3272
Hastings, J.:(v-5) 2841
Havell:(v-9) 5042
Hidiv Abbas Hilmi Pasha:(v-6) 3259
Hilmi Tunahan, Shaykh:(v-1) 98
Hilmi, Rafiq:(v-6) 3291
Hilnis, Dr.:(v-5) 2841
Hishman Kabani, Shaykh Muhammad:(v-6) 3255
Hitti P.K.:(v-5) 2856, 2858
Hoda Boyer:(v-6) 3254
Husam al- din Ahmad:(v-8) 4879
Ibn Arabi:(v-5) 2831
IBN 'Arabi:(v-5) 2973
Ibn Tayimiya:(v-4, 2221
Ibn-i-Arabi:(v-8) 4896
Ikhlas Holding:(v-6) 3273

Muhammad Iqbal Mujaddidi:(v-2) 1260, 1263, (v-10) 6366, 6367
Muhammad Masud Ahmad, Dr. Prof.:(v-10) 6379, 6423
Muhammad Masum Sirhindi, Khawaja:(v-2) 1263
Muhammad Mukarram Ahmed, Dr. Mufti:(v-1) 3, (v-2) 483, (v-3) 1267, (v-4) 1891, (v-5) 2531,(v-6) 3123, (v-7) 3987, (v-8)4483,(v-9) 4995, (v-10) 5587
Muhammad Qamaruddin Rizvi, Mawlana:(v-1) 3,(v-2) 483,(v-3) 1267,(v-4) 1891, (v-5) 2531, (v-6) 3123, (v-7) 3987,(v-8) 4483, (v-9) 4995, (v-10) 5587
Muhammad Riyad al-Malih:(v-6) 3255
Muhammad Sadiq:(v-2) 978, 979
Muhammad Uthman Siraj Ad-Deen An Naqshbandi:(v-6) 3290
Muhammad Yahya, Khalifa:(v-1) 3,(v-2) 483, (v-3) 1267,(v-4) 1891,(v-5) 2531, (v-6) 3123, (v-7) 3987,(v-8) 4483, (v-9) 4995,(v-10) 5587
Muhammad Zahid Kotku:(v-6) 3272
Munir Husasain Masoodi:(v-1) 3,(v-2) 483, (v-3) 1267,(v-4) 1891,(v-5) 2531,(v-6) 3123,(v-7) 3987,(v-8) 4483,(v-9) 4995,(v-106) 5587
Mustafa Sabri:(v-5) 2842
Necmettin Erbakan :(v-1) 264, (v-6) 3272
Nicholoson, R.A.:(v-1) 192,(v-5) 2842
Nizami, K.A.:(v-10) 5707
Nur Ahmad:(v-2) 978, 979
Nur Jehan, Empress :(v-8) 4887, 4891
Olivier Roy:(v-6) 3305
Osman Nuri Topbas:(v-6) 3271
Ouspensky:(v-10) 5778
Pnina Werbner:(v-8) 4895
Ram Sherma, Sir:(v-4) 2167
Zubaid Ahmed:(v-5) 2817
Rich, Claudius James:(v-6) 3290
Rizvi S.A.A.:(v-10) 5834
Rose, H.A.:(v-6) 4874
Safr Ahmad Masumi, Mir:(v-2) 1261-1262,(v-10) 6367, 6368
Sardar Ali Ahmad Khan:(v-10) 6379, 6424
Sardar Iqbal Shah:(v-7) 4062
Schimmel, Annemarie:(v-2) 979,(v-4) 2201, (v-8) 4884, 4898,(v-10) 6379, 6422
Shafi, Muhammad:(v-9) 5042
Shafiq Ali Khan, Dr.:(v-4) 2166
Shah Musafur:(v-8) 4876
Shahjahan, Emperor:(v-4) 2160, 2164, 2175
Sharif, Abd as Sattar Tahir:(v-6) 3291
Sherwani, Latif Ahmed:(v-5) 3011
Smith, Vincent A.:(v-9) 5042
Stark:(v-6) 3247, 3254
Storey, C. A.:(v-5) 2829, 2842
Suleman Hilmi Tunahan:(v-6) 3273
Ter Haar, J. G. J.:(v-4) 2198,(v-5) 2854, 2858
Theodre de Bary, William:(v-4) 2223,(v-5) 2842
Thomas Roe, Sir:(v-5) 2832
Trimingham, J. Spencer :(v-8) 4879,(v-9) 4898
Turgat Ozal:(v-6) 3272
Usha Sanyal, Dr.:(v-1) 54,(v-5) 2909
Vika Gardner:(v-1) 46,(v-10) 5595
Waliullah, Shah:(v-5) 2829,(v-8) 4877, 4883
Werbner, Pinna:(v-8) 4899
Whitehead:(v-5) 2998
Willam Dwight Whitney:(v-1) 191
Willium Geddie:(v-1) 192
Yohanan, Friedmann Dr.:(v-4) 2198,(v-5) 2817, 2854, 2858,(v-8) 4880, 4898
Y'qub Kashmiri, Shaykh:(v-5) 2831
Zahid Ali Kamil, Mir:(v-3) 1403
Zahid Ali Kamil:(v-3) 1403

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر

(وکٹوریہ یونیورسٹی، سوئٹزرلینڈ)

☆☆

خدا کرے آپ بخیریت ہوں۔ آپ کی فی سبیل اللہ مساعی جمیلہ پر بہت بہت مبارک باد۔۔۔ جہان امام ربانی کی مزید پانچ جلدیں مکمل ہونے پر مبارکباد۔ مجھے امید ہے کہ میں یہ جلدیں بھی مطالعہ کرسکوں گا۔ جہان امام ربانی کی سات جلدوں پر تأثرات لکھنا میرے لیے باعث اعزاز واکرام ہوگا۔ آپ کی پوری زندگی اللہ کی راہ میں زندہ رہنے والی خدمت اور ذوق وشوق کی زندگی ہے جو انسانیت کو امام ربانی کے پیغام سمجھا رہی ہے۔۔۔

میں اپنی کتاب کے ایک باب میں اس عظیم الشان کام کا ذکر کروں گا جو آپ نے امام ربانی کے لیے کیا ہے۔ بدقسمتی سے مجددی حلقے کے علاوہ دوسرے حلقے ابھی بھی اس سے واقف نہیں ہیں۔ کسی بھی زبان میں کسی بھی صوفی پر اتنا عظیم الشان کام نہیں ہوا جو آپ نے کیا ہے۔ خدا کرے آپ کا یہ کام ہم سب کے لیے اور پندرھویں صدی کے بعد بھی آنے والوں کے لیے مینارۂ نور بنے۔ آمین

جذبۂ محبت اور پذیرائی کے ساتھ

آرتھر بیولر

(ای میل بنام حضرت مسعود ملت مورخہ ۲ رفروری ۲۰۰۷ء) (انگریزی سے ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

اشاریہء کتب جہان امام ربانی

☆☆

پروفیسر قاری محمد رفیق، صوفی عبدالستار طاہر، سید زبیر حسین جیلانی، حاجی امجد افضل حاجی محمود، محمد شریف اعوان، صبا مسعودی، حنا مسعودی، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد بشریٰ، مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید، حافظ محمد انس، محمد سجاد، محمد اشفاق اسامہ امجد، حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم، محمد عامر، محمد ہارون حافظ بلال ساجد، مولانا غلام نبی، مولانا احمد صادق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آ

آب کوثر: (ج۔۴) ۲۰۵۸، ۲۱۶۶، ۲۴۵۵، (ج۔۶) ۳۸۰۳، ۳۸۲۴

آثار الصنادید: (ج۔۱) ۱۹۷، ۳۲۳، ۳۵۲، (ج۔۴) ۲۴۹۲، (ج۔۶) ۳۳۵۶، ۳۳۹۴، (ج۔۹) ۵۱۵۶، ۵۳۳۴

آثار الکریم: (ج۔۵) ۲۷۲۹۔۲۷۳۰

آثار المبتدعین لاھدام حبل اللہ المتین: (ج۔۵) ۲۵۶۰

آثار اولیائے شہر بدایوں: (ج۔۴) ۲۳۹۶

آثار عبداللہ خویشگی قصوری: (ج۔۴) ۲۴۵۵

آخری پیغام: (ج۔۱) ۴۶۴، (ج۔۶) ۳۶۳۹

آخری پیغام (عربی ترجمہ): (ج۔۶) ۳۳۹۳

آداب القرآن: (ج۔۶) ۳۲۶۱

آداب المریدین: (ج۔۲) ۵۱۳، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۳۳، ۶۶۱، (ج۔۳) ۱۲۹۵، (ج۔۴) ۲۰۳۳، (ج۔۵) ۲۵۷۰، ۲۵۹۲، ۲۶۳۳، ۲۹۱۷، (ج۔۸) ۴۵۷۹، (ج۔۹) ۵۰۲۷، ۵۰۳۲، ۵۰۳۸، ۵۰۴۶، ۵۲۴۹، ۵۴۹۰، ۵۵۰۷

آداب سالک: (ج۔۶) ۳۶۲۴

آدم درخانی قصہ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۱

آزادی کی تحریکیں: (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

آغاز سلوک: (ج۔۶) ۳۵۰۳

آفتاب سرہند: (ج۔۴) ۲۵۱۳

آفتاب شرف: (ج۔۴) ۱۹۲۱۔۱۹۲۲، (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۸

آفتاب ولایت: (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۴۴

آفتاب ہدایت: (ج۔۷) ۴۲۷۸

آگاہی سید امیر کلال: (ج۔۱۰) ۶۱۰۴

آئین اکبری: (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۷۵، ۲۵۷۹، (ج۔۹) ۵۱۵۵، ۵۲۹۵، (ج۔۱۰) ۵۹۲۴

آئینہ اور اقبال: (ج۔۵) ۲۹۴۴

آئینۂ حقیقت: (ج۔۶) ۳۵۹۷

آئینۂ دیوبند: (ج۔۴) ۲۵۱۳

آیات قیومیہ: (ج۔۳) ۱۸۷۴

ا

ابجد العلوم: (ج۔۴) ۱۹۵۲، (ج۔۵) ۲۸۴۱، (ج۔۶) ۳۲۱۷۔۳۲۱۸، (ج۔۹) ۵۱۵۴، ۵۱۵۷، ۵۱۶۲، ۵۱۹۶، ۵۳۳۹، ۵۳۵۸، (ج۔۱۰) ۵۶۳۲، ۵۷۶۲

ابحاث: (ج۔۴) ۲۴۴۶

ابراہیم شاہی: (ج۔۳) ۱۷۶۰

ابریق المنار بشموع المزار: (ج۔۱) ۱۱۵

ابن ابی شیبہ: (ج۔۷) ۴۳۳۲، ۴۳۳۹، ۴۳۴۹

ابن السنی: (ج۔۴) ۲۳۲۵، (ج۔۵) ۲۸۸۳

ابن النجار: (ج۔۴) ۲۳۳۰

ابن امیر حاج: (ج-۸) ۴۶۴۶

ابن بطوطہ: (ج-۴) ۲۰۵۸

ابن حبان: (ج-۲) ۵۵۳، ۶۱۸-۶۱۹، ۶۳۸، ۶۴۲، ۶۴۷، ۶۵۸-۶۵۹، (ج-۳) ۱۷۹۹، (ج-۴) ۲۲۹۵-۲۲۹۶، ۲۳۲۹، (ج-۷) ۴۲۸۵، ۴۲۸۹، ۴۳۱۸، ۴۳۳۱-۴۳۳۴، ۴۳۳۶، ۴۳۴۲-۴۳۴۳، ۴۳۴۵، ۴۳۴۸، ۴۳۵۰-۴۳۵۱، ۴۳۵۴، ۴۳۵۸، ۴۳۶۱، ۴۳۶۳، ۴۳۶۵-۴۳۶۶، ۴۳۶۹-۴۳۷۰، ۴۳۷۷، ۴۳۸۳، ۴۳۸۶، ۴۴۰۶

ابن زنجویہ: (ج-۴) ۲۲۹۷، ۲۳۳۰

ابن ماجہ: (ج-۱) ۱۷۳، (ج-۲) ۵۴۴، ۵۵۶، ۵۷۶-۵۷۷، ۵۹۶، ۶۰۶، ۶۰۸، ۶۱۹، ۶۲۳-۶۲۴، ۶۳۸، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۷، ۶۵۳، ۶۵۶، ۶۵۹-۶۶۰، ۷۰۸، ۸۰۷-۸۰۸، ۸۲۰، ۸۲۴، ۸۳۵، ۸۸۶، (ج-۳) ۱۵۷۹، ۱۷۹۹، (ج-۴) ۲۳۱۲، (ج-۵) ۲۶۸۵، ۲۸۸۳، (ج-۷) ۴۲۷۸، ۴۲۹۲، ۴۳۱۰، ۴۳۱۹، ۴۳۲۱، ۴۳۲۴-۴۳۲۵، ۴۳۲۹-۴۳۳۰، ۴۳۳۲، ۴۳۳۴-۴۳۳۵، ۴۳۴۰-۴۳۴۱، ۴۳۴۳-۴۳۴۴، ۴۳۴۸-۴۳۴۹، ۴۳۵۴-۴۳۵۵، ۴۳۵۹، ۴۳۶۴، ۴۳۶۶، ۴۳۶۹، ۴۳۷۲، ۴۳۷۶-۴۳۷۸، ۴۳۸۷-۴۳۹۱، ۴۳۹۹، ۴۴۰۲-۴۴۰۳، ۴۴۰۹، ۴۴۱۱، (ج-۸) ۴۷۸۶، ۴۹۴۵، (ج-۹) ۵۲۴۳، ۵۲۶۱، (ج-۱۰) ۵۸۴۴

ابوالمکارم: (ج-۸) ۴۶۴۵-۴۶۴۶

ابوحنیفہ، آراء وفقہ: (ج-۲) ۷۲۷

ابوداؤد: (ج-۱) ۱۷۳، ۴۳۰، (ج-۲) ۵۱۳، ۵۲۲-۵۲۳، ۵۳۰، ۵۳۲-۵۳۳، ۵۳۵، ۵۴۶، ۵۸۰-۵۸۱، ۶۱۹، ۶۲۵، ۶۳۸-۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۸، ۶۵۹، ۶۶۱، ۷۰۸، ۸۲۰، ۸۳۵، ۸۸۶، ۱۱۲۹، ۱۲۴۶، ۱۲۶۲، (ج-۳) ۱۵۰۷، ۱۶۵۱، ۱۶۵۹، ۱۷۹۹، (ج-۴) ۲۳۳۰، (ج-۵) ۲۸۸۳، (ج-۷) ۴۲۸۹، ۴۲۹۵-۴۲۹۶، ۴۳۱۲، ۴۳۱۸-۴۳۱۹، ۴۳۲۲، ۴۳۲۴، ۴۳۲۹، ۴۳۴۶، ۴۳۴۸، ۴۳۶۳-۴۳۶۵، ۴۳۷۲، ۴۳۷۴، ۴۳۸۹، ۴۴۰۱، ۴۴۰۸، (ج-۸) ۴۶۲۰، ۴۶۳۴-۴۶۳۵، ۴۶۴۴، ۴۷۸۵، ۴۷۸۷، ۴۹۴۵، (ج-۹) ۵۲۴۷، ۵۴۱۶، (ج-۱۰) ۵۶۷۴

ابوالکلام آزاد: (ج-۹) ۵۰۲۷

ابیات مثنوی: (ج-۶) ۳۵۰۴، ۳۵۹۱

اتحاد بین المسلمین: (ج-۶) ۳۷۹۲

اتحاف الاخلاق باوصاف الاسلاف: (ج-۶) ۳۱۸۸

اتحاف الخلیل بمشرب الجلیل الجمیل: (ج-۶) ۳۲۱۲

اتحاف الخلیل شرح منظومۃ سیدی عبداللہ بن عمر خلیل: (ج-۶) ۳۲۱۲

اتحاف الذائق بشرح بیتی الصادق: (ج-۶) ۳۲۱۲

اتحاف السادۃ الاشراف بنبذہ من کلام سیدی عبداللہ حسین السقاف: (ج-۶) ۳۲۱۲

اتحاف السلاف فی انساب السادۃ الاشراف: (ج-۶) ۳۲۱۳

اتحاف ذوی الامعیۃ فی تحقیق معنی المعیۃ: (ج-۶) ۳۲۱۲

اتحاف: (ج-۹) ۵۳۶۹، ۵۴۲۷

اتقان: (ج-۶) ۳۱۹۸

اتمام الاعلام: (ج-۵) ۲۷۰۱

اتھروید: (ج-۴) ۲۱۰۱، (ج-۱۰) ۵۶۴۶

اثبات النبوۃ: (ج_۱)۴۱۴، ۴۲۷، ۴۳۱، ۴۶۲، (ج_۲) ۵۰۷، ۷۴۳، ۷۶۸، (ج_۳) ۱۲۹۵، ۱۴۴۹، ۱۴۶۳، ۱۵۲۱، ۱۵۲۶، ۱۵۵۷_ ۱۵۵۸، ۱۵۶۰_ ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، (ج_۴) ۱۹۴۱_ ۱۹۴۲، ۲۰۳۳، ۲۰۵۳_ ۲۰۵۴، ۲۰۶۶، ۲۲۰۴_ ۲۲۰۵، ۲۲۱۹، ۲۲۷۱، ۲۴۱۱، ۲۴۳۴، (ج_۵) ۲۵۷۰، ۲۵۷۹، ۲۵۹۲_ ۲۵۹۳، ۲۵۹۵، ۲۵۹۷_ ۲۶۰۰، ۲۶۲۴، ۲۶۲۶، ۲۶۳۳، ۲۷۱۰، ۲۹۱۷، (ج_۶) ۳۴۴۳، ۳۶۸۶، (ج_۷) ۴۰۰۸، ۴۱۹۵، ۴۴۲۱، ۴۴۲۳، (ج_۸) ۴۵۱۲، ۴۵۷۹، ۴۹۳۳، ۴۹۳۷، (ج_۹) ۵۰۱۲، ۵۰۲۶، ۵۰۳۲، ۵۰۳۸، ۵۰۴۶، ۵۰۷۰، ۵۱۵۰، ۵۱۶۷، ۵۱۶۹، ۵۱۷۵، ۵۱۷۸، ۵۱۸۳، ۵۱۸۹، ۵۲۲۸، ۵۲۴۹_ ۵۲۵۰، ۵۲۹۷، ۵۳۸۷، ۵۳۹۹، ۵۴۱۳، ۵۴۱۵، ۵۴۷۲، ۵۴۸۹، ۵۵۰۲، ۵۵۰۰، ۵۵۲۰، (ج_۱۰) ۵۶۲۰، ۵۶۴۰، ۵۶۵۵، ۵۶۶۲، ۵۶۶۷، ۵۶۶۹، ۵۷۰۳، ۶۱۰۵_ ۶۱۰۶، ۶۱۱۲، ۶۱۶۴، ۶۲۳۶

الاجابۃ الربانیہ: (ج_۵)۲۸۵۹، ۲۸۶۱، ۲۸۶۳، (ج_۶) ۳۱۴۳، (ج_۷) ۴۰۰۹، (ج_۸) ۴۵۰۱، (ج_۹) ۵۰۱۳، (ج_۱۰)۶۴۰۴

اجابۃ الغوث: (ج_۲)۱۱۹۱

الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ: (ج_۵) ۲۸۹۶، ۲۹۱۰

اجازۃ (مخطوط مخزونہ مکتبہ ظاہریہ، دمشق): (ج_۶)۳۱۹۷

الاجوبۃ العراقیہ عن الاسئلۃ الایرانیہ: (ج_۷)۴۲۶۱

الاجوبۃ المنفیۃ عن اعتراضات ابن ابی شیبۃ علیٰ ابی حنیفہ: (ج_۲)۷۲۷

احادیث کے محاورات واستعارات: (ج_۶)۳۶۸۷

الاحسان فی علوم القرآن: (ج_۶)۳۱۹۸

احسن الفتاوٰی: (ج_۲)۷۳۵

احسن الکلام: (ج_۲)۷۳۳

احصاء العلوم (فارابی): (ج_۹)۵۱۹۶

احقاق الحق: (ج_۹)۵۳۴۰

احقاق (رسالہ، قاضی ثناء اللہ پانی پتی): (ج_۱)۱۱۱

احکام شریعت: (ج_۳)۱۶۶۰

الاحکام فی اصول الاحکام: (ج_۲)۵۱۹، ۶۳۵

احمد رضا بڑھیچ افغانی: (ج_۶)۳۳۳۹

احمد سرہندی اور ان کے اصلاحی کارنامے (مقالۂ ڈاکٹریٹ) (انگریزی): (ج_۳)۱۵۰۳

احوال ابدال (امام سیوطی): (ج_۲)۱۱۹۱

احوال الامام الربانی: (ج_۵)۲۶۷۷، ۳۰۹۳

احوال العارفین: (ج_۱۰) ۵۸۸۷_ ۵۸۸۸، ۵۸۹۰، ۵۸۹۲_ ۵۸۹۳

احوال بزرگان: (ج_۴)۲۴۹۰

احوال شاہ نقشبند: (ج_۴)۲۴۹۰، (ج_۶)۳۳۵۸

احوال مجدد الف ثانی (نظام الدین مجددی توکلی): (ج_۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۰

احوال وسخنان خواجہ عبید اللہ احرار: (ج_۱۰)۶۱۵۴، ۶۱۵۶

احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری: (ج_۳) ۱۴۰۳، (ج_۴)۲۴۳۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۶، (ج_۵)۲۷۹۵، ۲۸۱۶، ۳۱۰۹، (ج_۹)۵۳۳۱_ ۵۳۳۲، ۵۳۶۳، ۵۳۸۴

احیاء علوم الدین (امام غزالی): (ج_۱) ۱۹۶، (ج_۲) ۵۱۴، ۵۲۰، ۵۳۶_ ۵۳۸، ۵۵۲، ۵۶۷، ۵۸۴، ۵۸۷،

۵۹۶، ۶۲۵، ۶۳۲_۶۳۵، ۶۳۹_۶۴۰، ۶۴۲، ۶۴۵_
۶۴۶، ۶۴۹_۶۵۰، ۶۵۳، ۶۶۱_۶۶۲، ۷۲۵، ۸۸۷،
۹۳۰، (ج_۳)۱۴۶۵، (ج_۴)۲۲۳۶، ۲۳۱۵، (ج_۶)
۳۱۷۹، ۳۲۶۲، (ج_۷) ۴۳۰۵، ۴۳۱۰، ۴۳۲۰_
۴۳۲۲، ۴۳۲۵، ۴۳۳۵، ۴۳۶۴، ۴۳۵۸، ۴۳۹۵_
۴۳۹۶، ۴۴۰۳، ۴۴۰۶_۴۴۰۷، ۴۴۰۹، ۴۴۱۳، (ج_۹)
۵۱۷۵، ۵۲۱۰، ۵۲۲۲

اخبارابی حنیفہ و اصحابہ: (ج_۲)۷۲۸

اخبارالاخیار: (ج_۲)۱۰۹۸، ۱۱۲۰، ۱۱۲۹، (ج_۳)۱۲۹۸،
۱۳۸۷، ۱۳۹۵، ۱۴۰۲، ۱۴۰۵، ۱۴۱۶، (ج_۴) ۲۴۳۲_
۲۴۳۳، (ج_۶) ۳۱۴۹، ۳۱۵۳، ۳۳۵۱، (ج_۷)
۴۰۶۳، (ج_۸) ۴۸۶۲_۴۸۶۴، ۴۹۳۷، (ج_۹)
۵۰۳۵، ۵۰۴۰، ۵۰۴۹، ۵۱۴۷، ۵۱۵۴، ۵۱۵۶_
۵۱۵۷، ۵۱۵۹، ۵۴۲۶، ۵۵۱۲_۵۵۱۳، ۵۵۲۳،
(ج_۱۰)۵۶۳۴، ۵۶۳۸

اخبارالاخیارفی اسرارالابرار: (ج_۶)۳۳۵۲

اختلاف امت کاالمیہ: (ج_۴) ۲۴۵۶، (ج_۵) ۲۵۷۳،
۲۵۷۷

اخلاص نامہ: (ج_۹)۵۳۴۲

اخلاق واعمال: (ج_۶)۳۵۹۷

ادب الدنیاوالدین: (ج_۱)۵۸۴، ۶۴۹، (ج_۵)۳۰۱۷

الادب المفرد: (ج_۲)۸۸۵

ادبی جائزے: (ج_۵)۲۹۴۵

ادعیہ ماثورہ: (ج_۲)۵۵۳

ادعیۃ الحج والعمرۃ: (ج_۵)۲۶۹۸

ادلۃ اھل السنۃ والجماعۃ: (ج_۱)۱۰۹

اذکار الابرار ترجمہ گلزار ابرار (مترجم محمد افضل جیوری):
(ج_۴)۲۲۲۲، (ج_۱۰)۵۹۲۴

اذکارصبح: (ج_۲)۶۳۹

اذکارطریقۃ الچشتیہ والنقشبندیہ: (ج_۵)۲۶۷۴

الاذکارللنووی: (ج_۷)۴۳۱۸، ۴۳۵۱

اذکارمعصومیہ: (ج_۶)۳۶۶۶

اذکارنبویہ: (ج_۱۰)۶۳۵۶، ۶۳۷۰

اربعین بروایت سراج المسلمین: (ج_۶)۳۵۲۳

اربعین فی اصول الدین: (ج_۶)۳۴۴۴

اربعین فی رشدالطالبین: (ج_۶)۳۵۲۲

اربعین فی فضل المجاہدین: (ج_۶)۳۵۲۲

اربعین مجددالف ثانی: (ج_۲)۷۵۲

اربعین (مفتی محمد محمودالوری): (ج_۶)۳۶۲۴

ارتحال مجددی مع وصال احمدی: (ج_۱۰)۶۲۴۳، ۶۲۹۳

الارج المسکی فی التاریخ المکی: (ج_۶)۳۱۵۹

اردوادب کے ارتقامیں علماء کاحصہ: (ج_۴)۲۵۱۴

اردودائرۃ معارف اسلامیہ: (ج_۳)۱۴۰۲، ۱۴۰۴، ۱۴۰۶،
(ج_۴)۲۱۴۵، ۲۱۶۹_۲۱۷۰، (ج_۵)۲۵۵۲، ۲۹۹۵،
۳۰۱۵، (ج_۶)۳۱۴۲، ۳۱۴۶، ۳۷۵۴، (ج_۹)۵۰۱۲،
(ج_۱۰)۵۹۷۳

اردوشاعری میں احادیث کی تعلیمات: (ج_۶)۳۶۸۷

اردو میں قرآنی محاورے: (ج_۱)۴۶۲

اردونعت گوئی اورفاضل بریلوی: (ج_۱)۵۴، (ج_۱۰)
۵۶۹۶

اردوئے قدیم اور چشتی صوفیہ: (ج۔۳) ۱۸۷۲
ارزش میراث صوفیہ: (ج۔۷) ۴۰۶۱_۴۱۶۲
ارشاد الساری شرح صحیح البخاری: (ج۔۱) ۲۱۹، ۲۲۰
ارشاد السالکین: (ج۔۶) ۳۷۴۳، ۳۷۵۴، (ج۔۱۰) ۵۹۵۷
ارشاد الصنایۃ فی الکتابۃ تحت بعض آیۃ: (ج۔۶) ۳۲۱۳
ارشاد الصواب لمن وقع فی بعض الاصحاب: (ج۔۶) ۳۵۲۲
ارشاد الطالبین: (ج۔۱) ۴۳۱، (ج۔۲) ۱۱۲۰، ۱۱۲۹، (ج۔۴) ۲۲۲۳، (ج۔۵) ۲۵۷۸، ۲۵۸۰، ۲۸۱۰، ۲۸۹۵، (ج۔۱۰) ۵۶۳۶، ۵۶۷۴، ۵۸۸۴
ارشاد ذی اللوذعیہ علی بیتی المعیۃ: (ج۔۶) ۳۲۱۳
ارشاد رحیمیہ: (ج۔۱) ۴۶۲، (ج۔۶) ۳۶۸۶، (ج۔۱۰) ۶۱۰۳
الارشادات السنیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۶) ۳۲۱۳
ارشادات حضرت مجدد الف ثانی (مرتبہ ابولبرکات سید احمد قادری): (ج۔۱۰) ۶۲۴۴
ارشادات مجدد الف ثانی (محمود اشرف عثمانی): (ج۔۱۰) ۶۳۳۴
ارشادات مجدد الف ثانی: (ج۔۳) ۱۸۳۰_۱۸۳۱، (ج۔۴) ۲۰۳۸، (ج۔۵) ۲۸۱۹_۲۸۲۲، (ج۔۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۲۴، ۶۲۴۴، ۶۳۳۲
ارشادات مجدد (مرتبہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری): (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۳۳
ارغام المرید: (ج۔۱۰) ۶۳۱۴
ارکان دین: (ج۔۶) ۳۳۷۷
ارمغانِ اقبال: (ج۔۵) ۳۰۴۲
ارمغانِ پاک: (ج۔۵) ۲۷۵۲
ارمغانِ حجاز: (ج۔۵) ۲۹۶۲، ۳۰۰۸، ۳۰۱۴
ارمغانِ حجاز بہ یارانِ طریق: (ج۔۵) ۳۰۰۷
ارمغانِ مجاہد ملت: (ج۔۶) ۳۷۹۸
ارمغانِ ہند: (ج۔۱) ۴۶۱
ازالۃ الاشتباہ فی قطع ھمزۃ یا اللہ: (ج۔۶) ۳۵۲۲
الازھاد المتناثرہ فی الاخبار المتواترۃ: (ج۔۶) ۳۵۲۲
الاساور العسجدیہ فی المآثر الخالدیہ: (ج۔۴) ۲۵۰۹
الاستدارک للدوراک: (ج۔۶) ۳۵۲۳
استزال النصر بالتوسل باھل بدر: (ج۔۶) ۳۱۷۹
الاستیعاب: (ج۔۱) ۲۱۹، ۲۲۰، (ج۔۷) ۴۰۳۱_۴۰۳۲،
اسٹوری: (ج۔۹) ۵۵۶۳
اسرار الاولیاء: (ج۔۶) ۳۸۰۳، ۳۸۲۴
اسرار التشہد: (ج۔۱۰) ۵۶۳۵
اسرار التوحید: (ج۔۱۰) ۵۸۷۴
اسرار الصلوٰۃ: (ج۔۵) ۲۶۲۷
اسرار الطریقہ: (ج۔۱۰) ۵۸۸۹
اسرار المرفوعۃ فی الخیار الموضوعۃ: (ج۔۲) ۵۸۲، ۶۳۹، ۶۴۸، ۶۵۴، ۶۵۹،
الاسرار المطویہ فی الاسماء السھروردیۃ: (ج۔۶) ۳۱۹۷
اسرار المناسک: (ج۔۴) ۲۴۳۹
اسرار تشہد (شیخ عبد الاحد، والد حضرت مجدد): ۴۱۲، (ج۔۹) ۵۲۲۶، ۵۲۹۲
اسرار توحید: (ج۔۵) ۲۷۱۰

اسرار حقیقی: (ج۔۷) ۴۰۵۱

اسرار خودی: (ج۔۳) ۱۳۹۸، (ج۔۵) ۲۹۳۲، ۲۹۷۴، ۳۰۰۹، ۳۰۱۸، ۳۰۲۴، ۳۰۴۲

اسرار خودی اور تصوف: (ج۔۵) ۳۰۱۱۔۳۰۱۲

الاسرار شریف: (ج۔۵) ۲۸۹۰

اسرار طریقت (رسالہ): (ج۔۱۰) ۵۸۷۳۔۵۸۷۴، ۵۸۹۱

اسرار فقہ: (ج۔۶) ۳۳۵۹

اسرائیلیات: (ج۔۲) ۵۶۷

الاسرۃ الطمریۃ المکیۃ: (ج۔۶) ۳۱۶۰، ۳۱۸۹

اسلام: (ج۔۶) ۳۲۷۱

اسلام اور روحانیت: (ج۔۲) ۱۲۴۷

اسلام اور سود: (ج۔۲) ۷۳۵

اسلام کا نظام تعلیم اور مرزائیوں کے باطل نظریات: (ج۔۲) ۱۲۴۷

اسلام کا نظریہ سود اور بینکاری: (ج۔۲) ۷۳۵

اسلام میں ربا کی حرمت اور بلاسود سرمایہ کاری: (ج۔۲) ۷۳۶

اسلامی انسائیکلوپیڈیا: (ج۔۵) ۲۸۹۵۔۲۸۹۶

اسلامی تصوف اور اقبال: (ج۔۵) ۳۰۱۰، ۳۰۱۲

اسلامی تصوف اور صوفیائے سرحد: (ج۔۱) ۸۹، ۱۱۲

اسلامیات لازمی: (ج۔۶) ۳۶۸۷

اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان: (ج۔۱) ۴۵۸، (ج۔۸) ۴۹۴۸

اسماعیل دہلوی: (ج۔۶) ۳۸۹۰، ۳۹۱۱

اسماء الرجال: (ج۔۶) ۳۳۵۲

اسمبلی کی نشست کے فیصلہ کی قلمی دستاویزات: (ج۔۶) ۳۷۰۷

اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب: (ج۔۵) ۲۶۹۸

اسئلہ واجوبہ فی علم حدیث: (ج۔۶) ۳۲۶۰

الاشارات السنیہ لسالکی الطریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۵) ۲۸۵۹، ۲۸۶۱، ۲۸۶۴، (ج۔۶) ۳۱۴۳، (ج۔۷) ۴۰۰۹، (ج۔۸) ۴۵۰۱، (ج۔۹) ۵۰۱۳، (ج۔۱۰) ۶۴۱۷

الاشارہ الی البشارہ: (ن۔۶) ۳۴۲۰، ۳۶۰۴

الاشارۃ السنیہ لسالکی الطریقہ النقشبندیہ: (ج۔۱۰) ۶۳۷۹

الاشباہ والنظائر: (ج۔۶) ۳۱۷۰

اشتباہ (محمد صالح گجراتی): (ج۔۴) ۲۴۵۱، ۲۴۵۶

اشتباہ: (ج۔۹) ۵۴۹۷

اشدا الجہاد فی ابطال دعوی الاجتہاد: (ج۔۵) ۲۶۸۸

اشعار جالی شریف (مکتوبہ حضرت مجدد الف ثانی): (ج۔۱۰) ۶۱۶۲

اشعۃ اللمعات: (ج۔۱) ۱۹۵، (ج۔۲) ۷۳۴، ۸۲۲، (ج۔۴) ۱۹۸۳، (ج۔۸) ۴۶۳۶

الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ: (ج۔۱) ۲۱۹، ۲۲۱، (ج۔۲) ۱۰۹۸، (ج۔۸) ۴۶۱۶، (ج۔۹) ۵۳۱۲

اصحاب الکرام: (ج۔۱۰) ۵۶۶۸

اصدق التصدیق بافضلیۃ الصدیق: (ج۔۶) ۳۵۲۲

اصطلاحات الصوفیہ الواردۃ فی الفتوحات المکیہ: (ج۔۹) ۵۲۷۳

اصفی الموارد فی سلسال احوال مولانا خالد: (ج۔۴) ۲۵۰۹

اصلاحات نقشبندیہ: (ج۔۷) ۴۰۶۲

الاصول الاربع فی تردید الوہابیہ: (ج_۶)۳۴۲۰، ۳۶۰۰، ۳۶۱۰

اصول السرخسی: (ج_۲)۷۳۰_۷۳۱

اصول الفقہ (ابوزہرہ، محمد): (ج_۲)۷۳۱

اصول الفقہ الاسلامی (ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی): (ج_۲) ۷۳۰_۷۳۱

اصول حدیث: (ج_۶)۳۳۵۲، (ج_۱۰)۵۸۷۴

اصول فقہ: (ج_۸)۴۹۴۸

اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ: (ج_۱۰)۵۷۶۴

الاضواء المبتہجہ: (ج_۶)۳۱۶۲

اطائب التہانی فی مناقب مجدد الف ثانی (امام احمد رضا خان بریلوی): (ج_۵)۲۸۹۱، ۲۹۰۶، (ج_۱۰)۵۶۹۴

اطلاعات: (ج_۵)۲۸۵۶، ۲۸۵۸

اظہار الحق الجلی: (ج_۵)۲۶۸۷، ۲۸۹۶

اظہار الاسقام: (ج_۱۰)۵۸۰۳

اعجاز القران (نور بخش توکلی): (ج_۱۰)۵۹۶۶

اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ: (ج_۱)۱۱۵

اعلام: (ج_۱۰)۶۲۰۱

اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للہجرۃ (محمد علی مغربی): (ج_۵)۲۷۰۲

الاعلام الشرقیہ فی المائۃ الرابعۃ عشر الہجریہ: (ج_۵)۲۷۰۱، ۲۷۰۳

اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الہجری: (ج_۵) ۲۶۹۶، ۲۷۰۳_۲۷۰۴، (ج_۶) ۳۱۶۰_۳۱۶۲، ۳۱۸۹، ۳۲۰۱، ۳۲۱۸

اعلام الہدیٰ: (ج_۱۰)۵۷۶۴

الاعلام فی فضائل الشام: (ج_۶)۳۱۷۹

الاعلام (قاموس تراجم لاشہر الرجال): (ج_۵)۲۷۰۱_۲۷۰۳، (ج_۶)۳۱۶۰، ۳۱۶۲، ۳۱۶۷، ۳۱۷۳، ۳۱۸۰، ۳۱۸۵، ۳۱۸۸_۳۱۸۹، ۳۲۰۱، ۳۲۱۷_۳۲۱۸، ۳۲۳۲

اعلیٰ التاریخ: (ج_۶)۳۳۹۴

اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام: (ج_۲)۱۲۳۶

اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی: (ج_۲)۱۲۳۶

اعیان دمشق: (ج_۶) ۳۲۳۲، ۳۲۳۴_۳۲۳۵، ۳۲۳۸_۳۲۴۰

افازۃ المصلی: (ج_۶)۳۷۳۹

افضل الرسل: (ج_۶)۳۷۸۱

افضل الفوائد: (ج_۴)۲۰۵۸

افضل القریٰ: (ج_۲)۵۹۱

افضل المقال فی رد علی الرافض الضال (نور بخش توکلی): (ج_۱۰)۵۹۶۷،

افضلیتِ غوث اعظم: (ج_۳)۱۸۳۴_۱۸۳۵

افغانز آف دی پاسز (اے عزیز لونی): (ج_۱۰)۵۹۵۹

افکار اقبال: (ج_۵)۳۰۱۴_۳۰۱۶، ۳۰۱۸

افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر: (ج_۱۰)۶۲۴۵، ۶۲۵۳

اقبال: (ج_۵)۳۰۴۴

اقبال اور حدیث: (ج_۶)۳۶۸۷

اقبال اور ختم نبوت: (ج_۱)۴۵۹، (ج_۲)۱۲۴۴

اقبال اور طریقت: (ج_۵)۲۹۴۴

اقبال اور مجدد الف ثانی: (ج_۵)۳۰۱۰

اقبال اور مسلک تصوف: (ج_۵)۳۰۱۰

اقبال ایک صوفی شاعر: (ج_۵)۳۰۱۰، ۳۰۱۸

اقبال بنام شاد: (ج_۵)۳۰۱۲

اقبال کا تصور بقائے دوام: (ج_۵)۳۰۱۰

اقبال کا تصور فقر اور اسلامی تصوف: (ج_۱)۴۵۹

اقبال کا علم کلام: (ج_۵)۳۰۱۲

اقبال کے فلسفۂ خودی میں مقام عبدیت: (ج_۵)۲۵۷۶، ۲۹۴۳

اقبال کے محبوب صوفیہ: (ج_۹)۵۱۵۴، ۵۱۵۶

اقبال نامہ: (ج_۳) ۱۴۰۵، (ج_۴) ۱۹۷۳، ۱۹۷۸، ۱۹۸۱، ۲۴۳۴، (ج_۵)۲۹۴۳_۲۹۴۴، ۲۹۴۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۹، ۳۰۲۰، ۳۰۴۱_۳۰۴۳، (ج_۹)۵۳۹۴

اقبالیات اسد ملتانی: (ج_۵) ۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۳۰، ۳۰۴۳_۳۰۴۴

اقتضاء الصراط المستقیم (ابن تیمیہ): (ج_۲)۷۳۲

اقوال الصحیحہ فی جواب الجرح علی ابی حنیفہ (نور بخش توکلی): (ج_۱۰)۵۹۶۷

الاقوال الصحیحہ فی جواب الجرح علیٰ ابی حنیفہ: (ج_۵) ۳۰۷۲

الاقوال العالیۃ فی احکام الدروز والتیامنۃ: (ج_۶)۳۱۸۵، ۳۲۳۹

اکابرِ تحریک پاکستان: (ج_۵) ۲۹۱۰، (ج_۶) ۳۷۰۳، ۳۷۰۷، (ج_۹)۵۵۷۰، ۵۵۷۷_۵۵۷۸

اکبر نامہ: (ج_۴) ۱۹۹۱، (ج_۵) ۲۵۶۳، ۲۵۷۵، ۲۵۷۹، ۲۷۷۸، ۲۷۸۵، ۲۷۹۰، ۲۷۹۲، (ج_۹) ۵۲۹۵، (ج_۱۰)۵۷۰۷

اکبری دور کا فارسی ادب: (ج_۱۰)۵۷۰۷

الاکمال فی اسماء الرجال ملحق بمشکوٰۃ المصابیح: (ج_۲)۶۲۲، ۶۲۹، ۶۳۴

اکمل التاریخ: (ج_۶)۳۳۵۴

الطاف القدس: (ج_۶)۳۳۶۰

الطاف رحمانی فی مناقب امام ربانی: (ج_۵) ۲۶۴۶، (ج_۶)۳۴۴۵

الطباعۃ فی المملکۃ العربیۃ السعودیہ: (ج_۵)۲۷۰۴

الف ثانی کا تجدیدی کارنامہ: (ج_۸)۴۹۳۶

امالی: (ج_۳)۱۶۱۵

امام ابن السنی: (ج_۷)۴۲۸۴

امام ابن تیمیہ (محمد یوسف کوکن عمری): (ج_۹)۵۳۷۷

امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی: (ج_۲)۷۲۷

امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات: (ج_۱)۵۵

امام احمد رضا اور ترکِ موالات: (ج_۱)۴۶۴

امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ: (ج_۱) ۱۰۸، (ج_۵) ۳۱۱۰، (ج_۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۳۱

امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات: (ج_۱)۵۵، ۱۰۷، (ج_۵)۲۹۱۱

امام احمد رضا اور عالم اسلام: (ج_۱)۱۰۷، (ج_۵)۲۸۹۶

امام احمد رضا اور عالمی جامعات: (ج_۵)۲۹۱۳_۲۹۱۴

امام احمد رضا اور علماء ڈیرہ غازی خان: (ج_۵) ۲۸۹۶،

۳۱۱۰

امام احمد رضا اور علماء ریاست بہاولپور: (ج۔۵)۲۸۹۶، ۳۱۱۰

امام احمد رضا اور علماء سندھ: (ج۔۵)۳۱۱۰

امام احمد رضا اور علوم جدیدہ: (ج۔۷)۴۲۷۸

امام احمد رضا اور مسعود ملت: (ج۔۱)۵۶

امام احمد رضا بریلوی کی اردو ادب میں خدمات: (ج۔۱) ۵۵

امام احمد رضا بریلوی کے حالات و افکار اور اصلاحی کارنامے: (ج۔۱)۵۴

امام احمد رضا خاں اور ان کے خلفاء کا تحریک پاکستان میں کردار: (ج۔۱)۵۵

امام احمد رضا خاں کی فکری تنقیدیں: (ج۔۱)۵۴

امام احمد رضا خاں، حیات و کارنامے: (ج۔۱)۵۴

امام احمد رضا علمائے حجاز کی نظر میں: (ج۔۱)۴۶۴

امام احمد رضا کا تصور عشق: (ج۔۱)۵۴

امام احمد رضا کی انشا پردازی: (ج۔۱)۵۴

امام احمد رضا کے عربی آثار: (ج۔۵)۲۹۱۰

امام احمد رضا والعالم العربی: (ج۔۱)۱۰۷، (ج۔۵)۲۹۰۷

امام اعظم ابوحنیفہ: (ج۔۲)۷۲۷، (ج۔۵)۳۰۷۲

امام اعظم اور علم حدیث: (ج۔۲)۳۲۸

امام اعظم، حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں: (ج۔۲)۱۲۴۶

الامام الاکبر المجدد احمد رضا خان: (ج۔۵)۲۹۱۰، ۲۹۱۴

الامام السرہندی حیاتہ واعمالہ: (ج۔۵)۲۷۰۲۔۲۷۰۳

امام بخاری شافعی (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰)۵۹۶۶

امام پاک اور یزید پلید: (ج۔۶)۳۵۹۷

امام ربانی اور اتباع رسول ﷺ: (ج۔۱۰)۶۲۴۵، ۶۳۳۸

امام ربانی کی تحریک اصلاح تصوف: (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۴۸

امام ربانی (اقبال احمد اختر القادری): (ج۔۳) ۱۸۶۸، (ج۔۱۰)۶۲۴۵، ۶۳۴۷

امام غزالی (مصنفہ شبلی): (ج۔۵)۳۰۲۵

الامدادات السنیۃ فی طریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۶)۳۲۱۳

امرت کنڈ: (ج۔۹)۵۳۲۰، (ج۔۱۰)۵۸۲۹

الامعان فی اقسام القرآن: (ج۔۲)۷۲۳

الامن والعلیٰ: (ج۔۲)۱۱۵۹، ۱۱۶۹، (ج۔۵)۲۸۹۱

امیر عبدالقادر الجزائری کا قصیدہ: (ج۔۵)۲۶۸۳

امیر ملت اور ان کے خلفاء: (ج۔۱۰)۵۸۰۹

انارۃ الاشارۃ: (ج۔۱)iii، (ج۔۱۰)۶۳۷۸، ۶۴۱۰

انتباہ مترجم: (ج۔۵)۳۰۹۳

انتخاب (مکتوبات امام ربانی): (ج۔۸) ۴۵۷۷، (ج۔۱۰)۶۱۰۵، ۶۱۶۳، ۶۲۲۲

انٹرنیٹ کی فنی حیثیت: (ج۔۲)۷۳۶

انجاح الحاجۃ حاشیہ ابن ماجہ: (ج۔۲)۸۲۴، (ج۔۵)۲۶۸۵

انجیل: (ج۔۳)۱۵۸۰، (ج۔۴)۲۱۰۴، (ج۔۱۰)۵۷۸۱

انساب الانجاب: (ج۔۵) ۲۸۱۸، (ج۔۶) ۳۳۲۳، ۳۳۲۷۔ ۳۳۲۸، ۳۴۲۰، ۳۴۴۴، ۳۴۴۷، ۳۶۰۰، (ج۔۱۰)۶۲۴۵

انساب الطاہرین: (ج۔۶)۳۳۶۴

انساب سمعانی:(ج۔۵)۲۸۸۳
انساب نامون (پیر غلام رسول جان سرہندی): (ج۔۶) ۳۳۲۳
انسان العیون:(ج۔۹)۵۲۵۱
انسان کامل:(ج۔۵)۲۹۷۳
انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر: (ج۔۴) ۲۱۹۱۔۲۱۹۲
انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن اینڈ ایتھکس:(ج۔۱۰)۵۶۶۰
انسائیکلوپیڈیا :(ج۔۳)۱۵۴۷
انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا: (ج۔۵) ۳۱۱۷، (ج۔۶) ۳۱۲۹، ۳۱۴۶
انسائیکلوپیڈیا آف اسلام: (ج۔۴) ۲۲۰۳، (ج۔۶) ۳۱۴۶، ۳۶۴۱، (ج۔۸) ۴۸۸۳، (ج۔۹) ۵۳۷۷، ۵۴۱۶، ۵۴۵۴
انیسہ (رسالہ):(ج۔۱۰)۶۱۵۴
انشاء واحدی:(ج۔۶)۳۵۲۲
انشائے روشن:(ج۔۶)۳۴۹۳
انشر الوری باخبار مولانا خالد نقشبندی الکردی: (ج۔۴) ۲۵۰۹
انفاس العارفین: (ج۔۱) ۲۹۷، ۳۱۰، (ج۔۵) ۳۰۹۳۔۳۰۹۴، (ج۔۶)۳۳۶۰، (ج۔۹)۵۳۸۱
انگوٹھے چومنے کا مسئلہ:(ج۔۶)۳۵۹۷
انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب:(ج۔۶)۳۱۸۰
انوار آفتاب صداقت:(ج۔۵)۳۰۷۳
انوار احمدیہ:(ج۔۱)۸۶، (ج۔۴)۲۴۵۶، (ج۔۵)۲۸۱۴، (ج۔۹)۵۳۲۹، ۵۳۴۰
انوار اصفیاء:(ج۔۱۰)۵۹۳۶
انوار اقبال: (ج۔۴) ۲۲۲۳، (ج۔۵) ۲۹۲۳، ۲۹۴۳، ۲۹۴۵، ۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۲۶، ۳۰۴۲
انوار الاقمار من یم صلوٰۃ الاسرار:(ج۔۵)۲۵۷۳
انوار الانہار:(ج۔۵)۲۵۷۹
انوار الاولیاء:(ج۔۳)۱۳۹۶، ۱۴۰۳
انوار التجید فی ادلۃ التوحید:(ج۔۱)۱۸۵
انوار التنزیل:(ج۔۲)۵۶۰، ۶۴۴
الانوار الحامدیہ فی حالات نقشبندیہ:(ج۔۴)۲۴۵۶
الانوار الصمدیہ:(ج۔۵)۲۸۶۱
انوار العارفین:(ج۔۵)۲۵۷۴
انوار الفیوضات الباطنیہ:(ج۔۶)۳۴۴۲
انوار القدسیہ فی مناقب سادات النقشبندیہ: (ج۔۱)۸۹، (ج۔۴)۲۵۰۹، (ج۔۱۰)۵۶۳۲
انوار الکریم:(ج۔۶)۳۷۹۹
انوار امیر ملت:(ج۔۱)۵۷
انوار حمید:(ج۔۶)۳۷۹۹
انوار رسالت:(ج۔۶)۳۵۹۷
انوار قطب مدینہ:(ج۔۱۰)۵۸۰۹
انوار محی الدین:(ج۔۶)۳۷۹۴
انوار معصومیہ:(ج۔۱)۱۱۲، ۴۵۴، (ج۔۳)۱۷۲۳، (ج۔۴) ۲۱۹۱۔۲۱۹۲، ۲۲۹۰، (ج۔۱۰) ۵۷۶۲۔۵۷۶۳، ۶۳۵۶، ۶۳۷۲

الانھار الاربعہ در بیان سلاسل اربعہ: (ج۔۱۰)۶۱۰۹

انھار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار: (ج۔۵)۲۸۸۸

انیس الطالبین از طریق قدسیہ: (ج۔۱)۲۵۲

انیس الطالبین وعدۃ السالکین: (ج۔۱)۲۵۲

انیس المریدین: (ج۔۶)۳۴۲۰، ۳۴۴۴، ۳۶۰۰

الاوائل العجلونیۃ: (ج۔۶)۳۱۹۴

اوج مورد (اسرار نقشبند): (ج۔۵)۲۸۱۱، (ج۔۶)۳۴۴۴

اوراق غم: (ج۔۱۰)۵۸۰۳

اوراق گم گشتہ: (ج۔۵)۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۲۶، ۳۰۴۱_ ۳۰۴۲، ۳۰۴۵

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر: (ج۔۳)۱۷۲۳

اوسط: (ج۔۹)۵۳۰۸

اولیائے کشمیر: (ج۔۶)۳۸۲۴

اولیائے لواری شریف: (ج۔۶)۳۷۰۱_۳۷۰۲، ۳۷۰۵

اولیائے مانکی شریف اور تحریک پاکستان: (ج۔۹)۵۵۷۸

اولیائے نقشبند المعروف سیرت پاک شیر ربانی: (ج۔۶) ۳۷۰۱

اہم فکری مسائل: (ج۔۵)۲۹۷۷، ۳۰۱۲

الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار: (ج۔۳)۱۶۶۲

ایرادات برزنجی: (ج۔۴)۲۲۱۳، ۲۲۵۱، ۲۲۵۶، (ج۔۹)۵۴۹۷

ایضاح الدّلالات: (ج۔۹)۵۳۳۹، ۵۴۱۷

ایضاح الحق الصریح: (ج۔۸)۴۹۴۸

ایضاح الطریقہ: (ج۔۴)۲۲۲۳، ۲۴۹۰، (ج۔۵)۲۵۷۸

ایضاح العاقبۃ فی طلب العافیۃ: (ج۔۶)۳۵۲۲

ایک انمول ہیرا (سیرت حضرت عالی امام ربانی): (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۴۹

ایک نیک بزرگ: (ج۔۵)۲۸۱۸

ایگریرین سسٹم آف مغل انڈیا: (ج۔۵)۲۷۸۲، ۲۷۸۸، ۲۷۹۳

ایمان افروز وصایا شریف: (ج۔۹)۵۵۷۷

الایمان والاسلام: (ج۔۱۰)۶۳۷۸، ۶۳۸۷_ ۶۳۸۸

ایوانوف (کرزن کلکشن): (ج۔۹)۵۵۶۵

ایھا الولد (امام غزالی): (ج۔۵)۲۶۹۷

ب

بارہویں صدی ہجری میں دلی کا شاعرانہ ماحول: (ج۔۳) ۱۸۷۲

باغ عارف: (ج۔۶)۳۳۲۳

باقیات باقی: (ج۔۱۰)۵۶۴۹_۵۶۵۰، ۶۱۱۶، ۶۱۳۱

باقیات مظہری: (ج۔۱۰)۶۳۷۸، ۶۳۹۹

بال جبریل: (ج۔۱) ۱۹۷، ۲۵۴، ۴۰۸، (ج۔۳) ۱۴۰۶، ۱۴۵۸، (ج۔۴) ۲۰۳۸، (ج۔۵) ۲۵۷۹، ۲۷۵۷، ۲۹۲۷، ۲۹۲۹، ۲۹۴۴_ ۲۹۴۵، ۳۰۰۷، ۳۰۰۹، ۳۰۱۲، ۳۰۱۴_ ۳۰۱۶، ۳۰۲۰، ۳۰۲۶، ۳۰۳۵، ۳۰۳۷، ۳۰۴۳، ۳۰۴۵، (ج۔۸) ۴۵۷۵، (ج۔۹) ۵۰۷۰، (ج۔۱۰) ۵۶۴۲، ۵۶۷۴، ۵۶۹۴، ۵۶۹۶

بانگ درا: (ج۔۱)۲۵۵

بائبل: (ج۔۱۰)۵۸۰۰

بحرالأنساب:(ج_۹)۵۰۵۸

بحرالحیات:(ج_۹)۵۳۲۰، (ج_۱۰)۵۸۲۹

البحر الرائق: (ج_۲) ۷۰۸، ۷۳۳، (ج_۸) ۴۶۴۴، ۴۶۴۷

بحرالفراست (سید عبداللہ کوہائی):(ج_۱۰)۵۸۶۶

بحرالمعارف:(ج_۹)۵۲۵۳

بخاری شریف: (ج_۱)۷۱، ۱۷۳، ۱۹۰، ۱۹۳_۱۹۴، ۲۲۰، ۴۴۶، (ج_۲) ۵۲۰، ۵۲۲، ۵۲۵_۵۲۶، ۵۲۸، ۵۳۳، ۵۴۶، ۵۶۷_۵۶۸، ۵۷۲_۵۷۳، ۵۷۶، ۶۱۹، ۶۴۱، ۶۴۴_۶۴۶، ۶۵۹، ۶۸۹، ۷۰۹، ۷۷۰، ۸۴۱، ۸۵۳، ۸۶۹، ۸۷۵، ۹۰۷، ۹۳۰، ۱۱۳۰، ۱۱۹۱، ۱۲۴۶، (ج_۳) ۱۵۰۵، ۱۵۷۹_۱۵۸۱، ۱۵۸۹، ۱۶۵۱، ۱۶۶۲، ۱۷۹۹_۱۸۰۰، (ج_۴)۱۹۸۴، ۲۲۰۹، ۲۲۹۷، ۲۳۰۶، ۲۳۲۹، (ج_۵)۲۶۱۳، ۲۶۶۲، ۲۶۷۹، ۲۶۸۳، ۲۶۹۴، ۲۷۱۲، ۲۸۴۶_۲۸۴۷، ۲۸۸۰، ۲۸۸۳، (ج_۶) ۳۱۶۱، ۳۱۷۶، ۳۱۹۱، ۳۱۹۴_۳۱۹۶، ۳۲۲۹_۳۲۳۰، ۳۵۶۷، ۳۵۹۸، ۳۷۵۹، (ج_۷) ۴۰۴۵_۴۰۴۷، ۴۲۲۵، ۴۲۸۱، ۴۲۸۵_۴۲۸۶، ۴۲۹۰، ۴۲۹۵_۴۲۹۹، ۴۳۰۴، ۴۳۱۷، ۴۳۱۹_۴۳۲۰، ۴۳۲۵_۴۳۲۸، ۴۳۳۱، ۴۳۳۶_۴۳۳۷، ۴۳۳۹، ۴۳۴۲_۴۳۴۴، ۴۳۴۶_۴۳۴۷، ۴۳۵۱، ۴۳۵۴، ۴۳۵۷، ۴۳۶۳، ۴۳۶۷_۴۳۶۸، ۴۳۷۲، ۴۳۷۵، ۴۳۸۱، ۴۳۸۹_۴۳۹۱، ۴۳۹۳، ۴۳۹۵، ۴۳۹۷، ۴۴۰۰_۴۴۰۱، ۴۴۰۳، ۴۴۰۶، ۴۴۱۲، ۴۴۱۴، (ج_۸) ۴۵۱۲، ۴۵۲۶، ۴۵۶۹، ۴۶۳۶، ۴۶۸۵، ۴۷۰۱، ۴۷۰۸، ۴۷۲۹، ۴۷۸۵_۴۷۸۷، ۴۸۳۲، ۴۸۳۴، ۴۹۴۶، (ج_۹) ۵۱۷۸، ۵۲۶۱، ۵۲۶۳، ۵۲۶۶، ۵۲۷۲، ۵۳۱۷_۵۳۱۸، ۵۳۹۴، ۵۴۹۶، (ج_۱۰)۵۶۴۰، ۵۶۷۳

بدائع الصنائع:(ج_۲)۷۰۸

البدایۃ والنہایہ : (ج_۲) ۷۳۳، (ج_۵) ۲۸۵۶_۲۸۵۷، (ج_۹)۵۳۳۶

بدریہ:(ج_۸)۴۶۴۳

البدع والنہی عنہا:(ج_۲)۷۳۲

البراہین الغرفی منع بیع الحر :(ج_۶)۳۵۲۳

البراہین القاطعہ:(ج_۲)۷۳۲

براھین النجات من مصائب الدنیا والعرصات: (ج_۶) ۳۴۳۶، ۳۵۵۹

براھین قاطعہ:(ج_۳)۱۶۷۴

برجندی:(ج_۸)۴۶۴۴، ۴۶۴۶

برصغیر کے دبستانِ مصوری:(ج_۴)۲۵۱۲

برصغیر میں راجپوتوں کے آباد کردہ شہر:(ج_۴)۲۵۱۲

برصغیر میں فارسی ادب:(ج_۱)۴۶۲، (ج_۶)۳۶۸۶

برعظیم پاک وہند کی ملت اسلامیہ:(ج_۲)۸۰۴

برکات احمدیہ: (ج_۱) ۳۱۶، (ج_۳) ۱۳۹۵، (ج_۵) ۳۰۳۹_۳۰۴۰، (ج_۶)۳۱۵۲، (ج_۹)۵۱۲۸

برکات السماء:(ج_۶)۳۷۸۹

برکات معصومی:(ج_۴)۱۹۴۱، (ج_۹)۵۲۴۹، ۵۳۶۴

برکات میلاد شریف:(ج_۶)۳۵۹۷

برگ سبز:(ج_۶)۳۵۲۷

برھان الاصول:(ج_۶)۳۸۹۹

برھان پور کے سندھی اولیاء:(ج_۱)۳۱۲

بریقہ شرح طریقہ محمدیہ:(ج_۸)۴۶۲۸_۴۶۲۹

بزازیہ: (ج۔۸) ۴۶۳۷

بزرگان دمائی: (ج۔۶) ۳۷۰۱

بزم تیموریہ: (ج۔۵) ۲۷۶۳، ۲۷۶۶، (ج۔۹) ۵۱۵۳۔ ۵۱۶۲، (ج۔۱۰) ۵۷۶۵، ۵۷۷۲

بزم جاناں: (ج۔۶) ۳۳۷۱، ۳۶۸۳، ۳۷۰۷، ۳۹۳۰

بزم صوفیاء: (ج۔۱۰) ۵۸۳۳

بزودی: (ج۔۱) ۴۴۶، (ج۔۲) ۹۰۷

بساتین الغفران: (ج۔۱) ۱۰۷، (ج۔۵) ۲۹۰۷، ۲۹۱۴

البستان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان: (ج۔۲) ۷۲۷

بسط العبارۃ فی ایضاح معنی الاستعارۃ: (ج۔۶) ۳۲۱۳

بسط القال فی حل الاشغال: (ج۔۶) ۳۴۴۲

بشائر الحسنات فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الکائنات: (ج۔۱۰) ۶۲۴۲، ۶۲۴۶

بشارات مظہریہ: (ج۔۹) ۵۳۵۸۔ ۵۳۶۰

بشارت: (ج۔۶) ۳۶۰۴

البصائر: (ج۔۸) ۴۶۴۴

بضعۃ الاربعین: (ج۔۱۰) ۵۸۷۰، ۵۸۸۹

بعض کتب معتبرہ کے حواشی: (ج۔۶) ۳۵۰۴

بغیۃ الواجد فی مکتوبات حضرت مولانا خالد: (ج۔۴) ۲۵۰۹

بلاسود بینکاری (ڈاکٹر طاہر القادری): (ج۔۲) ۷۳۶

بلاسود بینکاری (ڈی۔ ایم۔ قریشی): (ج۔۲) ۷۳۶

بلاسود بینکاری (شیخ احمد ارشاد): (ج۔۲) ۷۳۶

بلاسود بینکاری (محمد اکرم خان): (ج۔۲) ۷۳۶

بلاسود بینکاری (مظفر حسین ملاٹھوی): (ج۔۲) ۷۳۶

بلاسود معیشت اور اسلامی بینکاری: (ج۔۲) ۷۳۶

بلغۃ الحیران: (ج۔۶) ۳۸۸۶

بلغۃ المحتاج لمعرفۃ مناسک الحاج: (ج۔۶) ۳۱۷۹

بلوچستان میں تحریک تصوف: (ج۔۶) ۳۷۵۳

بلوچستان میں فارسی: (ج۔۶) ۳۹۳۱

بلوغ المرام فی خلوتیۃ الشام: (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۶) ۳۱۷۱، (ج۔۷) ۴۳۹۸

بناء الاسلام: (ج۔۶) ۳۴۲۱

بوستان: (ج۔۳) ۱۷۶۱، ۱۸۷۳، (ج۔۶) ۳۷۱۳

بوستان ادب: (ج۔۱) ۴۶۱

بوستان سخن: (ج۔۱) ۴۶۱

بہارِ ادب: (ج۔۱) ۴۶۱

بہارِ سخن: (ج۔۱) ۴۶۱

بہارِ مثنوی: (ج۔۶) ۳۳۷۰

بہجۃ الاذکیاء فی التوسل بالمشہور من الانبیاء: (ج۔۶) ۳۱۷۱

بہجۃ الاسرار: (ج۔۲) ۱۱۰۶، (ج۔۵) ۲۷۴۳، ۲۸۸۹، (ج۔۹) ۵۴۵۴

بہجۃ الرائح والغادی فی احاسن محاسن الوادی: (ج۔۵) ۲۶۸۲

بہجۃ النظار فی براءۃ الابرار: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۴) ۲۴۵۴، (ج۔۵) ۲۸۰۵، (ج۔۶) ۳۴۴۴

البہجۃ السنیہ فی آداب الطریقۃ العلیہ الخالدیہ: (ج۔۴) ۲۵۰۹، (ج۔۵) ۲۶۸۴

بھنگالی شریف میں ہمدان کے مشائخ نقشبندیہ: (ج۔۱) ۴۳

بیاضِ قلمی (ہاشم جان مجددی): (ج ـ۱۰) ۵۶۹۵
بیاضِ واحدی (مخدوم عبد الواحد سیوستانی): (ج ـ۶) ۳۵۱۴، ۳۵۱۹، ۳۷۰۲
بیان الدین القیم فی تبرۃ ابنِ تیمیہ وابن القیم: (ج ـ۵) ۲۶۸۸
بیان روشن: (ج ـ۶) ۳۷۰۱
البیان والتفہیم لمتبع ملۃ ابراہیم: (ج ـ۵) ۲۵۵۵، (ج ـ۶) ۳۲۱۰، ۳۲۱۳
بیضاوی: (ج ـ۱) ۴۴۷ ـ ۴۴۸، ۴۵۰، ۴۵۲، (ج ـ۳) ۱۵۷۷ ـ ۱۵۷۸، (ج ـ۴) ۲۳۶۱، (ج ـ۶) ۳۲۲۸، ۳۶۶۳، (ج ـ۹) ۵۱۷۸، ۵۵۲۵
بیعت کی تشکیل اور تربیت: (ج ـ۲) ۱۲۴۷
بیل بائیگرافیکل ڈکشنری: (ج ـ۹) ۵۵۶۵
بینک کا سود، اقتصادی اور شرعی نقطۂ نظر سے: (ج ـ۲) ۷۳۶
بیہقی شریف: (ج ـ۲) ۷۰۸، ۸۲۸، ۸۸۵، ۱۱۲۹، (ج ـ۴) ۲۲۸۷، ۲۲۹۵ ـ ۲۲۹۶، ۲۳۰۲، ۲۳۲۵، ۲۳۲۹ ـ ۲۳۳۰، ۲۵۰۲، (ج ـ۵) ۲۸۱۰، ۴۳۱۰، ۴۳۲۴، ۴۳۴۵، ۴۳۶۲، ۴۳۷۴ ـ ۴۳۷۵، ۴۳۸۶، ۴۳۸۸، ۴۳۹۰، (ج ـ۸) ۴۷۰۸، (ج ـ۹) ۵۲۴۶، ۵۳۰۸ ـ ۵۳۰۹
البینات شرح مکتوبات: (ج ـ۵) ۲۶۳۰، ۲۶۷۳، ۲۷۰۰، (ج ـ۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۲۸

پ

پارلیمانی اجماع کا ارضیاتی تصور: (ج ـ۱) ۴۵۹
پاک و ہند کی ملت اسلامیہ: (ج ـ۲) ۸۰۲ ـ ۸۰۳
پاکستان کیا ہے اور کیسے بنے گا: (ج ـ۶) ۳۷۹۲
پاکستان کے بزرگان قادریہ (پچاس سال) کی علمی و دینی خدمات (مقالہ ڈاکٹریٹ): (ج ـ۱) ۴۲
پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں: (ج ـ۱۰) ۶۱۰۸
پاکستان میں فارسی ادب (ڈاکٹر ظہور احمد): (ج ـ۱۰) ۵۸۹۲
پاکستانی معیشت میں بلاسود اسکیم کے نفاذ کا جائزہ: (ج ـ۲) ۷۳۶
پبختانہ شعراء: (ج ـ۱۰) ۵۸۹۰
پٹھانوں کی اصلیت اور ان کی تاریخ: (ج ـ۶) ۳۳۳۹
پرتو عشق: (ج ـ۱۰) ۶۱۵۴
پریم کہانی: (ج ـ۶) ۳۷۸۹
پشاور سے کوئٹہ تک (ایم زمان کھوکھر): (ج ـ۱۰) ۵۸۹۴
پشتانہ شعراء: (ج ـ۶) ۳۸۵۶
پشتو شاعری: (ج ـ۱۰) ۵۸۹۰
پشتو نامہ: (ج ـ۶) ۳۸۹۸
پنج گنج: (ج ـ۶) ۳۴۲۰، ۳۶۰۳
پنجاب کے نقشبندی بزرگ (۱۸۵۷ء/۱۹۴۷ء): (ج ـ۱) ۱۱۴
پندرہ روزہ آوازِ نقشبند (شیخوپورہ): (ج ـ۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۴۵
پندرہ روزہ بیداری (بالاپور): (ج ـ۶) ۳۴۱۰
پندرہ روزہ مجلہ تعمیر حیات (لکھنؤ): (ج ـ۹) ۵۴۱۱
پیام مشرق: (ج ـ۵) ۳۰۱۰، ۳۰۱۳ ـ ۳۰۱۴، ۳۰۱۷
پیغمبر اسلام کے وارث صوفیہ (انگریزی): (ج ـ۵) ۲۶۴۸
پیغمبر اسلام (عبد الستار خان نیازی): (ج ـ۶) ۳۷۹۲

ت

تابعین (شاہ معین الدین ندوی): (ج-۹)۵۱۹۶
تاتارخانیہ: (ج-۳)۱۶۰۶، (ج-۸)۴۶۳۷، ۴۶۴۱
تاج العروس: (ج-۱)۱۷۳، ۱۹۳، (ج-۶)۳۱۷۹، ۳۲۰۳
تاج المآثر: (ج-۹)۵۰۵۷
تاجدار سرہند (معراج الدین مسعودی): (ج-۱۰)۶۲۳۵، ۶۳۴۳
تاریخ آئینۂ تصوف: (ج-۶)۳۸۴۲
تاریخ ابن عساکر: (ج-۲) ۶۱۲، ۶۱۵، (ج-۳) ۱۵۸۷، (ج-۴) ۲۳۲۵، (ج-۷) ۴۳۲۵، ۴۳۵۰، ۴۳۵۳، ۴۳۵۶، ۴۳۸۰، ۴۳۸۳
تاریخ ابن کثیر: (ج-۹)۵۱۶۱
تاریخ اسراریہ: (ج-۱)۳۰۵
تاریخ اسلاف: (ج-۱۰)۶۱۰۰
تاریخ الادب العربی: (ج-۵)۲۸۵۶
تاریخ الامم والسلوک: (ج-۹)۵۳۳۶
تاریخ الاولیاء: (ج-۱۰)۵۸۸۸
تاریخ البدایہ والنہایہ: (ج-۹)۵۳۲۰
تاریخ الخطیب: (ج-۷)۴۳۲۷
تاریخ الخلفاء: (ج-۱) ۲۱۹-۲۲۰، (ج-۷) ۴۳۶۲، ۴۳۸۰
تاریخ الخمیس: (ج-۱) ۲۱۹، (ج-۲) ۵۲۱، ۶۱۹، ۶۲۲، ۶۵۸، ۶۶۰، (ج-۷)۴۳۱۲
التاریخ الکبیر: (ج-۲)۵۲۲-۵۲۳، ۵۳۳-۵۳۴، ۶۱۹، ۶۳۸، ۶۵۹، (ج-۷)۴۲۸۹، ۴۳۸۱
تاریخ امراء المدینۃ المنورہ: (ج-۵)۲۷۰۴
تاریخ اورنگ زیب: (ج-۱۰)۵۸۸۹
تاریخ بغداد: (ج-۱)۲۲۰، (ج-۲)۵۴۳، ۶۵۲، (ج-۳) ۱۶۶۲، (ج-۵) ۳۰۷۲، (ج-۷) ۴۳۰۰، ۴۳۰۲، ۴۳۰۷، ۴۳۲۱، ۴۳۸۵
تاریخ بہرام شاہ غزنوی: (ج-۱)۴۶۲، (ج-۶)۳۶۸۶
تاریخ پاک و ہند: (ج-۳)۱۴۰۴، (ج-۴)۲۱۹۲-۲۱۹۳
تاریخ پشاور: (ج-۶)۳۸۴۳، ۳۸۴۵، ۳۸۸۹، ۳۸۹۳، ۳۹۰۹
تاریخ تصوف: (ج-۵)۳۰۲۰، ۳۰۲۵، ۳۰۴۲
تاریخ جبرتی (مصر عجائب الآثار): (ج-۶)۳۲۱۱
تاریخ جدیدہ یزد: (ج-۵)۲۸۵۴، ۲۸۵۸
تاریخ جلیلہ: (ج-۱۰)۵۸۹۱
تاریخ جہانگیر: (ج-۴)۲۴۳۵
تاریخ حسن ابدال (منظور الحق صدیقی): (ج-۱۰)۵۹۲۴
تاریخ داؤدی: (ج-۴)۲۰۵۱
تاریخ دعوت وعزیمت: (ج-۱)۱۰۸، ۱۱۱، (ج-۲)۵۰۳، ۷۲۹، ۹۰۵، ۹۰۸، (ج-۸) ۴۹۰۹، ۴۹۴۸، (ج-۹) ۵۰۲۸، ۵۰۶۹، ۵۰۸۷، ۵۱۱۹، ۵۱۵۳-۵۱۵۷، ۵۱۵۹-۵۱۶۳، ۵۱۶۷، ۵۱۸۳، (ج-۱۰)۵۶۳۲
تاریخ دمشق: (ج-۱)۲۱۹
تاریخ ذہبی: (ج-۷)۴۲۸۶،
تاریخ روس: (ج-۵)۲۶۹۳
تاریخ سکھ (پیارے لال): (ج-۲)۷۷۱

تاریخ سندھ: (ج۔۴)۲۰۵۷، (ج۔۶)۳۷۰۳، (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

تاریخ طبری: (ج۔۹)۵۱۶۱

تاریخ علماء بغداد فی القرن الرابع عشرالھجری: (ج۔۵) ۲۷۰۱، ۲۷۰۳

تاریخ علمائے دمشق: (ج۔۵)۲۷۰۱۔۲۷۰۲

تاریخ فخرالدین مبارک شاہ: (ج۔۹)۵۰۶۳

تاریخ فرشتہ: (ج۔۴) ۲۰۵۷۔ ۲۰۵۸، ۲۱۶۶، ۲۱۷۰، (ج۔۵)۲۵۶۳، ۲۵۷۵، ۲۵۸۰

تاریخ قازان وبلغار: (ج۔۵)۲۶۹۳

تاریخ کالاپانی: (ج۔۴)۲۵۱۴

تاریخ کشمیراعظمی (خواجہ محمد اعظم): (ج۔۱) ۳۱۰، ۳۱۴، (ج۔۱۰)۵۸۸۸

تاریخ گزیدہ: (ج۔۴)۲۰۵۷، (ج۔۵)۲۸۵۶، ۲۸۵۸

تاریخ لاہور: (ج۔۵)۲۷۶۶

تاریخ مختصرافغانستان: (ج۔۶)۳۳۲۴

تاریخ مدینہ: (ج۔۴)۱۹۸۴

تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت: (ج۔۱) ۴۳۳، (ج۔۴)۲۰۵۷، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، (ج۔۵)۲۵۷۴، ۲۵۸۱

تاریخ مسلمانان عالم: (ج۔۴)۱۹۱۷

تاریخ مشائخ چشت: (ج۔۲) ۸۰۳، (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۶)۳۷۵۳، (ج۔۱۰)۵۸۳۳

تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ: (ج۔۱۰)۵۸۰۹

تاریخ مشائخ نقشبندیہ: (ج۔۱) ۴۳، ۵۷، (ج۔۱۰) ۶۳۷۸، ۶۴۰۹، (ج۔۶)۳۷۹۹، (ج۔۷)۴۰۸۴، ۴۱۰۰

تاریخ منازل الفتوح (محمد جعفرشملو): (ج۔۱۰)۵۹۲۵

تاریخ منتخب الباب کی روشنی میں ملا عبد القادر: (ج۔۹) ۵۱۲۹

تاریخ نظریۂ پاکستان: (ج۔۴)۲۱۶۶

التاریخ و المؤرخون بمکۃ من القرن الثالث الھجری الی القرن ثالث عشر: (ج۔۶)۳۲۰۱، ۳۲۱۸

تاریخ وتذکرہ خانقاہ احمدیہ سعدیہ: (ج۔۱۰)۵۸۹۴، ۵۹۰۲

تاریخ وتذکرہ خانقاہ مریٰ زئی شریف (ازمحمد نذیر رانجھا): (ج۔۱۰)۵۰۵۶

تاریخ ہاشمی: (ج۔۴)۲۰۵۸

تاریخ ہزارہ دارالشفا: (ج۔۱۰)۵۸۹۲

تاریخ ہندوستان: (ج۔۷) ۴۱۸۲، (ج۔۹) ۵۲۹۴۔ ۵۲۹۵، ۵۳۹۴

تاریخ یعقوبی: (ج۔۹)۵۱۶۱

تاریخ آئینہ: (ج۔۶)۳۸۴۷

تاریخی مقالات: (ج۔۴)۲۵۱۵

تازہ نوائے معارک (عبدالحیٔ حبیبی): (ج۔۶)۳۳۲۴

تائید اہل سنت: (ج۔۸) ۴۵۷۸، ۴۶۱۷، (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۳۷

تائید مذہب اہل سنہ مع فضائل صحابہ و اہل بیت: (ج۔۵) ۲۶۲۷

تبریز المکنونات فی تخریج احادیث المکتوبات: (ج۔۵) ۲۶۷۶

تبصیر الرحمٰن: (ج۔۳)۱۷۴۵، (ج۔۹)۵۲۲۸

تبلیغ عجیب: (ج۔۱۰)۵۹۹۷، ۵۹۹۹۔ ۶۰۰۰

تبیان الحقائق: (ج-۱۰) ۵۸۶۶
تبییض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ: (ج-۲) ۷۲۸، (ج-۳) ۱۶۶۲، (ج-۵) ۳۰۷۲
التبیین: (ج-۸) ۴۶۳۷، ۴۶۴۶-۴۴۶۴۷
تتمہ اخبار الاخیار: (ج-۱) ۱۴۶
تتمہ علم عقائد: (ج-۵) ۲۷۲۱
تجارتی سود: (ج-۲) ۷۳۶
تجدید احوال: (ج-۵) ۲۸۰۲
تجدید واحیائے دین: (ج-۹) ۵۱۵۵
تجدیدیہ: (ج-۱) ۸۷
التجریر: (ج-۳) ۱۵۸۲
التجلیات الدوستیہ: (ج-۶) ۳۹۱۸
تجلیات امام ربانی: (ج-۱) ۶۴، (ج-۲) ۸۵۴، (ج-۳) ۱۳۹۷، ۱۴۰۱-۱۴۰۶، ۱۴۵۰، ۱۴۵۹، ۱۵۱۱، ۱۵۶۴، ۱۸۶۸، (ج-۴) ۲۰۳۴-۲۰۳۵، ۲۰۳۷-۲۰۳۸، (ج-۵) ۲۵۸۱، ۲۷۲۵، (ج-۷) ۴۲۷۸، (ج-۹) ۵۱۱۸-۵۱۲۰، ۵۲۵۴، ۵۳۸۴، ۵۴۰۱، ۵۴۰۷، (ج-۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۲۰، ۶۲۴۴، ۶۳۱۶، ۶۳۲۱
تجلیات امام ربانی ــ مقدمہ (ڈاکٹر محمد مسعود احمد): (ج-۲) ۸۵۴۔
تجلیات رسالت: (ج-۲) ۱۲۴۵
تجلیات ضیائے حرم: (ج-۶) ۳۶۸۳، ۳۸۲۷، ۳۹۰۶، ۳۹۳۰
تجلیات ضیائے معصوم: (ج-۶) ۳۳۳۹
تجلیات غوثیہ: (ج-۳) ۱۸۷۲
تجلیات مہر انور: (ج-۵) ۲۷۰۲
تجلیات ہجویر: (ج-۲) ۱۲۴۵
التجنیس: (ج-۸) ۴۶۴۷
تحدیثِ نعمت: (ج-۲) ۸۵۳
تحریر اقلیدس: (ج-۱) ۴۴۸
تحریر المسائل علیٰ حسب النوازل: (ج-۶) ۳۵۲۱
تحریر مسالۃ الکلام علی ما ذھب الیہ الاشعری الامام: (ج-۶) ۳۲۱۳
تحریک پاکستان اور علماء کرام: (ج-۶) ۳۷۹۹، (ج-۹) ۵۵۷۸، (ج-۱۰) ۵۸۱۱
تحریک پاکستان اور مشائخ عظام: (ج-۶) ۳۳۹۹، (ج-۹) ۵۵۷۷-۵۵۷۸
تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء: (ج-۶) ۳۷۹۲
تحریک آزادی ہند اور السواد اعظم (ڈاکٹر محمد مسعود احمد): (ج-۱) ۴۶۴، (ج-۵) ۲۵۷۵، ۲۵۸۰
تحریک آزادی (صلاح الدین ناسک): (ج-۴) ۲۱۶۶، ۲۱۹۳
تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف: (ج-۱) ۱۹۲، ۱۹۵-۱۹۶
تحفۃ الاحرار: (ج-۱۰) ۵۷۸۷
تحفۃ السالکین: (ج-۱۰) ۵۸۸۸-۵۸۸۹، ۵۸۹۱
تحفۃ المرشد: (ج-۱۰) ۵۸۹۲-۵۸۹۳، ۵۸۹۵
تحفۃ المرشد: (ج-۸) ۴۸۴۴
تحفہ اثنا عشریہ: (ج-۵) ۲۶۵۰، ۲۸۰۹، (ج-۹) ۵۲۵۲-۵۳۸۳، ۵۳۹۵

تحفہ احمدیہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴

تحفہ اہل النظر فی مصطلح اہل الخیر: (ج۔۲) ۳۴۷

تحفہ رسولیہ: (ج۔۱۰) ۶۰۳۸۔۶۰۴۰

تحفہ زاہدیہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۱

تحفہ زوّاریہ (شاہ احمد سعید): (ج۔۱) ۴۶۲، (ج۔۱۰) ۶۱۰۷

تحفہ شیعہ (نور محمد بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۷

تحفہ لواری شریف: (ج۔۶) ۳۷۰۱۔۳۷۰۲

تحفہ مظفری: (ج۔۵) ۲۸۵۷

تحفۂ دستگیریہ: (ج۔۵) ۳۰۷۳

التحفۃ الابراہیمیہ فی اعفاء اللحیہ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۷

تحفۃ الاحباب فی السلوک الی طریق الاصحاب: (ج۔۶) ۳۱۶۶

تحفۃ الاخیار فی بیان الصلوٰۃ علی السکون والوقار: (ج۔۱) ۱۱۱

تحفۃ الاولیاء: (ج۔۱۰) ۵۸۹۱۔۵۸۹۲

تحفۃ الاولیاء: (ج۔۸) ۴۸۴۴

تحفۃ الخطاطین: (ج۔۵) ۲۶۶۹۔۲۶۷۰

تحفۃ الدہر فی تراجم معاصریہ من اہل المدینۃ: (ج۔۶) ۳۱۸۹

تحفۃ الزائرین: (ج۔۶) ۳۷۰۶

تحفۃ السالکین: (ج۔۵) ۲۸۵۲

التحفۃ السنیہ فی الاجوبۃ عن الاسئلۃ المرضیہ: (ج۔۵) ۲۸۰۴

تحفۃ الطاہرین: (ج۔۶) ۳۴۴۶، ۳۶۹۸

تحفۃ العوام: (ج۔۶) ۳۷۴۰

تحفۃ الکرام: (ج۔۶) ۳۴۴۷، ۳۶۹۹۔۳۷۰۰

تحفۃ الکرام باخبار عمارۃ السقف والباب بیت اللہ الحرام: (ج۔۵) ۲۸۱۷، (ج۔۶) ۳۱۵۹

تحفۃ المرشدین: (ج۔۵) ۲۸۵۲

تحفۃ المرشد: (ج۔۶) ۳۸۷۷، ۳۸۷۹، ۳۸۸۸، ۳۹۱۱

تحفۃ المہتدین باخبار المجددین: (ج۔۹) ۵۰۳۳، ۵۰۴۷

تحفۃ سلطانیہ: (ج۔۶) ۳۸۰۶، ۳۸۲۴

تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر: (ج۔۲) ۱۱۰۷

تحقیق الحرام فی منع القرأۃ خلف الامام (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۷

تحقیق الحق المبین ۔(۱۹۸۶) (شاہ احمد سعید): (ج۔۱۰) ۶۱۲۱

تحقیق الرویا: (ج۔۶) ۳۳۶۱

تحقیق النبوت اثبات النبوۃ (مخطوطہ): (ج۔۵) ۲۵۸۲۔۲۵۸۳، (ج۔۹) ۵۵۲۱، (ج۔۱۰) ۶۱۶۲، ۶۱۸۲، ۶۱۸۴

تحقیق الوجد: (ج۔۶) ۳۷۸۶

تحقیق دربارۂ احوال و آثار فارسی حضرت سلطان باہو: (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

تحقیقات اللواری: (ج۔۶) ۳۴۳۷

تخریج احادیث: (ج۔۲) ۱۲۴۷، (ج۔۵) ۳۰۴۱

تخریج احیاء: (ج۔۲) ۵۱۴، ۵۴۲، (ج۔۷) ۴۳۱۰

تخصصاتِ مسعودِ ملت: (ج۔۱) ۵۶، ۱۰۶، (ج۔۵) ۲۹۱۳

التدبیرات الالٰھیۃ: (ج۔۶) ۳۱۷۰

تذکار مسعود ملت: (ج۔۱) ۵۶، ۱۰۷

تذکرہ: (ج۔۹) ۵۱۵۵۔۵۱۵۶

تذکرہ اکابر اہلسنت (محمد عبدالحکیم شرف قادری): (ج۔۹) ۵۵۷۷۔۵۵۷۸، (ج۔۱۰)۵۸۰۹، ۵۹۶۷

تذکرہ امام ربانی مجدد الف ثانی: (ج۔۹) ۵۱۱۸، (ج۔۱۰) ۶۳۰۲

تذکرہ امام ربانی (محمد عبدالشکور): (ج۔۹) ۵۰۲۸، (ج۔۱۰)۵۶۳۶

تذکرہ امام ربانی (منظور احمد نعمانی): (ج۔۹) ۵۱۵۴، ۵۱۶۰۔۵۱۶۱، ۵۱۶۳، ۵۲۹۳

تذکرہ اہل سنت و جماعت لاہور (اقبال احمد فاروقی): (ج۔۱۰)۵۸۹۰، ۵۹۶۷

تذکرہ پیر سباک وسادات پیر سباک: (ج۔۱۰)۵۸۸۹

تذکرہ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر السہر وری: (ج۔۹)۵۴۵۴

تذکرہ حضرت مولانا عبدالغفور مدنی نقشبندی (از ڈاکٹر فیض الرحمٰن): (ج۔۱۰)۶۰۶۸

تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت: (ج۔۹) ۵۵۷۸، (ج۔۱۰) ۵۸۰۹

تذکرہ شیخ عبدالحق: (ج۔۹)۵۱۵۷، ۵۱۵۹

تذکرہ صوفیائے بلوچستان (ڈاکٹر انعام الحق الکوثر): (ج۔۱۰)۵۹۵۹

تذکرہ صوفیائے سرحد: (ج۔۱۰)۵۸۹۱

تذکرہ علماء پنجاب: (ج۔۱۰)۵۸۰۹

تذکرہ علماء ومشائخ سرحد: (ج۔۱۰)۵۸۸۹، ۵۸۹۱

تذکرہ علمائے ہزارہ (خواص خان): (ج۔۱۰)۵۸۹۵

تذکرہ علمائے ہند: (ج۔۹) ۵۰۴۰، ۵۱۵۳۔۵۱۵۷، ۵۱۶۰

تذکرہ فقیہہ اعظم: (ج۔۱۰)۵۸۰۹

تذکرہ کلکتا: (ج۔۹)۵۰۳۹

تذکرہ مجدد الف ثانی: (ج۔۱۰)۵۶۶۱، ۵۶۷۴، ۶۲۴۳

تذکرہ محدث سورتی: (ج۔۱۰)۵۸۰۹

تذکرہ مشائخ امینہ (صوفی محمد علی): (ج۔۱۰)۵۹۹۹

تذکرہ مشائخ قادریہ: (ج۔۹)۵۵۷۸، (ج۔۱۰)۵۸۰۶

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰)۵۸۹۳، ۵۹۶۶

تذکرہ (ابوالکلام آزاد): (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۴) ۲۰۳۴، ۲۱۶۸، ۲۲۲۳، (ج۔۵)، ۲۵۵۴، ۲۵۷۹، ۲۸۴۳، (ج۔۹) ۵۰۲۷، ۵۱۵۳۔۵۱۵۴، ۵۱۵۷، ۵۱۵۹، ۵۱۶۱، ۵۱۶۳، ۵۲۹۴، ۵۳۸۰

تذکرہ (محمد سعید آلومہاروی): (ج۔۱۰)۵۹۹۹

تذکرۂ آدمیہ: (ج۔۴)۲۱۷۳

تذکرۂ اعلیٰ حضرت للّٰہی: (ج۔۶)۳۷۹۹

تذکرۂ اکابر اہل سنت: (ج۔۶) ۳۳۳۹، ۳۷۰۶۔۳۷۰۷، ۳۹۱۱

تذکرۂ الصلحاء فی بیان الاتقیاء: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۶۰۲، ۳۵۹۷

تذکرۂ الواصلین: (ج۔۴)۲۳۸۸، ۲۳۹۶

تذکرۂ امام اعظم: (ج۔۵)۳۰۷۲

تذکرۂ امام ربانی مجدد الف ثانی: (ج۔۱) ۴۳۳، (ج۔۲) ۸۰۳، (ج۔۴)۲۰۳۸، (ج۔۵)۳۰۴۰

تذکرۂ اولیاء علی پور سیّداں: (ج۔۶)۳۷۹۹

تذکرۂ اولیائے پاک وہند: (ج۔۴) ۲۱۶۶۔۲۱۶۷،

۲۱۷۰، ۲۱۹۱، (ج_۵)۲۶۲۲_۲۶۲۳

تذکرۂ اولیائے پوٹھوھار: (ج_۱)۴۳

تذکرۂ اولیائے کرام: (ج_۱)۳۵۲

تذکرۂ اولیائے نقشبند: (ج_۱)۳۵۲، (ج_۶)۳۷۹۹

تذکرۂ بابر: (ج_۴)۲۰۵۸

تذکرۂ پیران پاگار: (ج_۶)۳۷۰۵

تذکرۂ پیران زکوڑی شریف: (ج_۶)۳۷۹۹

تذکرۂ حضرت محدث دکن: (ج_۶)۳۲۶۷

تذکرۂ حیات صدر المشائخ: (ج_۶)۳۳۳۹

تذکرۂ خلفائے مجدد الف ثانی: (ج_۴)۲۳۵۹، (ج_۶) ۳۳۵۹

تذکرۂ رحمانی: (ج_۵)۲۹۱۲

تذکرۂ شعرائے کنجاہ: (ج_۶)۳۷۹۹

تذکرۂ صوفیائے بلوچستان: (ج_۶)۳۷۵۴، ۳۹۳۱

تذکرۂ صوفیائے سندھ: (ج_۶) ۳۶۹۷، ۳۶۹۸_۳۷۰۰، ۳۷۰۳، ۳۷۰۵

تذکرۂ علماء مشائخ سرحد: (ج_۱) ۱۱۱_۱۱۲، (ج_۶) ۳۳۳۹، ۳۸۱۷، ۳۹۰۶_۳۹۰۸، ۳۹۱۰، ۳۹۱۲

تذکرۂ علماء ہند: (ج_۳)۱۲۹۸، (ج_۴)۲۳۹۲، (ج_۵) ۲۵۷۸، ۲۶۲۲_۲۶۲۳، ۲۷۶۵، ۲۸۹۱_۲۸۹۲، ۲۸۹۵_۲۸۹۶، ۲۹۱۰_۲۹۱۱، (ج_۶)۳۳۹۴_۳۳۹۵

تذکرۂ علمائے اہل سنت: (ج_۵)۲۷۰۱_۲۷۰۲، ۲۸۹۲

تذکرۂ علمائے پنجاب: (ج_۶)۳۷۹۹

تذکرۂ گلزار ابرار: (ج_۱) ۲۹۶، ۳۱۰، ۳۱۲، (ج_۴) ۲۲۲۲، (ج_۵)۲۶۰۸، ۲۶۰۹

تذکرۂ مجدد الف ثانی: (ج_۲) ۸۰۱، ۹۸۹، (ج_۳) ۱۴۵۹، (ج_۴) ۱۹۴۱، ۲۱۶۷_۲۱۶۸، ۲۲۲۳، ۲۴۳۲، (ج_۵)۲۵۷۵، ۲۵۸۰، ۲۶۲۴، ۲۶۵۱، ۲۷۵۲، ۲۸۱۸، ۲۸۹۵، (ج_۷) ۴۰۶۲، (ج_۸) ۴۹۳۶_۴۹۳۷، (ج_۹)۵۵۱۴، ۵۵۱۷، ۵۵۲۳

تذکرۂ مخادیم کھڑہ: (ج_۶) ۳۵۶۴، ۳۵۶۸_۳۵۶۹، ۳۷۰۴_۳۷۰۵

تذکرۂ مسعود: (ج_۱)۵۶، (ج_۶)۳۳۹۷

تذکرۂ مشائخ قادریہ: (ج_۵)۲۸۹۲

تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ: (ج_۲) ۱۱۱۲، (ج_۴) ۲۳۹۲، (ج_۶)۳۷۶۹، ۳۷۹۹

تذکرۂ مشاہیر سندھ: (ج_۶)۳۷۰۲، ۳۷۰۶_۳۷۰۷

تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ: (ج_۸)۴۸۶۳_۴۸۶۴

تذکرۂ مظہر مسعود: (ج_۶)۳۳۳۹، ۳۳۷۶_۳۳۷۷، ۳۳۹۵_۳۳۹۶، ۳۶۳۵، ۳۷۰۷

تذکرۂ مولانا فضل رحمان گنج مرادآبادی: (ج_۶)۳۳۶۱

تذکرۂ میر درد دہلوی: (ج_۴)۲۵۱۲

تذکرۂ نقشبندیہ خیریہ (محمد صادق قصوری): (ج_۶) ۳۷۹۹

تذکرۂ نقشبندیہ (نور بخش توکلی): (ج_۸)۴۶۱۶، ۴۶۴۹

تذکرۂ ہزار مزار: (ج_۵)۲۸۵۵، ۲۸۵۸

تذکرۃ الانساب: (ج_۶)۳۶۹۹

تذکرۃ الاولیاء: (ج_۳)۱۵۶۵، (ج_۹)۵۴۵۹

تذکرۃ العابدین: (ج_۴)۲۳۹۶

تذکرۃ المحدثین: (ج_۷)۴۲۷۸،

تذکرۃ المشائخ: (ج_۶) ۳۷۹۹

تذکرۃ المصنفین: (ج_۹) ۵۲۹۶

تذکرۃ الموضوعات: (ج_۷) ۴۳۲۸، ۴۳۵۰، ۴۳۵۹_ ۴۳۶۰، ۴۳۶۶، ۴۳۹۵

تراجم اعیان المدینۃ المنورۃ: (ج_۶) ۳۲۰۲_ ۳۲۰۳، ۳۲۱۸

تراجم وتفاسیر: (ج_۶) ۳۶۳۹

ترتیب وتصحیح دعائے حزب البحر: (ج_۱۰) ۵۹۴۰

ترجمہ قرآن (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی): (ج_۶) ۳۳۶۰

ترجمہ وتفسیر قرآن مجید فارسی: (ج_۱۰) ۵۸۷۴

ترغیب الصلوٰۃ: (ج_۳) ۱۶۰۷، ۱۷۶۰، ۱۷۷۳، (ج_۷) ۴۱۸۸

الترغیب والترہیب: (ج_۲) ۵۳۳، ۵۷۰، ۶۳۸، ۶۴۶، (ج_۳) ۱۸۰۰، (ج_۵) ۲۸۸۴، (ج_۷) ۴۳۰۰، ۴۳۰۹، ۴۳۱۹، ۴۳۲۱، (ج_۸) ۴۷۸۷

ترغیب وترہیب (تلخیص): (ج_۱۰) ۵۹۵۶

الترقی الی الغرف من کلام السلف والخلف: (ج_۶) ۳۲۱۳

ترکستان نامہ: (ج_۱) ۲۵۳

ترمذی شریف: (ج_۱) ۷۱، ۲۲۱، (ج_۲) ۵۲۰، ۵۲۷_ ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۴۳_ ۵۴۶، ۵۴۹، ۵۵۳، ۵۵۶، ۵۶۸، ۵۸۰_ ۵۸۱، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۴، ۶۰۶_ ۶۰۸، ۶۱۹، ۶۲۳، ۶۲۵_ ۶۲۷، ۶۲۹_ ۶۳۰، ۶۳۵، ۶۳۸، ۶۴۱_ ۶۴۳، ۶۴۵، ۶۴۸، ۶۵۳_ ۶۵۴، ۶۵۶، ۶۵۹_ ۶۶۲، ۷۰۸، ۷۷۰، ۸۰۵، ۸۰۸، ۸۲۰، ۸۳۵، ۸۵۳، ۸۶۹، ۸۸۶، ۱۱۳۰، ۱۲۳۴، (ج_۳) ۱۵۰۵، ۱۵۱۵، ۱۵۵۱_ ۱۵۵۲، ۱۵۷۹، ۱۵۸۸، ۱۶۳۷، ۱۶۵۱، ۱۷۹۹، (ج_۴) ۱۹۴۱، ۲۲۹۵، ۲۳۱۲، (ج_۵) ۲۴۵۴، ۲۸۸۳، (ج_۶) ۳۳۶۵، ۳۳۱۵، ۳۵۵۸، (ج_۷) ۴۰۶۷، ۴۲۲۴_ ۴۲۲۵، ۴۲۸۱_ ۴۲۸۲، ۴۲۸۷، ۴۲۹۷_ ۴۲۹۸، ۴۳۰۸_ ۴۳۱۰، ۴۳۱۳، ۴۳۱۶_ ۴۳۱۷، ۴۳۱۹، ۴۳۲۱_ ۴۳۲۲، ۴۳۲۴_ ۴۳۲۶، ۴۳۲۸_ ۴۳۲۹، ۴۳۳۱، ۴۳۳۳، ۴۳۳۵، ۴۳۳۷_ ۴۳۳۸، ۴۳۴۰، ۴۳۴۲_ ۴۳۴۵، ۴۳۴۷، ۴۳۴۹، ۴۳۵۱، ۴۳۵۳، ۴۳۵۶، ۴۳۵۷، ۴۳۵۹_ ۴۳۶۱، ۴۳۶۴، ۴۳۶۷_ ۴۳۷۳، ۴۳۷۶، ۴۳۷۹_ ۴۳۸۰_ ۴۳۸۱، ۴۳۸۴_ ۴۳۸۵، ۴۳۸۷_ ۴۳۸۹، ۴۳۹۱_ ۴۳۹۲، ۴۳۹۴، ۴۳۹۸_ ۴۴۰۴، ۴۴۰۷، ۴۴۱۱، ۴۴۱۲_ ۴۴۱۴، (ج_۸) ۴۵۱۲، ۴۵۳۳، ۴۷۰۸، ۴۷۲۱، ۴۷۸۶_ ۴۷۸۷، ۴۷۹۰، ۴۹۴۵_ ۴۹۴۶، (ج_۹) ۵۱۷۸، ۵۱۹۹، ۵۲۴۷، ۵۲۶۱، ۵۲۸۸، (ج_۱۰) ۵۶۴۰، ۵۶۷۳، ۵۸۴۴

تروبجیہ: (ج_۱) ۸۷، (ج_۹) ۵۵۵۴

ترویح الارواح: (ج_۶) ۳۷۲۵

تزک جہانگیری: (ج_۲) ۸۰۱ح، (ج_۳) ۱۲۹۷، ۱۳۹۳_ ۱۳۹۴، ۱۴۰۴، ۱۴۰۶، (ج_۴) ۱۹۶۷، ۱۹۷۵_ ۱۹۷۸، ۱۹۸۰، ۱۹۸۴، ۲۰۳۷، ۲۱۴۷، ۲۱۴۹، ۲۱۵۹، ۲۱۷۰، ۲۴۳۲، ۲۴۳۵، ۲۴۵۵_ ۲۴۵۶، (ج_۵) ۲۵۷۷، ۲۵۸۰، ۲۷۷۳، ۲۷۷۷، ۲۷۷۹، ۲۷۹۱، (ج_۶) ۳۳۵۱، (ج_۷) ۴۱۸۲_ ۴۱۸۳، (ج_۸) ۴۵۶۳، ۴۶۶۵، ۴۶۱۷، ۴۹۳۸، (ج_۹) ۵۰۳۹، ۵۰۴۸، ۵۰۶۳، ۵۱۳۶، ۵۱۶۲، ۵۳۶۱، ۵۳۶۳، ۵۳۶۶، ۵۳۶۸، ۵۴۸۷، ۵۵۱۳، ۵۵۱۶_ ۵۵۱۷، ۵۵۶۵، ۵۶۳۲، ۵۶۵۶، ۵۶۵۸، ۵۷۷۷، ۵۸۸۵، ۵۹۲۶

تزیین العبارۃ فی تحسین الاشارۃ: (ج۔۳) ۱۶۱۴
تسہیل الصعب فی ابیات الکعب: (ج۔۶) ۳۵۲۲
تسہیل کنز الایمان: (ج۔۲) ۱۳۴۶
التسہیل الخاطرہ فی قرأۃ العاشرہ: (ج۔۶) ۳۲۶۰
تشریحات جاوید: (ج۔۵) ۳۰۱۸
تشطیر البردۃ: (ج۔۵) ۲۶۸۸
تشکیل جدید الہیات اسلامیہ: (ج۔۱) ۱۰۹، (ج۔۲) ۱۰۳۷، (ج۔۳) ۱۳۹۹، (ج۔۴) ۲۰۳۸، ۲۲۲۳، (ج۔۵) ۲۵۷۸۔۲۵۷۹، ۲۹۴۶، ۲۹۵۷
تشنیف الاسماع ببعض اسرار السماع: (ج۔۶) ۳۲۱۳
تشنیف السمع ببعض لطائف الوضع: (ج۔۶) ۳۲۱۳
تشنیف الکوس من حمیا ابن العیدروس: (ج۔۶) ۳۲۱۳
تشید المبانی فی تخریج احادیث مکتوبات الامام الربانی: (ج۔۲) ۵۱۹، ۵۳۹، ۶۳۵، ۶۴۰۔۶۴۱، ۶۵۵، (ج۔۵) ۲۶۲۰، ۲۶۴۶، (ج۔۹) ۵۴۹۶
تصانیف اقبال میں ذکر مجدد: (ج۔۲) ۱۳۴۴
تصحیح الاشارہ بتصریح البشارہ: (ج۔۱) ۱۱۰
تصوف (عبدالماجد دریابادی): (ج۔۱) ۳۵۲
تصوف: (ج۔۶) ۳۴۳۹
تصوف، اولیاء مانکی شریف اور تحریک پاکستان: (ج۔۱) ۱۱۲
تصوف اسلام: (ج۔۲) ۹۸۹، (ج۔۸) ۴۸۳۲
تصوف اور سریت: (ج۔۷) ۴۰۶۲
تصوف اور ویدانت۔۔ مشترک قدریں: (ج۔۱۰) ۵۸۳۴
تصوف اور ہندوستانی معاشرہ: (ج۔۱۰) ۵۸۳۴
تصوف اور شریعت: (ج۔۹) ۵۰۸۷، ۵۱۵۴، ۵۱۶۰۔۵۱۶۱
تصوف کیا ہے؟ طریقہ نقشبندیہ کیا ہے: (ج۔۱) ۹۷، ۲۶۵
تصوف کے روشن حقائق: (ج۔۵) ۳۰۱۰، ۳۰۱۷،
تعارف علمائے اہلسنت: (ج۔۱) ۵۷، (ج۔۹) ۵۵۷۸، (ج۔۱۰) ۵۸۰۹
تعارف علمائے دیوبند: (ج۔۶) ۳۵۹۷
تعارف مخزن چشت: (ج۔۳) ۱۸۷۲
تعریب المکتوبات الصوفیہ لاحمد النقشبندی الفاروقی: (ج۔۵) ۲۶۴۴، ۲۶۷۵
تعریب رشحات عین الحیاۃ: (ج۔۵) ۲۶۹۳۔
تعریف الثقاف بمباشرۃ شہو و وحدۃ الافعال والصفات و الذات: (ج۔۶) ۳۲۱۳
التعریف بعد دشق صدرہ الشریف: (ج۔۶) ۳۲۱۳
التعریف بمساجد السلیمانیہ ومدارسھا: (ج۔۴) ۲۵۰۵
تعریفات جرجانی: (ج۔۵) ۳۰۲۵
تعظیم وتوقیر: (ج۔۶) ۳۶۴۰
التعظیم والتوقیر (عربی): (ج۔۶) ۳۳۹۲
التعقبات علی الموضوعات: (ج۔۲) ۵۱۵، ۶۳۴، ۶۵۸، (ج۔۷) ۴۳۰۲، ۴۳۱۸، ۴۳۲۰
تعلیقات العوارف: (ج۔۸) ۴۵۷۹
تعلیقات بر شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ: (ج۔۱) ۴۲۹، (ج۔۹) ۵۴۹۰، ۵۵۰۶، (ج۔۱۰) ۵۶۷۱
تعلیقات بر مقامات معصومی: (ج۔۵) ۲۶۶۷، ۲۶۶۹

تعلیقات عوارف : (ج۔۴) ۲۴۲۱، (ج۔۵) ۲۵۹۲، ۲۶۳۳، (ج۔۹) ۵۰۲۷، ۵۴۹۰، ۵۵۰۷

تعلیقات محقق: (ج۔۵) ۲۶۶۳

تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح: (ج۔۴) ۲۳۶۲، (ج۔۹) ۵۵۲۶

تعلیقات (رسالہ) (خواجہ باقی باللہ): (ج۔۵) ۲۸۴۸، (ج۔۱۰) ۶۱۵۸

التعلیقۃ الجلیلۃ علی مسلسلات ابن عقیلہ: (ج۔۶) ۳۱۹۹

تعلیم السلوک: (ج۔۶) ۳۷۱۸

تعلیم المتعلم مع الشرحین: (ج۔۸) ۴۹۴۴۔ ۴۹۴۵، ۴۹۴۹

تعلیمات اہل سنت: (ج۔۵) ۲۶۴۹

تعلیمات مجددیہ : (ج۔۵) ۲۶۴۹، ۲۸۱۹۔ ۲۸۲۳، (ج۔۹) ۵۵۱۲، ۵۵۲۲

تعمیر حیات: (ج۔۹) ۵۴۱۱

التعین اللہ تعین: (ج۔۶) ۳۴۴۳

تفسیر ابن عباس: (ج۔۲) ۱۱۹۰، (ج۔۷) ۴۳۶۶

تفسیر ابن کثیر: (ج۔۲) ۱۱۷۲، (ج۔۹) ۵۲۶۰

تفسیر احمدی: (ج۔۸) ۴۶۳۰

تفسیر اعوذ و بسم اللہ و فاتحہ و الشمس و اخلاص و فلق: (ج۔۱) ۳۲۰

تفسیر الحسنات: (ج۔۱۰) ۵۸۰۳

تفسیر الم نشرح: (ج۔۵) ۲۸۹۶

تفسیر المدارک: (ج۔۲) ۱۱۷۲، (ج۔۳) ۱۷۶۱

تفسیر بیضاوی: (ج۔۱) ۴۴۶، (ج۔۲) ۹۰۷، ۱۱۹۸، (ج۔۳) ۱۵۸۹، (ج۔۴) ۲۲۸۰، (ج۔۵) ۲۷۱۲، (ج۔۶) ۳۱۵۵، ۳۱۷۶، ۳۱۹۶، ۳۶۸۳، ۳۹۳۱، (ج۔۸) ۴۵۱۲، ۴۶۰۸، ۴۹۴۶، (ج۔۱۰) ۵۶۴۰، ۵۷۶۷، ۵۶۷۳، ۵۶۷۶

تفسیر تبصیر الرحمٰن: (ج۔۳) ۱۷۶۲

تفسیر جلالین: (ج۔۶) ۳۷۲۵

تفسیر جمل: (ج۔۲) ۱۱۵۳، ۱۱۹۱

تفسیر حسینی: (ج۔۲) ۵۶۷، ۵۸۸، ۵۹۹، ۶۲۸، ۶۴۵، ۶۵۱، ۶۵۴، ۶۶۱، (ج۔۵) ۳۰۱۶۔ ۳۰۱۷

تفسیر خازن: (ج۔۲) ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴، ۱۱۶۹، ۱۱۷۲

تفسیر درالاسرار: (ج۔۹) ۵۲۹۶

تفسیر درمنثور: (ج۔۸) ۴۷۸۷

تفسیر روح البیان (اسمٰعیل حقی): (ج۔۲) ۶۲۸، ۹۱۴، (ج۔۹) ۵۰۱۴

تفسیر روح المعانی: ۸۰۷، (ج۔۲) ۱۱۷۲، ۱۱۹۸، (ج۔۳) ۱۵۰۷، (ج۔۵) ۲۶۴۵، (ج۔۷) ۳۹۹۳، ۴۲۶۱۔ ۴۲۶۲، ۴۲۶۴، ۴۲۷۳۔ ۴۲۷۴، ۴۲۷۷۔ ۴۲۷۸، (ج۔۸) ۴۵۰۲، ۴۶۲۱، (ج۔۹) ۵۳۱۷، (ج۔۱۰) ۵۶۲۸

تفسیر رؤفی (مؤلف تفسیر رؤف احمد): (ج۔۱۰) ۶۰۳۵

تفسیر سورہ فاتحہ و بقرہ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۶

تفسیر شیخ الاکبر: (ج۔۱) ۱۹۴

تفسیر صاوی: (ج۔۲) ۱۱۷۲

تفسیر طبری: (ج۔۸) ۴۷۸۷،

تفسیر عرائس البیان: (ج۔۵) ۲۷۴۳

تفسیر قرطبی: (ج۔۲) ۱۱۹۸

تفسیر قرآن مجید: (ج۔۴) ۲۰۰۱، (ج۔۵) ۲۶۶۳،

۲۶۶۷، (ج۔۶)۳۷۷۵

تفسیر کبیر: (ج۔۱)۲۲۱، (ج۔۲)۹۱۴، ۹۳۰، ۱۱۶۹، ۱۱۹۰، (ج۔۳)۱۵۰۷، (ج۔۷)۴۳۹۳

تفسیر مدارک: (ج۔۸)۴۶۴۲، (ج۔۹)۵۴۴۸

تفسیر مظہری: (ج۔۱) ۲۲۱، (ج۔۲) ۱۱۲۰، ۱۱۵۴، ۱۱۶۹، ۱۱۹۱، (ج۔۴) ۲۵۰۳، (ج۔۵) ۲۸۱۰، ۲۸۷۶، ۲۸۹۲، ۲۸۹۵، (ج۔۷) ۳۹۹۳، ۴۲۳۵۔ ۴۲۵۹، (ج۔۸) ۴۵۰۲، (ج۔۹)۵۰۱۴

تفسیر معالم التنزیل: (ج۔۸)۴۵۲۵،

تفسیر معراج المومنین: (ج۔۹)۵۵۴۴

تفسیر نبوی: (ج۔۶)۳۷۷۴۔۳۷۷۵، ۳۹۳۲

تفسیر نعیمی: (ج۔۲)۱۱۸۸۔۱۱۸۹

تفسیر نیشاپوری: (ج۔۷)۴۴۰۸

تفسیر واحدی: (ج۔۵) ۲۷۱۲، (ج۔۸) ۴۵۱۲، ۴۹۴۶، (ج۔۱۰)۵۶۴۰، ۵۶۷۳

تفسیر یعقوب چرخی: (ج۔۶)۳۴۴۴

تفسیرات احمدیہ: (ج۔۲)۱۱۶۹، ۱۱۹۱

التفصیل فی اسرار معانی التنزیل: (ج۔۹)۵۲۷۰

تفہیم المتفہم علی تعلیم المتعلم: (ج۔۸)۴۹۴۵

تقدیس الوکیل (غُلام دستگیر قصوری): (ج۔۱۰)۶۰۳۷

تقدیم بر فتاوٰی خیریہ: (ج۔۶)۳۷۶۱

تقدیم مکتوبات بحیثیت ماخذ ایمانیات: (ج۔۹)۵۲۰۳

تقریب الاحوال: (ج۔۶)۳۷۰۶

تقریظ رسالہ کلمات الحق: (ج۔۴)۲۴۶۵

تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار: (ج۔۲) ۵۰۱، (ج۔۴) ۲۲۲۳، ۲۴۵۴، (ج۔۵) ۲۵۷۸، (ج۔۱۰) ۵۶۳۸، ۵۶۹۵

تقلید کی شرعی حیثیت: (ج۔۲)۷۲۹

تقویم تاریخی: (ج۔۵)۳۰۳۹۔۳۰۴۱، (ج۔۶)۳۷۹۹

تقویۃ الایمان: (ج۔۳)۱۶۷۴، (ج۔۶)۳۶۰۰، ۳۶۱۰، (ج۔۸)۴۹۴۸

التقیید لمعرفۃ فی رواۃ السنن والمسانید: (ج۔۲)۵۳۹، ۶۴۰

تکملہ حدائق الحنفیہ: (ج۔۵)۲۷۰۲، (ج۔۶)۳۱۶۷

تکملہ مقالات الشعراء: (ج۔۵) ۲۸۱۷۔ ۲۸۱۸، (ج۔۶) ۳۴۱۸، ۳۴۴۷۔ ۳۴۴۸، ۳۴۵۰۔ ۳۴۵۱، ۳۴۷۵، ۳۶۹۷، ۳۶۹۹۔۳۷۰۰

تکملہ الورد المحمدی: (ج۔۶)۳۵۹۱

تکمیل الایمان: (ج۔۱) ۳۱۰، (ج۔۵) ۲۸۹۰، ۲۸۹۷، (ج۔۶)۳۳۵۲

تلخیص الذہبی علی حاشیہ المستدرک: (ج۔۲)۵۵۹، ۶۴۳

تلخیص المتشابہ: (ج۔۲)۵۷۸، ۶۴۸

تلخیص مستدرک (علامہ ذہبی): (ج۔۲)۵۵۹

التلخیصات الکبریۃ فی ترجمۃ خلاصۃ الکبریۃ: (ج۔۶)۳۱۷۱

تلمیحات واشاراتِ اقبال: (ج۔۵)۳۰۴۵

تلویح: (ج۔۱) ۴۵۲، (ج۔۲) ۶۴۶، ۶۶۳، (ج۔۴) ۲۲۸۰، (ج۔۷)۴۱۶۴، (ج۔۹)۵۱۹۳

تمشیۃ القلم ببعض انواع الحکم: (ج۔۶)۳۲۱۴

تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات (ڈاکٹر محمد مسعود احمد): (ج۔۲) ۴۶۴

تمدنِ ہند (ڈاکٹر گستاؤلی بان): (ج۔۷)۴۱۸۰

تمغۃ الاولیاء: (ج۔۱۰)۵۸۸۷

تمہید ایمان مع حسام الحرمین (امام احمد رضا خان بریلوی): (ج۔۲)۱۱۳۹

تمہید (امام اَبوشکور سالمی): (ج۔۲)۵۱۳، ۶۳۳

تمہیدات: (ج۔۲)۵۳۶، ۵۵۰، ۵۸۳۔۵۸۵، ۵۸۸، ۵۹۳، ۵۹۹، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۸، ۶۳۱، ۶۳۹، ۶۴۲، ۶۴۹۔۶۵۲، ۶۵۴، ۶۵۸۔۶۵۹، ۶۶۱۔۶۶۲، (ج۔۵)۳۰۱۶

تمیز الطیب من الخبیث: (ج۔۲)۵۸۶، ۶۰۸، ۶۵۰، ۶۵۷

تنبیہ الاخوان: (ج۔۸)۴۶۳۵،

تنبیہ الضمائر علٰی رد الذخائر: (ج۔۸)۴۶۴۵

تنبیہ الغافلین: (ج۔۲) ۵۱۳، ۶۳۳، ۶۵۰، (ج۔۵) ۲۸۰۷

تنبیہات الخمسہ: (ج۔۴)۲۴۶۵

تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث مشکوٰۃ: (ج۔۲)۷۳۵

تنقیدات وتعصّبات: (ج۔۵)۲۹۱۲

تنمیق الاسفار: (ج۔۶)۳۲۱۴

تنمیق السفر فیما جری بمصر: (ج۔۶)۳۲۱۴

تنمیق الطروس فی اخبار شیخ بن عبداللہ العیدروس: (ج۔۶) ۳۲۱۴

تنویر الابصار: (ج۔۸) ۴۶۴۰، ۴۶۴۴۔۴۶۴۵، ۴۶۴۷۔۴۶۴۸

تنویر حرم: (ج۔۳)۱۸۷۳

تواریخ اقوام پونچھ (محمد دین فوق): (ج۔۱۰) ۵۸۹۲، ۵۸۹۶

تواریخ حافظ رحمت خانی (پیر معظم شاہ): (ج۔۱۰)۵۹۵۹

تواریخ مجمع الانساب (قلمی): (ج۔۱۰)۵۸۸۷۔۵۸۸۸

تواریخ آئینہ تصوف: (ج۔۷)۴۰۶۰، ۴۰۶۲

توحید الاسلام: (ج۔۶)۳۶۱۰

توحید الایمان: (ج۔۶)۳۶۰۰

تورات: (ج۔۳)۱۵۸۰، (ج۔۱۰)۵۷۸۱

توضیح العقائد: (ج۔۶)۳۶۱۲، ۳۶۲۴، ۳۶۲۸

توضیح الکلام: (ج۔۲)۷۳۳

توضیح المعانی شرح خلاصہ کیدانی: (ج۔۶)۳۸۹۷، ۳۹۰۴

توضیح وتلویح: (ج۔۴)۲۳۷۲، (ج۔۸)۴۶۲۱، (ج۔۱۰) ۵۷۶۷

تہافت الفلاسفۃ: (ج۔۵)۲۷۵۸

تہذیب المنطق: (ج۔۴)۲۵۰۶

تہذیب المواہب السرمدیۃ فی اجلاء السادۃ النقشبندیۃ: (ج۔۷)۴۴۶۶، ۴۴۷۶

تہذیب تاریخ دمشق الکبیر: (ج۔۲)۶۵۷

تہذیب مواہیب السروریہ: (ج۔۱۰)۵۷۵۹

تہذیب مواہب السرمدیہ فی اجلاء السادۃ النقشبندیہ: (ج۔۱۰)۵۶۲۸، ۵۷۶۳

تہذیب نفس: (ج۔۲)۱۲۴۷

تھا جس کا انتظار: (ج۔۱)۵۶

تھدید الغافر فی تعذیب الکافر: (ج۔۶)۳۵۲۱

تیسیر الاحکام: (ج۔۳)۱۷۶۰، ۱۷۷۳

تیسیر القدیر فی اضحیۃ الفقیر: (ج۔۶)۳۵۲۲

تیغ بُرّاں بر فتنہ غلام خان: (ج۔۶) ۳۸۴۶

ث

ثبت الکاملی: (ج۔۶) ۳۲۳۱

ثبت صغیر: (ج۔۶) ۳۱۹۷

ثبت محمد عقیلہ: (ج۔۶) ۳۱۹۷

ثمانیۃ قصائد صغار فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (ج۔۶) ۳۶۵۳

الثمین: (ج۔۵) ۳۰۹۳

ثواب العبادت: (ج۔۶) ۳۵۹۷

ج

جامع الاحادیث: (ج۔۱) ۱۰۸، (ج۔۲) ۵۱۹، ۵۲۴

جامع الاصول فی الاولیاء: (ج۔۳) ۱۵۸۶، (ج۔۹) ۵۰۲۰، (ج۔۱۰) ۵۷۵۹

الجامع الأخلاق الراوی وآداب السامع: (ج۔۲) ۶۴۰

جامع البرکات: (ج۔۶) ۳۳۵۲

جامع الدرر: (ج۔۷) ۴۲۰۲

جامع الرضوی صحیح البہاری: (ج۔۶) ۳۶۸۶

جامع الرموز: (ج۔۲) ۶۷۷، ۷۰۵، ۷۰۸، ۷۲۲، (ج۔۳) ۱۷۰۹، ۱۷۶۰، (ج۔۴) ۲۲۳۵، (ج۔۸) ۴۶۴۵۔ ۴۶۴۶

جامع الصغیر: (ج۔۷) ۴۳۴۷، (ج۔۹) ۵۲۶۳

الجامع الصغیر: (ج۔۲) ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۹، ۵۴۲، ۵۶۰، ۵۶۹، ۵۷۹، ۵۹۹، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳۔ ۶۴۵، ۶۴۸، ۶۵۳۔ ۶۵۴، (ج۔۷) ۴۲۸۷، ۴۳۰۷، ۴۳۱۸، ۴۳۲۱، ۴۳۲۶۔ ۴۳۲۷، ۴۳۲۹۔ ۴۳۳۰، ۴۳۳۳، ۴۳۳۶، ۴۳۳۹، ۴۳۴۱۔ ۴۳۴۲، ۴۳۴۵، ۴۳۴۹، ۴۳۵۱، ۴۳۵۷۔ ۴۳۵۸، ۴۳۶۲، ۴۳۷۱، ۴۳۷۴، ۴۳۷۸، (ج۔۹) ۵۳۷۳، ۵۴۱۴

جامع العلوم والحکم فی شرح خمیس حدیثاً من جوامع الکلم: (ج۔۲) ۵۲۰، ۵۴۳، ۶۳۵، ۶۴۱

جامع الفتاویٰ: (ج۔۲) ۶۷۲، (ج۔۸) ۴۶۴۲

جامع الکلم (خواجہ عبد الخالق غجدوانی): (ج۔۱۰) ۶۱۴۰، ۶۱۴۳

جامع المضمرات: (ج۔۸) ۴۶۳۷

جامع المفردات القرآنیہ: (ج۔۶) ۳۱۶۶

جامع انسائیکلوپیڈیا (اردو): (ج۔۸) ۴۸۵۱

جامع بیان العلم: (ج۔۲) ۵۱۷، ۶۳۵، (ج۔۷) ۴۳۰۵، ۴۳۲۰

جامع خطیب بغدادی: (ج۔۲) ۵۴۰

جامع سوانح شاہ ابوالخیر: (ج۔۱۰) ۵۹۵۶

جامع صغیر سیوطی: (ج۔۳) ۱۶۰۴، (ج۔۴) ۲۳۱۲، (ج۔۵) ۲۷۱۲، ۲۸۸۳، (ج۔۸) ۴۵۱۲، ۴۹۴۶، (ج۔۱۰) ۵۶۴۰، ۵۶۷۳

جامع کبیر: (ج۔۳) ۱۶۰۴

جامع کرامات اولیاء: (ج۔۶) ۳۱۶۷، ۳۱۷۳، ۳۱۹۰، (ج۔۹) ۵۲۷۰، ۵۳۸۷

الجامع لاحکام القرآن (علامہ قرطبی): (ج۔۷) ۴۳۱۲، ۴۳۲۲

الجامع للخطیب: (ج۔۷) ۴۳۶۲

جامع مفیدی:(ج_۵)۲۸۵۴،۲۸۵۸

الجامع (علامہ سیوطی):(ج_۷)۴۳۹۵

جان ایمان:(ج_۶)۳۶۴۰

جان جانان:(ج_۱)۴۶۴،(ج_۶)۳۶۴۰

جانشین ابوھریرہ حضرت باباجی غلام رسول بلیاں والے: (ج_۱)۵۳

جاوید نامہ: (ج_۱) ۲۵۴، (ج_۵) ۲۹۴۵_۲۹۴۶، ۲۹۹۹، ۳۰۰۹_۳۰۱۰، ۳۰۱۳، ۳۰۱۵، ۳۰۱۸، ۳۰۲۰، ۳۰۳۷، ۳۰۴۵

جرالتسکین فی کسرِ التنوین:(ج_۶)۳۵۲۳

جرالسکین فی تسلیمۃ المسکین:(ج_۶)۳۵۲۲

جدالممتار علیٰ ردالمحتار (تخریج اور تحشی):(ج_۱)۵۵

جدید طبی مسائل کا شرعی حل:(ج_۶)۳۶۸۳،۳۹۳۰

جذب القلوب:(ج_۶)۳۱۵۳،(ج_۹)۵۰۳۶

جذب وسلوک:(ج_۹)۵۰۲۷،۵۲۴۹،۵۵۲۰

الجذبۃ الشوقیۃ الی الحضرۃ المجددیہ:(ج_۱۰)۵۶۰۵

جزیل المواھب فی انتقال المذاھب:(ج_۲)۶۷۰

جشن بہاراں:(ج_۶)۳۶۴۰

جلالین:(ج_۲)۱۱۷۲،(ج_۶)۳۸۰۹

جلی الصوت لنھی الدعوت امام الموت:(ج_۱)۱۱۵

جمال السلوک (مخزونہ مدینہ منورہ):(ج_۱)۱۰۱،(ج_۱۰)۵۶۲۹،(ج_۱۰)۶۱۶۲

جمع الجوامع: (ج_۱) ۶۰، ۴۳۰، (ج_۲) ۱۰۹۷، ۱۳۷۱، ۱۳۷۸، ۱۳۸۷، (ج_۴) ۱۹۳۳، (ج_۶) ۳۱۵۰، ۳۵۷۰، (ج_۷) ۴۱۹۱، ۴۲۰۶، (ج_۸) ۴۵۲۳، (ج_۹)۵۳۱۱_۵۳۱۲،(ج_۱۰)۵۶۳۴

جمع الفوائد:(ج_۷)۴۳۵۹،۴۳۷۵_۴۳۷۶،۴۳۸۰، ۴۳۸۳،۴۴۰۸،(ج_۸)۴۸۴۰

جمع القلائد ومجمع الشوائد فی فرائد مولانا خالد:(ج_۴)۲۵۰۹

جمع المسائل علیٰ حسب النوازل:(ج_۶)۳۵۱۴

جمع الوسائل فی شرح الشمائل:(ج_۲)۶۳۳

جمل (تفسیر):(ج_۲)۱۱۶۹

الجنات الثمانیہ (خواجہ عبدالاحد):(ج_۱)۴۳۰،(ج_۵)۲۸۰۶،(ج_۹)۵۰۰۰،۵۰۵۱_۵۰۵۴،(ج_۸)۴۹۹۰

جنۃ النعیم فی فضائل القرآن العظیم:(ج_۶)۳۴۴۳

جزاء اللہ عدوہٗ باباۂ ختم النبوۃ:(ج_۳)۱۵۶۳

جنگ نامہ آصف الدولہ:(ج_۴)۲۵۱۴

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء:(ج_۴)۲۵۱۴

جنوداللہ:(ج_۸)۴۱۱۳،

جنید وبایزید:(ج_۲)۱۲۴۷

جواز سود:(ج_۲)۷۳۶

جوالمتانہ (جعفر بوبکانی):(ج_۶)۳۴۱۶

جوامع الحکایات:(ج_۴)۲۰۵۷

جوامع الکلم:(ج_۲)۵۴۳،۶۴۱، (ج_۱۰)۵۸۳۴

جواہرالاوراد:(ج_۶)۳۴۳۶،۳۵۵۹

الجواہرالبدائع:(ج_۶)۳۷۰۵

الجواہرالبجیۃ:(ج_۶)۳۲۱۴

جواہرالعشاق: (ج_۲) ۵۲۱، ۵۸۴، ۶۰۲_۶۰۳، ۶۳۱، ۶۴۹، ۶۵۵، ۶۶۲

الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ: (ج۔۵)۲۸۴۸، ۲۸۵۵، ۲۸۵۷

الجواہر المنتظمۃ بفضیلۃ الکعبۃ المعظمۃ: (ج۔۶)۳۱۵۹

الجواہر المنظوم فی تفسیر القرآن العظیم بالمرفوع من کلام سید المرسلین والحکوم: (ج۔۶)۳۱۹۷

جواہر خمسہ: (ج۔۶)۳۴۱۰، (ج۔۹)۵۳۲۱

جواہر شرح مواقف: (ج۔۱)۳۰۸، (ج۔۳)۱۷۴۲

جواہر علویہ: (ج۔۱)۳۲۳، (ج۔۳)۱۲۹۷، (ج۔۴)۱۹۴۱، ۲۴۷۹، ۲۴۹۲، (ج۔۶) ۳۳۵۳، (ج۔۹) ۵۰۳۹، ۵۰۴۸، (ج۔۱۰)۶۲۴۵، ۶۳۵۰

جواہر مجددیہ (خواجہ احمد حسین خان): (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۲۰

جواہر مجددیہ: (ج۔۱) ۱۴۲، ۴۳۱_۴۳۲، (ج۔۲) ۱۱۰۱، (ج۔۳) ۱۳۶۶، ۱۳۶۹، ۱۳۷۱، ۱۷۱۳_۱۷۱۶، ۱۸۰۰، (ج۔۴)۱۹۵۲، ۲۴۴۱، (ج۔۵)۲۴۵۵، ۲۶۲۲_۲۶۲۳، (ج۔۶) ۳۱۵۰، ۳۱۵۳، ۳۹۰۶، (ج۔۷) ۴۲۳۱_۴۲۳۲، ۴۴۲۸، ۴۴۳۱، (ج۔۸) ۴۶۰۰، ۴۹۴۴، (ج۔۹) ۵۱۵۴، ۵۱۹۶، (ج۔۱۰)۵۸۹۴

جواہر معصومیہ دراحوال حضرت عروۃ الوثقیٰ: (ج۔۳)۱۷۲۳، (ج۔۴) ۲۴۵۵، (ج۔۶) ۳۴۴۴، (ج۔۱۰) ۵۷۶۳، ۶۳۵۶، ۶۳۷۵

جواہر مکتوبات مقدسہ: (ج۔۷)۴۴۷۸، (ج۔۸)۴۴۸۹، (ج۔۹)۵۰۱۴

جواہر نفیسہ: (ج۔۶)۳۴۹۳

جواہر نقشبندیہ: (ج۔۸)۴۸۷۰، (ج۔۱۰)۵۹۰۲

جودۃ الطبع فی کثرۃ السبع: (ج۔۶)۳۵۲۳

جہاد و قتال: (ج۔۶) ۳۵۹۷

جہانگیر نامہ: (ج۔۵)۲۵۶۳، ۲۵۷۵

جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی: (ج۔۳) ۱۴۰۷، ۱۵۶۱، (ج۔۴)۱۹۱۳، (ج۔۵)۲۵۵۱، (ج۔۶)۳۱۴۱، ۳۳۴۶، (ج۔۷) ۴۰۰۷_۴۰۰۸، ۴۱۶۷، ۴۲۳۰، ۴۳۲۳، ۴۴۷۷، (ج۔۸) ۴۴۹۹، ۴۵۰۲، ۴۶۸۰، ۴۸۶۱_۴۸۶۲، ۴۸۶۴، ۴۹۰۷_۴۹۰۸، ۴۹۲۵، ۴۹۸۹، ۴۹۹۲، (ج۔۹) ۵۰۰۲، ۵۰۱۴، ۵۰۷۰، (ج۔۱۰) ۵۵۸۵، ۵۵۹۱، ۵۶۱۳_۵۶۱۴، ۵۶۲۲، ۵۶۲۹، ۵۷۵۹، ۵۷۶۳، ۵۸۳۵

جہانِ مسعود: (ج۔۱)۵۶، ۱۰۶، (ج۔۶)۳۷۰۶،

جہاں نما۔ ڈاکٹر عدنان خورشید: (ج۔۱۰) ۶۲۴۵_۶۳۴۶

چ

چار چمن: (ج۔۴)۱۹۰۹

چانن تے سویرا: (ج۔۲)۱۲۴۵

چراغ ہفت محفل خواجہ محمد معصوم: (ج۔۵)۲۷۴۰

چرخہ: (ج۔۵)۲۷۳۲

چشمہ حیات: (ج۔۱۰)۵۸۹۴_۵۸۹۵

چگونہ یک نفر ایرانی در جنگہای صلیبی فرماندہ و جنگ و واسطہ صلح بود: (ج۔۵)۲۸۵۶، ۲۸۵۸

چند پاروں کی تفسیر: (ج۔۶)۳۶۲۸

چند مقبول دعائیں: (ج۔۶)۳۳۹۲

چودھویں صدی کے مجدد: (ج۔۵)۲۸۷۷، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶

چہل حدیث امام ربانی: (ج۔۵)۲۶۱۳

چہل حدیث (مولانا جامی): (ج۔۶) ۳۴۴۴، (ج۔۸) ۴۹۳۲

چہل مکتوب: (ج۔۴) ۲۴۳۷

ح

حاشیہ اشباہ والنظائر: (ج۔۶) ۳۵۲۱

حاشیہ البنانی علی جمع الجوامع: (ج۔۲) ۷۳۰

حاشیہ تفسیر بیضاوی: (ج۔۵) ۲۹۱۱

حاشیہ تکملۂ مقالات الشعراء: (ج۔۶) ۳۶۹۸، ۳۶۹۹۔ ۳۷۰۰

حاشیہ توضیح وتلویح: (ج۔۸) ۴۶۱۹

حاشیہ جلال الدین دوّانی: (ج۔۴) ۲۵۰۶

حاشیہ خیالی: (ج۔۱) ۴۴۸، (ج۔۳) ۱۷۶۱، (ج۔۸) ۴۶۱۰

حاشیہ درمختار: (ج۔۵) ۲۸۸۴

حاشیہ شرح ملا: (ج۔۴) ۲۳۹۸

حاشیہ شرح مواقف: (ج۔۵) ۲۹۱۱

حاشیہ شرح ہدایت الحکمۃ: (ج۔۶) ۳۳۶۱

حاشیہ عضدی: (ج۔۱) ۴۴۶

حاشیہ علی اتحاف الذائق: (ج۔۶) ۳۲۱۴

الحاشیہ علی شرح العقائد الجلالی: (ج۔۸) ۴۵۷۹

حاشیہ قرۃ کمال قری: (ج۔۳) ۱۷۶۱

حاشیہ قرآن مجید: (ج۔۵) ۲۶۶۲

حاشیہ کشاف: (ج۔۹) ۵۱۷۸

حاشیہ لب تاریخ سندھ: (ج۔۶) ۳۷۰۵

حاشیہ متخلص الحائق: (ج۔۱۰) ۵۸۸۱

حاشیہ مطول: (ج۔۵) ۲۹۱۱

حاشیہ میر زاہد (شاہ عبد العزیز محدث دہلوی): (ج۔۱) ۴۴۸، (ج۔۶) ۳۳۶۱

حاشیہ ہدایت الحکمہ: (ج۔۵) ۲۹۱۱

حاشیہ علی تحفۃ المحتاج: (ج۔۵) ۲۶۹۷

الحاکم المستدرک: (ج۔۷) ۴۳۳۲

حالات حضرت امام ربانی: (ج۔۳) ۱۸۷۳

حالات خواجہ صبغت اللہ: (ج۔۶) ۳۴۴۴

حالات مشائخ نقشبندیہ (محمد حسن نقشبندی): (ج۔۹) ۵۵۵۹، (ج۔۱۰) ۶۰۳۶

حالات ومقامات شیخ احمد فاروقی سرہندی: (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۹) ۵۰۴۰

حالات وملفوظات پیر محمد راشد (سندھی): (ج۔۶) ۳۴۴۲

حانۃ العشاق وریحانۃ الاشواق: (ج۔۶) ۳۱۸۷

الحاوی للفتاویٰ: (ج۔۲) ۶۲۱۔ ۶۲۲، ۶۵۹

حبِ رسول: (ج۔۸) ۴۸۴۸، ۴۸۵۲

حج فقیر برآستانہ پیر: (ج۔۶) ۳۷۸۶

حجت ربانی: (ج۔۶) ۳۷۸۶

حجۃ الاحمدیہ: (ج۔۱) ۸۷، (ج۔۵) ۲۸۰۲، (ج۔۹) ۵۵۵۴

حجۃ الحق فی دفع اعتراضات شیخ عبد الحق: (ج۔۵) ۲۸۰۶۔ ۲۸۰۷

حجۃ الصوف فی الغزو: (ج۔۱) ۱۹۳

الحجۃ الفائحہ لطیب التعیین و الفاتحہ: (ج۔۱) ۱۱۵، (ج۔۳) ۱۶۶۱

حجۃ اللہ البالغہ: (ج۔۵) ۳۰۹۴، (ج۔۶) ۳۳۵۹

حجۃ اللہ علی العالمین: (ج۔۲) ۵۸۵، ۵۸۸۔۵۸۹، ۶۵۰۔۶۵۱، (ج۔۳) ۱۸۶۸

الحجۃ المنذرہ فی الاسئلۃ المبتدرہ: (ج۔۸) ۴۶۴۵

حدائق الحنفیہ: (ج۔۵) ۲۶۲۲۔۲۶۲۳، ۲۷۰۱۔۲۷۰۲، ۲۷۵۸، ۲۸۹۲، ۲۸۹۴۔۲۸۹۵، ۳۰۷۲، (ج۔۶) ۳۱۹۰، (ج۔۹) ۵۱۵۳۔۵۱۵۴، ۵۱۵۶۔۵۱۵۷، ۵۱۵۹۔۵۱۶۰، (ج۔۱۰) ۵۸۹۱

الحدائق الوردیہ فی حقائق اجلاء النقشبندیہ: (ج۔۱) ۲۵۲، (ج۔۴) ۲۵۱۰، (ج۔۵) ۲۶۷۵، ۲۶۸۴، ۲۷۰۰، ۲۷۰۲، (ج۔۶) ۳۱۵۹۔۳۱۶۰، ۳۱۶۶۔۳۱۶۷، ۳۱۸۶، ۳۱۹۰، ۳۲۰۱، ۳۲۱۸، ۳۲۳۸، (ج۔۱۰) ۶۳۷۸، ۶۴۰۰۔۶۴۰۱

حدائق بخشش: (ج۔۵) ۲۸۷۹، (ج۔۷) ۴۲۲۰

حدیث اربعین فی حقوق سلاطین: (ج۔۶) ۳۲۵۹

حدیث مسلسل: (ج۔۸) ۴۹۴۶

حدیث نو: (ج۔۱) ۴۶۱

حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار: (ج۔۱۰) ۵۸۹۴

حدیقہ خنک: (ج۔۱۰) ۵۸۹۰

حدیقۂ ندیہ: (ج۔۱) ۱۹۶

حدیقۃ الاولیاء: (ج۔۳) ۱۴۰۲، ۱۴۰۵، (ج۔۸) ۴۸۶۳۔۴۸۶۴، (ج۔۱۰) ۵۸۸۸

حدیقۃ الصفا فی اسماء المصطفیٰ: (ج۔۶) ۳۶۵۳

حدیقۃ الصفا فی مناقب عبداللہ بن مصطفیٰ: (ج۔۶) ۳۲۱۴

الحدیقۃ الندیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ والبھجۃ الخالدیہ: (ج۔۴) ۲۵۰۹، (ج۔۱۰) ۶۳۷۹، ۶۴۱۶

حرز العنایات ترجمہ کنز ہدایت: (ج۔۵) ۲۶۶۵، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵۔۲۷۶۶

حرمت سود: (ج۔۲) ۷۳۶

حرمت سود---اشکالات کا علمی جائزہ: (ج۔۲) ۷۳۶

الحزب الاعظم والورد الافخم: (ج۔۵) ۲۶۹۸

حزب البحر: (ج۔۶) ۳۴۱۰، ۳۷۸۲

حزب الرغبہ والرھبۃ والاستغاثۃ العیدروسیۃ: (ج۔۶) ۳۲۱۴

حزب السر المعون، المستنبط من الکتاب المکنون: (ج۔۶) ۳۱۹۷

حسام الحرمین: (ج۔۵) ۲۵۷۳، (ج۔۹) ۵۲۰۵

حسن نماز: (ج۔۲) ۱۲۴۷

حسنات الحرمین: (ج۔۱) ۸۷، (ج۔۲) ۱۱۳۹، (ج۔۴) ۲۱۹۹۔۲۲۰۰، (ج۔۵) ۳۱۰۹، (ج۔۹) ۵۵۴۶، ۵۵۶۴، (ج۔۱۰) ۵۶۳۲، ۵۷۵۹، ۵۷۶۳، ۶۳۵۶، ۶۳۷۱

حشرات الارض پر تحقیقی مقالہ: (ج۔۹) ۵۵۸۰

حصر الشارد: (ج۔۵) ۲۸۸۴، (ج۔۶) ۳۱۹۹

حصن الایمان: (ج۔۶) ۳۷۱۶۔۳۷۱۷، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱

حصن حصین: (ج۔۶) ۳۳۶۶

حصول الانس فی انتقال حضرۃ مولانا خالد الی حظیرۃ القدس: (ج۔۴) ۲۵۰۹

حضرات القدس: (ج۔۱) ۶۰، ۷۵، ۸۴۔۸۵، ۱۰۹، ۳۰۹۔۳۱۰، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۶، ۳۷۲، ۳۷۵، ۴۲۸، ۴۴۰،

۴۴۸، ۴۵۱، ۴۵۳_۴۵۴، ۴۶۲، (ج_۲) ۷۳۴_۷۳۵، ۸۲۴_۸۲۵، ۹۰۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۲، ۱۱۴۷، ۱۱۵۱، (ج_۳) ۱۲۹۷، ۱۳۸۴، ۱۳۸۷، ۱۳۹۰، ۱۳۹۵، ۱۴۰۱_۱۴۰۳، ۱۴۰۵، ۱۴۱۹، ۱۴۹۹، ۱۵۳۰، _۱۵۳۱، ۱۸۳۸، ۱۸۶۸، ۱۸۷۰، ۱۸۷۸، ۱۸۸۰، ۱۸۸۲، (ج_۴) ۱۹۴۱، ۱۹۴۳، ۱۹۸۸، ۲۰۴۰، ۲۱۷۰، ۲۳۹۶، ۲۴۱۹_۲۴۲۱، ۲۴۲۳_۲۴۲۴، ۲۴۳۳_۲۴۳۷، ۲۴۵۲، ۲۴۵۴_۲۴۵۵، (ج_۵) ۲۵۳۷، ۲۵۶۱، ۲۵۸۰، ۲۶۱۲، ۲۶۲۲_۲۶۲۳، ۲۶۲۵، ۲۶۴۸، ۲۶۵۹_۲۶۶۰، ۲۶۶۲، ۲۷۳۵، ۲۷۳۹، ۲۷۴۲_۲۷۴۴، ۲۷۴۶_۲۷۴۸، ۲۷۵۰، ۲۷۵۲_۲۷۵۳، ۲۷۵۶، ۲۷۹۷، ۲۸۱۶، ۳۰۳۹، (ج_۶) ۳۱۲۸، ۳۱۴۳، ۳۱۵۰، ۳۱۵۲، ۳۴۴۳، ۳۴۴۶، ۳۶۸۶، (ج_۷) ۴۰۰۹، ۴۱۶۹، ۴۲۱۷، ۴۲۱۹_۴۲۲۰، ۴۲۳۲، (ج_۸) ۴۴۹۳، ۴۵۰۱، ۴۵۲۴، ۴۵۹۶، ۴۶۰۳، ۴۶۴۹، ۴۶۵۰_۴۶۵۱، ۴۸۵۴، ۴۸۶۱، ۴۹۱۰، ۴۹۴۶، ۴۹۵۴_۴۹۵۵، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۰۵۱، ۵۰۵۸، ۵۱۱۹_۵۱۲۰، ۵۱۲۸، ۵۱۵۴، ۵۱۶۲، ۵۲۳۱_۵۲۳۲، ۵۲۳۸، ۵۲۴۶، ۵۲۴۹، ۵۳۲۷، ۵۳۴۰، ۵۳۶۵، ۵۳۶۶، ۵۴۰۷، ۵۴۱۳، ۵۴۱۵، ۵۵۰۷، ۵۵۱۴_۵۵۱۵، ۵۵۱۹_۵۵۲۰، ۵۵۲۳، ۵۵۲۵، ۵۵۴۱، ۵۵۴۲_۵۵۴۴، ۵۵۴۶، ۵۵۵۴، ۵۵۵۷، ۵۵۵۹_۵۵۶۰، ۵۵۶۲_۵۵۶۳، (ج_۱۰) ۵۶۷۷، ۵۶۹۴، ۵۷۶۱، ۵۷۶۳، ۵۹۲۴، ۵۹۲۶، ۶۱۳۰، ۶۲۴۲، ۶۲۶۰، ۶۲۶۶، ۶۲۷۴ .

حضرات کرام نقشبندیہ: (ج_۱۰) ۵۸۹۴

حضرت امام اعظم، حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں: (ج_۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۲۸

حضرت امام ربانی کے مکتوبات: (ج_۱) ۱۱۴

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی: (ج_۵) ۲۶۷۱

حضرت برهان الدین غریب نواز کے ملفوظات (انگریزی): (ج_۴) ۲۵۱۲

حضرت جی صاحب پشاور والے: (ج_۶) ۳۸۶۷

حضرت حاجی بہادر کوہاٹی: (ج_۱۰) ۵۸۸۸

حضرت خواجہ نقشبندیہ اور طریقت نقشبندیہ: (ج_۱) ۴۶۱

حضرت شاہ فقیر اللہ علوی کے مکتوبات: (ج_۶) ۳۵۶۷

حضرت شیخ احمد سرھندی کی عربی زبان وادب میں خدمات: (ج_۱) ۱۱۴

حضرت شیخ شہباز بابا: (ج_۱۰) ۵۸۸۹

حضرت عبید اللہ کے مکتوبات: (ج_۵) ۲۷۳۹

حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال: (ج_۱) ۶۴، ۱۰۲، ۴۴۰، ۴۶۴، (ج_۲) ۱۰۳۷، (ج_۵) ۲۵۷۶، ۲۸۹۶، (ج_۹) ۵۰۷۰

حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی (پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی): (ج_۱) ۱۰۷_۱۰۸؛ (ج_۲) ۷۵۷، (ج_۱۰) ۶۲۴۴

حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا (پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی): (ح_۱۰) ۶۲۴۴

حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال: (ج_۱۰) ۵۶۹۶

حضرت مجدد الف ثانی کا نظریۂ توحید: (ج_۳) ۱۳۷۰، ۱۵۴۱، (ج_۵) ۲۹۴۵، (ج_۸) ۴۹۳۵

حضرت مجدد الف ثانی کی تفسیری وفقھی خدمات ـــ ایک تحقیقی اور تجزیاتی جائزہ (مقالۂ ڈاکٹریٹ): (ج_۱) ۱۱۳، (ج_۲) ۶۶۳، ۷۶۹، ۱۲۴۷، (ج_۱۰) ۶۲۴۳، ۶۳۰۷

حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وعلمی خدمات: (ج۔۱)۱۱۴، (ج۔۲)۹۹۸، (ج۔۶)۳۹۳۳، (ج۔۱۰)۶۲۴۵، ۶۳۴۰

حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت وقیومیت (پروفیسر محمد حسین آسی): (ج۔۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۲۵

حضرت مجدد الف ثانی کے سیاسی مکتوبات: (ج۔۴)۲۰۳۴، ۲۱۵۷، ۲۱۶۷۔۲۱۶۸، ۲۱۷۰، (ج۔۵)۲۷۲۵، (ج۔۸) ۴۵۷۷، (ج۔۱۰)۶۲۹۱

حضرت مجدد الف ثانی کے عربی مکتوبات شریفہ: (ج۔۲) ۷۷۱

حضرت مجدد الف ثانی (سید زوار حسین شاہ): (ج۔۱) ۴۳۱، (ج۔۲) ۷۶۹، ۱۱۳۰، (ج۔۳) ۱۵۱۸، ۱۷۲۲، (ج۔۵) ۲۶۲۳۔ ۲۶۲۵، ۲۸۹۵، ۳۰۹۳، (ج۔۸) ۴۸۳۳، ۴۸۴۰، ۴۸۶۱۔ ۴۸۶۲، ۴۹۳۸، ۴۹۴۴۔ ۴۹۴۶، ۴۹۴۸، (ج۔۹)۵۰۲۸، (ج۔۱۰)۵۹۲۴، ۶۲۴۵

حضرت مجدد الف ثانی (نظام الدین توکلی): (ج۔۹) ۵۰۲۸، ۵۷۶۲۔۵۷۶۳، ۶۳۵۲

حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار: (ج۔۱)۶۴، ۱۰۲، ۴۶۴، (ج۔۲) ۸۵۳، ۹۹۸، (ج۔۳) ۱۵۱۱، (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۱۴

حضرت مجدد الف ثانی ـــ ایک تحقیقی جائزہ: (ج۔۳) ۱۷۲۲، (ج۔۴) ۲۲۷۰، ۲۴۵۴، (ج۔۵) ۲۵۷۷، (ج۔۶)۳۳۵۱، (ج۔۸)۴۶۰۰، (ج۔۱۰)۶۳۰۰

حضرت مجدد اور اُن کے ناقدین: (ج۔۱) ۸۶، ۳۱۵، (ج۔۲) ۱۱۶۷، (ج۔۳)۱۷۲۲، ۱۸۷۳، (ج۔۴)۲۰۵۹، ۲۲۹۰، (ج۔۵)۲۵۶۹، ۲۶۲۴، ۲۶۹۹، ۲۸۱۵، ۳۰۹۳، (ج۔۸)۴۵۹۹، ۴۶۱۸، (ج۔۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۲۷

حضرت مجدد اور تحقیقی جائزے: (ج۔۱۰)۵۶۴۹

حضرت مجدد شاہ ولی اللہ کی نظر میں: (ج۔۵)۲۸۱۷

حضرت مجدد فقہ کے افق پر: (ج۔۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۱۹

حضرت مجدد کا تصور توحید (انگریزی): (ج۔۱۰)۶۲۴۳

حضرت مجدد کی دینی خدمات: (ج۔۶)۳۶۸۷

حضرت محدث سورتی اور امام احمد رضا: (ج۔۱۰)۵۸۱۱

حضرت مولانا محمد یعقوب بگھاری، سوانح، ملفوظات و مکتوبات: (ج۔۶)۳۷۸۳، ۳۷۹۹

حضور امام ربانی کا لقب، مجدد الف ثانی: (ج۔۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۲۳

حضور جی: (ج۔۶)۳۷۹۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مثالی شوہر: (ج۔۲)۱۲۴۵

حضور مجدد الف ثانی کی شان قیومیت: (ج۔۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۲۴

حضورِ قلب: (ج۔۲)۱۲۴۷

الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ: (ج۔۹)۵۰۴۰

حفاظتِ ناموسِ حضور کی اہمیت: (ج۔۸)۴۹۴۸

الحق المبین فی رد الوھابین: (ج۔۱۰)۶۱۰۹

حق نبی: (ج۔۶)۳۹۳۰

حقانیتِ اسلام: (ج۔۲)۱۲۴۶

حقائق التفسیر: (ج۔۷)۴۰۶۹

حقائق خطیرۃ عن الطریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۵)۲۶۹۸

حقائق نادرہ: (ج۔۳)۱۳۹۵، (ج۔۹)۵۱۲۸

حقیقت وحدۃ الوجود: (ج۔۲)۹۸۹

حقیقۃ البیان فی جواب السائل عن الدلیل: (ج۔۶)۳۱۹۸

حکایات مثنوی مولانا روم: (ج۔۶)۳۶۲۸

حکایت الصالحین: (ج۔۶)۳۷۸۷

حکم: (ج۔۶)۳۶۰۳

حل العقود فی طلاق السود (جعفر بوبکانی): (ج۔۶) ۳۴۱۶

حل المغلقات فی الرد علی اہل الضلالات: (ج۔۱) ۸۵، (ج۔۵)۲۸۰۲

حلاوۃ الفہم فی ذکر جوامع الکلم: (ج۔۶)۳۶۵۴

حلیۃ النبی ﷺ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰)۵۹۶۶

حلیدین (مجموعہ غزلیات): (ج۔۶) ۳۷۲۲۔۳۷۲۳، (ج۔۱۰)۵۹۵۲

حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء: (ج۔۲) ۵۲۲، ۵۲۸۔۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۷، ۵۴۱۔۵۴۲، ۵۴۴، ۵۵۷، ۵۷۵۔۵۷۶، ۵۸۷، ۵۹۹، ۶۱۴، ۶۳۸، ۶۴۰۔۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۷، ۶۵۰، ۶۵۴، ۶۵۸، ۱۱۲۹، (ج۔۷) ۴۰۱۷، ۴۰۲۳، ۴۰۳۱۔۴۰۳۲، ۴۲۸۶، ۴۳۰۰، ۴۳۱۸، ۴۳۲۰، ۴۳۵۲، (ج۔۹)۵۳۱۲

حلیۃ البشر: (ج۔۶)۳۲۳۲، ۳۲۳۴، ۳۲۳۸۔۳۲۳۹

الحلیۃ (ابونعیم): (ج۔۷) ۴۳۰۲، ۴۳۲۵، ۴۳۳۲، ۴۳۳۴، ۴۳۵۱، ۴۳۵۳، ۴۳۵۶، ۴۳۹۹۔۴۴۰۰، ۴۴۰۳، ۴۴۰۸

حواشی بر رسالہ اعتراضات شیخ عبدالحق دہلوی (فارسی): (ج۔۱)۸۶، (ج۔۵)۲۸۱۲

حواشی علیٰ شرح المقاصد: (ج۔۹)۵۰۵۵

حیات اعلیٰ حضرت: (ج۔۱)۴۶، ۵۷، (ج۔۵)۲۵۵۶

حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب: (ج۔۶)۳۶۵۳

حیات باقیہ (محمد صدیق ہدایت): (ج۔۱) ۴۲۸، (ج۔۴) ۲۴۳۶

حیات باقی: (ج۔۶)۳۴۴۴

حیات سعدیہ (سید زوار حسین شاہ): (ج۔۱۰)۶۰۵۷

حیات شیخ عبدالحق: (ج۔۲)۷۷۱، ۸۰۱، (ج۔۳)۱۲۹۸، ۱۴۰۴، (ج۔۴) ۲۴۳۲۔۲۴۳۳، ۲۴۴۳، ۲۴۵۴، (ج۔۵) ۲۶۵۲، (ج۔۶) ۳۳۵۱، (ج۔۹) ۵۱۵۷، ۵۳۳۷، ۵۳۴۰، ۵۳۴۲، ۵۳۵۱۔۵۳۵۳، ۵۳۵۷، ۵۳۶۰۔۵۳۶۱

حیات مجدد (پروفیسر محمد فرمان): (ج۔۱) ۳۳۴، ۳۵۲، (ج۔۲)۸۰۱، (ج۔۳) ۱۱۹۸، (ج۔۵) ۲۶۲۵، (ج۔۹) ۵۱۵۴۔۵۱۵۸، ۵۱۶۰، ۵۱۶۳، ۵۲۵۴، ۵۳۶۳، ۵۵۱۷، ۵۵۲۲، (ج۔۹) ۵۰۲۸، ۵۱۵۳، ۵۳۶۱، (ج۔۱۰)۶۱۱۴، ۶۲۴۳، ۶۳۱۲

حیات محی الدین غزنوی: (ج۔۶)۳۸۲۴

حیات و آثار میاں محمد عمر چمکنی: (ج۔۱۰)۵۸۸۶، ۵۸۸۸۔۵۸۹۰، ۵۸۹۲

حیات و تعلیمات مجدد الف ثانی: (ج۔۱۰)۶۲۴۵، ۶۳۴۱

حیاۃ الدکتور محمد مسعود احمد: (ج۔۶) ۳۳۹۳

حیاۃ القلوب: (ج۔۵)۳۰۱۱۔۳۰۱۷

خ

ختم نبوت: (ج۔۳)۱۵۶۳، (ج۔۴)۱۹۱۷

خریطۂ جواہر: (ج۔۴)۲۴۵۶، (ج۔۶)۳۳۵۶

خزانۃ الروایات: (ج۔۲)۷۰۵، (ج۔۳)۱۶۰۶، ۱۷۶۱

خزائن العرفان: (ج۔۱)۲۲۱، (ج۔۹)۵۱۹۹

خزائن نبوت: (ج۔۸)۴۹۷۴، ۴۹۷۸

خزینت الاعمال: (ج۔۶)۳۳۹۲

خزینۂ کرم: (ج۔۶)۳۷۹۹

خزینۂ معرفت: (ج۔۳) ۱۸۷۳، (ج۔۶) ۳۴۷۹۔ ۳۴۸۰، ۳۷۰۱، ۳۷۰۵

خزینۃ الاسرار: (ج۔۶)۳۸۹۶، ۳۸۹۸

خزینۃ الاصفیاء: (ج۔۱) ۳۱۰، (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۳۷۰، ۱۳۹۸، (ج۔۴) ۱۹۸۶، ۲۱۵۶، ۲۱۶۶، ۲۱۶۹۔ ۲۱۷۰، ۲۲۰۱، ۲۲۸۱، (ج۔۵)۲۷۵۸، ۲۸۹۵، (ج۔۶)۳۳۹۴، ۳۸۳۳۔ ۳۸۳۴، ۳۸۶۱، ۳۸۶۳۔ ۳۸۶۴، ۳۸۹۸، ۳۹۰۰، ۳۹۰۲، ۳۹۱۰، (ج۔۸)۴۹۴۶، (ج۔۹)۵۰۴۰، ۵۰۴۹، ۵۱۵۹، ۵۲۲۲، ۵۳۲۶، ۵۴۹۹، ۵۵۱۶، ۵۵۲۲، ۵۵۲۴، ۵۵۳۰۔ ۵۵۳۱، ۵۵۵۹۔ ۵۵۶۲، ۵۵۶۵، (ج۔۱۰) ۵۷۶۷، ۵۷۶۹، ۵۷۷۱، ۵۷۷۳، ۵۸۸۶، ۵۹۵۹، ۶۰۴۰

خزینۃ المعارف: (ج۔۱)۴۶۲، (ج۔۵)۲۶۶۱، (ج۔۶) ۳۶۸۶

الخصائص الکبریٰ: (ج۔۲)۶۰۴، ۶۱۸، ۶۲۲، ۶۲۹، ۶۵۵، ۶۵۸، ۶۶۰، ۶۶۲، (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۷) ۴۳۷۴، ۴۳۸۸، ۴۴۱۰

خصائص کنزالایمان: (ج۔۲)۱۲۴۶

خصائص نسائی: (ج۔۵)۲۸۸۳

خطبات سندھی: (ج۔۶)۳۴۹۳

خطبات غفاریہ (حبیب الرحمٰن گبول): (ج۔۱۰)۶۰۴۸

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس: (ج۔۵)۲۵۷۵

خطبۂ شوقیہ: (ج۔۹)۵۱۵۸

خطوطِ اقبال: (ج۔۵)۳۰۱۱۔ ۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۴۱

خفتگانِ خاک گجرات: (ج۔۶)۳۷۹۹

خلاصہ: (ج۔۲)۷۰۵، ۷۰۸، (ج۔۳)۱۷۰۵، ۱۷۰۹، ۱۷۶۱

خلاصہ تفسیر احمدی: (ج۔۱۰)۵۸۸۳

خلاصہ کیدانی: (ج۔۵) ۲۶۶۳، (ج۔۶) ۳۸۹۸، (ج۔۸) ۴۶۳۸۔ ۴۶۳۹، ۴۶۴۳، ۴۶۴۵۔ ۴۶۴۶، (ج۔۹)۵۵۴۴

خلاصہ مزیل الشبہات فی تبطیل الاشاراۃ: (ج۔۸) ۴۶۴۵

خلاصہ مکتوبات ربانی: (ج۔۸)۴۵۷۷

خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر: (ج۔۵)۲۸۱۷، (ج۔۱۰)۵۷۵۹

خلاصۃ الجواہر العلویہ: (ج۔۵)۲۶۸۵

خلاصۃ الفتاویٰ: (ج۔۸)۴۶۳۳، ۴۶۳۷، ۴۶۴۰،

خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد: (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۹، ۲۶۴۲، ۲۶۵۰، (ج۔۱۰)۵۶۲۵، ۶۲۴۲

خلاصۃ الوفا فی اخبار المصطفیٰ: (ج۔۵)۲۶۹۸

خلافت پاکستان: (ج۔۶)۳۷۹۲

خلفائے اعلیٰ حضرت: (ج۔۵)۲۸۹۵

خلفائے مسعود ملت: (ج۔۶)۳۳۷۷

خلفائے مظہری: (ج۔۱)۳۳۷۷

خلویسعبت حدیث: (عبد القادر خان خٹک): (ج۔۱۰) ۵۸۷۱

خم خانۂ تصوف:(ج۔۳)۱۴۰۲

خمیس (علامہ دیار بکری):(ج۔۲)۵۹۱

خواجہ باقی باللہ :(ج۔۱)۳۱۰

خواجہ باقی باللہ کی علمی اور متصوفانہ خدمات:(ج۔۱)۱۱۴

خواجہ بہاء الدین نقشبند (تالیف شیخ محمد شعیب):(ج۔۷) ۴۰۳۳

خواجہ عزیراں، رسالہ (خواجہ علی رامیتنی):(ج۔۱۰)۶۱۴۰، ۶۱۵۴

خواجہ محمد معصوم کے مکتوبات:(ج۔۵)۲۷۶۱

خوارق العادات:(ج۔۱۰)۵۸۹۰

خوب وناخوب:(ج۔۱)۵۵، ۱۰۷، (ج۔۵)۲۹۱۱

خودنوشت احوال مشمولہ سرو آزاد:(ج۔۴)۲۴۶۵

خود نوشت حالات از شیخ محمد معصوم ضیائے نقشبندی: (ج۔۶)۳۲۶۷

خودنوشت حالات بری سفینۂ خوش گو:(ج۔۴)۲۴۶۵

خیابان سرہندی:(ج۔۶)۳۶۱۵

خیال بخاری:(ج۔۱۰)۵۸۹۲

خیالی:(ج۔۱)۴۵۴، (ج۔۶)۳۶۸۳، ۳۹۳۱

خیر البیان:(ج۔۱)۴۵۹

الخیر الدال وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال: (ج۔۲) ۱۱۹۱

خیر المقال فی رویت الہلال:(ج۔۱)۴۵۸

الخیرات الحسان فی مناقب النعمان: (ج۔۲) ۲۲۷، (ج۔۵)۳۰۷۳

د

دار المعارف:(ج۔۵)۲۶۲۲

دارقطنی: (ج۔۴) ۲۲۹۷، ۲۳۳۰، (ج۔۷) ۴۳۵۳، ۴۳۶۳

دارمی: (ج۔۲)۵۴۶، ۵۴۹، ۵۸۱، ۶۲۹، ۶۴۲، ۶۴۸، ۶۶۲، ۸۸۶، (ج۔۳)۱۴۱۶، (ج۔۵)۲۸۸۳، (ج۔۷) ۴۰۵۱، ۴۳۵۵، ۴۳۴۳، ۴۳۷۳، ۴۳۸۵، ۴۳۸۹، ۴۳۹۳، ۴۴۰۰۔ ۴۴۰۱، ۴۴۰۷، (ج۔۸) ۴۶۳۴۔ ۴۶۳۵

داستان اردو:(ج۔۶)۳۷۸۱، (ج۔۱۰)۵۸۰۸

دافع طاعون:(ج۔۶)۳۶۲۴

دام حق (فارسی منظوم بجواب نام حق): (ج۔۵)۲۶۶۳، ۲۷۶۲

دائرۃ المعارف الاسلامیہ:(ج۔۱)۴۶۲، (ج۔۵)۲۸۴۳، (ج۔۶)۳۲۰۱، ۳۲۱۸، ۳۴۱۲، ۳۶۸۵، (ج۔۷)۴۰۰۸، ۴۲۷۷، (ج۔۸) ۴۵۰۰، (ج۔۹) ۵۱۸۵، ۵۱۹۶، (ج۔۱۰)۵۶۶۷

دائرۃ المعارف عثمانیہ:(ج۔۵)۲۸۵۷

دآدم درخانی قصہ:(ج۔۱۰)۵۸۷۱

دبستانِ مذاہب: (ن۔۴) ۲۴۵۵، (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۷۵

دپشتو قبیلو منر شجری (تحریر ین خان ناصر):(ج۔۱۰)۵۹۵۹

الدراسات اسلامیہ:(ج۔۸)۴۸۱۱

الدر الثمن:(ج۔۶)۳۹۰۳۲

الدر الثمین:(ج۔۱۰)۵۷۶۲

الدرالفائق فی الصلوٰۃ علیٰ اشرف الخلائق: (ج۔۶)۳۱۷۲

الدرر المنتقی شرح ملتقی الابحر: (ج۔۶)۳۱۶۱

الدرالمختار فی شرح تنویر الابصار: (ج۔۶)۳۱۶۱

در المعارف : (ج۔۲) ۷۳۳، (ج۔۴) ۲۴۹۱_ ۲۴۹۲، (ج۔۵)۲۶۵۰، (ج۔۶)۳۳۵۸، ۳۳۹۴

درالمعرفت: (ج۔۹)۵۱۵۱، ۵۲۵۳، ۵۴۹۰

الدرالمکنونات النفیسہ: (ج۔۱۰)۶۱۶۳

دربیان کسب سلوک وبیان: (ج۔۶)۳۸۶۲

دردفع اعتراضات: (ج۔۹)۵۳۰۸، ۵۳۱۲

دُرِّ لاثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی): (ج۔۵)۲۶۴۶، ۲۷۲۵، (ج۔۸) ۴۵۷۷، (ج۔۹) ۵۲۵۴، (ج۔۱۰) ۶۲۱۹

در مختار: (ج۔۶) ۳۱۶۱، ۳۱۷۷، ۳۲۲۸، ۳۲۳۵، ۳۲۳۷، (ج۔۸)۴۶۳۳، ۴۶۴۷_۴۶۴۸

دراسات اللبیب: (ج۔۵)۲۸۱۷، (ج۔۶)۳۴۴۷

دراسۃ تحلیلیہ ونقدیۃ لمکتوبات الشیخ احمد السرہندی العربیہ: (ج۔۷)۴۴۶۶، ۴۴۷۴

درالمعارف: (ج۔۱۰)۶۳۴۸، ۶۳۸۱

دربار اکبری: (ج۔۳) ۱۷۲۳، (ج۔۹) ۵۱۵۵، ۵۱۶۰، (ج۔۱۰)۵۶۵۰

دربار ملی: (ج۔۴)۲۴۵۵

درجات الابرار: (ج۔۱) ۸۴، (ج۔۵) ۲۷۴۲_ ۲۷۴۳، (ج۔۸)۴۹۱۰

درجات الاولیاء: (ج۔۵)۲۷۴۳

درحمان بابادَ ژوند مختصر حالات: (ج۔۶)۳۸۵۶

الدررالسنیہ: (ج۔۶)۳۷۰۶

الدررالفرید الجامع لمتفرقات الاسانید: (ج۔۶)۳۲۰۱

الدرر المکنونات النفیسہ: (ج۔۱)۹۴، ۹۹، (ج۔۲)۶۰۴، ۶۵۵، (ج۔۵)۲۶۲۰، ۲۶۷۷، ۲۷۰۱، ۲۷۰۳، ۲۸۱۶_ ۲۸۱۸، ۲۸۴۲، (ج۔۸)۴۸۳۳، (ج۔۹)۵۰۷۰

الدرر المنتثرہ: (ج۔۲)۵۸۲، ۵۸۶، ۶۱۰، ۶۱۷_ ۶۱۸، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۰، ۶۵۷_ ۶۵۸، ۹۲۶، (ج۔۵) ۳۰۱۷، (ج۔۷) ۴۳۰۷، ۴۳۲۱، ۴۳۵۰_ ۴۳۵۱، ۴۳۵۳، ۴۳۶۲، ۴۳۶۵، ۴۴۱۱

الدرر المنثور فی التفسیر الماثور: (ج۔۲)۵۶۱، ۵۷۰، ۶۴۴

الدرر المنظم: (ج۔۵)۲۶۹۵

الدرر المنیفۃ فی الرد علی ابن ابی شیبۃ عن الامام ابی حنیفہ: (ج۔۲)۷۲۷

درس توحید: (ج۔۶)۳۵۰۶

درس حدیث: (ج۔۶)۳۶۸۳، ۳۹۳۰

درس قرآن: (ج۔۶)۳۶۸۳، ۳۹۳۰

درس نظامی: (ج۔۱۰)۵۸۳۴

درود منظوم: (ج۔۶)۳۸۹۹

درۃ التاج جاوید وجمع کمالات نبوت: (ج۔۹)۵۵۳۲

الدرۃ الثمینۃ المعروف بالرسالۃ الخاقانیہ: (ج۔۵)۲۷۵۸

دس ولی: (ج۔۳)۱۳۶۹، (ج۔۴)۲۱۷۰

دعائے ختم القرآن (عربی): (ج۔۶)۳۵۰۳

دعائے خلیل: (ج۔۶)۳۶۴۰

دعوت اسلام: (ج۔۴)۲۱۷۰

دعوت نامے: (ج۔۱)۱۰۹

دعوۃ اسلام آباد:(ج۔۲)۸۰۴

دلائل التجدید (عبد الحکیم سیالکوٹی): (ج۔۱) ۸۶، ۳۷۶، (ج۔۲)۱۰۹۸،۱۱۱۲،(ج۔۵)۲۷۹۸،(ج۔۸)۴۵۲۹

دلائل الخیرات: (ج۔۶) ۳۳۶۶،۳۴۱۰، ۳۶۰۸، ۳۷۸۳،(ج۔۱۰)۵۹۰۵

دلائل النبوۃ: (ج۔۲) ۷۱۲، (ج۔۵) ۲۹۲۱، (ج۔۷) ۴۰۸۵،۴۱۰۰

دلائل الیمن والبرکات:(ج۔۶)۳۱۷۵

دلائل انارۃ:(ج۔۸)۴۶۴۷

دلائل (ابونعیم):(ج۔۵)۲۹۲۰

دلی کے بائیس خواجہ:(ج۔۶)۳۳۹۴

دلیل الرسائل الجامعیۃ فی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ:(ج۔۶) ۳۲۰۱،۳۲۱۸

دلیل العارفین:(ج۔۳)۱۸۷۲

دوقومی نظریہ حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ اقبال کی نظر میں:(ج۔۹)۵۵۷۷

دور حاضر میں عشق رسول کے تقاضے:(ج۔۶)۳۹۳۳

الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ : (ج۔۱) ۱۰۷، (ج۔۵) ۲۶۹۵،۲۹۱۹۔۲۹۲۱،(ج۔۶)۳۲۰۰

دہلی زیارات وآثاراور ملہمات:(ج۔۴)۲۵۱۲

دہلی میں دفن خزینے:(ج۔۴)۲۴۷۴،(ج۔۶)۳۳۵۸

دیار پورب میں علم وعلما:(ج۔۶)۳۴۰۸

دیاکرن:(ج۔۱۰)۵۹۸۶

دیباچہ مثنوی اسرار خودی:(ج۔۵)۳۰۱۱

الدین الالٰہی الاکبری:(ج۔۸)۴۸۳۲

دین الٰہی اور اسکا پس منظر: (ج۔۳)۱۵۱۱، (ج۔۴)۱۹۱۷، ۲۰۳۷، ۲۵۱۵، (ج۔۵) ۲۵۷۵، ۲۶۴۸، (ج۔۸) ۴۹۳۶۔۴۹۳۷،(ج۔۹)۵۰۷۰،(ج۔۱۰)۵۶۵۱

دین فطرت:(ج۔۱)۴۶۴

دیوان ابن فارض:(ج۔۶)۳۲۲۸

دیوان الروح والرواح وعنوان الروح والارواح:(ج۔۶) ۳۱۷۲

دیوان حافظ:(ج۔۱۰)۵۸۰۳،۵۸۶۶

دیوان حدیقہ خٹک:(ن۔۱۰)۵۸۷۱

دیوان حضوری:(ج۔۱۰)۶۰۳۸

دیوان روشن:(ج۔۶)۳۴۹۰،۳۴۹۳،۳۷۰۱،۳۷۰۳

دیوان شاکر (پشتو) خطّی:(ج۔۱۰)۵۹۳۴

دیوان شاکر (فارسی۔عربی۔اردو):(ج۔۱۰)۵۹۳۳

دیوان شعر (فارسی):(ج۔۹)۵۰۵۳

دیوان شعر:(ج۔۶)۳۱۸۵،(ج۔۹)۵۰۳۵

دیوان شمس:(ج۔۱۰)۵۷۸۵

دیوان شیخ عبدالاحد:(ج۔۸)۴۶۱۳

دیوان عبدالرحمٰن بابا:(ج۔۶)۳۸۵۶

دیوان فارسی کا دیباچہ:(ج۔۴)۲۴۶۵

دیوان فارسی (شیخ خالد نقشبندی): (ج۔۱) ۱۱۲، (ج۔۱۰) ۶۳۷۹

دیوان مظہر (فارسی):(ج۔۴)۲۴۶۵،(ج۔۶)۳۳۵۵

دیوان ملا جان محمد کاکڑ (قلمی):(ج۔۶)۳۷۲۲

دیوان میرزا مظہر جان جاناں مع خریطۂ جواہر: (ج۔۱۰)

۶۱۳۲

دیوان واحدی:(ج۔۶)۳۵۲۲

دُرِّ لاثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی):(ج۔۱۰)۶۱۶۳

ڈ

ڈاڑھی کی اسلامی حیثیت:(ج۔۶)۳۸۳۶

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے خطوط ڈاکٹر محمد مسعود کے نام:(ج۔۶)۳۷۰۸

ڈاکٹر محمد اقبال و حضرت مجدد الف ثانی افکار و نظریات:(ج۔۱)۴۵۹، (ج۔۱۰)۶۲۴۳، ۶۳۰۸

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی نثر نگاری:(ج۔۱)۱۰۷

ڈاکٹر محمود الحسن عارف:(ج۔۶)۳۴۱۲

ڈاکٹر مسعود احمد کی ادبی، دینی و علمی خدمات:(ج۔۱)۵۶، ۱۰۷

ڈاکٹر مسعود احمد کی نثر اُردو:(ج۔۱)۵۶

ذ

ذخیرہ الخوانین (شیخ فرید بھکری): (ج۔۳) ۱۷۲۳، (ج۔۴)۲۴۳۲، (ج۔۹)۵۰۶۳، (ج۔۱۰)۵۷۰۷

الذخیرۃ الماحیۃ للآثام فی الصلاۃ علی خیر الانام: (ج۔۴) ۲۳۱۳، (ج۔۶)۳۱۷۲

ذخیرۃ الملوک:(ج۔۱۰)۵۸۲۶، ۵۸۳۳

ذریعۃ الوصول الیٰ جناب الرسول:(ج۔۶)۳۶۵۴

ذکر اقبال:(ج۔۵)۲۹۲۶، ۳۰۴۱

الذکر الشریف دراثبات مولا منیف (فارسی):(ج۔۱۰)۶۱۰۹

ذکر العارفین:(ج۔۷)۴۱۰۰، (ج۔۱۰)۵۹۹۴

ذکر اللہ:(ج۔۶)۳۵۴۹

ذکر الملوک:(ج۔۹)۵۰۳۶

ذکر جمیل:(ج۔۶)۳۵۹۶

ذکر حسین:(ج۔۶)۳۵۹۶

ذکر خیر حضرت قصوری:(ج۔۱۰)۶۰۳۸

ذکر مبارک:(ج۔۱۰)۵۸۱۳

ذکر مجدد:(ج۔۱)۴۵۹

ذو علل متناہیہ:(ج۔۵)۲۸۸۳

الذہبی: (ج۔۴)۲۳۳۰

ذیل الجواہر:(ج۔۳)۱۶۶۲

ذیل الرشحات: (ج۔۱) ۹۴، (ج۔۴) ۲۱۸۴، (ج۔۱۰) ۵۶۲۸

ذیل المشرع الروی فی مناقب باعلوی:(ج۔۶)۳۲۱۴

ذیل جامع صغیر:(ج۔۵)۲۸۸۳

ذیل سلک الدرر:(ج۔۶)۳۱۸۹

الذیل علی طبقات الفقہاء الشافعیہ لابن الصلاح: (ج۔۵) ۲۸۵۷

ر

رابطہ شیخ (پیر عبد اللطیف نقشبندی):(ج۔۲)۱۲۴۷

راحت القلوب (سندھی):(ج۔۶)۳۵۲۷

راحت القلوب (فارسی):(ج۔۶)۳۴۲۱، ۳۵۲۷

راحۃ المخلصین (سندھی):(ج۔۶)۳۵۲۳

رامائن: (ج۔۴)۲۱۰۱، (ج۔۱۰)۵۰۴۶
راہ حق: (ج۔۶)۳۵۹۶
راہ سنت: (ج۔۲)۷۳۲
راہ عقیدت: (ج۔۶)۳۵۹۶
راہ ہدایت: (ج۔۱)۶۵
الربا: (ج۔۲)۷۳۶
رباط مظہریہ: (ج۔۱۰)۶۱۱۲
رباعیات خواجہ خورد: (ج۔۹)۵۳۳۵
ربا اور بینک کا سود: (ج۔۲)۷۳۶
ربا اور مضاربت: (ج۔۲)۷۳۶
ربا، انہ ست، سود: (ج۔۲)۷۳۶
رحلۃ السالم: (ج۔۶)۳۱۹۸، ۳۷۶۱
رحمت عالم اور عالم بیداری میں معراج: (ج۔۵)۲۹۱۱
الرحمۃ الحابطہ فی ذکر اسم ذات والرابطہ: (ج۔۱) ۹۹، (ج۔۴)۲۵۰۹، (ج۔۵)۲۶۷۷
رحمۃ للعالمین: (ج۔۱)۲۱۹، (ج۔۸)۴۸۴۰
رحمۃ للعالمین کی دعائیں: (ج۔۶)۳۶۸۳، ۳۹۳۰
رد اعتراضات: (ج۔۴)۲۴۹۰
الرد المتین علی منتقص العارف محی الدین: (ج۔۴)۱۹۴۰
رد المحتار: (ج۔۷)۴۳۵۲، (ج۔۸)۴۶۳۳، ۴۶۴۵۔۴۶۴۶
رد المحتار علی الدر المختار: (ج۔۲)۷۰۸، ۷۳۱، ۷۳۵، ۷۳۷، ۱۱۵۸
رد روافض (قاضی ثناء اللہ پانی پتی): (ج۔۹)۵۲۵۲
رد روافض (مجدد الف ثانی): (ج۔۱) ۴۲۷، (ج۔۳) ۱۲۹۵، ۱۳۹۶، ۱۴۹۱، ۱۵۷۳، ۱۵۹۲، ۱۸۷۳، (ج۔۴) ۱۹۱۴، ۱۹۴۱، ۱۹۷۲، ۲۰۲۲، ۲۰۳۳، (ج۔۵) ۲۵۵۲، ۲۵۷۰، ۲۵۸۲۔۲۵۸۳، ۲۵۸۹، ۲۵۹۲، ۲۵۹۹۔۲۶۰۰، ۲۶۲۰، ۲۶۲۴، ۲۶۳۳، ۲۸۰۹، ۲۹۱۷، (ج۔۶) ۳۱۴۲، ۳۴۴۳، (ج۔۷) ۴۰۰۹، ۴۴۲۹، (ج۔۸) ۴۵۰۰، ۴۵۱۲۔۴۵۱۳، ۴۵۷۸، ۴۶۱۷، (ج۔۹) ۵۰۱۲، ۵۰۲۶، ۵۱۵۰، ۵۱۸۸، ۵۲۲۸، ۵۲۴۹۔۵۲۵۰، ۵۳۲۶، ۵۳۷۸، ۵۳۸۲، ۵۳۸۶۔۵۳۸۷، ۵۴۱۲۔۵۴۱۴، ۵۱۵۰، ۵۳۸۳، ۵۳۸۷، ۵۳۹۱، ۵۴۱۵، ۵۴۹۹، ۵۵۱۰، ۵۵۲۲، (ج۔۱۰) ۵۶۵۵، ۵۶۶۸، ۵۶۷۰، ۵۷۶۲، ۶۱۱۰، ۶۱۶۲، ۶۱۸۲، ۶۱۸۴، ۶۱۹۰
رد شبہات پلید نابکار (فارسی): (ج۔۱)۸۶، (ج۔۵)۲۸۱۱، (ج۔۶)۳۴۴۴
رد مخالفین حضرت مجدد (فارسی): (ج۔۱) ۸۵۔۸۶، (ج۔۴)۲۴۹۱، (ج۔۵)۲۸۰۲، ۲۸۰۸
رزم نامہ (مترجم مقدمہ مہابھارت): (ج۔۱۰)۵۷۰۱
الرسالتین: (ج۔۶)۳۴۴۳
رسالہ ابحاث: (ج۔۴)۲۴۴۳، ۲۴۴۵
رسالہ اثبات الواجب: (ج۔۵)۲۵۹۲
رسالہ احقاق: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۵) ۲۸۱۰، (ج۔۹) ۵۳۴۹
رسالہ احوال بزرگان: (ج۔۹)۵۲۲۱
رسالہ اذان: (ج۔۲)۷۳۳
رسالہ اذکار: (ج۔۴)۲۴۹۰، (ج۔۶)۳۳۵۸
رسالہ استقلال (لاہور): (ج۔۴)۲۵۱۲

رسالہ اسرار الفقراء: (ج-۸)۴۹۷۴، ۴۹۸۱

رسالہ اسرار طریقت: (ج-۱۰)۵۸۷۳-۵۸۷۴

رسالہ اعتراضات بر حضرت مجدد: (ج-۵)۲۷۹۵

رسالہ اعتراضات شیخ عبدالحق: (ج-۵)۲۸۱۱

رسالہ القشیریہ: (ج-۲) ۵۳۸، ۵۴۳، ۶۴۰، ۷۳۷، ۷۸۹، ۸۰۳، (ج-۳) ۱۵۶۷، (ج-۵) ۲۶۷۴، (ج-۷)۴۳۲۷، ۴۳۴۸، ۴۴۴۲

رسالہ امام اجل تورپشتی: (ج-۳)۱۷۶۰

رسالہ اُنسیہ (یعقوب چرخی): (ج-۲)۵۳۸، ۵۷۰، ۶۴۰، (ج-۱۰)۶۱۰۱

رسالہ انفاس نفسیہ (خواجہ عبیداللہ احرار): (ج-۱۰)۶۱۵۴، ۶۱۶۱

رسالہ بسلسلہ حدیث: (ج-۹)۵۱۵۰

رسالہ بلاغت: (ج-۶)۳۳۶۱

رسالہ بھاویہ: (ج-۷)۴۰۳۳

رسالہ تاجیہ: (ج-۶)۳۴۴۵

رسالہ تحفہ حنیفہ: (ج-۱۰)۵۸۰۶

رسالہ تحقیق قیومیت: (ج-۶)۳۴۴۳، (ج-۹)۵۵۰۷

رسالہ تصحیح الاشارۃ تبصریح البشارہ: (ج-۱۰)۶۳۷۸، ۶۴۱۱

رسالہ تصوف طریقہ نقشبندیہ (شاہ غلام علی): (ج-۶) ۳۴۴۳

رسالہ تعین و لاتعین: (ج-۴) ۲۰۳۳، (ج-۵) ۲۵۷۰، ۲۹۱۷، (ج-۸)۴۵۷۹، (ج-۹)۵۵۰۷

رسالہ تہلیلیہ: (ج-۱) ۴۲۷، ۴۳۲، ۴۶۲، (ج-۲) ۵۰۸، ۷۴۷، (ج-۳) ۱۲۹۵، (ج-۴) ۱۹۴۱، ۲۲۷۱، (ج-۵) ۲۵۸۲-۲۵۸۳، ۲۵۸۷، ۲۵۹۲، ۲۵۹۸-۲۶۰۰، ۲۶۰۶، ۲۶۲۶، ۲۹۱۷، (ج-۶)۳۴۲۰، ۳۴۴۳، ۳۶۰۲، ۳۶۸۶، (ج-۸) ۴۵۱۲، ۴۵۷۷، (ج-۹) ۵۵۰۳، ۵۰۲۶، ۵۰۲۹، ۵۰۳۲، ۵۰۳۸، ۵۱۶۷، ۵۱۷۰، ۵۱۸۸، ۵۲۴۹-۵۲۵۰، ۵۳۸۷، ۵۴۹۰، ۵۵۰۲-۵۵۰۳، ۵۵۲۲، (ج-۱۰) ۵۶۶۲، ۵۶۶۷، ۵۶۷۰، ۶۱۱۷، ۶۱۱۹، ۶۱۶۲، ۶۱۶۴، ۶۱۸۲، ۶۱۸۴، ۶۱۸۸، ۶۲۳۳

رسالہ جذب و سلوک: (ج-۴)۲۰۳۳، (ج-۵)۲۵۷۰، ۲۵۹۲، ۲۹۱۷، (ج-۸)۴۵۷۹

رسالہ چہار چمن: (ج-۶)۳۴۴۳

رسالہ چہل حدیث: (ج-۲)۷۵۲

رسالہ حاشیہ میر زاہد ملا جلال: (ج-۶)۳۳۶۱

رسالہ حالات خواجگانِ نقشبند: (ج-۵) ۲۵۹۲، (ج-۸) ۴۵۷۹

رسالہ حضرات نقشبندیہ (تلخیص): (ج-۱۰)۵۸۳۳

رسالہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی: (ج-۹)۵۳۵۷

رسالہ حضرت مجدد در اسم ذات: (ج-۹)۵۵۲۲

رسالہ حقیقت مجددیہ: (ج-۹)۵۵۵۸

رسالہ خلت: (ج-۱)۸۶، (ج-۵)۲۸۰۹،

رسالہ خواجہ عبیداللہ احرار: (ج-۱۰)۶۱۴۰

رسالہ خواجہ عزیزاں (خوجہ علی رامتنی): (ج-۱۰)۶۱۴۴

رسالہ خواجہ علی متقی: (ج-۱)۱۱۰، (ج-۱۰)۶۴۱۱

رسالہ در اعتراضات (فارسی): (ج-۱)۸۶، (ج-۵)۲۸۱۱

رسالہ دربیان طریقت حضرت خواجگان: (ج-۸)۴۵۸۰،

رسالہ دربیان مسئلہ وحدۃ الوجود: (ج-۴)۲۰۳۳، (ج-۵)

۲۵۷۰، ۲۹۱۷، (ج۔۸) ۴۵۷۹، ۴۹۷۴۔ ۴۹۷۵، (ج۔۹)۵۵۰۷
رسالہ در تحقیق وحدت الوجود والشہود: (ج۔۶)۳۶۰۵
رسالہ در جواب شبہات برکلام امام ربانی: (ج۔۱)۸۶، (ج۔۵)۲۸۱۰
رسالہ در جواب مخالفین حضرت، مجدد: (ج۔۵) ۲۸۰۰۔ ۲۸۰۱
رسالہ در حرمت دخان: (ج۔۶)۳۵۲۲
رسالہ در دفع اعتراضات در کلام حضرت مجدد (شاہ غلام علی): (ج۔۴)۲۴۵۶، (ج۔۸)۴۶۰۳
رسالہ در دفع اعتراضات (شاہ عبد العزیز) : (ج۔۹) ۵۲۶۶، ۵۳۵۱
رسالہ در ردِ حضرت مجدد: (ج۔۵)۲۸۱۱
رسالہ در ردِ معترضین حضرت مجدد: (ج۔۱)۸۶، (ج۔۵) ۲۸۰۳
رسالہ در سلوک نقشبندیہ: (ج۔۶)۳۶۰۵
رسالہ در طریقہ خواجگان: (ج۔۹)۵۲۳۵
رسالہ در عدالت امیر معاویۃ: (ج۔۶)۳۵۲۲
رسالہ در علم توقیت: (ج۔۶)۳۳۷۷
رسالہ در علم حدیث: (ج۔۴)۲۰۳۳، (ج۔۵)۲۵۷۰
رسالہ در قواعد تجوید: (ج۔۶)۳۴۲۰، ۳۶۰۴،
رسالہ در کسب وتوکل: (ج۔۶)۳۵۲۲
رسالہ در مسئلہ وحدت (شیخ عبد الحق محدث دہلوی) : (ج۔۶)۳۳۵۲
رسالہ در مسئلہ سماع: (ج۔۶)۳۳۵۲
رسالہ در منکران حضرت مجدد: (ج۔۱)۸۶
رسالہ دیگر در رد مخالفین حضرت مجدد (فارسی): (ج۔۵) ۲۸۱۳، ۲۸۱۸
رسالہ ذبح علی القبور: (ج۔۱۰)۵۸۸۳
رسالہ ردِ بدعات: (ج۔۲)۷۳۲
رسالہ ردِ عقائد نجدیہ: (ج۔۱)۳۶۲۲
رسالہ ردِ منکران حضرت مجدد (خواجہ صبغۃ اللہ بن خواجہ محمد معصوم): (ج۔۱)۸۵، (ج۔۵)۲۸۰۲
رسالہ ردِ منکران حضرت مجدد (شیخ محمد مراد تنگ کشمیر بن ملا مفتی محمد طاہر): (ج۔۵)۲۸۰۶
رسالہ رفع التردد: (ج۔۸)۴۶۴۲، ۴۶۴۴۔ ۴۶۴۷
رسالہ سروش : (ج۔۶)۳۷۰۳
رسالہ سروش (فارسی): (ج۔۶)۳۴۴۸
رسالہ سلوک ومشائخ طریقِ اربعہ (میر نعمان): (ج۔۶) ۳۴۴۳، (ج۔۱۰)۶۱۲۳۔ ۶۱۲۴
رسالہ شرح الشرح بعض رباعیات حضرت خواجہ: (ج۔۹) ۵۲۴۹
رسالہ صاحبیہ: (ج۔۴)۲۵۱۵
رسالہ صحیفہ: (ج۔۶)۳۴۴۸
رسالہ طریق نقشبندیہ: (ج۔۶)۳۴۴۳
رسالہ عالیہ از خواجہ محمد پارسا: (ج۔۶)۳۴۴۳
رسالہ عرفان: (ج۔۱)۲۵۳
رسالہ علم حدیث : (ج۔۵) ۲۵۹۲، ۲۹۱۷، (ج۔۸) ۴۵۷۹، (ج۔۹)۵۰۲۷
رسالہ فقیہ وحدیث: (ج۔۹)۵۵۵۸

رسالہ فی اثبات رفع سبابہ: (ج۔۵) ۲۸۰۴

رسالہ فی الادب: (ج۔۵) ۲۶۸۰

رسالہ فی التقلید: (ج۔۶) ۳۱۵۹

رسالہ فی باب صحۃ الجمعۃ فی القریٰ: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۶۰۴

رسالہ فی بشارۃ لاھل الاشارہ: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۵) ۲۸۱۵

رسالہ فی بیان آداب الطریقۃ: (ج۔۶) ۳۲۲۶

رسالہ فی تائید حضرت مجدد الف ثانی: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۵) ۲۸۰۴

رسالہ فی رفع الطاعن عن الامام الربانی و اولادۃ: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۵) ۲۸۱۳

رسالہ فی فضل مکہ: (ج۔۵) ۲۶۹۸

رسالہ فی منع رفع سبابہ: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۵) ۲۷۹۸، ۲۸۰۴، ۲۸۰۶، ۲۸۱۷

رسالہ قدسیہ: (ج۔۲) ۵۵۰، ۶۴۲، ۹۰۸، ۹۵۴، ۱۰۳۲، ۱۱۹۲، ۱۲۴۲، ۱۲۴۸، ۱۲۵۶، (ج۔۱۰) ۶۱۰۱، ۶۱۴۰، ۶۱۴۶

رسالہ قندیہ بکوشش ایرج افشار: (ج۔۱) ۲۵۲

رسالہ متعلق بہ اکتسابات روحانی میاں عبدالحکیم: (ج۔۶) ۳۷۱۷

رسالہ محبوبیہ (خواجہ محمد پارسا): (ج۔۱۰) ۶۱۴۰، ۶۱۴۸

رسالہ مراقبات: (ج۔۴) ۲۴۹۰، (ج۔۶) ۳۳۵۸

رسالہ مستمرہ: (ج۔۱) ۱۱۰، (ج۔۱۰) ۶۳۷۸، ۶۴۱۱

رسالہ مشغولیہ: (ج۔۴) ۲۴۹۱

رسالہ معرفۃ النفس و معرفۃ الرب: (ج۔۸) ۴۵۸۰،

رسالہ مقصود الصالحین: (ج۔۴) ۲۰۳۳، (ج۔۵) ۲۵۷۰، ۲۹۱۷، (ج۔۶) ۳۴۴۳، (ج۔۸) ۴۵۷۹، (ج۔۹) ۵۵۰۷

رسالہ مولانا ابوالکلام: (ج۔۱) ۱۱۰

رسالہ مولانا ابوالمکارم: (ج۔۱۰) ۶۳۷۸، ۶۴۱۱

رسالہ مولوی غلام یحییٰ: (ج۔۲) ۱۲۲۸

رسالہ میرزا محمد بیگ بدخشی: (ج۔۸) ۴۶۵۰،

رسالہ ناتمام در سلوک: (ج۔۱) ۳۲۰

رسالہ نصائح وغیرہ: (ج۔۸) ۴۵۸۰

رسالہ نقشبندیہ: (ج۔۱) ۲۵۲

رسالہ نور وحدت: (ج۔۱۰) ۶۱۵۴

رسالہ نور (نور بخش توکلی): (ج۔۶) ۳۲۷۲، (ج۔۱۰) ۵۹۶۶

رسالہ والدیہ: (ج۔۱۰) ۵۷۸۷

رسالہ یک روزی: (ج۔۸) ۴۹۴۸

رسالۂ ابدالیہ: (ج۔۷) ۴۱۶۲،

رسالۂ الخیر الباقی: (ج۔۹) ۵۴۱۷

رسالۂ تشہد: (ج۔۹) ۵۵۲۶

رسالۂ رد شیعت: (ج۔۹) ۵۴۸۹

رسالۂ سل الحسام الہندی: (ج۔۹) ۵۲۶۷

رسالۂ قدسیہ: (ج۔۸) ۴۸۵۴، ۴۸۶۲

رسالۂ معارف لدنیہ: (ج۔۹) ۵۲۴۹

رسالۂ معراجیہ: (ج۔۹، ۵۳۴۸، ۵۳۵۱

رسالۂ مقالات یوم مجدد: (ج۔۹) ۵۴۱۵

الرسالہ (عربی): (ج۔۶) ۳۳۹۲

الرسالۃ الجلیلہ (نوربخش توکلی): (ج-۱۰)۵۹۶۷

رسالۃ الفوائد العجیبہ: (ج-۵)۲۶۹۷

الرسالۃ الھندیۃ فی الطریقۃ النقشبندیۃ: (ج-۶)۳۲۲۷

رسالۃ تتعلق ببیع العدۃ والامانۃ والاقالۃ: (ج-۶)۳۱۹۸

رسالۃ عجالۃ مشتملہ علی المعارف العالیہ: (ج-۵)۲۶۷۴

رسالۃ فی ادعیۃ الحج: (ج-۶)۳۱۹۸

رسالۃ فی الابداع الانسان: (ج-۶)۳۱۹۸

رسالۃ فی الدلیل والدال: (ج-۶)۳۱۹۸

رسالۃ فی الرد علی محمود الاوسی: (ج-۵)۲۶۸۸

رسالۃ فی الطریقت النقشبندیہ (عربی ترجمہ): (ج-۵) ۲۷۶۵

رسالۃ فی القدر: (ج-۶)۳۱۹۸

رسالۃ فی المفاخرۃ بین الماء والھواء: (ج-۶)۳۲۳۵

الرسالۃ فی تحقیق النبوۃ: (ج-۱۰)۶۱۹۱

رسالۃ فی تحقیق معنی الکلمۃ الطیبۃ: (ج-۹)۵۰۲۷، ۵۰۵۵

رسالۃ فی ذکر افضل کیفیات الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (ج-۶)۳۶۵۴

رسالۃ فی فن العروض: (ج-۶)۳۱۵۹

الرسالۃ فے تحقیق النبوۃ: (ج-۵)۲۵۹۰

رسائل: (ج-۵)۲۶۸۴

الرسائل تہلیلیہ: (ج-۹)۵۰۴۴، ۵۰۴۶، ۵۱۷۷

رسائل حکیمیہ (پیر عبد الحکیم): (ج-۶) ۳۷۱۶، (ج-۱۰) ۵۹۵۱

رسائل رضویہ: (ج-۲)۷۳۷، (ج-۵)۲۸۹۶، ۲۹۱۰

رسائل سبعہ سیارہ: (ج-۴)۱۹۴۱، (ج-۵)۲۸۱۶

رسائل فی الطریقۃ النقشبندیہ: (ج-۶)۳۱۶۶

رسائل مجدد الف ثانی: (ج-۵) ۲۶۲۶-۲۶۲۸، (ج-۹) ۵۰۷۲

رسائل مجددیہ: (ج-۲) ۷۶۸-۷۶۹، (ج-۵) ۲۶۲۸، (ج-۱۰)۶۱۶۴، ۶۲۳۲

رسائل مختصرہ نماز حقیقی وصوری اور توحید کے بیان: (ج-۱) ۳۲۰

رسائل مسائل ذبائح: (ج-۱۰)۵۸۷۸

رسائل مشاہیر نقشبندیہ: (ج-۱۰)۶۱۰۱

رسائل نقشبندیہ: (ج-ـ)۴۰۶۱-۴۰۶۲

رسائل نور: (ج-۹)۵۲۰۴

رسائلہ شریفہ: (ج-۱۰)۶۱۰۱

رسم المفتی: (ج-۸)۴۶۴۶-۴۶۴۷

رش الانوار حاشیہ الدر المختار: (ج-۶)۳۵۲۱

رشحات: (ج-۴) ۲۳۴۹، (ج-۶) ۳۶۲۵، (ج-۷) ۴۰۳۵، (ج-۹)۵۴۳۲

رشحات عین الحیات ذکر الصادقین (محمد مفتی کشمیری): (ج-۱)۲۵۳

رشحات عین الحیات (ملا علی بن حسین کاشفی): (ج-۱) ۲۵۲، (ج-۵)۲۷۴۰ (ج-۶)۳۲۹۸، ۳۴۴۴، (ج-۹) ۵۲۶۰، ۵۳۸۱، (ج-۱۰)۶۳۷۹، ۶۴۱۵

رشحات عین الحیاۃ (شیخ محمد مراد منزلوی قازانی): (ج-۵) ۲۶۹۳

رشحات عین الحیاۃ کا تکملہ: (ج-۵)۲۷۰۳

رشحہ سریہ من نفحہ فخریہ: (ج_۶) ۳۲۱۴
رشف السلاف من شراب الاسلاف: (ج_۶) ۳۲۱۴
رضا الدراری فی شرح صحیح البخاری: (ج_۶) ۳۱۷۹
رفع الاشکال فی جواب السوال: (ج_۶) ۳۲۱۴
رفع الذکر ووضع الوزر فی فضل الذکر: (ج_۶) ۳۱۹۸
رفیق الطُلاب: (ج_۱۰) ۶۱۰۰
رقعات ابوالفضل: (ج_۵) ۲۷۹۰
رقعات مرشد: (ج_۳) ۱۸۷۲
رکن دین کتاب الحج: (ج_۶) ۳۳۷۰، ۳۴۶۴، ۳۶۲۸
رکن دین کتاب الزکوٰۃ: (ج_۶) ۳۳۷۰
رکن دین کتاب الصلوٰۃ: (ج_۶) ۳۵۴۳، ۳۶۲۳_۳۶۲۴، ۳۶۲۸، ۳۶۸۷، (ج_۹) ۴۹۹۸
رکن دین کتاب الصوم: (ج_۶) ۳۳۷۰
رموز الاحادیث: (ج_۶) ۳۲۵۹
رموز العاشقین (شیخ ظہور الدین): (ج_۳) ۱۳۸۹
رموزِ بے خودی: (ج_۵) ۲۹۲۵
روائح: (ج_۱) ۸۴، (ج_۵) ۲۷۴۳، (ج_۸) ۴۹۴۶، (ج_۹) ۵۵۴۳
روایات اصول: (ج_۳) ۱۷۰۸
روایت، میگزین (گورنمنٹ کالج نازیم آباد کراچی): (ج_۱۰) ۶۱۲۷
روح البیان: (ج_۲) ۶۶۱، ۱۱۳۳_۱۱۳۴، ۱۱۸۱، ۱۱۹۱
روح الصلوٰۃ: (ج_۶) ۳۶۲۴
روحانی رابطہ: (ج_۱۰) ۵۸۸۸_۵۸۹۲
رودِ کوثر (شیخ اکرام): (ج_۱) ۳۱۳، ۳۲۷، ۳۵۲، ۴۳۱، (ج_۲) ۵۰۳، ۸۰۱ _ ۸۰۲، (ج_۳) ۱۲۹۸، ۱۳۸۶، ۱۴۰۱_۱۴۰۳، ۱۴۰۶، ۱۴۵۳، ۱۴۵۹، ۱۷۲۲، (ج_۴) ۱۹۴۱، ۱۹۷۲، ۲۱۶۹_۲۱۷۰، ۲۱۹۲_۲۱۹۳، ۲۴۳۲، ۲۴۵۵_۲۴۵۶، (ج_۵) ۲۵۷۷، ۲۵۸۰، ۲۶۲۴_۲۶۲۵، (ج_۷) ۴۴۳۱، (ج_۹) ۵۰۲۸، ۵۰۳۹، ۵۰۵۱، ۵۱۵۳_۵۱۵۸، ۵۱۶۱_۵۱۶۳، ۵۲۵۲، ۵۲۹۳، ۵۲۹۶، ۵۳۲۱، ۵۳۹۱، ۵۳۹۶، ۵۴۰۴، ۵۴۱۳، ۵۴۱۶، ۵۴۱۹، ۵۵۱۴، ۵۵۱۷، ۵۵۲۲_۵۵۲۳، ۵۵۲۸، ۵۵۶۰_۵۵۶۱، (ج_۱۰) ۵۶۴۹_۵۶۵۰، ۵۶۷۴، ۵۷۷۳، ۵۸۳۳، ۶۱۰۶، ۶۱۱۵
روزنامچہ، سلطان الطاف علی ۱۹۷۸ء: (ج_۱۰) ۵۹۱۹
روزنامہ اصلاح: (ج_۶) ۳۵۳۶
روزنامہ البلاد (جدہ، سعودی عرب): (ج_۱) ۱۹۱
روزنامہ الحنیف (شکارپور): (ج_۶) ۳۴۹۳، ۳۶۱۰
روزنامہ الفقیہ (امرتسر): (ج_۶) ۳۶۰۰، ۳۷۸۶، ۳۷۹۸، (ج_۱۰) ۵۹۶۴
روزنامہ ایکسپریس، سنڈے میگزین (کراچی): (ج_۱۰) ۵۶۸۷
روزنامہ پاکستان ٹائمز (راولپنڈی): (ج_۴) ۲۲۰۰
روزنامہ تسنیم: (ج_۴) ۲۵۱۳
روزنامہ جسارت (کراچی): (ج_۶) ۳۷۰۵
روزنامہ جنگ کراچی: (ج_۴) ۲۵۱۳، (ج_۵) ۲۹۰۹، (ج_۶) ۳۷۰۳، (ج_۱۰) ۶۰۷۸
روزنامہ جنگ، مڈویک میگزین (کراچی): (ج_۱۰) ۵۹۵۹

روزنامہ سچ (لکھنؤ): (ج_۶) ۳۴۸۹

روزنامہ کوہستان (لاہور): (ج_۵) ۲۸۲۴

روزنامہ مسلمان: (ج_۶) ۳۴۹۳

روزنامہ نوائے وقت (لاہور): (ج_۶) ۳۸۰۲

روزنامہ وکیل (امرتسر): (ج_۵) ۲۹۴۳، ۳۰۲۶

روزنامچہ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی) 17 اپریل 2002ء: (ج_۱۰) ۵۹۵۹

روشن دل: (ج_۶) ۳۷۹۹

الروض الرائض فی عدم صحۃ نکاح اھل السنۃ للروافض: (ج_۶) ۳۱۸۵، ۳۲۳۹

روضات النواظر: (ج_۹) ۵۵۴۴

روضۂ کوثر: (ج_۹) ۵۰۴۸

روضۃ الاحباب: (ج_۴) ۲۲۳۵، ۲۳۱۳

روضۃ الاقطاب: (ج_۶) ۳۳۹۴

روضۃ الاولیاء: (ج_۵) ۲۶۷۹

روضۃ السلام: (ج_۶) ۳۸۳۳_۳۸۳۴، ۳۸۶۳

روضۃ الصفا فی اسماء المصطفیٰ: (ج_۴) ۲۳۸۸، (ج_۶) ۳۶۵۴

روضۃ الطالبین: (ج_۲) ۶۲۳، ۶۶۰، ۷۲۹، ۷۳۳

روضۃ العقلاً (امام ابن حبان): (ج_۲) ۵۷۲، ۶۴۷

روضۃ العلماء: (ج_۹) ۵۱۴۷

روضۃ القیومیہ: (ج_۱) ۶۰، ۸۵، ۸۷، ۱۱۲، ۴۳۳، ۴۴۱، (ج_۲) ۶۷۰، ۱۰۹۹_۱۱۰۰، ۱۱۲۹، ۱۱۴۸، ۱۱۷۰، (ج_۳) ۱۲۹۶، ۱۲۹۸، ۱۳۶۶، ۱۳۷۲، ۱۳۸۸، ۱۳۹۰، ۱۴۰۳، ۱۵۴۸، (ج_۴) ۲۱۶۳، ۲۱۷۰، ۲۱۹۱_۲۱۹۲، ۲۲۰۰، ۲۴۵۶، (ج_۵) ۲۵۷۶، ۲۶۳۹_۲۶۴۰، ۲۶۴۸_۲۶۵۰، ۲۶۶۸_۲۶۶۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۵، ۲۷۹۸، ۲۸۰۰_۲۸۰۳، ۲۸۱۶_۲۸۱۷، (ج_۶) ۳۴۴۶_۳۴۴۷، ۳۹۳۲، (ج_۷) ۴۱۸۲، ۴۲۰۲، ۴۲۱۷، ۴۲۲۰، (ج_۸) ۴۵۲۹، ۴۵۳۹، ۴۵۴۵، ۴۶۶۱، ۴۷۲۴، ۴۹۴۴، (ج_۹) ۵۰۳۹، ۵۱۵۴، ۵۱۵۶، ۵۱۹۶_۵۱۹۷، ۵۳۶۵، ۵۴۸۲_۵۴۸۳، ۵۵۱۶_۵۵۱۷، ۵۵۲۰، ۵۵۵۴_۵۵۵۵، ۵۵۵۷، ۵۵۵۹، ۵۵۶۲_۵۵۶۴_۵۵۶۵، (ج_۱۰) ۵۷۶۲_۵۷۶۳، ۵۷۶۸، ۵۷۷۳، ۵۸۸۵_۵۸۹۱، ۵۸۹۳، ۵۹۱۶، ۵۹۷۳، ۶۲۴۳، ۶۲۹۵_۶۲۹۶

روضۃ الناظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر: (ج_۹) ۵۴۵۴

روضۃ النواظر: (ج_۱) ۸۴، (ج_۵) ۲۷۴۳

رونق الصفا فی بعض مناقب والد المصطفیٰ: (ج_۵) ۲۶۸۸

روئیداد مجاہدین ہند (خواص خان): (ج_۱۰) ۵۸۹۵

ریاض التاریخ: (ج_۳) ۱۳۶۷

ریاض الصالحین: (ج_۱) ۱۹۵

ریاض المرتاض: (ج_۴) ۲۲۲۳، (ج_۵) ۲۵۷۸، (ج_۱۰) ۵۶۳۹

ریاض المشتاقین فی مناقب مولانا خالد ضیاء الدین: (ج_۴) ۲۵۰۹، (ج_۶) ۳۲۸۸

الریاض النضرۃ: (ج_۱) ۲۲۰

ز

زاد الامین لاھل الیقین: (ج_۱۰) ۵۹۴۴

زاد السفینہ فی اسامی المدینۃ: (ج_۶) ۳۶۵۴

زادالمتقین: (ج_۹)۵۰۳۵

زادالمعاد: (ج_۲)۷۳۳

زاہدی: (ج_۲) ۷۰۵، ۷۰۸، (ج_۳) ۱۶۰۵، (ج_۸) ۴۶۴۱

زبدۃ الاثار بہجۃ الاسرار: (ج_۶)۳۳۹۴

زبدۃ الاخبار: (ج_۶)۳۴۴۵

زبدۃ البخاری: (ج_۶)۳۲۶۰_۳۲۶۱

زبدۃ التواریخ: (ج_۵)۲۷۷۸

زبدۃ الرسائل الفاروقیہ وعمدۃ المسائل الصوفیۃ: (ج_۵) ۲۶۷۵_۲۶۷۶

الزبدۃ الزکیہ فی تحریم السجود التحیہ (احمد رضا خان بریلوی): (ج_۲)۱۱۵، (ج_۳)۱۶۵۸

زبدۃ المقامات: (ج_۱) ۸۵، ۱۱۰، ۲۹۷، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۶۷، ۳۷۰، ۳۷۴، ۳۸۴_۳۸۵، ۴۲۹، ۴۳۱_۴۳۴، ۴۴۰، ۴۵۳_۴۵۴، ۴۶۲، (ج_۲)۷۳۱، ۷۳۳، ۷۶۸، ۷۷۱، ۸۳۳، ۹۹۸، ۱۱۲۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۲، ۱۱۴۴، ۱۱۴۷، ۱۱۵۱، (ج_۳)۱۲۹۷، ۱۳۶۴_۱۳۶۶، ۱۳۷۲، ۱۳۸۴، ۱۳۸۷، ۱۴۰۲، ۱۴۵۰_۱۴۵۲، ۱۴۵۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۹_۱۵۴۰، ۱۵۴۴، ۱۵۴۸، ۱۶۶۱، ۱۷۰۱، ۱۷۲۲، ۱۸۷۰، (ج_۴) ۱۹۴۰، ۱۹۴۲_۱۹۴۳، ۲۰۵۴، ۲۱۶۹، ۲۲۴۰_۲۲۴۱، ۲۳۶۲_۲۳۶۴، ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۷۶، ۲۳۸۶، ۲۳۹۳، ۲۳۹۵_۲۳۹۶، ۲۴۲۵، ۲۴۳۳_۲۴۳۷، ۲۴۴۱، ۲۴۵۳_۲۴۵۵، ۲۵۲۶، (ج_۵)۲۵۳۷، ۲۵۶۱، ۲۵۷۴، ۲۵۷۸، ۲۵۸۱، ۲۵۹۸، ۲۶۱۱_۲۶۱۲، ۲۶۲۲_۲۶۲۵، ۲۶۴۸_۲۶۴۹، ۲۶۵۹، ۲۶۲۲، ۲۷۳۵_۲۷۴۳، ۲۷۴۶_۲۷۵۱، ۲۷۵۳_۲۷۵۵، ۲۷۵۷، ۲۷۶۵_۲۷۶۶، ۲۷۷۰، ۲۷۹۰، ۲۸۱۶، ۲۸۳۰، (ج_۶) ۳۱۴۳، ۳۳۹۳_۳۳۹۴، ۳۴۴۶، ۳۶۸۶، (ج_۷) ۴۰۰۹، ۴۲۱۸، ۴۲۲۰، ۴۲۳۱_۴۲۳۲، (ج_۸) ۴۵۰۱، ۴۵۱۱، ۴۵۱۹، ۴۵۲۱_۴۵۲۲، ۴۵۶۷، ۴۸۵۴، ۴۸۶۰_۴۸۶۱، ۴۸۶۴، ۴۹۰۹_۴۹۱۰، ۴۹۳۷، ۴۹۴۴، ۴۹۴۶_۴۹۴۷، ۴۹۵۴_۴۹۵۵، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۰۴۰، ۵۰۵۱، ۵۰۵۸، ۵۰۶۳، ۵۰۷۰، ۵۱۱۹، ۵۱۵۴، ۵۱۷۶، ۵۲۲۶_۵۲۲۸، ۵۲۳۲_۵۲۳۳، ۵۲۳۹، ۵۲۴۴، ۵۲۴۶، ۵۲۴۹_۵۲۵۰، ۵۲۹۲، ۵۳۱۰، ۵۳۱۲، ۵۳۳۵، ۵۳۳۷، ۵۴۱۳، ۵۴۱۵، ۵۴۲۹، ۵۴۷۲، ۵۵۱۴_۵۵۱۵، ۵۵۱۷، ۵۵۱۹_۵۵۲۲، ۵۵۴۴_۵۵۴۵، ۵۵۵۴، ۵۵۵۷، ۵۵۵۹_۵۵۶۰، (ج_۱۰) ۵۶۳۶، ۵۶۷۴، ۵۶۹۴، ۵۷۲۳، ۵۷۷۲_۵۷۷۳، ۵۸۸۵، ۵۹۲۴_۵۹۲۵، ۵۹۷۳، ۶۱۲۴، ۶۱۳۰، ۶۲۴۲، ۶۲۴۷، ۶۲۵۲، ۶۲۵۴_۶۲۵۵، ۶۲۷۳

زبدۃ الآثار منتخب بہجۃ الاسرار: (ج_۹)۵۰۳۵، ۵۳۳۴

زبور: (ج_۱۰)۵۷۸۱

زبورِ عجم: (ج_۱)۲۵۵، (ج_۵)۳۰۱۵

زجاجۃ المصابیح: (ج_۱)۵۳

زرگل: (ج_۴)۲۵۱۳

زرقانی شرح المواہب: (ج_۱)۲۱۹_۲۲۰، (ج_۲)۶۶۰

الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی (للشیخ احمد رضا خاں): (ج_۱)۵۵، (ج_د)۲۸۹۶، ۲۸۹۹، ۲۹۱۰

زندہ رود: (ج_۵)۳۰۱۱، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴

زوائد ابن ماجہ: (ج_۲)۵۵۶

زوائد الزبیدی: (ج_۶)۳۲۶۱

الزہد (امام احمد بن حنبل): (ج_۲)۵۱۴

الزھد الکبیر (امام بیہقی): (ج۔۷) ۴۳۰۹، ۴۳۲۱

زیادات: (ج۔۳) ۱۶۰۴

الزیادۃ والاحسان فی علوم القرآن: (ج۔۶) ۳۱۹۸

زیلعی: (ج۔۸) ۴۶۴۲، ۴۶۴۴

زینت الحیاء: (ج۔۴) ۲۲۴۵

زینت شرح: (ج۔۴) ۲۰۵۴

س

ساقی نامہ: (ج۔۱) ۳۲۰، (ج۔۶) ۳۳۳۰

سالنامہ یادگار مجدد الف ثانی (کراچی): (ج۔۴) ۲۲۲۴

سبحۃ المرجان فی آثارِ ہندوستان: (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۳۶۸، (ج۔۴) ۲۲۲۳، (ج۔۵) ۲۵۷۸، ۲۶۲۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۹، ۲۷۰۰، (ج۔۹) ۵۰۳۹

سبط المقال فی حل الاشکال: (ج۔۴) ۲۵۲۳

سبع سنابل: (ج۔۵) ۲۸۷۷

سبع سیارہ: (ج۔۴) ۲۴۹۰، (ج۔۵) ۲۸۱۳، ۲۸۱۸

السبعۃ ابحر فی اللغۃ: (ج۔۶) ۳۱۸۰

سبل الھدیٰ والرشاد: (ج۔۱) ۲۱۹، ۲۲۱

سبیل الرشاد: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۲) ۱۱۸۰، (ج۔۵) ۲۷۹۸، ۲۸۰۵۔۲۸۰۶، (ج۔۱۰) ۹۱۷۷، ۶۱۳۰

السبیل الواسطین: (ج۔۶) ۳۵۲۳

سرِ اسرار خودی: (ج۔۵) ۲۹۷۴

سرِّ الاسرار: (ج۔۵) ۲۶۹۸، (ج۔۶) ۳۸۹۶، ۳۸۹۸

سرالامکان (غیر مطبوعہ): (ج۔۱۰) ۵۹۵۷

السرالاسریٰ فی معنی سبحان الذی اسریٰ: (ج۔۶) ۳۱۹۸

سردلبران: (ج۔۷) ۴۱۶۳۔۴۱۶۵

سرگزشت: (ج۔۵) ۲۹۲۶

سراج العارفین: (ج۔۱۰) ۵۸۴۷، ۵۸۴۹

سراج العاشقین: (ج۔۶) ۳۴۳۳

سراج القلوب: (ج۔۶) ۳۲۸۱

سراج الہدیہ: (ج۔۸) ۴۶۴۷

سراج منیر: (ج۔۱) ۴۶۲، (ج۔۶) ۳۶۸۶

سرمایہ عمر: (ج۔۴) ۲۵۱۵، (ج۔۹) ۵۱۵۴، ۵۱۵۸، ۵۱۶۱۔۵۱۶۲

سرمایہ ملت: (ج۔۲) ۱۲۴۷

سروآزاد: (ج۔۶) ۳۳۵۶

سرور المحزون (سندھی ترجمہ): (ج۔۶) ۳۴۴۵

سرہند شریف: (ج۔۳) ۱۸۷۳

السعادۃ الابدیۃ فیما جاء بہ النقشبندیہ: (ج۔۵) ۲۶۸۴، (ج۔۱۰) ۶۳۷۹، ۶۴۱۶

السعایہ شرح، شرح الوقایہ: (ج۔۲) ۷۳۳

سعدیہ شرح کیدانی: (ج۔۸) ۴۶۳۹

سعید البیان فی مولا سید الانس و الجان ﷺ: (ج۔۶) ۳۷۵۹، (ج۔۱۰) ۵۹۵۶، ۶۱۰۹

سفر السعادۃ: (ج۔۴) ۱۹۸۳

سفر حجاز (محمد عبداللہ حکیم): (ج۔۶) ۳۷۴۸

سفر حجاز درخانی (محمد عبداللہ درخانی): (ج۔۶) ۳۷۳۹

سفر سعادت: (ج۔۷) ۴۳۹۳

سفرنامہ ایران: (ج_۶)۳۴۲۶
سفرنامہ بلاد اسلامیہ: (ج_۶)۳۴۲۶
سفرنامہ عربستان: (ج_۶)۳۴۲۰، ۳۶۰۳
سفرنامہ کلکتہ: (ج_۶)۳۴۴۱
سفرنامہ ہند: (ج_۴)۲۵۱۵
سفرنامے: (ج_۱۰)۵۹۵۶
سفرنامہ ابن بطوطہ: (ج_۹)۵۳۷۷
سفینہ خوش گو: (ج_۶)۳۳۵۶
سفینہ نوح: (ج_۶)۳۵۹۷
سفینۃ الاولیاء: (ج_۱) ۱۹۷، (ج_۳) ۱۳۹۲، (ج_۵) ۲۷۹۲، (ج_۹)۵۳۲۷_۵۳۲۸، ۵۴۵۴، ۵۵۵۷
سکینۃ الاولیاء: (ج_۱)۱۹۷، (ج_۴)۲۱۹۱
سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی: (ج_۱) ۸۸، (ج_۴)۲۵۰۹، (ج_۱۰)۵۶۲۸، ۶۳۷۸، ۶۳۹۰
سلاسل اربعہ: (ج_۸)۴۸۲۴، ۴۸۵۲
سلاسل اولیاء: (ج_۸)۴۸۴۸،
سلاسل ستہ: (ج_۱) ۹۷، (ج_۷) ۴۰۰۲، (ج_۸) ۴۸۴۴_۴۸۴۵، ۴۸۵۱
سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات: (ج_۴)۲۰۸۸، (ج_۹) ۵۱۲۰
سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل الرضا ردالفتنہ: (ج_۵) ۲۵۸۰
سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل العناد فی الفتنۃ: (ج_۵) ۲۵۷۳
سلسلۂ نقشبندیہ کی علمی خدمات (ڈاکٹر آفتاب احمد خان): (ج_۱۰)۶۱۰۱
سلسلہ تہلیلیہ: (ج_۹)۵۵۰۱
سلسلہ حضرت چشموی (عبدالحمید): (ج_۶)۳۷۵۴
سلسلہ قبلہ چشموی (محمد عبداللہ درخانی): (ج_۶)۳۷۳۹
سلسلہ نقشبندیہ کی فقہی خدمات: (ج_۱)۱۱۴
سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی دینی خدمات: (ج_۱)۱۱۴
سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نامور صوفیہ کی دینی اور فلاحی خدمات: (ج_۱)۱۱۴
سلسلۂ خیریہ: (ج_۶)۳۹۱۱
سلسلۂ قادریہ میں علامہ اقبال کی بیعت: (ج_۵)۲۹۴۴
سلسلۃ الذہب المتصلۃ بخیر العجم والعرب: (ج_۶)۳۲۱۵
سلسلۃ الذہب فی سلوک وآلاداب: (ج_۶)۳۱۶۶
سلسلۃ الصادقین: (ج_۱)۳۱۴، (ج_۷)۴۱۰۳،
سلک الدرر: (ج_۴)۲۴۳۹، (ج_۵)۲۶۸۱، ۲۷۰۱، (ج_۶) ۳۱۶۲، ۳۱۶۵، ۳۱۶۷_۳۱۶۸، ۳۱۷۳_۳۱۷۵، ۳۱۸۰_۳۱۸۲، ۳۱۸۴_۳۱۹۰، ۳۲۰۱، ۳۲۰۳، ۳۲۰۹_۳۲۱۰، ۳۲۱۷_۳۲۱۸، ۳۲۲۶_۳۲۲۷، ۳۲۲۹_۳۲۳۴، ۳۲۳۹، ۳۲۴۱
سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر: (ج_۱۰)۶۳۷۸. ۶۴۰۲
السلک المعظم علی الدرر المنظم: (ج_۵)۲۶۹۵
سلوک مجددیہ (سید عبداللہ محدث دکن): (ج_۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۲۶
سلوک راقیہ نقشبندیہ: (ج_۴)۲۴۹۱، (ج_۶)۳۳۵۸
سلوک طریقہ (مرزا مظہر جان جاناں): (ج_۴)۲۴۶۵

سلوک مجددی کی خصوصیات: (ج۔۱)۱۱۴
سلوک مجددیہ: (ج۔۱)۵۳
سمط العلی الحضرۃ العلیا: (ج۔۵)۲۸۵۵۔۲۸۵۶، ۲۸۵۸
سنت مبارکہ: (ج۔۲)۱۲۴۷
سند الشیخ محمد بن احمد عقیلۃ المکی بالطریقہ القادریہ: (ج۔۶) ۳۱۹۹
سند المنینی (مخطوطہ): (ج۔۶)۳۱۷۹
سندھ کے اکابرین قادریہ کی علمی و دینی خدمات (مقالہ برائے پی ایچ ڈی): (ج۔۵)۲۷۰۱، (ج۔۹)۵۵۷۸
سندھ کے صوفیائے نقشبند: (ج۔۱)۱۱۲، (ج۔۶)۳۳۷۱، ۳۶۷۰، ۳۶۸۲۔۳۶۸۳، ۳۹۳۰، (ج۔۹)۵۵۷۷۔ ۵۵۷۸، (ج۔۱۰)۶۳۷۸، ۶۴۰۷۔، ۶۴۰۸
سندھ کے نقشبندی اولیاء: (ج۔۱۰)۶۱۲۷
سندھ گزیٹیر: (ج۔۶)۳۴۴۵
سندھی ابیات: (ج۔۶)۳۵۹۱
سنن اقوال نبویہ من الاحادیث النبویہ البخاریہ: (ج۔۶)۳۲۶۰
السنن الکبریٰ للبیہقی: (ج۔۸)۴۷۸۶
سنن کبریٰ (علامہ عراقی): (ج۔۷)۴۳۱۷
سنوات الاتقیاء: (ج۔۴) ۲۴۳۶، (ج۔۵) ۲۷۴۳، (ج۔۹)۵۵۴۳
سنی عہد معصومیہ: (ج۔۱۰)۶۱۲۶
سواطع الالہام (تفسیر بے نقطہ): (ج۔۱) ۴۱۴۔ ۴۱۵، ۴۴۴، ۴۴۷، (ج۔۳) ۱۴۰۱، (ج۔۴) ۲۰۱۵، ۲۱۱۹، (ج۔۵)۲۵۶۱، ۲۷۴۰، ۲۷۵۰، ۲۹۱۸، (ج۔۸)۴۵۱۴، ۴۹۳۰، ۴۹۳۶، (ج۔۹) ۵۰۲۳، ۵۱۲۱، ۵۱۷۶، ۵۱۸۸، ۵۲۹۶، ۵۴۷۲، (ج۔۱۰) ۵۶۴۱، ۵۶۵۳، ۵۶۷۸، ۵۷۰۲، ۵۷۹۳، ۶۱۰۶
سوانح الحیات سلطان الاولیاء: (ج۔۱۰)۵۸۹۵
سوانح امام ربانی مجدد الف ثانی: (ج۔۳)۱۲۹۸
سوانح بے بہائے امام اعظم: (ج۔۲) ۷۲۸، (ج۔۳) ۱۸۷۳
سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود: (ج۔۴)۲۱۶۶
سوانح حیات: (ج۔۶)۳۴۴۷
سوانح حیات حضرت حاجی بہادر کوہاٹی: (ج۔۱۰)۵۸۸۸
سوانح حیات حضرت سید امیر صاحب: (ج۔۱۰)۵۸۹۲
سوانح حیات حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی: (ج۔۶) ۳۳۹۶
سوانح حیات سید عارف شاہ بلال: (ج۔۶)۳۷۶۱
سوانح شیخ طاہر بندگی: (ج۔۱۰)۵۳۵۶
سوانح عمری حضرت امیر کلال: (ج۔۴)۲۰۵۸
سوانح عمری حضرت مجدد الف ثانی سرہندی (ابوالفضل محمد احسانُ اللہ): (ج۔۹)۵۰۲۸، ۵۰۴۹، ۵۱۵۵۔۵۱۵۶، (ج۔۱۰)۵۶۳۷، ۶۲۴۳، ۶۲۸۹، ۶۲۹۷
سوانح عمری حضرت مجدد الف ثانی (عبدالاحد): (ج۔۹) ۵۰۴۰
سوانح مولانا خالد نقشبندی: (ج۔۱۰)۶۳۷۸
سود کی متبادل اساس: (ج۔۲)۷۳۶
سود (سید قطب شہید): (ج۔۲)۷۳۶
سود (للمودودی): (ج۔۲)۷۳۶
سولہویں اور سترہویں صدی میں شمالی ہند میں احیائے

اسلام کی تحریکات: (ج۔۹)۵۳۸۴

سولہویں اور سترہویں صدی میں شمالی ہند میں مسلمانوں کی نشات ثانیہ کی تحریکیں: (ج۔۹)۵۳۷۴

سہ صدی مکتوبات: (ج۔۲) ۵۳۶، ۵۳۸، ۵۵۱، ۵۷۰، ۵۷۸، ۵۸۳۔۵۸۴، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۲۔۶۰۳، ۶۱۹۔ ۶۲۰، ۶۳۱، ۶۳۹، ۶۴۲، ۶۴۶ ۔ ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۳۔ ۶۵۵، ۶۵۸۔۶۵۹، ۶۶۲، (ج۔۵)۳۰۱۷

سہ ماہی البحوث الاسلامیہ، مجلۃ (ریاض): (ج۔۵)۲۷۰۴

سہ ماہی العلم (کرچی): (ج۔۱۰)۶۱۱۰

سہ ماہی رسالہ اردو (کراچی): (ج۔۱۰)۶۱۲۶

سہ ماہی فکر ونظر (اسلام آباد): (ج۔۸)۴۸۱۱، ۴۸۳۴

سہ ماہی گنج کرم: (ج۔۶)۳۷۰۶

سہ ماہی مسلم میگزین (امریکہ): (ج۔۶)۳۲۵۲

سہ ماہی مسلم ورلڈ (امریکہ): (ج۔۵)۲۸۳۵

سہ ماہی، اقبال ریویو (کراچی، لاہور): (ج۔۵)۲۸۳۴، ۲۸۴۲۔۲۸۴۳، ۲۹۴۳، ۲۹۴۵

السھم الصائب لمن سمی الصالح بالمبتدع الکاذب: (ج۔۴) ۲۵۰۹

سی حرفی: (ج۔۵)۲۷۳۲

سیالکوٹ سے خیبر تک: (ج۔۶)۳۸۲۴

سید السادات (خواجہ نور محمد بدایونی): (ج۔۱۰)۵۸۹۳

سید المرسلین: (ج۔۶)۳۷۸۹

سیدی ابوالبرکات: (ج۔۱۰)۵۸۱۱

سیر احمدی: (ج۔۱)۸۴ ۔ ۸۵، (ج۔۵) ۲۷۴۰، ۲۷۴۲، (ج۔۸)۴۹۱۰، (ج۔۹)۵۵۴۳

سیر اعلام النبلاء: (ج۔۵)۲۸۵۶۔۲۸۵۷،

سیر الجلیل (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی): (ج۔۶)۳۳۶۱

سیر العارفین: (ج۔۴)۲۵۱۴

السیر المطلوب: (ج۔۶)۳۵۲۲

سیر تصوف (درویش محمد یعقوب): (ج۔۶)۳۷۸۹

سیر علوی (درویش محمد یعقوب): (ج۔۶)۳۷۸۹

سیر وتراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للھجرۃ: (ج۔۵) ۲۷۰۳۔۲۷۰۴

سیر الصحابہ: (ج۔۹)۵۱۹۶

سیرت الاولیاء: (ج۔۸)۴۶۶۵

سیرت النعمان: (ج۔۲)۷۲۸، (ج۔۵)۳۰۷۲

سیرت امام ربانی (محمد داؤد پسروری): (ج۔۳) ۱۷۲۳، (ج۔۴) ۲۴۵۴ ۔ ۲۴۵۶، (ج۔۵) ۳۰۳۹ ۔ ۳۰۴۰، ۳۰۴۵، (ج۔۸) ۴۹۳۸، (ج۔۹) ۵۰۲۸، (ج۔۱۰) ۵۹۲۶

سیرت امام محمدی (شاہ میاں عبدالرحمٰن): (ج۔۹)۵۴۳۴

سیرت امیر ملت: (ج۔۶)۳۸۰۰، (ج۔۱۰)۵۸۱۱

سیرت باقی: (ج۔۱)۳۰۹

سیرت جلی: (ج۔۹)۵۲۵۱

سیرت خلفاء اسلام: (ج۔۶)۳۸۴۶

سیرت رسول عربی ﷺ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۴، ۵۹۶۶، ۵۹۶۸

سیرت سید احمد شہید (ابوالحسن ندوی): (ج۔۹)۵۱۶۱

سیرت طالب کنجاہی: (ج۔۶)۳۷۹۷، ۳۷۹۹

سیرت غوث اعظم (اقبال احمد فاروقی): (ج_۱۰) ۵۹۶۸

سیرت غوث اعظم (عبد الرحیم خان قادری): (ج_۸) ۴۸۶۳_۴۸۶۴

سیرت غوث اعظم (نور بخش توکلی): (ج_۱۰) ۵۹۶۶

سیرت فاطمہ: (ج_۶) ۳۷۸۹

سیرت مجدد الف ثانی: (ج_۱) ۴۱، ۶۴، ۴۴۰، (ج_۲) ۷۷۱، (ج_۳) ۱۳۶۴_۱۳۶۵، ۱۳۶۷_۱۳۶۸، ۱۳۷۲، ۱۳۹۷، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱_ ۱۴۰۶، ۱۷۲۲، (ج_۴) ۲۲۲۳، (ج_۵) ۲۷۳۲، ۲۹۱۰_ ۲۹۱۲، ۳۰۱۱، ۳۰۴۰، ۳۰۹۳، (ج_۶) ۳۳۹۳، ۳۶۴۰، (ج_۷) ۴۲۲۰، (ج_۸) ۴۵۹۹، ۴۶۰۳، ۴۶۱۶_۴۶۱۷، ۴۷۲۴، ۴۸۶۱، ۴۹۰۸، ۴۹۳۶، ۴۹۳۷، (ج_۹) ۵۰۲۸، ۵۰۷۰، ۵۵۷۷، (ج_۱۰) ۵۶۹۴، ۵۷۶۳، ۵۹۰۸، ۶۲۴۴، ۶۳۱۳

سیرت نبویہ: (ج_۶) ۳۷۰۶

سیرت نقشبند: (ج_۱) ۲۵۳

سیرت و کارنامہ ہائے جہادی حضرت مجدد الف ثانی: (ج_۶) ۳۳۲۴

سیر صغیر: (ج_۳) ۱۶۰۴

سیر کبیر: (ج_۳) ۱۶۰۴

سیرۃ النبی: (ج_۹) ۵۱۶۱

سیرۃ مصطفٰے: (ج_۹) ۵۱۶۱

سیف الامارۃ علی مانع نصب الستارہ: (ج_۶) ۳۱۵۹

السیف الجلی علی ساب النبی: (ج_۶) ۳۶۵۴

السیف المسلول: (ج_۵) ۲۸۱۰

سیف الملوک: (ج_۶) ۳۷۸۳

السیوف المداد فی اعناق اہل الزندقۃ والالحاد: (ج_۶) ۳۱۷۲

ش

شارح تمہیدات: (ج_۲) ۵۸۴

شام کربلا: (ج_۶) ۳۵۹۶، ۳۷۶۰

شامی: (ج_۲) ۸۴۲، (ج_۸) ۴۶۳۳، ۴۶۴۲، ۴۶۴۴_ ۴۶۴۵، ۴۶۴۷_۴۸، ۴۰

شان اولیاء پاکستان: (ج_۱) ۴۳

شان مصطفٰی: (ج_۷) ۴۲۷۸

شاہ اسماعیل کے مجموعہ مکاتیب: (ج_۶) ۳۸۹۰

شاہ عبداللہ کی سیاسی زندگی: (ج_۲) ۷۷۱

شاہ محمد غوث گوالیاری: (ج_۱) ۳۱۰، (ج_۹) ۵۳۱۹، ۵۳۲۲

شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک: (ج_۴) ۲۱۹۳

شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان: (ج_۱۰) ۵۷۶۲

شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات: (ج_۴) ۲۰۵۹

شاہ ہمدان، حیات اور کارنامے: (ج_۱) ۲۵۲_ ۲۵۳، ۴۶۱، (ج_۶) ۳۸۲۴

شاہنامہ احمدی منظوم: (ج_۱۰) ۵۸۷۸

شبلی نامہ (ڈاکٹر شیخ محمد اکرام): (ج_۴) ۲۴۵۵

شجرہ طیبہ: (ج_۸) ۴۸۶۴

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ: (ج_۶) ۳۳۷۷

شجرۂ عالیہ سلسلہ نقشبندیہ و رابطہ بہ سلاسل دیگر: (ج_۸) ۴۸۵۴، ۴۸۶۲،

شجرۃ خلافۃ النقشبندیہ: (ج_۶) ۳۲۲۷

شخصیات سرحد: (ج۔۱۰) ۵۸۹۰، ۵۸۹۵
شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا: (ج۔۶) ۳۱۴۶
شد الازار فی خط الاوزار عن زوار المزار: (ج۔۵)
۲۸۵۴۔۲۸۵۵، ۲۸۵۷۔۲۸۵۸
شذرات الذہب: (ج۔۹) ۵۱۵۶، ۵۲۷۳
الشذرات الذہبیۃ من المکتوبات المجددیہ: (ج۔۱۰)
۶۱۶۳، ۶۲۲۳
الشرائع والاحکام: (ج۔۶) ۱۳۸۳۱
شرح بلوغ المرام: (ج۔۶) ۳۶۲۲
شرح (علامہ تفتازانی): (ج۔۸) ۴۶۳۹
شرح ابیات مشکل مثنوی: (ج۔۶) ۳۴۳۶، ۳۵۵۹
شرح اربعین (شیخ محمد حیات بن ابراہیم): (ج۔۶) ۳۴۱۶
شرح ارمغان حجاز: (ج۔۵) ۳۰۰۸، ۳۰۱۴
شرح اسرار خودی: (ج۔۵) ۳۰۴۱
شرح اسماء الحسنٰی: (ج۔۶) ۳۵۷۰
شرح البردۃ: (ج۔۵) ۲۶۹۸، (ج۔۶) ۳۱۵۹
شرح التعرف لمذہب التصوف: (ج۔۷) ۴۴۶۶۔۴۴۶۷
شرح الحجب والاستار: (ج۔۲) ۵۸۸، ۶۱۹، ۶۵۱، ۶۸۵،
۶۶۲
شرح الحکم: (ج۔۵) ۲۶۹۸
شرح السنۃ (امام بغوی): (ج۔۲) ۵۲۹، ۵۳۳، ۵۴۳،
۵۶۲، ۵۶۹، ۵۷۲، ۶۰۶، ۶۱۷، ۶۳۸۔۶۳۹، ۶۴۴،
۶۴۶۔۶۴۷، ۶۵۶، ۶۵۸، (ج۔۷) ۴۲۸۹، ۴۲۹۱،
۴۳۱۹، ۴۳۳۱، ۴۳۳۸، ۴۳۵۶، ۴۳۸۶، (ج۔۸)
۴۷۰۸، ۴۷۸۶۔۴۶۸۷، (ج۔۹) ۵۱۷۸

شرح الشمائل: (ج۔۲) ۵۱۳
شرح الصدر بشرح ارجزتہ استنزال النصر: (ج۔۶) ۳۱۷۹
شرح الصدور: (ج۔۷) ۴۳۲۸،
شرح الصدور وتنویر القلوب فی الاعمال مکفرۃ للمتآخیرۃ و
المتقدم من الذنوب: (ج۔۴) ۲۲۳۷، (ج۔۶) ۳۱۵۹
شرح العقائد (علامہ تفتازانی): (ج۔۳) ۱۷۶۰
شرح العیدروسی: (ج۔۶) ۳۲۱۵
شرح الفقہ الاکبر: (ج۔۲) ۷۳۱، ۱۱۳۴، ۱۱۵۷، ۱۱۷۸
شرح الفیض القدیر: (ج۔۷) ۴۳۲۶، ۴۳۲۹، ۴۳۳۹،
۴۳۴۵، ۴۳۵۸، ۴۳۶۲، ۴۳۷۱
شرح الکامل للنووی: (ج۔۵) ۳۰۱۴
شرح المرح: (ج۔۸) ۴۶۴۷
شرح المقدمۃ الجزریۃ: (ج۔۵) ۲۶۹۷
شرح المواقف: (ج۔۹) ۵۰۵۵، ۵۱۷۵
شرح المواہب: (ج۔۲) ۵۸۹، ۵۹۱
شرح النقایہ: (ج۔۲) ۷۰۸
شرح الیاس: (ج۔۸) ۴۶۳۳، (ج۔۱۰) ۵۹۹۷
شرح بال جبریل: (ج۔۵) ۳۰۲۰، ۳۰۲۷، ۳۰۴۳، ۳۰۴۵
شرح بخاری بعنوان شرح غوثیہ: (ج۔۱۰) ۵۸۷۴
شرح بخاری: (ج۔۵) ۲۸۹۱، (ج۔۶) ۳۶۲۲، (ج۔۹)
۵۵۵۷
شرح بعض رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ: (ج۔۵)
۲۵۸۲۔۲۵۸۳، (ج۔۱۰) ۶۱۸۲، ۶۱۸۴
شرح بعض رباعیات (مخطوطہ): (ج۔۱۰) ۶۱۶۲

شرح بوستان: (ج-۱۰)۵۸۶۶
شرح بیتی ابن العربی (شیخ محی الدین ابن عربی): (ج-۶) ۳۲۱۵
شرح تاج العروس: (ج-۲)۱۱۳۳
شرح ترمذی: (ج-۵)۲۸۰۴
شرح تصریف (علامہ تفتازانی): (ج-۵)۲۶۹۸
شرح تکملۃ الورد المحمدی: (ج-۶)۳۴۳۷
شرح تنویر الابصار: (ج-۶)۳۱۶۱
شرح جامی: (ج-۶)۳۳۵۸
شرح حاشیہ وقایہ (فتح محمد ڈیروی): (ج-۱۰)۵۸۸۳
شرح حسامی: (ج-۸)۴۶۳۸
شرح حکم شیخ عطا الہی سکندری: (ج-۶)۳۴۲۰، ۳۶۰۳
شرح حکمت العین: (ج-۱)۴۵۰، (ج-۹)۵۵۲۵
شرح حلیۃ النور: (ج-۶)۳۴۴۳
شرح دیوان حافظ (سید عبداللہ کوھاٹی): (ج-۱۰)۵۸۶۶
شرح رباعیات: (ج-۲)۵۰۸، (ج-۴)۲۴۲۲، (ج-۵) ۲۵۹۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۲۴، ۲۶۳۳، (ج-۶)۳۴۴۳
شرح رباعیات ابوسعید ابوالخیر: (ج-۶)۳۴۴۳
شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ: (ج-۱) ۳۰۸، (ج-۳) ۱۴۱۹، (ج-۴) ۱۹۴۱، ۲۰۳۳، (ج-۵) ۲۵۷۰، ۲۶۰۴، ۲۵۸۸، ۲۹۱۷، (ج-۷) ۴۱۱۸-۴۱۱۹، ۴۱۲۱، (ج-۸) ۴۵۷۹، (ج-۹) ۵۰۳۸، ۵۰۴۶، ۵۱۵۰، ۵۵۲۳، (ج-۱۰)۶۱۵۴، ۶۱۵۷، ۶۱۸۹
شرح رباعیات (سلسلۃ الاحرار): (ج-۱)۳۰۰، ۳۲۰
شرح رسالہ رد الروافض: (ج-۴)۲۲۲۳
شرح رسم المفتی: (ج-۸)۴۶۴۶
شرح زرقانی: (ج-۲)۶۵۲
شرح سفر السعادات: (ج-۶)۳۱۵۳، (ج-۸)۴۶۴۶
شرح شفاء: (ج-۲)۵۱۸، ۶۵۴
شرح شمائل ترمذی: (ج-۳)۱۶۵۹
شرح شمسی: (ج-۴)۲۵۰۶
شرح صحیح مسلم: (ج-۲) ۷۳۵، ۷۳۷، (ج-۳) ۱۶۶۲، (ج-۸)۴۶۲۱
شرح طریقہ محمدیہ: (ج-۸)۴۶۲۷
شرح عقائد: (ج-۱)۴۴۸
شرح علیٰ العوامل النحویۃ: (ج-۶)۳۲۱۵
شرح علیٰ بیت من تائیۃ ابن الفارض: (ج-۶)۳۱۷۲
شرح علیٰ حزب الامام الشعرانی: (ج-۶)۳۱۷۲
شرح علیٰ رباعیات خواجہ باقی باللہ: (ج-۹)۵۰۵۵
شرح علیٰ صلاۃ (الشیخ العارف محی الدین اکبر): (ج-۶) ۳۱۷۲
شرح علیٰ صلوٰات (شیخ سید علی بن محمد مرادی): (ج-۶) ۳۱۸۵
شرح علیٰ قصیدۃ بالحزمۃ: (ج-۶)۳۲۱۵
شرح فتح الباری: (ج-۹)۵۳۱۷
شرح فتح الفضل: (ج-۶)۳۴۴۲
شرح فصوص الحکم: (ج-۱۰)۵۸۷۴
شرح فقہ اکبر: (ج-۷)۴۴۵۴
شرح قصیدہ العمری فی مدح الامام ابی حنیفہ: (ج-۲)۷۲۷

شرح قصیدہ امالی: (ج_۷) ۴۴۰۸،

شرح قصیدہ بانت سعاد: (ج_۶) ۳۴۳۶، ۳۴۴۳، ۳۵۵۹

شرح قصیدہ بردہ شریف: (ج_۶) ۳۴۴۳، (ج_۱۰) ۵۸۷۱

شرح قصیدہ خمریہ: (ج_۱۰) ۵۸۷۴

شرح قصیدہ غوثیہ: (ج_۱۰) ۵۸۷۴

شرح گلستان: (ج_۱۰) ۵۸۶۶

شرح لطائف الشیخ عبدالرحمٰن العیدروس: (ج_۶) ۳۲۱۶

شرح مأۃ عامل: (ج_۶) ۳۶۷۳

شرح مثنوی مولانا روم (سید عبداللہ کوھاٹی): (ج_۱۰) ۵۸۶۶

شرح مشکوٰۃ شریف: (ج_۲) ۷۳۳، ۸۲۰، ۱۱۳۳، (ج_۴) ۱۹۸۴، (ج_۶) ۳۱۵۳، (ج_۹) ۵۰۶۱

شرح مشکوٰۃ (حاجی بہادر کوہاٹی): (ج_۱۰) ۵۸۶۶، ۵۸۸۸

شرح مطالع: (ج_۱) ۴۴۸

شرح معانی الآثار امام طحاوی: (ج_۵) ۲۸۸۳

شرح مکتوبات قدسی آیات امام ربانی: (ج_۱۰) ۶۲۲۶

شرح مکتوبات: (ج_۵) ۲۵۳۷، ۲۶۶۸، ۲۷۱۵، ۲۷۲۲، (ج_۶) ۳۱۴۳

شرح ملتقی الابحر: (ج_۶) ۳۱۶۱

شرح مواقف: (ج_۱) ۴۴۶_۴۴۸، ۴۵۴، (ج_۳) ۱۵۷۶، ۱۵۷۸، (ج_۴) ۲۳۶۱، (ج_۶) ۳۳۶۱، (ج_۸) ۴۶۰۴

شرح مواہب: (ج_۷) ۴۴۰۸

شرح مینہ: (ج_۲) ۷۱۷،

شرح نتیجۃ البشارہ بمعرفۃ الاستعارۃ: (ج_۶) ۳۲۱۶

شرح نخبۃ الفکر: (ج_۶) ۳۴۱۶

شرح وقایہ: (ج_۱) ۴۴۶، ۴۵۴، (ج_۳) ۱۶۰۴، ۱۷۰۴، (ج_۴) ۲۳۶۴، ۲۴۹۸، (ج_۶) ۳۳۶۲، (ج_۸) ۴۶۴۳، (ج_۹) ۵۵۲۵

شرح ہدایہ: (ج_۴) ۲۲۳۶

شرح تیسیر الوصول (شیخ محمد عابد سندھی مدنی): (ج_۶) ۳۶۲۲

شرح ایپاسند: (ج_۶) ۳۵۰۴

شرعۃ الاسلام: (ج_۲) ۷۲۵

شروط الصلاۃ: (ج_۶) ۳۷۱۳

شریعت و طریقت افکار اقبال کی روشنی میں: (ج_۵) ۲۵۷۶، ۲۹۴۳

شعب الایمان: (ج_۲) ۵۱۸، ۵۲۴، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۷_۵۴۰، ۵۴۲_۵۴۳، ۵۶۱_۵۶۲، ۵۷۹، ۵۹۷، ۶۰۵، ۶۲۳_۶۲۴، ۶۲۶، ۶۳۵، ۶۳۸_۶۴۰، ۶۴۴، ۶۴۸، ۶۵۳، ۶۵۶، ۶۶۰_۶۶۱، (ج_۳) ۱۶۹۴، (ج_۵) ۳۰۰۸، ۳۰۱۲، (ج_۷) ۴۲۸۳_۴۲۸۴، ۴۲۸۹، ۴۲۹۱، ۴۳۰۰، ۴۳۰۲، ۴۳۱۳، ۴۳۱۷، ۴۳۱۹_۴۳۲۰، ۴۳۲۲، ۴۳۴۰_۴۳۴۱، ۴۳۴۲، ۴۳۴۷، ۴۳۵۲، ۴۳۶۲، ۴۳۹۲، ۴۴۰۳، (ج_۸) ۴۷۸۷

شعرأالہند: (ج_۲) ۱۲۶۲

شفاء الامرض: (ج_۶) ۳۴۲۰، ۳۴۴۴، ۳۵۹۹

شفاء السقام: (ج_۲) ۶۰۴_۶۰۵، ۶۵۵_۶۵۶

شفاء الصدور: (ج_۲) ۵۹۲، (ج_۵) ۲۸۸۶، (ج_۹)

۵۲۰۴

شفاء العلیل: (ج۔۴) ۲۲۲۲، (ج۔۵) ۳۰۹۴

الشفاء القاضی عیاض: (ج۔۲) ۱۱۰۹، (ج۔۷) ۴۳۹۳، (ج۔۸) ۴۷۸۶

شفاء الوالہ فی صور الحبیب مزارہ ونعالہ: (ج۔۱) ۱۱۵

شقائق النعمان فی مناقب النعمان: (ج۔۲) ۷۲۷

شگوفۂ نو: (ج۔۱) ۴۶۱

شمائل النبی: (ج۔۴) ۲۳۹۸، (ج۔۵) ۲۶۶۳، (ج۔۶) ۳۸۹۸

شمس المعارف الکبری ولطائف العوارف (لامام احمد بن علی البونی): (ج۔۱۰) ۵۹۷۲

شمسیہ: (ج۔۶) ۳۶۶۱

شمشیر برہنہ: (ج۔۵) ۲۶۴۲

شمیم رسالت: (ج۔۱۰) ۵۸۰۳

شواہد التجدید: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۵) ۲۷۹۸، ۲۸۰۵، ۲۸۰۸، (ج۔۸) ۴۶۱۳، (ج۔۹) ۵۰۵۳

شوق نامہ: (ج۔۶) ۳۴۸۲، ۳۷۰۱

الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب: (ج۔۵) ۲۵۷۳، ۲۵۸۰

شہاب الدین: (ج۔۵) ۲۸۹۶

شہباز قدس: (ج۔۱۰) ۵۹۰۲

شہادت نامہ: (ج۔۱) ۵۳

شیخ احمد السرھندی حیاتہ و آثارہ: (ج۔۱) ۱۰۳

شیخ احمد سرہندی: (ج۔۲) ۸۵۴، (ج۔۵) ۲۵۸۱، ۲۷۹۰۔ ۲۷۹۲، (ج۔۹) ۵۳۷۳

شیخ احمد سرہندی اور آئندہ نسلوں کے بارے میں ان کا نظریہ: (ج۔۹) ۵۳۸۴

شیخ احمد فاروقی سرہندی: (ج۔۱) ۴۶۴

شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الگیلانی و اولادہ: (ج۔۵) ۲۶۸۰

شیخ سرہند (جمیل اطہر سرہندی): (ج۔۱) ۴۶۰، (ج۔۳) ۱۲۸۵، (ج۔۶) ۳۱۴۴۔ ۳۱۴۵، (ج۔۹) ۵۰۵۰، (ج۔۱۰) ۶۲۴۵

شیخ عمر ضیاء الدین کے مکتوبات: (ج۔۶) ۳۲۸۷

شیخ کے سندھی اشعار (عربی شرح): (ج۔۶) ۳۴۳۹

شیخ محمد طاہر بندگی احوال و آثار: (ج۔۱۰) ۶۳۷۶

الشیخ معروف النودھی (شیخ محمد خان): (ج۔۴) ۲۵۰۵

شیر ربانی کا پیغام: (ج۔۶) ۳۹۳۳

شیراز نامہ: (ج۔۵) ۲۸۵۵، ۲۸۵۸

شیرازہ: (ج۔۱) ۴۶۱

شیون اسلام: (ج۔۱۰) ۵۸۶۰

شیخ ابی محمد عبداللہ بن قاسم شہرزوری کا قصیدہ: (ج۔۵) ۲۶۷۸

شیخ یحیٰ منیری کے اعتراضات کے جواب میں ایک رسالہ: (ج۔۶) ۳۵۰۲

ص

صاوی تنویر الایمان: (ج۔۸) ۴۶۴۴

صبح نور: (ج۔۱۰) ۵۸۰۳

صحاح ستہ: (ج۔۳) ۱۵۸۱، ۱۵۸۸، (ج۔۴) ۱۹۵۱،

(ج_۵) ۲۶۸۵، ۲۸۸۴، (ج_۶) ۳۶۲۲، ۳۸۸۹، ۳۹۱۷، ۳۹۱۹_۳۹۲۰، ۳۹۹۱، (ج_۹) ۵۱۸۷، ۵۲۵۶

الصحاح: (ج_۱) ۱۷۳، ۱۹۳

صحائف انبیاء علیہم السلام: (ج_۸) ۴۸۱۸، ۴۸۲۱،

صحیح ابن ابی عاصم: (ج_۲) ۵۷۶

صحیحین: (ج_۲) ۵۴۶، ۵۶۳، (ج_۹) ۵۳۵۱

صدارتی خطبۂ ہسٹری کانفرنس: (ج_۵) ۲۷۹۴

صراط مستقیم: (ج_۱) ۶۴_۶۵، ۱۰۲، (ج_۲) ۷۲۸، ۷۳۲، ۸۴۹، ۸۵۴، (ج_۳) ۱۷۲۲، (ج_۵) ۲۹۱۱، (ج_۸) ۴۹۴۸، (ج_۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۱۸

صفو ازالۃ الخفاء: (ج_۶) ۳۳۶۰

صفوۃ المدیح (ڈاکٹر حسین مجیب مصری): (ج_۱) ۱۰۷

صفۃ الصفوۃ: (ج_۱) ۲۱۹، (ج_۷) ۴۰۱۹، ۴۰۲۲، ۴۰۳۱_۴۰۳۲

صفۃ صلاۃ النبی (محمد ناصر الدین البانی): (ج_۲) ۷۳۳

صقال الضمائر: (ج_۶) ۳۴۳۷، ۳۷۵۰

صلاۃ الصفاء فی نور المصطفے: (ج_۲) ۵۹۱

الصلاۃ الھامعۃ فی فضائل الخلفاء الاربعۃ: (ج_۶) ۳۱۷۱

صلاۃ مشیشیہ: (ج_۶) ۳۲۱۱

صلح الاخوان من اہل الایمان: (ج_۵) ۲۶۸۸

صلح الفریقین فی منع تکفیر موحدین: (ج_۵) ۲۸۰۶

صلوٰۃ الصفاء فی نور المصطفیٰ: (ج_۲) ۶۵۲

الصلوٰۃ علیٰ خیر البشر: (ج_۲) ۵۹۴

صنادید سندھ: (ج_۴) ۲۰۵۸، (ج_۶) ۳۴۴۵، (ج_۱۰) ۶۱۲۷

الصواعق المحرقہ: (ج_۲) ۵۲۷، ۵۸۲، ۶۴۸، (ج_۷) ۴۳۶۲، (ج_۱۰) ۵۹۳۳.

صواعق الٰہیہ: (ج_۲) ۷۳۲

صوبہ سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ: (ج_۱) ۹۷

صوبہ سندھ کے مشائخ نقشبندیہ (مقالہ ڈاکٹریٹ): (ج_۸) ۴۹۰۶

صوفزم: (ج_۱۰) ۵۸۵۹

صوفی کی لغوی حقیقت: (ج_۱) ۴۵۹

صولت افغانی: (ج_۶) ۳۳۳۹

ض

ضرب کلیم: (ج_۵) ۲۹۸۲، ۳۰۰۷، ۳۰۰۹، ۳۰۱۴_۳۰۱۵

الضعفاء الکبیر: (ج_۲) ۵۵۷، ۶۱۳، ۶۴۳، ۶۵۷

ضعیف اور موضوع روایات: (ج_۲) ۱۲۴۷

ضوٴ الدراری شرح صحیح البخاری: (ج_۵) ۲۶۷۹

ضیاء القرآن: (ج_۱) ۵۹، (ج_۲) ۱۲۱۶_۱۲۱۷، (ج_۷) ۴۴۷۸، (ج_۸) ۴۶۱۸، (ج_۹) ۵۳۳۴

ضیاء المقدمات فی توضیح المکتوبات: (ج_۵) ۲۶۴۶

ضیاء النبی: (ج_۷) ۴۰۱۲

ط

الطاری الداری: (ج_۶) ۳۶۸۴

طب القلوب: (ج_۶): ۳۲۸

طبرانی: (ج۔۲) ۵۴۲، ۵۷۰۔۵۷۱، ۸۰۶۔۸۰۷، ۱۱۶۳، (ج۔۳) ۱۵۸۶، ۱۷۰۱، (ج۔۴) ۲۲۹۵۔۲۲۹۶، ۲۳۰۳، ۲۳۲۲، ۲۳۲۹، (ج۔۷) ۴۰۱۹، ۴۳۲۶، ۴۳۳۵، (ج۔۹) ۵۲۶۱، ۵۳۰۸

طبری: (ج۔۲) ۸۰۲

طبقات ابن سعد: (ج۔۱) ۲۱۹۔۲۲۰، (ج۔۵) ۳۰۷۲، (ج۔۶) ۳۷۵۹، (ج۔۷) ۴۰۳۲، (ج۔۹) ۵۱۴۷، ۵۱۹۶، ۵۳۱۲

طبقات اکبری: (ج۔۴) ۱۹۸۷، (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۷۴، ۲۵۸۱، (ج۔۹) ۵۰۴۰، ۵۱۵۵، ۵۳۱۲، (ج۔۱۰) ۵۷۰۷

طبقات الاولیاء: (ج۔۱) ۱۹۶

طبقات الحنفیہ: (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۶) ۳۴۱۵

طبقات الشافعیۃ الکبریٰ: (ج۔۵) ۲۸۵۴۔۲۸۵۷

الطبقات الکبریٰ: (ج۔۱) ۱۹۶، (ج۔۲) ۵۹۸، ۶۵۴، (ج۔۴) ۲۵۱۴

طبقات ذہبی: (ج۔۹) ۵۴۵۴

طبقات شاہجہانی: (ج۔۴) ۲۴۵۵، (ج۔۵) ۲۷۴۷، ۲۷۵۳

طبقات صوفیہ (امالی پیر شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری): (ج۔۹) ۵۲۶۰

طحاوی شریف: (ج۔۷) ۴۰۵۱

طرایق الحقایق: (ج۔۱) ۲۵۳

طریق الارشاد فی تکمیل المومنین و الاولاد: (ج۔۶) ۳۴۳۶، ۳۵۵۹

طریق السداد فی وجوب الاعتداد: (ج۔۶) ۳۵۲۲

طریق النجات مع رسالہ التنویر فی اثبات التقدیر: (ج۔۶) ۳۴۴۰، ۳۶۰۱، ۳۶۶۶

طریق بیعت واذکار: (ج۔۴) ۲۴۹۰

طریقہ خواجگان: (ج۔۹) ۵۲۳۶

طریقہ شریفہ شاہ نقشبند: (ج۔۴) ۲۴۹۰

الطریقۃ النقشبندیۃ و اعلامھا: (ج۔۵) ۲۷۰۲۔۲۷۰۳، (ج۔۶) ۳۱۶۰، ۳۱۶۷، ۳۱۷۵، ۳۱۸۵، ۳۱۸۹۔۳۱۹۰، ۳۲۰۳، ۳۲۱۷۔۳۲۱۸، ۳۲۲۸، (ج۔۱۰) ۶۴۰۳، ۶۴۰۵

طلوع اسلام: (ج۔۵) ۳۰۳۰

طوالع الانوار علی الدر المختار: (ج۔۶) ۳۶۲۲

طومار سلاسل: (ج۔۶) ۳۴۷۵

طیب الوردہ شرح قصدیہ بردہ: (ج۔۱۰) ۵۸۰۳

طیبۃ ذکریات الاحبۃ: (ج۔۶) ۳۲۰۳، ۳۲۱۸

ظ

ظواہر: (ج۔۴) ۲۴۵۵

ظواہر السرائر: (ج۔۶) ۳۸۶۱، (ج۔۱۰) ۵۸۸۶۔۵۸۹۰

ظہر احتیاطی (رسالہ): (ج۔۱۰) ۵۹۳۴

ظہریہ: (ج۔۲) ۷۰۸

ظہور الکمال فی الابدال: (ج۔۲) ۱۱۸۰

ظہور پاکستان: (ج۔۴) ۲۰۸۴، ۲۱۶۶

ظہیری: (ج۔۸) ۴۶۳۷

ع

عارف نامہ (خواجہ محمد عارف ریوگری) : (ج۔١) ١٩٦، (ج۔١٠) ٦١٠٨
عالم المعرفۃ: (ج۔٥) ٢٧٠٣
عالم گیرنامہ: (ج۔٥) ٢٧٨٣۔٢٧٨٥، ٢٧٩٣
العام الاسلام فی فجر العصر الحدیث: (ج۔٩) ٥٠٤٣
عبدالستار خان نیازی، مولانا: (ج۔١) ٥٧
عبدالقدوس حنفی کے فارسی مکتوبات: (ج۔٩) ٥١٧٨
عبداللہ خویشگی قصوری: (ج۔٨) ٤٦٠٠،
عبرت نامہ: (ج۔٦) ٣٨٩٨
عبقات (اسمٰعیل دہلوی): (ج۔٩) ٥٢٦٩، ٥٢٨٨
عتابیہ: (ج۔٨) ٤٦٣٧
عجائب القرآن: (ج۔٦) ٣٦٣٩
عجائب الآثار فی التراجم و الاخبار: (ج۔٦) ٣٢٠٢۔٣٢٠٣، ٣٢١٧۔٣٢١٨
عرائس البیان فی حقیقۃ القرآن: (ج۔٩) ٥٥٤٤
عرب و ہند کے تعلقات: (ج۔٤) ٢٠٥٧،
عربی زبان وادب میں مولانا احمد رضا کا حصہ: (ج۔١) ٥٥
عربی میں کتب سیرت: (ج۔٢) ١٢٤٧
عرس اور میلے: (ج۔٥) ٢٦٢٣
عرض وتحلیل: (ج۔٥) ٢٦٩٨
عرف البشام فیمن ولی فتوی دمشق الشام: (ج۔٦) ٣١٨٩
العرف الشذی برحاشیہ جامع ترمذی: (ج۔٢) ٥٩٠، ٦٥٢
العرف العاطر فی معرفۃ الخواطر: (ج۔٦) ٣٢١٥
العرف الناری فی حضرت الشیخ احمد السرہندی (رسالہ): (ج۔١) ٨٦، (ج۔٤) ٢٤٥٦، (ج۔٥) ٢٨٠٣
العرف الوردی فی دلائل المهدی: (ج۔٦) ٣٢١٥
عروس الاعیاد (عربی): (ج۔٦) ٣٣٩٢
عروس الافراح فی شرح معنی حدیث الارواح: (ج۔٦) ٣١٩٩
العروض (شیخ عبدالرحمٰن عیدروس): (ج۔٦) ٣٢١٥
العروۃ لاهل الخلوۃ والجلوۃ: (ج۔٢) ٥٨٣، ٥٨٨۔٥٨٩، ٦٠٢، ٦٥١، ٦٥٤، ٦٥٦
عزم نو: (ج۔١٠) ٦٠٨٧
عزیز اباظہ کے منظوم ڈراموں کا تنقیدی مطالعہ: (ج۔٦) ٣٣٩٢
عزیز الاقتباس: (ج۔٦) ٣٣٦١
عصاصی حاشیہ شرح وقایہ: (ج۔٣) ١٧٦١
العصب الهندی لاستیصال کفریات احمد السرہندی: (ج۔٤) ٢٤٥٢
عصمت الانبیاء: (ج۔٤) ٢٣٩٨
عضدی: (ج۔١) ٤١٤، ٤٥٠، ٤٥٢، (ج۔٤) ٢٢٨٠، (ج۔٥) ٢٧٥٨، (ج۔٩) ٥٥٢٥، (ج۔١٠) ٥٦٤٠، ٥٧٦٧، ٥٦٧٣، ٥٦٧٦
العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ: (ج۔٥) ٢٨٧٩، ٢٩١٩، (ج۔٦) ٣٣٩٣
عطیۃ الوهاب الفاصلۃ بین الخطاء الصواب: (ج۔١) ٨٦، ٩٤، ٩٩، (ج۔٤) ٢٤٥١، (ج۔٥) ٢٦٧٨، ٢٦٩٩، ٢٨٠٣، ٣٠٨٠، (ج۔٨) ٤٥٩٨، (ج۔٩) ٥٣٤١

عظمت رفتہ (ہزارہ کے علماء ومشائخ کا تذکرہ): (ج۔۱۰) ۵۸۹۲

العقائد الصحیحہ فی بیان اھل السنۃ والجماعۃ: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۶۰۲، ۳۶۶۶

عقائد اہل سنت و جماعت (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۶

عقائد مجددیہ: (ج۔۵) ۲۸۵۴

عقائد نسفی: (ج۔۳) ۱۵۸۶

عقد الجواہر فی سلاسل الاکابر: (ج۔۶) ۳۱۹۲، ۳۱۹۹

عقد الجواہر فی فضل آل بیت النبی الطاہر: (ج۔۶) ۳۲۱۵

العقد المنظم: (ج۔۶) ۳۱۷۹

عقل بیدار (سلطان باہو): (ج۔۹) ۵۰۶۶، ۵۰۷۰

العقود الجوھریۃ بالجیود المشرقیہ: (ج۔۵) ۲۸۰۴

عقود اللآلی فی الاسانید العوالی: (ج۔۶) ۳۲۱۱، ۳۲۱۷۔ ۳۲۱۸

عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی: (ج۔۳) ۱۲۸۶، (ج۔۴) ۱۹۱۶۔ ۱۹۱۷، (ج۔۵) ۲۵۵۴، (ج۔۶) ۳۱۴۴۔ ۳۱۴۶، (ج۔۱۰) ۶۲۴۴، ۶۳۲۲

العقیدۃ الطحاویہ: (ج۔۱) ۸۷، (ج۔۱۰) ۵۶۲۸

علاج السالکین: (ج۔۱) ۵۳

علامہ اقبال اور تصوف: (ج۔۴) ۲۲۲۳، (ج۔۵) ۲۹۴۵

علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی: (ج۔۵) ۲۵۷۵، ۲۹۴۳

علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری: (ج۔۱) ۵۷، (ج۔۵) ۲۹۱۳

علاء الدین کی روحانی ہدایت کا خزانہ (شیخ امین): (ج۔۱) ۲۶۴

علق مضنون (امام غزالی): (ج۔۸) ۴۶۱۷،

العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ (امام ابن جوزی): (ج۔۲) ۶۰۶، ۶۵۶، (ج۔۷) ۴۳۰۶، ۴۳۲۰

العلم الغیب: (ج۔۶) ۳۳۹۲

علم تصوف: (ج۔۶) ۳۹۱۹

علم سیر: (ج۔۶) ۳۹۱۹

علم ظاہر وعلم باطن: (ج۔۵) ۳۰۲۶

علم غیب: (ج۔۶) ۳۶۴۰

علم وسنت: (ج۔۶) ۳۲۷۱

علماء ان پالیٹکس: (ج۔۴) ۲۴۵۴

علماء دمشق و اعیانھا: (ج۔۶) ۳۲۰۱، ۳۲۱۷۔ ۳۲۱۸، ۳۲۳۲، ۳۲۳۴۔ ۳۲۳۵، ۳۲۳۷۔ ۳۲۴۰

علماء عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام: (ج۔۵) ۲۷۰۳۔ ۲۷۰۴

علماء ہند کی شاندار ماضی: (ج۔۲) ۷۶۸، ۸۰۱، (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۳۷۱، (ج۔۴) ۲۰۳۴، (ج۔۵) ۲۶۲۳، ۲۷۶۵۔ ۲۷۶۶، (ج۔۸) ۴۹۴۸، (ج۔۹) ۵۰۲۸، ۵۰۴۱، ۵۱۵۴، ۵۱۵۸۔ ۵۱۶۰، ۵۱۶۳، ۵۵۶۰، ۵۵۶۴، (ج۔۱۰) ۵۷۷۳

حلوم الہامیہ: (ج۔۵) ۲۶۰۵

علوم الہیۃ و معارف الہامیۃ فی مسئلہ التوحید الوجودی: (ج۔۵) ۲۶۷۴

علوم وفنون ہندوستان میں: (ج۔۹) ۵۱۶۰

عمدۃ الاسلام: (ج۔۲) ۶۶۴، (ج۔۳) ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۰،

۱۷۷۳، (ج۔۹) ۵۲۹۹

عمدة القاری: (ج۔۲) ۷۳۷، (ج۔۸) ۴۶۳۶

عمدة المفتی: (ج۔۸) ۴۶۴۷

عمدة القامات: (ج۔۱) ۴۳۱، (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۳۸۴، ۱۷۲۲، (ج۔۴) ۱۹۴۱، (ج۔۵) ۲۵۷۴، ۲۶۴۲، ۲۶۵۰، ۲۶۶۸، ۲۸۱۷، (ج۔۶) ۳۳۱۵، ۳۳۱۸۔۳۳۱۹، ۳۳۳۴، ۳۳۴۶، ۳۷۰۲، (ج۔۷) ۴۴۲۲۔۴۴۲۳، (ج۔۹) ۵۰۴۰، (ج۔۱۰) ۵۸۹۰۔۵۸۹۱، ۵۸۹۳، ۶۲۴۲، ۶۲۸۸

عمل الیوم واللیلة (ابن سنی): (ج۔۲) ۵۳۰، ۵۳۳۔۵۳۴، ۵۵۳، ۶۳۸۔۶۳۹، ۶۴۲، (ج۔۳) ۱۷۹۹، (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۷) ۴۲۸۴، ۴۲۸۹، ۴۳۱۸۔۴۳۱۹، ۴۳۳۳، ۴۳۷۷، ۴۳۸۶، ۴۳۹۸، ۴۴۰۲، ۴۴۱۱

عمل صالح: (ج۔۱۰) ۵۷۷۲

عنایہ: (ج۔۲) ۷۰۸

عنقاء مغرب: (ج۔۶) ۳۱۷۰

عنوان السعادة فیما اختص بہ نبینا من الکرامات والفضائل قبل الولادة: (ج۔۶) ۳۱۹۹

عوارف المعارف: (ج۔۱) ۱۹۳، ۱۹۶، ۴۴۳، ۴۴۶، (ج۔۲) ۵۷۰، ۵۸۵، ۶۱۶، ۶۳۴، ۶۴۶، ۶۵۰، ۶۵۸، ۷۲۶، ۷۵۱، ۸۸۷، ۹۰۷، ۱۰۲۰، (ج۔۴) ۲۳۳۷، (ج۔۵) ۲۷۳۹، ۲۸۹۳، (ج۔۷) ۴۳۱۰، ۴۳۲۱، ۴۴۱۳، ۴۴۴۶، (ج۔۸) ۴۹۴۴، ۴۹۵۱، (ج۔۹) ۵۲۲۷، ۵۲۵۰، ۵۲۷۶، ۵۳۱۵، ۵۳۷۷، ۵۴۵۴، ۵۴۵۶

عہد مغلیہ مع دستاویزات: (ج۔۲) ۷۶۸، (ج۔۴) ۱۹۹۹، ۲۰۳۴۔۲۰۳۶

عید میلاد النبی ﷺ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۶

عیدوں کی عید: (ج۔۶) ۳۶۴۰

عینی الہدایہ: (ج۔۸) ۴۶۴۶

عینی (شرح بخاری): (ج۔۲) ۸۵۳

غ

غالب اور عصر حاضر: (ج۔۴) ۲۵۱۴

غالب نامہ (ڈاکٹر شیخ محمد اکرام): (ج۔۵) ۲۴۵۵

غایت قصوی: (ج۔۵) ۲۷۱۲

غایة التحقیق (علامہ سندھی): (ج۔۵) ۲۸۸۴

غایة الصراحة فی تحریم النیاحة: (ج۔۶) ۳۵۲۳

غایة العمال: (ج۔۶) ۲۳۱۲

غبار خاطر (ابوالکلام آزاد): (ج۔۹) ۵۱۵۹

غرائب الاغتراب ونزہة الالباب: (ج۔۷) ۴۲۶۱

غریب الابناء فی مناظرة الارض والسماء: (ج۔۵) ۲۶۸۳

غزوات النبی ﷺ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰) ۵۹۶۶

غزة الغرفی حلیة المختار اشرف البشر: (ج۔۶) ۳۱۷۲

غناٴ الھزار فی محاورة اللیل والنہار: (ج۔۵) ۲۶۸۲

غنیة الطالبین: (ج۔۲) ۸۳۴، (ج۔۵) ۲۶۹۸، ۲۹۱۱، (ج۔۸) ۴۸۲۴، ۴۸۳۰، (ج۔۹) ۵۰۸۱

غوث اعظم جیلانی کا لقب: (ج۔۲) ۱۰۹۷

غیاث اللغات: (ج۔..) ۴۱۶۴

غیر سودی بینکاری (ایس۔اے۔ارشاد): (ج۔۲) ۷۳۶

غیر سودی بینکاری (ڈاکٹر محمد نجات اللہ): (ج۔۲) ۷۳۶

ف

فاتح الرعانی شرح سامع الدعا (خطی): (ج۔۱۰) ۵۹۳۴

فارسی ادبیات میں مولانا احمد رضا کا حصہ: (ج۔۱) ۵۵

فارسی دیوان: (ج۔۴) ۲۴۳۵

فارسی کنز: (ج۔۹) ۵۲۹۹

فاضل بریلوی اور امور بدعات: (ج۔۱) ۵۵، ۱۰۷، (ج۔۵) ۲۹۱۱

فاضل بریلوی اور ترک موالات: (ج۔۵) ۲۵۷۴، ۲۵۸۰، ۲۹۱۲

فتاوٰی ابن تیمیہ: (ج۔۲) ۷۳۳

فتاوٰی الخانیہ: (ج۔۷) ۴۳۵۳

فتاوٰی برہنہ: (ج۔۸) ۴۶۴۵،

فتاوٰی تاتارخانیہ: (ج۔۱) ۴۳۱، (ج۔۳) ۱۷۶۱

فتاوٰی تاجیہ: (ج۔۶) ۳۱۶۱

فتاوٰی حدیثیہ (ابن حجر مکی): (ج۔۲) ۵۷۲، ۵۸۲، ۵۸۴، ۵۸۹، ۶۱۰، ۶۱۲، ۶۱۸، ۶۲۱، ۶۳۳، ۶۴۶، ۶۴۸ _ ۶۴۹، ۶۵۲، ۶۵۵، ۶۵۷ _ ۶۵۹، ۷۳۱، (ج۔۸) ۴۹۴۲، ۴۹۴۷ _ ۴۹۴۸

فتاوٰی خلاصہ: (ج۔۳) ۱۶۰۵

فتاوٰی خواجہ عبدالرحمٰن مجددی: (ج۔۶) ۳۵۰۳

فتاوٰی خیریہ: (ج۔۶) ۳۳۶۵، ۳۷۵۶ _ ۳۷۵۷

فتاوٰی دارالعلوم: (ج۔۲) ۷۳۵

فتاوٰی رشیدیہ: (ج۔۵) ۲۹۰۷، ۲۹۱۴

فتاوٰی رضویہ: (ج۔۱) ۱۰۷، (ج۔۲) ۷۳۴ _ ۷۳۵، ۱۱۳۲، ۱۱۳۵ _ ۱۱۳۹، ۱۱۷۶ _ ۱۱۷۷، (ج۔۳) ۱۶۵۷، (ج۔۵) ۲۸۹۶، ۹۰۰ _ ۲۹۱۰، ۲۹۰۳ _ ۲۹۰۴، ۲۹۰۷، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۴، ۲۸۸۹، ۲۸۹۷، (ج۔۶) ۳۳۹۲، (ج۔۹) ۵۲۰۵

فتاوٰی رضویہ اور فتاوٰی رشیدیہ ۔۔ تقابلی جائزہ: (ج۔۱۰) ۵۶۹۶

فتاوٰی رضویہ کا موضوعاتی جائزہ: (ج۔۵) ۳۱۱۰

فتاوٰی سراجیہ: (ج۔۲) ۷۰۴، ۷۰۸، (ج۔۳) ۱۶۰۵، ۱۷۰۹، ۱۷۶۱، (ج۔۸) ۴۶۴۴، ۴۶۴۶، ۴۶۴۷، (ج۔۹) ۵۱۸۲

فتاوٰی شافعیہ: (ج۔۳) ۱۷۰۶، ۱۷۶۱

فتاوٰی صبغت اللہ: (ج۔۲) ۶۰۲

فتاوٰی عالمگیری: (ج۔۲) ۶۸۷، ۷۳۱، (ج۔۴) ۲۰۵۵، ۲۰۷۰، ۲۱۷۶، ۲۱۸۳، ۲۲۰۷، (ج۔۵) ۲۵۶۹، (ج۔۶) ۳۶۹۷، (ج۔۸) ۴۶۱۳، ۴۶۳۷، ۴۶۳۹ _ ۴۶۴۰، ۴۶۴۲، ۴۶۴۴ _ ۴۶۴۷، (ج۔۹) ۵۳۶۸، (ج۔۱۰) ۵۶۶۶

فتاوٰی عزیزی: (ج۔۹) ۵۲۵۲

فتاوٰی عمریہ بطریقۃ العالیہ: (ج۔۶) ۳۲۶۰ _ ۳۲۶۱

فتاوٰی غرائب: (ج۔۲) ۷۰۴، ۷۰۸، (ج۔۳) ۱۶۰۵، ۱۶۱۳، ۱۷۰۹، ۱۷۶۱

فتاوٰی غوثیہ: (ج۔۸) ۴۶۳۳،

فتاوٰی غیاثیہ: (ج۔۲) ۷۰۵، (ج۔۳) ۱۶۰۵، ۱۷۰۵، ۱۷۰۹، ۱۷۶۱، (ج۔۸) ۴۶۴۰

فتاوٰی قاضی خان: (ج۔۸) ۴۶۳۳

فتاوٰی کبریٰ: (ج۔۲) ۷۰۸، (ج۔۳) ۱۶۰۵، ۱۷۰۹، ۱۷۶۱

فتاوی مالابدمنہ: (ج_۸)۴۶۴۵_۴۶۴۶

فتاوی مجددیہ نعیمیہ: (ج_۶)۳۶۶۹، ۳۷۰۷

فتاوی مسعودی: (ج_۱) ۴۶۴، (ج_۵) ۲۹۱۲، (ج_۶) ۳۵۴۶، ۳۶۳۵

فتاوی مظہریہ: (ج_۱) ۴۶۴، (ج_۵) ۲۹۰۴، (ج_۶) ۳۳۷۷، ۳۶۳۵

فتاوی ولوالجی: ۱۶۰۵

فتح الباری: (ج_۲)۵۲۲، ۷۳۱، ۷۳۳_۷۳۴، (ج_۶) ۳۶۲۲، (ج_۸)۴۷۸۶_۴۷۸۷

فتح البیان: (ج_۲)۷۳۵

فتح الرحمٰن: (ج_۱۰)۵۸۰۰

فتح الرحمٰن بشرح صلاۃ ابی الفتیان: (ج_۶)۳۲۱۵

الفتح السماوی بتخریج احادیث تفسیر القاضی البیضاوی: (ج_۲)۶۴۴

الفتح الطری الجنی فی بعض مآثر شیخنا الشیخ عبدالغنی: (ج_۶) ۳۱۷۲

فتح العجیل فی مدارج التکمیل: (ج_۶)۳۴۳۶، ۳۵۵۹

فتح العلیم فی الفرق بین الموجب واسلوب الحکیم: (ج_۶) ۳۲۱۵

فتح الفضل: (ج_۶)۳۴۳۹، ۳۵۰۴، ۳۵۹۰

فتح القدیر: (ج_۹)۵۴۱۹

فتح القدیر بشرح حزب الشاذی الکبیر: (ج_۲) ۷۰۸، ۷۳۳، (ج_۳)۱۶۱۱، (ج_۶)۳۱۷۲، (ج_۸)۴۶۴۲، ۴۶۴۴

فتح القریب: (ج_۶)۳۱۷۹

فتح القوی فی ذکر اسانید: (ج_۶)۳۲۰۳، ۳۲۱۸

فتح القوی فی نسب آباء النبی: (ج_۶)۳۶۵۴

الفتح المبین علی قصیدۃ العیدروس فخر الدین: (ج_۶)۳۲۱۳، ۳۲۱۵

الفتح المبین فی الرد علی تریاق المحبین: (ج_۵)۲۶۸۰

فتح المبین لشرح الاربعین: (ج_۲)۵۴۳، ۶۴۱

فتح الملہم: (ج_۲)۷۳۵

فتح المنان شرح قصیدۃ وسیلۃ الفوز والامان فی مدح صاحب الزمان: (ج_۶)۳۱۷۹

الفتح الوہبی شرح تاریخ العتبی (شیخ احمد منینی): (ج_۶) ۳۱۷۹

الفتنۃ الکبریٰ: (ج_۱۰)۵۷۸۰

فتوح الغیب: (ج_۱) ۸۴، (ج_۳) ۱۵۶۷، (ج_۵) ۲۷۴۳، (ج_۶) ۳۱۵۳، (ج_۷) ۴۰۴۶، (ج_۹) ۵۰۳۶، ۵۳۳۴، ۵۳۳۸، ۵۵۴۴

الفتوحات السنیہ: (ج_۵)۲۸۶۰

فتوحات الغیبیہ فی شرح عقائد الصوفیہ: (ج_۶)۳۴۳۶، ۳۵۵۹

فتوحات فیروزشاہ: (ج_۴)۲۰۵۱، ۲۰۶۴

فتوحات مکیہ: (ج_۱) ۱۹۵، (ج_۲)۵۳۶، ۵۵۰، ۵۷۰، ۵۸۳، ۵۹۲، ۶۰۵، ۶۱۹، ۶۲۸، ۶۳۹، ۶۴۲، ۶۴۶، ۶۴۹، ۶۵۲، ۶۵۶، ۶۵۹، ۶۶۱، ۹۲۱، (ج_۳) ۱۵۵۶، (ج_۵) ۲۶۸۳، ۲۶۹۷، ۲۹۳۱، (ج_۶) ۳۱۶۸، ۳۱۷۰، ۳۱۷۳، ۳۱۸۷، ۳۲۸۶، ۳۷۰۶، (ج_۷) ۴۱۰۹، ۴۱۱۴، (ج_۸)۴۹۶۱، (ج_۹) ۵۱۵۶، ۵۲۵۰، ۵۲۷۱، ۵۲۷۳، (ج_۱۰)۵۷۹۱

فتویٰ توکلی: (ج_۱۰) ۵۹۶۸

فتوی درخانی: (ج_۶) ۳۷۴۰

فرائض الاسلام: (ج_۶) ۳۴۲۱، ۳۶۶۶

الفرح بعد الشدت: (ج_۵) ۲۸۸۳

فرحت الناظرین: (ج_۴) ۱۹۸۶، ۲۵۱۴، (ج_۹) ۵۵۳۰، ۵۵۶۰، (ج_۱۰) ۵۷۶۸، ۵۷۷۱، ۵۷۷۳

فردوس الاخبار: (ج_۲) ۵۱۳، ۵۱۶، ۵۳۷، ۵۵۱، ۵۵۷، ۵۶۰، ۵۶۷، ۵۷۱_۵۷۳، ۵۷۸، ۵۸۶، ۶۰۳، ۶۱۱، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۹، ۶۴۲، ۶۴۴_۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۰، ۶۵۵، ۶۵۷، (ج_۷) ۴۲۸۳، ۴۳۱۷

فردوس العارفین: (ج_۶) ۳۴۵۳، ۳۴۵۵_۳۴۵۶، ۳۴۶۰، ۳۴۷۰، ۳۵۰۳_۳۵۰۴، ۳۵۹۰، ۳۶۹۷_۳۷۰۰، ۳۷۰۲، ۳۷۰۵

فرع استارة عن جواب الرسالة: (ج_۶) ۳۲۱۴

الفرق المؤذن بالطرب فی الفرق بین العجم والعرب: (ج_۶) ۳۱۷۲

فرمودات حضرت مجدد الف ثانی: (ج_۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۳۵

فسانۂ سلطنت مغلیہ: (ج_۴) ۲۰۳۷، (ج_۵) ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، ۲۵۸۱، (ج_۸) ۴۹۰۹

فصل الخطاب (خواجہ محمد پارسا): (ج_۶) ۳۷۹۷، (ج_۹) ۵۲۶۰

فصوص: (ج_۱) ۳۵۳

فصوص الحکم: (ج_۱) ۴۴۳، (ج_۲) ۱۱۰۰، ۱۱۱۹، (ج_۴) ۲۰۰۳، (ج_۵) ۲۶۰۷، ۲۹۳۱، ۳۰۲۵، ۳۰۴۲، ۳۰۸۵، (ج_۶) ۳۱۵۵، ۳۱۷۰، ۳۲۸۶، ۳۳۰۲، (ج_۷) ۴۰۵۱، (ج_۸) ۴۹۴۴، ۴۹۶۰، (ج_۹) ۵۲۲۷، ۵۲۵۰، ۵۲۷۱، ۵۲۷۴، (ج_۱۰) ۵۷۹۱

فصول الشاشی: (ج_۸) ۴۶۳۷

فصول ستہ: (ج_۲) ۸۲۹، (ج_۳) ۱۶۵۲، (ج_۵) ۳۰۶۶_۳۰۶۷

فضائل ابی حنیفہ: (ج_۲) ۷۲۷

فضائل اعمال: (ج_۶) ۳۳۹۳

فضائل الانام من رسائل حجۃ الاسلام: (ج_۲) ۶۴۱

فضائل ربیع: (ج_۶) ۳۵۲۳

فضائل نماز: (ج_۱) ۵۳

الفقرات الاحراریہ: (ج_۵) ۲۶۷۸

فقرِ محمدی: (ج_۳) ۱۸۶۷

فقہ اسلامی کی تاریخ تدوین: (ج_۱۰) ۵۹۵۶

فقہ القلوب ومعراج الغیوب: (ج_۶) ۳۱۹۹

الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: (ج_۲) ۷۳۴

فقہ وتصوف: (ج_۶) ۳۳۷۰، (ج_۱۰) ۵۷۶۰، ۵۷۶۳

فقہائے ہند: (ج_۴) ۲۰۵۷

فقیہ اسلام: (ج_۱) ۵۴

فکر اقبال: (ج_۵) ۲۹۴۵

فکر سعید: (ج_۶) ۳۰۶۴

الفکوک (ابن عربی): (ج_۲) ۶۲۸

فلسفۂ اسلام: (ج_۵) ۳۰۰۸، ۳۰۱۰، ۳۰۱۴_۳۰۱۵

فلسفۂ شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ: (ج_۶) ۳۷۹۲

فلسفیانِ اسلام: (ج_۵) ۲۵۷۶

فناہ وبقا: (ج_۲) ۱۱۷۹

الفوائدالجلیلہ فی نظم الرسالۃ الوضعیہ: (ج-۵)۲۶۸۸
فوائدالجلیلۃ: (ج-۶)۳۲۰۰
الفوائد الجلیلۃ فی مسلسلات ابن عقیلہ: (ج-۶) ۳۱۹۴، ۳۱۹۹، ۳۲۰۲، ۳۲۱۹، (ج-۱۰)۶۳۷۸، ۶۳۸۲
الفوائدالسعیہ فی الفوائدالنحویہ: (ج-۶)۳۱۸۰
فوائدالفرائد، منظومۃ فی العقائد: (ج-۶)۳۱۷۱
فوائد الفواد: (ج-۲) ۹۸۷، (ج-۴) ۲۰۵۸، (ج-۱۰) ۵۸۳۳-۵۸۳۴
فوائدالنیل بفضائل الخیل: (ج-۶)۳۱۵۹
فوائدشریعت: (ج-۸)۴۶۴۳
فوائدضابطہ دراثبات رابطہ: (ج-۱۰)۶۱۰۹
فوائدعثمانی: (ج-۱۰)۵۹۴۲
فوائدفقیراللہ: (ج-۶)۳۴۳۶، ۳۵۵۹
فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی: (ج-۱) ۱۸۰، (ج-۲)۷۶۹، (ج-۵)۲۶۲۹، (ج-۸)۴۹۱۰، (ج-۱۰) ۶۱۶۳، ۶۲۲۶
فہرس الفہارس والاثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات: (ج-۵)۲۶۸۵، ۲۶۹۳، ۲۷۰۰-۲۷۰۳، (ج-۶)۳۱۷۳، ۳۱۷۹-۳۱۸۰، ۳۱۹۰، ۳۲۰۱، ۳۲۰۳، ۳۲۱۰، ۳۲۱۷، ۳۲۱۹، ۳۲۳۲
فہرس الکتب العربیۃ الموجودۃ بالدارر: (ج-۵) ۲۷۰۰، (ج-۶)۳۲۱۹
فہرس المخطوطات العربیۃ فی مکتبۃ الاوقاف العامۃ فی بغداد: (ج-۵)۲۷۰۰
فہرس مخطوطات الحدیث الشریف وعلومہ فی مکتبۃ الملک عبدالعزیز بالمدینۃ المنورہ: (ج-۵) ۲۷۰۰، (ج-۶) ۳۲۰۱، ۳۲۱۹
فہرس مخطوطات بعض المکتبات الخاصۃ فی الیمن: (ج-۶) ۳۲۱۷، ۳۲۱۹
فہرس مخطوطات دارالکتب الظاہریۃ، قسم التصوف: (ج-۵) ۲۷۰۰، ۲۷۰۳-۲۷۰۴، (ج-۶)۳۲۰۱، ۳۲۱۷، ۳۲۱۹
فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ: (ج-۵) ۲۷۰۰، (ج-۶)۳۱۶۷، ۳۱۷۳، ۳۱۹۰، ۳۲۰۲، ۳۲۱۹
الفہرست: (ج-۵)۳۰۲۵
الفہرست (ابن ندیم): (ج-۹)۵۱۹۶
فہرست المخطوطات العربیۃ المصورۃ الموجودۃ بمکتبۃ المخطوطات لجامعۃ الکویت: (ج-۵)۲۷۰۰
فہرست المخطوطات دارالکتب المصریۃ: (ج-۵)۲۷۰۰، (ج-۶)۳۱۷۳، ۳۱۷۵، ۳۱۸۰، ۳۱۹۰، ۳۲۰۲، ۳۲۱۹، ۳۲۲۷، ۳۲۳۲
فہرست مخطوطات ورسائل سبعہ: (ج-۱۰)۶۱۶۲
فہرست مشروح بعض کتب نفیسہ قلمیہ: (ج-۵)۲۶۵۱
فہرس التوالیف: (ج-۱۰)۵۷۰۷
فہرس المکتبۃ الازہریۃ: (ج-۶)۳۲۱۷، ۳۲۱۹، ۳۲۲۷
فہرس کتب الضعفاء الکبیر: (ج-۲)۶۴۴
فہرست تمہیدات: (ج-۲)۶۵۰
فی ظلال القرآن: (ج-۲)۱۲۱۷، ۱۱۶۴
فیروز اللغات: (ج-۱)۱۹۳، (ج-۷)۴۰۴۴
فیض الباری: (ج-۲)۳۳۷
فیض البرکات من جن المکتوبات: (ج-۵) ۲۶۲۰،

(ج۔۹) ۵۲۵۴

فیض القدوس فی مناقب شیخ بن عبداللہ العیدروس: (ج۔۶) ۳۲۱۴

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: (ج۔۲) ۷۲۹، (ج۔۷) ۴۳۲۱، ۴۳۲۷، ۴۳۴۷، ۴۳۴۹، ۴۳۷۴

فیض الکریم: (ج۔۵) ۲۷۳۱، (ج۔۱۰) ۵۹۴۰

فیض المنان فی معنیٰ لیس فی الامکان ابدع مما کان: (ج۔۶) ۳۲۰۰

الفیض الوارد علی روضہ مرثیہ مولانا خالد: (ج۔۴) ۲۵۰۹، (ج۔۶) ۳۷۹۸

فیض باری: (ج۔۹) ۵۵۵۷

فیضان امام ربانی: (ج۔۲) ۱۲۴۶

فیوضات حسنیہ: (ج۔۱۰) ۵۹۰۲، ۵۹۰۷_۵۹۰۸

فیوض الحرمین: (ج۔۵) ۳۰۹۴، ۳۰۹۳، (ج۔۶) ۳۳۶۰، (ج۔۱۰) ۵۷۶۲

فیض محمدی وسلوک مسعودی: (ج۔۶) ۳۳۶۸، ۳۳۹۶

الفیوضات الاحمدیۃ فی المراقبات الاحمدیہ (مخطوطہ): (ج۔۵) ۲۶۷۴

الفیوضات الملکیہ لحب الدولۃ المکیہ: (ج۔۵) ۲۵۷۳، ۲۵۷۹

فیوضات الہیہ: (ج۔۶) ۳۴۳۶، ۳۵۵۹

الفیوضات خالدیہ: (ج۔۴) ۲۵۰۹

فیہ ما فیہ: (ج۔۲) ۵۸۲، ۵۸۴، ۶۰۲، ۶۳۱، ۶۴۸_۶۴۹، ۶۵۴، ۶۶۲، (ج۔۵) ۳۰۱۷

ق

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حالات علمی خدمات: (ج۔۱) ۱۱۱، (ج۔۱۰) ۵۸۹۳

قاضی فتح اللہ شطاری (علیم الدین نقشبندی): (ج۔۶) ۳۸۲۴

قاموس: (ج۔۷) ۴۳۹۳

القاموس الفرید: (ج۔۵) ۲۹۷۹، ۳۰۱۲_۳۰۱۳، ۳۰۱۷،

القاموس المدرسی: (ج۔۵) ۳۰۱۳

قاموس المشاہیر: (ج۔۵) ۲۵۷۳، ۲۵۸۱

قائداعظم کا مسلک: (ج۔۱) ۵۷

قبلۂ احرار وابرار: (ج۔۹) ۵۰۵۷

قدح الرند وقدح الزند: (ج۔۴) ۲۴۵۱، (ج۔۵) ۲۸۰۳

قدسیات داؤدیہ: (ج۔۲) ۵۱۹، ۵۳۸، ۵۸۰، ۶۲۰

قدسیہ: (ج۔۱) ۲۳۵، ۲۵۵، (ج۔۶) ۳۲۹۸، (ج۔۱۰) ۶۱۵۴

القدوری: (ج۔۸) ۴۶۴۵

قدیم سندھ: (ج۔۶) ۳۷۰۵، ۳۵۷۲

القرآن: (ج۔۱) ۵۹، ۷۴، ۷۸، ۹۱، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۲۷، ۱۵۳_۱۵۴، ۱۶۰_۱۶۲، ۱۶۴، ۱۷۱، ۱۷۵_۱۸۱، ۱۸۶، ۱۸۹_۱۹۷، ۲۱۶، ۲۵۹_۲۶۱، ۲۶۸، ۳۰۲، ۳۱۹_۳۲۰، ۳۷۹، ۳۸۴، ۴۰۶، ۴۳۰، ۴۳۸، (ج۔۲) ۶۴۶، ۶۵۵، ۷۲۴، ۷۳۰، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۶۸_ ۷۶۹، ۸۰۷_ ۸۰۸، ۸۱۰_۸۱۳، ۸۵۳_۸۵۴، ۸۶۸، ۸۸۵_۸۸۶، ۹۱۵_ ۹۱۶، ۹۲۶، ۹۳۰، ۹۳۹، ۹۴۸، ۹۵۰_۹۵۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۹_ ۱۰۱۱، ۱۰۱۷، ۱۰۵۰، ۱۰۵۴، ۱۰۵۶_ ۱۰۵۷،

۱۰۶۳_۱۰۶۴، ۱۰۶۹، ۱۰۷۳، ۱۰۸۳، ۱۰۸۸، ۱۰۹۰،
۱۱۰۱، ۱۱۱۲_۱۱۱۴، ۱۱۱۸، ۱۱۲۲_۱۱۲۳، ۱۱۲۷، ۱۱۲۹_۱۱۳۰،
۱۱۴۱، ۱۱۴۵، ۱۱۴۸، ۱۱۵۰_۱۱۵۱، ۱۱۵۸_۱۱۶۰، ۱۱۶۳،
۱۱۶۶، ۱۱۶۹_۱۱۷۱، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱_۱۱۸۲، ۱۱۹۷_۱۲۰۰،
۱۲۰۳، ۱۲۱۳، ۱۲۱۶_۱۲۱۷، ۱۲۱۹، ۱۲۲۷، ۱۲۳۴_۱۲۳۵،
۱۲۵۹_۱۲۶۲، (ج_۳) ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۶۹، ۱۴۱۴،
۱۴۱۸، ۱۴۴۰، ۱۴۵۰، ۱۴۶۳، ۱۴۶۶، ۱۴۷۴_۱۴۷۵،
۱۴۹۰_۱۴۹۱، ۱۴۹۳_۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۳_۱۵۰۶،
۱۵۲۶، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳، ۱۵۳۷، ۱۵۴۶_۱۵۴۸، ۱۵۵۰،
۱۵۶۷، ۱۵۷۲، ۱۵۷۵_۱۵۸۲، ۱۵۸۶_۱۵۸۷، ۱۵۹۰،
۱۶۲۳، ۱۶۲۶، ۱۶۳۱_۱۶۳۳، ۱۶۴۰_۱۶۴۲، ۱۶۴۴_
۱۶۴۶، ۱۶۴۹، ۱۶۵۱، ۱۶۵۴، ۱۶۵۹_۱۶۶۲، ۱۶۶۷،
۱۶۷۱_۱۶۷۳، ۱۶۸۷، ۱۶۸۹_۱۶۹۰، ۱۶۹۳، ۱۶۹۵،
۱۷۰۱_۱۷۰۲، ۱۷۱۴، ۱۷۲۰_۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۶،
۱۷۳۰، ۱۷۳۹، ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۷۴۷، ۱۷۵۱، ۱۷۵۶_
۱۷۵۷، ۱۷۶۴، ۱۷۷۰، ۱۷۷۹_۱۷۸۰، ۱۷۸۲_
۱۷۸۳، ۱۷۸۷_۱۷۹۰، ۱۷۹۳_۱۷۹۵، ۱۷۹۷_
۱۸۰۱، ۱۸۰۵، ۱۸۱۷، ۱۸۲۳، ۱۸۲۵، ۱۸۳۵، ۱۸۳۷،
۱۸۳۹، ۱۸۴۱، ۱۸۵۶، ۱۸۶۸، ۱۸۷۰، ۱۸۷۳، ۱۸۸۸،
(ج_۴) ۱۸۹۲، ۱۸۹۶، ۱۹۴۳_۱۹۴۶، ۱۹۵۱، ۱۹۵۵،
۱۹۵۸، ۱۹۶۰_۱۹۶۱، ۱۹۸۵؛ ۱۹۹۵، ۱۹۹۷، ۲۰۰۷،
۲۰۱۲، ۲۰۱۹، ۲۰۳۷، ۲۰۴۴، ۲۰۵۳، ۲۰۶۰_۲۰۶۲،
۲۰۶۵، ۲۱۱۶، ۲۱۲۲_۲۱۲۳، ۲۱۳۱، ۲۱۳۶، ۲۱۵۴، ۲۱۵۹،
۲۱۷۲، ۲۱۸۴، ۲۱۹۳، ۲۲۰۱، ۲۲۰۵، ۲۲۱۱، ۲۲۲۴، ۲۲۲۸،
۲۲۳۱، ۲۲۳۴، ۲۲۳۸، ۲۲۴۱، ۲۲۵۴، ۲۲۶۵_۲۲۶۶،
۲۲۷۰_۲۲۷۲، ۲۲۷۵، ۲۲۸۰، ۲۲۸۲، ۲۲۸۴، ۲۲۸۷،
۲۲۹۳، ۲۲۹۶، ۲۲۹۸_۲۲۹۹، ۲۳۰۱، ۲۳۰۵، ۲۳۰۷_
۲۳۰۹، ۲۳۱۵، ۲۳۱۸_۲۳۳۲، ۲۳۳۴_۲۳۳۵،
۲۳۳۹_۲۳۴۰، ۲۳۴۲، ۲۳۴۴، ۲۳۴۷_۲۳۴۸،

۲۳۵۱، ۲۳۶۱_۲۳۶۳، ۲۳۶۹_۲۳۷۱، ۲۳۷۴،
۲۳۸۴، ۲۳۹۴، ۲۴۰۱، ۲۴۰۴، ۲۴۱۴، ۲۴۱۸، ۲۴۲۰،
۲۴۲۷، ۲۴۴۱، ۲۴۵۰، ۲۴۵۸_۲۴۵۹، ۲۴۷۰، ۲۴۸۲،
۲۴۸۵، ۲۴۸۸، ۲۴۹۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۵، ۲۵۰۷، ۲۵۲۴،
۲۵۲۸، (ج_۵) ۲۵۳۹، ۲۵۵۳، ۲۵۵۶، ۲۵۶۱، ۲۵۹۰،
۲۵۹۷، ۲۵۹۹، ۲۶۱۷_۲۶۱۸، ۲۶۲۱، ۲۶۲۵، ۲۶۳۲،
۲۶۴۱، ۲۶۵۸، ۲۶۷۰، ۲۶۹۱_۲۶۹۲، ۲۶۹۴، ۲۷۰۴،
۲۷۰۶، ۲۷۰۹، ۲۷۱۲، ۲۷۱۶، ۲۷۱۹، ۲۷۲۳، ۲۷۳۲،
۲۷۳۴، ۲۷۵۳، ۲۷۵۵، ۲۷۵۷، ۲۷۶۰، ۲۷۶۲،
۲۷۶۵_۲۷۶۶، ۲۷۷۰_۲۷۷۲، ۲۷۹۴، ۲۸۲۴،
۲۸۲۶، ۲۸۳۷، ۲۸۴۴، ۲۸۶۵_۲۸۶۷، ۲۸۷۰،
۲۸۸۷، ۲۹۱۴_۲۹۱۵، ۲۹۱۸، ۲۹۲۲، ۲۹۳۱، ۲۹۳۴،
۲۹۵۴، ۲۹۵۶، ۲۹۱۳، ۲۹۷۲، ۲۹۷۷، ۲۹۸۰_
۲۹۸۱، ۲۹۸۵، ۲۹۸۹_۲۹۹۰، ۲۹۹۵، ۳۰۰۸، ۳۰۱۳_
۳۰۱۵، ۳۰۵۰_۳۰۵۱، ۳۰۵۶، ۳۰۷۲، ۳۰۷۶_
۳۰۷۷، ۳۰۷۹، ۲۰۸۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۷، ۳۰۹۹، ۳۱۰۱،
۳۱۰۸، (ج_۶) ۳۱۲۸، ۳۱۳۶، ۳۱۴۰، ۳۱۴۵، ۳۱۵۹،
۳۱۷۵_۳۱۷۶، ۳۱۸۰، ۳۱۸۲، ۳۱۸۶_۳۱۸۷،
۳۱۹۳، ۳۱۹۵، ۳۱۹۷، ۳۲۲۸، ۳۲۳۰، ۳۲۳۳،
۳۲۵۶، ۳۲۶۵، ۳۲۶۸_۳۲۷۰، ۳۲۹۸، ۳۳۲۵_
۳۳۲۶، ۳۳۳۰، ۳۳۳۴، ۳۳۴۲، ۳۳۴۷، ۳۳۴۹،
۳۳۵۸، ۳۳۶۱، ۳۳۶۳_۳۳۶۴، ۳۳۷۲، ۳۳۸۱_
۳۳۸۲، ۳۳۸۶_۳۳۸۷، ۳۳۸۹، ۳۳۹۷، ۳۴۱۱،
۳۴۳۴، ۳۴۳۸، ۳۴۴۵، ۳۴۴۸، ۳۴۵۳، ۳۴۵۷،
۳۴۶۷، ۳۴۶۹، ۳۴۸۰، ۳۵۲۵، ۳۵۳۱، ۳۵۳۳_
۳۵۴۴، ۳۵۴۴، ۳۵۴۶، ۳۵۷۶، ۳۵۸۶، ۳۵۸۹،
۳۵۹۴، ۳۵۹۸، ۳۶۲۷، ۳۶۳۵، ۳۶۳۹، ۳۶۴۵،
۳۶۴۸، ۳۶۵۰_۳۶۵۱، ۳۶۶۰، ۳۶۶۷، ۳۶۷۳،
۳۶۷۹، ۳۶۸۰_۳۶۸۱، ۳۶۸۳، ۳۶۹۷_۳۶۹۸،

۳۷۱۶، ۳۷۲۰، ۳۷۳۰، ۳۷۳۲ ـ ۳۷۳۳، ۳۷۴۵ ـ
۳۷۴۷، ۳۷۸۰، ۳۷۸۳، ۳۸۰۰، ۳۸۰۶، ۳۸۰۹،
۳۸۱۴، ۳۸۱۹ ـ ۳۸۲۱، ۳۸۲۳، ۳۸۳۲، ۳۸۳۷،
۳۸۳۹، ۳۸۴۳ ـ ۳۸۴۴، ۳۸۴۸ ـ ۳۸۴۹، ۳۸۵۲،
۳۸۵۸ ـ ۳۸۶۰، ۳۸۶۳، ۳۸۶۵، ۳۸۷۱، ۳۸۷۳،
۳۸۷۶، ۳۸۷۸، ۳۸۹۰، ۳۸۹۴، ۳۹۱۲، ۳۹۱۶،
۳۹۱۹ ـ ۳۹۲۱، ۳۹۲۳، ۳۹۲۵، ۳۹۳۰، ۳۹۳۳،
۳۹۷۷، (ج_۷) ۳۹۹۰، ۳۹۹۹ ـ ۴۰۰۰، ۴۰۰۷،
۴۰۱۶، ۴۰۱۸ ـ ۴۰۱۹، ۴۰۲۱ ـ ۴۰۲۲، ۴۰۲۸ ـ ۴۰۲۹،
۴۰۳۶ ـ ۴۰۳۷، ۴۰۴۰، ۴۰۴۲، ۴۰۴۳ ـ ۴۰۴۷، ۴۰۵۲ ـ
۴۰۵۳، ۴۰۶۴ ـ ۴۰۶۵، ۴۰۶۹، ۴۰۸۴ ـ ۴۰۸۶، ۴۱۰۰،
۴۱۰۲، ۴۱۰۵ ـ ۴۱۰۸، ۴۱۱۰ ـ ۴۱۱۱، ۴۱۱۴ ـ ۴۱۱۶، ۴۱۲۵ ـ
۴۱۲۸، ۴۱۳۶، ۴۱۳۹، ۴۱۴۰ ـ ۴۱۴۱، ۴۱۵۰ ـ ۴۱۵۲،
۴۱۵۴، ۴۱۵۶، ۴۱۶۳، ۴۱۶۶، ۴۱۶۸، ۴۱۷۲ ـ
۴۱۷۳، ۴۱۷۶، ۴۱۸۳ ـ ۴۱۸۴، ۴۱۸۶، ۴۱۹۹، ۴۲۰۴،
۴۲۰۸ ـ ۴۲۱۰، ۴۲۱۲، ۴۲۳۴، ۴۲۳۷ ـ ۴۲۴۰، ۴۲۴۲ ـ
۴۲۴۳، ۴۲۴۷، ۴۲۴۹ ـ ۴۲۵۰، ۴۲۵۲ ـ ۴۲۵۳،
۴۲۵۵ ـ ۴۲۵۸، ۴۲۶۰، ۴۲۶۳ ـ ۴۲۶۹، ۴۲۷۲ ـ
۴۲۷۴، ۴۲۷۶ ـ ۴۲۷۸، ۴۳۰۱، ۴۳۱۳ ـ ۴۳۱۴،
۴۳۱۶، ۴۳۱۸، ۴۳۳۵، ۴۳۹۷، ۴۴۰۹، ۴۴۱۳،
۴۴۱۸، ۴۴۲۶، ۴۴۳۱، ۴۴۳۴، ۴۴۳۷، ۴۴۳۹ ـ
۴۴۴۱، ۴۴۵۴، ۴۴۵۷، ۴۴۶۴، (ج_۸) ۴۴۸۱، ۴۴۸۴،
۴۴۸۶، ۴۴۹۵، ۴۵۰۲ ـ ۴۵۰۴، ۴۵۰۸، ۴۵۱۲، ۴۵۲۵،
۴۵۳۰ ـ ۴۵۳۱، ۴۵۳۴ ـ ۴۵۳۵، ۴۵۳۸، ۴۵۴۶،
۴۵۵۸، ۴۵۶۹ ـ ۴۵۷۱، ۴۵۸۱، ۴۵۸۴ ـ ۴۵۸۵،
۴۵۸۷، ۴۵۹۳ ـ ۴۵۹۶، ۴۶۰۰، ۴۶۰۲، ۴۶۰۵،
۴۶۰۷، ۴۶۱۱ ـ ۴۶۱۲، ۴۶۱۵، ۴۶۱۸، ۴۶۲۰، ۴۶۲۶ ـ
۴۶۲۷، ۴۶۳۲، ۴۶۳۸، ۴۶۵۴، ۴۶۵۶، ۴۶۶۰،
۴۶۶۷، ۴۶۷۲، ۴۶۷۶، ۴۶۷۸، ۴۶۸۰، ۴۶۸۰،

۴۶۸۲ ـ ۴۶۸۵، ۴۶۸۹، ۴۶۹۷ ـ ۴۶۹۸، ۴۷۰۱ ـ
۴۷۰۲، ۴۷۰۷، ۴۷۰۹، ۴۷۱۱، ۴۷۱۵ ـ ۴۷۱۶، ۴۷۱۸،
۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۴۰، ۴۷۴۲، ۴۷۴۵ ـ ۴۷۴۸،
۴۷۵۱، ۴۷۵۴، ۴۷۵۸ ـ ۴۷۵۹، ۴۷۶۳ ـ ۴۷۶۶،
۴۷۶۸ ـ ۴۷۷۰، ۴۷۸۳، ۴۷۸۸ ـ ۴۷۸۹، ۴۷۹۱،
۴۷۹۴، ۴۷۹۶ ـ ۴۷۹۷، ۴۷۹۹ ـ ۴۸۰۰، ۴۸۰۲،
۴۸۰۴، ۴۸۰۶، ۴۸۰۹ ـ ۴۸۱۰، ۴۸۱۲، ۴۸۱۵، ۴۸۱۷ ـ
۴۷۲۰، ۴۸۲۳، ۴۸۲۶ ـ ۴۸۲۸، ۴۸۳۱ ـ ۴۸۳۲،
۴۸۳۶، ۴۸۵۲، ۴۸۷۲، ۴۸۹۸، ۴۹۰۰ ـ ۴۹۰۱،
۴۹۰۸، ۴۹۱۷، ۴۹۱۹ ـ ۴۹۲۰، ۴۹۲۲، ۴۹۲۶، ۴۹۲۸ ـ
۴۹۳۰، ۴۹۳۳، ۴۹۳۵ ـ ۴۹۳۶، ۴۹۴۱، ۴۹۴۳،
۴۹۴۶، ۴۹۵۰، ۴۹۵۴، ۴۹۵۶، ۴۹۶۰ ـ ۴۹۶۲،
۴۹۶۶، ۴۹۷۱ ـ ۴۹۷۲، ۴۹۷۴، ۴۹۷۷، ۴۹۸۰،
۴۹۸۵، (ج_۹) ۴۹۹۸، ۵۰۱۵، ۵۰۱۸، ۵۰۳۷،
۵۰۴۱، ۵۰۴۹، ۵۰۷۴، ۵۰۷۶، ۵۰۸۰، ۵۰۹۰،
۵۰۹۵، ۵۰۹۸، ۵۱۱۱، ۵۱۲۰، ۵۱۳۰، ۵۱۳۳، ۵۱۵۰،
۵۱۶۴، ۵۱۶۶، ۵۱۷۴ ـ ۵۱۷۵، ۵۱۷۷ ـ ۵۱۷۹،
۵۱۸۵، ۵۱۹۱ ـ ۵۱۹۲، ۵۱۹۵ ـ ۵۱۹۶، ۵۱۹۸ ـ ۵۱۹۹،
۵۲۰۴، ۵۲۰۶ ـ ۵۲۰۹، ۵۲۱۷، ۵۲۲۴ ـ ۵۲۲۵،
۵۲۲۷ ـ ۵۲۳۰، ۵۲۳۴ ـ ۵۲۳۵، ۵۲۴۴ ـ ۵۲۴۵،
۵۲۴۸ ـ ۵۲۴۹، ۵۲۵۱، ۵۲۵۳، ۵۲۵۶، ۵۲۵۸ ـ
۵۲۶۱، ۵۲۶۳ ـ ۵۲۶۴، ۵۲۶۷، ۵۲۶۹، ۵۲۷۳،
۵۲۸۳ ـ ۵۲۸۴، ۵۲۸۷ ـ ۵۲۹۱، ۵۲۹۶ ـ ۵۲۹۸،
۵۳۰۰ ـ ۵۳۰۱، ۵۳۰۴، ۵۳۰۶، ۵۳۰۹ ـ ۵۳۱۰،
۵۳۱۲ ـ ۵۳۱۳، ۵۳۱۶، ۵۳۱۸ ـ ۵۳۲۰، ۵۳۲۲،
۵۳۲۴، ۵۳۳۲ ـ ۵۳۳۴، ۵۳۳۶، ۵۳۴۸ ـ ۵۳۴۹،
۵۳۶۲ ـ ۵۳۶۳، ۵۳۶۵ ـ ۵۳۶۶، ۵۳۶۸، ۵۳۷۲،
۵۳۹۰، ۵۳۹۳، ۵۳۹۵، ۵۳۹۷، ۵۴۰۵ ـ ۵۴۰۶،
۵۴۱۰، ۵۴۱۳، ۵۴۱۵، ۵۴۱۸، ۵۴۲۰ ـ ۵۴۲۱، ۵۴۲۴،

۵۴۲۹، ۵۴۳۶، ۵۴۳۸، ۵۴۴۰، ۵۴۴۳، ۵۴۵۱،
۵۴۵۴، ۵۴۵۹_۵۴۶۰، ۵۴۶۶، ۵۴۷۱، ۵۴۸۵،
۵۴۹۲، ۵۴۹۵_۵۴۹۶، ۵۵۰۴، ۵۵۱۲، ۵۵۱۹،
۵۵۲۸، ۵۵۵۸، ۵۵۶۷، (ج_۱۰) ۵۷۸۱، ۵۷۹۱،
۵۷۹۳، ۵۸۰۰، ۵۸۱۵، ۵۸۱۷، ۵۸۱۹، ۵۸۲۴،
۵۸۲۹، ۵۸۳۳_۵۸۳۴، ۵۹۰۳، ۵۹۰۵، ۵۹۰۷

قرآن، سائنس اور امام احمد رضا: (ج_۵) ۲۸۹۶، ۳۱۱۰

قرآنی محاورات واستعارات: (ج_۶) ۳۶۸۶_۳۶۸۷

قرطبی: (ج_۱) ۵۹

قرۃ العین فی بیان وردالخمیس والاثنین: (ج_۵) ۲۵۷۸، ۲۵۸۰، (ج_۶) ۳۲۰۰

قرۃ العیون فی سیرۃ الامین المامون: (ج_۵) ۲۵۷۸، ۲۵۸۰، (ج_۶) ۳۶۶۶

قسم التصوف: (ج_۶) ۳۲۰۲، ۳۲۱۷

قصائد وخطب: (ج_۶) ۳۱۵۹

قصۃ المشائخ (قلمی): (ج_۱۰) ۵۸۹۰، ۵۹۳۰

قصص القرآن: (ج_۸) ۴۸۴۰،

قصص انبیاء: (ج_۶) ۳۲۶۰

قصیدہ امالی: (ج_۶) ۳۸۹۸

قصیدہ تائیہ شریف (غوث اعظم): (ج_۲) ۱۱۰۵

قصیدہ بردہ شریف: (ج_۶) ۳۲۲۸، (ج_۸) ۴۵۱۲، ۴۹۴۶، (ج_۱۰) ۵۶۴۰، ۵۶۷۳، ۵۹۶۷

قصیدہ چہل کاف: (ج_۶) ۳۶۰۳

قصیدہ مبروزہ: (ج_۶) ۳۴۳۶، ۳۵۵۹

قصیدہ منفرجہ: (ج_۶) ۳۱۶۲

قصیدہ ھمزیہ: (ج_۶) ۳۱۹۶

قصیدۃ ابن بنت میلق: (ج_۵) ۲۶۷۸

قطب الارشاد: (ج_۶) ۳۴۳۶، ۳۵۵۹، ۳۶۵۳

قطبی اور میر قطبی: (ج_۶) ۳۶۶۱

قطرات ترجمہ لمعات: (ج_۵) ۳۰۹۳

قطف الزھر من روض المقولات الحشر: (ج_۶) ۳۲۱۵

قلائد الجواہر (زبیر افضل عثمانی): (ج_۱) ۳۸۵، (ج_۲) ۱۱۰۶_۱۱۰۷

قنیۃ المنیہ علی مذھب ابی حنیفہ: (ج_۲) ۷۲۲، ۷۳۷، ۱۷۶۲، (ج_۸) ۴۶۲۵

قوت القلوب: (ج_۲) ۵۱۳، ۵۳۸، ۵۷۰، ۶۳۳، ۶۴۰، ۶۴۶، ۷۸۹، (ج_۷) ۴۳۱۰_۴۳۱۱، ۴۳۲۲

القول الاشبہ فی حدیث من عرف نفسہ فقد عرف ربہ: (ج_۶) ۳۲۱۵

القول البدیع: (ج_۷) ۴۳۵۱

القول البین الرجیح، عندفقد العصبات تزویج اولی الارحام صحیح: (ج_۶) ۳۱۸۵

القول الجلی فی تذکیر البغی: (ج_۵) ۳۰۹۳، (ج_۶) ۳۳۹۵، ۳۵۲۲

القول الجلی فی ذکر آثار الولی: (ج_۱) ۵۳، (ج_۶) ۳۳۵۹، (ج_۸) ۴۹۰۸، (ج_۱۰) ۵۷۶۲، ۵۷۶۳

القول الجلی کی بازیافت: (ج_۵) ۳۰۹۳

القول السدید فی متصل الاسانید: (ج_۳) ۱۶۷۴، (ج_۶) ۳۱۸۰

القول السنی فی الذب عن الشیخ عبدالغنی: (ج_۵) ۲۶۸۵

القول الصواب بردما سمی بتحریر الخطاب: (ج۔۴)۲۵۰۹
القول الفیصل فی جواز الشهاب من الحربی القاتل: (ج۔۶)۳۶۱۰
القول المرغوب: (ج۔۶)۳۱۸۰
القول الموجز فی حل الملغز: (ج۔۶)۳۱۸۰
القول النفیس فی الجواب عن اسئلۃ ابلیس: (ج۔۶)۳۲۰۰
قول جمیل فی بیان سوا السبل: (ج۔۶)۳۳۹۵
قول حق: (ج۔۶)۳۱۴۵
قیامت نامہ (بحر العلوم لکھنوی): (ج۔۲)۱۰۹۹
قیومیت رسالہ (ابوالحسن زید فاروقی): (ج۔۱۰)۶۱۲۴

ک

کادن دی الو: (ج۔۶)۳۲۷۱
کارنامۂ جہانگیری: (ج۔۴)۱۹۷۵
کاس الراسخین: (ج۔۴)۲۴۱۸
کاسر المخالفین: (ج۔۴)۲۴۹۲
کافیہ: (ج۔۱)۱۶۴، (ج۔۶)۳۳۶۴، (ج۔۹)۵۱۷۸
کامل ابن عدی: (ج۔۲)۹۲۶، ۱۱۲۹، (ج۔۷)۴۳۳۹، ۴۳۵۰، ۴۳۶۲، ۴۳۷۸، ۴۳۸۳
الکامل فی التاریخ: (ج۔۱)۲۱۹۔۲۲۰، (ج۔۲)۸۰۲
الکامل فی ضعفاء الرجال: (ج۔۲)۶۱۳، ۶۵۷
کبیری: (ج۔۲)۷۳۴
کتاب اصفی الموارد من سلسال احوال امام خالد: (ج۔۱۰)۶۳۹۷
کتاب الاذکار: (ج۔۱)۳۲۷۲
کتاب الاسماء والصفات: (ج۔۵)۲۸۸۳
کتاب الامثال فی الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم: (ج۔۲)۵۷۶، ۶۱۴، ۶۴۷، ۶۵۸
کتاب الاہار فی ثبوت "آثار: (ج۔۶)۳۴۳۶، ۳۵۵۹
کتاب الادب والزہد: (ج۔۲)۶۳۴
کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث: (ج۔۲)۷۳۲
کتاب البرزخ (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰)۵۹۶۶
کتاب البہجۃ السنیۃ فی آداب الطریقۃ العلیہ الخالدیہ نقشبندیہ: (ج۔۱۰)۶۳۷۹، ۶۴۱۴
کتاب التراویح: (ج۔۱۰)۵۸۰۶
کتاب الترغیب: (ج۔۵)۲۸۸۳
کتاب التعلیم: (ج۔۶،۳۴۱۵
کتاب التفکر: (ج۔۲)۶۳۳
کتاب الثقات: (ج۔۲)۵۴۶، ۵۴۹، ۶۲۳، ۶۴۲، ۶۶۰،
کتاب الجمع بین الشریعہ والحقیقہ: (ج۔۱)۱۹۲
کتاب الحج (امام محمد): (ج۔۵)۲۸۸۳
کتاب الخراج (امام ابو یوسف): (ج۔۵)۲۸۸۳
کتاب الدعوات: (ج۔۳)۱۱۳۳، (ج۔۸)۴۸۳۳،
کتاب الزکوٰۃ: (ج۔۶)۳۶۲۸
کتاب الزہد: (ج۔۱)۱۹۰، (ج۔۲)۵۱۶، ۶۳۳۔۶۳۴، ۶۴۳، ۶۴۶، ۶۶۲
کتاب السلوک لمعرفۃ دول الملوک: (ج۔۵)۲۸۵۶۔۲۸۵۷

کتاب السنۃ: (ج۔۲) ۵۵۱، ۵۹۶، ۶۴۲، ۶۴۷، ۶۵۳

کتاب الشفا فی تعریف حقوق مصطفیٰ (قاضی عیاض): (ج۔۲) ۵۹۸، ۶۲۵، ۶۵۴، ۶۶۱، (ج۔۵) ۲۸۸۶

کتاب الصدق: (ج۔۷) ۴۴۴۲

کتاب الصیام: (ج۔۶) ۳۶۲۸

کتاب العظمۃ: (ج۔۲) ۵۱۴، ۶۳۳

کتاب العقل (داؤد بن المحبر): (ج۔۲) ۵۸۷

کتاب العلم: (ج۔۲) ۶۳۵، ۱۱۲۹

کتاب الفردوس: (ج۔۲) ۵۳۶

کتاب المحبت: (ج۔۱) ۵۳

کتاب المسلسلات عند المحدثین: (ج۔۶) ۳۲۰۲، ۳۲۱۹

کتاب الموضوعات: (ج۔۲) ۵۹۳، ۵۹۵، ۶۱۵، ۶۵۸، (ج۔۷) ۴۳۰۲، ۴۳۲۰

کتاب الآثار (امام محمد): (ج۔۵) ۲۸۸۳

کتاب الآثار (ابن حجر عسقلانی): (ج۔۳) ۱۶۶۲

کتاب انساب الانجاب: (ج۔۱۰) ۶۳۶۱

کثیب الانوار فی ذکر اللہ العزیز الجبار: (ج۔۶) ۳۲۰۰

کرامات اولیاء: (ج۔۱) ۸۴، (ج۔۵) ۲۷۴۳، (ج۔۹) ۵۵۴۳

کرامات اہل حدیث: (ج۔۶) ۳۳۲۴

کرامات صحابہ: (ج۔۳) ۱۸۶۸

کرامات مجدد الف ثانی: (ج۔۲) ۱۳۶۷، ۱۳۶۹

کرامات وارشادات مجدد الف ثانی: (ج۔۵) ۲۸۳۰

کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ: (ج۔۶) ۳۲۶۷

کریما: (ج۔۶) ۳۷۳۸

کشاف اصطلاحات الفنون: (ج۔۸) ۴۸۳۴

الکشاف: (ج۔۲) ۷۵۱

کشف الاستار عن زوائد البزار: (ج۔۲) ۶۳۵، (ج۔۷) ۴۳۲۲

کشف الاسرار: (ج۔۲) ۷۳۰

کشف الاشکال فی مسالۃ الافعال: (ج۔۶) ۳۲۰۰

کشف البدایات والنہایات: (ج۔۲) ۲۷۶۲

کشف الحقائق: (ج۔۲) ۵۸۹، ۶۵۱

کشف الحوبۃ فی معنی الاوبۃ: (ج۔۶) ۳۲۰۰

کشف الخفاء: (ج۔۲) ۶۰۱، ۶۰۹، ۶۲۷، ۶۵۴، ۶۵۷، ۶۵۹، ۶۶۱، (ج۔۷) ۴۳۰۷، ۴۳۲۱،

کشف الستار عن زوائد البزار: (ج۔۲) ۶۴۳

کشف الظنون: (ج۔۵) ۲۸۴۷، ۲۸۵۰، ۲۸۵۵۔۲۸۵۷، (ج۔۹) ۵۱۹۶

کشف الغطاء حسن اذہان الافسہا: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۴) ۲۴۵۴، (ج۔۶) ۳۴۴۴

کشف الغطاء عن اذہان اغبیاء: (ج۔۴) ۲۴۳۹، (ج۔۵) ۲۷۹۹، (ج۔۹) ۵۳۴۰

کشف الغطاء عن وجوہ الخطاء: (ج۔۵) ۲۶۹۹، ۳۰۸۰، (ج۔۸) ۴۵۹۸، ۴۶۱۳

کشف الغمہ: (ج۔۴) ۲۳۹۸

کشف الغین فی شرح رباعیین: (ج۔۵) ۲۶۰۵، (ج۔۱۰) ۶۱۵۴، ۶۱۵۹

کشف الکامن فی علم الباطن: (ج۔۶) ۳۴۴۲، ۳۵۲۱،

کشف المبہم: (ج۔۸) ۴۶۲۷

کشف المحجوب: (ج۔۱) ۳۳۷، (ج۔۲) ۵۲۰، ۵۸۳، ۶۳۵، ۶۴۹، ۷۳۷، ۹۸۷، ۱۲۱۶، (ج۔۳) ۱۵۶۷، (ج۔۵) ۲۶۴۳، ۲۶۵۰، ۳۰۵۳، ۳۰۷۲، (ج۔۷) ۴۳۵۲، ۴۴۳۸، (ج۔۹) ۵۴۵۹، (ج۔۱۰) ۵۸۰۳، ۵۸۳۳، ۶۱۱۹

کشف المعارف: (ج۔۵) ۲۶۳۰

کشف لآثار الشریفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ: (ج۔۲) ۷۲۷

کفایہ: (ج۔۸) ۴۶۴۶

کفایۃ الغلام: (ج۔۲) ۷۰۸، (ج۔۵) ۲۶۹۷

الکلام المنجی بہ رد ایرادات البرزنجی: (ج۔۲) ۸۶، (ج۔۴) ۲۴۵۴، ۲۴۵۶، (ج۔۵) ۲۶۵۲، ۲۶۹۹، ۲۸۱۴، ۲۸۱۸، (ج۔۹) ۵۳۲۹، ۵۳۴۰، ۵۴۹۷

کلام: (ج۔۴) ۲۵۰۶

کلمات الحق: (ج۔۲) ۱۲۲۹

کلمات الصادقین: (ج۔۱) ۳۱۲۔۳۱۴، (ج۔۷) ۴۱۶۳، ۴۱۶۵، (ج۔۱۰) ۵۷۶۰

کلمات طیبات (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی): (ج۔۱) ۱۱۲، ۳۸۵، (ج۔۳) ۱۳۹۷، (ج۔۴) ۲۴۵۴، ۲۴۷۵، (ج۔۵) ۲۵۷۲، ۲۸۳۱، ۲۸۴۲، (ج۔۱۰) ۵۶۳۶، ۵۶۷۴، ۵۷۸۹

کلمۂ حق: (ج۔۲) ۱۲۴۶

کلیات ابراہیم: (ج۔۶) ۳۳۲۴

کلیات ادیب: (ج۔۶) ۳۴۴۸

کلیات اقبال (اردو): (ج۔۲) ۱۲۶۳، (ج۔۳) ۱۴۰۶، (ج۔۵) ۲۵۷۹، ۳۰۰۸۔۳۰۱۲، ۳۰۱۴۔۳۰۱۵، ۳۰۴۳، ۳۰۴۵، (ج۔۹) ۵۵۷۸

کلیات اقبال (فارسی): (ج۔۵) ۲۵۷۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۹۔۳۰۱۰، ۳۰۱۳۔۳۰۱۸، ۳۰۴۵

کلیات خواجہ باقی باللہ: (ج۔۱) ۳۰۷، ۳۱۰، ۳۵۲، ۳۸۵، (ج۔۳) ۱۴۵۹، (ج۔۶) ۳۳۴۵، ۳۳۹۳، (ج۔۸) ۴۹۴۷، (ج۔۹) ۵۱۹۷، (ج۔۱۰) ۵۶۳۶، ۵۶۷۴، ۶۱۵۴

کلیات دیوان صحیح سالم پشاوری: (ج۔۸) ۴۸۴۱، ۴۸۴۷، ۴۸۵۲، ۴۸۶۲،

الکمال فی احوال الابدال: (ج۔۲) ۱۱۸۰

کمالات عثمانیہ: (ج۔۶) ۳۹۲۰

کمالات فضیلت (از ڈاکٹر محمد افضل جالندھری): (ج۔۱۰) ۶۰۴۶، ۶۰۵۶

کمالات مظہری: (ج۔۴) ۲۴۹۱

کنز الاخیار: (ج۔۶) ۳۷۴۰

کنز الایمان اور دیگر معروف اردو قرآنی تراجم کا تقابلی جائزہ: (ج۔۱) ۵۴، (ج۔۵) ۳۱۱۰

کنز الایمان فی ترجمہ القرآن: (ج۔۵) ۲۸۷۹، ۲۹۱۰، ۲۹۹۰، (ج۔۷) ۴۲۷۷،

کنز الحقائق: (ج۔۱) ۴۱۲، ۴۲۸، (ج۔۵) ۲۵۹۹، (ج۔۸) ۴۵۸۰، ۴۶۴۵، (ج۔۹) ۵۱۷۸، (ج۔۱۰) ۵۶۳۵

کنز الدقائق: (ج۔۲) ۷۰۸، (ج۔۸) ۴۹۴۷،

کنز الصلاۃ فی کیفیۃ الصلاۃ: (ج۔۶) ۳۲۰۰

کنز العمال: (ج۔۱) ۲۱۴، ۲۲۰، (ج۔۲) ۵۸۰، ۶۴۷،

۷۰۸، ۱۱۲۹، (ج۔۳) ۱۵۰۵، ۱۵۵۱، (ج۔۴) ۱۹۸۳، (ج۔۷) ۴۳۰۵، ۴۳۲۰، ۴۳۲۷، ۴۳۳۰، ۴۳۴۶۔ ۴۳۴۷، ۴۳۸۵۔ ۴۳۸۶، (ج۔۹) ۵۳۱۲

کنز القدیم فی آثار الکریم: (ج۔۵) ۲۷۲۵، ۲۷۲۷، ۲۷۳۱، (ج۔۱۰) ۵۹۴۰

کنز الہدایات (مفتی محمد باقر بن شرف الدین): (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۵) ۲۶۶۳۔ ۲۶۶۵، ۲۷۶۲۔ ۲۷۶۴، ۲۷۶۶، (ج۔۸) ۴۹۷۴، ۴۹۸۴۔ ۴۹۸۵، (ج۔۹) ۵۰۳۹، (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۹

کنز فارسی: (ج۔۲) ۶۶۴، (ج۔۳) ۱۷۵۹، ۱۷۷۳

کنوز الحقائق: (ج۔۲) ۵۱۳، ۵۳۷، ۵۷۶، ۵۷۸، ۵۸۴، ۶۳۳، ۶۳۹، ۶۴۷، ۶۴۹، (ج۔۹) ۵۲۲۶

الکنیٰ: (ج۔۲) ۵۸۰۔ ۵۸۱

کواکب الدریہ: (ج۔۱) ۸۷، (ج۔۵) ۲۸۰۲، (ج۔۹) ۵۵۵۴

الکواکب السائرۃ: (ج۔۶) ۳۱۶۸

الکوکبۃ الشھابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ: (ج۔۵) ۲۵۷۳، ۲۵۷۹

کیا قائداعظم شیعہ تھے: (ج۔۵) ۲۹۱۰

کیا مذہب ممکن ہے: (ج۔۵) ۳۰۳۳

کیگوھر نامہ: (ج۔۱۰) ۵۹۲۷، ۵۹۴۵

کیمیائے سعادت: (ج۔۹) ۵۵۱۴

گ

گزیٹرز آف بلوچستان، کوئٹہ ۱۹۰۶: (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

گزیدہ از مکتوبات میاں فقیر اللہ جلال آبادی (عبد اللہ

سمندر غوریالی): ۹(ج۔۱۰) ۵۹۵

گفتار اقبال: (ج۔۵) ۳۰۴۳

گفتار و کردار قائداعظم: (ج۔۹) ۵۵۷۸

گلدستہ (ترجمہ گلستان): (ج۔۱۰) ۵۸۷۱

گلدستۂ حکیم: (ج۔۶) ۳۷۴۸، ۳۷۵۴، (ج۔۱۰) ۵۹۵۴

گلزار ابرار: (ج۔۹) ۵۳۲۰، (ج۔۱۰) ۶۱۱۶

گلزار اولیاء: (ج۔۱) ۵۳

گلزار طریقت: (ج۔۶) ۳۸۰۰

گلزار معانی: (ج۔۵) ۳۰۰۷، ۳۰۴۵

گلزار ولایت: (ج۔۱) ۴۳

گلستان: (ج۔۲) ۶۴:، (ج۔۳) ۱۷۶۱، ۱۸۷۳، (ج۔۶) ۳۷۱۳

گلستان سخن: (ج۔۱) ۴۶۱

گلشن زار: (ج۔۶) ۳۲۸۸

گلشن سادات رواثر اشریف: (ج۔۱) ۴۳

گلشن وحدت: (ج۔۲) ۱۷۷، (ج۔۳) ۱۷۲۳، (ج۔۵) ۲۶۶۱، (ج۔۱۰) ۶۱۲۲؛ ۶۳۵۶، ۶۳۷۳

گنج عرفان: (ج۔۱) ۴۶۱

گنجینۂ انوار رحمانی ارد، ترجمہ مکتوبات امام ربانی: (ج۔۵) ۲۶۴۶، ۲۷۲۵، (ج۔۸) ۴۵۷۷

گویا دبستان کھل گیا: (ج۔۶) ۳۷۰۸

ل

اللآلی المصنوعۃ: (ج۔۲) ۵۱۵، ۶۳۴، ۶۵۳

اللآلی المنوعۃ: (ج۔۷) ۴۳۰۳

اللآلی المنثورہ فی الاحادیث المشہورہ: (ج۔۲) ۵۷۰، ۵۸۲، ۵۸۶، ۶۰۰، ۶۰۸، ۶۱۸، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۰، ۶۵۴، ۶۵۶_۶۵۸

اللآلی الموضوعہ: (ج۔۷) ۴۲۸۵، ۴۳۱۸، ۴۳۲۰

لباب القدروی: (ج۔۸) ۴۶۴۵_۴۶۴۶

لباب المعارف العلمیہ: (ج۔۸) ۴۹۴۷

لبس الصوف: (ج۔۱) ۱۹۳

لسان الزمان فی اخبار سید العربان: (ج۔۶) ۳۲۰۱

لسان العرب: (ج۔۱) ۱۷۴، ۱۹۳، (ج۔۲) ۱۱۳۳

لسان المیزان: (ج۔۴) ۱۹۴۰، (ج۔۹) ۵۲۷۰

لطائف الجود فی مسالۃ وحدۃ الوجود: (ج۔۶) ۳۲۱۵

لطائف الحق: (ج۔۶) ۳۳۵۲، ۳۳۹۵

اللطائف الروحانیۃ فی شرح الابیات الالھامیۃ: (ج۔۶) ۳۱۷۵

لطائف المدینہ: (ج۔۵) ۲۶۶۸، (ج۔۸) ۴۶۱۳، (ج۔۹) ۵۰۶۳، ۵۵۲۵، (ج۔۱۰) ۵۶۱۳، ۵۷۵۸، ۵۷۶۱، ۵۷۶۳

لطائف قدوسی: (ج۔۱۰) ۵۸۳۴

لطف اللطیف فی اعطاء الرغیب: (ج۔۶) ۳۵۲۲

لطیفۃ التحقیق: (ج۔۶) ۳۵۷۵، ۳۷۰۵

لغات القرآن: (ج۔۶) ۳۴۲۰، ۳۶۰۴

لغات کشوری: (ج۔۲) ۱۰۳۰

لغت نامہ دھخدا ''توران پشت'': (ج۔۵) ۲۸۵۴، ۲۸۵۸

لکشاف عن مخطوطات خزائن الاوقاف: (ج۔۵) ۲۶۵۱

لماذا تاخر المسلمون: (ج۔۵) ۲۹۴۳

اللمحات فی صلوٰۃ ابن مشیش: (ج۔۶) ۳۱۷۲

لمحے: (ج۔۴) ۲۵۱۳

اللمع فی التصوف (ابو النصر سراج): (ج۔۱) ۳۳۷، (ج۔۲) ۵۱۶، ۶۳۴، ۷۸۹

لمعات التنقیح: (ج۔۴) ۱۹۸۳، (ج۔۹) ۵۰۳۵

لمعات الصوفیہ: (ج۔۱۰) ۵۵۹۰

لمعات امام ربانی: (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۳۹

لمعات کمالات قادریہ: (ج۔۶) ۳۸۰۰

لواح خانقاہ مظہریہ (موسوم بہ مکتوبات مدرسہ دیر): (ج۔۹) ۵۰۱۰، (ج۔۱۰) ۶۱۲۵

لواری جالال: (ج۔۶) ۳۷۰۲، ۳۷۰۵

لواقع الانوار الاقدسیہ فی بیان العھود المحمدیہ: (ج۔۲) ۵۳۲، ۶۳۸

لوامع الاسرار شرح مطویات الاسرار: (ج۔۱) ۱۰۱، (ج۔۱۰) ۵۶۲۹، ۶۱۶۲، ۶۱۶۸

لوائح (مولانا جامی): (ج۔۱) ۳۳۷

لوعۃ الضمائر فی رثاء عبد القادر: (ج۔۵) ۲۶۸۲

لیلاوتی: (ج۔۱۰) ۵۶۴۶

م

مآثر الامراء: (ج۔۳) ۱۷۲۳، (ج۔۴) ۱۹۷۴، ۱۹۷۶، ۱۹۸۱، ۱۹۹۱_۱۹۹۲، ۲۰۳۴، ۲۴۳۶، ۲۵۱۴، (ج۔۹) ۵۱۱۹، ۵۱۵۵، ۵۳۸۱، (ج۔۱۰) ۵۹۲۶

مآثر الکرام فی تاریخ بلگرام: (ج۔۴) ۱۹۸۴، (ج۔۵) ۲۶۷۹، (ج۔۶) ۳۴۰۷۔ ۳۴۰۸، (ج۔۹) ۵۰۳۵، ۵۱۵۴، ۵۱۵۹۔ ۵۱۶۰

مآثر جہانگیری: (ج۔۹) ۵۰۶۳

مآثر رحیمی: (ج۔۴) ۱۹۷۴

مآثر عالمگیری: (ج۔۳) ۱۷۲۲، (ج۔۴) ۲۱۹۲، (ج۔۵) ۲۵۷۸، ۲۸۱۶، (ج۔۶) ۳۳۹۴، (ج۔۹) ۵۵۵۲، ۵۵۶۴

مآل الکمال: (ج۔۶) ۳۳۹۴

ماذا قال الائمۃ فی ابن تیمیہ: (ج۔۱) ۴۵۸

مارکسزم (ایک مطالعہ): (ج۔۵) ۲۷۸۹

مارکسی تاریخ نویسی کی تبلیغ: (ج۔۵) ۲۷۹۴

مالابدّ منہ: (ج۔۱) ۳۱۵

ماہنامہ نقوش (لاہور): (ج۔۵) ۲۷۶۲

ماہنامہ آستانہ (کراچی): (ج۔۲) ۱۲۴۱، (ج۔۹) ۵۵۷۸

ماہنامہ آئینہ (لاہور): (ج۔۵) ۲۹۴۴

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ (لاہور): (ج۔۵) ۳۰۲۶

ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی): (ج۔۵) ۲۹۰۵

ماہنامہ البعث ڈائجسٹ (لاہور): (ج۔۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۴۶

ماہنامہ الخیر (پشاور): (ج۔۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۴۱

ماہنامہ الرحیم (حیدرآباد سندھ): (ج۔۵) ۲۸۰۵، (ج۔۶) ۳۳۵۹، ۳۴۴۸، ۳۷۰۱

ماہنامہ العرفان (برمنگھم): (ج۔۶) ۳۸۰۹

ماہنامہ الفرقان، مجدد الف ثانی نمبر (بریلی): (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۴) ۲۰۳۴۔ ۲۰۳۶، ۲۰۵۸، (ج۔۵) ۲۸۱۷۔ ۲۸۱۸، (ج۔۹) ۵۰۲۸

ماہنامہ القول السدید (لاہور): (ج۔۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۴۴

ماہنامہ المظہر (کراچی): (ج۔۵) ۲۶۳۰، (ج۔۱۰) ۶۴۳۰

ماہنامہ المقصود (کراچی): (ج۔۱۰) ۶۴۳۲

ماہنامہ المنہل (جدہ): (ج۔۵) ۲۷۰۲

ماہنامہ النار (قاہرہ): (ج۔۵) ۲۹۴۴

ماہنامہ انوار الصوفیہ: (ج۔۶) ۳۲۶۷، (ج۔۱۰) ۵۵۹۰

ماہنامہ انوار لاثانی (لاہور): (ج۔۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۳۳

ماہنامہ برہان، دہلی: (ج۔۱۰) ۵۸۳۴

ماہنامہ تبیان (داودالی، گوجرانوالا): (ج۔۶) ۳۷۸۸

ماہنامہ ترجمان اہلسنت (کراچی): (ج۔۶) ۳۷۰۷، (ج۔۱۰) ۵۸۹۵

ماہنامہ تعمیر انسانیت (لاہور): (ج۔۴) ۲۵۱۳

ماہنامہ جہانِ رضا (لاہور): (ج۔۵) ۲۶۲۸، ۲۹۶۰، (ج۔۶) ۳۷۶۲، ۳۷۷۹، ۳۹۳۲، (ج۔۱۰) ۶۰۴۱

ماہنامہ حضرت قاضی سلطان محمد (لاہور): (ج۔۵) ۲۹۱۰

ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام (گوجرانوالہ): (ج۔۱۰) ۶۰۰۳، ۶۰۰۷، ۶۰۱۵، ۶۴۲۸، ۶۴۳۱

ماہنامہ سلسبیل (تذکرۃ اولیاء جدید نمبر) (لاہور): (ج۔۶) ۳۷۷۴، ۳۸۰۰

ماہنامہ سنی دنیا (بریلی): (ج۔۵) ۲۹۰۵، (ج۔۶) ۳۶۴۲

ماہنامہ سوئے حجاز (لاہور): (ج-۶): ۳۹۱۰

ماہنامہ سیدھا راستہ (لاہور): (ج-۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۴۲

ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور): (ج-۵) ۲۷۰۱، ۲۹۴۴

ماہنامہ عرفات (لاہور): (ج-۱۰) ۵۸۶۱

ماہنامہ فکر و نظر (اسلام آباد): (ج-۲) ۷۲۸، ۹۸۰، (ج-۵) ۲۸۴۳، (ج-۶) ۳۷۸۳

ماہنامہ فیض (شیر گڑھ): (ج-۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۳۴

ماہنامہ فیضان سدرہ (لاہور): (ج-۷) ۴۰۶۲

ماہنامہ قومی ڈائجسٹ (لاہور): (ج-۴) ۲۲۰۲، (ج-۹) ۵۵۷۷

ماہنامہ قومی زبان: (ج-۶) ۳۴۴۷

ماہنامہ کنز الایمان (لاہور): (ج-۷) ۴۲۷۸

ماہنامہ مجلّہ الحقیقہ (شکر گڑھ): (ج-۱۰) ۶۰۸۹، ۶۰۹۰، ۶۰۹۶، ۶۴۲۸، ۶۴۳۵

ماہنامہ مجلّہ المظہر (کراچی): (ج-۷) ۴۰۶۳، (ج-۱۰) ۶۴۲۸

ماہنامہ مجلّہ المقصود (کراچی): (ج-۱۰) ۶۴۲۸

ماہنامہ مجلّہ رکن الاسلام (حیدر آباد سندھ): (ج-۱۰) ۶۰۷۴، ۶۴۲۸، ۶۴۳۸

ماہنامہ مجلّہ فیضان کرم (کراچی): (ج-۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۳۹

ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ): (ج-۹) ۵۳۷۴، ۵۳۷۶، ۵۳۸۲، (ج-۱۰) ۵۳۷۸، ۵۶۵۹

ماہنامہ معارف رضا (کراچی): (ج-۵) ۲۷۰۳، (ج-۱۰) ۵۸۱۱

ماہنامہ مقدمہ (کراچی): (ج-۶) ۳۷۰۸،

ماہنامہ منار الہدیٰ (بیروت): (ج-۵) ۲۶۹۹

ماہنامہ نقوش (لاہور): (ج-۵) ۲۷۶۲

ماہنامہ نوائے اساتذہ (لاہور): (ج-۷) ۴۲۷۸

ماہنامہ نوائے اسلام (پاک پتن شریف): (ج-۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۴۳

ماہنامہ نور الاسلام (شرقپور شریف): (ج-۱۰) ۶۴۲۸- ۶۴۲۹، ۶۴۴۰

ماہنامہ نور اسلام، اولیائے نقشبند نمبر (شرقپور شریف): (ج-۵) ۲۸۱۷، (ج-۶) ۳۸۰۰

ماہنامہ نور اسلام، مجدد الف ثانی نمبر (شرقپور شریف): (ج-۱) ۴۲، (ج-۳) ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰- ۱۳۷۱، ۱۵۲۱، ۱۵۴۸، ۱۵۵۸، (ج-۴) ۱۹۱۶، (ج-۵) ۲۵۵۵، ۲۸۱۷، ۳۰۱۱، (ج-۶) ۳۸۰۰

ماہنامہ نور العرفان (لاہور): (ج-۱۰) ۶۴۲۸

ماہنامہ نئی زندگی: (ج-۶) ۳۷۰۵

ماھو التصوف؟ ماھی طریقۃ النقشبندیہ؟: (ج-۱) ۱۰۳

مبداء و معاد: (ج-۱) ۹۹- ۱۰۰، ۲۷۰، ۴۱۷، ۴۲۸، ۴۴۰، (ج-۲) ۵۰۹، ۷۵۰، ۶۶۶، ۶۹۸، ۷۱۲، ۷۱۴، ۷۲۸- ۷۲۹، (ج-۳) ۱۲۹۵، ۱۳۶۶، ۱۳۷۷، ۱۳۸۲- ۱۳۸۴، ۱۴۱۹، ۱۵۲۴، ۱۵۴۱، ۱۵۹۷، ۱۶۰۲، ۱۸۳۵، (ج-۴) ۱۹۴۱- ۱۹۴۲، ۲۰۳۳، ۲۲۷۱، ۲۳۸۴، ۲۴۱۵- ۲۴۱۶، ۲۴۱۹، ۲۴۳۴، ۲۴۳۶، (ج-۵) ۲۵۷۰، ۲۵۷۹، ۲۵۸۲- ۲۵۸۴، ۲۵۹۲، ۲۶۰۷- ۲۶۰۹، ۲۶۲۵، ۲۶۲۷- ۲۶۲۸، ۲۶۳۳، ۲۶۴۷، ۲۶۶۴، ۲۶۷۸، ۲۷۶۱، ۲۷۶۳، ۲۸۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۶۱، ۳۰۰۳، ۳۰۰۹، ۳۰۱۷-

۳۰۱۸، ۳۰۷۳، (ج۔۶) ۳۴۴۳، (ج۔۷) ۴۰۷۳، ۴۰۸۴، ۴۱۷۱، ۴۱۹۸، ۴۲۰۳، ۴۲۰۶، ۴۲۱۱۔۴۲۱۲، ۴۲۱۴، ۴۲۱۶، ۴۲۲۰، ۴۲۳۱۔۴۲۳۲، ۴۴۲۳، (ج۔۸) ۴۵۱۴، ۴۵۱۹، ۴۵۳۴۔ ۴۵۳۶، ۴۵۳۸۔ ۴۵۴۰، ۴۵۴۶، ۴۵۷۹، ۴۵۸۷۔ ۴۵۸۸، ۴۶۱۶، ۴۷۱۴، (ج۔۹) ۵۰۲۶، ۵۰۳۲، ۵۰۳۸، ۵۰۴۶، ۵۰۵۵، ۵۱۵۰، ۵۲۲۷، ۵۲۴۸، ۵۳۴۶، ۵۴۹۰، ۵۵۰۳۔ ۵۵۰۴، ۵۵۱۹، ۵۵۲۲، (ج۔۱۰) ۵۶۷۱، ۵۶۷۹، ۵۹۷۳، ۶۱۶۲، ۶۱۶۴، ۶۱۸۲، ۶۱۸۴۔۶۱۸۵، ۶۲۳۸۔ ۶۲۴۰

مبسوط: (ج۔۲) ۷۰۴، (ج۔۳) ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۶، ۱۷۰۸، (ج۔۸) ۴۶۴۷

المبسوط: (ج۔۶) ۳۹۲۱

مبلغ الرجال: (ج۔۱) ۳۲۳، (ج۔۹) ۵۲۹۵

المبین ختم النبیین (امام احمد رضا محدث بریلوی): (ج۔۳) ۱۵۶۳

متاع اخلاق: (ج۔۲) ۱۲۴۷

متاع فقیر: (ج۔۶) ۳۸۵۶

متشابہ القرآن: (ج۔۵) ۲۶۹۸

متفرق اور مختصر نثری تحریریں: (ج۔۴) ۲۴۶۵

المتمۃ المسئلۃ المہمۃ: (ج۔۴) ۲۴۵۲

متن عقائد ترجمہ: (ج۔۶) ۳۲۶۱

متن لطیف فی اسم الجنس والعلم: (ج۔۴) ۲۳۱۶

مثنوی اسرار خودی: (ج۔۵) ۲۹۲۵، ۲۹۳۱، ۲۹۷۳،

مثنوی بوزن خسرو شیریں: (ج۔۴) ۲۳۸۴

مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوام شرق: (ج۔۵) ۲۹۲۹، ۲۹۴۴، ۲۹۴۶، ۳۰۱۳، ۳۰۲۰، ۳۰۳۸۔ ۳۰۳۹

مثنوی چار چمن: (ج۔۸) ۴۶۱۳

مثنوی صمدانی: (ج۔۴) ۱۹۱۸، ۱۹۲۰، (ج۔۷) ۴۴۵۲،

مثنوی قبل از زمانِ درویشی: (ج۔۱) ۲۹۴

مثنوی گل نامہ (فارسی): (ج۔۶) ۳۴۳۹

مثنوی معدن الانوار: (ج۔۵) ۲۸۱۱

مثنوی معنوی کی تفسیر: (ج۔۶) ۳۲۸۸

مثنوی مولانا روم: (ج۔۲) ۶۰۰، ۶۰۲، ۶۵۴۔ ۶۵۵، (ج۔۳) ۱۲۹۶، ۱۴۰۰، ۱۵۶۵، (ج۔۴) ۲۳۸۴، (ج۔۵) ۲۷۳۹، ۳۰۱۴، (ج۔۶) ۳۳۰۲، ۳۷۶۷، ۳۷۸۸، ۳۸۵۲، (ج۔۹) ۵۱۵۲، (ج۔۱۰) ۵۷۸۴، ۵۸۶۶، ۶۰۱۴، ۶۰۴۰، ۶۰۶۸

مجالس الابرار: (ج۔۲) ۵۱۲، ۶۳۳

مجالس المومنین: (ج۔۸) ۴۵۱۳

المجد والقالد فی مناقب الشیخ خالد: (ج۔۴) ۲۵۰۵، (ج۔۴) ۲۵۰۹

مجدد اعظم (محمد حلیم): (ج۔۱) ۳۵۲، (ج۔۵) ۳۰۴۰، (ج۔۹) ۵۰۲۸

مجدد الف ثانی (ڈاکٹر محمد مسعود): (ج۔۴) ۱۹۴۱، (ج۔۵) ۲۶۲۲، ۳۰۰۹، (ج۔۸) ۴۸۶۳، (ج۔۹) ۵۱۹۷

مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی: (ج۔۶) ۳۳۹۳

مجدد الف ثانی امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ: (ج۔۱۰) ۶۳۳۰

مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی: (ج۔۵) ۲۵۵۴، ۲۸۹۷، (ج۔۱۰) ۶۳۲۹

مجددالف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال: (ج۔۱)۴۶۴، (ج۔۱۰) ۶۳۱۷

مجددالف ثانی کا تجدیدی کارنامہ: (ج۔۱)۴۳۳

مجددالف ثانی کا نظریہ توحید: (ج۔۴)۲۱۶۷۔۲۱۷۰

مجددالف ثانی کردار وافکار (پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی): (ج۔۹)۵۰۶۴، (ج۔۱۰)۶۲۴۵

مجددالف ثانی کے حالات زندگی: (ج۔۸)۴۸۶۱، ۴۸۶۴

مجدد کا نظریہ: (ج۔۵)۲۷۵۹

مجدد ماَة حاضرة (جاوید اقبال مظہری): (ج۔۱)۵۶

مجدد عصر (محمد عبدالستار طاہر): (ج۔۱)۵۶

مجدد نامہ: (ج۔۳) ۱۲۹۹، (ج۔۴) ۱۹۱۴، (ج۔۵) ۲۵۵۲، (ج۔۶) ۳۱۴۲، (ج۔۷) ۴۰۰۸، (ج۔۸) ۴۵۰۰، (ج۔۹) ۵۰۱۲

مجدد ہزارہ دوم: (ج۔۱)۶۴۔۶۵، ۴۶۴، (ج۔۲)۸۵۴، (ج۔۳) ۱۷۲۱۔۱۷۲۲، (ج۔۵) ۲۹۱۶، ۲۹۱۸، ۳۰۲۰، ۳۰۴۲۔۳۰۴۳، ۳۰۴۵، (ج۔۱۰)۶۲۴۴، ۶۳۱۵

مجددون فی الاسلام من القرن لاول الی القرن الرابع عشر: (ج۔۹)۵۰۴۰

مجلس اقبال: (ج۔۲)۱۲۴۷

مجلس تحقیقات: (ج۔۹)۵۱۵۳

مجلس نشریات اسلام: (ج۔۹)۵۱۶۱

مجلّہ ارمغان (سندھ یونیورسٹی جامشورو): (ج۔۶)۳۴۴۵

مجلّہ الصداق (حیدرآباد): (ج۔۱۰)۶۰۷۱

مجلّہ دانش (اسلام آباد): (ج۔۱)۴۶۱

مجلّہ شیرازہ (تہران): (ج۔۱)۴۶۱

مجلّہ محمد شفیع اکاڑوی (کراچی): (ج۔۶)۳۷۰۶

مجلّہ، مہک (گورنمنٹ کالج، گوجرانوالہ): (ج۔۶)۳۸۰۰

مجمع الاسرار: (ج۔۱۰)۵۸۷۶، ۵۸۹۲

مجمع الاصفیاء و مجمع الاولیاء: (ج۔۱)۱۱۰

مجمع البحار (صاحبزادہ محمد عبدالرسول، قصور): (ج۔۶) ۳۸۰۰

مجمع الانہر: (ج۔۲)۱۱۵۷، ۱۱۷۰، ۱۱۷۶

مجمع الاولیاء: (ج۔۱۰)۶۲۴۲

مجمع الاولیاء: (ج۔۱)۸۴، (ج۔۳)۱۳۸۷، ۱۴۰۲، (ج۔۴) ۲۰۵۴، (ج۔۵)۲۵۶۰، ۲۵۷۷، ۲۷۴۳، ۲۸۲۳، ۲۸۴۲، (ج۔۸) ۴۵۷۲، ۴۹۱۰، (ج۔۹) ۵۳۶۷، ۵۵۴۳، ۵۵۴۵، (ج۔۱۰)۵۶۹۴

مجمع البحرین (صوفی پائندہ محمد): (ج۔۱) ۴۶۲، (ج۔۲) ۸۰۳، (ج۔۴) ۲۴۳۵، (ج۔۶) ۳۶۸۶، (ج۔۹) ۵۳۲۱، (ج۔۱۰)۵۸۲۹، ۶۱۲۰

مجمع الزوائد: (ج۔۲) ۵۱۷۔۵۱۸، ۵۵۱، ۵۶۲، ۵۷۹، ۶۳۵، ۶۴۲۔۶۴۴، ۶۴۸، ۷۰۸، (ج۔۷) ۴۳۰۸، ۴۳۲۰۔۴۳۲۱، (ج۔۸)۴۷۸۷

المجمل المعد لتالیفاتِ المجدد: (ج۔۵)۲۹۰۶

مجمل فصیحی: (ج۔۵)۲۸۴۷۔۲۸۴۹، ۲۸۵۵، ۲۸۵۸

مجموعہ اردو اشعار: (ج۔۴)۲۴۵۶، (ج۔۶)۳۳۵۶

المجموعۃ السنیۃ (رسالہ ردِّ روافض): (ج۔۱۰)۶۲۳۱

المجموعۃ السنیۃ۔ ابوالحسن زیدی فاروقی: (ج۔۱) ۳۸۵، (ج۔۱۰)۶۱۶۴

مجموعہ تصوف: (ج۔۸)۴۵۸۰

مجموعہ حالات ومقامات امام ربانی مجدد الف ثانی: (ج۔۱۰) ۶۲۴۳، ۶۲۹۲
مجموعہ خانی: (ج۔۲) ۶۶۴، (ج۔۳) ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۰، ۱۷۷۳، (ج۔۵) ۲۷۱۵، (ج۔۸) ۴۶۴۴۔ ۴۶۴۵، (ج۔۹) ۵۲۹۹
مجموعہ رسالہ خواجہ علی متقی: (ج۔۱۰) ۶۳۷۸
مجموعہ رسائل: (ج۔۶) ۳۴۴۳، ۳۷۱۶، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱
مجموعہ سلطانی: (ج۔۸) ۴۶۴۵،
مجموعہ فتاوی عزیزی: (ج۔۹) ۵۳۰۹
مجموعہ فتاوی (فتح محمد ڈیروی): (ج۔۱۰) ۵۸۸۳
مجموعہ فوائد عثمانی: (ج۔۶) ۳۸۸۶، ۳۹۱۱
مجموعہ کلام دیوان حافظ (حافظ فتح محمد قادری): (ج۔۱۰) ۶۰۶۸
مجموعہ کلمات طیبہ: (ج۔۵) ۲۹۱۱
مجموعہ گلزار حافظ عبدالکریم: (ج۔۵) ۲۷۳۱، (ج۔۱۰) ۵۹۴۰
مجموعہ مفتاح اللطائف: (ج۔۶) ۳۴۴۴
مجموعہ مکاتیب والرسائل الی ارباب الکمال والفضائل (شیخ عبد الحق محدث دہلوی): (ج۔۵) ۲۵۷۴، (ج۔۷) ۴۲۳۲
مجموعہ مکاتیب (خواجہ محمد معصوم): (ج۔۵) ۲۶۶۰
مجموعہ منظوماتِ جامی: (ج۔۶) ۳۴۴۳
مجموعہ وسیلۃ السعادت: (ج۔۹) ۵۵۳۳
مجموعہ وصایا اربعہ: (ج۔۵) ۲۶۵۰
مجموعۃ الطریقۃ المحمدیہ وخزانۃ الفقہ واربعین فی اصول الدین (محمد حسن جان مجددی): (ج۔۶) ۳۴۴۴
مجموعۃ رسائل: (ج۔۹) ۵۰۵۴، ۵۰۵۶، ۵۳۴۷
محاضرات تاریخ اسلام، الامم الاسلامیہ: (ج۔۷) ۴۰۳۲
المحبوبیہ المحمودیہ: (ج۔۶) ۳۴۳۲
محدث بریلوی: (ج۔۱) ۱۰۷، ۴۶۴، (ج۔۹) ۵۰۷۰
محدث دہلوی: (ج۔۱۰) ۵۶۹۶
محدثات الامور عربی: (ج۔۴) ۲۳۹۳
محسنِ اہلسنت: (ج۔۱) ۵۷
محضر نامہ: (ج۔۴) ۱۹۹۸، ۲۰۰۶، ۲۰۰۸، ۲۰۵۱، ۲۰۶۵، ۲۴۰۱، (ج۔۵) ۲۵۶۳، ۲۵۹۴
محفل الاصفیاء ومجمع الاولیاء: (ج۔۵) ۲۸۳۰
محفل اولیاء: (ج۔۸) ۴۸۶۲،
محمد الحامد، الشیخ: (ج۔۱۰) ۵۶۹۵
محمد بن قاسم سے محمد علی جناح تک: (ج۔۴) ۲۱۶۶
محمود الاوراد (پنجابی): (ج۔۱۰) ۵۹۵۱
محمود نامہ: (ج۔۶) ۳۷۵۴
محیط: (ج۔۲) ۷۲۵
محیط قاعدی والکرمانی: (ج۔۸) ۴۶۴۷
المحیط: (ج۔۳) ۱۵۸۷، (ج۔۴) ۲۳۱۴
المنح السنیۃ فی الوحیۃ المتبولیۃ: (ج۔۵) ۲۶۹۷
منح المعانی (احمد فردولی البہاری): (ج۔۲) ۶۰۲، ۶۲۱، ۶۵۵، ۶۵۹
مخالفین مجدد: (ج۔۶) ۳۳۵۸
مختصر المرادین فی ترجمۃ الخلفا والسلاطین: (ج۔۶) ۳۱۷۵

مختصر المعانی: (ج۔۸)۴۶۴۵
مختصر المنتہی: (ج۔۴)۲۵۰۶
مختصر الوقایہ: (ج۔۸)۴۶۴۵،
مختصر تاریخ دمشق: (ج۔۱)۲۱۹۔۲۲۰
مختصر ثبت ابن عقیلۃ (مخطوطہ): (ج۔۶)۳۲۰۰
مختصر سوانح حضرات نقشبندیہ مجددیہ: (ج۔۶)۳۷۵۴
مختصر مسلسلات ابن عقیلۃ: (ج۔۶)۳۲۰۰
المختصر من کتاب نشر النور و الزہر فی تراجم افاضل مکۃ: (ج۔۵)۲۷۰۳، (ج۔۶)۳۲۱۹
مختصر نشر النور: (ج۔۵)۲۷۰۵، (ج۔۶)۳۲۰۲، ۳۲۱۷
مخزن اخلاق: (ج۔۸)۴۹۴۵،
مخزن الاسلام: (ج۔۸)۴۶۴۳
مخزن العلوم: (ج۔۶)۳۴۲۱
مخطوطات امام ربانی: (ج۔۱۰)۶۱۶۲
مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ: (ج۔۶)۳۲۱۷
مخطوطہ نمبر ۶۴۵ (انڈیا آفس لائبریری، لندن): (ج۔۴) ۲۰۵۹
مخمس کریما: (ج۔۵)۲۸۱۱
مدارج النبوۃ: (ج۔۲) ۵۷۵، ۵۸۵، ۵۸۷۔۵۸۸، ۵۹۱، ۵۹۹۔۶۰۰، ۶۰۲، ۶۰۵، ۶۱۰، ۶۱۵، ۶۲۱، ۶۲۷، ۶۵۰۔۶۵۱، ۶۵۴۔۶۵۹، ۷۳۳، ۸۵۳، (ج۔۴) ۲۴۳۴، (ج۔۵) ۳۰۱۶۔۳۰۱۷، (ج۔۶) ۳۱۵۳، ۳۳۵۲، (ج۔۷) ۴۳۱۲، ۴۳۲۲، ۴۳۵۹، ۴۳۸۸، ۴۴۱۲، (ج۔۸)۴۶۱۷، (ج۔۹)۵۰۳۶، ۵۳۶۰
مداریہ (ڈاکٹر معین الدین): (ج۔۴)۲۰۵۹
المدام الکبر فی بعض اقسام الذکر: (ج۔۶)۳۱۷۲
المدخل مرسلاً: (ج۔۹)۵۳۰۸
مدیر القرآن: (ج۔۹)۵۲۹۳
مذہب واخلاقیات کی دائرۃ المعارف: (ج۔۸)۴۸۷۶،
مراتب ذکران کے نتائج: (ج۔۶)۳۴۹۶
مراتب ستہ (مولانا جامی): (ج۔۲)۱۲۲۷
مرآۃ الاولیاء: (ج۔۱)۲۰۳، (ج۔۷)۴۰۳۶، (ج۔۱۰) ۵۸۸۸، ۵۸۹۰
مراۃ الحلیلہ: (ج۔۶)۳۵۲۲
مراۃ الزمان فی تاریخ الاعیان: (ج۔۵)۲۸۵۶۔۲۸۵۷
مراۃ الشموس بذکر سلسلۃ القطب العیدروس: (ج۔۶)۳۲۱۶
مراۃ قانون اساسی: (ت۔۶)۳۲۶۱
مرأت جہاں نما: (ج۔۹)۵۵۵۷
مرأۃ الجنان: (ج۔۱)۴۲۳
مرأۃ العالم: (ج۔۱) ۴۲۳، (ج۔۵) ۲۷۸۳۔۲۷۸۴، ۲۷۹۳، (ج۔۹)۵۶۵۷
مرأۃ المحققین (سید نور الحسن شاہ بخاری، کیلیانوالہ): (ج۔۳)۱۸۷۳، (ج۔۶)۳۷۸۷
مرج البحرین: (ج۔۱) ۱۴۵، (ج۔۴) ۲۴۱۱، ۲۴۳۴، (ج۔۶)۳۳۵۲
مردانِ حق: (ج۔۵)۲۹۱۰
مرزا احمد غلام یحیٰ: (ج۔۶)۳۶۸۳، ۳۹۳۱
مرزا مظہر جانِ جاناں: (ج۔۴)۲۴۷۴۔۲۴۷۵، (ج۔۵) ۲۹۱۱

مرصاد العباد: (ج۔۲)۵۳۸، ۵۵۰، ۵۸۸_۵۸۹، ۶۰۰، ۶۰۲، ۶۱۹، ۶۴۰، ۶۴۲، ۶۵۱، ۶۵۴، ۶۵۸_۶۵۹، (ج۔۵)۳۰۱۶، (ج۔۷)۴۳۱۲، ۴۳۲۲

مرغوب الاحباب: (ج۔۶) ۳۴۵۵، ۳۴۷۶، ۳۵۹۰، ۳۶۹۸_۳۷۰۲، ۳۷۰۵

مرقات شرح مشکوٰۃ: (ملا علی قاری): (ج۔۲)۵۸۹، ۶۵۱، ۷۳۴، ۸۲۰، ۱۱۲۹، ۱۱۳۳، (ج۔۸) ۴۷۸۷، (ج۔۹) ۵۲۲۲، ۵۳۰۸، (ج۔۱۰)۵۶۳۴، ۵۶۷۴

مرقعۃ الصوفیۃ: (ج۔۶)۳۲۱۶

مرقعۃ الفقہاء: (ج۔۶)۳۲۱۶

مروج النساء الخروج النساء: (ج۔۱)۱۱۵

مرور الصدور: (ج۔۱۰)۵۸۳۴

مزیل الخفاء فی شرح تحفۃ الشاھدی: (ج۔۶)۳۱۷۵

مسالک السالکین: (ج۔۶)۳۳۹۵

مسائل اقبال: (ج۔۵)۳۰۱۱

مسائل تصوف: (ج۔۵)۲۶۴۸

مسائل ذبائح رسائل: (ج۔۱۰)۵۸۷۸

مسائل فقہیہ: (ج۔۶)۳۵۰۲

مستدرک حاکم: (ج۔۲)۵۱۷، ۵۲۷، ۵۴۰، ۵۴۲، ۵۵۳، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۳، ۵۶۸، ۵۸۰_۵۸۱، ۶۰۳_۶۰۴، ۶۱۲، ۶۱۵، ۶۲۳، ۶۳۵، ۶۴۰، ۶۴۳_۶۴۴، ۶۴۷، ۶۵۵، ۶۵۷_۶۵۸، ۶۶۰، ۷۱۲، ۸۰۶_۸۰۷، ۷۱۲، ۱۱۲۹، (ج۔۳) ۱۵۸۶، (ج۔۷) ۴۳۳۷، ۴۳۴۴، ۴۳۶۰، ۴۴۱۰، (ج۔۹)۵۳۰۸

مستدرک علی الصحیحین: (ج۔۲)۷۳۲

المستند المعتمد بناء نجات الابد (فضل رسول بدایونی): (ج۔۵)۳۰۱۴_۳۰۱۵

مسعود ملت اور امام احمد رضا: (ج۔۱)۵۶

مسعود ملت اور رضویات: (ج۔۱) ۵۶، ۱۰۶، (ج۔۵) ۲۹۱۳، (ج۔۶)۳۷۰۶

مسعود ملت کے آثار علمیہ: (ج۔۱)۵۶، ۱۰۷

المسلسل باجابۃ الدعاء فی الملتزم: (ج۔۵)۲۶۸۵

مسلسلات: (ج۔۶)۳۷۶۰

مسلک الدرر: (ج۔۶)۳۱۶۱

مسلک امام ربانی: (ج۔۲)۸۲۵، (ج۔۳)۱۵۶۶، (ج۔۱۰) ۶۲۴۵، ۶۳۳۶

مسلک مجدد: (ج۔۳)۱۸۷۳

مسلم ثقافت ہندوستان میں: (ج۔۶)۳۱۴۴

مسلم شریف: (ج۔۱)۱۰۹، ۱۹۴، (ج۔۲) ۵۲۰، ۵۴۷، ۵۶۳، ۵۶۵_۵۶۶، ۵۷۲، ۵۷۴_۵۷۵، ۵۷۷، ۵۹۱، ۵۹۵، ۶۰۵، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۶، ۶۲۳، ۶۲۵، ۶۴۱، ۶۴۴_۶۴۵، ۶۴۷، ۶۵۲_۶۵۳، ۶۵۶_۶۵۸، ۶۶۰، ۶۸۹، ۶۹۳، ۷۰۸، ۸۱۳، ۸۲۰، ۸۲۸، ۸۴۱، ۸۵۳، ۸۷۵، ۸۷۹، ۸۸۶ ۹۱۸، ۹۲۶، ۹۳۰، ۱۱۳۰، ۱۱۶۹، (ج۔۳) ۱۵۰۵، ۱۵۰۸، ۱۵۷۸، ۱۵۸۰، ۱۵۸۹، ۱۶۵۱، ۱۷۹۹_۱۸۰۰، (ج۔۴)۲۲۸۸، ۲۳۰۲، ۲۳۰۶، (ج۔۵) ۲۶۱۳، ۲۶۶۲، ۲۶۹۴، ۲۷۱۲، ۲۸۸۳، ۳۰۱۴_۳۰۱۵، (ج۔۶) ۳۲۲۸، ۳۵۱۶، (ج۔۷) ۴۲۴۴، ۴۲۸۱، ۴۲۸۷_۴۲۸۸، ۴۲۹۲_۴۲۹۶، ۴۲۹۹، ۴۳۰۴، ۴۳۱۷، ۴۳۱۸، ۴۳۲۰، ۴۳۲۷، ۴۳۳۰، ۴۳۳۲_۴۳۳۴، ۴۳۳۶_۴۳۳۷، ۴۳۳۹، ۴۳۴۱_۴۳۴۴،

۴۳۴۸_۴۳۴۹، ۴۳۵۴_۴۳۵۵، ۴۳۵۷_۴۳۵۸، ۴۳۶۰، ۴۳۶۳_۴۳۶۵، ۴۳۶۷_۴۳۶۸، ۴۳۷۰_۴۳۷۲، ۴۳۷۵، ۴۳۷۷، ۴۳۸۱_۴۳۸۲، ۴۳۸۴، ۴۳۹۰، ۴۳۹۳_۴۳۹۴، ۴۳۹۷، ۴۳۹۹_۴۴۰۰، ۴۴۰۲_۴۴۰۴، ۴۴۰۶، ۴۴۱۱_۴۴۱۲، (ج_۸) ۴۵۶۹، ۴۶۳۵، ۴۶۸۵، ۴۷۰۱، ۴۷۰۷_۴۷۰۸، ۴۷۷۱، ۴۷۸۵_۴۷۸۶، (ج_۹) ۵۱۷۸، ۵۲۲۲، ۵۲۵۳، ۵۲۶۱، ۵۲۶۳، ۵۲۶۵، ۵۲۶۷، ۵۳۱۰، ۵۳۴۵، ۵۳۹۴، ۵۴۱۶

مسلم فلسفہ: (ج_۵) ۳۰۰۷

مسلمان خاتون: (ج_۶) ۳۵۹۷

مسلمان مجددوں کی تحریکیں: (ج_۵) ۲۸۱۸

مسلمانوں کا عروج و زوال: (ج_۹) ۵۱۶۲_۵۱۶۳

مسلی الواجد (مخطوط، مولانا خالد نقشبندی بغدادی): (ج_۵) ۲۶۸۸

مسند ابن مسعود: (ج_۲) ۶۴۳

مسند ابی حنیفہ: (ج_۶) ۳۶۲۲

مسند ابی یعلی موصلی: (ج_۲) ۵۵۳، ۵۶۶، ۶۱۴، ۶۱۷، ۶۲۳، ۶۲۵_۶۲۶، ۶۴۳، ۶۵۷_۶۵۸، ۶۶۰_۶۶۱، ۱۱۶۹، (ج_۷) ۴۲۸۱، ۴۳۱۷

مسند الانصار: (ج_۸) ۴۸۳۲

مسند الحمیدی: (ج_۸) ۴۷۸۶

مسند الشہاب: (ج_۲) ۵۱۸، ۵۲۲، ۶۱۲، ۶۳۵، ۶۵۷

المسند الفردوس بمأثور الخطاب: (ج_۲) ۵۱۳، ۵۲۰، ۵۷۱، ۶۳۹، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۵۵، (ج_۷) ۴۳۴۰، ۴۳۶۸، ۴۳۸۷، ۴۳۹۶

مسند امام احمد بن حنبل: (ج_۱) ۱۹۴، (ج_۲) ۵۲۰، ۵۲۲_۵۲۳، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۴۳_۵۴۴، ۵۶۱، ۵۶۶، ۵۷۱_۵۷۲، ۵۸۱، ۵۹۵، ۶۰۵، ۶۱۹، ۶۲۳، ۶۲۶، ۶۳۴، ۶۳۸، ۶۴۱، ۶۴۴_۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۳، ۶۵۶، ۶۵۹_۶۶۱، ۷۰۸، ۷۱۲، ۸۰۷، ۸۵۴، ۸۸۶، ۱۱۳۰، ۱۱۶۹، ۱۱۹۱، (ج_۳) ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۸۰۰، (ج_۴) ۲۲۹۶، ۲۳۳۰، ۲۲۹۵، (ج_۵) ۲۸۸۳_۲۸۸۴، (ج_۶) ۳۴۱۶، (ج_۷) ۴۲۸۷، ۴۲۹۷، ۴۲۹۹، ۴۳۰۳، ۴۳۱۳، ۴۳۱۸، ۴۳۲۰، ۴۳۲۲، ۴۳۲۶، ۴۳۲۸، ۴۳۳۰_۴۳۳۱، ۴۳۳۳_۴۳۳۴، ۴۳۳۸، ۴۳۴۰، ۴۳۴۳، ۴۳۴۵_۴۳۴۶، ۴۳۵۰، ۴۳۵۳_۴۳۵۷، ۴۳۶۰_۴۳۶۱، ۴۳۶۷، ۴۳۷۵، ۴۳۷۸_۴۳۷۹، ۴۳۹۳، ۴۴۰۰، ۴۴۰۳، (ج_۸) ۴۷۸۵_۴۷۸۶، ۴۷۸۹، ۴۸۱۳، ۴۸۳۲، ۴۹۴۵، (ج_۹) ۵۱۷۸، ۵۲۴۶

مسند امام اعظم: (ج_۵ ۲۸۸۳

مسند امام شافعی: (ج_۵) ۲۸۸۳

مسند بزاز: (ج_۲) ۵۵۷، ۷۱۲، ۱۱۲۹، (ج_۷) ۴۳۵۶

مسند حسن بن سفیان: (ج_۲) ۱۱۲۹

مسند حمیدی: (ج_۷) ۴۳۲۰، ۴۳۳۷، ۴۳۴۸، ۴۳۶۴، ۴۳۷۰

مسند دارمی: (ج_۸) ۴۷۸۹،

مسند مستدرک: (ج_۲) ۱۱۶۹

مسودۂ آئین خلافتِ پاکستان: (ج_۶) ۳۷۹۲

مسئلۃ الاشارۃ بالسبابہ فی التشہد فی الصلاۃ: (ج_۱) ۱۱۱، (ج_۱۰) ۶۳۷۹، ۶۴۱۳

مسئلہ بیس تراویح: (ج_۶) ۳۵۹۷

مسئلہ سود (کریم بخش): (ج_۲)۷۳۶

مسئلہ سود (مشتاق احمد): (ج_۲)۷۳۶

مسئلہ سود (مفتی محمد شفیع): (ج_۲)۷۳۶

مسئلہ سیاہ خضاب: (ج_۶)۳۵۹۷

مسئلہ ضبطِ ولادت: (ج_۱)۴۵۸

مسئلہ طلاق ثلاثہ: (ج_۶)۳۵۹۷

مشارق الانوار: (ج_۲)۸۰۲، (ج_۴)۱۹۸۳

مشارق انوار القلوب: (ج_۲)۵۵۲، ۵۸۴، ۶۴۲، ۶۴۹

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ: (ج_۱۰)۵۹۰۸، ۶۳۷۸، ۶۴۰۶

مشاہیر علماء سرحد: (ج_۱۰)۵۸۹۳_۵۸۹۵

مشاہیر نقشبندیہ: (ج_۱)۴۶۲، (ج_۶)۳۶۸۶

مشائخ طرقِ اربعہ: (ج_۱)۳۱۰

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کی دینی اور ملی خدمات (مقالہ ڈاکٹریٹ): (ج_۱)۴۲، ۱۱۴

مشایعۃ حزب الرحمٰن: (ج_۵)۲۶۹۳

مشعلِ راہ: (ج_۲)۱۲۴۶

مشکات باب الاعتصام: (ج_۹) ۵۲۴۶، ۵۳۵۱، ۵۳۹۴، ۵۴۰۹،

مشکوٰۃ شریف: (ج_۱) ۷۱، ۱۰۹، ۴۴۶، ۴۴۹، ۴۵۲، (ج_۲) ۵۱۹، ۵۲۸_۵۲۹، ۵۳۶، ۵۴۵، ۵۴۹، ۵۶۹، ۵۷۴، ۶۰۸، ۶۱۲، ۶۲۹، ۶۳۴_۶۳۵، ۶۴۱، ۶۴۵، ۶۴۷، ۶۵۶_۶۵۷، ۶۶۲، ۷۶۹_۷۷۰، ۸۰۵، ۸۱۳، ۸۲۷_۸۲۸، ۹۰۷، ۹۳۰، ۱۱۲۹، ۱۱۹۱، ۱۲۴۶، ۱۲۶۲، (ج_۳) ۱۴۱۶، ۱۵۷۷، ۱۶۶۲، (ج_۴) ۱۹۸۳_۱۹۸۴، ۲۲۰۹، ۲۲۸۰، (ج_۵) ۲۶۶۲، ۲۷۱۳، ۲۷۳۹، ۲۸۸۳، (ج_۶) ۳۳۴۷، ۳۸۰۹، ۳۹۱۹_۳۹۲۰، (ج_۷) ۴۰۴۵، ۴۰۵۱، ۴۲۸۳، ۴۲۸۸_۴۲۸۹، ۴۲۹۴، ۴۲۹۹، ۴۳۰۸، ۴۳۱۷_۴۳۱۹، ۴۳۲۱، ۴۳۳۸، ۴۳۴۳، ۴۳۷۸_۴۳۷۹، ۴۳۸۶، ۴۳۹۰، (ج_۸) ۴۵۱۲، ۴۵۸۹، ۴۶۰۱، ۴۶۳۴_۴۶۳۶، ۴۷۲۰_۴۷۲۱، ۴۷۸۶، ۴۷۸۷، ۴۸۰۸، ۴۹۴۵_۴۹۴۶، (ج_۹) ۵۰۳۵، ۵۱۹۹_۵۱۰۰، ۵۲۲۲، ۵۲۴۷، ۵۲۶۵_۵۲۶۶، ۵۲۶۸، ۵۲۷۲، ۵۳۰۸، ۵۳۲۰، ۵۵۲۶، (ج_۱۰) ۵۶۴۰، ۵۷۶۰، ۵۷۶۷، ۵۶۷۳، ۵۸۱۶، ۵۹۹۲

مشیدات دمشق ذوات الاضرحۃ وعناصرھا الجمالیۃ: (ج_۱)۶۴۱۲، ۶۳۷۹

مصادر الفکر الاسلامی فی الیمن: (ج_۶)۳۲۱۷، ۳۲۱۹

مصباح الزجاجہ فی زوائد ابن ماجہ: (ج_۲)۶۴۳

مصباح السالکین فی احوال رکن الملۃ والدین: (ج_۶) ۳۳۷۰، ۳۶۲۸

مصباح الہدایہ: (ج_۲) ۵۳۸، ۵۸۴، ۵۸۸، ۶۴۰، ۶۴۹، ۶۵۱، (ج_۵) ۳۰۱۷، (ج_۷) ۴۳۱۰_۴۳۱۱، ۴۳۲۱

مصر عجائب الآثار المعروف بہ تاریخ جبرتی: (ج_۶)۳۲۱۱

المصطفیٰ: (ج_۶)۳۴۹۶

مصطلح: (ج_۶)۳۲۳۲

مصنف ابن ابی شیبہ: (ج_۲) ۵۱۶، ۶۲۸، ۶۳۲، ۶۳۴، ۶۶۱_۶۶۲، (ج_۷) ۴۳۱۱، ۴۳۷۳،

مصنف امام عبد الرزاق: (ج_۲)۵۷۲، ۶۴۷، (ج_۷) ۴۰۵۱، ۴۴۰۸، ۴۴۱۲

المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع: (ج_۲) ۵۱۳، ۵۸۵، ۶۰۲، ۶۰۸، ۶۳۳، ۶۵۰، ۶۵۴، ۶۵۶

مضمرات: (ج_۲) ۷۰۵، ۷۰۸، ۹۰۱، (ج_۳) ۱۶۰۵، ۱۷۰۹، ۱۷۶۱

مضمرات فتاوی کبریٰ: (ج_۸) ۴۶۴۵،

مطابقۃ الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریۃ: (ج_۹) ۵۲۶۵

المطالب العالیہ: (ج_۲) ۶۲۲، ۶۶۰، (ج_۹) ۵۱۷۵

المطالب المنیفہ فی الذب عن الامام ابی حنیفہ: (ج_۲) ۷۲۷

مطالب المومنین: (ج_۴) ۲۳۱۳

مطالب عالیہ: (ج_۳) ۱۵۰۰

مطالع السعود: (ج_۶) ۳۲۰۲، ۳۲۱۹

مطالع المسرات بجلاً دلائل الخیرات: (ج_۲) ۶۵۲، ۶۵۷

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات: (ج_۲) ۵۹۰_۵۹۱، ۶۱۱

مطالع النیرین فی اثبات النجاۃ والدرجات لوالد سید الکونین: (ج_۶) ۳۱۸۰

مطالع دار البلاد جدہ: (ج_۵) ۲۷۰۲

مطالعہ ادیان: (ج_۲) ۱۲۴۵

المطلب التام السوی علی حرب الامام النووی: (ج_۶) ۳۱۷۲

مطلب الناسک فی علم المناسک: (ج_۵) ۲۸۵۲

مطمع الواجد فی ترجمۃ الوالد الماجد: (ج_۶) ۳۱۸۹

مطوّل: (ج_۱) ۴۴۸، (ج_۴) ۲۵۰۶، (ج_۸) ۴۶۱۵

مظہر الاخلاق: (ج_۶) ۳۳۷۷

مظہر العقائد: (ج_۶) ۳۳۷۷

معارج الارتقاء الی سماء الانشاء: (ج_۵) ۲۶۸۲

معارج النبوۃ: (ج_۶) ۳۷۳۹، ۳۹۳۲

معارج الولایت فی مدارج الہدایت: (ج_۴) ۲۰۴۹، ۲۴۴۲، ۲۴۵۰، ۲۴۵۴_۲۴۵۶، (ج_۵) ۲۶۵۱_۲۶۵۲، ۲۸۰۱، (ج_۹) ۵۳۳۱_۵۳۳۲، ۵۳۶۳، ۵۳۷۱، ۵۴۲۸، ۵۵۲۲

معارف السنن: (ج_۲) ۷۳۴

معارف جدیدہ: (ج_۳) ۱۳۹۵، (ج_۹) ۵۱۲۸

معارف رزاقیہ: (ج_۶) ۳۷۹۹

معارف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (ج_۱) ۴۲۸، (ج_۱۰) ۶۱۲۰

معارف لدنیہ: (ج_۲) ۵۰۹، ۶۶۹، ۷۲۹، ۷۶۹، (ج_۳) ۱۲۹۵، ۱۴۱۹، ۱۵۲۲، ۱۵۳۲، ۱۵۳۵، ۱۵۳۷، ۱۵۴۵، ۱۵۴۹، ۱۵۶۴، (ج_۴) ۱۹۴۱، ۲۰۳۳، ۲۲۷۱، ۲۴۱۷، (ج_۵) ۲۵۷۰، ۲۵۷۹، ۲۵۸۲_۲۵۸۳، ۲۵۹۲، ۲۶۰۰، ۲۶۰۵_۲۶۰۶، ۲۶۲۵_۲۶۲۷، ۲۶۳۳، ۲۸۴۱، ۲۷۱۰، ۲۹۱۷، (ج_۶) ۳۴۴۳، (ج_۷) ۴۱۹۶، ۴۱۹۸، (ج_۸) ۴۵۷۸، (ج_۹) ۵۰۲۶، ۵۰۳۲، ۵۰۳۸، ۵۰۴۶، ۵۰۵۵، ۵۱۵۰، ۵۴۹۰، ۵۵۰۳، ۵۵۲۲، (ج_۱۰) ۵۶۷۱، ۶۱۶۲، ۶۱۶۴، ۶۱۸۲، ۶۱۸۴، ۶۱۸۶، ۶۲۳۴_۶۲۳۵

معارف مکتوبات امام ربانی: (ج_۱) ۱۰۰، (ج_۵) ۲۶۳۰، (ج_۱۰) ۶۱۶۳

المعارف: (ج_۸) ۴۸۱۲

معاشرتی وعلمی تاریخ:(ج_۴)۲۴۳۲، (ج_۵)۲۵۷۷
معالم التنزیل:(ج_۲)۱۱۹۱، (ج_۶)۳۹۱۹
المعالی قصیدہ امالی:(ج_۶)۳۸۹۸
معاملات مخصوصہ حضرت مجدد:(ج_۵)۲۶۶۱
المعانی (احمد فردولی البھاری):(ج_۲)۶۳۱
معاون تواریخ:(ج_۱)۴۵۳
معتقد المنتقد (احمد رضا خان بریلوی): (ج_۵) ۲۸۴۵، ۲۸۴۹_۲۸۵۰، ۲۸۵۳، ۲۸۵۵_۲۸۵۸، ۲۹۲۰، ۳۰۱۴
معجزات النبی ﷺ (نور بخش توکلی):(ج_۱۰)۵۹۶۶
معجزات شریفہ:(ج_۶)۳۷۴۰
معجزات نبویہ:(ج_۶)۳۲۶۱
معجم الانساب والاسرات الحاکمۃ:(ج_۵)۲۸۵۷
المعجم الاوسط:(ج_۷)۴۳۰۹
معجم الشعراَ من العصر الجاہلی حتی ۲۰۰۲ء: (ج_۶) ۳۲۱۷، ۳۲۱۹
المعجم الصغیر:(ج_۲)۵۹۴، ۶۵۳
المعجم الکبیر: (ج_۲) ۵۲۸، ۵۴۱_۵۴۲، ۵۵۱، ۵۵۶، ۵۶۹، ۵۷۹، ۶۴۱_۶۴۳، ۶۴۶، ۶۴۸، (ج_۷) ۴۳۰۷، ۴۳۱۳، ۴۳۲۱_۴۳۲۲، (ج_۸)۴۷۸۶
معجم المصنفین:(ج_۳)۱۶۶۲
معجم المطبوعات العربیہ شبہ القارۃ الھندیۃ الباکستانیۃ: (ج_۵)۲۷۰۰_۲۷۰۴، ۲۸۱۷
المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی:(ج_۹)۵۱۹۶
المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم:(ج_۹)۵۱۹۶
معجم المولفین:(ج_۵)۲۶۲۲_۲۶۲۳، ۲۸۱۷
معجم ما الف عن مکۃ:(ج_۶)۳۱۷۳، ۳۱۹۰
معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف: (ج_۵) ۲۷۰۰، ۲۷۰۲_۲۷۰۳، (ج_۶)۳۱۶۰، ۳۱۶۷، ۳۱۷۳، ۳۱۷۵، ۳۱۸۰، ۳۱۹۰، ۳۲۰۲، ۳۲۱۷، ۳۲۱۹،
معدن الجواہر:(ج_۹)۵۵۴۸، ۵۵۵۰_۵۵۵۱، ۵۱۵۱
معدن المعانی:(ج_۱۰)۵۸۳۳
معدن کرم:(ج_۶)۳۸۰۰
معراج الدرایہ:(ج_۲)۷۰۸، (ج_۸)۴۶۴۶_۴۶۴۷
معراج نامہ:(ج_۱)۵۳
معمولات مظہریہ:(ج_۲)۱۲۲۹، (ج_۴)۲۴۷۵
معیار الکشوف:(ج_۴)۲۸۱۱
معین المنطق:(ج_۶)۳۶۶۱، ۳۷۰۷
مغتنم (تالیف، ملا حبیب اللہ قندھاری):(ج_۶)۳۴۹۷
مغل رول اِن انڈیا (انگریزی): (ج_۷) ۴۱۸۰، (ج_۹)۵۴۱۶
مغل ہندوستان کا طریق زراعت:(ج_۵)۲۷۹۳
المغنی برحاشیہ احیاء علوم الدین:(ج_۲)۶۴۱
المغنی فی ابواب العدل والتوحید:(ج_۸)۴۸۳۴
مفاتیح الجنان:(ج_۸)۴۶۴۱
مفاتیح العلوم (خوارزمی):(ج_۹)۵۱۹۶
المفاصلہ بین الانسان والکعبہ:(ج_۱)۸۶، (ج_۵)۲۷۹۹
مفتاح التواریخ:(ج_۳)۱۲۹۸، (ج_۶)۳۳۹۴
مفتاح السعادۃ:(ج_۵)۲۸۵۶_۲۸۵۷، (ج_۹)۵۱۹۶

مفتاح الفتوح: (ج۔۹) ۵۰۳۶

مفتاح القلوب فی بیان السلوک: (ج۔۸) ۴۶۴۱

مفتاح المعیة فی بیان طریق النقشبندیہ (شیخ نابلسی): (ج۔۶) ۳۲۲۶

مفتاح کنوز السنۃ: (ج۔۹) ۵۱۹۶

مفتی اعظم اوران کے خلفاء: (ج۔۵) ۲۹۱۲

مفتی اعظم شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی: (ج۔۸) ۴۸۶۳

مفردات القرآنیہ: (ج۔۲) ۱۱۹۰، (ج۔۵) ۲۶۶۷

المقاصد الحسنہ: (ج۔۲) ۵۳۶، ۵۸۳، ۵۸۶، ۶۰۱، ۶۰۸، ۶۱۹، ۶۳۹، ۶۴۹_۶۵۰، ۶۵۴، ۶۵۷، ۶۵۸، (ج۔۵) ۳۰۱۷

مقاصد السالکین (خواجہ عبد الخالق غجدوانی): (ج۔۹) ۵۰۱۸، (ج۔۱۰) ۶۱۴۰_۶۱۴۱

مقاصد الفقہ: (ج۔۶) ۳۸۹۹

مقال العرفا باعزاز شرح و علماء: (ج۔۱) ۱۱۵، ۱۸۵، (ج۔۳) ۱۵۶۴

مقالات اختر: (ج۔۳) ۱۸۷۲

مقالات اقبال: (ج۔۵) ۲۹۴۵، ۳۰۱۱_۳۰۱۲، ۳۰۲۰، ۳۰۲۵، ۳۰۴۲

مقالات الشعرا: (ج۔۶) ۳۴۴۶

مقالات اوکاڑوی: (ج۔۶) ۳۵۹۷

مقالات تصوف: (ج۔۶) ۳۷۰۵

مقالات توکلی: (ج۔۱۰) ۵۹۶۸

مقالاتِ صدیقی: (ج۔۲) ۱۲۴۵

المقالۃ الوضیہ فی النصیحۃ والوصیہ: (ج۔۵) ۲۶۴۲

مقام ابی حنیفہ: (ج۔۲) ۷۴۸

مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ عقل کی روشنی میں: (ج۔۶) ۳۷۹۲

مقام شیخ فخر الدین عراقی در تصوف اسلامی: (ج۔۳) ۱۸۷۲

القامات العشر لطلبۃ العصر: (ج۔۵) ۲۶۸۲

مقامات آدمیہ: (ج۔۸) ۴۵۰۰، (ج۔۹) ۵۰۱۲

مقامات احسانی: (ج۔۵) ۲۶۴۹

مقامات احمدیہ و مقامات سعیدیہ (محمد مظہر): (ج۔۶) ۳۳۵۳

مقامات احمدیہ (محمد امین نقشبندی): (ج۔۳) ۱۲۹۷، (ج۔۵) ۲۵۷۸، (ج۔۹) ۵۰۴۱، ۵۱۵۴، ۵۵۶۰، (ج۔۱۰) ۵۶۳۲

مقامات اخیار: (ج۔۹) ۵۲۲۵

مقامات ارشادیہ: (ج۔۶) ۳۳۲۴

مقامات التوحید: (ج۔۶) ۳۷۱۶

مقامات العارفین: (ج۔۱) ۲۷۹

مقامات امام ربانی: (ج۔۴) ۲۴۳۳، (ج۔۹) ۵۱۵۴

مقامات تصوف (پیر عبد الحکیم): (ج۔۶) ۳۷۱۶، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱

مقامات خیر: (ج۔۱) ۴۵۸، (ج۔۶) ۳۳۶۲_۳۳۶۳، ۳۳۶۷، ۳۳۹۴_۳۳۹۶، ۳۷۵۷_۳۷۵۸، ۳۷۶۱، (ج۔۸) ۴۹۴۷، (ج۔۹) ۵۲۲۵، ۵۲۶۷، ۵۵۶۱_۵۵۶۲، (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

مقامات سبع: (ج۔۵) ۲۶۸۴

مقامات سراجیہ (خواجہ محمد اسماعیل سراجی نقشبندی):

(ج۔۶)۳۹۲۱، (ج۔۱۰)۵۹۰۲

مقامات سعیدیہ: (ج۔۲)۸۲۳، (ج۔۴)۲۲۵۳، (ج۔۵) ۲۶۹۵

مقامات شیخ احمد جام: (ج۔۸)۴۵۲۴،

مقامات شیخ الاسلام: (ج۔۳)۱۳۸۹

مقامات غوث الثقلین: (ج۔۵)۲۷۴۳، (ج۔۹)۵۵۴۴

مقامات فضیلۃ (از سید زوار حسین شاہ مجددی): (ج۔۱۰) ۶۰۵۶

مقامات مجدد الف ثانی: (ج۔۲) ۱۱۱۰، (ج۔۴) ۲۴۹۰، (ج۔۶)۳۳۵۸

مقامات محمود: (ج۔۵)۲۸۶۸، (ج۔۸)۴۸۵۲،

مقامات مظہری: (ج۔۲) ۷۲۹، ۷۳۴، (ج۔۴) ۲۴۶۵، ۲۴۷۴۔۲۴۷۵، ۲۴۹۰، ۲۴۹۲، (ج۔۵) ۲۶۵۰، ۲۸۱۶، ۳۰۸۳، ۳۱۰۹، (ج۔۶) ۳۳۵۳، ۳۳۵۸، ۳۳۹۴، (ج۔۸) ۴۶۰۳، (ج۔۹) ۵۲۲۲، ۵۳۶۰، (ج۔۱۰) ۵۸۳۳۔۵۸۳۵، ۵۸۹۳۔۵۸۹۴، ۶۰۳۶، ۶۳۷۸، ۶۳۸۰

مقامات معصومیہ: (ج۔۱) ۸۷، (ج۔۴) ۱۹۴۱، (ج۔۵) ۲۶۵۹، ۲۶۶۲، ۲۶۶۵۔۲۶۶۹، ۳۱۰۹، (ج۔۷) ۴۲۳۲، (ج۔۹) ۵۰۶۰۔۵۰۶۱، ۵۰۶۳، ۵۴۸۶، ۵۵۱۷، ۵۵۳۵، ۵۵۴۸۔۵۵۴۹، ۵۵۵۷، ۵۵۶۱۔۵۵۶۲، ۵۵۶۴، (ج۔۱۰) ۵۶۱۳، ۵۷۶۰، ۵۷۶۱، ۵۷۶۳، ۵۸۸۵۔۵۸۸۷، ۵۸۹۵، ۵۹۴۶، ۶۳۵۶، ۶۳۶۲۔۶۳۶۵

مقامات نقشبندی: (ج۔۱)۸۷

المقامة اللغریہ والمقالة الادبیة: (ج۔۵)۲۶۸۲

مقامة فی المخاخرة بین الغربة والاقامة: (ج۔۵)۲۶۸۲

مقتل کذب وکید: (ج۔۵)۲۵۷۳، ۲۵۸۱

مقدمہ ابن خلدون: (ج۔۹)۵۳۷۷

المقدمہ التی کتبا للکتابہ: (ج۔۹)۵۰۴۰

مقدمہ تجلیات امام ربانی: (ج۔۱۰)۶۲۴۴

مقدمہ تفسیر القران (نور بخش توکلی): (ج۔۱۰)۵۹۶۶

مقدمہ دیوانِ روشن: (ج۔۶)۳۷۰۱

مقدمہ شرح مکتوبات قدسی آیات: (ج۔۱۰)۶۱۶۳

مقدمہ شرح مکتوبات امام ربانی: (ج۔۵)۲۵۲۶، (ج۔۸) ۴۵۰۱

مقدمہ طبقات صوفیہ امالی: (ج۔۵)۲۶۵۰

مقدمہ عمدة المقامات: (ج۔۶)۳۶۶۶

مقدمہ عین العلم: (ج۔۲)۹۳۰

المقدمة السنیہ فی انتصار الفرقة السنیہ: (ج۔۱)۸۶، ۳۸۵، (ج۔۵)۲۸۰۹، (ج۔۱۰)۵۷۶۲

مقدمة الصلوٰة: (ج۔۶)۳۴۱۶

مقصدِ تصوف یعنی ارشاد السالکین: (ج۔۶) ۳۷۴۳، ۳۷۵۴

مقصدِ نماز یعنی ارشاد المصلین: (ج۔۶)۳۷۴۵

مقصود المومنین: (ج۔۲)۵۲۰، ۵۳۹، ۶۳۵، ۶۴۰

مقطعات: (ج۔۵)۳۰۲۵

مقولات تصوف: (ج۔۶)۳۵۹۰

مکاتبات قطب زمن: (ج۔۹)۵۵۳۳

المکاتفات العینیہ: (ج۔۹)۵۰۵۵

مکاتیب اقبال: (ج_۵)۳۰۴۴

مکاتیب الشیخ احمد نقشبندی: (ج_۵)۲۶۴۴، ۲۶۷۵

مکاتیب سید سلیمان ندوی بنام مسعود عالم ندوی: (ج_۵) ۲۶۴۹

مکاتیب شاہ غلام علی دہلوی: (ج_۲)۱۱۲۹

مکاتیب شیخ محمد نقشبند: (ج_۹)۵۵۵۱، ۵۵۶۴

مکاتیب قاضی احمد (قلمی): (ج_۶)۳۷۰۱

مکاتیب کے مجموعے: (ج_۴)۴۶۵، (ج_۶)۳۳۵۶

مکاتیب مجلد ملت: (ج_۶)۳۷۹۹

مکاتیب مرزا مظہر جان جاناں: (ج_۲)۱۲۳۲

مکاتیب مظہری: (ج_۱) ۱۹۷، ۴۶۴، (ج_۵) ۲۹۱۲، (ج_۶)۳۳۷۷، ۳۳۸۵،

مکاتیب مولانا احمد برکی: (ج_۹)۵۱۲۷

المکاتیب والرسائل: (ج_۹)۵۳۴۳

مکاشف الاسرار: (ج_۵)۲۶۱۲، ۲۸۱۴

مکاشفات غیبیہ: (ج_۱) ۴۲۹، ۴۰۲، (ج_۲) ۷۵۲، (ج_۳) ۱۲۹۵، ۱۸۳۵، (ج_۴)۱۹۴۱، ۲۰۳۳، ۲۴۳۵، (ج_۵)۲۵۷۰، ۲۵۸۲_۲۵۸۳، ۲۵۸۶، ۲۵۹۲، ۲۶۱۱_ ۲۶۱۲، ۲۶۲۵، ۲۶۳۳، ۲۶۴۱، ۲۶۵۰، ۲۷۱۰، ۲۷۳۶، ۲۹۱۷، (ج_۶) ۳۴۴۳، ۳۶۸۶، (ج_۸) ۴۵۷۸، ۴۸۵۴، ۴۸۶۱، ۴۸۶۳، (ج_۹) ۵۰۲۶، ۵۰۳۲، ۵۰۳۸، ۵۰۴۶، ۵۱۵۰، ۵۲۴۹، ۵۳۴۶، ۵۵۰۵، ۵۵۲۲_۵۵۲۳، (ج_۱۰)۵۶۷۱، ۵۷۵۸، ۶۱۱۱، ۶۱۶۲، ۶۱۶۴، ۶۱۸۲، ۶۱۸۴، ۶۱۸۷، ۶۲۳۷

مکاشفۃ الاسرار: (ج_۴)۲۴۵۶

مکتبہ ظاہریہ کے مخطوطات: (ج_۶)۳۲۲۷

المکتبۃ المیریۃ الکائنۃ: (ج_۵)۲۶۲۰

مکتوب ملک صاحب جان شیرانی: (ج_۱۰)۵۹۵۹

مکتوبات شیخ سیف الدین: (ج_۹)۵۵۶۲

مکتوبات احمد بن یحییٰ منیری: (ج_۹)۵۵۲۰

مکتوبات اقبال: (ج_۵)۲۹۱۰، ۲۹۴۴، ۳۰۰۷_۳۰۰۸، ۳۰۲۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۴

مکتوبات الحرمین: (ج_۶)۳۴۴۴

المکتوبات الربانیہ: (ج_۵) ۲۶۳۰، (ج_۸) ۴۹۱۰، (ج_۹)۵۰۷۰

المکتوبات الربانیہ، الامام الربانی احمد بن عبد الاحد: (ج_۱۰)۶۱۶۳، ۶۲۰۶_ ۶۲۰۸

مکتوبات الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی: (ج_۵)۲۶۷۴

مکتوبات امام احمد رضا بریلوی: (ج_۱)۵۵، ۱۴۷، (ج_۲) ۶۹۲، (ج_۴) ۲۲۸۹، (ج_۵) ۲۸۹۵_ ۲۸۹۶، ۲۹۱۱، (ج_۹)۵۲۰۴، (ج_۱۰)۵۶۹۶

مکتوبات امام ربانی بحیثیت مأخذ ایمانیات: (ج_۲) ۱۰۱۴، (ج_۴)۱۹۱۵، ۲۲۲۴

مکتوبات امام ربانی کی اہمیت (ج_۴)۲۰۵۹

مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعیین: (ج_۱)۱۱۳، (ج_۱۰) ۶۲۴۳، ۶۳۰۶

مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت: (ج_۱)۱۱۳، ۴۶۰، (ج_۳) ۱۷۲۲، (ج_۸) ۴۵۷۷، (ج_۱۰) ۶۲۴۳، ۶۳۰۳

مکتوبات امام ربانی (مجدد الف ثانی): (ج_۱)۶۱، ۷۶،

۱۰۷، ۱۰۹_۱۱۰، ۲۰۵، ۲۵۲_۲۵۳، ۲۸۵، ۲۸۸، ۴۲۹_
۴۳۰، ۴۴۰، ۴۴۶، (ج_۲) ۵۱۱_۵۱۲، ۵۱۶، ۵۱۹_۵۲۰،
۵۲۵_۵۲۸، ۵۳۰_۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۶، ۵۳۸_۵۳۹،
۵۴۲، ۵۴۴، ۵۴۶، ۵۵۰، ۵۵۳، ۵۵۶_۵۵۷، ۵۶۰،
۵۶۳، ۵۶۵_۵۶۹، ۵۷۲، ۵۷۵_۵۷۶، ۵۷۸،
۵۸۰_۵۸۲، ۵۸۴_۵۸۵، ۵۸۷_۵۸۸، ۵۹۱_۵۹۲،
۵۹۵_۵۹۷، ۵۹۹_۶۰۱، ۶۰۴، ۶۰۶، ۶۰۸_۶۱۲،
۶۱۵_۶۱۶، ۶۱۸، ۶۲۰_۶۲۱، ۶۲۳، ۶۲۶، ۶۲۸، ۶۳۱_
۶۳۲، ۶۴۱، ۶۵۷، ۶۶۴، ۶۶۶، ۶۶۹، ۶۹۳، ۷۱۵،
۷۲۶_۷۳۵، ۷۳۷، ۷۵۴، ۷۵۶، ۷۶۰، ۷۶۳،
۷۶۸_۷۷۱، ۷۷۷، ۷۸۰_۷۸۱، ۷۸۴، ۷۹۲، ۸۰۱_
۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۱_۸۱۲، ۸۱۴_۸۱۶، ۸۱۸، ۸۲۲، ۸۲۵،
۸۳۴، ۸۵۵_۸۶۸، ۸۷۰_۸۷۲، ۸۸۵_۸۸۶،
۹۱۹_۹۲۰، ۹۲۸_۹۳۳، ۹۵۵، ۹۸۱، ۹۸۹، ۹۹۸، ۱۰۱۴،
۱۰۱۷، ۱۰۲۴، ۱۰۳۰_۱۰۳۲، ۱۰۳۵، ۱۰۴۴، ۱۰۸۸،
۱۰۹۲_۱۰۹۴، ۱۰۹۷_۱۰۹۸، ۱۱۰۰، ۱۱۰۲_۱۱۰۵، ۱۱۱۵،
۱۱۲۱، ۱۱۲۶، ۱۱۲۹_۱۱۳۰، ۱۱۴۱، ۱۱۶۶_۱۱۶۷، ۱۱۸۵،
۱۱۸۸، ۱۱۹۰، ۱۱۹۷، ۱۲۱۵_۱۲۱۶، ۱۲۱۸_۱۲۲۳، ۱۲۳۶،
(ج_۳) ۱۲۷۳، ۱۲۸۱، ۱۲۸۴، ۱۲۹۵_۱۲۹۷، ۱۳۶۴،
۱۳۷۰، ۱۳۷۲، ۱۳۷۸_۱۳۷۹، ۱۳۸۱، ۱۳۸۳_۱۳۸۴،
۱۳۹۲_۱۳۹۳، ۱۴۰۰_۱۴۰۱، ۱۴۰۴_۱۴۰۶، ۱۴۱۶_
۱۴۲۱، ۱۴۲۳_۱۴۲۵، ۱۴۲۷_۱۴۲۹، ۱۴۳۱_۱۴۳۵،
۱۴۳۷_۱۴۳۹، ۱۴۴۲، ۱۴۴۸، ۱۴۵۱، ۱۴۵۸_۱۴۵۹،
۱۵۱۳_۱۵۲۵، ۱۵۲۷، ۱۵۲۹_۱۵۴۱، ۱۵۴۳_۱۵۴۷،
۱۵۴۹_۱۵۵۰، ۱۵۵۳_۱۵۵۶، ۱۵۶۴_۱۵۶۶، ۱۵۶۸،
۱۵۹۲_۱۵۹۵، ۱۵۹۷، ۱۶۰۰، ۱۶۰۴_۱۶۰۵، ۱۶۱۲_
۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۱۷، ۱۶۱۹، ۱۶۲۴، ۱۶۳۲، ۱۶۵۷_۱۶۶۳،
۱۶۷۴_۱۶۸۶، ۱۶۸۸، ۱۶۹۰_۱۶۹۲، ۱۶۹۵_۱۶۹۹،
۱۷۰۱_۱۷۰۴، ۱۷۰۸_۱۷۰۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۲، ۱۷۲۷،
۱۷۵۵، ۱۷۶۵_۱۷۷۰، ۱۷۷۴، ۱۷۷۶، ۱۷۸۵_
۱۷۸۶، ۱۸۰۹، ۱۸۲۸_۱۸۳۴، ۱۸۳۷، ۱۸۶۹_۱۸۷۰،
(ج_۴) ۱۹۱۴، ۱۹۲۸، ۱۹۳۳، ۱۹۳۵، ۱۹۳۸_
۱۹۳۹، ۱۹۴۱، ۱۹۴۴، ۱۹۵۱، ۱۹۵۵، ۱۹۵۷، ۱۹۶۰،
۱۹۶۷، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۸۱_۱۹۸۲، ۱۹۸۵_۱۹۸۶،
۲۰۱۶، ۲۰۳۳، ۲۰۳۶_۲۰۳۸، ۲۰۴۲، ۲۰۶۸_۲۰۷۰،
۲۱۱۱، ۲۱۲۰، ۲۱۲۹، ۲۱۳۱، ۲۱۳۹، ۲۱۴۹، ۲۱۵۸، ۲۱۶۸_
۲۱۷۰، ۲۲۰۷، ۲۲۱۰_۲۲۱۲، ۲۲۱۷، ۲۲۱۹_۲۲۲۰،
۲۲۲۹، ۲۲۳۶، ۲۲۷۱، ۲۲۷۳، ۲۲۸۱، ۲۲۸۶، ۲۲۸۹،
۲۳۱۶، ۲۳۲۴، ۲۳۲۷، ۲۳۶۱، ۲۳۶۷، ۲۳۸۴_
۲۳۸۵، ۲۳۸۹، ۲۳۹۶، ۲۴۰۶_۲۴۰۷، ۲۴۰۹_۲۴۱۵،
۲۴۱۷، ۲۴۱۸_۲۴۲۰_۲۴۳۹، ۲۴۴۲، ۲۴۴۴، ۲۴۴۷_
۲۴۴۸، ۲۴۵۱، ۲۴۵۳_۲۴۵۵، ۲۴۹۱، ۲۴۹۸، ۲۵۲۵_
۲۵۲۶، (ج_۵) ۲۵۳۶_۲۵۳۷، ۲۵۴۳، ۲۵۵۲،
۲۵۵۶_۲۵۶۷، ۲۵۷۱، ۲۵۷۴_۲۵۷۶، ۲۵۷۸،
۲۵۸۷، ۲۵۹۲_۲۵۹۳، ۲۶۰۰، ۲۶۰۲_۲۶۰۳، ۲۶۰۶،
۲۶۱۱، ۲۶۱۳_۲۶۲۱، ۲۶۲۸_۲۶۳۲، ۲۶۳۴_۲۶۳۶،
۲۶۳۹_۲۶۴۰، ۲۶۴۳_۲۶۴۹، ۲۶۵۲_۲۶۷۰ ،
۲۶۷۲_۲۶۷۹، ۲۶۹۴، ۲۶۹۸، ۲۷۰۱، ۲۷۱۰، ۲۷۱۴،
۲۷۱۶، ۲۷۱۹_۲۷۲۵، ۲۷۲۷، ۲۷۳۰_۲۷۳۲، ۲۷۳۵_
۲۷۳۶، ۲۷۳۹، ۲۷۴۲، ۲۷۴۷، ۲۷۵۱، ۲۷۵۵، ۲۷۶۱،
۲۷۶۳، ۲۷۷۲_۲۷۸۰، ۲۷۸۲، ۲۷۸۹، ۲۷۹۱_۲۷۹۲،
۲۷۹۸، ۲۸۰۱، ۲۸۰۳_۲۸۰۵، ۲۸۱۳، ۲۸۱۶_۲۸۱۷،
۲۸۲۰_۲۸۲۴، ۲۸۳۳، ۲۸۵۷_۲۸۵۸، ۲۸۶۵_
۲۸۶۷، ۲۸۷۵، ۲۸۷۹، ۲۸۸۴، ۲۸۸۶_۲۸۸۷،
۲۸۹۰_۲۸۹۲، ۲۸۹۴_۲۸۹۵، ۲۹۰۰_۲۹۰۱، ۲۹۰۸،
۲۹۱۱_۲۹۱۲، ۲۹۱۸، ۲۹۲۲_۲۹۲۳، ۲۹۲۷، ۲۹۳۱_
۲۹۳۳، ۲۹۴۱_۲۹۴۳، ۲۹۴۵_۲۹۴۶، ۲۹۵۰،
۲۹۷۴_۲۹۷۵، ۲۹۷۷، ۲۹۸۳، ۳۰۰۷_۳۰۱۳ ،

۳۰۱۵ـ۳۰۱۸، ۳۰۲۱، ۳۰۲۵ـ۳۰۲۶، ۳۰۲۹، ۳۰۴۱ـ
۳۰۴۲، ۳۰۴۴، ۳۰۵۷، ۳۰۶۸، ۳۰۷۲ـ۳۰۷۳،
۳۰۷۵، ۳۰۷۷، ۳۰۸۱ـ۳۰۸۲، ۳۰۹۵، ۳۱۰۲، (ج_۶)
۳۱۴۰، ۳۱۴۲ـ۳۱۴۳، ۳۱۵۳، ۳۱۵۵، ۳۱۶۶، ۳۲۲۶،
۳۳۴۳، ۳۳۵۱، ۳۳۵۴، ۳۳۵۶، ۳۳۹۵، ۳۴۱۲،
۳۴۳۶ـ۳۴۳۷، ۳۴۴۵، ۳۵۹۹، ۳۶۲۵، ۳۶۴۳،
۳۶۷۴، ۳۶۸۵، ۳۷۸۲، ۳۸۴۸، ۳۸۷۵، ۳۹۱۹،
(ج_۷) ۴۰۰۵، ۴۰۰۸ـ۴۰۰۹، ۴۰۱۱، ۴۰۱۴، ۴۰۳۶،
۴۰۶۲، ۴۰۶۵، ۴۰۷۷، ۴۰۸۳ـ۴۰۸۴، ۴۱۴۹ـ۴۱۵۰،
۴۱۶۲ـ۴۱۶۳، ۴۱۶۹ـ۴۱۷۰، ۴۱۷۳، ۴۱۷۷ـ
۴۱۷۸، ۴۱۸۰، ۴۱۸۲ـ۴۱۹۸، ۴۲۰۲ـ۴۲۰۵، ۴۲۰۹ـ
۴۲۲۰، ۴۲۳۰ـ۴۲۳۲، ۴۲۴۹ـ۴۲۵۰، ۴۲۷۷ـ
۴۲۷۸، ۴۲۸۰ـ۴۲۸۱، ۴۲۸۳، ۴۲۸۷ـ۴۲۸۸،
۴۲۹۲ـ۴۲۹۷، ۴۲۹۹ـ۴۳۰۰، ۴۳۰۳، ۴۳۰۵،
۴۳۰۷ـ۴۳۰۸، ۴۳۱۰، ۴۳۱۲ـ۴۳۱۳، ۴۳۲۲ـ
۴۳۴۵، ۴۳۴۷ـ۴۳۸۵، ۴۳۸۷ـ۴۴۱۵، ۴۴۲۳،
۴۴۳۱، ۴۴۳۴، ۴۴۳۶، ۴۴۳۹، ۴۴۴۶، ۴۴۴۸ـ
۴۴۴۹، ۴۴۵۱، ۴۴۵۵ـ۴۴۵۷، ۴۴۶۱ـ۴۴۶۳،
۴۴۶۶، ۴۴۷۱ـ۴۴۷۳، ۴۴۷۸، ۴۴۷۹، (ج_۸)
۴۴۸۸ـ۴۴۸۹، ۴۵۰۰ـ۴۵۰۲، ۴۵۰۴، ۴۵۱۷،
۴۵۱۹ـ۴۵۲۰، ۴۵۲۴، ۴۵۲۷، ۴۵۲۹، ۴۵۳۱ـ۴۵۳۴،
۴۵۳۷، ۴۵۳۹، ۴۵۴۱، ۴۵۴۴، ۴۵۴۶ـ۴۵۴۸،
۴۵۵۰ـ۴۵۵۱، ۴۵۵۳، ۴۵۵۸ـ۴۵۵۹، ۴۵۶۰،
۴۵۶۳ـ۴۵۶۷، ۴۵۷۵ـ۴۵۷۷، ۴۵۸۰ـ۴۵۸۳،
۴۵۸۵، ۴۵۹۴، ۴۵۹۶، ۴۵۹۸، ۴۶۰۱، ۴۶۰۳،
۴۶۰۷، ۴۶۰۹، ۴۶۲۲، ۴۶۲۵، ۴۶۳۳، ۴۶۳۵،
۴۶۳۸، ۴۶۴۲، ۴۶۴۴، ۴۶۴۶ـ۴۶۴۷، ۴۶۵۱،
۴۶۴۵، ۴۶۵۵، ۴۶۵۸ـ۴۶۵۹، ۴۶۶۱ـ۴۶۷۲،
۴۶۷۴ـ۴۶۷۷، ۴۶۷۹ـ۴۶۸۱، ۴۶۸۳ـ۴۶۸۴،
۴۶۸۶، ۴۶۸۸ـ۴۶۸۹، ۴۶۹۲، ۴۶۹۴ـ۴۷۱۷،
۴۷۲۱، ۴۷۲۳ـ۴۷۲۸، ۴۷۳۰ـ۴۷۳۱، ۴۷۳۳،
۴۷۳۷، ۴۷۳۹، ۴۷۴۱ـ۴۷۴۴، ۴۷۴۶ـ۴۷۴۷،
۴۷۴۹، ۴۷۵۱، ۴۷۵۳ـ۴۷۵۷، ۴۷۶۱ـ۴۷۶۳،
۴۷۷۰، ۴۷۹۱ـ۴۷۹۲، ۴۸۰۳ـ۴۸۰۴، ۴۸۰۸ـ
۴۸۰۹، ۴۸۱۲ـ۴۸۱۴ ۴۸۳۲ـ۴۸۳۳، ۴۸۴۴، ۴۸۶۱،
۴۸۹۱، ۴۹۰۱، ۴۹۰۳ـ۴۹۰۵، ۴۹۰۷ـ۴۹۰۹، ۴۹۱۳ـ
۴۹۱۶، ۴۹۱۸ـ۴۹۱۹، ۴۹۲۱ـ۴۹۲۲، ۴۹۲۶، ۴۹۳۳،
۴۹۳۵، ۴۹۳۸، ۴۹۴۳ـ۴۹۵۵، ۴۹۷۰ـ۴۹۷۱،
۵۰۰۷، ۵۰۱۰ـ۵۰۱۱، ۵۰۱۳ـ۵۰۱۴، ۵۰۱۶، ۵۰۲۴،
۵۰۲۶، ۵۰۳۲، ۵۰۳۴، ۵۰۳۸، ۵۰۴۶، ۵۰۶۳،
۵۰۶۵ـ۵۰۶۷، ۵۰۶۹، ۵۰۷۳، ۵۰۷۷ـ۵۰۷۹،
۵۰۸۱ـ۵۰۸۵، ۵۰۸۷، ۵۰۸۹ـ۵۰۹۰، ۵۰۹۲،
۵۰۹۵ـ۵۰۹۶، ۵۱۰۱، ۵۱۱۱ـ۵۱۱۲، ۵۱۱۴ـ۵۱۱۵،
۵۱۱۸ـ۵۱۱۹، ۵۱۲۲، ۵۱۲۷، ۵۱۳۱، ۵۱۳۴، ۵۱۳۷ـ
۵۱۳۸، ۵۱۴۰، ۵۱۴۸ـ۵۱۵۲، ۵۱۵۴، ۵۱۵۷، ۵۱۶۰ـ
۵۱۶۲، ۵۱۶۸، ۵۱۷۹ـ۵۱۸۳، ۵۱۸۹، ۵۱۹۱، ۵۱۹۷ـ
۵۱۹۸، ۵۲۰۱ـ۵۲۰۳، ۵۲۱۳ـ۵۲۱۵، ۵۲۲۲، ۵۲۲۸،
۵۲۴۰، ۵۲۴۲ـ۵۲۴۴، ۵۲۴۹، ۵۲۵۳ـ۵۲۵۴،
۵۲۵۹ـ۵۲۶۰، ۵۲۶۸، ۵۲۷۲، ۵۲۷۴ـ۵۲۷۷،
۵۲۷۹، ۵۲۸۱، ۵۲۸۳ـ۵۲۸۴، ۵۲۸۸، ۵۲۹۰، ۵۲۹۴،
۵۲۹۸ـ۵۳۰۵، ۵۳۰۹ـ۵۳۱۱، ۵۳۱۳ـ۵۳۱۶،
۵۳۲۲ـ۵۳۲۴، ۵۳۲۶ـ۵۳۲۹، ۵۳۳۲، ۵۳۳۴ـ
۵۳۳۵، ۵۳۳۷ـ۵۳۳۸، ۵۳۴۱ـ۵۳۴۲، ۵۳۴۵ـ
۵۳۴۷، ۵۳۵۲ـ۵۳۵۷، ۵۳۶۱، ۵۳۶۴ـ۵۳۶۶،
۵۳۷۱، ۵۳۸۵، ۵۳۸۸، ۵۳۹۰ـ۵۳۹۲، ۵۳۹۷ـ
۵۴۰۲، ۵۴۰۴، ۵۴۱۰، ۵۴۱۳، ۵۴۱۵ـ۵۴۱۶، ۵۴۱۸ـ
۵۴۲۰، ۵۴۲۲ـ۵۴۲۴، ۵۴۲۷، ۵۴۲۹ـ۵۴۳۱،
۵۴۵۱ـ۵۴۵۲، ۵۴۵۴ـ۵۴۵۵، ۵۴۶۴، ۵۴۷۷ـ

۵۴۸۱، ۵۴۸۴، ۵۴۸۹، ۵۴۹۱۔ ۵۴۹۴، ۵۴۹۶۔ ۵۴۹۹، ۵۵۰۵، ۵۵۰۷، ۵۵۱۶۔ ۵۵۲۱، ۵۵۲۶۔ ۵۵۲۸، ۵۵۶۹، ۵۵۸۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳، ۵۶۳۱، ۵۶۵۶، ۵۶۶۸۔ ۵۶۶۹، ۵۶۷۴، ۵۶۹۱۔ ۵۶۹۲، ۵۶۹۴، ۵۷۰۵۔ ۵۷۰۷، ۵۷۰۹۔ ۵۷۱۰، ۵۷۲۱، ۵۷۲۳، ۵۷۶۰، ۵۷۶۶، ۵۷۶۸، ۵۷۷۰۔ ۵۷۷۲، ۵۷۹۱، ۵۷۹۵، ۵۸۳۹، ۵۸۸۵، ۵۹۲۵، ۶۱۲۵، ۶۱۶۲۔ ۶۱۶۴، ۶۱۷۰، ۶۱۹۳، ۶۱۹۵، ۶۱۹۸۔ ۶۲۰۱، ۶۲۱۲۔ ۶۲۱۸، ۶۲۲۷

مکتوبات پیر محمد راشد: (ج۔۶) ۳۴۳۲، ۳۴۴۲، ۳۵۷۰

مکتوبات تحفہ زوّاریہ: (ج۔۱۰) ۶۱۰۹

مکتوبات حاجی دوست محمد قندھاری: (ج۔۱۰) ۵۸۴۹۔ ۵۸۵۰

مکتوبات خواجہ باقی باللہ: (ج۔۶) ۳۳۳۹، ۳۴۴۴، (ج۔۷) ۴۱۲۲۔ ۴۱۲۳، ۴۱۴۸، (ج۔۹) ۵۲۳۳۔ ۵۲۳۵، ۵۲۴۸

مکتوبات خواجہ سیف الدین: (ج۔۵) ۲۶۶۳، ۲۷۶۳، (ج۔۹) ۵۵۳۷، ۵۵۴۰، (ج۔۱۰) ۶۱۲۲، ۶۳۵۶، ۶۳۷۴

مکتوبات خواجہ محمد حسن مجددی: (ج۔۶) ۳۴۴۳

مکتوبات خواجہ محمد سعید: (ج۔۸) ۴۶۱۰، (ج۔۱۰) ۵۷۷۳

مکتوبات خواجہ محمد نقشبند ثانی: (ج۔۳) ۱۷۲۳

مکتوبات خواجہ محمد ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی: (ج۔۹) ۵۵۸۲، (ج۔۱۰) ۵۵۹۳

مکتوبات خواجہ معین الدین چشتی: (ج۔۷) ۴۰۴۰، ۴۰۵۱

مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب: (ج۔۶) ۳۶۸۴

مکتوبات ڈاکٹر محمد مسعود: (ج۔۶) ۳۷۰۶

مکتوبات زوّاریہ: (ج۔۱۰) ۶۱۰۰

مکتوبات سعیدیہ: (ج۔۵) ۲۵۸۷، (ج۔۹) ۵۵۵۹

مکتوبات سیفیہ: (ج۔۳) ۱۷۲۳، (ج۔۴) ۲۲۹۰، ۲۳۱۲، ۲۳۱۵۔ ۲۳۱۷، ۲۳۱۹۔ ۲۳۲۱، ۲۳۲۳، ۲۳۲۵، ۲۳۲۷۔ ۲۳۲۸، ۲۳۳۰۔ ۲۳۳۱، ۲۳۳۳۔ ۲۳۳۶، ۲۳۳۸۔ ۲۳۳۹، ۲۳۴۳۔ ۲۳۴۶، ۲۳۴۸۔ ۲۳۵۱، (ج۔۵) ۲۵۵۳، ۲۶۶۱، (ج۔۶) ۳۱۴۲، ۳۴۴۷، (ج۔۷) ۴۰۰۹، (ج۔۸) ۴۵۰۰، (ج۔۹) ۵۰۱۲

مکتوبات شاہ فقیراللہ علوی نقشبندی مجددی شکارپوری: (ج۔۱) ۱۱۱، (ج۔۵) ۲۶۵۰، ۲۸۱۷، (ج۔۶) ۳۴۳۵، ۳۵۵۶، ۳۵۵۹، ۳۷۰۳، (ج۔۱۰) ۶۳۷۸۔ ۶۳۸۹

مکتوبات شریف خواجہ سیف الدین: (ج۔۱) ۱۱۲، (ج۔۳) ۱۸۸۷

مکتوبات شریف قاضی احمد دمائی: (ج۔۱) ۵۶

مکتوبات شریف (خواجہ شیخ محمد عثمان دامانی): (ج۔۱۰) ۵۹۴۳

مکتوبات شریف (سید زوار حسین شاہ): (ج۔۲) ۹۳۲

مکتوبات شیخ تاج: (ج۔۷) ۴۱۴۰

مکتوبات شیخ عبدالقدوس گنگوہی: (ج۔۱۰) ۵۸۳۴

مکتوبات شیخ محدث دہلوی: (ج۔۸) ۴۷۹۱،

مکتوبات شیخ یحییٰ منیری: (ج۔۱۰) ۵۸۳۳

مکتوبات عالیہ (مولوی جعفر علی فریدی): (ج۔۱۰) ۵۹۵۹

مکتوبات قدسی آیات (امام ربانی): (ج۔۱۰) ۶۱۷۲

مکتوبات مجدد الف ثانی۔ تخریج احادیث (غیر مطبوعہ):

(ج۔۱)۱۱۱، ۱۱۳، ۴۵۹، (ج۔۱۰)۶۲۴۳، ۶۳۰۴
مکتوبات محمد نقشبند ثانی: (ج۔۴)۲۲۸۵
مکتوبات مرزا مظہر: (ج۔۸)۴۵۹۹،
مکتوبات مسعود صاحب دائم پشاوری: (ج۔۶)۳۵۶۰
مکتوبات مسعودی (غم نامے): (ج۔۱)۵۶
مکتوبات معدن فتوحات (حضرت مجدد الف ثانی):
(ج۔۱۰)۶۱۹۷
مکتوبات معصومیہ ا: (ج۔۱) ۸۷، ۹۰، ۴۳۱، (ج۔۲)
۵۵۳، ۶۴۰، ۶۴۲، ۸۶۱، (ج۔۳)۱۶۶۰، ۱۷۲۲، ۱۸۷۰،
۱۸۸۷، (ج۔۴) ۱۸۹۹، ۲۱۹۹، ۲۲۸۱_۲۲۸۲، ۲۲۸۵،
۲۲۸۷_۲۲۸۸، ۲۲۹۵، ۲۳۰۱_۲۳۰۲، ۲۳۰۸، ۲۳۱۱،
۲۴۳۵، (ج۔۵) ۲۵۵۳، ۲۵۷۸، ۲۵۸۰، ۲۶۲۳،
۲۶۴۹_۲۶۵۰، ۲۶۶۰، ۲۶۶۲، ۲۶۶۷، ۲۶۷۰،
۲۷۶۳، ۲۷۸۲، ۲۷۹۳، (ج۔۶) ۳۱۴۲، ۳۴۲۷،
۳۴۴۴، ۳۶۹۸_۳۶۹۹، ۳۹۱۹، (ج۔۷) ۴۰۰۹،
۴۳۰۸، ۴۳۲۱، (ج۔۸) ۴۵۰۰، ۴۵۳۷_۴۵۳۸،
۴۵۷۲، ۴۶۱۲، (ج۔۹) ۵۰۱۲، ۵۰۶۳، ۵۵۳۱_
۵۵۳۲، ۵۵۶۱_۵۵۶۲، (ج۔۱۰) ۵۸۶۵، ۵۸۸۵_
۵۸۸۷، ۵۹۲۷، ۶۱۲۶، ۶۳۵۶، ۶۳۵۹_۶۳۶۱
مکتوبات مقبول علماء وفضلاء ومشائخ: (ج۔۳)۱۳۹۸
مکتوبات منظوم بنام سید صبغت اللہ (فارسی): (ج۔۶)
۳۴۴۲
مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم: (ج۔۸)۴۷۹۱
مکتوبات ومعمولات امام ربانی: (ج۔۳)۱۲۷۴
المکنونات النفسیہ: (ج۔۸)۴۹۱۰،
ملاصن: (ج۔۶)۳۶۸۳، ۳۹۳۱
ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ: (ج۔۵)۲۷۰۲
ملتقط: (ج۔۳)۱۷۶۱
ملتقی البحار فی شرح المنظومۃ: (ج۔۵)۲۸۴۸
ملتمس الاحباء: (ج۔۵´۲۸۵۵، ۲۸۵۸
ملحق ملخص السیر (مرتبہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر): (ج۔۵)۲۸۱۶
ملخصات مکتوبات امام ربانی: (ج۔۵)۲۷۲۵
ملفوظات : (ج۔۴) ۲۴۶۵، (ج۔۵) ۲۸۹۶، ۲۹۱۱،
۲۹۴۳، ۳۰۲۰، ۳۰۴۳، (ج۔۶) ۳۳۵۶، ۳۴۳۶،
۳۵۵۹، ۳۵۹۰
ملفوظات احمد رضا قادری: (ج۔۲)۷۳۱
ملفوظات اقبال: (ج۔ن)۲۹۱۰، ۳۰۲۶_۳۰۲۷، ۳۰۴۲،
۳۰۴۵
ملفوظات اکابر نقشبندیہ: (ج۔۱۰)۶۱۰۲
ملفوظات پیر محمد راشد: (ج۔۶)۳۴۴۲
ملفوظات تیموری: (ج۔۲)۲۰۵۱
ملفوظات چہل روزہ: (ج۔۴)۲۴۸۷
ملفوظات حضرت خواجہ: (ج۔۱)۳۰۰
ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی: (ج۔۱)۶۵
ملفوظات حضرت مرزا جانِ جاناں: (ج۔۸) ۴۵۹۸،
۴۶۰۲
ملفوظات خواجہ باقی باللہ: (ج۔۹)۵۴۲۹
ملفوظات سعیدیہ (قلمی): (ج۔۱۰)۶۰۵۷، ۶۰۶۹
ملفوظات شاہ عبدالعزیز: (ج۔۶)۳۳۶۱
ملفوظات شریفہ۔ شاہ غلام علی دہلوی: (ج۔۱) ۳۱۳،

(ج-۴)۲۴۹۲، (ج-۵)۲۸۱۸، (ج-۶)۳۳۹۴
ملفوظات صوفیہ: (ج-۱)۴۶۲، (ج-۶)۳۶۸۶
ملفوظات طیبہ: (ج-۴)۲۴۹۱، (ج-۶)۳۳۵۸
ملفوظات غفاریہ: (ج-۱۰)۶۰۶۸
ملفوظات فضلیہ (قلمی): (ج-۱۰)۶۰۵۷
ملفوظات نقشبندیہ: (ج-۹)۵۰۸۸
ملفوظات وعملیات: (ج-۶)۳۴۳۶، ۳۵۵۹
ملفوظاتی ادب کی تاریخی حیثیت (پروفیسر محمد اسلم): (ج-۴) ۲۵۱۵
المنار المنیف للامام ابن قیم: (ج-۷)۴۳۷۲
منازل السالکین: (ج-۴)۲۲۴۵
منازل السائرین: (ج-۴)۲۲۴۵
منازل شیوخ: (ج-۱)۸۴، (ج-۵)۲۷۴۳
مناقب آدمیہ: (ج-۳) ۱۳۶۸-۱۳۶۹، ۱۳۷۲، (ج-۴)۲۲۷۵، ۲۲۷۹، ۲۴۵۴، (ج-۵)۲۸۳۰
مناقب احمدیہ ومعصومیہ: (ج-۴)۱۹۴۱، ۲۴۵۳، (ج-۵) ۲۶۴۸، ۲۸۳۰، ۲۸۵۴(ج-۱۰)۵۷۵۸، ۵۹۴۲
مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ (احمد ذہبی): (ج-۲)۷۲۸
مناقب الامام ابی حنیفہ (حافظ الدین الخوارزمی): (ج-۲) ۷۲۷
مناقب الامام ابی حنیفہ (خطیب خوارزم الموفق بن احمد): (ج-۲)۷۲۷
مناقب الامام ابی حنیفہ (محمد بن ابن نیشاپوری): (ج-۲) ۷۲۷
مناقب الامام ابی حنیفہ (مستقیم زادہ): (ج-۲)۷۲۷
مناقب الامام ابی حنیفہ (محمد بن ابراہیم الکلشنی): (ج-۲) ۷۲۷
مناقب الامام اعظم ابی حنیفہ وصاحبیہ (ابن الضیاء المکی): (ج-۲)۷۲۷
مناقب الامام اعظم (علی بن عبدالعزیز المرغیانی): (ج-۲) ۷۲۷
مناقب الامام اعظم (ملا علی قاری): (ج-۲)۷۲۸
مناقب الاولیاء: (ج-۵)۲۷۲۰، (ج-۶)۳۹۰۷
مناقب الحضرت (مخطوطہ): (ج-۱) ۱۹۷، (ج-۵) ۲۷۵۱، (ج-۱۰) ۵۸۷۰، ۵۸۸۶-۵۸۹۰، ۶۲۴۲، ۶۲۸۷
مناقب العارفین: (ج-۴) ۲۴۱۲، ۲۴۳۳، (ج-۹) ۵۳۲۸-۵۳۲۹
مناقب الفرید: (ج-۳)۱۸۷۲
مناقب المحبوبین: (ج-۱۰)۵۸۹۴
مناقب المذاہب الاربعۃ: (ج-۵)۲۶۸۸
مناقب پیرزین الدین (منثور): (ج-۱۰)۵۸۸۹
مناقب پیر زین الدین (منظوم): (ج-۱۰) ۵۸۸۹-۵۸۹۰
مناقب للموفق: (ج-۳)۱۶۶۲، (ج-۵)۳۰۷۲
مناقب محمودیہ: (ج-۸)۴۸۵۰،
مناقب مولوی دادین: (ج-۱۰)۵۸۷۶
المناقب (محمد معروف، بہ ابن البزاز الکردی): (ج-۲) ۷۲۸
مناہج السیر فی مدارج الخیر: (ج-۱)۴۵۸، (ج-۴)۲۵۱۲،

(ج_۶)۳۳۶۴
ملبہ المنیہ بوصول الحبیب الی العرش والرویہ:(ج_۵)۲۹۱۱
منتخب الاصول:(ج_۶)۳۴۳۶، ۳۵۵۹
منتخب التواریخ:(ج_۱)۳۰۹، ۴۲۹، (ج_۲)۸۰۱، ۱۲۶۴،
(ج_۳) ۱۲۹۷، ۱۳۱۶، ۱۳۴۵_ ۱۳۴۷، ۱۳۵۸_ ۱۳۵۹،
۱۵۰۹، ۱۵۱۱_ ۱۵۱۲، ۱۷۲۲، ۱۷۵۳_ ۱۷۵۴، (ج_۴)
۲۰۳۴_ ۲۰۳۶، ۲۱۶۷_ ۲۱۶۸، ۲۴۳۱_ ۲۴۳۲،
(ج_۵) ۲۵۶۲، ۲۵۷۴، ۲۶۲۳_ ۲۶۲۴، ۲۷۴۹،
(ج_۶) ۳۲۳۸_ ۳۲۴۰، (ج_۷) ۴۲۳۲، (ج_۸)
۴۹۳۶_ ۴۹۳۸، (ج_۹) ۵۰۳۹، ۵۰۴۸، ۵۱۴۷،
۵۱۵۳_ ۵۱۵۵، ۵۱۵۷، ۵۱۶۰_ ۵۱۶۱، ۵۲۹۳،
(ج_۱۰) ۵۶۲۵، ۵۶۳۲، ۵۶۵۰، ۵۷۰۷، ۵۸۳۴،
۵۹۲۹
منتخب العقائد:(ج_۵)۲۸۵۷_۲۸۵۸
منتخب اللباب: (ج_۳) ۱۷۲۲، (ج_۴) ۱۹۸۳، ۲۱۹۲،
(ج_۵)۲۵۶۳، ۲۵۸۰، (ج_۹)۵۱۵۴
المنتخبات من المکتوبات امام ربانی: (ج_۱) ۱۰۹، (ج_۳)
۱۸۷۳، (ج_۵) ۳۰۹۷، ۳۱۰۰، ۳۱۰۴_ ۳۱۰۵،
(ج_۱۰)۶۲۲۱
المنتخبات من رسائل السید عبدالحکیم الاروسی: (ج_۵)۲۶۲۷
منتقی ابن الجاروز:(ج_۵)۲۸۸۳
منتقی ابن تیمیہ:(ج_۵)۲۸۸۳
منتھی الایجاز لکشف الاعجاز:(ج_۵)۲۷۶۲_۲۷۶۳
المنجد فی اللغۃ و الاعلام: (ج_۱) ۱۷۳، (ج_۲) ۱۰۳۰،
(ج_۵)۲۹۷۹، ۲۹۸۸، ۳۰۰۱_ ۳۰۰۳، ۳۰۱۲، ۳۰۱۴،
۳۰۱۷_ ۳۰۱۸، (ج_۸)۴۸۷۳، ۴۸۹۷
المنجلی فی تسطور الولی:(ج_۲)۱۱۹۱
المنحۃ الوھبیۃ فی الرد علی اوھابیہ:(ج_۵)۲۶۸۸
منزل بہ منزل:(ج_۱)۵۶، ۱۰۶، (ج_۶)۳۷۰۶
المنسک المتقسط فی شرح المنسک المتوسط:(ج_۵)۲۸۸۴
منسک صغیر:(ج_۵)۲۸۸۴
منسک کبیر:(ج_۵)۲۸۸۴
منسک متوسط:(ج_۵)۲۸۸۴، (ج_۶)۳۴۱۵
منشورات اقبال:(ج_۵)۳۰۱۰، ۳۰۱۸
منصب امامت:(ج_۸)۴۹۴۸،
المنطق الفھوانی والمشہد الروحانی فی المعاد الانسانی:
(ج_۶)۳۲۰۰
منظر اولوا الالباب:(ج_۹)۵۵۵۱
منظوم شجرہ:(ج_۶)۳۷۳۹
منظومہ:(ج_۸)۴۶۴۱،
المنقذ من الضلال (امام غزالی): (ج_۳)۱۴۷۷، ۱۷۳۰،
(ج_۴)۱۹۷۲، (ج_۵)۲۵۹۴، ۲۷۷۱، (ج_۸)۴۵۱۳،
(ج_۹)۵۱۷۵، ۵۲۲۷
منہاج الاصول:(ج_۵)۲۷۱۲
منہاج الدین:(ج_۴)۲۳۹۸
منہج الالباء فی السلام علی الانبیاء:(ج_۱)۴۵۸
المنہج العذب فی الکلام علی الروح والقلب:(ج_۶)۳۲۱۶
المنہل العذب فی ذکر القلب:(ج_۵)۲۷۶۵
منیۃ المصلی:(ج_۳)۱۸۷۳، (ج_۱۰)۵۸۸۱
منیۃ المفتی:(ج_۸)۴۶۴۷،

موارد الظمان للهیثمی: (ج۔۸) ۴۷۸۶۔۴۷۸۷
مواعظ حسنہ: (ج۔۱) ۵۳
مواعظ خطبات: (ج۔۶) ۳۶۲۸
مواعظ فتحیہ: (ج۔۶) ۳۷۹۲
مواعظ مظہری: (ج۔۶) ۳۳۷۷
المواعظ: (ج۔۵) ۲۶۸۰
مواقف: (ج۔۳) ۱۵۸۶
مواقف العقل والعلم: (ج۔۹) ۵۰۴۰
المواہب لالشریفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ: (ج۔۲) ۷۲۷
مواہب اللدنیہ: (ج۔۷) ۴۴۰۸
مواھب ارواح القدس لکشف حکم العرس: (ج۔۱) ۱۱۵
مواھب الباری ترجمہ بخاری: (ج۔۶) ۳۲۶۱
المواھب الجزیلۃ فی مرویات الفقیر محمد بن احمد بن عقلیہ: (ج۔۶) ۳۲۰۰
مواھب الرحمان فی مناقب الامام ابی حنیفہ النعمان: (ج۔۲) ۷۲۷
مواھب القیوم فی تائید احمد و معصوم: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۵) ۲۸۰۷
المواھب اللدنیہ: (ج۔۱) ۲۱۹۔۲۲۰، (ج۔۲) ۵۸۹، ۶۱۰، ۶۲۲، ۶۵۲، ۶۵۷، ۶۶۰، (ج۔۶) ۳۲۳۱
مواھب الجیب فیما یختص بالحبیب: (ج۔۶) ۳۱۷۹، ۳۱۸۰
مواھب لدنیہ: (ج۔۲) ۵۹۱۔۵۹۲
موج خیال: (ج۔۱) ۴۶۴
الموضوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع: (ج۔۵) ۳۰۱۶
الموضوعات الکبریٰ: (ج۔۲) ۵۱۴، ۶۵۳، (ج۔۷) ۴۳۱۸، ۴۳۲۶ ۔ ۴۳۲۷، ۴۳۳۴ ۔ ۴۳۳۵، ۴۳۴۱، ۴۳۴۸، ۴۳۵۰، ۴۳۵۳، ۴۳۵۸ ۔ ۴۳۶۰، ۴۳۶۴، ۴۳۶۶، ۴۳۷۴، ۴۳۸۶، ۴۳۹۵ ۔ ۴۳۹۶، ۴۳۹۹، ۴۴۰۸، ۴۴۱۰۔۴۴۱۱، ۴۴۱۴،
الموضوعات کبیر: (ج۔۹) ۵۳۵۵
الموضوعات (ملا علی قاریؒ): (ج۔۲) ۶۲۱، ۹۲۶
موطا امام مالک: (ج۔۲) ۷۰۸، (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۶) ۳۱۷۰، (ج۔۷) ۴۳۰۰، ۴۳۱۹، ۴۳۵۳، (ج۔۸) ۴۶۳۵، ۴۶۴۳، ۴۷۸۵
موطا امام محمد: (ج۔۵) ۲۸۸۳، (ج۔۸) ۴۶۳۵
موقف العقل والعلم والعالم: (ج۔۳) ۱۲۹۸
مولانا احمد رضا بریلوی کی خدمت علوم حدیث کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: (ج۔۱) ۵۴
مولانا احمد رضا بریلوی کی فقہی خدمات: (ج۔۱) ۵۴
مولانا احمد رضا خان بریلوی کی نعتیہ شاعری: (ج۔۱) ۵۴
مولانا احمد رضا خان کے حالات و افکار اور اصلاحی کارنامے: (ج۔۵) ۲۰۱۴
مولانا احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری کا تاریخی اور ادبی جائزہ: (ج۔۱) ۵۵
مولانا الشیخ خالد النقشبندی: (ج۔۸) ۴۹۷۴، ۴۹۸۷
مولانا جامی کی شاعری: (ج۔۱) ۴۶۱
مولانا خالد کے مکتوبات: (ج۔۶) ۳۲۸۶
مولانا خالد نقشبندی و پیران طریقتِ او: (ج۔۱) ۱۱۱،

(ج۔۴)۲۵۰۹۔۲۵۱۰، (ج۔۱۰)۶۳۴۸۔
مولانا شیخ خالد النقشبندی: (ج۔۱۰)۶۳۷۸
مولانا عبدالستار نیازی، حیات، خدمات، تعلیمات: (ج۔۶)۳۷۹۹
مولانا محمد الیاس اور تحریک ایمان: (ج۔۹)۵۴۱۱
مولود برزنجی (نوربخش توکلی): (ج۔۱۰)۵۹۶۷
مولود شریف نبوی: (ج۔۶)۳۲۰۱، ۳۲۶۰
مولود محمود: (ج۔۶)۳۶۲۴
مولود نامہ (جعفر برزنجی): (ج۔۵)۲۶۹۷
مولود، معراج، معجزات: (ج۔۶)۳۲۶۰
مونس الاطباء: (ج۔۱۰)۵۸۰۳
مونس المخلصین: (ج۔۵)۲۸۱۷، (ج۔۶)۳۴۲۱، ۳۴۴۳، ۳۴۹۷، ۳۴۹۹، ۳۵۲۵، ۳۵۲۷، ۳۶۰۰، ۳۶۰۵، ۳۶۰۷۔۳۶۰۸، ۳۶۱۰، ۳۷۰۱۔۳۷۰۲، ۳۷۰۶۔۳۷۰۷
مہا بھارت: (ج۔۴) ۲۱۰۱ (ج۔۹) ۵۵۱۴، (ج۔۱۰) ۵۶۴۶، ۵۶۵۱، ۵۷۰۱
مہر صفا: (ج۔۸)۴۸۴۴، ۴۸۵۱،
المہیمن القدوس فی مناقب سیدنا عبدالرحمٰن بن مصطفیٰ العیدروس: (ج۔۶)۳۲۱۲
میاں سعداللہ نسیم: (ج۔۱۰)۵۸۸۹
میر سید السند: (ج۔۸)۴۶۴۳،
میزان الاعتدال: (ج۔۲) ۵۱۶، ۵۹۳، ۶۵۲، (ج۔۷) ۴۳۰۳، ۴۳۲۰، (ج۔۹) ۵۱۵۶
میزان الکبری: (ج۔۸)۴۶۳۰۔۴۶۳۱،
میزان الکلام: (ج۔۶)۳۳۶۱
میزان شعرانی: (ج۔۸، ۴۶۲۹،
المیسر شرح مصابیح السنۃ: (ج۔۵)۲۸۵۲
میگزین، اورینٹل کالج (لاہور): (ج۔۵)۲۶۶۵، ۲۷۶۶
میلاد شفیع: (ج۔۶)۳۳۹۷
میلاد نامہ (بحرالعلوم لکھنوی): (ج۔۲)۱۰۹۹
مینائے مصطفائی: (ج۔۶)۳۴۹۶
مؤسسۃ الفرقان للتراث الاسلامی لندن: (ج۔۵)۲۷۰۳
مؤید الفضلاء: (ج۔۶)۳۴۴۵

ن

نادر الفوائد: (ج۔۶)۳۴۴۳
الناشرہ الناجرہ للفرقۃ الفاجرۃ: (ج۔۴)۲۴۵۲، ۲۴۵۶
الناظورۃ (شہاب الدین مرجانی): (ج۔۵)۲۶۹۲
نافع المسلمین: (ج۔۶)۳۸۳۱
نالۂ عندلیب: (ج۔۹)۵۵۲۳
نبذۃ فی الحکم: (ج۔۶)۳۱۷۲
نبذۃ لطیفۃ فی ترجمۃ شیخ الاسلام داؤد البغدادی: (ج۔۵) ۲۶۸۹
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک: (ج۔۶) ۳۹۳۱
نتائج الحرمین: (ج۔۵) ۲۶۶۳، ۲۷۹۹، (ج۔۶) ۳۸۳۷۔۳۸۳۹، ۳۹۰۰۔۳۹۰۳، ۳۹۰۶۔۳۹۰۷، (ج۔۱۰)۵۷۵۸، ۵۷۶۳، ۵۸۶۵، ۵۸۸۷
نخبۃ العلوم ونصیحۃ علماء الرسوم: (ج۔۱)۸۷، (ج۔۵)۲۶۹۹،

(ج۔۶)۳۲۲۶، (ج۔۱۰)۵۶۲۹

نثر الدرر فی تذییل نظم الدرر: (ج۔۵)۲۷۰۳

نثر القلم فی تاریخ مکتبۃ الحرم: (ج۔۵)۲۷۰۳

نثر اللآلی الجوہریۃ علی المنظومۃ الدہریۃ: (ج۔۶)۳۲۱۶

نثر المآثر فی من ادرکتہ من الاکابر: (ج۔۵)۲۷۰۳

النجاء البری عن وسواس المفتری: (ج۔۹)۵۲۰۵

نجم العلم شرح عین العلم: (ج۔۶)۳۶۷۰

نجم الہدیٰ: (ج۔۱)۸۷

النجوم الزاہرۃ فی ملوک والقاہرہ: (ج۔۵)۲۸۵۶۔۲۸۵۷

نجوم الہدایت: (ج۔۶)۳۵۹۷

نخبۃ الفکر: (ج۔۶)۳۴۱۶

نذر حبیب (حبیب احمد نقشبندی): (ج۔۱۰)۶۰۷۳

نزہۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر: (ج۔۴)۲۱۹۱، ۲۴۴۴، (ج۔۵) ۲۶۲۲۔ ۲۶۲۳، ۲۷۰۱۔ ۲۷۰۳، ۲۷۶۲، ۲۷۶۵۔۲۷۶۶، ۲۸۱۸، ۲۹۱۹، (ج۔۶)۳۱۶۰، ۳۱۶۷، ۳۱۹۰، ۳۲۲۷، ۳۶۹۹، (ج۔۸) ۴۶۶۱، ۴۶۶۵، ۴۹۳۶، ۴۹۴۶، (ج۔۹) ۵۰۵۶، ۵۰۶۳، ۵۱۵۳۔ ۵۱۵۶، ۵۱۵۹۔ ۵۱۶۰، ۵۳۳۴، ۵۵۶۴۔ ۵۵۶۵، (ج۔۱۰)۵۶۲۸، ۵۷۶۱۔۵۷۶۲

نزہۃ الفکر، فیما مضیٰ من الحوادث والعمر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثاث عشر: (ج۔۵)۲۷۰۲

نزہۃ المجالس: (ج۔۲)۵۱۲، ۶۲۱۔۶۲۲، ۶۳۳، ۶۵۹۔ ۶۶۰، (ج۔۶)۳۷۳۹

نزہۃ المناظر: (ج۔۵)۲۷۵۹

نزہۃ النظر: (ج۔۲)۶۰۲، ۶۰۸، ۶۵۵۔۶۵۶

نسائی: (ج۔۱)۱۹۴، (ج۔۲)۵۶۳۔۵۶۴، ۶۴۴، ۷۰۸، ۸۵۳، ۸۸۶، (ج۔۳)۱۵۰۵، ۱۷۹۹، (ج۔۵)۲۸۸۳، (ج۔۷)۴۰۴۵، ۴۲۸۱، ۴۲۸۷، ۴۲۹۲، ۴۳۱۱، ۴۳۱۷، ۴۳۱۹، ۴۳۲۲، ۴۳۲۴، ۴۳۴۲، ۴۳۶۴، ۴۳۶۹، ۴۳۷۶، ۴۴۰۳، ۴۴۰۵، (ج۔۸) ۴۶۳۵، ۴۷۸۹، ۴۹۴۵

نسخہ اشارات: (ج۔۶)۳۴۴۳

نسخۃ الوجود فی الاخبار عن حال الموجود: (ج۔۶)۳۲۰۱

النسمات السحریۃ فی مدح خیر البریۃ: (ج۔۶)۳۱۸۰

نسمات: (ج۔۷)۴۰۵۶، ۴۰۵۸، ۴۰۶۱۔۴۰۶۲

نسمات القدس من حدائق الانس: (ج۔۱)۸۵، ۳۰۹، ۳۱۲، (ج۔۵)۲۸۳۰، (ج۔۱۰)۵۷۶۳

نسیم چمن: (ج۔۶)۳۴۹۳

نشان منزل: (ج۔۲)۱۲۴۷

نشر المحاسن الغالیہ: (ج۔۳)۱۸۶۸

النشر الناجرہ (برزنجی): (ج۔۵)۲۸۰۳

نشر النور: (ج۔۶)۳۱۹۷، ۳۲۰۱

نشریات اسلام: (ج۔۹)۵۱۵۱

نشوۃ الشمول فی الذہاب الیٰ استانبول: (ج۔۷)۴۲۶۱

نشوۃ المدام فی العود الیٰ دار السلام: (ج۔۷)۴۲۶۱

نص السارب فی قطع الشارب: (ج۔۶)۳۵۲۲ .

النصائح الدینیۃ: (ج۔۶)۳۱۹۱

نصرۃ العاشقین: (ج۔۶)۳۷۸۹

نصوص الدقائق: (ج۔۵)۲۸۰۲

النصوص (صدر الدین قونوی): (ج۔۹)۵۱۷۸

نصیحت نامہ: (ج۔۱۰)۵۸۷۱

النصیحۃ الجلیۃ فی معرفۃ آداب کسوۃ الخلوتیۃ: (ج۔۶) ۳۱۷۲

نظام مصطفیٰ اور ہماری زندگی: (ج۔۶)۳۹۳۳

نظریہ انتظارِ مہدی (اختر کاشمیری): (ج۔۳) ۱۵۰۹، ۱۵۶۳

نظریہ پاکستان اور ہم: (ج۔۶)۳۷۹۲

نظریہ توحید: (ج۔۲)۸۰۲

نظریہ مخدومیت: (ج۔۵)۲۶۴۹

نظم الدرر فی اختصار نشر النور والزہر فی تراجم افضل مکۃ: (ج۔۵)۲۷۰۳۔۲۷۰۴، (ج۔۶)۳۱۶۰، ۳۱۹۰، ۳۲۰۲، ۳۲۱۹، ۳۸۴۴۔۳۸۴۶، ۳۹۰۸۔۳۹۰۶

نظم المقامات الاحمدیہ فی سلسلۃ الطریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۵)۲۷۵۶

نغمۂ حبیب: (ج۔۶)۳۵۹۷

نفائس العارفین: (ج۔۵)۳۰۹۴

نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات: (ج۔۱) ۵۵، ۱۴۷، (ج۔۴) ۲۲۲۳، (ج۔۵) ۲۶۹۳، ۲۷۰۱، ۳۰۹۳، (ج۔۶)۳۳۵۹، (ج۔۱۰)۵۶۹۵

نفائس الفصول المقتطفۃ من ثمرات اہل الوصول: (ج۔۶) ۳۲۱۶

نفحات الانس (عبدالرحمٰن جامی): (ج۔۱) ۲۵۲۔۲۵۳، ۲۸۸، (ج۔۲) ۱۰۸۸، ۱۱۰۰، (ج۔۴) ۲۳۲۷، ۲۳۳۴، (ج۔۶) ۳۱۵۵، (ج۔۷) ۴۰۳۶، ۴۰۶۲، (ج۔۹) ۵۲۶۰، ۵۴۲۹، ۵۴۵۷، ۵۴۵۹

نفحات الرضا والقبول فضائل المدینۃ وزیارۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: (ج۔۵)۲۶۹۸

النفحات الصمدیۃ والفتوحات القدسیۃ: (ج۔۶)۳۲۰۱

النفحات المدنیۃ فی الافکار القلبیہ والروحیۃ السریۃ فی الطریقۃ عیدروسیۃ: (ج۔۶)۳۲۱۶

نفحۃ الانسیۃ فی بعض الاحادیث الدسیۃ: (ج۔۶)۳۲۱۶

نفحۃ البشارہ فی معرفۃ الاستعارۃ: (ج۔۶)۳۲۱۶

النفحۃ العلیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۶)۳۲۱۶

النفحۃ العیدروسیۃ فی الطریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۶)۳۲۱۶

النفحۃ القدسیۃ بواسطۃ البضعۃ العیدروسیۃ: (ج۔۶)۳۲۰۷

النفحۃ اللمعیۃ فی الطریقۃ النقشبندیہ: (ج۔۶)۳۲۰۳

نفحۃ الہدایۃ فی التعلیق: (ج۔۶)۳۲۱۷

النفس الیمانی: (ج۔۶)۳۲۱۰

نفع قوت المغتذی برحاشیہ جامع ترمذی: (ج۔۲)۵۸۹، ۶۵۲

النفقہ فی بیان فرق بین الصوفی والفقیہ: (ج۔۶)۳۲۰۳

نفی الفی عمن استنار بنورہ کل شی: (ج۔۵)۲۸۸۶، ۲۸۹۶

نقد النصوص: (ج۔۲)۱۲۳۱

نقد عمر: (ج۔۱۰)(ج۔۱۰)۵۸۹۱

نقشبندی سینٹس آف سندھ (انگریزی): (ج۔۶)۳۷۰۳

نقشبندیہ کتابیات: (ج۔۱)۴۶

النقشبندیۃ (عبدالرحمٰن بن محمد سعید دمشقی): (ج۔۵) ۲۶۹۸

نکات الاسرار: (ج۔۶)۳۸۳۷

نکات الحق: (ج۔۶)۳۳۹۵

النکت الطریفة فی التحدث عن ردود ابن ابی شیبة علی ابی حنیفہ (زاہد الکوثری): (ج۔۲) ۷۲۷

نکہات (مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد) (عربی): (ج۔۶) ۳۳۹۲

نماز حنفی مدلل: (ج۔۱۰) ۵۸۰۶

نماز مترجم: (ج۔۶) ۳۵۹۷

نوادر الاصول: (ج۔۲) ۵۵۷، ۵۶۰، ۶۴۴، ۸۵۸، (ج۔۷) ۴۳۸۶،

نوائے بلبل (انگریزی): (ج۔۴) ۲۵۱۲

نور الابصار: (ج۔۱) ۲۲۱

نور الانوار: (ج۔۲) ۷۳۱

نور الافکار (سید عبداللہ کوہاٹی): (ج۔۱۰) ۵۸۶۶

نور الہدایة والعرفان فی السر :رابطة والتوجہ وختم الخواجگان: (ج۔۴) ۲۵۰۹

نور اعلیٰ نور: (ج۔۷) ۴۰۰۷

نئی تاریخ چترال: (ج۔۶) ۳۸۵۲۔۳۸۵۵، ۳۹۱۰

نئی نئی باتیں (ڈاکٹر محمد مسعود احمد): (ج۔۲) ۸۵۴

نہایت الغریب: (ج۔۷) ۴۳۶۱

نہایہ: (ج۔۲) ۷۰۸، ۱۱۶۹

النہایہ فی غریب الحدیث والاثر: (ج۔۲) ۵۱۸، ۶۳۵، ۱۱۹۱

و

واقعات دار الحکومت: (ج۔۹) ۵۱۵۶

واقعات مشتاق: (ج۔۱۰) ۵۸۳۴

وادین رسالہ: (ج۔۱۰) ۶۱۱۹

وثیقة الابرار: (ج۔۶) ۳۵۵۹

وثیقة الاکابر: (ج۔۶) ۳۴۳۶

وجہ الحل فی جہد المقل: (ج۔۵) ۲۶۸۴

الوجیز فی اصول فقہ: (ج۔۲) ۷۳۰

وحدتِ شہود: (ج۔۱) ۳۱۳

وحدة الوجود اور فلسفہ خودی: (ج۔۵) ۲۹۴۵

وحدة الوجود وشہود الحق فی کل وجود: (ج۔۲) ۱۱۸۴

وحدة الوجود (شاہ ابو الحسن زید فاروقی): (ج۔۲) ۱۲۳۷، (ج۔۴) ۱۹۴۵

الورد الاسنی فی التوسل باسماء الحسنیٰ: (ج۔۶) ۳۱۷۲، ۳۲۲۷، ۳۲۳۱

ورد السحر: (ج۔۶) ۳۱۷۲

ورد المحمدیہ: (ج۔۶) ۳۴۴۲، ۳۵۹۰

الورد المنہول الاصفیٰ فی مولد الرسول المصطفیٰ (مخطوطہ): (ج۔۶) ۳۱۷۳

الورد النقشبندی: (ج۔۵) ۲۸۶۰۔۲۸۶۱

الوسیط: (ج۔۴) ۱۹۴۰

وسیلہ نجات: (ج۔۶) ۳۳۶۱

وسیلة الایمان: (ج۔۱۰) ۵۸۹۱

وسیلة السعادت درة التاج: (ج۔۴) ۲۲۸۱، (ج۔۵) ۲۷۸۲

وسیلة الغریب الی جناب الحبیب: (ج۔۶) ۳۶۵۴

وسیلة القبول الی اللہ والرسول ﷺ: (ج۔۱) ۴۶۲، (ج۔۴) ۲۱۹۲، ۲۱۹۹، ۲۲۸۵، ۲۴۵۶، (ج۔۵) ۲۶۶۱، ۲۶۶۶، ۲۷۸۲، ۲۸۰۰، (ج۔۱۰) ۶۱۰۸

وصال احمدی: (ج۔۱) ۴۳۴، (ج۔۴) ۲۲۲۷، ۲۲۳۹، ۲۲۵۴، ۲۴۳۶، (ج۔۵) ۲۵۷۷، ۲۵۸۰، ۳۰۴۰، (ج۔۷) ۴۱۷۶، ۴۲۲۰، ۴۲۳۱ ۔ ۴۲۳۲، (ج۔۹) ۵۵۴۴، (ج۔۱۰) ۵۶۹۴، ۶۱۲۳، ۶۲۴۲، ۶۲۷۵

وصال حضرت مجدد الف ثانی: (ج۔۱۰) ۶۳۴۵

وصیت نامہ: (ج۔۴) ۲۴۶۵

الوصیۃ الجبیۃ للسالکین فی طریق الخلوتیۃ: (ج۔۶) ۳۱۷۳

وظائف اورادعیہ ماثورہ: (ج۔۶) ۳۶۲۸

وظائف معصومی: (ج۔۶) ۳۴۴۴

الوفاء باحوال المصطفیٰ: (ج۔۲) ۵۹۷، ۶۵۳

وفیات مشاہیر: (ج۔۶) ۳۷۹۹

وقائع نعمت خان: (ج۔۵) ۲۷۹۳

وقایہ: (ج۔۴) ۲۴۹۸

الولوالجیۃ: (ج۔۸) ۴۶۴۷

ولوالجی: (ج۔۲) ۷۰۵، (ج۔۳) ۱۷۰۹، ۱۷۶۱، (ج۔۸) ۴۶۴۵

ولی نعمت: (ج۔۱) ۵۶

نھر فائق و ابن امیر حاج ثم رسالہ رفع التردد: (ج۔۸) ۴۶۴۶

وید (بید): (ج۔۱۰) ۵۸۳۰

الہادا الکاف فی حکم الضعاف: (ج۔۵) ۲۵۷۹، ۲۵۷۳

ہدایت الانسان الی السبیل العرفان: (ج۔۶) ۳۷۸۲، (ج۔۱۰) ۵۹۴۰

ہدایت الحج: (ج۔۶) ۳۵۲۷

ہدایت الطالبین: (ج۔۲) ۱۱۴۵، ۱۱۵۰، (ج۔۳) ۱۷۱۳۔ ۱۷۱۵، ۱۸۰۰، (ج۔۴) ۲۴۳۳، (ج۔۶) ۳۴۴۴، (ج۔۸) ۴۸۴۴، (ج۔۱۰) ۵۸۸۴، ۶۱۰۰، ۶۱۰۲، ۶۲۴۲، ۶۲۷۲

ہدایت نامہ (حضرت مجدد الف ثانی): (ج۔۶) ۳۴۴۳

ہدایہ: (ج۔۱) ۴۴۶، ۴۵۲، (ج۔۲) ۶۶۳، ۷۴۱، ۹۰۷، (ج۔۳) ۱۶۱۱، (ج۔۴) ۲۲۸۰، (ج۔۶) ۳۱۸۳، ۳۹۱۹، (ج۔۸) ۴۶۴۲، ۴۶۱۵، ۴۹۴۰، ۴۹۴۷، (ج۔۹) ۵۱۹۳، (ج۔۱۰) ۵۷۶۷

ہدایۃ الاحباب فیما للخلوۃ من الشروط والآداب: (ج۔۶) ۳۱۷۳

ہدایۃ الخلاق الی الصوفیۃ فی سائر الافاق: (ج۔۶) ۳۲۰۱

ہدیہ احمدیہ: (ج۔۳) ۱۲۹۸، (ج۔۵) ۲۵۸۱، (ج۔۶) ۳۴۴۴، (ج۔۹) ۵۰۳۹، ۵۰۴۸، (ج۔۱۰) ۵۸۷۷، ۵۸۹۰۔۵۸۹۳، ۵۸۹۵، ۶۲۴۳، ۶۲۹۴

ہدیہ مجددیہ: (ج۔۱) ۸۶، (ج۔۴) ۲۴۵۶، (ج۔۵) ۲۵۷۴، ۲۸۱۴، ۲۸۱۷، ۲۹۱۱، (ج۔۹) ۵۳۲۸۔۵۳۲۹، ۵۳۴۰، ۵۳۴۴، ۵۳۵۳، ۵۳۵۷، ۵۳۸۳

ہدیہ یوسف: (ج۔۱۰) ۵۹۶۷

ہدیۃ الشیعین (غلام دستگیر قصوری): (ج۔۱۰) ۶۰۴۰

ہدیۃ العارفین: (ج۔۵) ۲۷۶۶

ہسٹری آف اورنگ زیب: (ج۔۹) ۵۱۶۲

ہفت روزہ اداکار: (ج۔۶) ۳۷۰۷

ہفت روزہ افق (کراچی): (ج۔۶) ۳۶۸۵، ۳۷۰۸

ہفت روزہ الاعتصام: (ن۔۵) ۲۶۲۷

ہفت روزہ شہاب (لاہور): (ج۔۴) ۲۵۱۳

ہفت روزہ کوثر (لاہور): (ج۔۴) ۲۵۱۳

ہفت روزہ لیل ونہار: (ج۔۶)۳۷۰۵

ہمایوں نامہ: (ج۔۴)۲۰۳۴

ہمعات: (ج۔۶)۳۳۶۰، (ج۔۷)۴۰۵۸، ۴۰۶۲

ہندوستان کے سلاطین، علماء اور مشائخ کے تعلقات پر ایک نظر: (ج۔۹)۵۱۵۴، ۵۳۲۱

ہندوستان میں علم حدیث: (ج۔۴)۲۰۵۸

ہندوستان میں مشرقی علوم: (ج۔۹)۵۳۷۹

ہندوستانی سے پاکستانی: (ج۔۴)۲۵۱۲

ہندی ثقافت پر اسلام کا اثر: (ج۔۱۰)۵۸۵۹

ہواللہ: (ج۔۳)۱۶۶۳

ہٰذا ولدی: (ج۔۵)۲۷۰۰

ی

یادگار خطوط ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کے نام: (ج۔۶)۳۶۸۴

یادگار مجدد الف ثانی (ابو السرور محمد سرور احمد کراچی): (ج۔۱۰)۶۲۴۵، ۶۳۴۲

یادمحبوب: (ج۔۶)۳۷۸۹

یادمرداں: (ج۔۶)۳۲۸۶

یاقوت احمر: (ج۔۹)۵۵۶۴

الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی: (ج۔۱)۹۷، (ج۔۵) ۲۶۸۵، ۲۸۱۷، (ج۔۹)۵۰۴۰، (ج۔۱۰)۵۷۶۲

ینابیع الحیوٰۃ الابدیہ: (ج۔۶)۳۴۳۶، ۳۴۴۳

یواقیت الحرمین: (ج۔۶) ۳۴۴۴، (ج۔۹) ۵۵۴۶، (ج۔۱۰)۵۷۵۹

الیواقیت المہریہ، غلام مہر علی: (ج۔۱۰)۵۹۶۷

الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر: (ج۔۱) ۱۹۶، (ج۔۲) ۵۸۸، ۵۹۳، ۶۵۱ ۔ ۶۵۲، ۷۳۱، (ج۔۳) ۱۵۶۶، (ج۔۷)۴۴۰۹

یوسف زلیخا (عبدالقادر خان خٹک): (ج۔۱۰)۵۸۷۱

یوسف زئی پٹھان: (ج۔۶)۳۹۰۹

یوسف نامہ: (ج۔۱)۵۳

السیاسۃ وضع کلمات فی العالم

Asma' al-Kutub

Adabu'l Qur'an:(v-6) 3261
The Administration of the Mughal Emperor: (v-3) 1371, (v-4) 2170
Afghanistan Journal: (v-6) 3304
Akbar and Gesuits:(v-3) 1720
Akbar and Religion:(v-10) 5707
Akbar the Great Mughul:(v-9) 5042
Ala'al Din's Treasury of Spiritual Instruction: (v-1) 264
Altinoluk (Monthly):(v-6) 3271
Analytical Indexes:(v-7) 4466, 4475
And Muhammad is His Messenger:(v-8) 4888
Arabic English Dictionary:(v-1) 193
At- Tasdhilatu'l- Atira fi'l Qiraati'l- Ashara: (v-6) 3260
A Biographical Dictionary of Contemporary Afghanistan: (v-6) 3305.
A Bouquet from the Uthmani Rose Garden:(v-6) 3290
A Brief History of the Naqshbandi Order:(v-6) 3305
Bukhari: (v-2) 971
Bullet in of the Sdiool De oriental and African Studies:(v-5) 2793
Central Structure of The Mughul Empire: (v-4) 2159-2160
Chambers Twentieth Century Dictionary:(v-1) 192
Change and Continuity, A Sufi Order in Contemporary Lebnon: (v-6) 3253, 3255
A comparative study of working of a Branch of the Naqshbandi Sufi Order in Lebanon and the United Kingdom (Ph.D.Thesis): (v-6) 3253-3254
Computing Vision of Islam in the United States: (v-6) 3253
The Concise Dictionary:(v-1) 191
The Contribution of India to Arabic Literature:(v-9) 5042
The Contribution of Indo Pakistan to Arabic Literature: (v-5) 2817

Dara Shakuh - Life and Works:(v-2) 803
The Darrivishes or Oriental Spiritualism:(v-8) 4874, 4897
The Decline of the Mughal Empire and Shah Waliullah:(v-6) 4886
The Development of Metaphysics in Persia:(v-5) 2973, 3011
Development of Muslim Theology Jurisprudence and Constitutional Theory: (v-1) 192
Development of Muslim Theology, Jurisprudence and Constitutional Theory:(v-1) 192
Devotional Islam & Politics in British India (Ahmed Raza Khan Barelwi and his Movement 1870- 1920): (v-1) 54, (v-5) 2909
Dhakhirat al- Muluk: (v-5) 2842
Empire and Islam: (v-4) 2200
The Encyclopaedia of Religion and Ethics: (v-1) 109, (v-5) 2841, 2895, (v-8) 4876, 4897
Encyclopedia of Islam, New Edition:(v-5) 2843
The Encyclopedia of Islam: (v-5) 2843, (v-8) 4883, 4898
The Encyclopedia of Islamic Doctrine:(v-6) 3247, 3251, 3255
Endless Bliss: (v-1) 100
English Dictionary:(v-1) 191
EPISTLES (Maktubat Sharif): (v-5) 2629
Es'ila and Awjiba fi Ilmi'l Hadith:(v-6) 3260
Fatawa- i- Omariyya bi- Tariqatil- Aliyye: (v-6) 3260 - 3261
First Islamic Movement In India - Shaykh Ahmed Sirhindi as a Mystic: (v-6) 113
Followers and Heirs of the Prophet (Shaykh Ahmed Sirhindi as Mystic): (v-1) 113, (v-4) 2198- 2199, (v-5) 2854, 2858
Formation of Religion secularization, Revival and cult: (v-6) 3247
The Fourth Way:(v-10) 5778
Freedom Movement of Pakistan: (v-6) 2767
From Azhar to Oak Park: (v-6) 3254
Al-futuhat al- haqaiq:(v-6) 3254
The Future Formation of Religion Secularization, Revival and Cult Formation: (v-6) 3247, 3254

Activity and the Dynomics of Conversion to Islam: (v-6) 3247, 3254
Islamic Studies:(v-7) 4062, (v-8) 4898
Islamic teaching Transmission of Islamic knowledge in Syria: (v-1) 93, 98
Jaliyat al- akdar wa'l sayf al- battar al- salat ala al- Mukhtar: (v-6) 3255
Journal of Islamic Research:(v-6) 3291
Kadin ve Aile (Monthly): (v-6) 3271
Karl Marx and Frdinck Evgbs Selected Works: (v-5) 2794
La Nation Arabe: (v-5) 2943
The Legacy of Islam:(v-1) 192
Letters and writings of Iqbal: (v-5) 3029, 3043
Literary History of the Arabs:(v-2) 802
Maktubal-i-Iman Rabbani:(v-2) 978,(v-10) 6305
Maqamat-i-Masumi: (v-2) 1260-1261
Maqamat-i-Masumi (Muhammad Iqbal Mujaddidi): (v-10) 6366
Maqamat-i-Masumi (Safr Ahmad Masumi): (v-10) 6367
Marx and Engles on Religion Foreign Languages:(v-5) 2790
Matn- i- Aqaid Tarjama: (v-6) 3261
Maujzat-i-Nabawiyya:(v-6) 3261
Mawaqif al- aqle wa'l- ilm wa'l- alim: (v-5) 2842
Mawhiba- i al- Ba'ri' Tarjama- i Bukhari: (v-6) 3261
Medieval India:(v-9) 5042
Meeting with the Remarkable Men:(v-10) 5778
Mewlid, Mairaj wa Mujizat:(v-6) 3260
Mewlid-i-sharif: (v-6) 3260
Mir'at-i-Qanun-i-Es'Assistant:(v-6) 3261
Modern writings on Islam and Muslims in India: (v-5) 2791
Mohammadanism - An Historical Survey: (v-5) 2842
Mohammadanism: (v-1) 192, (v-5) 2829
Mohammadinism - An Historical Survey: (v-5) 2842, (v-8) 4877, 4898
Monthly, Al-furqan (Bareilly):(v-9) 5041
Mu'jizat- i Nabawiyya:(v-6) 3261
Mughal Rule in India: (v-6) 2204
Gaben des lichts geschichten aurden leben des propheteen:(v-6) 3246
Gabriel's Wing - A Study into the Religious Ideas of Sir Muhammad Iqbal:(v-8) 4886, 4898
Gaden des Lichts Geschichten aur dem leben des propheteen: (v-6) 3246
The Gazette, (Montreal):(v-6) 3255
German and English Dictionary:(v-6) 191
Geschichte der Arabic hen Litteratur:(v-10) 5042
Gesehicrte der Arabischen Litteratur Leide: (v-5) 2858
The Great Mughals:(v-6) 2092, 2125, 2167, 2169
Hazrat Mujaddid and His Critics:(v-3) 1403, (v-10) 6379, 6425
The History of Aryan Rule in India from the Earliest Times to the death of Akbar:(v-9) 5042
History of India as told by its Historians: (v-5) 2793
History of Mankind:(v-8) 4877, 4898
History of Sufism in India: (v-4) 2199
A History of Sufism in India:(v-4) 2200
History of Syria:(v-5) 2856, 2858
History of the Rise of Muhammadan Power in India:(v-9) 5042, 5049
Hulya Yilmaz Qunden Bugune Gumushnevi Maktabi:(v-6) 3257
The Idea of Personality in Sufism:(v-5) 2828, 2842
Ilm ve Sanat (Monthly): (v-6) 3271
In Search of the Miraculous:(v-10) 5778
Index Islamicus:(v-6) 2858
India to the Death of Akbar:(v-6) 5042
The India:(v-10) 5834
The Indian Muslims: (v-1) 111, (v-5) 2791
The Influence of Shaykh Ahmad Sirhindi on Dr. Muhammad Iqbal:(v-1) 102, (v-10) 6379, 6423
Is Religion possible: (v-5) 2829, 3030, 3033
Islam (Monthly):(v-6) 3271
Islam after Malcoin X: (v-6) 3254
Islam in Indian Sub-Continent:(v-10) 6379, 6422
Islamic Da'wah in the West - Muslim Missionary

Chain:(v-6) 3254
Naqshbandia Bibliography:(v-10) 5595
The Naqshbandis:(v-6) 3254, (v-10) 6379, 6424
Narrative of a Residence in Koordistan:(v-6) 3290
A New Model of the Universe:(v-10) 5778
Notes on Afghan Sufi orders and Khanqahs: (v-6) 3296
Official Sunni and Shi'i Islam: (v-1) 98, (v-8) 4909
On the Research on Islam in the United States: (v-6) 3253
Our Decline and its Causes: (v-5) 2944
Our Freedom Fighters: (v-1) 111
Oxford Dictionary: (v-1) 192
Pain and Grace:(v-8) 4884, 4898
Persian Literature - A Bio- Bibliographical Survey:(v-5) 2829, 2842
Pilgrims of Love - The Anthropology of a Global Sufi Cult:(v-8) 4895, 4899
Pir and Murshid - An Aspect of Religious Leadership in West Pakistan:(v-4) 2200
The Political Role of Shaykh Ahmed Sirhindi and Shah Waliullah - Proceeding of Indian History Congress:(v-6) 2789
Politics of Islam in Syria:(v-6) 98, (v-6) 4909
The Preaching of Islam:(v-1) 109, (v-4) 2151, (v-5) 2827, 2841, (v-7) 4875, 4897, (v-8) 5042, 5049
Preaching of Islam: (v-3) 1298, (v-5) 2874, 2895
Problems of Marxist historical Analysis Science and Human Progress Popular Prakaohan: (v-5) 2794
Punjab Historical Journal:(v-6) 6127
Qasas- i- Anbiya: (v-6) 3260
Quarterly Sher-e-Rabbani Digest (Lahore):(v-10) 6428
The Real Achievement of the Human Life:(v-4) 2109
Real Achievement of the Human Life:(v-4) 2168, (v-6) 3145
Reconstruction of Religious Thought in Islam: (v-5) 2842, 2946, 3008- 3009, 3011,
Mughals in India:(v-8) 4878, 4898
Mujadid's Conception of Tawhid: (v-1) 113, (v-6) 801- 802, (v-6) 1298, (v-5) 2841 (v-9) 5042, (v-10) 5049, 6101
The Munajat o Ilahi-namah of Abdullah Ansari: (v-6) 304
Muntakhib-al-Tawarikh:(v-9) 5042
Muslim Culture in Russia and Central Asia from 18th to Early 20th Century:(v-6) 3305
The Muslim Magazine : (v-6) 3254
Muslim Nationalism in India and Pakistan:(v-4) 2223
Muslim Nationalism in India and Pakistan: (v-5) 2840, 2843
Muslim Nationalism in India and Pakistan:(v-4) 2223, (v-5) 2840, 2843
Muslim Revivalist Movements in Northern India in the 16th and the 17th Centuries :(v-10) 5659
Muslim Revivalist Movements In Northern India:(v-1) 111
Muslim Sharif: (v-2) 978
The Muslim World (Quartely): (v-4) 2223, (v-5) 2835, 2843
Muslim world (Quarterly): (v-5) 2835
Muslim:(v-2) 978
Mystic History and Politics at a south Asian Sufi Center: (v-4) 2199
Mystical Dimensions of Islam:(v-8) 4890, 4898
Mysticism History and Politics at a South Asian Sufi Centre:(v-4) 2199
Mysticism -The legacy of Islam:(v-1) 192
Naqshbandi in western and Central Asia:(v-1) 103
Naqshbandi Influence on Mughal Rulers and Politics: (v-4) 2199, (v-5) 2791
The Naqshbandi Order in 17th Century Kurdistan: (v-6) 3291
Naqshbandi Order of Turkey: (v-1) 114
The Naqshbandi Reaction Reconsidered:(v-4) 2198
The Naqshbandi Sufi Way History and Guidebook of the saints of the Golden

Sources of Indian Tradition:(v-4) 2223
Speeches, Writings and Statements of Iqbal:(v-5) 3011
Spirit of Islam:(v-9) 5042
Stray Reflections:(v-5) 3008, 3013
Studi Orientali: (v-4) 2223
Studies in Islam (Quartely) New Delhi: (v-4) 2223, (v-5) 2837, 2843
Studies in Islamic Culture in the Indian Environment: (v-1) 111
Studies in Literature:(v-10) 6127
Studies in Northern Languages:(v-4) 2059
Sufi Heirs of Prophet:(v-4) 2224
Sufi Heirs of the Prophet - The Indian, Naqshbandiyya and the Rise of the Meditating Sufi Shaykh:(v-4) 2201- 2202, 2241,(v-8) 4893, 4898, (v-6) 6379, 6421
Sufi Illuminations:(v-10) 6428
The Sufi Orders in Islam:(v-8) 4879, 4898
Sufism Its Saints & Shrines: (v-1) 111
Sunan-i-Aqwalin Nabawyya Minal-Ahadithil Zubdatul Bukkari:(v-6) 3260
Tarikh Ulama Dimoshq al-qam al-rabi: (v-6) 3255
Al-Tariqa al- naqshbandiyya wa- a lamuha: (v-6) 3254
Tertium Organum:(v-10) 5778
Transmission of Islamic Knowledge in Syria:(v-8) 4909
Two Nation Theory:(v-3) 1370, (v-4) 2084, 2166-2168, 2170
USUI RIKY's and Islamic System of Spirituality: (v-1) 104
Webster's Encyclopedic Unabridged Dictionary of the English Language:(v-8) 4897
Yad-i-Mardan: (v-6) 3289
Zawadu'z- Zebid'i: (v-6) 3261
Zubdatul Bukhari:(v-6) 3260- 3261
3013-3018, 3020, 3030, 3044
Reflection of Ibn -ul-Arbi in early Naqshbandi Tradition:(v-[illegible]) 3291
Religious and Political Ideas of Shaykh Ahmed Sirhindi:(v-5) 2830
The Religious Policy of Mughal Emperors: (v-6) 1368,(v-6)2097, 2167- 2168,2170
The Revivalist Movements:(v-10) 5778
Risala A'lmabda' wa'l- ma'ad:(v-4) 2222
Risala dar Radd-i Rawafid: (v-4) 2222
Rivista Degli Studi Orientali: (v-4) 2223, (v-5) 2830, 2842
Saints and Martyrs, Muhammaden in India: (v-5) 2841, (v-8) 4876, 4897
Sair-i-Tasavvaf dar Afghanistan: (v-6) 3305
Scholars, Saints and Sufis Modern Afghanistan: (v-6) 3305
Selected letters of Shaykh Ahmed Sirhindi: (v-1) 100, (v-4) 2224
Shah Wali-Allah and Australia:(v-10) 5834
Shaikh Ahmad Sirhindi and his reforms:(v-1) 113
Sharh- i Maktubat:(v-2) 979
Shaykh Ahmad Sirhindi: (v-1) 113,(v-5) 2817,
Shaykh Ahmad Sirhindi: An Outline of His Thoughts and a Study of His Image in the Eyes of Posterity:(v-1) 113,(v-4) 2198, (v-5) 2854, 2858, (v-8) 4880, 4898
Šhaykh Ahmed Sirhindi (London): (v-5) 2817, 2198
Shaykh Farid Bukhari's Relations with some of the Contemporary Ulama: (v-5) 2792
A Short History of India:(v-4) 2191- 2193
A Short History of Islam:(v-1) 111
Sirajal-Qulub No:(v-6) 3290
A Social History of Islamic India: (v-4) 2125
Some Aspects of Society and culture during Mughal Age: (v-4) 2096
Some Problems in Naqshbandi History:(v-8) 4874

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاریہء اماکن جہان امام ربانی

☆☆

محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، حنا مسعودی
سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آ

آزادکشمیر: (ج۔۲) ۴۸۳، (ج۔۴) ۱۸۹۱، ۲۵۳۱، (ج۔۶) ۳۵۹۵، ۳۷۷۲، ۳۸۱۲، ۳۸۱۸_۳۸۲۰، ۳۸۲۳، ۳۹۲۴_۳۹۲۵، (ج۔۷) ۳۹۸۷، (ج۔۸) ۴۴۸۳، ۴۹۹۵، (ج۔۱۰) ۵۵۸۷، ۵۷۶۳، ۵۸۸۶، ۵۹۳۷، ۶۲۴۲، ۶۲۴۴، ۶۲۸۷

آسام: (ج۔۶) ۳۷۵۷

آسٹریلیا: (ج۔۶) ۳۲۷۱، (ج۔۱۰) ۶۳۲۹، ۶۴۳۱_۶۳۳۲، ۶۴۴۶

آکسفورڈ: (ج۔۵) ۲۵۷۹، ۳۰۳۸

آگرہ: (ج۔۱) ۹۰، ۳۱۲، ۳۷۰، ۳۹۴، ۴۱۴_۴۱۷، ۴۴۳_۴۴۴، (ج۔۲) ۷۰۷، ۷۶۷، (ج۔۳) ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۳۸۶، ۱۳۸۹، ۱۸۴۴، ۱۸۶۲، ۱۸۷۰، (ج۔۴) ۱۹۷۲، ۲۰۱۵، ۲۰۳۷، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۸۶_۲۱۸۸، ۲۲۹۰، ۲۳۷۳_۲۳۷۶، ۲۳۸۲، ۲۳۹۱_۲۳۹۲، ۲۴۰۳، ۲۴۱۸، ۲۴۲۲، ۲۴۲۵، ۲۴۳۱، ۲۴۳۳_۲۴۳۶، ۲۴۳۹، ۲۴۴۸، (ج۔۵) ۲۵۶۱، ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، ۲۵۸۱، (ج۔۶) ۳۷۶۵، ۳۷۹۹، ۳۹۵۹، ۳۹۷۱، (ج۔۷) ۴۱۷۲، (ج۔۸) ۴۵۱۳_۴۵۱۴، ۴۵۲۳، ۴۵۶۰_۴۵۶۱، ۴۷۰۰، ۴۸۴۳، ۴۸۶۷، ۴۸۸۲، ۴۸۹۰_۴۸۹۱، ۴۹۰۲، ۴۹۰۹، ۴۹۴۷، (ج۔۹) ۵۰۲۲_۵۰۲۴، ۵۰۲۹، ۵۰۴۳، ۵۰۴۵، ۵۰۹۵، ۵۱۲۱_۵۱۲۲، ۵۱۲۵_۵۱۲۶، ۵۱۴۲، ۵۱۸۸، ۵۲۲۷، ۵۲۲۹، ۵۳۲۶، ۵۳۶۸، ۵۳۹۱، ۵۳۹۹، ۵۴۷۱، ۵۴۷۳، ۵۴۸۳، ۵۵۱۸، ۵۵۲۰، (ج۔۱۰) ۵۶۲۶، ۵۶۳۰_۵۶۳۱، ۵۶۴۴، ۵۶۴۶، ۵۶۵۵، ۵۶۷۸، ۵۶۸۲، ۵۷۹۳_۵۷۹۴، ۵۸۰۲؛ ۵۸۰۷، ۵۸۰۹، ۵۸۶۶، ۵۸۷۴، ۵۸۸۷، ۶۱۰۶_۶۱۰۷

آلومہار شریف: (ج۔۶) ۳۷۷۵، ۳۷۸۸، (ج۔۷) ۴۴۱۷، (ج۔۱۰) ۵۹۱۰_۵۹۱۱، ۵۹۳۷_۵۹۳۸، ۶۰۰۱، ۶۰۰۴، ۶۰۰۶، ۶۰۰۸، ۶۰۱۰، ۶۰۱۳_۶۰۱۵، ۶۴۳۱

آمری: (ج۔۶) ۳۶۷۱

آوان شریف: (ج۔۸) ۴۸۴۹

آئرلینڈ: (ج۔۵) ۲۶۷۵

آہدیاں: (ج۔۷) ۴۲۷۸

ا

ابابکر (موضع): (ج۔۱۰) ۵۸۸۶، ۵۹۳۰_۵۹۳۱

اترپردیش: (ج۔۱۰) ۵۶۵۹

اترولی شریف: (ج۔۱۰) ۵۹۹۷، ۵۹۹۹_۶۰۰۱

اٹاوہ: (ج۔۷) ۴۱۷۱، (ج۔۱۰) ۵۸۰۷

اٹک: (ج۔۶) ۳۷۷۱، ۳۷۸۱، ۳۷۸۳، ۳۷۹۰_۳۷۹۱، ۳۷۹۵، ۳۸۴۶، ۳۸۹۷، ۳۹۰۵_۳۹۰۶، (ج۔۸) ۴۹۷۵، ۴۹۸۱، (ج۔۱۰) ۵۸۶۹، ۵۸۷۳_۵۸۸۷، ۵۸۸۹_۵۸۹۰، ۵۹۱۳، ۵۹۲۴، ۵۹۲۷_۵۹۳۴، ۵۹۳۷_۵۹۳۸، ۵۹۴۱، ۵۹۴۳_۵۹۴۶، ۵۹۹۶، ۶۴۹۰

اٹک خورد: (ج۔۱۰) ۵۹۲۸۔۵۹۲۹، ۵۹۳۳۔۵۹۳۴

اٹلی: (ج۔۵) ۲۶۲۱، (ج۔۹) ۵۲۵۵

اجمیر شریف: (ج۔۱) ۳۱۵، ۳۸۷، ۳۸۹، (ج۔۳) ۱۲۹۳،
۱۳۸۶، ۱۶۴۴، (ج۔۴) ۱۹۹۱، ۲۰۴۸، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶،
۱۸۶۶، ۱۸۶۹، ۲۰۶۳۔۲۰۶۴، ۲۰۷۹، ۲۰۸۶، ۲۱۵۹۔
۲۱۶۰، ۲۲۲۹، ۲۳۸۰، ۲۴۲۴، (ج۔۵) ۲۷۲۹، (ج۔۶)
۳۳۷۰، ۳۶۲۴، ۳۶۶۰، ۳۷۹۴، ۳۸۴۹، ۳۸۶۰،
۳۸۸۳، ۳۹۲۳، (ج۔۸) ۴۵۵۵، ۴۵۵۷، ۴۵۶۷،
(ج۔۹) ۵۳۶۴، ۵۵۲۷، (ج۔۱۰) ۵۶۴۲، ۵۶۴۴،
۵۸۲۳، ۵۸۶۶، ۵۸۷۵

اجنالہ (ضلع امرتسر): (ج۔۱۰) ۵۹۷۷

اجین: (ج۔۳) ۱۸۵۰، (ج۔۴) ۲۰۴۰

اچھڑی: (ج۔۱۰) ۵۸۸۱

اچینہ: (ج۔۶) ۳۸۹۶

احمد آباد گجرات: (ج۔۲) ۱۱۵۶، ۱۱۷۶، (ج۔۵) ۲۶۱۳،
۲۶۴۶، ۲۷۲۴، (ج۔۶) ۳۶۲۹۔۳۶۳۰، (ج۔۸)
۴۵۷۶، (ج۔۱۰) ۵۸۳۴، ۶۲۸۹

احمد پور شرقیہ: (ج۔۱۰) ۶۰۵۵۔۶۰۵۶

احمد نگر: (ج۔۴) ۱۹۷۳، ۲۱۸۴، ۲۴۰۱، ۲۴۰۶، (ج۔۱۰)
۵۶۴۳، ۵۶۴۵

اخوند احمد لنڈی: (ج۔۱۰) ۵۸۶۹

اربابان: (ج۔۱۰) ۵۸۷۴

اربل: (ج۔۴) ۲۵۰۴

اردن: (ج۔۶) ۳۶۴۱

ارغستان: (ج۔۶) ۳۷۶۰

ارکستان: (ج۔۱۰) ۵۸۸۸،

اڑیسہ: (ج۔۴) ۲۱۸۷، (ج۔۱۰) ۵۶۴۴

ازبکستان: (ج۔۲) ۷۲۸، (ج۔۵) ۲۸۵۹، (ج۔۶)
۳۳۱۴، (ج۔۸) ۴۸۶۳، (ج۔۱۰) ۵۷۹۶، ۶۴۳۶

اسپلنجی: (ج۔۱۰) ۵۹۵۳

اسپنرنڈ: (ج۔۱۰) ۵۹۵۳

استفرار: (ج۔۸) ۴۸۶۶

استنبول: (ج۔۱) ۸۸، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۹، (ج۔۴) ۲۴۹۱،
۲۵۰۸، ۲۵۱۰، (ج۔۵) ۲۶۲۷، ۲۶۶۵، ۲۶۷۰، ۲۶۷۳،
۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۶۔۲۶۸۸،
۲۶۹۶، ۲۶۹۹، ۲۷۰۱، ۲۷۳۸، ۲۷۶۵، ۲۸۵۵، ۲۸۵۷،
۲۸۵۸، ۲۸۶۴، ۲۸۶۶۔۲۸۶۷، ۳۰۰۹، ۳۰۳۹،
(ج۔۶) ۳۱۸۲، ۳۱۸۳، ۳۱۸۶، ۳۱۸۹، ۳۱۹۴، ۳۱۹۸۔
۳۲۰۱، ۳۲۰۸۔۳۲۰۹، ۳۲۲۵، ۳۲۳۰، ۳۲۳۳، ۳۲۴۵،
۳۲۶۰۔۳۲۶۱، ۳۲۷۱، ۳۲۸۱، ۳۲۸۷، ۳۲۸۹،
۳۹۴۵، ۳۹۵۶، ۳۹۶۰، (ج۔۷) ۴۲۶۳، (ج۔۸)
۴۵۷۶، ۴۵۷۸، ۴۸۱۳، (ج۔۱۰) ۵۸۹۰، ۶۱۶۳، ۶۲۲۱،
۶۲۴۴، ۶۳۲۷، ۶۳۷۸۔۶۳۷۹، ۶۳۸۷، ۶۴۱۴،
۶۴۱۶

اسرائیل: (ج۔۱۰) ۶۰۹۳

اسغرار (موضع): (ج۔۴) ۲۲۵۲، ۲۲۶۳

اسلام آباد: (ج۔۱) ۵۶، ۱۱۴، ۳۱۴، ۳۶۱، (ج۔۲) ۷۳۷،
۸۰۴، ۹۰۸، ۹۵۴، ۹۸۰، ۱۰۳۲، ۱۱۹۲، ۱۲۴۲، ۱۲۴۴۔
۱۲۴۵، ۱۲۳۸، ۱۲۵۶، (ج۔۳) ۱۸۷۲، (ج۔۵) ۲۶۲۹،
۲۶۸۵، ۳۰۳۹، (ج۔۶) ۳۶۴۴، ۳۷۸۳، ۳۷۹۹،
۳۹۴۴، ۳۹۶۱، ۳۹۶۴، ۳۹۶۷، ۳۹۷۳، (ج۔۷)
۴۰۳۶، ۴۱۶۴، (ج۔۸) ۴۸۱۱، ۴۸۳۴، ۴۸۵۴، (ج۔۱۰)

۵۸۸۸، ۵۸۹۰، ۵۸۹۲، ۵۹۲۴_۵۹۲۷، ۵۹۳۴، ۵۹۳۹، ۵۹۴۱_۵۹۴۶، ۵۹۵۹، ۶۰۹۳، ۶۱۶۳، ۶۲۲۴، ۶۳۰۸، ۶۳۴۱، ۶۳۹۰

اسیر گڑھ: (ج_۱۰)۵۶۵۲

اشم گاؤں: (ج_۱)۲۵۶

اصفہان: (ج_۱)۸۸، (ج_۳)۱۸۴۸، ۲۲۵۶، ۲۳۸۴، (ج_۸)۴۸۳۳، (ج_۹)۵۱۲۷، ۵۵۱۹

اعظم گڑھ: (ج_۴) ۲۰۵۷، (ج_۵) ۲۷۲۵، ۳۱۰۹، (ج_۶) ۳۶۴۰، (ج_۸) ۴۵۷۷، (ج_۹) ۵۱۵۳_۵۱۵۴، ۵۱۶۰، ۵۲۷۴

اعوان شریف: (ج_۵)۲۹۲۵

اعوان کاری: (ج_۱۰)۵۹۳۳

اعیان: (ج_۶)۳۲۳۹_۳۲۴۰

افریقہ: (ج_۶) ۳۵۷۳، ۳۶۴۲، ۳۷۵۷، (ج_۸) ۴۹۰۶، (ج_۱۰)۶۴۲۹

افغانستان: (ج_۲)۴۸۵، ۷۲۸، (ج_۴)۱۹۴۶، ۲۰۵۶، ۲۰۷۹، ۲۰۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۱۳، ۲۲۲۲، (ج_۵)۲۵۶۶، ۲۵۹۸، ۲۶۵۰، ۲۶۶۸، ۲۶۸۰_۲۶۸۱، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۷۱۳، ۲۷۸۹، ۲۸۰۷_۲۸۰۸، ۲۸۴۱، ۲۸۷۸، ۲۸۹۸، ۲۹۲۴، ۲۹۳۴، ۳۰۳۲، ۳۱۱۸، (ج_۶)۳۲۹۵_۳۳۰۰، ۳۳۰۲، ۳۳۰۸_۳۳۰۹، ۳۳۱۱، ۳۳۱۳_۳۳۱۴، ۳۳۱۸_۳۳۱۹، ۳۳۲۳_۳۳۲۴، ۳۳۳۰، ۳۳۳۳_۳۳۳۷، ۳۳۳۹، ۳۳۴۱_۳۳۴۳، ۳۳۶۱، ۳۳۷۸، ۳۳۸۰، ۳۴۱۷_۳۴۱۸، ۳۴۳۵، ۳۴۵۱، ۳۵۴۲، ۳۵۴۷_۳۵۴۹، ۳۵۵۳_۳۵۵۶، ۳۵۹۷، ۳۶۰۸_۳۶۰۹، ۳۶۴۲، ۳۷۲۵، ۳۷۳۳، ۳۷۵۷_۳۷۶۰، ۳۷۶۴، ۳۷۷۲، ۳۷۷۵، ۳۷۸۱، ۳۷۹۳، ۳۷۹۵، ۳۸۰۷، ۳۸۰۹، ۳۸۱۲_۳۸۱۴، ۳۸۱۶، ۳۸۲۳، ۳۸۲۷_۳۸۲۸، ۳۸۳۲، ۳۸۴۱، ۳۸۴۵، ۳۸۴۹، ۳۸۵۱، ۳۸۸۰، ۳۹۰۶، ۳۹۱۴، ۳۹۲۰، ۳۹۲۲_۳۹۲۳، (ج_۷)۴۰۱۰، ۴۱۸۸، ۴۲۰۰، (ج_۸)۴۵۰۱، ۴۵۱۱، ۴۸۳۲، ۴۸۳۳، ۴۸۸۹، ۴۹۰۳، ۴۹۰۶، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۰۱۶، ۵۰۲۱، ۵۰۳۳، ۵۰۴۷، ۵۰۵۷، ۵۳۸۱، ۵۳۸۷، ۵۴۷۰، ۵۵۱۰، ۵۵۳۷، (ج_۱۰) ۵۶۱۶، ۵۶۲۷، ۵۷۰۲، ۵۷۶۸، ۵۷۷۷، ۵۷۸۸، ۵۷۹۶، ۵۸۴۷، ۵۸۴۹، ۵۸۶۸، ۵۸۷۰، ۵۸۷۷، ۵۸۸۲، ۵۸۸۷_۵۸۸۸، ۵۸۹۱، ۵۹۲۷، ۵۹۵۰، ۵۹۵۳_۵۹۵۶، ۵۹۸۵، ۵۹۸۸

اقشیہ: (ج_۷)۴۰۹۰

اکبر آباد: (ج_۱)۹۰، ۳۷۰، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۲۳، ۴۲۴، (ج_۲) ۵۰۷، (ج_۴) ۱۹۷۲، ۲۰۱۵، ۲۱۷۸، ۲۴۳۳_۲۴۳۵، ۲۴۳۹، (ج_۹) ۵۰۲۳، ۵۱۲۱، ۵۱۸۸، ۵۴۷۳، ۵۵۳۶، (ج_۱۰) ۵۶۴۰_۵۶۴۱، ۵۶۷۸، ۵۶۸۴، ۵۸۷۸، ۵۹۱۵

اکبر پورہ (ضلع پشاور): (ج_۶) ۳۸۹۶، (ج_۱۰) ۵۸۶۵، ۵۸۷۴، ۵۸۷۶، ۵۸۸۶_۵۸۸۷، ۵۹۳۳

اکوڑہ خٹک: (ج_۶)۳۸۶۹

اگہارکوٹلی: (ج_۶)۳۸۱۶، ۳۸۲۰_۳۸۲۱، ۳۸۲۴

اگھمی: (ج_۶)۳۵۷۴

البانیہ: (ج_۲)۷۲۸

الجزائر: (ج_۵) ۲۶۸۱، ۲۶۸۳، (ج_۶) ۳۲۱۱، (ج_۱۰)۶۴۴۲

الحساء: (ج_۶)۳۸۳۷_۳۸۳۹

اللہ آباد کنڈیارو: (ج_۱۰)۶۰۶۷_۶۰۶۸

الورشریف: (ج_۶)۳۳۷۰، ۳۵۷۴، ۳۶۱۴، ۳۶۲۳_۳۶۲۵، ۳۶۲۸، ۳۶۳۲، ۳۶۴۶، ۳۶۷۳، ۳۶۷۸، (ج_۸)۴۸۶۹، (ج_۱۰)۵۸۰۱_۵۸۰۴

الہ آباد: (ج_۴) ۲۰۵۷، ۲۱۸۶، ۲۱۸۸، ۲۳۹۰، (ج_۵) ۲۵۷۹، (ج_۶) ۳۶۵۲، ۳۹۶۵، (ج_۹) ۵۱۲۷، (ج_۱۰)۵۶۴۵، ۵۹۵۸

اماز وکھڑی: (ج_۶)۳۸۷۱

امرتسر: (ج_۱)۱۰۰، ۱۰۹، ۱۹۴، ۴۰۴، ۴۴۰، (ج_۲)۷۷۱، ۹۵۵، (ج_۳) ۱۲۹۷، ۱۳۷۱، ۱۵۹۷، ۱۶۱۵، ۱۶۶۰، ۱۷۲۲، (ج_۴)۲۲۲۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۶، (ج_۵)۲۵۷۴، ۲۵۷۹، ۲۶۱۱، ۲۶۲۸، ۲۶۴۴، ۲۶۴۶، ۲۶۴۹، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۹۲، ۲۷۲۵، ۲۷۶۳، ۲۹۲۳، ۳۰۲۶، ۲۹۳۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۵، (ج_۶) ۳۴۴۱، ۳۶۰۰، ۳۶۰۲، ۳۹۴۱_۳۹۴۲، ۳۷۷۱، ۳۷۸۶، (ج_۷) ۴۲۳۲، ۴۴۷۳، (ج_۸)۴۵۷۶_۴۵۷۷، ۴۵۷۹، ۴۶۵۷، ۴۸۶۹، (ج_۹) ۵۰۲۸، ۵۰۳۸، ۵۰۶۹، (ج_۱۰) ۶۰۴۱، ۵۹۶۱، ۵۹۶۴، ۵۹۶۹_۵۹۷۰، ۵۹۷۷_۵۹۷۸، ۶۱۶۳، ۶۱۹۸

امروٹ: (ج_۶)۳۴۳۲، ۳۵۶۲، ۳۵۷۰

امروہہ: (ج_۴)۲۴۸۶، (ج_۶)۳۸۷۲

امریکہ: (ج_۵)۲۶۴۸، ۲۸۳۵، ۲۸۴۰، ۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۲۴۲_۳۲۴۴، ۳۲۴۶، ۳۲۴۹_۳۲۵۳، ۳۲۶۶_۳۲۶۷، ۳۲۷۱، ۳۳۰۰، ۳۶۴۲، ۳۹۳۸، (ج_۷) ۳۹۸۷، ۴۰۱۰، (ج_۸) ۴۹۰۶، (ج_۹) ۵۰۶۸، (ج_۱۰) ۵۶۱۶، ۵۶۳۰، ۵۶۹۶، ۵۷۸۵، ۶۰۹۳، ۶۳۰۷، ۶۳۲۹، ۶۳۳۱_۶۳۳۲، ۶۳۳۵، ۶۳۴۲، ۶۳۴۴، ۶۳۴۶

امصار: (ج_۴)۲۴۸۶

املنگ: (ج_۴)۲۲۵۲

امکنہ: (ج_۱) ۳۰۰، ۳۱۳، (ج_۴) ۲۲۶۰، ۲۲۶۳، (ج_۸)۴۸۶۶

امکنی: (ج_۴)۲۲۶۰

امیرشاہ: (ج_۱۰)۵۹۰۳،

امیرا: (ج_۱)۴۰۴

امینانی شریف: (ج_۶)۳۶۹۶

اناطولیہ: (ج_۹)۵۵۱۰

انب (ڈڈیال): (ج_۶)۳۸۰۶

انبالہ: (ج_۸)۴۸۶۹، (ج_۱۰)۵۹۶۱_۵۹۶۲، ۵۶۷۵

انجیرفغنو: (ج_۱)۲۵۵، (ج_۴)۲۲۴۷، ۲۲۶۰

اندلس: (ج_۹)۵۲۷۰

انڈونیشیا: (ج_۲) ۷۲۸، (ج_۵) ۲۵۶۶، ۲۶۹۵_۲۶۹۷، (ج_۶) ۳۲۰۴_۳۲۰۵، ۳۲۴۳، (ج_۱۰) ۵۹۸۷

انڈیا: (ج_۹) ۵۵۸۰، (ج_۱۰) ۵۵۸۷، ۵۵۹۰، ۵۶۳۵، ۵۶۹۵، ۵۹۳۷، ۶۰۰۲، ۶۰۵۶، ۶۰۹۳، ۶۲۳۴، ۶۳۰۶، ۶۳۳۱، ۶۳۴۴

انقرہ: (ج_۵)۲۸۳۳، (ج_۸)۴۸۱۳

انگلستان: (ج_۲) ۹۵۵، (ج_۴) ۲۵۱۴، (ج_۵) ۲۸۲۸_۲۸۲۹، ۲۸۳۴، ۲۸۴۱، ۲۹۲۳، ۲۹۲۸، ۲۹۳۱، ۲۹۳۷، ۳۰۲۳، (ج_۶) ۳۲۴۴، ۳۲۴۶، ۳۵۷۴، ۳۸۰۹_۳۸۱۰، ۳۸۱۳_۳۸۱۴، (ج_۷)۴۰۱۴، (ج_۸)

۴۸۳۳، (ج_۹) ۵۰۵۸، (ج_۱۰) ۵۶۳۰، (ج_۱۰)
۶۴۳۱، ۶۴۳۲، ۶۴۴۲

اوپی: (ج_۱۰) ۵۹۸۴

اوچ شریف: (ج_۴) ۲۰۸۷، (ج_۸) ۴۵۱۰، (ج_۹)
۵۰۱۰، (ج_۱۰) ۶۰۷۵

اودھ: (ج_۴) ۲۰۵۵

اودے پور: (ج_۶) ۳۳۹۲

اورنگ آباد: (ج_۴) ۲۱۸۴، ۲۲۸۶، (ج_۵) ۲۶۷۹،
(ج_۶) ۳۹۳۶، (ج_۸) ۴۸۷۶، ۴۹۰۲، ۴۹۰۹

اوکاڑہ: (ج_۶) ۳۵۹۱_۳۵۹۲، ۳۷۷۰، ۳۷۸۹،
۳۷۹۰، (ج_۱۰) ۶۴۳۹

ایبٹ آباد: (ج_۶) ۳۷۴۷، ۳۹۲۴، (ج_۱۰)
۵۸۷۸، ۵۸۹۲، ۵۹۳۷

ایڈرن: (ج_۶) ۳۲۶۱

ایران: (ج_۲) ۷۲۸، ۷۳۰، (ج_۴) ۲۰۰۲، ۲۰۴۸،
۲۰۵۶، ۲۰۸۵، ۲۱۴۶، ۲۵۱۴_۲۵۱۵، (ج_۵) ۲۶۹۵،
۲۶۴۸، ۲۶۸۱، ۲۸۴۶، ۳۱۰۹، (ج_۶) ۳۲۶۵،
۳۲۷۶، ۳۲۸۱، ۳۳۰۸، ۳۳۹۴، ۳۶۴۱، ۳۶۶۷،
۳۶۸۳، ۳۷۳۳، ۳۹۳۱، ۳۹۴۰، ۳۹۶۴، ۳۹۶۸،
۳۹۷۱، (ج_۷) ۴۴۲۹، (ج_۸) ۴۲۰۵، ۴۵۶۰_
۴۵۶۱، ۴۸۵۴، ۴۸۶۲، ۴۹۰۳، (ج_۹) ۵۱۶۹، ۵۳۸۱،
۵۴۱۲، ۵۴۱۴، ۵۵۳۱، (ج_۱۰) ۵۶۴۳، ۵۶۷۰،
۵۷۶۶، ۵۷۶۹، ۵۷۹۴، ۵۸۲۸، ۵۸۷۵، ۵۸۸۲،
۵۸۸۸، ۵۸۹۲، ۵۹۲۷، ۵۹۳۲، ۵۹۴۴، ۵۹۴۶،
۶۴۴۲

ایشیا: (ج_۵) ۲۸۷۸، (ج_۶) ۳۲۴۶، (ج_۸) ۴۹۰۶

ایلہ: (ج_۱) ۸۰

ایوبا (افغانستان): (ج_۶) ۳۳۰۲

ب

باڑ: (ج_۱۰) ۵۸۸۲

بابوزئی: (ج_۶) ۳۸۳۱

باجوڑ: (ج_۶) ۳۸۶۶، ۳۸۹۵، (ج_۱۰) ۵۸۷۰،
۵۸۷۲، ۵۸۷۴، ۵۸۷۶، ۵۸۸۸

باڈلی شریف: (ج_۱۰) ۵۹۳۷

بارکھان: (ج_۵) ۲۸۸۲

بازار احمد خان: (ج_۶) ۳۸۹۹

بازار کلاں: (ج_۶) ۳۸۵۷

باغ: (ج_۶) ۳۸۰۵

باغ درہ: (ج_۶) ۳۸۶۹ (ج_۱۰) ۵۹۴۴

بالاپور: (ج_۶) ۳۴۱۱

بالاکوٹ: (ج_۱۰) ۵۸۸۴

بالاگھڑی: (ج_۶) ۳۸۷۱

بامتین: (ج_۸) ۴۸۶۶

بانڈہ پیر خان: (ج_۱۰) ۵۸۷۸

بانکی پور: (ج_۹) ۵۵۲۰

باوَلی شریف: (ج_۶) ۳۷۷۴، ۳۷۷۹، (ج_۱۰)
۵۹۳۹، ۶۰۰۱

بٹالہ: (ج_۶) ۳۳۵۶، (ج_۱۰) ۵۸۹۴

بھورو: (ج_۶) ۳۶۵۱

بجرتیال: (ج_۱۰)۶۰۰۲

بجنور: (ج_۸)۴۵۷۸، (ج_۱۰)۶۱۶۴، ۶۴۰۶

بچھراؤں: (ج_۱۰)۵۸۰۷

بجرام بدر: (ج_۶)۳۶۵۲

بخارا: (ج_۱) ۷۸، ۸۸، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۸، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۶۲، ۲۹۹، ۳۶۶، ۳۷۲، ۳۷۹، ۴۲۴، ۴۶۶، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، (ج_۲) ۷۱۶، ۹۷۸، (ج_۳) ۱۳۹۱، (ج_۴) ۱۹۷۵، ۱۹۸۲، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۶۰، ۲۲۵۲، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۴۸۶_۲۴۸۷، (ج_۵)۲۶۶۶، ۲۶۹۲، ۲۶۹۵، ۲۹۲۴، ۳۰۹۰، (ج_۶) ۳۳۴۹، ۳۵۴۴، ۳۷۶۳، ۳۷۶۵، ۳۷۷۶، ۳۸۳۳_۳۸۳۴، ۳۸۷۵، ۳۸۷۷_۳۸۷۸، ۳۹۰۴، ۳۹۳۴، (ج_۷) ۴۰۵۵، ۴۰۶۱، ۴۰۶۷، ۴۰۸۶_۴۰۸۷، ۴۰۸۹_۴۰۹۰، ۴۰۹۴، ۴۰۹۷_۴۰۹۸، ۴۱۸۸، ۴۲۰۰، (ج_۸)۴۵۱۳، ۴۵۲۲، ۴۸۶۳، ۴۸۶۶، (ج_۹) ۵۲۱۸، ۵۲۴۳، ۵۳۱۲، ۵۳۲۹_۵۳۳۰، ۵۵۳۷، (ج_۱۰)۵۷۵۶، ۵۸۷۵، ۵۷۷۷، ۵۸۸۱، ۵۷۸۸، ۵۹۵۳، ۵۹۸۸، ۶۰۵۶، ۶۱۰۱

بدایوں: (ج_۵) ۲۵۱۴، ۲۵۷۳، (ج_۱۰) ۵۸۰۵، ۵۸۲۳

بدخشاں: (ج_۱) ۸۸، ۳۱۷، (ج_۲) ۵۰۹، ۵۱۱، (ج_۳) ۱۳۶۵، ۱۴۴۱، ۱۴۵۰، (ج_۴)۱۹۸۶، ۲۰۰۲، ۲۱۴۶، ۲۳۶۵، (ج_۵) ۲۷۳۶، (ج_۶) ۳۵۷۴، (ج_۸) ۴۵۶۰، ۴۷۱۳، ۴۸۳۳، (ج_۹) ۵۰۲۴، ۵۱۲۶، ۵۲۳۰، ۵۲۴۳، ۵۳۱۲، ۵۵۳۱، (ج_۱۰) ۵۷۲۳، ۵۷۶۹، ۵۸۸۷_۵۸۸۸

بدر: (ج_۷)۴۲۳۹، ۴۴۰۱، (ج_۹)۵۲۵۳

بدین: (ج_۶)۳۴۴۱، ۳۶۸۹، ۳۷۰۰

بڈھیر: (ج_۶)۳۸۳۲

برصغیر پاک و ہند: (ج_۵) ۲۵۵۹، ۲۵۶۹، ۲۵۷۲، ۲۵۷۶، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۷۳، ۲۷۲۳، ۲۷۵۸، ۲۷۶۱، ۲۷۹۶، ۲۸۱۹، ۲۸۲۸، ۲۸۳۸، ۲۸۵۹، ۲۸۸۱، ۲۹۴۹، ۲۵۳۳، ۲۵۵۹، ۲۵۷۲، ۲۵۷۶، ۲۶۸۵، ۲۷۲۳، ۲۷۵۸، ۲۷۶۱_۲۷۶۲، ۲۸۱۹، ۲۸۸۱، ۲۹۴۹، ۲۹۶۴، (ج_۶) ۳۳۴۳، ۳۴۱۵_۳۴۱۶، ۳۴۴۵، ۳۴۷۷، (ج_۷) ۳۹۹۰، ۴۰۰۹، (ج_۸) ۴۵۰۰، ۴۵۰۶، ۴۷۳۷، ۴۸۱۱_۴۸۱۳، ۴۸۳۲، ۴۸۴۹، ۴۸۷۶، ۴۸۸۴، ۴۸۹۴، ۴۹۰۲_۴۹۰۳، ۴۹۲۳، ۴۹۲۹_۴۹۳۰، ۴۹۳۲، (ج_۹) ۵۰۱۲، ۵۰۵۷، ۵۰۶۶_۵۰۶۷، ۵۵۷۱، ۵۵۸۱، (ج_۱۰) ۵۶۱۵، ۵۶۲۶، ۵۶۴۷، ۵۶۴۹، ۵۶۶۳، ۵۶۶۴، ۵۶۶۶_۵۶۶۷، ۵۶۹۰، ۵۶۹۹، ۵۷۵۵_۵۷۵۷، ۵۷۷۷_۵۷۷۸، ۵۷۸۰، ۵۷۸۳، ۵۷۸۸، ۵۷۹۰، ۵۷۹۲_۵۷۹۳، ۵۷۹۵، ۵۷۹۹_۵۸۰۰، ۵۹۰۳، ۵۹۴۹، ۵۹۷۴، ۵۹۷۷، ۶۰۱۰، ۶۰۳۳، ۶۰۴۳، ۶۰۷۵، ۶۱۲۷_۶۱۲۸

برار: (ج_۱۰)۵۶۴۴

برازیل: (ج_۲)۷۲۸

برج کلاں: (ج_۶)۳۷۹۱_۳۷۹۹

برطانیہ: (ج_۲)۱۱۹۵، (ج_۴)۲۵۱۲، (ج_۵)۲۶۸۰، ۳۰۱۲، (ج_۶) ۳۲۷۱، ۳۶۴۲، ۳۸۲۰، (ج_۷) ۳۹۸۷، (ج_۱۰)۶۰۹۳، ۶۴۳۳، ۶۴۴۴

برک (قندھار): (ج_۸)۴۸۶۶، (ج_۹)۵۵۱۹

برما: (ج۔۲) ۷۲۸، (ج۔۹) ۵۳۸۱، ۵۵۰۷

برنگھم: (ج۔۲) ۹۵۵، (ج۔۶) ۳۸۰۹، ۳۹۲۵، (ج۔۷) ۴۰۱۴، (ج۔۱۰) ۶۴۴۷

برونائی (ج۔۶) ۳_۲۴

برہان پور (ج۔۱) ۸۵، ۳۱۲، (ج۔۳) ۱۸۴۵، ۱۸۷۰، (ج۔۴) ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۴۲۱، ۲۴۳۳_۲۴۳۴، (ج۔۶) ۳۴۱۷، (ج۔۸) ۴۸۶۷، (ج۔۹) ۵۵۱۹_۵۵۲۰، (ج۔۱۰) ۵۷۲۳

بریڈ فورڈ (ج۔۲) ۱۲۴۵، (ج۔۵) ۳۰۱۲، (ج۔۶) ۳۹۵۲

بریلی شریف: (ج۔۱) ۵۵، ۱۱۵، (ج۔۲) ۱۱۲۹، (ج۔۳) ۱۲۹۸، ۱۶۲۰، (ج۔۴) ۲۴۸۶، (ج۔۵) ۲۵۷۳، ۲۵۷۷، ۲۵۸۱، ۲۸۷۹، ۲۸۸۴، ۲۸۹۱، ۲۹۰۵، ۲۹۱۲، ۲۹۱۸، (ج۔۶) ۳۵۹۴، ۳۶۴۲، (ج۔۹) ۵۵۸۰، ۵۰۹۱، (ج۔۱۰) ۵۶۹۶، ۵۸۰۴_۵۸۰۵، ۶۰۳۴، ۶۰۷۲

برکی: (ج۔۱۰) ۵۹۳۹

بڑودہ (ج۔۱۰) ۵۸۰۷

بستی چراغ شاہ: (ج۔۶) ۳۷۸۴_۳۷۸۵

بستی گلزار: (ج۔۶) ۳۷۲۹

بسطام: (ج۔۲) ۶۳۶، (ج۔۴) ۲۲۵۸، ۲۲۴۴، (ج۔۶) ۳۸۴۳، (ج۔۸) ۴۸۶۵، (ج۔۹) ۵۲۱۷

بشذو: (ج۔۱۰) ۵۹۳۹

بصرہ: (ج۔۱) ۲۴۸، (ج۔۲) ۷۸۷، (ج۔۶) ۳۸۳۷_۳۸۳۹، ۳۸۸۴، ۳۹۱۷، (ج۔۷) ۴۲۶۱ (ج۔۸) ۴۶۱۶، (ج۔۱۰) ۵۹۵۶، ۵۷۶۰

بغداد شریف: (ج۔۱) ۸۸، ۹۲، ۲۲۰، ۲۴۸، ۲۶۱، ۳۸۷، ۳۸۹، (ج۔۲) ۱۱۰۷، (ج۔۳) ۱۳۱۷، ۱۳۵۴، ۱۳۶۵، ۱۴۰۹، ۱۶۶۲، ۱۶۹۲، ۱۷۷۴، (ج۔۴) ۱۹۸۳، ۲۱۹۶، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۹۵، ۲۵۰۷، (ج۔۵) ۲۶۴۴، ۲۶۵۰، ۲۶۷۵، ۲۶۷۹_۲۶۸۱، ۲۶۸۸_۲۶۸۹، ۲۷۰۰_۲۷۰۱، ۲۸۱۷، ۲۸۹۱، ۳۰۴۸، ۳۰۵۵، ۳۰۷۲، (ج۔۶) ۳۲۱۲، ۳۲۲۷، ۳۲۲۸، ۳۲۷۶_۳۲۸۱، ۳۵۰۵، ۳۵۹۴، ۳۷۶۰، ۳۸۲۳، ۳۸۸۴، ۳۸۹۳، ۳۹۱۷، ۳۹۴۰، ۳۹۴۷، ۳۹۵۶_۳۹۵۷، ۳۹۷۲، (ج۔۷) ۴۲۶۱_۴۲۶۲، (ج۔۸) ۴۵۷۶، ۴۶۱۶، ۴۹۰۶، (ج۔۹) ۵۱۸۷، ۵۲۷۱، (ج۔۱۰) ۵۶۲۸، ۵۶۹۵، ۵۸۰۹، ۵۸۷۵، ۵۹۴۰، ۵۹۵۶، ۵۹۷۱، ۶۰۳۳، ۶۳۸۹، ۶۳۹۳

بفہ: (ج۔۱۰) ۵۸۸۴_۵۸۸۵، ۶۰۳۰

بقاع: (ج۔۶) ۳۲۲۸

بلنور شریف: (ج۔۱۰) ۶۰۸۱

بلہار شریف (ج۔۶) ۳۷۸۲_۳۷۸۳، (ج۔۱۰) ۵۹۴۲، ۵۹۴۷

بلاو: (ج۔۸) ۴۹۴۶

بلخ: (ج۔۱) ۲۴۸، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۱۴، ۳۱۷، (ج۔۴) ۲۳۶۵، (ج۔۵) ۲۶۶۶، ۲۶۹۲، ۳۳۳۶، (ج۔۷) ۴۰۶۱، (ج۔۸) ۴۵۶۰، (ج۔۹) ۵۲۴۳، ۵۳۱۲، ۵۳۲۹_۵۳۳۰، (ج۔۱۰) ۵۸۷۷

بلدہ معظمہ: (ج۔۹) ۵۰۵۹، ۵۵۴۹

بلغار: (ج۔۵) ۲۶۹۱، (ج۔۱۰) ۵۸۷۲

بلغور: (ج۔۴) ۲۲۶۲

بلقان: (ج۔۱) ۲۶۳، (ج۔۲) ۷۲۸، (ج۔۵) ۲۶۷۶

بلگرام: (ج_۵)۲۶۷۹

بلوت: (ج_۱۰)۵۹۲۵،

بلوٹ شریف: (ج_۱۰)۵۹۰۳

بلوچستان: (ج_۵) ۲۶۲۸، ۲۸۸۳، ۳۱۱۹، (ج_۶) ۳۳۸۰، ۳۵۶۶، ۳۶۳۶، ۳۶۶۲، ۳۶۶۷، ۳۶۶۹، ۳۶۷۱، ۳۷۱۱_۳۷۱۲، ۳۷۱۵_۳۷۱۶، ۳۷۱۹، ۳۷۲۱، ۳۷۲۳، ۳۷۲۵_۳۷۲۶، ۳۷۳۰، ۳۷۳۳، ۳۷۳۹، ۳۷۴۶_۳۷۴۷، ۳۷۵۳_۳۷۵۵، ۳۷۵۷_۳۷۶۰، ۳۷۹۳، ۳۸۹۱، ۳۹۱۷، ۳۹۳۱، ۳۹۴۴، (ج_۷)۴۰۱۰، (ج_۸) ۴۵۰۱، ۴۵۰۳، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۳۸۱، ۵۵۷۳، ۵۵۸۳، (ج_۱۰) ۵۵۹۴، ۵۶۱۶، ۵۶۲۹، ۵۶۴۴، ۵۹۴۹_۵۹۵۰، ۵۹۵۴_۵۹۵۵، ۵۹۵۷، ۵۹۵۹، ۶۰۵۹، ۶۰۶۲، ۶۰۶۷

بلہڑوال: (ج_۱۰)۵۹۶۹

بمبئی: (ج_۱)۵۷، ۱۹۴، ۲۸۵، ۳۵۲، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۵۷، (ج_۲) ۶۴۷، ۷۳۰، (ج_۳) ۱۲۹۸، (ج_۴) ۲۰۴۵، (ج_۵) ۲۵۷۵، ۲۶۷۳، ۲۶۸۶، ۲۶۸۸، ۲۶۹۱، ۲۷۰۰، ۲۸۱۳، ۲۸۱۷_۲۸۱۸، ۲۸۹۶، ۲۹۱۲، (ج_۶) ۳۳۳۷، ۳۵۰۰، ۳۵۳۳، ۳۵۳۶، ۳۵۴۸، ۳۹۱۶_۳۹۱۷، ۳۹۴۳، ۳۹۴۸، ۳۹۵۳، ۳۹۶۵، (ج_۹) ۵۰۳۹، ۵۱۶۲، ۵۴۲۹، (ج_۱۰)۵۸۸۲

بنارس: (ج_۸)۴۸۶۳_۴۸۶۴، (ج_۱۰)۵۵۹۰، ۵۸۰۳

بندرویب: (ج_۶)۳۹۰۳

بندرویو: (ج_۴)۱۹۷۹

بنڈلی شریف: (ج_۶)۳۸۰۵، ۳۸۱۴_۳۸۱۵

بنگ: (ج_۶)۳۷۳۸

بنگال: (ج_۴)۲۰۵۴_۲۰۵۵، ۲۰۵۹، ۲۱۸۷_۲۱۸۸، ۲۱۹۱، ۲۳۷۷، (ج_۵) ۲۵۵۵، (ج_۶) ۳۷۵۷، ۳۸۵۱، (ج_۸) ۴۵۶۲، ۴۸۶۷، (ج_۹) ۵۱۲۷، ۵۲۲۷، ۵۳۸۱، (ج_۱۰)۵۶۴۴، ۵۶۴۵

بنگالہ: (ج_۴)۱۹۷۹، ۲۳۹۲

بنگلا دیش: (ج_۲) ۷۲۸، (ج_۵) ۲۸۵۹، ۳۳۹۲، ۳۸۴۹، ۳۹۳۹، (ج_۸)۴۹۰۳، (ج_۱۰)۵۶۳۰

بنگلور: (ج_۹)۵۵۸۰_۵۵۸۱

بنور: (ج_۴)۲۳۷۰، (ج_۶)۳۸۳۷، ۳۸۷۱

بنوں: (ج_۶) ۳۷۲۲، ۳۷۹۵، ۳۸۶۶، ۳۸۹۹، (ج_۱۰)۵۹۵۲

بنیر: (ج_۶)۳۸۶۵

بوتاری: (ج_۱)۴۰۴

بورنیو: (ج_۱۰)۵۹۸۷

بوری: (ج_۶)۳۷۱۵_۳۷۱۸

بوسنیا: ۷۲۸، (ج_۵)۲۹۰۰

بوصبائی (ھند): (ج_۲)۶۴۷

بولاق (مصر): (ج_۲)۷۳۵

بہادر کلی: (ج_۶)۳۸۵۲_۳۸۵۳، ۳۸۵۵_۳۸۵۶

بہار: (ج_۴)۲۰۵۶، ۲۲۸۹، (ج_۸)۴۸۳۳، (ج_۹) ۵۰۹۵

بہاولپور: (ج_۸)۴۵۱۰، ۴۸۱۱، (ج_۱۰)۶۰۴۱، ۶۰۵۵_۶۰۵۶، ۶۰۸۶، ۶۳۰۴

بہاولنگر: (ج_۶)۳۷۹۰، ۳۹۳۲

بہرائچ: (ج_۴)۲۲۸۶، (ج_۶)۳۲۰۵، (ج_۸)۴۸۶۸

بھارت: (ج_۸) ۴۹۸۶، (ج_۹) ۴۹۹۵، ۵۰۰۹، ۵۰۱۶، (ج_۱۰) ۵۶۸۹، ۵۷۰۹، ۵۷۶۵، ۵۸۰۱، ۵۸۰۳_۵۸۰۵، ۵۸۰۷، ۵۸۱۰، ۵۸۲۱، ۵۹۶۱، ۵۹۷۴، ۵۹۷۷_۵۹۷۸، ۵۷۹۱، ۵۹۹۹، ۶۰۰۰_۶۰۰۱، ۶۰۷۵، ۶۱۳۲، ۶۲۴۳

بھاگ ناڑی (ج_۶) ۳۵۰۰

بھاولپور (ج_۲) ۵۱۲، ۱۰۹۷، ۱۱۷۰، ۱۲۴۵، (ج_۴) ۲۰۴۸، (ج_۵) ۲۶۶۵، ۲۶۷۲، ۲۹۴۳، ۲۸۸۳، ۲۸۹۶، ۳۱۱۰، (ج_۶) ۳۵۵۳، ۳۷۶۸، ۳۷۸۳، ۳۷۸۶، ۳۷۹۳، ۳۷۹۵

بھنڈیر (ج_۵) ۲۷۲۷

بھٹی راجپوت (ج_۱۰) ۶۴۹۰

بھٹی کوٹ (ج_۵) ۲۶۶۸

بھر چونڈی (ج_۶) ۳۴۳۲، ۳۵۶۲، ۳۵۷۰

بھیرہ (ج_۶) ۳۵۳۴

بھڑوچ (ج_۱۰) ۵۸۸۲

بھکر (ج_۶) ۳۷۹۱_۳۷۹۳، (ج_۱۰) ۵۸۹۷

بھٹی (صوبہ سرحد): (ج_۶) ۳۵۵۳

بھنبھور: (ج_۶) ۳۴۱۵، ۳۴۴۵

بھوانی پور: (ج_۱۰) ۵۸۰۹

بھوپال: (ج_۱) ۳۲۳، (ج_۲) ۵۰۱، (ج_۴) ۱۹۵۲، ۲۲۲۳، ۲۲۶۴، ۲۳۵۴، (ج_۵) ۲۵۷۸، ۲۸۴۱، (ج_۶) ۳۳۷۰، ۳۶۲۴، ۳۹۵۱، (ج_۹) ۵۱۵۴، (ج_۱۰) ۵۶۳۲، ۵۶۹۵

بھورشریف: (ج_۶) ۳۷۹۲

بھوئی گاڑ: (ج_۶) ۳۸۴۶، (ج_۸) ۴۹۷۵، ۴۹۸۱، (ج_۱۰) ۵۸۸۶_۵۸۸۷، ۵۸۸۹_۵۸۹۰، ۵۹۱۳، ۵۹۲۷، ۵۹۴۳_۵۹۴۶، ۶۴۹۰

بھیرہ شریف: (ج_۶) ۳۷۹۷

بیاس: (ج_۱) ۴۰۴

بیانہ: (ج_۴) ۲۰۶۳

بیت الغریب: (ج_۱۰) ۵۸۷۰

بیت اللحم: (ج_۶) ۳۷۶۰

بیت المقدس (ج_۱) ۲۰۹، ۴۳۷، (ج_۳) ۱۳۸۳، (ج_۴) ۲۵۱۰، (ج_۶) ۳۲۰۸_۳۲۰۹، ۳۵۲۶، ۳۷۶۰، (ج_۱۰) ۵۹۵۶

بیجاپورا (ج_۱۰) ۵۶۴۳، ۵۶۴۵

بیربل: (ج_۶) ۳۷۶۸، ۳۷۷۳_۳۷۷۴، ۳۷۷۹، (ج_۱۰) ۶۰۳۳، ۶۰۳۷

بیرو: (ج_۱۰) ۵۶۴۴

بیروت (ج_۲) ۶۳۳، ۶۹۹، ۷۳۰_۷۳۳، (ج_۵) ۲۶۳۰، ۲۶۷۷، ۲۶۸۱، ۲۶۹۳، ۲۶۹۹_۲۷۰۱، ۲۷۰۳، ۲۸۵۷، ۲۸۶۵_۲۸۶۷، ۳۰۰۸، ۳۰۱۲، (ج_۶) ۳۲۰۹، ۳۲۴۵، ۳۹۳۹_۳۹۴۰، ۳۹۴۳، ۳۹۴۷_۳۹۴۹، ۳۹۵۳، ۳۹۵۶_۳۹۵۷، ۳۹۶۲، ۳۹۶۵، ۳۹۷۰، ۳۹۷۲، (ج_۷) ۴۲۳۵_۴۲۳۸، ۴۲۴۰_۴۲۴۴، ۴۲۴۶_۴۲۵۷، ۴۳۲۲، ۴۳۳۶، ۴۳۲۹، ۴۳۳۳، ۴۳۳۶، ۴۳۳۸_۴۳۳۹، ۴۳۴۵، ۴۳۴۹، ۴۳۵۸، ۴۳۶۲، ۴۳۶۷، ۴۳۷۱، ۴۳۷۴_۴۳۷۶، ۴۳۷۹، ۴۳۹۳، (ج_۸) ۴۷۸۶_۴۷۸۷، ۴۸۹۷، ۴۹۰۷، ۴۹۱۰، (ج_۹) ۵۰۲۰، ۵۰۶۷،

۵۰۷۰، (ج_۱۰) ۵۶۲۸، ۵۶۳۰، ۵۷۵۹، ۵۷۶۳،
۶۱۶۳، ۶۲۰۶_۶۲۰۸، ۶۳۷۸_۶۳۷۹، ۶۴۰۲

بیڑ و چانڈیہ: (ج_۶) ۳۷۳۴

بیکانیر: (ج_۶) ۳۷۰۴

بیلنہ: (ج_۱) ۲۲۷

پ

پاچین: (ج_۱۰) ۵۸۷۰، ۵۸۸۹، ۵۸۹۱

پاٹ: (ج_۶) ۳۵۱۳

پاکپٹن: (ج_۲) ۹۹۶، (ج_۴) ۲۰۸۷، (ج_۶)
۳۶۲۹، (ج_۱۰) ۶۴۲۸، ۶۴۴۳

پاکستان: (ج_۲) ۴۸۱_۴۸۳، ۵۱۲، ۶۶۳، ۷۲۸، ۱۲۲۳،
۱۲۶۰_۱۲۶۲، (ج_۴) ۱۸۸۹_۱۸۹۱، ۱۹۴۶، ۲۲۰۰،
۲۲۰۲، ۲۲۰۶، ۲۲۱۷، ۲۴۴۳، ۲۴۷۴، ۲۵۱۰، ۲۵۱۲_
۲۵۱۴، (ج_۵) ۲۵۲۹_۲۵۳۱، ۲۵۵۸، ۲۵۷۰،
۲۵۷۳_۲۵۷۴، ۲۵۷۶_۲۵۷۷، ۲۵۷۹_۲۵۸۱،
۲۶۲۲_۲۶۲۳، ۲۶۲۹، ۲۶۶۵، ۲۶۸۱، ۲۶۹۳، ۲۷۰۰،
۲۷۳۸، ۲۷۴۶، ۲۷۶۳، ۲۷۹۵، ۲۸۱۷، ۲۸۲۰، ۲۸۳۳_
۲۸۳۴، ۲۸۴۰، ۲۸۴۳، ۲۸۸۲، ۲۹۰۰، ۲۹۰۲، ۲۹۱۴،
۲۹۲۵، ۳۰۰۷_۳۰۰۸، ۳۰۱۰_۳۰۱۲، ۳۰۱۴، ۳۰۴۲_
۳۰۴۳_ ۳۰۴۶، ۳۰۵۴، ۳۰۸۴، ۳۱۰۹_ ۳۱۱۰،
(ج_۶) ۳۲۴۳، ۳۲۵۲، ۳۶۲۶، ۳۶۳۴_ ۳۶۳۶،
۳۳۳۹، ۳۳۷۰، ۳۳۷۴، ۳۳۷۶، ۳۳۸۲، ۳۳۸۹،
۳۳۹۲، ۳۴۶۶، ۳۴۸۶، ۳۴۸۹، ۳۴۹۵، ۳۵۲۳،
۳۵۴۲، ۳۵۴۸، ۳۵۵۰_۳۵۵۲، ۳۵۷۴، ۳۵۹۳_
۳۵۹۶، ۳۶۱۱_ ۳۶۱۲، ۳۶۴۱، ۳۶۴۳، ۳۶۴۵،
۳۶۴۷_ ۳۶۴۸، ۳۶۶۳_ ۳۶۶۵، ۳۶۷۶،
۳۶۷۸_ ۳۶۸۰، ۳۶۸۵_ ۳۶۸۶، ۳۷۰۳،
۳۷۰۶_ ۳۷۰۷، ۳۷۲۵، ۳۷۴۷، ۳۷۵۷، ۳۷۶۳_
۳۷۶۴، ۳۷۶۷، ۳۷۷۰، ۳۷۷۲، ۳۷۷۵، ۳۷۸۹_
۳۷۹۰، ۳۷۹۲، ۳۷۹۴، ۳۷۹۶، ۳۷۹۸، ۳۸۰۹_
۳۸۱۰، ۳۸۱۲_ ۳۸۱۵، ۳۸۱۸_ ۳۸۲۰، ۳۸۲۳،
۳۸۳۶، ۳۸۴۹، ۳۸۷۲، ۳۸۸۳، ۳۹۱۱، ۳۹۲۲_
۳۹۲۳، ۳۹۲۶، ۳۹۳۱، ۳۹۳۷_ ۳۹۳۹، ۳۹۶۴،
۳۹۶۶، ۴۲۶، ۴۳۲۷، ۴۳۴۸، ۴۳۵۱، ۴۳۵۷،
۴۴۱۸، ۴۴۶۷، ۴۴۷۲، ۴۴۷۵، (ج_۸) ۴۴۸۱_
۴۴۸۳، ۴۵۱۰، ۴۵۷۵، ۴۶۲۱، ۴۶۴۵، ۴۸۵۴،
۴۸۶۱_ ۴۸۶۲، ۴۸۹۵، ۴۹۰۳، ۴۹۰۶_ ۴۹۰۷، ۴۹۲۴،
۴۹۷۵، ۴۹۸۱، (ج_۹) ۴۹۹۳_ ۴۹۹۵، ۴۹۹۸،
۵۰۰۶، ۵۰۱۶، ۵۰۵۷، ۵۰۶۳، ۵۰۶۸، ۵۱۵۴،
۵۲۰۳، ۵۲۰۷، ۵۳۶۵، ۵۳۸۰_ ۵۳۸۱، ۵۴۱۵،
۵۵۵۱، ۵۵۶۸، ۵۵۶۹_ ۵۵۷۶، (ج_۱۰) ۵۵۸۵_
۵۵۸۷، ۵۵۸۹، ۵۶۰۹_ ۵۶۱۰، ۵۶۲۹_ ۵۶۳۱،
۵۶۴۹، ۵۶۵۴_ ۵۶۵۵، ۵۶۶۴، ۵۶۶۶، ۵۶۹۵،
۵۶۹۹، ۵۷۸۱، ۵۷۲۳، ۵۷۷۷، ۵۷۸۳، ۵۷۸۸،
۵۸۰۳، ۵۸۰۹، ۵۸۷۳، ۵۸۸۸_ ۵۸۹۰، ۵۸۹۲،
۵۹۰۳، ۵۹۲۴، ۵۹۲۷، ۵۹۴۴_ ۵۹۴۶، ۵۹۴۹،
۵۹۶۵، ۵۹۷۷، ۵۹۹۴، ۶۰۳۳_ ۶۰۳۴، ۶۰۴۳،
۶۰۷۲، ۶۰۷۵، ۶۰۸۰، ۶۰۸۲، ۶۰۸۴، ۶۰۸۸، ۶۰۹۳،
۶۰۹۶، ۶۱۲۷_ ۶۱۲۸، ۶۱۴۰، ۶۱۵۵، ۶۱۶۳، ۶۲۲۰،
۶۲۲۴_ ۶۲۲۶، ۶۲۲۸، ۶۲۳۰، ۶۲۴۲، ۶۲۴۴، ۶۲۴۶،
۶۲۷۳_ ۶۲۷۵، ۶۳۰۸، ۶۳۱۴_ ۶۳۱۸، ۶۳۲۰،
۶۳۲۶_ ۶۳۲۷، ۶۳۲۹_ ۶۳۳۰، ۶۳۳۲_ ۶۳۳۴،
۶۳۳۶، ۶۳۴۰_ ۶۳۴۲، ۶۳۴۶، ۶۳۵۶، ۶۳۶۳،
۶۳۶۵_ ۶۳۶۹، ۶۳۹۹، ۶۴۲۲_ ۶۴۲۳، ۶۴۲۵،
۶۴۲۹، ۶۴۳۱_ ۶۴۳۳، ۶۴۳۵، ۶۴۴۰، ۶۴۴۲، ۶۴۴۶

پانی پت: (ج_۴) ۲۰۵۶، ۲۱۸۹، (ج_۶) ۳۷۹۳، ۳۹۳۷، (ج_۸) ۴۸۶۸، ۴۹۸۶: (ج_۱۰) ۵۶۴۴، ۵۸۰۰، ۵۹۵۰، ۶۰۰۰

پٹی: (ج_۱۰) ۵۸۶۹

پتوکی: (ج_۶) ۳۷۸۵، ۳۷۹۴

پٹنہ: (ج_۴) ۲۳۷۵، (ج_۸) ۴۸۳۳، (ج_۹) ۵۰۲۴، ۵۰۹۵، ۵۱۱۹، ۵۱۲۷، ۵۱۵۷، ۵۵۱۸_۵۵۱۹؛ (ج_۱۰) ۵۶۴۵، ۵۶۹۵، ۵۸۰۵_۵۸۰۶

پٹیالہ (ج_۴) ۱۹۴۶، ۲۴۷۶، ۲۵۱۲، (ج_۵) ۲۶۷۳، ۲۷۹۴، ۲۸۹۲، (ج_۹) ۵۰۲۱، ۵۰۲۹، ۵۰۴۳

پچّی: (ج_۶) ۳۸۳۰، ۳۹۰۶

پراں (ج_۶) ۳۴۷۶

پرتھر: (ج_۶) ۳۵۰۸

پڑانگ چارسوہ: (ج_۶) ۳۸۵۴

پسرور: (ج_۵) ۲۶۷۲، ۲۷۲۷_۲۷۲۸، (ج_۶) ۳۷۸۸، ۳۸۰۱_۳۸۰۲، (ج_۷) ۴۴۷۳، (ج_۱۰) ۵۸۸۸، ۶۳۰۴

پشاور (ج_۱) ۳۷، ۳۹، ۴۵، ۵۵، ۱۱۱، ۱۱۲، (ج_۴) ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۶۳، ۲۴۸۶، ۲۵۱۰، (ج_۵) ۲۶۹۲، (ج_۶) ۳۳۰۹، ۳۳۳۵، ۳۳۱۸۳۳۳۹، ۳۴۴۶، ۳۴۹۹، ۳۵۵۵، ۳۵۵۹، ۳۷۱۳، ۳۷۹۷، ۳۸۷۲_ ۳۸۲۸، ۳۸۳۰، ۳۸۳۲_۳۸۳۷، ۳۸۴۰_۳۸۴۶، ۳۸۴۹، ۳۸۵۱_۳۸۵۴، ۳۸۵۷، ۳۸۶۷_۳۸۷۰، ۳۸۷۴_۳۸۷۶، ۳۸۸۸، ۳۸۹۰_۳۸۹۵، ۳۸۹۷، ۳۸۹۹، ۳۹۰۲، ۳۹۰۴، ۳۹۰۶، ۳۹۰۸_۳۹۱۰، ۳۹۱۶، ۳۸۵۶، (ج_۸) ۴۴۳۷، ۴۸۴۱، ۴۸۵۲، ۴۸۶۲،

۴۹۴۴، ۴۹۴۷، (ج_۱۰) ۵۷۲۳، ۵۸۲۰، ۵۸۶۳_ ۵۸۶۴، ۵۸۶۷_۵۸۶۸، ۵۸۷۰، ۵۸۷۲_۵۸۷۳، ۵۸۷۵_۵۸۷۷، ۵۸۷۹_۵۸۸۱، ۵۸۸۴، ۵۸۸۶، ۵۸۸۸، ۵۸۸۹_۵۸۹۲، ۵۸۹۴، ۵۹۳۰_۵۹۳۱، ۵۹۳۳، ۵۹۳۷، ۵۹۴۴، ۵۹۴۶، ۵۹۵۹، ۵۹۷۴، ۵۹۹۶، ۵۰۵۶، ۶۱۰۴، ۶۱۰۸، ۶۴۲۸، ۶۴۴۱

پشین: (ج_۶) ۳۷۱۳، ۳۷۱۵_۳۷۱۷، ۳۷۲۱، ۳۷۲۳_۳۷۲۵، ۳۷۴۷، ۳۹۱۰، (ج_۱۰) ۵۹۵۰_ ۵۹۵۳

پکے چک: (ج_۶) ۳۷۸۹

پگاڑا شریف: (ج_۶) ۳۵۶۲

پکھلی ہزارہ: (ج_۶) ۳۹۰۹

پلوسی: (ج_۶) ۳۸۵۴

پنجاب: (ج_۲) ۱۲۴۶، (ج_۴) ۱۹۷۵_۱۹۷۶، ۲۰۵۵، ۲۰۶۳، ۲۰۸۶، ۲۲۱۳، ۲۴۷۶، ۲۴۸۷، (ج_۵) ۲۵۵۵، ۲۵۹۸، ۲۵۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۱۳، ۲۶۵۰_ ۲۶۵۱، ۲۶۶۶، ۲۶۷۳، ۲۷۰۰، ۲۷۳۸، ۲۷۴۶، ۲۷۵۷، ۲۷۸۹، ۲۷۹۴، ۲۸۷۶، ۲۸۸۲، ۲۸۹۹، ۲۹۱۸، ۲۹۳۹، ۳۰۱۵، ۳۰۳۶، ۳۱۱۹، (ج_۶) ۳۳۵۶، ۳۳۶۸، ۳۳۷۲، ۳۴۸۶_۳۴۸۷، ۳۴۹۹، ۳۵۷۲، ۳۵۷۴، ۳۵۹۱، ۳۶۰۰، ۳۶۰۹، ۳۶۲۹، ۳۶۳۵، ۳۶۷۱، ۳۶۸۳، ۳۷۲۶، ۳۷۳۳، ۳۷۵۳_۳۷۵۴، ۳۷۶۲، ۳۷۶۴، ۳۷۶۶_۳۷۷۵، ۳۷۷۷_۳۷۷۹، ۳۷۸۷، ۳۷۹۱_۳۷۹۳، ۳۷۹۸، ۳۸۹۷، ۳۷۱۱، ۳۸۱۹، ۳۸۲۲، ۳۸۶۷، ۳۸۸۸، ۳۹۰۵_۳۹۰۶، ۳۹۳۱، (ج_۷) ۴۰۱۰، ۴۳۶۷، (ج_۸) ۴۵۰۱، ۴۸۴۹، ۴۹۰۶، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۰۲۱، ۵۰۹۴_

۵۰۹۵، ۵۰۹۹، ۵۱۲۱، ۵۲۰۷، ۵۳۱۵، ۵۵۷۰، (ج۔۱۰) ۵۶۱۶، ۵۶۴۳۔۵۶۴۴، ۵۶۷۲، ۵۷۷۷، ۵۷۹۶۔ ۵۷۹۷، ۵۸۰۳۔۵۸۰۵، ۵۸۲۳، ۵۸۶۴۔۵۸۶۵، ۵۸۶۸، ۵۸۷۴، ۵۸۷۸، ۵۸۸۷۔۵۸۸۸، ۵۹۲۴۔ ۵۹۲۷، ۵۹۳۵۔ ۵۹۳۷، ۵۹۳۹، ۵۹۴۱، ۵۹۵۱، ۵۹۵۷، ۵۹۶۱، ۵۹۷۱، ۵۹۸۳، ۵۹۸۵، ۵۹۹۸۔ ۵۹۹۹، ۶۰۱۸۔ ۶۰۲۰، ۶۰۳۳، ۶۰۳۵، ۶۰۳۷۔ ۶۰۳۸، ۶۰۴۱، ۶۰۵۹، ۶۰۶۲، ۶۰۶۴، ۶۰۷۵

پنڈدادنخان: (ج۔۶) ۳۷۹۷

پنڈوڑا: (ج۔۱۰) ۵۹۳۸

پنڈی گھیپ: (ج۔۱۰) ۵۹۳۲۔۵۹۳۳

پنگرو: (ج۔۶) ۳۴۴۱

پنیالہ: (ج۔۶) ۳۷۹۱، (ج۔۱۰) ۵۹۰۴

پوٹھوہار: (ج۔۹) ۵۵۸۳، (ج۔۱۰) ۵۵۹۴، ۵۸۷۲، ۵۸۸۷، ۵۸۹۰، ۵۹۱۳، ۵۹۲۵، ۵۹۲۷۔ ۵۹۲۸، ۵۹۳۲، ۵۹۳۴۔۵۹۳۵، ۵۹۳۷۔۵۹۴۲، ۵۹۴۵

پوربند: (ج۔۱) ۱۰۸

پونا: (ج۔۴) ۲۴۸۶

پونچھ: (ج۔۶) ۳۸۰۵، ۳۸۱۱

پہاڑپور شریف: (ج۔۶) ۳۷۹۳

پہکلی: (ج۔۱۰) ۵۸۸۴

پھالیہ: (ج۔۱۰) ۵۹۷۱

پھگواڑی: (ج۔۱۰) ۶۰۸۲

پھلت: (ج۔۸) ۴۹۴۸

پھلرون: (شیخوپورہ): (ج۔۴) ۲۵۱۳

پھور: (ج۔۱) ۴۰۴

پیر پیائی: (ج۔۶) ۳۹۱۰

پیر سباک: (ج۔۱۰) ۵۸۶۹۔۵۸۷۰، ۵۸۷۲، ۵۹۳۰

پیر قندھاری: (ج۔۶) ۳۷۹۳

پیر مندر ہالہ: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴

پیرس: (ج۔۵) ۲۸۴۲

پیلی بھیت: (ج۔۱۰) ۵۸۰۵۔۵۸۰۶، ۵۸۰۹

پیلے گوجراں شریف: (ج۔۱۰) ۶۴۴۲

ت

تاجکستان: (ج۔۲) ۷۲۸، (ج۔۶) ۳۳۱۴، (ج۔۸) ۴۸۶۶، (ج۔۱۰) ۵۷۹۶

تاشقند: (ج۔۴) ۲۴۸۶، (ج۔۵) ۲۶۹۲، (ج۔۶) ۳۳۳۶، (ج۔۹) ۵۳۱۴، (ج۔۱۰) ۵۷۸۳، ۵۷۸۷

تاندلیانوالہ: (ج۔۶) ۳۷۹۳۔۳۷۹۴

تبریز: (ج۔۱) ۸۸، (ج۔۳) ۱۸۷۲

تبوک: (ج۔۷) ۴۰۲۲، ۴۰۲۴، (ج۔۹) ۵۳۵۰، ۵۳۶۹

تاپانی: (ج۔۶) ۳۸۰۵، ۳۸۱۴

ترابزان: (ج۔۶) ۳۲۶۱

تراڑکھل: (ج۔۶) ۳۸۱۲، ۳۸۲۳

ترکستان: (ج۔۲) ۵۱۰، ۷۸۴، (ج۔۴) ۱۹۸۶، ۲۰۴۶، ۲۰۶۳، ۲۰۸۵، (ج۔۵) ۲۶۶۷، ۲۶۷۰، ۲۶۸۶، ۳۰۷۸، ۳۰۹۰، (ج۔۶) ۳۳۱۴، ۳۳۳۶، (ج۔۷) ۴۰۳۳، ۴۰۶۱، (ج۔۸) ۴۵۵۹، (ج۔۹) ۵۰۴۴، ۵۱۲۶، ۵۱۴۷، ۵۴۷۰، (ج۔۱۰) ۵۷۶۹، ۵۷۷۷، ۵۸۶۳، ۵۸۷۵، ۵۹۳۲

ترکمانستان: (ن_۲) ۷۲۸، (ج_۱۰) ۵۷۹۶
ترکی: (ن_۲) ۷۲۸، (ن_۴) ۲۳۹۱_۲۳۹۲، ۲۵۱۴، (ن_۵)
۲۵۷۰، ۲۵۹۷، ۲۶۲۰_۲۶۲۱، ۲۶۲۷، ۲۶۳۵، ۲۶۶۵، ۲۶۶۷،
۲۶۷۰، ۲۶۷۳، ۲۶۷۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۹، ۲۶۹۳، ۲۶۹۵،
۲۶۹۹، ۲۷۳۸، ۲۷۶۱، ۲۷۸۹، ۲۸۱۶، ۲۸۴۳، ۲۸۸۷، ۲۸۵۸،
۲۹۲۴، ۳۰۰۹، ۳۰۳۹، ۳۱۱۸، (ن_۶) ۳۲۰۸، ۳۲۲۹_۳۲۳۰،
۳۲۲۴، ۳۲۴۳_۳۲۴۵، ۳۲۵۷، ۳۲۶۰، ۳۲۶۵، ۳۲۷۰،
۳۲۷۲_۳۲۷۴، ۳۳۳۵، ۳۷۸۱، ۳۹۵۶، ۳۹۶۰، (ج_۷)
۴۰۱۰، ۴۰۶۱، ۴۱۸۸، ۴۲۰۰، ۴۲۶۳، (ج_۸) ۴۵۰۱،
۴۵۷۶، ۴۵۷۸، ۴۸۷۴، ۴۹۰۳، ۴۹۰۶، (ج_۹)
۵۰۱۳، ۵۰۱۶، ۵۰۶۸، ۵۲۵۲، ۵۳۸۱، ۵۳۸۷،
۵۵۳۷، (ج_۱۰) ۵۶۱۶، ۵۶۳۰، ۵۷۵۹، ۵۷۶۶،
۵۷۷۷_۵۷۷۸، ۵۸۸۲، ۵۸۹۰، ۶۱۶۳، ۶۲۲۱،
۶۲۴۴، ۶۳۲۷، ۶۳۷۸_۶۳۷۹، ۶۳۸۷، ۶۴۱۴_
۶۴۱۶، ۶۴۴۲
ترمذ (ج_۱) ۲۳۸، ۲۵۴
تریم (ن_۶) ۳۲۰۴_۳۲۰۶
تستر آباد: (ن_۴) ۲۲۶۳
تل: (ن_۶) ۳۷۱۵
تلسی (دادو): (ن_۶) ۳۴۴۱
تلہ گنگ: (ج_۱۰) ۵۹۳۰، ۵۹۳۳، ۵۹۴۲
تلہر: (ج_۱۰) ۶۰۷۲
توجہانیاں: (ن_۴) ۲۲۵۰
توران: (ن_۱) ۸۸، ۲۳۸، ۲۴۷، (ن_۲) ۵۰۹، ۵۱۱، (ن_۳)
۱۳۶۵، ۱۴۴۱، (ن_۴) ۱۹۸۶، ۲۱۴۶، ۲۱۶۲، ۲۸۴۶، (ج_۸)
۴۵۶۰، (ج_۹) ۵۱۲۶، ۵۵۳۱، (ج_۱۰) ۵۶۷۰،
۵۷۶۹، ۵۸۲۸
تونسہ شریف: (ن_۶) ۳۶۲۳، (ج_۱۰) ۵۸۹۴، ۵۹۵۸
تہران: (ن_۴) ۲۵۱۰، (ن_۵) ۲۵۷۹، ۲۸۵۵_۲۸۵۸، ۳۱۰۹،
(ن_۶) ۳۴۹۴، ۳۹۴۰، ۳۹۴۶_۳۹۴۹، ۳۹۵۳، ۳۹۶۰،
۳۹۷۰، (ج_۷) ۴۰۳۶، ۴۰۶۱، (ج_۹) ۵۱۶۱، (ج_۱۰)
۶۱۵۴، ۶۱۵۶، ۶۳۷۸، ۶۳۸۴
تہکال بالا: (ن_۶) ۳۸۴۹، ۳۸۷۰، (ج_۱۰) ۵۸۶۷_
۵۸۶۸
تھانیسر: (ن_۱) ۳۷۰، ۴۰۷، ۴۱۴، ۴۱۷، ۴۴۴، (ن_۴) ۲۱۲۴،
(ج_۷) ۴۱۷۲_۴۱۷۳، ۴۱۷۷، (ج_۸) ۴۵۱۴،
۴۸۴۳، (ج_۹) ۵۰۲۵، ۵۱۳۱، ۵۴۷۳، ۵۴۸۸،
۵۵۱۰، (ج_۱۰) ۵۶۷۸، ۶۰۰۲
تھائی لینڈ: (ن_۲) ۷۲۸
تھر پارکر: (ن_۶) ۳۴۴۱، ۳۴۴۴، ۳۴۶۱، ۳۴۸۹، ۳۵۰۴،
۳۶۹۱، (ج_۹) ۵۵۷۲، ۵۵۷۴
تھل (چوتیالی): (ج_۱۰) ۵۹۵۱
تھل (زیارت): (ج_۱۰) ۵۹۵۰
تیراہ: (ن_۶) ۳۳۳۵، ۳۵۵۳، ۳۸۶۰، ۳۸۸۰، ۳۸۸۲،
(ج_۱۰) ۵۸۳۸، ۵۹۲۶، ۵۹۳۶، ۵۹۹۷_۶۰۰۰
تیراہی پایاں: (ن_۶) ۳۸۵۷
تیراھیاں: (ج_۱۰) ۵۹۳۱
تیزئی: (ج_۱۰) ۵۹۳۶_۵۹۳۸
تیزی شریف: (ن_۶) ۳۸۸۰_۳۸۸۲

ٹ

ٹکھر: (ن_۶) ۳۴۸۷، ۳۵۰۰_۳۵۰۱، ۳۵۱۰، ۳۵۲۴،
۳۵۹۸_۳۵۹۹، (ج_۸) ۴۸۶۹، ۴۸۷۰

ٹلٹی: (ج_۶) ۳۴۷۷

ٹمن: (ج_۱۰) ۵۹۳۰

ٹنڈو باگو: (ج_۶) ۳۵۷۰

ٹنڈو سائیں داد: (ج_۱) ۴۲۷، (ج_۴) ۲۴۳۳، (ج_۵) ۲۵۹۷_۲۵۹۸، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۱۱، ۲۶۱۳، ۲۶۲۰، ۲۶۵۰، ۲۷۳۸، ۲۸۰۸، ۲۸۱۵، (ج_۶) ۳۴۲۰، ۳۴۲۳، ۳۴۴۳، ۳۴۶۵، ۳۴۹۳، ۳۵۰۱، ۳۵۰۳، ۳۵۱۱، ۳۵۲۸، ۳۵۳۰، ۳۵۳۹_۳۵۴۰، ۳۵۴۲، ۳۵۹۷، ۳۶۰۰، ۳۶۰۵، ۳۶۱۲، ۳۶۱۴، ۳۶۶۰، ۳۶۶۲، ۳۶۶۶، ۳۹۴۰، (ج_۸) ۴۸۷۰؛ (ج_۹) ۵۲۵۵، (ج_۱۰) ۶۱۰۷، ۶۱۱۱، ۶۱۲۰، ۶۱۲۹، ۶۲۸۸، ۶۳۵۱

ٹنڈو قیصر: (ج_۶) ۳۴۴۳

ٹنڈو محمد خان: (ج_۶) ۳۴۲۰، ۳۴۲۳، ۳۴۴۲، ۳۴۸۷، ۳۵۰۱، ۳۶۳۶، ۳۶۶۰، ۳۶۹۹، ۳۷۰۱_۳۷۰۳، ۳۷۰۶_۳۷۰۷

ٹوبہ ٹیک سنگھ: (ج_۶) ۳۷۹۴

ٹورنٹو: (ج_۸) ۴۵۰۶

ٹونک: (ج_۱۰) ۵۸۹۴، ۶۱۰۰

ٹولووالا: (ج_۶) ۳۷۸۴

ٹہالا پور: (ج_۱۰) ۶۰۰۲

ٹھٹھہ: (ج_۳) ۱۸۶۱، (ج_۴) ۱۹۷۳، ۲۰۴۵، ۲۰۵۸، ۲۴۴۳، (ج_۵) ۲۹۰۷، (ج_۶) ۳۴۱۵_۳۴۱۷، ۳۴۲۹، ۳۴۳۷، ۳۴۴۷_۳۴۴۸، ۳۴۵۲، ۳۴۵۶، ۳۴۵۹_۳۴۶۰، ۳۴۷۴، ۳۵۵۸، ۳۵۷۵، ۳۵۸۰، ۳۶۲۷، ۳۶۳۶، ۳۶۴۱_۳۶۴۲، ۳۶۵۱_۳۶۵۲، ۳۶۵۷، ۳۶۵۹، ۳۶۸۷، ۳۶۹۶، ۳۷۰۰، (ج_۱۰) ۵۸۹۰، ۵۹۴۶، ۶۴۲۵

ٹیکسلا: (ج_۱۰) ۵۹۱۳، ۵۹۲۳، ۵۹۳۲، ۵۹۴۱،

ج

جاپان: (ج_۹) ۵۵۸۰

جاچکان: (ج_۶) ۳۴۷۳، ۳۷۰۰

جالندھر: (ج_۱) ۵۳، ۴۰۴، (ج_۲) ۱۲۴۶، ۱۸۵۵، (ج_۴) ۲۳۸۹، ۲۴۲۰، (ج_۶) ۳۹۳۱، (ج_۱۰) ۶۰۴۶_۶۰۴۸

جالہ بیلہ: (ج_۱۰) ۵۸۷۴

جام شورو: (ج_۴) ۲۲۱۹، (ج_۶) ۳۶۳۱، ۳۶۷۹، ۳۶۸۲، ۳۶۸۵

جائس: (ج_۴) ۲۴۸۶

جبل پور: (ج_۶) ۳۶۸۴، ۳۶۸۶

جتوئی: (ج_۱۰) ۶۰۴۵، ۶۰۶۰

جدہ: (ج_۱) ۱۹۱، (ج_۵) ۲۶۹۲، ۲۶۹۶، ۲۷۰۳، (ج_۶) ۳۲۰۶، ۳۲۱۸، ۳۶۲۰، ۳۷۶۶، ۳۹۲۴، ۳۹۴۳، ۳۹۵۲، ۳۹۵۵، ۳۹۵۸، ۳۹۶۶، (ج_۱۰) ۵۷۵۶

جرمنی: (ج_۵) ۲۶۸۱، ۲۹۲۳، (ج_۶) ۳۲۱۵، ۳۲۴۶، ۳۲۷۱، ۳۲۷۳، ۳۳۱۱، (ج_۸) ۴۹۰۶

جعفرکوٹ: (ج_۱۰) ۵۹۷۵، ۵۹۷۷

جفانیال: (ج_۴) ۲۲۶۲

جکارتا: (ج_۶) ۳۲۰۵

جلال آباد: (ج_۵) ۲۶۶۸، ۲۶۹۲، (ج_۶) ۳۳۲۶، ۳۳۴۲، ۳۵۵۴، (ج_۱۰) ۵۸۶۸_۵۸۸۷، ۵۸۹۱، ۵۹۵۱

جلال پور پیر والا: (ج_۱۰) ۶۰۱۷، ۶۰۵۹_۶۰۶۰، ۶۰۶۸_۶۰۶۹

جلالی: (ج_۱۰) ۵۹۴۴

جلو موڑ: (ج_۶)۳۷۸۶

جمل: (ج_۸)۴۸۲۵

جموں و کشمیر: (ج_۶)۳۷۹۳، (ج_۱۰)۵۹۱۰، ۵۹۴۵

جندول: (ج_۶)۳۸۹۵

جنڈ: (ج_۱۰)۵۹۳۷_۵۹۳۸، ۵۹۴۳

جنڈیالہ شیر خان: (ج_۱۰)۵۸۶۶،

جنگل خیل: (ج_۶)۳۹۲۳_۳۹۲۴

جنوبی افریقہ: (ج_۶)۳۵۹۴، (ج_۷)۴۴۱۸

جنوبی ایشیا: (ج_۸)۴۸۹۵_۴۸۹۶، (ج_۱۰)۵۶۳۳، ۵۶۴۲

جنیوا: (ج_۱۰)۵۷۹۹

جودھ پور: (ج_۶)۳۵۶۶، ۳۷۰۴، (ج_۹)۵۰۱۶

جوڑی: (ج_۱۰)۵۹۳۹

جوسام: (ج_۸)۴۵۱۰

جولنڈو: (ج_۶)۳۵۳۲

جولوگرام: (ج_۶)۳۷۸۳

جوناگڑھ: (ج_۴)۱۹۷۹

جونپور: (ج_۱)۴۱۲، (ج_۳)۱۲۹۰، ۱۳۸۶، (ج_۴)۲۳۸۰، ۲۴۳۰، (ج_۵)۲۵۵۵، (ج_۹)۵۰۲۲، ۵۰۲۴، ۵۲۲۷، ۵۵۱۸

جوئی سہن: (ج_۱۰)۵۹۳۵

جہان خیل: (ج_۶)۳۷۹۸

جہان خیلاں کوٹ عبدالخالق: (ج_۶)۳۷۹۸

جہانگیر پورہ: (ج_۶)۳۸۵۱

جہلم: (ج_۱)۳۸، ۹۹، ۱۱۴، (ج_۲)۷۷۱، (ج_۴)۲۰۳۰، ۲۰۴۸، ۲۰۶۴، ۲۲۲۰، (ج_۵)۲۵۷۳، ۲۶۴۶، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۸۸۲، (ج_۶) ۳۳۹۵، ۳۷۶۸، ۳۷۷۳، ۳۷۹۷، ۳۸۱۱، ۳۸۱۵، ۳۸۱۹، ۳۸۲۱، ۳۸۲۳، ۳۹۶۶_۳۹۶۷، (ج_۸) ۴۵۰۵، ۴۵۷۶، (ج_۹) ۵۴۸۲_۵۴۸۳، ۵۵۵۶، (ج_۱۰) ۵۶۳۱، ۵۹۲۷_۵۹۲۸، ۵۹۳۴_۵۹۳۵، ۶۰۱۳، ۶۲۴۴، ۶۲۴۶، ۶۲۸۹

جہانجل پکھلی: (ج_۱۰)۵۸۸۹

جھنگ: (ج_۶)۳۹۱۴، (ج_۱۰) ۵۸۹۹، ۵۹۰۳، ۵۹۴۵

جیسلمیر: (ج_۶)۳۵۶۶

جیکب آباد: (ج_۶)۳۷۳۵

جے پور: (ج_۶)۳۳۸۶، ۳۵۷۴، ۳۷۹۳، (ج_۹)۵۲۵۴، (ج_۱۰)۶۱۰۵

چ

چارسدہ: (ج_۶)۳۸۹۹، (ج_۱۰)۵۸۷۰، ۵۸۷۴، ۵۸۸۷

چاہ بار: (ج_۶)۳۶۶۷

چاہ گاڑا: (ج_۱۰)۵۸۹۷

چترال: (ج_۶)۳۸۵۲_۳۸۵۵، ۳۹۱۰

چھچھ ہزارہ: (ج_۶)۳۸۷۴

چشمہ اچوزئی: (ج_۶)۳۷۲۶

چشمہ شریف: (ج_۶)۳۷۲۷، ۳۷۳۳، ۳۷۳۹

چشمہ وکرانی: (ج_۶)۳۷۳۴

چغانیان: (ج_۱)۲۵۳

چک قاضیانہ:(ج_۱۰)۵۹۶۱
چک قریشیاں:(ج_۱۰)۵۹۳۹
چکدرہ:(ج_۱۰)۵۸۸۰
چکڑالہ:(ج_۶)۳۷۹۵، (ج_۱۰)۵۸۹۷
چکوال:(ج_۵)۲۷۰۳، (ج_۶)۳۷۹۷، ۳۸۱۵، ۳۹۵۴_
۳۹۵۶، (ج_۱۰)۵۹۲۷، ۵۹۳۰، ۵۹۴۷، ۶۰۱۴
چھکنی:(ج_۶)۳۸۹۵_۳۸۹۶، ۳۸۹۸_۳۸۹۹
چمن:(ج_۶)۳۷۶۰
چنی گوٹھ:(ج_۱۰)۵۰۶۲
چوتیالی:(ج_۱۰)۵۹۵۰
چوٹیالی تھل:(ج_۶)۳۷۹۲
چودھوان:(ج_۶)۳۴۴۵، (ج_۱۰)۵۸۸۲، ۵۸۹۴
چورہ شریف:(ج_۶)۳۷۷۱، ۳۷۷۹، ۳۷۸۱، ۳۷۸۳،
(ج_۱۰)۵۹۳۶، ۵۹۳۸، ۵۹۴۷، ۶۰۰۱، ۶۰۰۹_
۶۰۱۰، ۶۰۹۰، ۶۰۹۳، ۶۴۳۱
چونترہ:(ج_۱۰)۵۹۴۱
چونڈہ دیوی:(ج_۱۰)۵۹۷۰
چوہا گجر:(ج_۱۰)۵۸۸۷
چوہان:(ج_۱۰)۵۹۵۳
چوہنگ:(ج_۶)۳۷۸۶
چہار باغ صفا:(ج_۶)۳۳۲۵_۳۳۲۶، ۳۳۳۰، ۳۳۳۴،
۳۳۴۲، ۳۵۴۳_۳۵۴۴، ۳۵۴۷
چھچھ:(ج_۱۰)۵۸۷۶، ۵۸۸۶
چھمب جوڑیاں:(ج_۶)۳۵۹۵

چیچنیا:(ج_۵)۲۹۰۰، (ج_۱۰)۵۹۵۰
چیچیاں:(ج_۶)۳۸۱۶، ۳۸۱۸، ۳۸۲۱
چیکوسلاویا:(ج_۹)۵۵۸۰
چین:(ج_۴)۲۴۸۶، (ج_۵)۲۶۸۶، ۲۶۹۳، (ج_۶)۳۲۴۳،
۳۲۷۰، (ج_۸)۴۹۰۳، (ج_۱۰)۵۷۷۷، ۵۹۸۸

ح

حاجی پور:(ج_۴)۱۹۸۰
حاجی شاہ:(ج_۱۰)۵۹۲۹
حافظ آباد:(ج_۵)۲۶۶۶
حبش:(ج_۴)۲۴۸۶، (ج_۸)۴۹۰۶
حبشہ:(ج_۱۰)۵۷۷۷
حبیب کوٹ:(ج_۱۰)۶۰۱۸
حجاز:(ج_۱)۷۱، ۸۸، ۹۲، ۲۶۴، ۳۷۰، ۳۷۲، ۴۶۴، (ج_۳)
۱۳۷۲، ۱۸۶۲، (ج_۴)۱۹۴۲_۱۹۴۳، ۱۹۷۹، ۲۴۸۸، (ج_۵)
۲۵۹۸، ۲۶۷۶، ۲۶۸۴_۲۶۸۵، ۲۶۸۸، ۲۶۹۳_۲۶۹۴،
۲۶۷۹، ۲۷۴۰، ۲۸۰۳_۲۸۰۴، ۲۸۰۹، ۲۸۳۳، ۲۹۱۱، ۲۹۹۴،
۳۰۱۰، ۳۰۱۴، (ج_۶)۳۲۰۲، ۳۲۰۶_۳۲۰۸، ۳۲۱۱، ۳۲۳۵،
۳۵۰۰، ۳۶۰۳، (ج_۷)۴۳۶۲، (ج_۹)۵۴۶۹، ۵۵۱۳،
(ج_۱۰)۵۶۷۹، ۵۷۶۰، ۵۹۵۴، ۵۸۷۵، ۵۹۳۲،
۶۰۴۴_۶۰۴۵
حدیبیہ:(ج_۹)۵۳۳۵
حدیدہ (یمن):(ج_۶)۳۵۱۵، ۳۶۲۲
حرمین شریفین:(ج_۴)۱۹۵۱، ۲۴۵۱، (ج_۵)۲۵۷۳، ۲۶۶۷،
۲۶۷۶، ۲۶۸۹، ۲۶۹۲، ۲۶۹۹، ۲۷۹۹_۲۸۰۰، ۲۸۱۳، ۲۹۲۰،
(ج_۶)۳۲۱۷، ۳۳۴۴، ۳۳۵۹، ۳۳۶۳، ۳۳۷۴، ۳۴۵۹،

۳۴۷۹، ۳۴۸۲، ۳۴۹۸، ۳۵۱۱، ۳۵۱۵، ۳۵۲۰، ۳۵۳۱، ۳۵۴۲، ۳۵۴۸، ۳۵۵۵، ۳۵۷۹ _ ۳۵۸۰، ۳۵۹۷، ۳۶۰۳، ۳۶۰۸، (ج_۷) ۳۹۹۰، ۴۱۴۰، ۴۱۷۲، ۴۱۷۴، ۴۲۶۲، (ج_۸) ۴۵۱۲، ۴۵۹۹، ۴۶۱۲، ۴۷۱۴، (ج_۹) ۵۵۳۱، ۵۵۴۷، ۵۵۵۱، ۵۵۸۳، (ج_۱۰) ۵۵۸۰، ۵۵۹۳، ۵۶۲۷، ۵۷۵۵ _ ۵۷۶۱، ۵۸۶۶، ۵۸۷۰، ۵۸۷۵، ۵۸۸۱ _ ۵۸۸۲، ۵۸۹۴، ۵۹۲۵، ۵۹۴۰، ۵۹۹۱، ۶۰۹۱، ۶۳۷۱

حسن آباد: (ج_۶) ۳۷۹۵

حسن ابدال: (ج_۱۰) ۵۸۹۱، ۵۹۱۳، ۵۹۲۴، ۵۹۲۷، ۵۹۴۳ _ ۵۹۴۵، ۶۴۹۰

حسین خان والا: (ج_۶) ۳۷۸۵

حصار: (ج_۴) ۲۴۸۶، (ج_۶) ۳۷۹۶، ۳۸۷۸

حصار شادماں: (ج_۹) ۵۳۱۲

حصارک: (ج_۶) ۳۵۵۴

حضرموت (یمن): (ج_۶) ۳۲۰۲، ۳۲۰۴

حضرو: (ج_۶) ۳۸۶۹، (ج_۱۰) ۵۹۳۰، ۵۹۳۲ _ ۵۹۳۳، ۵۹۳۷، ۵۹۴۴

حطار: (ج_۱۰) ۵۴۹۰

حمص: (ج_۶) ۳۲۲۷

• حوراماں: (ج_۶) ۳۲۷۹، ۳۲۸۱ _ ۳۲۸۲، ۳۲۸۴، ۳۲۸۷ _ ۳۲۸۹

حویلی لکھا: (ج_۱۰) ۶۴۴۳

حیدر آباد دکن: (ج_۶) ۳۸۴۰، ۳۹۵۰، ۳۹۵۵، (ج_۷) ۴۴۱۷، (ج_۸) ۴۸۳۳، ۴۸۵۰، (ج_۹) ۵۰۳۷، ۵۳۲۹، (ج_۱۰) ۵۸۸۱، ۵۸۹۴، ۵۹۵۵، ۵۹۵۷

حیدر آباد (سندھ): (ج_۱) ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۲، ۵۲ _ ۵۴، ۶۲، ۹۰، ۱۱۲ _ ۱۱۳، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۸، ۲۷۹، ۴۳۰، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۳، (ج_۲) ۵۰۴، (ج_۴) ۲۰۵۸، ۲۱۹۱، ۲۱۸۷، ۲۲۸۵، ۲۲۹۰، ۲۳۱۲، ۲۳۱۵ _ ۲۳۱۷، ۲۳۱۹ _ ۲۳۲۱، ۲۳۲۳ _ ۲۳۲۵، ۲۳۲۷ _ ۲۳۲۸، ۲۳۳۰ _ ۲۳۳۱، ۲۳۳۳ _ ۲۳۳۶، ۲۳۳۸ _ ۲۳۳۹، ۲۳۴۲ _ ۲۳۴۶، ۲۳۴۸ _ ۲۳۵۱، ۲۳۵۵ _ ۲۳۵۶، ۲۳۸۶، (ج_۵) ۲۵۷۵، ۲۵۷۸ _ ۲۵۸۰، ۲۸۰۵، ۲۸۱۷ _ ۲۸۱۸، ۲۸۵۷، ۲۹۰۷، ۲۹۱۴، ۲۶۲۰، ۲۶۵۰ _ ۲۶۵۱، ۲۶۹۲، (ج_۶) ۳۳۵۹، ۳۳۷۰، ۳۳۹۶، ۳۴۱۰، ۳۴۱۸، ۳۴۴۲، ۳۴۴۷ _ ۳۴۴۸، ۳۴۶۲، ۳۴۸۷، ۳۴۹۴ _ ۳۴۹۶، ۳۵۱۶، ۳۵۴۰، ۳۵۳۴ _ ۳۵۳۵، ۳۵۳۹، ۳۵۴۲، ۳۶۱۰، ۳۶۱۴، ۳۶۲۳، ۳۶۲۷، ۳۶۲۹ _ ۳۶۳۱، ۳۶۳۵ _ ۳۶۳۶، ۳۶۶۰، ۳۶۶۲، ۳۶۶۵، ۳۶۷۱، ۳۶۷۶، ۳۶۷۸ _ ۳۶۷۹، ۳۶۸۲ _ ۳۶۸۴، ۳۶۸۶، ۳۶۹۱، ۳۷۰۱ _ ۳۷۰۲، ۳۷۰۶، ۳۷۰۸، ۳۷۷۲، ۳۷۸۱، ۳۸۴۰، ۳۸۴۷، ۳۹۳۰ _ ۳۹۳۱، ۳۹۴۴، ۳۹۵۰، ۳۹۶۰، ۳۹۶۴، (ج_۸) ۴۵۰۵، ۴۸۶۹ _ ۴۸۷۰، (ج_۹) ۵۰۵۶، ۵۱۱۸ _ ۵۱۱۹، ۵۱۵۳، ۵۲۵۵، ۵۴۳۳، ۵۵۸۰، (ج_۱۰) ۶۰۷۱ _ ۶۰۷۴، ۶۱۰۴، ۶۱۱۷، ۶۱۲۱، ۶۱۲۵، ۶۱۲۹، ۶۱۶۳، ۶۲۴۵، ۶۲۷۴، ۶۲۸۸، ۶۳۰۰، ۶۳۳۷ _ ۶۳۳۸، ۶۳۵۱، ۶۳۷۳، ۶۳۷۸، ۶۴۰۷ _ ۶۴۰۸، ۶۴۲۸، ۶۴۳۸

خ

خانوزئی: (ج_۶) ۳۷۱۲، ۳۷۱۴ _ ۳۷۱۶، (ج_۱۰) ۵۹۵۰

خانہ کعبہ: (ج_۶) ۳۲۱۵، ۳۶۲۳، ۳۶۴۴، ۳۶۵۲ _ ۳۶۵۳، ۳۶۶۸ _ ۳۶۶۹، ۳۷۵۱، ۳۷۵۵، ۳۸۱۰، ۳۸۱۴، ۳۸۴۲، ۳۸۴۸، ۳۸۵۸ _ ۳۸۵۹، ۳۸۷۲، ۳۸۸۴، ۳۸۸۶، ۳۹۰۱ _ ۳۹۰۲، ۳۹۱۴

خانیوال: (ج_۶) ۳۷۹۰، (ج_۱۰) ۶۰۹۰

ختن: (ج_۸) ۴۹۰۶

خدادازی: (ج_۶) ۳۷۲۴

خدوخیل: (ج_۶) ۳۸۹۵

خراسان: (ج_۱) ۸۸، ۲۲۷، ۳۳۶، ۳۴۸، (ج_۲) ۵۰۹، ۸۱۱، (ج_۳) ۱۳۶۵، (ج_۴) ۱۹۸۶، ۲۲۶۰، (ج_۶) ۳۳۹۹، ۳۶۰۲، ۳۸۶۷، ۳۹۰۶، ۳۹۱۵، (ج_۸) ۴۵۱۳، ۴۵۶۰، ۴۷۹۸، (ج_۹) ۵۰۲۴، ۵۱۲۶، ۵۱۴۷، (ج_۱۰) ۵۷۵۶، ۵۷۸۷، ۵۸۴۸، ۵۸۸۲، ۵۹۳۲، ۵۹۵۱، ۵۹۵۷

خرقان: (ج_۱) ۴۶۶، ۴۶۷، (ج_۲) ۸۱۱، (ج_۴) ۲۲۴۵، ۲۲۵۸، (ج_۸) ۴۷۹۷، ۴۸۶۵

خرکی: (ج_۱۰) ۵۸۷۴

خلدآباد: (ج_۴) ۲۱۸۴، (ج_۶) ۳۶۹۸

خوارزم: (ج_۴) ۲۲۴۸، ۲۲۶۰، (ج_۷) ۴۰۸۹_۴۰۹۰، ۴۰۹۳، ۴۰۹۷، (ج_۸) ۴۸۶۶

خوردہ: (ج_۱۰) ۵۶۴۵

خوشاب: (ج_۶) ۳۹۱۴، (ج_۱۰) ۵۹۴۳

خونی چک: (ج_۱۰) ۵۹۳۷

خیاری شریف: (ج_۶) ۳۶۹۶

خیبر: (ج_۶) ۳۸۲۴، (ج_۱۰) ۵۹۲۷

خیرپور: (ج_۶) ۳۴۳۱، ۳۴۶۹، ۳۵۶۳، ۳۶۲۷، ۳۶۷۹، ۳۶۹۵، ۳۷۰۳، ۳۷۰۵، ۳۷۰۷، (ج_۱۰) ۶۰۵۷، ۶۰۶۸

خیرپور (میرس): ۸۳۷

خیل مرزہ: (ج_۸) ۴۸۶۶

د

داودوالی شریف: (ج_۶) ۳۷۸۸

دادو: (ج_۶) ۳۴۴۱_۳۴۴۲، ۳۵۷۰، ۳۶۹۰، ۳۶۹۶

دارکنان: (ج_۶) ۳۹۵۲

داغستان: (ج_۵) ۲۶۸۷، (ج_۶) ۳۲۶۰_۳۲۶۱

دامان: (ج_۶) ۳۹۱۴_۳۹۱۵

داورشریف (کوہاٹ): (ج_۶) ۳۸۸۰

داؤدخیل: (ج_۱۰) ۶۰۴۳

داؤدزئی: (ج_۶) ۳۸۳۱، (ج_۱۰) ۵۸۷۴

درخان: (ج_۶) ۳۷۳۷

درانی بستی: (ج_۶) ۳۷۲۷

درپیلی: (ج_۶) ۳۴۸۶

درخان: (ج_۱۰) ۵۹۵۳

درگئی: (ج_۶) ۳۷۱۸

درہ بولان: (ج_۶) ۳۹۱۵

درہ کوہ: (ج_۹) ۵۲۲۶

درہ گومل: (ج_۶) ۳۹۱۵

دزدورہ: (ج_۱۰) ۵۸۴۹

دسوق: (ج_۶) ۳۲۰۷

دمشق: (ج_۱) ۵۲، ۸۸، ۱۷۴، (ج_۲) ۵۰۹، (ج_۳) ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۵۰، ۱۸۶۳، ۱۸۶۹، (ج_۴) ۲۰۵۵، ۲۰۵۹، ۲۳۱۷، ۲۱۴۶، ۲۱۸۴، ۲۳۳۳، ۲۳۳۶، (ج_۶) ۳۶۹۷_۳۶۹۸، ۳۷۷۲، ۳۷۸۱، (ج_۸) ۴۵۴۸، ۴۵۵۴_۴۵۵۵، ۴۵۶۲، ۴۶۷۳_۴۶۷۴، (ج_۹) ۵۰۲۴، ۵۰۹۳،

۵۰۹۵، ۵۱۳۲، ۵۵۲۹، (ج_۱۰) ۵۶۴۳، ۵۶۸۴، ۵۷۶۸، ۶۱۱۶، ۶۳۷۹

دمشق: (ج_۱) ۸۰، ۸۷، ۹۳، ۲۱۹_۲۲۰، ۴۵۸، ۱۹۴۰، (ج_۴) ۲۰۴۶، ۲۵۰۸، ۲۵۱۰، (ج_۵) ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۸۱، ۲۶۸۳، ۲۶۹۳، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۴، ۲۸۸۴، ۲۹۸۸، (ج_۶) ۳۱۷۵، ۳۱۷۷_۳۱۷۸، ۳۱۸۰_۳۱۸۳، ۳۱۸۶_۳۱۸۹، ۳۱۹۴_۳۱۹۶، ۳۱۹۸، ۳۲۰۰_۳۲۰۱، ۳۲۰۸_۳۲۱۱، ۳۲۲۷_۳۲۴۰، ۳۲۳۵، ۳۲۴۹، ۳۲۵۲، ۳۲۷۶_۳۲۷۹، ۳۵۹۵، ۳۷۶۰، ۳۹۳۷، ۳۹۴۰، ۳۹۵۲، ۳۹۵۵، ۳۹۶۵، ۳۹۷۰، (ج_۸) ۴۸۱۳، ۴۸۳۲، ۴۹۳۷، (ج_۹) ۵۲۷۰، ۵۲۹۶، (ج_۱۰) ۵۶۲۸_۵۶۲۹، ۵۶۹۵، ۶۳۷۸_۶۳۷۹، ۶۳۹۲، ۶۴۰۰، ۶۴۱۲، ۶۳۹۵، ۶۳۹۷

دمیاط: (ج_۶) ۳۲۰۷

دندہ شاہ بلاول: (ج_۱۰) ۵۹۴۲، ۶۰۴۳_۶۰۴۴

دوآبہ: (ج_۶) ۳۸۹۶، (ج_۱۰) ۵۸۷۰، ۵۸۸۷

دوراجی: (ج_۸) ۴۵۷۳

دوغن: (ج_۶) ۳۲۰۲

دہر: (ج_۱۰) ۵۸۸۰

دہلی: (ج_۱) ۳، ۳۴، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۸، ۵۵، ۸۸، ۹۰، ۹۲، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۴۶، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۵، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۲۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۸، ۳۳۲، ۳۴۳، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۸۵، ۳۹۶، ۴۰۳، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۲، ۴۳۸، ۴۶۳، ۴۶۶، ۴۷۲، (ج_۲) ۴۸۳، ۴۸۵، ۵۰۸، ۶۵۵، ۶۹۵، ۷۶۸، ۷۷۱، ۸۲۵، ۸۵۰، ۸۵۳، ۸۶۱، ۱۰۱۵، ۱۱۳۹، ۱۲۲۳، ۱۲۳۲، ۱۲۲۷، ۱۲۳۵ (ج_۳) ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۵، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۳۱۸، ۱۳۸۶، ۱۳۸۹، ۱۴۳۸، ۱۶۴۳، ۱۶۸۴۱۶۸۳، ۱۷۲۲، ۱۸۴۶، ۱۸۶۳، ۱۸۷۰، ۱۸۷۲، (ج_۴) ۱۸۹۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۵، ۱۹۵۱، ۱۹۸۲_۱۹۸۴، ۲۰۳۴، ۲۰۳۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۵_۲۰۵۶، ۲۰۵۹، ۲۰۶۳_۲۰۶۴، ۲۰۸۶_۲۰۸۸، ۲۱۸۰، ۲۱۸۴، ۲۱۸۶_۲۱۸۹، ۲۲۵۲_۲۲۵۳، ۲۲۶۴، ۲۲۹۰، ۲۳۵۷_۲۳۵۸، ۲۳۶۶، ۲۳۷۹، ۲۳۸۴، ۲۴۰۷، ۲۴۱۳، ۲۴۳۳، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۶، ۲۴۴۱، ۲۴۴۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۶، ۲۴۶۲_۲۴۶۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۶، ۲۴۷۸_۲۴۸۰، ۲۴۸۶، ۲۴۹۱_۲۴۹۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۶، (ج_۵) ۲۵۳۱، ۲۵۵۴، ۲۵۶۹، ۲۵۷۴، ۲۵۸۰_۲۵۸۱، ۲۵۹۷، ۲۶۰۵، ۲۶۱۱، ۲۶۲۰، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۳۰، ۲۶۳۸، ۲۶۵۰، ۲۶۷۱، ۲۶۸۴_۲۶۸۵، ۲۶۹۴_۲۶۹۶، ۲۶۹۹، ۲۷۲۵، ۲۷۳۷، ۲۷۶۲، ۲۷۸۹، ۲۷۹۳، ۲۸۱۰، ۲۸۱۴_۲۸۱۷، ۲۸۲۹، ۲۸۳۷، ۲۸۴۳، ۲۸۸۸، ۲۹۰۰، ۲۹۰۴، ۲۹۰۹_۲۹۱۰، ۲۹۱۵، ۲۹۲۳، ۲۹۲۵، ۳۰۳۰، ۳۰۹۰، ۳۱۰۹، ۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۲۷۶، ۳۳۰۸، ۳۳۳۷، ۳۳۴۳_۳۳۴۵، ۳۳۴۹_۳۳۵۲، ۳۳۵۵_۳۳۶۰، ۳۳۶۲_۳۳۶۴، ۳۳۶۷_۳۳۶۹، ۳۳۷۱_۳۳۷۲، ۳۳۷۶، ۳۳۷۸، ۳۳۸۱_۳۳۸۹، ۳۳۹۱_۳۳۹۲، ۳۳۹۴_۳۳۹۵، ۳۳۹۸_۳۴۰۵، ۳۴۵۲، ۳۴۶۲، ۳۴۷۳_۳۴۷۵، ۳۴۸۶، ۳۶۲۳_۳۶۲۴، ۳۶۳۳_۳۶۳۵، ۳۶۴۵_۳۶۴۷، ۳۶۴۹، ۳۶۷۳، ۳۶۷۶، ۳۶۷۹_۳۶۸۰، ۳۷۱۱، ۳۷۵۳، ۳۷۵۵_۳۷۵۸، ۳۷۶۰_۳۷۶۱، ۳۷۶۵_۳۷۶۶، ۳۷۷۶، ۳۷۹۳، ۳۸۱۶، ۳۸۲۲، ۳۸۵۱، ۳۸۵۷_۳۸۵۸، ۳۸۶۷، ۳۹۰۸، ۳۹۱۳_۳۹۱۷، ۳۹۲۰، ۳۹۳۵_۳۹۳۷، ۳۹۳۹، ۳۹۴۱_۳۹۴۲، ۳۹۴۴، ۳۹۴۷، ۳۹۵۰، ۳۹۵۳، ۳۹۶۲، ۳۹۶۸، ۳۹۷۰_۳۹۷۱، ۳۹۸۴، (ج_۷) ۳۹۸۷، ۴۰۱۰، ۴۰۱۲، ۴۱۰۳، ۴۱۴۰، ۴۱۵۷_۴۱۵۸، ۴۱۶۰، ۴۱۷۴_۴۱۷۶، ۴۲۲۱_۴۲۲۲، ۴۲۳۲، (ج_۸) ۴۵۰۱، ۴۵۱۰، ۴۵۱۵، ۴۵۱۹_۴۵۲۰، ۴۵۲۲_۴۵۲۳، ۴۵۷۹، ۴۶۰۴، ۴۶۱۳، ۴۶۱۸، ۴۶۲۴، ۴۷۱۴، ۴۸۳۲، ۴۸۴۴، ۴۸۶۶_۴۸۷۰، ۴۹۰۲، ۴۹۰۶_۴۹۰۹، (ج_۹) ۴۹۹۵، ۵۰۱۳،

۵۰۲۲_ ۵۰۲۳، ۵۰۲۸، ۵۰۳۰، ۵۰۳۸، ۵۰۴۰_
۵۰۴۱، ۵۰۴۴، ۵۰۴۹، ۵۰۵۴، ۵۰۵۸، ۵۰۸۷، ۵۱۲۰،
۵۱۲۳_ ۵۱۲۵، ۵۱۴۷، ۵۱۵۳_ ۵۱۵۷، ۵۱۵۹، ۵۱۶۲،
۵۲۲۹، ۵ ۲۵۲، ۵۲۶۲، ۵۲۹۶، ۵۳۲۹، ۵۳۳۰،
۵۳۵۳، ۵۳۶۸، ۵۳۷۶، ۵۳۷۹، ۵۴۰۵، ۵۴۶۷،
۵۴۷۰، ۵۴۷۳_ ۵۴۷۶، ۵۵۱۰، ۵۵۱۵، ۵۵۱۸،
۵۵۲۲_ ۵۵۲۳، ۵۵۲۵، ۵۵۲۹، ۵۵۳۴_ ۵۵۳۶،
۵۵۸۱، (ج_۱۰) ۵۵۸۷، ۵۶۱۳، ۵۶۱۶، ۵۶۱۹،
۵۶۳۰، ۵۶۴۱_ ۵۶۴۴، ۵۶۴۶، ۵۶۵۴، ۵۶۷۹،
۵۶۸۱_ ۵۶۸۲، ۵۶۹۶، ۵۷۰۲، ۵۷۰۹، ۵۷۵۶_
۵۷۵۷، ۵۷۶۱_ ۵۷۶۳، ۵۷۶۵_ ۵۷۶۶، ۵۷۶۸،
۵۷۷۷، ۵۸۰۰، ۵۸۰۲، ۵۸۰۵، ۵۸۰۹، ۵۸۲۱،
۵۸۲۵_ ۵۸۲۶، ۵۸۲۸، ۵۸۳۴، ۵۸۶۷، ۵۸۷۸،
۵۸۸۰_ ۵۸۸۲، ۵۸۸۶_ ۵۸۸۷، ۵۸۹۳، ۵۹۲۷،
۵۹۳۵، ۵۹۵۴_ ۵۹۵۷، ۵۹۵۹، ۶۰۰۰، ۶۰۳۴،
۶۰۳۷، ۶۰۴۴، ۶۰۵۱، ۶۰۵۵_ ۶۰۵۶، ۶۱۰۳، ۶۱۰۷،
۶۱۲۳_ ۶۱۲۵، ۶۱۵۴، ۶۱۵۹_ ۶۱۶۰، ۶۱۶۲_ ۶۱۶۳،
۶۱۹۳، ۶۱۹۵، ۶۲۲۷، ۶۲۳۱، ۶۲۴۰، ۶۲۴۲_ ۶۲۴۳،
۶۲۵۴، ۶۲۹۲، ۶۲۹۷، ۶۳۰۱، ۶۳۲۷، ۶۳۷۸،
۶۳۹۹، ۶۴۱۱، ۶۴۱۸، ۶۴۹۰، ۲۹۳،

ڈھموڑ: (ج_۱۰)۵۹۳۷

دھام پور بجنور: (ج_۶)۳۶۴۴

دھولر شریف: (ج_۶)۳۷۹۴

دھیر کوٹ: (ج_۶)۳۷۶۷

دیار: (ج_۴)۲۴۸۶

دیبل: (ج_۴)۲۰۶۲، ۲۰۴۶، ۲۰۴۵

دیپالپور: (ج_۶)۳۷۹۰، ۳۷۹۹

دیر: (ج_۹)۵۰۱۰، (ج_۱۰)۶۱۲۵

دیروط: (ج_۶)۳۲۰۷

دیگی: (ج_۶)۳۹۱۰

دین پور: (ج_۶)۳۵۶۲، (ج_۱۰)۶۰۶۲

دینہ: (ج_۱۰)۵۹۳۴، ۵۹۳۵

دیوبند: (ج_۳)۱۶۷۴

دیہ بہادر: (ج_۶)۳۸۵۱

دیہہ میاں گوجر: (ج_۱۰)۵۸۷۴

دیھ دم: (ج_۶)۳۴۷۸

ڈکی: (ج_۶)۳۷۱۵_ ۳۷۱۶

ڈ

ڈابھیل: (ج_۸)۴۵۷۸

ڈبلن: (ج_۵)۲۶۷۵

ڈراڈر: (ج_۱۰)۵۹۳۶، ۵۹۹۷

ڈگر سوہاگ: (ج_۶)۳۷۹۵، (ج_۱۰)۵۸۹۷

ڈنمارک: (ج_۶)۳۲۷۱

ڈھاڈر: (ج_۶)۳۷۳۸، (ج_۱۰)۵۹۵۳

ڈھاکہ: (ج_۱)۳۸، (ج_۴)۲۰۵۹، ۲۴۸۶، (ج_۶)۳۳۹۲،
۳۸۵۴، ۳۹۳۹، ۳۹۴۴

ڈھپی ملوڑی: (ج_۱۰)۵۸۹۸

ڈھڈیال: (ج_۶)۳۸۰۵

ڈھڈیاں: (ج_۱۰)۵۹۴۱

ڈھوک مرید: (ج_۱۰)۶۰۰۲

ڈیرہ اسمٰعیل خان: (ج_۶) ۳۴۳۵، ۳۷۸۲، ۳۷۹۱، ۳۷۹۳، ۳۷۹۵، ۳۷۹۹، ۳۸۸۵، ۳۸۸۷، ۳۹۱۱، ۳۹۱۴، ۳۹۱۸_ ۳۹۱۹، ۳۹۲۲، ۳۹۷۰، (ج_۸) ۴۸۴۴، (ج_۹) ۵۵۷۳، (ج_۱۰) ۵۸۸۲_ ۵۸۸۴، ۵۸۹۷، ۵۹۰۲_ ۵۹۰۳، ۵۹۰۷، ۵۹۲۵. ۵۹۳۶، ۵۹۴۲_ ۶۰۴۴، ۶۰۵۶، ۶۰۶۹، ۶۲۲۰، ۶۳۵۶، ۶۳۷۱

ڈیرہ جات: (ج_۱۰) ۶۰۳۸

ڈیرہ غازی خان: (ج_۴) ۲۰۸۶، (ج_۵) ۲۸۸۲، ۲۸۹۶، ۳۱۱۰، (ج_۱۰) ۶۰۵۰، ۶۰۵۶

ڈیرہ مراد جمالی: (ج_۶) ۳۷۴۷

ڈیرہ نواب: (ج_۱۰) ۶۰۵۹

ر

رابل: (ج_۴) ۲۰۵۰

راجستھان: (ج_۶) ۳۶۲۳، (ج_۹) ۵۰۱۶

راجوڑی: (ج_۴) ۱۹۴۰، (ج_۶) ۳۸۱۵

راجیکی: (ج_۱۰) ۵۸۹۱

رادھن: (ج_۱۰) ۶۰۶۲

راڑہ شم: (ج_۱۰) ۵۹۵۸

رام پور: (ج_۱) ۴۲۷، ۴۳۱، (ج_۲) ۷۸۴، (ج_۳) ۱۲۹۸، ۱۹۵۱، (ج_۴) ۲۲۲۱، ۲۳۸۶، (ج_۵) ۲۶۰۳، ۲۶۰۸، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۵۲، (ج_۶) ۳۳۴۱، ۳۳۶۳، ۳۴۰۹، ۳۷۹۴، ۳۸۴۸_ ۳۸۴۹، ۳۸۶۷، ۳۸۸۰، ۳۹۴۲، (ج_۸) ۴۸۶۹، (ج_۹) ۵۰۲۸، ۵۰۴۰، ۵۰۴۹، ۵۱۵۵، ۵۳۶۷، (ج_۱۰) ۵۶۷۰، ۵۸۰۵، ۵۸۰۷، ۵۸۸۴، ۵۹۵۵_ ۶۰۵۶، ۶۱۰۰، ۶۱۲۱، ۶۱۳۳، ۶۲۹۷

رامیتن: (ج_۱) ۲۵۶، (ج_۴) ۲۲۶۰، ۲۲۴۸، (ج_۱۰) ۶۱۰۱

راندیر: (ج_۱۰) ۵۸۰۵

رانیوال سیّداں: (ج_۶) ۳۷۹۵

راولپنڈی: (ج_۱) ۴۳، ۵۳، ۱۰۰، ۱۱۴، (ج_۴) ۲۵۱۳، (ج_۵) ۲۶۲۴، ۲۶۴۶، ۲۷۲۸، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، (ج_۶) ۳۳۸۹، ۳۶۴۴، ۳۷۷۵، ۳۷۷۹، ۳۷۸۲، ۳۷۸۶، ۳۷۸۸، ۳۷۹۹، ۳۸۰۷، ۳۸۱۱، ۳۸۱۴، ۳۸۲۲، ۳۸۲۴، (ج_۸) ۴۵۷۶، ۴۸۵۴، (ج_۱۰) ۵۸۰۶، ۵۹۱۳، ۵۹۲۳، ۵۹۲۵، ۵۹۲۷، ۵۹۳۲، ۵۹۳۷_ ۵۹۴۵، ۵۹۴۷، ۶۰۱۳، ۶۰۹۳، ۶۲۸۹

رباط: (ج_۶) ۳۲۰۱

رتڑ چھتر: (ج_۶) ۳۴۸۶، ۳۵۷۴، ۳۷۶۶

رتوی: (ج_۱۰) ۶۰۰۲

رحمت پور شریف: (ج_۱۰) ۶۰۶۲، ۶۰۶۸

رحیم یار خان: (ج_۶) ۳۹۲۲، (ج_۱۰) ۶۰۹۰، ۶۴۴۳

رخش (موضع): (ج_۴) ۲۲۶۳

رسول پور: (ج_۶) ۳۴۳۱

رکھنی: (ج_۱۰) ۵۹۵۸

رملہ: (ج_۱۰) ۶۰۰۲

رنتھمبور: (ج_۱) ۳۱۲

رندعلی: (ج_۶) ۳۷۵۹

رنگ پور: (ج_۱۰) ۵۹۰۳، ۵۹۳۹، ۶۰۴۹

روات: (ج_۱۰) ۵۹۴۱

روپڑ کلاں: (ج_۱۰) ۵۹۳۸، ۵۹۴۱، ۵۹۴۳، ۶۰۰۱

روس : (ج۔۵) ۲۶۸۶، ۲۶۰۳، (ج۔۶) ۳۲۱۷، ۳۵۵۴، ۳۷۵۷، ۳۷۶۲، ۳۷۶۴، ۳۷۸۱، ۳۹۶۹، (ج۔۶) ۴۲۱۵، (ج۔۱۰) ۵۷۷۸، ۵۷۹۶

روکھڑی موڑ: (ج۔۶) ۳۷۹۲

روم : (ج۔۴) ۲۲۱۱، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، (ج۔۵) ۲۷۶۲، ۲۸۲۷، ۲۹۱۵، (ج۔۸) ۴۵۴۰، ۴۵۷۳، ۴۹۰۶، (ج۔۹) ۵۱۲۶، ۵۴۷۰، ۵۵۱۰، ۵۵۳۱، (ج۔۱۰) ۵۶۳۹، ۵۷۵۷، ۵۷۶۰، ۵۷۶۹_۵۷۷۰، ۵۸۷۲، ۵۹۸۸

روہڑی: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴

روہیل کھنڈ: (ج۔۱۰) ۶۰۰۱

رہ ابا بکی: (ج۔۱۰) ۵۹۴۶

رہتاس : (ج۔۹) ۵۲۲۷، (ج۔۱۰) ۵۸۶۵، ۵۸۷۲، ۵۸۸۷، ۵۹۳۴_۵۹۳۵

رہتک: (ج۔۶) ۳۷۹۰، ۳۷۹۶، ۳۸۱۶

ریاض: (ج۔۲) ۶۳۳، ۷۳۲_۷۳۳، (ج۔۵) ۲۶۹۸، ۲۷۰۰، ۲۷۰۴، (ج۔۶) ۳۱۹۸، ۳۲۰۰_۳۲۰۱، ۳۲۱۵، ۳۲۱۸_۳۲۱۹، ۳۲۸۸، ۳۹۴۱، ۳۹۴۸، ۴۰۵۴، ۳۹۵۶، ۳۹۶۴، ۳۹۶۸

ریاہی: (ج۔۱۰) ۶۰۰۲

رینالہ خورد: (ج۔۶) ۳۷۹۰

ریورتون گاؤں: (ج۔۱) ۲۳۳، ۲۵۳

ریوگر: (ج۔۴) ۲۲۴۶_۲۲۴۷، ۲۲۶۰، (ج۔۸) ۴۸۶۶

ز

زابلستان: (ج۔۷) ۴۰۵۳

زاوہ: (ج۔۶) ۳۹۱۴

زبید (یمن): (ج۔۶) ۳۱۹۹، ۳۲۰۷، ۳۶۲۱

زکوڑی شریف : (ج۔۶) ۳۷۹۹، ۳۹۱۱، ۳۹۲۳، (ج۔۸) ۴۸۴۴_۴۸۴۵، ۴۸۵۱، (ج۔۱۰) ۵۸۸۳_۵۸۸۴

زندہ پیر: (ج۔۶) ۳۹۲۴

زور: (ج۔۴) ۲۵۰۴، (ج۔۸) ۴۸۶۸

زئی شریف: (ج۔۵) ۲۷۳۸، ۲۷۴۶

زیارت: (ج۔۶) ۳۷۱۹، ۳۷۳۴، (ج۔۱۰) ۵۹۵۲

زینہ کدل: (ج۔۶) ۳۸۶۴

زیورتون: (ج۔۷) ۴۰۹۰

ژ

ژوب : (ج۔۶) ۳۷۱۱_۳۷۱۲، ۳۷۲۲_۳۷۲۳، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱، ۵۹۵۲

س

سالک آباد: (ج۔۱۰) ۵۹۴۴

سامارو: (ج۔۶) ۳۴۲۱، ۳۴۲۴، ۳۴۶۱_۴۶۲

سامانہ: (ج۔۸) ۴۵۱۰

سامرہ: (ج۔۶) ۳۸۸۴

ساہیوال : (ج۔۱) ۴۰۴، (ج۔۳) ۱۸۷۲، (ج۔۶) ۳۵۷۴، ۳۸۱۴، ۳۸۱۹، (ج۔۱۰) ۶۴۴۳

سبز: (ج۔۹) ۵۳۱۲

سنبھالکہ: (ج۔۹) ۵۵۲۵

سنی: (ج۔۶) ۳۷۲۷، (ج۔۱۰) ۵۹۵۸

سرانان: (ج۔۶) ۳۷۲۱، (ج۔۱۰) ۵۹۵۲

سرائے اکوڑہ خٹک: ۵۸۷۱

سرآب: (ن_۶)۳۷۱۰

سرحد: (ن_۵)۲۸۸۲، ۳۱۱۹، (ن_۶)۳۵۵۱۲، ۳۶۴۴، ۳۷۲۲، ۳_۸۳، ۳۷۹۵، ۳۸۱۳، ۳۸۱۹، ۳۸۲۲، ۳۸۲۷_۳۸۲۹، ۳۸۴۱، ۳۸۴۷، ۳۸۴۹_۳۸۵۰، ۳۸۵۲، ۳۸۵۶، ۳۸۶۱، ۳۸۶۵_۳۸۶۶، ۳۸۷۲، ۳۸۷۵، ۳۸۸۸، ۳۸۹۱، ۳۹۰۵_۳۹۰۸، ۳۹۱۰_۳۹۱۲، ۳۹۲۳، ۳۹۲۷_۳۹۲۸، ۳۹۳۷، (ج_۷)۴۰۱۰، (ج_۸)۴۵۰۱، ۴۶۱۷، (ج_۹)۵۰۱۳، ۵۵۸۳، (ج_۱۰)۵۵۹۳، ۵۶۱۶، ۵۷۴۳، ۵۸۶۲_۵۸۶۳، ۵۸۶۶، ۵۸۸۰، ۵۸۹۰، ۵۹۰۳، ۵۹۲۶، ۵۹۳۰، ۵۹۳۳، ۵۹۳۶، ۵۹۳۸، ۵۹۵۲، ۵۹۵۴، ۵۹۵۷، ۶۰۶۷، ۶۱۶۳، ۶۴۱۳

سرخس: (ج_۷)۴۰۶۴

سرگودھا (ن_۶) ۴۷۶۸، ۴۷۷۰، ۴۷۷۳، ۴۷۹۵_۴۷۹۶، ۴۷۹۸، (ج_۱۰)۵۹۳۶

سری رنگ چمن: (ن_۳)۲۰۵۶

سروالہ: (ج_۱۰)۵۸۷۳، ۵۹۲۹، ۵۹۳۰

سرہند شریف: (ن_۱)۳، ۱۳، ۲۰، ۳۴، ۴۷، ۶۱، ۶۵، ۷۸، ۸۵، ۱۹، ۱۰۵، ۱۲۹، ۱۳۶، ۱۴۳، ۱۵۰، ۱۹۹، ۲۶۸، ۳۰۱، ۳۰۸، ۳۱۰، ۳۱۵، ۳۱۹، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۸، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۷_۴۱۸، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۵۶، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۶، ۴۷۲، ۴۷۴، ۴۷۵، (ن_۲)۴۸۲، ۴۹۴، ۴۹۶، ۵۰۴، ۵۰۷، ۷۶۷_۷۶۸، ۹۲۸، ۹۹۰، ۹۹۶، ۱۱۱۹، ۱۲۵۰_۱۲۵۲، ۱۲۵۴، ۹۲۷، (ن_۳)۱۲۷۷، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵، ۱۲۸۹_۱۲۹۳، ۱۳۱۷، ۱۳۲۷، ۱۳۶۶، ۱۳۷۲، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹_۱۳۹۱، ۱۳۹۳، ۱۴۰۳، ۱۴۴۲، ۱۴۵۱، ۱۶۴۳، ۱۷۶۴، ۱۸۳۸، ۱۸۴۲، ۱۸۴۴، ۱۸۴۶_۱۸۵۰، ۱۸۵۲_۱۸۵۳، ۱۸۵۸_۱۸۵۹، ۱۸۶۱، ۱۸۶۴، ۱۸۶۶، ۱۸۷۰، ۱۸۷۳، ۱۸۷۶_۱۸۷۹، ۱۸۸۱، (ن_۴)۱۸۹۱، ۱۹۱۳، ۱۹۲۷، ۱۹۴۰، ۱۹۴۲، ۱۹۴۶، ۱۹۵۳، ۱۹۸۶، ۲۰۲۲، ۲۰۳۱، ۲۱۵۴، ۲۱۸۰، ۲۱۸۵، ۲۱۹۶، ۲۲۰۲، ۲۲۲۴_۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۵۳_۲۲۵۴، ۲۲۶۴_۲۲۶۵، ۲۲۷۳، ۲۲۷۷_۲۲۷۸، ۲۲۸۰، ۲۲۸۴، ۲۳۵۲_۲۳۵۶، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳_۲۳۶۴، ۲۳۶۷، ۲۳۷۲، ۲۳۷۶، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، ۲۴۱۰_۲۴۱۱، ۲۴۱۷، ۲۴۲۶، ۲۴۳۰، ۲۴۳۳، ۲۴۳۷، ۲۴۸۶، ۲۵۱۳، ۲۵۱۷_۲۵۱۹، ۲۵۲۱، (ن_۵)۲۵۳۱، ۲۵۴۲، ۲۵۵۲، ۲۵۶۰_۲۵۶۱، ۲۵۶۸، ۲۶۲۱، ۲۶۴۹، ۲۶۶۳، ۲۶۶۶_۲۶۶۷، ۲۶۷۴، ۲۷۱۲_۲۷۱۴، ۲۷۲۱، ۲۷۲۹_۲۷۳۰، ۲۷۳۶، ۲۷۴۴، ۲۷۷۸، ۲۷۸۴، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۶، ۲۸۴۸، ۲۸۷۱، ۲۸۷۸، ۲۸۹۴، ۲۹۱۸، ۲۹۲۳_۲۹۲۷، ۳۰۱۹، ۳۰۲۱_۳۰۲۲، ۳۰۲۷، ۳۰۳۸، ۳۰۴۰_۳۰۴۱، ۳۱۱۲_۳۱۱۶، ۳۱۱۸، (ن_۶)۳۳۳۸، ۳۳۴۰_۳۳۴۲، ۳۳۴۵، ۳۳۵۳، ۳۳۴۷_۳۳۴۹، ۳۳۵۲، ۳۳۶۸، ۳۳۷۰، ۳۳۷۲، ۳۳۷۳، ۳۳۹۰، ۳۳۹۹، ۳۵۲۶، ۳۵۴۹، ۳۵۷۵، ۳۶۱۳_۳۶۱۴، ۳۶۹۸، ۳۷۶۳، ۳۷۶۶، ۳۷۷۶، ۳۷۸۳، ۳۷۸۸، ۳۷۹۳، ۳۸۲۲، ۳۸۲۷_۳۸۲۸، ۳۸۳۷، ۳۸۴۱_۳۸۴۲، ۳۸۴۸، ۳۸۶۰، ۳۸۶۷، ۳۸۷۲_۳۸۷۴، ۳۸۸۳، ۳۸۸۸، ۳۸۹۹، ۳۹۱۴، ۳۹۳۵_۳۹۳۶، ۴۰۰۸، ۴۰۱۰، ۴۰۱۳، ۴۱۷۱_۴۱۷۲، ۴۱۷۵_۴۱۷۶، ۴۲۰۰، ۴۲۲۲، ۴۲۲۶، (ج_۸)۴۳۸۳، ۴۳۹۹، ۴۵۰۱، ۴۵۰۳، ۴۵۱۰_۴۵۱۱، ۴۵۱۶_۴۵۱۸، ۴۵۲۰، ۴۵۲۲_۴۵۲۳، ۴۵۳۹_۴۵۴۰، ۴۵۵۲، ۴۵۵۴، ۴۵۵۷، ۴۵۵۹، ۴۵۶۱_۴۵۶۳، ۴۵۶۵، ۴۵۷۳، ۴۶۰۱، ۴۶۰۵_۴۶۰۷، ۴۶۰۹، ۴۶۱۳_۴۶۱۴، ۴۷۰۰، ۴۷۲۵_۴۷۲۶، ۴۷۶۲، ۴۸۳۸، ۴۸۴۳_۴۸۴۴،

۴۸۶۶_ ۴۸۶۸، ۴۸۷۶، ۴۸۸۳، ۴۸۹۷، ۴۹۰۲،
۴۹۰۸، ۴۹۳۸، (ج_۹) ۴۹۹۵، ۵۰۰۷_ ۵۰۰۸،
۵۰۱۱، ۵۰۱۳، ۵۰۲۱_ ۵۰۲۳، ۵۰۲۵، ۵۰۲۹، ۵۰۳۳،
۵۰۴۳_ ۵۰۴۴، ۵۰۴۷، ۵۰۵۳_ ۵۰۵۴، ۵۰۶۵،
۵۱۲۱_ ۵۱۲۳، ۵۱۲۵_ ۵۱۲۶، ۵۱۳۳، ۵۱۳۶، ۵۱۴۲،
۵۱۸۷، ۵۲۰۰، ۵۲۲۵_ ۵۲۲۶، ۵۲۲۹_ ۵۲۳۰،
۵۲۳۵، ۵۲۴۸، ۵۳۲۷، ۵۳۵۰، ۵۳۶۴، ۵۳۶۶_
۵۳۶۷، ۵۳۷۰، ۵۳۹۶، ۵۴۲۲، ۵۴۷۱، ۵۴۷۳_
۵۴۷۶، ۵۴۸۰، ۵۴۸۲، ۵۴۸۵_ ۵۴۸۶، ۵۴۸۸،
۵۴۹۸، ۵۵۱۴، ۵۵۱۸_ ۵۵۱۹، ۵۵۲۵، ۵۵۲۷،
۵۵۲۹_ ۵۵۳۱، ۵۵۳۴_ ۵۵۳۷، ۵۵۴۱، ۵۵۴۳،
۵۵۴۵، ۵۵۴۹_ ۵۵۵۴، ۵۵۵۶_ ۵۵۵۸، ۵۵۶۹،
(ج_۱۰) ۵۵۸۷، ۵۶۰۷، ۵۶۰۹، ۵۶۱۶، ۵۶۱۹،
۵۶۳۵، ۵۶۳۹، ۵۶۴۱_ ۵۶۴۳، ۵۶۶۵، ۵۶۷۵،
۵۶۷۸، ۵۶۸۱_ ۵۶۸۵، ۵۶۸۹_ ۵۶۹۰، ۵۷۵۶_
۵۷۵۷، ۵۷۶۷_ ۵۷۶۸، ۵۷۷۰_ ۵۷۷۱،
۵۷۷۷، ۵۷۹۰، ۵۷۹۳، ۵۸۶۴_ ۵۸۶۵، ۵۸۷۲،
۵۸۷۵_ ۵۸۷۶، ۵۸۷۹، ۵۸۸۴، ۵۸۸۶، ۵۸۹۵،
۵۹۱۵، ۵۹۲۴، ۵۹۲۸، ۵۹۳۵، ۵۹۵۴، ۶۰۰۲، ۶۰۰۶،
۶۱۰۸، ۶۲۵۴

سری لنکا: (ج_۲) ۷۲۸، (ج_۴) ۲۰۴۶، ۲۰۶۲، (ج_۶)
۳۲۴۶۔

سری نگر: (ج_۱) ۲۲۳، ۲۵۳، ۲۵۶، ۴۶۰، (ج_۴) ۲۱۹۹،
(ج_۶) ۳۹۵۱، (ج_۱۰) ۵۸۷۸، ۵۸۹۲

سریاب: (ج_۶) ۳۷۳۸

سعدآباد: (ج_۱۰) ۵۹۵۵

سعودی عرب: (ج_۴) ۲۵۱۴، (ج_۵) ۲۶۹۷_ ۲۶۹۸،
(ج_۶) ۳۲۵۳، ۳۳۱۶، ۳۴۸۹، ۳۶۴۲، ۳۷۸۱، ۳۸۲۰،
(ج_۹) ۵۵۸۰، (ج_۱۰) ۶۴۳۱، ۶۴۳۳، ۶۴۴۲،
۶۴۴۴

سعیدآباد: (ج_۶) ۳۶۹۶

سکرنڈ: (ج_۶) ۳۴۴۱، ۳۴۷۷، ۳۶۳۶، ۳۶۹۶، ۳۷۹۰

سکندر: (ج_۷) ۴۱۷۱

سکندرہ: (ج_۵) ۲۵۶۴، (ج_۸) ۴۹۰۹

سکندریہ: (ج_۶) ۳۲۰۷

سکھر: (ج_۵) ۲۹۰۶، (ج_۶) ۳۴۸۸، ۳۴۹۵، ۳۵۷۰،
۳۶۹۵، ۳۷۳۸، (ج_۱۰) ۵۹۵۵، ۶۰۴۵، ۶۰۵۶

سلطان: (ج_۱۰) ۶۰۴۵، ۶۰۶۹

سلطان پور: (ج_۱۰) ۵۸۷۳

سلطان پورحویلیاں ہزارہ: (ج_۱۰) ۵۹۴۴

سلطان پور (ضلع جالندھر): (ج_۱) ۲۳۹۷، (ج_۶) ۳۹۰۰

سلمانیہ: (ج_۱۰) ۵۸۸۲

سلیمان زئی: (ج_۶) ۳۷۲۳، (ج_۱۰) ۵۹۵۳

سلیمانیہ: (ج_۴) ۲۵۰۸، ۲۵۱۰، (ج_۶) ۳۹۱۷

سماس: ۲۵۶، (ج_۴) ۲۲۴۸، ۲۲۶۱، (ج_۸) ۴۸۶۶

سماٹر: (ج_۶) ۳۷۵۱

سمرقند: (ج_۱) ۷۸، ۸۸، ۲۲۳، ۲۲۷، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۳۰۹،
۳۱۷، ۳۷۲، ۳۷۹، ۴۲۴، (ج_۳) ۱۳۹۱، (ج_۴) ۲۲۸۶، ۲۲۵۱،
۲۲۵۲، ۲۲۶۳، ۲۳۶۵، (ج_۵) ۲۶۹۲، ۲۶۹۵، ۲۹۱۰، (ج_۶)
۳۳۱۴، ۳۵۴۴، ۳۷۶۳، ۳۸۹۱، ۳۹۰۴، (ج_۷) ۴۱۸۸،
۴۲۰۰، (ج_۸) ۴۵۱۳، ۴۵۲۲، ۴۶۱۶، ۴۸۳۲، ۴۸۶۶،
۴۹۴۶، (ج_۹) ۵۳۱۲، ۵۵۱۴، ۵۵۱۷، ۵۵۳۷،
(ج_۱۰) ۵۷۸۸، ۵۸۶۳

سمندری: (ج_۱۰)۶۴۴۲

سنام: (ج_۹)۵۰۲۱_۵۰۲۲

سنانوان: (ج_۱۰)۶۰۶۷

سنبا لکہ (ج_۸)۴۶۱۳

سنبھل: (ن_۱)۳۰۵، (ن_۴)۲۴۸۶، (ج_۱۰)۵۹۲۵

سنجاوی (ن_۶)۳۷۶۰

سندھ (ن_۲)۵۰۴، ۸۲۷، (ن_۴)۲۰۴۵_۲۰۴۸، ۲۰۶۲_
۲۰۶۳، ۲۰۸۲_۲۰۸۳، ۲۲۱۹، ۲۲۳۹، ۲۲۹۰، ۲۳۱۲، ۲۳۱۵_
۲۳۱۷، ۲۳۱۹_۲۳۲۱، ۲۳۲۳_۲۳۲۵، ۲۳۲۷_۲۳۲۸، ۲۳۳۰،
۲۳۳۱، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹،
۲۳۴۲_۲۳۴۶، ۲۳۴۸_۲۳۵۱، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، (ن_د)
۲۳۵۶، ۲۵۹۸، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۲۰، ۲۶۹۲_
۲۶۹۳، ۲۷۰۱، ۲۷۳۸، ۲۸۰۵، ۲۸۱۵، ۲۸۱۷_۲۸۱۸، ۲۸۴۳،
۲۸۸۳، ۳۱۱۰، ۳۱۱۹، (ن_۶)۳۳۵۹، ۳۳۷۰_۳۳۷۱، ۳۳۹۶،
۳۴۱۵_۳۴۱۸، ۳۴۲۰_۳۴۲۱، ۳۴۲۲_۳۴۲۵، ۳۴۳۰،
۳۴۳۵، ۳۴۴۰، ۳۴۴۵، ۳۴۴۷، ۳۴۴۹_۳۴۵۳، ۳۴۵۵،
۳۴۶۱_۳۴۶۳، ۳۴۶۷_۳۴۶۹، ۳۴۷۱_۳۴۷۳، ۳۴۷۷،
۳۴۸۵_۳۴۸۷، ۳۴۸۹، ۳۴۹۵_۳۴۹۶، ۳۵۰۱، ۳۵۱۱_
۳۵۱۵، ۳۵۲۵، ۳۵۳۰، ۳۵۳۲_۳۵۳۴، ۳۵۳۶، ۳۵۳۹،
۳۵۵۵_۳۵۵۶، ۳۵۵۸، ۳۵۶۱_۳۵۶۲، ۳۵۶۴، ۳۵۶۶،
۳۵۶۹، ۳۵۷۱_۳۵۷۴، ۳۵۷۸_۳۵۷۹، ۳۵۸۱، ۳۵۸۶،
۳۵۸۸، ۳۵۹۸، ۳۶۰۰، ۳۶۰۲، ۳۶۰۵، ۳۶۰۹_۳۶۱۱،
۳۶۱۴_۳۶۱۵، ۳۶۱۷، ۳۶۲۰، ۳۶۲۴، ۳۶۲۶، ۳۶۲۹،
۳۶۳۵، ۳۶۳۹، ۳۶۴۴، ۳۶۴۶، ۳۶۵۱_۳۶۵۲، ۳۶۵۵،
۳۶۵۷، ۳۶۶۰، ۳۶۶۲_۳۶۶۷، ۳۶۶۹_۳۶۷۱، ۳۶۷۸_
۳۶۷۹، ۳۶۸۲_۳۶۸۶، ۳۶۹۷_۳۷۰۰، ۳۷۰۴_۳۷۰۸،
۳۷۳۳_۳۷۳۵، ۳۷۳۸، ۳۷۹۰، ۳۷۹۳، ۳۸۱۴، ۳۸۲۲،
۳۸۳۰، ۳۸۶۸، ۳۹۰۶، ۳۹۱۵، ۳۹۳۰_۳۹۳۱، ۳۹۵۰،
۳۹۶۰، (ج_۷)۴۰۱۰، (ج_۸)۴۵۰۱، ۴۵۰۵، ۴۹۰۶،
(ج_۹) ۵۰۰۶، ۵۰۱۳، ۵۰۹۳، ۵۲۰۷، ۵۲۵۵،
۵۵۷۱_۵۵۷۳، ۵۶۱۶، ۵۶۳۳_۵۶۳۴، ۵۶۹۵،
۵۸۲۲، ۵۸۹۰، ۵۹۰۹، ۵۹۲۵، ۵۹۳۵، ۵۹۴۶،
۵۹۵۱، ۶۰۱۸، ۶۰۲۰، ۶۰۳۳، ۶۰۴۳، ۶۰۵۹، ۶۰۶۲_
۶۰۶۳، ۶۰۶۷، ۶۰۷۱، ۶۰۷۲، ۶۱۱۱، ۶۱۲۷_۶۱۲۹،
۶۱۶۳، ۶۲۲۶، ۶۲۳۵، ۶۲۷۳_۶۲۷۵، ۶۲۸۸،
۶۳۱۷، ۶۳۲۶، ۶۳۲۹، ۶۳۳۳، ۶۳۳۶، ۶۳۴۱،
۶۳۵۱، ۶۳۵۶، ۶۳۷۸، ۶۴۲۲، ۶۴۲۴، ۶۴۲۸

سنگاپور: (ن_۶)۳۲۰۴، ۳۲۵۱

سنورای: (ن_۱)۴۰۴

سوات بُنیر (ج_۱۰)۵۹۸۷

سوات: (ن_۶)۳۳۲۵، ۳۸۰۳_۳۸۰۴، ۳۸۵۴، ۳۸۵۹،
۳۸۶۵_۳۸۶۶، ۳۸۹۰_۳۸۹۱، (ج_۸)۴۶۱۷، ۴۸۵۰،
(ج_۱۰)۵۸۸۴، ۶۴۱۳

سواگ شریف: (ج_۶) ۳۷۹۵، (ج_۹) ۵۵۸۳،
(ج_۱۰)۵۵۹۳، ۵۸۹۷، ۵۹۰۲، ۵۹۵۸

سوالک: (ن_۴)۲۰۴۸

سوالہ: (ج_۱۰)۵۹۲۹

سوئزرلینڈ: (ن_د)۲۹۳۸

سوخار: (ن_۴)۲۲۶۱، (ج_۷)۴۰۹۴، ۴۰۹۹، (ج_۸)
۴۸۶۶

سوخاریہ: (ن_۴)۲۲۴۹

سوڈان: (ن_۶)۳۷۴۷

سورت: (ن_۶)۳۲۰۵، ۳۵۵۳، ۳۶۵۲، (ج_۸)۴۵۷۸،

(ج_۱۰)۵۶۴۷، ۵۷۵۶_۵۷۵۷، ۵۸۰۵، ۶۰۵۶

سومنات: (ج_۴)۲۰۴۷، ۲۰۶۳

سون سکیسر: (ج_۶)۳۸۵۴، ۳۹۲۱، (ج_۱۰)۵۹۴۳

سویز (مصر): (ج_۶)۳۲۰۶

سوباں: (ج_۱۰)۵۹۲۵، ۵۹۴۱

سوباوہ: (ج_۲)۱۲۴۴، (ج_۱۰)۶۰۰۳

سویڈن: (ج_۶)۳۲۷۱

سہارن پور: (ج_۲)۷۳۲، ۲۳۴۳، ۲۳۹۱، ۲۳۹۶، (ج_۵) ۲۷۳۶، (ج_۶) ۳۷۸۵، ۳۷۸۹، ۳۷۹۳، ۳۸۵۱، ۳۸۵۳، ۳۹۴۸، (ج_۸) ۴۸۶۷، (ج_) ۵۰۲۴، ۵۱۲۶، ۵۵۱۸، (ج_۱۰)۵۶۸۴، ۵۸۶۷، ۶۰۵۶

سہال: (ج_۱۰)۶۰۰۲

سہالن: (ج_۶)۳۷۱۵

سہرند: (ج_۷)۴۱۷۰

سہسوان: (ج_۶)۳۴۴۵

سہون: (ج_۶) ۳۲۶۰، ۳۴۱۶، ۳۴۴۵، ۳۴۵۰_۳۴۵۱، ۳۴۷۸، ۳۵۱۳، ۳۵۱۵_۳۵۱۶، ۳۵۲۰، ۳۶۲۰، ۳۶۷۱، ۳۶۹۶_۳۶۹۷، (ج_۱۰)۵۹۲۵، ۶۱۲۸

سہوہ شریف: (ج_۶)۳۷۶۹

سہاگ شریف: (ج_۱۰)۵۹۵۷

سیاچین: (ج_۱)۱۸۷

سیالکوٹ: (ج_۲) ۴۹۵، ۷۶۸، ۷۷۵، ۹۹۸، ۱۲۴۴، (ج_۴) ۱۹۵۱، ۲۲۴۰_۲۲۴۱، ۲۲۵۴، ۲۲۶۴، ۲۲۶۹، (ج_۵) ۲۵۶۰، ۲۵۷۶_۲۵۷۷، ۲۵۸۰، ۲۶۶۹، ۲۷۲۷_۲۷۲۸، ۲۷۵۸، ۲۸۷۱، ۲۸۹۱، ۲۸۹۶، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، (ج_۶)۳۳۹۳، ۳۵۷۴، ۳۵۹۵، ۳۶۰۱، ۳۶۲۷، ۳۷۰۷، ۳۷۸۰، ۳۷۸۸، ۳۸۰۰_۳۸۰۲، ۳۸۲۴، ۳۹۴۴، ۳۹۶۵، ۳۹۶۸_۳۹۶۹، ۳۹۷۱، (ج_۷)۴۰۶۱، ۴۲۲۰، ۴۲۳۲، ۴۳۵۱، ۴۴۷۳، (ج_۸)۴۵۱۲، ۴۸۴۳، ۴۸۶۹، ۴۸۹۰_۴۸۹۱، ۴۹۴۶، (ج_۹)۵۰۲۲، ۵۰۲۹، ۵۰۴۳، ۵۰۶۶، ۵۱۲۱، ۵۴۷۱، ۵۵۱۴، (ج_۱۰)۵۶۹۴، ۵۶۹۶، ۵۸۰۶_۵۸۰۷، ۵۸۰۹_۵۸۱۱، ۵۸۷۷، ۵۸۸۵، ۵۹۲۴، ۵۹۳۷_۵۹۴۰، ۵۹۸۵_۵۹۸۶، ۵۹۹۰، ۶۰۰۱، ۶۰۸۴، ۶۰۸۶_۶۰۸۹، ۶۱۰۱، ۶۲۴۲، ۶۲۴۴، ۶۲۷۳_۶۲۷۵، ۶۳۰۵، ۶۳۲۳_۶۳۳۵، ۶۳۵۶، ۶۳۷۰

سیٹھارجہ: (ج_۱۰)۶۰۵۷، ۶۰۶۸

سیداشریف: (ج_۱۰)۵۹۷۱، ۵۹۷۲، ۵۹۷۳

سیداں والا: (ج_۶)۳۸۹۵

سیستان: (ج_۴)۲۰۵۰، ۲۰۴۵_۲۰۴۶، ۲۰۶۲، (ج_۶)۳۶۵۱، (ج_۷)۴۰۵۳

ش

شاپسین: (ج_۸)۴۶۲۷

شاپوکلی: (ج_۶)۳۶۶۶

شاہین: (ج_۱۰)۶۴۱۳

شادی خیل: (ج_۶)۳۸۷۹

شادیوال: (ج_۸)۴۵۵۷

شام: (ج_۲)۷۲۸، ۷۸۴، (ج_۴)۲۲۱۱، ۲۴۸۶، ۲۵۱۴، (ج_۵) ۲۶۴۵، ۲۶۶۶_۲۶۶۷، ۲۶۷۴_۲۶۷۶، ۲۶۸۲_۲۶۸۳، ۲۶۸۵، ۲۶۸۸، ۲۶۹۶، ۲۷۶۲، ۲۸۲۷، ۲۸۵۶، (ج_۶)۳۲۰۸، ۳۲۲۵_۳۲۲۷، ۳۲۳۰، ۳۲۳۲_۳۲۴۰، ۳۲۴۵، ۳۲۴۹، ۳۲۵۱، ۳۲۶۴، ۳۵۲۶، ۳۶۰۳، ۳۷۵۷، ۳۷۶۰، ۳۹۳۷، (ج_۷)

۴۰۵۳، ۴۲۶۲، (ج_۸) ۴۵۶۰، ۴۵۷۳، ۴۹۰۳،
۴۹۰۶، (ج_۹) ۵۱۲۶، ۵۲۶۲، ۵:۷۰، ۵۳۶۹، ۵۳۸۱،
۵۴۱۷، ۵۴۷۰، ۵۵۱۰، ۵۵۳۱، (ج_۱۰) ۵۶۲۶،
۵۶۲۸، ۵۶۳۹، ۵۶۴۵، ۵۷۵۷، ۵۷۵۹_۵۷۶۰،
۵۷۶۹، ۵۷۷۷، ۵۹۵۶، ۵۹۸۸، ۶۳۹۲، ۶۳۹۴_
۶۳۹۵، ۶۳۹۷

شاہ آباد: (ج_۱۰)۵۸۷۶

شاہ بلاول (ج_۱۰)۵۹۴۱

شاہ بندر: (ن_۶)۳۶۹۶

شاہ پور (ن_۶)۳۷۷۳

شاہ کوٹ (ن_۴)۲۰۴۸

شاہ منصور: (ج_۱۰)۵۸۲۸

شاہ والایت (ن_۶)۳۷۹۵

شاہ ولی قتال (ن_۶)۳۸۵۸_۳۸۵۹

شاہجہان آباد: (ن_۲)۷۶۸، (ن_۴)۲۱۸۱_۲۱۸۲، ۲۲۶۴،
(ج_۱۰)۵۸۷۳، ۵۸۸۷

شاہجہان پور: (ن_۲)۱۲۴۵

شاہدرہ: (ن_۶)۳۷۸۳، ۳۷۸۴

شرقپور شریف: (ن_۴) ۲۰۳۸، (ن_۵) ۲۸۱۵، ۲۸۱۷،
(ن_۶) ۳۵۷۴، ۳۵۹۱، ۳۵۹۴، ۳۷۶۷، ۳۷۷۰، ۳۷۷۵،
۳۷۷۹، ۳۷۸۷، ۳۸۰۰، ۳۹۵۵، ۳۹۶۴، ۳۹۷۳، (ج_۸)
۴۵۷۸_۴۵۷۹، (ج_۱۰) ۶۰۷۵، ۶۰۷۶، ۶۲۴۴،
۶۳۲۷، ۶۳۳۳، ۶۳۴۰، ۶۴۲۵، ۶۴:۸_:۶۴۲۹

شکارپور: (ن_۶)۳۴۱۸، ۳۴۳۵_۳۴۳۶، ۳۴۴۱، ۳۴۴۷،
۳۵۰۰، ۳۵۵۴_۳۵۵۵، ۳۵۶۲، ۳۵۶۴، ۳۶۱۰_۳۶۱۱،
۳۶۹۵، ۳۷۰۴، ۳۷۴۴، ۳۷۴۸، (ج_۸) ۴۸۶۸،
(ج_۹)۵۰۰۶، (ج_۱۰)۵۹۵۱

شکاگو: (ج_۱)۳۸، ۶۲

شکرپورہ: (ج_۱۰)۵۸۷۴

شکرگڑھ: (ن_۱)۳۷، (ن_۲)۱۱۹۱، ۱۲۴۴، (ن_۶) ۳۹۱۳،
۳۹۷۲، (ج_۱۰) ۶۰۸۲، ۶۰۸۶، ۶۰۸۷، ۶۰۸۸،
۶۰۹۳، ۶۰۹۴، ۶۲۳۵، ۶۲۴۴

شمس آباد: (ن_۵)۲۸۸۲

شملہ (ن_۶)۳۶۳۵

شور: (ج_۱۰)۵۹۵۳

شورکوٹ: (ج_۱۰)۵۹۰۳

شہابدیوال: (ن_۶)۳۹۳۲

شہلال: (ج_۱۰)۵۹۴۰

شیخوپورہ: ۳۷، (ن_۲)۵۱۳، (ن_۳)۱۴۰۷، ۱۸۷۳، (ن_۵)
۲۵۵۸، (ن_۶)۳۷۰۱، ۳۷۶۷، ۳۷۸۵، (ج_۷) ۴۰۱۳،
۴۲۷۸، (ج_۸) ۴۵۷۸، (ج_۱۰) ۵۸۱۰، ۶۳۲۷،
۶۳۳۳، ۶۳۴۰، ۶۴۲۴، ۶۴۲۵، ۶۴۲۸، ۶۴۴۵

شیرگڑھ: (ج_۱۰)۶۴۲۸، ۶۴۳۴

شیراز: (ن_۱)۲۵۵، (ن_۵)۲۸۴۶_۲۸۴۷، ۲۸۵۸

شیراں والہ: (ن_۶)۳۷۸۶

ص

صاحب گنج: (ن_۶)۳۸۷۱

صالحیہ: (ج_۹)۵۲۷۰

صحرائے گوبی: (ج_۶)۳۷۶۲

صعید (مصر): (ن_۶)۳۲۰۷

صفین: (ج۔۸)۴۸۲۵
صنعاء: (ج۔۶)۳۶۲۱
صوابی: (ج۔۶) ۳۸۴۳، (ج۔۱۰) ۵۸۶۸، ۵۸۷۷، ۵۸۷۸، ۵۸۸۴، ۵۸۸۹، ۵۸۹۲
صیدالبنان: (ج۔۶)۳۲۱۰
صیمور (ضلع قلابہ): (ج۔۴)۲۰۴۶

ط

طالش: (ج۔۵)۲۶۸۴
طالقان: (ج۔۵) ۲۶۴۸، (ج۔۹) ۵۱۲۶، (ج۔۱۰) ۵۸۸۷
طائف: (ج۔۵)۲۶۷۹، ۲۶۸۸، ۲۶۹۱، ۳۰۷۸، (ج۔۶) ۳۲۰۶۔۳۲۰۷، ۳۵۰۰
طبرستان: (ج۔۴)۱۹۸۶
طرابلس: (ج۔۵)۲۷۰۲، (ج۔۶)۳۲۳۰، ۳۹۶۲
طرویسکی: (ج۔۵)۲۶۹۲
طنطا: (ج۔۶)۳۲۰۷، ۳۲۰۹
طورو: (ج۔۱۰)۵۸۶۹، ۵۸۸۹
طوس: (ج۔۱)۲۲۷، (ج۔۴)۲۲۴۵، ۲۲۵۸، (ج۔۸)۴۵۱۳، ۴۸۶۵۔۴۸۶۶، (ج۔۹)۵۵۱۶، (ج۔۱۰)۵۶۹۵
طولی شریف: (ج۔۱۰)۵۸۴۷

ع

عارفاں (قصبہ): (ج۔۴)۲۲۴۹
عاشق آباد: (ج۔۱۰)۶۰۰۲
عثمان کھٹر: (ج۔۱۰) ۵۹۱۳، ۵۹۱۶، ۵۹۲۳، ۵۹۲۴، ۵۹۲۵
عثمان گنج: (ج۔۶)۳۷۷۵، ۳۷۸۶
عجم: (ج۔۱)۵۳، ۹۲، (ج۔۳)۱۲۶۹، ۱۳۴۴، ۱۷۲۹، (ج۔۶) ۳۶۲۰
عراق: (ج۔۲) ۷۲۸، (ج۔۴) ۲۰۰۲، ۲۰۴۶، ۲۰۶۲، ۲۴۸۸، ۲۵۱۴، (ج۔۵) ۲۶۴۵، ۲۶۷۵۔۲۶۷۶، ۲۶۸۰، ۲۶۸۹، ۲۷۶۲، ۳۰۴۸، (ج۔۶) ۳۲۱۷، ۳۲۱۹، ۳۲۲۹، ۳۲۶۴، ۳۲۶۶، ۳۲۸۱، ۳۲۸۴، ۳۲۸۶، ۳۵۲۶، ۳۶۰۳، ۳۸۸۳۔۳۸۸۴، (ج۔۷) ۴۰۵۳، (ج۔۸) ۴۸۷۴، (ج۔۹) ۵۵۱۰، (ج۔۱۰) ۵۶۴۵، ۵۷۷۷، ۵۸۲۸، ۵۸۸۲، ۵۹۵۰، ۵۹۸۸، ۶۴۴۲
عرب: (ج۔۴)۱۹۵۱، (ج۔۶)۳۲۰۴، ۳۲۱۲، ۳۶۲۰، ۳۷۲۰، ۳۷۴۳، ۳۷۴۷، ۳۷۵۱، ۳۷۵۶، ۳۸۴۷
عربستان: (ج۔۴)۲۴۸۸، (ج۔۶)۳۳۱۴، ۳۴۲۰، ۳۴۲۳، ۳۶۰۲، (ج۔۱۰)۵۸۸۲
عظیم آباد: (ج۔۴)۲۴۸۶، (ج۔۱۰)۵۸۰۵
عکا: (ج۔۶)۳۲۳۵
علی پور سیداں: (ج۔۶)۳۷۷۱۔۳۷۷۲، ۳۷۷۴، ۳۷۷۹۔۳۷۸۰، ۳۸۰۰۔۳۸۰۱، (ج۔۸) ۴۸۶۹، (ج۔۱۰) ۵۸۰۷، ۵۸۱۱، ۵۹۳۹، ۵۹۵۵، ۶۰۸۱۔۶۰۸۲، ۶۰۹۳، ۶۰۹۴، ۶۴۳۳
علیگڑھ: ۳۱۵، ۳۶۱، (ج۔۳)۱۲۹۷، (ج۔۴)۲۰۵۸۔۲۰۵۹، (ج۔۵) ۲۶۷۴، ۲۷۸۹، ۲۷۹۱، ۲۷۹۳، ۲۸۰۹، ۲۸۸۳، ۲۹۱۰، (ج۔۶) ۳۳۹۲، ۳۴۱۰، ۳۶۸۴۔۳۶۸۵، ۳۷۸۱، ۳۹۴۷، (ج۔۹) ۵۰۰۹، ۵۰۲۱، ۵۰۴۸، ۵۰۵۱، ۵۰۵۳، ۵۰۵۶، ۵۰۶۲، ۵۰۷۳، ۵۰۸۹، ۵۱۲۱، ۵۱۶۱، ۵۱۶۷، ۵۳۷۴،

۵۴۲۵، ۵۵۲۳، ۵۵۸۰_۵۸۱، (ج_۱۰) ۵۹۶۱، ۵۹۹۹_۶۰۰۰

عماد نگر: (ج_۱۰) ۵۹۲۸

عیدگاہ شریف: (ن_۶) ۳۶۴۹، ۳۷۷۵، ۳۷۷۹، ۳۷۸۲

عیسیٰ خیل: (ن_۶) ۳۷۹۱_۳۷۹۲

غ

غازی پورنازا (ن_۵) ۲۸۸۲

غازی پور (ن_۴) ۱۹۶۰

غجدوان (ن_۴) ۲۲۴۶_۲۲۴۷، ۲۲۵۹، (ج_۸) ۴۸۶۶

غدیوت (ج_۷) ۴۰۹۰_۴۰۹۱، ۴۰۹۶

غزنہ (ج_۹) ۵۳۷۱، (ج_۱۰) ۵۶۳۵

غزنی (ن_۳) ۱۳۶۵، (ن_۴) ۲۲۶۲، ۲۳۸۶، (ن_۶) ۳۳۳۶، ۳۶۹۷، ۳۸۰۷، ۳۸۱۲، ۳۸۳۳، ۳۸۴۱، ۳۸۴۷، ۳۹۱۶، ۳۹۲۳، (ج_۸) ۴۵۰۹، (ج_۹) ۵۰۵۷، ۵۳۱۲

غزنین (ن_۴) ۲۰۴۶_۲۰۴۷، ۲۰۶۳، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸

غزہ (ن_۶) ۳۲۰۸، ۳۲۳۰

غنداان (ن_۶) ۳۹۱۴

غوشکی: (ن_۶) ۳۷۱۸

غیو (ج_۱۰) ۵۹۵۳

ف

فارس: (ن_۴) ۱۹۵۱، ۲۲۴۴، ۲۲۴۸، (ن_۵) ۳۰۵۰

فارمد: (ن_۴) ۲۲۴۵، ۲۲۵۸

فاریاب: (ج_۱۰) ۵۸۸۸

فتح پور : (ن_۶) ۳۶۳۳، ۳۶۳۵، ۳۶۴۵، ۳۶۴۷، (ج_۱۰) ۵۸۷۲، ۵۹۰۸

فتح پور سیکری : (ن_۴) ۱۹۸۲، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳، ۲۰۵۲، ۲۰۶۵، ۲۳۹۹، ۲۴۰۲، ۲۴۰۶، (ن_۵) ۲۵۶۲، (ج_۹) ۵۲۹۶، (ج_۱۰) ۵۶۴۶

فتح جنگ: (ج_۱۰) ۵۹۳۷، ۵۹۴۱، ۵۹۹۷

فتح گڑھ سیکری: (ج_۱۰) ۵۷۹۴

فتح گڑھ (سیالکوٹ) . (ج_۷) ۳۹۸۷، ۴۴۷۳، (ج_۸) ۴۴۸۳، (ج_۹) ۴۹۹۵، (ج_۱۰) ۶۴۷۰

فرانس (ن_۵) ۲۶۸۱، ۲۸۴۲، (ن_۶) ۳۲۳۵، ۳۶۴۱

فراہ (ج_۱۰) ۵۸۴۷_۵۸۴۹

فرخ: (ن_۵) ۳۰۲۲

فرید آباد: (ن_۶) ۳۸۹۵_۳۸۹۶

فرید کوٹ: (ن_۱) ۴۰۳

فسطاط: (ن_۵) ۳۰۲۲

فقیر محمد سیداں: (ج_۱۰) ۵۹۵۷

فلپائن: (ن_۶) ۳۲۰۴

فلسطین : (ن_۲) ۷۲۸، (ن_۵) ۲۶۷۶، ۳۲۰۸، ۳۲۳۵، ۳۳۳۶، ۳۵۹۴، (ج_۱۰) ۵۹۵۰، ۵۶۴۵

فورٹ سنڈیمن: (ج_۱۰) ۵۹۵۲

فوہ: (ن_۶) ۳۲۰۷

فیروز آباد : (ن_۴) ۱۹۸۳، ۲۲۴۳، (ن_۵) ۲۷۳۷، (ن_۶) ۳۳۴۷، (ج_۷) ۴۱۳۶

فیروز پور: (ن_۶) ۳۷۸۹، (ج_۱۰) ۶۰۷۵، ۶۰۷۷،

فیصل آباد : (ن_۲) ۷۳۳، ۱۲۴۷، (ن_۵) ۲۷۰۱، (ن_۶)

۳۳۹۵، ۳۶۵۰، ۳۷۹۳_۳۷۹۴، ۳۷۹۸، ۳۸۰۹، ۳۹۴۳،
۳۹۴۹، (ج_۸) ۴۸۶۹_۴۸۷۰، ۴۸۷۳، (ج_۱۰)
۵۸۹۴، ۵۹۰۲، ۵۹۱۸، ۵۹۲۵، ۵۹۴۷، ۵۹۶۵،
۶۰۵۶، ۶۳۴۲، ۶۳۴۳

فیض آباد: (ج_۶) ۳۷۴۷، ۹۳۔ ۲_۳۷۹۴، (ج_۱۰)
۵۹۲۵

ق

قادیان: (ج_۱۰) ۶۰۴۱

قازان: (ج_۱) ۸۸، ۲۴۸، (ج_۵) ۲۶۹۱_۲۶۹۲

قاشقار: (ج_۶) ۳۸۶۶

قاضی احمد: (ج_۶) ۳۴۷۷_۳۴۷۸، ۳۴۸۷

قاہرہ: (ج_۱) ۱۰۷، (ج_۲) ۷۳۲، (ج_۴) ۲۰۴۷، (ج_۵)
۲۶۷۴_۲۶۷۷، ۲۶۸۴، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۷۰۰، ۲۸۵۷،
۲۸۵۹، ۲۹۰۷، ۲۹۴۳، (ج_۶) ۳۲۰۱، ۳۲۰۵_۳۲۰۸،
۳۲۱۰_۳۲۱۳، ۳۲۱۶، ۳۲۳۱، ۳۵۵۹، ۳۹۳۵_۳۹۴۶،
۳۹۵۶، ۳۹۶۱_۳۹۶۲، (ج_۹) ۵۱۵۶

قبرص: (ج_۶) ۳۲۰۹، ۳۲۳۵_۳۲۴۶

قیجان: (ج_۸) ۴۵۵۹

قریشی: (ج_۱۰) ۶۰۵۶

قریہ گزر: (ج_۱۰) ۵۸۷۲

قزوین: (ج_۱) ۲۵۵

قسطنطنیہ: (ج_۱) ۲۴۸، (ج_۷) ۴۰۶۱

قصبہ چوہان: (ج_۶) ۳۹۱۹

قصر عارفاں: (ج_۱) ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، _۲۲۷، ۲۲۸، (ج_۴)
۲۲۶۲، (ج_۶) ۳۷۶۳، ۳۷۷۶۔ (ج_۷) ۴۰۵۴_
۴۰۵۵، ۴۰۹۱، ۴۰۹۵، ۴۰۹۷، (ج_۸) ۴۸۶۶، (ج_۹)
۵۲۱۸

قصور: (ج_۱) ۴۰، (ج_۶) ۳۶۲۷، ۳۶۳۰، ۳۷۶۸، ۳۷۷۳،
۳۷۷۹، ۳۷۸۳_۳۷۸۵، ۳۷۹۴، ۳۷۹۸_۳۸۰۰،
(ج_۸) ۴۸۶۸_۴۸۶۹، (ج_۱۰) ۶۰۳۳_۶۰۳۴،
۶۰۳۶_۶۰۳۸، ۶۰۴۰

قطبال: (ج_۱۰) ۵۹۴۵، ۵۹۴۷

قفقازات: (ج_۱) ۸۸، ۲۴۸

قلات: (ج_۶) ۳۵۰۰، ۳۷۲۵، ۳۷۳۸، ۳۹۱۷، (ج_۱۰)
۵۹۵۱، ۵۰۵۶

قلعہ سیّداں (افغانستان): (ج_۶) ۳۷۹۳

قلعہ عبداللہ: (ج_۶) ۳۷۱۴

قلعہ لال سنگھ: (ج_۶) ۳۷۸۵

قلندر آباد: (ج_۱۰) ۵۸۹۲

قمبر شریف: (ج_۶) ۳۶۹۶

قندھار: (ج_۱) ۲۸۰، (ج_۳) ۱۸۴۸، (ج_۴) ۲۱۸۴، ۲۲۰۰،
۲۲۱۹، ۲۲۸۶، (ج_۵) ۲۵۵۵، ۲۶۴۶، ۲۸۹۸، (ج_۶) ۳۴۱۹_
۳۴۲۰، ۳۴۲۲_۳۴۲۳، ۳۴۳۵، ۳۴۹۷، ۳۴۹۹_۳۵۰۰،
۳۵۳۶، ۳۵۵۵، ۳۵۵۸، ۳۵۹۷، ۳۶۰۸، ۳۶۱۵، ۳۷۰۴،
۳۷۱۳_۳۷۱۶، ۳۷۲۰، ۳۷۲۳_۳۷۲۶، ۳۷۳۰_۳۷۳۲،
۳۷۴۷، ۳۷۶۰، ۳۷۶۸، ۳۷۹۳، ۳۸۳۲، ۳۸۳۴، ۳۸۴۷،
۳۸۶۸، ۳۸۷۷، ۳۸۹۱، ۳۹۱۰، ۳۹۱۴، ۳۹۱۶، ۳۹۱۸، (ج_۸)
۴۵۵۵، (ج_۹) ۵۳۱۲، ۵۵۳۴، (ج_۱۰) ۵۶۴۴،
۵۸۸۱_۵۸۸۲، ۵۹۵۰، ۵۹۵۳، ۵۹۵۶، ۶۰۵۶

ک

کابل: (ن۔۱) ۴۴، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۸، ۳۱۰، ۳۱۳، ۳۱۷، ۳۶۶، ۳۹۷، ۴۰۱، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۲۲، (ن۔۳) ۱۳۶۵، ۱۳۸۹، (ن۔۴) ۲۰۳۰ ۲۰۴۶، ۲۰۶۳، ۲۱۴۶، ۲۱۸۴، ۲۲۶۳، ۲۲۹۳، ۲۳۱۹، ۲۳۸۶، ۲۵۰۳، (ن۔۵) ۲۵۶۰، ۲۶۶۸، ۲۶۹۲، ۲۸۰۷، ۲۸۱۱، ۲۸۱۸، ۳۱۱۸، (ن۔۶) ۳۳۳۵، ۳۳۳۶، ۳۳۳۸، ۳۳۴۲ـ ۳۳۴۴، ۳۴۱۸، ۳۴۴۶، ۳۵۴۳ـ ۳۵۴۴، ۳۵۷۴، ۳۶۲۳، ۳۷۶۴، ۳۸۲۷ـ ۳۸۲۸، ۳۸۳۲، ۳۸۳۷، ۳۸۴۲، ۳۸۴۴، ۳۸۴۷، ۳۸۵۱، ۳۸۶۱، ۳۸۶۸، ۳۸۷۷، ۳۸۹۳، ۳۸۹۸، ۳۹۱۶ (ج۔۷) ۴۰۱۰، ۴۰۵۴، ۴۰۶۱، ۴۰۸۹، ۴۱۶۹ـ ۴۱۷۰، ۴۱۸۵، ۴۲۲۲، (ج۔۸) ۴۵۰۱، ۴۵۰۹، ۴۵۶۲، ۴۸۳۲، ۴۸۶۹ـ ۴۸۷۰، (ج۔۹) ۵۰۱۳، ۵۰۲۱، ۵۰۹۴ـ ۵۰۹۵، ۵۱۲۴، ۵۱۴۷، ۵۱۵۶، ۵۱۸۷، ۵۲۲۶، ۵۳۱۲، ۵۳۲۹ـ ۵۳۳۰، ۵۳۷۰، ۵۳۷۰ـ ۵۳۷۱، ۵۴۸۳، ۵۵۴۷، ۵۵۵۱، ۵۵۵۶، (ج۔۱۰) ۵۶۱۶، ۵۶۲۷، ۵۶۳۵، ۵۶۴۳، ۵۶۸۷، ۵۸۰۰، ۵۸۴۹، ۵۸۷۰ـ ۵۸۷۳، ۵۸۷۵، ۵۸۷۹، ۵۸۸۱ـ ۵۸۸۲، ۵۸۸۹، ۵۹۱۳، ۵۹۳۳، ۵۹۴۷، ۵۹۵۹، ۵۹۹۷، ۶۱۲۵، ۶۱۲۸

کانھیاواڑ: (ن۔۶) ۳۳۴۷، ۳۴۴۴، ۳۵۶۶، ۳۵۷۰، (ج۔۸) ۴۵۷۳، (ج۔۹) ۵۵۷۳

کاش: (ج۔۱۰) ۵۹۳۷

کاچھاواہن: (ن۔۶) ۳۶۹۶

کازکستان: (ج۔۱۰) ۵۷۹۶

کاشغر: (ن۔۱) ۸۸، (ج۔۲) ۵۱۰، ۷۸۴، (ن۔۴) ۱۹۸۶، (ج۔۸) ۴۵۶۰، (ج۔۹) ۵۰۲۴، ۵۱۲۶، ۵۵۳۱، (ج۔۱۰) ۵۷۶۹، ۵۸۷۷

کاشہ: (ج۔۱۰) ۵۹۹۷

کاکشال: (ن۔۶) ۳۸۴۲

کالاباغ: (ن۔۴) ۲۴۵۹، (ج۔۱۰) ۶۰۴۳ـ ۶۰۴۴

کالادیو: (ن۔۶) ۳۸۱۶ـ ۳۸۱۷، ۳۸۲۱، ۳۸۲۳

کالس: (ن۔۵) ۲۷۲۵

کالو: (ج۔۱۰) ۵۸۷۶

کالوخورد: (ج۔۱۰) ۵۹۳۳

کالوکوٹھ: (ج۔۱۰) ۵۹۳۳

کامہ: (ج۔۱۰) ۵۸۸۹، ۵۸۹۱

کان پور: (ن۔۱) ۵۴، ۱۲۹، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۴۰، (ن۔۲) ۱۲۲۹، (ن۔۳) ۱۲۹۷ـ ۱۲۹۸، ۱۷۲۲، (ن۔۴) ۲۲۸۱، ۲۳۲۳، ۲۳۳۲، ۲۴۴۴، ۲۴۵۵، ۲۴۸۶، (ن۔۵) ۲۵۷۴، ۲۵۷۸، ۲۵۸۱، ۲۶۴۹ـ ۲۶۵۰، ۲۷۲۵، ۲۷۳۸، ۲۷۹۳، (ن۔۶) ۳۵۴۴، ۳۶۰۳، ۳۹۵۱، (ج۔۷) ۴۲۳۲، (ج۔۸) ۴۸۶۱، ۴۸۶۳ـ ۴۸۶۴، ۴۹۰۹، (ج۔۹) ۵۰۳۹ـ ۵۰۴۰، ۵۰۴۸ـ ۵۰۴۹، ۵۰۷۰، ۵۱۱۹، ۵۴۲۳، (ج۔۱۰) ۵۶۳۲، ۵۶۹۴، ۵۸۰۵، ۵۸۰۷، ۵۸۹۰، ۵۹۵۹، ۶۱۳۳، ۶۲۴۳

کان گڑھ: (ن۔۴) ۱۹۷۰، ۱۹۷۶، ۲۰۵۴

کانڈل: (ن۔۶) ۳۷۴۷

کانشیاں: (ج۔۱۰) ۵۸۸۴

کانک: (ج۔۱۰) ۵۹۵۸

کانگڑہ: (ج۔۹) ۵۳۶۶، ۵۳۶۸، ۵۳۸۹، ۵۴۰۷، ۵۴۱۹، ۵۵۴۶، (ج۔۱۰) ۵۶۳۵، ۵۶۵۱

کاہنہ نو: (ن۔۶) ۳۷۸۷

کاھی کنڈ: (ج_۶)۳۴۸۵

کپورتھلا: (ج_۱)۴۰۴

کچّی (قندھار) (ج_۶)۳۷۲۵

کچھ: (ج_۶)۳۴۵۲

کدیزائی: (ج_۶)۳۷۱۸

کڈبالہ (مجاہد آباد) (ج_۲)۴۸۳، (ج_۴)۱۸۹۱، (ج_۵)
۲۵۳۱، (ج_۷) ۳۹۸۷، (ج_۸) ۴۴۸۳(ج_۹)
۴۹۹۵، (ج_۱۰)۵۵۸۷

کڈاریو: (ج_۶)۳۶۹۶

کرنیتال: (ج_۱۰)۵۹۹۶

کراچی ا: (ج_۱)۲، ۳، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۵۲، ۵۴،
۵۵، ۵۶، ۶۴، ۷۶، ۸۹، ۹۰، ۱۰۲، ۰۶ ، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱،
۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۹۴، ۱۹۶، ۱۹۷،
۳۸۵، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۴۰، ۳۵۳، ۴۶۱، ۴۶۴،
(ج_۲) ۴۸۲_ ۴۸۳، ۵۰۳، ۵۱۱، ۷۱۴، ۷۲۹، ۷۳۱_ ۷۳۵،
۷۵۲، ۷۷۱، ۸۵۴، ۹۰۸، ۹۳۲، ۹۵۵، ۹۹۸، ۱۰۱۴، ۱۰۳۰_
۱۰۳۲، ۱۰۳۷، ۱۰۹۲_ ۱۰۹۳، ۱۱۵۸، ۱۱۷۷، ۱۲۳۱، ۱۱۲۶۰_ ۱۲۶۳،
(ج_۳) ۱۲۶۷، ۱۲۸۴، ۱۲۹۸، ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۴۰۷، ۱۵۰۱،
۱۶۵۷، ۱۷۲۲_ ۱۷۲۳، ۱۸۰۹، ۱۸۶۸، ۱۸۷۳_ ۱۸۷۴، (ج_۴)
۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۹۰۹، ۱۹۱۴_ ۱۹۱۵، ۲۰۵۷، ۲۲۱۴، ۲۲۱۷، ۲۲۲۱،
۲۲۲۳_ ۲۲۲۴، ۲۲۹۰، ۲۲۹۵، ۲۳۰۱، ۲۳۰۶، ۲۳۰۸، ۲۳۱۱،
۲۴۰۲، ۲۴۱۱، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۷، ۲۴۵۴،
۲۴۵۶، ۲۴۷۴، ۲۴۹۲، ۲۵۱۳_ ۲۵۱۴، (ج_۵) ۲۵۳۰_ ۲۵۳۱،
۲۵۵۳، ۲۵۷۴_ ۲۵۷۷، ۲۵۷۹_ ۲۵۸۱، ۲۵۹۷_ ۲۵۹۸،
۲۶۰۵، ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۱۴، ۲۶۲۰، ۲۶۲۹_ ۲۶۳۰، ۲۶۴۶،
۲۶۴۹_ ۲۶۵۰، ۲۶۷۳، ۲۶۷۷، ۲۶۸۱، ۲۶۸۳، ۲۶۹۲،
۲۶۹۶، ۲۷۰۱، ۲۷۰۳، ۲۷۲۲، ۲۷۲۴، ۲۷۲۶، ۲۷۳۲، ۲۸۱۷_
۲۸۱۸، ۲۸۴۲_ ۲۸۴۳، ۲۸۷۱، ۲۸۸۳، ۲۸۹۴_ ۲۸۹۵_
۲۸۹۷، ۲۹۰۶_ ۲۹۰۷، ۲۹۱۰_ ۲۹۱۴، ۲۹۴۳_ ۲۹۴۵،
۳۰۰۷_ ۳۰۰۸، ۳۰۱۰_ ۳۰۱۱، ۳۰۱۳_ ۳۰۱۴، ۳۰۳۹_ ۳۰۴۲،
۳۰۷۳، ۳۰۷۷، ۳۱۰۹_ ۳۱۱۰، (ج_۶) ۳۲۰۴، ۳۲۳۷،
۳۳۳۹، ۳۳۵۱ ، ۳۳۶۱، ۳۳۶۵، ۳۳۷۶، ۳۳۸۵_
۳۳۸۶، ۳۳۹۲_ ۳۳۹۵، ۳۴۳۹، ۳۴۴۵، ۳۴۴۷_ ۳۴۴۸،
۳۴۶۲، ۳۴۹۳، ۳۵۰۰، ۳۵۳۲، ۳۵۳۴، ۳۵۴۴، ۳۵۵۳_
۳۵۵۴، ۳۵۹۲، ۳۶۰۱، ۳۶۱۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۷، ۳۶۴۰،
۳۶۴۳_ ۳۶۵۱، ۳۶۶۲، ۳۶۶۷، ۳۶۶۹، ۳۶۷۱_
۳۶۷۲، ۳۶۷۵_ ۳۶۷۶، ۳۶۸۵_ ۳۶۸۶، ۳۶۹۱،
۳۶۹۷، ۳۶۹۹_ ۳۷۰۲، ۳۷۰۵_ ۳۷۰۸، ۳۷۲۹، ۳۷۴۰،
۳۷۵۷، ۳۷۶۱، ۳۷۹۹، ۳۸۲۷، ۳۸۵۲، ۳۸۵۴، ۳۸۵۶،
۳۸۷۰، ۳۹۰۶، ۳۹۲۴، ۳۹۳۸_ ۳۹۳۹، ۳۹۴۱_ ۳۹۴۳،
۳۹۴۶، ۳۹۴۸_ ۳۹۵۳، ۳۹۵۷، ۳۹۶۰، ۳۹۶۴_ ۳۹۶۵،
۳۹۶۷_ ۳۹۷۳، (ج_۷) ۳۹۸۵_ ۳۹۸۷، ۴۰۰۷،
۴۰۱۰، ۴۰۶۳، ۴۰۸۵، ۴۱۶۳، ۴۱۶۵، ۴۱۶۷، ۴۲۲۰_
۴۲۲۱، ۴۲۳۰، ۴۲۳۲، ۴۲۳۵، ۴۲۷۸، ۴۳۲۴، ۴۳۲۷،
۴۳۳۸، ۴۳۴۳، ۴۳۵۵، ۴۳۶۲، ۴۳۹۵، ۴۴۳۴،
۴۴۴۶، ۴۴۵۱، (ج_۸) ۴۴۸۱_ ۴۴۸۳، ۴۵۰۲،
۴۵۷۶_ ۴۵۷۷_ ۴۵۷۹، ۴۵۹۹_ ۴۶۰۰، ۴۶۱۶_
۴۶۱۷، ۴۶۵۴، ۴۶۵۹، ۴۶۷۹_ ۴۶۸۰، ۴۸۰۸،
۴۸۳۳، ۴۸۴۰، ۴۸۵۳، ۴۸۶۱_ ۴۸۶۴، ۴۸۷۰،
۴۸۹۸_ ۴۸۹۹، ۴۹۰۷، ۴۹۱۱، ۴۹۲۵، ۴۹۳۵،
۴۹۴۵_ ۴۹۴۶، (ج_۹) ۴۹۹۳_ ۴۹۹۵، ۵۰۱۱،
۵۰۱۴، ۵۰۱۷، ۵۰۲۸، ۵۰۳۹، ۵۰۴۸، ۵۰۶۵،
۵۰۶۹_ ۵۰۷۰ ، ۵۰۸۷، ۵۱۵۵، ۵۱۸۳، ۵۳۱۹،
۵۵۷۴، ۵۵۷۶_ ۵۵۷۸، (ج_۱۰) ۵۵۸۵_
۵۵۸۷، ۵۶۱۳، ۵۶۱۷، ۵۶۲۱، ۵۶۳۰_ ۵۶۳۳،
۵۶۶۹_ ۵۶۷۱، ۵۶۸۷، ۵۶۹۴_ ۵۶۹۶، ۵۷۵۹،

۵۷۶۲_۵۷۶۳، ۵۸۰۸، ۵۸۱۰_۵۸۱۱، ۵۸۴۷، ۵۸۸۵، ۵۸۹۳، ۵۸۹۵، ۵۹۰۸، ۵۹۲۳، ۵۹۲۶، ۵۹۳۳، ۵۹۳۶_۵۹۴۷، ۵۹۵۶، ۵۹۵۹، ۵۹۷۳، ۶۰۱۸، ۶۰۳۰_۶۰۳۱، ۶۰۳۵، ۶۰۵۷، ۶۰۷۸، ۶۰۸۳، ۶۱۰۳_۶۱۰۵، ۶۱۱۰، ۶۱۱۲، ۶۱۲۶_۶۱۲۷، ۶۱۵۳، ۶۱۵۷، ۶۱۶۳، ۶۲۱۵_۶۲۱۸، ۶۲۲۲، ۶۲۲۶، ۶۲۲۷، ۶۲۳۳_۶۲۳۵، ۶۲۷۳_۶۲۷۵، ۶۳۰۲_۶۳۰۳، ۶۳۱۳_۶۳۱۵، ۶۳۱۷_۶۳۱۸، ۶۳۲۰، ۶۳۲۶، ۶۳۲۹_۶۳۳۰، ۶۳۳۲_۶۳۳۳، ۶۳۳۶، ۶۳۴۱_۶۳۴۸، ۶۳۵۲، ۶۳۵۶، ۶۳۵۹_۶۳۶۱، ۶۳۶۳_۶۳۶۹، ۶۳۷۲_۶۳۷۳، ۶۳۷۸_۶۳۷۹، ۶۳۹۹، ۶۴۲۲، ۶۴۲۳، ۶۴۲۸، ۶۴۳۰، ۶۴۳۹، ۶۴۹۰، ۶۴۹۲

کرانی: (ن_۶) ۳۷۲۹

کربلا: (ن_۲) ۷۸۸، (ن_۶) ۳۷۰۶، ۳۷۶۰، ۳۸۲۳، ۳۸۸۳

کرتارپور: (ن_۱) ۳۰۳

کردستان: (ن_۴) ۲۳۸۸، ۲۵۰۶، ۲۵۱۰، (ن_۵) ۲۷۶۲، ۳۱۱۸، (ن_۶) ۳۲۶۳_۳۲۶۷، ۳۲۷۵_۳۲۷۹، ۳۲۸۱_۳۲۸۲، ۳۲۸۴_۳۲۸۵، ۳۲۸۹، ۳۹۱۷، (ج_۷) ۴۰۱۰، (ج_۸) ۴۵۰۱، (ج_۹) ۵۰۱۳، (ج_۱۰) ۵۶۱۶، ۶۳۹۳

کرم پور: (ن_۶) ۳۶۹۶

کرمال: (ج_۱۰) ۵۹۴۱

کرمان: (ن_۵) ۲۸۴۶_۲۸۴۷

کرمانوالہ: (ن_۶) ۳۷۸۹، ۳۷۹۱، (ج_۱۰) ۶۰۷۵، ۶۰۷۷_۶۰۷۸، ۶۴۳۹

کرنال: (ن_۶) ۳۷۹۶

کروڑ: (ج_۱۰) ۵۶۴۳، ۵۸۹۸، ۵۹۰۲، ۶۰۳۰

کروڑ لعل حسین: (ن_۶) ۳۷۹۵، (ج_۱۰) ۵۸۹۷، ۵۹۰۲

کریم پور: (ن_۶) ۳۵۱۶

کڑتوبہ: (ن_۶) ۳۷۴۷

کڑیالہ: (ن_۶) ۳۷۹۴

کشتواز: (ج_۱۰) ۵۶۴۵

کشم (علاقہ بدخشاں) (ن_۴) ۲۳۶۸، ۲۳۸۴، (ج_۸) ۴۸۳۳، (ج_۱۰) ۵۷۲۳

کشمیر: (ن_۴) ۲۴۸۶، (ن_۵) ۲۷۳۶، ۲۸۰۶، ۲۸۰۸، ۲۸۱۱، ۳۱۱۹، (ن_۶) ۳۳۳۶_۳۳۳۷، ۳۵۷۴، ۳۶۶۳، ۳۶۸۳، ۳۷۶۵، ۳۷۷۲، ۳۷۸۱، ۳۷۸۳، ۳۷۹۲، ۳۸۰۳_۳۸۰۴، ۳۸۰۸_۳۸۰۹، ۳۸۱۱_۳۸۱۵، ۳۸۲۲، ۳۸۲۴، ۳۸۶۰_۳۸۶۱، ۳۸۶۴، ۳۹۳۱، ۳۹۵۱، (ج_۷) ۴۰۱۰، ۴۰۵۴، (ج_۸) ۴۵۰۱، ۴۹۴۶، (ج_۹) ۵۰۱۳، ۵۰۲۲، ۵۳۶۷، ۵۳۹۴، ۵۴۸۳، ۵۵۸۰، (ج_۱۰) ۵۶۱۶، ۵۶۴۳_۵۶۴۴، ۵۶۶۵، ۵۷۸۸، ۵۸۶۷، ۵۸۷۸، ۵۸۸۴، ۵۸۸۸، ۵۹۱۳، ۵۹۲۵_۵۹۲۷، ۵۹۳۰، ۵۹۵۰، ۵۹۹۸_۵۹۹۹، ۶۰۰۲_۶۰۰۳، ۶۰۳۸

کشن گنج: (بہار) (ن_۶) ۳۳۹۲

کلاخان: (ن_۶) ۳۸۹۵

کلانور: (ن_۶) ۳۷۹۰

کلات نصیر: (ن_۱) ۲۸۰، ۲۸۴، ۲۸۶

کلاچی: (ج_۱۰) ۵۹۳۶

کلاچی (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان): (ن_۶) ۳۸۸۵، ۳۹۱۸

کلکتہ: (ن_۳) ۱۲۹۷_۱۲۹۸، ۱۷۲۲، (ن_۴) ۱۹۲۱، ۲۰۳۴، ۲۰۳۶، ۲۳۳۱_۲۳۳۲، ۲۳۳۴، (ن_۵) ۲۵۷۳، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹،

۲۷۹۰، ۲۸۱۶، ۳۰۲۶، (جـ۶) ۳۳۳۷، ۳۳۸۶، ۳۳۹۴،
۳۴۴۱، ۳۸۵۱، ۳۹۴۰، ۳۹۵۳، ۳۹۵۵، (جـ۹) ۵۰۳۹،
۵۰۴۲، ۵۰۴۸، ۵۱۵۳، ۵۱۵۵، (جـ۱۰) ۶۲۴۳،
۶۲۹۸

کلہوڑا: (جـ۶)۳۵۶۳، ۳۵۷۱

کلی حاجزی: (جـ۶)۳۷۲۴

کلی سلیمانزئی: (جـ۶)۳۷۴۷

کلیہ: (جـ۵)۲۷۹۳

کمال زئی: (جـ۱۰)۵۸۷۸

کمالیہ: (جـ۶)۳۷۹۴

کمبوہ شریف: (جـ۱۰)۵۹۰۳، ۰۷؛ ۵

کنجاہ شریف: (جـ۶)۳۷۹۶

کندی باغ: (جـ۱۰)۵۸۸۷

کندیاں: (جـ۴)۲۵۰۳، (جـ۵)۲۵۹۸، ۲۶۰۵، ۲۶۰۸،
۲۶۱۱، ۲۷۳۸، ۲۷۴۶، (جـ۱۰)۸۹۴ ـ، ۶۴۹۰

کنڈھا: (جـ۶)۳۴۴۱

کنگری: (جـ۶)۳۷۴۲، (جـ۱۰)۵۹۵۸

کنیاں کلاں: (جـ۶)۳۹۳۱

کواس: (جـ۶)۳۷۱۵

کوپن ہیگن: (جـ۶)۳۳۰۰

کوٹ تیرھی: (جـ۱۰)۵۸۶۸

کوٹ حلیم خان: (جـ۶)۳۷۸۴

کوٹ عبدالخالق: (جـ۶)۳۷۹۸

کوٹ عثمان خان: (جـ۶)۳۷۸۵

کوٹ غلام محمد خاں: (جـ۶)۳۷۸۵

کوٹ مراد خاں: (جـ۶)۳۷۸۴

کوٹ مٹھن: (جـ۱۰)۵۸۹۴

کوٹ نجیب اللہ: (جـ۱۰)۶۴۹۰

کوٹری کبیر: (جـ۶)۳۵۶۵، ۳۵۶۷، ۳۵۷۰

کوٹری: (جـ۱۰)۶۰۱۸

کوٹلہ رحم شاہ: (جـ۱۰)۶۰۴۵

کوٹلہ شریف: (جـ۶)۳۷۶۷ـ۳۷۶۸، ۳۷۷۰

کوٹلہ کیرت پور: (جـ۱۰)۶۴۰۶

کوٹلہ محسن خان: (جـ۶) ۳۸۴۷، (جـ۱۰) ۵۸۷۶ـ
۵۸۷۷

کوٹلی: (جـ۶) ۳۸۰۵ـ۳۸۰۶، ۳۸۱۴ـ۳۸۱۵، ۳۸۱۸ـ
۳۸۲۲، ۳۸۲۴، (جـ۱۰) ۵۸۸۶، ۵۹۴۳، ۵۹۷۵،
۶۲۴۲، ۶۲۴۴، ۶۲۸۷

کوٹلی سیداں: (جـ۱۰)۵۹۳۹

کوٹلی لوہاراں: (جـ۸)۴۸۶۹، (جـ۱۰)۵۸۰۶، ۵۹۴۰،
۵۹۶۵

کوٹھہ: (جـ۱۰)۵۸۸۴، ۵۸۹۲

کوچک: (جـ۱۰)۵۹۶۱

کودیلی (سیالکوٹ): (جـ۲)۱۲۴۴

کورومنڈل: (جـ۴)۲۰۴۶

کوڑہ: (جـ۸)۴۶۲۷

کوفہ: (جـ۵)۳۰۵۰، (جـ۶)۳۸۸۴

کولاب پنجبر: (جـ۶)۳۵۲۶

کوٹلی: (ج_۱۰)۶۰۰۱

کوئٹہ: (ج_۱)۳۷، ۳۸، ۱۰۱، ۴۶۳، (ج_۴)۲۵۱۳، (ج_۵) ۲۶۸۱، ۲۹۰۹، (ج_۶)۳۳۶۷، ۳۳۸۰، ۳۵۵۹، ۳۶۰۴_ ۳۶۰۶، ۳۶۱۳، ۳۶۶۲_ ۳۶۶۳، ۳۶۶۶، ۳۷۱۰_ ۳۷۱۱، ۳۷۱۷، ۳۷۲۶_ ۳۷۲۹، ۳۷۳۳، ۳۷۳۴، ۳۷۳۸_ ۳۷۳۹، ۳۷۴۲، ۳۷۴۵، ۳۷۴۷، ۳۷۵۳، ۳۷۵۷_ ۳۷۶۱، ۳۸۴۳، ۳۹۳۱، ۳۹۳۷، (ج_۷) ۴۰۸۴، ۴۲۲۰، (ج_۸) ۴۵۰۴، ۴۸۶۱، (ج_۱۰) ۵۶۲۹، ۵۸۹۴، ۵۹۴۸_ ۵۹۴۹، ۵۹۵۴_ ۵۹۵۹، ۶۰۱۸، ۶۰۵۶، ۶۱۴۰

کوہ آبو: (ج_۵)۲۸۴۶

کوہ سلیمان (ج_۶)۳۷۶۸، ۳۹۱۵، ۳۹۲۰

کوہ شیں (ج_۶)۳۹۱۴

کوہ گنجہ (ج_۶)۳۴۹۳، ۳۵۰۱، ۳۶۱۲، ۳۶۱۹، ۳۶۶۶

کوہ ہمالیہ (ج_۶)۳۷۷۲

کوہاٹ (ج_۶) ۳۷۹۵، ۳۸۵۶، ۳۸۷۹_ ۳۸۸۰، ۳۸۹۷، ۳۹۲۳، (ج_۱۰) ۵۸۶۷، ۵۸۸۸_ ۵۸۸۹، ۵۹۲۶، ۵۹۳۷

کوہستان (ج_۷)۴۱۷۰، (ج_۸)۴۵۰۹، (ج_۱۰) ۵۸۴۹، ۵۸۷۰

کوہستان چنار: (ج_۹)۵۳۱۹

کویت (ج_۴)۲۵۱۴، (ج_۶)۳۲۶۶، ۳۹۴۳، ۳۹۵۷، (ج_۹)۵۲۶۲، (ج_۱۰)۶۳۳۳

کہوٹہ (ج_۶)۳۷۸۲، (ج_۱۰)۵۰۴۲، ۵۹۴۷

کہیاں شریف (ج_۱۰)۵۹۳۷، ۶۰۰۳

کھاریاں (ج_۶)۳۷۵۳، ۳۷۷۴_ ۳۷۷۵، (ج_۱۰) ۵۹۳۷، ۶۰۰۱

کھاہی: (ج_۶)۳۴۴۱

کھپرو: (ج_۶)۳۶۳۶

کھڑہ: (ج_۶)۳۷۰۴_ ۳۷۰۵

کھمبائت: (ج_۴)۲۰۴۶

کھنڈسیال: (ج_۱۰)۵۹۳۷

کھنہ (ج_۱)۴۰۴

کھوکھراں کلاں (ج_۱۰)۵۹۴۰

کھیم کرن (ج_۲)۱۲۴۵، (ج_۶)۳۵۹۱_ ۳۵۹۲، ۳۵۹۵

کھینگر کلاں (ج_۱۰)۵۹۴۱

کیپ ٹاؤن (ج_۷)۴۴۱۸

کیتھل شریف ۰(ج_۸)۴۵۳

کیلیانوالہ (ج_۶)۳۷۷۰، ۳۷۸۷

کیمبرج (ج_۵)۲۸۴۱

کیمبل پور (ج_۶)۳۷۷۱، ۳۹۰۶، (ج_۱۰)۵۸۷۳، ۵۹۲۹، ۵۹۳۷، ۵۹۴۷

کینیڈا (ج_۴)۲۲۱۶، (ج_۵)۲۵۷۷، ۲۸۳۳، ۲۸۴۲، (ج_۶) ۳۲۵۰، (ج_۸) ۴۵۰۶، (ج_۱۰) ۵۶۳۰، ۶۴۲۹، ۶۴۳۳، ۶۴۴۲، ۶۴۴۶

کیاں شریف (ج_۶)۳۷۷۲

گ

گانگڑی (ج_۶)۳۷۲۴

گجرڑھی: (ج_۶)۳۸۹۹

گجرات (ج_۱)۳، ۱۰۸، ۳۸۵، ۴۰۱، ۴۸۳، (ج_۳)۱۲۶۷، (ج_۴) ۱۸۹۱، ۱۹۸۲، ۲۰۴۸، ۲۰۵۱، ۲۰۶۳_ ۲۰۶۴، ۲۱۴۶،

۲۱۸۷، ۲۳۰۰، ۲۳۰۶، ۲۳۵۶، (ج_۵) ۲۵۳، ۲۶۲۸، ۲۶۵۰،
۲۸۹۲، ۲۹۲۵، (ج_۶) ۳۳۳۹، ۳۳۵۱، ۳۵۶۶، ۳۷۵۳،
۳۷۶۹_۳۷۷۰، ۳۷۷۴_۳۷۷۵، ۳۷۹۰، ۳۷۹۵_۳۷۹۶،
۳۷۹۹_۳۸۰۰، ۳۸۲۴، ۳۸۴۶، ۳۹۳۲، ۳۹۳۹، (ج_۷)
۳۹۸۷، ۴۱۰۰، ۴۳۷۲ (ج_۸) ۴۴۸۳، ۴۵۶۲،
۴۸۴۹_۴۸۵۰، ۴۸۷۰، (ج_۹) ۴۹۹۵، ۵۰۹۳_
۵۰۹۴، ۵۵۱۳، ۵۵۱۶، ۵۵۷۳، (ج_۱۰) ۵۵۸۷،
۵۶۴۴، ۵۶۴۷، ۵۶۸۴، ۵۷۵۶، ۵۸۹۰، ۵۸۹۴،
۵۹۲۵، ۵۹۳۷، ۵۹۳۹_۵۹۴۰، ۵۹۷۰_۵۹۷۲،
۵۹۷۶_۵۹۷۷، ۵۹۹۴، ۶۰۱۳_۶۰۱۷

گجو: (ج_۶) ۳۳۱۵

گدو باغ: (ج_۶) ۳۶۹۶

گدگور: (ج_۶) ۳۸۰۱

گرگان: (ج_۸) ۴۸۶۵

گردسواگ: (ج_۱۰) ۵۹۰۱

گرجور (ج_۶) ۳۵۰۴، ۳۵۰۷_۳۵۰۸، ۳۵۱۰

گڑگانوہ: (ج_۶) ۳۶۷۸

گرگوتی: (ج_۱۰) ۵۸۹۴

گڑھ میلوڑ: (ج_۱) ۲۹۶

گڑھی خیر محمد کریٹہ: (ج_۶) ۳۷۳۶

گڑھی مومن: (ج_۶) ۳۸۳۲

گڑھی یٰسین: (ج_۶) ۳۵۰۰

گلشن آباد: (ج_۴) ۲۱۸۳

گلگت: (ج_۶) ۳۸۵۴

گلھار: (ج_۱۰) ۶۲۸۷

گمٹالہ: (ج_۱۰) ۵۹۷۰

گنج (ج_۶) ۳۸۸۸، ۳۸۹۴

گنج دروازہ: (ج_۶) ۳۸۴۱

گنجابہ (بلوچستان تابع کچھی): (ج_۱) ۲۸۱_۲۸۲

گنجونکر: (ج_۶) ۳۵۴۲، ۳۶۹۲۹

گندڑھ: (ج_۱۰) ۵۹۴۴

گنگوہ: (ج_۸) ۴۹۳۷

گنیا کی (محمود آباد): (ج_۶) ۳۶۳۰

گوالیار: (ج_۱) ۳۱۵، ۳۹۸، (ج_۳) ۱۳۹۳، ۱۸۵۹، (ج_۴)
۱۹۸۷، ۲۰۲۷، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱، ۲۰۳۹، ۰۴۰_۲۰۴۱، ۲۰۵۶،
۲۰۶۳، ۲۱۸۳، ۲۳۰۶، ۲۳۵۰، ۲۰۴۸، ۲۳۱۸ (ج_۵) ۲۵۶۷،
(ج_۶) ۳۶۷۴_۳۶۷۵، ۳۶۷۷، ۳۹۳۵، (ج_۹) ۵۱۳۹،
۵۱۴۱_۵۱۴۲، ۵۳۲۲، ۵۳۳۳، ۵۳۶۱، ۵۳۶۳،
۵۳۹۰، ۵۴۲۶، ۵۴۶۴، ۵۴۸۲_۵۴۸۳، ۵۴۹۲،
۵۴۹۳، ۵۵۱۸، ۵۵۴۵، ۵۵۶۷، (ج_۱۰) ۵۶۴۲،
۵۶۴۴، ۵۶۶۰_۵۶۶۱، ۵۶۸۷، ۵۸۶۳، ۵۸۸۵

گوٹھ ابڑو: (ج_۶) ۳۷۴۷

گوٹھ پیر جھنڈو: (ج_۶) ۳۴۴۲_۳۴۴۳، ۳۵۶۲

گوٹھ رحیم ڈنہ: (ج_۶) ۳۵۶۳، ۳۵۷۱

گوٹھ صاحبداد: (ج_۶) ۳۶۶۷

گوٹھ گلزار خلیل: (ج_۶) ۳۴۶۲

گوجر خان (ج_۶) ۳۸۱۱، ۳۸۱۴، (ج_۱۰) ۵۹۳۹

گوجرانوالا: (ج_۱) ۳۷، ۶۲، ۱۰۱، (ج_۲) ۶۵۲، ۷۳۲، ۷۳۴،
۱۲۴۴، (ج_۵) ۲۶۳۰، ۲۶۷۳، ۲۷۰۰، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹،
۲۷۳۲، (ج_۶) ۳۷۷۰، ۳۷۷۵، ۳۷۸۷_۳۷۸۸، ۳۸۰۰،

۳۹۵۰، ۳۹۶۵، (ج_۷) ۴۴۷۳، (ج_۸) ۴۸۶۹،
(ج_۱۰)۵۸۹۱، ۵۹۰۹، ۵۹۱۱_۵۹۱۲، ۵۹۳۷، ۵۹۴۰،
۵۹۷۹، ۵۹۹۹، ۶۰۰۳، ۶۰۰۷، ۶۰۱۵، ۶۰۴۱، ۶۱۶۳،
۶۲۲۸، ۶۳۰۸، ۶۴۲۸، ۶۴۳۱

گوجرہ: (ج_۲)۱۲۴۷

گورزنگ: (ج_۱۰)۵۸۴۸

گورکھڑی: (ج_۶)۳۸۹۰، (ج_۱۰)۵۸۷۳

گورایہ: (ج_۱)۴۰۴

گورداسپور: (ج_۴)۲۱۸۶، (ج_۶)۳۴۸۶، ۳۷۶۶_
۳۷۶۷، ۳۷۶۹، ۳۷۷۹، (ج_۱۰)۵۹۳۷، ۶۰۸۰

گورکھپور: (ج_۴)۲۴۸۶، (ج_۱۰)۶۲۹۷.

گوشکی (ج_۶)۳۷۱۸_۳۷۱۹

گولڑہ شریف: (ج_۵)۲۷۰۲، (ج_۶) ۳۹۴۷، ۳۸۵۹،
۳۸۶۹، (ج_۷) ۴۴۱۷، (ج_۱۰) ۵۹۴۵، ۵۹۷۴،
۶۰۱۰، ۶۰۷۶

گولکنڈہ: (ج_۹) ۵۵۵۲، (ج_۱۰) ۵۶۴۳، ۵۶۴۵،
۵۸۸۱

گوہ گنجہ: (ج_۸)۴۸۶۹

گوبڑہ سیداں: (ج_۱۰)۵۸۸۵

گہار: (ج_۶)۳۸۱۸

گھپی: (ج_۱۰)۵۹۹۶

گھڑ باغباناں: (ج_۶)۳۸۷۱

گھمکول شریف: (ج_۵)۳۱۱۹، (ج_۶)۳۹۲۳_۳۹۲۵،
۳۹۲۷، ۳۹۳۷، (ج_۷)۴۰۱۰، (ج_۸)۴۵۰۱، (ج_۹)
۵۰۱۳، (ج_۱۰)۵۶۱۶، ۵۸۶۲

گھنگ شریف: (ج_۶)۳۷۷۰، ۳۷۸۷

گھوسی: (ج_۶)۳۴۰۷

گیمنکراں بدایوں: (ج_۱۰)۵۹۴۷

ل

لاڑ: (ج_۶)۳۵۶۶

لاڑکانہ: (ج_۶) ۳۴۴۲، ۳۶۹۶، (ج_۱۰) ۵۰۵۷،
۶۰۱۸_۶۰۱۹، ۶۰۲۱، ۶۰۵۵، ۶۰۵۹، ۶۰۶۲، ۶۰۶۸_
۶۰۶۹

لالہ موسیٰ: (ج_۵)۲۷۲۹، (ج_۶)۳۷۹۰، ۳۸۰۰

لانگھ: (ج_۱۰)۵۸۹۴

لاوَوال: (ج_۱)۴۰۴

لائل پور: (ج_۵)۲۸۸۲، (ج_۶)۳۹۱۱، (ج_۱۰)۵۹۶۵_
۵۹۶۶

لاہور: (ج_۱)۳، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۳، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷،
۶۰، ۶۲، ۷۵، ۸۵، ۸۷، ۸۸، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲،
۱۱۵، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۴۰، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۷، ۲۵۶،
۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۳،
۳۱۷، ۳۲۱، ۳۲۷، ۳۳۲، ۳۵۲، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۵۷، ۳۸۴،
۳۸۵، ۳۹۶، ۴۰۳، ۴۲۲، ۴۲۵، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۴۰،
۴۴۱، ۴۵۰، ۴۶۰، (ج_۲) ۴۸۳، ۴۹۸، ۵۰۸، ۶۹۲، ۷۲۱،
۷۲۲_۷۲۳، ۷۲۹_۷۳۱، ۷۳۳، ۷۳۵، ۷۳۷، ۷۶۷_
۷۷۰، ۹۰۸، ۹۹۸، ۱۱۳۱_۱۱۳۲، ۱۱۳۹، ۱۲۱۶، ۱۲۴۴_۱۲۴۷،
۱۲۵۳، ۱۲۶۰_۱۲۶۳، (ج_۳) ۱۲۸۵_۱۲۸۶، ۱۲۹۱، ۱۲۹۶،
۱۲۹۷_۱۲۹۹، ۱۳۶۷_۱۳۶۸، ۱۳۷۰، ۱۳۷۲، ۱۳۸۶، ۱۴۰۵،
۱۴۱۵، ۱۶۵۸_۱۶۵۹، ۱۶۶۱_۱۶۶۲، ۱۶۷۴_۱۶۷۵،
۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۸۴۲، ۱۸۴۴، ۱۸۵۷، ۱۸۶۸_۱۸۶۹، ۱۸۷۸،

۱۸۸۰، ۱۸۸۲، (ج_۴)۱۸۹۱، ۱۹۱۴، ۱۹۱۸، ۱۹۲۰، ۱۹۵۲، ۱۹۷۳،
۱۹۸۳، ۱۹۸۸، ۲۰۱۸، ۲۰۳۴، ۲۰۳۸، ۲۰۴۰، ۲۰۴۸، ۲۰۵۷ـ
۲۰۵۸، ۲۰۷۲، ۲۰۸۵، ۲۱۶۵، ۲۱۷۳، ۲۱۹۷، ۲۲۰۲ـ۲۲۰۳،
۲۲۱۸، ۲۲۲۳، ۲۳۳۹، ۲۲۴۰، ۲۳۵۱، ۲۳۷۱ـ۲۳۷۲، ۲۳۷۵،
۲۳۹۳، ۲۴۲۳، ۲۴۲۹، ۲۴۳۲ـ۲ .۳، ۲۴۳۷، ۲۴۴۴،
۲۴۵۵۲۴۵۴، ۲۴۷۵، ۲۴۸۶، ۲۴۹۱ـ۲۴۹۲، ۲۵۱۲ـ۲۵۱۳،
۲۵۱۵، (ج_۵)۲۵۳۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۶۴،
۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵ـ۲۵۷۸، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۷۹،
۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۱۳، ۲۶۲۰،
۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲ .۳۸، ۲۶۴۶، ۲۶۴۸ـ
۲۶۵۱، ۲۶۶۳، ۲۶۶۵، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۸۱، ۲۶۸۳،
۲۶۹۲، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۲۵ـ۲۷۲۷، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۴۰،
۲۷۶۳، ۲۷۶۶، ۲۷۹۱، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۲۴، ۲۸۴۱ـ۲۸۴۳،
۲۸۴۵، ۲۸۵۴، ۲۸۵۸، ۲۸۸۲، ۲۸۹۱، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶،
۲۸۹۷، ۲۹۰۴، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۱۰ـ۲۹۱۴، ۲۹۲۵، ۲۹۴۳ـ
۲۹۴۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۱۰ـ۳۰۱۲، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۲۲،
۳۰۲۶، ۳۰۲۹، ۳۰۳۳، ۳۰۴۰ـ۳۰۴۶، ۳۰۴۹، ۳۰۵۲،
۳۰۸۳، ۳۱۰۹ـ۳۱۱۰، (ج_۶)۳۲۵۲، ۳۲۶۷، ۳۳۳۷ـ
۳۳۳۹، ۳۳۴۵، ۳۳۵۰ـ۳۳۵۱، ۳۳۶۸، ۳۳۶۶، ۳۳۸۹،
۳۳۹۴، ۳۴۱۲، ۳۴۱۸، ۳۴۴۲، ۳۴۴۵ـ۳۴۴۶، ۳۴۴۸،
۳۴۵۲، ۳۵۴۸، ۳۵۵۵ـ۳۵۵۶، ۳۵۹۵، ۳۶۰۲، ۳۶۲۹،
۳۶۸۵، ۳۶۹۸، ۳۷۰۱ـ۳۷۰۲، ۳۷۰۶ـ۳۷۰۸، ۳۷۱۳،
۳۷۲۹، ۳۷۴۷، ۳۷۵۲ـ۳۷۵۴، ۳۷۶۲، ۳۷۶۵ـ۳۷۶۶،
۳۷۷۰، ۳۷۷۵ـ۳۷۷۶، ۷۷۹ـ ۳۷۸۰، ۳۷۸۳ـ
۳۷۸۷، ۳۷۹۰ـ۳۷۹۱، ۳۷۹۲، ۳۷۹۵، ۳۷۹۹ـ۳۸۰۰.
۳۸۰۲ـ۳۸۰۳، ۳۸۱۱، ۳۸۱۹، ۳۸۲۴، ۳۸۳۳، ۳۸۵۱،
۳۸۶۰ـ۳۸۶۱، ۳۸۶۷، ۳۸۹۵، ۳۹۰۰، ۳۹۰۵، ۳۹۱۰ـ
۳۹۱۱، ۳۹۱۴، ۳۹۲۲ـ۳۹۲۳، ۳۹۲۵ـ ۳۹۴۷، ۳۹۴۹ـ
۳۹۷۲، (ج_۷)۳۹۸۷، ۴۰۰۲، ۴۰۰۸، ۴۰۱۲، ۴۰۶۱ـ

۴۰۶۲، ۴۰۸۴، ۴۱۰۰، ۴۱۶۳، ۴۱۷۶، ۴۲۲۰، ۴۲۳۲،
۴۲۷۷ـ ۴۲۷۸، ۴۳۴۷، ۴۴۰۶، ۴۴۱۱، ۴۴۱۷،
۴۴۵۲، (ج_۸) ۴۴۸۳، ۴۴۹۳، ۴۵۰۰، ۴۵۲۲،
۴۵۵۲، ۴۵۵۹، ۴۵۷۶ـ ۴۵۷۹، ۴۵۹۹ـ ۴۶۰۰،
۴۶۱۶ـ ۴۶۱۷، ۴۶۱۹، ۴۷۲۴، ۴۷۸۸، ۴۸۰۸،
۴۸۳۲ـ ۴۸۳۳، ۴۸۴۴، ۴۸۵۰ـ ۴۸۵۲، ۴۸۵۴،
۴۸۶۱ـ ۴۸۶۴، ۴۸۶۷ـ ۴۸۶۹، ۴۸۷۳، ۴۸۹۷ـ
۴۸۹۸، ۴۹۰۲، ۴۹۰۷، ۴۹۰۹ـ۴۹۱۰، ۴۹۲۳، ۴۹۲۶،
۴۹۴۶، ۴۹۴۸، ۴۹۷۰، ۴۹۸۴، ۴۹۹۰، (ج_۹)
۴۹۹۵، ۵۰۰۰، ۵۰۱۲، ۵۰۱۵، ۵۰۲۳ـ۵۰۲۴، ۵۰۲۸،
۵۰۳۹، ۵۰۴۱ـ ۵۰۴۲، ۵۰۴۸، ۵۰۵۶ـ ۵۰۶۳،
۵۰۶۵، ۵۰۶۹ـ ۵۰۷۰، ۵۰۷۲، ۵۰۸۸، ۵۰۹۴،
۵۰۹۹، ۵۱۱۹، ۵۱۲۵، ۵۱۵۴ـ ۵۱۵۵، ۵۱۸۱، ۵۱۸۳،
۵۲۱۹، ۵۲۲۷، ۵۴۰۷، ۵۴۶۱، ۵۴۷۴، ۵۵۱۸،
۵۵۳۱، ۵۵۶۹ـ ۵۵۷۰، ۵۵۷۷ـ ۵۵۷۸، ۵۵۸۷،
۵۵۹۶، ۵۶۱۳، ۵۶۱۷ـ ۵۶۱۸، ۵۶۲۰، ۵۶۲۲، ۵۶۳۰،
۵۶۳۲، ۵۶۳۶، ۵۶۵۱، ۵۶۷۴، ۵۶۹۴، ۵۶۹۶،
۵۶۹۹، ۵۷۰۷ـ ۵۷۰۸، ۵۷۲۱، ۵۷۶۰ـ ۵۷۶۱،
۵۷۶۳، ۵۷۷۰، ۵۷۷۶، ۵۸۰۲ـ ۵۸۰۴، ۵۸۰۶،
۵۸۱۰ـ ۵۸۱۱، ۵۸۲۰، ۵۸۲۳، ۵۸۶۴، ۵۸۶۶ـ
۵۸۶۷، ۵۸۶۹ـ ۵۸۷۵، ۵۸۷۷، ۵۸۸۵ـ
۵۸۹۵، ۵۸۹۹، ۵۹۰۲، ۵۹۰۷ـ ۵۹۰۸، ۵۹۱۳ـ
۵۹۱۴، ۵۹۲۴ـ ۵۹۲۷، ۵۹۳۰ـ ۵۹۳۲، ۵۹۳۴ـ
۵۹۳۵، ۵۹۳۹، ۵۹۴۵ـ ۵۹۴۷، ۵۹۵۵، ۵۹۵۹ـ
۵۹۶۱، ۵۹۶۳ـ ۵۹۶۵، ۵۹۶۷ـ ۵۹۷۰، ۵۹۷۷،
۵۹۹۰، ۶۰۱۴، ۶۰۱۶، ۶۰۳۲ـ ۶۰۳۳، ۶۰۳۷، ۶۰۴۱،
۶۰۴۸، ۶۰۵۶، ۶۰۷۳، ۶۰۷۷، ۶۰۸۶، ۶۰۹۳،
۶۰۹۶، ۶۱۰۶، ۶۱۱۷، ۶۱۲۸، ۶۱۵۲، ۶۱۵۵، ۶۱۵۸،
۶۱۶۳ـ ۶۱۶۴، ۶۲۰۹ـ ۶۲۱۴، ۶۲۳۰، ۶۲۳۲ـ ۶۲۳۳،

۶۲۳۵ ـ ۶۲۳۶، ۶۲۳۸ ـ ۶۲۳۹، ۶۲۴۲ ـ ۶۲۴۵،
۶۲۷۲، ۶۲۸۷، ۶۲۹۰ ـ ۶۲۹۱، ۶۲۹۵ ـ ۶۲۹۶، ۶۲۹۹،
۶۳۰۸، ۶۳۱۲، ۶۳۱۶، ۶۳۲۱ ـ ۶۳۲۲، ۶۳۲۶، ۶۳۲۸ ـ
۶۳۲۹، ۶۳۳۳ ـ ۶۳۴۱، ۶۳۵۳، ۶۳۵۶، ۶۳۶۲ ـ
۶۳۶۹، ۶۳۷۵، ۶۳۸۰ ـ ۶۳۸۱، ۶۳۹۸، ۶۴۰۶،
۶۴۰۹، ۶۴۲۵، ۶۴۲۸ ـ ۶۴۲۹، ۶۴۳۳، ۶۴۳۵ ـ
۶۴۳۶، ۶۴۴۰ ـ ۶۴۴۲، ۶۴۴۴، ۶۴۴۶، ۶۴۹۳

لبنان (ن۔۲) ۲۳۳۳، (ن۔۵) ۲۶۸۱، ۲۶۹۹، ۲۷۰۲، (ن۔۶)
۳۲۱۸، ۳۲۲۳ ـ ۳۲۲۴، ۳۲۲۸ ـ ۳۲۲۹، ۳۳۲۵، ۳۹۳۹، ۳۹۴۲
(ج۔۷) ۴۳۲۲، ۴۳۰۶ ـ (ج۔۹) ۵۰۲۰، (ج۔۱۰)
۶۲۰۶ ـ ۶۲۰۸

لچمراب (ن۔۱۰) ۵۸۸۳

لدھیانہ (ن۔۱) ۳۹۵، ۴۰۴، (ج۔۱۰) ۵۹۶۱، ۶۰۰۲

[illegible] شریف (ن۔۶) ۳۷۸۶

لکھنؤ (ن۔۱) ۱۱۰، ۱۱۱، ۲۱۰، ۲۵۲، ۲۹۰، ۳۳۰، ۳۳۳، (ن۔۲)
۷۴۴ ـ ۷۵۲، ۱۰۳۰، (ن۔۳) ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۶۷۵، ۱۷۸۵،
(ن۔۵) ۲۵۷۳ ـ ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، ۲۵۷۹ ـ ۲۵۸۰، ۲۶۳۹،
۲۶۵۶، ۲۷۳۵، ۲۷۹۲، ۲۸۰۶ ـ ۲۸۱۸، ۲۸۸۵، ۳۰۷۲، (ن۔۶)
۳۰۷ ـ ۳۳۰۸، ۳۳۳۵، ۳۳۵۸، ۳۳۸۹، ۳۶۹۸، ۳۹۳۰،
۳۹۵۰، ۳۹۵۳، ۳۹۵۸، ۳۹۶۱، ۳۹۷۰ ـ ۳۹۷۱، (ج۔۸)
۴۸۳۲، ۴۸۵۲، (ج۔۹) ۵۰۲۸، ۵۰۳۸، ۵۰۴۰،
۵۰۴۶، ۵۰۴۹، ۵۰۸۷، ۵۱۱۸ ـ ۵۱۱۹، ۵۱۵۳ ـ
۵۱۵۵، ۵۱۵۹، ۵۱۸۳، ۵۲۲۷، ۵۲۵۴، ۵۲۹۳، ۵۴۱۱،
۵۴۵۴، (ج۔۱۰) ۵۶۰۵، ۵۶۳۲، ۵۸۰۷، ۶۰۵۶

لاھی (ن۔۶) ۳۴۴۱

للیاری (ن۔۶) ۳۵۶۲

للہ شریف (ن۔۶) ۳۷۶۸، ۳۷۷۳، ۳۷۷۹، ۳۷۹۷،

(ج۔۱۰) ۶۰۳۳

لندن (ن۔۱) ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۹۱، ۱۹۲، (ن۔۳) ۱۸۷۴، (ن۔۴)
۲۰۵۹، ۲۲۱۴، ۲۲۴۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۵، ۲۴۵۷، ۲۵۱۳، (ن۔۵)
۲۵۷۴ ـ ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، ۲۵۷۹ ـ ۲۵۸۱، ۲۶۶۳، ۲۷۰۳،
۲۸۲۰، ۲۸۳۵، ۲۸۶۴، ۳۰۴۴، ۳۰۴۴، (ن۔۶) ۳۲۱۸ ـ ۳۲۱۹،
۳۳۵۲، ۳۹۳۸، ۳۹۴۴، ۳۹۵۶، (ج۔۹) ۵۳۴۴، ۵۳۵۹،
۵۴۰۵، (ج۔۱۰) ۵۶۳۱، ۵۶۹۴، ۵۷۸۱، ۶۲۴۲

لنڈی (ن۔۱۰) ۵۸۲۸، ۵۸۶۹

لنکا (ج۔۱۰) ۵۹۱۱

[illegible] (ن۔۱۰) ۶۰۵۹

لواری شریف (ن۔۶) ۳۰۳۷، ۳۰۵۱، ۳۳۵۸، ۳۳۷۶ ـ
۳۳۷۷ ـ ۳۳۷۹، ۳۵۰۳ ـ ۳۵۰۴، ۳۵۰۶ ـ ۳۵۰۸، ۳۵۸۰ ـ
۳۵۸۱، ۳۵۸۶ ـ ۳۵۸۸، ۳۶۲۲ ـ ۳۶۲۳، ۳۶۳۸، ۳۶۶۴،
۳۷۰۴، ۳۷۰۵

لورالائی (ن۔۶) ۳۶۳۶، ۳۷۱۴، ۳۷۱۸، ۳۷۴۲، ۳۷۵۴،
۳۷۶۰، (ج۔۱۰) ۵۹۵۱، ۵۹۵۸

لوہر (ن۔۶) ۳۳۴۱

لونی (ن۔۶) ۳۶۸۵

لونی (ن۔۶) ۳۹۱۸

لیبیا (ن۔۵) ۲۵۱۴، (ن۔۶) ۳۶۶۳، ۳۹۴۱

لیڈن (ن۔۵) ۲۸۴۱، ۲۸۴۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۸، (ج۔۹)
۵۰۲۴

لیسٹر (ج۔۸) ۴۸۳۳

لیہ (ن۔۶) ۳۷۹۵، (ج۔۱۰) ۵۸۹۷، ۵۹۰۲، ۵۹۰۸،
۵۹۵۷

م

ماتلی: (ج-۶)۳۴۴۲

ماچھی: (ج-۱۰)۵۹۰۹

مارھرہ شریف: (ج-۵)۲۸۷۹

ماڑی کنجور: (ج-۶)۳۷۹۰

ماشوگر: (ج-۶)۳۹۰۶، (ج-۱۰)۵۸۶۹

مالکی (ج-۹)۵۴۸۳

مالوہ: (ج-۳)۱۸۳۹، (ج-۴)۱۹۸۲، ۲۰۴۶، ۲۱۴۶، ۲۱۷۹،
(ج-۸) ۴۵۶۲، (ج-۹) ۵۰۹۴، (ج-۹) ۵۵۱۳،
(ج-۱۰)۵۶۴۴، ۵۶۸۴

مانچسٹر (ج-۲)۱۱۹۵، ۱۲۴۵

مانڈو: (ج-۱)۳۱۰، (ج-۵)۲۶۰۹، (ج-۱۰)۶۱۱۶

مانزیال: (ج-۹)۵۳۸۳

مانسہرہ: (ج-۶) ۳۸۱۹، (ج-۱۰) ۵۸۷۸، ۵۸۸۱،
۵۸۸۴-۵۸۸۵، ۵۹۴۴، ۶۴۳۴

مانک پور: (ج-۴)۲۳۹۰، (ج-۹)۵۰۲۴، ۵۱۲۷

مانکی شریف: (ج-۴)۲۲۰۰، (ج-۶)۳۸۶۶

مانگل: (ج-۱۰)۵۸۷۸

ماوراء النہر: (ج-۲)۵۰۹، ۶۷۸، ۶۱۷، (ج-۴)۱۹۵۱، ۱۹۸۶،
۲۲۱۱، ۲۲۵۰، ۲۲۷۳، ۲۲۸۲، ۲۳۶۵، ۲۶۰۱، (ج-۵) ۲۶۰۲، ۰،
۲۶۴۴، ۲۶۹۲، ۲۸۱۷، (ج-۶) ۳۳۴۴، ۳۳۴۶، ۳۸۶۵،
(ج-۷) ۴۰۳۶، ۴۰۵۳، ۴۰۷۸، ۴۰۸۹، (ج-۸)
۴۵۱۳، ۴۵۶۰، ۴۵۷۵، ۴۸۳۲، ۴۹۴۷، (ج-۹)
۵۰۶۱، ۵۲۳۰، ۵۲۵۰-۵۲۵۱ ۵۳۸۷، ۵۴۷۰،
۵۴۹۹، ۵۵۱۰، ۵۵۱۷، (ج-۱۰) ۵۶۳۹، ۵۶۷۰،

۵۷۵۶، ۵۸۷۲

ماہی سیال: (ج-۶)۳۷۹۰

متحدہ امریکہ: (ج-۸)۴۵۰۱، (ج-۹)۵۰۱۳

متحدہ عرب امارات: (ج-۴)۲۵۱۴

متعلوی: (ج-۶)۳۴۶۹، ۳۵۰۰

متھرا: (ج-۴)۲۱۵۹

مثہ مغل خیل: (ج-۶)۳۸۷۰، ۳۸۹۶، (ج-۱۰)۵۸۷۰

مٹھی: (ج-۶)۳۶۳۶-۳۶۳۷، ۳۶۴۳

مٹیاری: (ج-۶)۳۵۰۰، ۳۵۳۰-۳۵۳۱، ۳۵۳۳، ۳۵۳۹،
(ج-۸)۴۸۷۰

مثلث میان مکہ و مدینہ: (ج-۸)۴۸۶۵

مجاہد آباد: (ج-۹)۴۹۹۵

مجیٹھہ: (ج-۱۰)۵۹۶۹-۵۹۷۱، ۵۹۷۸

محسن آباد: (ج-۶)۳۷۴۲، (ج-۱۰)۵۹۵۸

محمود کامہ: (ج-۱۰)۵۸۶۸، ۵۸۹۱

مدائن (ج-۴)۲۲۴۳، ۲۲۵۶

مدراس: (ج-۴)۲۴۹۱، (ج-۵)۲۶۹۵، ۲۸۵۴، (ج-۶)
۳۹۶۰، ۳۹۶۹

مدینہ منورہ: (ج-۱)۶، ۴۲، ۵۳، ۷۸، ۱۰۱، ۱۰۷، ۱۲۱، ۱۴۸، ۱۷۳،
۲۱۸، ۲۵۴، ۲۷۰، ۴۶۳، (ج-۲)۶۹۴، ۷۸۸، ۸۰۲، ۱۱۵۶، ۱۱۷۷،
(ج-۳) ۱۲۷۵، ۱۴۹۷، ۱۵۵۳، ۱۵۷۹، ۱۶۰۰، ۱۶۶۵، ۱۷۷۶،
(ج-۴) ۱۹۰۴، ۱۹۸۴، ۲۲۴۲-۲۲۴۴، ۲۲۵۵-۲۲۵۷، ۲۲۷۸،
۲۳۱۶، ۲۳۷۰، ۲۳۳۶، ۲۳۵۱، ۲۳۸۷، ۲۴۹۱، ۲۵۰۷، ۲۵۱۰،
(ج-۵) ۲۵۷۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۶۰۵، ۲۶۱۳، ۲۶۶۵، ۲۶۷۶،
۲۶۷۹، ۲۶۸۱، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۷-۲۶۹۰، ۲۶۹۲، ۲۶۹۴،

۲۶۹۵، ـ۲۶۹۶، ۲۷۰۰، ۲۷۰۳، ۲۷۹۹، ۲۹۰۵، ۲۹۱۵، ۲۹۱۹، (ن-۶) ۳۲۰۲ـ۳۲۰۳، ۳۲۰۶، ۳۲۱۹، ۳۲۲۹، ۳۲۴۲، ۳۲۵۹، ۳۳۱۵ـ۳۳۱۷، ۳۳۶۳، ۳۳۶۵، ۳۳۷۷، ۳۴۱۶، ۳۴۲۵، ۳۴۳۷، ۳۴۴۰، ۳۴۴۶، ۳۴۷۵، ۳۴۸۰، ۳۴۹۱، ۳۵۰۰، ۳۵۳۱، ۳۵۳۶، ۳۵۹۳ـ۳۵۹۵، ۳۶۰۸، ۳۶۲۱ـ۳۶۲۲، ۳۶۲۸، ۳۶۴۰، ۳۶۵۴، ۳۶۶۴، ۳۷۳۰، ۳۷۳۹، ۳۷۴۱، ۳۷۴۴، ۳۷۵۵ـ۳۷۵۶، ۳۷۶۵ـ۳۷۶۶، ۳۷۷۲، ۳۷۹۱، ۳۸۱۰، ۳۸۳۸، ۳۸۵۲، ۳۸۵۹، ۳۸۶۳ـ۳۸۸۳، ۳۸۸۶، ۳۹۰۲، ۳۹۱۵، ۳۹۲۱، ۳۹۲۴، ۳۹۵۸، (ج ۷) ۴۰۰۳، ۴۰۱۳، ۴۰۲۳ـ۴۰۲۴، ۴۰۸۵ـ۴۰۸۶، ۴۲۰۰، ۴۲۰۸، (ج-۸) ۴۶۰۲، ۴۷۰۸، ۴۸۶۵، ۴۸۶۷، (ج-۹) ۵۰۲۱، ۵۱۵۶، ۵۱۸۷، ۵۲۰۷، ۵۳۴۱، ۵۳۵۰، ۵۵۱۳، ۵۵۱۹، ۵۵۲۶، ۵۵۳۰، ۵۵۴۶، ۵۵۴۷، (ج-۱۰) ۵۵۹۰، ۵۵۹۸، ۵۶۰۵، ۵۶۲۷، ۵۶۲۹، ۵۶۹۲، ۵۷۵۸، ۵۷۶۰ـ۵۷۶۲، ۵۷۹۱، ۵۸۰۹ـ۵۸۱۰، ۵۸۷۵، ۵۹۳۲، ۵۹۴۰، ۵۹۵۶، ۵۹۹۱، ۶۰۱۸، ۶۰۵۲، ۶۰۵۶، ۶۰۷۷، ۶۱۱۲، ۶۱۲۰، ۶۱۶۲، ۶۲۶۶، ۶۳۹۴

مراد آباد (ن-۲) ۳۹۷، ۲۴۳۶، (ن ۶) ۳۹۶۸، (ج-۱۰) ۵۸۰۵، ۵۸۰۷، ۵۹۲۵، ۶۰۵۶، ۶۱۲۳، ۶۲۴۳

مراکش (ن-۵) ۲۶۸۰، ۲۶۸۵، ۲۶۹۳، ۳۱۷۹، (ن-۶) ۳۱۹۹، ۳۲۱۱ـ۳۲۱۲، ۳۲۲۹

مردان (ن-۱) ۲۸۸، (ن-۶) ۳۷۸۳، ۳۸۴۳، ۳۸۹۶، ۳۸۹۹، (ج-۱۰) ۵۸۷۸، ۵۸۸۴، ۵۸۸۷

مرسیہ (ج-۹) ۵۲۷۰

مرشد آباد: (ن-۶) ۳۸۸۵

مرغز: (ج-۱۰) ۵۸۷۷ـ۵۸۷۸

مرو (ہمدان) (ن-۳) ۲۲۳۶، ۲۲۵۹

مری: (ن-۶) ۳۵۴۸، ۳۷۷۲، ۳۸۱۱، ۳۸۳۵، ۳۹۲۴، (ج-۱۰) ۵۹۴۴ـ۵۹۴۵

مست: (ن-۵) ۲۶۹۱

مستال (ج-۱۰) ۵۹۴۳

مستونگ (ن-۶) ۳۷۲۷ـ ۳۷۲۸، ۳۷۳۰ـ ۳۷۳۱ـ ۳۷۳۲، ۳۷۴۷، ۳۷۵۱، (ج-۱۰) ۵۹۵۳، ۵۹۵۶، ۵۹۵۸ـ۵۹۵۹

مسجد اقصیٰ (ن-۶) ۳۷۶۰

مسجد پل پختہ (ن-۶) ۳۸۶۵

مسجد حرام (ن-۶) ۳۹۳۴

مسجد خوردہ فروشاں (ن-۶) ۳۸۶۰

مسجد شاہ ولایت (ن-۶) ۳۷۹۶

مسجد شیخاں (ن-۶) ۳۸۵۱

مسجد موچی لڑہ: (ن-۶) ۳۸۶۵

مسجد مہابت خاں (ن-۶) ۳۸۴۳ـ۳۸۴۴، ۳۸۵۴، ۳۹۰۷

مسجد نبوی (ن-۶) ۳۷۴۱، ۳۸۳۹، ۳۹۳۴

مسجد نگین (ن-۶) ۳۸۶۴

مسقط: (ن-۶) ۳۸۹۱، (ج-۱۰) ۶۰۰۲، ۶۳۳۱

مسکین پور: (ج-۱۰) ۶۰۴۵، ۶۰۵۲، ۶۰۵۵، ۶۰۶۰، ۶۰۶۹

مشرقی پاکستان: (ن-۶) ۳۸۵۰

مشرقی پنجاب: (ن-۲) ۱۳۴۵، (ن-۳) ۲۳۵۲ـ۲۳۵۶، ۲۵۱۲، (ن-۶) ۳۶۲۴، ۳۶۳۵، ۳۷۷۹، ۳۷۹۰، ۳۹۳۱، (ج-۸) ۴۵۱۰، (ج-۹) ۵۰۲۹، ۵۰۴۳، (ج-۱۰) ۵۶۳۵،

۵۶۳۹، ۵۶۷۵، ۵۷۷۷، ۵۶۸۹

مشرقی عراق: (ج_۹) ۵۳۱۲، ۵۳۱۳

مشنیٰ: (ج_۱۰) ۵۸۷۴

مشہد: ۲۲۷، ۴۲۷ (ج_۳) ۱۸۷۲، (ج_۴) ۲۲۳۵، (ج_۸) ۴۵۱۳، (ج_۹) ۵۳۹۹، (ج_۱۰) ۵۶۷۰، ۵۸۰۱، ۵۹۵۷

مصر: (ج_۲) ۱۱۱۲، (ج_۴) ۲۰۵۰، ۲۴۸۶، ۲۵۱۴، (ج_۵) ۲۵۹۸، ۲۶۷۴، ۲۶۷۶، ۲۶۷۸، ۲۶۸۶_ ۲۶۸۰، ۲۷۶۱، ۲۸۰۴، ۲۸۴۱، ۲۸۵۹، ۳۰۲۲، ۳۰۲۹، ۳۰۷۲، (ج_۶) ۳۱۲۳، ۳۲۰۶_ ۳۲۱۰، ۳۲۱۴_ ۳۲۱۶، ۳۲۱۸_ ۳۲۱۹، ۳۲۲۶، ۳۲۳۰_ ۳۲۳۱، ۳۲۳۸، ۳۲۳۵_ ۳۲۴۶، ۳۲۵۱، ۳۲۵۹، ۳۲۶۱، ۳۲۷۲، ۳۲۷۸، ۳۳۰۴، ۳۶۲۱، ۳۶۴۲، ۳۶۸۳، ۳۷۶۰، ۳۹۳۰، ۳۹۵۱، ۳۹۵۷، (ج_۷) ۴۰۵۳، ۴۰۰۶، ۴۱۵۴، ۴۲۶۲، ۴۲۶۸، ۴۳۲۵، ۴۳۶۴، ۴۳۸۵، ۴۳۹۵، ۴۴۱۳، (ج_۸) ۴۹۰۶، ۴۹۴۸، (ج_۹) ۵۲۵۴، ۵۲۶۴، ۵۳۶۷، (ج_۱۰) ۵۶۳۲، ۵۶۴۵، ۵۶۶۸، ۵۶۹۵، ۵۷۷۷، ۵۷۷۹، ۵۹۴۰، ۵۹۴۹، ۵۹۵۶، ۶۳۷۹

مصطفیٰ آباد: (ج_۶) ۳۳۶۳، ۳۷۹۴

مظفر گڑھ: (ج_۵) ۲۶۵۰، (ج_۶) ۳۷۹۵، ۳۹۴۹، (ج_۱۰) ۶۰۴۵، ۶۰۴۹، ۶۰۵۲، ۶۰۵۶، ۶۰۶۰، ۶۰۶۷، ۶۰۶۹

مظفر نگر: (ج_۸) ۴۹۴۸

مغربی پاکستان: (ج_۶) ۳۸۵۰، ۳۹۳۲

مغل کوٹ: (ج_۶) ۳۹۱۴

مکان شریف (ضلع گورداسپور): (ج_۶) ۳۳۶۸، ۳۳۷۲، ۳۷۶۶_ ۳۷۶۷، ۳۷۷۹، (ج_۸) ۴۸۶۸، (ج_۱۰) ۵۹۳۷

مکران: (ج_۶) ۳۴۳۵، ۳۵۵۶، ۳۶۶۷، ۳۷۳۳

مکلی: (ج_۶) ۳۴۳۷، ۳۴۵۹_ ۳۴۶۰، ۳۴۷۲، ۳۴۷۴، ۳۵۷۷_ ۳۵۷۸، ۳۶۵۵، ۳۶۵۹، ۳۷۰۰

مکھڑ: (ج_۱۰) ۵۹۴۳

مکۃ المکرمہ: (ج_۱) ۵۵، ۷۸، ۸۶، ۸۸، ۹۹، ۱۴۷، ۲۰۶، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۲، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۶، ۴۵۸، (ج_۲) ۱_ ۶، ۷۳۰، ۷۳۳، ۸۰۲، (ج_۳) ۱۳۶۳، ۱۳۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۸۴، ۱۶۹۲، (ج_۴) ۱۹۸۰، ۱۹۸۲_ ۱۹۸۳، ۱۹۹۱، ۲۰۹۸، ۲۱۰۸، ۲۱۹۶، ۲۲۲۳، ۲۲۴۳، ۲۲۵۵_ ۲۲۵۶، ۲۲۹۵، ۲۳۷۰، ۲۴۰۲، ۲۴۵۳، ۲۴۸۷، (ج_۵) ۲۵۷۰، ۲۶۱۱، ۲۶۲۰، ۲۶۴۵، ۲۶۷۴، ۲۶۷۶_ ۲۶۷۸، ۲۶۸۴، ۲۶۸۷_ ۲۶۹۳، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۷۶۵، ۲۸۰۴، ۲۸۳۳، ۲۸۴۲، ۲۹۱۵، ۳۰۵۳، (ج_۶) ۳۱۹۹_ ۳۲۰۲، ۳۲۰۶، ۳۲۱۳_ ۳۲۱۶، ۳۲۱۸، ۳۲۲۹، ۳۲۳۱، ۳۳۱۵، ۳۳۱۸، ۳۳۲۴، ۳۳۴۹، ۳۳۵۹، ۳۳۶۵، ۳۴۲۹، ۳۴۷۷، ۳۵۰۰، ۳۵۷۹_ ۳۵۸۰، ۳۵۹۸، ۳۷۹۶، ۳۷۳۹، ۳۷۵۵، ۳۷۶۰، ۳۸۴۲، ۳۸۸۳، ۳۸۹۱، ۳۹۲۴، ۳۹۳۹_ ۳۹۴۰، ۳۹۵۳_ ۳۹۵۵، ۳۹۵۷، ۳۹۶۴، ۳۹۶۶، ۳۹۶۸_ ۳۹۶۹، ۳۹۷۲، (ج_۷) ۴۰۲۰_ ۴۰۲۱، ۴۰۲۴، ۴۰۸۰، (ج_۸) ۴۵۷۶، ۴۵۹۷، ۴۶۰۲_ ۴۶۰۳، ۴۶۵۰، ۴۷۵۳، ۴۸۳۳، ۴۹۰۷، ۴۹۱۰، (ج_۹) ۵۰۶۷، ۵۰۷۰، ۵۱۳۳، ۵۱۸۷، ۵۲۰۷، ۵۳۳۵، ۵۳۴۱، ۵۴۲۱، ۵۵۱۹، ۵۵۲۶، ۵۵۴۶_ ۵۵۴۷، (ج_۱۰) ۵۶۲۷، ۵۶۳۰، ۵۷۵۷، ۵۷۶۰_ ۵۷۶۲، ۵۷۹۱، ۵۶۹۵، ۵۷۹۷، ۵۷۹۹، ۵۹۲۵، ۵۹۹۱، ۶۱۶۳، ۶۳۹۴، ۶۳۷۹

ملاں بہادر گڑھی: (ج_۱۰) ۵۹۳۷

ملاں منصور: (ج_۱۰) ۵۸۷۴

ملائشیا (ن۔۲)۷۲۸، (ن۔۶)۳۲۳۶، ۳۲۴۷، (ج۔۱۰)۶۴۳۱

ملایا (ن۔۵)۲۵۶۶

ملتان (ن۔۱) ۴۵۹، (ن۔۲) ۶۶۳، ۱۲۴۷، (ن۔۳) ۱۹۴۲، (ن۔۴) ۲۰۴۶ ۔ ۲۰۴۸، ۲۰۵۰، ۲۰۶۲ ۔ ۲۰۶۳، ۲۰۷۹، ۲۰۸۵ ۔ ۲۰۹۸، ۲۲۰۰، ۲۳۹۷، ۲۴۸۶، (ن۔۵) ۲۶۹۲، (ن۔۶) ۳۳۶۹، ۳۴۵۲، ۳۴۶۳، ۳۴۶۶، ۳۵۹۱، ۳۶۲۷ ۔ ۳۷۷۰، ۳۷۹۳ ۔ ۳۷۹۵، ۳۷۹۹، ۳۹۴۰، ۳۸۶۹، ۴۰۷۲، (ن۔۷) ۴۲۴۹، ۴۲۶۳، ۴۲۷۷، ۴۳۳۵، ۴۳۵۱ ۔ ۴۳۵۲، ۴۴۰۰، ۴۴۲۷، (ج۔۸) ۴۸۷۰، (ج۔۱۰) ۵۶۴۳، ۵۸۲۳، ۵۸۹۴، ۵۹۰۷، ۵۹۳۵، ۵۹۶۳، ۶۰۰۲، ۶۰۱۳، ۶۰۱۷، ۶۰۲۵، ۶۰۳۱، ۶۰۵۹، ۶۰۶۷ ۔ ۶۰۶۸، ۶۰۹۰، ۶۳۰۷، ۶۴۴۳

ملغان (ن۔۴)۲۰۴۶، ۲۰۶۳

ملک پور (ج۔۱۰)۶۰۰۲

ملک شاہو (ن۔۶)۳۶۰۴

ملوال (ج۔۱۰)۶۰۰۲

منڈوونہ (ج۔۱۰)۵۸۷۴

منڈی بہاءالدین: (ج۔۱۰)۵۹۸۰

منڈی گوبندگڑھ: (ن۔۱)۴۰۴

منزلہ: (ن۔۵)۲۶۹۱

منگل کوٹ: (ن۔۴)۲۳۷۷، ۲۴۳۷، (ج۔۸)۴۸۶۷

منگلور: (ن۔۴)۲۰۵۴

مودو: (ن۔۴)۲۳۷۰

موسیٰ پور: (ن۔۶)۳۷۸۸

موسیٰ خیل: (ن۔۶)۳۷۴۲، (ج۔۱۰)۵۹۵۷ ۔ ۵۹۵۸

موسیٰ زئی: (ن۔۱) ۳۵، (ن۔۵) ۳۱۱۹، (ن۔۶) ۳۷۸۲ ۔ ۳۷۸۳، ۳۷۹۵، ۳۸۵۲ ۔ ۳۸۵۳، ۳۸۸۵ ۔ ۳۸۸۷، ۳۹۱۰، ۳۹۱۴ ۔ ۳۹۱۵، ۳۹۱۸، ۳۹۲۰ ۔ ۳۹۲۱، ۳۹۷۰، (ج۔۷) ۴۰۱۰، (ج۔۸) ۴۵۰۱، ۴۸۶۸، (ج۔۹) ۵۰۱۳، (ج۔۱۰) ۵۶۱۶، ۵۸۸۲ ۔ ۵۸۸۳، ۵۸۹۴، ۵۹۰۲، ۵۹۰۴، ۵۹۴۲ ۔ ۵۹۴۳، ۶۰۴۳ ۔ ۶۰۴۴، ۶۰۵۶، ۶۰۶۹، ۶۱۰۷ ۔ ۶۱۰۸، ۶۱۶۳، ۶۲۲۰، ۶۳۷۱

موصل (ن۔۶)۳۸۸۴

موہل (ن۔۵)۲۶۸۸

مونگھر (ج۔۱۰)۵۹۵۳

موہڑی شریف (ن۔۶) ۳۷۵۳، ۳۷۷۵، ۳۷۷۹، (ج۔۱۰)۵۹۴۰

موہڑہ شریف: (ن۔۶)۳۴۹۵، ۳۸۵۹، ۳۷۷۲، ۳۷۷۹، ۳۸۰۷، ۳۸۱۰ ۔ ۳۸۱۱، ۳۸۳۵، ۳۹۲۴، (ج۔۸) ۴۸۶۹، (ج۔۱۰)۵۹۴۴ ۔ ۵۹۴۵، ۵۹۵۷، ۶۰۰۲

مہاباد: (ن۔۳)۲۵۱۰

مہاراشٹر: (ن۔۶)۳۴۱۱، ۳۵۷۲، ۳۹۳۶

مہارشریف (سیالکوٹ): (ن۔۲)۴۹۵

مھوچھاؤنی: (ج۔۱۰)۵۸۰۷

میاٹلی: (ن۔۶)۳۳۵۷

میانوالی: (ن۔۴) ۲۵۱۳، (ن۔۶) ۳۷۹۱ ۔ ۳۷۹۲، ۳۷۹۵، ۳۸۸۶، (ج۔۱۰) ۵۸۹۴، ۵۸۹۷، ۵۸۹۹، ۶۰۴۴، ۶۰۴۳

میانی: (ن۔۶)۳۷۶۶، ۳۷۶۸، ۳۷۸۶

میاں وڈا: (ج۔۱۰)۵۹۰۳

میبل شریف: (ن۔۶)۳۷۹۱ ۔ ۳۷۹۳

میتراں والی: (ج۔۱۰) ۵۹۳۷، ۵۹۳۹

میر پور خاص: (ج۔۵) ۲۸۴۳، (ج۔۶) ۳۴۲۵، ۳۶۳۶، (ج۔۹) ۵۵۷۳، (ج۔۱۰) ۶۳۵۶

میر پور ساکرو: (ج۔۶) ۳۴۱۵

میر پور ماتھیلہ: (ج۔۶) ۳۵۷۰

میر پور (آزاد کشمیر): (ج۔۶) ۳۸۰۵، ۳۸۰۸، ۳۸۱۸، ۳۸۲۱، (ج۔۱۰) ۵۸۸۵

میرٹھ: (ج۔۱) ۲۹۶، (ج۔۶) ۳۷۵۸، (ج۔۱۰) ۵۶۴۴

میرو خان: (ج۔۶) ۳۷۳۵

میسور: (ج۔۴) ۲۱۹۰۔۲۱۹۱

میل: (ج۔۶) ۳۴۷۸، ۳۴۸۷

میواڑ: (ج۔۱۰) ۵۶۴۵

میہڑ: (ج۔۶) ۳۴۴۷، ۳۶۹۶

ن

نابلس: (ج۔۶) ۳۲۰۸

نابھہ: (ج۔۱) ۴۰۳

نارووال: (ج۔۲) ۱۲۴۴، (ج۔۶) ۳۷۷۱، ۳۷۸۰، ۵۸۰۷، ۵۹۷۵، ۶۴۴۳

ناگپور: (ج۔۶) ۳۶۸۵

ناوہ ترکیاں: (ج۔۶) ۳۹۱۴

نبور: (ج۔۱۰) ۵۷۶۱، ۵۸۶۵، ۵۸۶۷

نتھیال شریف: (ج۔۱۰) ۵۹۹۶، ۶۰۰۱

نجد: (ج۔۶) ۳۸۳۷، ۳۸۳۹

نجف اشرف: (ج۔۶) ۳۷۶۰، ۳۸۸۴

نربدہ: (ج۔۱۰) ۵۷۵۷

نسف: (ج۔۱) ۲۲۷، (ج۔۷) ۴۰۹۴۔۴۰۹۵

نصرپور: (ج۔۶) ۳۴۴۷

نصیر آباد: (ج۔۱) ۲۸۲، ۲۸۳

نکودر: (ج۔۶) ۳۹۳۱

نگرکوٹ: (ج۔۴) ۲۱۲۴، (ج۔۹) ۵۴۱۶۔۵۴۱۷، ۵۴۲۲

نگرہار: (ج۔۶) ۳۸۹۶

ننگر ٹھٹھہ: (ج۔۶) ۳۵۷۶

ننگرہار: (ج۔۵) ۲۶۶۸، (ج۔۹) ۵۵۲۷، (ج۔۱۰) ۵۸۶۸

نواب شاہ: (ج۔۶) ۳۴۴۱، ۳۵۳۲، ۳۶۲۸، ۳۶۹۴، ۳۶۹۶، ۳۷۹۰

نواپس: (ج۔۶) ۳۷۲۳

نواں پنڈ: (ج۔۶) ۳۸۰۲

نوچغانیاں: (ج۔۸) ۴۸۶۶

نوح: (ج۔۶) ۳۳۸۱

نورآباد: (ج۔۷) ۴۴۷۳

نورپور نورنگا: (ج۔۱۰) ۶۰۸۶

نورمحل اُچ: (ج۔۹) ۵۰۱۰، (ج۔۱۰) ۵۸۸۰، ۶۱۲۵

نوشارہ تھل کلاں: (ج۔۱۰) ۵۹۰۸

نوشہرو فیروز: (ج۔۶) ۳۴۴۱، ۳۴۸۵، (ج۔۱۰) ۶۰۶۷۔۶۰۶۸

نوشہرہ: (ج۔۶) ۳۴۹۵، ۳۹۱۰، (ج۔۱۰) ۵۸۶۵، ۵۸۶۹۔۵۸۷۳، ۵۸۷۶، ۵۸۸۷، ۵۹۳۰، ۵۹۳۳

نول کشور: (ن_۳)۱۷۸۵
نوی کلی: (ن_۶)۳۸۳۱
نئی دہلی: (ج_۹)۵۰۱۵، ۵۰۲۷
نیانہ: (ن_۴)۲۰۴۹
نیپال: (ن_۴)۲۰۵۶
نیہ یاں شریف (ن_۲) ۱۲۴۷، (ن_۶) ۳۷۷۲، ۳۸۰۵،
۳۸۰۸_۳۸۱۰، ۳۸۱۲، ۳۸۱۴_۳۸۱۵، ۳۸۲۴، ۳۹۲۴، (ج_۸)
۴۸۷۰
نیشاپور (ج_۱۰)۵۶۹۵
نیاب (سندھ) (ن_۴)۲۰۴۸
نیوزی لینڈ (ج_۸)۴۶۷۹، ۴۹۰۷، (ج_۱۰)۵۶۳۰
نیویارک (ن_۱) ۳، ۴۲، ۹۶، ۱۹۲، (ن_۵) ۲۵۳۱، ۲۸۴۱_
۲۸۴۲، (ج_۷) ۳۹۸۷، (ج_۹)۴۹۹۵

و

وارو (ج_۱۰)۶۰۶۹
واشنگٹن: (ن_۵)۲۵۷۶، ۲۵۷۹_۲۵۸۰، ۲۸۴۰، ۲۸۴۳،
(ن_۶)۳۲۵۰
والانوا: (ن_۴)۲۲۱۵
واں بھچراں: (ج_۱۰)۵۸۹۹
واوگارڈن: (ج_۱۰)۵۹۳۲
واہگہ (ن_۶)۳۵۹۵، (ج_۸)۴۸۶۶
وخش: (ج_۸)۴۸۶۶
ودربھ: (ن_۶)۳۴۱۱
وزیر آباد: (ن_۶) ۳۷۰۳، ۳۷۸۰، ۳۹۰۶، (ج_۱۰)
۵۸۶۸، ۵۸۸۸، ۶۰۱۳
وسط ایشیاء: (ج_۹)۵۰۴۷
وسین: (ن_۶)۳۴۴۱
وبھڑ شریف: (ن_۶)۳۶۶۸، ۳۶۹۶_۳۶۹۷

ہ

ہالینڈ (ج_۱۰)۵۶۳۰
ہارون آباد: (ن_۶)۳۷۹۰
ہالا: (ن_۶)۳۴۴۱
ہالاکنڈی: (ن_۶)۳۴۳۵
ہالینڈ: (ن_۵)۲۸۴۱_۲۸۴۳، (ن_۶)۳۶۴۲
ہڈاخیل: (ج_۱۰)۵۸۶۷
ہریانہ: (ج_۱۰)۵۷۷۷
ہرات: (ن_۱)۲۲۶، (ن_۴)۲۲۶۲، (ن_۶)۳۸۴۱، ۳۸۴۷،
۳۸۷۶_۳۸۷۷، ۳۹۱۷، (ج_۷)۴۰۶۱، ۴۰۶۴، (ج_۸)
۴۵۱۳، ۴۸۶۶، (ج_۱۰)۵۸۴۸_۵۸۴۹، ۵۹۲۸
ہری پور: (ن_۶) ۳۷۴۷، ۳۸۴۶، (ج_۱۰) ۵۹۴۷،
۵۹۵۳، ۶۴۳۴
ہریانہ: (ن_۶)۳۸۱۶
ہزارہ: (ن_۶)۳۷۴۷، ۳۸۷۴، ۳۹۱۱، (ج_۱۰)۵۸۷۸،
۵۸۸۱، ۵۸۸۴_۵۸۸۵، ۶۰۰۱
ہشت نگر: (ج_۱۰)۵۸۷۱
ہل کوٹ: (ج_۱۰)۵۸۸۴
ہلقو: (ج_۸)۴۸۶۶
ہلمند وارغنداب: (ج_۱۰)۵۹۵۱

ہمدان: (ج_۴) ۲۲۳۶، ۲۲۵۹، ۲۵۰۴؛ (ج_۱۰) ۵۹۴۱

ہندوستان: (ج_۲) ۴۹۸، ۵۰۳_۵۰۴، ۶۴۷، ۶۷۸، ۷۲۸، ۷۷۷، ۹۲۲، ۹۸۴، ۹۹۰، ۱۱۰۱، ۱۱۱۲، ۱۱۴۳، ۱۲۱۲، ۱۲۴۰، ۱۲۴۶، ۱۲۵۱_۱۲۵۳، (ج_۴) ۱۹۰۹، ۱۹۱۱، ۱۹۱۶، ۱۹۲۱، ۱۹۲۶_۱۹۲۸، ۱۹۴۵_۱۹۴۸، ۱۹۵۱، ۱۹۵۵، ۱۹۶۲، ۱۹۸۰، ۱۹۸۲، ۱۹۸۹، ۲۰۰۲_۲۰۰۳، ۲۰۰۶_۲۰۰۷، ۲۰۱۰، ۲۰۱۷، ۲۰۲۳، ۲۰۴۵_۲۰۴۶، ۲۰۴۸_۲۰۵۳، ۲۰۵۶، ۲۰۶۲_۲۰۶۵، ۲۰۶۷، ۲۰۷۲_۲۰۷۴، ۲۰۷۹_۲۰۸۳، ۲۰۸۵، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۵، ۲۰۹۹، ۲۱۰۵، ۲۱۰۹، ۲۱۱۱، ۲۱۱۳_۲۱۱۴، ۲۱۱۹، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۴۶، ۲۱۷۴_۲۱۷۵، ۲۱۸۰، ۲۱۸۵، ۲۱۸۷_۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۲۱۱، ۲۲۱۳_۲۲۱۶، ۲۲۱۸، ۲۲۲۱، ۲۲۲۵، ۲۲۶۱، ۲۲۶۹، ۲۲۷۲، ۲۲۷۴، ۲۲۸۶، ۲۲۸۹، ۲۳۵۲_۲۳۵۶، ۲۳۶۵، ۲۳۷۴، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۴، ۲۳۹۶، ۲۴۰۸، ۲۴۲۰، ۲۴۴۳، ۲۴۵۱، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۷۶، ۲۴۸۵، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۵۱۴، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۲، (ج_۵) ۲۵۳۱، ۲۵۴۷، ۲۵۵۳_۲۵۵۵، ۲۵۵۹_۲۵۶۰، ۲۵۶۴_۲۵۶۵، ۲۵۶۷_۲۵۶۸_۲۵۷۰، ۲۵۷۲_۲۵۷۷، ۲۵۷۹_۲۵۸۱، ۲۵۹۵_۲۵۹۶، ۲۶۰۳، ۲۶۱۳، ۲۶۱۶، ۲۶۲۳، ۲۶۴۳_۲۶۴۴، ۲۶۵۱_۲۶۵۲، ۲۶۶۶، ۲۶۷۳، ۲۶۷۹_۲۶۸۰، ۲۶۸۴_۲۶۸۵، ۲۶۸۷، ۲۶۹۵_۲۶۹۶، ۲۷۱۰، ۲۷۱۲_۲۷۱۳، ۲۷۲۰، ۲۷۲۳، ۲۷۲[illegible]، ۲۷۵۸، ۲۷۶۱، ۲۷۶۵_۲۷۶۷، ۲۷۶۹، ۲۷۸۲، ۲۷۸۸_۲۷۸۹، ۲۷۹۱، ۲۷۹۳، ۲۷۹۵_۲۷۹۶، ۲۷۹۹، ۲۸۰۳، ۲۸۱۰_۲۸۱۱، ۲۸۱۵، ۲۸۱۷_۲۸۱۹، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۳_۲۸۳۶، ۲۸۳۸، ۲۸۴۰، ۲۸۴۳، ۲۸۴۵_۲۸۴۶، ۲۸۵۹، ۲۸۷۴، ۲۸۸۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۵_۲۸۹۶، ۲۹۰۶، ۲۹۰۹_۲۹۱۱، ۲۹۱۶، ۲۹۲۰، ۲۹۲۳، ۲۹۲۶_۲۹۲۷، ۲۹۲۹، ۲۹۳۸، ۲۹۴۴، ۲۹۴۹، ۲۹۶۰، ۳۰۱۹_۳۰۲۰، ۳۰۲۶_۳۰۲۷، ۳۰۳۲، ۳۰۳۵_۳۰۳۶، ۳۰۳۹، ۳۰۴۳، ۳۰۵۴، ۳۰۹۰، ۳۱۱۳_۳۱۱۶، ۳۱۱۸، (ج_۶) ۳۲۰۴_۳۲۰۵، ۳۲۰۷_۳۲۰۸، ۳۲۱۲، ۳۲۲۵، ۳۲۲۹، ۳۲۳۸، ۳۲۴۶، ۳۲۷۶، ۳۲۷۸، ۳۳۰۸، ۳۳۱۴، ۳۳۲۳، ۳۳۲۵، ۳۳۳۱، ۳۳۳۷، ۳۳۴۲، ۳۳۴۴، ۳۳۴۹_۳۳۵۱، ۳۳۵۹، ۳۳۶۵، ۳۳۶۸، ۳۳۷۳، ۳۳۷۷، ۳۳۸۶، ۳۳۸۹_۳۳۹۰، ۳۳۹۳_۳۳۹۵، ۳۳۹۸_۳۴۰۵، ۳۴۰۸، ۳۴۱۰، ۳۴۱۲، ۳۴۱۵_۳۴۱۷، ۳۴۶۶، ۳۴۷۷، ۳۴۸۴، ۳۴۸۹، ۳۵۲۶، ۳۵۳۳، ۳۵۳۶_۳۵۳۷، ۳۵۴۲_۳۵۴۴، ۳۵۴۸_۳۵۵۱، ۳۵۵۵، ۳۵۷۳_۳۵۷۴، ۳۵۹۱، ۳۵۹۴_۳۵۹۵، ۳۶۰۰_۳۶۰۲، ۳۶۰۹_۳۶۱۱، ۳۶۱۴، ۳۶۲۳_۳۶۲۴، ۳۶۳۴، ۳۶۴۱، ۳۶۴۳_۳۶۴۴، ۳۶۵۲، ۳۶۷۸، ۳۶۸۴_۳۶۸۶، ۳۶۹۸، ۳۷۲۵، ۳۷۴۰، ۳۷۴۷، ۳۷۵۸، ۳۷۶۴، ۳۷۶۶، ۳۷۸۵_۳۷۸۶، ۳۷۸۹_۳۷۹۰، ۳۷۹۳، ۳۷۹۶، ۳۸۰۷، ۳۸۱۶، ۳۸۲۳، ۳۸۴۱_۳۸۴۲، ۳۸۴۵، ۳۸۴۷، ۳۸۵۱، ۳۸۵۷، ۳۸۶۷، ۳۸۶۹، ۳۸۷۲، ۳۸۸۰، ۳۸۸۳_۳۸۸۴، ۳۸۹۰، ۳۸۹۸، ۳۹۰۶، ۳۹۱۳، ۳۹۱۵، ۳۹۲۲، ۳۹۳۶_۳۹۳۷، ۳۹۵۹، ۳۹۶۹، (ج_۷) ۳۹۸۷، ۴۰۰۰، ۴۰۰۵_۴۰۰۶، ۴۰۱۴، ۴۰۵۴، ۴۱۰۴، ۴۱۶۸_۴۱۷۰، ۴۱۷۵، ۴۱۸۸، ۴۲۰۰، ۴۲۰۷، ۴۲۲۶_۴۲۲۷، ۴۴۲۹، ۴۴۵۸، (ج_۸) ۴۵۰۶، ۴۵۰۹_۴۵۱۰، ۴۵۱۳، ۴۵۱۶، ۴۵۲۲، ۴۵۴۰_۴۵۴۱، ۴۵۵۹_۴۵۶۰، ۴۵۷۵، ۴۶۰۲، ۴۶۰۵، ۴۷۶۸، ۴۸۱۱، ۴۸۱۳، ۴۸۲۶، ۴۸۳۲_۴۸۳۳، ۴۸۷۴، ۴۸۷۶_۴۸۷۸، ۴۸۸۶، ۴۸۸۸_۴۸۹۱، ۴۸۹۳_۴۸۹۴، ۴۸۹۷، ۴۹۰۱_۴۹۰۳، ۴۹۰۵_۴۸۰۸، ۴۹۱۲، ۴۹۲۳، ۴۹۲۹، ۴۹۴۷، (ج_۹) ۴۹۹۸، ۵۰۱۵_۵۰۱۶، ۵۰۲۱، ۵۰۲۷، ۵۰۳۳، ۵۰۴۰، ۵۰۴۳_۵۰۴۴، ۵۰۴۶_۵۰۴۸، ۵۰۵۱، ۵۰۵۷، ۵۰۵۹_۵۰۶۰، ۵۰۶۲، ۵۰۶۵_۵۰۶۹، ۵۰۸۹، ۵۰۹۶، ۵۱۰۹، ۵۱۱۸، ۵۱۲۴، ۵۱۲۶_۵۱۲۹، ۵۱۳۱، ۵۱۳۳، ۵۱۳۶، ۵۱۳۹، ۵۱۴۶_۵۱۴۷، ۵۱۵۰_۵۱۵۱، ۵۱۵۴، ۵۱۵۶، ۵۱۶۰، ۵۱۶۷، ۵۱۶۹،

۵۲۰۳، ۵۲۱۳، ۵۲۱۶، ۵۲۳۱، ۵۲۳۹ _ ۵۲۵۰، ۵۲۵۶ _ ۵۲۵۷، ۵۲۶۲، ۵۲۹۳ _ ۵۲۹۵، ۵۲۹۷ _ ۵۲۹۸، ۵۳۲۱، ۵۳۳۹، ۵۳۴۲، ۵۳۶۲، ۵۳۶۹، ۵۳۷۴ _ ۵۳۷۶، ۵۳۷۸ _ ۵۳۸۱، ۵۳۸۴ _ ۵۳۸۵، ۵۳۸۷ _ ۵۳۸۸، ۵۳۹۶، ۵۴۰۸، ۵۴۱۱ _ ۵۴۱۵، ۵۴۱۷، ۵۴۲۲ _ ۵۴۲۳، ۵۴۶۷ _ ۵۴۶۹، ۵۴۷۱، ۵۴۷۵، ۵۴۸۲، ۵۴۸۹، ۵۴۹۹، ۵۵۰۸، ۵۵۱۰، ۵۵۱۲ _ ۵۵۱۳، ۵۵۱۵، ۵۵۱۷، ۵۵۱۹، ۵۵۲۵، ۵۵۲۷، ۵۵۲۹، ۵۵۳۱، ۵۵۳۷، ۵۵۵۶، ۵۵۶۷، ۵۵۶۹ _ ۵۵۷۲، ۵۵۷۶ (ج_۱۰) ۵۶۱۳، ۵۶۲۰، ۵۶۲۵، ۵۶۳۰، ۵۶۳۵، ۵۶۳۹ _ ۵۶۴۰، ۵۶۴۲ _ ۵۶۴۷، ۵۶۴۹ _ ۵۶۵۰، ۵۶۵۲، ۵۶۵۴ _ ۵۶۵۶، ۵۶۶۰ _ ۵۶۶۱، ۵۶۶۵ _ ۵۶۶۷، ۵۶۸۹، ۵۶۹۳، ۵۶۹۹، ۵۷۰۰ _ ۵۷۰۱، ۵۷۰۶ _ ۵۷۰۷، ۵۷۲۳، ۵۷۵۷ _ ۵۷۵۸، ۵۷۶۶، ۵۷۶۸ _ ۵۷۷۲، ۵۷۷۷، ۵۷۸۸، ۵۷۹۴ _ ۵۷۹۶، ۵۸۰۰ _ ۵۸۰۱، ۵۸۰۸، ۵۸۲۱ _ ۵۸۲۵، ۵۸۲۷ _ ۵۸۲۹، ۵۸۳۱ _ ۵۸۳۳، ۵۸۳۸، ۵۸۶۳، ۵۸۶۶، ۵۸۷۲ _ ۵۸۷۳، ۵۸۷۵، ۵۸۸۰ _ ۵۸۸۲، ۵۸۸۴ _ ۵۸۸۵، ۵۸۹۴، ۵۹۱۵، ۵۹۲۷ _ ۵۹۲۸، ۵۹۳۲، ۵۹۳۶، ۵۹۴۳، ۵۹۴۶ _ ۵۹۴۷، ۵۹۴۹، ۵۹۵۱، ۵۹۵۶، ۵۹۶۵، ۵۹۷۷، ۵۹۸۳، ۵۹۹۹، ۶۰۰۱، ۶۰۳۰، ۶۰۳۳ _ ۶۰۳۴، ۶۰۴۳، ۶۰۵۰ _ ۶۰۵۱، ۶۰۵۵، ۶۰۸۰، ۶۱۰۰، ۶۱۲۷ _ ۶۱۲۹، ۶۲۵۷، ۶۲۹۰

ہوزہ: (ج_۱۰) ۶۲۹۸

ہوشیار پور (ن_۲) ۴۷۹۰، ۴۷۹۸

ہیبت پور شریف: (ن_۲) ۴۷۸۸

ہیگ: (ن_۵) ۲۵۸۰

ی

یارکند: (ج_۹) ۵۳۱۲

یاغستان: (ن_۵) ۲۷۲۶

یثرب: (ن_۲) ۴۹۶

یزد: (ن_۵) ۲۸۴۶

یکہ توت شریف: (ج_۸) ۴۴۴۷، ۴۸۵۲

یمامہ: (ج_۱) ۸۰

یمن: (ج_۲) ۷۲۸، ۷۸۴، (ج_۵) ۲۶۷۶، ۲۶۸۹، ۲۶۹۶ _ ۲۶۹۷، (ج_۶) ۳۲۰۲، ۳۲۰۴ _ ۳۲۰۵، ۳۲۰۷ _ ۳۲۰۸، ۳۲۱۰، ۳۲۱۲ _ ۳۲۱۴، ۳۲۱۷، ۳۲۱۹، ۳۴۷۹، ۳۵۱۵، ۳۶۲۰ _ ۳۶۲۲، ۳۷۴۷، (ج_۸) ۴۵۶۰، ۴۹۰۳، (ج_۹) ۵۱۲۶، ۵۱۹۹، ۵۵۲۶، ۵۵۳۱، (ج_۱۰) ۵۶۲۶، ۵۷۵۶، ۵۷۵۷، ۵۷۶۹، ۵۹۹۲

یوپی: (ن_۶) ۴۴۴۵، ۴۷۸۵، ۴۷۹۳، ۴۸۷۲، (ج_۱۰) ۵۹۴۷، ۶۰۴۴، ۶۲۴۴

یورپ: (ن_۱) ۴۱، ۶۷، ۹۲، ۹۷، ۲۵۰، ۳۴۹ (ن_۳) ۱۴۴۲، ۱۷۲۱، ۱۸۷۲ _ ۱۸۷۴، (ن_۵) ۲۵۵۵، ۲۶۸۶، ۲۷۵۹، ۲۸۱۵، ۲۹۴۷، ۲۹۷۲، ۳۵۹۴، ۳۳۴۶، ۳۲۵۰، ۳۵۷۲، (ج_۸) ۴۹۰۶، (ج_۹) ۵۰۵۸، ۵۲۶۴، (ج_۱۰) ۵۶۳۵، ۵۷۷۸، ۶۴۲۹، ۶۴۳۲، ۶۴۳۵، ۶۴۴۶

یوسف زئی: (ن_۶) ۳۸۴۳، ۳۸۹۰، ۳۹۰۲، (ج_۱۰) ۵۸۷۷، ۵۸۸۲، ۵۸۸۹، ۵۹۳۰، ۶۱۰۷

یوسف: (ج_۱۰) ۵۸۲۸، ۵۹۵۰

یوگوسلاویہ (ن_۵) ۲۹۰۰

یونان: (ن_۲) ۹۸۴

Asma' al-Amakin

Afghanistan: 2222, 3030
Africa: 1371
Agra: 2175
Alepp: 3245
Aligarh: 2789, 2791
Arabia: 3030
Ashkhabad: 3305
Asia: 3242
Asiatic Russia: 3030
Aurangabad:4876
Baghadad: 3290-3291
Berlin: 3305
Black Forest: 3246
Bombay: 2794
Bonndarf: 3246
Boston: 6428, 6437
Breisgau: 3243
Canada: 3255, 3290
Cario: 2842
Caucsus: 3270
Causcasia: 3257
Cawnpore: 3305
Central Asia: 3030
Charshamba: 3270
Cherkay: 3257
China: 3243
Crimea: 263
Damascus: 3255, 3290
Delhi: 3, 483, 1267, 1891, 2531, 2829, 3123, 3987, 4483, 4995, 5587
Edinburagh:4897
Edrine: 3258, 3260-3261
Ethiopia: 5777
Fenton (Michigon): 3250, 3252
Freiburg: 3243
Homs: 3245
India 2222, 3030, 5559
Indonasia: 3243
Indonesia: 1371
Indoor (India): 3, 483, 1267, 1891, 2531, 3123, 3987, 4483, 4995, 5587
Instanbul: 103, 3257, 3290
Kabul: 3305
Karachi: 3, 111, 483, 1260-1263, 1267, 1891, 2224, 2531, 2842, 3123, 3987, 4483, 4899, 4995, 5587, 6366-6369, 6379, 6423
Lafka: 3243
Lahore: 1260-1263, 1403, 2817, 2841-2842, 3001, 3008, 3043-3044, 4897-4898, 6366-6369, 6379, 6425, 6428, 6436
Larnake: 3245
Leiden (Holland): 2843, 2854, 2858, 4897, 6379,6422
London: 111, 191-192, 2817, 2842, 2858, 3253, 3305, 4898, 5834
Los Atlos: 3250
Louvain (Belgium): 3249
Lucknow: 111
Macedonia: 263
Malkara: 3258
Maraco: 3242
Miatli: 3257
Middle East: 3243
Montreal: 2842, 2854, 2858, 4898
Moscow: 2790
Nablus: 4877
New Delhi: 2843
New Jersey:4897
New York: 3, 192, 483, 1267, 1891, 2223, 2531, 2841-2842, 3123, 3305, 3987, 4483, 4898, 4995, 5587
Ottoman Bulkans: 263
Oxford: 111, 4898
Palestine: 3255
Rome: 2223
Saint Petersburg: 3305
Sharqpur Sharif:6424-6425
Sheikhupura: 6424-6425
Sirhind: 3, 483, 1267, 1891, 2531, 3123, 3987, 4483, 4995, 5587
Smethwich (U.K.): 3, 483, 1267, 1891, 2531, 3123, 3987, 4483, 4995, 5587
Sumatra: 264
Sydney: 3305

Syria: 93
Tehran: 3305
Toronto, (Canada): 2842
Trabzon: 3261
Transoxiana: 2222
Tripoli: 3246, 3255
Turkey: 114, 1371, 3243
U.S.A.: 193, 3255, 6379
Villanova(USA): 2843
Virginia: 3252
Washington: 2223, 2843

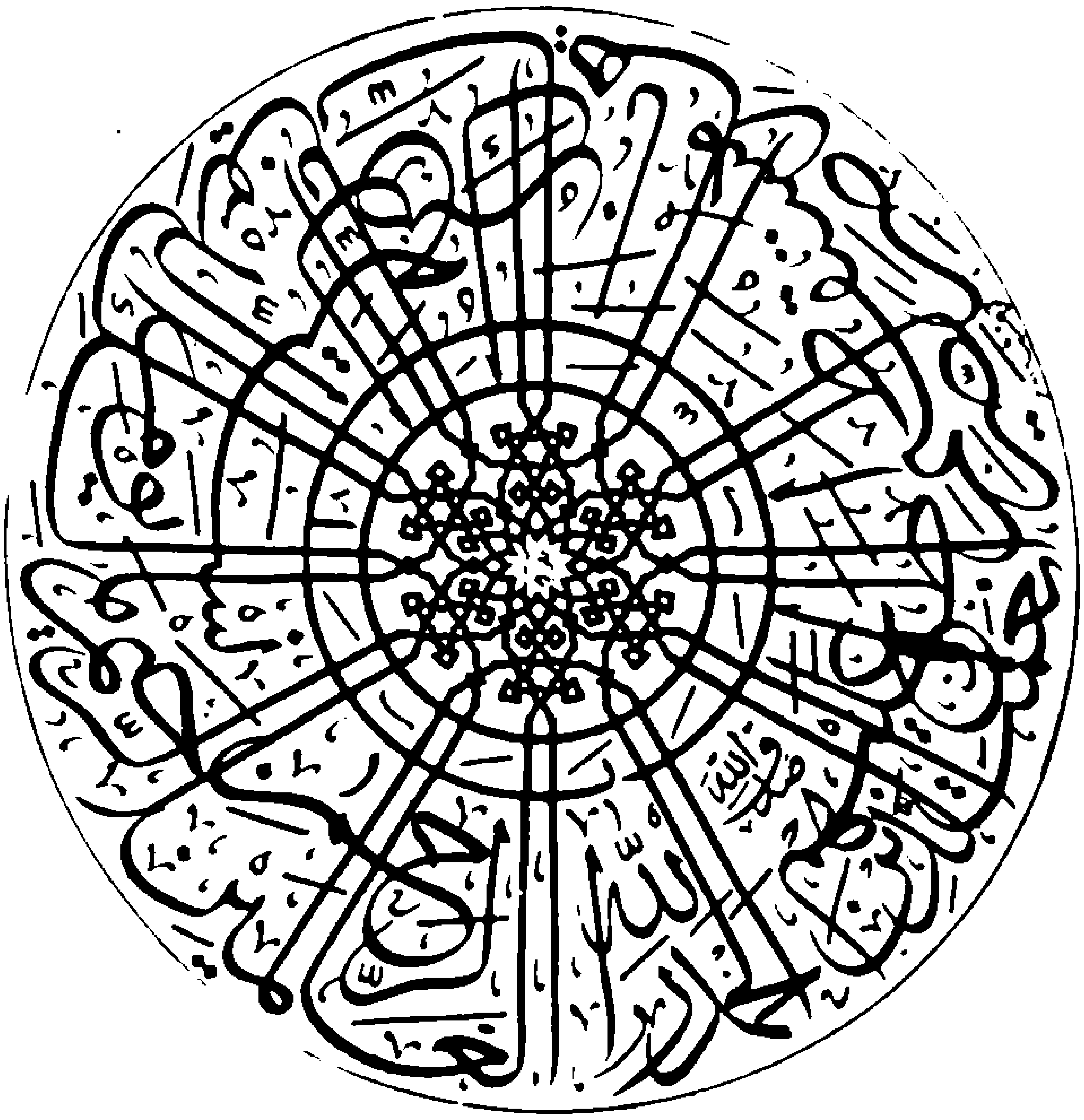

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشورِ پنجم

تنہا غنیؔ نہ نغمۂ مدح تو ساز کرد
کرّوبیانِ عرش ہمیں گونہ گفتہ اند
(شاہ عبدالغنی)

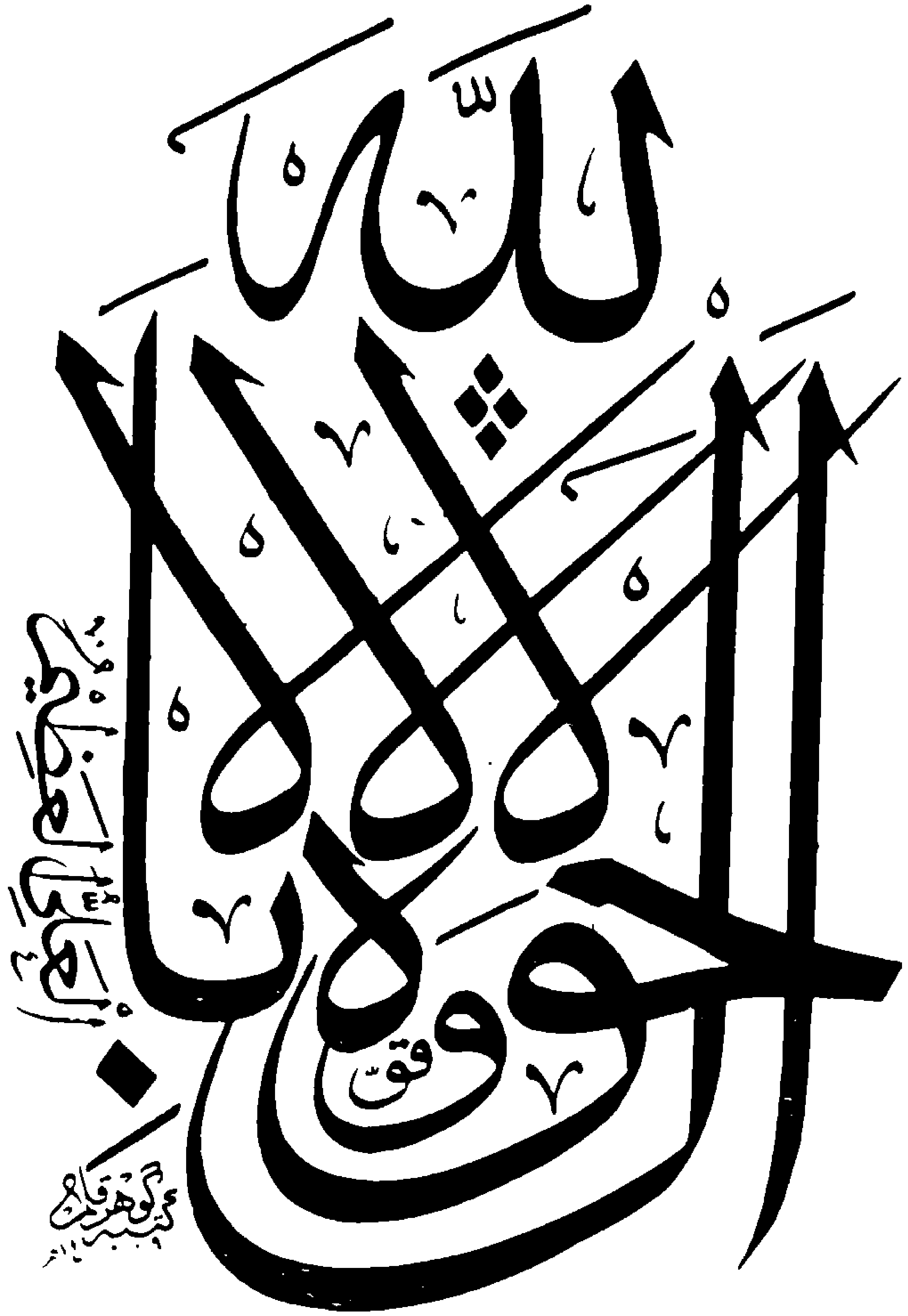
لا حول ولا قوة إلا بالله
کتبہ گوہر قلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہانِ امام ربانی

پروفیسر محمد حسین آسی

☆☆

رہے زبان پہ شانِ امامِ ربانی
سنا اے کلک بیانِ امامِ ربانی
ورائے عقل زمانِ امامِ ربانی
محیط صدیوں پہ آنِ امامِ ربانی
ہنوز بتکدے باطل کے تھر تھراتے ہیں
کبھی جو گونجی اذانِ امامِ ربانی
بُھلاسکے گی نہ سرہند کو کبھی دنیا
امٹ ہے نام و نشانِ امامِ ربانی
مجدد الف بھی، بحرین میں صلہ بھی ہیں
عجب ہے شان عیانِ امامِ ربانی
یہ شرح تحت قبائی ہیں، کیا نظر آئے
جمال سرِ نہانِ امامِ ربانی !!
خداگواہ کہ "یتکلّم" کا مظہر ہے
ہر ایک حرف زبانِ امامِ ربانی
عجب جو کفر کے نقش و نگار ہیں تو کیا
غضب ہیں تیغ و سنانِ امامِ ربانی
بلائیں آتی ہیں، آ آکے چوک جاتی ہیں
نہ چوکا تیر کمانِ امامِ ربانی
ہمیشہ ساتھ رہی ہے جہاد والوں کے
نگاہ فیض رسانِ امامِ ربانی
جناب قائداعظم کہ شاعر مشرق
ہر اک ہے شیر ژیانِ امامِ ربانی

تمام شاہوں کے نعمت کدے جو مفت ملیں　　نہ لوں بہ پارۂ نانِ امامِ ربانی
الٰہی مجھ کو بھی ایمان کی حرارت بخش　　بسوزِ قلبِ تپانِ امامِ ربانی
مجھے بھی عشق نبی (ﷺ) سے نواز دے یارب　　بجاہِ عشقِ جوانِ امامِ ربانی
مجھ ایسے مردے کو بھی عمر جاوداں دے دے　　طفیلِ روحِ روانِ امامِ ربانی
الٰہی قوم کو پھر ولولۂ تازہ بخش　　بہ قبر خلد نشانِ امامِ ربانی
اب اس جہان میں اپنا توجی نہیں لگتا　　کہ سامنے ہے جہانِ امامِ ربانی
قبول میری طرف سے کریں مبارکباد　　''تمام کارکنانِ'' امامِ ربانی
خصوصی شکریہ پہنچے مسعود ملت کو　　دکھایا مجھ کو 'جہانِ امامِ ربانی
وہ بالیقین ہے مسعود جس کی ہر قوت　　ہے وقفِ مدحتِ شانِ امامِ ربانی
میں اپنے شیخ کی نسبت پہ شکر کرتا ہوں　　ہے آسی یہ بھی امانِ امامِ ربانی

☆……☆……☆

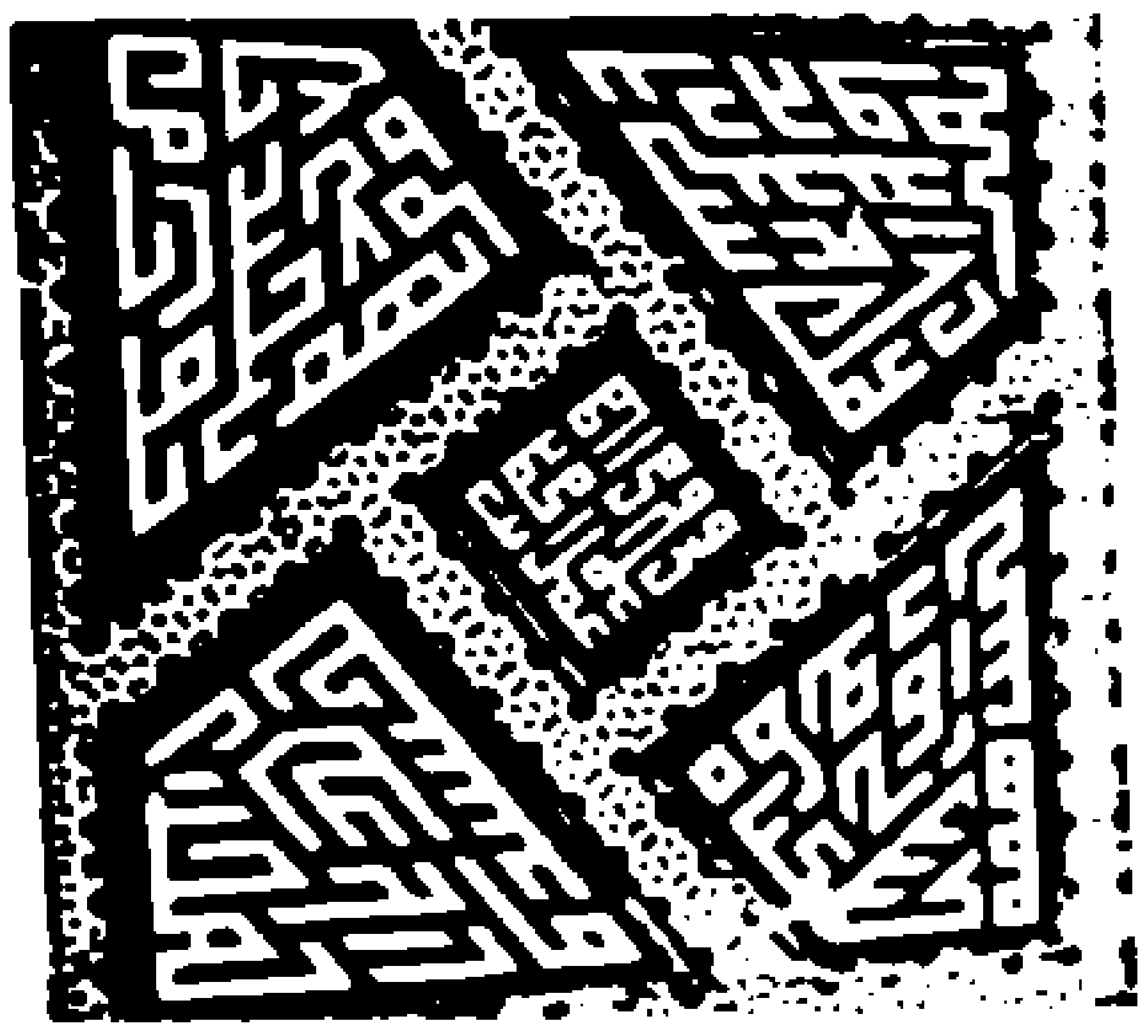

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

جامِ جم

"نورٌ علٰی نور" اور "جہانِ امام ربانی" کی چھے جلدوں کی اشاعت اور اجراء پر ملک و بیرونِ ملک سے موصولہ تبصروں، پیغامات اور مبارک باد کے خطوط سے اقتباسات...... (مرتب)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

ہوئے جس سے مسرور اہلِ طریقت
وہ تازہ خبر ہے جہانِ مجدد
(غلام مصطفیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عجب رنگ پر ہے جہانِ مجدد

☆☆

عجب رنگ پر ہے جہانِ مجدد   فروغ قمر ہے جہانِ مجدد
یہ ہے شیخ احمد کی روشن کہانی   کمال بشر ہے جہانِ مجدد
ہر اک لفظ سے راز تحقیق ظاہر   عروج نظر ہے جہانِ مجدد
گمان و تشکک کی تاریکیوں میں   اذان سحر ہے جہانِ مجدد
نشانِ ہدایت، بیانِ عنایت   محبت اثر ہے جہانِ مجدد
یہ مسعودؔ ملت کا حسن تصور   یہ اقبالؔ گر ہے جہانِ مجدد
ہوے جس سے مسرور اہلِ طریقت   وہ تازہ خبر ہے جہانِ مجدد
مری منزل زندگی شہرِ طیبہ   مرا راہبر ہے جہان مجدد
چلے آؤ تشنہ لبو، غم کے مارو   ولایت کا گھر ہے جہانِ مجدد
غلام درِ مصطفیٰ کو مبارک   امیدوں کا در ہے جہانِ مجدد

(پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی)

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

علماء ومشائخ کرام

☆☆

۱......خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی	(اگھار، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲......علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی	(بہاول پور، پاکستان)
۳......علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	(لاہور، پاکستان)
۴......علامہ جمیل احمد نعیمی	(کراچی، پاکستان)
۵......حضرت ابوحفص عمر مجددی	(کوئٹہ، پاکستان)
۶......خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی	(پشاور، سرحد، پاکستان)
۷......حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	(میر پور خاص، سندھ، پاکستان)
۸......علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
۹......علامہ ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۱۰......علامہ عبدالمبین نعمانی	(مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)
۱۱......علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	(جہلم، پاکستان)
۱۲......علامہ محمد منشا تابش قصوری	(لاہور، پاکستان)
۱۳......علامہ محمد صدیق ہزاروی	(لاہور، پاکستان)
۱۴......مولانا قاری محمد میاں نقشبندی	(ملتان، پاکستان)
۱۵......مولانا محمد قمر الدین نقشبندی	(سنام گنج، بنگلہ دیش)
۱۶......مولوی ابوالحسن سلطان احمد مسعود چشتی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۱۷......علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	(کراچی، پاکستان)
۱۸......علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	(لاہور، پاکستان)

۱۹......ابوقاسم سید جلال الدین پاشا قادری	(جدہ، سعودی عرب)
۲۰......صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	(لاہور، پاکستان)
۲۱......پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی	(اندور، بھارت)
۲۲......علامہ مفتی محمد احمد نعیمی	(ملیر کراچی، پاکستان)
۲۳......صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری	(اسلام آباد، پاکستان)
۲۴......میاں فضل احمد حبیبی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲۵......علامہ محمد اسد رضا	(بیلہ، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲۶......علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی	(کراچی، پاکستان)
۲۷......مولانا جمیل احمد قادری	(لورالائی، بلوچستان، پاکستان)
۲۸......مولوی محب اللہ تراہی	(کوہاٹ، سرحد، پاکستان)
۲۹......مولوی جمیل احمد الوری نوحی	(دہلی، بھارت)
۳۰......مولانا محمد اقبال سعیدی	(سیال کوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۱......مفتی محمد نصیر الدین نصیر	(شورکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۲......مولانا احمد القادری	(حیدر آباد، سندھ، پاکستان)
۳۳......مفتی محمد خالد مجددی	(گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)
۳۴......علامہ حافظ اللہ دتہ نقشبندی	(پاک پتن، پنجاب، پاکستان)
۳۵......مولانا حافظ سخی محمد مہربان سکندری	(سانگھڑ، سندھ، پاکستان)
۳۶......مولانا معاذ احمد صدیقی	(کراچی، پاکستان)
۳۷......مولانا محمد نجم الحسن نقشبندی مجددی	(ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان)
۳۸......مولانا مجاہد عبدالرسول خان	(لاہور، پاکستان)

دانشوران

☆☆

۱......سردار علی احمد خان	(لاہور، پاکستان)

۲......سید انور علی ایڈووکیٹ	(کراچی، پاکستان)
۳......پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	(لاہور، پاکستان)
۴......محمد عالم مختار حق	(لاہور، پاکستان)
۵......شاہ انجم بخاری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۶......پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی	(کوئٹہ، پاکستان)
۷......پروفیسر حافظ سید مقصود علی	(کراچی، پاکستان)
۸......پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	(شکر گڑھ، پنجاب، پاکستان)
۹......پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۱۰......پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	(لاہور، پاکستان)
۱۱......پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	(لاہور، پاکستان)
۱۲......پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	(شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان)

خواصِ اہل سنت

☆☆

۱......محمد فیاض صدیقی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲......محبوب احمد بھٹی نقشبندی	(لیہ، پنجاب، پاکستان)
۳......محمد یونس نوشاہی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۴......محمد وسیم قادری	(لاہور، پاکستان)
۵......نوخیز انور صدیقی	(اسلام آباد، پاکستان)
۶......محمد زبیر اختر القادری	(کراچی، پاکستان)
۷......ڈاکٹر شیر محمد مسعودی	(لاہور، پاکستان)
۸......منیر حسین مسعودی	(برمنگھم، یو۔ کے)
۹......شاہ ذوالفقار علی مسعودی	(ٹورنٹو، کینیڈا)
۱۰......فواد عرفان شیخ	(ابوظہبی)

۱۱......شہزاد احمد اعوان قادری	(بھکر، پنجاب، پاکستان)
۱۲......خلیل احمد رانا	(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)
۱۳......ملک محبوب الرسول قادری	(لاہور، پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جامِ جم

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی

(جامع مسجد فردوس، اگہار شریف، آزاد کشمیر)

☆

مقام مسرت ہے کہ آپ کی کوشش اور محنت کامیاب رہی اور ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی چھے جلدیں تیاری کے مرحلے میں ہیں۔ اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ آپ نے مزید رنگین فلموں والی جلد کا بھی ذکر کیا ہے کیا اس جلد کی تکمیل کے بعد کتاب تقسیم کی جائے گی؟ ان چھے جلدوں کا حجم کتنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مزید شرح صدر فرمائے اور آپ مزید صحت اور توانائی سے سلسلہ کی خدمت جاری رکھ سکیں۔ یہی امور باقیات صالحات ہیں۔ (محررہ: ۲؍فروری ۲۰۰۵ء)

شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

(جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور)

☆

(۱)

آپ کا عطیہ ”جہان امام ربانی“ موصول ہوا اور ساتھ ہی مدرسہ کی لائبریری کے لیے بھی، شکریہ فقیر اس کے مطالعہ میں مصروف ہے جو کچھ پڑھا روحانی کیف نصیب ہوا، آپ کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک اہل اسلام کے لیے مشعل راہ بنے گا۔ فقیر کی دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع صاحبزادہ والا شان و رفقاء کار آپ کو سلامت باکرامت رکھے آمین بجاہ حبیبہ الکریم الامین

صلی اللہ علیہ وسلم۔ (محررہ: ۷ر جولائی ۲۰۰۵ء)

(۲)

جہان امام ربانی کی سات مجلدات فقیر کو حضرت مسعود الملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے تحفہ باصرہ نواز ہوئیں۔ فقیر چونکہ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ساتھ قلبی عقیدت رکھتا ہے اور اسی میں الحمد للہ امید رکھتا ہے کہ اس کی نجات ہے۔

ارادہ تھا کہ ان مجلدات کو بالاستیعاب پڑھوں لیکن مصروفیات نے وقت نہ دیا لیکن ان کے مطالعہ سے محروم بھی نہ رہا۔ چند مخصوص مقامات کا مطالعہ کیا کتاب کی ہر جلد کو تحقیق سے لبریز پایا۔ طرفہ یہ کہ دور حاضر کے تعصب سے بالاتر ہو کر یہ مجموعہ تیار کیا گیا ہے حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے جو بعض متعصب نقشبندیوں نے غلط تاثرات پھیلا رکھے ہیں انہیں محققانہ طور پر زائل کر کے علمی تحقیق کا حق ادا کیا گیا ہے۔ حضرت مسعود الملۃ ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے اور ساتھ ہی آپ کے رفقاء ابو السرور محمد مسرور احمد، جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو جنہوں نے یہ عظیم تحفہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء بجاہ حبیبہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

(سابقہ شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

☆

(۱)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کی طرف سے اس موقع پر بیس سے زیادہ کتب کا شائع ہو جانا اور امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی کی سے جہان امام ربانی کی سات جلدوں کا چھپ جانا جہان امام ربانی مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی کی کرامت اور اہل سنت و جماعت کی بیداری کی علامت ہے وہاں آپ کی زندہ و پائندہ کرامت بھی ہے۔ فقیر کے نزدیک آپ کا یہ کارنامہ بڑا ہی خوش آئند ہے کہ آپ نے نقشبندیوں اور رضویوں کے درمیان پائے جانے والے فاصلے کی خلیج کو ختم کر کے رکھ دیا، اور یہ عصر حاضر کا اہم ترین تقاضا ہے، آج کا دور اکبر کے دور سے کم تاریک نہیں، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر غیر اسلامی قوتیں

اسلام اور مسلمانوں کو کچل کر صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتی ہیں، اس لیے ضرورت ہے کہ اہل سنت و جماعت متحد، منظم اور بیدار ہو کر اسی جذبہ کے ساتھ اسلام کی شمع فروزاں کریں جس جذبہ کے ساتھ امام ربانی مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور امام احمد رضا خاں اور ان کے تلامذہ و خلفا نے روشن کی تھی۔

جہان امام ربانی قومی کانفرنس لاہور بھی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی، مقالہ نگار حضرات اور سامعین نے بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ شرکت کی، راقم بھی اس میں شریک ہوا، اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا بھی آپ کے سر ہے، آپ کے تشریف فرما نہ ہونے کی وجہ سے بہت خلا محسوس ہوتا رہا، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تا دیر سلامت رکھے۔

(محررہ: ۲۵/اپریل ۲۰۰۵ء)

(۲)

امت مسلمہ کی بقا اور ترقی کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ ہم دامن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھام کر اپنا ایمانی تعلق خالق کائنات جل جلالہٗ کے ساتھ مضبوط اور مستحکم کر لیں۔ عقائد، اعمال، احوال اور اخلاق کا قبلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں درست کریں، یہ وہ فریضہ ہے جس کی طرف مجدد دین امت اور اولیاء کاملین راہنمائی فرماتے رہے ہیں، یہی ارشاد ربانی "اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ" کا مطلب ہے۔

اصلاح اور تجدید دین کا فریضہ انجام دینے والے قائدین کی طویل فہرست میں امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا نام بڑا نمایاں ہے، ان کی اتباع شریعت اور اتباع سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک اتنی زوردار تھی کہ اس کے اثرات دنیا کے کونے کونے تک پہنچے اور آج بھی اس کی برکات سر کی آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ آج جب کہ فسق و فجور، گمراہی اور بدعقیدگی کا منہ زور سیلاب عروج پر ہے، عوام تو عوام حکمران تک اس کی سرپرستی کو سرمایۂ فخر جانتے ہیں، ضرورت ہے کہ اولیاء کاملین اور خاص طور پر امام ربانی قدس سرہٗ کے ارشادات کی بھرپور اشاعت کی جائے اور علامہ اقبال کے اس قول پر عمل کیا جائے۔

بہ مصطفیٰ بہ رساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بو لہبی ست

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی دورِ حاضر کے وہ عظیم دانشور، مفکر، شیخ طریقت، مصلح اور قلم کار ہیں جن کی تحریرات نے ان گنت قارئین اور متعلقین کی علمی اور فکری راہنمائی کی اور انہیں صراط مستقیم پر گامزن کردیا، تیس سال کا طویل عرصہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی علمی، اعتقادی، ادبی اور سیاسی مساعی جمیلہ پر اتنا لکھا کہ تنہا ان کا کام پوری اکیڈمی پر بھاری ہے، بے شمار ارباب علم ان کی شستہ اور معقول و مدلل نگارشات کو پڑھ کر شکوک و شبہات کی فضا سے نکل آئے اور انھوں نے تسلیم کرلیا کہ امام احمد رضا بریلوی واقعی مسلک اہل سنت و جماعت اور مذہب حنفی بلکہ سیدھے سادے لفظوں میں اسلام کے ترجمان اور پاسبان تھے۔

اب انھوں نے ''جہان امام ربانی'' کی دس (بارہ) جلدوں کا سیٹ مرتب اور شائع کرکے پورے ادارے کا کام تن تنہا انجام دیا ہے اور امام ربانی قدس سرہ العزیز کے علمی، ایمانی، عرفانی اور تجدیدی کارناموں کی دنیا کو اس کتاب میں جمع کردیا ہے یہ ان کا وہ زندۂ جاوید کارنامہ ہے جو اللہ نے چاہا تو صدیوں تک زندہ رہے گا اور ان کا نام بھی روشن رکھے گا۔

ساتویں جلد حسین اور نادر تصاویر پر مشتمل ہے جس میں امام ربانی مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی کے مزارات اور ان کے حوالے سے نایاب تصاویر جمع کردی گئی ہیں اور تصویروں کی زبانی یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ان حضرات اور علامہ اقبال کا مسلک ایک ہی ہے، یہ ایسی فکر ہے جس کی بنیاد پر امت مسلمہ جمع ہوسکتی ہے جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی اور ان کے معاونین صاحبزادہ مسرور احمد، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری اور جناب جاوید اقبال مظہری اور دیگر تمام تعاون کرنے حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین یارب العالمین بحرمۃ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین (محررہ: ۷؍ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ/ ۱۰؍دسمبر ۲۰۰۵ء)

علامہ جمیل احمد نعیمی چشتی صابری ضیائی

(استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

☆

غالباً ۲۰۰۵ء کی بات ہے کہ مخدوم و محترم سرمایۂ اہل سنت، نازش ملت، محقق و مفکر، پروفیسر ڈاکٹر

محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری دہلوی دامت برکاتہم القدسیہ نے بوقتِ ملاقات احقر کو یہ خوش خبری سنائی کہ عنقریب قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، عالم باعمل، صوفی باصفا، ہند میں سرمایہء امت کے نگہباں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہم اللہ القوی کی حیات مبارکہ و دینی خدماتِ جلیلہ پر ایک جامع و مانع انسائیکلو پیڈیا متعدد جلدوں میں بنام و عنوان ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ آج بحمد اللہ تعالیٰ ۲۰۰۶ء کے آخر میں عزیزم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ سے یہ مژدۂ جان فزا سن کر بے حد مسرت ہوئی کہ اب یہ انسائیکلو پیڈیا بارہ حسین جلدوں میں جلوہ گر ہو رہی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے محبوب و کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم سے جس میں ایک جلد مرقعات امام ربانی کے نام سے نایاب نوادرات پر مشتمل ہے۔ احقر کے ناقص علم و مطالعہ سے علماء کرام و مشائخ عظام کی اس موضوع پر متعدد کتب گزری ہیں مگر احقر یہ کہہ سکتا ہے کہ محققِ دوراں، نبہانی زماں، مسعود ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری دہلوی دامت فیوضاتہم العالیہ کی سرپرستی میں جوان کے سعادت مند فرزند ارجمند اور لائق جانشین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نقشبندی مجددی مظہری زید مجدہ نیز ان کے احباب بالخصوص مخدوم و محترم مولانا جاوید اقبال مظہری دام ظلہ العالی بانی امام ربانی فاؤنڈیشن اور عزیزم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ قابل صد تحسین و تقلید ہیں۔

مولائے کریم اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان تمام حضرات کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرماتے ہوئے تا دیر صحت و عافیت اور سلامتی دین و ایمان کے ساتھ قایم و دایم رکھے۔
آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین

احقر یہ سمجھتا ہے کہ مسعود ملت کی سرپرستی میں اس مختصر مدت میں اتنے عظیم علمی، فکری، تحقیقی و تخلیقی اور حسن صوری و معنوی کے ساتھ کام کا ہو جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کا تصرف نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم.

احقر اس شعر پر اپنی تحریر کا اختتام کرتا ہے۔

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(محررہ: ۲۱رذی الحجہ ۱۴۲۷ھ/۱۲رجنوری ۲۰۰۷ء)

حضرت ابوحفص عمرالمجد دی

(سجادہ نشین خانقاہ خیریہ، کوئٹہ، بلوچستان)

☆

۱۲رربیع الانور سے قبل آپ کی مرسلہ کتب جہان حضرت امام ربانی کا مکمل سیٹ اور نسخہ ''نورٌعلیٰ نور'' موصول ہوے ''**طوبا لکم ثم طوبا وھنینالکم**'' قابل صد ستائش ہے آپ کا ادارہ جو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کے احوال مبارکہ و سیرت طیبہ و مساعی جلیلہ سے اللہ کی مخلوق کو روشناس کرا رہا ہے۔ **جزی اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء** اور ان ذوات مقدسہ کے مذکرے سے دلوں کو جلا و ثبات ایمان کی تقویت و یقین کا حصول ہوگا۔ جیسے کہ فرمان رب جلیل ہے۔ ''**وکلا نقص من انباء الرسل مانثبت بہ فؤادک وجاءک فی ھذہ الحق وموعظۃ وذکری للمؤمنین**'' اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے آپ کے نام نامی پر ہماری جانیں اور روحیں فدا ہوں۔ ''**عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال من کان مستنا فلمستن لمن قدمات**'' یعنی گزری ہوئی مبارک ہستیوں کی راہ پر چلنا ہی صراط مستقیم ہے۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ اس خدمت جلیلہ کو آپ حضرات بوجہ احسن سرانجام دے رہے ہیں۔

پھر حضرت مجدد الف ثانی کے احوال سبحان اللہ۔

قولِ او قولِ قبول فعلِ او فعل رسول
شانِ او شانِ نزول اے تحفہ دارِ یثربی
رضوانِ او رضوان ہو احسانِ او احسان ہو
حرمانِ او حرمانِ ہو اے تحفہ دارِ یثربی
ترغیبِ او وعد سعید ترہیبِ او مثلِ وعید
تلقینِ او حمدِ حمید اے تحفہ دارِ یثربی

بادائی دین ملقب فاروقی اعلیٰ نسب
پیرِ عجم میرِ عرب اے نائبِ پیغمبری

ابوالخیر خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی

(سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مرشد آباد شریف، پشاور، سرحد)

☆

محقق عصر رئیس التحریر، محسن اہل سنت، شیخ طریقت، مسعود ملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ لائق صد تحسین و مبارکباد ہیں کہ ان کی سرپرستی میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے حوالے سے عظیم الشان علمی و تاریخی انسائیکلو پیڈیا بنام ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی سات ضخیم جلدیں زیور طباعت سے مزین ہو کر منظر عام پر آ گئی ہیں۔ ان میں سے ایک جلد ''نور علیٰ نور'' آرٹ پیپر پر چار رنگی طباعت ہے اور ٹائٹل پر مزارات و مقامات مقدسہ کی خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے اولیائے کرام اور مشائخ عظام کے مزارات و مقاماتِ متبرکہ کی نہایت خوبصورت اور جاذب نظر رنگین تصاویر موجود ہیں اس کے علاوہ مغلیہ بادشاہوں کی بعض اہم تاریخی مقامات کی یادگار تصاویر بھی دی گئی ہیں۔

عنقریب مزید تین جلدیں منظر عام پر آ رہی ہیں۔ محترم المقام حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب عرصہ دراز سے جہاد بالقلم میں مصروف عمل ہیں۔ ان کے نوک قلم سے مختلف اہم موضوعات پر تصنیفات و تالیفات کا جو ذخیرہ منصۂ شہود پر آیا ہے وہ بلاشبہ اہل سنت کے لیے ایک بہت بڑا علمی و تاریخی سرمایہ ہے لیکن ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' پر کام کر کے انھوں نے اپنے آپ کو زندۂ جاوید بنا دیا ہے۔ نقشبندی مجددی ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر تو چھوٹی بڑی کافی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن اس قدر اہتمام و انصرام کے ساتھ مفصل کام آج تک نہیں ہوا۔ یہ سعادت ان کے حصے میں آئی۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔

ایں سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حکیم سید اکرام حسین سیکری

(سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ میر پور خاص وحیدر آباد، سندھ)

☆

میں اس خصوصی عنایت اور کرم فرمانے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ ایک بڑا کام کر رہے ہیں جو باقی رہنے والا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کام کرنے کی ہمت اور قوت عطا فرمائے۔

حضرت مجدد الف ثانی کی سیرت پر مزید کام ہونا چاہیے ان کے دور حیات میں ارباب اختیار نے دین کے معاملات میں جو شورش پیدا کی تھی اس کی مکمل تفصیل شائع ہونی چاہیے۔

(محررہ: ۲۲؍ مئی ۲۰۰۵ء)

مفتی اعظم علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد نقشبندی

(امام وخطیب شاہی مسجد فتح پوری، دہلی (بھارت))

☆

(۱)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر بے حساب ہے اور حضرت مجدد الف ثانی محبوب سبحانی، حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان کی نسبت اور فیوض وبرکات کے صدقہ میں آج کراچی کے انٹرنیشنل اجلاس میں اس ناچیز کی شرکت ہو رہی ہے۔ کہاں ہندوستان کی راجدھانی دہلی اور کہاں پاکستان کا مرکزی شہر کراچی۔ فخر اہل سنت عالم اسلام کے نامور محقق ومفکر عارف باللہ مجدد دین وملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی اور حضرت آغا فضل الرحمٰن مجددی خانوادۂ مجددیہ کے روشن چراغ کی سرپرستی میں علماء ومشائخ، عقیدتمندوں اور عاشقوں کی اس محفل میں شرکت کر کے جتنی خوشی ہو رہی ہے بیان سے باہر ہے، انہی ایام میں ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے شہر سرہند شریف میں بارگاہ مجدد میں ہزاروں عقیدتمند اپنی جھولیاں پھیلائے عرس منور کی محفل میں حاضر ہو رہے ہیں، اور نہ جانے کہاں کہاں بلکہ سارے جہان میں حضرت مجدد الف ثانی کے عرس شریف کی محفلیں سجائی جا رہی ہیں، بڑے خوش نصیب ہیں وہ سب ہی حضرات جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں اور ایسی مبارک محفل میں شریک ہیں۔ اللہ کے ذکر کی محفل میں اور اللہ والوں کے ذکر کی محفل میں شریک ہونے والے کبھی محروم اور نامراد نہیں ہوتے، یہ ہی عقیدت ومحبت اس

زندگی میں بھی کام آتی ہے اور آنے والی زندگی میں بھی کام آئے گی، ان شاء اللہ سب کی مرادیں پوری ہوں گی، ان کا فیض قیامت تک جاری ہے اور جاری رہے گا۔

اس وقت تعلیمات مجددیہ کی اشاعت کے لیے خانقاہوں کا فعال ہونا ضروری ہے جس کے لیے مشائخ مجددیہ کو اپنے اپنے دائروں سے نکل کر ایک بڑے دائرے میں آنا ہوگا تاکہ آفاقی سطح پر کام ہو سکے اور اتحاد بین المسلمین کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے، اخلاص عمل وقت کی اہم ضرورت ہے، جہاں امام ربانی کی تیاریوں میں اسی جذبہ کے تحت کام ہوا ہے اور یہ انٹرنیشنل محفل تشکر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلیٰ مجدد قرن حاضر مسعود الملت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہٗ امام ربانی فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب صاحبزادہ مسرور احمد صاحب مدظلہ اور سب ہی رفقاء کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے ان تھک کوششوں سے اس آفاقی سطح پر کام کی داغ بیل ڈالی، مکتوبات شریف میں سے انتخاب کر کے عوامی آگاہی کے لیے انہیں ہر زبان میں لایا جائے اور اتنی وافر تعداد میں انہیں شایع کیا جائے کہ ایک ایک نسخہ ہر گھر میں موجود ہو، آپ کے مکتوبات شریف کا امتیاز یہ ہے کہ خط میں ذاتی غرض ظاہر نہ فرمائی، ہم لوگ بھی خط لکھتے ہیں، جن میں خانگی حالات اور ذاتی زندگی سے متعلق مسائل کا ذکر ہوتا ہے، بس! حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے خط لکھنے کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ کے سوا کچھ نہ تھا جبکہ دور جدید میں بعض علماء و مشائخ بادشاہوں اور وزیروں کی قربت سے ذاتی فائدے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور خوشامدی انداز اپناتے ہیں، شاذ و نادر ہی کوئی کسی وزیر یا سربراہ مملکت سے اللہ کے لیے ملتا ہوگا۔ بادشاہوں وزیروں سے ملنا برا نہیں ہے، برا یہ ہے کہ ان کو ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے، جب اصلاح کی قدرت یا ضرورت ہو تو ان کو تنہا چھوڑ دینا دانائی نہیں دانائی یہ ہے کہ ان سے مل کر ان کو بنایا جائے، سنوارا جائے، تاکہ وہ اللہ کی مخلوق پر جابر و قاہر نہ ہوں بلکہ رحم دل و کرم فرما ہوں، نیز ان کی دنیا اور آخرت بہتر ہو سکے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حوالے سے کام کرنے والوں اور ان سے بالواسطہ یا بلا واسطہ عقیدت رکھنے والوں کے لیے مژدہ یہ ہے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے فرمایا:

> جو لوگ ہمارے طریقے میں قیامت تک بالواسطہ یا بلا واسطہ داخل ہوں گے، خواہ مرد ہو یا عورتیں سبھوں کو ہماری نظر کے سامنے لایا گیا،

نام و نسب، مولد و مسکن بتایا گیا۔ اگر میں چاہوں سب کو ایک ایک کر کے بیان کر دوں۔ (ص ۲۲، نور علیٰ نور)

لہٰذا جتنے حضرات ان سے عقیدت رکھتے ہیں، ان پر کام کر رہے ہیں، ان کے سلسلہ میں داخل ہیں یہ ان کے لیے مژدہ ہے، ان شاء اللہ سب ہی حضرت مجدد سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے اور یہ فیض خاندانی خوشحالی کا ذریعہ ہوگا۔

ان بارگاہوں سے جڑنے والے خوش نصیب ہیں انہیں شیخ طریقت کی صحبت ملی جس سے انہیں اس راہ کا پتا لگا، بغیر رہنما کے رہنمائی کی تکمیل نہیں ہوتی، ۱۹۶۶ء میں احقر اپنے جد امجد مرشد کامل شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عنایت و شفقت سے انہی کی معیت میں پہلی مرتبہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔ تب ہی سے الحمدللہ یہ فیض جاری ہے، ہمہ وقت فیض و کرم کا سلسلہ جاری ہے پچھلے سال ۸ ر مئی ۲۰۰۴ء کو احقر زادے حافظ قاری مولوی محمد انس احمد مسعود سلمہٗ اپنے مرشد و جد امجد حضرت مسعود الملت مجدد قرن الحاضر علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی صحبت میں بارگاہ مجدد رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اور سب ہی صاحبزادوں کو اسلام کے نقش قدم پر گامزن فرمائے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خدمات انجام دینے کی مزید توفیق ارزانی فرمائے۔

پاکستان کے سب ہی احباب خوش نصیب ہیں مسعود ملت کی صحبت عظیم المرتبت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں مجھے کامل یقین ہے ان شاء اللہ یہ فیض مجددی مظہری مسعودی ہمارے لیے دین و دنیا کی سعادت و شادمانی کا ذریعہ ہوگا۔

جو حضرات جہان امام ربانی جیسے عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہر کام غیب سے ہوا اور غیب سے ہوتا ہے، اخلاص نیت کے ساتھ لگنے کی ضرورت ہے، جتنا عظیم کام جتنے کم وقت میں انجام پایا ہے یہ بھی حضرت مجدد کا فیض اور مسعود الملت کی عظیم الشان کرامت ہے جس نے بہت سوں کو حیرانی میں ڈال دیا ہے۔ آپ تیس سال سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ اور مجدد مأۃ سابقہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ پر تصنیف و تحقیق کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی مجددیت کے منصب پر فائز ہیں جس روز سے آپ نے ان مجددوں کی حیات اور خدمات پر کام شروع کیا تھا اسی روز سے آپ مجدد مأۃ حاضرہ کے جلیل القدر منصب پر فائز ہیں کہ آپ کا فیض سالہا سال سے ہمہ وقت

جاری وساری ہے۔ آپ نے سب کے ساتھ فراخدلی کا معاملہ فرمایا ہے اور اپنے علم سے کبھی کنجوسی نہیں کی، ہر ایک کو فیض پہنچایا جو آپ کے در پر آیا آپ نے خوش اخلاقی سے استقبال کیا آج کے دور میں آپ سا فراخ دل فاضل اور شریعت وسنتوں کا پیکر نہیں ملے گا۔ آپ زیادہ سے زیادہ خطوط لکھتے ہیں خط کے برابر جواب دیتے ہیں اور اس پر بھی آپ معقول صرفہ ہر مہینے فرماتے ہیں، جدید وسائل کا آپ بھرپور استعمال فرما کر فیض رسانی فرمارہے ہیں انٹرنیٹ کے ذریعہ، فیکس کے ذریعہ، فون کے ذریعہ، ای میل کے ذریعہ غرض ہر طریقہ سے آپ خلق خدا کی رہنمائی فرمارہے ہیں، سیکڑوں رسائل اور کتابیں آپ نے لکھیں کبھی اس پر رائلٹی نہیں لی، آپ نے علم کو آمدنی کا ذریعہ نہیں بنایا، ادارۂ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے احباب لاکھوں روپے کا مذہبی لٹریچر شایع کر کے مفت تقسیم کرارہے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ دنیا کے ہر کونے میں مسعود ملت اور مجدد برحق کا فیض جاری ہے۔ ایشیا، افریقہ اور یورپ کا شاید ہی کوئی شہر ہو جہاں آپ کا لٹریچر نہ پہنچا ہو، یہی تو شان مجددیت ہے، حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مریدین، خلفاء اور مکتوبات شریف کے ذریعہ فیض ہدایت کو عام فرمایا، وہی خدمت آج حضرت مسعود ملت فرمارہے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی عمر شریف میں برکت عطا فرمائے اور فیض مجددی جاری رہے۔

(محررہ ۱۰؍اپریل ۲۰۰۵ء)

(۲)

احقر بھی آپ کی دعاؤں سے جہان امام ربانی کے تعارف میں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و معارف کو عوام تک پہنچانے کے لیے ایک نیشنل کانفرنس کرنے کا پروگرام بنارہا ہے، ہندوستان میں اس طرح کی کانفرنسوں کا رواج کم ہے، سرہند شریف میں خلیفہ صاحب سے رابطہ کیا ہے وہ مستعد ہیں ہندوستان کی سطح پر نقشبندی مجددی حضرات سے رابطہ کرنا ہے تا کہ یہ کانفرنس عظیم الشان ہو، اس سلسلہ میں احقر ایران کے سفر سے واپسی پر ان شاء اللہ سرہند شریف حاضر ہوگا۔

جہان امام ربانی نے دھوم مچا رکھی ہے، جو بھی دیکھتا ہے بے حد متاثر ہوتا ہے، آج کل مولانا جمیل نوحی مدرس مدرسہ عالیہ اس کا لفظاً لفظاً مطالعہ فرمارہے ہیں۔ مسلم احمد نظامی سے بھی مولانا کا کافی قرب ہے۔ وہ اپنا تأثر لکھیں گے۔ میں نے درخواست کی ہے ملے گا تو ارسال خدمت کروں گا۔ امام ربانی کی ایک برانچ دہلی میں قائم کی جائے تو کیسا ہوگا، آپ کا مشورہ ضروری ہے۔ (محررہ: ۱۲؍جولائی ۲۰۰۵ء)

(۳)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر برسوں سے تحقیق ہو رہی ہے بارہ تحقیقی مقالات پر ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں مل چکی ہیں، فقیر نے بھی عربی میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات و خدمات پر تحقیقی مقالہ قلمبند کیا ہے جو تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے جسے ان شاء اللہ ادارۂ مسعودیہ، کراچی عنقریب شائع کرے گا۔ امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام اور جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین و اشاعت اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (جن کی مساعی جمیلہ اور ان کے رفیق کار صوفی غلام سرور صاحب کی جد و جہد سے نصف صدی سے پاکستان میں مجدد علیہ الرحمۃ کے ذکر و فکر کا چرچا ہے) نے لاہور میں حوزہ نقشبندیہ ایک علمی ادارہ قائم کیا ہے جس کے سیکرٹری محمد مختار عالم حق ہیں۔ جس نے کام شروع کر دیا ہے اس کے معاونین میں پروفیسر محمد اقبال مجددی جیسے محقق ہیں اس سے اس کے کام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، امام ربانی فاؤنڈیشن نے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات و افکار و خدمات پر ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا سات جلدوں میں شایع کیا ہے اور دو مزید جلدیں آئندہ سال منظر عام پر آ جائیں گی۔ ان شاء اللہ۔ اس طرح یہ انسائیکلو پیڈیا تقریباً چھ ہزار صفحات پر محیط ہوگا۔ شاید حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاری کے بعد آپ کے غلاموں میں کسی بھی شخصیت پر اتنا عظیم کام نہ ہوا ہوگا، بے شک یہ ایک تاریخ ساز کام ہے۔ (محررہ: ۲۴ اپریل ۲۰۰۵ء)

ڈاکٹر مفتی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر الازہری

(الشہادۃ العالیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ/ ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی/ رکن قومی اسمبلی، اسلامی جمہوریہ پاکستان)

☆

میں سب سے پہلے تو ''جہان امام ربانی'' کی اشاعت پر مسعود ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، ان کے رفقائے کار اور اس عظیم کام میں ان کے ساتھ تعاون کرنے والے ان کے احباب و محبین اور مخلصین کو قلب کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ سات جلدوں پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کو شایع کر کے انھوں نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جیسی عظیم ذات کے محاسن و محامد کا جو جہاں آباد کیا ہے اور اس طرح ان کی بارگاہ میں جس خوبصورت انداز میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے وہ تصوف کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا اور بارگاہ مجدد سے

دنیا و آخرت میں بہت بڑے انعام و اکرام کا موجب بنے گا۔ (محررہ: ۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء)

علامہ عبدالمبین نعمانی قادری

(المجمع الاسلامی، مبارکپور اعظم گڑھ، بھارت)

☆

اب آخر میں ڈھیروں تہنیتیں اور مبارکبادیں قبول فرمائیں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی جیسی ضخیم و عظیم کتاب کی ترتیب و تالیف و اشاعت پر جسے دیکھنے کے لیے آنکھیں ترس رہی ہیں، پیرزادہ مولانا اقبال احمد فاروقی نے اپنے مکتوب اور جہان رضا کے ذریعہ یہ خوشخبری سنائی ہے، یہاں جامعہ اشرفیہ کی امام احمد رضا لائبریری، یا المجمع الاسلامی کی لائبریری میں اس کا ایک نسخہ آ جاتا تو نگاہیں دیکھ کر ٹھنڈی ہوتیں۔
(محررہ: ۱۸/جولائی ۲۰۰۵ء)

علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی

(شیخ الحدیث دارالعلوم سلطانیہ، جہلم، پنجاب)

☆

(۱)

یہ کتاب آپ کے مؤقر ادارہ اور آپ کی طرف سے بارگاہ مجددی میں منفرد اور عدیم النظیر نذرانۂ عقیدت ہے اللہ تعالیٰ کے کرم سے قبولیت کی امید ہے۔ اتنی جامعیت، اتنے تنوع، اتنی انفرادیت اور اتنی ضخامت کے باوجود دل یہ کہتا ہے

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی کے ساتھ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے اور اس طرح کے کارناموں کی انجام دہی آپ کی قسمت میں کرے اس کارنامے کو سر فرمانے کی مبارکبادی کے ساتھ گزارش ہے کہ اس کے بعد بارگاہ مجدد الف ثانی قدس سرہٗ میں پیش کرنے کے لیے ایک نئے اور اس سے بہتر نذرانہ کی فکر فرمائیں اور اس کی طرح ڈال دیں۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ گزارش قبول ہو۔ (محررہ: ۴/ستمبر ۲۰۰۵ء)

(۲)

”جہان امام ربانی“، جیسی وقیع کتاب امام ربانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مرتب ہو کر شائع ہوئی۔ یہ

ایک فقید المثال کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ فقیر عفی عنہ کے خیال میں فاؤنڈیشن نے ابھی اپنے کام کا آغاز کیا ہے جو اس کے شاندار اور تابناک مستقبل کی نشان دہی کرتا ہے۔ کیوں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی سیرت مبارکہ اور کارناموں کی بہت سی جہتوں پر بہت سا کام ابھی ان کے نام لیواؤں کے ذمہ قرض ہے۔ ابھی تو قرض کی ایک قسط ادا ہو پائی ہے اس کام کے لیے مختلف محققین سے آپ کی سیرت اور کارناموں کی مختلف جہات پر عنوانات کی نشان دہی کرائی جائے اور پھر ان عنوانات پر ملک اور بیرون ملک علماء و محققین سے مقالات تیار کرا کے انہیں شائع کرنے کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔

علامہ محمد منشا تابش قصوری

(استاد جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، پاکستان)

☆

(۱)

''جہان امام ربانی'' کی تاریخی اشاعت پر ھدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی سے نوازتے ہوئے مزید فیوضات مجددیہ کا قاسم بنائے۔ آمین۔ (محررہ: ۱۴؍ستمبر ۲۰۰۵ء)

(۲)

شریعت وطریقت کے مرج البحرین، دنیائے اسلام کی نامور روحانی شخصیت، عارف ربانی، حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی ذات بابرکات کے عالم اسلام پر جو ناقابل فراموش احسانات ہیں ان کا احاطہ ممکن نہیں، آپ پیکر تبلیغ بن کر ظہور پذیر ہوئے، شاہان وقت کو ان کی بے دینی و بے راہروی پر للکارا۔ تنبیہ فرماتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن ہوکر چلنے کی طرح ڈالی، جرأت وعزیمت کے نئے جہان آباد کیے مکتوبات مبارکہ سے تبلیغ کو ایک نئی جہت سے متعارف کروایا، اس پر اکابر اسلام نے خراج عقیدت ومحبت پیش کرتے ہوئے برملا اعلان کیا کہ قرآن مجید اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحیح ترین کوئی کتاب ہے تو وہ ہے مکتوبات امام ربانی۔

''ان اللہ یحب الحسنین''

بے شک اللہ تعالیٰ محسنین سے محبت کرتا ہے ان محسنین میں بلاشبہہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

شامل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص اپنے محسن کا شکرادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔ امام ربانی علیہ الرحمۃ تو براعظم ایشیاء میں بسنے والے تمام مسلمانوں کے محسن ہونے کی وجہ سے یقیناً ہزار ہا شکریہ کے مستحق تھے ایسے کہ ان کے مشن کو آگے بڑھایا جاتا، ان کے سنہری کارناموں سے نئی نسل کو روشناس کراتے، ان کی متعین کردہ راہوں کو حرز جان بناتے، ان کی سیرت کے نقوش نوریہ سے اپنے قلب ونظر منور کرتے اور اپنی صورت وسیرت کو ان کے پاکیزہ افکار وکردار سے سنوارتے، مگر ہم دیکھتے رہ گئے اور غیر بازی لے گئے۔

تاہم پھر بھی شکر ہے کہ اس گئے گزرے دور میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی نگاہ کرامت نے نازش لوح وقلم حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات ستودہ صفات سے وہ کام لیا جو کسی اور سے نہ ہوسکا۔ مسعود ملت کا خاندان نسل بہ نسل علمی وروحانی، دینی ومسلکی، تاریخی وتحقیقی، خدمات سرانجام دیتا آرہا ہے۔ اس فیض بار خاندان عالیہ کی تاریخ بڑی روشن ہے ایک سے ایک بڑھ کر شخصیت کا ظہور ہوا مگر مسعود ملت نے دینی، ملی، علمی، عملی، روحانی، قلمی، تاریخی خدمات سے نہ صرف اپنی بلکہ خاندانی وجاہت وثقافت کو بھی چار چاند لگادیے۔

حضرت مسعود ملت مدظلہ بڑی بے نیازی وبے لوثی سے خدمت لوح وقلم میں مصروف ہیں، نام ونمود سے انہیں کوئی غرض نہیں، یہی وجہ ہے کہ موصوف نے امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ پر اتنا وقیع کام کیا کہ آج یگانے، بیگانے سبھی رطب اللسان ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ پر بیس سے زائد کتب لکھنے کے بعد اب امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر نہ صرف کام کا آغاز کیا ہے بلکہ ان کی زیر سرپرستی جہان امام ربانی کے مقدس نام سے چھ ضخیم مجلدات بڑی آب وتاب سے منصہ شہود پر جلوہ افروز ہوچکی ہین جو اہل تحقیق کے لیے نہایت تاریخی شاہکار ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس کے مرتبین میں صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری جیسی ہستیاں شامل ہیں۔ ازیں قبل تحریک مجدد الف ثانی کے بانی شیخ المشائخ حضرت الحاج میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی شرقپوری زیب سجادہ آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد المعروف شیر ربانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے شرقپور شریف پنجاب پاکستان نے ماہ نامہ نور اسلام شرقپور کے مجدد الف ثانی نمبر اور اولیائے نقشبند نمبر پانچ ضخیم جلدوں میں شائع کرکے حضرت مجدد الف ثانی کی بارگاہ عظمت میں نذرانہ عقیدت ومحبت پیش کیا۔ یہ دونوں نمبر اہل علم وقلم

کو بالکل مفت دیے گئے۔

اب حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مدظلہ نے بشارت دی ہے کہ حضرت مسعود ملت مدظلہ ''جہان امام ربانی'' کی تین مزید جلدیں مرتب فرما چکے ہیں جو عنقریب اشاعت پذیر ہوا چاہتی ہیں۔ اللہ کرے یہ مژدہ ایمان افروز، روح پرور جلد ظہور پذیر ہو۔ اور طالبین ان سے جلد مستفید و مستفیض ہوں۔

راقم الحروف امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے ارباب حل وعقد کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوا دعا کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت مسعود ملت مدظلہ کے علمی وروحانی، قلمی تاریخی تحائف مبارکہ سے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ بہرہ مند فرماتا رہے اور موصوف کا سایہ برقرار رہے۔ آمین (محررہ: ۲۹ ر شوال المکرم ۱۴۲۶ھ/۲ ر دسمبر ۲۰۰۵ء)

علامہ محمد صدیق ہزاروی

(جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

☆

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علم وآگہی کے موجزن سمندر امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے زیر اہتمام، نامور محقق علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی میں ملک اور بیرون ملک کے معروف مذہبی، ادبی اور تاریخی اسکالرز کے مضامین پر مشتمل ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا موسوم بہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ'' کے چھ اقلیم (چھ مجلدات) نہایت خوبصورت طباعت، عمدہ کاغذ اور مضبوط و دیدہ زیب جلد کی شکل میں منظر عام پر آئے اور ارباب علم ودانش کے لیے نہایت قیمتی علمی ذخیرہ مہیا ہوا۔

کسی کتاب کی عظمت کے لیے عمدہ موضوع کا انتخاب اور مصنف یا مقالہ نگار حضرات کی بھاری بھرکم شخصیات کا چناؤ بنیادی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ نیز قدم قدم پر راہنمائی کے لیے اخلاص اور جد وجہد کے ساتھ ساتھ بہترین صلاحیتوں کی حامل شخصیت کا وجود غیبی تائید کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

اس کتاب کا موضوع ایک ایسی شخصیت کا تعارف پیش کرتا ہے جس نے برصغیر کے مسلمانوں کی فکری اور سیاسی راہنمائی کا فریضہ باحسن طریق انجام دیا، دو قومی نظریہ جس کی بنیاد پر وطن عزیز پاکستان وجود میں آیا، کے خلاف ہندوؤں کی گھناؤنی سازش کا قلع قمع کر کے ملت اسلامیہ کو صراط مستقیم پر قائم رہتے ہوئے

اپنی منزل کی طرف بڑھنے کا حوصلہ دیا۔

اگرچہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شہرت دو قومی نظریہ کے تحفظ کے حوالے سے بام عروج کو پہنچی ہوئی ہے لیکن فقہی بصیرت، اسرار و رموز طریقت سے آگاہی، اصلاح احوال امت، محبت واتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم، شریعت اسلامیہ کی پاسداری اور حسن طریقت کی حفاظت ایسے اہم اوصاف آپ کی حیات طیبہ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی نہ صرف اس عظیم مذہبی سکالر اور مصلح و مدبر کے حالات و خدمات پر مشتمل ہے، بلکہ اس کے متنوع موضوعات نے اس عظمت کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔ مثلاً دیگر اکابر صوفیہ نقشبند کے تذکرے، تصوف کے صحیح رخ کی پہچان، برصغیر میں حق و باطل کے معرکے، مختلف حوالوں سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور علمی مقام، دنیائے عرب کے نقشبندیہ مجددیہ مشائخ کا تعارف، ریاستہائے متحدہ امریکہ میں نقشبند حضرات اور ان کی خدمات وغیرہ موضوعات پر نہایت قیمتی اور وقیع مقالات جو علمی اور فکری دنیا کے معروف قلمکاروں کی کاوشوں کا ثمرہ ہیں، اس کتاب کا طرۂ امتیاز ہیں۔

مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں فکر اور قلم کے استعمال کی جو صلاحیتیں آپ کو خالق کائنات کی طرف سے ودیعت ہوئی ہیں آپ نے کسی بخل کے بغیر ملت اسلامیہ کو ان سے بہرہ ور کیا۔

اور کمال کی بات یہ ہے کہ آپ نے جس طرح حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے اور آپ کا صحیح تعارف سامنے لانے کو فرض منصبی کی طرح خیال فرمایا اسی طرح مجدد ملت حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات سے آگاہی اور آپ کے خلاف تعصب پر مبنی پروپیگنڈہ کا ازالہ کر کے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔

بنابریں ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ'' کی وقعت اور جامعیت کے حوالے سے جہاں دیگر عوامل کو رد کرنا مشکل ہے وہاں اس انسائیکلو پیڈیا کے عمدہ مضامین کے ساتھ ساتھ اس کی شاندار ترتیب اور دیدہ زیب طباعت میں حضرت مسعود ملت کی سرپرستی اور تحریک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

یقیناً وہ تمام حضرات مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے برصغیر بلکہ عالم اسلام کی عظیم المرتبت شخصیت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس گوہر نایاب کے حصول کے لیے شب و روز محنت کی اور امت مسلمہ کی علمی پیاس بجھانے اور ان کی فکر کو جلا بخشنے کے لیے اس عظیم راہ نما کتاب کا تحفہ پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب مستطاب کو ملت اسلامیہ کی راہنمائی کے لیے مفید اور ممد و معاون بنائے۔ آمین **بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ و التسلیم.**

قاری محمد میاں نقشبندی مجددی

(سجادہ نشین خانقاہ حامدیہ، مہتمم جامعہ اسلامیہ خیر المعاد، قلعہ کہنہ قاسم، ملتان)

☆

یہ حقیقت ہے کہ ''جہان امام ربانی'' حضرت امام ربانی کا ذکر نزول رحمت کا سبب ہے اور معناً صحبت کا حکم رکھتا ہے۔ خاص کر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں رابطہ اور صحبت و محبت مشائخ بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ یہ طریقہ انعکاسی ہے۔ اس میں وصول الی اللہ کا بڑا ذریعہ اپنے مشائخ کی صحبت اور محبت ہی ہے۔ ''جہان امام ربانی'' میں مقالات و مضامین کا مطالعہ کرنے سے صحبت معنوی کا لطف حاصل ہوگا۔ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ سے محبت و انس بڑھے گا اور آپ کے ساتھ ارتباط روحانی پیدا کر کے ظاہری اتباع کی توفیق میسر ہوگی اور مراد حقیقی یعنی رضائے رب حاصل ہوگی۔ ان شاء اللہ

آپ نے جلد اول صفحہ ۴۴ پر تحریر فرمایا ہے کہ:

> ''جہان امام ربانی جہان نہیں بہت بڑا جہان ہے جس میں سارا جہان سمایا ہوا ہے''

جہان امام ربانی کے مطالعہ کے بعد مندرجہ بالا تحریر حقیقت کے بہت قریب ہے۔

مولانا قمر الدین نقشبندی

(سنام گنج، بنگلہ دیش)

☆

(۱)

بعد نہایت تاخیر سے مطبوعات مذکورہ مل گئی ہیں سات جلد میں مطالعہ سے دل کا بھید کھل گیا ہے

حضرت قبلہ اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت تک زندہ رکھیں، واللہ میرے استاد شارح بخاری جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ کا فقیہ علامہ قاضی عبدالواحد صاحب قبلہ اور اس جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ کا محدث میرے استاد سلیمان انصاری دونوں نے جہان امام ربانی ایک ایک سیٹ کے لیے رغبت کیا ہے لہٰذا اگر ممکن ہو تو ان دو حضرات کے عنوان میں دو سیٹ جہان امام ربانی روانہ فرما دینا آپ کا مرضی ہے۔ (محررہ: اکتوبر ۲۰۰۵ء)

(۲)

اولاً قدمبوسی قبول فرمانا، مجھے یقین ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے، بعد الحمد للہ جہان امام ربانی کے مطالعہ سے فارغ ہوا اور الصبح ہر وقت نظارہ کرتا ہوں الحمد للہ میں آپ کی تحقیقات میں ڈوب گیا ہوں میں حتی المقدور دو ایک نسخہ مطبوعات ترجمہ کر رہا ہوں دعا فرمانا۔ (محررہ: ۴؍رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ)

إلى،

شيخ الطريقة ماهر الرضوية مجدد المأة الحاضرة لأحياء تراث أهل السنة والجماعة فروفيسر الدكتور محمد مسعود أحمد الموقر، مدير السابق بالكلية العالية الحكومية بالسنده، الباكستان.

الموضوع : كتاب جهان إمام ربانى مجدد ألف ثانى شيخ أحمد فاروقى سرهندى رضى الله تعالى عنه .

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

تقبيل القدم،

قد فرحنا على خطواتك المجيدة لتأسيس المؤسسة العديدة لإحياء تراث الأولياء بالمؤلفات القيمة فالأخص منها المشار إليها فنهنىء لك أجمل التهانىء من عمق القلب وترحيبا بالغا على ذلك.

ثم أما بعد ،

أفيدك علما فد طالعت الكتاب المذكورة بالذوق من المجلد الأول إلى المجلد الأخر أعنى فرغت من لطاع الكتاب " جهان إمام ربانى مجدد ألف ثانى شيخ أحمد فاروقى سرهندى رضى الله تعالى عنه" سبع مجلدات فعلمت لها حقائق الأولياء لإرشاد الأمة فإنهم فتحوا ممالك الدنياء

بالتحريكات الروحانيات وأقاموا الدين كله لله بدون القتل .

فرحمك الله إنك أريت بها الباحثين طريق الهدى ولو أقول إليك تنتهي رياسة أهل السنة والجماعة شرقا وغربا ،شمالا وجنوبا لقلت حقا، بلغ سلامي إلى أرباب أهل السنة والجماعة، مع التحية والسلام.

التاريخ: ٢٨/٠٢/٢٠٠٦م

ابوالحسن مولوی سلطان احمد مسعود چشتی

(حافظ آباد، پنجاب)

☆

(۱)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں سات جلدوں میں کتاب چھپ چکی ہے یہ پڑھ کر بہت خوشی اور دل میں مسرت کی لہر دوڑ گئی کہ ایسے عظیم بابرکت اور مقدس کام سرانجام دینے کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے، نیک، مخلص، متقی، پرہیزگار، خداترسی کرنے والے، اولیاء اللہ سے محبت کرنے والے، شریعت مطہرہ پر پابندی کرنے والے، مسلک سواد اعظم اہل سنت و جماعت سے عوام الناس کو مطلع کرنے والے اور لوگوں کے دلوں میں محبت وعشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کرنے والوں کو منتخب کرلیتا ہے اور ان کے ہاتھوں سے ایسے کام سرانجام پاتے ہیں۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم .

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد، خدائے بخشندہ

حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے مسلک کو پوری دنیا میں اجاگر کیا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت ان کی دینی خدمات اور ان کے کشف و کرامات سے عوام الناس کو روشناس کرایا جو کہ ایک بہت بڑا اجہاد، کارنامہ، شاہکار اور ملک وقوم پر ایک بڑا احسان ہے جو

کہ سنہری الفاظ سے لکھنے کے قابل ہے۔ (محررہ: ۱۴؍ستمبر ۲۰۰۵ء)

(۲)

آپ کی اس محققانہ کاوش کو جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور ان کے ملفوظات مقدسہ جو ان کے تقرب الی اللہ کے سبب سے ان کے بکثرت ذکر الٰہی سے ان کو روحانی عروج و ارتقاء و عرفانی توانائی کے سبب سے ان کے دل پر بذریعہ کشف و خواب، الہامات اور ارتقاء من عنداللہ وارد ہوئے ان کو تحریر فرمایا ہے جن کا مطالعہ قارئین کے لیے بالیدگی روح کو تازگی اور علم کا مصاحب ہے اور جن کا مطالعہ متلاشیان راہ حق کے لیے مشعل راہ کے مترادف ہے۔

واجب الاحترام قبلہ پروفیسر صاحب دامت برکاتھم آپ کا سات جلدوں میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے ملفوظات اور ان کی سیرت کا مرتب کرنا ایک نادر المثال تاریخی کارنامہ ہے اور اس عظیم کارنامہ کی بدولت ہر دور میں مؤرخ، مؤلف، مصنف اور رائیٹرز مخلصین اسلام پسند اور انصاف پسند سنہری حروف سے آپ کا نام لکھتے رہیں گے۔

قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ پوری دنیا میں دینی تبلیغ و اشاعت، اعلیٰ حضرت بریلوی کی شخصیت سے عوام الناس کو متعارف کروانا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اور ان کی سیرت سات جلدوں میں چھاپنا آپ جناب کی زندہ کرامت ہے۔ قبلہ حضرت صاحب احقر العباد فقیر پرتقصیر جناب کی دینی خدمات کے محیر العقول کارناموں سے متاثر ہوکر آپ سے عقیدت و محبت و انس اور ملاقات کی چاہت اور تمنا دل میں ہر وقت رکھتا ہے اور آپ کی طرف وقتاً فوقتاً خط لکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ (محررہ: ۲۴؍اکتوبر ۲۰۰۵ء)

علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

(مولانا اوکاڑوی اکادمی، کراچی)

☆

براعظم میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ساتھ مجددیہ کا عنوان جانا پہچانا ہے، یہ نسبت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے ہے۔ حضرت الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مظہری خاندان نقشبندیہ مجددیہ کے روحانی وارثان اور وابستگان میں سے ہیں۔

تین دہائیوں سے زیادہ عرصہ انھوں نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تحریرات وتعلیمات اور تذکر کاروافکار کے حوالے سے وہ عمدہ تحریری خدمات انجام دیں کہ انہیں ماہر رضویات کے لقب سے یاد کیا گیا۔ اس سال ان کی طرف سے سات ضخیم جلدیں ''جہان امام ربانی'' کے عنوان سے منظر عام پر آئی ہیں۔ حضرت سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی سیرت وسوانح کا یہ کام بھی ان سے یادگار رہے گا۔

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

(جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام، لاہور)

☆

مقبولان بارگاہ ایزدی سے کائنات کا بھرم بھی ہے اور ریشہ ہستی کا نم بھی۔ ان کی آہ سحر گاہی سے شبستان وجود میں چراغاں بھی ہوتا ہے اور کاروان ہست وبود کے لیے نجات کا سامان بھی۔ یہ خالق کائنات کی قدرتوں کا مظہر بھی ہوتے ہیں اور مخلوق کی تمناؤں کا سپر بھی۔ ان کا کردار معمار سیرت بھی ہوتا ہے ان کی گفتار بہار بصیرت بھی۔ ان کی صحبت اکسیر بھی ہوتی ہے اور ان کا تذکرہ سراج منیر بھی۔

ترجمان اسرار تصوف، برہان رموز حقیقت، امام علم وحکمت، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی گراں قدر شخصیات میں سے ہوتا ہے۔

آپ کے سوانح، افکار ونظریات اور کردار وخدمات سے آگہی، یہ ملت کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اگرچہ آپ کی شخصیت اور تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے بہت کچھ لکھا گیا تھا لیکن تشنگی پھر بھی محسوس کی جارہی ہے۔

قلم وقرطاس کے دیرینہ رفیق، نیر افق تحقیق قبلہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ''جہان امام ربانی'' مرتب کروا کر سرمایہ ملت کی نگہبانی کے ایک روشن عہد اور تابناک تاریخ کو یوں جامہ تحریر عطا کیا ہے کہ موضوع کو اپنے حق کی خاطر کسی اور طرف متوجہ نہیں ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ قبلہ ڈاکٹر صاحب اور آپ کے رفقاء کی یہ کاوش قبول فرمائے۔ آمین

Abul Qasim Syed Jalaluddin Pasha Quadri
(Jeddah, Saudia Arabia)

☆

I recieved seven volumes of "Jahan -e-Imam Rabbani Mujaddid

Alf-e-Sani" and other valuable compilation through your disciple Mr. Humood al-Rehman. Execellent and quite impressive work & Great service you have extended ahle Tariqa and specially to Mujaddidi silsila. May Allah SWT bless you health and keep you long to get khairat of your Ilm and piety. I have been conveying salat wa Salaam on behalf of your family, I am indebted & nbsp, with your kindness. I do not find appropriate words to extend my gratitude for your love, care and sarparsati.

(محررہ: ۲۹/اگست ۲۰۰۵ء)

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆

میں جملہ اراکین ادارہ و معاونین ادارہ بالخصوص محترم و مکرم جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دام ظلہ اور ان کے رفقاء حضرت صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری اور حضرت ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو "جہان امام ربانی" کی بارہ جلدوں کی تکمیل پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک و تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک ناقابل تردید تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کی اس سازش کو، کہ نیا فکری، دینی اور سیاسی نظام وضع کر کے نعوذ باللہ لوگوں کے دلوں سے اسلام اور ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام و دلبستگی کو ختم کر دیا جائے، آپ نے جرأت مندانہ اور مجاہدانہ بروقت مساعی جمیلہ سے ناکام بنا دیا اور بانگ دہل اعلان فرمایا کہ ملت اسلامیہ اور شریعت اسلامیہ بالکل منفرد اور جداگانہ حیثیت کی حامل ہیں اس طرح آپ نے دو قومی نظریہ کی بنیاد رکھی۔ یہ نظریہ مملکت خداد پاکستان کی اساس ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف "اثباۃ النبوۃ" لکھ کر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرزندان توحید کی وابستگی کو مستحکم کیا اور دشمنوں کے ہر

قسم کے شکوک وشبہات کا عالمانہ انداز میں ازالہ فرمایا۔

درحقیقت اہل اسلام کی اجتماعی، انفرادی، دینی، سیاسی و روحانی، مشکلات اور فقہی مسائل کا حل حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شریفہ اور دیگر تصانیف میں موجود ہے۔ یہ مشکلات و مسائل دور حاضر کے ہوں یا مستقبل میں رونما ہونے والے ہوں، مکتوبات امام ربانی اور آپ کی دیگر تصانیف آپ کے اصلاحی، تبلیغی اور تجدیدی جہاد کی ولولہ انگیز دستاویزات ہیں۔ تعلیمات امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نظریہ پاکستان کے تحفظ اور فروغ کی ضامن، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مربوط اور بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کے اتحاد وترقی کی ضامن ہیں۔ اس لیے تعلیمات مجددیہ کو حکومتی سطح پر ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے عام کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک اخبارات و جرائد و رسائل میں شائع کروانے کی بھی کوشش وقت کا اہم تقاضا ہے۔

مکتوبات امام ربانی علم وتصوف کو خزینہ ہیں، ان کی ترویج واشاعت دور حاضر کی اہم ضرورت ہے اس لیے مکتوبات امام ربانی کے تراجم مروجہ زبانوں میں کرنے کا اہتمام اور ترویج و اشاعت دور حاضر کی ضرورتوں اور رازہان کو سامنے رکھ کر اس قدر عام فہم کرنے کی ضرورت ہے کہ امت کے ہر فرد کی رسائی اس تک آسانی سے ممکن ہو۔ اس کام کے لیے مسلسل اور منظم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ملت اسلامیہ کے ہر خیر خواہ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ہر عقیدت مند کو اس میں اپنی بساط کے مطابق حصہ لینا چاہیے۔

بلاد اسلامیہ میں تعلیمات حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت کا انتظام بھی کیا جائے اور ان پر ریسرچ اور مخطوطات کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے بین الاقوامی سطح پر ایک منظم ادارہ قایم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مکتوبات امام ربانی کو یونیورسٹیوں اور کالجوں کے ایم۔ اے عربی اور ایم۔ اے اسلامیات کے نصاب میں شامل کروانے کے لیے ارباب بسط وکشاد سے رابطے کیے جائیں اور ان کو نصاب میں شامل کروایا جائے۔

وقت کا تقاضا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کو عام کر کے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے کو ابھارا جائے۔ مسلمانوں کے ملی تشخص کو

اجاگر کرنے کے لیے مسلمانوں میں بیداری کی لہر اور ولولہ تازہ پیدا کیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے علمی اور روحانی فیض سے مسلمانوں کو بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی مجددی

(بانی، سینٹ عبدالغنی میموریل اسکول، اندور، بھارت)

☆

رب تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اتنا زبردست کارنامہ جناب کے ہاتھوں پایہ تکمیل کو پہنچایا یہ احسان عظیم ہے، چند لفظوں میں تعریف کر دینا اس محنت وجانفشانی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ احقر تو سرمایۂ علم وعمل کی کمی کے باعث یہ حق بھی ادا کرنے سے قاصر ہے اس کا صلہ تو مولیٰ تعالیٰ عطا فرمائے گا، مستقبل میں نہ جانے اور کتنے عظیم الشان معرکے جناب کے مبارک ہاتھوں سر ہونے ہیں وہ علام الغیوب ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ وہ خدمت خلق ہے جسے اگر کرامت سے تعبیر کروں تو مبالغہ نہ ہوگا۔ پروردگار اس سعیٔ بلیغ کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے آمین اور صحت وتندرستی کے ساتھ جناب کے وجود مسعود کو حیات خضر نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ (محررہ: ۱۷/ اگست ۲۰۰۵ء)

علامہ مفتی محمد احمد نعیمی

(دارالعلوم انوار مجددیہ نعیمیہ ٹرسٹ، کراچی)

☆

امام ربانی فاؤنڈیشن اور ادارۂ مسعودیہ کے سرپرست اعلیٰ، حضرت علامہ محقق اہل سنت وجماعت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید مجدہ ودامت برکاتہم العالیہ نے ''جہان امام ربانی'' تصنیف فرما کرامت محمدیہ اہل سنت وجماعت پر بالعموم اور مجددیوں نقشبندیوں پر بالخصوص احسان عظیم فرمایا ہے۔ حضرت کی محنتوں اور کاوشوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی بارگاہ صمدیت میں قبول فرمائے اور اجر عظیم سے بہرہ ور فرمائے اور جہان امام ربانی سے امت مسلمہ تا دیر مستفید ہوتی رہے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری

(سابق ناظم اعلیٰ، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، اسلام آباد برانچ)

☆

حضرت عم عالی مرتبت، مسعود ملت، مجد دامت، منبع صد برکت، مدظلہ العالی نے فرمایا کہ یہ فقیر ہیچمدان اس صدی کے مایۂ ناز انسائیکلو پیڈیا، شاہکار مسعود ملت "جہان امام ربانی" پر اپنے تاثرات تحریر کرے۔ یکلخت اپنی بے بضاعتی پر دل بجھ کے رہ گیا لیکن پھر...... "الامر فوق الادب" کے تحت اور خریداران حضرت یوسف میں شمولیت کے ادراک کے ساتھ اس فقیر نے اپنے رب غفور الرحیم کے اسم کریم ونعیم کے ساتھ معروضات رقم کرنے پر کمر باندھ لی کہ جس نے اپنے بندۂ بزرگ و برتر کو نبی آخر الزمان بنا کر مبعوث فرمایا اور اپنا محبوب بنایا جسے ہم پر رؤف رحیم بنایا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا جن پر ہم سب فدا، ہمارے والدین فدا، ہمارے اہل وعیال فدا، بلکہ پوری کائنات فدا...... بے شمار درود ان پر اور بے حساب سلام ان پر۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں میں سے جسے چاہتا ہے نواز لیتا ہے۔

"واللّٰہ یختص برحمتہ من یشآء"

اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص بنا لیتا ہے۔

لہٰذا اس بندۂ عالی وقار وامتی، خاص الخاص پے بے شمار رحمتیں ہوں اور درجات عالیہ منتہی ہوں کہ جسے اس منعم کریم جل شانہٗ نے اس دور پرفتن میں، اس دور فرقہ واریت میں، اس دور قتل وغارت گری میں اور اس دور انحطاط وانتشار میں آخری امید اور نجات دہندہ بنا کر بھیجا جس سے امت مسلمہ کو گڑھے میں گرتے دیکھا نہ گیا، جسے ملت کفر کی یلغار اور ملت اسلامیہ پر دہشت گرد کی تہمت برداشت نہ ہوئی...... جس نے امت مسلمہ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر بھانپ لیا کہ یہ امت محبت کی بھوکی ہے، تیر ونشتر کی نہیں...... امن کی متلاشی ہے، جنگ وجدل کی نہیں...... تعمیر کی متمنی ہے، تخریب کی نہیں...... خندہ پیشانی کی خواہشمند ہے، درشت روئی کی نہیں...... کشادہ دلی اور سینے سے لگائے جانے کی ضرورت مند ہے، تنگ دلی اور دھتکارے جانے کی نہیں...... مذہبی رواداری کے ساتھ حمیت دینی کی محتاج ہے، مذہبی تعصب اور مذہبی بے غیرتی کی نہیں...... لہٰذا اس مصلح امت نے تمام ممکنہ جہانوں کو چھان مارا لیکن امت کے مرض کہن کا چارہ کہیں نظر نہ

آیا کہ جو ماضی قریب کا ہو اور جو قلوب و اذہان مردہ میں ایک نئی روح پھونک دے۔

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

رحمت باری جوش میں آئی اور پھر۔۔۔ نظر ایک ایسے جہان پر پڑی جو اس مقدس مشن کی تکمیل کے لیے چشم عالم کو دکھانے کے قابل تھا اس لیے کہ وہ قریب ترین زمانے کا تھا اور ایسا درخشاں تھا کہ جس پر بدعقیدہ کی خشم گیں نگاہیں بھی ٹھہر نہ سکتی تھیں اور جس پر نت نئے فرقوں کے علمبردار بھی انگلی تک اٹھا نہ سکتے تھے اور وہ تھا ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی''۔ ہم میں کسی کو بھی یہ حقیقت فراموش نہ کرنی چاہیے کہ زندہ قومیں ہی اپنے محسنین کو یاد رکھتی ہیں۔ جہان امام ربانی چشم عالم سے اگر بالکل پوشیدہ نہیں تھا تو گہرے دھندلکوں میں ضرور تھا کہ جہان مظہریہ و مسعودیہ کے افق سے اک مہر مستنیر طلوع ہوا جس نے مسجد جامع فتحپوری دہلی کے رفیع الشان میناروں کے سائے میں شباب منزہ کے مہ و سال گزارے اور جس نے ایک پیکر اسوۂ حسنہ، ایک عاشق رسول مقبول، اک بطل جلیل اور ولی کامل مفتیء اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز جیسے علم و عرفان کے مینارۂ نور کی آغوش میں تعلیم و تربیت کے مراحل طے کیے۔ اور مملکت اسلامیہ پاکستان کے فلک پر جلوہ گر ہوا اور سال ہا سال اس امت مسلمہ پر اسوۂ حسنہ کے نور میں ڈوبی ہوئی علم و حکمت کی بھینی بھینی کرنیں بکھیرتا رہا جو قلوب و اذہان میں جذب ہوتی چلی گئیں اور اپنے پرائے اس کی صدائے حق پر لبیک کہتے چلے گئے۔

جہان امام ربانی کے آثار گم گشتہ کی تلاش کوئی آسان کام نہ تھا حضرت مسعود ملت، مجدد امت، شیخ طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کا تصور ''جہان امام ربانی'' مشیت الٰہی کے تحت آسمان دنیا کے اسلام پر اس طرح چمکا کہ نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ اور آج دنیا انگشت بدنداں ہے کہ یہ عدیم المثل کام کب، کس نے اور کیسے کر لیا؟

پہلی دو جلدوں کے مطالعے اور باقی جلدوں کے سرسری جائزے سے جو تاثرات ذہن پر چھاتے چلے گئے ان میں کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱...... اتنے قلیل عرصے میں اس شان کی ''سرپرستی و نگرانی''، ایسی تدوین و تحقیق اور ایسی طباعت و اشاعت کبھی نہ سنی۔ بلاشبہہ تائید الٰہی کے بغیر یہ محیر العقول کارنامہ ممکن نہ تھا۔

۲ بعض حضرات نے اس جہان کو اپنے مخصوص عقائد کی نگاہ سے دیکھا ہے لہٰذا وہ اس جہان کی حقیقت تک رسائی نہ پا سکے۔ مگر قوی امید ہے کہ اس بحر زخار میں غوطے کھائیں گے تو دھل کے ایسے نکلیں گے کہ پہچانے نہ جائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ

۳ فقیر اپنے نسخے پر کتابت کی اغلاط کی نشاندہی کر رہا ہے اور حواشی پر کہیں کہیں اشارات بھی قابل قدر ہو تو باعث سعادت ہوگا ورنہ نظر انداز کر دیا جائے۔

۴ ہر اہل قلم نے اپنی جانب سے حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ کے احاطے کی کوشش کی ہے لہٰذا تکرار مضامین ایک عام قاری کے لیے اکتاہٹ کا باعث بنتا ہے لہٰذا تکرار مضامین کے اخراج کا اہتمام کیا جائے۔

۵ ایک ایسی تالیف کی شدید ضرورت محسوس ہوئی جو تلخیص جہان امام ربانی یا رہنمائے جہان امام ربانی جیسے نام سے شائع کی جائے۔

۶ جہان امام ربانی پر تحریر کردہ مقالات کے اہم نکات کتابچے میں شایع کیے جائیں جس سے ہر شخص کو اپنی زندگی اسوۂ حسنہ کے مطابق گزارنے کا لائحہ عمل بنانے میں آسانی محسوس ہو۔

۷ حکام بالا تک لٹریچر پہنچانے کا معقول انتظام کیا جائے، ایک بار اس جہان کی سیر کرادی گئی تو روح پرور مناظر بھلائے نہ بھولیں گے اور حضرت مسعود ملت مدظلہ العالی کی سرپرستی میں اتحاد امت اور نظام اسلامی کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

۸ عربی اور فارسی عبارات کے ترجمے سے عام قاری کی تشنگی بجھ جائے گی۔

۹ مکاتیب کے اسرار و معانی، اصطلاحات کے مفاہیم، مشاہدات، مکاشفات کی تعبیر اور روحانی مدارج کی تشریح قرآن و حدیث کی روشنی میں کی جائے اور اسوۂ حسنہ کے انوار پر استخراج کیا جائے تاکہ روحانیت کی اس ایٹمی قوت سے امت مسلمہ کو لیس کیا جائے جسے محروم بصیرت لوگوں نے افیون سے تعبیر کیا تھا۔

درحقیقت جہان امام ربانی کے فلک کا چاند جو مسجد جامع فتح پوری دہلی کے افق سے طلوع ہو کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے فلک پر نمودار ہوا، جو نصف صدی سے زائد عرصے سے چمک رہا ہے اور مجددی نور و نکہت کی ٹھنڈی مگر حرارت عشق نبوی میں ڈوبی ہوئی ایسی شعاعیں بکھیر تا رہا ہے جو اپنے پرائے، دوست دشمن، موافق و مخالف، عالم و جاہل سب کے دلوں میں جذب ہو کر عبقری روح پھونک رہی ہیں کیونکہ جو

شمع رسالت کا پروانہ بن گیا وہ سارے جہان کے لیے رحمت بن گیا۔ آیئے اس جہان کے چند مناظر کی جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں، جسے دیکھنے کے لیے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں جس کا خیال آتے ہی دل بلیوں اچھلنے لگتا ہے اور وہ ہے ''جہان مسعود ملت مجد دامت'' یہ اس مرد درویش کا جہان ہے جس کے سینے سے نکلتی آہوں کی تپش ہر مرحلے پر اس فقیر نے اپنے سینے میں محسوس کی ہے اور اٹھتا دھواں اپنی آنکھوں سے دیکھا، بیٹھتے اٹھتے، سوچتے بولتے، چلتے پھرتے، جاتے آتے، پڑھتے لکھتے، ملتے جلتے یہ فیضان ہے تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر تشریف لانے والے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اقدس سے بلند ہونے والی آہوں کا کہ جن پر رحمت باری جوش میں آگئی، کیا یہ کوئی آسان کام ہے؟ امت کے غم میں تن من دھن کی بازی لگا دینا، دل ودماغ گھلا دینا، اپنی جان ہلکان کر دینا، جان کے در پے لوگوں کی خیر خواہی کرنا، اذیت دینے والوں کو راحت پہنچانا، غرضیکہ ہمہ وقت مخلوق پر رحمت کی گھٹا بن کر چھائے رہنا اور علم وحکمت اور روحانیت کی پھوار برساتے رہنا۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیے ہیں انداز خسروانہ

اس وقت چشم تصور ماضی کے دھندلکوں میں کھوگئی اور چند مناظر روز روشن کی طرح سامنے آگئے، چند جھلکیاں اس جہان گم گشتہ کی ملاحظہ فرمائیں جو جہان امام ربانی کی رویت کا پیش خیمہ ہیں۔

قیام پاکستان کے وقت ریاست بہاولپور اسلامی تہذیب کا گہوارہ تھی بہاولپور ایک شہر نما گاؤں تھا جب کھلے آسمان تلے بغیر کسی شیڈ کے پلیٹ فارم پر تیل کے دیے ٹمٹما رہے تھے تو اندرون شہر کا کیا حال ہوگا...... موسم گرما کی شدت، آگ برساتی اور جھلساتی لو پھر چلچلاتی دھوپ الامان والحفیظ...... تانگوں کے گھوڑے تک چکرا چکرا کر گرے پڑتے تھے۔ ایسے میں انسانوں پر کیا گزرتی ہوگی لیکن عین عصر کے وقت جبکہ شاہی بازار آتشیں سورج کی زد میں ہے ایک جوان رعنا کریم کلر کی شیروانی میں ملبوس سر پر قراقلی ٹوپی روشن وحسین چہرے پر سیاہ داڑھی ایک خاندانی اور خاص قسم کی رواداری کے ساتھ کشاں کشاں چلا جا رہا ہے، پسینے میں شرابور ہے دوطرفہ دکانوں سے لوگ اٹھ اٹھ کر گویا خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں، کوئی سلام کر رہا ہے کوئی دوڑ کر دست بوسی کر رہا ہے اور دور تک دیکھتا چلا جا رہا ہے، یہ کون لوگ ہیں؟ عام لوگ وہ تھے جو ریاست میں داخل ہونیوالوں کو نظر حقارت سے دیکھتے تھے ''مہاجر'' اور ''پناہ گیر'' کے الفاظ گالی کے

مترادف تھے لیکن اس حقیقت سے قطعی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حکمران طبقے کے ساتھ بیشتر حضرات جو دیندار اور تعلیم یافتہ تھے انھوں نے نہ صرف عزت دی بلکہ ہر ممکن تعاون کیا جسے کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ غرضیکہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز وہ پیکر عزم و یقیں کس لیے اپنا آرام تج رہا ہے اور پارے کی مانند کیوں بے چین ہے اس لیے کہ وہ عاشق رسول ہے وہ دیوانہ وار اپنے حبیب لبیب علیہ السلام کی تعلیمات و احکام کا سراپا نمونہ بن کر دین اسلام پر مکمل عبور سے عمل پیرا ہونے کی تجدید کرنی چاہتا ہے۔

عین دوپہر کا وقت ہے بہاولپور کے مکان کی بالائی منزل کے کمرے میں جو تندور کی طرح تپ رہا ہے کسے خبر تھی کہ یہ آئندہ دنیائے اسلام کے فلک پر چمکنے والا چاند ہے جو اس تندوری کمرے میں سفید چاندنی میں بقعہ ء نور بنا بیٹھا علم و حکمت کے موتی چن رہا ہے۔ اردگرد کتابیں ہیں، پسینے میں شرابور، سود و زیاں سے کوسوں دور، عشق رسالت میں مخمور فرش پر بیٹھا گویا عرش کی جانب رواں دواں ہے اور ''دست بکار و دل بیار'' کا مصداق بنا بیٹھا ہے۔ ہاں ہاں کسی نے آپ ہی کے لیے کہا تھا کہ

دوعالم سے کرتی ہے بے گانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

پھر چشم عالم نے دیکھا کہ جس نے کئی جہانوں کی سیر کرائی، وہ جہان جو نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا یا عمداً کر دیا گیا تھا یعنی جہان امام ربانی لکھ کر عالم کو آشکار کیا، وہ خود سراپا جہان بن گیا اور کیوں نہ بنتا کہ انہی عشاق رسالت مآب میں سے ہی تو ہے جنہوں نے دین متین کے لیے ایسے ایسے کارہائے عظیم سرانجام دیے جو رہتی دنیا تک یاد رہیں گے۔

''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' حضرت قبلہ مسعود ملت مجدد مأۃ حاضرہ شیخ طریقت و علم و فضیلت کا ایسا شاہکار انسائیکلو پیڈیا ہے جس کا سہرا آپ ہی کے سر اقدس کو زیب دیتا ہے۔ جن کی تربیت و تلمذ نے موافق تو موافق مخالفین و منافقین کو لکھنے پڑھنے اور بولنے کا سلیقہ سکھایا لیکن افسوس بعض حضرات منفی جذبوں کے سبب بزرگوں کے احسانات بھی فراموش کر جاتے ہیں۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار**

ایسے دور میں جہاں الحاد و بے دینی، مذہبی تعصبات، فرقہ واریت اور مذہبی منافقت نے امت کا شیرازہ منتشر کر کے رکھ دیا تھا حضرت قبلہ مسعود ملت مدظلہ العالی نے امت کی مرض کی ایسی تشخیص کی اور ایسا علاج دریافت کیا کہ افراط و تفریط میں شدت سے مبتلا فریقین کے مابین ''صلہ'' بن گئے اور روز روشن کی

مانند عیاں ہو گیا کہ نور بصیرت عام ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ مجدد ملت مدظلہ العالی کا سایہء گرانمایہ سلامت رکھے اور امت کے نشاۃ ثانیہ کا سامان ہو جائے۔ آمین

قال الحمد للہ والمنة والصلوة والسلام علی سید المرسلین رحمة للعالمین سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم

میاں فضل احمد حبیبی

(نور علیٰ نور فاؤنڈیشن، گجرات)

☆

(۱)

لاہور ایوان اقبال میں منعقدہ قومی کانفرنس میں شامل ہونے کا موقع ملا، مقالہ جات کا جب تجزیہ کیا جائے تو یہ امر عیاں ہو جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے متبع اور ان کی تعلیمات کے ناشر ہیں۔ یہ تاثر ان مقالہ جات سے ملتا ہے جو اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں کے لکھے ہوئے تھے، ایوان اقبال میں جانے سے قبل مجھے پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کے گھر جانا ہوا، تقریباً دو گھنٹے وہاں ٹھہرا اسی دوران محمد عالم مختار حق صاحب بھی وہاں تشریف لے آئے ۱۰:۳۰ بجے ہم تینوں فاروقی صاحب کی گاڑی میں ایوان اقبال پہنچے تھے، کانفرنس کے اختتام تک وہیں رہے، پھر واپسی بھی تینوں کی اکٹھی ہوئی۔ جہان امام ربانی کی اشاعت نے فکر و سوچ کا دھارا بدل دیا ہے۔ نیز جلد اول کا مطالعہ ابھی جاری ہے، اس کے آغاز میں جس خوبی سے آپ کی بالغ نظری کے باعث اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں سلسلہ مجددیہ کا حصہ نظر آتے ہیں اور ایک عظیم فرد ہیں۔ یہ فکری تبدیلی وقت کے ساتھ ساتھ قوی سے قوی تر ہوتی جائے گی، ان شاء اللہ

آپ نے پورے دھارے کو بدلنے میں کمال حکمت سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے لطف و کرم سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔ ہم پر بھی لازم ہے کہ اس تبدیلی کو کامل طور پر کامیاب کرنے میں معاونت میں پیش پیش رہیں اس ضمن میں جو کام سپرد فرمائیں اس کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

(محررہ: ۷ رمئی ۲۰۰۵ء)

(۲)

جلد اول (جہان امام ربانی) کا بیشتر حصہ نظر سے گزر چکا ہے، مضامین کی ترتیب میں آپ نے جن

آداب کی پاسداری قائم کی ہے وہ ازلی سعادت جو آپ کو حاصل ہے اس کی شہادت ہے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ اور امام ربانی رضی اللہ عنہما کے معاملات میں جن آداب کو سامنے رکھ کر ''جہان امام ربانی'' کو مرتب کیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں پروٹوکول کے معنی کی بچی تصویر ہے۔ رموز سلطنت شاہ بداند۔ جب تک اہل کمال کی صحبت کو نہ دیکھا ہو ان کی صحبت سے استفادہ نہ کیا ہو یہ رموز شہنشاہی کب ہاتھ آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو عمر طویل عطا فرمائے اور صحت کاملہ کے ساتھ قائم رکھے، آمین ثم آمین۔

(محررہ: ۶ رمئی ۲۰۰۵ء)

علامہ محمد اسد رضا

(خطیب جامع مسجد بیلہ، محمد نگر، آزاد کشمیر)

☆

آپ کا عطا کردہ جہان امام ربانی کا خوبصورت تحفہ وصول ہوا۔ طلبہ و اساتذہ کا شوق دیدنی تھا۔ خوبصورت طباعت اور جلد بندی اور سب سے بڑھ کر جس حسن عقیدت سے مرتبین نے اسے سنوارا وہ ناقابل بیان ہے اللہ تعالیٰ کے مقبول ولی سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی سیرت و تعلیمات کا مرقع ہمارے لیے ایک یادگار کوہ نور ہے۔ آپ کے ادارے نے دور دراز رہنے والوں کو محبت میں شامل فرمایا اللہ عزوجل آپ کو دونوں جہان میں مالا مال فرمائے۔ باقاعدہ مطالعہ جلد شروع کریں گے ابھی تک اس حسین تحفے کے سحر میں گرفتار ہیں، الفاظ کی زباں آپ کی احسان مند ہے۔ دل سے دعائیں نکل رہی ہیں کاش دیگر اشاعتی ادارے بھی مشائخ کرام علیہم الرضوان کی سیرت پر خوبصورت تصانیف امت کو پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور ادارے کے تمام اراکین کو مزید ترقیاں و برکات عطا فرمائے۔ آپ کی برکات اور نوازشیں ہم پر سایہ گستر رہیں۔

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی

(ناظم تعلیمات و صدر مدرس، نصرۃ العلوم استاد اسلامک مشن یونیورسٹی، کراچی)

☆

حضرت مجدد الف ثانی، امام ربانی شیخ خواجہ احمد فاروقی سرہندی نور اللہ مرقدہٗ النورانی عالم اسلام کی ان نابغہ روزگار شخصیات میں سے ہیں جن کو اہل دنیا ہمیشہ اپنے درمیان محسوس کرتے رہیں گے۔ اور وقت

کے گزرنے کے ساتھ ساتھ جنکی اہمیت وضرورت کا احساس دو چند ہوتا چلا جائے گا۔ زمانہ کی آندھیاں اور حالات کا مدوجذر انکے ثبت کردہ نقوش کو کبھی مٹا نہ سکے گا اور انکی محبت اور عقیدت کے چراغ دلوں کی تاریک، ویران اور افسردہ دنیا میں ہمیشہ روشنی کا انتظام کرتے رہیں گے نیز انکی تعلیم کی روشنی فکر ونظر اور شعور وآگہی کی راہوں پر گم گشتہ راہ لوگوں کی ہمیشہ دستگیری کرتی رہے گی۔

سنہ ہجری کے دوسرے ہزاریئے کے آغاز پر امام ربانی، قیوم زمانی مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) جیسی علمی، فکری اور روحانی شخصیت کا منصۂ مشہود پر جلوہ گر ہونا کوئی اتفاقی بات نہیں ہے بلکہ یہ انسانی تاریخ کے اس نئے موڑ پر امت مسلمہ کی دیرپا، دوررس اور وسیع پیانے پر رہنمائی کرنے کا خدائی انتظام ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کے فیضان کے دھارے شرق سے غرب تک بہتے چلے گئے اور ہر کشت کو سیراب کر کے ہر طبقہ فکر کو فیضیاب کر دیا، علماء وصلحاء، اصفیاء واتقیاء، حکام وسلاطین اور مبلغین و مصلحین میں سے ہر ایک نے آپ کے چشمۂ صافی سے فیضیاب ہو کر اپنی تشنہ لبی کو سیرابی بخشی اور آپکے مینارۂ نور سے روشنی حاصل کر کے اپنی تیرہ شبی کو روشن ومنور کیا۔ آپکی ہمہ جہت تعلیمات اور ہمہ گیر اثرات پر نظر رکھنے والا کوئی بھی شخص آپ کو مجدد الف ثانی کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ عرب کا مشہور شاعر متنبّی اگر آج زندہ ہوتا تو اپنے اشعار کو آپ ہی کی نذر کرتا۔

کالبحر یقذف للقریب جوارا　　　جوداً ویبعث للبعید سحائبا
(وہ مثل سمندر کے ہے جو اپنے قریب پر جواہر کی دولت لٹاتا ہے اور
اپنے بعید کو بادل بھیج کر فیضیاب کرتا ہے)

کالشمس فی کبد السماء وضوءھا　　　یغشی البلاد مشارقا ومغاربا
(وہ وسط آسمان میں آفتاب کی مانند ہے جسکی روشنی زمین کے مشارق
ومغارب میں ہر جگہ چھائی ہوئی ہے)

حقیقت یہ ہے کہ آپ کے عہد مبارک سے ابتک جتنے انقلابات برپا ہوئے، جتنی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور جتنے بھی اعلیٰ وارفع کارنامے انجام دیئے گئے ان سب کے پیچھے کسی نہ کسی طور آپ ہی کا دست فیض رساں کارفرما ہے۔ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کے بقول گرمئ احرار آپ ہی کے نفس گرم سے قائم ہے اور محدث دہلوی حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس خطۂ ہند کی مساجد کے میناروں سے سنائی

دینے والی اذانیں، یہاں کے مدارس میں بپا قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں، یہاں کی مقدس خانقاہوں میں لگائی جانیوالی حق ہو کی ضربیں اور میدانہائے کارزار میں مجاہدین اسلام کی للکاریں بھی آپ ہی کی مساعی جمیلہ اور خدمات جلیلہ کا ثمرہ ہیں۔

جہان را دگرگوں کرد یک مرد خود آگاہے

غرض آپکی ذات مبارکہ خود ایک جہان ہے جسکی وسعتوں اور پہنایوں کو پانا آپ کے بعد تا ایں دم کسی کے لیے بھی ممکن نہیں ہو سکا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہیں، حقائق و اسرار کا ایک خزانہ ہیں۔ آپکی روحانی، تعلیمی اور تبلیغی مساعی کے اثرات کہاں کہاں تک پہنچے اور پہنچیں گے۔ اسکا کسی کو بھی اندازہ نہیں ہے۔ البتہ آپکی شخصی عظمت، روحانی مقام اور اعلیٰ و ارفع خدمات کا کسی حد تک اندازہ اس کام سے لگایا جا سکتا ہے جو ابتک آپ پر کیا جا چکا ہے۔

مکتوبات شریف کے مختلف زبانوں میں تراجم کیے گئے اور شروحات لکھی گئیں آپ کی علمی و فکری کارناموں، احیاء اسلام کے سلسلے میں آپکی کاوشوں اور اسکے نتیجے میں خاص طور برصغیر کی تاریخ و سیاست پر مرتب ہونے والے اثرات و نتائج پر متعدد پی۔ ایچ۔ ڈی ہو چکے ہیں علاوہ ازیں سینکڑوں کتب و رسائل آپکے تذکارسے معمور ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک نہایت اہم کڑی "جہان امام ربانی" ہے۔ جو درحقیقت آپکے حالات زندگی، فضائل و کمالات، افکار و نظریات، تبلیغ و ارشاد، مکتوبات و مصنفات، اولاد و احفاد خلفاء و سفراء اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پر علمی و فکری اور تحقیقی مقالات اور مضامین کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اسی لیے بجا طور پر اس کا نام ''جہان امام ربانی'' رکھا گیا ہے۔ یقیناً یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد کام ہے کیونکہ ہماری معلومات کے مطابق ابتک کسی بھی شخصیت کے بارے میں اتنا مواد یکجا نہیں کیا گیا۔ یہ ایک عظیم منصوبہ عہد حاضر کی مایہ ناز شخصیت، سرمایہ دین وملت، فخر مجددیت، صاحب علم و عرفان، پیکر رشد و ہدایت مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب (دامت برکاتہم العالیہ) کی توجہ اور عنایت سے پایہء تکمیل کو پہنچا۔

اس مختصر سے وقت میں کتاب کا مکمل تعارف تو پیش نہیں کیا جا سکتا البتہ اجمال و اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے طائرانہ انداز میں ایک تعارفی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ تاہم اسکی اصل قدر و قیمت کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی لگایا جا سکتا ہے۔

جہان امام ربانی چھے ضخیم اقالیم یعنی جلدوں پر مشتمل تقریباً چار ہزار صفحات کا ایک شاندار سوانحی اور تاریخی مجموعہ ہے۔ جبکہ ساتویں جلد نورٌ علیٰ نور (مرقعات امام ربانی) کے نام سے علیحدہ سے شائع کی گئی ہے جو کہ اس سلسلے سے تعلق رکھنے والے روحانی، تاریخی اور علمی وفکری آثار کے خوبصورت اور دیدہ زیب عکوس کا مجموعہ ہے۔

اس جہان کو چھ اقالیم پر قائم کیا گیا ہے۔ اور ہر اقلیم کو پانچ کشوروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ اقلیم سے مراد جلد ہے اور کشور سے مراد فصل لی گئی ہے۔ پھر ہر کشور علمی و تحقیقی شہ پاروں سے مزین و آراستہ ہے۔

مثلاً اقلیم اول کی پہلی کشور کا جائزہ لیں تو اسمیں ہمیں آپکی آمد مبارکہ سے پہلے صاحبان نظر بزرگوں کی آپ سے متعلق بشارات اور پیش گوئیوں اور آمد مبارکہ کے بعد اہل علم وفضل کی طرف سے آپ کے حضور خراج عقیدت ومحبت کا پیش کیا جانا معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری کشور تصوف اور اسکی بنیاد اور روح اسلام جیسے اہم مضامین کا مجموعہ ہے۔ کشور سوم میں قافلہ سالار نقشبند سیدنا حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور خواجگان نقشبندیہ کا روح پرور اور ایمان افروز تذکرہ پایا گیا ہے۔ کشور چہارم آپ کے مرشد پاک حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کی گئی ہے کشور پنجم قاری کو دیار ہند کی سیر کراتی ہوئی نظر آتی ہے نیز تاجدار سرہند کے حالات زندگی، امتیازات، لباس وحلیہ شریف اور خانقاہی ماحول سے پردہ اٹھاتی ہے۔

دوسری اقلیم کی کشور اول خاص طور پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی و ادبی اور علمی خدمات نیز مکتوبات میں وارد احادیث کی تخریج جیسے علمی وفنی مضامین کا مرقع ہے۔ جبکہ کشور دوم میں آپ کی دعوت وتبلیغ آپ کے تصور سنت وبدعت اور آپ کے معمولات شریفہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ کشور سوم آپ کے روحانی اور باطنی حالات اور خدمات درباب علم لدنی، جذب وسلوک، تزکیۂ نفس، صحو وسکر اور آپکے علم النفس وعلم الآفاق سے متعلق بیان کردہ حقائق پر روشنی ڈالتی ہے۔ کشور چہارم آپکی مجددیت، نظریۂ قیومیت، شان قیومیت، اور منصب قیومیت کی مظہر ہے۔ کشور پنجم وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود نیز ابن عربی اور حضرت مجدد الف ثانی کے نظریات کا ایک تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے۔

پھر اقلیم سوم کی پہلی کشور ہمیں آپکے روحانی وعرفانی مقامات کی سیر کراتی ہے اور کشور دوم آپکی خدمات کے ان پہلوؤں سے آگاہ کرتی ہے جنکا تعلق نبوت ورسالت اور عقیدۂ ختم نبوت سے ہے۔ کشور سوم میں

رد روافض، تقلید ائمہ مجتہدین اور رفع سبابہ جیسے مسائل پر مقالات پیش کیے گئے ہیں۔ کشور چہارم میں عقائد و معمولات اہلسنت نیز مسلک اور آپ کے طریقہ ءنماز اور آپ کی تعلیم و تبلیغ کے انداز پر روشنی ڈالی گئی ہے اور کشور پنجم میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ علم اور علماء دین سے متعلق آپکے خیالات نیز آپ کے ارشادات، ملفوظات، کرامات اور اوراد و وظائف کی تفصیل مندرج ہے۔

اقلیم چہارم بعد از تمہیدات اپنی کشور اول میں آپکی سیرت و کردار کے تاریخی و سیاسی پہلوؤں کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ اور کشور دوم برصغیر کی تاریخ کا اہم ترین مسئلہ یعنی دو قومی نظریہ کے حوالہ سے آپکی تحریکات و تاثیرات کے نقوش کا پتا بتاتی ہے۔ جبکہ اقلیم مذکور کی تیسری کشور میں سلطنت مغلیہ پر آپکی تحریک و تبلیغ کے اثرات اور پھر آگے چل کر بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا بعینہ اسی تحریک سے متاثر ہونا اور آپ ہی کے قائم کردہ خطوط اور راستوں پر کام کو آگے بڑھانا نیز اہل علم و دانش کی نظروں میں اسکا سراہا جانا ہمیں نظر آتا ہے۔ کشور چہارم آپ کے سفر آخرت کے دلدوز اور روح فرسا تذکرہ سے معمور ہے نیز آپ کی اولاد امجاد، خلفاء کرام اور معاصر علماء و مشائخ عظام کی یادوں کے دیئے بھی یہیں روشن ہیں۔

کشور پنجم آپ کے بعد تشریف لانے والے ان مخصوص مشائخ سلسلہ کے تذکرہ سے معمور ہے جن کی سیرت و کردار اور روحانی تعلیمات نے دنیا کے مختلف گوشوں میں ایمان و عرفان اور رشد و ہدایت کی روشنی عام کی اور عرب و عجم میں اس سلسلہ پاک کے فروغ و ارتقا میں اہم کردار ادا کیا جن میں مرزا مظہر جانجاناں، حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی، حضرت شیخ خالد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ نمایاں ہیں۔

اقلیم پنجم کے پانچوں کشوروں میں جن اہم موضاعات پر خامہ فرسائی کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات و تالیفات، مکتوبات شریفہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مکتوبات کا عربی ترجمہ، آپ کے دفاع میں لکھی جانیوالی کتابیں، مغربی دنیا میں آپکی رسائی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال نیز اقبال کے فلسفہ پر حضرت مجدد کی تعلیمات کا اثر، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی نظر میں اور حضرت شیخ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی نظر میں۔

جہاں امام ربانی کی اقلیم ششم بھی اس حوالہ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اسمیں خصوصیت کے ساتھ سلسلہء عالیہ مجددیہ کے بلاد عرب و عجم میں روحانی اثرات اور ان علاقوں میں موجود حضرات مشائخ نقشبندیہ

کے حالات وواقعات نیز انکی اعلیٰ وارفع خدمات کا بڑی وسعت کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔

جہان امام ربانی واقعی ایک جہان ہے اب آپ کی حیرانی یقیناً یقین میں بدل گئی ہوگی کہ ایک ایسا جہان جو ایمان وعرفان، علم و ادراک، فقہ و اجتہاد، تاریخ و سیاست، عشق ومحبت، سیر وسلوک، حقائق و معارف، روحانیت و وجدانیت اور جذب وکیف کے حسین اور دلکش نظاروں سے معمور ہے ''جہان امام ربانی'' کو اپنے موضوع پر یقیناً ایک انسائیکلو پیڈیا کا درجہ دیا جاسکتا ہے کسی ایک شخصیت پر اتنا مواد جمع ہو جانا عجائبات سے ہے۔ یہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ النورانی کی شخصیت کا اعجاز اور کمال ہے کہ آپکے بارے میں معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

قابل صد مبارک باد ہیں وہ تمام لوگ جنھوں نے اس مقدس مجموعہ کی تصنیف وتالیف، ترتیب وتدوین، تسوید وتبویب اور نشر واشاعت میں حصہ لیا۔ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جہان امام ربانی کو شرف قبولیت عطا فرما کر اسے مقبول خاص وعام بنائے۔

مولانا جمیل احمد الوری نوحی

(مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ مسجد فتح پوری، دہلی)

☆

''جہان امام ربانی'' یہ کتاب عہد اکبری کی ایک عظیم عہد آفریں ہستی کی سوانح حیات کا ایک اہم انسائیکلو پیڈیا اور نہایت قیمتی مقالات کا قابل قدر مجموعہ ہے، یہ سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، ہر جلد معلومات کا ایک دفتر معلوم ہوتی ہے۔ ''امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی'' نے اسے شائع کیا ہے جس کے سرپرست جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہیں۔ یہ کتاب جدت طرازی وندرت ترتیب اور طرز نگارش میں اپنی مثال آپ ہے۔ خاکسار نے اس کے جستہ جستہ مضامین دیکھے ہیں، بالاستیعاب دیکھنے کا موقع نہ مل سکا البتہ جو کچھ پڑھا اور جن جن مقالات پر نظر پڑی مجھے تو مختلف الانواع پھولوں کے ہار ہی نظر آئے

نظر اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

ان مقالات کو اگر معارف وحقائق اور اسرار وحکم کے نوادرات کہا جائے تو برمحل ہوگا۔ جو مختلف نقطہائے نظر کے حاملین وماہرین فن قلم کاروں کے رشحات وقلم کے نتائج ہیں۔ کتاب میں مختلف مکتب فکر

کے مضامین وتاثرات کی شمولیت سے نہ صرف اس کی مقبولیت کا دائرہ وسیع تر ہوا ہے بلکہ اس کے مرتبین کی بلند حوصلگی اور عالی ظرفی کا پتا بھی چلتا ہے اس لیے ان کی دقت نظری و جدت طرازی بھی قابل داد ہے۔

کتاب کو ''جہان'' سے اور مجلدات ہفت کو ''ہفت اقلیم'' سے اور اس میں پھیلے ہوئے مضامین وابواب اور فصول کو ''کشور'' سے تعبیر کرنا ان کی فکری اور ذہنی لطافت کا مظہر ہے، معلوم ہوتا ہے ان کی دور حاضر کے ذوقی رجحانات اور جدید تقاضوں پر گہری نظر ہے۔ یوں تو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے سوانح وخصائص اور ان کے احیاء دین اور تجدیدی کارناموں کا تذکرہ تاریخ ہند کے تقریباً سبھی مورخوں نے اپنے اپنے مذاق اور زاویہ نگاہ کے اعتبار سے بڑے تزک واحتشام اور شدومد کے ساتھ کیا ہے لیکن جس بسط وتفصیل اور ہمہ جہتی جامعیت کے ساتھ ''جہان امام ربانی'' میں کیا گیا ہے اور جن تنوعات و نادر مقالات سے مزین ہوکر یہ کتاب معرض وجود میں آئی۔ ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی ٹھیک اسی طرح جس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی احیاء دین وتجدید میں ان کی اولوالعزمی اور مساعی پیہم اور پھر اس کے نتیجے میں ان کی فتح عظیم اور محیر العقول کامرانی کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ختم نبوت کا جب یہ اعلان ہوا کہ "**ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین**" تو اس نے اپنے حبیب فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے بھی اس کے متبادل نظم کا یہ کہلوا کر اعلان کرا دیا کہ "**ان العلماء ورثۃ الانبیاء**" کہ تبلیغ دین اور دعوت وارشاد کی ذمہ داری اب انبیاء علیہم السلام کے وارثین ونائبین پر ہے، اب احیاء دین کا عمل بجائے انبیاء کے آخری نبی کی آخری امت کے صلحاء اور علماء ربانیین کیا کریں گے، یہی مضمون ایک اور حدیث میں اس سے بھی زیادہ وضاحت سے وارد ہوا ہے ''**علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل**'' میری امت کے علماء ربانیین عملاً انبیاء بنی اسرائیل کے مشابہ ہیں، غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ جن علماء وصلحاء امت کو وراثت انبیاء کا اعزاز بخشتا ہے اور اس عظیم الشان پیغمبرانہ منصب پر فائز فرماتا ہے ان کی عملی زندگی انبیاء کی زندگیوں کا پرتو اور عکس ہوتی ہے، رجال اللہ کی یہ جماعت کار نبوت کی انجام دہی پر بطور تکوین مامور ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمایت ونگرانی میں اپنے فرائض انجام دیتی ہے اور قیامت تک دیتی رہے گی، یہ اپنی جرأت و ہمت اور عزم واستقلال میں انبیاء کی آئینہ دار ہوتی ہے یہ اسلام دشمن طاقتوں پر اس قدر بھاری ہوتی ہے کہ بڑی سے

بڑی قوت وشوکت بھی ان کے پائے استقلال میں ذرا سی جنبش پیدا نہیں کر سکتی اور بڑے سکون وتندہی کے ساتھ اپنے موقف پر ڈٹی رہتی ہے۔

اسلام کے قرن اول سے لے کر پہلے ہزار سال کے اختتام تک کوئی قرن، کوئی صدی اور اسلام پر نازک سا نازک کوئی وقت ایسا نہیں گزرا جو ان وارثین نبوت کی قربانیوں سے خالی رہا ہو۔ ان عظیم شخصیات کے عظیم کا ناموں سے ملت اسلامیہ کی تاریخ بھری ہوئی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ یہ سبھی ہستیاں مجددین کہلانے کی مستحق ہیں بلکہ بعض کو مجدد کہا بھی گیا۔ قرن ہجری کے پہلے ہزارے میں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد دوسرے ہزارے میں بھی کچھ ایسی عظیم المرتبت مقتدر شخصیات ہو گزری ہیں جن کے روح پرور، عظیم الشان کارناموں کی وجہ سے ان کے حلقہ ءاثر کے لوگ آج بھی انہیں مجدد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

لیکن یہ حقیقت روز روشن کی طرح بے غبار ہے کہ فرق مراتب کی جو نسبت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین میں ہے وہی نسبت ان کے جانشین، علماء وارثین میں بھی ہونی چاہیے تمام انبیاء کرام آسمان نبوت کے تابندہ ماہ وانجم اور روشن ستارے تھے، دنیا والے ان کی روشنی سے رہنمائی اور کسب فیض کرتے تھے لیکن جب سلسلہ نبوت کے ختم پر مطلع عالم پر سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم تاب بن کر طلوع ہوئے تو بساط عالم پر پھیلے ہوئے فضا، نبوت کے تمام ستارے (انبیاء) غائب ہو گئے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے جانشین علماء ربانیین بھی اپنے اپنے وقت میں لوگوں کے لیے منارۂ نور اور اپنے حیرت انگیز کارناموں کی وجہ سے شہرۂ آفاق اور آسمان دعوت وارشاد کے چمکتے ہوئے ستارے تھے، لیکن جب سنہ ہجری کے دوسرے ہزارے کے آغاز میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ مطلع برصغیر سے عالم اسلام کے افق پر ماہتاب بن کر طلوع ہوئے تو اس کی تابانی کے سامنے دوسرے ستاروں کی روشنی مدھم نظر آنے لگی اس لیے دوسری شخصیات باوجود شہرۂ آفاق ہونے کے تجدیدی مقام سے ورے ورے نظر آنے لگیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ مجدد کے نام پر جو عام اور تام تلقی قبول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا وہ دوسری شخصیات کو حاصل نہیں ہو سکا، بلکہ ''مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ'' آپ کا علم خاص بن گیا اور اب یہ لفظ لوگوں کی زبانوں پر بطور علم استعمال ہو رہا ہے اصل نام سے بہت سے لوگ واقف نہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم المرتبت اور عبقری شخصیت کے سوانح اور حالات زندگی محفوظ و مرتب کرنا، قومی و ملی فریضہ ہے، صلحاء امت علماء ربانیین کی حیات صالحہ ایک قومی اثاثہ اور عملی توارث کا چشمہ فیض ہوتی ہے، یہ چشمہ ان کی وفات کے بعد بدستور جاری رہنا چاہیے ورنہ عملی توارث کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اس لیے توارث کی بقا ضروری ہے تاکہ جس طرح لوگ ان سے ان کے زمانہ حیات میں کسب فیض کرتے تھے ان کی وفات کے بعد بھی اسی طرح ان سے فیض یاب ہوتے رہیں، اس کی ممکن صورت یہی ہو سکتی ہے کہ ان کے سوانح و حالات زندگی محفوظ کر لیے جائیں تاکہ یہ اماتی ورثہ محفوظ ہو سکے اور آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کریں اور سنبھال رکھیں۔ الحمد للہ! ''امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی'' نے اس قومی ورثہ کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے سر لی اور کتاب ''جہان امام ربانی'' شائع کر کے قوم کو اس گراں باری سے سبک سار کر دیا۔ چونکہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی، ظاہری و باطنی بے شمار خوبیوں کا ایک مرقع تھی اور علمی و فنی کمالات، عملی پایہ، تقدس و طہارت، شریعت، تزکیہ نفس، تصفیہ باطن، دعوت و عزیمت غرض ان تمام روحانی و اخلاقی عطریات کا مجموعہ تھی اس لیے اس کتاب میں بھی تصوف کے ان مذکورہ سارے اجزاء ترکیبیہ کا احاطہ کیا گیا ہے، بطور خاص اس میں آں موصوف کے مخطوطات، ملفوظات، مکفوطات، وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود، صحو وسکر وغیرہ کی بھی بحثیں ہیں، یہ کتاب کیا ہے؟ بس رنگا رنگ مقالات و مضامین سے سجائی گئی ایک خوبصورت بزم ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تلقی قبول نصیب کرے اور اس کے سرپرست، منتظمین، مرتبین، معاونین کو دونوں جہاں میں ترقی ء درجات اور فضیلت حسنات سے نوازے آمین یارب العالمین۔ ایک آخری عرض، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خط نظر سے گزرا، یہ خط حضرت شیخ فرید بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نام تھا، اس کی تمہید کا خلاصہ یہ ہے:

> ''میری یہ تاب و تواں کہاں کہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثناء کرسکوں البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر کے میرا بیان و مقالہ قابل تعریف ہو جائے گا''

پھر یہ شعر ہے:

ماان مدحت محمد ابمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

راقم سطور نے بھی اس جذبہ کے تحت ان تاثرات کا اظہار کیا ہے ورنہ بے مایہ علم کی یہ ہمت کہاں کہ آں موصوف پر کچھ اظہار خیال کر سکے، اور اس لیے بھی شاید یہ خاکسار بھی آپ کے ارادت مندوں کی صف میں شامل ہونے کا اہل ہو جائے۔

یا اللہ! یہ خاکسار ان چند ناہموار سطور کا انتساب حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ مجدد الف ثانی کی عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے دین کی تجدید کے جذبہ میں ڈوبی ہوئی روح کے نام کرتا ہے۔

(۲)

اس وقت یہ خاکسار حیرت واستعجاب کے ایک خوبصورت اور حسین تصور میں کھو گیا جس وقت اچانک اور غیر متوقع طور پر جہان امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کی طرف سے ہدیۃ کتاب جہان امام ربانی کا چھے جلدوں کا سیٹ دست یاب ہوا اور مدیر حکومی نے وصول یابی پر دستخط کرنے کو کہا، ہاں اس سے پہلے کتاب مذکور مولانا مفتی محمد مکرم احمد امام شاہی مسجد فتحپوری دہلی کے توسط سے دیکھ چکا تھا اور اس پر بطور تہنیت وتقریظ کچھ سطریں بھی تحریر کی تھیں، اس موقع پر ضرور خیال ہوا تھا بلکہ تمنا وآرزو ہوئی تھی کہ کاش یہ کتاب میرے پاس اپنی ہوتی، لیکن اس کے بعد یہ دلی تمنا دل ہی میں رہ گئی اور پھر بھولی بسری یادوں کے ساتھ رل مل کر ختم ہوگئی اب تو یہ وہم وگمان بھی نہیں تھا کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے، نعمت غیر مترقبہ وہی نعمت ہوتی ہے جس کا وہم وگمان بھی نہ ہو، اس حالت میں آپ کا یہ نادر تحفہ میرے لیے ایک عظیم نعمت غیر مترقبہ ہے، ظاہر ہے اس موقع پر قلب جو فرحت وسرور کی کیفیات طاری ہوں گی ان کا کیا عالم ہوگا حقیقت یہ ہے کہ ان کے اظہار کے لیے نہ زبان میں سکت نہ قلم میں ہمت دونوں کا دامن تنگ ہے۔ آپ کے جذبۂ حسن سلوک و اخلاص اور اس بے پناہ شفقت وعنایات کو دیکھ کر امت مسلمہ کے اسلاف واکابرین کے دور کی یاد تازہ ہوگئی اور آپ کے اس پُرخلوص جذبۂ اخوت میں ان کے اخلاق حسنہ کا عکس جمال اور ان کی سیرت وکردار کے عملی نمونے نظر آرہے ہیں۔ معلوم نہیں حضرت پروفیسر صاحب اور ان کے رفقاء کار کو میری دیرینہ دلی تمنا کی بھنک باوجود طویل فاصلے کے کیسے پہنچ گئی؟ لیکن یہ حق ہے خلوص ومحبت میں برقی تاثیر ہوتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے پیراہن کی خوشبو مصر سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کنعان میں محسوس ہوتی تھی۔

ایسے ہی خلاف عادت امور کو کشف وکرامات کہا جاتا ہے۔ بہرحال یہ چند سطور بطور شکر وامتنان کے طور پر حاضر خدمت ہیں باقی آپ کے اس احسان وحسن عمل کا حقیقی اجر وصلہ تو مالک حقیقی ہی دے گا۔ دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ اس دینی کاروان (ادارہ) کو، سالار کارواں کو اور دیگر تمام متعلقین کو دائمی ترقیات ولازوال برکات وثمرات سے نوازے۔ آمین

مولوی محب اللہ تراہی

(دارالعلوم قاضی حسام الدین، کوہاٹ، سرحد)

☆

فقد وصل الى من حضرتكم العالية الكتاب المنيف المسمى باسمه الشريف "جهان امام ربانى" الذى قامت بتاليفة وطباعة ادارة الامام الربانى (امام ربانى فاونذيشن) التى تحت الاشراف الشيخ الفاضل المحسن الاكرام على جماعة نقشبندية مجددية مولانا ووالانا بروفيسر الدكتور محمد مسعود احمد لازالت شموس فيوضات البازغة. ففرحت بوصوله ومطالعته غابت الفرح وقد وفقهم اللّٰه تعالىٰ توفيقاً عظيماً وفتح اللّٰه عز جل فتحا مبينا حيث اختار واموضوعا جوهريا وروحيا تحتاج اليه الامة المسلمة عامة والامة الجماعة الصوفية النقشبندية المجددية خاصة فى الظروف الراهنة وبذلوا فى جمع سيرة الامام الاكرام المحبوب السبحانى الغوث الصمدانى الامام الربانى الشيخ احمد الفاروقى السرهندى مجدد الف ثانى رحمة اللّٰه تعالىٰ عليه ونظم الدرر الفريدة فى سلك التاليف والطباعة جهودا مشكورة مأجورة فها فقد طلع هذا البدر الاتم فى الليل الادلهم على سيرة الامام الاكرم. وان الامة المسلمة عامة والامة الروحانيه خاصة وهونا لمنتكم العاليه. ارجو من اللّٰه عز و جل قبول مساعيكم الجميلة فى خدمة طريق الروحانية.

واللّٰه اسأل مزيد توفيق فى هذه الطريق المستقيم وينفع به الامة المحمدية انه سميع مجيب الدعوات وصلى اللّٰه تعالىٰ على خير خلقه واشرف رسله وخاتم انبيانه وعلى اله وصحابه اجمعين الطيبين الطاهرين.

مولانا محمد جمیل احمد قادری

(لورالائی، بلوچستان)

☆

آپ کی تحریر کردہ کتب دنیا بھر میں پہنچ کران سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں، اس وقت آپ کے زیر سرپرستی تصوف اور امام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام پہلوؤں پر ایک جامع شاہکار انسائیکلو پیڈیا ''جہان امام ربانی'' نے شایع ہو کر خاص و عام میں قبولیت حاصل کی، اہل علم نے اس سے استفادہ کر کے قابل ستائش قرار دیا۔ (محررہ ۳۰ راکتوبر ۲۰۰۵ء)

مولانا محمد اقبال سعیدی

(مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ، سیالکوٹ)

☆

آپ کی طرف سے خوشخبری نے واقعۃً خوش کیا کہ آپ نے (جہان امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کی اشاعت کا عظیم الشان بیڑا اٹھایا ہے فقیر حقیر دعا گو ہے کہ جن کے نام کو عام کر رہے ہو قدم قدم پر وہ آپ کا کام آسان بناتے جائیں اور تمہیں اور ہمیں خدا سے ملواتے اور بخشواتے جائیں اور خدا کرے کہ شمع رسالت کے ہزاروں پروانے اور فیضان مجددی کے لاکھوں دیوانے تمہارے قدم بقدم ہو جائیں فقیر آپ کے تمام رفقاء کار کو اس انوکھی اور نرالی کاوش کی کامیابی پر ہدیہء تبرک پیش کرتا ہے اگرچہ فقیر کے ہاتھ میں غزالی زماں رازی دوراں امام عاشقاں السید احمد سعید شاہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دامن رحمت ہے مگر برصغیر پاک و ہند میں وہ کون سا مسلمان ہے جو محبت و عقیدت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مرۃ بعد اخری سے خالی ہو اور کاظمی کریم کی عقیدتوں سے تو آپ خوب واقف ہونگے۔

مفتی محمد نصیر الدین نصیر

(جامعہ سلطانیہ، شورکوٹ ضلع جھنگ)

☆

آپ جناب کی کاوش کے متعلق پڑھکر بہت زیادہ فرحت وانبساط ہوئی۔ عالم اسلام کی اس بے مثال شخصیت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی گراں مایہ خدمات اب تک اس امت پر فرض چلی آرہی تھیں

کہ آپ نے اس جدوجہد کے ذریعے امت مسلمہ پر عموماً اور اہالیان سلسلہ نقشبندیہ پر خصوصاً احسان عظیم فرما کر اس فرض سے سبکدوش کیا۔

پیر طریقت مولانا احمد قدر القادری

(امیر جماعت اہلسنت حیدر آباد حلقہ ۴۹، سندھ)

☆

رسالہ ضیاء الاسلام کی وساطت سے "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ" کی تکمیل و اشاعت کا پتا چلا اس عظیم کام کی تکمیل پر مبارکباد۔ اتنا بڑا کام ہر کسی کے بس کی بات نہیں یہ آپ پر رب العزت کا خاص کرم ہے اور آپ کے مشائخین سلسلہ کی خاص توجہ ہے جو اس کی تکمیل آپ کے دست مبارک سے ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مفتی محمد خالد مجددی

(مہتمم، جامعہ فاطمۃ الزہرہ، گوجرانوالہ)

☆

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں آپ کے ادارہ کی شائع کردہ کتاب بنام جہان امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا اشتہار پڑھا۔ انتہائی خوشی ہوئی کہ آپ نے ایک کام سرانجام دیا ہے اور یہ خوبصورت انسائیکلو پیڈیا ترتیب دلوا کر سلسلہ مجددیہ پر احسان فرمایا ہے۔

علامہ حافظ اللہ دتہ نقشبندی مجددی

(مدرس جامعہ رضویہ نور الاسلام، عارف والا ضلع پاکپتن)

☆

ہمیں بے حد فرحت محسوس ہوئی جب کہ ہم نے پڑھا کہ آپ، محبوب سبحانی، قندیل نورانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات زندگی وفضائل وکمالات، افکار ونظریات، تبلیغ وارشادات، مکتوبات ومصنفات، اولاد واحفاد، خلفاء کبار، اور اولیاء نقشبندیہ مجددیہ پر تحقیقی مقالات کا، انسائیکلو پیڈیا جہان امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شائع فرمانے کی سعی جمیلہ فرما رہے ہیں، ہمیں

بہت ہی مسرت قلبی ملی کہ اس حوادث کے دور میں آپ ایسا کارنامہ حسین سرانجام دینے کی سعادت حاصل فرما رہے ہیں۔ جس سے جہالت و برائی کا خاتمہ اور شان اولیاء کاملین کے عقیدت مندان کے عقائد کو پختگی و شائستگی اور ایمان و ایقان کو مزید پزیرائی حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے تمام اراکین و معاونین و محبین و محسنین کو اس عظیم محنت شاقہ کے بدلے اجر عظیم اور سعادت دارین اور جزا کے دن امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھ نصیب فرمائے آمین۔

مولانا حافظ سخی محمد مہران قادری

(خطیب جامع مسجد، راؤتیانی ضلع سانگھڑ، سندھ)

☆

آج جلد ششم تک حرف بحرف مطالعہ کر چکا ہوں۔ واللہ! آپ نے حق ادا کر دیا ہے۔ جیسا عظیم کام تھا ویسا ہی آپ نے اس کو نبھایا ہے۔ ہر پہلو سے اس کو سمیٹا گیا ہے۔ سبحان اللہ جزاکم اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنے مرشدان عظام کی پیروی اور عشق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ یہ ناچیز بندہ کن الفاظ سے آپ کا شکریہ ادا کرے۔ الفاظ نہیں ملتے جو کہ لکھوں۔ محبا! مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ۱۹۷۷ء سے شوق تھا۔ اب تک نہیں دیکھ سکا۔ آپ نے کافی مواد کا مطالعہ کرا دیا۔ ماشاء اللہ یہ تو ایک بحر زخار ہے۔ امید ہے کہ اب خود مکتوبات شریف ہی مل جائے گی۔ تصوف سے شغف رہا ہے اس لیے ''فصوص الحکم'' کا شوق تھا۔ نظریہ وحدۃ الوجود کی غلط تشریح سے اب ابن العربی علیہ الرحمۃ کے نظریہ وحدۃ الوجود سے میں بھی توبہ کرتا ہوں۔ کافی تحریریں ملی تھیں پڑھی ہیں۔ علامہ اقبال کے بال جبریل نے تو کئی دفعہ رلا دیا۔ اللہ اللہ اقبال کو تو مجدد علیہ الرحمۃ نے اقبال کیا تھا۔

میرے مرحوم والد کم پڑھے تھے لیکن حافظہ تیز تھا۔ ان سے حضرت باقی باللہ کا نام شاید پانچ چھے برس کی عمر میں سنا تھا۔ اب بھی جب ''باقی باللہ'' کا اسم گرامی آتا ہے تو جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں سوچتا تھا یہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی اولاد سے کوئی بزرگ ہوں گے۔ کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا شہرہ بچپن سے سن رکھا تھا۔ ٹیاری شریف میں حضرت صاحبزادہ غلام مجدد سرہندی علیہ الرحمۃ جو

کہ میرے والد مرحوم کے زمیندار سید حاجی ولی محمد شاہ (ڈگری) کے مرشد کریم تھے۔ ان سے کئی دفعہ ملاقات ہوئی تھی ان سے بہت ہی متاثر ہوئے تھے۔

آپ سب حضرات کو اس عظیم کام کی دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں۔ جب ''قال الفاروقی السرہندی'' کے الفاظ پر پہنچا تو آنکھوں کے بند بے اختیار ٹوٹ پڑے اور آپ کے حق میں بے ساختہ دعائیہ کلمات نکلے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ سب کو اور معاونین حضرات کو دارین میں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مولانا محمد معاذ احمد صدیقی قادری

(جامع مسجد بہار بغداد، بفرزون، کراچی)

☆

رایت الکتاب "جهان امام ربانی" مع "نورٌ علٰی نور" وطالعت بعض مقاماة فوجدته افرد فی موضوعه واعظم ماصنف فی سیرت الشیخ الامام احمد سرهندی المعروف بمجدد الف ثانی علیه الرحمة الربانی من الکتب المشهورة نفعاً واحسن منها ترتیباً واتم منها تحریرًا واکثر منها لجمع حالات الشیخ رحمة اللّٰه علیه ومناقبة وبیانات متعلقاته جمعاً. ذالک الکتاب لاریب انه کامل بل اکمل، بلٰی انه مستفیض بفیوض العلامة النهیر مسعود الملة دکتور محمد مسعود النقشبندی المظهری دامت فیوضهم وانه لمشتمل علی کثیرا من الفوائد والزوائد، وانه لمفید جد الکل الخواص وللعوام من المسلمات والمسلمین.

هذا اوحد فی محاسنة
لیس احد فی مقابله

رایت ان وضع هذالکتاب فی البیت و مطالعة بالاستیعاب لازم علی الفاضلین بالعلوم النقلیة والعالمین بالعلوم الشرعیة والراغبین عن الشرور الدنیویة والسالکین الی الحسنات الاخرویة.

مولانا محمد نجم الحسن نجم نقشبندی

(دربار عالیہ کبوہ شریف، ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد)

☆

امام ربانی مجدد الف ثانی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ پر آپ کی کاوشیں لائق تحسین ہیں۔ جس محنت اور جانفشانی سے بزرگوں کے حالات اکٹھے کیے گئے ہیں اور جس حسن ترتیب و تحقیق سے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے فیوض و برکات اور شخصیت و فن کو جہان امام ربانی میں مرتب کیا گیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ گراں قدر کتاب آنے والے دور کے محققین و مؤرخین کی رہنمائی میں یقیناً بہت اہم کردار ادا کرے گی۔

مولانا مجاہد عبد الرسول خان

(جامعہ جلالیہ، مغل پورہ، لاہور)

☆

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے حوالے سے آپ کا یہ عظیم کارنامہ ہمیشہ داد تحسین حاصل کرتا رہے گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے اہلسنت نے کافی تحریری و تقریری کام کیا۔ ان کی کتب کو عام کیا اور شخصیت کے اعتبار سے کافی حد تک تعارف کروایا۔ مگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف بعض واقعات اور چند کرامات کی حد تک تو تھا مگر اتنی تفصیل و تحقیق کے ساتھ غالباً اب تک کسی نے کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا تھا۔ یہ سعادت ہی سعادت ہے کہ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے حوالے سے اتنا مواد پیش فرما دیا ہے۔ اور ہر جلد کو ''اقلیم'' کے نام سے اور ہر باب ''کشور'' کے نئے نام سے متعارف کروایا ہے۔ اور ہر جلد کے اول میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعت مبارک کو داخل فرما کر ذوق میں مزید اضافہ فرما دیا ہے۔ اور اقلیم اول میں تمام اقلیمات کا تعارف کشور سے دیگر کتاب کا مطالعہ اور معلومات کو آسان کر دیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے ادارے کو مزید ترقی کی راہوں پر گامزن فرمائے۔

☆......☆......☆

سردار علی احمد خان

(معروف دانشور، لاہور)

☆

چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل دستاویز موسومہ بہ ''جہان امام ربانی'' مطالعہ سے گزری، مرتبین کی کاوش لائق تحسین ہے جنہوں نے اوریجنل ماخذات یعنی مخطوطات، مطبوعات اور مستند دستاویزات سے استفادہ کیا ہے۔ معلومات افزاء مقالوں نے کتاب مذکورہ نہایت اہم بنا دیا ہے۔ اور علم و فضل سے بھرپور یہ مجموعہ قاری کے لیے ایمانی تقویت کا باعث ہے۔ دور جدید کے معاشرے کے علمی اور روحانی ترقی کے سلسلے میں ''جہان امام ربانی'' ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ اس قابل مطالعہ پیشکش سے بہت سے قارئین اور محققین مستفید ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔

فاضل اہل قلم اور ارباب دانش کی تحریریں بڑی دلنشیں اور خیال آفریں ہیں اور امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے توسط سے کتاب کا اجراء نہایت قابل قدر کارنامہ ہے مذکورہ تصنیف لطیف اس پرفتن دور میں کہ اغیار و اعداء نے ہماری دینی اور روحانی تمدن و تہذیب کو گھیر رکھا ہے اور نشر اد نو پر شعائر دین کی گرفت ڈھیلی پڑتی جا رہی ہے یہ کتاب وقت کی اہم ضرورت ہے اس میں تصوف کے علمی، عملی، روحانی اور معنوی پہلو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرتبین و ناشرین کو جزائے خیر سے نوازے کہ انھوں نے حد درجہ مفید معلومات کا خزینہ جمع کر دیا ہے۔

سراپا که مملو زِ دُرّ دری است
مشرف نامہء احمد سرہندی

کتاب کے مطالعہ کے دوران اور بعد میں میرا تخیل برابر سرہند شریف اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی جانب پرواز کرتا رہا اور ہاتھ حضرات نقشبندیہ کے لیے دعائے خیرِ کثیر کے لیے اُٹھے رہے۔

مغیث جہاں سرور اتقیا
که خاک درِ روضہء عنبر اُست

کفیل نجات است خاکِ درش
کہ باراں از آں فیض رحمانی است
ہرآں کس کہ دارد توّا بدو
زنجد گہی حق تعالیٰ ازُو

(محررہ: ۲۰ ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ/ ۵ دسمبر ۲۰۰۵ء)

سید انور علی ایڈووکیٹ

(آن ریکارڈ سپریم کورٹ آف پاکستان، کراچی، سندھ، پاکستان)

☆

تعارف: پاکستان کے معروف مصنف و محقق جنہوں نے انگریزی میں قرآن کریم کی عظیم تفسیر قلم بندکی، کتب احادیث اور کتب فقہ کے انگریزی میں ترجمے کیے اور انگریزی میں اسلامی موضوعات پر متعدد کتابیں لکھیں۔

(۱)

"Jahan-e-Imam Rabbani" is an extra ordinary contribution of Professor Dr. Muhammad Masud Ahmed to the Literature relating to the life and Services of Hazrat Mujaddid Alf-e-Sani for the cause of Islam.

Professor Dr. Muhammad Masud Ahmed is a Prominenrt Muslim Mystic, scholar and writer of the present era, He already has to his credit hundreds of books and articles on Islamic Topics of which some have also been included in the Encyclopaedia of Islam. On the life and works of the great Muslim Mystic, scholar and writer of the twentieth century A.D. Imam Ahmed Raza Khan of Bareily, Professor Dr,

Muhammad Masud Ahmed is an authority and is generally known as the "Mahir-e-Rizwiyaat". In fact through his writings he has introduced Imam Ahmed Raza Khan to the world at large, and it is due to his efforts that in many prominent Universities of the world research work is going on the life and works of Imam Ahmed Raza Khan.

"Jahan-e-Imam Rabbani" is an encyclopaedic compilation in 9 volumes. Volumes 1 to 6 and 8, named as "Aqaleem", each divided in five sections, known as "Kishwar", contains the opinions and articles of great Mystics and scholars on the life and services of Hazrat Muaiddid Alf-e-Sani, volume 7 contains pictures of tombs, mosques and other sacred places, and is named as "Noorun Ala Noor" and volume 9 contains an Index of all the volumes as well as opinions of the learned one's. So far volumes 1 to 7 have been published, and volumes 8 and 9 are under print.

Volume 1 deals with the forecasts relating to the birth of Hazrat Mujaddid Alf-e-Sani before his birth, and the tributes paid to him by religious personality during his life time. It explains Mysticism and gives the narrations about Hazrat Abu Bakar Siddique, the first worthy Caliph of the Holy Prophet (peace be upon him), to whom the Naqshbandia Order owes its origin. It also speaks about many Mystics of the Naqshbandia Order, particularly Hazrat Khawaja Bahauddin Muhammad Naqshband who gave naqshbandia order the form of an institution and is accordingly known as its founder as well as Hazrat Baqi Billah the spiritual teacher of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani. There are also details regarding Sarhand, the birth place of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani as well his life history. In this volume there is also an Introduction by Professor Dr. Muhammad Masud Ahmed himself which elaborately deals with the life and mission of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani, his influence on the world at Large, the services rendered by his followers for the cause of Islam through the Naqshbandia Order, and the books written on him.

Volume 2 deals with the Literary and spiritual knowledge and services of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani,and also gives his views about Mysticism, Fiqah, Mujiddadiyat, Qayyumiat and Wahdatul Wujood which was introduced by Ibnul Arabi.

Volume 3 deals with his spiritual status, his veiws about the belief in "Khatm-e-Nubawwat" refutation of "Rawafiz", importance of the "Aimmah", as well as the Ulama, It also contains his sayings, spiritual miracles and practices.

Volume 4 deals with the history of the Sub-Continent, the influence of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani,on the Mughal Emperors, and the development of two nation theory. It also gives the narration about his death and also makes mention of his descendants and Mystics of his time.

Volume 5 deals with those of his descendants and followers who played important role in the propagation and expansion of his Mystic order, particularly Mirza Mazhar Jane

Janan, Shah Ghulam Ali and Shaikh Khalid. It also deals with his "Maktubaat" and their Translations, his influence on Imam Ahmed Raza Khan and Allama Iqbal, and his views about Imam Abu Hanifah and Hazrat Ghosal Azam Shaikh Abdul Qadir Jeelani.

Volume 6 deals with the spiritual infunence of the Naqshbandia order in the "Arab and Ajam" and the life and services of Naqshbandia Mystics in these countries.

Volume 7, as stated earlier, contains pictures of tombs and other sacred places.

Volumes 8 and 9 are under print.

Hazrat Mujiddid alf-e-Sani was a great Muslim Mystic of the Naqshbandia order of the 10th and 11th centuries Hijrah.He was born in 971 A.H. at Sarhind in the progeny of Hazrat Umer the second worthy caliph of the Holy Prophet (peace be upon him). He got his early education of Quran, Hadees and Mysticism from his father Shaikh Abdul Ahad and other prominent teachers of his time, and finally from Hazrat Baqi Billah of Delhi and reached high status in Mysticism through him. He got prominence in the History of the Sub-Continent on account of his opposing the Un-Islamic activities of Akbar and Jehangir the two great Mughal Monarchs of the Sub-Continent of India and Pakistan.

In his early life Akber was a true Muslim. He used to follow the Islamic practices, make the call for prayers and offer reguler prayers, clean the mosque, respect the Ulama and issue orders on basis of their "Fatwaas", appoint Muftees and Qazis, honour the Mystics, pass his time in meditations at Fatehpur Seekri near the "Khaniqah" of Hazrat Saleem Chisti (Serrat Mujiddid Alf-e-Sani, by Professor Dr. Muhammad Masud Ahmed).

But Later, under the influence of his Hindu wives, prominent Courtiers-Hindus as well as Muslims inculding Abul Fazal and Faizi, Akbar altogether changed and introduced " Deen -ilahi" a new religion which was a mixture of all religions, with the result that Un-Islamic practices were introduced. In short worship of the sun, fire, water, trees, stones and cowdung was started, "Qashqah" was applied "Zunnar" was worn, fleah of swine and dog was made lawful, cow slaughter was banned, wine drinking was allowed, adultery was permitted gambling was made lawful, "purdah" was banned, marriage between paternal and maternal cousins was disallowed, gold and silk were made lawful for men,"Jizyah" was abolished, beards were shaved, dead bodies were ordered either to be drowned in the rivers or burnt instead of burying, " Sajdah-e-Tazeemi"(prostration of repect) for the king was made obligatory for everybody, and so on (ibid). .

After the death of Akber his son Jahangir also followed the same practices. He used to take part in the Hindu festivals, think the fire as the light of God, drink wine, declare the sun as "Nayyar-e-Azam" and the stars as reflection of the light of God and respect them, adopt the Shia views under the influence of his Shia wife Noorjehan (ibid).

Akber tried his best to impose the "Deen-e-Ilahi"by force, and those of Ulama who opposed it, and issued "Fatwas" against it, were either imprisoned or put to death. But inspite of all this the people at large Muslims as well as Hindus, did not accept it, and among the courtiers of Akber also there were very few who had accepted it and followed the Un-Islamic commands of Akber. Most of the Courtiers were righteous and remained true to Islam and under the guidance of Hazrat BAqi Billah, tried to mend the king and prevail upon him to give up the Un-Islamic practices and re-establish the Islamic Shariah.

In these circumstances, after the death of Hazrat Baqi Billah in 1010 A.H., when many of the Ulama and Sufis kept silet and remained aloof, and many suffered on account of opposing the Deen-e-Ilahi. Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani, at the risk of his life and property, stood up to face the Deen-e-Ilahi and stop its unislamic practices, not at the point of sword but at the point of pen, through preaching and propagation of the Islamic Shariah. He wrote letters to the prominent courties of Akber, who were at heart true Muslims and had close relation with Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani, laying emphasis on strict following of Isalm, and asking them to make the king realise the importance of Islam and give up the Un-Islamic practices. In this connection, Shaikh Farid Bukhari, Qleej Khan, Mirza

Aziz Kokaltash, Khan-e-Azam, Merran Sadar Jehan and Abdul Rahim Khan Khan-e-Khanan, at the instance of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani did their best, and it is said that, to some extent, the atmosphere was changed.

In 1014 A.H. Akber died and his son Jehangir became the king. In order to mend the ways of Jehangir also and to make him inclined towards Islam, Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani,continued his mission and through his letters laid emphasis on the Courtiers of jehangir to make him understand the importance of Islam and give up the Un Islamic practices. In this connection, Jehangir's prominent courtiers Shaikh Farid Bukhari, Jabbar Khan, Hakeem Fatehullah, Khan-e-Khanan , Kan-e-Azam, Mirza Qaleej Beg, Lala Beg, Sadar jehan, Khan Jehan, Sikandar Khan Lodhi, Bahadur Khan and Khizr Khan, played the important role, and under the guidance of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani,succeded in bringing Jehangir to the right path.

But before the final sucess could be achieved, some of the evil-minded enemies of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani,also infected the mind of Jehangir against him and he was summoned by the King to his court to clear his position in respect of the allegations that had been made against him. He came to the court and answered each and every allegation, but since, while entering the court he had not offered the prostration of respect for the king, the enemies prevaded upon the king and he put him in Jail in the fort of

Gwalyar, and also confiscated all his properties. Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani, remained in Jail for one year. But this proved to be a blessing for him. In the jail many evil ones repented at his hands and became righteous ones. There also arose un-easiness among the people and he, by his letters, calmed them down and stopped them from standing against the king, when all this came to the knowldge of Jehangir, he realised his fault, repented and freed him from the confinement, became his follower and requested him to stay with him. This also gave him the chance to himself mend the king, with the result that the king finished the prostration of respect for king, allowed the cow slaughter, started building the mosques, made the Sunni Hanfi Fiqah as the law of the country, appointed the Ulama so that all matters could be decided according to the Islamic shariah.. Thus the whole atmosphere was totally changed in favour of Islam and Deen-e-Ilahi was finished for ever.This continued during the rein of shahjehan and reached its climax in the days of Aurangzab. All this was due to the endeavour of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani and after him, his worthy sons.

Besides changing the hearts of the King and his courtiers, and reviving the Islamic way of life, Hazrat Mjiddid Alf-e-Sani also used his pen against the Un-righteous Ulama and Sufees, misguided intellectualist, enemies of the Ahle Sunnat, and the holy prophet (peace be upon him), the Ghair Muqallids, the oponents of Hanafiah, and the Bidaat (innovations). By opposing the Deen-e-Ilahi Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani also made unsuccessful the attempt to merge Islam in Hinduism, and thus laid the foundation of Two-Nation theory which ultimately became the slogan of the Indian Muslims and resulted in the achievement of Pakistan.

Due to his extra -ordinary services for the cause of Islam in the sub-continent, Hazrat Alf-e-Sani was declared as Reviver of Isalm for the next one thousand years, and from time to time, the ulama, the sufees and the scholars have been acknowledging his high status in Mysticism and his unique services, and paying tribute to him as reviver of Islam through their opinions and writings, which have been published in large number of books and journals.

Professor Dr. Muhammad Masud Ahmed deserves high commendation that, inspite of his old age, after completing hundreds of his other pen-works, he undertook to put together all those opinions and writings in the form of an Encyclopaedic Compilation, and with the assistance of his worthy son Abus Surur Muhammad Masrur Ahmed, and able followers Maulana Jawed Iqbal Mazhari and Dr. Iqbal Ahmed Akhter Qadri, succeeded in competing this gigantic adventure, and named it as "Jahan-e-Imam Rabbani" and in fact, it is a "Jahan" or a "world", not of persons but of ideas, thoughts, opinions, historical facts and expressions in appreciation and acknowledgement of the extra-ordinary services of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani, also known as

Imam-e-Rabbani, as well as his worthy sons and followers, for re-establishment of the Islamic Shari'ah in the sub-continent after the attempt of Akber and Jehangir to replace it by Akber's religion Deen-e-Ilahi.

This unique compilation will, on one hand, always serve as a Munumental work on the life and service of Hazrat Mujiddid Alf-e-Sani, and on the other hand, it will also keep the name of Professor Dr. Muhammad Masud Ahmed alive in the annals of Islamic History. (محررہ ۳، دسمبر ۲۰۰۵ء)

(۲)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی زندگی اسلام کی خاطر ان کی خدمات کے متعلق تحقیقی مواد میں "جہان امام ربانی" پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب موجودہ دور کے بڑے ممتاز مسلم روحانی بزرگ، عالم اور مصنف ہیں۔ اسلامی موضوعات پر ان کی سیکڑوں کتب اور مقالہ جات موجود ہیں جن میں بعض Encyclopaedia of Islam میں بھی شامل کی گئی ہیں۔ بیسویں صدی کے عظیم مسلم روحانی بزرگ، عالم اور مصنف امام احمد رضا خاں بریلوی کی زندگی اور کارناموں پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی ذات کو حرف آخر تسلیم کیا جاتا ہے اور آپ ماہر رضویات کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ درحقیقت آپ کی تحریروں کے ذریعے ہی پوری دنیا میں امام احمد رضا خاں کا تعارف ہوا اور آپ ہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ دنیا کی کئی ممتاز جامعات میں امام احمد رضا خاں کی زندگی اور کارناموں پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔

"جہان امام ربانی" نو جلدوں پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا ہے۔ جلد اول تا جلد ششم اور آٹھویں جلد کو "اقالیم" کا نام دیا گیا ہے ہر جلد پانچ حصوں پر مشتمل ہے جنہیں "کشور" کہا گیا ہے۔ ان جلدوں میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی حیات اور خدمات کے متعلق عظیم صوفیہ اور علماء کے تاثرات اور مقالات شامل ہیں۔ نویں جلد میں تمام جلدوں کی فہرست اور مختلف فضلاء کے تاثرات موجود ہیں۔ اب تک پہلی سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں جبکہ آٹھ اور نو زیر طبع ہیں۔

جلد اول میں حضرت مجدد الف ثانی کی پیدائش سے پہلے ان کی پیدائش کے بارے میں پیش گوئیوں نیز ان کے دور حیات میں مذہبی اشخاص کی جانب سے ان کو پیش کردہ خراج عقیدت کا بیان ہے۔ اس میں تصوف کی وضاحت کی گئی ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ راشد ہیں اور جن سے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداء ہوئی، کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ اس میں سلسلہ نقشبندیہ کے متعدد صوفیہ بالخصوص حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ جنہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کو ایک ادارے کی شکل دی اور جو اس کے بانی کہلاتے ہیں نیز حضرت باقی باللہ جو حضرت مجدد الف ثانی کے روحانی پیشوا تھے، کا تفصیلی بیان ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی جائے پیدائش سرہند کے بارے میں تفصیلات اور آپ کی سوانح حیات رقم کی گئی ہے۔ اس جلد میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی جانب سے پیش لفظ بھی موجود ہے۔ جس میں حضرت مجدد الف ثانی کی زندگی اور مشن، سارے عالم پر ان کے اثرات، ان پر لکھی گئی کتب اور اسلام کے لیے سلسلہ نقشبندیہ کے ذریعے ان کے مریدین کی خدمات کا تفصیلی بیان ہے۔

جلد دوم میں حضرت مجدد الف ثانی کے ادبی اور روحانی علم اور خدمات کا ذکر ہے نیز تصوف، فقہ، مجددیت، قیومیت اور وحدۃ الوجود (جو ابن عربی نے پیش کیا تھا) کے بارے میں ان کے تاثرات پیش کیے گئے ہیں۔

جلد سوم میں ان کے روحانی مرتبہ اور عقیدہ ختم نبوت، رد روافض اور ائمہ و علماء کی اہمیت کے بارے میں ان کے خیالات کا ذکر ہے نیز اس میں ان کے اقوال، روحانی کرامات اور معمولات کا بیان ہے۔

جلد چہارم میں برصغیر کی تاریخ، مغل بادشاہوں پر حضرت مجدد الف ثانی کے اثرات اور دو قومی نظریہ کا ارتقاء پیش کیا گیا ہے اس میں آپ کی وفات کی تفصیلات، آپ کے جانشین اور خلفاء اور اس دور کے صوفیہ کا بھی بیان ہے۔

جلد پنجم میں آپ کے ان خلفاء اور مریدین کا تذکرہ ہے جنہوں نے صوفیانہ سلسلے کی ترویج و اشاعت میں اہم کردار ادا کیا بالخصوص مرزا مظہر جان جاناں، شاہ غلام علی اور شیخ خالد کردی۔ اس میں آپ کے مکتوبات اور ان کے تراجم، امام احمد رضا خاں اور علامہ اقبال پر آپ کے اثرات اور امام ابو حنیفہ و حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہم الرضوان کے بارے میں آپ کے تاثرات کا بیان ہے۔

جلد ششم میں عرب و عجم پر سلسلہ نقشبندیہ کے روحانی اور ان ممالک کے صوفیہ نقشبند کی حیات اور خدمات کی تفصیل ہے۔ جلد سات میں مزارات اور دیگر مقامات مقدسہ کی تصاویر ہیں اور جلد آٹھ اور نو زیر طبع ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی بزرگ تھے۔ آپ کی پیدائش ۹۷۱ھ میں سرہند میں ہوئی، آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے قرآن، حدیث اور تصوف کی ابتدائی تعلیم اپنے والد شیخ عبدالاحد اور اس دور کے ممتاز اساتذہ سے حاصل کی اور بالآخر دہلی میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے ذریعے تصوف میں درجہ کمال کو پہنچے۔ تاریخ میں آپ کی وجہ شہرت اکبر اور جہانگیر (جو برصغیر پاک و ہند کے دو بڑے مغل شہنشاہ تھے) کی غیر اسلامی سرگرمیوں کی شدت سے مخالفت تھی۔

ابتدائی زندگی میں اکبر ایک سچا مسلما تھا۔ وہ شعائر اسلامی پر عمل کرتا، اذان دیتا، پابندی سے نماز پڑھتا، مسجد میں صفائی کرتا، علماء کی عزت کرتا اور ان کے فتاویٰ کی روشنی میں احکام جاری کرتا، صوفیہ کا احترام کرتا اور اپنا وقت فتح پوری سیکری میں حضرت سلیم چشتی کی خانقاہ کے نزدیک مراقبہ میں گزارتا۔ (سیرت مجدد الف ثانی: ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

تاہم بعد میں ہندو بیویوں اور ہندو مسلم درباریوں (جن میں ابوالفضل اور فیضی جیسے لوگ شامل تھے) کے زیر اثر اکبر مکمل طور پر بدل گیا اور اس نے دین الٰہی کے نام سے ایک نیا مذہب شروع کیا جو تمام مذاہب کا آمیزہ تھا۔ نتیجۃً غیر اسلامی شعائر کو فروغ ملا مختصراً یہ کہ سورج، آتش، پانی، درختوں، پتھروں اور گائے کے گوبر کی پوجا ہونے لگی، قشقہ لگایا جانے لگا، زنار پہنا جانے لگا، کتے اور خنزیر کے گوشت کو جائز قرار دیا گیا، گائے کی قربانی پا پابندی لگادی گئی، شراب نوشی جائز ہوگئی، بدکاری کی اجازت دیدی گئی، جوا جائز قرار دیا گیا، پردے پر پابندی عائد کردی گئی، چچازاد، ماموں زاد بہن بھائی کے ساتھ شادی ناجائز قرار دے دی گئی، مردوں پر سونے اور چاندی کو حلال کردیا گیا، جزیہ ختم کردیا گیا، داڑھیاں منڈادی گئیں، مردوں کو دفنانے کی بجائے دریا میں بہانے یا جلانے کا حکم دیا گیا، بادشاہ کو سجدۂ تعظیمی ہر ایک پر لازم کردیا گیا وغیرہ وغیرہ (ایضاً)

اکبر کی موت کے بعد اس کے بیٹے جہانگیر نے بھی اس طریقے کو جاری رکھا وہ ہندوؤں کے تہواروں کو مناتا، آگ کو نور الٰہی سمجھتا، شراب پیتا، سورج کو نیر اعظم قرار دیتا، ستاروں کو نور الٰہی کا عکس جانتا اور ان کی تعظیم کرتا، اس نے اپنی شیعہ بیوی نور جہاں کے زیر اثر شیعہ نظریات کو اپنا لیا۔ (ایضاً)

اکبر نے ''دین الٰہی'' کو طاقت کے ذریعے لاگو کرنے کی بھرپور کوشش کی اور وہ جنہوں نے اس کے خلاف فتویٰ دیا انہیں یا تو قید کر دیا گیا یا قتل۔ اس سب کے باوجود مسلمانوں اور ہندوؤں کی اکثریت نے غیر اسلامی احکامات پر عمل کیا۔ اکبر کے درباریوں میں بھی ایسے کم ہی تھے جنہوں نے اسے قبول کیا اور اکبر کے غیر اسلامی احکامات پر عمل کیا۔ زیادہ تر درباری نیک اور سچے مسلمان تھے اور انھوں نے خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی راہنمائی میں بادشاہ کی اصلاح کی کوشش کی اور اسے غیر اسلامی شعائر چھوڑنے اور اسلامی شریعت کی احیاءِ نو کی ترغیب دی۔

ان حالات میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی وفات (سنہ ۱۰۱۰ھ) کے بعد جبکہ علماء اور صوفیہ نے خاموشی اختیار کر لی تھی اور کنارہ کش ہو گئے تھے جبکہ متعدد علماء نے دین الٰہی کی پاداش میں صعوبتیں اٹھائیں، ایسے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنی جان و مال کی پروا کیے بغیر ''دین الٰہی'' کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اور اس کے غیر اسلامی شعائر کو روکنے کے لیے انھوں نے تلوار کو نہیں قلم کی نوک کا سہارا لیا جس کے ذریعے انھوں نے غیر اسلامی رسوم کی تبلیغ و اشاعت کی۔ انھوں نے اکبر کے ممتاز درباریوں کو جو دل سے سچے مسلمان تھے اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے قریبی تعلق رکھتے تھے، مکتوبات تحریر فرمائے جس میں انھیں اسلام پر سختی سے عمل پیرا رہنے، اکبر کو اسلام کی اہمیت کا احساس دلانے اور اسے غیر اسلامی شعائر چھوڑنے پر مجبور کرنے کی تلقین کی۔ اس معاملے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی ترغیب پر شیخ فرید بخاری، مرزا قلیج خاں، مرزا عزیز کوکلتاش، خان اعظم، میراں سردار جہاں عبد الرحیم خان خاناں نے بھرپور کوشش کی اور یہ کہا جاتا ہے کہ ماحول میں قدرے تبدیلی آئی۔

سنہ ۱۰۱۴ھ میں اکبر کا انتقال ہوا اور اس کا بیٹا جہانگیر بادشاہ بنا۔ جہانگیر کے اطوار کی اصلاح کرنے کے اور اسے اسلام کی طرف راغب کرنے کی خاطر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنا مشن جاری رکھا۔ انھوں نے اپنے مکتوبات کے ذریعے جہانگیر کے درباریوں پر زور دیا کہ وہ اسے اسلام کی اہمیت کا احساس دلائیں اور غیر اسلامی شعائر کو ترک کرنے کی ترغیب دیں۔ اس معاملے میں جہانگیر کے نمایاں درباریوں

میں شیخ فرید بخاری، جبار خاں، حکیم فتح اللہ، خان خاناں، خان اعظم، مرزا قلیج بیگ، لالہ بیگ، سردار جہاں، خاں جہاں، سکندر لودھی، بہادر خاں اور خضر خاں نے اہم کردار ادا کیا اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی رہنمائی میں جہانگیر کو صحیح راستے پر ڈالنے میں کامیاب ہوئے۔ لیکن حتمی کامیابی حاصل ہونے سے قبل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے کچھ دشمنوں نے جو شری ذہن رکھتے تھے، جہانگیر کے ذہن کو پراگندہ کر دیا۔ اس نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو دربار میں بلوایا کہ وہ اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کی صفائی پیش کریں آپ دربار میں تشریف لائے اور آپ نے ہر ہر الزام کی صفائی پیش کی تاہم چونکہ آپ دربار میں داخل ہوتے وقت بادشاہ کو سجدۂ تعظیمی نہ کیا اس لیے بادشاہ نے دشمنوں کی باتوں میں آ کر آپ کو قلعہ گوالیار میں قید کر دیا اور آپ کا تمام مال و متاع ضبط کر لیا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ایک سال تک قید میں رہے تاہم یہ آپ کے لیے نعمت ثابت ہوئی، قید کے دوران بہت سے گناہ گار آپ کے ہاتھ پر تائب ہو کر صالح ہو گئے آپ کی قید پر عوام میں بے چینی پھیلی تاہم آپ نے مکتوبات کے ذریعے عوام کو اشتعال میں آنے اور بادشاہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے سے منع کیا۔ جب یہ معاملہ جہانگیر کے علم میں آیا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا، وہ تائب ہوا اور آپ کو قید سے آزاد کر کے آپ کا معتقد ہو گیا اور آپ سے ساتھ رہنے کی درخواست کی۔ اس سے آپ کو جہانگیر کی اصلاح کا موقع ملا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے سجدۂ تعظیمی متروک کرا دیا، گائے کے ذبح کی اجازت دی، مساجد کی تعمیر کرائی، سنی حنفی فقہ کو ملک کا قانون بنا دیا، تمام معاملات کا فیصلہ اسلامی شریعت کی روشنی میں کرنے کے لیے علماء کا تقرر کیا۔ اس طرح پورا ماحول اسلام کی موافقت میں بدل گیا اور دین الٰہی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا۔ یہ ماحول شاہجہان کے دور میں جاری رہا اور اورنگ زیب کے دور میں عروج پر پہنچا۔ یہ انقلاب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور آپ کے بعد آپ کے صاحبزادگان کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا۔

بادشاہ اور اس کے درباریوں کے قلوب کی اصلاح اور اسلامی طریقہ حیات کے احیاء کے ساتھ ساتھ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنا قلم علماء سو، صوفیاء بد، گمراہ فضلا، اہل سنت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنان، غیر مقلدین، (حنفیہ کے مخالفین) اور بدعات کے خلاف استعمال کیا۔ دین الٰہی کی مخالفت کے ذریعے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اسلام کو ہندومت میں ملا دینے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا اور دو قومی نظریہ کی بنیاد ڈالی۔ جو آگے چل کر مسلمانوں کا نعرہ بن گیا اور آخر کار تشکیل

پاکستان کی وجہ بن گیا۔ برصغیر میں اسلام کی خاطر اپنی غیر معمولی خدمات کی بنا پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اگلے ہزار سال کا مجدد قرار دیا گیا۔ وقتاً فوقتاً علماء، صوفیہ اور فضلاء تصوف میں آپ کے مرتبہء کمال اور گراں قدر خدمات کا اعتراف کرتے آئے ہیں۔ اور اپنے تاثرات اور تحریروں میں جو متعدد کتب اور مجلوں میں شائع ہوئیں آپ کو مجدد اسلام کے طور پر خراج عقیدت پیش کرتے رہے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد لائق صد تحسین ہیں کہ اپنی سیکڑوں تصانیف مکمل کرنے کے بعد اس ضعیف العمری میں آپ نے ان تاثرات اور خیالات کو ایک انسائیکلو پیڈیا کی شکل میں تالیف کیا۔ آپ نے اپنے گرامی قدر صاحبزادے ابو السرور محمد مسرور احمد اور لائق مقلدین مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کی معیت میں اس عظیم مہم کو سر کیا اور اسے جہان امام ربانی کے نام سے موسوم کیا۔ درحقیقت یہ جہان ہی ہے افراد کا نہیں نظریات کا، خیالات کا، تاثرات کا، تاریخی حقائق اور اظہار آراء کا جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ان کے صاحبزادگان اور معتقدین کی برصغیر میں اسلامی شریعت کی جگہ ترویج کی گئی اکبر اور جہانگیر کی سازش کے مقابلے میں کیں۔

یہ منفرد تالیف ایک طرف حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی حیات اور خدمات پر ہمیشہ ایک تاریخی یادگار شاہکار کا کردار ادا کرے گی، دوسری طرف اسلامی تاریخ کے دریچوں میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا نام ہمیشہ زندہ رکھے گی۔ (انگریزی سے اردو ترجمہ: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی)

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

(نگران مرکزی مجلس رضا، لاہور)

☆

"جہان امام ربانی" کی ترتیب واشاعت اتنا بڑا کارنامہ ہے جو پوری صدی پر حاوی رہے گا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے علمی اور روحانی فیضان کو بکھیرتا رہے گا۔ سات مجلدات پر مشتمل یہ انسائیکلو پیڈیا سارے کا سارا نورٌ علیٰ نور ہے۔ آپ نے ایک طرف حضرت سیدی مجدد الف ثانی کی بارگاہ میں نذرانہء عقیدت پیش کیا ہے، اور دوسری طرف خیابان نقشبندیت اور گلستان مجددیت کے گلہائے رنگا رنگ چار دانگ عالم میں پھیلا دیے ہیں۔ میں کن الفاظ میں آپ کو ہدیہء تبریک پیش کروں اور کن الفاظ میں نذرانہء عقیدت پیش کروں۔ اور کن الفاظ میں بیان تشکر ادا کروں۔ آپ نے، آپ کے احباب نے، آپ

کے معاونین نے جس قابلیت سے "جہان امام ربانی" کو مرتب کیا، اس پر جتنی داد دی جائے کم ہے، پھر آپ حضرات نے جس کشادہ دلی سے اسے اہل علم و فضل میں تقسیم کیا اس کی مثال اس زمانہ میں نہیں ملتی، لوگ مختلف انداز میں دینی لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کر رہے ہیں عالم اسلام کی کئی انجمنیں، پاک و ہند کے کئی ادارے اعزازی طور پر لٹریچر شائع کر رہے ہیں، مگر آپ نے جس انداز سے اسے اہل محبت میں پھیلایا ہے اسے دیکھ کر لب حیران ہیں۔

خوباں شکستہ رنگ خجل ایستادہ اند

میں کراچی میں تقریب رونمائی پر حاضر نہ ہو سکا اور آپ کی زیارت سے محروم رہا مگر جو لاہور میں تقریب رونمائی ہوئی ماشاء اللہ اہل علم و فضل خصوصاً مجددی اور نقشبندی اسکالرز قطار در قطار نظر آئے، مقالے پڑھے گئے اظہار خیال کیا گیا حوصلہ ہوا کہ اس ملک میں نقشبندی اہل علم کی کمی نہیں صرف یہ بکھرے بکھرے موتی، یہ کھلے کھلے غنچے اپنی اپنی جگہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ آپ نے بہت عظیم الشان کام کیا اس کے اثرات دور رس ہوں گے اس کے اثرات دیرپا ہوں گے اس کے اثرات دل نشیں ہوں گے۔ جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء (محررہ ۱۷ر مئی ۲۰۰۵ء لاہور)

محمد عالم مختار حق

(معروف نقاد، لاہور)

☆

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے سلسلہ میں منعقدہ امام ربانی کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر صمیم قلب سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں، صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب سے معلوم ہوا کہ جناب طبیعت کی ناہمواری اور جسمانی نقاہت کے سبب اس پروقار تقریب سعید میں شرکت سے قاصر رہے۔ دعا ہے کہ مولائے کریم آپ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے ہمکنار فرمائے اور آپ کو تادیر سلامت باکرامت رکھے تاکہ آپ امام ربانی انسائیکلوپیڈیا کی پیش کش کی آرزو بھی پوری کر سکیں **وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔**

جہان امام ربانی اپنی نفاست، حسن طباعت، گیٹ اپ، جلد سازی اور ترتیب کے لحاظ سے ایسا بدیع الشال مرقع ہے جو تعریف سے بے نیاز ہے ہم نے ایک محاورہ پڑھ سن رکھا ہے کہ "دیر آید درست آید" مگر آپ نے شبانہ روز محنت سے اتنا بڑا پروجیکٹ کم سے کم مدت میں مکمل کر کے اس محاورہ کو مقلب کر دیا،

یعنی ''جلد آید درست آید'' ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

صاحبزادہ صاحب نے میری بڑی عزت افزائی کی اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں خوش رکھے، میں ان کا سپاس گزار ہوں۔ (محررہ: ۲۵/اپریل ۲۰۰۵)

شاہ انجم بخاری

(مدیر مجلہ الصداق، حیدرآباد، سندھ)

☆

سبحان اللہ! آپ کی سرپرستی میں صاحبزادہ مسرور احمد دامت برکاتہم اور ان کی ٹیم نے تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دینی وعلمی خدمت کو قبول فرمائے آمین۔ اور دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین، مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم اہل سنت پر تادیر قائم ودائم رکھے آپ کے وجود مسعود سے فیوضات حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق ارزانی فرمائے۔ (محررہ: ۵/جولائی ۲۰۰۵ء)

پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی

(سابق چیرمین، ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ، بلوچستان)

☆

تخلیق کائنات کے ساتھ اللہ جل شانہٗ نے انسان کی رہنمائی کے لیے ہر وقت کی ضرورت کے مطابق اپنے اولوالعزم انبیاء اور رسول بھیجے اور یہ سلسلہ ہدایت حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جاری رہا۔ دین اسلام کی تکمیل کے بعد پھر کسی نبی ورسول کے اس دنیاء دنی میں بھیجے جانے کی ضرورت نہ رہی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مخلوق خدا کو دین اسلام سے آشنا رکھنے کے لیے صحابہ کرام، ائمہ اہلبیت مطہرین، اولیائے عظام وعلماء ربانی کا سلسلہ چلا آرہا ہے جنہوں نے دین ابراہیمی وملت مصطفوی کی رہنمائی کو قرآن وسنت کی روشنی میں جاری رکھا ہوا ہے۔

وقت کی رنگارنگ لہروں، مختلف مذاہب کے نافہم بکھیڑوں، مفکرین کے گوناگوں نظریات وآراء سے ہر معاشرہ اپنے اصل فکر وفلسفہ کو گرد آلود کر بیٹھتا ہے، اس لیے قدرت کی طرف سے ایک ایسی شخصیت کا ورود ہوجایا کرتا ہے جو دین خالص کا احیاء کرتا ہے اسے تازگی وجدت عطا کرتا ہے۔ پانچویں صدی ہجری میں

حضرت سید عبدالقادر جیلانی محی الدین کا اور دسویں صدی ہجری میں حضرت سید احمد سرہندی مجدد الف ثانی کا ورود مسعود ہوا۔ مسلمانوں کے دورۂ مغلیہ پاکستان و ہند و افغانستان میں اکبر اعظم جیسا قوی باہوش بادشاہ مختلف فرقوں کے تنازعات اور فروعی الجھنوں میں ایسا الجھا کہ اس نے بالآخر سیاسی مقاصد کے لیے ایک نیا مذہب ''دین الٰہی'' ترتیب دیا۔ اکبر کا دین الٰہی اگرچہ صرف اس کے چند مقربین تک ہی کارفرما مگر مستقبل میں عوام پر اس کے برے اثرات مرتب ہونے کے خدشات رونما ہو گئے تھے، دورۂ جہانگیری میں فرقے اور فتنے مزید بڑھے۔ اس نازک دور میں حضرت مجدد الف ثانی کا قدم باعث برکت و سعادت ہوا۔ انھوں نے اپنے صوفیانہ خطبات اور عارفانہ مکتوبات سے نہ صرف یہ کہ ایسے ماحول کو پاک کر دیا بلکہ دین اسلامی کا احیاء مشیت ایزدی کے مطابق کر دیا انھوں نے اپنے کلام و مواعظ سے کفر و دین کے درمیان بنیادی فرق کو بھی ظاہر فرما دیا جو آگے چل کر مسلمانوں کے معاشرہ کو غیر مسلم معاشرہ سے الگ مملکت قایم کرنے میں ممد ثابت ہوا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے کلام و آثار اور زندگی پر ایک وقیع و دقیق کام کرنے کی اشد ضرورت تھی جیسے امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اور مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی آٹھ ضخیم جلدیں شائع کر کے پورا کر دیا۔ اس سلسلہ میں دونوں اداروں کے منتظمین اور محققین و اہل قلم کو صمیم قلب سے مبارک دی جاتی ہے۔

اس شاندار کاوش پر مبارک ہو، میں نے ایک متلاشی حقیقت کی نظر سے ہر کشور علم و فن کو غور سے دیکھا تو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے متعلق تمام بنیادی عنوانات موجود تھے جن میں بالخصوص ان کے احوال، ان کے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کا تعارف، مجدد، فقہ، سلوک و تصوف پر آپ کے افکار، آپ کی خدمات، عقائد، ارشادات و مقامات پر سیر حاصل تذکرہ، مزید واقعات اخلاف و خلفاء و مشائخ سلسلہ، تصانیف و مکتوبات پر مضامین، مجدد و غوث الاعظم میں فکری و روحی قرب، مزید برآں سلاسل نقشبند کا تمام عالم میں اور بالخصوص پاکستان کے ہر صوبے میں ترویج پر معلوماتی مضامین دیکھے۔ سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ سے متعلق مطالعہ کتب کے لیے کتابیات کی فہرست بھی بڑی مفید جمع ہو گئی ہے۔ بہر حال امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی نے جس طرح مواد کی تلاش و جمع آوری میں وسعت قلبی دکھائی ہے اسی طرح کتابوں کے کاغذ، کمپوزنگ، تزئین اور جلد بندی میں بھی پوری وسعت قلبی کا اظہار کیا ہے جس کے لیے تہ دل سے مبارک کے مستحق ہیں۔ (محررہ: ۲۸ر نومبر ۲۰۰۵ء، کوئٹہ)

پروفیسر حافظ سید مقصود علی

(سابق پرنسپل، پاکستان گورنمنٹ کالج، خیر پور۔ سندھ)

☆

بعض ہستیاں ایسی ہیں جو محتاج تعارف نہیں ہوتیں بلکہ ان کا ذکر کرنے والا خود قابل تعارف بن جاتا ہے ان کی مقدس زندگیاں روح پرور تصورات، ایمان افروز افکار و اعمال سبق آموز بھی ہوتے ہیں اور سبق آمیز بھی، ان کی پاک زندگی میں ہدایت کا وہ نور ملتا ہے جس کے فیض سے زندگی کی راہیں روشن اور کامیابی و کامرانی کی منزل قریب تر ہوتی چلی جاتی ہے، یہ خدا تعالیٰ کے ہوتے ہیں اور خدا ان کا ہوتا ہے، ان نفوس قدسیہ کو اپنے معبود اور اعمال صالحہ کی بدولت رب کریم اپنے بندوں کے دل ان کی طرف جھکا دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

> ان الذین امنوا ....(مریم) بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اللہ لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے محبت پیدا فرما دے گا۔

ان مقبولان بارگاہ الٰہی میں آفتاب ولایت، رہبر شریعت، پیر طریقت، مجدد ملت، اسلامی تعلیمات اور شعائر اسلام کے محافظ، فکری گمراہیوں کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں علم و عرفان کا روشن چراغ جس کی روشنی سے ظلمت شب ختم ہوئی اور رشد و ہدایت کا وہ سورج طلوع ہوا جسکی کرنوں سے گمراہوں کو ہدایت اور قرب رب اور اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت ملی، یہ مقدس پاکباز اور بابرکت ذات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی ہے جن کے بارے میں آپ کے مرشد کامل حضرت باقی باللہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا!

''شیخ احمد سرہندی ایسا چراغ ہیں جن سے ایک جہان روشن ہوگا''۔

خالق کائنات نے ان حضرات کے راستے کو اپنا راستہ بتایا ہے جس پر چل کر ایک گناہ گار بندہ بھی قرب الٰہی اور اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے اللہ کے ان نیک اور برگزیدہ بندوں کا ذکر اچھائیوں اور نیکیوں کے فروغ کا سبب بنتا ہے اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ خوبیاں عام ہوں بھلائیوں کی بالا دستی ہو لوگوں کو ذہنی سکون اور اطمینان قلب کی دولت میسر ہو، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے محبوبوں سے تعلق رکھیں ان کے ملفوظات، نظریات و خیالات اور آثار علمیہ سے استفادہ کریں، اگر وہ

حیات ہوں تو ان کی مقدس اور بابرکت صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔

ادارۂ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی قابل صد مبارکباد اور لائق تحسین ہے کہ اس نے شب و روز کی محنت شاقہ اور جہد مسلسل سے ۲ سال کے ایک مختصر وقت میں ساڑھے تین ہزار صفحات پر مشتمل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں اس قدر وسیع معلومات اکٹھی کر کے اس کو قارئین تک پہنچایا۔ یہ کام تائید الٰہی کے بغیر انجام نہیں دیا جاسکتا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ شاید اس پیمانے پر جس لگن اور جذبے کے ساتھ جو کام بھی ہوا ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد اور امتیازی حیثیت رکھتا ہے، حقیقت میں حضرت مجدد الف ثانی کی ذات بابرکات اتنی ہمہ گیر ہے کہ سیرت مبارکہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا فرد واحد کے بس کی بات نہیں پھر بھی ہر فاضل مقالہ نگار نے اعلیٰ درجے کی فنی تحقیقات اور مستند مآخذ اور حوالوں سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں اپنی نگارشات پیش کر کے بیسویں صدی کا ایک عالمانہ محققانہ انسائیکلوپیڈیا پیش کرنے میں ادارے کی مدد فرمائی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ذکر خیر کے ساتھ قارئین کو بے شمار دوسرے مشائخ نقشبند کے حالات و تعلیمات سے بھی آگاہی کا سنہری موقع ملا ہے۔

ہمیں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے نظریات اور تعلیمات میں بے حد مماثلت نظر آتی ہے دونوں نے سلف صالحین کے عقائد و افکار کی ترویج کی، دونوں نے شریعت و طریقت میں فرق روا رکھنے والوں کا محاسبہ کیا، دونوں نے اہل بدعت اور باطل فرقوں کے خلاف قلمی اور علمی جہاد کیا، دونوں نے گستاخان رسول، صحابہ اور اہل بیت کے دشمنوں کا تعاقب کیا، دونوں نے اپنے اپنے مکاتیب کے ذریعے حق و صداقت کا بول بالا کیا اور عوام و خواص کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا غرضیکہ دونوں نے ایک عظیم انقلاب برپا کیا اور دونوں نے کثیر تصانیف کا بیش بہا اور گراں قدر سرمایہ چھوڑا، الغرض دونوں عالم اسلام کے آفتاب و ماہتاب ہیں۔

جہان امام ربانی کی اشاعت و ترتیب اور دوسرے تمام امور دنیائے اہل سنت کے تاجدار سعادت لوح و قلم، ماہر رضویات، فخر ملت جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم کی ذاتی نگرانی میں سرانجام پائے ہیں یہ ادارے کے لیے ایک بہت بڑا اعزاز اور عظیم سعادت ہے۔ روح حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ موصوف اور تمام مقالہ نگاروں، مرتبین، محققین سے کس قدر خوش اور مسرور ہوئی ہوگی۔ یہ چیز

بیان کرنے سے زیادہ محسوسات سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں جنہوں نے انسانوں کو سنوارا بنایا اور اپنے مولیٰ سے نزدیک کر دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے عقیدتمندوں کی اس حقیری کوشش اور کاوش کو قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کے علم و عمل میں برکت اور صحت و تندرستی عطا فرمائے جنہوں نے اپنی عمر عزیز کا گراں قدر سرمایہ اس کار خیر کے لیے وقف کر دیا کہ فکر مجدد عام ہو جائے اور کوئی بھی متلاشی حق فیض مجدد سے محروم نہ رہے۔

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی

(گورنمنٹ کالج، شکر گڑھ، پنجاب)

☆

سلام مسنون! حضرت علامہ محمد اقبال مظہری صاحب کا خط باصرہ نواز ہوا، انھوں نے یہ مژدہ جاں فزا سنایا کہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی مزید تین جلدیں تیار ہو رہی ہیں، گویا یہ دس جلدوں پر مبنی عظیم سرمایہ علم و عرفان "تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ" کا منہ بولتا ثبوت ہوگا، اب اس عظیم کام پر مجھ جیسا بے مایہ انسان کیا تبصرہ کرے۔

کہ آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے

حضور والا! لوگ تو شاید اسی بات کو کرامت سمجھتے ہیں کہ آدمی ہوا میں اڑ کر دکھائے، آگ پھانکے، پانی پر مصلے بچھا کر نماز ادا کرے، اس کی ایک نماز بیت المقدس میں ہوتی ہو تو دوسری کعبہ مشرفہ میں، میرے نزدیک یہ کمال تو ہے لیکن ہمارے مشایخ نقشبندیہ کے عظیم معیار ولایت میں اس سے بھی ہزاروں گنا زیادہ کمال استقامت کے ساتھ دین حنیف کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل رہنا ہے، آپ نے اس استقامت کی درخشاں مثال قایم کر کے اپنے جلیل القدر اسلاف کی وراثت کا حق ادا کر دیا ہے۔

پروفیسر عبد القدوس جان سرہندی

(میر پور خاص، سندھ)

☆

حضرت نے مجھ ناچیز پر بڑا کرم فرمایا ہے کہ بدست برادر عزیزم پروفیسر حاجی نثار احمد سرہندی "جہان

امام ربانی'' کا ایک مکمل سیٹ ارسال فرمایا جس کے لیے میں آنجناب کا تہ دل سے مشکور ہوں، اور دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رہے آمین، تاکہ آپ مسلک حق کی خدمت ہمیشہ کرتے رہیں۔ (محررہ: ۲۹/ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ)

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

(شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج، لاہور)

☆

انسان سازی اور کردار سازی کا جو فریضہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے سرانجام دیا تاریخ دعوت میں اس کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ آپ کی سعی جمیلہ کے نتیجے میں ایک باطل فکر اپنے تمام تر جاہ وجلال اور سطوت وقوت کے باوجود نیست و نابود ہوگئی۔ موجودہ پر آشوب دور میں ہمیں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پیغام کو عام کرنا ہوگا تاکہ ''دور حاضر کے باطل افکار'' اسلام کے بارے میں نام نہاد دانشوروں کی غلط فہمیاں، اور فروغ تعلیم کی آڑ میں پھیلائی جانے والی جہالت کا خاتمہ کیا جاسکے۔ ''جہان امام ربانی'' ایک ایسی علمی کوشش ہے جس نے ''افکار مجدد'' کو ایک مربوط فکری منہج کی صورت میں اہل علم و دانش کے سامنے پیش کیا۔ اس سلسلہ میں جن افراد نے کوششیں کیں وہ مبارکباد کے مستحق ہیں خصوصاً قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید مجدہٗ اور قبلہ صوفی غلام سرور نقشبندی مدظلہ العالی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دور کی شب ظلمت کو افکار مجدد کی روشنی میں صبح نور بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی

(استاد، گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او۔ کالج، لاہور)

☆

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی شخصیت، آپ کے افکار، آپ کے کارنامے معجزاتی شان کے حامل ہیں جن سے قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور صداقت اسلام جھلکتی ہے اور اب ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کا منظر عام پر آنا، حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی کرامت اور سرکار دو جہاں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جس کی مثال سابقہ چار صدیوں میں نظر نہیں آتی

اور یہ سعادت ، مجدد مأۃ حاضرہ ، محبوب ملت ، مسعود ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کے حصے آئی ، جنھوں نے آج سے پینتیس سال قبل امام اہل سنت مجدد دین وملت پر قلم اٹھایا تو پورے عالم میں افکار رضا کی دھوم مچادی اور ماہر رضویات قرار پائے ۔ اور اب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے ایک منفرد و لازوال کارنامہ سرانجام دیا ۔ جس سے چمن علم نبوت کی یاد تازہ ہوگی اور افکار مجدد سے کائنات میں اجالا ہوگا ۔ نفرتوں کی دیواریں گر جائیں گی ، محبت کا چمن آباد اور اسلامی امت ارتقاء پذیر ہوگی ۔ ان شاء اللہ ۔ (محررہ: ۱۰/ اپریل ۲۰۰۵ء)

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ

(گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج ، ننکانہ صاحب ، شیخوپورہ)

☆

الحمد للہ ثم الحمد للہ آپ نے ایک بار پھر اپنے ہونے کا احساس دلا دیا ، جہان امام ربانی فاؤنڈیشن اس پلیٹ فارم سے ”جہان امام ربانی“ انسائیکلوپیڈیا کی تخلیق کا منصوبہ ، کتب جمع کرنے کی سعی سعیدہ ، جہان امام ربانی کی ترتیب و تسوید کے لیے محنت شاقہ ، مریدین و متوسلین کا بورڈ ، جو اس کام کے کرنے کی اہلیت کے حامل ہوں ، شیخ مجدد پر جاری ، مکمل آئندہ ہونے والے کام تک رسائی ، اس سارے علمی منصوبے کی آپ ایسے دانشور ، مدبر ، صحیح العقیدہ عالم دین اور قدیم وجدید پر نظر رکھنے والے محقق کی نگرانی ، بفضل ایزدی یہ سب مکمل ہوا اور خوب مکمل ہوا ، میری طرف سے آپ کی خدمت والا میں بہت بہت مبارکباد ۔ اللہ سے دعا ہے کہ آپ کو مزید کام کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی خدمت عظیم کو بحرمت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائے ۔ آمین بجاہ سید المرسلین ۔

آپ کی علم پروری ، وسعت نظری ، ذرہ نوازی اور احسان کیشی کا نمونہ ”جہان امام ربانی“ بھی مجھے لاہور کی تقریب رونمائی میں عطا کیا گیا ۔ شکر اللہ واشکر لک ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے مال ، اولاد ، اثاثے نیک نیتی ، اجر خیر اور درجات روحانیہ میں برکت دے آمین یارب العالمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ۔ (محررہ: ۳/ مئی ۲۰۰۵ء)

☆ ☆ ☆

محمد فیاض صدیقی

(گجرات، پنجاب)

☆

حضرت صاحب ''جہان امام ربانی'' پڑھ کر بہت سکون میسر آیا، صاحب علم و عمل نے حضرت امام ربانی کی ذات اقدس پر جو کچھ لکھا کمال لکھا، خصوصاً آپ کے لکھے مقالہ جات۔

(محررہ: ۳/جون ۲۰۰۵ء)

محبوب احمد بھٹی نقشبندی

(ضلع لیہ، پنجاب)

☆

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی خدمات و تعلیمات پر ایک عرصہ سے اس طرح کے کام کی ضرورت تھی بندہ آپ کی کتب عرصہ دراز سے پڑھ رہا ہے جب آپ کی تحقیقی کتب حضرت امام احمد رضا بریلوی کے متعلق نظر سے گزرتیں تو دل سے یہ سرد آہ نکلتی کہ کاش ڈاکٹر صاحب نقشبندی مجددی ہونے کے ناطے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی زندگی مبارک اور حالات و واقعات پر بھی ایک اس طرح کی تحقیقی کتاب شایع کرتے کیونکہ نقشبندی رشتہ کی وجہ سے ہم سلسلہ والوں کا ڈاکٹر صاحب پر زیادہ حق بنتا ہے بنسبت بریلویوں کے مقابلہ پر۔ کئی مرتبہ سوچا کہ آپ کی خدمت میں اس کے بارے میں عرض کی جائے لیکن آپ کا پتا دستیاب نہ ہوا۔

دیر سے ہی سہی لیکن جتنا کام حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر اب ہوا تو دل کو سکون حاصل ہوگیا ہے بندہ کی طرف سے ڈھیروں مبارک باد قبول فرماویں۔

محمد یونس نوشاہی

(حافظ آباد، پنجاب)

☆

عزت مآب، عالی جناب، عالم ابن عالم، ولی ابن ولی، عالم باعمل، پروردۂ آغوش ولایت، مخدوم اہل سنت، پیر طریقت، رہبر شریعت، مجدد العصر، ماہر رضویات و نقشبندیات، مسعود ملت،

حضرت العلامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ بصد ادب عرض ہے کہ آپ کے فرمان عالیشان پر حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری کی جانب سے ارسال فرمودہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ پر ترتیب دیا گیا انسائیکلو پیڈیا ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو موصول ہو گیا ہے اس کرم بے پایاں پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ قبول فرمائیے۔ آنجناب کی زیر نگرانی عظیم الشان علمی و تحقیقی مقالات پر مشتمل یہ انسائیکلو پیڈیا مستقبل میں مؤرخین کے لیے بڑا علمی ماخذ ثابت ہوگا میرے خیال میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی موجودگی میں سلسلہ عالیہ مجددیہ نقشبندیہ پر محققین کو مواد مزید کی ضرورت محسوس نہ ہوگی کیونکہ اس میں اندرون ملک و بیرون ملک میں تمام اکابرین نقشبندیہ مجددیہ کے حالات طیبات اور ان کے کارہائے نمایاں کو محفوظ کر دیا گیا ہے قوی امید ہے کہ یہ علمی ارمغان آنجناب سمیت تمام معاونین کے سفر آخرت کے لیے بہترین زاد راہ ثابت ہوگا، اس کے ساتھ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کی رضامندی کا شرف بھی پالیا ہے۔

آنجناب پر مولیٰ کریم جل جلالہٗ اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص فضل و کرم ہے کہ علمی میدان میں ایسے عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دیے جا رہے ہیں جو دوسروں کے لیے قابل رشک ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں مزید اضافہ فرمائے۔ (۳۱/اکتوبر ۲۰۰۵ء)

محمد وسیم قادری

(علمی پبلشرز، لاہور)

☆

عہد حاضر میں اور دنیا کے دوسرے ممالک میں عقائد حقہ کو عالمی پیمانے پر جدید انداز میں پہنچانے میں آپ نے تجدید کی ہے اور آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے تعارف اور خدمات سے مسلمانوں کو روشناس کرانے کے لیے آپ نے انتھک محنت اور جد جہد سے کام لیا ہے۔ ''جہان امام ربانی'' کی طرز پر اگر اپنی زیر سرپرستی اعلیٰ حضرت پر کام کروائیں تو بے شمار مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ویسے عمر کے اس حصے میں بھی تحریری

کام سرعت سے کرنا آپ کی کرامت ہے۔ (محررہ: ۱۲ر نومبر ۲۰۰۵ء)

Naukhaiz Anwar Siddiqui

(Deputy Secretary Implementaion & Coordination)

S.G.A & C.D

☆

A treasur "jahan-e-Imam Rabbani" (7 Volumes) by Imam-e-Rabbani Foundation has enriched a number of people seeking relevant knowledge. It would be kind enough if this book is complimentarily (7 volumes) bestowed, togetner with "Hayat-e-Ilmi wa Deeni Khidmat" of Prof. Dr. Masood Ahmed paper for Doctorate # Bihar University (Patna).

May Allah Tabarak Watala enhance His blessing to you worldly and eternally.(02-04-2005)

محمد زبیر اختر القادری

(مادرِ علمی، اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ، نارتھ کراچی)

☆

محترم و مکرم مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مدظلہ العالی کے ذریعے یہ خبر ملی کہ الحمد للہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کا عظیم منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا اور کتاب شائع ہو چکی ہے۔

رب کریم مرتبین و معاونین اور ناشر کو اجر عظیم سے خوب خوب نوازے اس عظیم کام کا تمام تر سہرا تو مجدد عصر مسعود ملت حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید مجدہٗ کے سر اقدس پر ہے۔ ان کا تمام عالم اسلام اور خاص کر ارباب طریقت پر احسان تا دیر یاد رکھا جائے گا۔ جس طرح انھوں نے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ پر عظیم کام کیا اس طرح حضرت مجدد الف ثانی پر بھی کام کر دکھایا اور آنے والوں کے لیے کام کی بنیاد ڈال دی۔ ماشاءاللہ

ڈاکٹر شیر محمد مسعودی

(فزیشن اینڈ سرجن و سابق میڈیکل آفیسر میو ہسپتال، لاہور)

☆

اب ذکر مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور ذکر مسعود ملت مدظلہ العالی و جہان امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ لازم و ملزوم ہیں، فقیر حقیر کو توفیق عطا ہوئی کہ ''جہان امام ربانی'' کی تقریباً تمام جلدوں کا سرسری مطالعہ کیا یہ کتاب اپنے حجم و جسامت کی نسبت وزن میں بہت ہلکی ہے، فقیر حقیر جب بھی ہاتھوں میں مطالعہ کے لیے اٹھاتا ہے اس کا وزن نہایت کم محسوس ہوتا ہے کیوں نہ ہو یہ نورانی حضرات کی نورانیت لیے ہوئے ہے یہ مرشد کریم کی نورانیت سے معمور ہے، نورانیت تو ہے ہی لطیف شے، تو پھر یہ کتاب وزن میں ہلکی کیوں نہ محسوس ہو۔ جو موضوع دل میں ہوتا ہے وہی جلد ہاتھ میں آتی ہے اور ایک دو صفحات کے آگے پیچھے کرنے سے دلپسند عنوان کا مقالہ سامنے ہوتا ہے اپنی پسند کا مقالہ تلاش کرنا نہیں پڑتا۔

(محررہ: ۱۱/ جولائی ۲۰۰۵ء)

Munir Hussain

(U.K)

☆

Pleas also send two copies of Maarif-e-Raza. Also, if possible, please enclose audio recordings of Hadrat Sahib's speech at Jahan-e-Imam Rabbani Conference and at other occasions. I really enjoy Listening to them, his sincerity and spirituality is so evident in these talks. Alhamdu-Lillah we are all so fortunate to belong to this dynamic Tariqa, and to be associated with a true versatile genius.

(محررہ: ۸/ اگست ۲۰۰۵ء)

Shah Zulfiqar

(Canada)

☆

(I)

My Congratulations on the sucsess of the Volumes and its inaugral sessions. I will be calling you very soon on your given numbers. Till then I beg your leave, till then, Allah Hafiz.

(محررہ: ۱۷/جون ۲۰۰۵ء)

(II)

First of all thanks for sending books, one got from spiritual (Mureed) sister and finally from Musrat Hussain recently visited Pakistan went for Umra. I glad to see that books and trying to read as soon as possible and get spirituals knowledge about " Hazrat Mujaddid Sarhindi" and his work done for Muslim Uma. I also feel pleaser to see my name in the messenger's list thanks a lot for at that time remembering a poor knowledge person I am nothing but, I have a strong shade and reference of your sprituals those thing make my soul satisfaction here and after Allah' will give you beter reward Ameen.

(محررہ: ۲۸/جولائی ۲۰۰۵ء)

Fawad Irfan Shaikh

(Abu Dhabi, United Arab Emirates)

☆

I came to know about Hadrat Mujaddid Alf-e-Sani through your book "Seerat Mujadid Alf-e-Sani" it was one of the early books that I had read, from you. You are doing a great work, may Allah give you good health and Barkah in your time and Ajr-e-Azeem. We are busy in worldly affairs and I miss my time in Pakistan---when i used to work with Fatima on the translation work of your book. It was a splendid time and I cant tell in words the feeling of satisfaction and pleasure that I got from it.

Only 3 weeks left in April. I remember that you told us there will be a big event in April for Mujadid Alf Sani Conf. Dr. Sahib it will be a privilge for me if I can contribute something in good cause. Please inform me is there any bank A/c. or shall I sent it by name.

(محررہ ۸/ مارچ ۲۰۰۵ء)

شہزاد احمد اعوان قادری

(اسلامک لائبریری، کلورکوٹ، بھکر، پنجاب)

☆

(۱)

''جہان امام ربانی'' بہت ہی بے مثال کتاب ہے میرے علم کے مطابق اب تک اس سے بہتر سوانح حیات سامنے نہیں آئی جس میں حضور امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی زندگی کے تمام گوشے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے گئے ہوں۔ اور لطف یہ کہ صرف اہل سنت کے قلمکار حضرات ہی نہیں مختلف خیال رکھنے والے قلمکار حضرات کے مقالہ جات شامل بھی کیے گئے ہیں اگر بعض مقالہ نگار نے نظریات اہل سنت سے ہٹ کر کوئی بات لکھی تو اسی جلد میں اہل سنت کی ترجمانی میں مقالہ شامل کر دیا گیا میرے خیال میں جہان امام ربانی کی اشاعت کے بعد انقلاب کی ایک لہر بپا ہو گی جو بہت سوں کو عقائد و نظریات کے بارے میں نظر ثانی کا جھنجھوڑا دے گی۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ میں جگہ جگہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا حنفی محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کا ذکر کرنا یہ انداز مجھے ادارہ کے اراکین کا بہت پسند آیا بلکہ بہت

ضروری تھا۔ اللہ رب العزت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے دنیا و آخرت کی نعمتوں سے آپ کو اور ادارے کے اراکین کو مالا مال کرے۔ آمین (محررہ: ۱۲؍ اگست ۲۰۰۵ء)

(۲)

سب سے پہلے تو امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام کی مبارک باد قبول کریں۔ پھر جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی اشاعت کی مبارک باد قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دے کہ ایسی کتب شائع کریں جس سے اہل ایمان کے دلوں کو ٹھنڈک و خوشی ہو۔ راقم نے اہل سنت کی ابتدائی حالت کا مطالعہ کیا اہل سنت میں جان ڈالنے کی تحریک حضور مسعود ملت مدظلہ نے ڈالی حضور مدظلہ کی تحریک مجددانہ تحریک تھی مگر ابھی تک دل میں یہ خیال رہا کہ حضور قبلہ مسعود ملت کو مجدد نہیں کہا گیا کیوں؟ حالانکہ ان کا جو کام تھا وہ معمولی نہ تھا۔ گمراہوں کو ہدایت کی طرف لانا، اہل سنت میں جان ڈالنا، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ پہلے تو میں اپنے احباب سے حضرت قبلہ مسعود ملت مجدد مائۃ حاضرہ موید ملت طاہرہ کو مجدد کہا کرتا تھا اور دلی زبان میں، بعد میں خیال آیا کہ جھنگ میں ایک مولانا کو صرف اس لیے مجدد العصر کہا گیا کہ اس نے۔۔۔ کا نعرہ دیا۔ مولانا۔۔۔ کو صرف اس لیے مجدد کہا گیا کہ اس نے چند نعرے دیے (مجلہ خصوصی حق چار یار قاضی نمبر) چھوٹی چھوٹی باتوں اور چھوٹے چھوٹے کاموں پر مجدد کہا گیا حقیقت یہ ہے کہ حضور مسعود ملت نے جو کام کیا عام الناس کی فکر کیا بڑے بڑے محققین کی فکر میں انقلاب برپا کیا۔

دل تو بہت کچھ کہہ رہا ہے کہ لکھوں پھر کسی موقع پر تفصیلی خط لکھوں گا۔ ان شاء اللہ

ملک محبوب الرسول قادری

(ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور)

☆

امام ربانی فاؤنڈیشن، اے۔ ا، پلاٹ نمبر ۳۳، سٹیڈیم لین نمبر ۴، خیابان شمشیر فیز 7، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے برصغیر میں اسلامی دنیا کے عظیم بزرگ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ کی گراں قدر خدمات، جدوجہد، کارناموں اور افکار و نظریات کے حوالے سے اہل علم و قلم کی تحقیقات، مضامین، مقالات اور منظومات پر مبنی چھ جلدوں پر مشتمل بہت خوبصورت، معلومات افروز اور مفید کتاب بہت اعلیٰ معیار کے ساتھ ''جہان امام ربانی'' کے نام سے شائع

کرنے کا اعزاز پایا ہے۔

یہ کام الرابطہ انٹرنیشنل پاکستان کے صدر اور مشہور ادیب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیرِ نگرانی تکمیل کو پہنچا۔ جب کہ دیگر مرتبین میں صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کے ساتھ نظرِ ثانی کے لیے محمد مختار حق کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ یہ مکمل ٹیم ورک ہے جسے بڑے نظم کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ اظہارِ تشکر میں ۷۷ شخصیات کے اسمائے گرامی شامل ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بڑے اور اہم کام کے لیے کس قدر اہلِ علم و قلم سے استفادہ کیا گیا مختصر یہ کہ اپنے موضوع پر یہ کتاب حاصلِ مطالعہ ہے اور اس موضوع کا خلاصہ۔

اس ایک کتاب کا وجود اس موضوع پر اپنے قارئین کو بہت ساری دیگر کتب کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گا کیونکہ چھے جلدوں کے ۳۹۸۴ صفحات پر بکھرے ہوئے اس علمی اور تحقیقی مواد کو نہ صرف یکجا کیا گیا ہے بلکہ تحقیق کے تمام تقاضے پورے کر کے تحقیق کا حق ادا کر دیا گیا ہے۔ ساتویں جلد ہنوز باقی ہے جس میں اسی علمی کام پر تاثرات اور دیگر اہم امور زیرِ بحث آئیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج سے قبل اس موضوع پر اس خوبصورت اور وقیع انداز میں کوئی کام نہیں ہوا اور اپنی نوعیت کا یہ منفرد اور پہلا کام ہے۔ جہان امام ربانی کی اشاعت سے نئے لکھنے والوں٦ کو رہنمائی ملے گی پرانے قلمکاروں کی طرف سے ناشر و مرتبین کو داد اور دعا ملے گی اور آئندہ کام کرنے والوں کے لیے راستہ ہموار ہوگا۔

خلیل احمد رانا

(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)

☆

آپ نے فقیر پر کرم فرمایا، آج کی ڈاک سے مرسلہ کتاب ''جہان امام ربانی'' سات جلد موصول ہوئی، انتہائی ممنون ہوں، اللہ کریم آپ کے علم و عمل میں برکت دے، میں تو خیال کر بیٹھا تھا کہ اب کتاب تقسیم ہو کر ختم ہو چکی ہے، اب کہاں

بہر حال یہ بہت بڑا کام ہے، اللہ کریم جس سے لے، زندگی تو ویسے بھی گزر جانی ہے، لیکن با مقصد زندگی خوش بختی ہے، اس روسیاہ کو کبھی دعا میں یاد رکھنا۔ (محررہ: ۲۹ راگست ۲۰۰۵ء)

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

تقدیم	صاحب زادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	۴۱
ابتدائیہ	مولانا سید اقبال مظہری	۵۹
افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۶۹

کشورِ اوّل

اشعارِ مبارکہ	امام ربانی مجدد الف ثانی	۱۱۹
حمد باری تعالیٰ	کیف بناری	۱۲۰
نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	امام احمد رضا محدث بریلوی	۱۲۱
منقبت	علامہ تحسین عابد سہوانی	۱۲۳
نذرانۂ عقیدت	خواجہ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ	۱۲۵
رحمت کے دریچے		۱۲۷
فوزِ عظیم		۱۲۷
اخبارِ غیبیہ		۱۲۸
نورِ عظیم الشان		۱۲۹
مقامِ شفاعت		۱۳۰
حدیثِ صلہ		۱۳۱

تشکر و امتنان		۱۳۲
نوید محبوبیّت		۱۳۳
۞...... مثنوی شریف در شان مجدد الف ثانی	خواجہ محمد ہاشم کشمی	۱۳۵
۞...... آمد آمد سے پہلے		۱۴۰
القائے ربّانی بہ حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ		۱۴۰
شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ		۱۴۰
شیخ خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ		۱۴۱
شیخ عبداللہ قطب علیہ الرحمۃ		۱۴۱
شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ		۱۴۲
القائے ربانی بہ شیخ سلیم چشتی، شیخ نظام نارنولی		
شیخ عبداللہ سہروردی		۱۴۲
تعبیر خوابات ارکان سلطنت اکبری		۱۴۳
۞...... منقبت	خواجہ محمد ہاشم کشمی	۱۴۴
۞...... آمد آمد کے بعد		۱۴۵
شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ		۱۴۵
شیخ نور الحق علیہ الرحمۃ		۱۴٦
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ		۱۴۷
امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ		۱۴۷
مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ		۱۴۸

کشورِ دوم

✪ ...... تصوف اور اس کی بنیاد صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی ۱۵۱
✪ ...... روح اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۱۶۷

کشورِ سوم

✪ ...... قصیدہ در مدح خواجہای نقشبندیہ شیخ محمد شعیب ۲۰۱
✪ ...... قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خلیفہ اول
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری ۲۰۴
✪ ...... حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد ۲۲۳
✪ ...... خواجگان نقشبندیہ اور تبلیغ اسلام پروفیسر عبدالحکیم مراد
مترجم: ڈاکٹر علی سرفراز مسعودی ۲۵۸

کشورِ چہارم

✪ ...... خواجہ محمد عبدالباقی کابلی مولانا محمد صادق کابلی
(حیات، مناقب و کرامت) مترجم: مولانا سید محمد دہلوی ۲۶۹
✪ ...... حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ۲۹۳
✪ ...... حضرت خواجہ محمد باقی باللہ
(مختصر حالاتِ زندگی) شاہ ابوالحسن زید فاروقی ۳۱۶
✪ ...... حضرت خواجہ محمد باقی باللہ
(ایک تعارف) محمد عبدالمجید یزدانی ۳۲۵

- مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ بنام حضرت مجدد الف ثانی …… حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ ۳۵۳
- حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی نظر میں …… پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور ۳۶۵
- مقام حضرت مجدد الف ثانیؒ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی نظر میں …… پروفیسر سید محمد کبیر مظہر ۳۷۷

کشورِ پنجم

- مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند …… قاری غلام صابر قدیری سندیلوی ۳۸۹
- شان سرہند بزبان مجدد سرہند …… امام ربانی مجدد الف ثانی ۳۹۱
- دیارِ سرہند …… ڈاکٹر اقبال سرہندی ۳۹۲
- اللہ والوں کی سرِزمین …… جمیل اطہر سرہندی ۳۹۳
- سرہند شریف ایک نظر میں …… صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین مجددی ۴۰۳
- امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات زندگی …… ڈاکٹر سراج احمد خاں ۴۰۵
- امتیازات امام ربانی مجدد الف ثانی …… علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی ۴۳۵
- حضرت مجدد الف ثانی لباس اور حلیہ شریف …… محمد احسان مجددی سرہندی ۴۴۱
- خانقاہ مجددی کا علمی ماحول …… مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی ۴۴۲
- نگار خانہ …… صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۴۵۵
- مرقعات …… ۴۶۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیمِ دوم

☆☆

- ۞ ...... نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم — امام احمد رضا محدث بریلوی — ۱۱
- ۞ ...... مناقب — سید فیض الحسن، شاہ عبدالغنی، ڈاکٹر محمد اقبال — ۱۴
- ۞ ...... ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۱۹
- ۞ ...... تأثرات — نواب صدیق حسن خاں، ابوالحسن علی ندوی، رشید احمد گنگوہی، شیخ محمد اکرام — ۲۱

کشورِ اوّل

- ۞ ...... ماہ وسال (سیرت مجدد الف ثانی) — علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری — ۲۷
- ۞ ...... تخریجِ احادیث (مکتوباتِ مجدد الف ثانی، جلد سوم) — پروفیسر ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی — ۳۲
- ۞ ...... حضرت مجدد کی فقہی خدمات — ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس — ۱۸۳
- ۞ ...... حضرت شیخ احمد سرہندی کی عربی زبان وادب میں خدمات — ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی — ۲۵۸

کشورِ دوم

۞ …… دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی کا کارنامہ ڈاکٹر خالد علوی ۲۹۵
۞ …… سنت، حضرت مجدد کی نظر میں پیر عبد اللطیف نقشبندی ۳۲۵
۞ …… بدعت کیا ہے؟
(بحوالہ خصوصی حضرت مجدد الف ثانی) پیر عبد اللطیف نقشبندی ۳۲۹
۞ …… امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت پروفیسر حافظ سید مقصود علی ۳۵۷
۞ …… حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی ۳۷۵
۞ …… ذکر الٰہی کی اہمیت
(حضرت مجدد کیمکتوبات کی روشنی میں) مولانا نور الحسن نور چشتی ۳۹۳
۞ …… حضرت مجدد الف ثانی کے معمولات سید زوار حسین شاہ ۴۰۷
۞ …… معمولات حضرت امام ربانی پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد ۴۲۵

کشورِ سوم

۞ …… امام ربانی اور علم لدُنی شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش ۴۳۱
۞ …… جذب وسلوک شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ۴۵۲
۞ …… امام ربانی کی تعلیمات تصوف صاحب زادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن ۵۰۰
۞ …… عہدِ اکبری کے صوفیہ کی اصلاح میں
مکتوبات امام ربانی کا کردار ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مجددی ۵۱۰
۞ …… حضرت مجدد الف ثانی، تزکیہ نفس اور اخلاص پروفیسر عبد الباری فرنگی محلی ۵۱۹
۞ …… صحو وسکر مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد ۵۳۵

✿ …… امام ربانی اور علم النفسیات — ڈاکٹر محمد اقبال مرتبہ: ڈاکٹر محمد مسعود احمد — ۵۵۳
✿ …… امام ربانی اور علم الکائنات — فضل احمد حبیبی — ۵۵۸

کشورِ چہارم

✿ …… امام ربانی کا لقب ''مجدد الف ثانی'' — علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی — ۶۱۷
✿ …… ''مجدد الف ثانی'' (ایک تحقیقی جائزہ) — ڈاکٹر صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر — ۶۳۳
✿ …… امام ربانی کا نظریہ قیومیت اور لفظ ''قیوم'' پر امام احمد رضا کے فتوے کی فقیہانہ تحقیق — مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی قادری — ۶۵۱
✿ …… حضرت مجدد الف ثانی کا مرتبہ قیومیت — مولانا شاہ ابو الحسن زید فاروقی — ۶۶۰
✿ …… امام ربانی کا منصب قیومیت — پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی — ۶۷۲
✿ …… امام ربانی مجدد الف ثانی کی شان قیومیت — علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی — ۶۹۰

کشورِ پنجم

✿ …… امام ربانی……عرفان کے مجتہدِ اعظم — پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی — ۷۱۵
✿ …… حضرت مجدد الف ثانی اور وحدۃ الشہود — ڈاکٹر سراج احمد خاں — ۷۴۰
✿ …… ابن عربی اور امام ربانی کے بعض نظریات (ایک تقابلی جائزہ) — شاہ ابو الحسن زید فاروقی — ۷۵۳
✿ …… وحدۃ الوجود — محدث اعظم علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی — ۷۵۸
✿ …… نگار خانہ — ۷۶۳
✿ …… مرقعات — ۷۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم سوم

☆☆

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	امام احمد رضا محدث بریلوی	۱۱
مناقب	قمر یزدانی، خواجہ احمد حسین، کلیم عثمانی	
	اعزاز الدین، عبد الحکیم اختر	۱۳
ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۱۹
تأثرات	ڈاکٹر محمد اقبال، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	
	ڈاکٹر حفیظ ملک، ڈاکٹر زبید احمد	
	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	۲۱

کشورِ اوّل

شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ و سید نذیر نیازی	۲۵
مجدد نامہ	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	۳۵
مقاماتِ مجدد	مولانا محمد عبد الاحد	۱۱۱
مقام مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	۱۲۱
حضرت مجدد الف ثانی کا مقامِ تجدید	علامہ محمد جلال الدین قادری	۱۴۴
حضرت مجدد الف ثانی کے مقاماتِ روحانی کی چند جھلکیاں	ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم	۱۵۳

- حضرت مجدد الف ثانی کی ملی و دینی خدمات …… پروفیسر محمد عارف اظہر ۱۷۶

کشورِ دوم

- نبوت و رسالت کا اثبات …… حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۱۹۹
- شیخ احمد سرہندی کی اصلاحی و تجدیدی تحریک
کا مرکز و محور نبوتِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) …… ڈاکٹر اے۔ الف۔ ایم۔ ابوبکر صدیق
پر ایقان و ایمان …… مترجم، ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی ۲۳۷
- عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی …… پروفیسر سید شبیر حسین زاہد ۲۴۰
- وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم …… پروفیسر عبد الباری فرنگی محلی ۳۰۴

کشورِ سوم

- ردِ روافض …… حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۳۰۹
- حضرت مجدد الف ثانی اور تقلید ائمہ مجتہدین …… علامہ محمد جلال الدین قادری ۳۲۹
- امام ربانی اور رفع سبابہ …… علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری ۳۳۹

کشورِ چہارم

- مکتوب امام ربانی
در طریقِ ایصال ثواب و وسیلہ …… حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۳۵۵
- بعض عقائد و معمولات اہل سنت
(مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں) …… پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۳۵۷
- عقائد و تعلیمات حضرت مجدد الف ثانی …… قاضی غلام محمد ہزاروی ۴۰۰

✿ …… مسلکِ مجدد الف ثانی — صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری ۴۱۲
✿ …… نماز کا جائزہ
(مکتوبات و معمولات امام ربانی کی روشنی میں) — مولانا بدر الاسلام صدیقی ۴۳۰
✿ …… حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ نماز — مولانا بدر الاسلام صدیقی ۴۴۶
✿ …… حضرت مجدد کا انداز تعلیم و تبلیغ
اور اس کے اثرات و نتائج — پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی ۴۵۳

کشورِ پنجم

✿ …… علم اور علماء
حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں — مفتی محمد علیم الدین نقشبندی ۴۶۳
✿ …… حضرت مجدد الف ثانی کے تعلیمی افکار — ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس ۵۰۷
✿ …… چالیس ارشادات امام ربانی — علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری ۵۱۳
✿ …… حضرت مجدد کے اوراد — مولانا بدر الاسلام صدیقی ۵۲۳
✿ …… راہِ ہدایت — صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد ۵۳۸
✿ …… ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی — مولانا جاوید اقبال مظہری ۵۴۶
✿ …… ملفوظات امام ربانی — [illegible] مفتی نذیر مجددی ۵۶۶
✿ …… کرامات امام ربانی مجدد الف ثانی — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۵۷۲
✿ …… نگار خانہ ۶۰۷
✿ …… مرقعات ۶۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اقلیم چہارم

☆☆

۞ ......نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	امام احمد رضا محدث بریلوی	۱۳
۞ ......مناقب	نظام الدین سرہندی، عبدالاحد وحدت خواجہ احمد حسین، قمر یزدانی	۱۷
۞ ......ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۲۵
۞ ......تأثرات	حکیم محمد سعید، پروفیسر عزیز احمد پروفیسر خورشید حسین، پروفیسر محمد عارف اظہر پروفیسر محمد رضا خان، پروفیسر محمد اسلم	۲۷

کشورِ اوّل

۞ ...... آفتابِ شرف	محمد ابوالشرف مجددی	۳۳
۞ ...... امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	۵۰
۞ ...... حضرت مجدد الف ثانی	کوثر نیازی	۵۸
۞ ...... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی	۶۳
۞ ...... حضرت مجدد مطلع تاریخ پر	آباد شاہ پوری	۶۵
۞ ...... اکبر و جہانگیر اور مجدد الف ثانی	قاضی ظہور احمد اختر	۱۰۱

کشورِ دوم

- برصغیر میں حق وباطل کے معرکے …… پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ۱۵۷
- دوقومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانی …… پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ۱۷۲
- حضرت مجدد الف ثانی اور دوقومی نظریہ …… پروفیسر محمد اسلم ۱۸۴
- برصغیر میں دوقومی نظریہ کی بنیاد اور تحریک مجدد الف ثانی …… سردار علی احمد خان قادری ۱۹۱

کشورِ سوم

- خاندان مجدد کا زریں کردار …… سردار علی احمد خان قادری ۲۸۵
- شیخ احمد سرہندی، سلسلہ مجددیہ کا نقطۂ آغاز اور سلطنت مغلیہ پر اس کے اثرات …… پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر سالم عبداللہ، مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی ۳۰۶
- حضرت مجدد اور محمد علی جناح …… محمد بخش مسلم ۳۱۴
- سرمایۂ ملت کا نگہبان …… ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی ۳۱۵
- حضرت مجدد دانشوروں کی نظر میں …… پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۳۲۰

کشورِ چہارم

- حضرت مجدد الف ثانی کا سفر آخرت …… خواجہ بدرالدین سرہندی، مترجم: اعزازالدین احمد ۳۳۹
- اشک باری ودل فگاری …… خواجہ محمد ہاشم کشمی ۳۵۲

تاریخہای وصال حضرت مجدد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	۳۵۳
حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے حضرات قدسیہ	خواجہ بدرالدین سرہندی مترجم: اعزازالدین احمد	۳۵۴
مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی	۳۶۷
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	۳۷۹
خواجہ محمد معصوم، مقاماتِ آدمیہ کی روشنی میں	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	۳۸۷
خواجہ محمد معصوم اور اورنگ زیب عالمگیر کے تعلقات پر ایک نظر	پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری	۳۹۲
مکتوبات معصومیہ، شاہ اورنگ زیب عالمگیر کے نام اور مکتوبات خواجہ محمد سیف الدین، شاہ اورنگ زیب عالمگیر، شہزادہ محمد معظم اور شہزادی روشن آراء کے نام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۴۰۱
تذکرہ خلفائے مجدد الف ثانی	مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی	۴۷۱
حضرت مجدد اور علماء عصر	ڈاکٹر سراج احمد خاں	۵۰۹
حضرت مجدد کے معاصر علما و مشائخ سے اختلاف کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد انصار خاں نقشبندی	۵۵۰

کشورِ پنجم

سلسلۂ مجددیہ کے نامور شیخ مرزا مظہر جان جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۵۷۱
حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری	۵۸۸

✿…… ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی شاہ رؤف احمد مجددی ۶۰۵

✿…… مولانا شیخ خالد نقشبندی ڈاکٹر مبینہ خت معتمدی
مترجم الحاج محمد یونس باڑی مظہری ۶۱۶

✿…… نگارخانہ ۶۲۳

✿…… مرقعات ۶۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم پنجم

☆☆☆

- نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم …… امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۱
- مناقب …… تاج الدین تاج، غلام مصطفیٰ مجددی ۱۴
- ابتدائیہ …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۳
- تأثرات …… ابوالکلام آزاد، ابوالاعلیٰ مودودی
  محمد سعید احمد مجددی، شاہ حسین گردیزی
  داؤد غزنوی، عبداللہ روپڑی ۲۶

کشورِ اوّل

- تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی …… پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۳۱
- تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ …… پروفیسر خورشید حسین بخاری ۶۳
- تکملہ، تصانیف امام ربانی کا تحقیقی جائزہ …… محمد عالم مختار حق ۹۸
- مکتوبات امام ربانی …… ایک تحقیقی جائزہ …… حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۱۰۳
- مکتوبات کی فہم وتفہیم میں حضرات مجددیہ کی کوششیں …… پروفیسر محمد اقبال مجددی ۱۳۱

مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ	عبدالحق انصاری	۱۴۵
مکتوبات امام ربانی حضرت ضیاء المشائخ کی نظر میں	ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی	۱۷۷
مقدمہ شرح مکتوبات امام ربانی	مولوی نصراللہ ہوتکی	۱۸۷
قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی (مکتوبات شریف کا ایک مترجم)	محمد عالم مختار حق	۱۹۵

کشورِ دوم

زبدۃ المقامات اور حضرات القدس کا تقابلی مطالعہ	پروفیسر سید خورشید حسین بخاری	۲۰۷
سلسلۂ مجددیہ کا ایک ترک مصنف	ڈاکٹر امین وشیر	۲۲۹
حضرت مجدد الف ثانی اور مارکسی مؤرخین	ڈاکٹر جمال محمد صدیقی	۲۳۹
حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	۲۶۷
حضرت مجدد کے اقوال پر مبنی دو تصانیف تعلیمات مجددیہ اور ارشاداتِ مجددیہ	وقار انبالوی	۲۹۱

کشورِ سوم

حضرت مجدد مغرب میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۲۹۹
افکارِ مجدد الف ثانی کا ایک مأخذ (امام شہاب الدین فضل اللہ تورپشتی)	پروفیسر محمد اقبال مجددی	۳۱۷

الاجابة الربانیه اور الاشارات السنیه (ایک تعارف)	ڈاکٹر شیخ ممتاز سدیدی	۳۳۱

کشورِ چہارم

حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	۳۴۳
حضرت امام احمد رضا اور حضراتِ نقشبندیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	۳۷۰
امام ربانی اور امام اہلِ سنت	علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد (مفتی اعظم دہلی)	۳۸۷
حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۳۹۴
فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	۴۱۹
تصانیفِ اقبال میں ذکرِ مجدد	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	۴۹۱

کشورِ پنجم

امام اعظم، حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری	۵۲۱
حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد کی نظر میں	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	۵۴۶
حضرت غوث اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی	مرزا مظہر جان جاناں	۵۵۰
حضرت غوث اعظم، شاہِ نقشبند اور حضرت مجدد	صوفی صدیق ضیاء انجینئر	۵۵۶
حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت غوث الاعظم	مولانا محمد اقبال سعیدی	۵۶۷
نگارخانہ		۵۷۹
مرقعات		۵۸۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم ششم

☆☆

۞...... نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم — امام احمد رضا محدث بریلوی — ۱۳

۞...... مناقب — سید انیس احمد نقشبندی، غلام مصطفیٰ مجددی
بشیر حسین ناظم، ابوالطاہر فدا حسین فدا — ۱۵

۞...... ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۲۱

۞...... تأثرات — عبدالمجید سالک، جمیل اطہر سرہندی
اکبر شاہ خان نجیب آبادی، سید انور علی ایڈووکیٹ
انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا — ۲۴

کشورِ اوّل

۞...... حضرت مجدد الف ثانی — شیخ نور الحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی — ۲۹

۞...... دنیائے عرب کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ — عبدالحق انصاری — ۳۴

۞...... عرب دنیا کے نقشبندی علماء و مشائخ — عبدالحق انصاری — ۷۱

۞...... تیرھویں صدی کے
عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ — عبدالحق انصاری — ۱۰۵

- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حضراتِ نقشبندی …… انا بلے بوشر، مترجم: ڈاکٹر ثروت ندیم مسعودی، زیب النساء مسعودی ۱۲۲
- حافظ عمر ضیاء الدین داغستانی …… مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی ۱۳۷
- شیخ محمد معصوم ضیائے نقشبندی …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۱۴۴
- ترکی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ …… مترجم: کمانڈر محمد ظفر ۱۵۰
- کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ …… فرہاد شکیلی، مترجم: ڈاکٹر صفی الدین صدیقی مسعودی ۱۵۵

کشورِ دوم

- افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ …… جناب بوتاس (Boutas)، مترجم: الحاج محمد یونس باڑی مظہری ۱۷۵
- افغانستان کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۱۸۸
- شاہان کابل وافغانستان سرہند شریف میں …… صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین شاہ ۲۲۱
- دہلی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ …… مولانا جاوید اقبال مظہری ۲۲۳
- مولانا غلام نقشبند گھوسوی (بھارت) …… فروغ احمد اعظمی مصباحی ۲۸۷
- مولانا شاہ آل محی الدین ہادی نقشبندی …… اشرف خان ایم۔اے ۲۸۹

کشورِ سوم

۞ سندھ کے اولیائے نقشبند …… پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ۲۹۵

۞ سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ …… تحریر: ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر
ترتیب: صاحبزادہ محمد مسرور احمد ۳۲۹

۞ ضمیمہ، سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۵۶۲

کشورِ چہارم

۞ بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ …… ڈاکٹر انعام الحق کوثر ۵۹۱

۞ ضمیمہ، بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۶۳۵

۞ پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر …… پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ۶۴۲

۞ تکملہ، پنجاب کی نقشبندی خانقاہیں …… محمد صادق قصوری ۶۵۹

۞ مولانا محمد حسین پسروری نقشبندی …… محمد یونس ۶۸۱

۞ کشمیر کے چند مشائخ نقشبندیہ مجددیہ …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۶۸۳

کشورِ پنجم

۞ سرحد کے بعض صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۷۰۷

۞ خانقاہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف …… پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی ۷۹۳

۞ حضرت زندہ پیر گھمکول شریف …… مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی ۸۰۳

✡…… نگارخانہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	٨٠٩
✡…… آئینۂ جمال	مرتبین	٨١۴
✡…… کتابیات (مآخذ ومراجع)	محمد عبدالستار طاہر مسعودی سیدہ حنا مسعودی، سیدہ صبا مسعودی	٨١٨
✡…… مناجات	مولانا خالد کردی شامی نقشبندی	٨٥٨

صلی اللہ علیہ وسلم
١٤٠٧ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم ہفتم

☆☆

- ......نعت شریف — امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۱
- ......مناقب — خواجہ احمد حسین مجددی، ڈاکٹر اقبال سرہندیؒ، مولانا محمد حسن نوہافی، حمید صدیقی، فیض لدھیانی ۱۳
- ......ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۲۳
- ......تاثرات — جسٹس پیر کرم شاہ، علامہ عبدالحکیم شرف قادری، ڈاکٹر مفتی محمد مکرم، پیر سید عاشق حسین مجددی، محمد خالد مجددی، منیر حسین ۲۷

کشور اول

- ......خلیفہء اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ — ڈاکٹر ظہور احمد اظہر ۳۳
- ......خواجہ بہاءالدین نقشبند — شیخ محمد شعیب ۴۹
- ......تصوف کی ضرورت واہمیت — علامہ رشید احمد مرتضائی ۵۳
- ......تبلیغ دین اور اشاعت تصوف میں خواجہ بہاءالدین نقشبند کا کردار — ڈاکٹر محمد شریف سیالوی ۶۹
- ......ارشادات شاہِ نقشبند — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۷۹

✡......کراماتِ شاہ نقشبند ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۱۰۱

کشور دوم

✡......خواجہ محمد باقی نقشبندی اویسی محمد صادق دہلوی کشمیری ہمدانی
مترجم: ڈاکٹر محمد سلیم اختر ۱۱۹
✡......تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی علامہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر ۱۸۳
✡......امام ربانی اور فیضانِ کمالاتِ نبوت ابوالسرور محمد مسرور احمد ۲۳۷

کشور سوم

✡......تفسیر مظہری میں معارف واذکارِ امام ربانی علامہ مفتی محمد جان نعیمی ۲۵۱
✡......افکار مجدد الف ثانی اور تفسیر روح المعانی پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی ۲۷۷

کشور چہارم

✡......تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی) ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی ۲۹۷
✡......تخریج احادیث مکتوبات امام ربانی ابوکلیم محمد صدیق فانی ۳۳۹
✡......حضرت مجدد اور تحفظ ناموس رسالت ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ۴۳۱
✡......حضرت مجدد اور عشق رسول (ﷺ) ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی ۴۳۵

کشور پنجم

حضرت مجدد اور ترویج شریعت ...... پروفیسر محمد احسان قادری ۴۴۳

شریعت، طریقت، حقیقت حضرت مجدد کی نظر میں ...... پروفیسر قاری مشتاق احمد نقشبندی ۴۵۳

امام ربانی اور تنفیذ شریعت ...... علامہ ذاکر اللہ افغانی ۴۶۹

مرقعات ۴۹۱

مختصر تعارف اقلیم ہشتم

☆ ...... ☆ ...... ☆

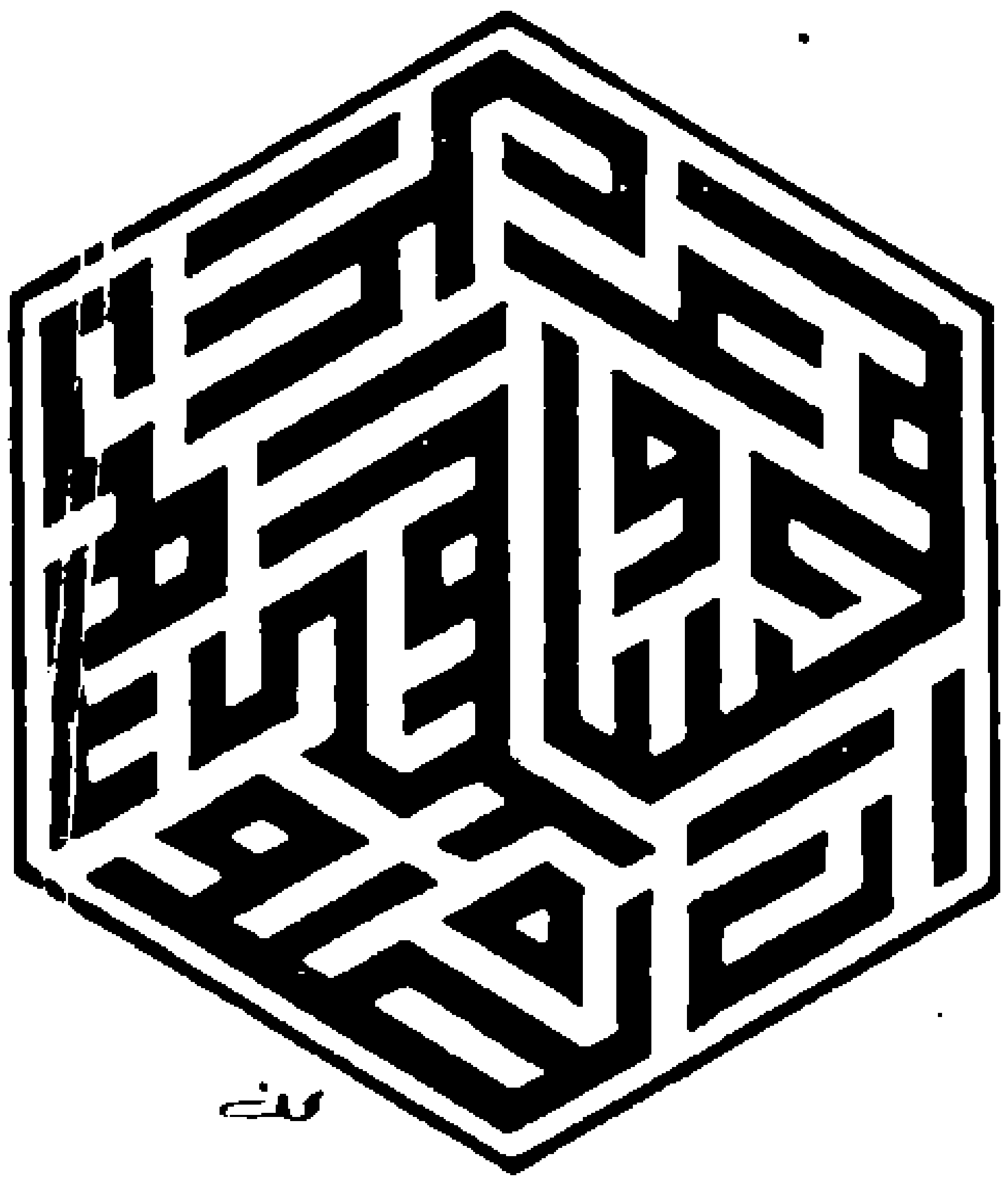

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم ہشتم

☆☆

✡......نعت شریف — امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۱
✡......مناقب — خواجہ عبداللہ ابن خواجہ باقی باللہ، محمد جان العمری، محمد سلیم جان مجددی ۱۳
✡......ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۱۹
✡......تاثرات — ابو حفص عمر مجددی، علامہ مفتی علیم الدین نقشبندی، ڈاکٹر محمد اسحاق ابرو، سید ذوالفقار شاہ ۲۳

کشور اول

✡......امام ربانی مجدد الف ثانی — محمد صادق قصوری ۲۹
✡......حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام — علامہ محمد صدیق ہزاروی ۱۳۹
✡......مسئلہ اشارہٗ سبابہ — مولوی سید احمد علی نقشبندی ۱۴۷
✡......حضرت مجدد پر اعتراضات اور جوابات — ابو الرضا مفتی محمد نیر مجددی ۱۶۹

کشور دوم

✡......قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی — عبداللہ نقشبندی مجددی ۱۷۷
✡......تاریخ مکتوبات امام ربانی — ابوالسرور محمد مسرور احمد ۱۷۹

- ......جواہر مکتوبات مقدسہ — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۱۹۷
- ......نرمی و آسانی (مکتوب امام ربانی کی روشنی میں) — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۲۸۵
- ......مسلک اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی — علامہ عبدالحکیم شرف قادری ۳۰۹
- ......احمد بن عبدالاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت — ڈاکٹر محمود احمد غازی، مترجم: پروفیسر عبدالرسول ۳۳۱

کشور سوم

- ......امام ربانی کا سلسلۂ نسب — سید زوار حسین شاہ ۳۵۷
- ......حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ — مرزا غلام جیلانی پشاوری ۳۶۱
- ......حضرت مجدد کے سلسلہ ہائے طریقت — سید محمد عبداللہ قادری ۳۶۳
- ......حضرت مجدد کے اربعہ سلاسل طریقت — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۳۷۳
- ......مشائخ نقشبندیہ (ماہ و سال کے آئینہ میں) — محمد یوسف مجددی ۳۸۵

کشور چہارم

- ......شیخ احمد سرہندی اور مستشرقین — ڈاکٹر محمد سلطان شاہ ۳۹۳
- ......عہد حاضر اور حضرت مجدد الف ثانی (کام کی رفتار کا سرسری جائزہ) — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۴۲۱
- ......دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور ان کا مقابلہ (حضرت مجدد کی دعوت حق اور طرز تبلیغ و ارشاد کی روشنی میں) — پروفیسر محمد عامر بیگ ۴۳۱

......حضرت مجدد اور ذرائع ابلاغ	صوفی غلام سرور نقشبندی	۴۴۳

کشور پنجم

......حضرت مجدد کا کارنامہ (علماء سوء کے کردار و عمل کے حوالے سے)	صاحبزادہ محمد عبد السلام	۴۴۹
......طالبان علم کے لیے مینارۂ نور	صاحبزادہ محمد بدر الاسلام صدیقی	۴۵۹
......حضرت مجدد کا حسن ادب	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	۴۷۱
......مجدد الف ثانی کا پیغام	مفتی علی احمد سندیلوی	۴۷۷
......مرقعات		۴۹۳
......مختصر تعارف اقلیم نہم		

☆......☆......☆

مختص الملک الرافۃ والبذل والجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم نہم

☆☆

۞......نعت شریف	امام احمد رضا محدث بریلوی
۞......مناقب	نظام الدین سرہندی، اختر شاہجہانپوری، عبدالحفیظ کاردار
۞......ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
۞......تاثرات	علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ یٰسین اختر مصباحی، مولانا شیر محمد خان رضوی، حاجی معراج الدین

کشورِ اوّل

۞......شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)	ڈاکٹر ظفر الاسلام
۞......احمد سرہندی مجدد الف الثانی	دکتور جمال الدین الشیال اردو ترجمہ: ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد
۞......الجنات الثمانیہ (سوانح مجدد الف ثانی پر نادر عربی مخطوطہ)	پروفیسر عبدالباری
۞......حضرت مجدد لاہور میں	پروفیسر محمد اقبال مجددی
۞......لاہور سے امام ربانی کی نسبت	ابوالسرور محمد مسرور احمد

کشورِ دوم

- فکرِ مجدد الف ثانی میں خلفاءِ راشدین کا مقام و مرتبہ — محمد یٰسین مظہر صدیقی — ۸۱
- شیخ احمد سرہندی اور اہلِ حکومت میں شریعت کی ترویج — ڈاکٹر ظفر الاسلام — ۹۷
- شیخ احمد سرہندی اصلاحی و تجدیدی خدمات کی روشنی میں — محمد شمیم اختر قاسمی — ۱۲۹

کشورِ سوم

- مجدد الف ثانی کی عربی نگارشات اور کارِ تجدید میں ان کی اہمیت — جمشید احمد ندوی — ۱۷۵
- مجدد الف ثانی کی علم پروری اور علماء نوازی — صاحبزادہ بدر الاسلام صدیقی — ۱۹۳
- امام احمد رضا پر حضرت مجدد کے اثرات — پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی — ۲۰۷
- خدمتِ خلق اور صوفیائے نقشبند — ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس — ۲۱۷

کشورِ چہارم

- حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین — شاہ ابوالحسن زید فاروقی — ۲۳۳
- شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبدالحق دہلوی — خلیق احمد نظامی — ۴۳۳

شیخ عبدالحق دہلوی کے ایک معاصر، مجدد الف ثانی …… ڈاکٹر علیم اشرف خاں ۴۷۱

کشورِ پنجم

خاندان مجددیہ اور فارسی ادب …… ڈاکٹر ادریس احمد ۴۷۵

خاندان مجددیہ سے قائد اعظم کے اجداد کی عقیدت …… سید صابر حسین شاہ قادری ۵۷۴

نگارخانہ …… ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی ۵۸۷

مختصر تعارف جہان امام ربانی اقلیم دہم …… ۵۹۰

* * *

الحسد یأکل الحسنات
کما تأکل النار الحطب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقلیم دہم

☆☆

نعت شریف …… امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۳

مناقب …… عابد حسین سہسوانی، قمر یزدانی
پروفیسر محمد حسین آسی، خالد محمود ۱۹

ابتدائیہ …… ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۲۹

تاثرات …… مفتی محمد مکرم احمد، مفتی محمد جان نعیمی،
ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، پروفیسر قاری محمد رفیق ۳۵

کشورِ اول

شیخ احمد سرہندی …… پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۴۱

مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی …… پروفیسر محمد وکیل احمد ۴۹

شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی …… ڈاکٹر ابو اعجاز رستم ۹۱

مقام مجدد الف ثانی …… ابو السرور محمد مسرور احمد ۱۰۵

کشورِ دوم

شیخ احمد سرہندی کی تحریک احیائے دین …… پروفیسر محمد اقبال مجددی ۱۱۵

اعلیٰ عربی زبان وادب کی مثال مکتوبات امام ربانی	اورنگ زیب اعظمی	۱۲۵
مکتوبات خواجہ ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	۱۳۹
خواجہ محمد معصوم حرمین شریفین میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۱۷۱
شاہجہاں واورنگ زیب کے مرشد کریم	ڈاکٹر محمد ادریس	۱۸۱

کشورِ سوم

نقشبندیہ سلسلہ تصوف	محمد حنیف رامے	۱۹۳
قادری شہرت پانے والے مشائخ نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	۲۱۷
ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی	سید شعیب افتخار مسعودی	۲۲۹
مرزا مظہر جان جاناں، تصوف، ادیان ومذاہب کے درمیان وسیلہ	ڈاکٹر محمد تعظیم	۲۳۷
ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۲۵۱

کشورِ چہارم

شاہ امان اللہ نقشبندی افغانی	مولانا عبد الباقی نقشبندی	۲۶۳
خواجہ فیض محمد شاہ قندھاری	پروفیسر غلام سرور رانا	۲۶۷
تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ (سرحد)	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	۲۷۹
خواجہ غلام حسن نقشبندی (سواگ شریف)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	۳۱۳

۞……خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی — قاری محمد شریف کمبوہ — ۳۱۹
۞……خواجہ رکن الدین صدیقی نقشبندی — کوکب زمان — ۳۲۵
۞……شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی
(خطۂ پوٹھوہار میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اولین کرن) — راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی — ۳۲۹
۞……تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پوٹھوہار — راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی — ۳۴۳
۞……بلوچستان میں نقشبندی خانقاہیں — ڈاکٹر سلطان الطاف علی — ۳۶۵
۞……علامہ محمد نور بخش توکلی — صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی — ۳۷۷
۞……مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی — پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر — ۳۸۵
۞……مولانا سید محمد یوسف نقشبندی — پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر — ۳۹۳
۞……حافظ محمد رانجھا نقشبندی مجددی — شاہد احمد خان مسعودی — ۳۹۹
۞……چند ممتاز مشائخ نقشبندیہ
(خواجہ محمد نامدار، صوفی محمد علی، خواجہ سید امین) — ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی — ۴۱۱
۞……خواجہ محمد سعید نقشبندی المعروف پیر مٹھا — محبوب احمد بھٹی نقشبندی — ۴۳۳
۞……مولانا غلام محی الدین قصوری — پیرزادہ اقبال احمد فاروقی — ۴۴۹
۞……خواجہ محمد فضل علی مجددی — محبوب احمد بھٹی نقشبندی — ۴۵۹
۞……خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی — محبوب احمد بھٹی نقشبندی — ۴۷۵
۞……علامہ سید حبیب احمد حبیب نقشبندی — پروفیسر شاہ انجم بخاری — ۴۸۷
۞……حضرت کرماں والے — ملک بشیر احمد — ۴۹۱
۞……پروفیسر محمد حسین آسی — پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی — ۴۹۵

……سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات کی اشاعت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کی خدمات — ڈاکٹر مسرور احمد زئی — ۵۱۵

کشورِ پنجم

……مرقعات علمی — ابوالسرور محمد مسرور احمد — ۵۵۳
- ☆……اکابر مشائخ نقشبندیہ — ۵۵۵
- ☆……اکابر مجددیہ — ۵۶۹
- ☆……حضرت مجدد الف ثانی کی تصانیف — ۵۷۷
- ☆……حضرت مجدد الف ثانی پر تصانیف — ۶۵۷
- ☆……صاحبزادگان، خلفاء و دیگر مشائخ کی تصانیف — ۷۷۱
- ☆……دیگر تصانیف — ۷۹۳

……مرقع جرائد نقشبندیہ — ملک محمد سعید مجاہد آبادی — ۸۴۳

……نقشبندیہ مآخذ و مراجع (Naqshbandia Bibliography) — ویکا گارڈنر (Vika Gardner) — ۸۶۳

……نگارخانہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۹۰۵

……مختصر تعارف اقلیم یازدہم — ۹۰۷

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

اقلیم یازدہم

☆☆

…… نعت شریف — امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۳
…… مناقب — ابوالبیان پسروری، سید یونس جمشید پوری، طارق سلطانپوری، محمد حفیظ نقشبندی، سید شبیر حسین شاہ ۱۷
…… ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۲۹
…… تاثرات — ڈاکٹر سید محمد عارف، ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی، عبدالحی لکھنوی، محمد عظیم نقشبندی ۳۷

کشورِ اول

…… تجلیات امام ربانی — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ۴۵
…… امام ربانی حضرت حضرت مجدد الف ثانی — ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی ۶۵
…… شیخ احمد سرہندی — پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی، مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی ۹۹
…… ایک مردِ حق آگاہ — ڈاکٹر عبدالوارث خاں ۱۰۹
…… شجرۂ مصافحہ ۱۳۲
…… حقیقۃ محمدیہ، حقیقۃ احمدیہ اور حقیقۃ کعبہ مکتوبات کی روشنی میں — صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر ۱۳۳
…… علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات — پروفیسر غلام مصطفٰی مجددی ۱۵۱

۞ ……مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت — صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد ۲۰۱

۞ ……مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والیِ یمن امام اسماعیل — خواجہ محمد سعید ۲۰۵

۞ ……شیخ محمد ناظم عادل قبرصی — مرتبین ۲۱۹

۞ ……مولانا نورالدین نورانی نقشبندی — پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی ۲۲۷

۞ ……توضیحات — پروفیسر سید کبیر احمد مظہر ۲۳۷

کشورِ دوم

۞ ……محفل تشکر بسلسلہء اجراء جہان امام ربانی، کراچی (یکم ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء) ۲۶۹

☆ ……ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۲۷۰

☆ ……تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن — مولانا جاوید اقبال مظہری ۲۷۱

☆ ……خطبہء صدارت — ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد ۲۷۶

☆ ……روئداد — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۲۸۴

۞ ……قومی جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور (۱۴/ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء) ۲۹۱

☆ ……خطبہء صدارت — ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد ۲۹۳

☆ ……روئداد — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۲۹۸

☆ ……اظہار خیال — پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد ۳۰۶

۞ ……حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی (۳۱/مارچ ۲۰۰۶ء) ۳۰۹

☆ ……روئداد — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۳۱۱

کشورِ سوم

......آئینۂ مجدد	شہزاد احمد مسعودی	۳۱۹
......مآخذ و مراجع جہان امام ربانی (اردو، عربی، فارسی، انگریزی)	صوفی محمد عبدالستار طاہر، کمانڈر محمد ظفر شاہد احمد، صبا مسعودی، حنا مسعودی	۳۲۷

کشورِ چہارم

......اشاریۂ رجال جہان امام ربانی	مولانا شجاع الرحمٰن، مولانا احمد صادق، مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی، مولانا نصیر احمد مولوی غلام جیلانی، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ، حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد	۳۹۱
......اشاریۂ کتب جہان امام ربانی	پروفیسر قاری محمد رفیق، صوفی عبدالستار طاہر مسعودی، سید زبیر حسین جیلانی، حاجی امجد افضل، حاجی محمود، محمد شریف اعوان، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، مولانا احمد صادق، مولانا غلام نبی، مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید، حافظ محمد انس، محمد سجاد، محمد اشفاق، اسامہ امجد، حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم، محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد، بشریٰ، صبا مسعودی، حنا مسعودی	۶۱۷
......اشاریۂ اماکن جہان امام ربانی	محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، حنا مسعودی، سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ	۷۲۳

کشورِ پنجم

۞……جہان امام ربانی (منظوم)	پروفیسر محمد حسین آسی	۷۷۵
۞……جام جم (جہان تبریک وتشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۷۷۷
۞……فہارس جہان امام ربانی (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۸۶۳
۞……اختتامیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۹۰۳
۞……آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی (منظوم)	پروفیسر محمد حسین آسی	۹۲۴
۞……مرقعاتِ کتب	حکیم عبدالحی لکھنوی وابوالحسن علی ندوی	۹۲۹
۞……مرقعات		۹۵۱
۞……مناجات	شیخ خالد کردی، مولوی وکیل احمد سکندر پوری	۹۷۹

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

منقبت

حضرت شاہ عبدالغنی مہاجر مکی
(م۔ ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۸ء)

☆☆

اے خاک پاک روضہ ، عبیری و عنبری
کہ اہلِ جہاں زبوئے تو مدہوش گشتہ اند
ساقی فشاند بر تو خوش آبے کہ اہل دہر
عاقل بہ پیشت آمدہ مخمور رفتہ اند
سرّے زخاکِ خلد تو داری کہ اہلِ ارض
یک نفحۂ از تو یافتہ بر چرخ رفتہ اند
نے نے تراز تربت یثرب گرفتہ اند
پنہاں ز روم و شام بہ سرہند ہشتہ اند
ایں خاکِ احمدی است بذاتِ احمد نگر
نے یک کہ صد ہزار ازیں خاک جستہ اند
اھلاً و مرحباً پے زوّار تو بسے
اقفاں بُعد بر رُخ اعدات بستہ اند
یارب مکن خلاص ازیں خاک در مرا
بدحال آں کساں کہ ازیں خاک رستہ اند
شیرے بخواب ناز بہ پہلوئے دو شبل[1]
یارب چہ راز ہا است کہ ایں جا نہفتہ اند
تنہا غنی نہ نغمۂ مدح تو ساز کرد
کرّوبیان عرش ہمیں گونہ گفتہ اند

(محمد عظیم نقشبندی مجددی فیروز پوری: ذکر مجدد، مطبوعہ حمیدیہ اسٹیم پریس، لاہور ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء، ص ۱۰۵)

---

(۱) خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء)، خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ (م۔ ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۵۰ء) فرزندان گرامی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

اختتامیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆☆

چار سال ہوئے ۲۰۰۴ء میں فقیر نے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کا افتتاحیہ قلم بند کیا تھا، اب ۲۰۰۶ء میں اس کام کا سمیٹا جا رہا ہے تو کہا گیا کہ اس پر اختتامیہ بھی فقیر ہی لکھے اور اس عرصے میں جو علمی فتوحات ہوئیں ان کا بھی شذرات کی صورت میں سرسری ذکر کردے چنانچہ اس طرف متوجہ ہوا۔

برصغیر کی الوالعزم ہستیوں میں جن کا پیغام برصغیر کے باہر پہنچا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ (م۔ ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء) کی شخصیت نہایت ہی ممتاز ہے۔ آپ کا سلسلۂ طریقت اور تعلیمات عرب و عجم میں پھیلیں اور آج بھی آپ کا ظاہری و باطنی فیض ایک زندہ حقیقت ہے۔ ہم کسی بھی شخصیت کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ علوم و فنون کی فراوانی اور تصانیف کی کثرت سے لگاتے ہیں مگر علم و دانش کا وہ جہان ہم سے پوشیدہ رہتا ہے جس کو ''علم لدنی'' کہا جاتا ہے، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس جہان کے بادشاہ تھے، ان کے بعض افکار و خیالات اور نظریات کے فہم و ادراک سے ہماری عقلیں عاجز ہیں۔

☆

جہاں تک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض اور تعلیمات کا بیرونی دنیا میں اشاعت کا تعلق ہے اس کی ایک جھلک امام ربانی مجدد الف ثانی بین الاقوامی کانفرنس (منعقدہ ایوان غالب، ۳۱؍ مارچ ۲۰۰۵ء، نئی دہلی) میں خواجہ حسن ثانی نظامی کے خطاب میں نظر آئی...... انھوں نے فرمایا:

> ''شیخ ناظم قبرصی نقشبندی سلسلے کے وہ بزرگ ہیں جن کے لاکھوں مریدین امریکہ میں پھیلے ہوئے ہیں''

نقشبندی فاؤنڈیشن امریکہ کے چیئرمین ڈاکٹر احمد مرزا نے اطلاع دی کہ ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر بلیک برن (یو۔کے) میں ۳۰؍ کلومیٹر طویل جلوس نکالا گیا جس

میں آخری خطاب شیخ ناظم قبانی کے داماد شیخ ہاشم قبانی نقشبندی مجددی نے فرمایا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر فاضلانہ تقریر فرمائی...... اس میں شک نہیں کہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ بڑے فعال ہیں، آزادی کی تحریکوں میں ان کا اہم کردار رہا ہے، اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں یہ سلسلہ نہایت ہی ممتاز ہے، اس دور میں بھی ایسے حضرات نقشبندیہ مجددیہ موجود ہیں۔ پاکستان میں حضرت پیر محمد ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ کے دست حق پرست پر سیکڑوں غیر مسلم مشرف باسلام ہوئے، اب ان کے جانشین پیر محمد ایوب جان سرہندی زید مجدہ کے دست حق پرست پر سیکڑوں غیر مسلم مشرف باسلام ہو رہے ہیں، اخلاص کا یہ عالم کوئی تشہیر نہیں، سندھ کے لوگوں کو بھی اس عظیم کام کا علم نہیں......

☆

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین کے اختتامی مرحلے پر یہ علمی فتوحات اور معلومات ہوئیں...... ستمبر ۲۰۰۶ء میں دہلی سے مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری، دہلی) نے اطلاع دی ہے کہ آزاد لائبریری (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے لائبریرین نے شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد سعید بن شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے مجموعہ رسائل کے ایک نادر مخطوطے کی سی۔ ڈی بھیجی ہے یہ مخطوطہ ہجری سال کے ہر ماہ کی عبادات اور امور خیر وغیرہ سے متعلق ہے جو تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، سیر وغیرہ کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ فقیر نے صاحبزادہ بدر الاسلام صدیقی، دار العلوم سلطانیہ جہلم کو اس کی نقل بھیج دی ہے، موصوف اس مجلہ پر تحقیق کر رہے ہیں۔ گلاسکو یونیورسٹی، امریکہ سے ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس کا فون آیا کہ وہ اس مخطوطے کو ڈاکٹریٹ کے لیے ایڈٹ کر رہے ہیں۔

لیوٹن (انگلستان) میں ایک نقشبندی مجددی خانقاہ ہے۔ ۱۹۶۳ء میں خواجہ صوفی محمد اسلم نقشبندی نے اس کی بنیاد رکھی، اب یہ خانقاہ صوفی محمد حنیف نقشبندی چلا رہے ہیں۔ ان کی ویب سائٹ بھی ہے:

www.naqshbandi org.uk

ایک نقشبندی مجددی خانقاہ بیت المقدس میں بھی ہے جس کا نام

The Naqshbandia Centre in Jeraualem

ہے۔ ۱۶۱۶ء میں بخاری خاندان نے اس کی بنیاد رکھی، یہ خاندان بخارا (ازبکستان) سے سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت اور مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لیے آیا تھا، اس خانقاہ میں

ایک مسجد، لائبریری اور قبرستان بھی ہے۔ جہاں سابق سجادہ نشین الشیخ عبد العزیز موس البخاری (م۔ ۱۹۷۳ء) مدفون ہیں۔

حال ہی میں معلوم ہوا ایک معروف امریکی فاضلہ و قلمکار سیاح خاتون نقشبندی مجددی درگاہ موہری شریف (پاکستان) سے مشرف باسلام ہوکر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل ہوئیں۔ الغرض حضرات نقشبندیہ مجددیہ اشاعت، اسلام میں بہت ہی سرگرم ہیں۔

جامعہ ازہر (قاہرہ، مصر) کے استاذ شیخ الحدیث ڈاکٹر محمد ابراہیم قندیل نے ایک ملاقات (جنوری ۲۰۰۷ء) میں فرمایا کہ جامعہ ازہر میں بہت سے نقشبندی مجددی اساتذہ ہیں اور وہ بھی خود نقشبندی مجددی ہیں۔ اصل میں نقشبندی حضرات بالعموم اپنے نام کے ساتھ نسبت کو ظاہر نہیں کرتے اس لیے ان کی نسبت مخفی رہتی ہے۔ فقیر کو بعض حضرات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ پر مسلسل ۳۲ سال تحقیق کی وجہ سے قادری سمجھتے ہیں حالانکہ فقیر نقشبندی مجددی ہے گو بحمد اللہ تعالیٰ چاروں سلاسل میں اجازت حاصل ہے۔

☆

دربار عالیہ مرشد آباد شریف (پشاور، سرحد، پاکستان) سے خواجہ محمد عبد اللہ جان نقشبندی مجددی نے اپنے کتب خانے کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے یہ نادر مخطوطات ارسال فرمائے۔

☆……تاریخ مکتوبات امام ربانی

☆……حالات میر محمد نعمان برہانپوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ

☆……مکتوبات خواجہ محمد ہاشم کشمی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ بنام حضرت مجدد الف ثانی

☆

جناب قاری احسان اللہ (کوئٹہ، بلوچستان، پاکستان) نے ازبکستان سے لائے ہوئے سلسلہ نقشبندیہ کے مندرجہ ذیل مخطوطات کے عکس ارسال فرمائے۔

☆……شرح قصیدۂ مولانا یعقوب چرخی

☆……شرح رباعیات ابو سعید ابو الخیر

☆……شرح رسالہ سعید الدین کاشغری

- ☆......رسالہ محبت، خواجہ عبیداللہ احرار
- ☆......مقاصد السالکین، عبدالخالق غجدوانی
- ☆......جامع الکلم، عبدالخالق غجدوانی
- ☆......رسالہ خواجہ عزیزاں
- ☆......رسالہ خواجہ علی رامیتنی
- ☆......رسالہ قدسیہ، خواجہ محمد پارسا
- ☆......رسالہ محبوبیہ، خواجہ محمد پارسا
- ☆......رسالہ انسیہ، مولانا یعقوب چرخی
- ☆......رسالہ والدیہ، خواجہ عبیداللہ احرار
- ☆......مقالات شاہ نقشبند مع مقامات امیر کلال
- ☆......رسالہ سلوک، خواجہ عبیداللہ احرار وغیرہ وغیرہ

خدا کی شان ۲۰۰۵ء میں محبی شیخ صبور احمد (مینجنگ ڈائریکٹر کراچی کیمیکل انڈسٹریز، کراچی) سرکاری دورے پر روس گئے، فقیر کی خواہش پر بخارا (ازبکستان) سے اکابر نقشبندیہ کے مزارات مقدسہ کے مندرجہ ذیل عکس لے کر آئے جو فقیر کی کتاب سیرت مجدد الف ثانی (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء) کے آخر میں شامل کر دیے گئے۔ تفصیل یہ ہے:

☆......مزار مبارک شیخ عبدالخالق غجدوانی	(م۔ ۵۷۵ھ/ ۱۱۷۹ء)
☆......مزار مبارک خواجہ عارف ریوگری	(م۔ ۶۱۶ھ/ ۱۲۱۹ء)
☆......مزار مبارک خواجہ محمود انجیر فغنوی	(م۔ ۷۱۱ھ/ ۱۳۱۱ء)
☆......مزار مبارک خواجہ علی رامیتنی	(م۔ ۷۱۵ھ/ ۱۳۱۶ء)
☆......مزار مبارک خواجہ محمد باباسماسی	(م۔ ۷۵۵ھ/ ۱۳۵۴ء)
☆......خواجہ سید امیر کلال	(م۔ ۷۷۲ھ/ ۱۳۷۰ء)
☆......مزار مبارک خواجہ بہاء الدین نقشبند	(م۔ ۷۹۱ھ/ ۱۳۸۹ء)

☆

مارچ ۲۰۰۶ء میں لاہور میں پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی مجددی (ریٹائرڈ پروفیسر شعبۂ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں پر یہ کتابیں عنایت فرمائیں۔

☆......خواجہ محبوب عالم، احوال وآثار: از پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر، لاہور ۲۰۰۵ء
☆......ذکر محبوب از صدیق احمد، راولپنڈی ۱۹۹۹ء
☆......خیر الخیر مرغوب السلوک، از: محبوب عالم، راولپنڈی ۱۹۹۵ء
☆......ذکر کثیر: از محبوب عالم، راولپنڈی
☆......ذکر خیر المعروف صحیفۂ محبوب: از محبوب عالم، لاہور

محترم افتخار احمد حبیبی کے اہتمام میں ایک نادر کام ہو رہا ہے۔ مکتوبات امام ربانی (مطبع مجددی امرتسر ۱۳۲۷ھ) کے متن کے ساتھ ساتھ اس کا اردو ترجمہ (از زوار حسین شاہ) حواشی (از صوفی محمد علی نقشبندی و حافظ محمد اشرف مجددی) اور تخریج احادیث (از ڈاکٹر بابر بیگ مطالی) آستانہ حبیبیہ، گجرات (پاکستان) سے بڑے سائز میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کی پہلی جلد جو چالیس مکتوبات شریفہ پر مشتمل ہے ۱۴۲۵ھ میں شائع ہوئی۔ دوسری جلد جو اکیاسی مکتوبات شریفہ پر مشتمل ہے ۱۴۲۷ھ میں گجرات سے شائع ہوئی اس طرح رفتہ رفتہ کئی مجلدات شائع ہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۲۰؍اگست ۲۰۰۶ء کو میر پور خاص (سندھ) جانا ہوا وہاں عزیز محترم پروفیسر نثار احمد جان سرہندی نے اپنے یہاں سرہندی منزل میں مدعو کیا اور ایک نادر مخطوطہ "وثیقۃ الابرار" (صفحات ۱۱۶) کا عکس عنایت فرمایا۔ یہ مخطوطہ حاجی فقیر اللہ نقشبندی مجددی بن عبد الرحمٰن حنفی قرشی ہاشمی نے ۲۱؍صفر المظفر ۱۱۶۵ھ/ ۱۷۵۱ء میں شکارپور (سندھ) میں قلم بند کیا گیا۔ مخطوطہ کے کاتب فرید الدین محمد ہیں۔

ہم نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات، افکار وخدمات پر طریقہ نقشبندیہ سے متعلق بہت سے اولیاء کرام پر "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" کے عنوان سے یہ انسائیکلوپیڈیا بارہ جلدوں میں شائع کیا اور یہ خیال کیا کہ ہم نے بہت کچھ کام کر لیا ہے مگر دور جدید کی ایجاد کمپیوٹر پر ویب سائٹوں کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ حال ہی میں صرف ایک ویب سائٹ

www.naqshandi.com سے ہم کو مندرجہ ذیل معلومات حاصل ہوئیں۔

طریقۂ نقشبندیہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے بالخصوص al-kukaz، بخارا، سمرقند، اور ترکمان میں جو سابقہ سوویت یونین کا ایک ریگستان تھا۔ طریقۂ نقشبندیہ کے اکابر اس سرزمین میں پیدا ہوئے۔ یہ سلسلہ عرب کے بیشتر علاقوں میں پھیلا خصوصاً ملک شام دمشق میں اور اس کے مضافات میں شیخ احمد گفتارو علیہ الرحمۃ نے پھیلایا۔ Aleppo کے علاقے میں شیخ بدر الدین حسنہ، نے الجزیرہ میں شیخ غزنوی نے، دیر الزور کے علاقے میں شیخ محمد امین العواد نے، ان کے علاوہ شیخ محمد عثمان سراج الدین دوم (۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء۔ ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء) کے مریدین دنیا کے مختلف ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کر رہے ہیں مثلاً لبنان کے علاقے میں، عراق بالخصوص بغداد میں جو شیخ عثمان، سراج الدین کی جائے پیدائش ہے یہاں ان کا مدفن بھی ہے۔ سلیمانیہ، ایران، عرب امارات، سعودی عرب میں جب شیخ سراج الدین تشریف لے گئے تو شہزادہ عبداللہ نے شایان شان میزبانی کی۔ اردن، عمان، دیار غبار جہاں محفل ذکر و فکر کا مرکز بھی ہے، مصر، جرمنی، بالخصوص برلن، اٹلی، سرزمین شیشان (چیچنیا) جہاں حالت جنگ، محاصروں کے باوجود شیخ شامل طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کرتے رہے۔ فرانس، امریکہ، کینیڈا وغیرہ الغرض دنیا کے اکثر علاقوں میں طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت ہو رہی ہے۔

نقشبندی مجددی مشائخ مثلاً شیخ پاہانگ نقشبندی مجددی (ملایا) شیخ ریو نقشبندی مجددی (انڈونیشیا) ملایا کے بادشاہوں کے مشیر رہے یعنی بادشاہ ان سے مشورے لیتے رہے۔

(بحوالہ برقی خط انڈونیشیا، ۲۹ر ستمبر ۲۰۰۶ء)

☆

جناب محمد غزال خاں مسعودی کی عنایت سے دہلی کے قیام (مارچ، اپریل ۲۰۰۶ء) کے دوران پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اطہر عباس رضوی (استاد شعبۂ ایشیائی تہذیب، آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی، کینبرا، آسٹریلیا) کی انگریزی کتاب کی دو جلدیں ملیں جس کا عنوان

"A History of Sufism in India (Delhi)"

اس کتاب میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا تفصیلی ذکر ہے۔ دہلی ہی میں جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالحفیظ کاردار (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر ایک منقبت عنایت

فرمائی۔

نقشبندی فاؤنڈیشن (امریکہ) کے چیئر مین ڈاکٹر احمد مرزا نقشبندی فقیر کے پاس کراچی تشریف لائے اور بتایا کہ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر عبدالحکیم مراد ترکی کے مشائخ نقشبندیہ پر تحقیق کر رہے ہیں۔ یہ بھی بتایا کہ وکٹوریہ یونیورسٹی (نیوزی لینڈ) کے امریکن نومسلم پروفیسر آرتھر بیولر مکتوبات امام ربانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کررہے ہیں۔ سید جلال الدین قادری زید عنایتہٗ نے ۶/ اکتوبر ۲۰۰۶ء کو برقی خط کے ذریعے شکاگو (امریکہ) سے اطلاع دی ہے کہ حضرت سید سعد اللہ حسینی علیہ الرحمۃ پہلے نقشبندی مجددی بزرگ ہیں جو حیدرآباد دکن تشریف لائے، آپ کا گنبد شریف اگروال کالج کے پاس حیدرآباد میں ہے۔ (غالباً آپ سے بہت پہلے نقشبندی مجددی بزرگ آچکے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی نے میر محمد نعمان کو سب سے پہلے حیدرآباد دکن بھیجا تھا، مسعود) محدث دکن سید عبداللہ شاہ علیہ الرحمۃ کے آپ دادا پیر ہیں آپ کے حالات محدث دکن کی تصنیف گلزار اولیاء وغیرہ میں مطالعہ کیے جا سکتے ہیں۔

حال ہی میں ایک فاضل محقق جناب ارشاد عالم (امریکہ) نے مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کی جلد اول کے مکتوب نمبر ۲۶۶ فارسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو ایک کتاب کی صورت میں بعنوان:

"Faith Practice and piety"

۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔ ترجمہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے پروفیسر گو نسیری (Giv Nassiri) استاد فارسی زبان و ادب، کیلیفورنیا یونیورسٹی (امریکہ) لکھتے ہیں کہ یہ ترجمہ ڈاکٹر عبدالحق انصاری اور سلیمان حلمی ایشیق کے مکتوبات کے منتخب ترجموں کے مقابلے میں کامل و اکمل ہے کیوں کہ اس میں متن کی پوری پوری رعایت رکھی گئی ہے۔ اس کتاب پر مندرجہ ذیل محققین نے بھی تبصرے کیے ہیں:

۱..... ڈاکٹر عبدالحق گوڈلاس، پروفیسر مذہبیات جارجیا یونیورسٹی، امریکہ

۲..... پروفیسر حامد الگر، پروفیسر معارف اسلامیہ و فارسی زبان و ادب کیلی فورنیا یونیورسٹی، برکلے (امریکہ)

فقیر کی کتاب حضرت مجدد الف ثانی..... حالات و افکار و خدمات کا انگریزی ترجمہ (قاضی عبدالمنان) اور فارسی ترجمہ (صاحبزادہ محمد زبیر مجددی) امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی نے ۲۰۰۶ء میں شائع کر دیا ہے۔

علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر عربی میں تحقیقی کتاب

''شیخ احمد السرھندی حیاتہٗ و آثارہٗ''

دارالعلوم سلطانیہ، جہلم (پاکستان) کے صاحبزادہ بدرالاسلام کی نگرانی میں علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی شائع کر رہے ہیں۔

جناب منیر حسین مسعودی نے برمنگھم (انگلستان) سے سر رچرڈ برن کی مرتبہ کیمبرج ہسٹری آف انڈیا (کیمبرج ۱۹۳۷ء) کے چھٹے باب مغلیہ عہد کی عکسی کاپی ارسال فرمائی جو اکبر بادشاہ سے متعلق ہیں۔

مرمرا یونیورسٹی (ترکی) کے شعبہ الٰہیات کے ایسوی ایٹ پروفیسر نجدت طوسون (Necdt Tason) نے اطلاع دی ہے کہ انھوں نے ترکی زبان میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مندرجہ ذیل کتابوں کا ترجمہ کیا ہے جو چھپ گیا ہے:

۱...... مبداء و معاد

۲...... معارف لدنیہ

۳...... مکاشفات غیبیہ

پروفیسر ڈاکٹر نجدت طوسون نے ترکی میں حضرت مجدد الف ثانی پر کتاب لکھی ہے جو انھوں نے از راہ عنایت فقیر کو بھیج دی۔ اس میں شک نہیں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بڑی محنت کی ہے۔

☆

مفتی محمد جان مجددی نعیمی مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ (کراچی) نے از راہ عنایت حکیم عبدالحی لکھنوی اور ان کے بیٹے ابوالحسن علی ندوی کی یہ دو عربی کتابیں عنایت فرمائیں جو بیروت سے شائع ہوئی ہیں۔

☆...... **عبد الحی: نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، المجلد الثانی، دار ابن حزم، بیروت ۱۹۹۹ء**

☆...... **ابو الحسن علی ندوی: رجال الفکر والدعوة فی الاسلام، الامام السرهندی، الجزء الثالث دار ابن کثیر، دمشق، ۱۹۹۸ء**

عبدالحی لکھنوی نے نزہۃ الخواطر میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا تفصیلی ذکر کیا ہے اور بڑی عزت واحترام کے ساتھ جس سے اندازہ ہوتا ہے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی ہر دل میں جگہ ہے، ایسی شخصیت کی تعلیمات مسلمانوں اور مسلمان کہلانے والے فرقوں کے لیے قابل قبول ہو سکتی ہیں اور رہنمائی کر سکتی ہیں جو مقبول و ہر دلعزیز ہو۔

غالباً علماء اہل سنت و جماعت میں کسی نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نام نامی کے ساتھ وہ القاب و آداب نہیں لگائے جو عبدالحی لکھنوی نے ندوی ہونے کے باوجود لگائے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

> الشیخ احمد بن عبد الاحد السرهندی
>
> الشیخ الاجل، الامام العارف، بحر الحقائق و الاسرار والمعارف، محی السنن النبویة، ناصر الشریعة البیضاء السنیة، مشید مبانی الطریقة، مجدد معالم الحقیقة، برهان العارفین و المحققین، وحجة الاولیاء المتقین، مفتخر الاعصر والدهور، و معتمد الفارغین الیه فی جزء الامور، آیة من آیات اللّٰه العظام، و نادرة من نوادر الایام، الذی اخذبید العلم لمازلت به القدم، وکاد ان یهوی فی مهاوی العدم، حتی جاء مجدد للألف الثانی، وبرهاناً ساطعا علی اشرفیة النوع الانسانی.
>
> (عبدالحی لکھنوی، نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر، ج ۲، مطبوعہ دار ابن حزم، بیروت ۱۹۹۹ء، ص ۳۷۹)

ان القابات و آداب سے محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی شخصیت، حالات، خدمات، نظریات اور مقامات کا بغور مطالعہ کیا ہے......

☆

مارچ ۲۰۰۶ء میں مفتی اعظم ڈاکٹر محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی) سے دہلی میں ملاقات ہوئی۔ موصوف نے ایک عرب عالم جمال الدین شیال کی کتاب ''العالم الاسلامی فی فجر الحدیث'' سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر ایک اقتباس اور اس کا مطبوعہ اردو ترجمہ عنایت فرمایا......اس کے علاوہ سرہند شریف کے علماء، ادباء اور شعراء کی فارسی خدمات پر ایک دقیع مقالہء ڈاکٹریٹ دکھایا جو بعد میں

دہلی سے خریدا گیا اور اس کا ایک باب جہان امام ربانی میں شامل کیا گیا۔ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سے شائع ہونے والے ایک مجموعۂ مقالات کا بھی ذکر کیا جو بعد میں آپ ہی کی عنایت سے مل گیا...... ادارۂ علوم اسلامیہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں مارچ ۲۰۰۴ء میں ایک سیمینار منعقد ہوا تھا۔ عنوان تھا:

''فکر اسلامی کے فروغ میں شیخ احمد سرہندی کی خدمات''

جس میں مختلف جامعات کے فضلاء و محققین نے حصہ لیا اور انگریزی و اردو میں مقالات پیش کیے گئے...... انگریزی مقالات کا مجموعہ بعنوان

"Contribution of Shaikh Ahmed to Islamic Thought"

اور اردو کے منتخب مقالات کا مجموعہ بعنوان

''فکر اسلامی۔ کے فروغ میں شیخ احمد سرہندی کی خدمات''

کے نام سے اسی یونیورسٹی سے شائع ہوا۔ اس میں تقریباً ۱۴؍ مقالات ہیں...... یہ مجموعہ پروفیسر ظفر الاسلام نے مرتب کیا ہے۔ اس کے بعض مقالات جہان امام ربانی میں شامل کیے گئے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین مارہروی (سجادہ نشین مارہرہ شریف) نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ دینیات کا مجلّہ دراسات دینیہ (۲۰۰۵ء) ارسال فرمایا تھا جس میں پروفیسر محمد شمیم احمد قاسمی کا ایک وقیع مقالہ ہے جو جہان امام ربانی میں شامل کیا گیا ہے۔

☆

۳۱؍ مارچ ۲۰۰۶ء کی امام ربانی بین الاقوامی کانفرنس (ایوان غالب، نئی دہلی) میں خانقاہ معصومی، رام پور کے سجادہ نشین حضرت پیر عبدالمجید مجددی باوجود کبر سنی کے خود تشریف لائے اور فقیر کو ایک نادر کتاب ''ہدیہ احمدیہ مع اضافہ ذریہ'' (مطبوعہ دہلی)، (شیخ ابوالخیر مکی) عنایت فرمائی جس میں ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء تک اور اس کے بعد ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء تک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اولاد و احفاد کا تفصیل سے ذکر ہے...... دہلی ہی میں جناب ضیاء الحق سوز کی عنایت سے پروفیسر خلیق احمد نظامی کتاب ''حیات شیخ عبدالحق، دہلی ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء'' ملی جس میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے استفسارات پر مبنی اس قلمی خط کا عکس ہے جو آپ نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نام ارسال فرمایا تھا...... حضرت شیخ

عبدالحق محدث دہلوی کے خط کا یہ عکس جہان امام ربانی میں شامل کیا گیا ہے۔

☆

ربیع النور ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء کی گھڑی کتنی مبارک تھی جب مولانا جاوید اقبال مظہری نے کراچی میں امام ربانی فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی پھر وہ مبارک وسعید گھڑی آئی جب امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات، افکار ونظریات اور خدمات پر ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کا آغاز ہوا، گویا آفتاب طلوع ہوا، پھر روشنی بڑھتی گئی اور پھیلتی چلی گئی۔ وہ کریم جب کرم فرماتا ہے تو کرم کا دریا بہتا ہی رہتا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

☆

۲۰۰۵ء میں جہان امام ربانی کی سات جلدیں تیار ہوئیں تو ۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء کو کراچی میں اظہار تشکر کی ایک شاندار محفل منعقد کی گئی جس میں پاک وہند کے علماء وفضلاء شریک ہوئے اور مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد زید عنایتہٗ نے صدارت فرمائی…… پھر ۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء کو لاہور میں ایوان اقبال میں صوفی غلام سرور نقشبندی کے تعاون سے ایک عظیم الشان محفل ہوئی…… یہ محفل بھی جہان امام ربانی کے حوالے سے ہوئی اور اس کی صدارت بھی مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد دام عنایتہٗ نے کی۔ پاکستان کے معروف فضلاء ومحققین نے مقالات پیش کیے۔ پاکستان کی ان کانفرنسوں کی آواز بازگشت دنیا میں سنی گئی بالخصوص ہندوستان میں…… مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے دہلی میں المجدد اکیڈمی قایم کی پھر نصرۃ الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی اور اس کی سرپرستی میں ۳۱/مارچ ۲۰۰۶ء میں ایوان غالب (نئی دہلی) میں ایک عظیم الشان امام ربانی کانفرنس منعقد کی جس میں فقیر کو بھی دعوت دی گئی فقیر بھی شریک ہوا۔ کانفرنس بہت ہی کامیاب ہوئی……

اس کانفرنس کے لیے جو سفر کیا گیا اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئیں اس سے اندازہ ہوا کہ جہان امام ربانی کا ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ پھر مواد کی آمد کا تسلسل بھی قایم رہا۔

عبدالحق محدث دہلوی کے خط کا یہ عکس جہان امام ربانی میں شامل کیا گیا ہے۔

☆

ربیع النور ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء کی گھڑی کتنی مبارک تھی جب مولانا جاوید اقبال مظہری نے کراچی میں امام ربانی فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی پھر وہ مبارک وسعید گھڑی آئی جب امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات، افکار ونظریات اور خدمات پر ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کا آغاز ہوا، گویا آفتاب طلوع ہوا، پھر روشنی بڑھتی گئی اور پھیلتی چلی گئی۔ وہ کریم جب کرم فرماتا ہے تو کرم کا دریا بہتا ہی رہتا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دُرّ بے بہا دیے ہیں

☆

۲۰۰۵ء میں جہان امام ربانی کی سات جلدیں تیار ہوئیں تو ۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء کو کراچی میں اظہار تشکر کی ایک شاندار محفل منعقد کی گئی جس میں پاک وہند کے علماء وفضلاء شریک ہوئے اور مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد زید عنایتہٗ نے صدارت فرمائی...... پھر ۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء کو لاہور میں ایوان اقبال میں صوفی غلام سرور نقشبندی کے تعاون سے ایک عظیم الشان محفل ہوئی...... یہ محفل بھی جہان امام ربانی کے حوالے سے ہوئی اور اس کی صدارت بھی مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد دام عنایتہٗ نے کی۔ پاکستان کے معروف فضلاء ومحققین نے مقالات پیش کیے۔ پاکستان کی ان کانفرنسوں کی آواز بازگشت دنیا میں سنی گئی بالخصوص ہندوستان میں...... مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے دہلی میں المجدد اکیڈمی قایم کی پھر نصرۃ الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی اور اس کی سرپرستی میں ۳۱/مارچ ۲۰۰۶ء میں ایوان غالب (نئی دہلی) میں ایک عظیم الشان امام ربانی کانفرنس منعقد کی جس میں فقیر کو بھی دعوت دی گئی فقیر بھی شریک ہوا۔ کانفرنس بہت ہی کامیاب ہوئی......

اس کانفرنس کے لیے جو سفر کیا گیا اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئیں اس سے اندازہ ہوا کہ جہان امام ربانی کا ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ پھر مواد کی آمد کا تسلسل بھی قایم رہا۔

جو خیال تھا الحمدللہ! اس سے بڑھ کر کام ہوا اور وہ بھی اتنے قلیل عرصے میں، بقول کسے جو کام صدیوں میں نہ ہو سکا وہ اللہ کے فضل و کرم سے چار پانچ سال میں ہو گیا، جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے، حیران ہوتا ہے۔ سوچا یہی تھا کہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی دو تین جلدیں مرتب ہو جائیں گی یہ ۲۰۰۲ء کی بات ہے مگر توفیق الٰہی سے دو تین جلدوں کے بجائے گیارہ جلدیں مرتب ہو گئیں جن میں ایک اضافی مصوّر جلد "نورٌ علیٰ نور" بھی ہے اس طرح اگر اضافی جلد کو شامل کریں تو بارہ جلدیں ہیں ورنہ گیارہ جلدیں...... ان دونوں اعداد کی نسبت بہت عالی ہے۔ ایک اور نسبت امام ربانی فاؤنڈیشن کے بانی مولانا جاوید اقبال مظہری نے بتائی۔ محبوب رب العالمین کے نام نامی محمد (ﷺ) کے اعداد ۹۲ ہیں یعنی دو عدد ہیں تو ۱۱ میں بھی دو عدد ہیں اور ۲ میں بھی دو عدد ہیں، یہ باتیں اہل محبت کی ہیں، اہل عقل کی نہیں، نسبتوں کی قدر و قیمت کا انہیں اندازہ نہیں۔

☆

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین کے دوران انعامات و عنایات الٰہیہ کا سلسلہ جاری رہا...... ۲۰۰۵ء میں عمرہ اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو کر ۲۰۰۶ء میں ملتان اور لاہور کی زیارات سے مستفیض ہونے کے بعد دہلی روانہ ہوا، یہاں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ نظام الدین اولیاء، شیخ ابوبکر طوسی، خواجہ سماء الدین سہروردی، خواجہ باقی باللہ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ غلام علی، فقیہ الہند شاہ محمد مسعود، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہم الرحمۃ کے مزارات کی زیارات سے مشرف ہوا۔ دوسرے علماء و مشائخ کے مزارات کی بھی زیارت ہوئی...... پھر اجمیر شریف حاضری ہوئی وہاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت میر حسن خنگ سوار علیہما الرحمۃ کے مزارات کی زیارت کی، اس کے بعد سرہند شریف حاضری ہوئی اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے دربار گہر بار میں حاضری ہوئی۔ خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور صاحب زادی ام کلثوم علیہم الرحمۃ کے مزارات کی بھی زیارت ہوئی جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی قبر شریف کے ساتھ ساتھ ہیں، اس کے بعد خواجہ محمد معصوم اور آپ کے صاحبزادگان خواجہ محمد صدیق، خواجہ سیف الدین کے مزارات کی زیارت کی اور خواجہ محمد زبیر کے مزار مبارک پر حاضری ہوئی علیہم الرحمۃ۔

عنایات کا سلسلہ جاری رہا، خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ،

فقیہ الہند شاہ محمد مسعود، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہم الرحمۃ کے مزارات مقدسہ کی چادریں بھی عطا ہوئیں۔ پھر سید فرقان علی رضوی (گدی نشین دربار خواجہ غریب نواز) ایک اور چادر لے کر تشریف لائے، اور جناب محمد برہان مسعودی گونزو (چین) سے صحابی رسول حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس کی چادر شریف لے کر آئے۔ مدینہ منورہ سے شیخ محمد عارف مدنی قادری ضیائی نے فقیر اور فقیر زادے ابوالسرور محمد مسرور احمد سلمہ کے لیے دوائیں بنا کر بھیجیں...... احقر زادہ محمد مسرور احمد سلمہٗ (چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن) بھی اللہ کے فضل وکرم سے محروم نہ رہے۔ جہاں امام ربانی کے آخری مرحلہ پر اللہ تعالیٰ نے ۹ رمحرم الحرام ۱۴۲۸ھ/ ۲۹ رجنوری ۲۰۰۷ء فرزند عطا فرمایا جس کی بشارت مدینہ منورہ سے ملی اور جس کا فقیر نے نام محمد سعود احمد رکھا۔ نام رکھتے وقت یہ خیال رکھا کہ الفاظ قرآن کریم میں ہوں اور صنعت غیر منقوطہ میں ہوں چنانچہ مسرور، سرور، محمد، احمد سب قرآن کریم میں ہیں اور صنعت غیر منقوط میں ہیں کہ رب کریم اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مقدسہ اس صنعت میں ہیں۔ یہ عنایات اپنی جگہ خوابات کی دنیا میں بڑے حسین خواب دیکھے گئے لیکن چوں کہ آجکل خوابات کو تشہیر کا ذریعہ بنالیا گیا ہے اس لیے صرف اشارہ ہی کافی سمجھتا ہوں...... رجوع خلائق یہ بھی اللہ کا کرم ہے، فقیر خلوت گزیں ہے مگر پھر بھی تلاش کرنے والے تلاش کر کے پہنچ جاتے جاتے ہیں، یہ اس کا کرم ہے۔ حضرت مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمۃ کے ایک دیرینہ مرید نے جن کو فقیر جانتا بھی نہ تھا غیبی اشارہ پا کر ایک محفل منعقد کی فقیر کا نام بھی لکھ دیا پھر دعوت دینے آئے، فقیر حیران تھا مگر غیبی حکم کے آگے سرخم کرنا پڑا اور محفل میں حاضر ہوا، یہ ساری باتیں بطور تحدیث نعمت لکھی گئی ہیں کہ انعام واحسان کے ذکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے ورنہ نہ لکھی جاتیں۔

۲۰۰۵ء میں عمرہ اور حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی، یہی نہیں پے در پے دربار سرہند میں بھی حاضری نصیب ہوگئی، ۲۰۰۴ء میں پہلی بار حاضری ہوئی، ۲۰۰۶ء میں دوسری بار حاضری ہوئی، سجادہ نشین حضرت خلیفہ محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ نے بڑی شفقت وکرم فرمایا اور سجادگان دربار سرہند کا اپنا خاندانی شجرہ بھی عطا فرمایا، جس میں خلیفہ صاحب کے اجداد میں ان سجادہ نشینوں کا ذکر ہے......

☆......خلیفہ سید شیر علی

☆......خلیفہ سید عبدالرحیم

☆......خلیفہ سید شفیع اللہ

☆......خلیفہ سید عبدالقادر

☆......خلیفہ سید فیض علی شاہ

☆......خلیفہ سید محبوب علی شاہ

☆......خلیفہ سید محمد حسین شاہ (ان کی اہلیہ خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ نبیرۂ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی پوتی تھیں)

☆......خلیفہ محمد صادق

☆......خلیفہ محمد یحیٰ

☆

یہ تھی مختصر روئداد جہان امام ربانی کے آخری مراحل کی جس سے تائید الٰہی اور غیبی امداد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے...... جہان امام ربانی کی تدوین بھی عجب انداز سے ہوئی، بالعموم ہوتا یہ ہے کہ پہلے مواد اکٹھا کیا جاتا ہے، پھر خاکے کے مطابق مرتب کیا جاتا ہے، پھر صاف کیا جاتا ہے...... جہان امام ربانی کی تدوین لنگر کی طرح ہوئی کہ جو مواد آتا گیا، جہان امام ربانی میں شامل ہوتا گیا اس لیے جہان امام ربانی کی تمام جلدیں مربوط نہیں، ہر جلد اپنی جگہ مکمل ہے، اس طرح قاری جو بھی جلد مطالعہ کرے گا تشنگی محسوس نہیں کرے گا، غالباً اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے جس کی بارہ جلدوں میں کوئی جلد کسی جلد کی محتاج نہیں...... البتہ فضلاء و محققین کے لیے جہان امام ربانی کے حوالے سے ایک کتاب شائع کی جائے گی جو صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) مرتب کر رہے ہیں۔ تاکہ کسی بھی موضوع پر لکھنے والے محقق کو تمام جلدیں تلاش نہ کرنی پڑیں...... اس کتاب کا عنوان ہے:

''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کا موضوعاتی جائزہ''

ایک ہی موضوع پر مختلف جلدوں میں جو مقالات ہوں گے اس کتاب میں ان کی نشاندہی کر دی جائے گی اس طرح محققین کا کام آسان ہو جائے گا۔

جہان امام ربانی کی تدوین میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بیشتر لکھنے والے، کمپوز کرنے والے، تصحیح کرنے والے، مدوّن کرنے والے، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ ہیں یا اس سلسلے میں صاحب اجازت ہیں۔ تدوین کے دوران حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا روحانی فیض جاری رہا اور کوئی

قابل ذکر رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

مقالات کی تدوین وتصحیح اپنی جگہ اہم ہے مگر اشاریات کی تدوین بڑی اہم ہے، یہ بڑی جانکاہی اور دیدہ ریزی کا کام ہے۔ الحمدللہ تقریباً ۳۰ حضرات وخواتین نے معاونت کی اور کمانڈر محمد ظفر صاحب کی نگرانی میں یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ یہاں ایک وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ اشاریہ کی تیاری جلد کی طباعت کے بعد ہوتی ہے، چوں کہ گیارہویں جلد کی طباعت کے بعد کوئی جلد نہ تھی اس لیے اس جلد کا اشاریہ تیار نہ ہوسکا۔ ان شاءاللہ آیندہ اڈیشن میں یہ کمی پوری کردی جائے گی۔

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے اشاریہ کی صبر آزما کام کی انجام دہی میں مخلصین ومحبین کی ایک جماعت شریک رہی اور الحمدللہ اس کام میں لاکھوں روپے خرچ ہوتے اور ماہرین سے رجوع کیا جاتا وہ کام اخلاص ومحبت کے طفیل بلامعاوضہ ان حضرات نے انجام دیا جنھوں نے پہلے کبھی یہ کام نہ کیا تھا۔ امام ربانی فاؤنڈیشن کے پاس اتنا اثاثہ بھی نہ تھا کہ یہ کام ماہرین سے کرایا جاتا البتہ ایک نقشبندی مجددی امریکی فاضل ڈاکٹر آرتھر بوہیلر نے ازراہ کرم انگریزی مآخذ ومراجع کی نظر ثانی فرمائی۔ بہرحال اللہ پر توکل کرتے ہوے یہ کٹھن مرحلہ مخلصین ومحبین نے حسن وخوبی طے کیا اور ایک عظیم اشاریہ تیار کیا جس کی تفصیل یہ ہے:

۱......اشاریہ رجال: یہ تقریباً سات ہزار مصنفین ومؤلفین اور عوام وخواص کے ناموں کا اشاریہ ہے۔

۲......اشاریہ اسماء الکتب ورسائل: یہ تقریباً پانچ ہزار عربی، فارسی، اردو، انگریزی کتب ورسائل کی فہرست کا اشاریہ ہے۔

۳......اشایہ اماکن: یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملکوں، شہروں علاقوں کا اشاریہ ہے۔

اس کے علاوہ فہرس مآخذ ومراجع الگ ہے جو تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ کتب ورسائل پر مشتمل ہے۔ جن سے جہان امام ربانی میں محققین نے استفادہ کیا۔ اہل علم کا خیال ہے کہ کسی ایک شخصیت کے بارے میں بارہ ضخیم جلدوں میں آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل سوانح تاریخ میں نظر نہیں آتی، یہ اہم کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور بزرگان دین ر، توجہات عالیہ سے ممکن ہوا۔ اشاریہ کا کام ماہرین نے نہیں کیا، مخلصین نے کیا ہے اس لیے عین ممکن ہے کہ ماہرین خامیاں محسوس کریں، ان کے لیے گزارش ہے کہ امام ربانی فاؤنڈیشن کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

جہان امام ربانی میں دو قسم کے صفحات نمبر دیے گئے ہیں۔ ایک نمبر داخلی ہیں، جو ہر جلد کے صفحات

کے حساب سے ڈالے گئے ہیں۔ دوسرے نمبر خارجی ہیں جو پہلی جلد سے آخری جلد تک مسلسل ہیں۔ پہلے نمبر صفحہ کے اوپر ڈالے گئے ہیں اور دوسرے نمبر صفحہ کے نیچے ڈالے گئے ہیں یہی نمبر اشاریہ میں ڈالے گئے ہیں اور بیچ بیچ میں جلد نمبر کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے تا کہ قاری کو مطلوبہ مقالہ تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔

☆

جہان امام ربانی کی طباعت کے بعد اس کی چودہ ہزار چار سو ضخیم مطبوعہ مجلدات کے ذخیرہ کرنے کا مرحلہ آیا تو الحمدللہ! یہ مسئلہ بھی محبی شیخ صبور احمد (مینجنگ ڈائریکٹر کراچی کیمیکل انڈسٹریز، کراچی) نے حل کر دیا، انھوں نے نہ صرف ذخیرے کے لیے اپنی فیکٹری کا ایک ہال مخصوص کیا بلکہ اپنے ملازمین کو بھی خدمت کے لیے مستعد کر دیا، بنڈلز کا لانا، لے جانا ان کے ذمہ کیا، اللہ تعالیٰ تمام ملازمین بالخصوص محمد سہیل مسعودی کو اس کار خیر کا اجر عطا فرمائے۔ آمین، جو فرض شناسی سے اس کام کی نگرانی کرتے رہے۔

☆

جہان امام ربانی کی سات جلدوں کی طباعت کے بعد ۱۰/ اپریل ۲۰۰۵ء کو کراچی میں محفل تشکر کے بعد اس کا اجراء کیا گیا پھر ۲۴/ اپریل ۲۰۰۵ء کو لاہور میں صوفی غلام سرور نے ایوان اقبال میں شاندار کانفرنس منعقد کی۔ اس کے بعد ۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ء کو نئی دہلی میں مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری، دہلی) نے امام ربانی مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس منعقد کی۔ الحمدللہ! ایک سال کے اندر اندر جہان امام ربانی کا پوری دنیا میں تعارف ہوگیا، اس کی جلدیں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کے علاوہ امریکہ، برطانیہ، روس، چین، افریقہ، کینیڈا، ہالینڈ، نیوزی لینڈ، افغانستان، ماریشس وغیرہ وغیرہ مختلف براعظموں اور ملکوں میں پہنچ چکی ہیں...... اس کتاب کی اشاعت سے سب ہی حیران بھی ہیں اور خوش بھی، جو کام صدیوں میں نہ ہو سکا، اللہ کے فضل و کرم سے وہ کام چار پانچ سالوں میں ہوگیا، الحمدللہ! تمام سلاسل کے مشائخ طریقت نے کشادہ دلی اور وسعت قلبی کے ساتھ اس شاندار اشاعت پر خوش آمدید ہی نہیں کہا بلکہ تعاون کا یقین دلایا، ۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ء کو دہلی کانفرنس میں مارہرہ شریف کے سجادہ نشین پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین مارہروی نے اپنی صدارتی تقریر میں دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا، ملک اور بیرون ملک سے جو پیغامات اور خطوط مل رہے ہیں ان سے بھی جہان امام ربانی کی ہمہ گیر مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ''امام جم'' کے عنوان سے بعض تاثرات جہان امام ربانی کی آخری جلد میں

شامل کیے گئے ہیں۔

☆

کوشش کی جارہی ہے کہ جہان امام ربانی کی سی۔ڈی تیار کرلی جائے، اس سلسلے میں سید شعیب افتخار مسعودی کوشش کررہے ہیں چوں کہ جہان امام ربانی کی کمپوزنگ مجلدات کے حساب سے نہیں ہوئی اس لیے سیٹنگ میں وقت لگے گا پھر ان شاء اللہ اس کو ویب سائٹ میں ڈال دیا جائے گا یہ اہم فریضہ محترم چراغ الدین مسعودی، محمد عمیر احمد خاں مسعودی اور محمد ابراہیم مسعودی انجام دے رہے ہیں۔ جس کا ایڈریس یہ ہے۔ ”www.Aimazhar.com“ اس کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں کسی جاندار کی تصویر نہیں۔ جہان امام ربانی اردو میں ہے جو دنیا کی اہم زبانوں میں ایک زبان ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ اس عظیم انسائیکلو پیڈیا کو دنیا کی دوسری اہم زبانوں میں بھی پیش کیا جائے۔ قاضی عبدالمنان نقشبندی نے انگریزی ترجمہ کا کام شروع کیا ہے۔

☆

جہان امام ربانی کا کام سات جلدوں میں مرتب ہونے کے باوجود ختم نہ ہوا اور توفیق الٰہی سے مزید پانچ جلدیں مرتب ہوگئیں جو ۲۰۰۷ء میں منظر عام پر آئیں گی۔ یہ سلسلہ کچھ ایسا شروع ہوا کہ جوں جوں آگے بڑھتے ہیں نئے نئے افق سامنے آتے جاتے ہیں۔ بہر حال ارادہ یہی ہے کہ بارہ جلدوں کی طباعت کے بعد کام ختم کر کے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اس وعدے کی تکمیل کی جائے جو ۲۰ ربرس پہلے کیا تھا۔ بہت سا مواد جمع بھی کر لیا گیا تھا فائل بھی تیار کر لیے تھے۔ سیرت پر یہ کتاب غیر مسلموں کے لیے لکھی جائے گی اور عنوان ہوگا ”جان جہاں“ مولیٰ تعالیٰ اپنے کرم سے اس کو مکمل فرما کر چراغ ہدایت بنائے۔ آمین لیکن محسوس یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ جہان امام ربانی کی ایک اور جلد ”باقیات جہان امام ربانی“ کے عنوان سے مرتب ہوگی جس میں وہ مقالات شامل ہوں گے جو وعدے کے باوجود بروقت ہم کو نہیں مل سکے۔ ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

۱.....عبدالحق انصاری (ریاض، سعودی عرب) چودہویں صدی کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۲.....عبدالحق انصاری (ریاض، سعودی عرب) مولانا خالد الکردی البغدادی
۳.....ڈاکٹر حازم محفوظ مصری (قاہرہ، مصر) مصر کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

۴......ڈاکٹر احمد مرزا (امریکہ)	امریکہ کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۵......منیر حسین مسعودی (یو۔ کے)	انگلستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۶......ڈاکٹر غلام جابر مصباحی (ممبئی، بھارت)	مکتوبات رضویہ میں اذکار امام ربانی
۷......فاضل جلیل پروفیسر شمسی طہرانی (ٹونک، بھارت)	تفردات امام ربانی
۸......ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی (بریلی، بھارت)	جہان امام ربانی میری نظر میں
۹......ڈاکٹر منظور احمد سعیدی (کراچی، پاکستان)	جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ
۱۰......ڈاکٹر سید محمد عارف (بہاول پور، پاکستان)	اشارے کنایوں میں حضرت مجدد پر تنقیدات کا جائزہ
۱۱......پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر (لاہور، پاکستان)	وجود عدم، مکتوبات کی روشنی میں
۱۲......علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی (کراچی، پاکستان)	عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۱۳......مولانا محمد صدیق ہزاروی (لاہور، پاکستان)	امام ربانی اور سنت کی اہمیت
۱۴......محمد صادق قصوری (قصور، پاکستان)	ردّ قادیانیت میں حضرات نقشبندیہ مجددیہ کی خدمات
۱۵......پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی (میر پور خاص، سندھ)	عہد اکبری مکتوبات کے آئینے میں

☆

صاحب زادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کا ماہنامہ نور اسلام، لاہور کا امام ربانی نمبر کی تین جلدیں، جہان امام ربانی کے لیے محرک ثابت ہوئیں۔ اس نمبر میں صوفی غلام سرور نقشبندی کا خون جگر بھی شامل ہے۔ جہان امام ربانی کے معاونین میں میاں صاحب کے علاوہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری، دہلی)، پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، محمد عالم مختار حق، شیخ صبور احمد، صوفی غلام سرور نقشبندی دام عنایتہم قابل ذکر ہیں۔ امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے عہدیداران اور دوسرے معاونین جو شروع سے سرگرم عمل رہے یا بعد میں شامل ہوئے ان میں یہ حضرات ہیں۔ صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، حاجی معراج الدین مسعودی، حاجی محمد الیاس مسعودی، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، سید محمد منصور شاہ مسعودی، ڈاکٹر صفی الدین مسعودی، حاجی محمد اسلم مسعودی، جناب

اقبال الرحمٰن مسعودی، جناب وسیم الرحمٰن، جناب محمد شاہد، قاری محمد شریف مسعودی، پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق مسعودی، جناب شعیب افتخار مسعودی، جناب نور احمد مسعودی، جناب محمد سہیل مسعودی، جناب عبدالراشد مسعودی، جناب محمد عارف مسعودی اور جناب عبدالسلام قریشی مظہری زید مجدہم......

عزیزم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے جہان امام ربانی کی تدوین میں اور کمانڈر محمد ظفر نے اشاریات کی تدوین میں اہم کردار ادا کیا۔ ان حضرات نے اپنے دن رات ایک کرکے کام کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ حضرات تعاون نہ فرماتے تو جہان امام ربانی اتنی جلدی شائع نہ ہوتی، ان کا تعاون بھی اللہ کا فضل وکرم ہے۔

مولیٰ تعالیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے تمام عہدیداران اور تمام معاونین کو اپنے فضل عمیم سے اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی بےلوث مخلصانہ خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

محترم جناب محمد عالم مختار حق زید لطفہ سے فقیر کے دیرینہ مراسم ہیں، وہ علمی ذوق رکھتے ہیں، اہل علم سے محبت کرتے ہیں، ان کی بڑی علمی خدمات ہیں، کئی سال تک روابط منقطع رہے لیکن جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے طفیل روابط کی تجدید ہوئی اور یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ طویل غیر حاضری محبت و اخلاص کو مضمحل نہ کرسکی۔ ۲۰۰۲ء میں جہان امام ربانی کی تدوین کا آغاز ہوا، مقالات آنے شروع ہوئے، کمپوزنگ ہوئی، تصحیح کا مرحلہ آیا جو مختلف حضرات نے انجام دیا جن کا فقیر ممنون ہے لیکن اطمینان قلب کے لیے ایسے مصحح کی تلاش تھی جس کی تصحیح کے بعد متن قابل اعتبار ہوجائے تو اچانک نظر محترم محمد عالم مختار حق زید عنایتہ پر پڑی، وہ ملک کے مشہور، قابل اعتماد و باوقار مصحح ہیں لیکن علالت وضعف اور مصروفیات کی وجہ سے یہ فریضہ ترک کردیا تھا لیکن جب ان سے فقیر نے عرصہ دراز کے بعد رابطہ کیا تو معلوم ہوا محبت تازہ ہے اور وہ کسی ادنیٰ تذبذب کے بغیر اس فریضہ کی انجام دہی کے لیے فوراً تیار ہوگئے اور وہ بھی بغیر کسی ادنیٰ معاوضے کے...... ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۷ء تک مسلسل چار سال یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ یہ ان کی محبت تھی، یہ ان کا اخلاص تھا، یہ ان کا ایثار تھا۔ مولیٰ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔ فقیر اور جملہ اراکین امام ربانی فاؤنڈیشن تہ دل سے ان کے ممنون ہیں۔ جہان امام ربانی کے پرنٹر شوکت حسین، فوائل پرنٹر جناب مختار اور بائنڈر جناب محمد سلیم سواتی نے بھی، ہر مرحلے پر بھرپور تعاون فرمایا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

☆

اس وقت عالمی سطح پر صاحب کردار شخصیت کا فقدان ہے جو جدید نسل کے لیے مثالیں اور نمونہ بن سکیں۔ بدعہدی، بے وفائی، خود غرضی، خود نمائی، ظلم و ناانصافی کا دور دورہ ہے اس لیے کردار سازی کے لیے صاحب کردار شخصیات کی جتنی اس وقت ضرورت ہے شاید پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی گزشتہ ایک صدی کے اندر اندر حالات اتنی تیزی سے بدلے کہ دیکھ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے..... مال و دولت وقت کی ضرورت نہیں حمیت و غیرت اور ایثار و قربانی وقت کی ضرورت ہے اور وہ دین اسلام کی سچی محبت اور سچے لگاؤ کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ گفتگو کا محور مال و دولت، ملازمت رہ گیا جس کا حاصل آخرت سے غفلت کے سوا کچھ نہیں، آخرت کا ہوش زندگی کو متوازن بناتا ہے، جو آخرت سے غافل ہوگیا اس نے سب کچھ پانے کے باوجود سب کچھ کھو دیا.....

دنیا میں مختلف انسان ہیں، ایک وہ ہے جن پر ایک دو سطریں لکھنا مشکل ہے ایک وہ ہیں جن پر مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ ایک وہ ہیں جن پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں، جانا سب کو ہے مگر وہ جانے والے مبارک ہیں جو نشان قدم چھوڑ گئے اور مردوں کو زندہ کر گئے مختصر سا انسان کتنا عظیم ہے، عظیم انسانوں کی سیرتیں ہی مطالعہ کر کے انسان کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے، ایک معما کھلتا چلا جاتا ہے اور حیرت بڑھتی چلی جاتی ہے، انسان تو سب ہیں مگر اس بھیڑ بھاڑ میں جب وہ بلند ہونے لگتا ہے تو بلند ہوتا چلا جاتا ہے، موت بھی اس کی بلندی کو نہیں چھو سکتی، وہ زندہ ہیں، وہ زندگی کی سوغات لٹاتے ہیں۔

ہو اگر خودنگر و خودگر و خودگیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی مر نہ سکے

جہان امام ربانی میں ہمیں ایک عظیم انسان کے نقش قدم نظر آئیں گے جس پر چل کر ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی شخصیت سے اہل طریقت بھی اچھی طرح واقف نہ تھے۔ الحمدللہ! جہان امام ربانی کی اشاعت کے بعد معرفت و پہچان کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ جس نے دیکھا حیرت کا اظہار کیا، جس نے پڑھا خوشگوار مسرت کا اظہار کیا، سچ تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کے جملہ عہدیداران اور معاونین کے اخلاص و محبت کی کرامت ہے اللہ تعالیٰ ہی اس ایثار و اخلاص کا اجر عظیم عطا فرمائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی

پروفیسر محمد حسین آسیؔ

☆☆

یہ نظم پروفیسر محمد حسین آسی کی وہ غیر مطبوعہ منقبت ہے جو کہ انھوں نے تقریباً تیس برس قبل حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے عرس شریف پر سیالکوٹ کی مسجد ملا کمال میں پڑھی تھی، ملا کمال الدین علیہ الرحمہ حضرت مجدد الف ثانی کے اساتذہ میں سے تھے اور یہ مسجد انہی سے منسوب ہے، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس مسجد میں زیر تعلیم رہے اور ملا کمال الدین سے اکتساب علم کیا۔ (مرتبین)

جانتا ہے جس کے پہلو میں دلِ بیدار ہے
حق سے باطل ابتدا ہی سے سرِ پیکار ہے
منزل مقصود کیا ہے؟ شوق وصلِ یار ہے
عیش و غم، سود و زیاں کی فکر ہی بے کار ہے
وقت کے حاکم بنا سکتے نہیں محکوم اسے
جو دل وجان سے غلام احمد مختار ہے
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیمِ جاں ہے زندگی
جانے کیا، مرنا رہِ حق میں جسے دشوار ہے

گنج عظمت رنج و کلفت کے سوا ملتا نہیں
جس کا سر ہے دار پر، سمجھو وہی سردار ہے
چاہیے عشق نبی میں زندگی قرباں کرے
جس کو دنیا میں حیاتِ جاوداں درکار ہے
مردِ مومن یوں سمجھتا ہے کہ منزل ہے قریب
دیکھتا ہے جب یہ دنیا درپئے آزار ہے
غیرِ حق کے سامنے انساں جھکے ممکن نہیں
یعنی وہ انساں جو تخلیق کا شاہکار ہے
دنیا بھر کی ترشیاں بھی کیا اُتاریں گی اسے
دل میں یہ جو نشہ عشقِ شہہِ ابرار ہے
سخت مشکل ہے یہ تسلیم ورضا کا مرحلہ
آدمیت کا یہی کرتا ہے لیکن فیصلہ
جانتے ہیں اس حقیقت کو سبھی تاریخ داں
چار صدیاں قبل تھی کیا حالت ہندوستاں
ملتِ اسلامیہ پر سخت نازک دور تھا
جب جلال الدین اکبر کی حکومت تھی یہاں

فیضی و بوالفضل جیسے لوگ تھے اس کے مشیر
جن کے دل میں زندقہ کی آگ تھی شعلہ فشاں
خود فروشوں کو اگر ضد تھی تو محض اسلام سے
وہ مٹانا چاہتے تھے دین کا نام ونشاں
چھا رہی تھیں ہر طرف گویا گھٹائیں جور کی
چل رہی تھیں چار سو ظلم و ستم کی آندھیاں
اہلِ ایماں گویا اہلِ کفر کے نرغے میں تھے
مضطرب تھے ہرطرف پیر و جواں، خرد و کلاں
اہل دیں سہمے ہوے تھے کفر کی یلغا سے
لٹ رہا تھا غیرتِ دین ہدیٰ کا کارواں
الغرض الحاد تو ہر شکل میں آزاد تھا
اور عائد ہورہی تھیں دین پر پابندیاں
یہ تھا پس منظر کہ غیرتِ حق جوش میں
عشق نے انگڑائی لی سرہند کی آغوش میں
جانتے ہوکون آیا دین کے اس وقت کام
کس کے سوزِ آہ نے بدلا یہ طاغوتی نظام

کس کے پیکر میں ڈھلا اس وقت کا فقرِ غیور
کفر پہ لہرائی گویا کس کی تیغِ بے نیام
کس کی ہیبت لے رہی ہے آج تک شاہوں سے باج
کس کی عظمت کو جہانگیری بھی کرتی ہے سلام
آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی
آج تک گرما رہا ہے زندگی کو کس کا نام
ہاں وہ جس کے تن بدن میں تھا لہو فاروق کا
بندۂ رب الانام و نائب خیرالانام
شیخ احمد حضرت عبدالاحد کا نور عین
الف ثانی کا مجدد، الف ثانی کا امام
مہرِ عالمتاب غوث الوریٰ کی ذات پاک
اور یہ چرخِ ولایت کا ہوا ماہِ تمام
جس کے مکتوبات کی ہر سطر ہے دریائے نور
ہو رہے ہیں آج تک سیراب جس سے خاص و عام
ہاں وہی شیخِ مجدد ہاں وہی شیخ الشیوخ
جس کو بخشی ہے نبی کے عشق نے عمرِ دوام

آؤ کچھ ہم بھی تو سیکھیں اس کی سیرت سے سبق
لانے والے اس طرح لاتے ہیں اسلامی نظام
میں تہِ دل سے مبارکباد دیتا ہوں تمہیں
صوفی صاحب قابل تعریف ہے یہ اہتمام
مسجد ملا کمال و مجمع اہل کمال
ملک وملت کے لیے آتی ہے یہ بھی نیک فال

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مرقعات کتب

☆☆

☆......عبد الحی: نزہة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، المجلد الثانی، دار ابن حزم، بیروت ۱۹۹۹ء

☆......ابو الحسن علی ندوی: رجال الفکر والدعوة فی الاسلام، الامام السرهندی، الجزء الثالث دار ابن کثیر، دمشق، ۱۹۹۸ء

٩٣٠

الإعلام

بمن في تاريخ الهند من الأعلام

المسمّى

بـ«نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر»

لمؤرخ الهند الكبير العلامة الشريف عبد الحي بن فخر الدين الحسني
أمين ندوة العلماء العام بلكهنؤ - الهند - سابقاً
المتوفى سنة ١٣٤١هـ

MAKTABA MUJADDADIA NAEEMIA
ESTB. 1950
MALIR
KARACHI
PAKISTAN

الجزء الخامس

يتضمن تراجم علماء الهند وأعيانها
في القرن الحادي عشر

دار ابن حزم

٤٣٢٤

٩٣٦

جميع الحقوق محفوظة

الطبعة الأولى
١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م

الكتب والدراسات التي تصدرها الدار
تعبر عن آراء واجتهادات أصحابها

دار ابن حزم للطباعة والنشر والتوزيع
بيروت - لبنان - ص.ب: ١٤/٦٣٦٦ - تلفون: ٧٠١٩٧٤

٤٣٢٥

وقد ذكره الحر العاملي في أمل الآمل وقال إنه فاضل فقيه صالح، من مصنفاته شرح الإرشاد للعلامة الحلي وله غير ذلك من المصنفات، كما في النجوم السماء[١].

٦٨ ـ مولانا أحمد بن سليمان الگجراتي

الشيخ العالم الكبير العلامة: أحمد بن سليمان الكردي الگجراتي، أحد الرجال المعروفين في العلم، قدم والده من بلاد كرد إلى أرض الهند وسكن بگجرات، وولد بها أحمد بن سليمان، وتربى في مهد والده، وقرأ أكثر الكتب الدرسية على مولانا محمد شريف، وقرأ شرح المواقف وسائر الفنون الحكمية على مولانا ولي محمد حسن، وأخذ التصوف عن الشيخ فريد الدين الگجراتي، والفنون الرياضية عن شاه قباد المشهور بديانت خان، وأخذ الحديث وبعض الفنون عن والده، ثم تصدر للتدريس، أخذ عنه الشيخ نور الدين بن محمد صالح الگجراتي صاحب المصنفات المشهورة.

وكان ممن تفرد في العلوم الحكمية ونشرها بأرض گجرات. وله مصنفات في أكثر العلوم، منها فيوض القدس كتاب مفيد في علم الكلام.

توفي وقت العصر من يوم الاثنين لتسع ليال بقين من جمادى الأخرى سنة اثنتين وتسعين وألف، فأرخ لوفاته صاحبه نور الدين من قوله: «شمعى كه بود ز انجمن علم گل شد» دفن بمقبرة الشيخ موسى بمدينة أحمدآباد، كما في «مرآة أحمدي».

٦٩ ـ الشيخ أحمد بن شيخ الگجراتي

الشيخ العالم: أحمد بن شيخ بن عبد الله بن شيخ بن عبد الله العيدروس اليمني الحضرمي الشافعي ثم الگجراتي البروجي الولي القطب المكاشف، ذكره الشلي في تاريخه وقال إنه ولد بمدينة تريم في سنة تسع وأربعين وتسع مئة، وصحب جماعة من أكابر عصره منهم السيد عبد الرحمن بن شهاب والشيخ الإمام أحمد بن علوي باحجدب والشيخ أحمد بن حسين العيدروس، ثم قدم إلى والده بالديار الهندية وأقام عنده بمدينة أحمدآباد، ولاحظته عناية أبيه، ثم

٧٠ ـ الشيخ أحمد بن عبد الأحد السرهندي

الشيخ الأجل الإمام العارف، بحر الحقائق والأسرار والمعارف، محيي السنن النبوية، ناصر الشريعة البيضاء السنية، مشيد مباني الطريقة، مجدد معالم الحقيقة، برهان العارفين والمحققين، وحجة الأولياء المتقين، مفتخر الأعصر والدهور، ومعتمد الفارغين إليه في جل الأمور، آية من آيات الله العظام، ونادرة من نوادر الأيام، الذي أخذ بيد العلم لما زلت به القدم، وكاد أن يهوي في مهاوي العدم، حتى جاء مجددا للألف الثاني، وبرهاناً ساطعاً على أشرفية النوع الإنساني.

دنيا بها انقرض الكرام فأذنبت
وكأنما بوجوده استغفارها

شيخ الإسلام والمسلمين: أحمد بن عبد الأحد بن زين العابدين رضي الله عنه، ولد بسرهند في شوال سنة إحدى وسبعين وتسع مئة، وأخذ أكثر العلوم والطريقة الجشتية عن أبيه، واستفاد بعض العلوم العقلية عن الشيخ كمال الدين الكشميري، وأسند الحديث عن

---

(١) موقف المؤلف في ذكره هذه الغرائب موقف ناقل محض وجامع لما جاء في كتب التراجم. (الندوي)

الشيخ يعقوب بن الحسن الصرفي الكشميري الذي أخذ عن الشيخ شهاب ابن حجر الهيتمي المكي، ثم تناول الحديث المسلسل بالأولية عن القاضي بهلول البدخشي عن الشيخ عبد الرحمن فهد عن أبيه الشيخ عبد القادر وعمه الشيخ جار الله عن أبيهما الحافظ عز الدين عبد العزيز عن جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد العلوي الهاشمي والحافظ الحجة شهاب الدين أحمد بن حجر العسقلاني، وللشيخ أحمد إجازة برواية الكتب الحديثية وغيرها عن القاضي المذكور.

ولما فرغ من تحصيل ما تيسر له من العلوم الظاهرة وكان إذ ذاك ابن سبع عشرة سنة اشتغل بالتدريس والتصنيف، ومما صنفه في تلك الأيام رسالة في إثبات النبوة وأخرى في الرد على الشيعة الإمامية وغير ذلك مما أثنى عليه العلماء، وألبسه أبوه خرقة الخلافة.

فلما توفي أبوه عام سبعة وألف ارتحل إلى دهلي يريد الحج فقاده قائد توفيق من الله عز وجل إلى الشيخ الأجل رضي الدين عبد الباقي النقشبندي رضي الله عنه، فأخذ عنه الطريقة النقشبندية، واشتغل بها وتدرج في أيام معدودات إلى أوج القطبية والفردية ثم إلى ما شاء الله تعالى، حتى بشره الشيخ بحصول رتبة التكميل والترقي إلى مدارج القرب والنهاية، وثم أجاز له بإرشاد الطالبين وألبسه خرقة الخلافة، ولم يزل يكرمه ويجله ويفتخر به ويثني عليه بما لا يبلغ وصفه.

فرجع إلى سرهند وجلس على مسند الإرشاد، وأخذ في الدرس والإفادة، وكان يدرس في علوم شتى من الفقه والأصول والكلام والتفسير والحديث والتصوف، وربما يشتغل بالهداية والبزدوي وشرح المواقف و «البيضاوي» و «المشكاة» و «البخاري» و «العوارف»، وله مكتوبات في ثلاثة مجلدات، وهي الحجج القواطع على تبحره في العلوم الشرعية، وفيها ما لا يتبادر إلى الأذهان لمن ليس لهم درك في مقامات العرفان، فشدوا النطاق في خصامه، وسعوا إلى جهانگير بن أكبر سلطان الهند، فأمر بإحضار الشيخ ورضي بجوابه، فعرضوا عليه أن الشيخ ما سجد للسلطان تكبراً مع أنه ظل الله وخليفته، بل لم يتواضع تواضعاً جزيلاً، فغضب عليه السلطان وحبسه في قلعة گواليار، وكان شاهجهان ولد جهانگير مخلصاً للشيخ فأرسل إليه أفضل خان والمفتي عبد الرحمن من رجاله مع بعض كتب الفقه قبل أن يحضر عند السلطان وقال: إن سجدة التحية تجوز للسلاطين، فإن تسجدوا للسلطان عند اللقاء فأنا ضامن من أن لا يصل إليكم ضرر منه. فلم يقبل الشيخ وقال: هذه رخصة والعزيمة أن لا يسجد لغير الله سبحانه. فلبث في السجن ثلاث سنين وحفظ القرآن في تلك المحنة، ثم أخرجه السلطان من السجن بشرط أن يقيم في عسكره ويدور معه، فأقام الشيخ في معسكره ثماني سنوات، وبعد وفاة السلطان رخصه ولده شاهجهان المذكور، فعاد إلى سرهند وصرف عمره بالدرس والإفادة.

ومن مصنفاته «الرسالة التهليلية» ورسالة في إثبات النبوة ورسالة في المبدأ والمعاد، وله رسالة في المكاشفات الغيبية، ورسالة في آداب المريدين، ورسالة في المعارف اللدنية، ورسالة في الرد على الشيعة، وتعليقات على «عوارف المعارف» للسهروردي، ومكتوبات في ثلاث مجلدات: المجلد الأول يشتمل على ثلاث مئة وثلاثة عشر مكتوباً، والثاني على تسعة وتسعين مكتوباً، والثالث على مئة وأربعة عشر مكتوباً، وله غير ذلك من المصنفات الرشيقة الممتعة، وفي كل ذلك كشف القناع عن وجوه الحقائق والمعارف مما لم يتيسر لأحد قبله.

قال الشيخ محسن بن يحيى التكري التيمي في «اليانع الجني»: ولقد بلغه الله سبحانه من الولاية منزلة لا يراه فوقها، وهدى الله بعهده ثم بأصحابه من بعده خلقاً لا يحصيهم إلا من أحصى رمل عالج عدداً، فلا ترى ناحية من نواحي المسلمين في بلاد الهند وخراسان وما وراء النهر من بلاد الترك والتتر إلى أقصى ثغر بالمشرق ثم أرض العراق والجزيرة وبلاد الحجاز والشام والقسطنطينية وما والاها إلا وقد نمى فيها طريقته وجرى على ألسنة أهلها ذكره، إليه ينتمون وبه يتبركون، بل دخل طريقته إلى أقصى المغرب مثل فاس وغيرها، يعرف ذلك بمراجعة «المنح البادية» لمحمد بن عبد الرحمن الفاسي وغير ذلك، وفي هذا حجة واضحة على جليل شأنه عند الله ورفيع مكانه في

أولياء الله، حيث أشاع طريقته في مشارق أرضه ومغاربها، وعم هذه الأمة برغائب فيوضه وغرائبها، «ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم».

ومن مصنفاته المشهورة الأسفار الثلاثة من مكاتيبه، بحر من العلم والحقائق وكنز من الرموز والدقائق، ورسائل مفردة «كالمبدأ والمعاد» و «المعارف اللدنية» والمكاشفات الغيبية وغير ذلك، وله رضي الله عنه في بيان المعتقد على مذهب الماتريدية وتهذيب طريقة الصوفية النقشبندية لسان أي لسان! ومن أياديه على رقاب كثير من الناس أنه أوضح الفرق بين وحدة الوجود وبين وحدة الشهود، وبين أن وحدة الوجود شيء يعتري السالك في أثناء السلوك، فمن ترقى مقاماً أعلى من ذلك يتجلى له حقيقة وحدة الشهود، فسد بذلك طريق الإلحاد على كثير ممن كان يتستر بزي الصوفية ويتأول كلامهم على أهوائه الزائغة، ومنها أنه باحث الملاحدة الذين كانوا في زمانه وجادلهم جدالاً حسناً بقلمه ولسانه، وكذلك رد على الروافض ونقض بُدعاتهم، ورد على الضعفاء مكايدهم، فحمى بذلك حمى الدين، وحرس بيضة المسلمين، ومنها أنه حقق الفرق بين البدعة والسنة وتقية المجتهدين، واستحسانات المتأخرين، والتعارف عن القرون المشهود لها بالخير، وما أحدثه الناس في القرون المتأخرة وتعارفوه فيما بينهم، فرد بذلك مسائل استحسنها المتأخرون من فقهاء مذهبه، ومنها أنه كان يأمر بما يراه معروفاً وينهى عن ضده، ولا يخشى في الله لومة لائم ولا يخاف من ذي سطوة في سلطنته، فكان ينكر على الأمراء ويرشدهم إلى مراشد دينهم، وينفرهم من صحبة الروافض ومن شاكلهم من أعداء الدين، ويبذل لهم نصحه، فنفع الله كثيراً منهم بذلك، وصلحت بصلاحهم الرعية، فسد الله به ثلمة ظاهر الدين كما رقع به خرق باطنه، فهذب به وبأصحابه في البلدان النائية فئام ممن وفق لسبيل القوم. وذلك لأنه كان فقيهاً ماتريدياً زكي النفس، حريصاً على تتبع السنن مجتهداً فيه، شديد النصح لأبناء زمنه، فجاءت لذلك ـ والله أعلم ـ طريقته وعلومه وشمائله محمودة عند المحققين وأهل الإنصاف، ورغب فيه الناس وقل ما تعقب به ورد من قوله، والمسائل التي شدد بها النكير عليه بعض أهل العلم، والحق أنه مصيب في بعضها وله تأويل سائغ في البعض الآخر، وقد شاركه فيها غيره من هذه الطائفة ممن لا يحصى كثرة، فليس إذاً يخصه الإنكار، ولو أخذناهم بأمثال ذلك لم ينج أكثر المتأخرين منهم، ولا يتعين القول بالخطاء فيها إلا في مسألة أو مسألتين من باب السنن قد اعتذروا عنه في أحدهما والعذر فيهما واحد، وقد شهد له بما ذكرت فضائله أو بما يقرب منه، وأجاب عن شبهات المتقشفة وذب عنه الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي وأنعم الثناء عليه، فلم يترك فيه مجالاً لعائب ولا مقالاً لرائب، وكفاك به إماماً يشهد لإمام، والقول ما قالت به حذام، انتهى.

وأما مخالفوه فمنهم الشيخ محمد صالح الاورنگ آبادي ومحمد عارف وعبد الله السورتي من أصحاب الشيخ محمد صالح، فإنهم صوروا سؤالاً وذكروا فيه أقوالا، وزعموا أنهم استخرجوها من مكتوبات الشيخ أحمد، ثم عربوها بقدر معرفتهم ومقتضى مرادهم وأرسلوها إلى السيد محمد البرزنجي أحد مجاوري المدينة المنورة، ثم بعد وصول ذلك السؤال إليه علق رسالة بتكفير الشيخ أحمد بسبب الأقوال المكتوبة في السؤال بملائمة خاطر المرسل إليه وتصدى لإثبات كفره بها، وسأل قاضي المدينة المنورة ومفتيها وعلماءها أن يكتبوا على تلك الفتوى على وفق مراده، فامتنعوا عن ذلك وردوا عليه كلاماً وأجوبة تليق بالعلماء العاملين لعلمهم، ثم بعد ذلك أتى إلى مكة المشرفة فسأل الكتابة على السؤال المذكور من قاضيها ومفتيها وعلمائها أيضاً، فما وافقه على ذلك أحد فأجابوه بقولهم: هذا الأمر الذي ارتكبته عظيم، فلا يوافقك في تكفير مسلم إلا كل هالك، وما وافقه بالكتابة من العلماء على ذلك إلا آحاد من الناس ممن لا معرفة له بالطريقة، وبعضهم وافقه لملائمة هواه، وبعضهم لا علم له رأساً ولا حقيقة، فحصل ما حصل من القيل والقال، فاحتاج الناس إلى تتبع مكتوبات الشيخ المذكور وتعريب ألفاظه من الفارسية إلى العربية على وجه يتضح الحق على الناس، ولذلك صرف الشيخ الأجل العالم الفاضل نور الدين محمد بيگ همته

العلية وطلب جميع مكتوبات الشيخ وقابل الأقوال التي في ورقة السؤال مع مكتوبات المرحوم، فوجد بعضها غير موافق معها بسبب التحريف وترك بعض الألفاظ وزيادة أخرى، فكتب رسالة وبين فيها اصطلاحات السادة النقشبندية ومقاصد الشيخ أحمد، فعرب ألفاظه إلى العربية وأحسن واهتم وأتقن، وارتفع من أهل الحق سوء الظن، وندم كثير ممن كتب على السؤال المذكور، وصححه الشيخ عبد الله الآفندي والشيخ أحمد الهشيشي والسيد الأسعد المفتي المدني الحنفي والإمام علي الطبري المفتي الشافعي وعبد الرحمن بن محمد الصالح الإمام المالكي ومحمد بن القاضي الحنفي والشيخ الحسن الحنفي ومرشد الدين بن أحمد المرشدي والسيد محمد الآفندي والشيخ عبد الله الآفندي عناقي زاده.

ثم تصدى لشرح كلماته الطيبات الشيخ عبد الغني النابلسي الحنفي الدمشقي في رسالة «نتيجة العلوم ونصيحة علماء المرسوم»، ألفها سنة اثنتي عشرة ومئة وألف، ثم تصدى للرد على البرزنجي الشيخ فرخ شاه بن محمد سعيد السرهندي في رسالة سماها «كشف الغطاء عن وجوه الخطاء».

وممن خالفه الشيخ عبد الحق بن سيف الدين البخاري الدهلوي فإنه ألف رسالة في تعقبه وأورد إيرادات شتى على مقالاته، فرد عليه الشيخ عبد العزيز بن ولي الله العمري الدهلوي، والشيخ غلام علي العلوي الدهلوي وخلق كثير من العلماء والمشايخ، وقيل إن الشيخ نور الحق بن عبد الحق الدهلوي أيضاً خالف أباه في ذلك، بل استفاد الطريقة عن الشيخ محمد معصوم والشيخ محمد سعيد ابني الشيخ أحمد، والمشهور أن الشيخ عبد الحق رجع في آخر عمره عن الإنكار عليه، وكتب في رسالة له إلى الشيخ حسام الدين بن نظام الدين البدخشي الدهلوي أن محبة الفقير في هذه الأيام للشيخ أحمد سلمه الله تعالى متجاوزة عن الحد ولم تبق فيما بيننا الحجب البشرية والغشاوة الجبلية أصلاً، ومع قطع النظر عن رعاية أخوة الطريقة والإنصاف وحكم العقل كيف ينبغي الإنكار والخصومة مع أمثال هؤلاء الأعزة والأكابر! ولقد وقع في باطني شيء أحسه بطريق الذوق والوجدان، يعجز عن تقريره اللسان، سبحان الله مقلب القلوب ومبدل الأحوال ونحن أهل الظاهر يستبعدون ذلك، وإني لا أدري كيف هذا الحال وعلى أي منوال، انتهى(١).

وفي «كشف الغطاء»: وقد رأيت بخط سند العلماء أفضل الفضلاء مولانا عبد الحكيم السيالكوتي في رد بعض شبهات المحققين على كلامه ـ قدس سره ـ هذه العبارة(٢) «القدح في كلام الشيوخ على غير مرادهم جهل وعاقبته وخيمة، فرد كلام الشيخ الأجل العارف الكبير الشيخ أحمد إنما هو من السفاهة وقلة الفهم، كتبه الفقير عبد الحكيم» وإن أردت تصديق ذلك فذلك الخط عند إمام العصر الشيخ محمد النقشبندي نجل قدوة الأولياء الشيخ محمد معصوم ـ قدس الله سره ـ فعليك به. انتهى.

وقال الشيخ عبد العزيز بن ولي الله العمري الدهلوي في رسالة له إلى المحافظ صدر الدين الحيدرآبادي: «ولما رسخت هذه المعرفة «التوحيد الوجودي» وتدرج أصحاب العقول الزائغة في طريق الإلحاد، واتخذوا هذه المعرفة الغامضة وسيلة لإبطال الشرائع والتكليفات، وشاع مذهب الشيخ محب الله الإله آبادي الذي ظاهره الإلحاد، وراج رواجاً عظيماً، قيض الله للإصلاح الشيخ الكبير أحمد السرهندي، وألهمه علوماً غريبة ليعتدل الحار بالبارد والرطب باليابس حتى تتزن الأفكار ويزهق الباطل

---

(١) وهذه عبارته الفارسية: درين أيام [illegible] فقير بخدمة ميان شيخ أحمد سلمه الله از حد متجاوز است أصلا پرده بشريت وغشاوه جبلت درميان نمانده، حقا كه انكار است قطع نظر از رعايت طريقه انصاف وحكم عقل كه چنين بزرگان چه بوده، ودر باطن بطريق ذوق ووجدان وقفه جيري شده است كه زبان از تقرير آن لال است، الله مقلب القلوب ومبدل الأحوال، شايد ظاهر بينان را استبعاد است مي نمايد كه حال چيست وچه مثال است، انتهى.

(٢) قدح كردن در سخن بزرگان بي مراد ايشان جهل است ونتيجه بد دارد پس رد كلام مشيخت پناه عرفان دستگاه شيخ أحمد از جهل وبي فهمي است. كتبه الفقير عبد الحكيم.

الممزوج بالحق وذلك معنى التجديد هذا ما قيل فيه[١].

ومن ألفاظه القدسية ما قاله في «المعارف الصوفية»:

اعلم أن معارفهم وعلومهم في نهاية سيرهم وسلوكهم إنما هي علوم الشريعة لا أنها علوم أخر غير علوم الشريعة، نعم تظهر في أثناء الطريق علوم ومعارف كثيرة ولكن لا بد من العبور عنها، ففي نهاية النهايات علومهم علوم العلماء، وهي علوم الشريعة، والفرق بينهم وبين العلماء أن تلك العلوم بالنسبة إلى العلماء نظرية واستدلالية، وبالنسبة إليهم كشفية وضرورية.

وقال في الشريعة:

اعلم أن الشريعة متكفلة بجميع السعادات الدنيوية والأخروية، ولا يوجد مطلب يحتاج في تحصيله إلى غير الشريعة، وأما الطريقة والحقيقة فهما خادمان للشريعة، وتحصيلهما لتكميل الشريعة لا غير، وأما الأحوال والمواجيد والمعارف التي تظهر للصوفية في أثناء الطريق فليست من المقاصد، بل هي أوهام وخيالات تربى بها الأطفال فلا بد من العبور عنها في النهاية.

وقال في التوحيد:

اعلم أن التوحيد قسمان: توحيد شهودي، وتوحيد وجودي، والذي لا بد منه هو التوحيد الشهودي الذي يتعلق به الفناء، والتوحيد الشهودي لا يخالف العقل ولا الشرع بخلاف التوحيد الوجودي فإنه يخالفهما ويتضح ذلك بمثال، وذلك أنه قال شخص عند طلوع الشمس واختفاء الأنجم: ليس في السماء إلا الشمس، فهذا القول صحيح لا يخالف العقل ولا الشرع، إذ لا يرى حينئذ إلا الشمس لضعف بصره، فلو أعطى حدة البصر لرأى النجم مع الشمس، بخلاف ما لو قال ذلك قبل طلوع الشمس فإنه يكذبه العقل والشرع وأما أقوال المشايخ التي وردت في التوحيد فلا بد أن تحمل على التوحيد الشهودي حتى لا تخالف العقل والشرع.

يقول الإمام السرهندي في رسالة كتبها إلى الشيخ فريد البخاري.

«إن التوحيد الذي يحصل للصوفية في أثناء سلوكهم ينقسم قسمين:

التوحيد الشهودي، والتوحيد الوجودي. التوحيد الشهودي: عبارة عن رؤية واحد: أي أن لا يكون شهود السالك إلا فرداً أحداً. والتوحيد الوجودي عبارة عن اعتقاد وجود واحد، وفناء كل ما سواه وعدمه.

ثم يقول:

«مثل أن يطمئن قلب إنسان على وجود الشمس، فلا يستلزم استيلاء هذا اليقين أن يعتقد عدم النجوم وفناءها، ولكن هو عندما رأى الشمس ولا يرى النجوم، فإن مشهوده - حينئذ - ليس إلا الشمس، ولكن رغم ذلك لا يعتقد أن النجوم فانية معدومة، بل يكون على يقين من أنها مختفية ومغلوبة بضوء الشمس وشعاعه»[٢].

وهكذا حقق الإمام السرهندي وأثبت «أن وحدة الوجود» مقام يعرض للسالك خلال السلوك، فيشاهد - عند ذلك - عياناً وجهاراً أنه لا وجود هناك إلا لواجب الوجود، وكل ما يراه الإنسان من وجود، فهو وجود واحد، وما سواه فليس إلا «تنوعاته وتلويناته» وفي تعبير المتذوقين لهذا المشرب الوجودي «تنزلاته».

ولكن لو حالف التوفيق الرباني، ورافق الهدى النبوي وكان السالك صاحب طموح وعلوهمة، فإنه

---

[١] وهرگاه این معرفت پخته شد رفته رفته در فهم کلمات عارفان طریقه مرده که بهمرزه اتحاد پیمود وبی معرفت خاصه را وسیله ابطال شرع وتکذیب نمودند ومذهب شیخ محب الله آله آبادي که ضمیرش شده در وادي إلحاد مي زند شیوع شد وروح ما لا کلام بدولت عنایت خداوندي حضرت شیخ أحمد سرهندي را بروي کار آورد وعلوم غریبه مربوطه الفه درمود من قبیل تطبیق الحار بالبارد والرطب باليابس تا هیئت اعتدالیه در اذهان مردم جاگیرد وباطل ممزوج بحق را بدفع وامعد ببرد وهمین است مصداق معنی مجددیت. انتهى هذا ما قيل فيه.

[٢] الرسالة رقم ٤٣ المجموعة الأولى من رسائل الإمام السرهندي.

يفوز بمقام آخر وهو مقام وحدة الشهود(١).

وقال في وجود الحق وفي سنة سيد ﷺ ومن جرى [illegible] به.

غير أن وجود الحق تعالى وكذا وحدته من سيرة محمد ﷺ من حيث ما جاء به من عند الله تعالى لا يحتاج إلى فكر ولا دليل، والنظر والفكر فيه ما دامت العلة موجودة والآفة ثابتة. وبعد الصحة من مرض القلب ودفع الغشاوة البشرية لا يبقى غير المشاهدة. مثلاً الصفراوي ما دام مبتلى بعلة الصفراء فحلاوة السكر عنده تحتاج إلى دليل، والأحول يرى الشخص الواحد اثنين ويحكم بعدم وحدته فهو معذور، ووجود الآفة فيه لا يخرج وحدة الشخص من المشاهدة ولا يجعله نظرياً. ومعلوم أن ميدان الاستدلال ضيق واليقين الذي يحصل من طريقة الأدلة متعسر جداً، فلا بد من تحصيل الإيمان اليقيني من إزالة المرض القلبي، كما أن السعي في إزالة علة الصفراء الضروري لتحصيل اليقين بحلاوة السكر أهم من السعي في إقامة الأدلة لتحصيل اليقين بحلاوته. فكذلك ما نحن فيه فإن النفس الأمارة منكرة بالذات للأحكام الشرعية ومخالفة بالطبع بمقتضيها، فتحصيل اليقين بهذه الأحكام المصدقة بالأدلة مع وجود إنكار وجحود النفس متعذر جداً. فلا بد في تحصيل اليقين من تزكية النفس، وتحصيل اليقين من غير تزكيتها صعب لأنه ﴿قد أفلح من زكاها وقد خاب من دساها﴾. فعلم أن منكر هذه الشريعة الباهرة والنعمة الظاهرة الطاهرة مثل منكر حلاوة السكر.

---

(١) وذلك الذي ذكره شيخ الإسلام ابن تيمية (م ٧٢٨هـ) وحققه قبل الإمام السرهندي بثلاثة قرون، في رسالته «العبودية» فقال:

«وأما النوع الثالث: مما قد يسمى فناءً فهو أن يشهد أن لا موجود إلا الله، وأن وجود الخالق هو وجود المخلوق، فلا فرق بين الرب والعبد، فهذا فناء أهل الضلال والإلحاد، الواقعين في الحلول والاتحاد، وهذا يبرأ منه المشايخ المستقيمون على هدي الكتاب والسنة كالصحابة والأئمة المهتدين (رسالة العبودية ص ٨٨)، ويقول:

«وأما النوع الثاني: فهو الفناء عن شهود السوى، وهذا يحصل لكثير من السالكين، فإنهم لفرط انجذاب قلوبهم إلى ذكر الله وعبادته ومحبته وضعف قلوبهم عن أن تشهد غير ما تعبد، وترى غير ما تقصد، لا يخطر بقلوبهم غير الله، بل ولا يشعرون به (رسالة العبودية ص ٨٥).

وقد جاءت مثل هذه الإشارات في كلام بعض العارفين السابقين كالإمام الشيخ شرف الدين يحيى المنيري (م ٧٨٦هـ) وغيره، ولكن الذي حمل لواء الإنكار على نظرية وحدة الوجود و «التوحيد الوجودي» الذي ألح عليه ودعا إليه الشيخ ابن عربي ومن كان على مذهبه، وأثبت وحدة الشهود ببراهين ساطعة، وأثبت أن السالك يتوصل إليه بتوفيق الله تعالى والتقدم في السلوك والرياضة. كما اتفق له ولشيخه الشيخ عبد الباقي النقشبندي الدهلوي (م ١٠١٤هـ) فكان لهذا التحقيق والمعرفة رواج وانتشار، وشيوع وازدهار، والفضل في ذلك يرجع إلى الإمام السرهندي رحمه الله وأثابه.

وليكن على بال أنه نشأ هناك بين القائلين بنظرية «وحدة الوجود» والحاملين للوائها والدعاة المتحمسين إليها - في عصر الإمام السرهندي وقبل عصره - عدد كبير من الصوفية المتزعمين الذين تحرروا من كل القيود والحدود الشرعية، وخلعوا ربقة الفرائض، والواجبات الإسلامية، واعتقدوا أن كل شيء من عند الحق بل كله عين الحق، فلماذا هذا التفريق والتمييز بين الحق والباطل والكفر والإيمان والحلال والحرام؟ وأن غاية أنفسهم مقام أسمى وأرفع لا يحظى بها إلا الكاملون الواصلون إلى حضرات القدس وهو مقام وحدة الوجود وقد كانت هذه الصبغة الوجودية - في القرن العاشر، العصر الذي ولد فيه الإمام السرهندي وعقل ووعى ونضج روحياً وفكرياً - هي السائدة في الهند حتى كان الشعراء المتذوقون لهذه المعاني يتغنون بهذه العقيدة، ويساوون بين الكفر والإيمان بل قد يتعدون حدود ذلك إلى ترجيح الكفر على الإيمان وكان الناس يرددون أبياتاً معناها:

«الكفر والإيمان قريبان فمن لم يتمتع بالكفر لم يتمتع بالإيمان».

لقد قيل في بعض الكتب شرحاً لهذا البيت ويتضح معناه. البيت من [illegible] الإسلام في الكفر والكفر في الإسلام يعني خروج الحي من الميت وخروج الميت من الحي [illegible] هو الكفر [illegible] الإسلام.

ويقول في موضع آخر بيت في معناه:

العشق مع الكفر صنعة وقرابة الكفر ينحصر في عشق (الشرق والغرب)

هذه هي الحيثيات الخطيرة التي حملت الإمام السرهندي على التحدث بلهجة حاسمة بهذه العقيدة وقد وهبه الله قسطاً كبيراً من الحمية الدينية الخالصة، والغيرة العمرية الشديدة والتي كانت تتحقق به تلك السيرة العظيمة في الحديث المشهور: التي قيل فيها «يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين» (مشكاة المصابيح، كتاب العلم / الندوي).

والمقصود من السير والسلوك وتزكية النفس وتصفية القلب إزالة الآفات المعنوية والأمراض القلبية، كما قال تعالى: ﴿فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ﴾. حتى يتحقق بحقيقة الإيمان، فإن وجد إيمان مع وجود هذه الآفات فهو بحسب الصورة فقط، فإن وجدان الأمارة حاكمة بخلافه ومصرة على حقيقة كفرها، ومثل هذا الإيمان والتصديق الصوري مثل إيمان الصفراوي بحلاوة السكر، فإن وجدانه شاهد بخلافه، لكنه لا يحصل اليقين الحقيقي بحلاوة السكر إلا بعد إزالة مرض الصفراء، فكذلك لا تحصل حقيقة الإيمان إلا بعد تزكية النفس والاطمئنان، وحينئذ يكون وجدانيًا. وهذا القسم من الإيمان محفوظ من الزوال. ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ صادق في شأنهم، شرفنا الله تعالى بشرف هذا الإيمان الكامل الحقيقي.

وقال في فضل الطريقة النقشبندية:

اعلم أن طريقة الخواجگان - قدس الله أسرارهم - مبنية على اندراج النهاية في البداية، قال الشيخ النقشبند: نحن ندرج النهاية في البداية، وهذه الطريقة بعينها طريقة الصحابة الكرام رضوان الله تعالى عليهم أجمعين، فإن الصحابة تيسر لهم في بداءة صحبتهم مع النبي ﷺ ما لم يتيسر لغيرهم في نهايتهم، فلهذا لما تشرف وحشي قاتل حمزة رضي الله عنهما في بداية إسلامه مرة بصحبة النبي ﷺ كان أفضل من أويس القرني الذي هو خير التابعين، فالذي تيسر لوحشي في بداءة تلك الصحبة ما تيسر لأويس القرني في نهايته.

وقال في بيان أن الجذبة التي قبل السلوك ليست من المقاصد:

اعلم أن للوصول طريقتين: الجذبة، والسلوك، وبعبارة أخرى: التزكية، والتصفية، والجذبة التي قبل السلوك ليست من المقاصد، والتصفية التي قبل التزكية ليست من المطالب، والجذبة التي تكون بعد تمام السلوك، والتصفية التي تكون بعد حصول التزكية الكائنة في السير في الله من المقاصد المطلوبة، فالجذبة والتصفية السابقة لأجل تسهيل السلوك على السالك، وبدون السلوك لا ينال المطلوب، وبلا قطع المنازل لا يظهر جمال المحبوب، فالجذبة الأولى كالصورة للثانية وفي الحقيقة لا مناسبة بينهما، فالمراد من اندراج النهاية في البداية اندراج صورة النهاية وإلا فحقيقة النهاية لا تسعها البداية - وتحقيق هذا المبحث مفصل في رسالة الجذبة والسلوك، فلا ينبغي الاكتفاء عن الحقيقة بالصورة بل لا بد من العبور عن الصورة إلى الحقيقة - انتهى ما في المعربات للشيخ يونس ملخصاً.

أما بيان وحدة الوجود ووحدة الشهود:

أما بيان وحدة الوجود على ما ذكره الشيخ الأكبر وأتباعه ووحدة الشهود على ما ذكره الشيخ أحمد والفرق بينهما فيلخص ذلك من المكتوب المدني للشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي يتضح لك ما قيل فيه:

اعلموا أن وحدة الوجود ووحدة الشهود لفظتان تطلقان في موضعين، فتارة تستعملان في مباحث السير إلى الله عز وجل فيقال: هذا السالك مقامه وحدة الوجود، وذلك مقامه وحدة الشهود، ومعنى وحدة الوجود ههنا الاستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعين العالم فيها بحيث تسقط عنه أحكام التفرقة والتمايز التي معرفة الخير والشر مبنية عليها، والشرع والعقل مخبران عنها مبينان لها أتم بيان وأوفى إخبار، وهذا مقام يحل فيه بعض السالكين حتى يخلصه الله تعالى منه، ومعنى وحدة الشهود: الجمع بين أحكام الجمع والتفرقة، فيعلم أن الأشياء واحدة بوجه من الوجوه كثيرة متباينة بوجه آخر، وهذا المقام أتم وأرفع من الأول، وهذا الاصطلاح مأخوذ من بعض أتباع الشيخ آدم البنوري قدس سره».

ومما يدل على شدة تمسكه بالشريعة الغراء وغيرته عليها أشد الغيرة، واستنكافه عن كل ما عارضها من أقوال الصوفية وكلام المشايخ، ما جاء في رسالة له إلى معاصر كتب إليه أن الشيخ عبد الكبير اليمني قال:

«إن الله عليم بالكليات فقط» فقال في الرد عليه:

«يا سيدي! إن هذا الفقير لا يكاد يحتمل سمع مثل هذا الكلام، إن عرقي الفاروقي ينبض عند ذلك، سواء كان ذلك كلام عبد الكبير اليمني أو محيي الدين ابن

عربي، نحن في حاجة إلى محمد العربي لا ابن عربي، إن الفتوحات المدنية(١) أغنتنا عن الفتوحات المكية(٢) عمدتنا النص لا الفص(٣).

وقد أنكر وجود بدعة حسنة، وقال: إن رسول الله ﷺ أطلق القول فقال: كل بدعة ضلالة. فلا يستثنى من هذا الإطلاق بدعة، وله رسائل قوية واضحة في الإنكار على أعمال شركية وتقاليد وعادات تسربت في مسلمي الهند عن أهل البلاد الوثنيين(٤).

وكانت وفاة الشيخ أحمد المجدد لليلتين بقيتا من صفر سنة أربع وثلاثين وألف بمدينة سرهند، فصلى عليه ابنه محمد سعيد ودفنه بها، وقبره هناك مشهور.

٧١ - الشيخ أحمد بن عبد الله الحضرمي

الشيخ العالم الفقيه أحمد بن عبد الله بن أحمد بن حسين بن عبد الله بن الشيخ بن عبد الله الشافعي الحضرمي الحيدرآبادي، أحد من يشار إليه في العلم والمعرفة، ذكره الشلي في المشرع الروي قال: إنه حفظ القرآن عن الشيخ عبد الله بن عمر باغريب، ثم حفظ عدة متون في عدة فنون، وأخذ عن كثير من علماء عصره، فأخذ عن والده الحديث والفقه والتصوف وألبسه الخرقة الشريفة، وأخذ عن الشيخ أبي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب، وصحب السيد زين بن محمد باحسن الجمبي والسيد محمد بن أحمد الشاطري وغيرهم، وجد في الطلب حتى صار من أئمة المحدثين، ثم اشتاق إلى السفر في البلاد فكان أول رحلته إلى حضرة خاله الشيخ جعفر الصادق فلازمه زمانا بأحمدآباد، ثم توجه إلى بلاد الدكن ولازمه بعض الأمراء، فمكث عنده إلى أن انقضت مدة ذلك الأمير وأقام في تلك البلاد، وكان كل أحد يتبع قوله بفعله، ما خاب من أتى بابه وقصده، وجمع من الأدب والفقه والحديث وغيرها من الفضائل، ودرس فأفاد الطالبين، وسلك بالمريدين سبل المشايخ الأقدمين، وله نظم ملك فيه زمام البلاغة والفصاحة مع إلمام جيد في معاني السنة والكتاب، ومعرفة تامة باللغة والإعراب، ولم أقف على منظومه ولا منثوره. انتهى.

مات سنة ثلاث وسبعين وألف بحيدرآباد فدفن بها في فناء المسجد قوة الإسلام كما في «المحبوب ذي المنن».

٧٢ - السيد احمد بن عبد اللطيف البلكرامي

الشيخ العالم: أحمد بن عبد اللطيف بن محمود الأصغر الحسيني الواسطي البلگرامي، كان ينتسب إلى عمه عبد الله بن محمود لأنه رباه وتبناه فاشتهر بتلك النسبة ونقش على خاتمه «أحمد بن عبد الله»، وكان كثير الفضل حسن الشمائل حسن الخط ماهراً في الحساب، لم يزل يشتغل بالكتابة بعد صلاة الإشراق، وقد قلد الحكومة في بهسو من قرى مكرم خان بن

---

(١) إشارة إلى الرسالة المحمدية والشريعة الغراء التي استفيدت منها.

(٢) كتاب الشيخ ابن عربي المشهور.

(٣) إشارة إلى كتاب الشيخ محيي الدين ابن عربي «فصوص الحكم».

(٤) يرجع إلى قصة مقاومة الإمام السرهندي لثورة الملك «أكبر» على الإسلام ومحاولة توجيهه للبلاد إلى وحدة الأديان، والانتصار للديانة البرهمية، والحضارة الهندية القديمة البائدة، وعدائه لشعائر الإسلام، وإنكاره أنه هو الدين الخالص الذي لا يقبل الله سواه، وتقريبه للبراهمة، والقساوسة، والملحدين، وتحريمه ذبح البقرة إرضاءاً للهنادك عباد البقر، والعقوبة عليه بالإعدام، وتحليله للخمر تباع وتشرب، وكراهيته لتسمية الابن محمداً، إلى غير ذلك مما يدل على بغضه للإسلام، وشعائره، وقضاء الإمام السرهندي على خطر الردة العقائدية والحضارية على بلاد الهند والشعب المسلم، وأسلوبه الحكيم في هذه المقاومة، ونجاحه المنقطع النظير في إبقاء هذا القطر والأمة على الإسلام وعقيدته وشعائره، ونجاحه في جهوده، حتى خلف الملك أكبر شاه التيموري، ابنه الملك نور الدين جهان گير وهو أحسن منه حالاً، وأسلم ديانة وعقيدة، وخلفه الملك شهاب الدين شاهجهان (باني تاج محل) وهو أقوى منه ديانة وأكثر منه صلاحاً، وخلفه الملك المسلم، المصلح المجاهد، الملك محيي الدين عالمگير اورنگ زيب، الذي لقبه بعض المؤرخين العارفين بسادس الخلفاء الراشدين (يرجع في ذلك إلى ترجمته في هذا الكتاب) والفضل في كل ذلك يرجع بعد توفيق الله تعالى وأمره إلى جهود الإمام السرهندي وأنجاله وأحفاده.

يرجع في كل ذلك إلى الجزء الثالث من كتاب صاحب التعليق (رجال الفكر والدعوة في الإسلام الجزء الثالث الخاص بالإمام السرهندي) طبع دار القلم الكويت. (الندوي).

٩٤٠

أبو الحسن علي الحسني الندوي

رِجَالُ الفِكْرِ وَالدَّعْوَةِ
فِي الإِسْلَامِ

MAKTABA MUJJADDADIA NAEEMIA
ESTB. 1960
MALIR
KARACHI
PAKISTAN

الإِمَامُ السَّرْهِنْدِيّ
« حياته وأعماله »

الجزء الثالث

دار ابن كثير
دمشق - بيروت

ے٤٣٣٤

حقوق الطبع محفوظة للمؤلف

الطبعة الأولى
الخاصة بدار ابن كثير
١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م

وزارة الأعلام - مديرية الرقابة رقم: ٤٣٤٠٢
تاريخ: ٢/ ١٢/ ١٩٩٨م

دمشق - حلبوني - جادة ابن سينا - بناء الجابي
ص.ب: ٣١١ - تلفون: ٢٢٢٥٨٧٧ - ٢٢٤٣٥٠٢
بيروت - برج أبي حيدر - خلف دبوس الأصلي
ص.ب ١١٣/٦٣١٨ - تلفون ٨١٧٨٥٧ - ٠٣/٢٠٤٤٥٩

فهرس الموضوعات

بين يدي الكتاب ٥

الباب الأول

العالم الإسلامي في القرن العاشر ١٩
الوضع السياسي ٢٠
الوضع الديني والروحي ٢٥
الوضع العلمي ٣٥
الاضطراب في الأفكار ٤٠
المهدوية ٤٩
أسباب القلق والفوضى في الأفكار ٥٤
فتنة القرن العاشر الكبرى ٥٨

الباب الثاني

عهد الملك أكبر والفترتان المتعارضتان في حياته ٦٨
تحول في نفسية الملك أكبر وطبيعته ٧٥
المقارنة بين الديانات والبحث فيها ٧٧
مسؤولية علماء البلاط ٨٢

علماء البلاط ٨٤

أركان الدولة ومستشارو البلاط ٨٩

ملا مبارك وولداه ٩٠

تأثير زوجات الملك الهندكيات ١٠١

مذكرة الاجتهاد والإمامة ١٠٢

نظرة على هذه المذكرة ١٠٣

سقوط مخدوم الملك ١٠٥

الإعداد للألف الثاني ١٠٦

أوج الانحراف الطبيعي والضلال الديني ١٠٨

عبادة النار ١٠٨

عبادة الشمس ١٠٨

ماء نهر «كنكا» ١٠٩

الرسم والتصوير ١٠٩

مواقيت العبادة ١١٠

سجدة التحية والعظيم ١١٠

البيعة والسلوك ١١٠

آداب المقابلة ١١٠

كراهية التاريخ الهجري ١١١

الأعياد والمهرجانات غير الإسلامية ١١١

فرمان منع الزكاة ١١٢

أكل اللحوم ١١٣

الخنزير ١١٤

شرب الخمر ١١٤

التقاليد والطقوس الهندية ١١٤

إنكار المعجزات ١١٤

استنكار الختان وكراهيته ١١٥

B-59 (11)

قوانين الزواج ١١٥
رؤية السلطان ١١٥
إعلان التقويم الإلٰهي ١١٥
الازدراء بالدين الإسلامي ١١٦
السخرية من الإسراء والمعراج ١١٦
إهانة مكانة النبوة ١١٧
النفور من أسماء النبي ١١٧
المنع من الصلاة ١١٧
الاستهزاء بأركان الإسلام ١١٨
مفترق صعب خطير في تاريخ الهند ١١٨

الباب الثالث

مجدد الألف الثاني الإمام السرهندي ١٢٠
العارف الشيخ عبد الأحد السرهندي ١٢٤
ولادته وقصة حياته ١٢٨
استكمال التربية والسلوك ١٣١
البيعة والتكميل الباطني ١٣٧
شهادة الشيخ المرشد ١٤٠

الباب الرابع

أهم الأحداث وسنة الوقائع ١٤٢
الإقامة بسرهند ١٤٢
رحلته إلى لاهور ١٤٣
التنظيمات الواسعة للدعوة والتبليغ ١٤٤
موقف السلطان جهانكير مع الإمام ١٤٦
أسباب اعتقاله في كواليار ١٥٠
الإقامة الجبرية ١٥٢

A-59 (11) [illegible]

إحياء سنة سيدنا يوسف ـ عليه السلام ـ ١٥٤

لذائذ ومواهب وراء الأسلاك ١٥٥

الإمام في عسكر السلطان ١٥٧

التأثير على جهانكير ١٥٨

دنو الأجل والاستعداد له ١٥٩

عاداته وشمائله ١٦٣

حِليته وصفته ١٧٠

أبناؤه الأمائل ١٧١

الباب الخامس

تجديد الإيمان وإعادة الثقة بالنبوة المحمدية ١٧٣

ما هو العمل التجديدي الذي قام به الإمام ١٧٣

إعادة الثقة والإيمان ١٧٧

عجز العقل والكشف وإخفاقهما ١٨٠

التساؤلات الأساسية ١٨٢

الخَطوة التجديدية في نقد العقل ١٨٣

قصور العقل وعجزه ١٩٠

سفاهات حكماء اليونان ١٩٠

لا كفاية لدى العقل في إدراك الحقائق الدينية ١٩٦

طور النبوة وراء طور العقل ١٩٦

لا يمكن حياد العقل وتجرده ١٩٧

أصحاب الإشراق وصفاء النفس ٢٠١

شيخ الإشراق شهاب الدين السهروردي ٢٠٣

العقل والكشف راكبا سفينة واحدة ٢٠٥

الخلط في الكشف ٢٠٦

التعارض بين تعاليم الفلاسفة ، وهدي الأنبياء ٢٠٧

لا تمكن التزكية الحقيقية بغير البعثة النبوية ٢١٠
الحاجة إلى بعثة الأنبياء ، وعدم كفاية العقل ٢١٠
البعثة هي الوسيلة لمعرفة ذات الله ٢١١
لا طريق إلى معرفة الله ـ تعالى ـ إلا الأنبياء ٢١٢
الوضع الصحيح في الترتيب والتدريج ٢١٢
المصدّق برسالة الانبياء من أصحاب الاستدلال ٢١٣
إخضاع أخبار الأنبياء للعقول إنكار للنبوة ٢١٣
فرق كبير بين ما يعارض العقل وما يكون وراء طوره ٢١٤
معرفة طريق الله محصورة في النبوة ٢١٤
مكانة النبوة وراء العقل ٢١٥
الأنبياء أفضل موجود. ٢١٧
لا يحول توجه الأنبياء إلى الخلق دون توجههم إلى الحق ٢١٨
باطن النبي مع الحق ، وظاهره مع الخلق ٢١٩
الرد على من يقول: «بدايات الأولياء» ٢١٩
اقتصار دعوة الأنبياء على عالم الخلق ٢٢٠
في اتباع النبوة تحقيق التقرب ٢٢٠
مقامات الولاية لا شيء إزاء مقامات النبوة ٢٢١
وجه إصابة علوم العلماء وتحقيقاتهم ٢٢١
عظمة الأنبياء ٢٢٢
الإيمان بالغيب نعمة ٢٢٣
نزول الأنبياء دليل ٢٢٤
حماية الشريعة ٢٢٤
محاربة العقائد والتقاليد وشعائر أهل الجاهلية ٢٣٦
تعظيم مظاهر الشرك والوثنية ٢٣٧
الاستعانة بغير الله ٢٣٨
سيتله ٢٣٨

تعظيم أعياد الكفار والمشركين ٢٣٨
النذور وذبح القرابين للأولياء ٢٣٩
نذر الصيام ٢٣٩
النهي عن سجدة التحية ٢٤٠
رسالة إلى الشيخ نظام ٢٤١
نشر السنة ٢٤٢

الباب السادس

وحدة الوجود أو وحدة الشهود؟ ٢٥١
الشيخ الأكبر محيي الدين ابن عربي ٢٥١
شيخ الإسلام ابن تيمية ونقد عقيدة وحدة الوجود ٢٥٥
غلاة الدعاة لعقيدة وحدة الوجود ٢٥٧
عقيدة وحدة الوجود في الهند ٢٦٠
الشيخ علاء الدولة السمناني ٢٦١
وحدة الشهود ٢٦٢
الحاجة إلى شخصية تجديدية ٢٦٤
مركز الإمام السرهندي ٢٦٥
التجربة والمشاهدة الشخصية ٢٦٦
التوحيد الشهودي ٢٦٩
الرأي الوسط العادل عن الشيخ الأكبر ٢٧١
الحاجة إلى معارضة وحدة الوجود ٢٧٢
ميزة الإمام السرهندي وعبقريته ٢٧٥
موقف العلماء والمشايخ تجاه نظرية وحدة الوجود ٢٧٦
الإمام أحمد بن عرفان الشهيد ٢٧٦

الباب السابع

جهود الإمام الدؤوبة الصامتة ٢٧٨

العلماء والمشايخ الشجعان الصرحاء ٢٧٨
ميزة الإمام السرهندي من بين هؤلاء ٢٨٢
جلوس السلطان جهانكير على عرش الدولة واستئناف الإمام عمله التجديدي ٢٨٣
المنهج الصحيح ٢٨٤
ما صدر من القلب نفذ إلى القلب ٢٨٩
الرسائل الدعوية ٢٩٠
المعجبون بالإمام السرهندي ٣٠١
تأثير الإمام الشخصي ٣٠٢
تأثر السلطان جهانكير ٣٠٣
عهد السلطان شاهجهان ٣٠٥
ولي العهد دارا شكوه ٣٠٨
السلطان محيي الدين وحميته الدينية ٣١٠

الباب الثامن

قيام خليفتي الإمام السرهندي ٣٢٣
مشاهير خلفائه ٣٢٣
الشيخ محمد معصوم السرهندي ٣٢٥
الشيخ آدم البنوري ٣٢٦
السلسلة المجددية المعصومية ٣٢٨
الشيخ سيف الدين السرهندي ٣٢٨
من الشيخ محمد زبير إلى الشيخ فضل رحمن ٣٣٠
الشيخ مرزا مظهر جان جانان ٣٣٤
الشيخ خالد الرومي ٣٣٦
الشيخ أحمد سعيد وخلفاؤه ٣٣٨
الشيخ عبد الغني ٣٤١

MAKTABA MUJADDADIA NAEEMIA MALIR KARACHI PAKISTAN

السلسلة الأحسنية ٣٤٣
الشيخ السيد علم الله ٣٤٤
الشيخ سلطان البليلوي ٣٤٦
الشيخ الحافظ السيد عبد الإله الأكبر آبادي ٣٤٦
الإمام أحمد بن عرفان ٣٤٨
مؤلفات الإمام السرهندي ٣٥١
الفهارس العلمية ٣٥٣
فهرس الآيات القرآنية ٣٥٤
فهرس الأحاديث النبوية ٣٥٩
فهرس الأعلام ٣٦١
فهرس الشعر ٣٧٦
فهرس الأماكن والبقاع ٣٧٧
فهرس الأمم والقبائل ٣٨٣
فهرس الكتب الواردة في متن الكتاب ٣٨٤
فهرس الموضوعات ٣٩٢

سبحان الله وبحمده

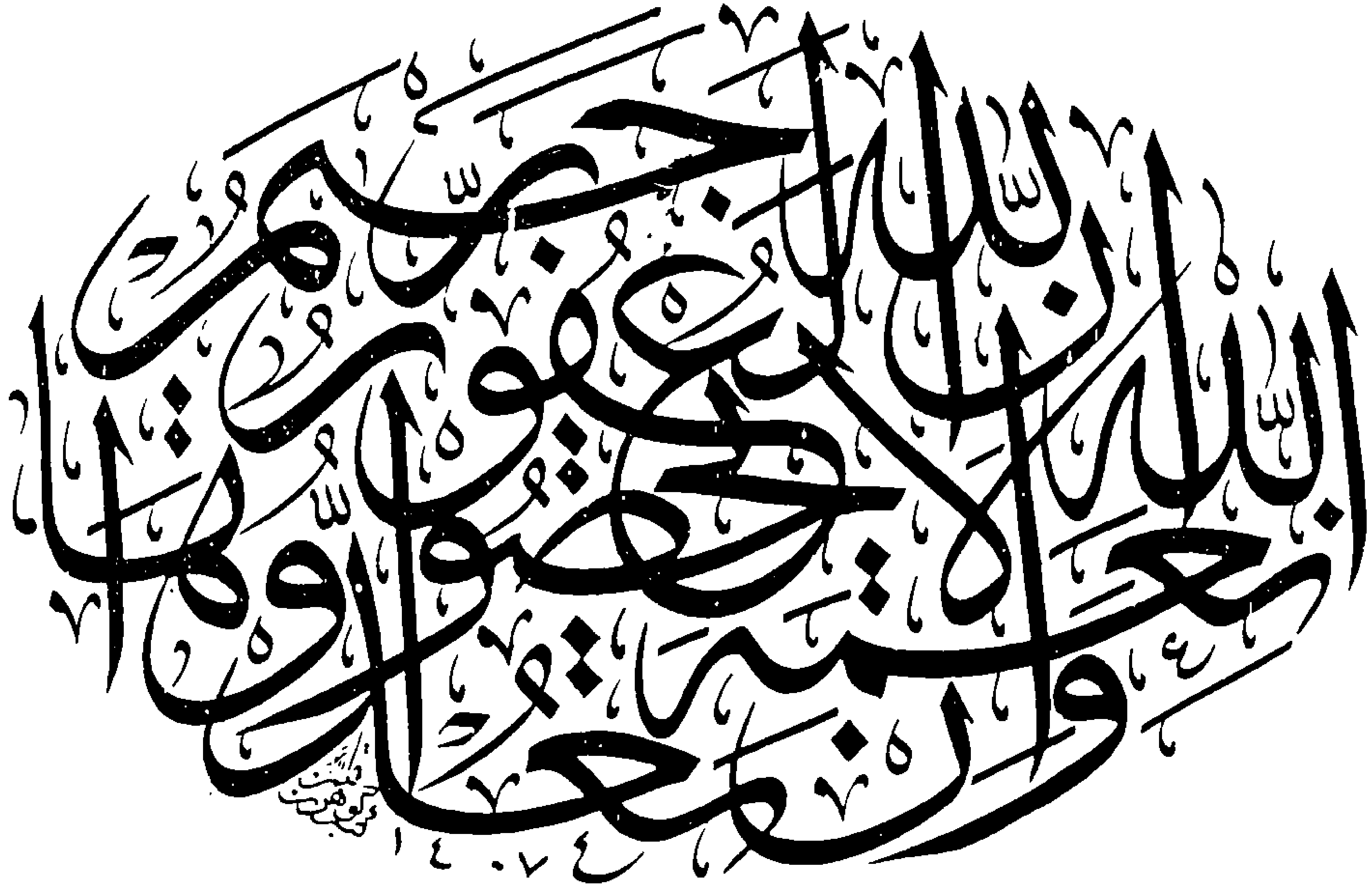
وإن تعدوا نعمة الله لا تحصوها إن الله لغفور رحيم
١٤٠٧

كُلَّمَا سَطَّرْتُ سَطْرًا ❁ ضَاعَ مِنْ عُمْرِي سَطْرُ ❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرقعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

۱......مخطوطہ مجموعہ رسائل شیخ عبدالاحد:

۱......رسالہ فیض العام
۲......رسالہ الجنات الثمانیہ
۳......رسالہ بدایع شرایع
۴......رسالہ من الآثار فی قرأۃ النبی المختار
۵......رسالہ برہان الجلی فی فضل الذکر الخفی
۶......رسالہ اسرار الجمعہ
۷......رسالہ نفی الاشارہ فی الصلوٰۃ

۲......مخطوطہ: رسالہ وثیقۃ الابرار (صفحہ اول ودوم وآخر)
مصنفہ، فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن الحنفی القرشی الہاشمی، مؤلفہ ۱۱۶۵ء،
مکتوبہ فرید الدین محمد منگریو، شکارپور (سندھ)
(عطیہ، پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی، میرپور خاص، سندھ ۲۰۰۶ء)

عبدالاحد مجموعه الرسایل الشیخ

شیفتہ عربیہ ٢/٦٥

LYTTON LIBRARY
ALIGARH.
M. O. COLLEGE

University Library,
Aligarh
SHAIFTA COLLECTION

٢٥/٧٢

رسالة فيض عام من تصنيف الامام الالهام المحبوب [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فهذه رسالة شريفة [illegible]
متعلقة بكل شهر من شهور السنة القمرية مخبرة عما فيها من العبادات والادعية وفضائل
الخيرات البهية مشهورة بين المواسم المدنية والمراسيم الشرعية اكثرها ماخوذ من كتب
الحديث والفقه والتفسير السنية ولما كان الكتاب المستبين برهان شرح مواهب الرحمن
للعلامة ابراهيم الطرابلسي متفقا معتمدا في المذهب بنيت رسالتنا عليه وزدنا فيها
مقتبسا من الروايات والحكايات ولطائف النكات من المعتبرات [illegible]
نسخة جامعة للخيرات مغنية عن المطولات ولما كانت نافعة لسائر الانام [illegible] سميتها فيض
عام وهو تاريخها عند الكرام وفيها اثنا عشر روضا وفي كل روض منها من النجوم ما شاء الله
بالخاتمة فيها بعض المسائل الناشئة من الشهور الشمسية وبعدها حسن خاتمة في ايراد معرفة
من المعارف العالية وانا الفقير الراجي الى كرم الله الحميد عبد الاحد بن خازن [illegible]
محمد سعيد قدس سره والحمد والصلوة والسلام على ماحي الدلجة والسراج صاحب التاج واله
ما دامت النجوم في البروج سائرة والشهور في الدهور دائرة [illegible]
البروج في [illegible] رمضان اسمها سمي به لانه صادق الامام محمد الشديد والرمضاء الحر الشديد
وهو متضمن على سبعة نجوم الاول في فضله ومجلة [illegible] انه شهر عظيم الكرم [illegible]
اما [illegible] مثلها فرضنا [illegible] صيامه [illegible] قبله [illegible]
عشرة [illegible] فيه ليلة خير من الف شهر وفيه فتح ابواب الجنان [illegible]
غلق ابواب النيران [illegible] من النار وفيه [illegible]

يدفع عذاب [illegible] وحسن [illegible]

وكان [illegible] البرية [illegible]

[illegible]

[illegible] الامام الرازي في تفسيره روي ان محمد بن ابراهيم

في [illegible] رمضان والتوراة [illegible] من رمضان بعد صحف

ابراهيم [illegible] سنة ونزل الزبور [illegible] من رمضان

بعد التوراة [illegible] ونزل الانجيل [illegible]

[illegible] وعشرين [illegible] وكان القرآن [illegible]

[illegible] من [illegible] العزة

[illegible] الى السماء الدنيا [illegible] في عشرين شهرا

[illegible]

[illegible] الصوم

[illegible] الاول [illegible]

[illegible] قال [illegible] الاول [illegible]

[illegible] صوم [illegible]

[illegible] وكانت [illegible]

[illegible] شهر [illegible] وشرط [illegible]

والعلماء [illegible] الشافعي [illegible]

[illegible]

[illegible] الزوال [illegible]

[illegible] الشافعي [illegible] رمضان [illegible]

باعتبارات پیدا شده است و در مرتبهٔ مدلول چون آن بحال خود است [illegible]
انبساطی پیدا کرده است ماضی و استقبال را گنجایش نیست ازینجا
منقول گشته اند که مدینه واحده را باعتبار وجود خارجی [illegible]
و باعتبار وجود ذهنی صفات جداگانه در شیء واحد ثابت میشوند و
باعتبار تغایر وجود و هویت جایز باشد در دال و مدلول که فی الحقیقت یکی اند
جداگانه بطریق اولی مجوز باشد و آنکه گفته شد که از ازل تا ابد [illegible]
است از تنگی عبارت است والا آن نیز اینجا گنجایش ندارد زیرا که آن خود در
رنگ زمان اینجا ثقیل است باید دانست که محقق در مقامات نسبت الهی
جای سلطنت باز داشته زدن بیرون می نهد از ازل و ابد [illegible]
حضرت خاتمیت در شب معراج رسالت خاتمیت علیه وعلی آله [illegible]
والتحیة در شب عروج در مقامات عروج [illegible] [illegible]
حضرت نوح موجود بود علیهم الصلوة والسلام و اهل بهشت را در بهشت
دیده و دوزخیان را در دوزخ دیده و بعد از پانصد سال که نصف یوم [illegible]
دخول بهشت عبدالرحمن ابن عوف که از اغنیا اصحاب است علیهم [illegible]
دراید و حضرت بجزا از دیر آمدن او پرسیدند او از عقبات [illegible]
خبر داد و این همه در رنگ آن مشهور گشته مضی و استقبال را گنجایش نیست [illegible]
حقیر در بعضی از اوقات بصدقه حبیب الله علیه الصلوة والسلام آن ثابت
شده بود ملائکه را در عین سجود یافت که بحضرت آدم میکردند و هنوز از سجده
سر بر نداشته بودند و ملائکه عالین را از آن جماعه جدا دید که از سجود [illegible]

نکشته

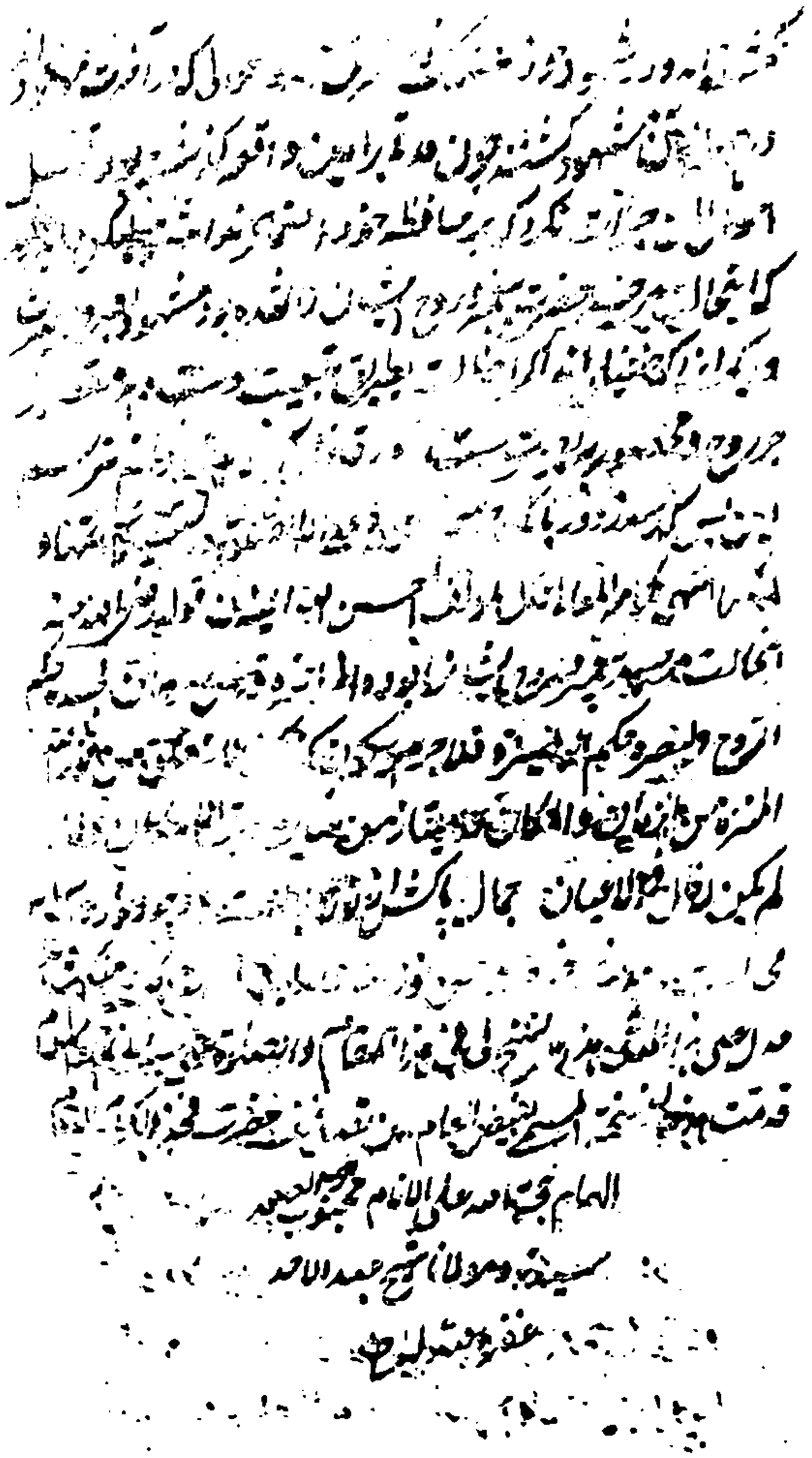

الهام حجة الله على الانام محبوب [illegible]

سيدنا ومولانا شيخ عبد الاحد

[illegible] عفى عنه [illegible]

١٢٥١

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك يا من يبعث على رأس كل مائة سنة من هذه الامة من يجدد لها دينها
ويرسل في كل آن وشان شموس الهداية ونجوم الكرامة تنويرا لها [illegible]
وصلى وسلم وبارك وكرم على سيد الانام وصحبه الكرام ما ركع راكع وسجد ساجد
وخشع خاشع بالمقام اما بعد فيقول اضعف البرية عبد الاحد بن الشيخ محمد
سعيد خازن الرحمة [illegible] قدس نفسه العلية لما فزت بزيارة الحرمين
الشريفين زادهما الله بهجة وكرامة مع امام العصر وقطب الزمان الشيخ
محمد النقشبند خلف قدوة العارفين غوث الواصلين الشيخ محمد معصوم قدس
سره وتشرفت بادراك صحبة الكرام فيهما التمس جمع منهم ان اؤلف رسالة
مشتملة على احوال جدي المجدد للالف الثاني القطب الرباني الشيخ احمد الفاروقي
النقشبندي السرهندي قدس الله سره السامي حيث تكون تذكرة
لاصحابه وتبصرة لاحبابه فاستخرجت من مقامات الفارسية التي صنف
احد الثقات مثل الفاضل الكامل الشيخ بدر الدين السرهندي والعارف
المحقق خواجه هاشم الكشمي [illegible] رسالة حاوية لما لا بد منه من احواله
متضمنة على جنات ثمانية وخاتمة وحسن خاتمة الجنة الاولى في البشارات
التي صدرت بوجوده المسعود قبل ظهوره الثانية في بيان ميلاده ونسبه الثالثة
في نسبته في سلاسل المشايخ الكرام قدس الله اسرارهم الرابعة في طريق تحصيله
وسنده في الحديث وعلم القراءة وغيرها الخامسة في ذكر مصنفاته السادسة
في ذكر كراماته السابعة في ذكر بعض كلماته الطيبة المتضمنة لمكاشفاته العلية الخاتمة

في [illegible] الواردة [illegible]

[illegible]

[illegible]

الاولى في [illegible]

[illegible]

ان [illegible] انك [illegible]

[illegible] الاكراه [illegible]

كذلك [illegible] عليه [illegible]

المهدي [illegible]

العلم [illegible]

[illegible]

فلكل [illegible] الكتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

وانت خبير [illegible]

[illegible]

بهذا اشارة الى انه [illegible]

والطريقة [illegible]

[illegible] الاسلام احمد [illegible]

[illegible] كتاب الميزان [illegible] الله [illegible] وقال عليه الصلوة والسلام [illegible]

[illegible] اذ خرجت صوفية من [illegible] القوم فيهم قسيس و[illegible] لمعاذ

[illegible] عليه [illegible] الى [illegible] بغتة لا جنس و[illegible] بعد

[illegible] وكان في ذلك الموضع [illegible] يتخشع عليه سلام وكان [illegible]

[illegible] امور [illegible] لمقبول عند والده او سبط محبوب عند جده في [illegible]

عليه [illegible] من معارف مجمد وقبل الاجابة اما ذاك فان رسول الله صلى الله عليه [illegible] اكرم

نزل اليوم على [illegible] ومعارفه خاصة كمثل السلطان ينزل على امير من [illegible]

بني [illegible] فانجبته [illegible] ثم خاطبني صلى الله عليه [illegible]

من اسرار [illegible] ما تحير فيه العارفون [illegible] عليه الصلوة والسلام يقول [illegible]

اتشفع يوم القيمة لجماعة من المذنبين [illegible] هذا الشيخ [illegible] حتى [illegible]

الايمان بالامن والامان ثم يجيء [illegible] جماعة اخرى [illegible]

ثم هكذا وهكذا اللهم فصل وسلم وبارك وكرم على النبي الاكرم الاعظم [illegible]

قاب قوسين او ادنى والى آله البررة وصحبه التقى

اما قربت الخيام في منى وفارق المروة

ارباب الصفا سبحان ربك رب

العزة عما يصفون وسلام

على المرسلين والحمد لله

رب العالمين

هذه الرسالة

[illegible]

[illegible]

تم تم

تم

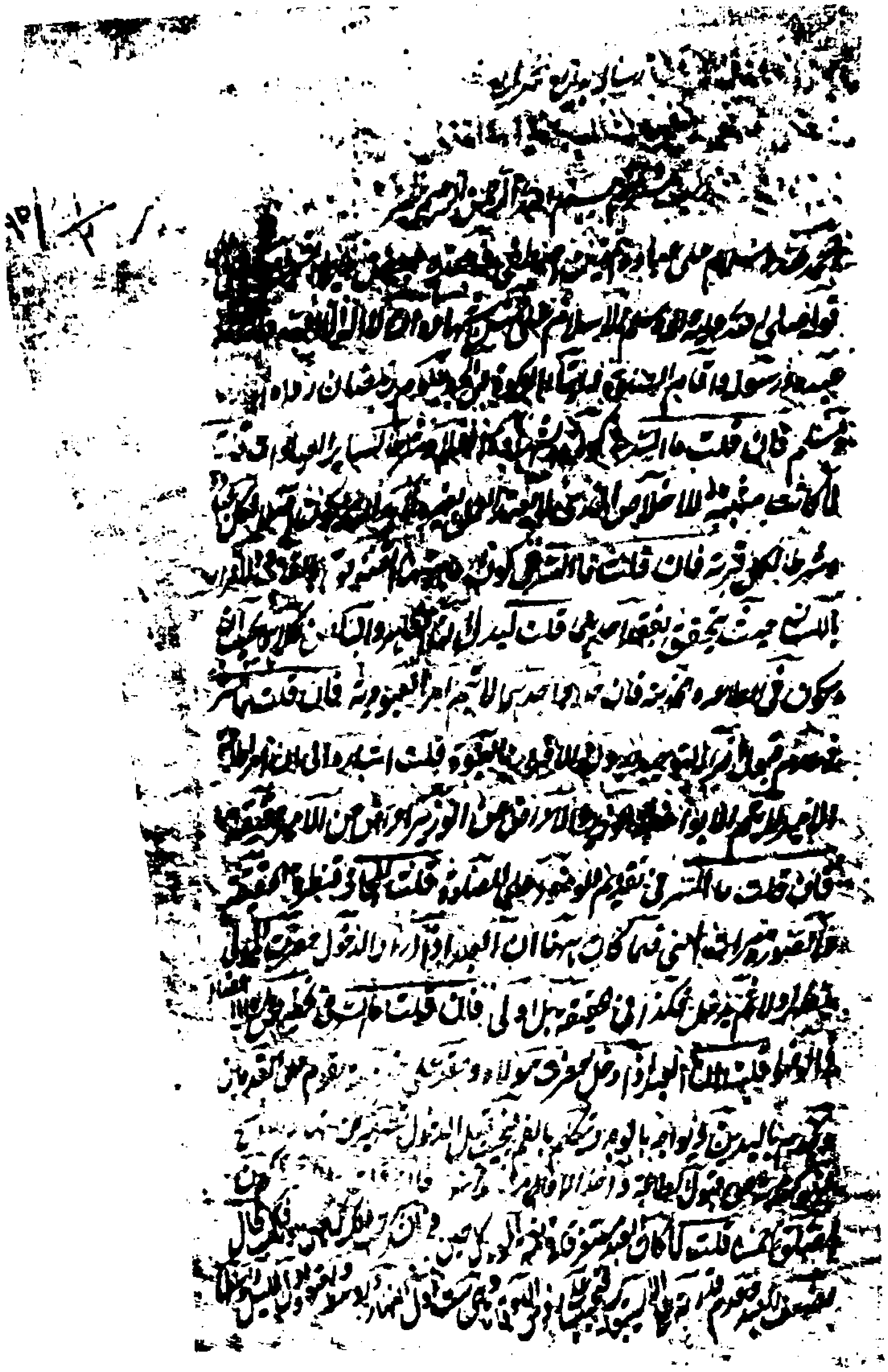

بسم الله الرحمن الرحيم

اجرازه ثم الى لمسه خلافا لمقصده من التحجب الذي على منع الحرارة المفرد
في ذكر ما انه حبذا المولى وكبريائه وعظمته احتياج الى توسل التعزيز والاعانة
والاقرار بان لا يعبد غيره فقيل قل اياك نعبد ثم لما راى اخلاص العبادة
ونحو ذلك عن طوقه احتاج الى اعانة المولى عليه ليتم ذلك باحسن وجه وقيل واياك
نستعين ثم لما استعان بالمولى ورجى الاجابة ناسب ان يسأله الهداية والثبات
بمقربيه وان يستهدي منه صراط المستقيم ويؤكد ذلك بوسيلة من سبق عليهم بانعامه
ورافقه الشريعة واستنزل رحمته بذكر نعمته عليهم العلية وخاصيتهم السنية فقوله
الصراط المستقيم الايات فان قلت ما السر في ختم السورة قلت لما فرغ من
جمع الثناء لمولاه وذكر ليكون المبدأ والمعاد اليه ولان الدعاء الوارد
يرجى ان يكون مقبولا عند الملك الكريم اذا تقبل الاول والاخر لا جرم يتقبل
ما بينهما ان يرده وغيره من دخل في ظلال من الخير واكرمه واقدم عليهم الجواب
فان قلت ما السر في اختيار قراءة القران بالقيام دون الركوع والسجود قلت
لما قام العبد بين يدي المولى وجب عليه ثناءه باحسن الثناء وليس شيء فوقه فقرأ
عليه كلاما يشتمل على مقصده ... الكلام التام في جميع الاحكام ثم لما اتى بركن اخر
ذكره بنوع اخر اظهارا بان جميع مراتب الالهية وكمالها مختصة بحضرته المتعالية
التكبير للانتقالات حالا وفعلا انه اكبر من ان يعبد حق العبادة ثم شرع الركوع والسجود
ما حصل الفاعل الحقيقي في مقام من كمال شبيه والوصال ما توهم لم يمنعه فهو بناء
مطلوب عليها بحسب ... في ذلك فيه خطرة قدسه مما يستلزم التنزيه التكليف
فان قلت ما السر في افتراض الركوع قلت لما كان الكريم مقبولا مرضيا عند المولى
يتحقق به المعصوم ... ولما كان من جلائل القلوب ... وحقق جبره ... من مولاه
لما كان منعم الالهية والعبودية ... فيجعل العبد ... افتتاحها حتى يكون مطلقا ...

فان

فان قلت [illegible] في اقرب [illegible] قلت لا بد [illegible] [illegible] كونه [illegible]
البيتوتة الاشياء [illegible] وهو اعتبار [illegible] البعيد [illegible]
نفس من اهل [illegible] فان قلت ما النسبة [illegible] قلت [illegible]
[illegible] غاية الا [illegible] وانه كالشيخ [illegible] قيود فان
[illegible] الشيخ [illegible] واحد [illegible] اشارة الى الجهة
الى [illegible] [illegible] الكبرى [illegible]
[illegible] ذلك الا
[illegible] الطرفين
[illegible] يكون [illegible] الى الجهل
[illegible] الامور الثلاثة [illegible] الى [illegible]
[illegible] قلت [illegible]
[illegible] فيظهر [illegible]
فان قلت [illegible] الجهة [illegible]
[illegible] ان يكون
[illegible] فليكن
[illegible] جميع ما تقدم [illegible] الكبرى والصلاة

على من اتبع الهدى والتزم متابعة
المصطفى [illegible] وعلى آله من
الصلوات افضلها
ومن التسليمات
اكملها
تم

رب يسر بسم الله الرحمن الرحيم وتمم بالخير

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى أما بعد فيقول العبد الراجي إلى رحمة
الحميد عبد [illegible] ابن العارف بالله الشيخ محمد سعيد بن حسن [illegible]
مختصر مشتمل على ما ورد من الآثار في قراءة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه
والتابعين والأخيار عليهم من الله الصلاة والتسليم إلى دار القرار في الفجر [illegible]
[illegible] الصحيحة الأولى [illegible] أخرج الشافعي و[illegible]
[illegible] عن ابن مسعود وابن أبي شيبة [illegible]
[illegible] أبو داود والترمذي وابن ماجه [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الشيخ ابن أبي شيبة [illegible]
قال [illegible] أخرج ابن أبي شيبة
عبد الله بن عامر [illegible] الفجر بسورة يوسف أخرج ابن أبي
شيبة عن زيد بن وهب أن عمر رضي الله عنه قرأ في الفجر بالكهف [illegible] وأخرج ابن أبي
شيبة عن صفية بنت أبي عبيد [illegible] أخرج ابن سعد عن أبي هريرة [illegible] قدمت المدينة
ورسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

بسورة

[illegible] الدين [illegible] أخرج [illegible]

[illegible] عبد الرحمن بن [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] قال [illegible] اليوم [illegible]

[illegible] قال [illegible]

[illegible] أخرج عبد الرزاق في المصنف عن [illegible]

من الصحابة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي يوم الجمعة فيقرأ فيها بسورة [illegible]

أخرج البزار [illegible] أخرج [illegible]

يوم الجمعة [illegible] أخرج ابن أبي شيبة والبخاري ومسلم وابن ماجه والنسائي عن أبي

هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر يوم الجمعة الم تنزيل السجدة

وهل أتى على الإنسان أخرج ابن أبي شيبة ومسلم وأبو داود والترمذي

[illegible] عن ابن عباس [illegible] أخرج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] أخرج [illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم يقرأ [illegible] أخرج [illegible]

[illegible]

[illegible] كان يقرأ في [illegible]

[illegible]

لكثرة فصوله وبه صرح الشيخ قيل هو عنده الاكثر من سورة الحجرات [illegible]
صلى الله عليه وسلم ومتن الشيخ او من ق الى البروج وبين في [illegible]
اوساطه منها الى لم يكن وعينت في المغرب قصاره الى آخره وقيل طواله من [illegible]
الى عبس واوساطه من كورت الى الضحى والباقية قصاره ذكره في شرح [illegible] والاصل
فيه ما كتب عمر الى ابي موسى الاشعري ان اقرأ في المغرب بقصار المفصل وفي العشاء بوسط
المفصل وفي الصبح بطوال المفصل رواه عبد الرزاق في مصنفه والظهر كالفجر لمساواتهما في
سعة الوقت وقال في الاصل او دونه لما روي عن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في
الظهر باوساط المفصل ولانه وقتها وان كان متسعا لكنه وقت اشتغال الناس
بمهامهم بخلاف الصبح والعصر كالعشاء اذ يستحب التاخير فيلتحق بها في التاخير فلو طولت
القراءة ربما وقعت الى الوقت في الوقت المكروه فكان اوسطه فيهما انسب واما
للمغرب فبناؤها على العجلة وكراهة التاخير فكان قصاره بها اليق ويقرأ في
الفجر حضرا باربعين آية وخمسين او ما بين الستين الى المائة لما في الصحيحين عن ابي برزة السنين
ابي برزة كان صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر ما بين الستين الى المائة آية ولفظ ابن
حبان بالستين الى المائة واخرج [illegible] عن جابر انه كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ
في الفجر [illegible] وفي مسلم انه صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الفجر بق ونحوها ووجه
التوفيق انه يقرأ بالراغبين مائة وبالكسالى اربعين وبالاوساط ما بين خمسين الى
ستين وقيل ينظر الى طول الليالي وقصرها والى كثرة الاشتغال وقلتها وسعى في
والضرورة يقرأ بحسب الحال من العجلة والاقامة اذ قد روي انه صلى الله عليه وسلم
قرأ المعوذتين في الفجر ولان السفر مؤثر في اسقاط شطر الصلاة فلان يؤثر في تخفيف
القراءة اولى انتهى كلامه وليعلم ان هذا الذي ذكرته من كلام الفقهاء لا يعارضه
بما ذكرت من الآثار لانهم [illegible] ما كان عليه اكثر [illegible] الصلاة [illegible]

الكرام وما اسلفنا كان بعينها ثم ليعلم ان مراعات الآثار رجحة للفضيلة [illegible]
لا تتعلق بها صحة الصلوة ولا كراهتها لقوله
فاقروا ما تيسر من القران والسلام
على من اتبع الهدى والتزم
متابعة المصطفى صلى الله
عليه وآله وسلم الى
يوم القيام تمت
الكتاب بعون
الملك الوهاب
تم تم تم
تم تم
تم

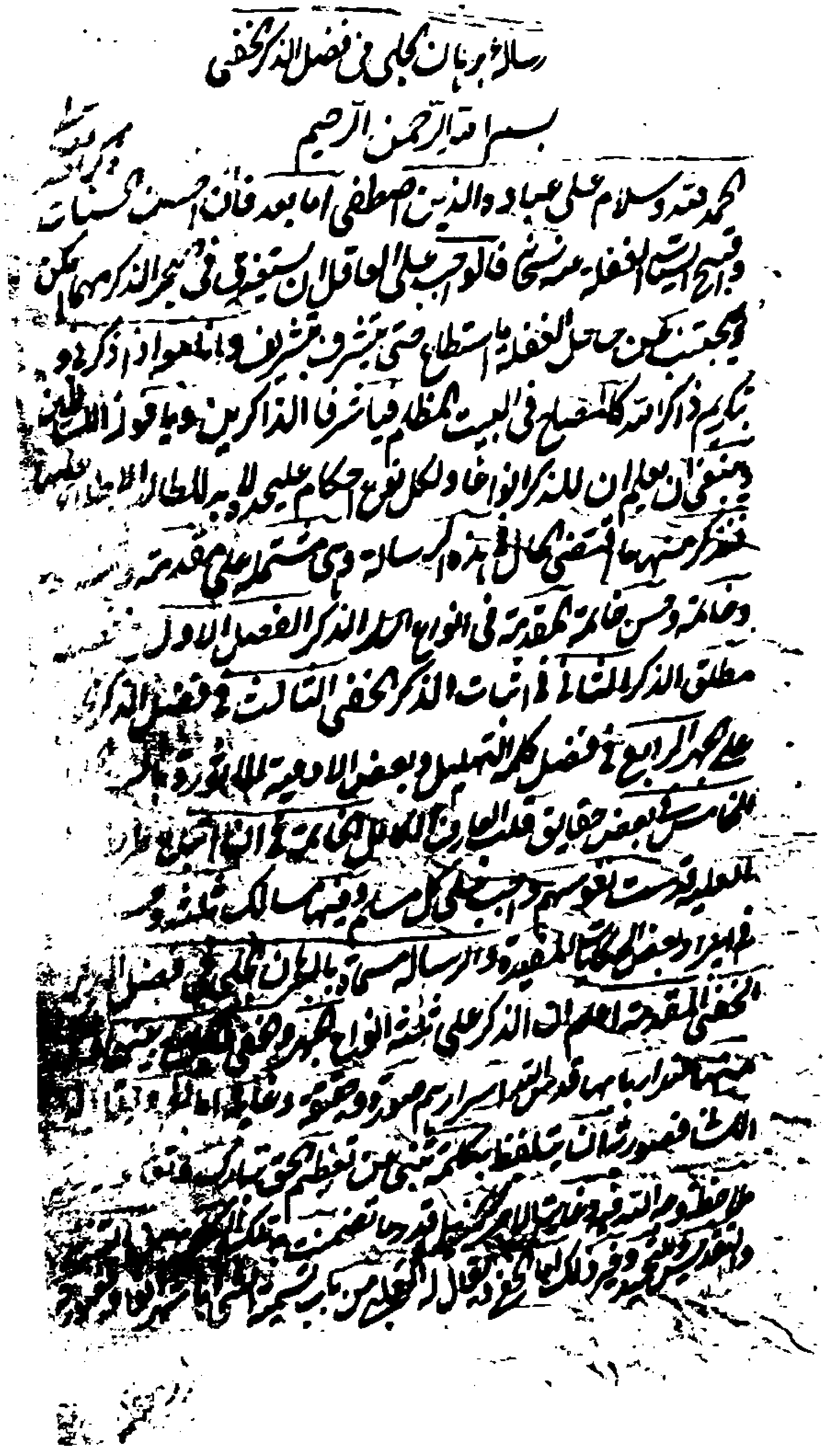

رسالة برهان الجلي في فضل الذكر الخفي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فان احسن الحسنات
واقبح السيئات الغفلة عنه سبحانه فالواجب على العاقل ان يستغرق في بحر الذكر مهما امكن
ويجتنب عن محل الغفلة ما استطاع حتى يتشرف بتشريف وبالمعية اذ ذكره و
تكريم ذاكره ذكر الله كالمصباح في البيت المظلم فيا شرف الذاكرين ويا فوز الطالبين
وينبغي ان يعلم ان للذكر انواعا ولكل نوع احكام عليحدة لا بد للطالب الا [illegible] عليها
فنذكر منها ما اقتضى الحال في هذه الرسالة وهي مشتملة على مقدمة
وخاتمة وخمس فصول المقدمة في انواع الذكر الفصل الاول
مطلق الذكر الثاني في اثبات الذكر الخفي الثالث في فضل الذكر
على الجهر الرابع في فضل كلمة التهليل وبعض الادعية الماثورة بالجهر
الخامس في بعض حقائق قلب العارف الكامل الخاتمة في بيان ان اجتماع [illegible]
للتعليم فرصة لنفوسهم وواجب على كل مسلم وفيها مسالك شتى و
فيها ايضا بعض الحكايات المفيدة وهذه الرسالة مسماة بالبرهان الجلي في فضل الذكر
الخفي المقدمة اعلم ان الذكر على ثلثة انواع الجهر والخفي والاخفى [illegible]
[illegible] اسبابها [illegible] اسرارهم صوتا [illegible]
الاخفى فهو ان يتلفظ بكلمة تنبئ عن تعظيم الحق تبارك وتعالى
[illegible]
[illegible] وغير ذلك [illegible] من باب [illegible]

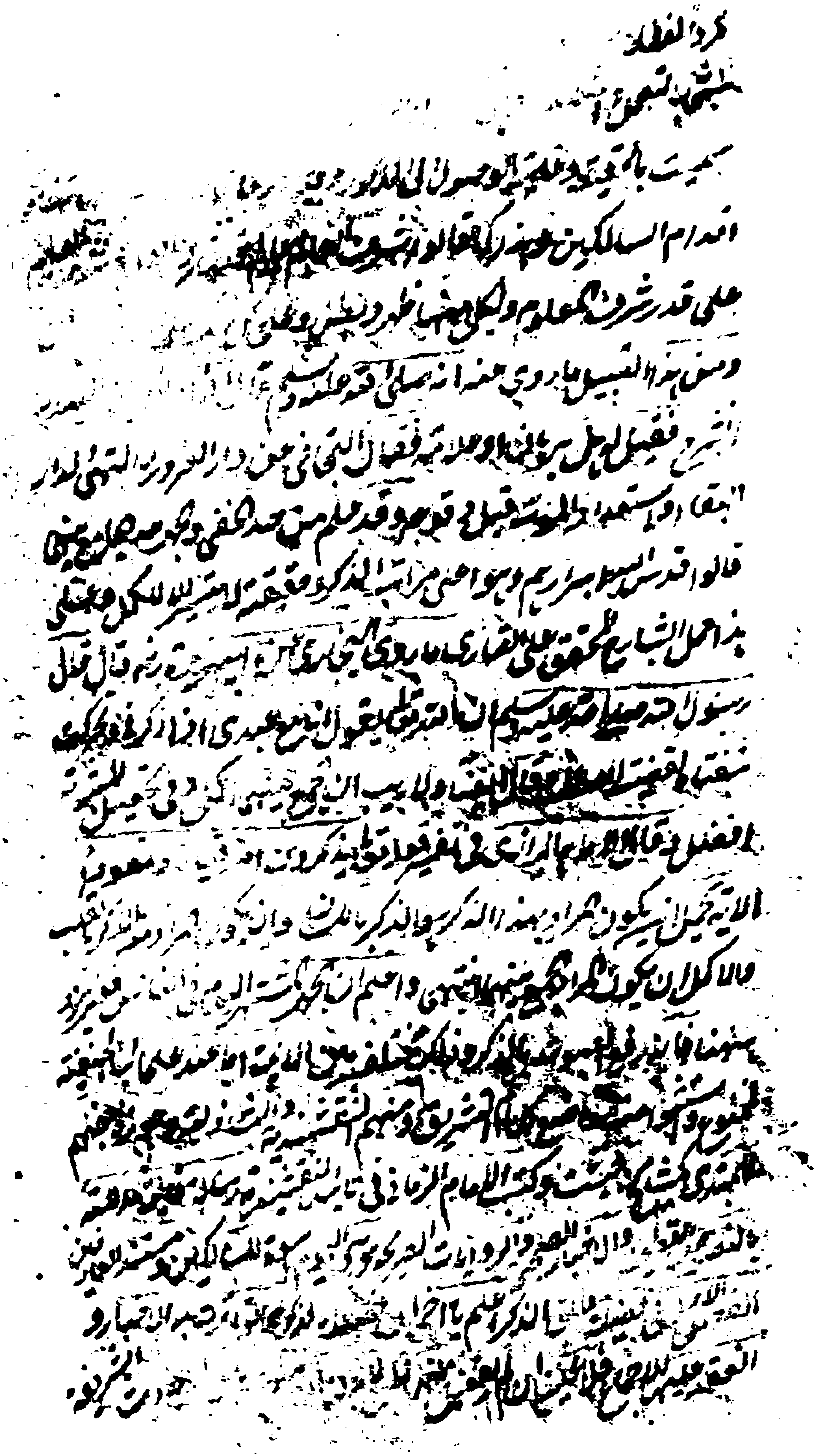

ذكر القلب

[illegible]

سميت بالتوحيد [illegible] الوصول الى الله [illegible]

انعدام السالكين عنه [illegible]

على قدر شرف العلوم ولكن [illegible]

ومن هذا التفصيل ما روي عنه انه صلى الله عليه وسلم

[illegible] التي [illegible] الضرورية التي لدار

البقاء [illegible] وقد علم من حد الخفي [illegible]

قالوا قدس الله اسرارهم [illegible] من اسباب الذكر [illegible]

هذا حمل الشارح المحقق علي القاري ما [illegible] قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول انا مع عبدي اذا ذكرني وتحركت

شفتاه [illegible]

الفضل [illegible]

الاية يحتمل ان يكون [illegible] الذكر [illegible]

والا كان ان يكون [illegible] واعلم ان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] كتب الامام [illegible] في [illegible] النقشبندية [illegible]

[illegible]

[illegible] الذكر [illegible]

[illegible]

[illegible] فدق قبيل لقيه وقال [illegible]
[illegible] ذلك وتضرعت الى حضرة القدس [illegible]
[illegible] وسيلة دخل بعض الكبراء من اصحابه [illegible]
[illegible] وقصة التي جرت عليه اني كنت [illegible]
مدة [illegible] بيني وبينه عهدان السابق منا الى الموت يذكر حاله بعد الاخرة [illegible]
فيستغني به فكنت كل ليلة بعد التطهر اصلي واستغفر له وما رايت شيئا [illegible]
حولين حتى انكشف ليلة من الليالي نائما اذ رايت انه دخل [illegible] وبه اثر
جراحة من تخرج جرح عظيم قلت ما شانك ولم استطعت عن [illegible]
قال يا اخي اني كنت محبوسا محاسبا الى هذا اليوم فلما خلصت منه اتيت
اليك وكان سبب خلاصي عنه انه نزل علي اليوم الشيخ احمد السرهندي فما
صاحب زال متضرعا الى الله حتى خلصني فجئت عندك قال المجدد رضي الله تعالى عنه
فاستفسرت عن تاريخ ذلك المنام فاذا هو ذلك اليوم الذي دخل فيه مجدد رضي
الله تعالى عنه على قبره وكنت اذ ذاك معه
والله سبحانه اعلم بصدق المقال وهو
المستغفر في سائر الاحوال والصلوة
والتحية على افضل البرية
والسلام تمت
الرسالة البرهانية
الثاني
في فضائل
ذكر الشيخ
بالجهر

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا سبيل الرشاد للعمل بالتفقه [illegible] سيد الأنام

[illegible] على الأذان الأول [illegible] احسن [illegible] المقدم [illegible]

اما بعد فهذه [illegible] يوم الجمعة [illegible] الامام [illegible]

والعموم [illegible] فضائل [illegible] الرؤية الكاملة

[illegible] وحسنات وجعل [illegible]

[illegible] الى جميعهم بالطريق [illegible] بكمال [illegible]

[illegible] يا اولي الابصار ثم انه سبحانه [illegible]

في [illegible] منزل [illegible] فاقول وبالله التسديد والتوفيق

قال عز من قائل في كتابه يا ايها الذين امنوا اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة

فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون فاذا قضيت الصلوة

فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون واذا

راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما قل ما عند الله خير من اللهو

ومن التجارة والله خير الرازقين [illegible] فنقول

[illegible] الاية [illegible] الى ذكر الله وذروا البيع على

[illegible] وكذا [illegible]

بعد الصلوة [illegible] على [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] البيض بهم يرزقون وهم يطربون وهم الذين [illegible] اذا ذكروا
في [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] طريق معلوم [illegible] في
[illegible] اخرج ابو داود [illegible] ابن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من
عباد الله لاناسا ما هم بانبياء ولا شهداء يغبطهم الانبياء والشهداء يوم القيمة بمكانهم من الله تعالى
قالوا يا رسول الله تخبرنا من هم قال هم قوم تحابوا بروح الله على غير ارحام بينهم ولا اموال
يتعاطونها فوالله ان وجوههم لنور وانهم لعلى نور لا يخافون اذا خاف الناس ولا يحزنون
اذا حزن الناس وقرا هذه الآية الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون وفي رواية
ان لله عبادا ليسوا بانبياء ولا شهداء يغبطهم النبيون والشهداء بقربهم ومقعدهم من الله يوم
القيمة فقال اعرابي عند رسول الله من هم فقال من عباد الله من بلدان شتى
وقبائل شتى لم يكن بينهم ارحام يتواصلون بها ولا دنيا يتباذلون بها يتحابون بروح الله
يجعل الله وجوههم نورا ويجعل لهم منابر من نور قدام عرش الرحمن يفزع الناس ولا يفزعون
ويخاف الناس ولا يخافون ثم لما كانت الرسالة حاوية لاسرار الحقيقة [illegible] اختمها
بالشكر بهذه الآية سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله

رب العالمين ۱۲

امين ۱۲

تم تم

رسالة نفي الاشارة في الصلوة

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلک [illegible]

[illegible] الف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مظهر

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

University Library
Aligar
AIFTA COLL

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفقنا لتحمل الاسانيد والصلوة والسلام على خاتم
الرسالة وعلى آله وصحبه على التأبيد فيقول اقل عباد الله
خادم الفقراء فقير الله بن عبد الرحمن الحنفي القرشي الهاشمي الرتاسي ثم
الجلال آبادي الحصاري عامله الله تعالى بلطفه الخفي لما منح الله جل مجده
علي باجازات العلوم الدينية المثمرة لمعارف اليقينية من الكتاب والسنة واصول
الفقه وفروعها السيد الائمة والنحو والآداب والعقائد وطرق الصواب
لبشارة وراثة مظهره الاتم عليه من الصلوة والتحيات الاتم منهم الحبر النحرير
في التقرير والتحرير مولانا المحقق محمد صادق بن ديندار النيكنهاري
الحصاري غفرهما الله تعالى وقد اجاز لي في المشكوة ومنهم الشيخ الامين رئيس
المحدثين سالك مسلك النجاة مولانا محمد حيات السندي المدني رحمه الله تعالى
وقد اجاز لي في الصحاح الستة وغيرها ومنهم الشيخ الفقيه طيب خطيب بن عمر بن
عبد اللطيف الناشري اليمني الحديدي وقد اخبرني بجميع مروياته عن ابي زكريا يحيى

[illegible] من اولاد [illegible] رضي الله عنه [illegible]
[illegible] فقال [illegible] العلماء [illegible]
[illegible] باصح [illegible]
[illegible] ومن اختار مسلك اهل [illegible]

ثم

شرف النووي رحمه الله تعالى ومنهم العلامة شيخ مسند محمد هاشم بن عبد الغفور
التتوي غفره الله تعالى وقد اجازني في العلوم المذكورة ومنهم الشيخ الكامل
والعلامة العامل غنيمة العصر والاوان قطب الاقطاب في الزمان مولانا
محمد مسعود البشاوري رحمه الله وقد اجازني في ستة طرق واخبرني بالطريقة الكبروية
ايضا فاردت تاليف اسانيدها في كراسات عديدة مع تحقيقات مزيدة
من كتب الائمة الاعلام من الثقات وعلماء الاسلام كالعسقلاني والاكمل
وصاحب فتح القدير وعقود المكان مؤثرا اثرهم ومكتفيا بذكر اسانيد جميع
ما اخبرني العلامة التتوي اجازة لاشتماله على ما اخبرني به المشايخ رحمهم الله تعالى
وسند الخطيب في جميع ما روى من الشيخ ابي زكريا يحيى بن شرف النووي رحمه الله تعالى
وسندي الطريقة من القطب ورتبتها [illegible] ذكر فيها ما ينبغي للتقديم وسند النحو
ايضا لكونه آلة التعلم والتعليم وثمانية [illegible] في سند اصول الدين
والعقائد مطلق [illegible] في سند القرآن العظيم مع الروايات عن القراء
السبعة من طريق رواتهم الاربعة عشر المشهورين مسلسلا الى سيد الانبياء
والمرسلين عليه من الصلوة اتمها ومن التحيات اعمها وعليهم اجمعين والتفاسير
المجاز بها [illegible] في اسانيد الصحاح الستة وغيرها من كتب الاحاديث

جمع رسالة [illegible] الكافية [illegible]
[illegible] معلوم من اوراق الكتب [illegible]
انتهت [illegible] عشر [illegible] وثمانية [illegible]
بجعلونه [illegible] عفي عنه
فقير [illegible] عفي عنه

صحبه وسلم كذلك قال المؤلف رحمه الله تعالى تمت النسخة المباركة [illegible]
المسماة بوثيقة الاكابر في انكاربور من مدائن
السندية عمله بالراجي رحمة ربه عشاء ليلة
السبت احدى عشرين من شهر صفر
المنتظم في سلك الشهور في سنة خمس و
ستين ومائة الف بعون الله تعالى
كاتبه فقير الحقير خاكپاى اهل الله
فريد الدين محمد مكرم غفر الله
له ولوالديه ولجميع المؤ
منين والمؤمنات
والمسلمين و
المسلمات

ى جامعة
شيخ زاده
حسين
ومولانا
[illegible]
البصر
مستعد
مختصر

[illegible] مبارک باد
روز ولادت [illegible] مبارک
آثار
[illegible] باشد
[illegible]
دوران [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مناجات

قطبِ زمان مولانا خالد کرُدی شامی نقشبندی

☆☆

خداوندا بحقِ اسمِ اعظم
بنورِ سید اولادِ آدم
بسوزِ سینۂ صدیقِ اکبر
بسلمان و بقاسم بارِ دیگر

بشاہِ صفدرِ کرارّ حیدر
کہ از نیروش واشد بابِ خیبر
نبد فصلی بروزِ کار زارش
ز عزرائیل و ضربِ ذوالفقارش

بآں سروِگلستانِ نُبوّت
بآن شمعِ شبستانِ فتوّت
حسن کز محض لطف و خیر خواہی
فرود آمد ز تختِ بادشاہی

بآن نوبادۂ باغِ رسالت
بآن یکتای میدانِ بسالت
حسین آن سرورِ جمعِ سعیدان
سپہ سالارِ افواجِ شہیدان

بآن چشم و چراغِ اہلِ بینش
کہ بروی بُد مدارِ آفرینش
علی ابن الحسین آن زینِ عُبّاد
کہ بود از غیر ذاتِ بحت آزاد
بآن کانِ صفا و منبعِ نور
کہ بود اندر قبای عز مستور
محمد باقر آن کوہِ مفاخر
کہ از نحریریش گفتند باقر
بحقِ مجمع البحرین انوار
کہ شد او را ز صدیق و علی بار
امامِ صادق و مصدوق جعفر
کہ این دو منصب او راشد میسر
بحقِ جملہ اہلِ بیت اطہار
کلان و خورد مرد و زن بیکبار
کہ ہر یک کشتیِ بحرِ یقین است
چہ کشتی لنگرِ روئے زمین است
بآن سرمستِ صہبایِ محبت
کہ بُدغواصِ دریایٔ محبت
رئیسِ عشق بازان قطبِ بسطام
کہ در این رہ نزد چون او کسی گام
بشرب بوالحسن از جامِ عشقت
کہ بُدشائستہ اقدامِ عشقت

بحقِ بوعلی آن قطبِ فائق
بخواجہ یوسف آن غوثِ خلائق

بعبد الخالق آن البرز تمکین
امامِ پیشوایان رہبرِ دین

کہ پانہ نہادہ آن فرخندہ اختر
بجز اندر قدم گاہِ پیمبر

بحقِ خواجہ عارف کانِ معنی
بحق خواجہِ انجیر فغنی

بہ تمکینِ عزیزان پیرِ نسّاج
کہ برچرخِ برین سود از شرف تاج

بحقِ خواجۂ بابا سماسی
بآن خورشید برجِ حق شناسی

امیرِ شہ کلال آن پیرِ کامل
کہ فکرِ غیر نہ گزشتی است در دل

بحقِ پیرِ پیرانِ بخارا
کزوشد سنگِ خارا زرِّ سارا

بہاء الدین والدنیا محمد
کہ این راہِ ہدیٰ زوشد ممہد

بہ بے نقشی چو کردی سربلندش
نہادی نام شاہِ نقشبندش

ز بس کزوی گرہ ازکار واشد
خطابش خواجۂ مشکل کشا شد

بقطب حق علاء الدین عطار
کہ از عالم کشادی قفلِ اسرار
بآن پیریکہ چرخ آمد مقامش
ازان یعقوب چرخی گشت نامش

بحقِ آبروی پیر احرار
کزوزیبِ دگر بگرفت این کار
چہ گوئم من بوصف آن گرامی
کہ در وصفش چنین گفت است جامی

مقام خواجہ برتر از گمان است
برون از حدِ تقریر و بیان است
دلش بحریست ز اسرارِ الٰہی
کزو یک قطرہ از مہ تا بماہی

بخواجہ زاہد آن پیرِ صفا کیش
بجان بازی مولانائ درویش
بحقِ خواجگی کاندر ہدایت
نمودی درجِ اسرارِ نہایت

بآن مہرِ سپہرِ ارجمندی
ختامِ خواجگانِ نقشبندی
کہ صہبائ محبت راست ساقی
دُرِ دریائے عرفان خواجہ باقی

بآن سیّار سیرِ بے نہایت
بآن سرہنگ اربابِ درائت

بآن ینبوعِ اسرارِ نہانی
بآن شہباز اوجِ لامکانی

بنور دیدۂ فاروقِ احمد
کزو شرعِ محمد شد مجدّد

ز نورش شد سوادِ ہند روشن
از و سرہند شد وادیِ ایمن

چراغِ محفلِ باریک بینان
سپہ سالارِ فوجِ پاک دینان

نسنجد ہر کہ داند ارتقائش
نگاہِ ہیچکس بانقشِ پائش

بہر دو دیدۂ آن غوث و قیوم
سعید و عروۃ الوثقیٰ و معصوم

بہ شیخ عبدالاحد آن نجمِ ثاقب
محمد عابد آن والا مناقب

بہ سیف الدین وآن نورِ محمد
بہ شمس الدین حبیب اللہ ارشد

بہ پیرِ ما کہ ہست اندر زمانش
ہدایت حصر اندر آستانش

نشد جز بندگی آرام گاہش
از ان شد نام عبداللہ شاہش

نگویم از کمالاتش کہ چون است
ز ہر وصفیکہ اندیشم فزون است

بحق بو سعیدِ شاہِ دوران
بحار فضل ایزد دُرِّ عرفان
بجوشِ عشق آن دل دادۂ حق
کہ شد احمد سعید اسمش محقق

امام و مقتدائے اہلِ عالم
ولیِ کامل و قطبِ معظم
غریب و بیکسم برمن بہ بخشا
چوکس مشکل کشا نبود تو بکشا

دری بکشای از خوشنودیِ خویش
برین سرگشتۂ مہجور دل ریش
بہرکس از کرم کردی نگاہی
دو عالم رانمی سنجد بکاہی

ز بحری کز فیوضت گشت ریزان
ز عینِ مکرمت بر این عزیزان
برحمت رشحۂ ہم بردلِ من
اگر ریز شود حل مشکلِ من

زمن ہرگز نشد کاری کہ باید
گنہ زین سان کہ در گفتن نیاید
ز اعمالِ بدِ خود شرمسارم
نہ طاقت نے زبانِ عذر دارم

چو بر خود بینم از بس شرمساری
بدوزخ خوشترم از رستگاری

بیامرز و مپرس از کارِ خام
بہ رسوائے نیرزد انتقام
اگرچہ بس ستم برخویش کردم
قباحتہای از حدبیش کردم
چومی اندیشم از دریای جودت
خوشم با این ہمہ نقضِ عہودت
بجضِ فضلِ تو امید دارم
تو خود فرمودۂ آمرزگارم

(مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات، مطبوعہ دہلی ۱۹۰۴ء)

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مناجات

بدرگاہِ واہب العطیات بتوسل بزرگانِ نقشبندیہ

مولوی وکیل احمد سکندرپوری نقشبندی

☆☆

خداوندا بحسنِ بے مثالت
بمرآتی کہ مے تابد جمالت

بحق سرورِ[1] ارض و سمٰوات
بچشمِ نوربینِ جلوۂ ذات

بصدقِ صافیِ صدیق اکبر[2]
بسلمانِ[3] حقیقت یاب داور

بنور قاسم[4] نیکو سرشتہ
بصدقِ جعفر[5] والا خجستہ

بحق بایزید[6] پیرِ بسطام
بحق بوالحسن[7] نیکو سرانجام

بخواجہ بوعلی[8] پیرِ کامل
بہ یوسف[9] داشت کو آئینہ سان دل

بعبد الخالق[10] ارشاد ایجاد
بخواجہ عارف[11] توحید بنیاد

بہ محمود[12] یکہ از اسرارِ باری
شدہ در دہر بحرِ فیض جاری

بحقِ فیض آن خواجہ[13] عزیزان
زبانِ او ز وحدت نکتہ ریزان

بآن باباسماسی[14] پیرِ حق بین
دلش جوہر کش آئینۂ دین

بآن سید امیر[15] پیرِ عارف
کہ بود از نکتہ ہائے راز واقف

الٰہی از فیوضِ پیرِ پیران
کہ ہست او دستگیرِ دستگیران

بہاء الدین[16] چو باب فیض بکشاد
درون عالمی شد وحدت ایجاد

ازو سرِ حقیقت را پناہی
وزو توحیدِ حق را دستگاہی

بعالم تافت زو خورشید اسرار
نماید سینہ ہا سرِ مشق انوار

باو زیبد خطاب نقشبندے
کہ میدارد بعرفان ارجمندے

کشد بر لوحۂ دل نقشِ اسرار
بہر سو جلوہ آرا گشت انوار
بدل تا نقش بندِ راز گردید
زبانِ من ز وحدت باز گردید
بآن خواجہ علاء الدین[١٧] عطار
کہ درعالم فشانداو عطرِ اسرار
بآن یعقوب چرخی[١٨] پیرِ عارف
کہ دستش بودا ز اسرارِ کاشف
بآن خواجہ عبیداللہ[١٩] احرار
کہ چشمش بود دائم محو انوار
ازو زیبا طریق نقشبندی
وزو والا مقامِ ارجمندی
دلش دریایٔ انوارِ حقیقت
لبش گویایٔ اسرارِ طریقت
محمد زاہدان[٢٠] پیرِ صفا خیز
دلش از نورِ عرفانی جلا خیز
بہ درویش محمد[٢١] کز معارف
حقائق را زبانش بود کاشف
بآن خواجہ محمد[٢٢] کزہدایت
عیان می کرد اسرارِ ولایت

بآن سرمست نشہ خمِّ ساقی
حقیقت کیش عالم عبدِ باقی[۲۳]

دلش سیّاح دریایٔ حقیقت
تنش سیّاح صحرایٔ طریقت

بانوارِ مجدد الف ثانے[۲۴]
کہ بود او عارفِ رازِ نہانی

باسرارِ ولایت راز گویٔ
بابوابِ حقیقت نکتہ جویٔ

دلش از لوحۂ آفاق و انفس
تماشا بین انوارِ تقدس

بادراکاتِ جانِ خواجہ معصوم[۲۵]
کہ بود او حافظِ اسرارِ قیوم

بہ سیف الدین[۲۶] وآن نورِ محمد[۲۷]
کز ایشان قصرِ ایمان شد مُشیّد

بآن مظہر[۲۸] کہ بودہ جانِ جانان
بچرخِ زہد و تقوٰی ماہِ تابان

بہ عبداللہ[۲۹] آن بحرِ ہدایت
کزو سرسبز شد باغِ ولایت

بہ سعد اللہ[۳۰] آنِ پیر ملک خو
کہ جانش بود محوِ معنے ہو

بآن اشرف علی[۳۱] پیرِ طریقت
دلش جوہرکشِ رازِ حقیقت

دلِ او مخزنِ انوار سبحان
زبانش مطلعِ اسرارِ سبحان

بحقِ این وفا کیشانِ جانباز
دل و جانم زعشقِ خویش بگداز

باین مستانِ بزمِ شاہدیت
باین گلہای باغِ زاہدیت

الٰہی سینہ ام آئینہ زاکن
درون از نورِ خود جوہر نماکن

الٰہی من بغفلت آشنائم
بزلفِ مکرِ شیطان مبتلائم

دلِ من ازمی غفلت چو نوشید
بصد خواری بروئے خاک غلطید

ز عصیان در دلِ خود شرمسارم
ز آہ و رنج در دل نالہ کارم

شرر ہای خجالت سینہ ام سوخت
بُنِ مویم ہزاران برق افروخت

بہر اشکے کہ از چشم چکیدہ
شرر برخاک چون برقِ طپیدہ

گناہا نے کہ من دانستہ کردم
زخجلتہا نمودہ رنگ زردم
خیالی برکنم چون از گناہے
نجائد برق من نبضِ ---

زحیرانی پریشان کارم امروز
نگاہی بر غزالان دارم امروز
زمن جز خفتن و خوردن نیاید
زمن کارے نکو کردن نیاید

تمنایم ز لطفت بیکران است
ازین دستم بسوئ آسمان است
بلطفت احتیاجی دارم اینک
ز فضلِ تست یارب کارم اینک

خدایا عاجزم از دستِ عصیان
خدایا بودہ ام سرمستِ عصیان
مبیں کردار عصیان خیزیِ من
مبیں کارِ ہوس انگیزی من

مرادر غفلت و عصیان مپسند
کشا از دست و پائ من غل و بند
باین عاجز بدہ دستے کہ خیزد
ز دیدہ اشک خونابی بریزد

به آمد سوئ تو افتان و خیزان
ز دامِ مکر شیطانے گریزان

امیدم باشد از فیضت ہزاران
بمن زابرِ عنایت قطرہ باران

طپان چون برق ازسوزش دلم را
چراغ طور گردان حاصلم را

زعشقِ این وآن جانم تہی ساز
سرمن کن بہ عشقِ خود جنون تاز

دلم محوِ رموز ناز گردان
زبانم ترجمانِ راز گردان

چراغِ معرفت برسینہ برکن
بہرمویم تجلی پر شرر کن

ضمیرم کن تہی ازماسوائت
دلم پرکن زسرّنکتہ زائت

مرادور عشقِ خود مخمور گردان
دلم دریادِ خود مسرور گردان

خیالِ ماسوٰی باشد نہ مارا
ز بالم کن تجلّے آشکارا

خدایا بردلم بکشائے راہی
نگاہے آرزو دارم نگاہی

خدایا کن نگاہِ لطف برمن
ازین ماومنی مگذار درمن
دماغم را نہ باشد جز خیالت
حدیثِ نفسِ من باشد وصالت
دلِ عاجز برنگِ شرق بکشا
رگِ عرفانِ من چون برق بکشا
طپان در جانِ عاجز برق تنویر
دلش را کن بدامِ قدس تسخیر

بتوفیق خدائے سخن آفرین وتجلی بخش مضامین نور آگین اعنی مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بامتثال امر جناب مولوی حکیم وکیل احمد صاحب سکندر پوری نائب عدالت صوبۂ شرقیہ دکن لازالت شموس کمالاتہ بازغۃ در مطبع مجتبائی واقع دہلی جناب مولوی حافظ محمد عبدالاحد صاحب باہتمام کارپردازان مطبعِ حسن انطباع یافتہ۔ مطبوع طبائع خاص وعام گردید (۱۹۰۴ء)

☆……☆……☆

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے